مولوی سید جلیل الوہاب صاحب مصحح [illegible]

Bazm Razzaquia
Nizamleigha

Rst

al-Wāqidī, Muhammad ibn ʿUmar

Majmūʿah-i Kāmil

مجموعۂ کامل

ترجمۂ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مشتمل بر چہار حصہ

حصۂ اول ترجمۂ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہے یعنی کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ دوم وسوم فتوح الشام والمصر

جو باعث مزید خواستگاری مومنین وطلبگاری طالبین کئی مرتبہ علیحدہ بھی چھپکر شائع ہوا

حصۂ چہارم ترجمۂ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربۂ ممالک عجم وعراق صحابۂ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہین

اطلاع جلد اول ترجمۂ مغازی الصادقہ وجلد دوم وسوم ترجمۂ فتوح الشام والمصر وجلد چہارم
فتوحات عجم اب ہر چہار جلد اس مجموعہ مین بصد حسن وخوبی شامل کی گئی ہین -

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین اُن مین کتب تاریخ و فقہ عربی و فارسی و اُردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب تاریخ اسلامیہ عربی	
فتوح الشام۔ فتوحات اسلامی ملک شام مصنفہ شیخ عمر الواقدی رح۔	عہ رپ
کتب تاریخ اسلامیہ فارسی	
سفینۂ رحمانی۔ از حافظ عبد الرحمن صاحب۔	سہر
سیر الاقطاب۔ تذکرۂ اولیاء از شاہ الہدیہ چشتی۔	۸ر
گنجینۂ سروری۔ حالات اولیاء مع مصرع تاریخ ولادت و وفات از مفتی غلام سرور لاہوری مرحوم۔ عمدہ کتاب ہی۔	۹ر
وقائع شاہ معین الدین چشتی۔ قدس اللہ سرہ۔ مصنفۂ منشی بابو لال صاحب۔	۲ر
خزینۃ الاصفیا۔ حالات انبیا و اولیا۔	عہ ۴ر
اسرار الاولیا۔ از مولوی نظیر اسحاق۔	۳ر
روضۃ الصفا۔ کامل سات جلدین یکجائی از محمد خاوند شاہ۔	عصہ رپ
شواہد النبوۃ۔ از ملا عبد الرحمن جامی۔ احوال حضرت پیغمبر صلعم و آل و اصحاب۔	۸ر
معارج النبوۃ۔ احوال نبوت مستند معروف از ملا معین الدین کاشفی۔	عہ ۴ر
مدارج النبوۃ۔ از مولانا عبد الحق محدث دہلوی نہایت نفیس کتاب دو جلدین۔ جلد اول اور جلد دوم علحدہ علحدہ بھی فروخت ہوتی ہین۔	للعہ

نام کتاب	قیمت
مدارج النبوۃ۔ جلد اول	عیعہ ۱۴ر
ایضاً۔ جلد دوم	عہ ۸ر
تحریر الشہادتین۔ شرح سر الشہادتین از مولانا سلامت اللہ۔	۲ر۳
جامع طیبی۔ از شاہ طیب نعمت اللہی حالات ختم نبوت بشرح تمام۔	۲ر۹
تذکرۂ علمائے ہند۔ مصنفہ حضرت رحمان علی صاحب کمشنر کونسل ریوان۔	۱۲رپ
روضۃ الشہداء۔ احوال شہدائے کربلا از ملا حسین واعظ کاشفی۔	۱۲ر۶
سفینۃ الاولیاء۔ از شاہزادہ دارا شکوہ بہادر مرحوم۔	۷ر
رشحات تذکرۂ اولیاء۔ نہایت نفیس کتاب از مولانا حسین واعظ کاشفی۔	عہر
روضۃ الاولیاء۔ مولفۂ میر غلام علی آزاد حسینی چشتی بلگرامی مرحوم متضمن حالات اولیاء اللہ واقع خلد آباد روضہ شریف من مضافات بلدۂ اورنگ آباد۔ مطبوعۂ غیر۔	۶رپ

فہرست کتاب مغازی الصادقہ یعنی مغازی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بتعداد ماہ وسنہ بسبیل اجمال۔	۳
بیان بدر القتال یعنی بدر کا۔	۹
ذکر خواب عاتکہ بنت عبد المطلب کا باب شکست لشکر قریش مین اور مجادلہ ابوجہل کا عباس ابن عبد المطلب سے۔	۱۷
ذکر قرعہ ڈالنے قریش کا در باب خروج بدر کے	۲۱
ذکر بچا لیجانے ابوسفیان کا اپنے کاروان کو۔	۲۹
ذکر آمد لشکر قریش اور مشورت رسول خدا صلعم کا ساتھ اصحاب باوفا کے اور بشارت فتح وغنیمت کا	۳۳
ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و آمد لشکر قریش۔	۳۹
ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انصار کو اور حکم فرمانا واسطے مقابلہ کے مہاجرین کو اور غالب آنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ وامیر حمزہ رضی اللہ عنہما کا۔	۴۹
ذکر امتناع قتل ابوالبختری اور قتل ہونا اُن کا حالت لاعلمی مین۔	۵۹
ذکر سرگرمی معرکہ قتال وظہور فتح وظفر ونزول لشکر ملائکہ کا۔	۶۰
نام اُن لوگون کے جو بمقدمۂ اسیرون کے آئے تھے۔	۹۷

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر نازل ہونا سورۂ انفال کا۔	۹۸
ذکر اُن لوگون کا جو مشرکین مین سے قید ہوآئے تھے	۱۰۳
نام اُن مشرکین کے جو جنگ بدر مین اپنے ہمراہیون کی طعام داری کرتے تھے۔	۱۰۷
نام اُن مشرکین کے جو غزوۂ بدر مین قتل کیے گئے۔	۱۰۹
نام اُن صحابۂ کرام قریش وانصار کے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا نے اُنکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا۔	۱۱۲
ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا۔	۱۲۳
ذکر مارے جانے ابوعفک کا۔	۱۲۴
ذکر غزوۂ قینقاع کا۔	۱۲۶
ذکر غزوۂ قرارۃ الکدر۔	۱۳۰
ذکر قتل ابن الاشرف۔	۱۳۱
ذکر غزوۂ غطفان ذا امر جو بمقام ذا امر واقع ہوا۔	۱۴۰
ذکر غزوۂ بنی سلیم مقام بحران مین۔	۱۴۲
ذکر سریۃ القردہ یعنی لشکر کوچک کا۔	۱۴۳
بیان غزوۂ اُحد کا۔	۱۴۴
ذکر شہداء غزوۂ اُحد کا۔	۲۲۳
نام اُن مشرکین کے جو غزوۂ احد مین قتل کیے گئے۔	۲۲۷

خلاصہ مطالب	صفحہ
بیان اُن آیتون اور سورتون قرآن شریف کا جو اُحد مین نازل ہوئین۔	۲۳۷
ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد اللہ کا۔	۲۵۵
ذکر غزوۂ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۶۰
اسمار شہدار بیر معونہ کے۔	۲۶۶
ذکر غزوۂ رجیع جو صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۶۷
ذکر غزوۂ بنی النضیر کہ ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا۔	۲۷۷
ذکر غزوۂ خندق کا۔	۲۸۴
ذکر غزوۂ بنی قریظہ کا۔	۲۹۲
ذکر غزوۂ بنی لحیان کا۔	۲۹۶
ذکر غزوۂ بیر معونہ کا۔	۲۹۹
ذکر غزوۂ بنی المصطلق کا۔	۳۰۱

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر غزوۃ الحدیبیہ کا۔	۳۰۴
ذکر غزوۂ عظیم خیبر کا۔	۳۱۱
ذکر عمرۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا	۳۲۱
قصہ موتہ زمین مین اہل غسان اور اہل روم کی	۳۲۲
حکایت مقاتلہ خلفاے بنی اُمیہ کے ساتھ خلفاے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔	۳۲۳
ذکر مکالمہ باہمی ابوسفیان وہرقل سلطان روم کا درباب نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے	۳۲۴
ذکر غزوۂ فتح مکہ معظمہ کا۔	۳۲۷
ذکر غزوۂ حنین کا۔	۳۳۸
ذکر غزوۂ طائف کا۔	۳۴۲
ذکر تبوک آخر غزوات کا۔	۳۴۵
ذکر حجۃ الوداع کا۔	۳۵۲
ذکر وفات شریف نبی کریم علیہ وعلی آلہ التسلیم۔	۳۵۴
آخری کتاب مغازی وخاتمۃ الطبع۔	۳۵۷

بعون خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

مغازی الصادقہ

ترجمہ اردو

مغازی الرسول

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جو ہر تیغ زبان و فسان دم سیف بیان، و نعت و ثنائے سرور انبیاء سپر زبان راہ خدا و مغفر سربازان طریق رضا، مودت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت، و محبت اصحاب ایجاد باعث حصول ثواب جہاد، سلام اللہ و رضوانہ تعالیٰ علیہم اجمعین اما بعد پس بندۂ ہیچمدان بشارت علی خان ابن علی مردان خان ابن مردان علیخان اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات مین ناطقان زبان دان سے عرض کرتا ہی کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد بن عمر الواقدی علیہ الرحمہ بہترین کتب تواریخ ہی چنانچہ بعض علماے عظام نے ترجمہ لفظی اُسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہی اور اُسی طرح اکثر مترجمین جو کتب عربیہ سے مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اُردو مین منتقل کیئے گئے ولیکن فہم مطالب اُس سے متعسر بلکہ اصل سے بھی مشکل ہی لہذا راقم بے بضاعت نے بفرمایش سرآمد اقران و اماثل سرگروہ معاصر و معادل جناب منشی نولکشور صاحب کے ترجمہ اصل کتاب سے بطریق نقل بالمعنی حسب محاورۂ اہل زبان روزمرہ اعیان ذیشان کے ضبط تحریر کیا تا بے تکلف پڑھا جاوے اور بلا دقت سمجھ مین آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادقہ الہام ہوا جسکے اعداد حروف بمکتوبی برنج تالیف ۱۲۹۵ ہجری ہویدا ہی اور واضح ہو کہ کتاب مغازی عمدۃ السیر ہی جسکی سیر ہم خرما و ہم ثواب ہی یعنی اہل دل کو مزہ شجاعت کا ملے اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید سیرت اہل بصیرت سے یہ ہی کہ بچشم الطاف نظر فرماوین اور غلط اور خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمۂ اصل مین سے توفیق خدا وندذو المنن ہے کہ محمد بن عمر

واقدی

مغازی الصادقہ اضافت موصوف بقول مصنف بفتیان ... ۱۲

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ فلان وفلان رواۃ کثیرہ نے مجھ سے نقل روایت کی کہ بعض اُنکے اپنی روایت مین بعض سے
زیادہ تر حافظ وضابط تر ہین پس کل وہ حدیثین جو اُن لوگون نے مجھسے روایت کین مین نے وہ سب لکھی ہین چنانچہ
رسول خدا صلعم بارھوین تاریخ ربیع الاول روز دوشنبہ کو مدینے مین تشریف لائے اور بعضون کے نزدیک دوسری تاریخ
تھی مگر ہمارے نزدیک بارھوین ثابت ومتحقق ہی اور لشکر اسلام مین اول لوا وہ تھا جسکو رسول خدا صلعم نے واسطے
حمزہ بن عبدالمطلبؓ کے ماہ رمضان مین ساتوین مہینے ہجرت سے بروقت مقابلہ قافلۂ قریش کے آراستہ کیا تھا
بعد ازان لواد عبیدۃ بن الحارث جب ماہ شوال مین آٹھوین مہینے ہجرتؐ سے لشکر کشی طرف رابغ کے ہوئی تھی اُس
روز تیار ہوا اور رابغ قدید کی راہ پر جحفہ سے دس منزل ہی بعد ازان ماہ ذی قعدہ مین نوین مہینے ہجرت سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر کو بسرکردگی سعد بن ابی وقاص طرف خرار کے روانہ کیا وبعد ازان ماہ صفر
مین گیارھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم بقصد غزوہ مقام الوا روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو نوبت
حرب کی نہین پہونچی یعنی وہ لوگ مفرور ہو گئے تھے تب وہانسے واپس آئے اور اس سفر مین پندرہ روز باہر رہے
بعد ازان ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے عزم غزوۂ بواط کا کیا اور مقام بواط جحفہ سے قریب
واقع ہے وہان ایک قافلہ پر قصد کیا کہ اُسمین امیہ بن خلف وغیرہ قریش بھی تھے اور دو ہزار پانسو بعیر اُس قافلہ کے ساتھ تھے مگر وہ لوگ
بھی ہاتھ نہ آئے تب حضرت نے مراجعت فرمائی بعد ازان اُسی ماہ ربیع الاول مین تیرھوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
غزوہ کیا بطلب کرز بن جابر الفہری کے اور بدر تک پہونچ کر پھر آئے وبعد ازان ماہ جمادی الثانی مین سولھوین مہینے ہجرت سے
حضرت صلعم نے اُن قریش کے قافلون پر قصد کیا جو شام کو جاتے تھے اور اسیکو غزوۂ ذی العشیرہ کہتے ہین چنانچہ وہانسے
جب پھر آئے تو عبداللہ بن جحش کو ماہ رجب مین سترھوین مہینے ہجرت سے طرف نخلہ کے بھیجا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان المبارک
روز جمعہ کو انیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ بدر واقع ہوا بعد ازان سریہ یعنی لشکر قلیل طرف عصما بنت مروان کے بھیجا گیا کہ عصما کو
عمیر بن عدی بن خرشہ نے قتل کیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے انکو عبدالوہاب نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن شجاع نے اُنسے محمد بن عمر نے اُنسے عبداللہ بن الحارث بن الفضل نے اُنھون نے سنا اپنے باپ سے
کہ پچیسوین رمضان کو انیسوین مہینے ہجرت سے عمیر نے عصما کو قتل کیا تھا بعد ازان ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
ایک سریہ طرف سالم بن عمیرہ کے جسنے ابوعفک کو قتل کیا تھا بھیجا گیا بعد ازان نصف شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے
غزوہ قینقاع کا کیا بعد ازان ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے آنحضرت صلعم نے غزوۂ سویق کا کیا بعد ازان ماہ محرم مین
تیئیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے مقام کدر مین غزوہ بنی سلم کا کیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین
مہینے ہجرت سے سریہ یعنی جماعت قلیل واسطے قتل ابن الاشرف کے بھیجا گیا بعد ازان شہر ربیع الاول مین پچیسوین مہینے
ہجرت سے بمقام نجد جسکو ذوامر کہتے ہین غزوۂ غطفان واقع ہوا بعد ازان سریہ عبداللہ بن انیس کا طرف سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی کے

روانہ ہوا عبد اللہ نے کہا جس روز سے مین لشکر لیکر مدینہ سے چلا ہون تو روز دوشنبہ تاریخ پانچوین محرم کی تھی در
پینتیسوان مہینا ہجرت سے تھا اور اکیسوین تاریخ محرم روز دوشنبہ کو مین واپس آیا چنانچہ اٹھائیس شب باہر رہا بعد ازان شہر
جمادی الاول مین ستائیسوین مہینے ہجرت سے حضرت صلعم نے غزوہ نجران کا کیا بعد ازان شہر جمادی الثانی مین اٹھائیسوین
مہینے ہجرت سے ایک لشکر بسرکردگی زید بن حارثہ طرف قردہ کے بھیجا گیا کہ وہان ابو سفیان بن حرب تھا
بعد ازان شہر شوال مین بتیسوین مہینے ہجرت سے غزوۂ نبی صلعم بمقام احد واقع ہوا بعد ازان ماہ شوال مین بتیسوین مہینے
ہجرت سے غزوۂ نبی صلعم بمقام حمراء الاسد ہوا بعد ازان شہر محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے لشکر
بسرکردگی ابو سلمہ بن عبد الاسد واسطے بنی اسد کے طرف قطن کے بھیجا گیا بعد ازان بماہ صفر چھتیسوین مہینے
ہجرت سے غزوۂ بیر معونہ کا ہوا کہ اُس لشکر کے سردار منذر بن عمرو تھے بعد ازان اسی ماہ صفر مین کہ چھتیسوان
مہینا ہجرت سے تھا غزوۂ الرجیع واقع ہوا جسمین میر لشکر مرثد تھے بعد ازان ماہ ربیع الاول مین کہ سینتیسوان مہینا
ہجرت سے تھا کہ غزوہ نبی صلعم کا بنی نضیر سے واقع ہوا بعد ازان بماہ ذی قعدہ کہ پینتالیسوان مہینا ہجرت سے تھا
آنحضرت صلعم نے غزوہ بدالموعد کا کیا بعد ازان بماہ ذیحجہ کہ چھیالیسوان مہینا ہجرت سے تھا کہ سریہ ابن عتیک کا
طرف ابی الحقیق کے بھیجا گیا پھر جسوقت سلام بن ابی الحقیق قتل ہوا تو یہود گھبرائے ہوئے خیبر مین پاس اسلام بن مشکم
کے گئے اُسنے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا سردار بنے تب اُسیر بن رزام اُنکے ہمراہ لڑنے کو
اُٹھ کھڑا ہوا بعد ازان ماہ محرم مین کہ سینتالیسوان مہینا ہجرت سے ہے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان
ماہ ربیع الاول مین سنتالیسوان مہینے ہجرت سے غزوہ دومۃ الجندل کا درپیش ہوا بعد ازان ماہ شعبان ۵ھ مین
یعنی پانچوین سال غزوہ المریسیع واقع ہوا بعد ازان بماہ ذیقعدہ سن پانچ مین جنگ خندق واقع ہوئی بعد ازان
آخر ذیقعدہ و اوائل ذیحجہ سن پانچ مین غزوۂ نبی صلعم ساتھ بنی قریظہ کے واقع ہوا بعد ازان ماہ محرم سن ششم مین
سریہ ابن انیس کا واسطے سفیان بن خالد بن نبیح کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ محرم سن ششم مین سریہ محمد بن مسلمہ کا قرطا
کی طرف بھیجا گیا بعد ازان بماہ ربیع الاول سنہ ششم مین غزوۂ آنحضرت صلعم کا مقام غابہ مین بنی لحیان
سے ہوا بعد ازان ماہ ربیع الثانی سنہ ششم مین غزوۂ نبی صلعم کا پھر مقام غابہ مین واقع ہوا بعد ازان اُسی ماہ
ربیع الثانی سنہ ششم مین لشکر بسالاری عکاشہ بن محصن کی طرف غمر کے بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ و سنہ یعنی ربیع الآخر
سنہ ششم مین لشکر محمد بن مسلمہ کا طرف ذی القصہ کے روانہ کیا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سن مذکورہ مین ایک سریہ جسکے
سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ذی القصہ کی طرف بھیجا گیا بعد ازان پھر اسی ماہ و سنہ مذکور مین ایک سریہ بسالاری
زید بن حارثہ کے واسطے بنی سلیم کے جموم مین روانہ کیا گیا اور جموم مابین بطن نخل و نفرہ کے واقع ہے بعد ازان ماہ
جمادی الاول سنہ ششم مین سریہ زید بن حارثہ کا عیص کی طرف بھیجا گیا و بعد ازان ماہ جمادی الثانی

سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا طرف مقام طرف کے روانہ کیا گیا اور طرف مدینے سے چھتیس میل کے
فاصلہ پر واقع ہی بعد ازان ماہ جمادی الثانی سنہ ششم مین پھر سریہ زید بن حارثہ کا حسمی کو بھیجا گیا اور
حسمی عقب پر وادی القریٰ کے واقع ہی بعد ازان ماہ رجب سنہ ششم مین پھر لشکر زید بن حارثہ کا طرف
وادی القریٰ کے روانہ کیا گیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ششم مین ایک سریہ جسمین عبد الرحمن بن عوف سالار
تھے جانب دومۃ الجندل کے بھیجا گیا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ششم مین علی علیہ السلام نے غزوہ
فدک کا کیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ششم مین زید بن حارثہ مع لشکر طرف ام قرفہ کے بھیجے گئے (اور ام قرفہ ایک کنارہ
وادی القریٰ کا ہی جو اسی کے پہلو مین واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال سنہ ششم مین جہاد ابن رواحہ کا ساتھ اسیر بن زارم کے
واقع ہوا بعد ازان شوال سنہ ششم مین سریہ کرز ابن جابر کا عرنین کی طرف بھیجا گیا بعد ازان ماہ ذی قعدہ سنہ ششم
مین رسول خدا صلعم نے غزوۂ حدیبیہ کیا بعد ازان ماہ جمادی الاولی سنہ ہفتم مین غزوہ خیبر کا ہوا پھر خیبر سے طرف وادی القریٰ
کے پھرے اور وہان پہونچکر سنہ ہفتم مین قتال کیا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہفتم مین لشکر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا
طرف تربہ کے روانہ ہوا بعد ازان اُسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ ابی بکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کا جانب نجد کے
بھیجا گیا بعد ازان اسی ماہ شعبان سنہ ہفتم مین سریہ بشیر بن سعد کا جانب فدک بھیجا گیا و بعد ازان ماہ رمضان سنہ ہفتم
مین سریہ غالب بن عبد اللہ جانب میفعہ کے بھیجا گیا (اور میفعہ کنارے نجد کے واقع ہی) بعد ازان ماہ شوال
سنہ ہفتم مین پھر سریہ بشیر بن سعد کا جانب جُناب روانہ ہوا بعد ازان ماہ ذیقعدہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم عمرۃ القضا
بجالائے بعد ازان ماہ ذیحجہ سنہ ہفتم مین آنحضرت صلعم نے ابن ابی العوجا السلمی سے جہاد کیا بعد ازان
ماہ صفر سنہ ہشتم مین غزوۂ غالب بن عبد اللہ کا کدید مین ہوا (اور کدید عقب قدید مین واقع ہی) بعد ازان
ماہ ربیع الاول سنہ ہشتم مین سریہ شجاع بن وہب کا طرف عامر بن الملوح کے واقع ہوا بعد ازان ماہ ربیع الاول
سنہ ہشتم مین غزوۂ کعب بن عمیر الغفاری کا جانب ذات اطلاح کے واقع ہوا (اور اطلاح ناحیہ شام مین بلقا سے
ایک شب کی راہ ہی) بعد ازان اُسی سال مین غزوۂ زید بن حارثہ مؤتہ کی جانب واقع ہوا بعد ازان ماہ
جمادی الثانی سنہ ہشتم مین غزوۂ بسر کردگی عمرو بن العاص کے طرف ذات السلاسل کے واقع ہوا بعد ازان رجب
سنہ ہشتم مین غزوۃ الخبط جس مین ابو عبیدہ بن الجراح امیر تھے واقع ہوا بعد ازان ماہ شعبان سنہ ہشتم مین
سریہ خضرۃ جسکے امیر ابو قتادہ تھے روانہ ہوا (اور خضرۃ نواح نجد مین بستان ابن عامر سے بیس میل پر واقع ہی)
بعد ازان رمضان سنہ ہشتم مین سریہ ابی قتادہ نضم کی جانب گیا بعد ازان تاریخ سترھوین رمضان سنہ ہشتم کو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ عام الفتح کا کیا یعنی فتح مکہ بعد ازان پچیسوین رمضان سنہ ہشتم کو بت عزی گرایا
گیا کہ اُس کو خالد بن الولید نے ہدم کیا و بعد ازان ماہ رمضان ہی کو بت سواع کو عمرو عاص نے ہدم کیا بعد ازان

ماہ رمضان سنہ ہشتم مین بت مناۃ کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین خالد بن الولید
نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا
بعد ازان ماہ شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اسی سال یعنی سنہ ہشتم مین لوگون
نے حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات سے
تھا اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابواء ہی بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہی
اور عبد اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے انکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اُنھون نے کہا مین زید بن ارقم
کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اُنسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی انھون نے کہا انیس ۱۹
غزوے کیے لوگون نے کہا تو کتنے غزودن مین حضرت کے ہمراہ رہا ہی انھون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک
رہا ہون ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلے غزوہ کونسا تھا انھون نے کہا غزوہ عشیرا اور
بعضون نے **روایت** کی ہی کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے ہین تو اول سریہ یعنی لشکر مختصر جو رسول
خدا صلعم نے مدینے سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بجمعیت تیس ۳۰ سوار انصار کے
بھیجے گئے تھے چنانچہ ان لوگون نے ابو جہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے زمین جہینہ مین قریب سیف البحر
کے پڑا تھا ناگاہ مجدی بن عمر الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے حلیف تھا
یعنی انکی مدد و کمک پر ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا
صلعم نے خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہی مقام بواط مین پہونچے پھر وہان
مردمان بنی ضمرہ سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین
بعد ازان رسول خدا صلعم نے شش رہط سے یعنی چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور
اُن پر عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور انکے لیئے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت
سے وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے رنج مفارقت مین اُنکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے انکو
بٹھا لیا یعنی روانگی انکی موقوف رکھی اور بجاے اُنکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ
لکھدیا اور انکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ
ہوئے تو بعد دو شبون کے اُس حکم نامہ کو پڑھا ناگاہ اس مین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکاتہ سے تو طرف
مقام نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنی ہمراہی کے لیئے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال
امر میرے یا یہ کہ واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اُن مین سے جو خوشی تیری طاعت کرین انکو
ہمراہ لے یہانتک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کے قافلو کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ

نے وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنی کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (یعنی استرجاع باعتبار تحمل امراہم کے
کیا) اور پیچھے ملایا اپنے استرجاع کے کلمہ سَمْعًا وَّطَاعَۃً لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ کو یعنی استرجاع کیساتھ ہی کلمہ
سمع وطاعت کہا کہ مین نے بگوش قبول سُنا اور طاعت خدا اور رسول بجالایا بعد ازان اپنے اصحاب سے کہا
کہ تم مین سے جو کوئی میری ہمراہی چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو تو وہ چلا جاوے اور مین تو ہر آئینہ تبابر تعمیل حکم
رسول خدا صلعم کے جانیوالا ہون یہ سنکے قوم مین سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص زہری اور دوسرا
علیتہ بن غزوان جو حلیف تھا نبی زہرہ کا اور زہرہ قبیلہ نبی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف نبی زہرہ کا تھا جانب
نبی مازن بن منصور سے آخر یہ دونون طرف نجران کے گئے جو حد و دنبی سلیم سے ہی پھر وہ دونون وہان مقیم رہے
اور عبد اللہ بن حجش مع اپنے ہمراہیون کے آگے چلے جب درمیان نخلہ پہونچے تو دہان ملاقات ہوئی یعنی مقابلہ ہوا
عمرو بن الحضرمی کا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان سے چنانچہ عمرو
بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اسکا واقد بن عبد اللہ التیمی تھا جو نبی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور عثمان
بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان یہ دونون اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ مین جا پہونچا اور اسی روز چاند رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو
اُسکے یارون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا ولیکن اُن لوگون کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنی تدارک
اسکا اُنکے امکان سے باہر تھا اور وہان سے اصحاب مستطاب مع اپنے غنیمت اور اپنے اسیرون کے روانہ
ہوئے تا آنکہ بحضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر اُن اصحاب باوفا نے عرض کی
یا رسول اللہ ہم لوگ صبح کو اُس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہین جانتے ہین کہ لڑنا
اور فتح پانا ہمارا داخل رجب ہو گا یا آخر روز جمادی الآخر مین شامل ہی؛ مصنف کتاب لکھتا ہی کہ اس باب مین ذکر
نزول آیت کا عنقریب آتا ہی اور کہا راویون نے کہ قریش نے دربارۂ فدا اپنے اصحاب کے یعنے واسطے
سر بہا دینے اور چھوڑا لیجانے عثمان بن عبد اللہ اور حاکم بن کیسان کے حضور مین رسول خدا صلعم کے آدمی
بھیجے حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونون صحابی یعنی سعد بن ابی وقاص و علیتہ بن غزوان ہمارے
پاس نہ پہونچ نکلینگے ہم فدا دونون قیدیون کا نہ لیوینگے یعنی ان دونون کو نچھوڑینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ
نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اُنھون نے کہا سعد بن ابی وقاص
ذکر کرتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن حجش کیساتھ مدینے سے کوچ کیا یہانتک کہ جا پہونچے نجران مین (اور نجران ایک
گوشہ ہی معدن یعنی مسکن نبی سلیم کا) پھر ہمنے وہان سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنی آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد
تھے اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر آگے پیچھے سوار تھے اور مین علیتہ کے اونٹ پر اسکا زمیل و ردیف تھا

یعنی پیچھے بیٹھنے والا تھا ناگاہ وہان ہمارا اونٹ گم ہو گیا تو ہم نے وہان دو روز اونٹ کی تلاش مین قیام کیا اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اُنکے نشان پر پیچھے چلے مگر اُنکی راہ سے ہم نے خطا کی اور وہ لوگ مدینے مین ہم سے کئی روز پیشتر داخل ہو گئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اور یہان سب گمان کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (و لقد اصابنا) اور ہم لوگون نے اس سفر مین سختی بھوک کی بہت اٹھائی تھی جبکہ ہم بلیجہ سے نکلے تھے اور درمیان بلیجہ اور مدینے کے فاصلہ شش برد کا ہی (اور برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور درمیان بلیجہ اور معدن کے ایک شب کی راہ ہی اور اسیقدر ما بین معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہی راوی نے کہا غرض ہم لوگ بلیجہ سے باری باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا نہ تھا یہانتک کہ مدینے پہونچے راوی نے کہا ایک سائل نے پوچھا ای ابو اسحاق بلیجہ اور مدینہ مین کتنی مسافت ہوگی انھون نے کہا تین روز کی راہ ہی اور جب ہم مین سے کوئی بھوکا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور اسپر پانی پی لیتا تھا یہانتک کہ جب ہم لوگ مدینے مین پہونچے تو ہم نے چند آدمیون کو قریش سے دیکھا کہ اپنے اصحاب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا صلعم نے انکار کیا تھا یعنی انکا فدا لینے سے اور فرمایا مجکو اندیشہ ہی اپنے دونون صحابی کا کہ یکایک ہم سب جا پہونچے راوی کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم اُسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے ان دونون صحابی کو قتل کیا ہوگا تو مین بھی تمھارے ان دونون اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا ان دونون کا ہر ایک کی عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے اپنے باپ سے انھون نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے انھون نے کہا کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت مین مرتبع تھا پھر جبکہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا چنانچہ اسلام مین جو خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے نکالا تا آنکہ بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ یعنی آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اسکا خدا اور رسول کے لئے ہی اور واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مُجھسے حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے انھون نے رافع بن خدیج سے انھون نے ابی بردہ بن نیار سے انھون نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنے اسکو تقسیم نہین کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہانتک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت وہ غنیمت مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق انکا عطا کیا اور راوی کہتے ہین کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت یسئلونک عن الشہر الحرام یعنی لوگ سوال کرتے ہین تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالی نے اپنی کتاب مین اُسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام مین حرام ہی جسطرح سابق سے ہی اور جو لوگ مسلمین مین سے

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہی اُن لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے روکتے ہین یعنی قریش (اصل مین بجائے عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہی یعنی روکتے ہین راہ رسول اللہ سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نہ جاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے طرف رسول اللہ علیہ السلام کے اور بھی وہ گناہ بہت ہی قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اُنکے روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارۂ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اُنکو عداوت دین سے وحالانکہ حقتعالی فرماتا ہی والفتنۃ اشد من القتل یعنی لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ سخت تر ہی قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونائلہ دونون بت ہین یعنی شرک ان بتون کا ساتھ خداے عزوجل کے؛ اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ معمر وزہری کے عروہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورۂ برارۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اُسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورۂ برارۃ نازل فرمائی - اور دوسری روایت مین واقدی نے ابوبکر بن ابی سبرہ اور عبدالمجید بن سہل کے واسطے سے کریب سے روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا مین نے ابن عباس سے استفسار کیا کہ آیا رسولخدا صلعم نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اُنھون نے کہا ایسا نہین ہی پس ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ یعنی جس بات پر لوگون کا اجماع ہی وہ یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے دیت اُسکی نہین دی تھی اور اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبداللہ بن جحش موسوم بامیر المومنین ہوئے اسبات کو مجھ سے ابو معشر نے بیان کیا نام ان لوگون کے جو عبداللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اُن کے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے عبداللہ بن جحش وابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ وعامر بن ربیعہ وواقد بن عبداللہ التیمی وعکاشہ بن محصن وخالد بن ابی البکیر وسعد بن ابی وقاص وعتبہ بن غزوان اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی ثابت ہین

کہ رسول خدا نے صلعم قبل نزول سورہ برارۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی دی ۱۲

بدر القتال یعنی جنگ بدر

راوی کہتے ہین جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھرا ہی تو حضرت علیہ السلام نے بقصد اُس قافلہ کے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے مدینے سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبیداللہ اور سعد بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ دونون پاس کشد الجہنی کے موضع نخبار مین جو مضافات حورار سے ہی جا اُترے (اور نخبار عقب ذی المروہ کنارے دریا کے ہی) چنانچہ کشد نے اُن دونون کو اجازت دے کر اپنے یہان ٹھہرایا اور

اُتارا اور یہ دونون اُسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہانتک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب طلحہ اور سعید
دونون ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے اور اُن اونٹون
کے مالک یعنی اہل قافلہ کہنے لگے اے کشد تو نے محمدؐ کے جاسوسون مین سے کسی کو دیکھا ہی کشید نے کہا
اعوذ باللہ محمدؐ کے جاسوس تخبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون راتکو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی اور رہنمائی کے واسطے اُن کے ہمراہ چلا یہانتک
کہ دونون کو ذوالمروہ مین جا اُتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے اور رات و
دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اُنکے طلب و تلاش مین آ نہ ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید
دونون مدینے مین اُس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب اُن دونون نے
حضرت کو مدینے مین نپایا تو مدینے سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی اور تربان درمیان ملل اور
سیالہ کے برسر راہ واقع ہی اور وہ منزل و مسکن اونیہ شاعر کا ہی اور بعد اسکے جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو مطلع کیا کہ اُسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت
علیہ السلام نے اُسکو مقرب کیا اور اُسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہی کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کردون کشد نے
عرض کی مین بڈھا ہون میری عمر آخر ہو چکی ولیکن اسکو میرے برادر زادہ کے نام سے کر دیجئے چنانچہ حضرت علیہ السلام
نے ینبع کو اُسکے برادر زادے کے لیے جاگیر کر دی راوی کہتے ہین کہ آن حضرت علیہ السلام نے مسلمین کو
طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا جو آیا ہی اُس مین اُنکا مال کثیر ہی کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ اُسکو تمہارے تئین
غنیمت مین عطا کرے یہ سُنکے ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا
تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین سعد اور اُنکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بنا بر خروج طرف
بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوائے جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا
تو وہ مین آپ کے لیے گوارا کرتا مگر مین اپنے اس طرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے
فرزند تو مجھ ہی کو جانے دے اور تو اپنی عورات مین اُنکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے
کہا ہر آئینہ ہم مین سے کسی کو مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہی پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر
سعد ہمراہ گئے اور بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے
تھے جو حضرت کے خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہی جو کوئی
جانے سے باز رہا وہ ملامت نہین کیا گیا اس لیئے کہ اُسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیئے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج
قافلے کے نکلے تھے چنانچہ اُس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر انکو اس امر کا

منفقتہ ہوتا کہ یہ قتال ہی تو وہ تخلف نہ کرتے اور تخلف کرنے والون مین سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آن حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے مین تشریف لائے ہین تو اُسید نے عرض کی حمد ہی اُس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپکو دشمنون پر مظفر ومنصور کیا قسم ہی اُس ذات پاک کی جس نے آپکو بحق مبعوث
کیا مین نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز کر کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہین کیا اور نہ مجکو یہ گمان
تھا کہ آپ اعدا سے ملاقات ومقابلہ کرینگے بلکہ مجکو مظنہ سواے اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے
ہی تب حضرت علیہ السلام نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہی اور غزدہ بدر اول غزدہ تھا کہ اُسمین
حقتعالیٰ نے اسلام کو عزیز وغالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل ومغلوب کیا غرضکہ رسول خدا صلعم مع اپنے
ہمراہیون کے مدینے سے طرف بدر کے روانہ ہوئے جب نقب یعنی درۂ بنی دینار پر پہونچے تو بقیع مین اوترے
اور بقیع بیوت دستی سقیا کی ہی (بقیع نقب یعنی درۂ بنی دینار ہی مدینے مین اور سقیا متصل ہی آبادی مدینہ سے) اور
روز خروج یکشنبہ تھا بارھوین تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اُسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہین جائزہ وملاحظہ
مبارزون جنگ آور دن کا ہوا اور جو لوگ ملاحظہ عالی مین پیش کیے گئے اُنمین عبداللہ بن عمرو تھے
اور اسامہ ابن زید ورافع بن خدیج وبراء ابن عازب واسید ابن حضیر وزید بن ارقم وزید بن ثابت یہ سب
تھے مگر آنحضرت صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اُنکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی **واقدی**
علیہ الرحمۃ نے حدیث بیان کی بواسطہ ابو بکر اور اُنکے باپ اسمٰعیل کے اور عامر اور اُنکے باپ کیواسطے سے
اُنھون نے کہا قبل از آنکہ ہم لوگ ملاحظہ مین رسول خدا صلعم کے پیش کیے گیے تھے مین نے اپنے بھائی عمیر بن
ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ لشکر مین چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہین آتا تھا مین نے پوچھا ای برادر تجکو کیا
ہوا کہ تو سامنا حضرت کا نہین کرتا اُنھون نے کہا مین ڈرتا ہون کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر صغیر سن سمجھین گے
تو مجکو ہمراہی سے واپس کردینگے حالانکہ مین ساتھ چلنا چاہتا ہون کیا عجب ہی کہ حق تعالیٰ مجکو شہادت
نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب عمیر ملاحظہ حضرت مین پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر
دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے بس حضرت علیہ السلام نے اُنکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے
کہ باعث کمسنی عمیر کے پرتلہ اُس کی تلوار کا مین نے خود باندھ دیا تھا وبالآخر وہ بدر مین شہید ہوا اور اسوقت عمر
عمیر کی سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابو بکر بن عبداللہ اور عباس بن عبدالرحمان اشجعی کے حدیث
بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اُس جگہ اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اُنکے کنوون سے پانی پیوین اور آپ نے
بھی اُنھین کے کنوئین سے پانی پیا اور دوسری روایت مین **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد کے عمرو
بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اُس روز اول جس شخص نے اُنکے کنوئین کا پانی پیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عبد العزیز بن محمد اور ہشام اور راون کے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ بعد اُس روز کے حضرت نے اُن کے کنوؤن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے پینے کا آب شیرین لبتی بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اُنھون نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی اور اُس روز اہل مدینہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ وَاِنِّيْ مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ دَعَوْتُكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَثِمَارِهِمْ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ وَاجْعَلْ مَا بِهَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُكَ مَكَّةَ یعنی ای میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے دعاے برکت کی تھی ویسے آئینہ مین محمدؐ تیرا بندہ اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اُنکو برکت عطا کر اُنکے وزن صاع پر اور وزن مد مین اور اُنکے میوون اور دانون مین ای میرے پروردگار مدینے کو ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کے (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہی) اور اے میرے پروردگار درمیان دو سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنی درمیان اُن دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہی) جس طرح ابراہیم تیرے خلیل نے مکے کو حرم مقرر کیا تھا (یعنی امن) راوی کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغباء و بسبس بن عمرو بیوت السقیا سے حاضر حضور رسول خدا صلعم ہوگئے اور کہتے ہین کہ اُسی روز عبد اللہ بن عمرو بن حرام بھی خدمت شریف مین حاضر ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ منزل و مقام کرنا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپ کا یہان جائزہ اپنے اصحابؓ کا مجکو نہایت خوش آیا اور مین نے اس سے فال نیک تفاول کی ہی کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل و مادی ہی نہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ ہوا تھا (حسیکہ لدیا بہ ذوباب ایک پہاڑ ہی ناحیۂ مدینہ مین کہ یہود اُس کو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد اپنے دشمنون کے یا اُسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اُنکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین ہمنے بھی اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنی لائق جنگ تھے اُنکو اجازت رزمگاہ کی دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنی قابل ہتھیار باندھنے کے نہ تھے اُنکو وہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوگئے اور وہ یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح اُن کو قتل کیا پس آج تک ساری قوم یہود ہمسے زیر و مغلوب ہین اسوجہ سے یا رسول اللہ مجکو امید ہی استجابت کی کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اسوقت حق تعالی آپ کی آنکھون کو اُن سے ٹھنڈا کرے گا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا مین اپنے اہل کی طرف گیا تب
عمرو بن الجموح اُنکے باپ نے اُنسے کہا کہ مین نے تم کو طلب نہین کیا یعنی مجکو تمھاری طلب تھی اِسلئے کہ تم جا چکے تھے
خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقیع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے کہا کہ کیا نیک فال ہے واللہ
مین اُمید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب ہوگے کہ ہر آئینہ یہ وہی
ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حُسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے نام حُسیکہ کا بدل کر سُقیا نام
رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تک کہ سعد بن ابی وقاص
نے اسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا چنانچہ حضور مین
حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کریگی راوی کہتے ہین کہ رسول
خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارھوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر مسلمین ہمراہ حضرت
کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اُنکو بھی غنیمت سے
حصہ و اجر دیا گیا اور لشکر مین کل چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار
چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام
اور مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و آنسہ موالی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آب کش تھا
کہ اسکو ابن ابی داود المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اُنکے مولا ابو الحمرا یہ سب
ایک اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش
بن الصمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو ابن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن
عمیر ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اُسکا نام عبیس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ
و مسعود بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داود المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور وہ اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و عمر و
عبد الرحمن بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اُنکا حارث بن اوس اور حارث بن انس
ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ سعد بن معاذ کا آب کش تھا اُسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارث بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سوائے ایک صاع تمر کے نہ تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبید بن یحییٰ نے معاذ بن رفاعہ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے طرف بدر کے نکلا اور تین تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اُترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن زید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے یہانتک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا کہ وہ بہت تھک گیا تھا اسوقت میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہی کہ اگر تو ہم کو مدینے کیطرف پھر لادے تو مین اُسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی یا رسول خدا ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہی تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اسمین کُلیان کین اور فرمایا اس اونٹ کا منھ کھولو تو ہمنے اُسکا مُنھ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اُس کے مُنھ مین ڈالا بعد اُس کے سر پر اور اس کی گردن پر اور اوس کے شانون اور کوہان پر بعد ازان اُس کے استخوان پشت پر دُم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آنحضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا یا آخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلے مین پہونچے ہین تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اُسکی قربانی کی اور گوشت اُسکا تقسیم کردیا اور للہ دیا اور محمد بن عمر **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ راہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کرائے گئے تھے اور محمد بن عمرو **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابوبکر بن اسمٰعیل نے اپنے باپ سے اُنھون نے سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور آپس مین ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آدمی آگے پیچھے اُترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیز چلاتا تھا یہانتک کہ جانے اور آنے مین ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحْمِلْھُمْ وَعُرَاۃٌ فَاَلْبِسْھُمْ وَجِیَاعٌ فَاَشْبِعْھُمْ وَعَالَۃٌ فَاَغْنِھِمْ مِنْ فَضْلِکَ یعنی اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنی مسلمین پا پیادہ ہین اُنکو سوار کردے یعنی انکو سواری عطا کر اور یہ لوگ برہنہ ہین اُن کو لباس پہنا اور یہ گرسنہ ہین ان کو سیر کر اور یہ محتاج ہین ان کو اپنے فضل سے غنی کر **راوی** نے کہا بالآخر اُن مین سے کوئی خالی نہ پھرا اگرچہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اُسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوے اور جو گرسنہ تھے

چو

اُنھون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو مالدار تھے وہ قیدیون کے سر بہا پانے سے مالدار ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا شمار کرلیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عتبہ ٹھہرا کر اُنکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور ایسا ہوا کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کرکے بطن العقیق مین گئے بعد ازان مکتمن کی راہ چلے یہان تک کہ بطحاء ابن زبیر پر جا نکلے اور وہان زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے واسطے چننے اور فراہم کرنے پتھر کے پھر نیچے اسی درخت کے ایک مسجد بنائی یعنی پتھر دن سے ایک حد مسجد کی گھیر دی پھر اس مین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دو شنبہ کی صبح کو حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین گئے اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے واقع ہی اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اسوقت آنحضرت صلعم نے مجھسے فرمایا ای سعد اس آہو کو دیکھ سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اُٹھکر سر مبارک درمیان میرے شانے اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسْدِدْ رَمْیَتَہٗ یعنی یا اللہ اسکے تیر کو نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نہ کی اُسوقت حضرت نے تبسم فرمایا اور مین اُسکی طرف دوڑا اور اُسکو جیتا پایا کہ اُسمین رمق جان باقی تھی تب مین اُسکو ذبح کرکے اُٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا اور محمد بن عمرو **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البہرانی کا جو حلیف بنی زہرہ کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا اور حالانکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین **واقدی** نے بواسطہ چند رواۃ کے مقداد بن عمرو سے روایت کی ہی کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اسکا نام سبحہ تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے آباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے کہ اسکا نام سیل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اُنپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے مین کوئی قرشی ایسا باقی نہ تھا اور نہ کوئی قرشیہ تھی کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کے ہو مگر یہ کہ اول ہر ایک نے وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہان تک کہ ایک عورت نے ایک نشی یعنی ناقہ محمولہ مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین کہ اُس قافلے مین البتہ پچاس ۵۰ ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہی اور کہتے ہین کہ اس

۹ نسخہ قیصر بر نسخہ بشیر بوشش ۱۲

قافلے مین اکثر مال آبی احجہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازان خاص اُن آل کا ہو اور قوم سے قرضہ
جمع کرکے نصف منافع پر دیا تھا وبہر کیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اس قافلے
مین انھین کا تھا اور کہتے ہین کہ اُس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور
ہزار مثقال سونا حارث بن عامر بن نوفل کا تھا اور ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ
نے ہشام بن عمارو بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہو کہ اُس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف
کا تھا اور تجارت گاہ اُنکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہو اور اُس قافلے مین بہت سے عیرا یعنی کاروان شتران
عوام قریش کے تھے اور محمد بن عمرو **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ عبد اللہ بن جعفر وابو عون مولیٰ المسور کے مخرمہ[٦]
بن نوفل سے روایت کی ہو اُنھون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنی ہمراہ قافلۂ قریش کے) تو قبیلہ جذام سے
ہمکو ایک شخص ملا اُسنے ہمسے خبر کی کہ محمدؐ بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر پیش آگئے اور منتظر ہماری مراجعت
کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہو اور اُون سے مصالحہ کرلیا ہو مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان
سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب ہم شام سے روانہ ہوئے تو ضمضم بن عمرو
کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم
زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عادت سے دو منزل پر واقع ہو) تو ہم لوگ
نیچے نیچے مکے کی راہ پہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلۂ جذام سے ہمکو ملا اور اُسنے کہا کہ محمدؐ قصد تمہارا کرکے تمہاری
گذرگاہ پر بجمعیت اپنے اصحاب کے پیش آگئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہو اُسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمدؐ
ایک مہینا مقیم رہ کر یثرب کو پھر گئے اگر وہ تمہارے مقابل آتے تو اُس عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے
اور اب وہ ضرور تم سے پیش آوینگے کہ وہ تمہاری مراجعت کے انتظار مین ہین اور تمہارے دنون کو شمار کررہے
ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی راے مین فکر کرو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تمہارے ساز و رخت اور گھوڑے
اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہو کہ اپنے امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کرو پس انکے اہل
قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور یہ وہ شخص ہو کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ
لیتے آئے تھے اور اسکے پاس دو اونٹ بھی تھے چنانچہ قافلے والون نے اُجرت اُسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابو سفیان نے
اسکو حکم کیا کہ تو جاکر قریش مکہ کو خبر کر کہ محمدؐ ہمارے قافلے پر آئے ہین اور اسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے
اونٹ کا کان کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اُلٹی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بعد لے بلند الغوث الغوث
یعنی فریاد ہو فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہو ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب و استغاثہ
مین ایسا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہو جاتے تھے اُن کو عُریان نذیر یعنی برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے)

اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اس قافلے مین قوم قریش سے تین آدمی تھے انمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کا اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اُن کو اُس خواب نے گھبرا دیا اور اُن کے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین ای بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی کہ مین اُسکو بہت بُرا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمھاری قوم کو اُس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اُسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار دیکھا کہ وہ آیا ہی اور ابطح یعنی بطحا مین ٹھہرا ہی دلبعد اسکے بلند شور کر کے کہتا ہی ای آل غدر ای قوم ہیو فائم اپنی قتل گاہ کی طرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اُس کے پاس جمع ہو گئے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اُسکے پیچھے تھے ناگاہ اُسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اسی طرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اُسکو بالاے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اُسنے تین بار اُسی طرح شور سے پکارا بعد ازان اُس نے کوہ ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوئے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہو گیا پس باقی نہ رہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی دار دور مکہ سے یعنی کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اُس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص ذکر کرتے تھے (یعنی بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اُس صخرہ بو قبیس کا جو گر کر پارہ پارہ ہو گیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادۂ الٰہی مین اُس روز اسلام لانا مجکو نصیب نہ تھا پس اسلام میرا تا ارادۂ باریتعالیٰ موخر و ملتوی رہا **راوی** کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر مین اُس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ ان ہذہ لرؤیہ ایک خواب دیانے صادقہ سے ہی (مترجم کہتا ہی کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہین کہ یہ ایک خواب ہی خواب خیال چنانچہ یہ کہنا انکا اہمال نکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ انکا بڑا دوستدار تھا ملاقات ہوئی اُس سے ذکر اِس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کرذی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہو گئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانۂ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اُنہین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ خواب دیکھا ہی مین نے کہا وہ کیونکر ہی اس نے کہا ای اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنے اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنین اور خبرین غیب کی بیان کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہی کہ اُس نے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہی پس جو کچھ اس نے دیکھا ہی ہم تین روز تک تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اُسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تم پر لکھا جائیگا یعنی ثابت ومشہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریبیہ ہو تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ای مصفر استہ یعنی ای گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب و ملامت ہی ابوجہل نے کہا جب درمیان ہمارے تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تھا تمنے کہا ہمارے یہان خدمت سقائی ہی ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا و اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا ہم مین خدمت دربانی کی ہی تو ہم نے کہا کیا جائے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تم نے کہا کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تم نے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہم نے کہا تھا کہ ہم کچھ باک نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا کرتے ہو اپنے پاس اُس قدر کہ اس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہرگاہ ہم بھی لوگونکو کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے پس ہم تم مثل اُن دو گھوڑون کے تھے جو بازی مین برابر دوڑتے ہین اُسوقت تم نے کہا ہم مین نبی ہی اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہی (یعنی غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے) قسم ہی لات وعزی کی کہ ایسا کبھی نہین ہوسکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے خواب دیکھا ہی آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا اولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنی ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو ای عباس سُنتا ہی اور تجکو اس بات کی غیرت نہین آئی۔ یہ سُن کے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اس لئے کہ شر نہ ہو مگر قسم ہی خدا کی صبح کو مین پھر اُس کے پاس جاؤنگا اگر پھر اُس نے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلا اس سے لونگا۔ پھر جب صبح ہوئی بعد اُسدن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک روز ہوا

یعنی پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے
لگا آج تین دن پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہی حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین
گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ مجھے خیال تھا کہ اُس سے میرا امر فوت ہوگیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اُسکا
تدارک کرون اور مجکو یاد تھا غیرت دلانا عورتون کا اُنکی باتون سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابو جہل کی طرف
متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا پس ناگاہ وہ مجھے دیکھکر بشتاب روی طرف باب
بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اُس پر لعنت کرے کیا عاجز ہوکر اس خوف سے ٹل گیا کہ مین اُسکو
شتم و شماتت کرونگا پس اسی حال مین یکایک اُسنے آواز ضمضم بن عمرو کی سُنی کہ وہ کہتا تھا ای گروہ قریش ای آل لوی
بن غالب اپنے لطیمہ یعنی مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمدؐ اسی کے تاراج کو آئے ہین فریاد ہی فریاد کو پہونچو
واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم انکو سلامت پاؤگے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اس طرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر
ڈالا تھا اور اُلٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے
مکے کے مین نے اسی ناقے پر سوتے ہوئے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون ہوا پستی سے
بلندی کو بہتا ہی پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اُٹھا اور قریش کے حق مین بد معلوم ہوا اور میرے
دل مین یہ تاویل آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے
اُس دن صدائے استغاثہ بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش
کو انکے قافلے کی طرف آمادہ روانگی کیا تھا پھر بعد اُسکے ضمضم آیا اُسنے فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا
کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر عجوبہ تر مین نے کبھی نہین دیکھا اور اُسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا
مگر شیطان نے کہ ہم کو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہ ہوا یہانتک کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شدت و رخا مین
اپنے اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ مقولہ ہی کہ جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا
وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگزیر ہمارے تئین قافلے کی مدد کے لیے آمادہ کر گیا لوگون نے پوچھا ای ابو خالد یہ
امر کیونکر واقع ہوا اُس نے کہا مین خود اُس سے نہایت متعجب ہون کہ سواے کوچ کرنے کے ہم کو اپنے امور
مین کچھ چارہ نہ ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ سامان کوچ مین مصروف ہوے اور ایک
دوسرے سے بے پروا تھا یعنی کوئی کسی پر منتظر نہ تھا ہر ایک بجاے خود تیاری سفر مین مشغول ہوا
اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے بدلے دوسرے کو
مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اُس خواب سے خوش تھے اور بعضے کینے والے کہتے تھے

ہرگز یہ بات نہین ہی کہ تم ہمکو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا غلط سمجھے ہو غرضکہ قریش تین روز اور بقول
بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے اور مزید بران خرید کیئے اور انکے مقدور
والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان قریش کھڑا ہو کر کہنے لگا ای گروہ قریش
دیکھو یہ محمد اور چند مردم بے دین جو تمھارے ہی جوانون مین سے اُنکے ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے
تعرض تمھارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین (لطیمہ بمعنی تجارت یعنی مال تجارت وبقول
ابن ابی الزیاد کے لطیمہ وہ سب مال ہی جو واسطے تجارت کے اونٹون پر لادا جاتا ہی وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو
کہتے ہین) پس جس کسی کو سواری درکار ہو تو سواری میرے پاس موجود ہی اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھ سے خرچ لیوے
اور اسی طرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا اور کہنے لگا قسم ہی لات عزی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تم پر کبھی نازل
نہ ہوا ہوگا کہ محمد اور اہل یثرب قصد تاراج تمھارے عیر کا کرین اور اس مین تم سب کا مال ہی چاہیئے کہ تم سب
جمع ہو کر چلو اور تم مین سے ایک بھی تخلف نہ کرے اور جسکے پاس خرچ نہ ہو مجھ سے لے واللہ اگر محمد اس عیر کو لوٹ
لینگے تو پھر ہرگز انکو خوف تمھارا نہ رہیگا مگر یہ کہ یہان تم پر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا
کہ ای گروہ قریش واللہ کوئی امر عظیم تر اس سے تم پر نازل نہ ہوا ہوگا کہ کاروان تمھارا اور لطیمہ قریش کا یون تاراج
کیا جاوے اُس مین تم سب کا بہت سا مال اور متاع گران بہا ہی واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف
مین سے ایسا نہین جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہ یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہی پس جسکے پاس
زاد نہو تو ہمارے پاس زاد موجود ہی کہ ہم اُسکو سواری اور زاد دیوینگے چنانچہ اُسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری
مین دئے اور انکو خرچ دیا اور اُنکے پیچھے اُنکے اہل وعیال مین مدد معاونت خرچ مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ و
عمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوئے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن کسی سے
وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون نہین کرتے
جیسا کہ سہیل وغیرہ تمھاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہی ان دونون نے
کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہی اور جو کچھ مال ہی تو ابوسفیان کا ہی اور نوفل بن معاویہ اقدیلی پاس قریش اہل
دول کے گیا در بارۂ مدد خرچ وسواری خروج کرنے والون کے کلام کرنے لگا چنانچہ اس بات مین عبداللہ بن ربیعہ سے
کلام کیا اسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہی اسکو خرچ کر جسطرح تیری راے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا
حویطب بن عبدالعزی سے چنانچہ اُس سے بھی دو سو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیئے
راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اور کو اجرت پر مقرر کر کے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابولہب کے گیئے اور کہنے لگے کہ ہر آیینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہی اگر تو ہمراہی

ف نش وزن بست درم نصف اوقیہ ۲۱۲

گروہ سے باز رہے گا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے سند پیش کرینگے پس تو خروج کر خواہ اپنی عوض کسی اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کر دے یہ سُن کے ابولہب نے جواب دیا قسم لات و عزیٰ کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے اپنے کسی کو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا ای ابوعتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے مگراز روے قہر و غضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہی اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو کہ شاید ابولہب مسلمان ہو جاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسی اور کو اپنی طرف سے بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہی یعنی یقینی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اُسنے بجاے خود عاص بن ہشام بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اسکا قرضدار تھا لہٰذا ابولہب نے اس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ میرا تیرے لئے معاوضہ ہی چنانچہ عاص اسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین عتبہ و شیبہ نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو ان دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہی انھون نے کہا کیا تو نے اس شخص کو نہین دیکھا یعنی اسکو نہین جانا جسکی طرف ہم نے تجکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا عداس نے کہا ہان مین انکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اُس سے مقابلہ کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون نہ جاؤ کہ بخدا وہ البتہ رسول خدا ہی مگر ان دونون نے نہ مانا اور خروج کیا اور عداس بھی ان دونون کے ہمراہ گیا اور انھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا

ذکر قرعۂ قریش کا واسطے خروج بدر کے در آنا منع عمل بخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاول بالازلام کرنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ استقسام بالازلام عمل تیر دن کا ہوتا ہی کہ اُسپر کچھ نقش کرکے اُس سے بطور قرعہ و استخارہ کے تفاول کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل بطلب حکم با منع کے کیا تو تیر منع خروج کا بر آمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام ان کو آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاول کرین گے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرین گے اور جب زمعہ بن الاسود مکے سے نکل کر روانہ ہوا اور ذی طوے مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچ کر اُس سے تفاول کیا تو تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ و غصے مین آکر دوسری بار اعادہ اُس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اُس وقت زمعہ نے اُس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا کہ اُس کے پاس سہیل بن عمر کا گذر ہوا تو کہنے لگا ای ابو حکیمہ مجھے کیا ہو گیا ہی کہ مین تجکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا ای شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان تیرون
سے کوئی چیز زیادہ جھوٹی نہین ہی اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی وہ
مثل اُسی کے ہی جیساکہ تو کہتا ہی کہ اُسنے بھی ایسا کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہوئے
اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہی کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اُنسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنی عمل فال تیرون کا نہ کرین
اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ نے زہری سے اُنھون نے ابو بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اُنھون نے بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے
کبھی ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھسے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار رہا ہوا ور کسی سمت کے جانے مین کبھی
مجھسے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا
بعد ازان وہ کہتا ہی کہ پھر ضمضم آیا اور پیش مردم صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاول تیرون کا کیا تو
ہر بار وہی نکلتا تھا جو مجکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہانتک کہ جب ہم لوگ مر الظہران
تک پہونچے تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ ان مین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اُس
مین جان تھی یعنی ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہانتک کہ لشکر کے خیمون مین سے
ایسا کوئی خیمہ باقی نہ بچا جس مین اُسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنے کا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت بدبختی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا
تھا مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنی سفیا کا ٹیلہ کو مدینے سے آتے ہوئے تنعیم کو جاتے ملتا ہی) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اُس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے جب دونون بیٹے ربیعہ کے یعنی عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اُس کے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑ کر اُن دونون کے پانون
رکاب مین پکڑے یعنی اُن کی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ مان تم دونون پر فدا ہون واللہ وہ
بے شبہہ رسول اللہ ہی تم دونون نہین جاتے ہو مگر اپنے جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور
وہ یہ کہتا تھا اور اُس کی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہی کہ مین نے وہان بھی
ارادہ کیا کہ پھر آؤن مگر ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اُس ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اُس
کے پاس گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اُس نے وہان توقف کر کے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہی اُسنے
کہا مین روتا ہون اس لیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اور اہل وادی یعنی سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

تو اس خیال سے درگذر اور روانہ ہو

ف ... ابو جہل ۱۲

نکلے ہین کہ مقاتلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنکے عداس شدت سے کانپنے
لگا اور اس کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین
کہ مبعوث ہوئے ہین طرف کافۂ خلائق کے حکیم کہتا ہی کہ پھر اُسی وقت عاص بن منبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا
لیکن شک مین تھا یہانتک کہ اسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ساتھ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو پھر
نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اسی جگہ قتل ہوا **راوی** کہتا ہی ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر
ہے **راوی** نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے کو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اُترے ناگاہ
اُس کے پاس ابوجہل آیا اور سعد کو دیکھکر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اُتارا کہ یہ ان لوگون مین سے
ہی جنھون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادہ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا
تمہارے قافلے کی آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہی (یعنی ہم بھی اسوقت سمجھ لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات
ابوالحکم یعنی ابوجہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہی تب سعد نے کہا ای اُمیہ تو تو یہ کہتا ہی اور مین نے سُنا واللہ محمدؐ
سے کہ وہ فرماتے تھے کہ مین اُمیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہی
اُنھون نے کہا ہان مین نے خود سُنا ہی اسوقت سے اُمیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ باہر جانے
والے اُمیہ کے لیجانے کو آئے تو اُسنے انکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا اُمیہ کے پاس عقبہ بن ابی مُعیط
اور ابوجہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ مین عود سوز تھین بخور تھا یعنی بخوردان تھا اُسمین خوشبو کی چیزین
سلگاتے تھے اور ابوجہل کے پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور
کہا لے انکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہی اور ابوجہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کر کے کہا سرمہ لگا کیونکہ تو زن
ہی اس سے زینت کر اسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیئے ایک شتر تیز رو خرید کر دو تب لوگون نے
شتران بنی قشیر سے اسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کر دیا چنانچہ اس اونٹ کو مسلمانون نے
روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا **راویون** نے کہا اور ان جانے والون
کے قافلے مین کوئی شخص بڑا مکروہ جاننے والا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نہ تھا اور وہ کہتا تھا
کاشکے قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اس عیر مین تلف
وضائع ہو جاوے تو ہو جاوے لوگ کہتے تھے کہ تو عمان قریش مین سردار قوم ہی کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہی
اُس نے کہا مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسی کو نہین دیکھتا ہون کہ اسکو کوئی چارہ تخلف ہو بغیر
کسی عذر مانع کے اور قریش کے خلاف کرنے مین بھی برا جانتا ہون بلکہ یہ باتین مین نے اسوقت کہین مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ اسکو معلوم کرین [illegible] ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے وحالانکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اہل یثرب سے بچاتا ہی پس یہ کہکے اس نے اپنا سارا مال درمیان اولاد کے تقسیم کردیا اور اُسکے دل مین یقین ہوگیا کہ اب سکے مین پھر آنا نہ ہوگا بعد ازان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا اور وہ حارث کا ممنون احسانات تھا پس اُسنے کہا ای ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہی کہ اسکو بہت بُرا جانتا ہون کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمھارے اس میدان مین سیل خون پستی سے بلندی کو روان ہی حارث نے کہا کبھی کوئی کسی طرف ایسا نوشن نہین نکلا کہ اسکو مجھسے زیادہ اس طرف کا جانا ناگوار گذرا ہو پھر ضمضم نے اُس سے کہا میری راے یہ ہی کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کے ہمراہ نہ جا حارث نے کہا اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا اب اس بات کو تو مخفی رکھتا وہ نہ جانین کیونکہ جو کوئی اُنکے ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اسکا باعث جانینگے اور ضمضم نے لبطن یا نج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض پاس مشورہ کرنے کو گئے اور جو لوگ بدر کے جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اُنمین سے حارث عامر تھا اور امیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن سبنہ یہ سب سُستی کرتے تھے یہانتک کہ ابو جہل انکو طعن تشنیع تجبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارۂ خروج کے تایید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہی یعنی تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہی آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپس مین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسی کو اپنے پیچھے نہ چھوڑو یعنی مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے **راوی** کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کی کراہت خروج پر دلالت کرتی ہی وہ یہ تھی کہ اُن مین سے کسی نے کسی کو نہ سواری دی نہ کسی کی مدد خرچ کی اور نہ کسی کو اپنے ساتھ سوار کرلے گئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف انکا یا عدید یعنی شریک حلیف انکے پاس آتا تھا اور اُنسے سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا نہین تو رہ جا یہانتک کہ یہ قول انکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اسوقت قریش نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان اِن کے اور اُن کے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اُنکی نسبت بنی بکر سے خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عقبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا ای معشر قریش جس شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تم نے اُس پر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اُن پر مین ایمن اور مطمئن نہین ہون اِس لیے کہ پیچھے نہین رہے جاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ اپنی اپنی راے سے فکر کرو اُس وقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کے پاس آیا

اور کہنے لگا ای گروہ قریش تم لوگ میرا شرف و مرتبہ میری قوم مین خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ مین تمہارا حامی
وضامن ہون اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے یہان کوئی برائی لا دین یہ سُن کے عتبہ خوش و مطمئن ہوا
اور ابوجہل نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہی کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہی اور وہ ان لوگون کی نسبت
جن کو ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہین ہمارا پشت پناہ ہی تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک وا ندیشہ نہین مین چلتا ہون
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کے تھی اس بات مین تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اُن سے عطاء بن یزید اللیثی سے سن کر بیان کیا ہی کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جوان
جملہ بنی معیص بن عامر بن لوی کے تھا تبلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اس لڑکے کے سر پر گیسو تھے یعنی
کاکلین اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان مین گذر اُسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اُس سے پوچھا ای لڑکے تو کون اور کس کا اور کس قبیلے سے
ہی اُسنے بتایا مین حفص بن الاخیف کا بیٹا ہون تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہو کر بولا ای بنی بکر کیا تم مین سے
کسی کا خون اوپر قریش کے ہی انھون نے کہا ہان تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہین ہی کہ اُسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سن کے بنی بکر مین ایک شخص اس لڑکے کے پیچھے
دوڑا اور بدلے اس خون کے جو قریش پر تھا اس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات مین قریش نے بہت کچھ
کلام کیا عامر نے کہا البتہ ہمارے یہان کا خون درمیان تمہارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم
کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہی کہ جو خون ہمارے یہان کا سابق تمہارے یہان ہوا وہ تم
برابر سمجھو اور جو تمہارے یہان کا تھا وہ ہم برابر سمجھین سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلا ایک آدمی کا ایک آدمی
تھا تو یہ بھی ہو چکا اور اگر چاہو کہ جو کچھ پیشتر ہم نے کیا اب تم ہم سے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تم نے کیا اب ہم تم سے
درگذر کرین تو ایسا کرو بہر کیف خون اس جوان نے قریش پر تخفیف و سبک داری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر
قریش نے اس کے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہی البتہ ہمارا آدمی اُن کے آدمی کی عوض
مارا گیا پس طلب خون سے باز رہے پس اُسی عرصے مین اُس جوان کا بھائی مکرز ابن حفص کہ مر الظہران مین تھا ناگاہ اُسنے
عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اُسکو دیکھا تو اپنے دل مین کہنے لگا
کہ اب عوض اپنا کیون نہ لون بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے اُسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی
لپیٹے تھا تو مکرز نے اُس کی تلوار کھینچ لی اور اُس کو قتل کیا بعد ازان وقت شب کے مکے مین آیا اور تلوار عامر
کی جس سے اُس کو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی دیکھ کر پہچانی
اور معلوم کیا کہ مکرز نے اُسکو قتل کیا ہی اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتین اس بارہ مین سُنی جاتی تھین

کہ وہ اس فکر مین ہر چنانچہ نبو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع وفزع کی اور باہم آمادہ ہوئے اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداران کو بدلے عامر کے قتل کرین چنانچہ آدمی اُنکے اسی امر پر آمادہ ہوکر آئے تھے اور اسی فکر مین رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثناء مین قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف اُن لوگون کا نسبت زنان و فرزندان کے جن کو مکے مین چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کہا (مترجم کہتا ہی بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوگئے اور قریش نے بہ شتابی تمام کوچ کیا اور کنیزین گانے والیان دف بجانے والیان ہمراہ لین کہ منجملہ ان گانے والیون کے سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ یہ سب جس نہر و چشمہ سار پر مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھین اور قریش وہان کھانے کے اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اُن کے ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیشاپیش لشکر نیزہ بازی و پٹہ بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے اُن کے ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود اری کرتے جاتے تھے کہ حق سبحانہ تعالی نے مذمت بطر و ریا کی قرآن مین فرمائی ہر ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس یعنی مثل اُن لوگون کے تم نہو جو اپنے گھرون سے اتراتے اور نمود اری کرتے نکلے تھے۔ اور ابوجہل کہتا تھا کیا محمد اور ان کے اصحاب کو یہ گمان ہر کہ جس طرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہم پر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب اُن کو معلوم ہوجائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کرکے بچاتے ہین یا نہین اور قریش مین جو اہل دول تھے اُن کے پاس گھوڑے تھے چنانچہ اُن مین سے بنی مخزوم کے ساتھ تیس گھوڑے تھے اور اُس لشکر مین سات سو اونٹ سواری کے تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سب وہ سو تھے اور سوا انکے پیادون مین بھی اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہین کہ ابوسفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف شدید اس پر غالب ہوا تب لوگون نے ضمضم کو مع چند نفر روانہ کیا (یعنی اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے) پھر جب وہ رات آئی جسکی صبح کو بدر پر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹون نے طرف چشمہ بدر کے رُخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر آئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی معترض نہوا تو صبح کو بدر پر پہونچینگے پس عیر یعنی اونٹون نے اہل عیر کو قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ چھوٹے ہوئے چشمہ بدر پر دوڑے چلے جاتے تھے آخر اُن اونٹون کو عقال کیا یعنی چھانڈ دیا اور بعضون کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر وارد ہون و حالانکہ اُن اونٹون کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے کہ جب سے ہم نکلے ہین ایسی نوبت عجیب کبھی نہین پہونچی یعنی ایسا ماجرا اونٹون کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اُس راتکو پھر ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ نہین دکھائی دیتا تھا

اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغباء یہ دونون پاس مُجدی کے بدین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمہ
بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا پھر اُن دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور
اونٹون کو پلایا اُس وقت اُن دونون نے دو چھوکریون کی باتین سُنین اور دونون چھوکریان جاری قبیلہ
جہنیہ سے تھین اور اُن مین سے ایک کا نام برزہ تھا اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے
جو اُس پر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری اُس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو
روحاء مین اُترا ہی یہان پہونچے گا یعنی بروقت آنے اُس قافلہ کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمر اس لڑکی
کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہی پھر جب بسبس اور عدی نے یہ باتین سُنین تو وہان سے روانہ ہوگئے اور پھیر کر
حاضر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرتؐ سے ملاقات کر کے
کیفیت بدر گذارش کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی
سے اُنھون نے باپ دادا سے یہ عبد اللہ ایک منجملہ بکائین کے تھے یعنی رقت قلب سے بہت بکا
کرتے تھے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسیٰ نبی علیہ السلام ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے
وادی روحاء کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کے واقع ہی نماز پڑھتے تھے (اور
عرق الظبیہ روحاء سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہی اور مدینہ روحاء کو جاتے ہوئے بائین طرف پڑتا ہی) غرضکہ
ابوسفیان اس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہو کر مجدی سے
دریافت کرنے گیا کہ تو بعلم اپنے کسی کو جانتا ہی جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور بخدا کہ مکے مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جس کے
پاس سے ایک نش مال یا زیادہ اس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہی) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھ سے صلح نہ کریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہے گی یعنی ایسا کبھی نہ ہوگا تب مجدی نے کہا کہ بخدا مین نے کسی کو ایسا یہان نہین
دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون بلکہ یہان سے درمیان تری اور یثرب کے کوئی دشمن نہین ہی اور اگر یہان سے
یثرب تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھ سے کوئی مخفی نہ رہتا اور ایسا نہین ہی کہ مین تجھ سے اُس کو پوشیدہ رکھتا مگر وہان
مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد تھے اور اشارہ بجائے اونٹ بٹھانے بسبس و عدی
کے کیا کہ ان دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشک پانی سے بھر کر پیا تھا بعد ازان یہان
سے پھر گئے پس ابوسفیان مناخ پر یعنی جس جگہ ان دونون نے اونٹ بٹھلائے تھے آیا اور اُن دونون کے
اونٹون کی مینگنیان اُٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اُس مین سے خستہ خرما نکلا تو ابوسفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون
کا یہی چارہ ہی یہ لوگ محمدؐ و اصحاب محمدؐ کے جاسوس تھے مجھکو معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان سے

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر راستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتھ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلے جاتے تھے اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اُترتے تھے اور وہان کھانا کھلاتے تھے اور اونٹون کو نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنی چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجھکو رویاے عاتکہ یاد نہین ہی ہر آئینہ مین تو اُس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجھکو بھی یاد ہی اس حال مین ابوجہل ان کے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو انھون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل نے کہا کیسا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اُن کے مرد ہم پر نبی بنائے جاوین یہان تک کہ اُنکی عورتین ہم پر نبی بنائی جاتی ہین یعنی اب انکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ کرینگے جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئینہ ہمارے اُنکے صلۂ رحم اور قرابت قریبہ ہی پھر ان دونون یعنی عتبہ و شیبہ مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہی کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور ان سے قطع کروگے وحالانکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے دیکھتے ہو کہ عنقریب ہی اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمدؐ اور ان کے اصحاب تم سے مقابلہ کرینگے اور غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہ ہوگا آگاہ ہو بخدا کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو ایسے آدمی ہین جو خاص میرے گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب ان دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو مفت ہلاک کیا الخ. ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنی ابوجہل شامت زدہ اور قرابت محمدؐ سے اسکو وہ علاقہ نہین ہی جو ہم کو اُن سے تعلق ہی وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اُن کے ہمراہ ہی پس تو ہمارے ساتھ لوٹ چل اور اُسکی باتون کو چھوڑ یہ سن کے شیبہ نے کہا اے ابوالولید گھر سے بعد جل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے تو واللہ ہم پر گالیان ڈالینگی آخرش وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے الخ. ازان وہ سب شام کو بمقام جحفہ پہونچے تا آنکہ جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سویا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب دیکھا ہی اور مین اس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گھوڑے پر سوار آیا ہی اور اُسکے ساتھ ایک شتر بھی ہی اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران ربیعہ مارے گئے اور زمعۃ الاسود و اُمیہ بن خلف و ابوالبختری و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف قریش سے کہ اُنکے بھی نام لیے یہ سب قتل ہو گئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی سے چھوٹ بھاگا

جا

ذکر بچانے ابوسفیان کا اپنے کاروان کو

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اُس سوار کو دیکھا کہ اس نے اپنے اُس شتر کے جو اُس کے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اسکو لشکر مین چھوڑ دیا
پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جس مین کچھ خون اسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے کیا گیا
اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہی اولاد مطلب سے قریب
ہی کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول و مغلوب ہی ہم ہین یا محمدؐ اور اصحاب انکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ
تیرے خواب مین شیطان تجھ سے کھیلتا ہی قریب ہی کہ جو تو نے دیکھا ہی خلاف اُسکے کل تو دیکھ لے گا کہ اکابر اصحاب
محمدؐ قتل کیئے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین تیری
کیا رائے ہی کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور موافق قول عداس کے ہی واللہ ہمسے عداس نے
جھونٹھ نہین کہا ہی اور قسم ہی اپنی زندگانی کی اگر محمدؐ کاذب ہونگے تو ہر آئینہ عرب بہت ہین بجاے ہمارے
اُن کو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوے مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ انکے نزدیک بہترین
عرب ہون گے اس لیے کہ ہم اُن کے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہی یون ہی ہی ولیکن ایسا ہو سکتا ہی
کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جسوقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے کہ ابوجہل
آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اُنھون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو خیال
نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویاے جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا
واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اون سے قطع کرتے ہو اُنھون نے جواب دیا واللہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی قوم کو
بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنے کاروان کو وہان سے بچا کر نکال لیگیا
اور اُن کے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امری القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے آیا تھا
اور ساتھ تھا اس کو ابوسفیان نے طرف قریش کے جو مکے سے کمک لیے چلے جاتے تھے روانہ کیا تا
ان لوگون کو پھیر لیجاوے اور انسے کہدیوے کہ کاروان تمھارا بسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب
کے قابو مین یعنی اپنی جانون کو اُنکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمھاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے
حمایت و حراست اپنے عیر اور مال کے نکلے تھے سو حق تعالیٰ نے اُس کو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانیکا
انکار کرین تو چاہیئے کہ ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے انکار نہ کرین کہ گانیون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیئے
کہ جنگ مین گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور انکو فہمایش
کی مگر اُنھون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے البتہ گانیون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر ان کنیزون کو جحفہ سے
پھیر دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا اور ہدہ سات میل پر ہی عقبہ عسفان سے اور اثنا لیس[۲۹]

میل ہو مکے سے) پھر اُس نے ابوسفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اُسنے کہا واقوماہ یعنی افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہی کہ پھر جانا اسی کو ناگوار ہوگا پس ہر آئینہ اُس نے لوگون کی سرکشی اور خود سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت (یعنی ابوجہل ۱۲) و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو مکے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور **راوی** کہتے ہین کہ وہ گائنین جو لشکر ابوجہل کے ہمراہ آئی تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزّ کنیز اسود بن المطلب کی تھی ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جاینگے جب تک داخل بدر نہو نگے اور ان دنون بدر مین موسمہاے جاہلیت سے موسم یعنی مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک (میلہ ۱۲) عرب سنین یعنی ہمارے ارادے اور اُولوا العزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پئین اور گائنون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھ کر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرین گے اور ایسا ہوا کہ جب قریش مکے سے روانہ ہوئے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان حرب کے روانہ کیا تا اسکو ان کے کوچ و روانگی اور جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف راستہ ہوگیا ابوسفیان سے اس لیے کہ ابوسفیان دریا کی ترائی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین سے جحفہ مین آکر مل گیا اور وہان کلام ابوجہل کا سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُن کو یعنی ابوسفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاوینگے البتہ وہ کمزور دنا توان ہی آخر فرات نے ابوسفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہو لیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہو کر پیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آج کے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہہ فال حنظلیہ کی نحوست دنامبارک ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبدالملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور سے اُسنے اپنے باپ سے اُنھون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اُسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمھارے کاروان کو بچا لیا اور تمھارا مال باامن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمھارے سردار کو سلامت رکھا و حالانکہ تم اسی واسطے نکلے ہو کہ مخرمہ اور اسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اُسکو محفوظ رکھا اب سوائے اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہی تم مین سے اور وہ تمھارا خواہر زادہ ہی اگر وہ نبی ہی تو تم لوگ اُس کے سبب بڑے سعید دنیکو کار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اُسکے قتل کے لیے متونی ہونا تمھارے قافلے کا بہتر ہی اس سے کہ تم اپنے خواہر زادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہی کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تم کو کیا ضرورت ہی کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اسی شخص کے کہنے سے خروج کرتے ہو

ہے

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہی اور بہت جلد انکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اُسی کی
اطاعت کی اور اسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اُن مین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اسکو موتمن و معتمد جانتے تھے جب اُن
لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکر یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے چلتے
ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہی پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہیگا
اگر مر جاوے تو اسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلینگے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا
(پھر جب ان لوگون کو پھرتے ہوئے بمقام ابواء صبح ہوئی اسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے)
پس بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نہ تھا راوی لکھتا ہی کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہی کہ کم از سو تھے۔ اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی علیہ
الرحمہ نے بالواسطہ روایت کی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے بنو عدی
بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر
ہوا تو بنو عدی دریا کے کنارے مکے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان انکو مل گیا اُسنے کہا ای بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہی اُنھون نے کہا تو ہی نے تو قریش
سے کہلا بھیجا کہ مکے کو پھر جاؤ پس جس کو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جس کو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا
گیا چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا۔ اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو سفیان نے بنی
عدی سے بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ
جحفہ سے پھر گئے تھے مگر بنو عدی رستے سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم
تاریخ چودھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوئے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنی
بستی ترائی کی طرف سے آیا اُس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہی
اُسنے کہا مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہی تب اصحاب نے کہا آ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر
اُسنے کہا کیا تمھارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہی انھون نے کہا ہان اُسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ
ہی لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اُسنے کہا اگر تو صادق ہی تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہی اسوقت
سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہی تو وہ تجھسے حاملہ ہی چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اُس سے منھ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوئے اور شب چارشنبہ
نیمہ شہر رمضان کو روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنی نماز شب) واقدی علیہ الرحمہ

کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے اُنھون نے سعید بن المسیب سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اٹھایا تو عند القنوت کا فرون پر لعن کی کہ اَللّٰھُمَّ لا تفلتن اباجھل فرعون ھذہ الامۃ اللھم لا تفلتن زمعۃ بن الاسود اللھم واسخن عین ابی زمعۃ بزمعۃ اللھم واعم بصرۃ ابی زمعۃ اللھم لا تفلتن سھیل اللھم انج سلمۃ بن ھشام وعیاش بن ابی ربیعۃ والمستضعفین من المؤمنین یعنی ای میرے پروردگار تو ابوجہل کو نہ چھوڑ کہ وہ فرعون اس امت کا ہے ای پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نہ چھوڑ ای پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو زمعہ کے مارے جانے سے ای پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر ای پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو اور ای پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنی بے عقلون کو اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیئے اُس دن تو دعا نہ کی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا ولیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جا دے مگر قید کیا گیا اس وقت حضرت علیہ السلام نے اس کے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب **راوی** نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاسیج ہے یعنی یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہے اور **راوی** کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جبوقت آنحضرت صلعم نے بدر کی طرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جاملے اور خبیب اسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین سراپا مقنع یعنی چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اسکو زیر خود سے یعنی خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوئے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقۂ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اُس سے اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اُسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے ہو ان دونون نے کہا تم ہمارے خواہر زادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کیساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ چلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفاکش اور دشمن کش ہون پس مین آپ کیساتھ ہو کر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاؤنگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور رہا تو عرض کی اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بے شبہہ رسول اللہ ہو یہ سنکے
حضرت علیہ السلام مسرور ہوئے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اس نے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری
ومردانگی کی اور قیس بن المحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آنحضرت علیہ السلام نے
بدر سے مراجعت فرمائی اُس وقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہوکر شہید ہوا اور **راوی** کہتے ہین کہ
جب آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوئے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو بھی
سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نہ کیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا دی
کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہی تم بھی افطار کرو۔

ذکر آمد لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با صحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ رواۃ کثیرہ کے **روایت** کی ہی کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوئے اور
قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ اُٹھکے
انھون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ سب معزز ہین چنانچہ جب سے انکی عزت اور
ان کو غلبہ ہی کبھی ذلیل ومغلوب نہین ہوئے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے اور واللہ
اُن کے معزز لوگ کبھی اسلام نہ لاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی اپنے سامان مین مستعد ہوجیے
اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال امر خدا کے
تشریف لیچلیے ہم بھی آپ کے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے نبی سے کہی تھین
اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا امر بی یعنی ہارون جاوے پھر تم
دونون ملکر مقاتلہ کرو اور ہم بھی تمھارے ساتھ مقاتلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا اگر
آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپ کے ہم چلے جاوین (اور برک الغماد نام مقام ہی عقب مکہ پر پانچ
منزل ہی اور وہ درمیان ساحل یعنی اُس ترائی مین ہی جو دریا سے ملی ہی اور یہ مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہی)
یہ کلام مقداد کا سُن کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو خیر پر ہی اور اُن کے لیئے دعاے خیر فرمائی کہ
جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے مشورہ دو اور اُس گروہ سے مراد انصار تھے اور
حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار سواے درمیان مدینے کے بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نہ جاوینگے

اس لیئے کہ اُنھون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس نہج سے یا جنسے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست
وحمایت کرتے ہین اُسی طرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ اہل مدینہ سے
لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اس لیے حضرت نے اُن کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجھکو مشورہ دو اُسوقت
سعد بن معاذ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مین انصار کی جانب سے جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا
کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہی فرمایا سچ ہی تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے
خروج کرین کہ شاید اُس مین وحی آپ کو نہ آئے یعنی اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ
آپ کے حاضر ہین اس واسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہم نے آپ کی تصدیق کی اور
ہم نے گواہی دی ہی اس بات کی جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہی اور ہم نے آپ کو قول و قرار دیا ہی
اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہی یعنے فرمان آپ کا بگوش جان سُنینگے اور بسر وچشم بجا لا وینگے پس آپ چلیے
جہان آپ کا ارادہ ہو قسم ہی اُس خدا کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنی دریا سے
سمندر اور آپ اُس مین در آوین تو ہم بھی اس مین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا
پس آپ جس سے چاہیے مواصلت (اتفاق وآشنائی ۱۲) کیجئے اور جس سے چاہیے مباینت (قطع وجدائی ۱۲) کیجئے یعنی جس کو چاہیے نزدیک کیجئے جس کو
چاہیے دور کیجئے اور ہمارے مال سے جسقدر اور جو چاہیے لیجئے اور جو کچھ آپ لیوین گے وہ ہمارے نزدیک
اُس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوین گے قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضے مین میری جان ہی مین اُس راستے پر
کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اُس جنگ کا معلوم ہی اور ہم کو اس کا خوف بھی نہین ہی اگر کل کے روز
دشمن ہم سے مقابلہ کرین گے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم
ہین کیا بعید ہی کہ حق تعالیٰ ہم سے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈھی
ہون اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمیر بن قتادہ
سے اُنھون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے
لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کے چاہنے والے اُن سے زیادہ نہونگے اور آپ کی اطاعت کرنیوالے اُنسے
زیادہ نہونگے یعنی وہ لوگ ہم سے زیادہ آپ کے محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اُن کو بڑی رغبت ہی اور نیت اُنکی
خالص ہی (یعنی جہاد اُنکی بطمع غنیمت نہین ہی) پس اگر اُنکو گمان اس بات ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرین گے تو وہ
آپ سے پیچھے نہ رہجاتے ولیکن انکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہی سو اب ہم آپ کے لیے ایک
شامیانہ یہان ایستادہ کردیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنی اسپ ناقہ بھی اسی جگہ تیار ومہیا کردیتے ہین بعد ازان
ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہمکو دشمنون پر غالب فیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دگرگون ہوا تو آپ اِن سواریون پر فوراً سوار ہوکر ان لوگون سے
جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنی وہ آپ کی اطاعت واعانت مین ہمسے زیادہ جہد وکوشش کرینگے) حضرت
نے یہ کلام سعد سن کے فرمایا جزاک اللہ خیرًا اور فرمایا ای سعد حق تعالیٰ چاہے گا تو بہتری کریگا (یعنی جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت
اُس کی نہ ہوگی) راوی کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا
کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئینہ حق تعالےٰ نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے
وعدہ کیا ہی (یعنی یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتلگاہ قوم کو
دیکھتا ہون اور سور نے کہا حضرتؐ نے ہمکو اُس روز اُنکی قتل گاہون کو دکھلا دیا کہ وہ مقتل فلان کا ہی اور
یہ قتل گاہ فلان کی ہی اور سوا اِسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتا دیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ
بالضرور قتال ہوگی اور عیر یعنی کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا وحسب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب کو امید فتح حاصل تھی اور واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسمٰعیل بن عبد اللہ بن عطیہ
بن عبد اللہ بن قیس نے اپنے باپ سے سنکر کہ اُسی روز سے یعنی جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسولخدا صلعم نے حکم
تیاری نشانہاے لشکر اسلام کا کیا اور وہ تین علم تھے اور ہتھیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے
سے چلے تھے تو کوئی علم منعقد یعنی تیار نہ تھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنی درہ کوہ سے
چلے اور درمیان خیرتین کے پہونچے اور مابین دونون موضع خیرہ کے نماز پڑھی وبعد ازان داہنی طرف روانہ ہوئے
پھر بائین طرف وادی کا راستہ لیا جب عنیف المعترضہ پر پہونچے تو دہان سے ثنیۃ المعترضہ مین داخل ہوئے
یہانتک کہ مقام تیا پر پہونچے اور دہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور
قتادہ بن النعمان الظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب المازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ
جب سفیان الضمری مقام تیا پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہی تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو تم کون ہو حضرت نے
فرمایا تو ہمکو بتا تو ہم تجکو بتا دین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہی یعنی کیا یہی شرط ہی کہ مین بتاؤن تو تم
بتاؤگے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہم سے بیان کر ضمری نے کہا مجھے
خبر معلوم ہوئی ہی کہ وہ لوگ فلان روز فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوئے پس جس نے مجھے خبر دی ہی اگر وہ
سچا ہی تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا کہ ہم سے خبر محمدؐ اور اُن
کے اصحاب کی بیان کر اُس نے کہا مین نے خبر پائی ہی کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر مخبر سچا
ہی تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہم اہل حیثیہ سار سے آتے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ

عراق سمجھا بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے
کوئی یعنی فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نہ تھا اس سبب سے کہ
انکے درمیان مین بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آنحضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی
بعد ازان سیر مین جاکر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر خبیرتین مین نماز پڑھی
بعد ازان وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام
ہے فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت خبیرتین کے قریب سے ہوکر گئے
اور روانہ ہوئے یہان تک کہ مقام خیرف کو طے کیا اور اُس کو بائین طرف چھوڑتے ہوے معترضہ مین پہونچے وہان پر
بسبس و عدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے تو دونون
نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آنحضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا شب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترھوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ جانب ظریب
کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اُس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہے اور ظریب
اور ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ اُن لوگون نے اُس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم
نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے ملاقات
کی تو اکثر اُن مین سے بھاگ گئے اور اُن بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے اُسی نے
قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا ای آل غالب یہ ابن کبشہ یعنے محمد صلعم اور
اُن کے اصحاب آگئے ہین اور تمھارے سقون کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سُن کر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہل چل پڑ گئی حسکیم بن
خزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا بریان کر رہے تھے ناگاہ ہم نے یہ خبر سنی تو کھانا ہم
سے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
ای ابو خالد مین کسی کو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہوا جیسا مین اپنے آنے مین پشیمان ہون
وہ آئینہ کاروان ہمارا تو بچ گیا اور ہم اس قوم کیطرف انکے ملک مین انکین پر سرکشی کرتے ہوے آئے
ہین پھر اُسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت
و پیروی کرتا ہے وہ بے عقل ہے ای ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہمپر شب خون مارینگے
مین نے کہا البتہ مین بھی اس سے امین نہین ہون اُسنے کہا ای ابو خالد پھر تیری کیا راے ہے مین نے کہا ہم
لوگ تمام شب حراست و بیداری کرین اس مین تمھاری جو راے ہو عتبہ نے کہا یہ راے بہت خوب ہے حکیم نے

کہا بس ہمنے رات بھر تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہی کہ وہ قتال کرنا محمدؐ اور اُن کے
اصحاب سے بد جانتا ہی نہایت تعجب کی بات ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہی کہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب تمھارے لشکر
سے مقابلہ کرینگے بخدا کہ مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر
ابوجہل ایک طرف ہوگیا اور اُسوقت ترشح بارش کی ہورہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور منحوس ہی
اور عقل اسکی زائل ہی درحالانکہ اصحاب محمدؐ نے تمھارے سقے تک گرفتار کرلیئے ہین غرض اس شب کو جو کہ یسار
غلام عبید بن سعید بن العاص اور اسلم غلام منبتہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوئے تھے یہ
سب پیش نبی صلعم حاضر کیے گئے اور حضرت اُسوقت مصروف بہ نماز تھے چنانچہ اُن غلامون نے کہا ہم سقے
ہین قریش کے اُنھون نے ہمکو پانی لانے کے لیئے بھیجا تھا اور یہ بیان اُنکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ
وہ سچ سچ ظاہر کرین کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اُنکو مارنے
لگے پھر جب اُن غلامونکو اندازمار کی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے
تھے اور وہ کاروان اُن ٹیلون کے تلے ہی آخر جب اُن غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے
زد و کوب سے ہاتھ روک لیا اُس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اُن غلامون نے
تم سے سچ کہا تو تم انکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام
ہم سے بیان کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنے کاروان کے
بچانے کو آئے ہین کہ اُسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اُن سقون
کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا قریش کہان ہین اُنھون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے
ہین فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اُنھون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اُنھون نے کہا ہم شمار
انکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اُنھون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین ایک روز نو
اونٹ تب آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نوسو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ مکے
سے کون کون چلا ہی اُنھون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اُنمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سُن کے آنحضرت
صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا ھٰذِہٖ مَکَّۃُ اَلْقَتْ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا یعنی مکے نے کلیجے کے ٹکڑونکو سامنے
ڈال دیا ہی اس سے کنایہ یہ ہی کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان پھر حضرت نے اُن غلامون
سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہی وہ بولے ہان ابی بن شریق بنی زہرہ کو پھیر لے گیا ہی
حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق انکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہی کہ مین اُس کو دشمن خدا
اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اُن غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا سے

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہی وہ بولے ہان بنوعدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اپنے
اصحاب سے فرمایا کہ درباۂ منزل ومقام یہان کے تمھارا کیا مشورہ ہو اس وقت خباب بن المنذر نے عرض کی
یارسول اللہ آپ فرمائیے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہو کہ خدا نے آپ کو یہان اترنے کا حکم کیا ہو تو ہمکو سزاوار نہین
ہو کہ ہم یہان سے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ رائے سے ہو تو جنگ خدع وکید ہو یعنی لڑائی مین چال
کرنا اور دھوکا دینا ہو اس صورت مین یہ مقام اترنے کا نہین ہو بلکہ آپ ہم سب کو قریب چشمۂ قوم کے لیچلیے
کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوئن سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہو مین اُس کو پہچانتا ہون کہ اس کا پانی
بہت شیرین ہو اور اسمین بہت پانی ہو کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک حوض بناکر بھر لینگے اور اُس مین شربی
اور کٹورے چھوڑ دین گے پھر اُس مین سے پانی پئین گے اور لڑین گے اور اس کنوین کے سواے
اور جو کنوین ہین انھین بند کر دینگے اور **واقدیؒ** نے بواسطۂ راویون کے بیان کیا کہ اُس وقت یعنے
وقت مکالمہ خباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے اور کہا راے وہی ہو
جس کا مشورہ خباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای خباب تیرا مشورہ موافق راے کے
ہو پس حضرتؐ نے وہان سے کوچ کیا اور جو کچھ خباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور **واقدیؒ** نے
بواسطۂ عبید بن یحیےٰ وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اس مقام سے کوچ کیا
تو حق تعالی نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو چلنا بہت
آسان ہوا اور قریش کی طرف تمام کیچڑ ہوگئی کہ انکو چلنا دشوار ہوگیا اور درمیان فریقین کے ٹیلہ ریگ کا حائل
تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اُس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ سب خوب سوئے
اور بارش نے اُن کو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اُس شب کو ہمپر ایسی نیند غالب ہوئی
کہ مین ہر چند اپنے تئین سخت ومضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اٹھنے کی نرکھتا تھا اور یہی
حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے
اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی
یہان تک کہ مین گر پڑتا اور اسی طرح رفاعہ رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجکو
احتلام ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون
کے اس طرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ
دونون گرد لشکر مشرکین سے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوئے اور بیان کیا یارسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اُنکے گھوڑے بولتے ہین تو اُنکے منھ پر مارتے ہین کہ اُنکے بولنے پر تا خت مسلمین سے

اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اُس کے آسمان آپر شدت کی بارش برسا رہا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو منبہ بن الحجاج کروہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سُمیّہ اور ابن ام عبد اللہ کے ہین مجھے معلوم ہوا کہ محمدؐ ہمارے یہان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہی شعر لم یترك الجوع لنا مبیتا ۔ لا بدان نموت او نمیتا ۔ یعنی گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہی کہ ہم مرجاوین یا مارین یعنے سوائے جنگ کے چارہ نہین ہی ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول منبہ بن الحجاج یعنی لم یترك الجوع لنا الخ محمدؐ بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اُسنے کہا قسم ہی زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اُس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان و کلیجی اور سینہ سے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اُسوقت مین نے منبہ سے سُنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہی اور مین نے اُس سے یہ کہتے ہوئے سُنا لم یترك الخوف لنا مبیتا ۔ لا بدان نموت او نمیتا یعنی ہمکو خوف نے نہ چھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہی کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمدؐ اور اُن کے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقابلہ کرو کیونکہ اگر ہم اُن کو یہان سے مکے مین بچا لے جاوین گے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہون گے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے

ذکر نزول لشکر اسلام قریب بچاہ بدر و ترتیب صفوف و آمد لشکر قریش

اور کہا واقدی علیہ الرحمۃ نے مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے انھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سائبان شاخہائے خرما سے تیار کیا گیا اور اُسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچکر کھڑے ہوئے اور اندر اُس عریشہ کے جناب رسالتمآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ یحیےٰ بن عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسولخدا صلعم اور اصحاب ترتیب صف کرتے تھے پس اُسوقت قریش آپہونچے کہ رسولخدا صلعم صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اُسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اُسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اُس سے سیراب ہون اور رسولخدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ مصعب اُس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جسجگہ رسولخدا صلعم نے برپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بتایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسولخدا صلعم کھڑے ہوئے

بلاخط صفوف کر رہے تھے پس حضرت نے رخ صفون کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ مین تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ مین اُترے تھے (عدوہ وادی کے دونون طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہین چنانچہ حضرت جس طرف اُترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدھر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اُسوقت اصحاب سے ایک ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر نزول آپ کا اس مقام پر بموجب وحی الٰہی کے ہی تو آپ اس کو بجا لائیے والا میری رائے یہ ہی کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ مین دیکھتا ہون ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہی مجھے معلوم ہوتا ہی کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اتنو مین اپنی صفون کو مرتب کر چکا ہون اور علم لشکر قائم کر چکا ہون اب مین اسکو نہ بدلونگا بعد ازان حضرت نے اپنے پروردگار سے دعائے نصرت کی اُسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لاسئے اِذ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنی جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اسنے تمھاری فریاد سُن لی کہ ضرور مین تمھاری مدد کرونگا ہزار فرشتون پیہم آنے والون سے راوی لکھا مراد مردفین سے بعد بعض کے بعض ہی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی اُنھون نے کہا کہ اُس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوبدستی اُسکے پیٹ مین لگا کر اُسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا ای اسود حلقت سے ملجا اسود نے کہا آپ نے میرے پیٹ مین مارا قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض و قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اُسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اُسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اسنے کہا آپ دیکھتے ہین کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملون اور آپ سے معانقہ کرون اور راوی کہتے ہین کان رسول اللہ صلعم یستوی الصفوف وکانما یقوم بہا القداح یعنی اُس روز رسول خدا صلعم نے صفون کو چوبدستی سے برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے ٹکڑے تھے جیسے تیر کے گرڈے تھے یا یہ کہ صفون کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اُس سے تیر راست کرین اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی ازد سے روایت کی اُسنے کہا مین نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے مین فرماتے تھے ہینا انا امیح فی قلیب ببدر (امیح بمعنی استقی یعنے پانی بھرتا تھا و متح بمعنے ڈول نکالنا) یعنے ہنگام درپیش جنگ بدر کے مین چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ مین نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی کبھی سوائے پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازان ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ رسول خدا صلعم حاضر ہوے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک داہنے رسولخدا صلعم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے نازل تھے اور صرصر ثالثہ اسرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسولخدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا تو وہ میری سواری مین اُڑ گیا اور جب وہ دفعۃً چل نکلا تو مین اُسکی گردن پر آپڑا اسوقت مین نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو اُسنے مجھے گرنے سے روک لیا تا آنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا یعنی بکریان چرانے والا تھا پھر جب مین سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہانتک کہ میرا ہاتھ یہانتک یعنی تا بغل خون مین غرق ہو گیا **راوی** کہتے ہین کہ اُس روز میمنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران مشرکین کا زمعۃ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہی کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اُن کے لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعۃ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے دوسرے طریق سے روایت کی ہی کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرۂ لشکر مشرکین کا تھا کہ ہمنے اُنمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد قدامہ نے عمر بن حسین سے اُنھون نے کہا کہ روز بدر علم لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لوا جماعت خزرج خباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اُس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اُنکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے اور اس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اُس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حقتعالی نے آمادہ کیا ہے اور مین تم کو منع کرتا ہون اُس بات سے جس سے تم کو خدا نے منع کیا ہی دہر آئینہ شان خدا ے عزوجل بہت عظیم ہی وہ تم کو حکم بحق کرتا ہی اور تم سے راست بازی چاہتا ہی اور اہل خیر کو جزاے خیر علی قدر مراتب اُن کے اپنے پاس سے عطا کرتا ہی اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اُسی ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اُس مین وہ باہم یکدیگر تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا مگر اُس شخص سے جو اُس کو خالصاً لوجہ اللہ یعنی واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور بہر آئینہ مقامات خوف

خطر مین صبر وہ شی ہی کہ اسی کے سبب خدا دفع رنج کرتا ہی اور بسبب اُسی کے غمون دنیا سے نجات دیتا ہی اور اسی سے
تم نجات آخرت حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہی کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہی کہ ڈراتا ہی تمکو غضب خدا
سے اور حکم کرتا ہی تم کو رضاے خدا کا پس لازم ہی کہ تم شرم و حیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حق تعالیٰ تمہارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تم پر غضب نازل کرے یعنی تم شرم و لحاظ رکھو اُس کام سے جسکے سبب
تم پر غضب نازل نہو چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی غضب خدا بہت
بڑا ہی تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر ای قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالیٰ تم کو جس کام کا حکم کرتا ہی اپنی
کتاب مین اور جو نشان دکھلاتا ہی تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہی تم کو بعد ذلت کے پس چاہیے کہ اُس
سے متمسک رہو یعنی اُس کو مضبوط تھامے رہو تو اس کے سبب پروردگار تمھارا تم سے راضی رہیگا اور ان مقامون
مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق اُسکی رحمت و مغفرت
کے ہو جس کا تم سے خدا نے وعدہ فرمایا ہی و ہر آئینہ وعدہ خدا برحق ہی اور قول اُس کا واقع ہی اور عذاب اُس کا
سخت ہی اور سواے اس کے نہین ہی کہ ہم تم سب سامنے خداے حی القیوم کے حاضر ہین اور اُس کی طرف
ہماری پشت پناہ ہی اور ساتھ اُسی کے اعتصام ہی یعنی ہم اُسی کے دست بدامان ہین اور اُسی پر ہم توکل رکھتے
ہین اور اُسی کی طرف پھر ہماری بازگشت ہی پس خداے تعالیٰ ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اُنھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوئے دیکھا پہلے جو شخص نظر آیا وہ
زمعہ بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا کہ پیچھے اس کے اُس کا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوے
دینے لگا اور اس سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فر و شکوہ کی نمود کرے اُس وقت رسول خدا صلعم نے
یہ دعا کی کہ ای میرے پروردگار تو نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھ سے
وعدہ کیا ہی ایک گروہ کا دونون گروہون مین سے یعنی غنیمت غیر یا فتح یا بانا لشکر مشرکین پر حالانکہ وعدہ تیرا خلاف
نہین ہوتا ہی ای میرے پروردگار یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوئے مجھ سے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین
تیرے رسول کی ای میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہی اور ای میرے پروردگار
تو اُن کو کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اُسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سُرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہی تو صاحب شتر سُرخ مین ہی اگر قوم مشرکین اسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے
اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب گذر لشکر قریش کا
طرف ایما بن رحضہ کے ہوا تو اُس نے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنی کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جانب

قریش کے روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا اگر تم کو حاجت ہو تو مین تمھاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ
ہم لوگ تمھاری کمک کے واسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ
تو نے صلۂ رحم کیا یعنی قرابت کو قائم کیا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہے تو ہم کو ایسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنی ہم اُن کو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمدؐ کے
خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف بن ایما
بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو اصلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی بات
محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری
طرف گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اُن کے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا
اور میرے پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالۂ قریش کیا انھون نے اونٹون کو ذبح کر کے قبیلون مین
تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اُس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ اُس
سے پوچھا اے ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجھکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنے مین مجبور تھا
تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کون سا امر تجھکو مانع ہے کہ تو لوگونکو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے
خون کا تحمل کر یعنی تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اُنکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس
سے دے اور بدلہ اُس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیے گئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر
تقسیم کر دے بخدا کہ اُن لوگون کو محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے سواے اس بات کے اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور اے
ابو الولید واللہ یہ لڑائی تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور
واقدی نے بواسطہ ابن ابی الزناد کے ابی الزناد سے **روایت** کی اُس نے کہا ہمنے کسی کو ایسا نہین سُنا کہ سواے
عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار قوم بنا ہو یعنی عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار
قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی
انھون نے کہا جب قوم بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو پاس قریش کے بھیجا یعنی براے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے انسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو
پھر جاؤ اس لیئے کہ مرتکب ہونا اس امر کا یعنی جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم
لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسیطرح جنگ کرنا ہمارا تمھارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے سنکے
حکیم بن حزام نے کہا اس شخص نے انصاف کی بات پیش کیا ہے چاہیے کہ اسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس بات کے پھر اسپر نصرت
و ظفر نہ پاؤ گے یعنی پھر ایسا موقع اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واللہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو انپر قابو

دسترس دیا تو اب ہم ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد معاینہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور
راوی کہتے ہین کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اُن لوگون
مین حکیم بن خرام بھی تھا تب مسلمین نے قصد انکے تخلیہ یعنی ارادہ اُنکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑدو انکو
یعنی اُن سے مزاحم و معترض نہو آخر وہ لوگ اُس چشمہ پر آئے اور اُس مین پانی پیا اور جس جس نے اُسمین سے پانی پیا وہ
مارا گیا سواے حکیم بن خرام کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اُنھون نے کہا حکیم بن خرام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسلئے کہ ارادہ باریتعالی
مین اُس کے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اُس وقت جب رسولخدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوئے تھے اور وہ لوگ بقصد آنحضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت
نے سورۂ یس پڑھ کر مشت خاک اُن کے سرون پر پھینکی پس اُن مین سواے حکیم بن خرام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے
روز بدر جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوئے پس جو جو اُس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سواے حکیم کے اور جب
قوم مشرکین کو اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اُنھون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا
اندازہ و شمار لشکر اسلام کا کرے چنانچہ اُسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی آیا اور بلندی پر چڑھا
اس لیے کہ شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان و جاے بلند دیدبانی یا کمین گاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور
یہ بیان کیا کہ مسلمانون کے یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور انکے
ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے ہین بعد ازان اُس نے کہا ای گروہ قریش تختیان اُنکے موت کی اُٹھانے والیان
ہین اور شتران یثرب موت آنے والے کے اُٹھانیوالے ہین یعنی اُنکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہے کہ
اپنی تلوارون کے سواے کوئی جاے امان و پناہ نہین رکھتے کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور
زبانین مانند زبان مار کے لبون پر پھرتی ہین گویا ذوق شہادت مین ہونٹھ چاٹتے ہین و اللہ مین ایسا نہین دیکھتا
کہ کوئی ان مین مارا جاوے جب تک وہ کسی کو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے
قتل کر لیوینگے یعنی جتنے وہ ہین اُتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بجز نہین ہے پس چاہیے
کہ اس بارہ مین تم باہم مشورہ کرو اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے
اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ جس وقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اُن لوگون نے
ابو اسامۃ الجشمی کو براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تو نے کیا دیکھا
اُس نے کہا وہان نہ مین نے جز رد دیکھا نہ مد نہ حلقہ نہ کراع یعنی نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت جمعیت نہ
گھوڑے ہین ولیکن واللہ مین نے اُس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اُس قوم کو کہ وہ سب طالب موت تھے یعنی مرنے پر طیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سواے اور کوئی جاے
امن و امان نہین جانتے ہین و بعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اُنکی کوئی کمینگاہ ہو یا اُنکے دیدبان ہون
کہ جاے دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اُترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان
نہ کمین ہی نہ دیدبان ہی اب جو تمھاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمر و
بن رومان سے پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان
گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اُنکا سردار ہی اور ان مین تو مطاع ہی کہ وہ
سب تیرا کہنا مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تو نے روز
عکاظ کیا تھا (عکاظ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اُس روز عتبہ سردار
مردم تھا) پس عتبہ نے کہا اے ابو خالد وہ کون سا امر ہی حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خونبہا
جو نخلہ مین مارے گئے اور بدلہ اُس مال کا جو محمدؐ کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لے گئے ہین تو اپنے ذمے
کر لے اور اپنے پاس سے دے کیونکہ قریش سواے اس خونبہا اور عوض اُس لوٹ کے اور کچھ محمدؐ سے
دعوی و طلب نہین رکھتے ہین تب عتبہ نے کہا مین نے اُس بات کو قبول کیا اور تجکو اُس بات کا گواہ کرتا ہون
بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا اے قوم میرا کہنا مانو محمدؐ اور اصحاب
محمدؐ سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر باندھو یعنی خونبہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمے رکھو اور لوٹ
جانے کی نامردی و بدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اُن لوگون مین بعضے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہی
اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ ضرور کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ خونریزی جاری
رہیگی اور تم اُن لوگون کے قتل پر قادر نہوسکے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اُسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے و علاوہ
مین امین نہین ہون اس بات سے کہ تمکو شکست و ہزیمت ہو اور تمکو اُنسے دعوی و طلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم
عوض خون کا چاہتے ہو اور بدلہ اُس کاروان کا جسکو اُنھون نے تاراج کیا ہی یعنی نخلہ مین اور مین ذمہ اُسکی مکافات کا
کرتا ہون وہ سب مجھپر ہی اے قوم اگر محمدؐ کاذب ہین تو ذوبان عرب اُنکو کافی ہونگے (ذوبان یعنی صعالیک عرب
یعنی عوام و غارتگران) اور اگر وہ پادشاہ ہی تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور
اگر وہ نبی ہی تو تم اُس کے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رو نکرو اور میری راے کو
بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاوینگے
تو وہ سردار قوم کا ہو جاویگا اس لیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہی اور وجاہت و بہ داری

سب سے بہتر ہی بس عتبہ نے کہا اے قوم مین تم کو قسم دیتا ہون خدا کی در بارۂ اُن لوگون کے جنکے چہرے شمع کے
مانند روشن ہین تو اُن کو تم مقابل کرتے ہو اُن کے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنی اُن شمع رخون کو
کیون سامنے انکی شکلون کے کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہو کر کہنے
لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اس لیے دیتا ہی کہ اُسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہی اور محمد اُسکا ابن عم ہی وہ نہین
چاہتا کہ اُسکا بیٹا اور اُس کے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہو کر بولا کہ واللہ تیرا جادو تر ہو گیا اور جب
دونون حلقے رکاب کے مل گئے یعنی دونون لشکر مقابل ہو گئے تو نامرد ہو گیا اور اب تو ہمارے درمیان سے باز رہا
جاتا ہی اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہی ایسا نہین ہو سکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان ہمارے اور محمدؐ
کے کچھ حکم فیصل کرے یہ سُن کے عتبہ غضبناک و خشمگین ہو کر بولا اے مصفر استہٗ یعنی اے گوز مارنے والے عنقریب
تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد ہی اور کون بڑا اصلح ہی اور قریب ہی کہ قریش نامرد اور مفسد قوم
کو پہچان لینگے اور یہ میری راے تھی کہ مین نے امر کیا اور تو ام عمرو کو لا دلدی کی خوش خبری دے بعد ازان
ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنی عتبہ چاہتا ہی کہ لوگون کو
پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہی کہ سامنے اور عنقریب ہی اور یہ عتبہ لوگون مین
تفرقہ ڈالتا ہی اور اس نے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنی اُسکے خونبہا کا تحمل خود کیا ہی
اور اُس کو گمان ہی کہ تو اپنے بھائی کا خون لیکر راضی ہو جائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت لیگا
اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہو چکا ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور لوگون کے سامنے اپنی شرم
اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اُسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اُسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اُنکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد ہو گئی
یعنی بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جبتک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسی کو قتل نہ کرلون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور
مسلمین مین در آیا کہ اُن کی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان
سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہو گئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے
بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کردیا اور درمیان
اُنکے پہلے جو باعث جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا بس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مقابلے پر آیا تو اول جو اُس سے
لشکر اسلام سے گیا وہ مہجع مولی عمرؓ کے تھے چنانچہ عامر نے اُن کو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن الالعرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے یکون مین کسی سے نہین سنا کہ وہ سوا ے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنی انصار مین سے جو اول قتیل ہی اُسکا قاتل سوا ے حبان کے دوسرا نہ تھا **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعد خلافت اپنے اپنی مجلس مین عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ ای عمیر تو ہی ہی کہ روز بدر اندازہ دشمار ہم لوگون کا مشرکین کی جانب سے کرتا تھا کہ بالا ے وادی چڑھتا تھا اور اُس کی نشیب مین اُترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا کہ وہ گرد بگرد پھیر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہی اور نہ دیدبان ہین اُس نے کہا ہان واللہ یہ سچ ہی یا امیر المومنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اس لیے کہ واللہ مین وہی ہون جو اُس روز اُن لوگون مین سے باعث جنگ ہوا و لیکن حق تعالی نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی اور جو کچھ مجھ مین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہی اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کا احوال مسلمین سے یہ سن کے حضرت عمرؓ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور یہ کہا کہ سوا ے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہی یعنی میری را ے سے پس تو اس کے پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ ہر آئینہ عتبہ اپنے حلیف کا خونبہا خود اپنے ذمے لیتا ہی اور اُس کاروان کا بھی ضامن ہوتا ہی جو غارت مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہی کہ مین ابو جہل کے پاس گیا تو اُسوقت اُس کے سامنے اُس کی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اُس مین وہ خوشبوئین ملتا تھا مین نے اُس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سوا ے تیرے کوئی اور نہین ملا جو وہ اُسکو میرے پاس بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اُس کے سوا ے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا لیکن مین آیا ہون واسطے صلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہی پس ابو جہل یہ سن کے دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہی کہ وہ سردار قوم ہی مین نے کہا مین ہی اُسکو رئیس قوم کہتا ہون یا کہ سارے قریش اُس کو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے پیش قوم برہنہ ہو کر فریاد کرے اور خود کہنے لگا ای قوم عتبہ بھوکا ہی اُسکو ستو پلاؤ یعنی شدت گرسنگی مین وہ ایسی ایسی باتین کہتا ہی یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے عتبہ بھوکا ہی اُس کو ستو پلاؤ پس یہ باتین جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابو جہل خوش ہوتا تھا یعنی اُس کی تفضیح اور توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم کہتا ہی تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اُس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابو جہل سے کہا تھا تو مین نے اُس کو ابو جہل سے بہتر پایا کہ اُس نے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہی اور جس بات کا عتبہ طالب ہی

اما

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اُسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اس لئے کہ وہ
تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمائش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اُن لوگون نے باز رہنے سے
انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اُسنے اپنے ناقے سے اُتر کے اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اُسکے لیے ایک
خود باندازہ سر اُسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نہ ملا جو اُسکے سر پر درست آوے اس لیے کہ وہ بزرگ سر
تھا جب ایسا خود نہ ملا تو اُسنے سر پر پیچہ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے آگے
چلا ناگاہ ابوجہل مادہ اسپ پر سوار صف مین نظر آتا تھا پھر جس وقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون
نے کہا واللہ یہ تو ابوجہل کو قتل کریگا مگر اُسنے گھوڑی ابوجہل کی کوچون پر تلوار ماری کہ وہ گھوڑی تڑپ کر گر پڑی
مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابوجہل سے کہا پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن
نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابوجہل اُترا اور عتبہ نے کہا عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے
کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارز طلبی کی اور یہان رسول خدا صلعم اپنے عریشہ مین تھے
اور اصحابؓ اپنی صفون مین قائم تھے پس اُس وقت حضرت بباعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے اور
حکم کیا تھا کہ جب تک مین تم کو اذن جہاد نہ دون تم لوگ قتال نہ کیجیو اور اگر مشرکین تمھارے قریب آوین تو
اُن کو تیر مار کر دفع کیجیو مگر تلوار نہ کھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جس وقت مشرکین مقابل ہوئے اور
عتبہ طالب مبارز ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آگئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین
اور جگایا رسول خدا صلعم کو اور اُس وقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی
خواب مین قلیل دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اُنکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوئے اور
اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے ہوئے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اُسکے دعاے فتح کرتے تھے اور یہ کہتے
تھے کہ اے پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہوجاوینگے تو شرک غالب ہوجائیگا اور دین تیرا قائم نرہے گا اور
ابوبکر رضی اللہ عنہ اسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالی آپکو فتح دیگا ضرور آپ کا منھ روشن کریگا اور
اس وقت ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحالانکہ رسول خدا صلعم امر الٰہی کو بہتر
جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اُنکو مشورہ دیا جائے یعنی وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ مشورہ
ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالی بزرگتر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اُسکو وعدہ یاد دلائین حضرتؐ نے جواب دیا
اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالی سے اُسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ نہین ہے غرضکہ
عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اُس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابوالولید جلدی نہ کر ٹھہر جا کہ تو جس
امر سے اوردن کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحابؐ

نبی صلعم کو دیکھا کہ روز بدر وہ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راج یعنی ملے ہوئے تھے پھر مین نے اُن کو دیکھا کہ وہ تلوار نہین نکالتے تھے بلکہ اُن کے ہاتھو مین کمانین کھنچی ہوئی بعضے بعضے پر تیر چلا رہے تھے اور اپنی صفون مین قریب قریب اس طرح ملے ہوے تھے کہ درمیان ان صفون کے کچھ شگاف نہ تھا اور دوسرون نے اُسدم تلوار میان سے لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجھکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اُسنے کہا ہم لوگونکو رسولخدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ ہم تلوار نہ کھینچین جبتک کہ مشرکین ہم پر نہ آپڑین اور ہم کو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے عہد کیا ہی کہ مین جا کر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اُسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اُسکے مارا جاؤنگا یعنی یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اُسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کر کے حوض سے قریب آیا تب اُسکے روکنے کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اُسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ایک پانون کٹ گیا مگر وہ اُچھل کر حوض مین جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانون سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اُس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اُسکے پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اسی حوض کے اندر اُسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہینگے بعد ازان لوگون مین ایک دوسرے سے مقابلہ ہونیلگا

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنیسے سب کے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اُنکے مقابلے کو انصار مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا اُن مین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہی کہ وہ تینون پسران عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اُن کے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے کسی منادی نے پکار کر کہا ای محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم سے ہمارے ہمسرون کو بھیجو یعنی قبائل قریش مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اُن کو بھیجو تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای بنو ہاشم اُٹھو اور قتال کرو اور خیال کرو کہ ہرگاہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو چاہیے کہ تم اُس حق پر قتال کرو جس کو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہی یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور

علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف رضی اللہ عنہم اُٹھ کھڑے ہوے اور بجانب میدان متوجہ ہوے اور اُن لوگون کے سرون پر خِض تھے یعنی خود دہاے جھالردار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے تب عتبہ نے کہا کچھ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تم کو پہچانین اس لیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہو گے تو ہم تم سے مقابلہ کرینگے یہ سُنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہی اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمھارے ساتھ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسران بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر نقل کیا کہ ہم نے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تھا جو کہ اُس نے کہا اَنَا اَسَدُ الحُلَفَا یعنی حلفاء الاجمعہ بمعنی مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اُٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور اُدھر علی عارفؓ اُٹھے اور حضرت علیؑ کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم ایک چپقلش تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا بعد ازان اُدھر سے عتبہ آیا اور اُدھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایکدیگر وار تلوار کیا آخر حضرت حمزہ نے عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اُس کے مقابلے پر عبیدہ بن الحارث اُٹھے اور وہ اُس عرصہ مین درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دراز تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پر گوشت کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کر کے اُسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اُٹھا لائے اور صف کے ایک کنارے اُتار دیا اُنکی پنڈلی کا گودا خون کیساتھ بہا جاتا تھا اُسوقت عبیدہ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہی تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو وہ خوب دیکھتے جانتے کہ ہم اُنکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اُنھون نے یہ اشعار پڑھے تھے كَذَبْتُمْ وَبَيْتُ اللّٰهِ نُخَلِّي مُحَمَّدًا ، وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهٗ وَنُنَاضِلِ ؛ وَنُسْلِمُهٗ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهٗ ؛ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ ؛ یعنی تم جھوٹے ہو قسم خانۂ کعبہ کی کہ ہم محمدؐ کو تنہا چھوڑ دیوینگے حالانکہ ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین نسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہی نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہی بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دیوین گے محمدؐ کو یہانتک کہ ہم مارے جاوین گے گرد اس کے اور بھول جاوین گے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انھین دونون کے حق مین نازل ہوئی —

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ یعنی یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ اور معارضہ کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلعم سے تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارزطلبی کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے اُٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اُن کو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اُن لوگون کی اعانت
کی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے **روایت** کی ہی کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے
تین برس بڑا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ
بن معیر سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر جب ابو جہل دعاے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰهُمَّ
اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاٰتَانَا بِمَا لَا نَعْلَمُ فَاحْنِهُ الْغَدَاةَ الخ   ای پروردگار جس نے ہم مین قطع یعنی قرابت شکنی کی ہی اور
ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اُس کو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالیٰ نے اس
باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم حکم
فیصل چاہتے تو حکم فیصل تم کو آچکا اور اگر باز رہو گے تم اپنے شر سے تو یہ تمھارے حق مین بہتر ہوگا
اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولا ابن عباس سے **روایت** کی ہی کہ شعبہ
نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادۂ جنگ ہوے اُس وقت حضرت
صلعم پر ایک بیہوشی طاری ہوئی یعنی وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی تھی پھر جب وہ حالت مرتفع
ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر ملائک میمنہ لشکر پر نصرت کو آئے ہوے
ہین اور میکائیلؑ بالشکر دگر میسرہ پر نازل ہین اور سرافیلؑ ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد
ہین اور اُس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغواے جنگ کرتا تھا اور اُن کو ورغلاتا
تھا کہ اُن لوگون مین کوئی تم پر غالب نہ آدیگا مگر جس وقت اُس دشمن خدا یعنی ابلیس نے جنود ملائکہ کو معائنہ
کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تم سے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون وہ تم نہین
دیکھ سکتے ہو پس جس وقت اُسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اسکو سراقہ سمجھکر اُس سے لپٹ گئے اور
اُس نے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گر پڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے لیے پناہ نہین دیکھتا
تھا یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا ای پروردگار تو نے اپنا وہ وعدہ
جو مجھسے کیا ہی پورا کر (یعنی وعدۂ مہلت تا قیامت) اور ابوجہل اپنے اصحاب کے آگے آگے ان کو جنگ پر
اُبھارنے لگا اور اُن سے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تم سے باز رہا اور
بھاگ گیا کیونکہ سواے اُسکے نہین ہی کہ وہ محمدؐ اور اُسکے اصحاب کی میعاد و مصالحہ پر تھا عنقریب اُسکو معلوم
ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوئے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اُس کی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور
تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اُنھون
نے تلاش و تہیے مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہی خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہانتک کہ محمدؐ اور اُنکے

اصحاب کو رسیون مین باندھ لاوینگے پس اُس وقت مین کسی کو تم مین ہرگز نہ پاؤنگا یعنی رخصت نہ دونگا کہ وہ اُن مین سے کسی کو قتل کرے ولیکن اُن کو قید و بند مین گرفتار رکھو تاکہ ہم اُنکو نسپچ کرین اور یاد دلاوین اُن باتون کو جو اُنھون سے لی کہا ہی کہ اُنھون نے تمھارا دین چھوڑا اور جسکو تمھارے باپ دادا پوجتے تھے اُس سے منحرف ہوگئے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہؓ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبدالرحمٰن مقرر کیا تھا یعنی جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہی اور شعار خزرج کا یا بنی عبداللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اَوس کا یا بنی عبد اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے روایت کی ہی کہ روز بدر شعار رسول خدا صلعم کا یا منصور امت تھا اور راوی کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اُنکے باپون نے اُنکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک وشبہات مین تھے یعنی ہنوز اسلام اُنکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابو قیس بن الفاکہہ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف وعاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ اُنکے دین نے اُن کو مغرور کردیا اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اس مقدمہ مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہی اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هَٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ یعنی مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہی یعنی شرک وشک ہی وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو اُنکے دین نے مغرور وبے پروا کردیا ہی وحالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل وتکیہ رکھتا ہی تو حقتعالیٰ غالب صاحب حکمت ہی بعد ازان حقتعالیٰ نے حال کفار کا بدترین مذمت سے ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ الی آخر قولہ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ یعنی قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جن سے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اُنھون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو ان کو ہنگام جنگ پاوے تو بھگا دے اُن کے پیچھے والون کو شاید وہ عبرت پذیر ہون اور راوی نے کہا کہ من خلفھم سے مراد یہ ہی کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اُن کی طرف مائل ہو مگر توکل وتکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہی

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہی یعنی اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین تو چاہیے کہ تو ان سے یہ اقرار محض اُن کا قبول کر لے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنی اور اگر اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون تو حق تعالےٰ تیری جانب سے اُن کو کفالت کرتا ہی کہ وہ ایسا خدا ہی جس نے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے اور مسلمین کے دلون کو باہم مؤلف اور متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اس طرح تالیف قلوب اُن کی تو نہ کر سکتا ولیکن حق تعالی نے درمیان ان کے ایسی الفت ڈال دی ہی کہ وہ غالب حکمت والا ہی راوی نے تفسیر مین اس آیۃ کے کہا ہی یعنی الفت ڈالی ہی اُن کے دلون مین قبول اسلام پر اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطۂ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر حق تعالےٰ نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب رہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالی نے دو ہزار فرشتون سے اُن کی تائید کی پھر جب کہ حق سبحانہ تعالی نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہی تو ان سے تخفیف کی یعنی مقابلہ دہ چند سے کم کر کے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اُن لوگون کے جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اُن ساتون آدمیون کے جنکو لبید لائے اسلام کے شک تھا اور اُنکو اُنکے باپ نے روک رکھا تھا اور آخر کو وہ اُس روز مشرکین کے ساتھ مارے گئے کہ اُن مین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر اُن لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین مذکور ہوا اور حق مین اُن مسلمانون کے جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کے حق مین خداے عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الآیات یعنی جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین یا فرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اُنکی روحین قبض کرتے ہین اُسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بےبس تھے تو فرشتے کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہی کہ تم اُسمین چلے جاتے اور واقدی نے کہا جب مہاجرین نے اُن مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرۃ الجندعی نے کہا کہ مکے مین میرے رہجانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا

پیش رفت نہ جائیگا اور ہرچند وہ مریض تھا اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لے چلو کیا عجب ہی
کہ مجھے صحت ہو جاوے لوگون نے کہا کس طرف تو جایا چاہتا ہی اُسنے کہا تنعیم کیطرف تب وہ اُسکو تنعیم مین لیگئے
اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا فاصلہ ہی مدینے کے راستے پر اُس وقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنی ای پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالیٰ نے
اُس کے باب مین یہ آیہ نازل کیا وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ
فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنی جو شخص اپنے گھر سے بارادۂ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کے
نکلتا ہی و بعد ازان اُس کو موت آجاتی ہی تو اجر و ثواب اُس کا نزدیک خدا ثابت ہو جاتا ہی پھر جب کہ اُن
مسلمانون نے جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سنی (یعنی پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور
نزول آیت سے مطلع ہوئے) تو اُن مین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اس وقت ابوسفیان
مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ لیکر اُن مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اُنکو گرفتار کرتے پھیر
لے گیا اور اُن کو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اُنکے
حق مین حق تعالے نے فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَا اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ
کَعَذَابِ اللّٰہِ الآیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم خدا کے
ساتھ ایمان لائے ہین مگر جب اُسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہی تو وہ فتنۂ مردم گویا عذاب خدا کا سمجھتا
ہی چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اُن کو وہ نوشتہ پہونچا اور
جو کچھ اُن کے حق مین نازل ہوا تھا اُن کو معلوم ہوا تب اُن لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا
اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنی ای پروردگار ہر آئینہ ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات
کی کہ اگر تو یہان سے ہماری خلاصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نہ کرینگے آخر وہ لوگ
باہر نکلے اور یہ نکلنا اُنکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اُن کی تلاش مین نکلا
یہ لوگ اُن کے پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ
مکے مین واپس آئے اور نہایت سختی کرنے لگے اُن مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لے گئے تھے اور اُن کو مار کی ایذا
دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے ترک اسلام پر اُسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش
سے بیان کرنے لگا کہ محمدؐ کے پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہی مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمدؐ کو جو
کچھ تعلیم کرتا تھا مین اُسکو بحکم محمدؐ لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا بدل کر لکھ دیتا پس حق تعالیٰ نے اس
بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ

اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ یعنی ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہی حالانکہ زبان
اُس شخص کی جس کی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہی اور یہ قرآن عربی خالص ہی اور
جن مسلمانون کو ابوسفیان اور اُسکے ہمراہی گرفتار کرنے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوئے تھے
اُن کے حق مین حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ پہلے اس آیت سے
وعید ہی واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنی کفر اُن کا بالاخبار ہی ولیکن قلب
اُن کا جازم ثابت ہی ایمان پر یعنی بس وہ مستثنیٰ ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح اُن لوگون مین سے
ہی جن کو شرح صدر ہی کفر سے یعنی وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان حق تعالےٰ نے
حق مین اُن لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے حاضر ہوے جنھون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا
مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الآیہ یعنی یہ وہ لوگ ہین جنھون نے صبر کیا ایذا اُن پر بعد فتنہ ابوسفیان کے
بعد ازان رب تیرا واسطے اُن لوگون کے جنھون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ
بخشنے والا رحم کرنے والا ہی محمدؐ بن **عمر الواقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث
بیان کی ابواسحٰق بن محمدؐ نے اسحٰق بن عبد اللہ سے اُنھون نے عمر بن الحکم سے اُنھون نے کہا
اُس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ نے پکار کر کہا ای گروہ قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ
نہین ہی یعنے اب وہ تمھارا دوست نہین ہی اُس کی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اُن لوگون کا
تم سے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اُس قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون
کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی کی اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے **روایت** کی ہی کہ اُنھون نے کہا ہر آئینہ ہم لوگ
اُس روز ہنکارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور ولے ویلا اُس کی سنتے تھے اور وہ صورت
سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہان تک کہ وہ بھاگا یعنی جنو ملائکہ دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر
مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یَا رَبِّ اَوْفِ مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے ای
پروردگار وفا کر جو تو نے مجھ سے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہی وبعد ازان جب قریش مکے
مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اُس نے
قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے
شیخ عراک سے **روایت** کی ہی اور عراک صیاد ماہی گیر تھا قبیلۂ رحی سے اُس روز

وہ کنارہ دریا پر تھا اور اوپر سے نشیب دریا کی طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہی کہ مین
نے ایک شور دادیلا و واحسرتا کا سُنا کہ تمام دشت دادی صدائے فغان سے پر تھا اُس وقت متحیر ہو کر
مین نے اِدھر اُدھر دیکھا تو ناگاہ مجھے سراقہ بن جعشم نظر آیا مین اُس کے قریب گیا اور مین نے اُس سے
پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا کیا حال ہی اُس نے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازان
مین نے اُس کو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر کہنے لگا ای پروردگار جو تونے مجھسے
وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہی اُس کو دنا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہی
خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہی وقت غروب آفتاب کا روز بدر ہنگام شکست مشرکین
کے اور اُس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اُن کے
سرون پر بندھے ہوئے شملے اُس کے شانون پر لٹکے ہوے اور اُنکے گھوڑون کی پیشانیون پر
پشمینے کی چوٹیان چھوٹی چھوٹی تھین اور **واقدی** نے بواسطۂ رواۃ کے محمود بن لبید سے **روایت** کی
ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنی دردیان باندھے آئے ہین چاہیئے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنے مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث نقل کی موسیٰ بن محمد نے اپنے والد سے اُنھون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکۂ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے کہ وہ روز بدر پر
شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر بند پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد پٹکا سرپہ
باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اُنکے سرون پر
عمامے زرد رنگ بندھے تھے اس لیے اس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابو دجانہ کا سربند سُرخ رنگ
تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مولی سہیل سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مین نے
سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو ابلق گھوڑون پر سوار
نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کر رہے تھے اور ابو اُسید الساعدی
بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اُس عرصہ مین اگر مین تمھارے ساتھ بدر مین ہوتا اور میری آنکھین بھی
بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل مین وہ درہ جس مین سے مین نے ملائکہ کو نکلتے دیکھا تھا دکھا دیتا اور
اُس مین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے کہ اُسنے
کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہی ہم دونون اُسی کے کنارے پر تھے اور قرینہ جنگ کا

دیکھ رہے تھے کہ جس کی طرف شکست ہو تو اُسکی لوٹ مین لوٹنے والون کے شریک ہو کر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہم نے
ایک لکۂ ابر دیکھا کہ وہ ہم سے قریب آیا پھر اُس مین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنی نہنانا
اور کھڑ کھڑانا سُنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقدِمْ خَیْزُوْمُ یعنی ای خیزوم آگے بڑھ (خیزوم اسپ
و نام اسپ) چنانچہ حال میرے ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سے پردہ اُسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مر گیا اور
مین بھی قریب بہ ہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہو گیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اُسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اصحاب کے گیا اور مین اُس جگہ سے چلا آیا پھر اُس ابر مین کچھ شور نہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابرہیم بن محمد بن ثابت بن
قیس بن شماس کے اُنھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون
کہنے والا تھا کہ اقدم یا خیزوم یعنی آگے بڑھ ای خیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمدؐ مین آسمان کے سارے
فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے **روایت** کی اُنھون نے کہا مین اور
میرے چچا کا بیٹا ہم دونون چشمۂ بدر پر تھے پھر ہم نے جب قلت اصحاب محمدؐ اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو
ہم نے باخود یہ اصلاح کی کہ جس وقت دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمدؐ مین مل جاوینگے آخر ہم لوگ
حضرت کے بائین والی جماعت کیطرف چلے اور ہم کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ
مین کہ ہم یہ کہتے ہوئے میسرہ لشکر پر چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ایک ابر آکر ہم پر چھا گیا ہم نے آنکھ اُٹھا کر جو دیکھا
تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا کہ وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا ای خیزوم آگے بڑھ اور اُسسے
ہنسنے یہ کہتے ہوئے سنا رویدا تتام اخراکم یعنی ٹھہرے چلو کہ تمھارے پیچھے والے آگے آجا دین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے
میمنہ پر نازل ہوئے بعد ازان مثل اُسی کے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اُس وقت جو ہم نے
طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے نگاہ کی تو یہ قریش سے دو چند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع
صدائے مہیب کے میرے چچا کا بیٹا تو صدمہ خوف سے مر گیا اور مین بے حس و حرکت ہو گیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کیطرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سوائے روز بدر کے شیطان[۹۵]
کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ ذلیل و حقیر تر و پشیمان و پرخشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہوا اسلیے کہ اُسنے نزول رحمت
خدا و عفو گناہان عظیم بندون سے معائنہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا
کیا اُسنے نہین دیکھا تھا کہ جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو یہ
جبرئیل آندھی لیے ہوئے آگئے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین وحیۂ کلبی دکھائی دیتے ہین پس مین منصور و فیروز مند
ہوا صبا (پچھوا ہوا) سے اور قوم عاد ہلاک ہوئی دبور (پور وا ہوا) سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبدالرحمان بن عوف سے

[۹۵] یعنی پشیمان کسی روز زیادہ بہ روز عرفہ دیکھا نہین بجز اسکے روز بدر دیکھا گیا

روایت کی کہ اُنھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک داہنے ہی اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کی طرف قتال کر رہے ہین ایک داہنے سے دوسرا بائین سے اور مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اُسکو دیکھتے تھے کبھی اُس کو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر الٰہی سے مسرور ہو گئے تھے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے صہیب سے روایت کی کہ اُنھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اُن زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطۂ رواۃ ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبرو جناب رسول خدا صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ ایمن دو سر دن کو تو مین نے کاٹا ہی مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص زہین یعنے سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اُسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اُس کا میرے آگے پھینک دیا تو مین اُسکو اُٹھا لایا یہ سُنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس رضؓ کہتے تھے کہ سوا سے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین نہین قتال کی ہی اور واقدی نے بوسطۂ رواۃ کے ابن عباس رضؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنھون نے کہا روز بدر فرشتے اُن لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن کرین چنانچہ مین اُنکے پاس گیا مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر گروہ مشرکین ہم پر حملہ کرینگے تو ہمارے سامنے ثابت و قائم نرہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اُنکی کچھ حقیقت نہین ہی اور یہ بموجب ارشاد حق تعالیٰ کے ہی اِذْ یُوحِی رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ یعنے جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ ہر آئینہ مین تمھارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور تسلی دو اور واقدی نے موسیٰ بن محمد سے روایت کی ہی کہ سائب بن ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کس نے اسیر کیا تھا تجکو اُس نے کہا جب قریش بھاگے اُنکے ساتھ بھاگا اُسوقت ایک شخص گورا رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار ہوا سے اُترا یعنی مابین آسمان و زمین سے آیا اور مجکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبدالرحمن بن عوف میرے پاس آیا اُسنے مجھے بندھا ہوا پایا تب عبدالرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہی مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے اُسکو قید کیا ہی یہانتک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لے گئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا ای ابن حبیش تجھے کس نے قید کیا ہی مین نے کہا مین اُسے نہین جانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہی اُسکا وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ

بزرگ نے اُسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا ای پسر عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجھکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہی اُسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا ٹل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اُس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہی مقام روثیہ کا) ناگاہ وہ وادی پر ازملہ ہوگیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اسوقت میری دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی مدد ہی جو واسطے تائید محمد کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ شکست کفار ہوئی .

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اُنکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز مکے مین واسطے دفاع ایذاے رسول خدا صلعم کے ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن جو کوئی محمد سے بایذا پیش آویگا مین اُسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکرگذاری کی اور احسان مندی مین روز بدر اُس سے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہی کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنی براے اسیری) اُس نے جواب دیا کہ تو مجھسے کیا چاہتا ہی یعنی اس کلام سے میرے ساتھ تیری کیا غرض ہی کیونکہ اگر محمد نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین نے اُنسے دفع بلا کی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہی لات و عزیٰ کی مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ ندونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھسے باز رہیگا تو گذر مجھ سے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اُسکو تیر مارا اور کہا اللهم سهمك ای پروردگار یہ تیرا تیر ہی اور ابو البختری تیرا بندہ ہی یعنی قبضۂ قدرت مین ہی پس اس تیر کو تو مقتل پر پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہی جہان کے صدمہ و زخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اُسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنی وہ اُسکو پہچانتا نہ تھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا جس سے قتل کرنا اُسکا ثابت ہوتا ہی اور اسی طرح حضرت رسولخدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا تھا کہ اُسکو اسیر کر تو قتل نہ کر دا سیلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنی قریش اُسکو باکراہ اجبار لائے تھے) چنانچہ خبیب بن یساف سے اُسکا مقابلہ ہوگیا اور یہ اُس کو پہچانتے نہ تھے بس لاعلمی مین اُسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اسکے قتل ہونے کی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا کہ اگر پہلے سے مین اُسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نہ کیا جاتا تو مین اُسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل و عیال مین چلا جاتا اور اسی طرح حضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اُسکو قتل کیا

ذکر سرگرمی معرکۂ قتال و ظہور فتح و ظفر نزول ملائک از پیش ملک المتعال

راوی کہتے ہین جس وقت ہنگامہ حرب شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اُٹھاے ہوئے حق سبحانہ تعالیٰ سے نصرت اور وعدۂ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آ وینگے تو شرک پھیل جاویگا اور دین تیرا قائم رہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالیٰ ضرور آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہزار فرشتے پیہم کفار پر نازل کیے اُسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے ای ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامۂ زرد باندھے ہوئے اپنے گھوڑے کی باگ اُٹھائے ہوئے مابین آسمان و زمین یعنی ہوا سے نظر آتے ہین اور جب زمین پر اُترے تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اس طرح کہ اُنکے سامنے کے دانت یعنی چہرۂ اُنکا گرد آلود ہی اور کہتے ہین کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تو نے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہی اور **راوی** کہتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم منجانب پروردگار مامور ہوئے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکینگا اور یہ دعا پڑھی شَاهَتِ الْوُجُوْهُ اَللّٰهُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ یعنی سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منھ بگڑ جاوین یعنی انکا کالا منھ ہو ای پروردگار ان کے دلون مین ہیبت ڈال اور ان کے پانؤن کو ڈگا دے کہ بھاگ جاوین بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شی کو مُڑ کر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اُنکو خاطرخواہ قتل کرتے تھے یا اسیر کر لیتے تھے اور اُن مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منھ اور آنکھین اسکی کنکریون سے پُر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنی اسکی آنکھین کسی طرف کھلتی نہ تھین اور اُنکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اُس روز عدی بن ابی الزغباء نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر** اَنَا عَدِيٌّ وَالسَّحَلُ + اَمْشِيْ بِهَا مَشْيَ الْفَحَلْ ؛ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہی کہ مین اس کو پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی **راوی** کہتا ہی مراد سحل سے زرہ ہی اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہی تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا تھا اُسنے کہا مین وہ عدی ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغباء نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ عدی مین ہون فرمایا تو نے کیا شعر کہا ہی اُسنے کہا وَالسَّحَلُ اَمْشِيْ بِهَا مَشْيَ الْفَحَلْ حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا ہی اُسنے عرض کی زرہ ہی (یعنے ہمارے یہان زرہ کو سحل کہتے ہین) بعد ازان حضرت نے اُس کی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہی جو عدی بن الزغباء ہی اور **راوی** کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکے مین تھا اور آنحضرت صلعم بسبیل ہجرت مدینے مین تشریف لائے تھے تو عقبہ نے یہ اشعار مکے مین کہے تھے **قطعہ** يَا رَاكِبَ نَاقَةِ الْقَصْوَاءِ هَاجَرْنَا ؛

عَمَّا قَلِيلٍ تَرَانِي رَاكِبَ الْفَرَسِ ۞ أُعْلِ رُمْحِي فِيكُمْ ثُمَّ أُنْهِلُهُ ۞ وَالسَّيْفِ يَأْخُذُ مِنْكُمْ كُلَّ الْتَلَبُّسِ ۞ یعنی
ای سوار ناقہ قصوا کے اب ہمنے بھی مکے سے ہجرت کی ہی عنقریب ہی کہ تو مجھکو گھوڑے پر سوار دیکھے گا کہ مین اپنے
نیزے کو تمھارے خونون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنی بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار
سارا ساز ورخت تمھارا سلب کریگی یعنی چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے
ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول اللہ صلعم کو پہونچے تو فرمایا اللہم کبہ لمنخرہ واصرعہ
یعنی ای پروردگار اسکو سرنگون اوندھے منھ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے
شوخی کی اور اُسکو گرادیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اُسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر کیا حضرت
نے عاصم بن ثابت ابی الافلح کو حکم کیا اُنھون نے اُسکی مشکین باندھ کر قتل کیا

ذکر قتل امیہ و ابوجہل وغیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و حصول غنیمت عظیم

مروی ہی عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے مین زرہون کو جمع کرنے لگا اُسوقت امیہ بن خلف
نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت مین میرا دوست تھا اور اُس زمانے مین میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام
میرا نام عبد الرحمان ہوا ایس وقت ملاقات کے اُسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے کہا مین
تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مسیلمہ یمامہ مین بنام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اس نام سے نہین پکارتا
ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اُسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہی یعنی شتر خاکستر گون
اور اُسکے ہمراہ علی اُسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اُسکو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے پکارا ای عبد الالہ
تو مین نے جواب دیا اُسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ پینے کی یعنی احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے
بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اُن دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اسوقت امیہ نے کسی قدر
اپنے تئین امن مین دیکھا تو امیہ مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمھارے درمیان دیکھا تھا کہ اُسکے سینے پر
بطور نشان پر شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہی مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہی جسنے
میرے ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اُسنے پوچھا وہ شخص دحداح قصیر یعنی بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان پر چہ سرخ باندھے
تھا کون ہی مین نے کہا یہ ایک مرد ہی انصار مین سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہی امیہ نے کہا اسی نے بھی مین نے بہت ایذا پائی
یا عبد الالہ آج کے روز ہم تمھارے لیے جزر ہوگئے یعنی شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا اسی اثنا مین کہ وہ
میرے آگے آگے قدم اُٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اُسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ بلال کی نظر پڑی اور وہ اسوقت اپنا آٹا گوندھ

رہے تھے پھر انھون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اپنے ہاتھ کا آٹا زور زور ملکر چھوڑانے لگے اور پکارتے
جاتے تھے ای گروہ انصار امیہ بن خلف سر غنہ اہل کفر ہی اگر یہ بچ گیا تو مین نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کی طرف
دوڑ پڑے جس طرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچہ کی طرف دوڑتی ہی یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اُسکے
بچانے کو اُسپر لوٹ گیا مگر خباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی
پھر جب وہ قطع مینی سے آگاہ ہوا تو کہا اِیہ یعنی ہمارے اور اُنکے درمیان سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا
اسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا وَعَنْ ذٰلِكَ الْاَنْفُ جَادِعٌ یعنی کیا وہ اس بات سے ناک کٹانے والا ہی بعد
اسکے خبیب بن یساف اُس کی طرف بڑھا اور اُسکو قتل کیا اور امیہ نے بھی خبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری
کہ ہاتھ اُنکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے اپنے دست مبارک سے اُنکا ہاتھ شانے سے
ملایا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان خبیب بن یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف
سے عقد نکاح کیا ایک روز وہ زوجہ نشان اُس ضربہ کا دیکھکر بولی لَا یَشْلُلُ اللّٰهُ یَدَ رَجُلٍ فَعَلَ هٰذَا خدا
شل نہ کرے ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اُس سے یعنی اُسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا
شل نہ کرے خدا ہاتھ اُس شخص کے جسنے یہ کام کیا خبیب نے کہا مین نے بھی اُسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکی
پسلی تک اُتر آئی حالانکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور مین کہتا تھا لے اس وار کو کہ مین بن یساف ہون اور مین نے
اُسکے ہتھیار لیے اور اُس کی جو زرہ کٹی ہوئی تھی لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابلے پر آیا تو اُس کا سامنا خباب
نے کیا اُسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اُسنے ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اُسکے کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت
پہونچے اُنھون نے ضرب شمشیر سے کام اُس کا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اُسکے آئے پھر دونون نے
باہم چالش کی اور بایکدیگر دار کیے آخر عمار نے اُس کو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہی کہ عمار نے اُسکو بعد قطع پاؤن
کے قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہم نے سوا اسکے اور روایت بھی سنی ہی **واقدی** نے بواسطہ رواۃ
کے رفاعہ بن رافع سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر جب ہم نے اُمیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ قریش
مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اُس کے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم نیزہ بازی
کی یہان تک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بایکدیگر خوب تیغزنی ہوئی
تا آنکہ تلوارین بھی مڑ گئین بعد ازان مین نے اُس کی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اس جگہ سے زرہ پھٹی تھی تب مین نے
نوک تلوار کی اُس کی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی اور **راوی**
نے کہا ہم نے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہی اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی
محمد بن قدامۃ بن موسیٰ نے اپنے باپ سے اُنھون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے بیان کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا تب صفوان نے کہا ای قدامہ پھر روز بدر کس نے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اُسنے کہا مین نے چند جوان انصاری کو دیکھا کہ وہ امیہ کی طرف بڑھے اُن مین معمر بن جنیب بن الحارث بھی تھا اُسیکو مین نے تلوار اُٹھاتے اور مارتے دیکھا صفوان نے کہا وہ ابوقرد ہی یعنی بندر کا باپ ہی اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو حارث بن حاطب نے سنا وہ اُسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کے پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن خبیب تھی پھر بیان کیا کہ صفوان ہم کو ایذارسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہی کریمہ نے کہا وہ کیا بات ہی حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابوقرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا ای صفوان تو معمر بن خبیب کی مذمت کرتا ہی اور اُسکو بد کہتا ہی وحالانکہ وہ اہل بدر سے ہی واللہ مین سال بھر تیری عزت وتوقیر نہ کرونگی صفوان نے کہا ای مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نہ کہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بسیاختہ کہا تھا میرے دل مین کچھ اسکا خیال نہ تھا اور دوسری روایت مین **واقدی** نے بواسطہ محمد بن قدامہ او قدامہ نے عائشہ بنت قدامہ سے **روایت** کی ہی کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے خباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے مادر صفوان سے کہا یہ وہ ہی شخص ہی جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پائون قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف کرو ایسے شخص کے ذکر سے جو ادبر شرک وکفر کے مارا گیا حق تعالی نے علی بن امیہ کو خباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار وذلیل کیا اور خباب کو حق تعالی نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ خباب جسوقت مکے سے نکلا اسلام پر تھا پس اُسنے اُسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور **راوی** کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعد بن العاص مجکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنی دامن دار تا پا پہنے تھا اُس مین سے سوائے اُس کی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اُس کے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی کہ آزار سے اُسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اُس لڑکی کو گود مین اُٹھائے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا ابوذات الکرش انا ابوذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خردسال کا زبیر کہتے تھے اور اُسوقت میرے ہاتھ مین برچھی تھی مین نے اُسکی آنکھ مین ماری توانی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے رخسارہ پر پائون رکھ کر برچھی کھینچ کر کے کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ ونشان کے پیش پیش رسول خدا صلعم اُٹھایا جاتا تھا اور اسیطرح آگے آگے ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن صبیرۃ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا ای گروہ قریش تمپر لازم ہی کہ قاطع رحم وقرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لانیوالے

کو یعنی محمدؐ کو باقی نہ چھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اُس وقت ابو دجانہ اُسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اُسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت و سلاح مقتول کا آتارنے لگے اس عرصہ مین کہ وہ رخت اُسکا کھینچ رہے تھے کہ گذر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُس طرف ہوا تو اُنھون نے سلب رخت سے اُن کو منع کیا اور کہا اُس کا اسباب چھوڑ دے جب تک کہ دشمنون کو دفع کرین اور مین اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہی اور اسی وقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضرب تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھ گئے جس طرح اونٹ بیٹھ جاتا ہی بعد ازان پھر کھڑے ہوئے اور آگے بڑھے اور چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اُن کی کچھ اُسکو کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار مین جو اُس کے سامنے تھا اور اُس کو دکھتا نہ تھا گر پڑا اور اسی کے اوپر ابو دجانہ بھی کو د پڑے پھر اُسکو ذبح کرنے کے طور پر ذبح کیا اور اُسکا اسباب اُتار لیا اور **راوی** کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک مقتول کا دیکھا تو اُنھون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہی اُس کو تنہا نہ چھوڑو کہ ہر آئینہ پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوئے وحالانکہ اُنکی قوم نے اُن کی کچھ حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جس طرح قاطر درمیان گلۂ شتران کے پھر سب نے باہم مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پنہاوین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر بن ابی رفاعہ کو پنھائی آخر علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کر کے قتل کیا اور وہ اُسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت قتل کے فرمایا لے اُس ضرب کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اُس جگہ سے پھر آئے بعد ازان بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قبیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پنہائی اُسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر اُسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پنھائی گئی تو اُس پر علی علیہ السلام نے حملہ کر کے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد بن الاعلم کو پنہاوین مگر اُسنے اُس دن اُسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقۂ مردم مین جس طرح درمیان گلۂ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے ہم کو اندیشہ ہی اُسکو تنہا نچھوڑو اُس وقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہی تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا تو آج مین اُسی کے پاس مرونگا یا اُسی کو مارونگا پس مین قصد اس کا کر کے چلا یہانتک کہ اُسکی نمود نے یا اُسکی نا آزمودہ کاری نے مجکو اُسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اُسکا پانون کٹکر جدا جا پڑا جس طرح خستہ خرما زیر سنگ سے چھٹک اور اُچھل جاتا ہی بعد ازان اُسی کا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اس ہاتھ کو کہ پیچھے سے پوست مین

ف سراة بالضم اشراف القوم بالکسر [illegible] ۱۲

لگا تھا اُس معرکہ مین کھینچتا پھرا جب مجکو اُس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانون اُس ہاتھ پر رکھکر کھینچا تاآنکہ مین نے اُسکو الگ کردیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اُسکو دیکھا کہ وہ جائے امن وپناہ اپنے لیئے ڈھونڈھتا تھا اگر اسوقت میرا ہاتھ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اُس روز مین اُسکو بھی قتل کرتا **راوی** نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمان رضی اللہ عنہ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مجھسے عبد الرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آج تک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہی کہ اُس مین کچھ رخنہ بھی ہی یعنی تھوڑی سی ٹوٹی ہی اور عطا فرمائی تھی بعد اس کے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھوا بھیجا کہ تیرے باپ کو کس نے قتل کیا تھا اُسنے کہا میرے باپ کو اُس شخص نے قتل کیا ہی جسکا ہاتھ مین نے قطع کیا ہی تب حضرت صلعم نے معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اُنکا ہاتھ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت بن قیس سے **روایت** کی کہ اُنھون نے نافع بن مطعم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچھ شک نہ تھا کہ تلوار ابوالحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اُنھون نے روز بدر اُسکو قتل کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اُنھون نے کہا مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز ورخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اُس کی زرہ اور تلوار لی وبعد ازان اُس تلوار کو مین نے بیچا ا ھ **واقدی** نے کہا کہ دربارۂ قتل ابی جہل اور سلب خرت اُس کے ہم نے اور طرح بھی روایت سنی ہی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صفون مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نون جوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اُس کی تلوار کا لٹکتا تھا پھر اُن مین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ای چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہی مین نے کہا ای میرے بھتیجے تو اُس کے ساتھ کیا کریگا اُس نے کہا مین نے سنا ہی کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہی تو مین نے حلف کیا ہی کہ اگر مین اُسکو دیکھون تو قتل کرون یا اُس کے پاس مارا جاؤن تب مین نے اُسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اُس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اُسی پہلے کے خطاب کیا تو اُس کو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اُن دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اُن دونون کو دیکھا کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نہ تھے یہانتک کہ لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اُس کی طرف گئے اور قتل کیا پر اُسنے بھی ان دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اُن دونون پر اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا روز بدر مین نے اپنے دائین بائین اُن

اصحاب کا یہ ہی کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے ابوجہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے
اُس کا سر کاٹا پس یہ سب کے سب اس کے قتل مین شریک تھے اور راویون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم
اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوئے فرماتے تھے خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ ان دونون
نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کے شرکت کی ہی لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ
اسکے قتل مین ان دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود
نے اُس کو زخمی و قتل کیا پس یہ بھی اس کے قتل مین شریک ہوا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان
کی معمر نے زہری سے اُنھون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے ای پروردگار تو کافی ہو میری جانب
سے نوفل بن خویلد کو یعنی اُس سے انتقام کر اور اُس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا یعنی اپنی جماعت کو
پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اس لیے کہ اُس نے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا کہ اوائل
مین جس وقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوئے تو وہ بآواز بلند شور کرتا تھا کہ ای گروہ قریش یہ آج کا دن روز
بلندی اور نیکنامی کا ہی اور جب اُسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمھاری کیا غرض ہی کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کس کو تم قتل کرتے ہو کیا تم کو دودھ پینے کی حاجت نہین ہی
یعنی کیا تمکو مجھسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہی یہ سُنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اُسکو اپنے آگے
آگے لے چلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اُس وقت علیؓ کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا ای برادر
انصار یہ کون شخص ہی قسم ہی لات و عزیٰ کی مین اُس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد پر میری جانب چلا آتا ہی
جبار نے کہا یہ علیؓ بن ابی طالب ہی تب نوفل نے کہا مین نے مثل آجکے کوئی ایسا مرد تیز و چالاک اُسکی قوم
بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اُسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اُسکی سپر مین در آئی پھر اُسکو سپر سے
کھینچکر اُسکے دونون پاٴون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے پلٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنی کمر تک اونچی تھی پس
حضرت نے اُسکے پاٴون کاٹے بعد ازان اُسکو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد
کا معلوم ہی علی علیہ السلام نے جواب دیا یا رسول اللہ مین نے اُسکو قتل کیا یہ سُنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور
فرمایا وہ خدا ایسا ہی جسنے میری دعا کو اُسکے بارہ مین قبول فرمایا اور اس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو
واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا اُس وقت درمیان اُسکے اور علیؓ کے ملاقات ہوئی تو علیؓ نے اُسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن
الخطابؓ سعید اُسکے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف سے کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہی کہ مین نے
تیرے باپ کو مارا ہی حالانکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون بلکہ مین نے عاص بن ہشام بن المغیرہ
اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہی سعید نے جواب دیا اگر تو ہی اُسکو قتل کرتا تو قتل کرنا تیرا البتہ باطل پر تھا ۴۰

یعنی اس لیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے قریش بہترین مردم ہین آزروے
عقل کے اور برترین امانت مین کوئی شخص تلاش اُن کی برائی کی نہ کریگا مگر یہ کہ خدا اُس کو اوندھے منھ گرا
دیگا یعنی ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ مشرکین کے مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اُن کی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اُن مین سے بقصد جنگ چلا
اُسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خیثمہ یہ دونون ایک تودۂ ریگ پر باہم جنگ
کرتے تھے یہانتک کہ اس مشرک نے سعد بن خیثمہؓ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین ڈھکا ہوا
تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اُترا اور مجھے اُس نے پہچانا مگر مین نے اُس کو نہین پہچانا
کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھ سے پکار کر کہنے لگا ای ابن ابی طالب لڑنے کو اُدھر آ پھر مین اُس کی طرف مڑا
اور وہ آگے بڑھکر مجھ پر حملہ آور ہوا چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تا کہ وہ بلندی سے میری طرف
اُتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آپڑے اور مجھکو قابو مین کرلیوے تب وہ بولا ای ابن ابی طالب
تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنی مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا) اور قدم ایک جا جم گئے
تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آکر اُس نے مجھے تلوار ماری مین نے وار اُس کا سپر پر روکا پس تلوار اُس کی
سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اُسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے
اُسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اُس کا کام تمام کریگی کہ ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے
دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعۃً وہ تلوار اُسپر آپڑی کہ کاسۂ سر اُس کا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا
لے اُس ضربت کو مین ابن عبد المطلب ہون اُس وقت مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ ابن عبد المطلب تھے
تب اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن محصن سے **روایت** کی ہے اُنھون نے کہا روز بدر میری
تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف
وصیقل کی ہوئی تو اُسی سے مین برابر جنگ کرتا رہا یہان تک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا
بمرگ اُسی کے پاس رہی اور **واقدی** نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت**
کی اُنھون نے چند اشخاص بنی عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی
پس وہ بیکار یعنے نہتے رہ گئے کہ اُن کے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے
ایک شاخ شاخہاے سبز سے کہ آپ کے ہاتھ مین تھی اُس کو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ
لکڑی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اُسی کے پاس رہی یہانتک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبیدہ کے شہید ہوئے
اور **راوی** نے کہا کہ اُسی عرصہ مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا

ف جسر ابی عبیدہ جو جنگ وقع ہوئی سنہ ۱۳

حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اُن کی مادر وخواہر نے سنی تو اُن کی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لا دین گے مین حارث کے غم مین نہ رؤونگی اس لیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہی تو مین اُس کے لیے نہ روؤنگی اور اگر وہ دوزخ مین ہی تو روؤنگی دلعمراللہ فاعولنہ اور قسم ہی خدا کی کہ پھر مین اُسکو چلّا چلّا کے روؤنگی یا بمعنے تعویل یعنی مین نے اُس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہی یعنی موقوف رکھا ہی آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہی آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اُس کے غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نہ کرونگی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لون گی اور اگر حارث جنت مین ہی تو اُس پر بکا نہ کرونگی اور اگر جہنم مین گیا تو اُس کے ماتم مین گریہ وزاری بشور وشیون کرونگی یہ سُنکے حضرت نے فرمایا ہبلت یعنی تو بے فرزند ہویا تو اپنے فرزند کے غم مین روئے کیا جنت ایک ہی بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہی اُس خدا کی جس کے قبضے مین میری جان ہی البتہ حارث فردوس برین مین ہی اُس نے کہا تو پھر مین اب کبھی اُسکے لیے بکا نہ کرونگی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اُس مین دست اطہر دھویا اور اُس مین دہن اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اُس نے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اُس نے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اُن دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کے حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے کی کوئی عورت زیادہ اُن دونون عورتون سے خنک چشم ودل شاد تھی اور **راوی** کہتے ہین کہ ہبیرہ ابن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منھ گرا اُس کو کسی نے زِک کیا کہ وہ قدرت اُٹھنے کی نہ رکھتا تھا اُس وقت اُس کے پاس ابو اسامہ جشمی حلیف اُس کا آیا اور وہ اُس کی زرہ تن سے جدا کر کے اُس کو اُٹھا لے گیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ہبیرہ کو ابو داؤد مازنی نے تلوار سے مارا کہ اُس کی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منھ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکر سکا اور ابو داؤد وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنی ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اُس کے حلیف تھے چنانچہ اُن دونون نے لوگون کو اُس کے پاس سے بزور تلوار ہٹا دیا اور اُس کو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اُس کو ابو اسامہ اُٹھا لے بھاگا اور بچا لے گیا اور لوگون کو اُس سے دفع کرتا جاتا تھا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ان دونون کتون نے جو حلیف تھے اُس کی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے کہ گویا وہ رقل تھا یعنے نخلہ دراز اور بعضون نے کہا ہی کہ جس شخص نے اُس کو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن زیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسی بن یعقوب نے ۱۰

اپنے عم سے اُنھون نے کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اُسنے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سُنا کہ اُسنے حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اسنے اس بات مین اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین تھپر گرتا ہی اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مشت بھر کر اُن لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن صغیر سے **روایت** کی ہی اُس نے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہی کہ دن تمام ہوا حالانکہ ابھی دن اُسی قدر ہی جو تھا حکیم کہتا ہی غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسی طرح رات ہو جاوے تا قوم ہماری طلب و تلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اُسوقت حکیم کو عبداللہ و عبدالرحمان بن عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے بھائی سے کہا آؤ ہم اتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین حالانکہ عبداللہ لنگڑا تھا تب عبداللہ نے کہا تو دیکھتا ہی کہ میرے پاؤن نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اُس وقت ضرور ہی کہ اگر ہم مرجائین گے تو ہمارے پیچھے ہماری عیال کی وہ کفالت کرے گا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سواری دیگا آخر عبدالرحمان اور اس کا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اُتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مکہ مرالظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اُسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نہ جاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسی کا باقی نہ بچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سُنکے وہ دونون بھی کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا ولیکن ہم نے تجکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمھارے ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہم کو تمھارے ساتھ مین کچھ اختیار نہ تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف سے **روایت** کی کہ اُس نے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب وہ شکست پاکر بھاگے تو اُنھون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اُسکا پیچھا کیے جاتے تھے اور جو کچھ وہ ڈالتے جاتے تھے یہ لوگ اُٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اُس روز تین زرہ پڑی ہوئی اپنے اہل مین اُٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان ہین

چنانچہ ایک شخص قریش نے ان زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہی اور **واقدی** نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبد اللہ بن عمرو بن امیہ سے روایت کی ہی اُس نے کہا مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے بیان کیا اُس شخص نے جو اُس روز بھاگنے والون مین تھا یہ کہ مین اُس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین حاضر ہوا اور مین اصحاب محمدؐ کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے میرے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر با این ہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اُن کے ہمراہ بھاگا اور مین دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اُس کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اسوقت ایک اور شخص بھی میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہی اُس نے کہا نہین واللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہی تا آنکہ اُس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سقیا سے جانب یسار واقع ہی اور درمیان غیقہ اور مقام فرع کے ایک شب کی راہ ہی اور وہان سے مدینہ آٹھ برد ہی اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہی) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے کوئی بطلب وتلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے راستہ بدل دیا اور راہ سے کچھ ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اُسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی مین نے کہا کچھ نہین سوا اس کے کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوئے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہی تب اُسنے مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہولیا اور مکے مین پہونچا اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہی تا کہ مکے مین قریش سے خبر ہلاکی دبتاہی قوم کی بیان کرے اگر اسوقت مین چاہتا تو اس سے پہلے مکے مین پہونچتا مگر مین نے اُس سے راستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جس وقت مین مکے مین پہونچا اور قریش کو خبر اُنکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ شخص خبر اچھی نہین لایا بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی ہی تو مین نے خیال کیا کہ مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمدؐ کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار

کیا اُنھون نے کہا وہ دیکھو مسجد کے سایہ مین اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اُس مجمع مین آیا اور اُنمین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا نہ تھا چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا قباث بن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا ما رایت مثل ھذا الامر فروا منہ الا النساء یعنی مین نے مثل اُس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سوا اے عورتون کے یعنی عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اشھد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہ تو رسول اللہ ہی کیونکہ یہ بات مین نے کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہ ہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نہ کرتا آپ مجھ پر توجہ فرمایئے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجھکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا راوی کہتے ہین کہ جس وقت مسلمانون نے اور مشرکین نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنی جب طرفین سے بمقابلہ پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جس کو قتل کرے اُس کے لیے کذا و کذا یعنی ایسا ایسا امر ہی اور جو کوئی اسیر کریگا کسی کو اُسکے واسطے یہ اجر ہی پھر جس وقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوئے تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہو گئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اُس خیمہ مین ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت و تاراج پر جا پڑے اور ایک در پی طلب دشمن تعاقب کرتے چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اُنھون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہم کو تعاقب و طلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آ پڑے اور حال یہ ہی کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہگئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار و ممتاز ہین مہاجرین و انصار مین سے کہ اُنمین سے ایک بھی آپ کی خدمت سے جدا نہ ہوا اور ماورائے اُن کے کثرت مردم کی بہت ہی اگر مال غنیمت سارا آپ ان سب کو دیدیوین گے تو آپ کے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ رہے گا اور حال یہ ہی کہ اسیر و قتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہی اور مترجم کہتا ہی کہ اخیر کلام معاذ سے مراد یہ ہی کہ ہر گاہ سر بہا اسیرون کا اور رخت و ساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہی وہ ہی لوگ پاوین گے جو حکم مین من قتل قتیلا و من اسر اسیرا کے ہین یعنی جنھون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے اُن اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نہ بچے گا چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا پس حق تعالے نے یہ آیہ نازل

فرمایا یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول یعنی دربارۂ مال غنیمت کے لوگ تجھ سے
سوال کرتے ہین تو اُن سے کہدے کہ غنیمت مال خدا اور رسول کا ہی آخر الامر جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت
سے اُنکو کچھ وصول نہوا تو بعد اُسکے حق تعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول
یعنی تم لوگ آگاہ ہو اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اس کا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ
بعد نزول اس حکم کے رسول خدا صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے
بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت سے **روایت** کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال
مال واسطے خدا اور رسول کے سپرد کردیا یہان تک کہ اُس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس
نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی واعلموا انما غنمتم من شیٔ فان للہ خمسہ رسول خدا صلعم نے
بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا اُس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے واسطہ
رواۃ کے عکرمہ سے **روایت** کی ہی اُس نے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باخود ہا اختلاف کیا یعنی
آپس مین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہی لے لی جاوے
اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اُس مین سے کسی کے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اُسوقت
اہل شجاعت یعنی لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص ہمین لوگ پا دینگے اور سواے ہمارے
اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنی جنکو یاراے جنگ نہ تھا نہ ملیگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنھون نے لوگون کی حمایت کی کیا اُنکو آپ حصہ برابر اُن لوگون کے دینگے جو ضعیف
و عاجز قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روئے تم لوگ فیروزمند و
ظفریاب نہین ہوتے مگر اپنے انھین ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبدالحمید
بن جعفر نے انھون نے کہا مین نے موسیٰ بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارۂ اسیران
مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ قتیلے کے اور درباب انفال غنیمت کے کس طرح حکم کیا تھا اُنھون نے کہا اس روز
نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسی کو قتل کیا ہو اُسکا رخت وساز اُس قاتل کیلئے ہی
اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اسی کا بندی ہی یعنی اُس قیدی کا سربہا اُسی شخص کے واسطے ہی پس ہر قاتل کو
اُسکے قتیل کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب
درمیان مردم اُسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبدالحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت وساز ابی جہل
کا کس کو ملا انھون نے کہا ہمارے نزدیک اُسمین اختلاف ہی چنانچہ بعض نے کہا کہ اُسکا اسباب معاذ بن

عمرو بن الجموع نے لیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات کی کس نے خبر دی یعنی تو نے کس سے سنا اُنھون نے کہا جس نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اسباب حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اُسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہی اور جس شخص نے پانا ابن مسعود کا نقل کیا تو اُس روایت کو مجھ سے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا اور راویون نے کہا ہی کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اُس کا یہ سب علی علیہ السلام نے لے لیا اور سلاح عتبہ کا حمزہ رضی اللہ عنہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو ملی یہانتک کہ انکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے محمد بن سہل بن حثمہ سے روایت کی اُنھون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا جملہ قیدی اور تمام رخت وساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہی سب انھین کو پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور اسباب قتیلون کا محض اُن قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنھون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہی کہ جو کچھ جنکے لئے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اُنکو سپرد کیا اور اُسی عرصہ مین جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم برابر تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اُسپر جو شخص مہتمم مقرر ہوا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور واقدی نے دوسری روایت مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا (اور سیر ایک گھاٹی ہی کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا خباب بن الارت کو کیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہی کہ جب مال غنیمت جمع ہوا اس مین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ ملا اور کتنون کو دو دو اونٹ اور کسی کو صرف قسم فرش اور مال غنیمت کے تین سو سترہ بخش ہوے تھے اور بدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار اُن کے چار حصے لگے یعنی دوہرا حصہ اور اٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اُنکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ سب مستحق حصہ بدر تھے اُن مین سے تین شخص مہاجر تھے جن مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین ایک تو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم انکو پاس رقیہ اپنی دختر کے چھوڑ آئے تھے کہ وہ بیمار تھین اور اُنھون نے وفات پائی جس دن کہ زید بن حارثہ مدینے مین خبر فتح لائے تھے اور دوسرے طلحہ بن عبد اللہ اور تیسرے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ اُن دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المردہ کنارہ دریا کے واقع ہی اور درمیان

حوراء اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہی اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ بُرد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک بردبارہ میل کا ہوتا ہی اور انصار مین سے ایک ابولبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اُنکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اُنکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ انکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑ گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہوگئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور تردی ہی کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا تھا وحالانکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے فراغ ہوا تو حضرت نے فرمایا سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اُسکو اسمین رغبت بہت تھی اور یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون سے بیعت جہاد لی ہی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جاکر انکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین انکو سانپ نے کاٹا تھا اسوجہ سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو اُنکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کے لیے بھی حصہ لگایا گیا اسلیئے کہ وہ بدر چلنے کی تیاری کر چکے تھے دفعۃً بیمار ہوگئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مرگئے اور اُنھون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنی دربارہ حصہ اپنے واسطے اہل وعیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ سب چار آدمی ہین کہ اُنکے بارہ مین اجماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہی جیسا اُن آٹھون پر اتفاق ہی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید پدر یعقوب سے **روایت** کی ہی کہ ہر آئینہ رسولخدا صلعم نے جو وہ قتیلونکا بھی سہم جو بدر مین شہید ہوئے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھ سے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جس وقت رسولخدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہم نے اپنے والد کا بھی سہم پایا کہ اُسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبد المنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن ابن عدی لے آئے تھے اور تعداد اُن اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوئے ایک سو پچاس اونٹ تھے اُنپر آدم یعنی ادیم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اُس دن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اُس اسباب غنیمت مین جو اُس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر بچیدہ تھی سُرخ رنگ وہ گم ہوگئی تھی تو بعض نے مسلمین مین سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنی وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسولخدا صلعم نے لیا ہو پس اس بات پر حقتعالیٰ نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ الی آخرہ یعنی نبی کے سیلیے یہ بات سزاوار نہین ہی کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اُس وقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہی تب حضرت نے اُس آدمی سے پوچھا اُسنے انکار کیا کہ مین نے
ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت علیہ السلام نے حکم کیا
تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اُس وقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ فلان شخص کے حق
مین استغفار کیجیے اور اُس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا
دَعُونَا عَن اَبِی خُبثٍ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خبث سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے معاف کرو اور
لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور بعضے
کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور
میرے دو گھوڑے کا بھی حصہ دیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اس روز گھوڑے کا بھی حصہ لگایا
اور ایک حصہ اُسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابوعفیر محمد بن سہل سے روایت
کی ہی اُنھون نے کہا کہ روز بدر ابوبردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر وہ
انکھین کے سہم مین آیا اور اس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتھ لگین اور بہت سے ہتھیار اور
سواریان ہاتھ آئین اور انھین ناقہ ابوجہل کا بھی تھا کہ انکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور
اکثر اُسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اُسکو ہدی کعبہ کردیا اور بعد ازان ان دونون
مشرکین نے اس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اُسکو نامزد ہدی کعبہ
نکردیا ہوتا تو البتہ مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا
اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباسؓ سے اور دوسری طریق مین سعید ابن المسیب سے روایت
کی ہی اُن دونون نے کہا کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج
کی تھی اور جس تلوار سے حضرت نے روز بدر جہاد کی اُسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اُنھون نے
وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور واقدی نے بواسطہ
ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان سے روایت کی ہی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا
تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتھ مین نہ تھی اور اول تلوار جو حضرت نے باندھی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ
روز بدر غنیمت سے ہاتھ آئی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے روایت کی ہی
کہ جب روبرو ابو اسید کے ذکر ارقم بن ابی ارقم کا آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اُس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہی جو
کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا کیا ہی اُنھون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین جو کچھ لوٹ
مین پایا ہی وہ سب پھیر دیوین یعنی حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی

داخل کردے اور اس کا نام مرزبان تھا اور اُسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ
ارقم نے رسول خدا صلعم سے اُسی کو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تو انکار نہین کرتے
تھے چنانچہ وہ تلوار اُنہی کو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا بقیع گھر سے باہر نکلا تو اُسکو غول بیابانی نے
اٹھالیا اور اپنی پیٹھ پر لاد کر اٹھا لیگیا اور درمیان اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اُس زمانے مین
غیلان بھی تھے اُنھون نے کہا ہان اُس وقت تو تھے مگر اب ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم
ملا تو میرا بیٹا اُسکو دیکھکر خوش ہوا اور اُن سے رو کر استغاثہ کیا اُنھون نے پوچھا تو کون ہی غول بولا اُسکو مین نے
اپنی گود مین پالا ہی اور وہ غول اس سے بازی کرتا تھا اور لڑکا اُسکو جھوٹا کہتا تھا پس ارقم نے اُسپر کچھ التفات نہ کی
اور پھر ایسا ہوا کہ وہ میرے گھر سے گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اُنھون نے اُسکو پکڑا اور
اُس پر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب مدینے پہونچے تو گھوڑا اُن سے چھڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس
عذرخواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے چھڑا کر بھاگ گیا پھر مین اُسکے پکڑنے پر قادر نہوا اور **واقدی** نے بواسطہ
رواۃ کے سعد بن عامر سے **روایت** کی ہی کہ روز بدر مین نے تلوار عاص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی
حضرت نے مجھے عطا کی اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ
جو چند غلام مملوک بدر مین حاضر ہوئے تھے اُن کو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام
تھے ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبد الرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا
صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اُن تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اس
قدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا نہ پاتے اور **واقدی** نے بواسطے رواۃ کے
بدر عامر سے **روایت** کی ہی اُنھون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اُسکی رگ عرق النسا کٹ
گئی پھر مین نے اُسکا پیچھا کیا اُسکے نشان خون پر یہانتک کہ مین نے اُسکو پایا اس حال مین کہ مالک بن دخشم نے
اُسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اُسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہی کہ مین نے اسکو تیر مارا ہی اور مالک
نے کہا یہ قیدی میرا ہی کہ مین نے اُسکو گرفتار کیا ہی مگر رسول خدا صلعم نے اسکو ان دونون سے خود لے لیا
آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اُس کے بھاگ جانے کا
شور کیا اور اُس کی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود
آنحضرت صلعم نے اُسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عاصم سے **روایت**
کی ہی اُنھون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیاز نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اُسکا نام معبد بن وہب
تھا اور وہ سعد بن لیث سے تھا اور اُس عرصہ مین عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اُنکو دربارہ

قتل قیدی کے تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جس کے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر معبد ابن وہب اسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر بولا ای عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہم پر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہی لات وعزے کی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا مسلم فرمانبردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام کرتا ہی وحالانکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہی یہ کہکے اسکو ابی بردہ سے لے لیا اور اسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا کہ خود ابو بردہ نے اسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت** کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اسکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکر دنہین تو سارے اسیرون کو جو تمھارے پاس قید مین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روایت کے یحیی بن ابی کثیر سے **روایت** کی ہی انھون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو زور چھین نہ لیوے اسلیے کہ اسکو قتل کرے اور جس وقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا یعنی بلکہ مارا جانا اُن قیدیون کا گوارا تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ای عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق گذرا عرض کی ہان یا رسول اللہ البتہ یہ مجکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا لہذا مین نے چاہا کہ خدا تعالی ان مشرکون کو ذلیل وخوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہا دین اور اُس روز نضر بن الحارث کو مقداد نے اسیر کیا تھا جس وقت رسول خدا صلعم بدر سے نکلکر بمقام اُثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کیے گئے اُسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کیطرف نظر کی اور دیر تک اُسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث ایک شخص سے جو اسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا کہ واللہ محمد مجکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ ان کی آنکھون مین مجکو اپنی موت نظر آتی ہی اُس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہی مگر تجھپر رعب غالب ہی تب نضر نے مصعب ابن عمیر سے کہا ای مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھ سے ازروے صلہ رحم کے قریب تر ہی تو اپنے صاحب یعنی محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کرین اسیطرح میرے ساتھ بھی اور اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کریگا مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون تو وہ ہی کہ درباب کتاب اللہ ودربارۂ نبی صلعم ایسا ایسا یعنی بد وناسزا کہتا تھا اُسنے کہا ای مصعب تو ایسا کچھ کر کہ میری قوم مین سے جو امر کسیکے واسطے کیا جاوے وہ میرے لیے کیا جاوے کہ اگر وہ سب قتل کیے جائین تو مین بھی قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو بہت ستاتا تھا اصحاب نبی صلعم کو اُس نے کہا آگاہ ہو ای مصعب مگر اسطرح تجکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نہ کیا جاتا مصعب نے

کہا داللہ ہر چند مین تجکو سچا نہین جانتا ہون ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی مین مثل تیرے ہون کہ تیری حمایت
کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ قیام کو بعد تمھارے خروج و نقض عہود کے
تب مقداد بولے کہا یہ میرا قیدی ہی آنحضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اُسکو قتل کر اور فرمایا اللھم اغن المقداد
من فضلك یعنی خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابیطالب علیہ السلام نے نضر بن الحارث کو
درحالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے شاید مراد اوسکی
علی بن ابیطالب سے ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ انکے دندان پیشین کھینچ اوڑا لیے تا زبان اُسکی جو باہر نکل رہیگی تو
اُسکو پھر قدرت باقی نہ رہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ نہ بیان کر سکے حضرت نے فرمایا کہ مین اُسکے تئین اس قسم کی عقوبت
یعنی قطع اعضا نہ کرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہی کہ وہ
کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو تجکو ناگوار نہو گا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آنحضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل
کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اُسکو سن رہا تھا پس جس وقت
یہ خبر یعنی کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اشھد انك رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک
تو رسول خدا ہی مراد حضرت عمرؓ کی اُس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی لعلہ یقوم مقاما
لاتنکرہ یعنی وہ کھڑا ہوگا اُس مقام پر جو ناگوار نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا
مکہ مین پڑھتا ہوا خطبہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مین اور علی علیہ السلام دربیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیلؑ
روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالی نبی صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ انکو قتل
کرین خواہ ان سے سر بہا لیوین تو اتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سر بہا لیا جائیگا سال آیندہ شہید ہونگے
تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا کہ یہی جبرئیلؑ آئے ہوئے ہین اور دربارہ اسیرون کے
تمھین اختیار دیتے ہین خواہ انکی گردنین مارین خواہ انسے بہاے سر لیوین تو دین صورت شہید ہونگے سال آیندہ
تم مین سے بعدد انھین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اُس سے
اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنی فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی
تو یہ ہی کہ توسع درفاہ حال حاصل ہو گی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آنحضرت
صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سر بہا لینا اسیرون کے قبول کیا ولیکن سال آیندہ یعنی جنگ احد
مین اصحاب مین سے اُسقدر شہید ہوئے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے
کہ جب اسیران بدر محبوس ہوئے تھے تو ان بندیون کی حراست پر شقرانؓ مولی رسول خدا کے مقرر ہوئے
و چونکہ مسلمین اکثر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو ان لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب اُن قیدیون نے

کہا آیا کاش ہم جانے پاتے ابوبکرؓ کے پاس تو اُسکو پاس صلہ رحم ہی قریش کا ساعی ضرور ہوتا اور اُس سے برگزیدہ تر نزدیک محمدؐ کے ہم کسی کو نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکرؓ کے نزدیک بھیجے گئے اور ابوبکرؓ اُنکے پاس آئے تو اُن لوگون نے کہا ای ابوبکرؓ ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قرابت اور قرابت دار ہین تو ہماری سعی مین کلام کر اپنے صاحب یعنی نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ ہم پر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سربہا لیوین، ابوبکرؓ نے کہا اچھا انشاءاللہ تعالی مین خیر مین کوتاہی نہ کرونگا پھر ابوبکرؓ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطابؓ کے بھیجو کہ بیشک وہ ایسا ہی شخص ہی کہ ہر آئینہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو باور نہین ہی کہ وہ تم پر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تم سے سد مفاسد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آئے وہ اُنکے پاس تب اُن قیدیون نے وہی کلام اُنسے کیا جو کچھ ابی بکرؓ سے کیا تھا تب حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ مین کوتاہی نہ کرونگا شر کرنے سے تمھارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو دیکھا ابوبکرؓ کو اور لوگون کو گرد آنحضرت صلعم کے اور ابوبکرؓ ملائم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اُنکے غضب کو قیدیون سے فرو اور کم کرتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش آپ کی قوم ہین انمین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اُنکے دور والے بھی اور ون کی نسبت آپسے قریب ہین انپر احسان کیجیے اور اُنکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے اُنسے تا نجات دیوے اُنکو خدا الطفیل آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے اُنسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہی کہ حق تعالی متوجہ کر دیوے اُنکے دلون کو بعد ازان اُٹھ کھڑے ہوے ابوبکرؓ اُس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے کچھ جواب ابوبکرؓ کو نہ دیا تھا کہ آئے عمرؓ اور بیٹھے اُس جگہ جہان پہلے ابوبکرؓ بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا صلعم یہ سارے اسیر دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپ کو قتل کیجیے اُنکو کہ یہ سرغنۂ کفر اور پیشوایان ضلالت ہین حق تعالی ان کے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہ عمرؓ کو بھی کچھ جواب ندیا پھر رجوع کی ابوبکرؓ نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے مان باپ یہ لوگ آپ کی قوم ہین انمین آبا و ابنا و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اُن کے دور والے بھی جسکی اگلی قرابت تھی آپ سے ہین پس احسان کیجیے اُن پر اور امان دیجیے اُنکو یا سربہا لیجیے اُن سے کہ یہ آپ کے اصل یگانہ آبائی اور آپ کی قوم مین آپ اول قائلین اُنکے نہو جیسے حق تعالی اُن لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہی اس سے کہ اُنکو ہلاک کرے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات مین بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نہ فرمایا پس ابوبکرؓ ایک کنارے اُٹھ گئے پھر اُٹھے عمرؓ اور بجاے ابی بکرؓ جہانسے وہ اُٹھ گئے تھے آبیٹھے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کیا انتظار کرتے

ہین اُن لوگون کے بارہ مین اُنکو قتل کیجیے حق تعالیٰ بسط دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا
ہین کہ تکذیب کی آپ کی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور جلا وطن کیا آپ کو یا رسول خدا مومنون کو انکے مارے
جانے سے خوش دل کریگا اگر یہ لوگ قادر ہوتے اس طرح سے ہمپر تو کبھی نہ کوتاہی و کمی کرتے ہمارے قتل مین بس آنحضرت صلعم نے
سکوت کیا اور کچھ جواب ندیا چنانچہ عمرؓ وہان سے اُٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکرؓ نے اور کلام
کرنے لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پھر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکرؓ کنارے ہو رہے پھر اُٹھے
عمرؓ تیسری دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے پھر بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا
رسول خدا صلعم نے اور داخل ہوے اپنے مکان مین اس مین تھوڑی دیر توقف کرکے پھر برآمد ہوے اور لوگ در بارۂ قیدیون
کے خوض و غور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہی جو ابوبکرؓ نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہی جو عمرؓ کہتے
ہین چنانچہ جب رسول خدا صلعم برآمد ہوے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنی ابی بکرؓ و عمرؓ کے
اُن دونون کو تو بجاے خود چھوڑو کیونکہ اِن دونون کے لیے مثل ابی بکرؓ کی مثل میکائل کی ہی کہ وہ نازل ہوا کرتے
ہین زمین پر تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لاتے ہین اور انبیا مین مثل ابی بکر رضی اللہ عنہ کی مثل ہی ابراہیم
کی کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل و شیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اُن کی قوم نے جب ان کے
لئے آگ کو مشتعل کیا اور اُنکو اُسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نہ کہا اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ
یعنی تف تم پر اور اُسپر جس کو سواے خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اُس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا
فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی جس نے میری پیروی کی وہ مجھی مین سے ہی یعنی وہ میرا ہی
اور جس نے میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہی اور مثل ابی بکرؓ کی مثل عیسیٰؑ کی ہی کہ وہ اپنی امت کے
حق مین خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنی ان لوگون
پر عذاب کریگا تو یہ تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئینہ تو بڑا حکیم ہی اور مثل عمرؓ کی ملائک مین ہی
مثل جبرئیلؑ کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب و قہر خدا کے لیے ہوے اور بر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمرؓ کی مثل
ہی نوحؑ کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اُنھون نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ
الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنی خدایا نہ چھوڑ روے زمین پر اُن کافرون مین سے کسی کو بسنے والا بس نوحؑ نے ایسی بددعا کی
اس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کردیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسیٰ کی جب کہا اُنھون نے رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنی اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال اُنکے
مالون کو جو باعث اُنکی سرکشی کا ہی اور سختی ڈال اُنکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جبتک نہ دیکھینگے عذاب
دردناک بعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئینہ تمھارے یہان ناداری و محتاجی ہی پس ہرگز نہ چھوٹے گا ہم

تم سے کوئی شخص اُن قیدیون سے مگر سر بہا دینے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعودؓ نے یا رسول خدا صلعم سوا ے سہیل بن بیضا کے یعنی یہ شخص مستثنیٰ کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے کہ سہیل وہم ہی راوی کا کیونکہ وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہی حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہی سہل کا جسکا ذکر ابن مسعودؓ نے کیا اور کہا) کہ مین نے اُسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا کہ کبھی نہین گذری تھی مجھ پر کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر مجھ پر اُس گھڑی سے ہو چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ مجھ پر آسمان سے پتھر گرین اس واسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین نزد خدا اور رسول پس رسول خدا صلعم نے سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنی آنحضرت صلعم نے بقول عبد اللہ کے اُسکو مستثنیٰ کیا تب عبد اللہ نے کہا کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھ پر نہین گذری کہ ٹھنڈی ہوئی ہو آنکھ میری زیادہ اُس ساعت سے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یعنی دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالیٰ ہر آئینہ سخت کر دیتا ہی دلون کو اپنے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ سے بھی سخت تر ہو جاتا ہی اور حق سبحانہ نرم کر دیتا ہی دلون کو اپنے امر مین یہانتک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہی پھر قبول کیا رسول خدا صلعم نے سر بہا ان قیدیونسے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب روز بدر کے نجات نہ پاتا کوئی عذاب سے سواے عمرؓ کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیے جاوین قیدی اور فدا نہ لیا جاوے اُنسے **واقدی** نے کہا مجھے بیان کیا جبیر نے اُسنے نقل کی زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا تو مین اس قوم ناہنجار کے تئین اسی کو بخشتا اور واسطے مطعم بن عدی کے اجرت تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسوقت پھر اتھا وہ طائف سے کہا **راوی** نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیر نے سعید بن المسیب سے کہا کہ اُسنے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر اسیرون مین ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد رہا کیا اُسکو حضرت صلعم نے تب اوسنے کہا میری پانچ بیٹیان ہین اُنکے پاس کچھ نہین ہی کچھ اُنکو مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ عطا کیا اُسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نکرونگا آپ سے اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس رخصت کر دیا اُسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اُسنے کہا مین نے محمدؐ سے عہد و میثاق کیا ہی کہ مین اُنسے کبھی مقاتلہ نکرونگا اور نہ اُنپر لوگونکو جمع کرونگا کبھی کہ مجھ پر اُسنے احسان کیا اور مجکو امان دی اور سواے میرے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہانتک کہ اُسکو قتل کیا یا اُس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میرے بیٹون کیساتھ ہونگی اور زندہ رہیگا تو اس قدر مال کثیر دونگا کہ عیال تیرے نہ کھا سکینگے پس اُس وعدہ پر ابو عزہ صفوان کیساتھ نکلا اور عرب کو بلا کر جمع کرتا تھا بعد ازان جب روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً فکر اسلام مین

لہ سیر ہوگیا اور اُسکے سوا قریش مین سے کوئی اور قید نہوا تب ابوعزہ نے کہا ای محمدؐ مین نے بخوشی اپنے خروج نہین کیا بلکہ بجبر ہمراہ قریش آیا میری بیٹیان ہین اُنکا کوئی نہین مجھ پر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے ابوعزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہم سے کیا تھا کہان ہی واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے مین جاکر اپنے منھ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمدؐ کو دوبار فریب دیا راوی نے کہا کہ فلان فلان رواۃ کثیر نے مجکو خبر دی سعید بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دوبارہ گزند نہین اُٹھاتا ہی یعنی ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکا نہین کھاتا ای عاصم بن ثابت سے اُسکو اور قتل کرپس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اُسکو کہا راویون نے حکم کیا رسولخدا صلعم نے کہ غار ہاے عمیق یعنے گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اس غار مین ڈالے جاوین سواے امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اُسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اُسکو غار مین ڈالین تو گوشت اُسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اُسکو چھوڑ دو یعنی یونہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم نے کہ مردہ عتبہ کا غار کی طرف کھینچا جاتا ہی اور یہ شخص فربہ تھا اُسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اُسکے بیٹے ابی حذیفہ کا چہرہ متغیر ہوگیا آنحضرت صلعم نے فرمایا ای ابوحذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اُسنے کہا واللہ ایسا نہین یارسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین جونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اُسکو بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جب کہ عقل نے اُسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنی ہر گاہ اُسنے اس امر مین خطا کی اور مین نے اُسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اُسکی خطا نے مجکو غیظ و غصہ مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا اور ابوبکرؓ نے کہا یارسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و رحیم تر تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اُسکو پیش آیا ولیکن مرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسولخدا صلعم نے شکر خدا کہ اُسنے منھ ابوجہل کا زیر خاک دابا اور اُسکو مٹی مین ملایا اور ہمارے دلون کو آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا ہل گئے اور رسول خدا صلعم اُنپر گشت کرتے تھے یعنی گرد اُنکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکر ان مقتولون مین سے ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہی اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون مین اُس خدا کی جسنے وفا کیا جو مجھ سے وعدہ کیا تھا اور ہر آئینہ اسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا لقولہ تعالیٰ اذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم یعنی جس وقت خدا نے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ تمہارے لیے ہی چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہی اور مال کثیر تب سب نے ارادہ مقاتلہ اور غارت مال کا کیا اُسی اثنا مین ابوجہل قافلہ قریش لیکر واسطے کمک ابی سفیان کے نکلا اسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ مقاتلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالیٰ تم سے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہی مگر نصرت ابی جہل پر بہتر ہی واسطے دفع شوکت کفار کے پھر سب مجتمع ہوے ارادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور مقاتلہ کیا ابوجہل سے نو ستر نفر اُسکے مارے گئے

اور ستر اسیر ہوئے واقعہ جنگ بدر مین **راوی** نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم لب غار پر اور آئین
سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ ای عتبہ بن ربیعہ وای شیبہ بن ربیعہ اور ای امیہ بن خلف اور ابوجہل بن ہشام آیا
تم نے دیکھ لیا کہ جو کچھ تم پر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئینہ دیکھا ہم نے کہ جو کچھ ہم سے خدا نے سچا وعدہ کیا
تھا وہ پورا کیا تم لوگ بُری قوم اپنے نبی کی تھے کہ تم نے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی اور
تم نے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری نصرت
کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا تحقیق کہ اُنکو معلوم ہوا ہی کہ جو کچھ اُنسے
خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور **راویون** نے کہا جسوقت اُس قوم نے ہزیمت پائی اور منہ پھیرا تو ہنگام
زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم فرمایا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے قبضے اور حفاظت مین
لے اور اُسکو اُٹھوا اور لدوالے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اُسکا معین مقرر کیا پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی
بعد ازان اُسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اُثیل مین پہونچے اُثیل ایک وادی ہی طول اُسکا تین میل اور درمیان اُثیل اور
بدر کے دو میل کا فاصلہ ہوا پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اُترے اور
سب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی مگر بہت خستگی نہ تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب
ہماری حفاظت یعنی امشب نگہبانی کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہی
یعنی تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کا کہ کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی
شخص کھڑا ہوا فرمایا تو کون ہی اُس نے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا
ہوا فرمایا تو کون ہی اُس نے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ جب
تنہا ذکوان بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے
ہوئے تھے اُس نے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی
کرے پس اُس رات کو اُسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور **راوی**
نے کہا بعض کا یہ بھی قول ہی کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اُثیل مین تو جس وقت ایک رکعت حضرت نے
پڑھی تبسم کیا اور بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے اُنکے
شانون پر گرد تھی اُنھون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش وگرد آوری قوم مین مصروف تھا اور کہا **راوی** نے کہ جس وقت
قتال اہل بدر سے فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پر جسکے بال گوندھے
ہوے تھے سوار تھے اور وہ مادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا ای محمد حق تعالی نے مجھے آپ کے پاس بھیجا تھا اور حکم کیا
تھا کہ تا رضا آپ کی آپ سے جدا نہ ہون آیا آپ راضی ہوے فرمایا ہان مین راضی ہون اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے

بمقام عرق طبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کے تیئن
جس کو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے یہ سُنکے عقبہ کہنے لگا واویلا ای گروہ قریش ان لوگون مین سے جو
یہان موجود ہین مین کس بات پر مارا جاتا ہون حضرت صلعم نے جواب دیا اس واسطے تو قتل کیا جاتا ہی کہ تو عداوت رکھتا ہی
خدا اور رسول سے اُسنے کہا ای محمدؐ آپ کا احسان بہت بڑا ہی میری قوم مین سے جو کچھ کسی کے ساتھ کیا جاوے
وہی میرا بھی حال کیجئے اگر اُنکو قتل کیجئے تو مجھے بھی قتل کیجئے اور اگر اُن پر احسان کیجئے تو مجھپر بھی احسان کیجئے اور اُن سے
سربہا لیجئے تو مین بھی ایک اُن مین سے ہون ای محمدؐ میرے لڑکون کا کفیل کون ہو گا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا ای عاصم
اُسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اُسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اُس مقتول کی طرف خطاب کر کے فرمایا
کہ واللہ تو بڑا بد ذات آدمی تھا مین نہین جانتا ہون کسی کافر کو ایسا منکر خدا اور رسول و منکر کتاب خدا اور ایسا
موذی نبی اللہ کا ہو پس مین شکر کرتا ہون اُس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھون کو ٹھنڈھا کیا تیرے قتل سے
اور جب لوگ فروکش ہوئے بمقام سیر شعب جو حد صفرا مین واقع ہی تو رسول خدا صلعم نے اُس مقام مین تقسیم غنائم
کی درمیان اپنے اصحاب کے راوی نے کہا ہی کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیر نے کہ جب زید بن حارثہ و عبد اللہ
بن رواحہ اثیل سے چل کر خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحیٰ یعنی
پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور یہ دونون اپنے گروہ مین سے آگے تھے اور جدا ہوا عبد اللہ زید سے بمقام
عقیق اور عبد اللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوے ندا کرنی شروع کی کہ ای گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم
کی اور قتل مشرکین اور اُنکے اسیر ہونے پر کہ مارے گئے دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابو جہل
اور قتل ہوے زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف اور منجملہ اسیرون کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا قید ہوا
اور وجہ لقب یہ ہی کہ اُسکے دندان پیشین دراز تھے مثل درندون کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن
عدی نے کہا کہ مین نے عبد اللہ کے پاس جا کر بطریق سرگوشی کے کہا کہ ای ابن رواحہ جو تو کہتا ہی کیا یہ سچ ہے اُسنے
کہا ہان واللہ سچ ہی اور کل صبح کو انشاء اللہ تعالیٰ رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اُنکے ساتھ قیدی بھی بندھے
ہوے ہونگے بعد ازان عبد اللہ بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہی جہان عمرو بن عوف
وخطمہ و وائل نے اپنے منازل بنا لیے ہین پس اُسنے اُنکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابو جہل
فاسق مارا گیا یہان تک کہ وہ لڑکے غل کرتے ہوئے بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی بسواری قصویٰ
ناقۂ نبی صلعم کے پہونچ کر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی پس جب زید مقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے
چلا کر کہا ہر آئینہ عتبہ و شیبہ دونون بیٹے ربیعہ اور دونون بیٹے حجاج کے اور ابو جہل و ابو البختری و زمعہ بن الاسود
و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت اسیر ہوے اُنمین سہیل بن عمرو جسکا لقب ذو الانیاب تھا اسیر ہوا اُسی کے

ابوالعاص

لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے کہ زید جو خبر عجیب لایا ہی وہ رخنہ اندازی اور فوج
بہکانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا
اسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب منافقین
مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمہارا یعنی محمدؐ اور اصحاب اُس کے سب قتل ہوے اور
اُنھین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابولبابہ بن عبدالمنذر سے کہا کہ تمہارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہوگئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہوسکتے و بتحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمدؐ کی یہ ہی کہ یہ ناقہ اُنہی کا
ہی ہم اُس کو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہی کہ وہ کیا کہتا ہی یعنی مخبوط الحواس ہی یا یہ کہ نہین معلوم کیا کہتا ہی رعب
سے یعنی خوف زدہ آیا ہی اور آیا ہی ڈرانے والا ابولبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹا کریگا اور یہود کہتے
تھے کہ زید باتین بنا کر لایا ہی اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے
کہا ای ابا جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہی اُنھون نے کہا بیٹا واللہ سچ ہی تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور
مین اپنے دل مین قوی ہوکر اُس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بدخبری رسول خدا صلعم سے مسلمین کو لرزان و ترسان کرنے
والا ہی بتحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بیشک تیری گردن مارینگے اُس نے کہا ای ابو محمد مین
یہ بات نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہی کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور
اُن پر شقران رضؓ غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے و در اصل ستر
قیدی تھے اسپر اجتماع ہی جس مین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے
ہوئے ساتھ فتح خدا کے پھر اسی طرح ملاقات کی آنحضرتؐ سے اشراف قبیلۂ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامۃ بن وقش
نے وہ کیا ہی جسکی مبارکبادی تم ہمکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون گل سرون کو جنکے سر کے بال کھنگی سال
سے گر گئے تھے پس یہ سنکر رسولخدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا ای میرے برادرزادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اُن
کو دیکھتا تو ان سے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجکو حکم کرتے تو اُنکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اُن کے کردار شایستہ کو ساتھ کردار تیرے
کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو مگر باوجود اس کے یہ لوگ بد تھے حق مین اپنے نبیؐ کے سلمہ نے کہا مین پناہ مانگتا
ہون ساتھ خدا کے غضب خدا و غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے آئے
ہین جیسے ہم نے روحا مین ابتدائی سکونت کی ہی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات کہ جو کہ تو نے اعرابی
سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنی جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہی یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اُس قوم کے کہا نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا نعماے خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس کی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین سے تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب
ابو ہند البیاضی مولی فروہ بن عمرو نے آنحضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اُسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے
خرما بریان بروغن و پرورده بماست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اُسکو نکاح دو اور
اُس سے نکاح لو یعنی مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن ابی
سفیان سے اُسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اُس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپ کی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اُس مظنہ پر نہ تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے
خیال مین یہ تھا کہ جن پر آپ جاتے ہین وہ عیر یعنی قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے
ہین تو ہرگز مین پیچھے نہ رہجاتا پس آنحضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان و فلان
راویان بسیار نے حبیب بن عبد الرحمان سے اُس نے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم کی ملاقات
کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپ کی سلامتی پر اور آپ کی ظفریابی پر یا رسول اللہ مین راتون کو جب چلتا تھا
حالت تپ مین پس اُس نے مجھ سے مفارقت کی تھی کل تک کہ مین آپ کے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے فرمایا خدا
تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوق مین اور شقوق فیما بین سفیا و ملل کے واقع
ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جاے ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اُسکے
ہمراہ کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اُسنے توقف کیا اور سہیل اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر سامنے
چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور وغوغا کیا تو لوگ اُس کی تلاش مین نکلے اور رسولخدا
صلعم بھی ایک طرف اُس کی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اُسکو گرفتار کرے وہی اُسکو قتل کرے پس اتفاقاً خاص
رسول اللہ صلعم نے اُسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اُسکے دونون ہاتھ اُسکی گردن سے باندھے
گئے اور اُس کو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے ہم کہ مدینے مین پہونچے اور اسامہ بن زید
واسطے ملاقات کے آئے راوی کہتا ہے کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب اسامہ بن زید
واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اُسوقت آنحضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ پر سوار تھے تو اسامہ کو
اپنے آگے بٹھالیا اور سہیل کے ہاتھ اُسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف دیکھا تو عرض کی یا
رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ وہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو محمد نے اُسکو
عبد الوہاب نے اُس سے کہا ہم سے حدیث بیان کی واقدی نے اُسنے کہا مجھسے عبد الرحمان بن عبد العزیز نے
عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُس نے یحیی بن عبد الرحمان بن زرارہ سے اُسنے کہا داخل ہوے رسولخدا صلعم مدینہ مین
اور جس وقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفرا کے یہان ماتم داری مین عوف و معوذ کے تھین

اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو ہم
لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اُسی جا پر رسول خدا صلعم بھی آپہونچے
تھے اور یکایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین اُس گھر کے کنارے آگیا ہے واللہ جس وقت
مین نے اُس کے ہاتھ بندھے ہوے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہتی ای ابو یزید تم نے آپ اپنے
ہاتھ بندھائے کیون اچھی موت نہ مرے یعنی لڑکر کیون نہ مرگئے کہ آرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف نہین تھا الا
مگر جب رسول خدا صلعم نے جانب اُس بیت سے کہ ای سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنی تو آمادہ حرب
کرتی ہے خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اُسکی جس نے آپ کو حق مبعوث کیا اگر مجھکو قدرت حاصل ہوتی
جس وقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ باندھے ہوے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اُسنے کہا مجھسے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم نے اُسنے کہا کہ خالد
بن ہشام بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ زوج مناحۃ آل عفرا کے تھین
یعنی ماتم داری مین عوف ومعوذ کی اُس وقت کسی نے اُن ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین
قیدیون کے پاس مگر اُن سے کچھ کلام نہین کیا یہانتک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اُس وقت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو قیدی مین آئے ہین
چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اس لئے کہ مین اُنکی مہمانی کرون اور اُنکی تیمارداری وسر براہی کرون اور
پریشانیون سے اُنکی خاطر جمع کرون وحالانکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہانتک کہ آپ سے اجازت حاصل
کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان باتون مین کوئی امر مجھکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو کر
واقدی نے کہا مجھسے محمد بن عبداللہ نے زہری سے اُسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسارى خيرا
یعنی قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ
تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالی اُن کو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا
یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنی جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تو وہ لوگ
مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اُن کے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اُنکے زاد راہ
تھے یہانتک کہ اُنمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا البطریق حصہ آجاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دے دیتا تھا اور اسی
طرح ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اُسی کے بیان کیا اور مزید برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اپنے اوپر لادے چلتے تھے
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبدالوہاب نے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اُس سے واقدی نے
اُس سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے کہ لائے گئے تھے قیدی ایک روز پیش از تشریف بری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اُسی روز آخر وقت آتے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوے
تھے یعنی جس روز پہلے آنحضرت صلعم پہونچے اُسی دن آخر روز قیدی آئے اور راوی کہتے ہین کہ جب قریش
بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوے تو کچھ لوگ جو اُنسے پیچھے رہ گئے اُنہین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہاے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ آپس مین اشعار پڑھتے تھے اور
باتین کیا کرتے تھے اُسی عرصہ مین ان لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص باواز بلند اشعار مین گاتا
ہی اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہی مضمون اشعار کا یہ ہی کہ حنیفون یعنی مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین ڈالین اور دکھلائین
کہ اُس سے ارکان وایوان کسرائے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے اُس سے سخت جبال
اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین اور زنان حرۂ
بیوہ سر برہنہ ہو کر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے راوی کہتا ہی کہ اُن اشعار کو میرے سامنے عبد اللہ بن ابی
عبیدہ ابن محمد ابن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اُن نوجوانون نے جب آواز سُنی اور کسی کو نہ دیکھا تو وہان
سے اُس کی تلاش مین نکلے جب کسی کو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہانتک کہ مقام حجر کے
مقابل ہوے وہان چند مشائخ کو پایا کہ اُنمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنی افسانہ خوان تب ان لوگون نے انکو
اُس خبر سے مطلع کیا اُنھون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہی کہ بتحقیق محمدؐ اور اصحابؓ اُسکے موسوم بحنیفہ ہین اور
وہ لوگ اُس روز تک اسم حنیفہ نہین جانتے تھے پس اُن جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا باقی نہ رہا
جو یہ بات سنکر مبتلاے شدت تپ نہ ہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان بن
حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اُنکے مقتولین کی وہان لائے اور اُن لوگون کو ماجرائے قتل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ
سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے گئے راوی نے کہا کہ صفوان بن امیہ نے
جو مقام حجر مین بیٹھا تھا کہا کہ یہ شخص یعنی حیسمان جو کلام کرتا ہی نہین جانتا ہی یعنی مجنون ہی بھلا اُس سے میرا حال تو پوچھو تب
لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہی اُسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین ہی اور مین نے اُسکے
باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث اسیر ہوے
لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہوے اُسنے کہا مین نے اُن دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہی اور راوی نے کہا کہ جب نجاشی کو کے مین خبر قتل قریش اور بشارت فتح پہونچی اور حق تعالی نے
اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا بعد ازان
جعفر بن ابی طالب اور اُن کے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہی کہ بدر کدھر ہی اُن لوگون نے
اُس کو اُس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اُس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اُسکے حوالی مین

بھیڑین چرائی ہین کہ وہ بعضے نہر کی ترائی مین سے ہی ولیکن مین نے چاہا کہ تمسے تشبہ کرون بتحقیق ہم پہونچاؤن بتحقیق کہ حق تعالی نے اپنے رسول کو نصرت دی ہی بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سیاہیان ہمراہی نے کہا خدا اصلاح کرے بادشاہ کی یعنی آپ کی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہی تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ وہ کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اُسنے کہا مین اُس قوم مین سے ہون کہ جب اُن کیلیے حقتعالی کوئی نعمت مہیا کرتا ہی تو وہ تواضع و فروتنی زیادہ کرتے ہین و بنابر بعض قول کے اُسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے اور جب قریش نے مکے مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب انکین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ ای گروہ قریش تم اپنے مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اُنپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اُنپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرین جزع و فزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اُنپر نوحہ کرو گے اور اشعار پڑھکر روؤ گے تو یہ بات تمھارے غیظ و غصہ کو زائل کردیگی پس مین بوجہ عداوت محمدؐ اور عناد اُسکے اصحاب کے یہ کلام تمھارے ساتھ کرتا ہون و علاوہ اگر محمدؐ اور اُس کے اصحابؓ کو خبر تمھارے نوحہ و بکا کی پہونچے گی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی انکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہی تم بدلہ خون کا لو گے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہی جبتک کہ پھر محمدؐ سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا انپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین و منافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود و منافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنی بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کردیا درمیان کفر و اسلام کے لوگون نے دونون امر مین تمیز حاصل کی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہی یعنی آنحضرت صلعم کہ ہم اس کو منصف بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اُسکا اٹھیگا وہ غالب ہی گا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا بہتر رہنے بالاے زمین سے یعنی اس زندگی سے مرنا بہتر ہی کیونکہ یہ قریش جو بزرگ ترین خلائق اور سرداران مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن و امان تھے مبتلاے مصائب ہوے و بعد ازان کعب مکے کو چلا گیا اور مطلب بن ابی وداعہ بن ضبیرہ کے یہان اترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے کہنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات کہے جنکا مضمون یہ ہی کہ چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور کہی واسطے قتل بدر کے شور و شیون واشکباری ہی کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے کہ باعث غضب اُنکے یعنی شماتت مسلمین سے ہر آئینہ کعب ابن اشرف جزع کرتا ہی لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جس وقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کل یعنی کل اہل زمین کو ہلاک کرڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی مجھے خبر ہوئی ہی کہ حارث بن ہشام لوگون مین مصروف بامور خیر ہی اور لوگون کو

جمع کرتا ہی تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی نہین کرتا ہی اور بدستور قدیم کے
مکر بڑا دلیر ہ واقدی نے کہا ان ابیات کو عبد الرحمان بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ
بھیجا تھا کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے
اور اُسکو ابیات کعب اور اُسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکہ مین مقیم ہی پس حسان نے ہجو اُسکی اور اُنکی
جو اُسکے پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جبکہ اُسنے اُن ابیات کو کہ مین بھیجا تھا تو وہ لوگ
اُس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرے اور چھوکریان جو اُن لوگون کے پاس آتین اون ابیات
کو مکہ مین پڑھتی تھین بعد ازان لوگون نے اُسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر ایک مہینے نوحہ خوانی
کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جس مین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سرون کے بال نوچ
ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسی کا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا
تھا تو لوگ اُسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے۔ اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈالدیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلب کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق
مین تھا اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روئے مگر قریش اُسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک
دن درمیان دیگر لینے غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشۂ شراب میرا ہمراہ لے اور مجھے لیچل اُس درہ اور راہ پر جہان
ابو حکیمہ یعنی اسکا بیٹا گیا تھا پس وہ غلام اُسکو اُس راستے پر نزدیک اُس درہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام
اُسکو شراب پلاتا تھا یہان تک کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اُسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اُڑاتا تھا اور
کہتا تھا اپنے غلام سے مخفی رکھ میرے حال کو تا قریش معلوم نہ کرین کیونکہ ہر آئینہ مین دیکھتا ہون قریش کے تئین وہ اپنے
مقتولون پر رونے کو جمع نہین ہوتے واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی مصعب بن ثابت نے عیسیٰ بن عمر سے
اُسنے عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکہ کو پھرے
تو کہتے تھے کہ اپنے مقتولون پر بکا نہ کرو کہ یہ خبر محمدؐ اور اُنکے اصحاب کو پہونچیگی تو تمام شماتت کرینگے اور اُن اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نہ بھیجو کہ وہ قوم تم سے حصول مطالب کرینگے آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس وہ
چاہتا تھا کہ ان قتلی پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اُسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنیوالی کی سُنی چونکہ
اُسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا دیکھ تو آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ یعنی زمعہ پر
بکا کرون کہ ہر آئینہ سینہ و جگر میرا جل گیا ہی تب غلام دریافت کے لئے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ یہ ایک عورت ہی

جو روتی ہی اس واسطے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا ہی پس اسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جس کا مضمون یہ ہی کہ وہ عورت
روتی ہی اس لیے کہ اُسکا شتر گم ہو گیا اور بیداری رات کی اُسکی آنکھ سونے سے منع کرتی ہی پس بکا نہ کر شتر پر ولیکن بکا کر
واقعہ بدر پر جس نے بڑے کلے والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہی تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے شیر تھے اور
بکا کر اُنکے لیے کہ اُنمین سے کسی کا نظیر و مثل نہ تھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اُنکے لیے جو بدر میں
سردار تھے بنی ہصیص و بنی مخزوم وگروہ ابو الولید سے آگاہ ہو کہ بعد ان لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہو گئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہ ہوتا تو وہ سردار نہ ہوتے اور کہا رواۃ نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہی اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اُسنے کہا ہی ای سر منڈی آیا
اُنکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اُس کے اصحاب کو پہونچے تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان
بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جب تک بدلہ قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا
مجکو حرام ہی جبتک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی ولیکن بکا
اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اُسنے حلف کہا تا واقعہ
اُحد وہ اپنی اُسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کے قریب گئی
اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنی اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا ای گروہ قریش تمھاری عقلین سبک ہو گئین اور تمھاری رایے
نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی اطاعت کی عجب ہی کہ مثل تمھارے مقتولون کے بکا کیے جاوین
یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم ترین بکا سے باوجود اس بات کے کہ غیظ تمھارا عداوت محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہی کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان ابن
حرب نے یہ کلام اُسکا سنا تو کہا ای ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اُنکے مقتولون پر منع
کی گئی ہین اور بکا نہین کرتا ہی کوئی شاعر بلکہ اُسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاویگا
اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتیلون کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار اس
وادی سے قتل کیے گئے جنکے قتل ہو جانے سے یہ وادی ویران ہی واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی معاذ
بن محمد الانصاری نے عاصم ابن عمیر ابن قتادہ سے اُس نے کہا جب مشرکین قریش مکے کو پھرے اور قتل ہوے
تھے بڑے بڑے بزرگوار اُنکے عمیر بن الوہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر بیٹھا
صفوان نے کہا قبح اللہ العیش بعد قتلی بدر یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب نے
کہا سچ ہی واللہ بعد اُنکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجھپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرنا اُسکا اپنے امکان مین

نہین پاتا اور نہ ہوتے عیال کہ ان کے لیے کچھ چھوڑنا نہ ہوتا تو البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا کہ اُسکو قتل کرون بشرطیکہ
آنکھ بھر کے اُسکو دیکھون یعنی بشرطیکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجکو یہ خبر معلوم ہوئی ہو کہ وہ بازار دمین
آمد و شد رکھتا ہو پس میرے لیے اُسکے نزدیک ایک باعث ہو کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ
صفوان اُس کی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا ای ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنی تو اس کام کو
انجام دیگا اُس نے کہا ہان قسم ہو رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہو اور عیال تیرے
میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہو کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے مجھسے زیادہ
نہین ہو عمیر نے کہا ای ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال میرے عیال کے ساتھ
ہین مجھے وسعت نہ ہو کسی شی کی درحالیکہ مین اُنسے عاجز رہون یعنی اپنے حق مین دعاے بد کرتا ہو کہ اگر مین اُن کی کفالت
سے کوتاہی کرون تو مجکو کچھ میسر نہووے اور دین تیرا مجھپر ہو پس عمیر کو صفوان نے اپنے ناقہ پر سوار کیا اور
اُسکو زاد راہ دیا اور صرفہ اُسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا عمیر کو کہ اپنی تلوار
کو تیز کر لے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہدیا کہ اس راز کو چند روز مخفی رکھیو
یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اُسکا ذکر نہین کیا تب عمیر
مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے عازم
ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ چند اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا
کو جو بدر مین اُن پر متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھکر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا
گرد اس کتے کو یہ وہی دشمن خدا ہو جس نے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب و فساد برپا کیا تھا اور قوم کو
حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اُتر کر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ
نہ ان کے یہان عدد و جمعیت ہو نہ کمینگاہ ہو پس اصحاب نے آگے بڑھ کر اُسکو گرفتار کیا واقدی نے کہا عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا
تھا اور یہ غدار خبیث ہو جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہو حضرت صلعم نے فرمایا اُسکو میرے سامنے لاؤ پس عمر گئے
اور اُسکی تلوار کا تسمہ پکڑ کر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کی حضور مین
اُسکو حاضر کیا جب حضرتؐ نے اُسکو دیکھا تو فرمایا ای عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اُسنے
کہا انعم اللہ صباحا یعنی خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالی نے ہمکو تیری تحیت یعنی تیری دعاے
خیر سے مستغنی کیا ہو تحیت ہماری سلام ہو کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہو اُسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہو حضرت نے فرمایا
حق تعالی نے اُس تحیت کو ہمارے لیے خیر جاودانہ قرار دیا ہو پس ای عمیر تو یہان کیون آیا ہو اُسنے کہا اپنے اسیرون کے

پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قیدی ہین کہ اُنمین ہم سے قرابت رکھتے ہین اور وہ ہماری اصل قوم ہین حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اُس نے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوار ونسے کیا ہمارے کچھ کام آئی روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آکر اُترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی کہ میرا قصد اور ہے سوا اسکے جو آپ کو گمان ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے تو یہان آیا ہے اُس نے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان بن امیہ سے پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط مین نے اُس سے کی تھی یعنی مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اُس سے میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے وحالانکہ حق تعالیٰ درمیان تیرے اور تیری گواہی کے حائل ہے عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تو رسول خدا کا ہے اور بیشک تو سچا ہے واشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا معبود نہین یارسول اللہ مین آپ کی وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا وحالانکہ یہ بات جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اُسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اُسکے اُسپر کسی کو اطلاع نہ تھی اور اُس نے مجکو حکم کتمان کیا تھا اُس بات کو مگر خدا نے آپ کو اُسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اُس کے کے اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنی جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے حمد ہے اُس خدا کی جو مجھے اس راہ پر ہانک لایا تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے اُس کو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اُسکو دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اُس سے بہتر تھا اور اسوقت میری نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اپنے برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اُسکے قیدی کو اُسکے لیئے رہا کر دو عمیر نے کہا یارسول اللہ مین نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنیوالا تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اُسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجئے کہ مین قریش سے مکہ مین جا کر ملون اور اُنکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اُن کو ہدایت کرے اور ہلاکت سے اُنکو نکالے پس حضرت صلعم نے اُسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینہ کی طرف سے آتا تھا اُس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کوئی خبر مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر تمکو بھول جائیگا پس ایک شخص مدینہ سے آیا صفوان نے اُس سے حال عمیر کا دریافت کیا اُس نے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر صفوان نے اور سب مشرکون نے اُس پر لعن کی اور کہا عمیر بد دین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی کلام نکریگا اور نہ اُسکو کچھ نفع دیگا اور اُس کے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اُنپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی اور

صداقت رسول خدا صلعم سے آنکو خبر دی چنانچہ اُسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا مجھے خبر دی فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نہ گیا تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو دعوت اسلام سے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اُسنے کہا مین نے اُسیوقت پہچانا تھا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گھر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے اُلٹا پھرا اسطرح جیسا نے شخص پائی تھی اور مین اُس سے کبھی اپنی جانب سے کلام نہ کرونگا اور نہ کبھی اُسکو نفع دونگا اور نہ اُسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ ای ابو وہب مگر اُسنے اُس سے منہ پھیر لیا پھر عمیر نے کہا تو ہمارا سردار سردارون مین سے سردار ہے تجھکو بتا کہ تسلیم امر پر ہم لوگ تھے کہ پتھر پوجتے تھے اور اُسکے لیے ذبح حلال کرتے تھے آیا یہی دین ہے تب مین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ یعنی مین گواہی دیتا ہون اُس خدائی کہ سوا اُسکے کوئی خدا نہین ہے وہ ایک محمد بندہ اور رسول ہے خدا کا پس صفوان نے کسی کلمہ سے اُسکو جواب نہ دیا المطعمون جنھے تقسیم کنندگان طعام تھے جنکے ساتھ قافلہ قافلہ کی روٹی مقرر تھی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے تھے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن اسد یہ تھے اور بنی مخزوم مین سے ابو جہل تھا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تھا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے تھے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تھے کہ نہین دیتا تھا کوئی بدر مین مگر وہ مقتول ہوا لیکن ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو ہمراہ روٹی کھلاتے تھے وہ سب مارے گئے راوی نے کہا ان لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اُن مین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اس سے حدیث بیان کی واقدی نے اُنھون نے کہا مجھ سے روایت کی ہشام بن عمارہ نے عثمان ابی سلیمان سے اُسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کے بوقت سر بہا لیے جانے اسیرون کے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ گیا کیونکہ مجکو ماندگی بہت پہونچی تھی یہانتک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جس وقت نماز مغرب مین سورہ والطور و کتاب مسطور پڑھنے لگے تو مین گھبرا کے اُٹھ کھڑا ہوا اور حضرت کی قرأت خوب سنتا تھا یہان تک کہ مسجد سے باہر نکلا پس وہ اول روز تھا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فدائے اصحاب اپنے کے آئے تھے یعنی واسطے سر بہا دینے عوض رہائی اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقدمہ سر بہاے اسیران پندرہ آدمی مکے سے آئے انمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پھر بعد اسکے سب

تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ کہ رسول خدا صلعم نے سربہا در کا چار ہزار درواسطے ہر شخص کے
مقرر فرمایا اور کہا راوی نے کہ مجھے خبردی فلان فلان رواۃ نے اسحاق بن یحییٰ سے اُس نے کہا مین نے
پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کس قدر سربہا مقرر تھا اُس نے کہا سربہا اُنکے اعلیٰ درجہ کا چار ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار
تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نہ تھا اُنپر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ
ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہی اُسکے پاس مال ہی اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہی
پس اس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے جس سے اول فدا لیا گیا وہ ابو وداعہ تھا اور یہ ہوا اسواسطے
کہ جب بیٹا اُسکا مُطّلب مکے سے اپنے باپ کے واسطے مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے دیکھکر اُسکو
کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نہ کر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمدؐ کو ہماری
ہلاکت منظور ہی تو وہ سربہاے اسیران مین ہم پر غلو و گرانی کرینگے پس اگر تجکو وسعت و مقدرت ہی تو تیری قوم کو وہ مقدور
نہین ہی جو تجکو ہی مُطّلب نے کہا مین نہ چلونگا جب تک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اُسنے انسے فریب کیا کہ جب وہ غافل
ہوے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہو کر نکلا اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سربہا اپنے باپ کا دیکر چھڑا لایا پس
قریش نے اُسکو اس بات پر ملامت کی اُسنے کہا مین ایسا نہ تھا کہ اپنے باپ کو اُس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑدون اور
تم لوگ سورہنے والے اور باز رہنے والے کام سے یعنی غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود رائے
ہمپر فساد ڈالنے والا ہی واللہ مین سربہا نہین دینے والا ہون عمرو ابن ابی سفیان یعنی اپنے بیٹے کا اگر یہ دہ سال بھر وہان پڑا
رہے یا چھوڑدین اُسکو محمد واللہ مین تم سے زیادہ نادار نہین ہون ولیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرون تمپر
وہ امر جو شاق ہو تم پر و حالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمھارے کے ہی

نام اُن لوگون کے جو بمقدمۂ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ ابن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے
جبیر بن مطعم اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن
ربیعہ و خالد بن الولید و ہشام بن ولید بن المغیرہ و فردہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف
و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے المطلب بن ابی وداعہ و عمرو بن قیس اور بنی ملک بن حسل سے مکرز بن حفص
بن الاخیف راوی نے کہا مجھے خبردی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
جب اہل مکہ نے بمقدمہ فداے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی
بمقدمہ سربہاے ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ یعنی حمیل جو
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سربہا بھیجا اور راوی کہتے ہین کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے زینب کو بھا کر ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور یہ جب کہ عقد ابو العاص کا ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوئے یعنی دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اُنپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمھاری رائے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینبؑ یعنی ابو العاص کو اور پھیر دو زینبؑ کو اُس کی متاع یعنی قلادہ تو ایسا کرو تب اصحاب نے کہا بہت خوب یا رسول اللہ صلعم پس چھوڑ دیا ابو العاص کو اور پھیر دی زینبؑ کو اُسکی متاع کے تیئین اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچا کر زینبؑ کو یہان رخصت کر دیوے اُسنے وعدہ کیا اور بمقدمہ فدیے ابی العاص کے بھائی اُسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینبؑ کا آیا تھا اور جس شخص نے ابو العاص کو اسیر کیا تھا وہ عبد اللہ بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا

ذکر سورۂ انفال

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو لوگون نے باہم اختلاف کیا اس طور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اُس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہین تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی دربارۂ قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا یعنی یقیناً دربارۂ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنی یقیناً دربارۂ قولہ تعالیٰ كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ یعنی جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی سے دربارۂ قولہ تعالیٰ مِنْ بَيْتِكَ راوی نے کہا یعنی مدینہ سے دربارۂ قولہ تعالیٰ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ یعنی اصحاب مین سے بعض قوم کے تئین خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہم لوگ قلیل ہین یہ خروج خلاف رائے ہی چنانچہ اس باب مین لوگون کے درمیان اختلاف بسیار واقع ہی دربارۂ قولہ تعالیٰ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ یعنی جس وقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہی پس وعدہ کیا ہی خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا کرو کہ ہم تم کو اُن سے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگون نے سقون کو پکڑا اور اُن سے خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنی اُنکا مقابلہ نہین چاہتے تھے کہ اس مین کھٹکا اور خطر ہی اس لیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش رہے و دربارۂ قولہ تعالیٰ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ یعنی خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا یعنی وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لِيُحِقَّ الْحَقَّ یعنی تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان

جنگ وغیرہ ولو کرہ المجرمون یعنی قریش اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ
مردفین یعنی بعض ملائکہ بعض کے یعنی پے درپے وما جعلہ اللہ الا بشریٰ یعنی تعداد ان فرشتون
کی جن کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی تاکہ وہ لوگ یقین کرین کہ ہر آئینہ خدا تعالی مدد کرتا ہے اذ یغشیکم النعاس
امنۃ منہ یعنی آویگی تم کو نیند جب امن پاؤ گے دشمن سے آخر پس امن کو خدا نے تمھارے دل مین ڈالا وینزل
علیکم من السماء ماء لیطہرکم بہ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنی وسوسہ
شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہ کرتے تھے ولیربط علی قلوبکم یعنی ساتھ طمانیت کے ویثبت بہ الاقدام
کیونکہ مقام وہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے اذ یوحی ربک الی الملائکۃ انی معکم فثبتوا الذین امنوا
پس ملک بصورت انسان متشکل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنی تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین
سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی ہاتھ ان کے کانپتے تھے اس واقعہ سے اور ترسان و لرزان تھے حالت
اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فاضربوا فوق الاعناق یعنے اعناق جمع عنق گردن
واضربوا منہم کل بنان یعنی دست وپا ذلک بانہم شاقوا اللہ ورسولہ یعنی جن لوگون نے ساتھ خدا کے
کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا وقولہ تعالی فذوقوہ یعنی بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار اذا لقیتم
الذین کفروا زحفا الی قولہ وبئس المصیر یعنے روز بدر جماعت فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم
یعنی بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ
رمی یعنی جس وقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہانتک کہ انھون نے حضرت کو سامنے
سے جاتے نہین دیکھا ولیبلی المؤمنین منہ بلاء حسنا یعنی نصرت خدا کی واسطے مومنین کے روز بدر یا ان تستفتحوا
فقد جاءکم الفتح قول ابوجہل اللہم اقطعنا للرحم واتانا بما لا یعرف فاحنہ یعنی اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے
اور وہ باتین ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتین پس ہلاک کر اسکو تئین وان تنتہوا یہ خطاب ہے ان
لوگون سے جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فہو خیر لکم یعنی اسلام قبول کرو وان تعودوا یعنی واسطے
قتال کے نعد یعنی واسطے قتل تمھارے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا یعنی قریش نے کہا تھا کہ ہمارے لیے
مکہ مین جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہون گے اس سے یا ایہا الذین امنوا
اطیعوا اللہ ورسولہ ولا تولوا عنہ وانتم تسمعون یعنے بلانا حضرت کا یہ آیا نازل ہوا [illegible]

کہ عتاب کیا خدا نے لوگوں کے تئیں اس بات پر کہ لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا اَمَانَاتِكُمْ یعنی باہم اتفاق و خیانت نہ کرو
اور جو چیز تمہارے سپرد ہوا دا کرو وَاعْلَمُوا اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یعنی جب کسی کے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اسکا
عظیم ہوتا ہے اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئیں غالب و منزہ سمجھتا ہے و قولہ تعالیٰ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا یعنی مخرج
و رستگاری وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ اَوْ يَقْتُلُوكَ یعنی یہ مکہ میں قبل ہجرت کے جس وقت حضرتؐ ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے
تھے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا الی اٰخر الآیۃ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ
فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ اس بات کا کہنے والا نضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالیٰ نے اسکے حق میں اس آیۃ کو یعنی اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ یعنی روز بدر
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ یعنی اہل مکہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ یعنی نماز بجا لاتے ہیں بعد ازاں اس بات
سے اعراض کر کے فرمایا وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی ہم عذاب کریں گے انکو ہزیمت و قتل بدر سے
و قولہ تعالیٰ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ یعنی یوم بدر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
الی قولہ ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ یعنی جس وقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت کرتے ہوئے واسطے اپنے قافلے کے
جسکے لوٹے جانے کا اندیشہ تھا تو فرمایا مغلوب ہونگے یعنی مقتول ہو گئے بدر میں قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ
یعنی اگر وہ لوگ ایمان لاوینگے تو احوال گذشتہ انکے بخشے جاوینگے وَاِنْ يَّعُوْدُوْا تو تم دیکھ چکے ہو ان لوگوں کو جو قتل کیے گئے بدر میں
وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ یعنی باقی نہ رہے شرک وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ کہ کھول جاویں اساءت و نابلہ کو جو یہ
دو اوثن رہتے ہیں وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
یعنی جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربیٰ کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وَمَا اَنْزَلْنَا
عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یعنی روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق و باطل کے اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا
یعنی اصحاب نبی صلعم جو نازل تھے بدر میں اور مشرکین قریش وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى تھے کہ درمیان میں ان لوگوں کے
اور وہ ریگ تھا وَالرَّكْبُ قافلہ سواران ابوسفیان کا متصل تھا دریا سے نزدیک بدر کے وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ یعنی

نے اس موقع کو اہم قرار دیا ہوتا تو بھی ایسا اتفاق نہ ہوتا ۱۲

لامحالہ قافلے آگے قافلے کے آتے یعنی قافلہ شترسواران یکے از دیگرے آگے پیچھے نکل جاتے لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ یعنی قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہی عذر وحجت سے یعنی جو کشتہ حجت ہی وَيَحْيٰى یعنی جو زندہ رہا انمین سے عذر وحجت برلاوے اِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا یعنی اُس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو وہ لوگ ذلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین وَلَوْ اَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ یعنی رعب مین آجاتے تم وَلَتَنَازَعْتُمْ یعنی تم باہم اختلاف کرتے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ یعنی اختلاف فیمابین سے اِنَّهٗ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنی تمھارے ضعف قلوب کو يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا یعنی جمع ہو کر تم سب کے سب پس فرار نکرو والبتہ تکبیر خدا کرو وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا یعنی سیعت پر حق تعالی فرماتا ہی کہ تکبیر کرو خدا کی اپنی دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا حرب مین جبن و بودا پن ہی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ یعنی مخرج قریش سے طرف بدر کے وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّي جَارٌ لَكُمْ یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہی حق تعالی کہ جس امر مین کہ لوگ مشورہ کرتے تھے اُس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قریش نَكَصَ یعنی ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وَقَالَ اِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ اِنِّي اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ کہ اُسنے دیکھا ملائکہ کو اِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ غَرَّ هٰؤُلَاءِ دِينُهُمْ یعنی کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی نگاہ مین تو ذلیل وحقیر سمجھا اُنھون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اُنکی حالت کفر پر يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ یعنی اُنکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہی سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد و فلان و فلان رواۃ کثیر کے مجاہد اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی كَدَابِ آلِ فِرْعَوْنَ یعنی مثل کردار آل فرعون و درباره قوله تعالی اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الی قوله وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ یعنی قینقاع و بنی نضیر و قریظہ تینون نام قبیلہ کا ہی فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ یعنی قتل کرو اُنکو وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً آخر آیہ تک نازل ہوا درباره بنی قینقاع کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اُنکے پاس لے گئے وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی تیراندازی وغیرہ وَمِنْ رِبَاطِ یعنی باندھون گھوڑون کو کہ وہ سہیل کرتے ہین اور نمائش کیے جاتے ہین وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ یعنی خیبر والے وَاِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا الآیہ یعنی قریظہ وَاِنْ يُرِيدُوا اَنْ يَخْدَعُوكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ یعنی قریظہ ونضیر جب کہ انھون نے کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور انکی اتباع کرینگے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ

ومن اتبعك من المؤمنين يا ايها النبي حرض المؤمنين على القتال ان يكن منكم عشرون صابرون نازل ہوئی
یہ آیت بدر مین بعد ازان منسوخ ہوگئی بقوله تعالى الآن خفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا فان يكن منكم مائة صابرة
يغلبوا مائتين پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن في الارض
یعنی اسیر کر لینا مسلمین کا بدر مین انہی لوگون کو اسیر رکھنا تريدون عرض الدنيا یعنی سر بہا والله يريد الآخرة یعنی خدا ارادہ
رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم یعنی حلال کردینا غنیمت کا آگے سے ہوچکا
ہے فكلوا مما غنمتم حلالا طيبا یعنی حلال کرنا غنیمت کا ان الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل
الله والذين آووا ونصروا مراد ہے قریش سے جنھون نے ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے اما قوله تعالى
والذين آمنوا ولم يهاجروا ما لكم من ولايتهم من شيء حتى يهاجروا یعنی درمیان تمھارے اور انکے وراثت نہین ہے جبتک کہ وہ
بھی ہجرت کرین یعنی اپنا وطن ترک کرین وان استنصروكم في الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم وبينهم ميثاق
یعنی مدت معین اور عہد والذين كفروا بعضهم اولياء بعض الا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد كبير یعنی
کفار مین سے کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپس مین ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت تھا بین مہاجرین کے
تئین آیت میراث نے منسوخ کردی واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض في كتاب الله ان الله بكل شيء عليم دربارہ قول تعالى يوم
نبطش البطشة الكبرى یعنی یوم بدر فسوف يكون لزاما یعنی یوم بدر او ياتيهم عذاب يوم عقيم یعنی یوم بدر حتى اذا
فتحنا عليهم بابا ذا عذاب شديد یعنی یوم بدر سيهزم الجمع ويولون الدبر یعنی یوم بدر قل عسى ان يكون ردف لكم [illegible] تھی وہ
مدت مگر اندک یہانتک کہ واقع ہوئی جنگ بدر ذرني والمكذبين اولي النعمة ومهلهم قليلا یہ آیہ قبل جنگ بدر نازل ہوئی واجعل
لي من لدنك سلطانا نصيرا یعنی یوم بدر واصبر حتى يحكم الله وهو خير الحاكمين ایک قرشی از یوم بدر ومن يولهم
يومئذ دبره یعنی خاص روز بدر اور ہر آئینہ یہ امر انکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے مقابل ہون تو فرار نہ
کرینگے پس جب کہ وہ فرار نہ کرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان انسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ فرمایا وان يكن منكم
مائة صابرة يغلبوا مائتين پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو ہر آئینہ

اُس نے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہی در بارہ قولہ تعالیٰ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا وَّ اَحَلُّوۡا قَوۡمَہُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالیٰ حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِیۡہِمۡ بِالۡعَذَابِ یعنی بسیف روز بدر و قولہ تعالیٰ وَلَنُذِیۡقَنَّہُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ عذاب ادنے یعنی سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوہریرہ سے در بارہ قولہ تعالےٰ اَخَذۡنَا مُتۡرَفِیۡہِمۡ بِالۡعَذَابِ اُس نے کہا یعنی یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطریق اسناد دیگر رواۃ کے مجاہد سے اس نے کہا مراد ہی سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اُسنے عبد الملک بن عبیدہ سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالیٰ یَاۡتِیَہُمۡ عَذَابُ یَوۡمٍ عَقِیۡمٍ اُسنے کہا مراد ہی روز بدر سے

ذکر اُن لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اُسنے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اُنکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و حارث بن صخرہ ابو عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد و ہم قسم تھا اُس بات پر کہ دونون مین جب پر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اُسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوالحویرث سے اُسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب بن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ اُن دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجھکو محمد نے اُسکو عبید لیاب ... اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی اُن دونون یعنی سائب وعبید سے قیدیون مین مقدم نہ تھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نہ رکھتے تھے پس نبی صلعم نے اُن دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے بحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو قتل کیا اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے دیگر منجملہ اسیرون کے حارث بن ابی وجزہ تھا کہ اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور در بارہ فدیہ دینے اُسکے ولید بن عتبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اُسکا چار ہزار دیکر چھڑا لے گیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابوعفیر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے پھیر لے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابوسفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آیا اُسکو حضرت صلعم نے
پاس ایوب بن النعمان اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ مین محبوس ہوگیا اور ابوالعاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھ سے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ
بن عبد اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اُسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے
بھائی ابی العاص کو اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھڑا لے گیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھڑا لیگیا
اور وہ حصہ مین تمیم مولی خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن خرم نے قید کیا تھا اور وہ
از روے قرعہ کے حصہ مین ابی بن کعب کے آیا تھا اُسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ مین لیا اور ابو العاص بن نوفل بن
عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اُسکے فدا کے لیے اُسکا برادر عم زاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عدی
بن الخیار تھا کہ اُس کو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُن سے
حدیث بیان کی محمد نے اُن سے **واقدی** نے اُسنے کہا مجھ سے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان نے کہ
منجملہ قیدیون کے عثمان بن عبد شمس بن اخی عتبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اُسکو حارثہ بن النعمان نے اسیر کیا
تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگون کو جبیر بن مطعم نے فدیہ مین لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے تین آدمیون مین
قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابوعزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسیر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا
اُسپر پس وہ حصہ مین محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابوعزیز کے برادری مادری و پدری یعنی حقیقی مصعب بن عمیر تھے انھون
نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابوعزیز کے مضبوط باندھ لے یعنی اُسکو قابو مین رکھ کہ اُسکی ما در مکے مین بڑی مالدار ہی
تب ابوعزیز نے کہا ای میرے بھائی تو میرے حق مین اس کو ایسی وصیت کرتا ہی مصعب نے کہا وہی میرا
بھائی ہی قریب تر تجھ سے پس اُسکی مادر نے اُسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اُسکے کہ اُسنے دریافت کیا تھا
کہ کس قدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہی قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیون کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارۂ فدیہ اُسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار
سے آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی مین سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اُسکو عبد الرحمان بن
عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ اُنکے حارث بن عابد بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن
شماخ تھا اُسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا پس ان سب اسیرون کے فدیہ مین عثمان بن حبیش نے آنکر تینونکے
فدیہ مین چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے ملک بن عبد اللہ بن عثمان تھا اُسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ
بحالت قید مدینہ مین مر گیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام بن المغیرہ تھا اُسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ
تھا وہ بلال کا اسیر تھا اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھڑا بھاگا تھا در جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہی

اور اُسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبد اللہ نے کہا محمد ہے خدا کا کہ اُسینے غالب کیا مجکو تجھپر کہ پھر آئینہ
چھڑ ابھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور ہر ایک کے
لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اُس کو عبد اللہ بن جحش نے اسیر کیا تھا
پس اُس کے فدیہ کے واسطے اُس کے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و بجاے
خود رہا عبد اللہ بن جحش یہان تک کہ اُن دونون نے چار ہزار فدیہ دیکر لے لیا و لیکن ارادہ ہشام کا اُس مقدار
تک نہ تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا
نہین ہے یعنے کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا اسقدر سے اس اس مقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ
دونون اُس کو لیکر چلے جب پہونچے ذو الحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس یکایک ولید بن الولید اپنے
بھائیون سے چھٹ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے
کہا تونے قبل فدیہ کے قبول اسلام نہ کیا اُسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تاوقتیکہ فدیہ دون جسطرح دیگی میری قوم
تب اسلام لاؤن اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل
کیا یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اُسنے خبر دی بمثل اُسکے جو مذکور ہوا سواے اس بات کے کہ اُسکو اسیر کیا تھا
سلیط بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اُسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا
تھا چند روز تک اپنے پاس اُسکو محبوس رکھا اس خطرہ سے کہ اُسکے پاس مال ہے چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا
واسطے فدیہ قیس کے آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اُسکو
لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اُسکا
کچھ مال نہ تھا اُسکو کسی نے مسلمین مین سے اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور
قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اُسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبد اللہ
تھا جس کی کینت ابو عطا ابن سائب بن عائذ بن عبد اللہ تھی کہ اُسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اُسکو سعد بن ابی
وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین مطلب بن حطیب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو
ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا اُسکا کچھ مال نہ تھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف
قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا ؎ لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ٭ ولکن علی اقدامنا تقطر الدما
ہم وہ نہین ہین کہ ہماری پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو و لیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگونکے
قطرات خون ٹپکتے ہین چنانچہ اُسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اُسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا
اور یہ سب اٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبد اللہ بن ابی بن خلف تھا اور اُسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا ور باب فدیہ اس کے باپ اسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروۃ نے ایک مدت تک اسکو باز رکھا اور قیدیون مین ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جس پر احسان کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ و آل وسلم نے اور اُس سے حلف لیا تھا کہ انپر کسی کے لیے لوگون کو جمع نہ کرے پس حضرت صلعم نے اُسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ اُحد گروہ مشرکین مین سے قید ہو کر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اُسکے فدیہ کے واسطے اُسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جبکہ اُسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اُسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدیہ چھوڑ دیا اور اُسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر کیا تھا منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھے تو اس سے کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن صبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہ یہی تھا اسکے فدیہ کے واسطے اسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درم فدیہ اُسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروۃ بن جنیس بن حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اُسکو اسیر کیا تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مرۃ بن قیس آیا تھا کہ چار ہزار درم اُسکے فدیہ مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید و بن سعد بن سہم تھا کہ اُسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اُسکو عبد الرحمان بن عوف نے اسیر کیا تھا ناگاہ اُسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک تھا اُسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک بن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے مجکو سوائے سہیل کے اور کسی کی تلاش نہ تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ ہر آئینہ جوان مرد سہیل جوان مرد ہے انکا جب کہ اس سے تظلم اور استغاثہ کرتے ہین وہ حالانکہ مین نے یہ تلوار اُسکو ماری کہ وہ خم ہو گیا یعنے عجز سے جھک گیا پس ایسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس جبکہ مکرز آیا تو دربارہ سہیل کے منتہاے رضاے مسلمین اعلیٰ درجہ کا فدیہ چار ہزار درم قرار پائے تب مسلمین نے کہا حاضر کر اُسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اُس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے جاکر درم بہا بھیج دیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزیاد نے کہا کہ اسی کو اسکے بدلے رکھو پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیج دیا اور اسیرون مین عبد اوس زمعہ بن قیس بن نضر بن مالک تھا کہ اُسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا اور اسیرون مین عبد الرحمان تھا اسکا نام پہلے عبد العزی تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اُسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ عبد الرحمان

اشعار
اسرت سهیلا فلا ابتغی ٭ به غیره من جمیع الامم
وخندف تعلم ان الفتی ٭ سهیل فتاها اذا تظلم
ضربت بذی السیف حتی انحنی ٭ واکرهت نفسی علی ذی العلم

بن مظعون بن وقدان بن قیس ہو اُسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے محمد بن یحیی بن حبان سے اُسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے اُنچاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اُسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے اور ابن عباس سے بھی مثل اسی کے منقول ہو اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کے زہری سے اُسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اُسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوے تھے

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی اثناء راہ بدر مین

واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اُسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع سے اُسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے ازانجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد ونوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابوجہل بن ہشام تھا اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ ومنبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُس سے حدیث بیان کی محمد نے **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اُسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابوجہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا ان لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان صبح کو جحفہ مین داخل ہوئے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا پہونچے تو قیس الجمحی نے ان لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا اُنکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنی چاہ بدر پہونچ کر دس شتر ذبح کیے اور اُسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل بحرب ہوے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے زاد وتوشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے ظن مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا اور **واقدی** قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہو اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد

فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اُس نے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کس قدر لوگ مسلمین سے شہید ہوئے بدین اُس نے کہا چودہ بعد ازان اُس نے مجھے شمار کرادیا پس وہ وہ لوگ ہین جن کا مین نے نام لیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُس کو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر مذکور کے اور کہا چھ مرد مہاجرین مین سے تھے اور اٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے تو عبیدہ بن الحارث تھے اُنکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اُن کو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اُن کو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمٰعیل بن محمد سے اُسنے کہا اور شہدا بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے یعنے اُن کے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے اس سببے حضرت نے اُنکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اُنکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ بطریق غدد کے نکلا تھا اس واسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اُن کو اسامہ جشمی نے قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اُن کو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے اور شہید ہوئے مہجع مولی عمر اُن کو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زہری سے اُس نے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اُن کو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھے اس حدیث کو بیان کیا مخرمہ بن جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اُن کے گلو مین لگا تو شہید ہوئے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف ومعوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اُن دونون کو ابوجہل نے شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اُنکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوئے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلے ہین انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بن الحارث بن الخزرج مین سے یزید بن الحارث بن سحیم مین جن کو شہید کیا نوفل بن عویۃ الدیلی نے اور کہا راوی
نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس رض سے انھون نے کہا کہ لسمعو لی. النبی صلعم بدر مین شہید
ہوے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اُسنے عطا سے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن
عباس رض سے مثل اس حدیث کے اور واقدی نے کہا مجھ سے روایت کی یونس بن محمد الظفری نے اُسنے
کہا میرے باپ نے مجکو چار قبرین دکھلائین بمقام ثنیر شعب کے تنگنا سے سفر اسے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہداء
بدر مین اور تین قبرین بمقام دبہ تھین جو زرعین منجملہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذوات الصال
ایک گوشہ تنگ مین جو نیچے عین الجدول کے واقع ہے اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ
کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے انھون نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوے تھے بدر مین اور اُسی زخم سے وفات کی
مدینہ مین اور عبید بن السکن جس وقت چلے تھے یعنے بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا راوی نے مجھے
خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے انھون نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین مین سے
وہ عاصم بن ثابت بن ابی الافلح تھے کہ انکو عامر بن الحضرمی نے بدر مین شہید کیا اور مسلمانون مین اول جو شخص شہید ہوا
مہاجرین مین سے وہ مہجع تھے انکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار مین سے عمیر بن الحمام تھے انکو شہید کیا
خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہین کہ انصار مین شہید اول حارثہ بن سراقہ ہین جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا

نام اُن لوگون کے مشرکین مین سے جو قتل کیے گئے بدر مین

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اُسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا
راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اُسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین
کے حارث بن الحضرمی تھا اُس کو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اُسکو قتل کیا عاصم بن
ثابت بن ابی الافلح نے اور مقتولین مین عمیر بن ابی عمیر اور پسر اُس کا اور دو غلام اُن کے تھے کہ سالم مولے
ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام رض نے قتل کیا راوی
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید
کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفر مین قید تھا تو عاصم
بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بسیف قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور
شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا و چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہوگیا تھا اُس پر حمزہ رض اور علی ع نے
تیز دستی سے حملہ کرکے کام اُسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبداللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور
دوسری روایت مین جو داؤد بن الحصین سے منقول ہی عامر بن عبداللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا یہ سب بارہ
آدمی قتل ہوے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن یساف نے قتل کیا
اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوے اور بنی اسد سے ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے
قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے اُسنے کہا ربیعہ بن اسد کو
ثابت الجذاع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود
بن المطلب کو حمزہ و علیؑ نے شریک ہو کر قتل کیا **واقدی** نے کہا مجھ سے **روایت** کی ابو معاشر نے اُسنے
کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علیؑ نے قتل کیا اور ابو البختری عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری
روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے مروی ہی کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داؤد المازنی نے
قتل کیا اور ایک روایت مین ابو ایوب بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہی کہ ابو البختری کو ابن الیسر
نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہین ضربت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل
ہوا **واقدی** نے کہا مجھ سے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن روان سے اس سے ابن ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے کس سے حدیث بیان کی عمرو بن عائکہ ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبدالدار
بن قصی سے نضر بن الحارث بن کلدہ کو جب وہ اُثیل مین قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا
اور زید بن ملیص کو بھی جو مولی عمیر بن ہشام بن عبد مناف بن عبدالدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری
روایت مین باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن عتبہ سے منقول ہی کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے
اور بنی تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت مین رواۃ کثیرہ سے منقول ہی کہ عثمان
بن مالک کو خبیب نے قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے اس **حدیث** کو بیان کیا موسی بن محمد نے اپنے
باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابوجہل جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہی ولبعد ازان بنی المغیرہ بن عبداللہ
بن عمر بن مخزوم سے ہی اُس کو معاذ بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونون بیٹے عفرہ کے
ان تینون نے مل کر زخمی کیا اور عبداللہ بن مسعود نے اسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُس کو رواۃ کثیرہ نے نافع بن جبیر
سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید
بن تمیم التیمی کو جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا عمار یاسر نے اور دوسری روایت باسناد رواۃ کثیرہ عبداللہ
۴۰ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے نقل کی اُس نے کہا کہ بعضے کہتے ہین یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام

نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ
کو علی نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہوا اور
بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی
مجکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ
کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ اسحاق بن خارجہ نے مجھ سے بیان کیا کہ
ابو قیس بن الفاکہ کو خباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ
کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ اور مقتولین مشرکین بدر میں رفاعہ
بن ابی رفاعہ بھا بنی عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہی کہ اُس کو امیہ بن عایذ بھی
کہتے ہیں اُسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل
کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو ابو اسید
الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے
اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی
السائب سے کہ وہ صیفی بن عایذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہی سائب بن ابی السائب تھا اُس کو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب
نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہم کو خبر دی اس بات کی ہمارے سب اصحاب نے بالاتفاق کہ
واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اُس کو تو یزید بن رقیش
نے قتل کیا اور دوسرا اُسی کا بھائی جبار بن سفیان تھا اُسکو ابو بردہ بن نیاز نے قتل کیا اور بنی عمران
بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عایذ تھا اُسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عویمر بن عایذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب اڈتیس آدمی قتل ہوئے
اور بنی جمح بن عمر بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اُسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہو کر قتل کیا
اور راوی نے کہا ہم کو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے اُسنے
کہا امیہ بن خلف کو اور رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر نے
قتل کیا اور اوس بن المغیرہ بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا اور
دوسری روایت میں عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہی کہا اُس نے کہ اوس بن المغیرہ کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں علی نے اور بعضے کہتے ہیں

ابو اسید انساعدی نے اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اس کو محمد نے اُس کو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی ابی عباس نے اپنے باپ سے اُس نے ابو اُسید سے اُنھے کہا منبہ بن الحجاج کو ابن نے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہی کہ واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ انھون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن ابی عوف بن جبیرہ بن سعد بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف قریش کا جو عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن مالک بن حسل کے تھا اُسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور معبد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلۂ کلب سے تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت مین بھی عاصم سے منقول ہی کہ اُس کو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے انچاس آدمی تھے انمین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیسؓ مرد اور تھے جو قتل کرنے مین شریک تھے

نام اُن لوگون کے قریش اور انصار مین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اُس نے عکرمہ سے اُس نے ابن عباسؓ سے انھون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُس کو واقدی نے اُس سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اُس نے کہا مین نے عبد اللہ بن حسن سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بدر مین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قرشی تھے یا انصار یا حلیف قرشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے یعنے بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمد رسول خدا صلعم بذات طیب و مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب اور علیؑ بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون حلیف حمزہؓ تھے و انسنہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حاضر بدر سے تھے شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اور یہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اُن کو حوالہ کیا چنانچہ ان کو حاصل ہوا زیادہ اُس سے جو کچھ کسی کو قوم میں حاصل ہوا
چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنھون نے سہم پایا سوائے شقران کے آٹھ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبدالعزیز بن محمدؐ نے جعفر بن محمدؐ سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ ہر آئینہ رسولخدا صلعم
نے جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر اُنکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اُنکا نہیں کیا ہے اور صدر کتاب مین نام اُنکا
داخل نہیں ہے یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور نبی المطلب بن عبدمناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن
عبدمناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبدمناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبدمناف و مسطح بن
اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبدمناف یہ چارون حاضرین بدر سے تھے اور نبی عبدشمس بن عبدمناف سے عثمان بن
عفان بن ابی العاص بن امیہ بن شمس حاضر بدر نہ تھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہوا تھا مگر سہم اور اُجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور
حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین نبی غنم بن دودان سے
عبداللہ بن جحش بن زیاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابوسنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب
و عتبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن قیس و محرز بن نضلہ بن عبداللہ تھے اور حلفاے قریش مین نبی سلیم سے مالک
بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طے سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے واقدی نے کہا اس
حدیث کو مجھسے ابومعشر بن حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے بیان کیا اُسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبداللہ بن
جعفر الزہری وہی ارقد بن حمیرہ ہے اور ابو مخشی اُنکی کنیت ہے اور وہ نبی اسد بن خزیمہ مین اُنکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن
الحصین نے کہ ہم کو ہمارے بعض اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہوگیا
پس اُسنے اپنے شتر پر بجاے خود ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد
مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سوائے صبیح کے اور نبی نوفل بن عبدمناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب
بن نسیب بن مالک بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور نبی مازن سے خباب مولی
عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص حاضر بدر تھے اور نبی اسد بن عبدالعزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن
العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور نبی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن
وہب تھے راوی مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمٰعیل بن محمد سے و فلان و فلان
رواۃ نے عائشہ بنت قدامہ سے اُسنے کہا کہ نبی عبدالدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن
مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور نبی زہرہ بن کلاب سے عبدالرحمان بن عوف بن عبدعوف بن عبدالحارث
بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اُہیب بن عبدمناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور

حلیفان قریش میں سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود
بن زہیر بن ثعلبہ بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہیں کہ بعضے
انکو مقداد بن الاسود بن عبد یغوث بن عبد الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد
بن خزیمہ بن کعب بن سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے دوسری روایت میں مسعود بن الربیع بن القارہ وذو الیدین
بن عمیر بن عبد عمرو بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن قصی قبیلہ خزاعہ میں سے یہ آٹھوں آدمی حاضر تھے اور
بنی تیم سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام انکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور
طلحہ بن عبید اللہ تھے رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب
بن سنان یہ پانچوں شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم
اور شماس بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم وعمار بن یاسر ومعتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ
سے ہیں یہ پانچوں آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی
بن رباح اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر
قافلہ ابی واسطے سراغ رسانی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم واجرہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ
بن المعتمر بن انس بن آداہ بن رباح وازجملہ حلفائے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے بن ابی البکیر تھے جو شہید
ہوئے بدر میں اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوئے واناس بن ابی البکیر وعامر بن ابی البکیر
ومہجع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور حوالی اور بسبر آسکا کہ یہ دونوں حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعہ العنزی
بو بطن سے ہیں گروہ عنزہ قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب
تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون وقدامہ بن مظعون وعبد اللہ بن مظعون وسائب
بن عثمان بن مظعون ومعمر بن الحارث یہ پانچوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ
بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی وعبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے
ساتھ آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے دوہب بن سعد بن ابی سرح تھے واقدی نے کہا روایت
کی مجھسے فلان فلان رواۃ نے زہری سے اُس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اُسنے داؤد بن الحصین سے
اُسنے عکرمہ سے اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو وسعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود تھے کہا راوی نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھ آدمی تھے سوائے حاطب کے
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کے ہمراہ نکلے اور

خرچہ روز حرہ کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اُسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ
مسلمین مین آملا اور قبل قتال خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اُسکا غضب
و طیش مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالیٰ اس امر مین اُسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر
سے ابو عبیدہ تھے اور نام اُنکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر
و معمر بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھون کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے واقدی نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحسیب و ابن ابی ہبیرہ و ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے کہا کہ روز بدر رسیسے قریش کے سو نخشن تھے اور واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد نے اپنے
باپ سے اُسنے کہا قریش چھیاسی آدمی تھے اور انصار دو سو ستائیس تھے کہ مجموعا تین سو تیرہ آدمی ہوے
اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دو سو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی عبد الاشہل
سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان تھے
و حارث بن اوس بن معاذ بن نعمان و حارث بن انس بن رافع بن امرئ القیس تھے اور بنی عبید
بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبید بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن
بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن
خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم و بنی حارثہ سے تھے اور اہل نوفل
سے بھی اُنکا علاقہ تھا اور انھین مین اُنکا گھر تھا اور محمد بن مسلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ
بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید سلہ جو دو
مین اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ
سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود
بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ
اور حلفا سے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا راوی نے
مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے
مثل روایت مذکور کے اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر
بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے
نضر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی سے تھے ایک عبد اللہ
بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

واقعہ رجیع مین اوران کے برادر مادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اسکو رواۃ کثیرہ نے ابی عیش سے و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اُسنے محمود بن لبید سے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے بشیر بن عبد المنذر بن زہیر تھے کہ شہید ہوے بدر مین اور رفاعہ بن عبد المنذر و سعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید بن امیہ دعویم بن ساعدہ و رافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اُن کی مان کا نام تھا و عبید بن ابی عبید و ثعلبہ بن حاطب و ابولبابہ بن عبد المنذر کہ ان کو رسول خدا صلعم مدینہ مین عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اُن کو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ انکا انکو عطا ہوا یہ سب نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس جس کی کنیت ابوالافلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے و معتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف و ابوملیل بن الازعر بن زید بن العطاف کہ اُن کے اولاد نہ تھی و عمیر بن معبد بن الازعر اُن کے بھی اولاد نہ تھی و سہیل بن حنیف و ہب بن حکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف بن انیس بن قتادہ بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خذام شاعر کے انکے اولاد نہ تھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ یمامہ اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن عدی بن الجد بن العجلان و زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکے اولاد نہ تھی اور عاصم بن عدی بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہان کے لوگون کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجر عاصم کا عطا کیا اور سالم مولی ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ انکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم بن قیس و ابوضیاح بن ثابت و ابوحیہ کہ یہ شخص بدر مین نہ تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکا مین تھا اور حارث بن النعمان بن ابی خزمہ و خوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا مین کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی جحجبا ابن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح بن حریش بن جحجبا بن کلفہ تھے اور اُن کی کنیت ابوعبیدہ تھی اُسکے اولاد نہ تھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر سے اور حلفاے قوم مین

بنی انیف سے ابو عقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابو عقیل کا عبد العزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبد الرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور نسب انکا یہ ہے ابو عقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن قسران بن
بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوے ومنذر بن قدامہ ومالک بن قدامہ وابن عرفجہ وتمیم مولی بنی غنم
بن السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر
بن عتیک بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ ومالک بن ثابت بن نمیلہ حلیف قوم قبیلہ مزنیہ سے اور
نعمان بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن الحارث بن امیہ کہ یہ تینون بلی مین سے نہ تعلب مینہ ہوا
اُس کا بجز بلی ثابت نہین اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک سے اور یہ منجملہ بنی
ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہین ابو ایوب تھے کہ نام انکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم مین مر گئے
تھے زمانہ معویہ مین اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے اور بنی عمرو
بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبد العزی ابن عزیہ بن عمرو بن عبد تھے اور بنی
عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس بن ثعلبہ
بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ وابن ثعلب بن غنم
تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد بن عدی
بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید بن ثعلبہ بن غنم
سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابو خزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف ومعوذ ومعاذ پسران
حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کے تھے اور نعیمان بن عمرو بن رفاعہ
بن حارث بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خلدہ بن الحارث
بن سواد تھے وعمرو بن قیس بن سواد وقیس بن عمرو بن قیس زید بن سواد وثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد
اور عصیمہ حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ جہینہ سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن
الربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اُسنے کہا مین نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابو الحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا
حاضر بدر تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو واقدی نے اُسنے کہا

مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے بنی ابی الحمراء میں جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تمیں آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار سے بعد ازاں بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازاں بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک سے تھے یعنی ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اُسی سلسلہ میں طرف عمرو کے کہ وہ امی تھا نسبت دی گئی بعد ازاں اُسی سلسلہ میں عتیک سے کہ وہ بھی سر غنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہوگئے تھے روحا میں مگر رسول خدا صلعم نے حصہ دیا ورہ انکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوئے دفعۂ بیر معونہ میں پس یہ تین آدمی ہوئے اور بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہیں بعد ازاں بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن مالک سے اُبیؓ بن کعب بن قیس بن عبید سے تھے اور انسؓ بن معاذ بن انس بن قیس بن عبید کہ دونوں آدمی حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوسؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام اُبیؓ بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے انکا نام زید بن سہل بن الاسود بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہؓ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے جو شہید بدر ہوئے اور عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیم تھی اور سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی عامر تھے اور ابوؓ سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوئے اور عمروؓ تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن عدی بن عامر بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن اُمیہ بن زید بن الخشخاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرزؓ بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابتؓ بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے جو روز بدر شہید ہوئے اور سوادؓ بن غزیہ بن اُہیب حلیف القوم قبیلۂ بلیؓ سے یہ سب نو آدمی ہوئے اور بنی حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی النجار سے قیسؓ بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی ابو زید تھی اور ابوؓ الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب سے تھے اور سلیمؓ بن ملحان و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازاں بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیسؓ بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن زید بن عوف بن مبذول تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادوں پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن غنم بن مازن سے تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیمؓ

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمرو تھے جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنساء تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول سے یہ دو آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار بن النجار سے بعد ازاں بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری تھے نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق میں شہید ہوے تھے اور معرکہ روز بیر معونہ میں درمیان مقتولان سے زخمی اٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے بعد ازاں بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید ہوے احد میں اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلاد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکرؓ کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیع بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبد اللہ بن عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے اور ابن یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے اور بنی اخی سے کہ اخی اُسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونوں توامان تھے یعنی بنی جشم اور بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہیں جنھوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی اور برادر اُنکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے بشیر بن محمد سے اُسنے اپنے باپ سے کہ حریث بے شک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبداللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن الخزرج سے عبداللہ بن الربیع بن قیس بن عباد
بن الابجر بن واحد تھے اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے بنی
عوف بن الخزرج سے بعد ازاں عبید بن مالک بن سالم بنی غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحبلی کہلاتے تھے
اس لیے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حبلی مشہور تھا اور مادر ابی کی سلول ایک عورت تھی اور اوس
بن خولی بن عبداللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جزء بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک
بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبداللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے اور عقبہ بن وہب
بن کلدہ حلیف ان کے بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے اور عبیدہ بن عباد بن قشعر بن القدم بن سالم بن غنم تھے
اور ان کی کنیت ابو حمیصہ تھی اور عاصم بن العکیر ان کے حلیف تھے یہ سب چھ آدمی تھے اور بنی سالم
بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازاں بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبداللہ بن نضلہ
بن مالک بن العجلان تھے اور عتبان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے اور ملیل بن وبرہ بن
خالد بن العجلان اور عصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی ان کے اوس بن الصامت تھے
اور بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے
واقدی نے کہا اسلیے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص انکی ہمسائی کرتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ قوقل
باعلا یثرب واسفلہا یعنی یثرب کی بلندی و پستی میں امن سے رہو اس واسطے انکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے امیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی
سے دو شخص تھے اور بنی مرضخہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم
سے ربیع بن ایاس تھے اور برادر انکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف انکے
اہل یمن سے تھے اور انکے حلفا میں قبیلہ بلی سے وبعد ازاں عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن زمزمہ بن
عمرو بن عمارہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے و بحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن
عمارہ تھے اور ان کے برادر عبداللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف ان کے بنی بہرا جنکو وبرہ بن ربیعہ بن حاف
بن سوبہ کہتے ہیں چنانچہ یہ سب آٹھ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور پھر زید بن
ثعلبہ بن الخزرج سے ابودجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبدود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

در روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی
بدی بن عامر بن عوف سے ابو سیدؓ الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود
یہ بھی منسوب بطرف بنی البدی تھے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اُسکو عبد الوہاب نے اُسکو محمد نے اُسکو
اقدی نے اُسنے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُبی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اُسنے اُسکے جد سے
سنے کہا کہ جب سعد بن مالک نے بطرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہو کر مر گئے کہ اُنکی قبر نزدیک دار ابن خارجہ
کے واقع ہے پس حصہ و اجر انکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور واقدی نے کہا کہ مجھسے روایت بیان کی
ہیمن نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور انکا حصہ حضرت صلعم نے عطا کیا
اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس بن قیس بن ثعلبہ
طریف سے تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و ضمرہ بن عمرو بن کعب
عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرزعۃ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ
تھے اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن عزرعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ
رشدان بن قیس بن جہینہ تھے اور بسبسؓ بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشوان
قیس بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن
بن جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن صمۃ بن عمرو بن الجموح بن
م تھے اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن صمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوئے
معاذؓ بن الجموح و معوذؓ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبدؓ اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اُنکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے و حبابؓ بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
خلادؓ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہؓ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیبؓ بن الاسود کی
لوگون کے اور ثابتؓ بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
ام یہ سب گیارہؓ آدمی تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ سے
نے دونون پسران جابر سے انھون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن صمہ بن عمرو بن الجموح کا بدر مین
متفق علیہ نہین ہے اور عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنساء بن سنان بن
عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
صخر بن خنساء تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنساء تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنساء تھے
حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا راوی نے مین نے سنا کہ وہی خارجہ بن الحمیر ہے اور کہا عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عبد بن عدی بن غنم سے عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار سے تھے اور جابر بن عبد اللہ بن رئاب بن النعمان سے تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبدہ بن قیس بھی کہتے ہین اور یہ چار آدمی تھے اور بنی خناس بن سنان بن عبیدہ بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اسکا معقل بن المنذر بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء بن عبید سے حبان بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہ بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر انکے عبید بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم سے تھے اور بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازان منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابو المنذر تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی وثعلبہ بن غنمہ ابو الیسر اور نام انکا کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا وسہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد مین اور معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب سے تھے اور ثعلبہ وعبد اللہ دونون پسران انیس تھے اور ان دونون نے بنی سلمہ کے بتون کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے بعد ازان منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن مخلد سے تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد سے تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد سے تھے اور انکی کنیت ابو عبادہ تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد سے تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد سے تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عبادہ بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر سے تھے اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ سے تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اُنکے عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ سے تھے جو شہید ہوئے بیر معونہ مین یہ سب پانچون آدمی حاضر بدر سے تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان سے تھے اور خلاد بن رافع بن مالک بن العجلان سے تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن ثعلبہ بن عدی بن مالک سے تھے اور برادر انکے ہلال بن المعلی جو بدر مین شہید ہوئے اور یہ دونون حاضر بدر تھے

نبی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن
بن بیاضہ تھے دفروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک العجلان بن علی بن عامر بن بیاضہ
اور خلیفہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور نبی امیہ بن بیاضہ سے حلیفہ بن عدی بن عمرو
مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

قدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان بنی
بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بدزبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام کرتی تھی
لوگوں کو رسول خدا صلعم پر آمادۂ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جنکا مضمون یہ ہے کہ تباحت نبو مالک
اشعار یعنی برے ہوگئے نبو مالک و نبات مالک اور قبیلہ عوف اور نبو خزرج (یعنی یہ سب لوگ
ذلیل ہوگئے کہ تم لوگ مطیع ہوگئے اُن مسافروں کے جو تم سے مغایرت رکھتے ہیں پس خود مرادی ہیں
مذحج ہیں تم اُسکو یعنی محمد کو بعد قتل اپنے رئیسوں سرداروں کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا پختہ باقی چھوڑا
جاتا ہے (یعنی جس طرح لوٹیاں کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر سے چنانچہ اصحاب
سے جو عمیر بن عدی بن خارشہ بن امیہ الخطمی تھے اُنکو جبوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان میں نبی صلعم کے
کلمات کہتی ہے اور لوگوں کو اُبھارتی ہے تو انھوں نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوند اگر
اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینہ میں تشریف لائیں تو میں عصماء کو قتل کرونگا اور اُس وقت
رسول خدا صلعم بدر میں تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینہ میں مراجعت فرمائی تو عمیر بن
نصف شب کو عصماء کے پاس اُسی گھر میں پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اُسکے گرد اُسکے بچے
سوتے تھے اور اُسکے لڑکوں میں سے ایک لڑکا شیرخوار تھا جسکو وہ دودھ پلاتی تھی وہ بچہ اُس کے
سینہ پر تھا تب عمیر نے اُس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اندھے تھے پس اُس شیرخوار کو اُس عورت سے
الگ کرکے تلوار اپنی اُس عورت کے سینہ پر رکھی کہ پشت تک اُتر گئی تب عمیر نے وہاں سے نکل کر نماز صبح کی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی
طرف متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اُسنے عرض کی ہاں یا رسول اللہ میرے ماں باپ فدا ہوں
اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازاں
عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھ پر کچھ لازم آویگا یعنی گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے کہ نتطح
فیہا عنزان یعنی اس مقدمہ میں دو بکریاں بھی آپس میں سینگوں سے نہ لڑینگی (کذا) یہ اس مثل سے ہے کہ یہ واقعہ دو بکریوں کے

باہم لڑنے سے بھی خفیف نہ رہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سُننے میں آئی پیشتر کبھی کسی نے اُس کو نہیں کہا تھا عمیر نے کہا بعد ازان آنحضرت صلعم اُن لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر اُسکو اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھرے تو اثنا ے راہ مین معلوم کیا کہ پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اُن لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے آتے دیکھا تو سب اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور یہ آیت پڑھی فکیدونی جمیعاً ثم لاتنظرون یعنی جو شر و فساد تم سے میرے حق مین ہوسکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت دو یعنے میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر تم لوگ بھی وہی کلمے کہتے جو عصماء کہتی تھی تو ہر آئینہ تمکو بھی اُسی تلوار سے مارتا یہانتک کہ مین مرتا یا تمکو قتل کرتا پس اُسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور اُن مین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی قوم کے خوف سے بہ ظاہر استخفاف اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بنی وائل وبنی واقف + وخطمۃ دون بنی الخزرج + متی ما دعت اختکم ویحہا + بعولتہا والمنایا تجی + فہزت فتی ماجدا عرقہ + کریم المداخل والمخرج + ففرجہا من نجیع الدماء + قبیل الصباح ولم یخرج + فاورد کہ اللہ برد الجنان + جذلان فی نعمۃ المولج یعنی اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء نے وا ے ہو اُسپر اپنے شوہرون کو بلایا حالانکہ مرگ خود اُسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ نسل ہے اور وہ نیک مداخل و نیک مخارج یعنے اُسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اُس جوان نے آخر اُس عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اُس کام مین اُس کو کچھ باک نہ تھا پس اے عمیر حق تعالی تجھکو خنکی جنت مین وارد کرے اس طرح تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی نے کہا کہ مجھ سے روایت کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان اٹھارہوان مہینا ہجرت سے تھا اور وہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے مدینے مین

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اُنھون نے ابو مصعب

اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے انھون نے اپنے شیوخ سے کہ ابوعفک ایک شخص تھا بنی عمرو
بن عوف سے اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین تشریف
لائے مین اُسوقت عمر اُس شخص کی ایک سو بیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی
عداوت پر آمادہ شر کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر
ومنصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین اشعار پڑھتا تھا اشعار قد عشت حینا وما ان اری ×
من الناس دارا ولا مجمعا × اجم عقولا وانی الی × منیب سراعا اذا ما دعا × فسلبهم امرهم راکب × حراما حلالا لشتی معا ×
فلو کان بالملک صدقتم × وبالنصر تابعتم تبعا × یعنی مین اُسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین
آپ سے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت
وہ بلاتا ہے یعنی محمد صلعم پس اُسنے اُن لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنی اُنکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب حرام و حلال
مختلف کا ہوا پس اگر یہ بات ہے کہ تم لوگون نے باعث اُسکے بادشاہی کے اُسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ
کے اُسکی تبعیت کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی کی ہوتی کہ وہ اولیٰ تر ہے راوی کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے
جو بڑے باکی تھے انھون نے کہا مجھے نذر واجب ہے کہ ابوعفک کو قتل کرونگا یا اُس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس
سالم نے چندے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا یعنی گھات مین رہا یہانتک کہ ایک شب گرم تاب موسم گرما مین
ابوعفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اُنکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اُسکے
پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب دشمن خدا نے شور کیا اُسوقت اطلاع اُسکے طرفدار اُسکے دوڑے اور
اُسکے گھر مین اُٹھا لیگئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کہ جسنے اُسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اُسکو بھی اُسکے بدلے قتل
کرتے واقدی نے بواسطہ معن کے قیس سے روایت کی ہے کہ ابوعفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت
سے قتل ہوا اور تہدیہ عورت جو مسلمان تھی اُسنے حال مین ابوعفک کے یہ اشعار پڑھے اشعار تکذب دین اللہ و
من اسمہ احمد × لعمر الذی امناک اذا بئس ما یمنی × حباک حنیف اخر اللیل طعنۃ × اباعفک خذھا علی کبر سن
فانی وان اعلم بقاتلک الذی × اباتک حلسا للسبیل من انس او جنی × یعنی اے ابوعفک تو تکذیب کرتا تھا
دین خدا کی اور اُس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اُسکی جسنے تجھے ہلاک کیا پس اس صورت مین کہ تو تکذیب
کرتا تھا بری موت سے تجھکو مارا اُس مرد ضعیف یعنے سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا لے اُس
ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلایا کہ
قاتل ملازم شب تھا یعنی ہنگام شب تجھے سلایا یعنے قتل کیا کہ وہ السان ہے یا جن ہے یہ جملہ متعلق ہے علم
سے اے تیرے قاتل کو جس نے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان سے ہے یا جن سے

غزوہ بنی قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال بیسوان مہینا ہجرت سے کہ محاصرہ انکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن الواقدی نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اُسنے کعب القرظی سے اسنے کہا جب رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تو تمامی قوم یہود نے آنحضرت صلعم سے درخواست کی کہ درمیان اُنکے
اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر
تھے تقسیم کرکے درمیان اپنے اور اُنکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین اُنپر قائم کی گئین ازانجملہ اُن شرائط کے ایک
یہ تھی کہ حضرت پر دشمنون کے ساتھ غلبہ اور چڑھائی نہ کرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اصحاب بدر پر فتحیاب ہوکر مدینے مین
تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہود کہ باہم تھے قطع کیا چنانچہ بعد عہدشکنی اُنکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اُنکے
پاس بھیجا اُسنے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اُنسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود اللہ
تم خوب جانتے ہو کہ بہ تحقیق مین رسولخدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے
واقع ہو تب اُن لوگون نے جواب دیا اسے محمد تو غرہ نہ ہو ظفر پانے سے اہل بدر پہ کہ تو نے انبوہ کثیر پر غلبہ پایا واللہ
کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہمسے مقاتلہ کریگا تو تجکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی
ہم ایسون سے قتال نہ کیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ لوگ بعد اظہار دشمنی و عہدشکنی کے بعناد تھے اتفاقاً یہ
زن اجنبیہ عربیہ جسکے دونون جانب سرت پال جڑے تھے اور وہ انصارین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع
مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے
آیا اور اُس عورت کے پس پشت بیٹھا اور اُس عورت کو خبر نہ تھی پس اُسنے دامن پیراہن اُس عورت کا
پیچھے سے اُلٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین ٹانکا دیا پس وہ عورت جب وہان سے اٹھی تو اندام نہانی
اُسکا کھل گیا پس لوگون نے اُسکی اس بے پردگی سے مسخرہ کیا تب ایک مرد مسلمین مین سے اُٹھکر اُس یہودی کے پیچھے جسنے
عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اُسکو قتل کیا بعد ازان یہود قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اُس مرد مسلم کو قتل کیا
اور اُس عہد کو جو فیصلہ مین اُنکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے گڑھی کی
پناہ مین جا بیٹھے پس رسولخدا صلعم نے طرف اُن کے لشکر بھیجا اُس لشکر نے اُنکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اُن یہود پر
لشکرکشی کی اور اُنکو آوارہ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین سے جسنے اول محاربہ کیا ہے رسولخدا صلعم سے
وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُسنے عروہ سے
اُسنے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی واما تخافن من قوم خیانۃ فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین ترجمہ
آپ اگر اندیشہ کرے تو اُنکے سبب خون کرنے یا عہدشکنی کا توڑ ڈال تو بھی طرف اُنکی قسمون کہ یہ طریق مساوات ہے تا اُنکو

غدر باقی نہ رہے بہ تحقیق کہ حق تعالے خائن عہد شکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے انکو انھین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہانتک کہ حق تعالے نے اُن کے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی
کہ آیا ہم لوگ اپنے حصن سے اُتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کے چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے
حکم یا طاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم واطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا انکو باندھو تو تسمہ باندھے
گئے جسطرح بازو باندھے جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اُن بندیون پر منذر بن قدامۃ السلمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین
ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو کھول دو منذر نے کہا کہ جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہے اسے تم کھولتے
ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اُسکو قتل کرونگا تب ابن ابی رنجیدہ ہوکر پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن
پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے پس حضرت اُسپر غضبناک ہوے
کہ چہرۂ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے اُسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی
سے احسان نہ کیجیے گا کہ انمین چار آدمی بے پیراہن پوش ہین اور تین سو زرہ پوش ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنھون نے روز جنگ حدائق
وروز جنگ بعاث رومیون اور حبشیون سے ہماری حمایت کی تھی اور ان دونون مقام مین ہمارے یار تھے اور یہ اقوام میری قوم ہین
پس تیرا ارادہ کیا ہے کہ اُن لوگون کو ایک ہی مرتبہ قتل کرڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور
ہزیمت سے اور یہ قول اُسکا مانند نخشی الذین بطریق تعریض ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اُن لوگون کو کھول دو خدا
اُنپر اور اُسپر لعنت کرے چنانچہ جب اُن بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اُن سب کو قتل کرنے سے
چھوڑ دیا اور حکم کیا کہ یہ سب مدینہ سے نکالے جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون
کو ہمراہ لیکر اس ارادہ پر آیا کہ اُنکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اُسوقت در دولت
پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم نے
اُسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نہ پاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا تب
عویم نے اُسپر حملہ کرکے سر اُسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود جو اُسکے حلیف تھے باہم غوغا کرنے
لگے اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تمکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نہ رہینگے اور ہم اس بات پر
قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اُنپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرہ کا خون پونچھتا جاتا تھا اور کہتا تھا
واے ہو تمپر قرار پکڑو اور مستقل رہو پھر وہ لوگ آپسمین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نہ رہینگے اس مقام پر جہان سے
تجکو گزند پہونچا ہے اور نہ ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین بڑے شجاع تھے بعد
ازان ابن ابی نے انکو حکم کیا کہ پھر قلعہ مین چلے جاوین اور جھوٹا وعدہ کیا کہ مین بھی تمھارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر کسنے دغا کی کہ انکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جاگرین ہوے اسطور پر کہ تیر
چلایا نہ مقاتلہ کیا یہانتک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر کہ قلعہ سے اتر آئے کہ مال انکا مال رسول خدا ہے
پس جب کہ انھون نے دروازہ قلعہ کھولدیا اور قلعہ سے اتر آئے تو محمد بن مسلمہ انکو شہر بدر کرآیا اور مال انکا ضبط کرلیا
چنانچہ انکے اسباب حرب مین سے رسولخدا صلعم نے تین کمانین پسند کرلین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضاوی کہلاتی تھی اور انکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بیار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور انکے قلعہ مین ہتھیار بہت سے تھے اور اسباب
زرگری کا بھی بہت تھا کہ اکثر انمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے انکی زرہون مین سے ایک
زرہ مجکو مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور انکے پاس زمین و
زراعت بہت نہ تھی اور انکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسولخدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب
رسولخدا صلعم نے حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا ان لوگون کو جلاے وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابوالولید تو تو
بنی الاوس اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہم سے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے انکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوکر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین ان لوگون سے اور انکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہوکر آپکی طرف آیا ہون اور ابن ابی و
عبادہ بن صامت انھین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبداللہ بن
ابی نے اس سے کہا کہ تو بیزار و جدا ہوگیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنی تو نے برا کام کیا پس اسکو یاد
دلائے اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوئے تھے اور یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا اے ابوالحباب طبیعتین بدل
گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا واللہ تو باز رہیگا الا ہی ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اسکا تو فردا
دیکھیگا اور جب عبادہ ان لوگون پر زجر و تاکید کو پہونچ کرجانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمھارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت یا ثلث
یوم کی مہلت ہے مین اسپر ایک ساعت زیادہ نہین کرسکتا اور اگر ایسا حکم نہ ہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو دم بھر دم
نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو انکو نکالا اور آپ بھی انکے پیچھے چلا یہانتک کہ وہ
لوگ روانہ بسمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ غرضکہ عبادہ
انکے پیچھے عقیب اذرعات تک جاکر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہی ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے اور مروی ہے کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع بحضور رسولخدا صلعم یہ عذر کرتے تھے

کہ اے محمدؐ لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور راویان اخبار
نقل کرتے ہین کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوائے حدیث ابن کعب کے
دوسری روایت بھی سنی ہے کہا واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے عروہ سے
اُسنے کہا کہ بہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم واقع ہوا اور
کینہ درونی ظاہر کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوئے واما تخافن من قوم خیانة
فانبذ الیہم علی سواء ان اللہ لا یحب الخائنین جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے
اُنسے کہا کہ البتہ مین اُن لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اُنپر
لشکرکشی کی یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اُن کا
مال رسول خدا ہے اور اُنکے زنان وفرزندان اُنھین کے ہین واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن
القاسم نے اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام
فلحتین مین پہونچا کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان وزنان کو اونٹون پر
سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے مین نے اُنسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہم کو ہمارے وطن ومسکن سے
نکال دیا اور مال ومنال ہمارا چھین لیا مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے
ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قرے مین پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قرے نے
پیدلون کو سوار اور زاد وراہ سے تقویت کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اُنھون
نے وہین بود وباش کی مگر بقا انکی بہت تھوڑے دنون رہی کہ تباہ وہلاک ہوگئے واقدی نے کہا مجھے
حدیث بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اُسنے کہا کہ رسول خدا صلعم نے
ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ
سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز
یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور رہا پانچ روز مدینے سے حضرت غائب یعنی باہر رہے تھے واقدی نے کہا مجھے
حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اُسنے کہا جب مشرک
بدر سے شکست پاکر مکے کو پھرے تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہانتک کہ محمد
واصحاب محمد سے اپنی قوم کا بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکر مکے سے نکلا و بنا بر
حدیث ابن کعب کے چالیس سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر
کے پہونچے پھر شبا شب پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا تا کہ اخبار نبی واصحاب کے

اُس سے دریافت کرین اُسنے انکار کیا کہ دروازہ اُنکے لیے نہ کھولا اور نہ اُنسے ملاقات کی پھر اُسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اُسکا دروازہ کھٹکھٹایا اُسنے اُنکے لیے دروازہ کھولا اور اُنکی مہمانداری کی اور ابی سُفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اُسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابو سفیان وہان سے نکلکر بمقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اُس انصاری اور اُسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اُنکے کھیت جلا دیے پھر جب اُسنے یہ دیکھا کہ قسم اُسکی درباب ترک زینب و بدلا لینے کے اُتر گئی تو وہان سے بخوف پادش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اُسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکدوی سے مفرور ہو جاتے تھے یہانتک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اُنکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اس مقام پر گذر کرتے تھے تو اُٹھا لیجاتے تھے اسی وجہ سے اُس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مسلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنی شراب سُرخ پلائی اور سیراب کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اُسکا یثرب مین ہے کہ وہ امید گاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد نے زہری سے اُسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقرۃ الکدر بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم و غطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آنحضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے واقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اُسنے یعقوب بن عتبہ سے اُسنے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے کہ اُنکو خبر مجمع غطفان و سلیم کی پہونچی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اُنپر لشکر کشی کی اور اُنکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اُنکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اُن مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسی کو اُس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب بتلاش اُنکے بطن وادی مین متوجہ ہوئے چنانچہ اُس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اُنمین ایک لڑکا تھا اُسکا نام یسار تھا اُنسے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اُن لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والے وارد ہو چکے ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے ہین اور ہم لوگ عزاب مین ہین یعنے بے خانمان ہین اُنھین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والے چوپایون کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اُن چوپاؤن کو ہمراہ ہنکوالیا اور مدینے کو پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا جروا ہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئینہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائے ہین اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنی ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کر لو لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جس کو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے پس اُسے ہم آپ کو دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو انھون نے کہا ہم سب کی خوشی ہے پس حضرت نے اُس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اُس کو آزاد کیا اور یہ ہوا کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دوسو آدمی تھے اور دوسری روایت مین **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ سے اُسنے اُس سے جسنے اُسکو خبر دی اُسنے ابی اروی الدوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ لشکر اُن لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصے کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اُنمین سے سو شتر خمس نکالکر باقی چارسو تقسیم کئے گئے مسلمین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اُنسے ابی عفیر نے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن ام مکتوم اہل مدینہ کو جمع کر کے پہلوے منبر مین کھڑے ہو کر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا ہے

واقدی نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے انھون نے یزید بن رومان وغیرہ سے ان دونون نے زہری سے اُسنے ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر سے بطریق رواۃ اپنے اپنے کے پس جس امر پر لوگون کا اجماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئینہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اُنکے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادۂ شر کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم مکہ سے

مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اُن مین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر جمع ہوے تھے مگر انمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور انمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے پس رسولخدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اُن سب کی نیکوخواہی چاہی اور اُنکو مصالحۂ باہمی پر طلب کیا اور اُسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اُسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک و یہود اہل مدینہ رسول خدا صلعم اور اصحاب کو بایذاے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے لپنے نبی اور تمام مسلمین کو اِس بات پر امر بصبر فرمایا کہ اُن سے عفو کرو اور انھین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوئی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم و من الذین اشرکوا اذًا کثیرًا و ان تصبروا و تتقوا فان ذلك من عزم الامور ترجمہ ہر آئینہ تم لوگ سنتے ہو اسگلے اہل کتاب یعنی یہود سے اور مشرکین سے ایذاے کثیر یعنی بدزبانیان اُنکی و حالانکہ صبر کرنا تمھارا اور تقوی رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور ہے فقط اور انھین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی یہ آیت ود کثیر من اهل الکتاب الآیة ترجمہ یعنی آرزو کرتے ہین اکثر قوم اہل کتاب مین سے کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جبکہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبیؐ اور اور اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اُسکو پہونچی تھی جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے کہ مشرکین قتل ہوے اور اکثر اسیر ہوے وبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوے آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واے تمپر واللہ آج کے روز شکم زمین تمھارے لیے بہتر ہے پشت زمین سے یعنی زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران حرم قتل کیے گئے اور اسیر ہوے پس تمھارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمھاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو محمدؐ سے عداوت ہے اُسنے کہا تم کیا ہوے کہ ہر آئینہ قوم اُنکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی ولیکن مین قریش کے پاس جاتا ہون اور اُنکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اُنکو اُنکے مقتولون کو یاد دلا کر رُلاتا ہون کیا عجب ہے کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اُنکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے مین پہونچکر پاس ابو وداعہ جبیرة السہمی کے جس کی زوجہ عاتکہ بنت اُسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طحنت رحابد رلمهلك اهله + ولمثل بدر تستهل وتدمع + قتلت هراة الناس حول حیاضه + وذا لا یبعد ان الملوك تصرع + ویقول اقوام ارذال بسخطهم + ان ابن اشرف ظل كعب یجزع + صدقوا فلیت الارض ساعة قتلوا + ظلت تسیخ باهلها و تصدع + لمفد اصیب بها من ابیض ماجد + وهی بهجة یاوی الیه الضیع + طلق الیدین اذ الكواكب اخلفت + خیال اثقال یسود ویربیع + انبئت ان بنی المغیرة كلهم + و

۵۷ یعنی ابعد
بہتر ہے ہم سے

[illegible]

خشعوا بقتل ابی الحکیم وجدع ٭ وابنا ربیعۃ عندنا وشیبۃ ٭ نجل مال مثل المسکین یتبع یعنی چلی
بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی ٭ اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور
اشک روان کرین ٭ کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مردم گرد چشمۂ سار بدر کے ٭ اور یہ بعید نہین ہے
اس لیے کہ اکثر ملوک ہی مارے جاتے ہین ٭ اور اکثر اقوام ازدال اپنے غصہ اور غیظ مین کہتے ہین
کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا ٭ سچ کہتے ہین کہ حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے
کاش زمین اُس وقت پھٹ جاتی اور خسیف کرلیتی اپنے اہل کو ٭ اور البتہ قتل ہوے بدر مین وہ لوگ جو بہترین
وبرترین مردم سے تھے ٭ اور وہ ایسے خوبیون والے تھے کہ مردم حاجتمندان کی طرف پناہ پاتے تھے ٭
اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہین یعنے ہر صبح سخاوت کرنے والے
تھے پھر جو لوگ بھاری بوجھ اُٹھانے والے ہین وہی سرداری کرتے ہین اور آزمائے جاتے ہین
مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابوالحکیم کے ڈر گئے ہین اور ناک کاٹی (ابوالحکم)
گئی یعنی ننگے خوار ہوگئے ٭ چنانچہ درجواب اُسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر کے مین بھیجدیے
شعر بکت عینا کعب ثم غل بعبرۃ ٭ منہ وعاش مجدعا لا یسمع ٭ ولقد رأیت ببطن بدر منہم ٭
قتلی تسیح لہا العیون وتدمع ٭ فابکی فقد ابکیت عبدا راضعا ٭ شبہ الکلیب للکلیبۃ یتبع ٭
ولقد شفی الرحمن منہم سیدا ٭ واہان قوما قاتلوہ وصرعوا ٭ ونجا وافلت منہم من قلبہ ٭
شغف یظل لخوفہ یتصدع ٭ ونجا وافلت منہم مسرعا ٭ فسل قلیل یارب یتمزع ٭ یعنے
کعب کی آنکھین روئین اور بہائے گئے اشک ٭ اُسکی آنکھ سے یعنی رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا
نکٹا پھرا یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا ٭ اور مین نے بدر کے میدان مین مشرکین کے ٭ ایسے مقتولون
کو دیکھا کہ اُنکے لیے بہت سی آنکھین روتی ہین ٭ اور روتو اے کہ تونے شیرخوارون کو رولایا ہے
مانند پلون کتے کے کہ وہ پیچھے کتیا کے ہوتے ہین یعنے ہر گاہ تونے زنان مشرکین کو اُنکے مقتولون
کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اُنکے بچے بھی مثل سگ بچون کے کتیا کے ساتھ روئے ٭ اور البتہ خدا نے
ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکی طرف سے تشفی خاطر عطا کی ٭ اور سزا اور ہلاکت کیا
اُس قوم کو جنھون نے اُس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحالانکہ وہ مارے گئے ٭ اور اُنمین سے
وہ شخص بچ گیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا ٭ اور اسیطرح بچ گیا
اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا ٭ اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا
تھا جب وہ گریز کرتا تھا ٭ بعد ازان رسول خدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی

جگہ مکے مین اُترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا **شعر** الا ابلغا عنی اسیدا
رسالة فخالك عبد بالسراب مجرب + لعمرك ما اوفی اسید بجاره + ولا خالد ولا مفاضة
زینب + وعتاب عبد غیر موف بذمة × كذاب سون الرای فرد مدارب + الا ابلغا الخ
(مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغۂ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی
وزن کی شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید[1] کو میری طرف سے یہ پیام پہونچا
کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا قسم ہے زندگانی کی کہ اُسید اپنے ہمسایہ اپنے
ذمیون کے ساتھ دغا کرنے والا نہ تھا اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ[2] زینب ایسی تھی (مفاضہ
یعنے عورت بڑے پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے اور وہ بڑا کاذب
اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا غرض کہ جب کہ اشعار حسان بن ثابت جسمین مذمت
کعب اور اسید پدر عاتکہ کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اُسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا
مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان
سے اپنا اسباب اُٹھا لے گیا اور دوسری قوم کے پاس اُٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسانکو
بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اُترا ہے پس حسان ہمیشہ اُن لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ
اُنھون نے بھی اُسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا
نہ پایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اُس کے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اللهم
اكفنی ابن الاشرف بما شئت فی اعلانه الشر وقوله الاشعار کہ اے پروردگار میرے تو کفایت
ومکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جس طرح تیری مشیت ہو اس بارہ مین کہ اُس نے
اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون میری جانب
سے اُسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اُسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ
مین اُس سے انتقام کرونگا کہ اُسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار
موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اُنکو بلایا اور فرمایا اے محمد کیا تو نے
ترک آب و طعام کیا ہے اُنھون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قبول کیا مین نہین
جانتا ہون کہ مین اُسکو وفا کرسونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنی
تجھکو فقط جہد لازم ہے ولیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے اس بات مین مشورہ
کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلۂ اوس سے اُنمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ

سلکان

[1] اسید پدر عاتکہ زوجہ ابی وداعہ جس کے گھر مین کعب مہمان تھا ۱۲ [2] مفاضہ لقب زینب مادر خالد ۱۲

سلکان بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابوعیس بن جُبیر تے اوران لوگون نے عرض کی یارسول اللہ ہم اُسکو قتل تو کرینگے مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اُس سے کرنی ضرور ہونگی (یعنی خدع وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابونائلہ پاس کعب کے گئے جب آپسنے انکو دیکھا تو شان اُنکی اُسکو دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اُسکے پیچھے لوگ کمینگاہ مین ہون پس ابونائلہ نے کہا کہ تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اُسوقت کعب کی مجلس مین اُسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اسوقت رعب سے رنگ اُسکا متغیر تھا اور ابونائلہ ومحمد بن مسلمہ اُسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اُس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمہاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابونائلہ اُسکے سامنے اشعار پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میرے پاس ہین وہ اُٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سُنی تو وہ اُٹھ گئے تب ابونائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے سر کلام کو سنین اور مظنہ بد کرین اے کعب آنا اُس شخص یعنی محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہے کہ ہم سے عرب نے حرب کیا اور ہمپر تیر اندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان مجلس مین اور ہماری راہون کو ہمسے قطع کیا اور ہمارے نفوس نے تعب ورنج اُٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور ہمنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہم کو اسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کیا چاہتا تھا اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت وریاست اسکی طرف یعنی رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے ابونائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے دیکھ میری رائے پر ہین میرا ارادہ ہے کہ اُنکو بھی تیرے پاس بُلالون کہ ہم تجھسے باہم خرید وفروخت گندم وتمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موافق ہو تب کعب نے آگاہ ہو کہ بردار خانہاے ہمارے پُر ہین تمر قسم عمدہ سے عجوہ قسم عمدہ ہے پُر مغز اور دلدار کہ اسمین دانت غائب ہو جاتے ہین یعنے سماجاتے ہین آگاہ ہو اے ابونائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہے تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تونے ایک پستان سے دودھ پینے مین چھینا جھپٹی کی ہے تب ابونائلہ سلکان نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اُسکو پوشیدہ رکھ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین آپمین سے ایک حرف ذکر نہ کرونگا پھر کعب نے کہا اے ابانائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے تو سچ بتا کہ محمد کے بارہ مین تیرا کیا ارادہ ہے سلکان نے کہا اُسکی خواری اور اُس سے بازرہنا اور کنارہ کشی

کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابانائلہ تم لوگ جو کچھ رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو میرے پاس رہن کروگے اُسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہان تک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ مین البتہ صورت دفا ہے اور معنی حلقہ لفاف انگشتری یا نقش یعنے خاتم و مہر (اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حلقہ لفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیسا کہ معمول عرب تھا) پس ابونائلہ وعدہ پھر آنے کا کرکے اُسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوے اور ماجرائے فیمابین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمھاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکو بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ پچیسوان مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اُسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اُسکی محل کے نیچے پہونچے تو ابونائلہ نے اُسکو آواز دی اُسوقت ابن اشرف نئی زوجہ کے پاس تھا اور اُسی عرصہ مین اُسکی نئی شادی ہوئی تھی کہ وہ اپنی دلھن کے پاس سے یکایک اُٹھا تو اسکی زوجہ نے گوشہ لحاف کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس تجھسا آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اُسنے کہا مجھسے وعدہ کیا ہے اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجکو سوتے ہوئے پاتا تو بلحاظ میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دولائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑا کر یہ کہتا ہوا باہر چلا کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اُنکے پاس آیا اور اُنسے ملاقات بدعاے تحیۃ کی کہ احیاکم اللہ یعنی تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اُنسے مانوس ہوا تب اُن لوگون نے کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہانسے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اُسکی مہک چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اُسمین مشک و عنبر پانی سے گھس کر ملاتا تھا بلکہ اُسکو بطور افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اُسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبو کی مدح کی اور کعب کو اُس سے طمانیت تھی یہان تک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھو نکی کھائیون مین اُسکی زلفون

کی لپٹین لین اور سلسلہ بندی کی اور اُسکے سر کے دونون قرن کو محکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا ہان جلد قتل کرو
اس دشمن خدا کو پس ان سب نے اُسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اُسپر ایک ساتھ پڑین مگر کوئی کارگر نہ ہوئی بلکہ
ایک دوسرے پر پڑی اور کعب ابو نائلہ کو پلٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اُسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قروتی میرے
تلوار کے میان مین ہے مین نے اُسکو جلدی سے کھینچکر اُسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور جھونکا یا کہ وہ چھری
اسکے پیڑو تک اُتر گئی تب اس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود نے جوجا بجا ٹیلون پر رہتے تھے اُسکے
شور سے متحیر ہو کر ان ٹیلون پر آگ روشن کی اور کوئی ٹیلہ ایسا باقی نہ تھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود
مین ابن سینہ ایک یہودی تھا قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اُسنے
اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے
تھے تو اُنمین سے حارث بن اوس کی پنڈلی پر تلوار کعب کی پڑگئی کہ اُسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ
ہو چکے تو سر اُسکا کاٹ لیا اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی
ارصاد سے نگران ہونگے تو مزاحمت و مضائقہ کرینگے یہان تک کہ ان جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ
لی یعنے اُن تک پہونچ گئے کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریلغہ پاس اور روشنی اسطے آگ کی جو ٹیلون
پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعد ازان سریہ مسلمین بعاث مین پہونچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین
پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیے
اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام عرض کرنا تب سب اُسکے پاس لوٹ آئے
اور اُسکو سوار کر لیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا
تو سب نے صداے تکبیر بلند کی اور اسوقت شب کو رسول خدا صلعم نماز پڑھ رہے تھے جب آواز انکی
تکبیر کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور پہچانا کہ بے شک لوگون نے کعب کو قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم
اُٹھاتے ہوے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا پس حضرت نے دعا دی کہ
افلحت الوجوہ یعنی تم سب کے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنی تمہارا منھ اجالا رہے اُن سب نے جواب دیا
وجھک یا رسول اللہ یعنی آپ کے منھ کو بھی بقا ہو پس اُن لوگون نے سر کعب کا حضرت کے روبرو ڈالدیا
حضرت نے اسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو ساتھ لائے حضرت نے اُسکے
زخم مین تھوک ڈالدیا پھر اُسکو اس زخم سے ایذا نہ ہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار عباد بن بشر نے موزون
کیے ہین اور پڑھے ہین اُنکا مضمون یہ ہے اشعار صرخت بہ فلم یحفل لصوتی ٭ واوفی طالعا من
فوق قصر ٭ فعدت فقال من ھذا المنادی ٭ فقلت اخوک عباد بن بشر ٭ فقال محمد اسرع الینا ٭

لقد جئنا لتشکرنا وتقری ∴ وترفدنا فقد جئنا سغاها ∴ بنصف الوسق من حب وتمر ∴ وهذا درعنا رهنا
فخذها ∴ لشهران وفا او نصف شهر ∴ فقال معاشر شبعوا وجاعوا ∴ لقد عدموا الغنی من غیر فقر ∴ واقبل
نحونا یهوی سریعا ∴ وقال لنا لقد جئتم لامر ∴ وفی ایماننا بیض حداد ∴ مجربة بها الکفار نفری ∴ فعانقه ابن مسلمة
المرادی ∴ به الکفان کاللیث الهزبر ∴ وشد بسیفه صلتا علیه ∴ فقطره ابو عبس بن جبر ∴ وصلت
وصاحبای فکان لما ∴ قتلناه الخبیث کذبح عتر ∴ ومر و براسه نفر کرام ∴ هم ناهوك من صدق
وبر ∴ وکان الله سادسنا فانا ∴ بافضل نعمة واعز نصر ∴ یعنی مین نے کعب کو شور سے پکارا مگر اُسنے
میری آواز کی کچھ پروا نکی اور چڑھ گیا واسطے اشراف یعنی جھانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے
پکارا تو اُسنے کہا یہ پکارنے والا کون ہے مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو
ہمارے پاس جلد آ کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر دمنزلت کرے اور مہمان داری کرے ∴ اور تو ہمارے
ساتھ بخشش دنوازش کر او زن نصف وسق کے دانہ غلہ یا ثمر سے ∴ کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور
یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کرتے ہین تو اسکو لے ∴ اگر وفا کرے وہ زرہ واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے ∴ تب
لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنی اسوقت
عدم غنا ونا داری انکی محتاجگی سے نہین ہے کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تہیدستی اتفاقیہ ہے) یہ سُن کے
کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور ہم سے بولا البتہ تم کسی کام کے لیے آئے ہو ∴ پھر شاعر کہتا ہے
کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی کہ اس سے کفار کو ہم قطع وقتل کرینگے ناگاہ
ابن مسلمہ مرادی نے اسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن مسلمہ کے مثل شیر زبردست کے
تھے ∴ آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اُسپر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبر نے اُسکا خون بہایا
∴ اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اس خبیث کو
مثل گوسپند کے ذبح کیا تو سر اسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ وکامل ہین صدق ونیکوکاری مین
اور چھٹا ہمارا اللہ تھا یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ
تھا پھر ہم نے پھیرے بہترین نعمت اور برترین نصرت کو اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام
ہوئی تو اسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا کہ جب تم لوگ کسی کو یہودین سے قابو مین پاؤ تو اُسکو
قتل کرو تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس ان کے روساءین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام
کیا اور نہ مکر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن اشرف کے کہین شب باشی
یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سینہ یہودی جو بنی حارثہ سے تھا اور وہ حویصہ بن مسعود کا

حلیف تھا کہ آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سینہ پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا پس حویصہ جو سینہ کا خلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سن دار زیادہ تھا اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سینہ کو کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اسکے مال سے یعنی تو اُس سے بڑا مالدار ہی محیصہ نے کہا واللہ جس شخص نے مجھے اُسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو بھی مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنی تو میرے قتل کرنے مین بھی انکا حکم بجا لاتا اُسنے کہا ہان مین انکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچاوے خوشگوار ہے پس اُسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ ثابت ہے مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے شعر یلوم ابن امی لو امرت بقتلہ: لطبقت ذفراہ بابیض قاضب: حسام کلون الملح اخلص صقلہ: متی ما تصوبہ فلیس بکاذب: وما سرنی انی قتلتک طائعاً: ولو ان لی ما بین بصری ومارب: یعنی میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہی قتل سینہ پر حالانکہ اگر مین خود اسی کے قتل پر نبی کی طرف سے مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اسکا مثل سفید نمک کے ہی کہ نہایت صاف ہو صیقل اسکا اور جب تو اسکو راست یعنی علم کرے تو وار اسکا جھوٹھا نہین ہے یعنی خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اُسکی عوض مین میرے لیے حاصل ہوا مین شہر بصری اور مارب یعنی باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لامحالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو انکے شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب و ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم و خطا اس کی ہمکو معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجائے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اُسکے جو اُسکی راے پر مین تو ناگہانی سے مارا نہ جاتا ولیکن اسنے ہم کو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے حالانکہ تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اُسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے انکو بلوایا کہ انکے درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تاکہ جو کچھ آپس مین لکھا جاوے اُسی کی طرف منتہی رہین پس وہ لوگ گھر مین رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور زیر درخت خرما بیٹھ کر سب انے ملکر ایک نوشتہ درمیان آپکے اور رسول خدا صلعم کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار ہے اور کہا واقدی نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم

جب مدینہ پر حاکم تھا ایک روز اسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اسوقت اس مجلس مین
ابن یامین حاضر تھا اسنے کہا ناگہانی اور فریب سے مارا گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے
اُنھون نے مروان کی طرف خطاب کر کے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ
ہم نے ابن اشرف کو نہین قتل کیا مگر بحکم رسول خدا صلعم واللہ سوائے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ نہ دیگی
یعنی خداتیعالی مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکرے سوائے مسجد کے واما تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھ
واجب ہے کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑا کر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے
ہاتھ مین تلوار بھی ہو تو مین تجکو قتل کرون پس اس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے
باہر نہین نکلتا تھا اور جب کہین جاتا اسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے
اور جب وہ اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا بعد ازان
پھر چلا جاتا تھا وا آایون نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہؓ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن
یامین بھی بقیع مین موجود تھا پس محمد نے اس نعش کو دیکھا کہ اُسپر جریدہ سبز ہے یعنی چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اُسکے پاس آکر جریدہ کو کھوسنے لگے پس لوگ اُنکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے ای ابا عبدالرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جاکر اسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہانتک کہ سارے جریدے اُسکے سر و منھ پر
ٹوٹ گئے اور یہانتک مارا کہ اُسکے بدن مین کوئی عضو صحیح و سالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑ دیا کہ اس مین
کچھ طاقت و قوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا

غزوہ غطفان ذا امر یعنی بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنی باہر رہے **واقدی**
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہندہ نے اس کو خبر دی زید بن ابی عتاب نے
اُسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اُس سے حدیث بیان کی عبدالرحمن
بن محمد بن ابی بکر نے عبداللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث مین
کچھ قدر زیادہ بیان کیا ہے اور سوائے انکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ و محارب سے
بمقام ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شبخون مارین

اور انمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول اللہ صلعم نے بھی مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چارسو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہانسے جنت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذو القصہ کو جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اس سے پوچھا تو کہان کا ارادہ رکھتا ہے اُسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہی اُسنے کہا میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جا کر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنی جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے زائد مقرر ہوتا ہے کہ وہ کسی وادی مین جا کر جلے بود و باش تجویز کر آتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجکو کچھ خبر تیرے قوم کی پہونچی ہے اُسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اُسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو حضرت نے پہلے اُسکو طرف اسلام کے دعوت کی اُسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا نہ کرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سُنین گے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپ کے چلتا ہون اور آپ کو لے چلتا ہون اور تبلاتا ہون سقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اُسکو ہمراہ لیچلے اور اسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اُسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اُنکے سرون پر قریب تر اُتار لایا اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگئے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرتؐ سے کسی کی ملاقات نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخر کار حضرتؐ وہانسے ذا امر مین پھر آئے اور لشکر لشکرگاہ مین اُترا اور انکو وہان مینھ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لے گئے تھے کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہو گئے تب حضرت نے وادی ذا امر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کر کے یعنی اس وادی کے جانب مین کپڑے اپنے اتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت پر ڈال دیا تھا اور اسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور وہ اعراب وہانسے جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے وہ اعراب دعثور سے کہ وہ انکا سردار اور انمین بڑا شجاع تھا کہنے لگے کہ اب محمدؐ تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو پکارے گا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ انکی فریاد و مدد کو نہین پہونچ سکتے ہین اسوقت تک کہ ہم اسکو قتل کر ڈالین یعنی اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ انکو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک سیف جو تیز و بران تھی اٹھائی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے

ہوئے حضرتؐ کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا ای محمدؐ اب آج تجکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرتؐ نے فرمایا حق سبحانہ تعالی بچاتا ہے اُسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اُسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اُسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اُس تلوار کو حضرتؐ نے اُٹھا لیا اور اُسکے سر پر اُٹھائی اور فرمایا اب آج تجکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اُسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اُسنے کلمۂ شہادتین پڑھا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا رسول اللہ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سواے حق تعالی کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بے شک رسول اُسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نہ کرونگا تب حضرتؐ نے اسکی تلوار اُسی کو دیدی اور دہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرتؐ کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور مین مجھسے بہتر ہین حضرتؐ نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین وحالانکہ تو اسپر قادر ہوچکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اُسنے کہا واللہ ایسا تو تھا و لیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا بدن طویل القامت کو دیکھا کہ اُسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لا الہ الا اللہ و ان محمدًا رسول اللہ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اسپر جمع نہ کرونگا پھر تو اُسنے اپنی قوم کو بھی دعوت کرنا شروع کی اُسیوقت یہ آیت اسی کے بارہ مین نازل ہوئی یا ایہا الذین اٰمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم ترجمہ یعنی اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اُس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اُنکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنی انکو تمسے باز رکھا اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرتؐ نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا

ذکر غزوہ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہے اور چند شب مین ماہ جمادی اول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنی باہر رہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے انھون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ مقام بحران مین جماعت کثیر قبیلہ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرتؐ نے اس طرف تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرتؐ نے یہ کچھ ظاہر نہ کیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکر نکلے اور آمادہ سفر ہوے جب پہونچے اُس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہ گئی تھی تو قبیلہ بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اُسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہوکر اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرتؐ نے اُسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اُسی کے
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ نجران مین پہونچے دیکھا کہ
فی الواقع وہان کوئی نہ تھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اس قوم کا پایا
اس قیدی کا پایا نہ گیا تو اسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرتؐ کی مدینے سے دس روز کی
تھی اور اِس عرصہ مین ابن ام مکتوم حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اُس لشکر کو چک کو کہتے ہین جس کے ہمراہ رسول خدا صلعم نہ ہوتے تھے بلکہ اُس مین کوئی اور امیر و
سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اِس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر و سرگروہ
زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی آلاخر کے ہوئی کہ یہ ستائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے رستہ سے حذر کرتے تھے اور ادھر کی آمد و شد سے ڈرتے
تھے اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے انکو رسول خدا صلعم اور انکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ
صفوان بن امیہ نے آپس کے مشورہ مین کہا کہ ہر آئینہ محمدؐ اور اسکے اصحابؓ نے ہماری تجارت اور تجارت
کے مقامات کو ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اُسکے اصحابؓ سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین
یعنی دریا کے کنارے کچھارون اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل نے ان سے معاہدہ رکھتے ہین اور انکی
رعایا بھی اُنکے شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم
جو اپنے ان گھرون مین پڑے رہینگے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری
ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ کو ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت
رکھتے ہین تب اسود بن المطلب نے اُس سے کہا کہ راہ ساحل سے کنارہ کر اور راستہ عراق کا اختیار کر صفوان
نے کہا مین اُس راستے سے واقف نہین ہون ابو ربیعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک اجورہ دار
ٹھہرا دونگا کہ وہ اسطرف کا رہبر ہے اور اس راہ سے آتا جاتا ہے اُسکی آنکھ باریک نما دوربین ہے صفوان نے
کہا وہ کون ہے کہا فرات بن حیان العجلی کہ وہ راستہ اسکا منجا ہوا ہے اور اکثر ادھر آیا گیا ہے صفوان نے
کہا خدا یہ تدبیر بہت خوب ہے پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے
جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ محمدؐ نے ہماری تجارت اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا کہ ہمارے
قافلہ شتران کا راستہ ادھر سے نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا

راہ عراق سے کہ اصحاب محمدؐ مین سے ادھر کسی کا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین اور ان لوگون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم خویش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اُسکے ہمراہ کردی اور عبد اللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبد العزی با دیگر مردم قریش اُسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ اُن سب کا وزن تیس ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اُسکے ساتھ بطریق مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اُنکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اُس روز تک شراب حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے اس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا بہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اُسکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اُسی وقت حضور مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ روانہ کیا پس اُنھون نے جاکر اُسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی اُنمین سے اسیر ہوگئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اُسکے پانچ حصے ہوے کہ اس روز پانچوان حصہ یعنے خمس بیس ہزار درہم تھے اور باقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیر دن مین وہی فرات بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اُسکو حاضر کیا اُس سے کہا گیا اسلام قبول کر اُسنے قبول کیا پس قتل سے اُسنے امن پائی

غزوۂ اُحد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال بائیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کردیا تھا واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسی بن محمد ابراہیم بن الحارث نے اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیی بن سہل بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیی بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان جمع اُن اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اُنمین سے زیادہ حافظ حدیث تھے بعض سے چنانچہ جو کچھ اُن لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے تمامتر جمع کیا پس روایت موصوفہ نے کہا جب وہ لوگ مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھر آئے اور قافلہ

شتران جسکو ابوسفیان شام سے لایا تھا سب دارالندوہ مین متوقف تھے اور دارالندوہ مکے مین ایک منار ہے جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس وہ سب وہان اسیطرح ٹھہرے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اُنکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے جدا نہونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہوجاوین اسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و حویطب بن عبدالعزی و حجیر بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابوسفیان دیکھ اِن کاروان شتر کو جنکو تو لایا تھا اور اُنکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ اور مال تیمیان قریش ہے اور وہ سب بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کردیتے ہین کہ طرف محمدؐ کے قصد کرین اور تونے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اُنکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے قبول کرنے والونمین اول مین ہی ہون اور بنی عبدمناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص و بدلا اپنے مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور شرفا میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران متوقف تھا تا آنکہ طرف اُحد کے تیاری چلنے کی پس اُن لوگون نے اپنے عیرات کو بطریق بیع خیار کر ڈالا ابوسفیان نے اسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اسکے پاس عدہ پر رہن رہے کہ اُنکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ زر نقد ہوگیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اُسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون نے کہا اے ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال اور منافع اُسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مالیت پچاس ہزار دینار کی تھی دیا کہ مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور انکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے اور متجرہ یعنے جاے خرید و فروخت اُنکا صرف سرزمین شام تھی تمام اُسی کی نواح و اطراف مین خرید و فروخت کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران بنی زہرہ کا ضبط و قید کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنے حاضر بدر نہوے تھے اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبدمناف بن زہرہ کا تھا وہ سب انھین لوگون کو سپرد کردیا اسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا تمام انھین کو سپرد کیا جاے اور اُس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اُنکو نہین ملتا اور جمیع قریش کو انکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے پھر گئے تھے یعنے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ

اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری ملک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس تیرے کہنے سے ہم
لوٹ گئے غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو اہل ضعف مین جنکے نہ اقربا ہین نہ انکا
کوئی مانع ضرور مددگار ہے کل انکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ابن ہی کہ ہر قوم نے
منافع لپنے اپنے عیر کا نکالا یعنی ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انھین لوگون کے بارہ مین
یہ آیت نازل ہوئی ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ یعنی قوم کفار مال اپنا ضرف کرتے
ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے رہائی پر اتفاق و اجتماع کیا تو اسوقت سب
نے باخود ہا یہ مشورہ کیا کہ آیا اب ہم عرب مین پھر کر انسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر آئینہ پرستندگان و بندگان
مناۃ ہمسے تخلف نہ کرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور انکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور
ان لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع ہین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس اتفاق رائے ہوا لوگون کا
اس بات پر کہ یہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کر کے انکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ
عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن دہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے
اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے انکے روبرو
حلف کیا ہے کہ تمھارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون
نہین چلتا اسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤن گا پس مین نے
جس بات پر عہد کیا ہے اسکو وفا کرونگا کیونکہ انھون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سوا ے
کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اور دن کو یا قتل کیا یا انسے سربہا لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل
اگر تو ہمارا کہنا مانے گا تو جسقدر مال تو مانگے گا اتنا ہم تجکو دیوینگے اور اگر تو قتل ہو جاویگا تو پرورش تیرے عیال کی
ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہانتک کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید
ہو کر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے
پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نہ تھا
کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو
تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار
پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنی بندہ منات بت کا پس
اسکی اولاد بنی عبد منات بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اسنے خطاب کیا کہ اے اولاد عبد مناۃ
تم بڑے بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمھارا باپ بھی مددگار تھا مجکو نہ چھوڑو کہ بلا حمایت چھوڑنا حلال نہین ہے

یا بنی عبد مناۃ الرزام انتم حماۃ وابوکم حامی لا تسلمونی لا یحل اسلام لا تعدونی نصرکم بعد العام ۱۲

ے

اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے سلیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر تعدونی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدہ نصرت سال آیندہ کا ندو اور کہا راوی نے ابو عزہ کے ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو انکو بھی فراہم کیا جب کہ گشت تمام کرچکے اور مردم عرب جو اُنکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہوچکے اور حاضر آے اسوقت قریش نے دربارہ ہمراہ لے چلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی بکر بن مسمار نے زیاد مولی سعد سے اُسنے نسطاس سے اُسنے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تم کو یاد دلادین گی مقتولان بدر کے تئین اور اُس عہد کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو زندہ پھر آوینگے یہانتک یا بدلا لیوینگے یا بغیر اُسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اُسکے قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی اس امر مین بمضائقہ پیش آیا کہ اے گروہ قریش یہ میری راے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمن کے حوالہ کرو کیونکہ مجھسکو یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اُنکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ نے کہا جو بات قرار پائی ہے اُسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہینگے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ کے ہے کنیزین مغنیہ یعنی گائین جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اسی روز بہترین مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نہ کرونگا کیونکہ مین بھی تو انھین مین سے ہون جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی اپنی دونون عورتین ہمراہ لین ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبد اللہ اکبر کی تھی اور دوسری جورو اسکی بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبد اللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے ساتھ اسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو

بن العاص نکلی اور خناس بنت مالک بن المضرب اپنے بیٹے ابوعزیز بن عمیر عبدربی کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبدالاسد کے ہمراہ اسکی عورت رملہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبدالعزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان وجابر دونون فرزندان مسک الذیب نے دعیبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عوایف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اٹھا لیا تھا اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آگئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹیون کو بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دارالندوہ مین آراستہ وتیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عوف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابیش کا تھا کہ انھین مین سے ایک شخص اسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اٹھایا تھا اور بعضے یون روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو ان تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اسکو طلحہ بن ابی طلحہ اٹھاے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع ان لوگون کے جو انسے آملے تھے کہ انمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے اور ساز ورخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اس لشکر مین سات سو زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اس وقت عباس بن عبدالمطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجرہ دار مقرر کرکے مدینہ کو بھیجا اور اس سے یہ شرط کرلی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے ہوپنچے اس خط مین یہ خبر لکھی تھی کہ ہر آئینہ قریش جمعیت کثیر فراہم کرکے آپکی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان ہوپنچین تو جو کچھ آپکو فکر وتدبیر کرنی ہے اسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جو جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین اور انکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور انمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے سلاح فراہم کرکے چلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسولخدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبلہ پر حضرت کو دیکھا اسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا ایکا فرمایا تو اسنے خط لیکر حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو بکتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس اسی وقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی نہین ہے آپ اپنی ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبدالمطلب سے سعد کو مطلع فرمایا انھون نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو اس امر مین امید خیر ہے اور اصل یہ ہے کہ یہود مدینہ منافقین سے خبر لینے رہتے تھے

ادر

اور کہا کرتے تھے کہ محمدؐ کے پاس ابھی کوئی ایسا مژدہ نہین آیا ہے جو انکو خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر باخفاے راز کر کے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آنحضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسولخدا نے کیا کہا ہے اُسنے کہا لاام لک یعنے تیری مان مرے تجکو ان باتون سے کیا کام اُسنے کہا مین تمھاری طرف سے کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اُسنے اس خبر کو سعد سے بیان کیا تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تجکو نہین دیکھا تھا کہ ہماری باتین سنتی ہے وحالانکہ مین نے رسولخدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے بعد ازان سعد نے اس عورت کے سر کی لٹون کو ملاکر پکڑا یعنی اُسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسولخدا صلعم کو پل پر پایا اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے در پردہ فرمائی تھین اُسکو اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اُس سے چھپایا اُسنے کہا مین نے کلام رسولخدا خود سُنا ہے تب اُسنے وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا نہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ مظنہ میری جانب کرین کہ مین نے آپ کے راز کو ظاہر کر دیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے دبالآخر خبر روانگی قریش کی لوگون مین مشہور ہوگئی اور اسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی کہ اُنکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوئے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر انکا مقام ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن رابغ مین قریش سے جا ملے مگر اُنسے علیحدہ یعنے کنارہ کیے رہے اور رابغ کئی رات کی راہ پر ہے مدینہ سے باقی احوال آیندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرو بن زبیر نے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اُنھون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ لوگ یعنی عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمدؐ کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اُسکو خبر کر آئے ہین اور اُسکو ڈرا کر ہوشیار کر دیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اُنکو خبر دی ہے پس وہی لوگ آن کر اپنی گڑھیون مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اُنسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکل کر ہمارے شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جا کر اسکو قطع کر ڈالین اور انکو نادار و مفلس کر دیوین تاکہ پھر کبھی جبر نقصان انکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اُنسے اندیشہ نہین ہے کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی انکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اُنکے ہتھیار سے زیادہ ہین اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اُنپر دعوے خون کا ہے اور آپکا کچھ دعوی خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسولخدا صلعم مدینہ کو تشریف لیگئے تھے تو اُسی صبح

مین ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکہ کو گئے اور قریش کے ساتھ قیام پذیر ہوے اور ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو لیچلو اُس قوم کے پاس تا ہم اُنسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اُنکو ابھارنے لگا اور اُنکو معلوم کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمدؐ کہتے ہین باطل ہے پس اُسی کے اُبھارنے سے قریش نے قصد بد کیا تھا اور ابو عامر اُنکے ساتھ نہ گیا تھا لیکن جب قریش نے بقصد اُحد خروج کیا تو ابو عامر بھی اُنکے ساتھ نکلا اور قریش سے یہ کہتا تھا کہ اگر مین اپنی قوم مین مقدم الجیش اور انکا پیشرو ہوتا یعنی بڑھین تو اُنمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہین میری قوم سے کہ ہمگی وہ پچاس نفر ہین یعنی یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے پس اُن لوگون نے اُسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اُن لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا کہ عورتین اُس لشکر کی ہاتھون مین دف لیے ہوے لشکر مین نکلین کہ گا بجا کر مردون کو ابھارتی تھین اور اُن کو طیش مین لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اُنکو اُنکے مقتولان بدر کو ہر منزل مین یاد دلا کر غیظ و غضب مین لاتی تھین اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اُترتے تھے تو منجملہ گلہ شتران کے جو شتر نحر کرتے اور کھانے کے واسطے لاتے تھے انکو ذبح کر کھانا کھلاتے تھے اور اُس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اُنکے ساتھ زاد تھا اس مال سے جو اُنکے پاس جمع تھا اُسی سے باہم کھاتے تھے اور جب گذر قریش کا مقام ابوا پر ہوا تو وہ لوگ باہم کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ مین خوف کرتے ہین پس آؤ ہم لوگ قبر مادر محمدؐ کو نبش کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہین انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہین پس اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی کو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہو گے کہ یہ اُستخوان بوسیدہ تیری ماں کے ہمارے پاس ہین پس اگر وہ بنا برگمان اپنے اپنی مان کے ساتھ نیکو کار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان کہنہ اُسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اُسکی شرم سے تمھاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمھاری عورتون مین سے کسی پر ظفریاب نہوا تو مین قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اُسکی مان کی پُرانی ہڈیان تمکو نفع دینگی کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکو کار ہے تو بازخواست اُن استخوان بوسیدہ کی بمال کثیر کرے گا چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اس باب مین اہل عقل و رائے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اُنھون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر مذکور نہ کر کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرین گے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذو الحلیفہ مین تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین مہینے ہجرت سے اور ان لوگون کے ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذو الحلیفہ مین داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آکر انکو اتارا اور اُسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس اپنے انس و مونس دونون پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عتیق مین شامل قریش ہوے تھے اور ان کے ساتھ رہے یہانتک کہ وہ سب بالو طیرا آکر اُترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اُنکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطا اور اُحد کے ہے متصل باحد طرف جرف کے اور جرف یعنی نالہ واقع ہے اُس میدان مین جس کو اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اُس عرض اور اُس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور اُن دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اُس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دلو کلان مجلس اور احد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنی اتنی دیر مین) یہانتک کہ پانی اسکا نہر غابہ سے لے گیا یعنی چشمہ غابہ مین جس کو معاویہ بن ابی سفیان نے کھدوایا تھا ملگیا غرض کہ اُس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا لے گئے تھے کہ ناگہان لشکر مشرکین وہان آپہونچا اور اُنھون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اُن کھیتون مین چھوڑدیا کہ وہ کھیت اونٹون کے لوٹنے بیٹھنے چلنے پھرنے سے پامال اور روند گیا اور اُس نواح عرض مین ملکیت اسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کا سینچتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت اپنے شتران اور شبانان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ اُنھون نے اونٹ چرائی پر چھوڑے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹونکو جمع کرکے اور شب جمعہ کو رات بھر کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لاوے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو انھون نے اپنے اونٹون بیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرا لے یہان تک کہ اس سرزمین مین کچھ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اُترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے مقیم ہوے تو اسی حالت مین رسولخدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموع کو اُس قوم کی طرف بھیجا پس وہ انکے درمیان گیا اور اندازہ جمعیت مردم اور عیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اُسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت نے حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نہ کیجو لیکن جبکہ تو ان لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اُنکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ کم و بیش ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور انکا اندازہ کیا تو وہ سات سو ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا انھون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اُنکے پاس

باجے اور ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اُن عورتون کا یہ ارادہ ہی کہ قوم کو اُبھاین اور مقتولان بدر کی یاد دلاکر اُن کو غیظ و غضب مین لادین اور سطرح کی خبر اُنکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اُنکے حالات سے ایک حرف بھی ذکر نکر بعد ازان فرمایا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالی ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے اللھم بک احول وبک اصول یعنی اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو پہونچون گا اُسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکایک ایک طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اُن لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک ٹیلہ سنگ لاخ پر کھڑے ہوگئے اور اُن پر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اُس عرض سے اپنے کھیت پر آگئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ دربر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہی کہ ورود لشکر کفر کا روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیمابین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس خزرج مثل سعد بن معاذ و اُسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چندکس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینے کی کی تا آنکہ صبح ہوئی اور اُس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے خطبہ ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنھون نے محمود بن لبید سے اُنھون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذوالفقار ٹوٹ گئی ہے نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گاے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین درپے ایک کبش کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہی پس تم لوگ اسمین قیام رکھو اما شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک سے وہ مصیبت ہے میری ذات پر واما گاو مذبوح وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے واما درپے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے مسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اور مین نے خواب مین دیکھا میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہے جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمہ دندان اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آنحضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینے سے

باہر نہ نکلین اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اُسکے اس خواب کے عمل کرین یعنے
اس خواب اور اسکی تعبیر کی موافقت کرین اُسوقت عبد اللہ بن اُبی سامنے کھڑے ہوے اور عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ ایام جاہلیت مین جو مدینہ مین سے مقاتلہ کرتے تھے تو عورتون کو اور لڑکون کو اسی قلعہ مدینہ مین متمکن کر دیتے
تھے اور انکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ مہینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور
ہمارے دشمنونکو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تودہ سے گھیر لیتے تھے پس یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے
ہو جاتا تھا کہ بالائے بنیان اور ٹیلون پر سے صبیان اور نسوان تودہی سنگریزے مارتے تھے اور ہم لوگ کوچون
اور راہونمین تلوارون سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنی باکرہ ہے کسی کو اسپر دسترس نہین ہوا اور ہمین
ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہین پہونچی اور کبھی ایسا نہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہون اور اُسنے ہم سے ہزیمت نہ پائی ہو اور جب
کبھی ایسا ہوا کہ دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمین نے اُسپر ظفر پائی یا رسول اللہ چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام کرینگے
تو مقام انکا بدترین مجلس ہوگا اور اگر ناامید محروم لوٹ جاوین گے تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچین گے یا رسول اللہ اس
بات مین میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ مین اس راے و تدبیر کا وارث ہون کہ مجکو میرے اکابر قوم سے
میراث پہونچی ہے کہ انمین اہل راے تھے و اہل حرب اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ راے رسولخدا صلعم کی موافق راے
ابن ابی کے تھی اور یہی راے جملہ صحابۂ کبار مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مدینے مین قیام کرین
رہو اور نسوان و صبیان کو ٹیلون پر کردو اگر وہ ہمپر چڑھ آوین گے تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے موچون اور کوچون مین کیونکہ گلیون
سے ہم بہ نسبت اُنکے زیادہ واقف ہین اور کوٹھون اور ٹیلون پر سے نسوان و صبیان اُنکو پتھر مارینگے اور
حال یہ تھا کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تودہاے گل اور دیوارون سے گھیر دیا تھا کہ وہ مثل قلعہ کے تھا اور حال
بہادری و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ نوجوانان مدینہ جو جنگ بدر مین حاضر نہ تھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا
صلعم سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم دشمنون کی طرف خروج و پیش قدمی کرین اور مردم سنداد اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نہ کرنے سے اُنکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اُنکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اُنسے بڑھ کے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اُنکی جانب سے ہمپر باواش ہو جاوے گی اور
اُنکی جرأت و جسارت ہمپر بڑھ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمگی تین سو مرد تھے کہ حق تعالی
نے آپکو اُنپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر مین و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حقتعالی
سے اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہم کو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنون کو ہمارے میدان مین اور

ہماری زد پر ہانک لایا و حالانکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح و مبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے نباز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنے اسلحہ سے اپنے تئین آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کی طرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابی سعید الخدری نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنی فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالی ہمکو انپر ظفر یاب کرے یہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالی انکو ہمسے خوار کریگا کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر سکے فیروزمند ہو جاوینگی تو انمین سے کسی کو باقی نہ چھوڑین گے سوائے اُن لوگون کے جو سامنے سے بھاگ جاوین اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالی ہمکو شہادت نصیب کرے اور یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اُس ہر ایک مین خیر و خوبی ہے راوی نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین آج کھانا نہ کھاؤنگا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اُنکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت کرتے ہین کہ اُس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنی بہ نیت عہد تا بدون جنگ و جدال افطار نہ کرین پس اُسی روز شنبہ کو کہ صائم تھے مشرکین سے جا کر مقابلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاو ان مذبحہ جسکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب سے کی ہے مین بھی اُنمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون انھون نے کہا مین خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نہ کرونگا حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے چنانچہ وہ اسی روز شہید ہوے رضی اللہ عنہ اور اسی طرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل بھی انھین گاوان مذبحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اُس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ ہمارے درمیان مارے جاوین پس داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین و علاوہ اسکے یا رسول اللہ مین نہین چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کی طرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث انکی جرأت و دلیری کی ہوگی و بہ تحقیق کہ اُنھون نے ہمارے مزروعات کو پامال کیا اور شاخہاے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اُن کو اپنے موضع عرض سے دفع نہ کرینگے تو ہماری زراعت سرسبز نہ ہوگی یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑکر انکی طرف نکلتے تھے تا انکہ اپنے یہان سے دفع کر دیتے تھے پس ہم آج

زیادہ تر حقدار اور پہلے سے اب اعلی حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کے حقتعالی نے ہماری تائید کی ہی اور پہنچوایا ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنی جنت کو تو ہم لوگ اپنے گھرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اوسی طرح خیثمہ ابوسعد بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یارسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور انکی رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچوا بلوایا بعد ازان آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے نواح میدانون مین آکر اترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب وہ یہان سے مال وافر لیکر بلاجرح وگزند پھرینگے تو یہ بات انکو جرات دلادیگی ہمپر یہانتک کہ وہ تبفاریق ہمپر تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجا دینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور سدون کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان اُن عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین ہمپر دلیری ہوگی یہان تک کہ جب یہ لوگ دیکھین گے کہ ہم لوگ طرف اعدا کے خروج نہین کرتے تو اُنکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہی کہ حقتعالی ہمکو انپر ظفریاب کریگا تو ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہی اور حال یہ ہی کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دہوکا دیا حالانکہ مجکو اُس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور میری حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اُسی کے نام قرعہ نکلا پس اُسکو شہادت روزی ہوئی وحالانکہ شہادت پر مین اُس سے زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین نہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اُسکی نہرون مین بلاقید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہے کہ جنت مین آکر ہم سے مل اور جنت مین ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اُسکو مین نے برحق پایا دہر آئینہ واللہ یارسول اللہ مین آج صبح سے اُسکی مرافقت کا جنت مین نہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہوگیا اور ہڈیان گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یارسول اللہ کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اُنکے لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ اُحد مین شہید ہوے اور اسی طرح انس بن قتادہ نے کہا یارسول اللہ یہ معرکہ اُحد احدی الحسنیین ہے یعنی ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہی یا شہادت یا غنیمت وفیروزی بقتل کفار تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے راوی کہتے ہین کہ جب لوگون نے غیر از خروج کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وپند فرمایا اور امر بجد و جہاد کیا اور اُنکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمھارے لیے نصرت و
ظفر ہی پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جب کہ رسول خدا صلعم نے انکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جب کہ اذن جہاد دیا وحالانکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسولخدا
صلعم نے اُنکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری وکمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑھائی
اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اونچے ٹیلون پر چڑھا دیا بعد ازان
بنو عمرو بن عوف اور جو لوگ اُنکے شریک تھے اور قبیلہ منیت اور شرکاء اُن کے سب حاضر آئے اور ہتھیار
لگائے اُسوقت رسولخدا اپنی دولت سرا مین تشریف فرما ہوئے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کے ساتھ
تھے کہ اُن دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ ولباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ ومنبر کے یعنی حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اُن لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اُسید بن حضیر آپہونچے اور اُنسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور سامنے
حضرتؐ کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ امر آپنر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو انھین کی طرف رو کرو اور انھین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اُنھون نے تم کو امر کیا ہے اسکو
بجا لاؤ اور جس بات مین تم آنکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ آنکی راے ہو اُسمین اُنکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہی جو سعد نے کہی اور بعضون
نے از روے علم و یقین واسطے مقابلہ و تندہی کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اُس وقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس الدرع فاظہرہما دو پیراہن
زرہ اپنے پہنے تھے مگر اسکو اوپر سے پہنے تھے یعنی زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی سے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف ہے کسے تھے یعنی تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ منطقہ بالآخر پاس ال
ابی رافع مولی رسولخدا صلعم کے رہا تھا اور آنحضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار وگفتار پر پشیمان ہوئے اور جو لوگ آنحضرتؐ
سے سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرتؐ سے اصرار کرتے تھے اُس
امر مین جو خلاف مرضی مبارک تھا (یعنی پہلے راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم
خروج کا کرتے تھے اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہی جو ہم آپکی مخالفت کرین کیجیے
جو کچھ آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اُس سے انکار کرین وحالانکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہی تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنی جنگ بالقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا وحالانکہ نبی کے تئین لازم وسزاوار نہین ہی کہ جب وہ سنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اسکو آتار ڈالے یعنے
نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہی جب تک حق تعالی درمیان اُس کے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی زرہ اپنے تن پر آراستہ کرلیتا تھا تو پھر اُس کو نہین اُتارتا
تھا جب تک کہ حق تعالی درمیان اُسکے اور اُسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسولخدا صلعم
نے فرمایا دیکھو جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اُسکی اطاعت کرو بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جس قدر تم صبر واستقامت
رکھوگے تمہارے لیے نصرت ہی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اسی جمعہ کو مر گئے جب رسولخدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو
جنازہ انکا جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھکر اُسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر
سوار ہو کر اُحد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ
جعل بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسولخدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو قتل ہوگا
اور حال یہ تھا کہ اس کرب سے دم اُس شخص کا گھٹتا تھا تب حضرت نے اپنا ہاتھ اُسکے سینے پر مارا یعنے اُس کا
شرح صدر کیا اور تسلی دی اس کلمہ لاجواب سے کہ الیس الدہر کلہ غدًا یعنی کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہی بعد
ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین انکے تین نشان علم تیار کرائے چنانچہ ایک لواء قبیلہ اوس کا
قرار دیکر اسکو اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لواء الخزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اُسپر سوار ہوے اور ترکش
مبارک پر کمان لگائی اور قتادہ یعنی نیزہ کو چک ہاتھ مین لیا کہ اُس روز بن نیزہ کا برنجی تھا یعنی بونڈی نیچے کا
پھل برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جمائے تھے کہ اُن مین سو
زرہ پوش تھے پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ
تھے اور ایک سعد بن معاذ اور یہ ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے
تھے تاآنکہ بدایع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہانتک کہ شیخین مین پہونچے اور شیخین نام ٹیلون
کا ہے کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا اور ایک بڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون
آپس مین باتین کیا کرتے تھے اسیواسطے ان دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب ثنیہ مین پہونچے اور دیکھا
تو ایک لشکر ہتھیار بند نظر آیا اسکا شور اسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا
شور ہے لوگون نے خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف تکی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب

نصرت اہل شرک سے اوپر اہل شرک کے نہین کیجاتی ہی پھر وہانسے رسولخدا صلعم آگے بڑھے تا آنکہ شیخین پہونچے وہان لشکرگاہ کیا وہان گروہ نوجوان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمرو وزید بن ثابت و اسامہ بن زید و نعمان بن بشیر و زید بن ارقم و براء بن عازب و اسید بن ظہیر و عرابہ بن اوس و ابوسعید الخدری و سمرہ بن جندب و رافع بن خدیج مگر حضرتؐ نے سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ یعنی رافع بن خدیج تیرانداز و تفنگ انداز ہی اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تا کہ اونچا معلوم ہون اور مین موزے پہنے ہوے تھا کچھ اُس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان دی پھر جب مجکو اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جسنے اُسکو پالا تھا اور اُسکی مان کا شوہر تھا کہا اے ابا رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا حالانکہ مین رافع کو کشتی مین گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن خدیج کو لے لیا حالانکہ میرا بیٹا اسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا ابن اُبی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اترا تب اُسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اسکے ساتھ تھے ابن اُبی سے کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمدؐ سے ظاہر کردی اور اسکی خیرخواہی کی اور اُسکو خبر دی تو نے کہی راے اُن لوگون کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی راے انکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمدؐ نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اُن چھوکرون کا جو اُسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن اُبی سے ازراہ نفاق و کینہ کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن اُبی اپنے اصحاب کے درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جائزہ سے انلوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اترے تھے اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تا آنکہ شب شروع ہوئی اور مشرکین نے دیکھا کہ رسولخدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے بھی اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی و نگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو مع گروہ اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے انکے صہلہ کرتے رہے یعنی ہنہناتے رہے آرام نہ کرتے تھے اور نزدیک آتے تھے طلایہ انکے چڑھے ہوے بمقام حرزہ جو موضع سنگلاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے تا آنکہ وہانسے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرزہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص امشب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام ہے
اُسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص امشب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص کھڑا ہوا
اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہی اُسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے پوچھا
کہ آج رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کر سکتا ہون کہا تو کون
ہے اُسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کر کے فرمایا تم تینون آدمی
جو اٹھے تھے کھڑے ہو جاؤ پس ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا
ہوے انھون نے عرض کی مین نے ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالی تیری نگرانی
کریگا پس اُنھون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت
حضرت صلعم کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک
پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتادیگا اور راہ مطلوب پر لگادیگا
کہ ہمکو قریب کی راہ سے اس قوم پر لیچلے تب ابو حثمہ الحارثی اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اُس
راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے
نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت و متحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار
ہوے تو ابو حثمہ حضرت کو بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ احاطہ مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور
مربع اندھا منافق تھا پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل احاطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سب کے سامنے
خاک اُڑانے لگا اور کہنے لگا کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے احاطے کے اندر قدم نرکھ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے
جو انکے ہاتھ مین تھی اُس اندھے منافق کو مارنے لگے اُسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ
اُن لوگون مین سے جو مربع کی رائے پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے اے بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے
عداوت کی باتین ہین کہ اسکو تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑو گے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ
باعث تمھارے نفاق کا ہے واللہ اگر نہوتی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے
ہے تو مین بیشک مربع کو اور جو کوئی مثل اُسکے اُسکی رائے پر ہی اُسکو بھی قتل کرتا پس اُن سب نے یہ بات سنکر
سکوت کیا اور رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اس درمیان مین کہ حضرت چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ
بن نیار کے گھوڑے نے دم اُچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان گر پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے
فرمایا اے صاحب سیف اپنی سیف کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھنچینگی پھر اسکا اکثار ہوگا

اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنی فال نیک شگون و طیرہ بدشگون اور رسولخدا صلعم نے مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنی قلنسوہ اسپر خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اُسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا بقیہ کو روانہ کیا پھر وہانسے وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اُسی روز پہونچے پھر جب رسولخدا صلعم اُحد مین گئے اور اُسی روز موج قنطر مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اسوقت اُس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین بندھین حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اسی مقام سے ابن ابی اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شتر مرغ کیطرح سر اٹھائے چلا جاتا تھا اور عبد اللہ بن عمرو بن حزام ان لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمائش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون اور یاد دلاتا ہون درباره خدا و رسول و دین تمھارے و بمقدمہ عہد تمھارے جو تم لوگون نے رسولخدا صلعم سے شرط کی ہی کہ تم آنکی حمایت کروگے اور انکو باز رکھوگے اس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی مال و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری رائے نہین کہ فیما بین اِنکے اور اُنکے قتال ہو ای ابو جابر اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ اہل عقل و رائے ہین وہ سب مدینے کو پھر گئے اور ہم لوگ محمدؐ کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین وحالانکہ اُنھون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اُنسے اپنی رائے بیان کی مگر اُنھون نے ہمارا کہنا نہ مانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبد اللہ کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابو جابر نے اُن لوگون سے کہا خدا تمکو دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہی کہ حق تعالی اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمھاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمدؐ میرا کہنا مانین اور لڑکون کا کہا کرین پس عبد اللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسولخدا صلعم سے آملے اور اُسوقت حضرت صف کو صفوف صحابہ سے آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسولخدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو اُسکو اُنکی سنکر بہت خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمدؐ نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلونکی رائے پر چلے الغرض جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینینؑ کی طرف قائم کیا اور اُن پر عبد اللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُنپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقدی راوی نے کہا ہمارے نزدیک اُنپر افسر ہونا عبد اللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسولخدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رُخ کیا اور عینین کو اپنے یسار پر رکھا اور مشرکین نے ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رُخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

روایت کی ہی کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہی کہ اُحد حضرت کے پس پشت اور مدینہ کی طرف رُخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حفص بن عبد الرحمان بن عمرو سے اُنھون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اُنھون نے کہا جب پہونچے رسول خدا صلعم اُحد مین اور کفار قریب عینین اُترے تھے تب حضرت نے اُحد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جب تک مین کسی کو حکم نکردون کوئی قتال نہ کرے جب اس بات کو عمرو بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا مین کھیت چرادون اپنے بیٹے کا جسکو اُن لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اُنکو نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین کہ اُنھون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا اور اُنھون نے اپنے یہان دو سو سوار کے دو گروہ بنائے یعنی دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان بن اُمیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیر اندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر کیا تھا اور تیر انداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی تھا اور اُس روز ابو سفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمھاری قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اُسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اُسکے درمیان چھوڑ دو یعنی اسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ عوض چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہی اور ابو سفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اُسکے پھر لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو تمھارے سپرد کرین یہ کبھی نہ ہوگا ولیکن اُس کی محافظت کرنی پس قریب ہی کہ تو دیکھیگا تب اُسوقت اعیان لشکر نے اُس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابو سفیان کو سخت دشنام کہا اسوقت ابو سفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اُن لوگون نے کہا ہان مگر اُسکو بھی سواے کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اُٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ پاپیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانے تو پیچھے ہو جا اور یہ اسلیے کہ اگر کسی شخص کا باہر نکلا ہوا دیکھتے تو اُسکو آگے پیچھے کردیتے تھے پس آنحضرت اُن لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اُس صف سے تیرونکو راست کرلیوین راوی نے کہا جب صفین راست ہو چکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان

مشرکین کا کون شخص اُٹھائے ہی لوگون نے کہا اُن کے لوار کے حامل بنی عبدالدار ہین فرمایا ہمارے لوگ
وفاداری مین اُن سے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہی مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون
فرمایا تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان
حضرت کھڑے ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہی فرمایا اے گروہ مردم مین تمھارے
تئین پند واندرز کرتا ہون اُس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہی کہ وہ
عمل بطاعت اور پرہیزگاری حرام چیزون سے ہی اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر و اجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ
سب اُس شخص کے لیے ہی کہ جو کچھ اُسپر واجب ہی یاد کرے اور اُس امر کے واسطے اپنے نفس کو استقامت اور یقین پر
قائم رکھے و بخوشدلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت و شوار ہی اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل
ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد و قوت کو خدا نے استوار کیا ہی پس جو کوئی فرمانبردار خدا کا ہی اُسکا مددگار خدا ہی
اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہی اُسکا یار شیطان ہی پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے اپنے
اعمالون کو کشادہ کرو اور بدین وسیلہ جو کچھ خدا نے تمھارے حق مین وعدہ کیا ہی خدا سے طلب کرو اور طریق
طلب یہ ہی کہ جو کچھ مین تم کو حکم کرتا ہون اُسکو اپنے نفس پر لازم کرو اور بجا لاؤ کہ ہر آئینہ مین تمھاری راست بازی
کا حریص ہون اور آپس مین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہی اور
ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہی ای گروہ مردمان ہوقت
ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہی کہ جو شخص حرام سے ہی حق تعالیٰ اُسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر
ایک مرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اُسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم
ہو یا کافر اجر اُسکا خدا کے نزدیک ثابت ہی خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل
ہو اور جو کوئی ایمان و یقین لاتا ہی خدا پر اور برحق جانتا ہی روز حشر کو اُسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہی مگر اطفال
نابالغ اور نسوان پر اور مریضون پر واجب نہین ہی اور نہ اُس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہی اور جو کوئی ان
امور سے ناپروا ہی اُس سے خدا بے پروا ہی اور خدا بے نیاز اور صاحب حمد و ثنا ہی اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین
ہی جس سے تمکو تقرب خدا حاصل ہو سوائے اُس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی ایسا عمل معلوم نہین ہی
جس سے تمکو قربت جہنم کی حاصل ہو سوائے اُن کامونکے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون اور امر واقعی یہ ہی کہ روح الامین جبرئیل
نے میرے دلمین القا کیا ہی یعنی مجھ سے وحی کی ہی کہ کوئی جاندار اُسوقت تک ہرگز نہ مریگا کہ جبتک پورا اور تمام
رزق اپنا پا لیوے اور اُسمین سے کچھ نہ ہوگا اگرچہ اُسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب
رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اُسکی دیر یابی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اُسکو خدا کی نافرمانی ۱۷

اور گناہ مین طلب کرو یعنے اُسکو حرام سے طلب نہ کرو کیونکہ جو چیز خدا کے پاس ہی کوئی شخص اُسپر معصیت کر کے قدرت نہین پاسکتا اگر پاسکتا ہے تو خدا کی طاعت سے دیہ تحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال وحرام کو بیان واضح کردیا ہے سوائے اُن امور کے جو درمیان حلال وحرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنی حکم اُس کی حلت وحرمت کا معلوم نہین کہ وہ مشابہات مین سے ہین مگر مردمان کثیر اُسکو نہین جان سکتے سوائے بعض کے جو معصوم یعنی گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اُن مشتبہات کا ارتکاب نہ کریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اُن مشتبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل اُس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہے کہ اُسمین در آوے یعنی کیا عجب کہ اُسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہی کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد محدودہ یا حدیقہ مخصوصہ نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خدائے عزوجل اور حدیقہ اُسکا اُسکے محارم ہین یعنی وہ چیزین اور وہ باتین جنکو خدا نے حرام کیا پس اجتناب اُس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین سے جیسے سر ہوتا ہی دھڑ پر جب دردسر ہوتا ہی تو تمام بدن اُسکی طرف متوجہ ومصروف ہوجاتا ہی والسلام علیکم راوی مصنف کتاب سے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبد اللہ سے اُنھون نے کہا کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بنا حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لے کر میدان مین آیا اور اُسکے ساتھ اکثر عبید یعنی غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس سے تھا پس اُسنے ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک ولا اھلا یعنی تجھکو فراخی وسعت نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اُسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت پہونچی (یعنی میری غیبت مین روز بدر کہ وہ حاضر نہ تھا) اور اُسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اُنکو پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اُسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنی غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اور نہین کرسکتے اسلیے اُنکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل دوف ودائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے ہوجاتی تھین اور مطلب بن عبد اللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اُن صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اُنمین سے پیچھے ہٹتا اور منھ پھیرتا تھا تو وہ عورتین ابھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اُسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ اُحد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے جانب

اُحد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین مگر زن ہے
تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اُسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ قزمان اپنے گھر کے
اندر گھس گیا کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس دوڑتا ہوا لشکر
کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے
تھے پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اُسی صف مین شامل ہوا پس
مسلمین مین سے پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اُسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اُسکے گویا رماح یعنی برچھے
تھے اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اُسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اُسنے خودکشی
کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اُسکے حین حیات جب ذکر اُسکی شجاعت وقتال کا پیش
رسول خدا صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اس معرکہ مین
بیدل ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل
اوس مقاتلہ کرو اپنے حسب و نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب بن عبداللہ راوی نے کہا
کہ قزمان تلوار پکڑ کے درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اُنمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنی قبیلہ ظفر سے ہون غرض اُسکے اس کلمہ سے
کنایہ شجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اُسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہو گیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے کہ گر پڑا پس قتادہ بن نعمان اُسکے پاس آئے اور اُسکو آواز دی کہ ابو الغیداق تیرا کیا حال
ہے قزمان بولا یا لیتہ یعنی کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
مقاتلہ کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اُسکے مجروح ہونیکا پیش رسول
خدا صلعم مذکور ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اُسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اُسنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کر دیتا ہے اور بیان
کیا راوی نے کہ رسول خدا صلعم نے تیر اندازون کو آگے مقدم کیا اور ان لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے
رہو اُس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اُنکو بھگا کر اُنکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اسجگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوئے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اُنکو ہم سے دفع کرنے کو اپنے مقام سے

جدا نہ ہوجیو پھر حضرت نے دعا کی اللھم انی اشھدک علیھم یعنی اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور
فرمایا کہ تم انکے گھوڑون کو چوڑے پھال کے تیرون سے مارو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل رخ نہین کرتے
ہین اور حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید
افسر تھا اور میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم لشکر راست
و چپ جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لواء اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لواء اوس اُسید بن حضیر کو عنایت
ہوا اور لواء خزرج کو سعد یا خباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سواران
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منھ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اُنکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر
گرا ہو یعنی خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہم دیگر قریب ہو گئے
اور اُنھون نے اپنے صاحب لواء یعنی نشان بردار طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون
کو پس پشت مردون کے قریب اُنکے شانون کے کیا کہ ہند اور اُسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کے اور
گا گا کر لوگون کو جوش مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ بجنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور
اشعار گاتی تھین جنکا مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہائے نرم پر سوتے بیٹھتے تھے اگر
تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے تو ہم تم باہم پھر ملین گے اور اگر منھ پھیر دوگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے
اور ہمارے تمھارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا کہ پھر ملاقات نہ ہوگی تب اُدھر سے طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا
کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلے گا اُسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ
دونون اپنی اپنی طرف سے درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسولخدا صلعم دوہری زرہ اور خود دبیتہ بالائے
خود پہنے ہوئے زیر علم بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علیؑ نے چابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت
اُسکے سر پر لگائی کہ تلوار اُسکے سر مین تیر گئی یہانتک کہ سر اُسکا اُسکے ریش و ذقن تک دوپارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین
پر گرا اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے لوگون نے علیؑ سے کہا کہ آپ نے اُس نسبحل کا سر کیون نہ کاٹ لیا
اور اُسکو جان سے کیون مار نہ ڈالا اُنھون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اُسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو
اُسپر رحم و ترس آیا کہ مین اُسپر رواداری ڈالکر پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اُسکو قتل کریگا
یعنی وہ ایسا زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علیؓ پر حملہ کیا پس اُسکے وار کو علیؓ نے
سپر پر روکا پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا تو پھر علیؓ نے اسپر حملہ کیا اور اُسکی زرہ مشمرہ یعنی ران تک دبکی تھی یا دامن
گردانے ہوئے پہنے تھا پس علیؑ نے اُسکے دونون رانون کو ایک تلوار ماری کہ دونون پاؤن اُسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر

جب ارادہ کیا کہ اُسکو قتل کرین تو اُسنے کہا مجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اُسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے
اُسکے پاس گیا اور اُس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہی کہ خود علی نے اُسکو قتل بھی کیا پس جب
طلحہ قتل ہو گیا تو رسولخدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب
نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور انکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اُن کی پراگندہ ہو گئین اور اسوقت
تک کہ سوائے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لوا مشرکین کو ابوشیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے
اُٹھایا تھا اور وہ آگے آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہہ ہی کہ اہل لوا یعنی نشان بردار پر حق
یہہ ہی کہ نیزہ اسکا خون سے رنگین ہو یا پرزے کیا جاوے آخرکار ابوشیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف
بجا بجا کر گاتی تھین کہ وہ گونکو ابھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابوشیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب
رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اُسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اُسکا ہاتھ و شانہ
جدا ہو گیا یہان تک کہ تلوار اُسکی کمر و ناف تک اُتر گئی کہ اُسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے
ہوے پھرے کہ مین اُس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانیوالا تھا اسوقت اُس نشان کو
ابوسعید بن ابی طلحہ نے اُٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اُسکو تیر مارا کہ اُسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے
تھا اور اُسکے سر پر خود منڈھا تھا اور اُنہین دامن یعنے جھالر نہ تھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اُسکا کھلا
ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اُسکی باہر نکل آئی جیسے کُتّے زبان نکالتے ہین اور بعض روایت مین ہی کہ جب
ابوسعید نے نشان اُٹھایا تھا تو عورتین اُسکے پیچھے کھڑی ہوئی یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہی اے بنی
عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیز مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ
سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اُسکو یعنے ابوسعید بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اُسکا دست راست قطع کرتا
تھا تب اُسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اُسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اُس ہاتھ کو
بھی جدا کیا تب اُسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اُس سے پشت اُسکی خمیدہ ہو گئی
یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اُس کے ڈالکر کھینچا تو خود اُسکا اُتر آیا مین نے
اُس خود کو اُسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اُسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہو گیا بعد ازان مین اُسکی زرہ اُتارنے لگا کہ دفعۃً شیخ بن
عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اُتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سامان زرہ جملہ مشرکین سے
اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اُسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اُسکا خود اور اُسکی
تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آنکر حائل ہو گیا راوی نے کہا دونون قول
مین یہ قول صحیح و اثبت ہے (یعنی لینا زرہ و خود کا یا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسی طرح اتفاق ہی ابن ابی معشر

کہ سعد نے اُسکو قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن طلحہ نے وہ نشان اُنکا اُٹھایا اسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح
نے مسافع کو تیر مارا اور کہا لے اُسکو یعنی تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اُسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اُسمین
جان باقی تھی اُسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اُٹھا لے گئی اور وہ اُسوقت سب عورتون کے ساتھ
تھی تو سلافہ نے کہا تجکو کس نے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اُسکا سنا کہ لے اُسکو
یعنی تیر کو کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اُس دار کو اور مین ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب
سلافہ نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجکو کس نے مارا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اُس سے اسی قدر
کہتے سنا کہ لے اُسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرہ یعنی وہ کسری ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اُسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین قوم کو شراب پلاؤنگی اور پیون گی اور جو
کوئی اُسکا سر لاوے مین اُسکو سو شتر دونگی بعد ازان جب اُس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو
اُس کو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اُٹھا لیا تو اُسکو طلحہ بن عبید اللہ
نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اُٹھایا اُسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا بعد ازان
شریح بن قارظہ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے کہ ہم نہین جانتے اُس کو کس نے قتل کیا بعد ازان صواب غلام بنی
عبد الدار نے نشان اُٹھایا اُسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اُسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علیؑ نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اُسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے
نزدیک صحیح تر قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اُسپر حملہ کیا اور اس کا دست راست تن سے
جدا کیا تو اُسنے نشان کو دست چپ سے اُٹھایا جب وہ ہاتھی کٹ گیا تو اُسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش
مین چمٹا لیا اور اُسپر جھک گیا پھر اُسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اُسپر حملہ کیا
اور قتل کیا راوی یعنی صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اُنکو اور اُسکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول خدا صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باہم دیگر تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین شکست
پا کر بھاگ چلے اور مُڑ کر رُخ نہ کرتے تھے اور اُنکی عورتین دہل و دف بجا بجا کے اور کوس کہ لیکے اُنکو اُسجا بلاتی تھین
جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اُسکی ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بدحواس بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اُٹھا نہ سکتی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول خدا صلعم
پر آتا تھا تاکہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنی سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اُسکو تیر انداز

تیر مار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیر اندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیر اندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اپنی جاے مصاف پر کھڑے
رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم آکر شریک ہونا اور اگر تم دیکھو
کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہمارے حضرتؐ کے لیے نہ آنا یعنی کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا چنانچہ جب
مشرک شکست پا کر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اُنکو قتل کیا تا آنکہ اُنکو لشکر سے دور بھگا دیا اور
لشکر یعنی لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اُسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالےٰ نے
تمھارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمھارے یعنی مسلمین انکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین کے
لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دور سے
کہا کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نجاؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے
پانے مین مشغول ہون تو بھی تم شریک نہ ہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اُن دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا
صلعم کا نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اُنکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور
اپنے بھائیون کے ساتھ ملکر لوٹو آخر کار لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبد اللہ ابن جبیر نے جو اُن
تیر اندازون کے افسر تھے اُنکو فہمایش کی اور اُنکے خطبہ بیان کرنے لگے اور وہ اُس روز اسوقت سفید لباس پہنے تھے چنانچہ بعد حمد و ثنا
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اُن لوگون کو حکم بہ طاعت خدا اور رسولؐ کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اُنکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف انمین سے
قریب دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبد اللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے ازانجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے
تھے اے قوم اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر ان لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے
کے لیے چلے ہی گئے مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کیطرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا اور چونکہ صفوف مشرکین
درہم برہم ہو گئین تھین اور لوگ اُنکے منتشر ہو گئے تھے اور اُسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنی دن چڑھتا
تھا تا آنکہ اُن لوگون نے رجوع کی اُسوقت ہوا پروا تھی پھر دفعۃً پچھوا چلنے لگی یعنی مسلمین کا رخ جو کہ بجانب مشرق تھا
تو ہوا سامنے تھی اُسوقت مشرکین پھر آئے اور اس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے قسطاس مولیٰ
صفوان بن اُمیہ جو آخر کو بعد اُسکے اسلام لایا تھا اُسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا آزاد نہ تھا اور مین اُن لوگون
مین تھا جنکو مشرکین بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اُس روز تک سوائے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کے

الکسی مملوک نے نہ کیا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنی وقت معرکۂ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون
کو اپنی اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ لوگ تمھارے اسباب در خورجیون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب
متفرق کو ایک جا جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنی چھاند دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے
اسباب پر پوشش ڈال دی اور خورجیون کو چھپا دیا اور اسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو دوڑنے
جاتا تھا اسی طرح تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمدؐ
ہمارے لشکرگاہ مین داخل ہو گئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنی ہم بھاگے نہ تھے تب اُنھون نے ہمین
گھیر لیا اور جن غلامون کو انھون نے اسیر کر لیا اُنمین مین بھی تھا پھر اُنھون نے لشکر کو خاطر خواہ لوٹا ایک شخص
نے مجھسے پوچھا کہ مال صفوان بن اُمیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انھین
خورجیون مین ہے تب وہ نکلکر میرے تئین کھینچنے لگا تا آنکہ جو کچھ مال تھا مین نے گٹھری سے نکالدیا اور وہ مال مقدار
سو مثقال کے تھا اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا دہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم
اُنسے مایوس ہو گئے تھے اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین سے ان عورتون کا
ارادہ رکھتے تھے اُنسے محفوظ رہین اور مال قبضہ مسلمین کے تھا اور ہم اُسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ
مین نے سوارونکو دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہو گئے اور مسلمین مین سے کوئی ان کو رد کرنے
والا نہ تھا کیونکہ اُنھون نے اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز مامور ہوئے تھے خالی و بے پردہ چھوڑکر
لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور
اُنمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اُسکے ہاتھ یا اُسکی گود مین تھا پس اُسی حالت مین کہ یہ لوگ بے خوف و خطر غارت
و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تا آنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتون
کو قتل کیا کہ مسلمین ہر طرف متفرق و پریشان ہو گئے اور جو کچھ مال لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے
پھر ہم لوگ اپنی متاع کے پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اُمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوئے تھے وہ بھی
چھوٹ رہے اور وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنی وہ یک صد و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مسلمین مین سے ایک
شخص کو مین نے دیکھا کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا جاہتا ہے تا آنکہ مین جا
پہونچا تو اُسمین کچھ جان باقی تھی اُسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے
کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے و بعد ازان حقتعالیٰ نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول
اسلام کیا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے اُنھون نے عمر بن
الحکم سے اُنھون نے کہا کہ اصحاب نبیؐ جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ اُنکے ہاتھ لگا تھا

پس جسوقت مشرکین اُنپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متساط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ ان اصحاب مین سے کسی کے پاس اُس
مال مغروبہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کہ پہلے سے وہ ایک
منطقہ کمربند جو لشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اُسمین پچاس دینار تھے کہ اُنھون نے زیر جامہ اپنے اسکو ازار بند کی گرہ
مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشیر کو کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اُسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا اُسکو اپنی
قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اُسپر اور ایک قمیص اور اُسکے اُوپر ایک زرہ پہنے تھے اور اُسکو درمیان مین کرکے
کمربند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اُس مال کو بجنسہٖ پیش رسولخدا صلعم اُحد مین حاضر لائے حضرت نے
نہ اُسکا خمس لیا نہ ان دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنی کسی اور کو اُسمین سے نہین دلایا اور بقیہ احوال آیندہ
بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ تیر انداز
اُس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی
ہے اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اُسکے ساتھ ہو لیا تب یہ
دونون مع سواران ہمراہی اُس مقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اُن لوگون نے انپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اُس قوم کو تیر مارے تاآنکہ اُنپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جبیر جو تیر انداز تھے جب اُنکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اُنھون نے نیزہ مارنا شروع کیا تاآنکہ نیزہ ٹوٹ
گیا تو اُنھون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اُنسے مقاتلہ کرنے لگے یہانتک کہ قتل ہو گئے تب جوال ابن
سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ اُس شعب
جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اُنھین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اُنکے اخیر مین چلے آے تھے اور قوم مین مل
گئے اور اُسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین اُسوقت
ابلیس صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ تحقیق محمدؐ قتل کیا گیا اسی طرح تین بار چیخ ماری پس اُس روز
جعال بن سراقہ بلیۂ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیئے کہ ابلیس اُنھین کی صورت بنکر پکارا تھا وحال آنکہ وہ ہمراہ مسلمین
کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے موجود تھے
راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین کہ جلدی سے
ہمپر پھرے چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اُس کے قتل کا کیا اور کہنے لگے یہ وہی
ہے جو پکارتا تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تھے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اُسکے لیے گواہی دی کہ جب پکارنے
والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے
کہا کہ بعد اُسکے مین نے بھی اُسکی گواہی دی بعد ازان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہر گاہ ہم بخواہش نفسی بمصیبت پہنچے

نبی کے اپنے ہمنفسان کے آگے چلے آتے تھے اور مسلمین ساتھ مشرکین کے مختلط ہو گئے تو باہم مشتبہ ہو گیا
مقاتلہ کرنے لگے اور باخود ہا ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے
تھے اُسکو پہچانتے نہ تھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اُسی روز اُسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابوبردہ کی ضرب سے
لگا مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اُس نے ضرب لگائی کہ لے اُس ضرب کو مین پسر انصاری ہون یعنے دستور
حرب عرب یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذ ھا انا فلان بن فلان اس ضرب کو لے کہ مین فلان
بن فلان ہون اُسوقت ابو زعنہ اس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابوبردہ کو دشمن سمجھکر اُنکو دو ضربین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابوبردہ نے اُسوقت یہ نجانا تھا کہ کس نے مارا جب یہ آواز سُنی کہ
مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھ تو نے میرے ساتھ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تو نے بھی لاعلمی مین اُسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اُس بات کا ذکر پیش رسولخدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابوبردہ اس جراحت کا تیرے
لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور ایسا ہوا تھا کہ
یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینے کے ٹیلون اور
کوٹھون پر عورتون کے ساتھ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابالک یہ کلمہ بد دعا
ہے یعنی تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہی کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہم نفسون سے
چھوٹ رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے انکو چھوڑ دیا اللہ سوائے اُسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور ہماری
مرگ مین کوئی دم بقدر ظمئی دابہ باقی ہے یعنی اس قدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے سانس لیتا ہے
کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسولخدا صلعم کے ساتھ جاملکر اُحد مین کچھ دن رہے تک تبھی ملجاوین (راوی نے
کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ دونون بزرگ آکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا اما حسیل
ابن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اُسوقت اُنپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑگئی اور حذیفہ شور کرتے ہی رہے کہ میرا باپ ہی میرا باپ ہی تا آنکہ حسیل قتل ہو گئے تب حذیفہ نے کہا اے
مسلمانو خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچھ تمنے کیا اُسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسولخدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسولخدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے کہ
یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتھ سے لگا و بہرکیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر
بحل کیا اور اُسی روز حباب بن المنذر بن الجموع نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ لبیک اجل کہتے ہوے یکبارگی اپنی
گردنونکو پیش کرو یعنے آگے بڑھو اور اُسی روز جبار بن صخر نے ضربت سخت نادانستہ سر پر حباب بن المنذر کے

لگائی تھی تاآنکہ مسلمین نے باخود ہا یہ نشانی قراردی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہؑ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے لوگونکو پہچانین) تاآنکہ لوگون نے ہاتھ اپنے روک لیے اور آپس مین ایک دوسرے کے قتل وضرب سے باز رہا اور **واقدی** نے مجھ سے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اُنھون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اُسوقت ایک فرشتے نے بصورت مصعب مشکل ہو کر علم کو اٹھالیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑھ اُسوقت وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ فرشتہ ہے تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے اُنھون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا اُس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنی گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہے (یعنی اسوقت جب مسلمین بہ مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اُس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتھ سے دھوکے مین خطاءً ونادانستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے باپ سعد ابن ابی وقاص سے اُنھون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے پہنے ہوے دیکھا کہ انمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی پہلے نہ دیکھا تھا نہ بعد اُسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اُنھون نے عبید بن عمیر سے اُنھون نے کہا جب قریش احد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفریابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکۂ بدر مین دکھائی دیتے تھے اس معرکہ مین ہمنے اُنکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم اُحد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمیر بن الحکم سے منقول ہے کہ معرکۂ اُحد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر موید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز اُحد ملائکہ حاضر ہوئے مگر قتال نہین کیا یعنی لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نہ تھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوائے بدر کے کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اُنھون نے کہا حق تعالی نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر واستقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے تمھاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے

لہ جسطرح صیحہ الزبیر شعار جماعت باغیہ کا ہرہ ہرہ یا مُرّ تھا اور شیعیان علی کا جابر جابر تھا ۱۲

اپنے باپ سے اُنھون نے ابی بشیر المازنی سے اُنھون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان ونادم ہون اور ہر طرف متفرق ہوکر جبل پر جادین تو پہلے جس نے اُنکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی کعب بن مالک تھے کعب نے کہا مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اُسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتھ مُنھ پر رکھکر میری طرف اشارہ کرتے تھے کہ چپ ہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہی کہ کعب نے کہا جب مسلمین نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانا کر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ وسالم ہین اور کعب نے کہا اُسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور دوسری حدیث نے کہا کہ اُسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو اپنے پاس بلایا اور اُنکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ رُوئینہ تھی یا کچھ روئینہ تھی اور کچھ غیر روئینہ اور حضرت نے اپنی زرہ اُتار دی اُسکو کعب نے پہن لیا پس اُس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سب سترہ زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہی کہ کعب نے کہا مین نے اُس روز حضرت کی آنکھون کو بیچ خود اہنی کے دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کر دیہ رسولخدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اُنھون نے اعرج سے اُنھون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئینہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے کہا اے گروہ قریش تم مین سے کس نے قتل کیا محمد کو ابن قمیہ نے کہا اسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا مین تیرے ہاتھ مین کڑے ڈلوادونگا جیسا کہ صنادید عجم دلاوردن اور بہادرون کے ساتھ یہ معاملہ کیا کرتے ہین چنانچہ ابو سفیان ابو عامر غاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پھرنے لگا تا کہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اُس حال مین گذر اُسکا نعش پر خارجہ بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا ای ابو سفیان تو جانتا ہی یہ قتیل کون ہے اُسنے کہا مجکو معلوم نہین اُسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بحرث بن الخزرج کا ہی بعد ازان گذر اُسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا یہ ابن نوفل ہی جو بیت الشرف یعنی کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اُسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا ابو عامر نے کہا یہ شخص اُس قوم کے سادات سرداران مین سے ہے بعد ازان گذر اُسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کے ہوا ابو سفیان نے کہا ای ابو عامر یہ کون ہی اُسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر ہے یعنی ابو عامر کینت ذکوان کی بھی تھی پھر ابو سفیان نے کہا مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنی انکی نعش کہین نظر نہین آتی ہے اگر اُنکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اُنکو دیکھتے ابن قمیہ جھوٹھ کہتا ہے بعد ازان خالد بن الولید سے ملاقات ہوئی تو اُسنے اُس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تجھکو کچھ معلوم ہے اُس نے کہا قبل ازین مین نے اُنکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابوسفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیہ
جھوٹ کہتا ہے کہ ان کو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح
سے انھون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے
اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا
صلعم کی طرف رُخ نہین کرتے تھے تو اُس روز حضرتؐ فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری
طرف آ مین رسولخدا ہون مگر اُن دونون مین سے ایک بھی حضرتؐ کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جن کو بلاتے
تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم
سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا انھون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا
تھا حمد ہے اُس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز اُحد جسوقت مسلمین رد گردان و گریزان ہوے
تھے تو مین نے عمرؓ بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا
کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر انمین سے کسی نے میرے سواے اُنکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و
دانستہ اُنکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کسی کو نہ بتایا اس خوف سے کہ گویا مین اِن کو اغوا و اغرا کرونگا اس بات
مین کہ لوگ اُنکو سردار سمجھکر اُنکے ہمراہ چلے جانے کا قصد کرینگے آخر مین نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ شعب جبل
کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ
بن ابی فروہ سے انھون نے ابی الحویرث سے انھون نے نافع بن جبیر سے انھون نے کہا مین نے مہاجرین
مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر اُحد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے
ہین اور رسولخدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرتؐ سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبداللہ
بن شہاب کو دیکھا کہ اُس روز کہہ رہا تھا یارو مجھے بتادو محمدؐ کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہ بچین گے حالانکہ
رسول خدا اُس کے برابر پہلو مین تھے اور حضرتؐ کے ساتھ کوئی نہ تھا تا آنکہ وہ اُس جگہ سے چلا گیا اور
اُس سے صفوان بن ابی اُمیّہ نے ملاقات کرکے کہا اب تو تو محمدؐ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نہ
تھا کہ تو اُنکو قتل کرتا اور اُس خم شاقہ کو قطع کردیا ہوتا و حالانکہ خدا نے اُسکو تیرے قابو مین کردیا تھا اُسنے
کہا کیا تو نے اُنکو کہین نہین دیکھا تھا اُسنے کہا ہان تو انھین کے پہلو مین تو تھا اُسنے کہا بخدا مین نے اُنکو نہین
دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ بیشبہہ ہم لوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اُسکے قتل پر
قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسی کو نہ ملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن
ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے انھون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے نملہ یعنی نملہ بن ابی نملہ سے

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنی معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور
کے تھے چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اُس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے
اسوقت مہاجرین و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر
شعب جبل کیطرف چلے اور اُس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اُنکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے
تمن تمن واسطے گھیرنے مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اُنکے آگے پیچھے اُس وادی مین پھرتے تھے کبھی وہ غول
غول باہمدیگر ملجاتے تھے کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسی کو نہ دیکھتے تھے کہ جو اُنکا مانع و دافع ہوا ور
اُسوقت مین بھی رسولخدا صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت ان چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد
ازان مشرکین اپنے لشکر اور لشکرگاہ کی طرف پھر آے اور باخود باہم مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ پر چلین یا کہ تلاش و طلب
مسلمین مین نکلین پس اس بات مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسولخدا صلعم ایک جماعت
اصحاب کو نظر آئے تو جسوقت اُنھون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوے گویا اُنکو کچھ بھی صدمہ
نہ پہونچا تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابراہیم بن شرجبیل العبدری نے اپنے باپ سے
اُنھون نے بیان کیا ہرگاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب
اُس علم کو لیے ہوے ثابت قدم رہے اُسوقت ابن قمیہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اُنکے دست راست پر تلوار ماری
کہ ہاتھ جدا ہو گیا اُسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی فرمایا حق
سبحانہ تعالی نے کہ جز این نیست کہ محمد رسول ہے اُس کے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک یہ مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اے کافہ مومنین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرضکہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اُسپر جھک گئے تب اُسنے اُنکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر اُس علم پر جھکے اور
اُس کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وما محمد الا رسول
قد خلت من قبلہ الرسل آلایہ بعد ازان ابن قمیہ نے تیسری مرتبہ اُن پر تیزی سے حملہ کیا اور خوب زور سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمیون نے
شتابی و چالاکی سے اُس علم کو اٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اُس
علم کو لے لیا اور بدستور ہمیشہ اُسکے پاس وہ علم رہا یہان تک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آے ہین تو ابو الروم
ہمراہ اُنکے مع علم داخل مدینہ ہوے اور **واقدی** نے کہا مجھسے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ سے اُنھون نے
ان بی بی نے اپنی مادر سے اُس بی بی نے مقداد سے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے بنی صفون
کو واسطے قتال کے آراستہ کیا اُسوقت رسولخدا صلعم زیر علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب نشان دار ان

لشکر اعدا قتل ہو گئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پا کر بھاگ گئے اور مسلمین لبطریق غارت مال انکے لشکر گاہ مین
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اُسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیرؓ نے علم اٹھایا کہ بعد اُسکے وہ شہید ہوئے
اور علم کتیبۂ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اُٹھایا اُسوقت رسول خدا صلعم زیر اُس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرتؐ گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب
بن عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اُسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اُسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہو گئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا اُس رواروی مین
امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نہ تھا اُسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزے کے ندا دی کہ ای آل
ہبل پھر آؤ کہ یہ قتال عظیم ہے راوی نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آنحضرت صلعم سخت
متالم ہوے پر اُنکے ہاتھ نہ آئے حالانکہ قسم اُس خدا کی جسنے انکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرتؐ کو ایک
بالشت جگہ سے ہٹتے یا ہٹے ہوئے نہین دیکھا بلکہ اُسی طرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ
کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہو جاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہو جاتی تھی اور جب مین
حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور ہار رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرتؐ کے ساتھ بصبر ثابت قدم رہے وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین ابوبکرؓ و عبد الرحمان بن عوف و علیؓ بن ابیطالب و سعد بن ابیؓ وقاص و طلحہؓ بن عبید اللہ و ابو عبیدہؓ
بن الجراح و زبیرؓ بن العوام اور انصار مین سے حبابؓ بن المنذر و ابو دجانہؓ و عاصمؓ بن ثابت و حارثؓ بن الصمہ
و سہلؓ بن حنیف و اسیدؓ بن حضیر و سعدؓ بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اُسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے
سعد بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اُس روز آٹھ آدمیون نے حضرتؐ کے ہاتھ پر بیعت
موت کی کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب ابن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنے
یہ سب قتل سے محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ انمین سے
بعض اشخاص قریب تیراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی
عتبہ بن جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے انھون نے بیان کیا کہ اُس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ سر ہمارا آپکے سر پر فدا اور جان ہماری آپ کی جان پر

نثار اور آپ پر ہمارا اسلام غیر مودوع یعنی خدانخواستہ یہ سلام وداعی ورخصتی نہین ہے اور جب رسولخدا صلعم کو قتال
شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابودجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوئے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہان تک کہ وہ بہت زخمی ہوے اُسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی
جان بیچتا ہے یعنی جان فروشون وجانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سُنکر اُٹھ کھڑی ہوئی
اور سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اُنمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ
ثابت قدم رہے اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے یکلخت آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو
دفع کیا اور حضرت نے عمارہ بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اُنکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا
کہ اُنکے چودہ زخم لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اُس روز رسولخدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اُنکو قتال پر
برانگیختہ کرتے تھے اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان وازجا رفتہ کرتے تھے ان لوگون
مین یہ دو آدمی تھے ایک حبان بن العرقہ اور ابواسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے
لگے میرے باپ مان تیرے فدا ہون مار تیر اور اُسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے
دامن مین لگا اُسکے دامن کو لے اُڑا یعنی دامن اُلٹ گیا اُسکو برہنہ کر دیا اُس بات سے حبان کو ضحک آیا استہزا نے
لیا رسولخدا صلعم کو یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک جسمین پیکان
نہ تھا حوالہ کیا اور فرمایا مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقہ ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اُسکا عضو پوشیدہ کھل گیا
سعد نے کہا مین نے رسولخدا صلعم کو اُس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آنے لگے اور فرمایا کہ سعد نے
خوب بدلا لیا ام ایمن کا حقتعالی نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانہ پر پہونچا دیا والیضا اُس روز مالک
بن زہیر برادر ابواسامہ الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون
بہت درپے اصحاب نبی تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اُن لوگون کو ان دونون نے اکثر تیر دن ہی سے
قتل کیا تھا کہ یہ دونون پتھرون کی آڑ مین چھپ کر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت
اُسی گھات مین تھے کہ ناگاہ سعد بن ابی وقاص نے پتھرون کے نیچے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اسکا سر
نظر آتا ہے تب سعد نے اُسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اُسکی آنکھ مین جا لگا اور اُسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا
ایک قد بلند ہو کر گرا اور خدا نے اُسے قتل کیا یعنی مر گیا اور اس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرچے
پرچے ہوگئی اور اُسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ انھین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اُسی روز جنگ
اُحد مین قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اُنکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اُسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری زوجہ ہے جسمین

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن وجمال ہے مین اُسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہی مجکو
اندیشہ وخوف ہی کہ میری آنکھ اُسکو مکروہ وناگوار نظر آویگی یعنے مین اُسکی نگاہ مین معیوب وبدنما دکھائی دونگا پس
حضرت نے اُسکی آنکھ کو ہاتھ سے اُٹھاکر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بنیا ہوگئی اور جیسی تھی ویسی ہوگئی پھر کبھی اس آنکھ نے
ایک ساعت بھی شب وروز مین انکو ایذا اندی چنانچہ بعد ازان جب سن انکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے کہ یہ آنکھ
میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما دخوش منظر زیادہ تھی یعنے کجی
وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول ومصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے
یہانتک کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اُسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے
ہاتھ مین ایک ٹکڑا باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تب اُس کمان کو عکاشہ بن محصن لے کر
اسکا رودہ کھینچکر چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنی پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ
جائیگا عکاشہ نے کہا قسم ہے اُس خدا کی جسنے اُس رسول کو بحق مبعوث کیا ہر آئینہ مین نے اُس رودہ کو کھینچا تو وہ
اسقدر بڑھا کہ پورا ہوکر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اُس کمان
کو لیا اور بدستور اُنھی قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین کیے ہوے سامنے سپر
روکے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہوگئی تو اُس کو قتادہ
بن النعمان نے لے لیا اور کہا رواۃ نے کہ روز اُحد ابو طلحہ نے اپنے ترکش سے تیرونکو نکالکر سامنے رسولخدا
صلعم کے پھیلا دیے یعنے اسقدر میرے پاس تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ بڑے تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ انکی بڑے زور وشور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہی چالیس
آدمیون سے یعنی اتنے لوگون کے زور شور سے یا انکے حرب وضرب سے اور ابو طلحہ کے تیردان مین پچاس تیر تھے
اُنھون نے اُن سب تیرون کو روبروے حضرت بکھیر دیا اور بآواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری جان
آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے مابین سر ودوش اُنکے سر
اقدس نکالے ہوئے واقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہی اور یہی صورت
رہی جب تک کہ تیر اُنکے تمام ہوگئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنی تیر چک گئے) مجکو
خدا آپ پر فدا کرے اور آنحضرت صلعم چوب خشک زمین سے اُٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے ارم یا ابا طلحہ تیر کو
ارا ابا طلحہ تا آنکہ وہ اُسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہوجاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کو مشہور
تھے ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے وصائب بن عثمان بن مظعون ومقداد بن عمرو وزید بن حارثہ وحاطب بن
ابی بلتعہ وعتبہ بن غزوان وخراش بن صمہ وقطبہ بن عامر بن حدیدہ وبشر بن البراء بن معرور وابو نائلہ سلکان بن

سلامہ و ابو طلحہ و عاصم بن ثابت بن الافلح و قتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اس روز ابو رہم الغفاری کے
سینہ پر ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہو گئے چنانچہ
ابو رہم بنام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہم قسم و ہم عہد ہوے
تھے اور مشرکین اس بات مین ان چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبد اللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی
وقاص و ابن قمیہ و ابی بن خلف اور اُسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ
حضرت کا ٹوٹ گیا یعنی جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اُنکو رباعیہ کہتے ہین پس
داہنی طرف نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہو گیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا
یہانتک کہ کڑیان مغفر کی رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا پھٹ
گیا اور ابو عامر نے کچھ گڑھے مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسولخدا صلعم بعد نماز کے کنارے
نادانستہ کھڑے تھے یعنی خدا نے اُس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے
رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ ابن قمیہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا
اور اُس روز ابن قمیئہ آگے بڑھا اور کہنے لگا مجکو کوئی بتادے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اُسکی جسکے لیے سزاوار ہے اگر
مین محمد کو دیکھ پاؤن تو بیشک اُنکو قتل کرون تا آنکہ جب اُسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور
عتبہ بن ابی وقاص نے بھی تلوار کے وار کے ساتھ پتھر مارا اُسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے
دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیہ کی تلوار نے کچھ کام نہ کیا مگر چونکہ اُسنے بھر زور ضرب لگائی تھی تو ثقل و صدمہ سیف
سے حضرت صلعم غار مین گر گئے بعد ازان حضرت اُس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اُٹھایا اور
علی نے ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا تا آنکہ حضرت سیدھے کھڑے ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک
بن عثمان نے ضمرہ بن سعید ابی بشیر المازنی سے اُنھون نے کہا مین روز اُحد حاضر تھا اُسوقت لڑکا تھا مین نے
دیکھا ابن قمیہ کو کہ اُسنے رسولخدا صلعم پر تلوار اُٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے
کے غار مین جا رہے ہے اور اُسکی آڑ مین ہو رہے ہے وچونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگونکو دیکھا کہ اُس غار مین
کود پڑے اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ اُنھون نے حضرت کو گود مین اُٹھایا کہ حضرت اُٹھ کھڑے ہوے
اور بعضون نے یون بیان کیا کہ پیشانی رسولخدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنی پتھر سے وہ ابن شہاب تھا
اور جسنے حضرت کی رباعیہ توڑ دی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارہ پر
ایسا پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور جو شق ہو گئی تھی اور اُس سے
خون بہتا تھا تو ریش مبارک تر ہو گئی تھی چنانچہ سالم موسلے ابی حذیفہ چہرۂ اقدس سے خون دھوتے اور حضرت

فرماتے تھے کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئی وحالانکہ نبی اُنکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حقتعالی نے اسوقت یہ آیہ نازل کیا لیس لك من الامر شئ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اُنپر متوجہ ہون خواہ اُنپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ غضب خدا کا اُس قوم پر بہت سخت ہے جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا و نیز غضب خدا اُسپر بہت سخت ہی جسکو نبی نے قتل کیا سعد نے کہا بد دعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئینہ مجکو اُسکے قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بے شک وہ والد کا عاق و نافرمان بردار اونکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اُسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جس طرح لومڑی کنائی کٹا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندۂ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اس ارادہ سے یعنی اُنکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا پھر حضرتؐ نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا يَحُوْلَنَّ الْحَوْلُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ یعنی اے پروردگار ان مین سے کسی پر سال ہرگز نہ گذرے سعد نے کہا واللہ اُنمین سے جنھون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر سال تمام نہ گذرا چنانچہ عتبہ تو مرگیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اُسی معرکہ مین قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز اُحد جب اُسنے تیر چلایا اور تیر اُسکا مصعب بن عمیر کے لگا اور اُسنے کہا لے اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اُسکے اُس تیر نے مصعب کو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا سواے اسکے کیا ہے کہ خداتعالی اُسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اُسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اسے دوہنے لگا اُسنے اُسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیہ نے اُسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب دعاے رسولخدا صلعم کے اُسی زخم سے اندر جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے یارون کی طرف پھرا تو اُنکو خبر دی کہ رسولخدا صلعم قتل ہو گئے اور وہ شخص اولاد آرزم بنی فہر سے تھا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اُس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دپٹا کر آیا اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھے محمدؐ کے تئین بتا دو تاکہ مین اُنکو قتل کردن یا پہلے اُنسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اسے روکا اور کہا اُس شخص کی طرف قصد کر جو بدلے محمدؐ کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنی میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے ابن زہیر کے گھوڑے کو پے کیا کہ گھوڑے نے دُم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اُسپر تیغ علم کر کے للکارا کہ لے اُس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اُسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اُنکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ارض عن ابن خرشہ کما انا عنہ راض یعنی اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ مین اُس سے راضی ہون اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسٰی بن طلحہ سے انھون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنھون نے کہا مین نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے روز اُحد ہوا اور رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے روے مبارک پر چبھ گئین تب مین حضرت کی طرف دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیزروی سے گویا اُڑتے ہوے آئے مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین جمع ہو گئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے پہونچے اور کہا مین تجھ سے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنی مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچھ اسمین چبھا ہے مین اُسکو نکال ڈالون اُبو بکر نے کہا تب مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنی طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب عبیدہ نے حلقۂ مغفر کو اپنے دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھ کے بل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس اسی وجہ سے ابو عبیدہ لوگون کے درمیان مین کھونڈے تھے اور بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارۂ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک اثبت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو الخدری بیان کرتے تھے کہ روز احد جب رسولخدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنۂ مُشک دریدہ سے پانی بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اُس خون کو اپنے منھ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جس کا خون میرے خون مین مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے انھون نے کہا ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنی پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون میرے خون سے مس یعنی مخلوط ہو جاویگا اُسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین اُن لوگون مین تھا جو مقام شیخین سے پھیر دیے گئے تھے کہ مقابلے کے ساتھ حاضر نہوے تھے جب دوسرا دن ہوا تو ہم حرب گاہ مین بمقام رسولخدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوتے جاتے تھے چنانچہ مین دو رے بنی حذرہ سے ہمراہ لیے ہوے حاضر ہوا پس ہم دشمنون کو روکتے تھے کہ کوئی حضرت کی طرف آنے نپاوے اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر اپنے اہل و قوم کو خبر سلامتی پہونچاتے تھے تا آنکہ ہمسے ملاقات ہوئی اُن لوگون سے

جو پھرے جاتے تھے مقام قناۃ کے درے مین اور ہماری ہمت سوائے نبی صلعم کے اور کسی طرف مصروف
نہ تھی تاہم اُنکو دیکھتے رہین اور نگہبانی کرین پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہے
مین نے عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے
پانون کو بوسہ دیا اور حضرت اُسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالیٰ تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر خیر عطا
کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جو نگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر مثل درہم
کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب مبارک سے
خون جاری ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہوگئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے مین نے لوگون
سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اُن لوگون نے کہا بوریا جلاکر خاکستر اُس کی لگائی گئی ہے پھر مین نے
پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کس نے پتھر مارا ہے اُنھون نے کہا ابن قمیہ نے پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر
کس کے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اُنھون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا کہ لب پر کس نے پتھر مارا
اُنھون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت اپنے دولتسرا پر
پہونچے پس گھوڑے سے اُتر نہ سکے مگر لوگون نے اُٹھا کر اُتارا اور مین حضرت کی دونون رانون کو دیکھتا
تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و ترنجیدہ یعنی سمٹا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوئے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد ابن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان
مغرب کی دی تو رسولخدا صلعم اُسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا
مین تشریف لے گئے اور لوگ مسجد مین آگ جلاے ہوے اپنے زخمون کو سینکتے رہے تھے پھر جسوقت
شفق غائب ہوئی تو بلال نے اذان عشا کی کہی اُسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر
بیٹھے رہے جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوۃ یا رسول اللہ یعنی جماعت تیار ہے
نماز کو تشریف لائیے تب حضرت سوتے سے اُٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے
دیکھا کہ بہت آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنی
دولتسرا کی طرف تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ
اُسوقت حضرت تنہا چلے جاتے تھے یعنی بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل و قوم
کی طرف پھرا اور اُنکو سلامتی حضرت کی خبر دی اُن لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان سو رہے اور
اُس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی فرقہ قریش سے
کرتے رہے تا ایسا نہ ہو کہ وہ دوڑ مارین اور رواۃ کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتین

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور زخمہاے روے مبارک دیکھے تو
حضرت کے گلے سے لپٹ گئین اور چہرۂ انور سے خون پوچھنے لگین اور حضرت فرماتے تھے اشتد غضب اللہ
علے قوم دموا وجہ رسولہ یعنی غضب خدا اُس قوم پر بہت سخت ہے جنھون نے اُسکے نبی کے منھ سے خون
بہایا اور علی رضی اللہ عنہ مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ یہ میری سیف لیے
رہو اور اُس پانی کو اپنی سپر مین بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ اُس مین سے پئین اور حضرت پیاسے
بھی تھے مگر پی نہ سکے اور اس پانی مین بو بھی پائی اُس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اُس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون
دھو کر صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی
وہر آئینہ عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابودجانہ کی سیف
بھی غیر مذموم ہے الغرض جب حضرت نے اُس پانی کے پینے کی طاقت نہ پائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتون
کے پاس پانی تلاش کرنے لگے اور اُسوقت وہان چودہ بیبیان آئی تھین اونھین چودہ مین فاطمہ بنت رسول خدا
بھی تھین اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لائی تھین اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھین اور اُن کی دوا کرتی
تھین کعب ابن مالک کہتے ہین کہ مین نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنی بنت سعد) کو دیکھا کہ روز اُحد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اُٹھائے ہوے تھین اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھین اور مجروحون کا علاج
کرتی تھین اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھین الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس پانی نپایا
اور اُس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکر گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تمیمین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق مین دعاے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا
کہ بند نہوتا تھا اور اُس حالت مین حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو انکو ملی
ہے نہ پہونچینگے یہان تک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہونچین گے مکہ مین اور جب فاطمہ علیہا السلام نے
دیکھا کہ خون زخم بند نہین ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھین اور علی رضی اللہ عنہ مجن سے اُسپر پانی
ڈالتے تھے بعد ازان فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اُسکو زخمون پر چپکا دیا تا آنکہ خون
بند ہو گیا اور بعضے کہتے ہین کہ پشمینہ جلا کر بھرا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہاے روے مبارک کی دوا
ہڈی کہنہ بوسیدہ سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور اس قدر عرصہ گذرا کہ صدمہ ضربت ابن قمیئہ حضرت کے
شانے پر ایک مہینے تک یا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرۂ مبارک پر رہ گیا تھا اُسکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے
انھون نے سعید بن المسیب سے انھون نے کہا جب روز احد ہوا تو ابی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کر کے
گھوڑا دوڑا کر رسولخدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اُسکو روکا اور ارادہ اُس کے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا
تامل و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوے اور اُسوقت ہاتھ مین آپ کے جو حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اُس سے اُسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اُسکے گلے
مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس ابیؔ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اُسکے
ہمراہی اُسکے تئین زندہ مع رخت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوئی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنی جب تو نے اُسکو مارا تو تو نے نہین مارا
بلکہ خدا نے اُسکو مارا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے
عاصم بن عمرو سے اُنھون نے عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب ابی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑ لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر
ہوا تھا مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اُسپر ہر روز سوار ہوا کرتا ہون
بخوف تیزی اُسکے (یعنی براے عادت و مہارت) تا مین اُسپر سوار ہو کر آپ کو قتل کرون فرمایا رسولخدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اُسی پر انشاء اللہ یعنے در آنحالیکہ تو اُسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون منقول
ہے کہ یہ کلمہ ابی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اُسکو قتل کرونگا در آنحالیکہ وہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور راویون نے بیان
کیا کہ عادت رسولخدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجکو اندیشہ ہے
کہ ابی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اُسکو آتے دیکھو تو میرے تئین مطلع کیجو
وہ یہ فرما رہے ہی تھے کہ یکبارگی ابیؔ اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اُسنے حضرت کو دیکھکر
پہچانا اور بآواز بلند کہنے لگا اے محمدؐ اگر تم بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپ کو دبوچ لے گا یعنی اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کرے گا تو اُس وقت آپ کیا کرین گے حالانکہ وہ خود
آگیا ہے اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اُسپر بحملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر ابیؔ جب نزدیک
آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے نکلکر میدان لیا ہم لوگ سامنے
سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال مشقت و مشتاقی حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر مین کوشش کرتے
تھے تو کوئی اُن کا اُس کام مین مشابہ نہین ہوسکتا تھا یعنی مثل اُن کے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا اُنکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اُسی حربہ سے ابیؔ کی گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور نبکارتا تھا جس طرح بیل نبکارتا ہے اور اُسکے ہمراہی اُس سے کہنے لگے ای ابوعامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہوگا یہ شخص جتنے تجکو صدمہ پہونچا یا اگر ہم مین سے کسی کے سامنے پڑجائیگا تو کس قدر ضرر اُٹھا دیگا اُبیؔ نے کہا قسم ہے لات وعزا کی یہ شخص جس نے مجھکو گزند پہونچایا اگر اُسی طرح ساتھ کل اہل ذی المجاز کے پیش آیا تو سب مارے جاوینگے کیا اُسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام ہے منا مین کہ ابیؔ وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابیؔ کو اُسکے اصحاب اٹھالے گئے اور اس شغل کے باعث وہ لوگ طلب رسولِ خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتھ جو گھاٹیون مین تھی جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان وادی رابغ کے مر گیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اُس سے ڈر گیا پھر یکایک اُسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل وشور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اُسکو نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسولِ خدا کا ہے یہی ابی ابن خلف ہے مین نے کہا دور رہو دور ہو اور بعضو نے کہا ہے کہ وہ بمقام سرف مر گیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا اُسوقت ابیؔ نے حضرت پر حملہ کیا تاکہ اُنپر تلوار کا وار کرے دفعتہً مصعب بن عمیرؓ اسکے آگے آگئے اور اپنے کو درمیان اُسکے اور حضرتؐ کے حائل کیا اور تلوار منھ پر ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ اُسکے ایک فرجہ شگاف یعنی جاے خالی اُسکی گردن مین تاک کر وہین برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح نبکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اُسی عرصہ مین عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا ابلق دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے تا بپا اور رسول خدا صلعم اُسوقت شعب کی طرف جاتے تھے تب عثمان بن عبداللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچے گا تو پھر مین بھی تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اُسکے گھوڑے کا پانون پھسلکر درمیان کسی غار کے ان غارون مین سے جا نا رہا جسکو ابوعامر نے حضرت کے لیئے کھودا تھا پس اُسمین گھوڑا منھ کے بل گرا پھر گھوڑا اُسمین سے اُچھل کر نکل آیا اس کو اصحاب نبی نے پکڑ کر ذبح کیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اُسکے پانون مین تلوار ماری کیونکہ اُسوقت اسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے چابکدستی کرکے اُس زخمی پر تلوار مار کر قتل کیا اور حارث نے اس روز اُسکی زرہ جید نفیس اور خود سیف کہ بہت عمدہ تھی سے لی اور اس روز اُن کے سوا ے کسی کو نہین سنا کہ کسی کا سلب رخت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

ان دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ ہے فرمایا الحمد للہ الذی اعانہ یعنی حمد ہے اُسکی جس نے اسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا کہ اسی عثمان بن عبداللہ کو عبداللہ بن جحش نے بمقام بطن نخلہ یعنی وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اُس کو رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اُسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا یہان تک کہ اُحد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اُسوقت اُسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے دیکھا تو آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمّہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اُنکو اُنکے اصحاب اُٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے پھر ان دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش وکاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا تا آنکہ ابو دجانہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو گود مین اُٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اُسکو ذبح کر ڈالا جس طرح کوئی بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسولخدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اور دو تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت وہ سہل ہے یعنے سہل الحق اور رسولخدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر اُحد نہوے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے محمد بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے حارث بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے اُنھون نے کہا مجھسے بیان کیا اُس شخص نے جس نے ابو اُسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جب کہ وہ مقابل مین تھے ایک شخص کے بنی عوف سے چنانچہ ان دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس اس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اُن لوگون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسرے کو مضبوط اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اُسیرہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اُسکو ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کرتے ہین اور اُسکو اسی طرح چھوڑ کر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے چکلیان گھوڑے پر سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا ابو اسیرہ کی پشت پر آکر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے کہ مین نے دیکھا نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا ابھرا کہ مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبیداللہ نے اُس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اُنکو ہر طرف سے

گھیر لیا اُسوقت میری خاطر مین کچھ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملۂ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوے چنانچہ اُس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکرین احوال طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز اُحد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے پوچھا ای ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہی اُنھون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتھ پلٹے رہے یعنے ساتھ ہی ساتھ رہے اور ہم لوگ اُنسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر اُنھون نے ایکدم ساتھ نچھوڑا مین نے اُنکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر تھے اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمھاری اُنگلی مین کیا ہوا تھا اُنھون نے کہا جس وقت مالک بن زہیر الجبشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اُسکا تیر کبھی خطا نہ کرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتھ روے مبارک کے سامنے کر دیا کہ وہ تیر میری انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اُنگلی بیکار ہوگئی اور جب طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حس (اور حسّ ایک آواز ہی کہ وقت تیر زنی مُنھ سے عرب کے نکلتی ہی) تب حضرتؐ نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اُسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہو دیکھنا ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہی یعنے زندہ ہی حالانکہ وہ اہل جنت سے ہی تو چاہیے کہ دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے اپنی مدت عُمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا یعنے شہید دن مین ہے اور طلحہ نے کہا جب اُس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر پھر آئے تو ایک شخص بنی عامر بن لووی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر سوار مغرق باہن آگے بڑھا اور باواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر ہین پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اُسکے گھوڑے کو پی کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنی گر پڑا تب مین نے اُسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ عین اُسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل کیطرح ڈکارنے لگا اور مین برابر اُسکے رخسار پر پانون اپنا رکھے رہا یہانتک کہ مین نے اُسکے تئین موت سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اس زخم سے خون بہت سا بہا تھا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اُنکا یہ تھا کہ خون اُنکا سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے اُنکے مُنھ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین

آئے اور کہنے لگے رسولخدا صلعم کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اُنھون ہی نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی تب وہ بولے الحمد للہ کہ ہر مصیبت کے بعد آسانی ہوتی ہی اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب اُنھون نے اپنے عمرہ مین بہ مقام مروہ اپنا سر منڈایا تو اُنکے سر مین استخوان کاسہ پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اُنکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اُسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کرکے دوسری ضربت لگائی تھی اور بیان کیا **راویون** نے کہا کہ جب معرکہ روز جمل ہو اتھا اور علیؓ نے اُن لوگون مین سے قتل کیا جس کو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اُنکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہی تب وہ اُس سے گھرک کر بولے کیا تو روز اُحد حاضر نہ تھا عظم غنانہ یعنی بزرگ تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنی حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اُن کا پیش رسول خدا صلعم کے پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غناء وبلاء طلحۃ رحمۃ اللہ یعنی کفایت کرنا اُسکا اور سختی اُٹھانا روز اُحد کیونکر تھا فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اُسکو دیکھا کہ اپنے تئین اُسنے سامنے رسولخدا صلعم کے سپر کردیا تھا یعنی سینہ سپر ہوگیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھبر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اس حالت مین واسطے رسولخدا صلعم کے سپر تھا تب اُس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئنیہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسولخدا زخمی ہوے اور حضرتؐ بھی اُسی روز زخمی ہوے پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا مین حاضر تھا شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سُنا فرماتے تھے مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اسفل جبل مین بعد ازان علیؓ نے کہا اُس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین جدا کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اُن مین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اُن مین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص بھگاتا تھا یہانتک کہ حق تعالیٰ نے اُن سب کو دور کیا اور اس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اُسی روز مین نے دیکھا کہ اُنمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اُسمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین بہ تیغ یکفت اُنکے درمیان دوڑتا ہوا گھس گیا اور اُنھون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھیڑ چیرتا ہوا آخر جماعت تک پہونچا اور دوبارہ اُنمین مارتا ہوا پھر پڑا یہان تک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالیٰ اس امر کو جو مقدر ہوگیا ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اُنھون نے عمادہ بن خزیمہ سے اُنھون نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُس شخص نے جس نے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اُس روز دشمنونکو مثل بھیڑونکے

ہانکتے تھے بعدازان وہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف
میدان مین نکلے اور وہ لوگ آنسے متفرق ہوگئے اور جب خباب نے اُن کے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر
اپنے لشکر مین جا ملے اور خباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آگئے اور خباب اُس روز سربند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوے تھے اور اُس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
باہن کہ سواے آنکھون کے کوئی عضو نہین دیکھائی دیتا تھا پر سے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ یا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے آدمی نے کہا یہ سنکر ابوبکر اس کی طرف چلے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
مین اُس سے لڑنے نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اُس وقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہم کو منفعت پہونچا اور رسولخدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسی کو پایا سواے سپر کے کیونکہ وہ اس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسولخدا صلعم جب داہنے بائین مڑ کے تیر چلاتے تھے تو اُسی طرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کے وار
سے دشمنون کو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تا آنکہ وہ
قتل ہوگئے پس اسی وجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسی کو پایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ وردگردانی کے مسلمین سے جس شخص نے حاضر ہونے پر سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جا کر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منہ ایک
جماعت کا پھیر دیا اور اُنکے ہجوم مین گھس گئے پس اُس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تا آنکہ قتل ہوے
اور قیس بن محرث اُنکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تا آنکہ اُنھون نے تنہا انمین سے
چند آدمیون کو قتل کیا پس اُن لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اُنکے بدن مین چودہ زخم سنان
پائے گئے کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنی کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اُنکے بدن
پر لگے تھے اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیرہ و اوس بن ارقم بن زید یہ
سب وخصوصاً عباس بآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنی سچا ہے اللہ و نبی تمھارا کہ یہ جو کچھ
مصیبت تمپر نازل ہوئی اسوجہ سے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان یعنی نافرمانی وروگردانی کی حالانکہ
وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نہ کیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اُتار ڈالا اور اپنے
تن سے زرہ اُتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجھ کو میری زرہ خود کی حاجت ہے اُنھون نے کہا جسکی حاجت
نہین بلکہ جو تمھارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس یہ کہتے تھے
کہ ہرگاہ رسولخدا صلعم مبتلاے مصیبت ہوگئے یعنی اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے ہون

توپھر کیا عذر ہمارا ہیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے پیش پروردگار ہمارے نہ کچھ عذر کی جا ہی نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو توسفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی اُسکو دو ضربین ایسی ماری تھین کہ اسکو دونون زخم کاری لگے تھے تب لوگ اُسکو زندہ جنگاہ سے خستہ و مجروح اُٹھالے گئے اور وہ اُسی حالت جراحت مین سال بھر رہا بعد ازان زخم اُسکا اچھا ہوگیا اور خارجہ بن زید نیزہ سے مجروح ہوے کہ زائد از دو زخم اُنکے بدن پر لگے تھے اُسوقت صفوان بن اُمیہ اُنکے پاس گیا اور انکو پہچان کر کہا کہ یہ شخص محمدؐ کے اکابر اصحاب مین سے ہی اور اسوقت رمق جان باقی تھی پس اُس نے اُنکو اسی حالت مین شہید کیا اور اُسی معرکہ مین اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن اُمیہ کہتا تھا کہ خبیب بن یساف کو کسی نے دیکھا ہی کیونکہ وہ اُنکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اُسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنی انکا گوش اور بینی اُنکی کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہی جس نے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنی اُمیہ بن خلف پدر صفوان پس اب مین نے اپنے دلکو تشفی و تسلی دی جب کہ مین نے اماثل واکابر اصحاب محمدؐ کو قتل کیا چنانچہ ابن نوفل کو مین نے قتل کیا اور ابن ابی زبیر کو مین نے قتل کیا اور ابن اوس کو مین نے ہی قتل کیا محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تم مین سے کون شخص اس تلوار کو لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہی لوگون نے عرض کیا وما حقہ یعنی حق تلوار پکڑنے کا کیا ہی فرمایا دشمنون کو قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو مین لونگا حضرت نے اُنکی طرف سے مُنھ پھیر لیا اور اس تلوار کو اُسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجکو عنایت ہو پس حضرت نے انسے بھی اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلونمین بُرا مانا بعد ازان حضرت نے تیسری بار پھر اُس تلوار کو پیش کیا اسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اُس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اُسکے لینے کا ہی پس حضرت نے وہ تلوار اُنکو مرحمت کی چنانچہ جب اُنھون نے مقابلہ دشمنون کا کیا تو جو شرط اُس تلوار کے لینے مین کی تھی وہ وفا کی کہ اُس نے داد تلوار کی خوب دی اسوقت ایک نے اُن دونون سے یا تو عمرؓ نے یا زبیرؓ نے کہا کہ واللہ مین بجاے خود پشیمان ہون تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسولخدا صلعم نے اُسکو تلوار عطا کی اور مجکو اُس سے باز رکھا تھا راوی نے کہا پس عمرؓ انکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ مین نے کسی کو نہین دیکھا کہ ابو دجانہ کے قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ مین نے اُنکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہانتک کہ جب وہ تلوار کند ہو جاتی تھی اور اندیشہ اُس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نکریگی تو اسکو پتھر پر لگا کر تیز کر لیتے تھے تب دشمنون کو اُس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے مندرس و فرسودہ ہوگئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسولخدا صلعم نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونون صف یعنی میانہ صفوف خرامان

طرفین کے ایسی چال ڈھال سے قدم اٹھاتے تھے کہ اُنکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسولخدا صلعم نے اُنکو
اس روش کی رفتار سے دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنی اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہی مگر اس مقام پر پسند ہی اور اصحاب
نبی مین چار آدمی ایسے تھے جنھون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سر دن پر سر پیچ نشانی
باندھے تھے کہ ایک اُن چارون مین سے ابو دجانہ تھے انھون نے اپنے سر پر سر بند سُرخ باندھا تھا اس واسطے کہ
جب ایسا سر بند باندھین تو قوم اُنکو پہچانین کہ اُس نے خوب قتال کیا ہی اور علی رضی اللہ عنہ کا سر بند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا پیچ تمغہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اُس روز مین نے ایک
عورت کو دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اُسپر تلوار اُٹھائی اور پہلے مین اُسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہی تو مجکو ناگوار ہوا کہ
رسولخدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اُس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز اُحد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنی گوش و بینی کاٹنا
مشرکین کا مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اُٹھا اور قتلے سے علٰحدہ جا کر ایک
گوشہ مین بیٹھا اور مین اپنے اُس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے
ہوئے آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر و مسلمانون کو
جسطرح چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین و بآواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمدؐ کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی
طرح اُسکو اسیر کر لو تاکہ ہم اُسکو آگاہ کرین جو کچھ اُس نے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اُسکو زخمی کر کے مارین
چنانچہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اُسکی طرف قصد کیا اور اُسکے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکے سینے تک مین نے
کھلا دیکھا بعد ازان قزمان نے اُسکی تلوار لے لی اور پھر ا کہ ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے
آپڑا مین نے اُسکی دونون آنکھون کے سوائے اور کچھ اُسکے بدن سے نہین دیکھا یعنی اسباب حرب سے اُسکا سارا
جسم بجز آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اُسکو بھی ایک ضربت تلوار ایسی ماری کہ اُسکو دو ٹکڑے
کر دیا تب ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ
مین اُس روز دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اُس شخص کے کوئی اشجع بسیف ایسا تیغ بہادر نہین دیکھا بعد ازان اُسکے
لئے جس بات سے مہر کر دی گئی پس اُسی کی مہر ہو گئی یعنی جو کچھ اُسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے
کہا کس بات سے اُسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنی قزمان اہل نار سے ہی چنانچہ اُسی روز خودکشی کی یعنی اپنے
تئین آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اُس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ
اسباب حرب پہنے ہوئے بآواز بلند کہتا ہی کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اُسکا ترجمہ یون بھی ہے

کہ اُنکو باندھو جس طرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین
سے اپنی زرہ پہنے ہوئے اُسکے مقابل ہوا مین اُسوقت اپنی جگہ سے جا کر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا
بعد ازان مین نے کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو
دونون مین نسبت ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اُن دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم
دوچار ہوے تھے دیکھ رہا تھا یہانتک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اُس کافر کے شانے پر
تلوار ماری کہ اُسکے سرین تک تلوار اُتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اُس سے جدا ہوا اور مجھسے
کہنے لگا اے کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ جانا مین ابودجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی سے تھے
رُشید الفارسی مولی بنی معاویہ اُنھون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا
اور وہ لوہے مین سراپا ڈھکا تھا یعنی اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور
اسوقت سعد مولی حاطب اُس سے قتال کر چکے تھے کہ اُسنے اُنکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اُسپر حملہ
کیکے اُس کے شانے پر ایسی ضرب تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اُسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لے
اس ضربت کو کہ مین غلام الفارسی ہون یعنی بچہ فارسی ہون اور رسولخدا صلعم اُسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے
تھے اور اُسکا کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نہ کہا کہ خذھا وانا الغلام الانصاری یعنی لے اس ضربت
کو کہ مین غلام انصاری ہون اور اُسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور
کہنے لگا مین ابن عویمر ہون تب رشید نے اُس خود سر کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اُسکا کاٹ کر سر دوپارہ کیا
اور حسب تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکے رسولخدا صلعم
نے تبسم کیا اور فرمایا احسنت و آفرین ہے اے اباعبداللہ پس اُس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے
اُنکو عطا کیا حالانکہ وہ لاولد تھے یعنے عبداللہ کوئی اُنکا پسر نہ تھا جس کے نام سے اُنکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی
نے کہا روز اُحد جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے
ساتھ آتا تھا کہ چار اُنمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ غلبہ
واسطے مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب
نبی تاراج لشکر کے لیے آگے بڑھتے تا آنکہ مین پاپیادہ بمقام جانک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا کہ ہمارے خیل نے پھر عود
کیا مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اُن کی راے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی اُنھین
قدمون پھر پڑے گویا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب صفوف
مقاتلہ کر رہے ہین یعنی بایکدیگر مخلوط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہے مگر ہمارے یہان کا نشان بنی عبدالدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہے اور
مین صدائے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کے واسطے کہتے تھے اُمّتہ اُمّتہ یعنی
اس لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے تو مین اپنے دلمین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور
مین دیکھتا تھا رسولخدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور غیر انکے داہنے بائین سے نکل جاتے
ہین اور سامنے اُنکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اُس روز مین نے پچاس تیر چلائے اُنمین سے
بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالےٰ نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اُسکی درباب اسلام اُس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ
لوگ دربارۂ اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اُسکو حق جانتا تو مین اُس سے تاخیر و انکار نکرتا چنانچہ روز احد ہوا
تو اُسکا اسلام ظاہر ہوا کہ رسولخدا صلعم جسوقت احد مین تھے اُسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر باہر نکلا
جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش
اُسکی پائی گئی اور جس وقت اُسمین کچھ جان باقی تو مین اُسکے قریب گیا اُسوقت لوگ اُس سے کہ رہے تھے کہ
اے عمرو تجھکو اس معرکہ مین کون لایا اُسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اُسکے رسول کے ایمان لایا اور
مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا پس حق تعالےٰ نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہکے اُنھین لوگون کے ہاتھ
مین دم نکل گیا اسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا بے شک وہ اہل جنت سے ہے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی خارجہ بن عبداللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اُنھون نے ابی سفیان
مولی بن ابی احمد سے انھون نے کہا مین نے ابوہریرہؓ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اُنکے گرد تھے کہتے تھے مجھے
بتاؤ ایسا شخص جس نے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نہ کیا ہو اور وہ داخل جنت ہو گیا اور لوگ
جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہؓ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبدالاشہل
کا ہے اور راویون نے کہا کہ اسی طرح مخیریق ایک یہودی تھا علماء یہود سے اُسنے روز سبت جب رسولخدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقۂ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمدؐ بے شبہ نبی ہے اور نصرت
اُسکی تمپر حق و واجب ہے اُن لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنی اس لیے کہ شریعت یہود
مین روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مُخیریق نے کہا لاسبت یعنی اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکے
اُس نے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہولیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنی وصیت کی تھی کہ اگر مین قتل
ہون تو میرا سارا مال مال محمد کا ہے اُس کو صرف کرین جیسا اُنکو خدا حکم کرے پس وہ رسولخدا صلعم کا

عامۂ صدقات تھا یعنی اُنکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد راستباز
تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اُس کو زخمی و زندہ اُٹھا لے گئی اور اُسکے گھر
پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اُسکے نزدیک بیٹھے ہوئے روتے تھے تب اُسکا باپ حاطب یہ حال دیکھکر
کہنے لگا واللہ تمھین لوگون نے اُس کے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے کیا کیا اسنے کہا
تمنے اُسکو درغلانا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے اوریہی حالت مین ہو گیا
یعنی وہ تم سا مسلمان ہو گیا کہ آخر کار تم اُس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو کہ وہ اس حالت مین داخل جنت ہوگا
وحالانکہ جنت ایک باغ ہے نباتات سے (یعنی گھاس پھوس ہے) تب اُن لوگون نے کہا قاتلك اللہ یعنے
تجھکو خدا ہلاک کرے اُس نے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نہ کیا اور کہا رواۃ نے کہ قزمان نبی ظفر مین شمار کیا
جاتا تھا ولیکن معلوم نہ تھا کہ کس کی اولاد مین ہے اور قزمان اُس قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و معظم تھا یعنے اُنکے
لیے پناہ تھا اور وہ مقبل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن اور فیمابین اُس قوم و قبائل کے جو لڑائیان
واقع ہوئی تھین تو ان مین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ جب وہ حاضر احد ہوا تو اُس نے قتال
شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا لوگون نے حضور مین رسول خدا
صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہو گیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا اہل جہنم مین سے
ہے اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئین شہادت مبارک ہو اُس نے
کہا تم لوگ مجھکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہم نے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی شرافت آبائی پر
لوگون نے کہا ہم تجھکو بشارت جنت کی دیتے ہین اُس نے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کوہی ہے واللہ ہمنے
قتال نہ جنت پر کیا نہ نار پر بلکہ ہمنے اپنے حسب یعنی شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان اپنی ترکش سے
ایک تیر نکالکر اپنی گردن پر رگڑے دینے لگا باوجودیکہ پیکان تیر پہنا ور تھا مگر رگ مین در نگ ہوئی
تب اُسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر اور قبضہ زمین پر رکھ کر ایسا زور کیا کہ پسلیا پشت کے پار ہو گیا
جب پیش رسولؐ خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہے اور راوی کہتے ہین کہ عمرو
بن الجموح جو مرد اعرج یعنی لنگڑے تھے اُن کے چار بیٹے تھے جب روز اُحد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جملہ مشاہدین مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز اُحد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوے
تو اُنکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اُنکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے وہر آئینہ بیٹے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی
ہے اُنھون نے کہا خوشا حال وہ تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمھارے پاس بیٹھا رہ جاؤن تب انکی زوجہ ہند

ط صدقہ عام یعنی اُس کا کل ۔ صدقات عامہ یعنی صرف کیلیے سرخ ۱۲

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اُنکو اُسی طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اُنھون نے اپنی سپر اُٹھائی اور یہ دعا
پڑھتے چلے اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا یعنی اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو
پس جب وہ گھر سے نکلے تو اُنکے بیٹے بھی ساتھ چلے و در بارہ خانہ نشینی کے فمائش کرتے جاتے تھے پر
اُنھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپ کے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا
رکھتا ہون کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجھکو حق تعالے نے
معذور کیا ہے تجھ پر جہاد واجب نہین ہے اور اُن کے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہے کہ اُس کو باز رکھو کیا
عجب ہے کہ حق تعالی اُسکو شہادت نصیب کرے پس اُس کی راہ اور اُس کا پیچھا چھوڑ دو چنانچہ وہ اُسی روز
شہید ہوے اور ابو طلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہو کر پھر آئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح
کو دیکھا کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنی جو لوگ متفرق نہ ہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے)
گویا کہ اسوقت اُنکی کجی اور خمیدگی پاؤن کی ہر طرف دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہہ رہے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے اُنکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اُنکے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے یہانتک کہ وہ دونون باپ بیٹے
ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کے ساتھ
گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اُس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
منتہائے مقام حرہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جائے در ودنبی حارثہ کی ہے وہان ہند بنت عمرو بن
حرام خواہر عبد اللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اُس ناقہ پر شوہر اُس کا عمرو بن
الجموح اور بیٹا اُسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبد اللہ بن عمرو بن حرام جسکی کنیت ابو جابر تھی ان سب
کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہے تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کس طرح چھوڑ آئی
ہے ہند نے کہا خیریت ہے رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد اسکے آسان ہے
پھر ہند نے یہ پڑھا واتخذ اللہ من المؤمنین شہداء ورد اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینالوا خیرا وکفی اللہ
المؤمنین القتال وکان اللہ قویا عزیزا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید لیا ہے اور کافرون
کو باعث غیظ اُن کے رد کیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالیٰ واسطے مومنین کے قتال کے تئین کفایت
کرتا ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور بڑا غالب ہے چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا
یہ سب جو ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا
عمرو بن الجموح ہے اُنھون نے پوچھا پھر تو ان کو کہان لیے جاتی ہے اُس نے کہا مدینے مین اُن کو

دفن کرنے کے لیے لیے جاتی ہون پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اُسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اُسپر بار بہت ہے اُسنے کہا یہ کیا بار ہے اکثر اُس ناقہ نے دو بار بعیر اٹھایا ہے ولیکن اُسوقت اسکو مین برخلاف اُسکے دیکھتی ہون چنانچہ پھر اُسنے اُسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اُسکو لے چلی مدینے کی طرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اُس نے اُس کا رُخ پھیر ادھر چلنے کو اُحد کی طرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیرے شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اُسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب اُحد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اُسنے رو بقبلہ ہو کر یہ کہا تھا اللھم لا تردنی الی اھلی خزیا وارزقنی شہادۃ یعنی اے پروردگار میرے مجھ کو میرے اہل کی طرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا بس اسیوجہ سے ناقہ نہین چلتا ہے یا معاشر انصار ہر آئینہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا اُنکو اُنمین سے کسی بڑے نیکوکار کی قسم دون تو وہ عمرو بن الجموح ہے اے ہند جس وقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اس دم تک ہمیشہ ملائکہ اُسپر سایہ کیے ہوئے ہین اور انتظار دفن ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہوئے اُن شہیدون کے وہین توقف کیا و بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اُن کی رفاقت مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز اُحد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنی صبح کی مینوشی کی اُن مین میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز اُحد مسلمین مین سے جو لوگ شہید ہوئے اُن مین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اُنکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا اور نماز جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور جابر نے کہا جس وقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی روتی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون روتی ہے حالانکہ اُسکو یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اُسپر سایہ کیے ہوے رہے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از واقعہ اُحد کے مین نے بشر بن عبد المنذر کو خواب مین دیکھا تھا کہ اُنھون نے مجھسے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے اُس خواب ہی مین اُس سے پوچھا تو کہان ہے اُسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر کرتے پھرتے ہین اُسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اُسنے کہا ہان مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا چنانچہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اے جابر یہ شہادت تھی یعنی جو اُسنے خواب مین دیکھی تھی اور آنحضرت صلعم نے روز اُحد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو

اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اُن دونون کی جب مٹی ہٹی تو دونون کے
عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازیکدیگر پہچانے نجاتے تھے اس لیے رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے جو حکم کیا کہ اُن
دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اُن دونون مین دوستی خالص تھی پس فرمایا کہ یہ دونون جو دنیا مین
باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام مرد سُرخ رنگ نحیف اندام
تھے درازقد تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون پہچانے جاتے تھے
و چونکہ قبر انکی نشیب مین سیل روان سے متصل تھی کہ جب اُسپر پانی جاری ہوا تو مٹی بہ گئی قبر کھل گئی نعشین
دکھلائی دیتی تھین اور اُن دونون پر دو کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے رخسارے پر
زخم لگا تھا اُسوقت ہاتھ انکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ انکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پس ہاتھ اُن کا
پھر اُسی زخم پر رکھدیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اُسی طرح چہرے پر ہاتھ رکھا ہوا نظر آیا جابر نے کہا مین نے
اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اُنکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے پوچھا تو نے
اُسکے کفن کو کیسا دیکھا اُنھون نے کہا نمرہ یعنی جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اُسمین اُن کا چہرہ
بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور پاؤن اُنکے حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اُس نمرہ و حرمل کو بدستور اُسی
حال و ہیئت پر پایا و حالانکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے مشورہ کیا اور کہا
اُس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات سے منع کیا اور کہا
اُس قبر و نعش مین کچھ احداث یعنی کوئی نئی بات نہ کرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری
کرنے کظامہ یعنی نہر یا کاریز کا کیا اُسوقت اُنکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر
ہو یعنی اگر کنکر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اُسکا اُسکو کسی جگہ دفن کرے تب لوگ اپنے مقتولون
کے لیے نکلے چنانچہ اُنکی نعشین تر و تازہ دو دو ایک ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اُن شہدا مین سے ایک
شخص پر بیل آہنی پہونچا اُس سے خون جاری ہوا ابو سعید خدری نے کہا اب کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت
کے کبھی انکار نہ کریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو و عمرو بن الجموح ایک ہی قبر مین پائے گئے اور اسی طرح
خارجہ بن زید بن ابی زہیر و سعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو و عمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اس قبر پر سیل کاریز بہتا تھا اور قبر خارجہ و سعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے
کہ وہ قبر گوشہ مین تھی چنانچہ اُن دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے
مین گرد اڑتی تھی تو اُن لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا اے جابر

مین تجکو خوشخبری دون جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ مان آپ پر فدا ہون فرمایا ہر آئینہ حق تعالے
نے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اُس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست
کر اُسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ مین دنیا مین پھر رجوع کرون اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤن
بعد ازان پھر زندہ کیا جاؤن اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤن تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم
جاری ہو چکا ہے لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بہ طرف دنیا نہ کرینگے اور کہا راویون نے کہ نسیبہ بنت
کعب یا عمارہ ہو کہ شک راوی ہے پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ احد مین مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی
تھی اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اُس کے ہمراہ مشک تھی اور ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحون کو پانی پلادے پس اُسنے
بھی اُس روز قتال کی اور بلا حسنہ مین مبتلا ہوئی کہ اُسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد
بنت سعد بن ربیع نے کہا کہ مین اُس بی بی کے پاس گئی اور مین نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اُنھون نے
بیان کیا کہ مین اپنے گھر سے صبح کو طرف اُحد کے نکلی اور مین دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس
ایک مشک تھی اُسمین پانی تھا تا آنکہ مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچی اور حضرت اُسوقت اپنے اصحاب کے
ساتھ تھے اور اُسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جس وقت مسلمین نے شکست پائی تو مین حضرت کے
گرد ہو کر قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ مین زخمی
ہو گئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے اُس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جس مین غار و جوف تھا مین نے
پوچھا اے ام عمارہ یہ زخم تجھکو کس کے ہاتھ سے لگا اُس نے کہا جب لوگون نے حضرت کے پاس روگردانی کی تو ابن قمیہ
آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ کہ محمد کہان مین اگر وہ بچ گئے تو پھر مین نہ بچونگا اُسوقت مصعب
بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اُنکے ساتھ تھے کہ اُنمین مین بھی تھی تب ابن قمیہ نے مجھپر یہ ضربت لگائی
پر اُسپر بھی یعنی باوجود زخمی ہونے کے مین نے بھی اُسکو کئی ضربتین مارین مگر اُس دشمن خدا پر دو زرہین
تھین یعنی اُس صورت مین کوئی ضربت کارگر نہ ہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر مین نے پوچھا تیرے ہاتھ مین کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اُسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہان جب اعراب نے لوگون کو شکست
دی کہ سب بھاگے جاتے تھے اُسوقت انصار نے ندا دی کہ آؤ ہمارے ساتھ ہو یعنی ہم تم باہم ہو جاوین پس انصار
آملے اور مجتمع ہو گئے اور مین بھی اُنھین کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت مین پہونچے تب وہان
ہم لوگون نے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اُسوقت اندر حدیقہ کے مین
گھس گئی اور اُس دشمن خدا مسیلمہ کو مین تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اُسکا رکھتی تھی چنانچہ ان مین سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ کو تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ وہ حدیقہ میرے تئین باہر آنے سے مانع نہ تھا لگر

مین اُس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اُس کے قتل سے مطلع ہون یہانتک کہ مین اس خبیث مردہ مقتول پر پہونچی اور میرا بیٹا عبد اللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا مین نے کہا تو نے اسکو قتل کیا اُسنے کہا ہان مین نے قتل کیا تب مین نے سجدۂ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے سنکر ذکر کرتے تھے کہ میری جدہ احد مین حاضر ہوئین لوگون کو پانی پلاتی تھین اُنھون نے کہا مین نے سُنا رسول خدا صلعم سے کہ فرماتے تھے مقام نسبیہ بنت کعب کا آج کے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اُسکو اُس روز قتال شدید کرتے ہوے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تا آنکہ زخمی ہوئی تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اُس بی بی نے وفات پائی تو مین غسل دینے والیون مین تھی اُسوقت مین نے اُسکے زخمون کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا مین دیکھتی تھی ابن قمیئہ کو جس وقت اُسنے اُس بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اُسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اُسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے منادی نے براے جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اُس بی بی نے اُس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کس کے باندھا مگر خون بہنے سے اُسمین کچھ قوت باقی نرہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی تکمید تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولت منزل مین داخل نہین ہوے تھے کہ عبد اللہ بن کعب بن المازنی کو پاس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبد اللہ پھرے اور حضرت کو اسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوے اور **واقدی** نے کہا مجھ سے **حدیث** بیان کی عبد الجبّار بن عمارہ نے عمارہ بن عزیہ سے اُنھون نے کہا کہ مجھسے ام عمار نے بیان کیا کہ مین اپنے تئین دیکھتی تھی کہ جس وقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس گریزان ہوے اور حضرت کے پاس سواے چند آدمیون کے کہ دس بھی پورے نہون گے باقی رہ گئے تھے اور مین اور دونون بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چارون پیش رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور دشمنون کو دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہین ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا کہ اُسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اُس شخص کے تئین حوالہ کر جو قتال کر رہا ہی تب اُسنے اپنی سپر ڈال دی مین نے اُسکو اٹھا لی اور اُسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر یلغار کر رہے تھے اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پا پیادہ ہوتے تو انشاء اللہ ہم اُنکو مار لیتے چنانچہ ایک سوار اُنمین آگے بڑھا اور مجھپر تلوار چلائی مین نے اُسکو سپر پر لی پس اُسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر چلا کہ مین نے اُسکے گھوڑے کو پے کیا تا آنکہ وہ پشت پر یعنی چت گرا اسوقت نبی صلعم نے بآواز بلند فرمایا اے پسر ام عمارہ اتک اتک یعنی جلد جا اپنی مان کی خبر لے اُسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے اُسپر میری اعانت کی یہانتک کہ مین نے اُسکو شعوب مین

دار دکیا یعنی اُسکو حوالۂ مرگ کیا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ عمرو بن یحییٰ سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے عبد اللہ ابن زید سے اُنھون نے کہا اُس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ قتل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری اور پھر اُسنے مجھپر حملہ نہ کیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نہ تھا تب حضرتؐ نے فرمایا اپنے زخم پر پٹی باندھ لے اُسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اُنکے پاس سر پر چند پٹیان کپڑے کی موجود تھین کیونکہ اُنھون نے اسی خیال سے چند پٹیان زخمون کیلیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے زخم کو باندھ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار اور حضرتؐ فرماتے تھے یا ام عمارۃ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے یعنی جو کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے ویسا کون کر سکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جس نے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا تب حضرتؐ نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا کہ مین اُس کے سامنے پیش آئی مین نے اُسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اُس وقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک کہ ہنسی مین دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان ہم اُسپر جا پہونچے اور ہتھیار سے حملہ و غلبہ کرنے لگے یہانتک کہ اُسکو قتل کیا اُسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا حمد ہے اُس خدا کو جسنے تجکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجکو آنکھون سے دکھا دیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھے خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ ابن ضمرہ بن سعید سے اُنھون نے اپنے باپ سے اُنھون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنی اُنکے عہد دولت مین چند مرطین یعنی گلیم صوف دو ترسہ بنے ہوے کہین سے آئے تھے اُنمین ایک گلیم بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا ودوم حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اِس اِس قیمت کا ہے کاش آپ اِس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید کے تئین جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے یعنی اپنی بہو کو بھیجدیجیے اِس لیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے یعنی ابتداء وزعروسی اُس کے لیے زینت ہو عمرؓ نے کہا مین اس گلیم کو اُس شخص کے تئین بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہی کیونکہ مین نے روز احد رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے داہنے بائین اپنے مڑکر دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی سعید ابن ابی زید نے مروان بن ابی سعید بن المعلی سے اُنھون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اے ام عمارہ روز احد کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہو کر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنی خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے انکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اُسنے تیر چلایا ہو۔۔

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ ان عورتون کے پاس دف و دہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اُنکے
مردے مقتولان بدر یاد دلاتی تھین اور اُنکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی
اُنکے مردون مین سے بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور
کہتی تھین کہ وہ عورت ہے (یعنی عورتون کا سنگار کرم اور مین نے ان عورتون کو دیکھا کہ منھ پھیر آگے
بھاگی جاتی تھین اور دامن کمر مین لپیٹے ہوئے تھین اور انکے مرد گھوڑے پر سوار انکے ساتھ سے جان
بچائے منھ چورائے بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اور عورتین بھی اُن مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور
راہ مین گر گر پڑتی تھین اُسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہے
اور وہ خوشنخو تھی چنانچہ سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اُس کے ساتھ
ایک دوسری عورت بھی ہے یہانتک کہ اُسکی قوم کے لوگ ہم پر بھڑ پڑے پس وہ لوگ ہم سے اپنی فیروزی
کو پہونچے جسقدر پہونچے اور ہمکو اس روز جو کچھ صدمہ منجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اُنھون نے نافرمانی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھی پس اجر و ثواب اُس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور واقدی علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے اُنھون نے
حارث بن عبداللہ سے اُنھون نے کہا مین نے سنا عبداللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ
رسولخدا صلعم کے حاضر اُحد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اُسوقت
میری والدہ دشمنون کو اُنسے دفع کر رہی تھین تب مجھ سے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا
حاضر ہون فرمایا رمی کر مین نے اُنکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اُسکے گھوڑے کی
آنکھ پر پڑا گھوڑا ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اُسکا سوار بھی گرا تب مین نے اُسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے
کہ انبار ہو گیا اور آنحضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اُسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے
پر زخم دیکھکر فرمایا امک امک یعنی خبر لے اپنی مان کی اُسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالیٰ برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہلبیت سے (یعنی تم اہلبیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنی رتبہ
و درجہ اُسکا) بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابکہ) یعنی تیری مان کے شوہر
کا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان و فلان سے حق تعالیٰ تم لوگ اہلبیت
پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالےٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہم کو
جنت مین آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ اے پروردگار ان لوگون
کو جنت مین میرا رفیق کر اُسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہے اس مصیبت سے جو مجھکو دنیا مین پہونچی

اور راوی کہتے ہین کہ حنظلہ بن عامر نے عقد نکاح کیا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابیؔ بن سلول سے ناگاہ اُس دلھن کو اُن کے گھر مین اُس شب کو لائے جس کی صبح کو قتال اُحد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کے پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا اسوقت جمیلہ اُنسے لپٹ گئین تو وہ اس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اُس سے جدا ہوکر عزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اُس بی بی نے کسی کو بھیجکر اپنی قوم سے چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اُنکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اُس سے ہم بستر ہوے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس واقعہ کے جب اُس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اِن لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اُسنے جواب دیا مین نے دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اُسمین داخل ہوے ہین اور آسمان پھر بدستور مل گیا ہے تب مین نے جانا کہ یہ انکے لیے شہادت ہے اس لیے لوگون کو مین نے اُنپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہم صحبت ہوے چنانچہ اُسی شب سے اُس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے اُس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور اُحد مین پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوے اور اُسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے پس جب مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سعید بن عرب کے سامنے آئے اور اُسکے گھوڑے کو پے کیا وہ گھوڑا تڑپ کر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابو سفیان بن حرب ہون اور حنظلہ اُسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سُناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے اُسکی طرف التفات نہ کی مگر اسود بن شعوب اُسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہوگیا اور اُسی سے اُنکو روکے ہوے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چھدے ہوے اُس سے قریب ہوے تب اُسنے دوسرا ضرب لگا کر اُنکو شہید کیا اور ابو سفیان وہانسے پا پیادہ بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی گھوڑے سے اُترکر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوے تو اُن کے والد اُنکی نعش پر گئے اور نعش اُنکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اُنکے والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنی حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکوکار تھا اور تو بزرگ شخص تھا اپنی حیات مین و ہر آئینہ ممات تیری ساتھ انبوہ اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالیٰ جزاے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسو اصحاب محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزاے خیر مرحمت کرے بعد ازان اُسنے پکار کر کہا ملے گروہ قریش حنظلہ کو مثلہ نکرو یعنے اُس کی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمھارے خلاف تھا پر اس لیے کہ وہ جس امر کو

نیر جانتا تھا انمین اُس نے اپنی جان کو دریغ نہ کیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنی
گوش وبینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ ومسلم رہی اور اول جس نے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ
ہندہ تھی اور اُسی نے اپنی ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کے کان وناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت
ایسی نہ تھی کہ جو چوڑیان بازوبند اور کڑے اور پازیب پہنے نہ ہو یہان تک کہ سوائے حنظلہ کے سائر شہدا
کی لاشون کو اُنھون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن
ابی عامر کو مابین آسمان وزمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (یعنی آب باران ابر سپید سے)
غسل میت دیتے تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سُنکر حنظلہ کی نعش پر جا کر دیکھا تو واقع مین اُنکے سر سے
پانی ٹپک رہا ہے ابو اُسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے
خبر دی تب حضرت نے کسی کو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پچھوایا تو اُس بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے
حنظلہ حالت جنب مین نکلے تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عتبہ
بن قابوس کے اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال
وزنان تب اُن دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول اللہ صلعم مشرکین قریش سے
قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اُن دونون نے کہا کہ بعد معائنہ ایسے حال کے اب ہم بھی اُن کے پیچھے
جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر اُحد مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے اور لوگون
کو مصروف بہ قتال دیکھا اور اُسوقت تک ظفر وغلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے
تھا پس وہب وحارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق تاخت آپہونچے
چنانچہ اُنکے عقب سے پرا سوارون کا آپڑا انمین خالد بن الولید وعکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ آکر
باہم مختلط ہوگئے تا آنکہ اُن دونون یعنی وہب وحارث نے اشد قتل کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا جدا
ہوکر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون روکنے والا ہے وہب بن
قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اُنکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ وہ
لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اُن کا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے کون
ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ صلعم پس وہب مزنی پر کھڑے ہوے اور اُن لوگون
کو تلوار سے دفع کیا یہانتک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آگئے بعد ازان ایک
اور کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرتؐ نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان وفرحان

کھڑے ہوے اور کہنے لگے واللہ مین کسی کو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے
ہوئے اور اُن لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آنحضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ
رہے تھے یہانتک کہ اُنکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللھم ارحمہ یعنی اے
پروردگار اُسپر رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اُنمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اُنکو گھیر لیا
اور اُنکی تلوارین اور برچھیان اُن پر پڑنے لگین پس اُنکو اُنھون نے قتل کیا اور اُس روز اُن کے بدن مین
بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اُس جگہ کو کہتے ہین جہان
زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اس روز لاش اُن کی بہت بُری طرح سے مثلہ کی گئی یعنے ناک
کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اُن کا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے اور
مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کہتے تھے خوشترین موت جسمین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسمین مزنی مرے اور بلال بن الحارث
المزنی بیان کرتے تھے کہ ہم لوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری
فتح ہوئی اور غنائم درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان اہل قابوس کا مزنیہ مین سے اپنے حصے
سے محروم رہ گیا تب مین سعد کے پاس گیا اُسوقت وہ سوکر اُٹھے تھے اُنھون نے کہا بلال مین نے کہا ہان
اُنھون نے کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمھارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل
قابوس سے ہے تب سعد نے کہا اے جوان تو اُس مزنی کا کون ہے جو روز اُحد شہید ہوا اُس جوان نے کہا مین
اُس مزنی کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحبا و اہلا یعنی تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا
حق تعالی تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنی وہب مزنی کہ روز اُحد مین نے اُس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اُس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اُن کے بشرے سے اُنکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اُس ارشاد کا کرتے تھے تو مزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اسی جواب کو عرض کرتا تھا پس مجھے
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آنحضرت صلعم نے فرمایا اُٹھ کھڑا ہو اور شادمانی جنت
کی حاصل کر پس وہ اُٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اُسکے پیچھے پیچھے چلا خدا خوب
جانتا ہے کہ اُس روز جس طرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اُسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ انھین مین پھ گیا اور اعدا اُسکو قتل کر چکے تھے
اور مجھے آرزو تھی کہ واللہ اُس روز اُنھی کے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی
بعد ازان سعد نے اُس جوان کا سہم اُسی وقت طلب کیا اور اُسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار
ہے کہ ہمارے پاس قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل
چاہتا ہے پس ہم دونون پھرے اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے راضی ہو مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے
دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے دونون پانون سے اُس کی نعش پر کھڑے ہوئے فرماتے تھے کہ کس قدر اُسکو زخم لگے ہین اور میرے
تئین خوب معلوم تھا کہ اسوقت اُنکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد
مین رکھے گئے تو اُنکی نعش پر ایک چادر تھی اُسپر نقش علم سُرخ (یعنی بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرتؐ نے
اُس چادر کو کھینچکر انکے سر مین بطور خمار یعنی سرپیچ کے لپیٹا اور اُسکو طول مین در ازکیا تو وہ نصف رانون تک
پہونچی پھر ہمکو حکم کیا تو ہمنے ہرمل یعنی گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اُنکے دونون پانون پر پھیلا دیا بعد ازان
حضرت وہان سے اپنی جا کی طرف پھرے پس نہ تھی کوئی ایسی صورت مرنے مزنی کی جو مجھے محبوب زیادہ ہو
اِس بات سے کہ مین ملاقات کرون خدا کی مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس
نے آواز بلند پکار کر کہا کہ محمدؐ قتل ہوے تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اُن مین سے وارد مدینہ ہوئے اور پہلے
جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ رسولخدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابو عبادہ تھا پھر بعد اسکے
بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اُن عورتون نے کہنا شروع
کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بھاگے آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت
کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم اُن لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اُنکو اپنی رفاقت مین رکھا
اور حال یہ تھا کہ رسولخدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے
تھے بعد ازان اُنھون نے کہا مجھے اُحد کے سیدھے راستہ پر لگا دو تب لوگون نے اُنکو سیدھا راستہ بتلا دیا
چنانچہ جو کوئی اُحد کی راہ پر آتے ہوے اُنکو ملتا تھا اُس سے خبر پوچھتے تھے تا آنکہ وہ ایک ایسی قوم سے
لاحق ہوے جنھون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اُس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو
لوگ بھاگ آئے تھے اُنھین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ ابن حاطب و اسود بن عزیہ و سعد بن عثمان و
عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر کہ پہونچا بمقام ملل و اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقوہ کے
یہان پہونچے اُنسے ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اُنکے منھون پر خاک اُڑاتی تھین اور اُنمین سے بعض سے کہتی تھین

کہا کہ یہان چرخہ ہے چرخہ کات اور اپنی تلوار مجکو دے چنانچہ ام ایمن مع چند چھوکریون کے طرف احد کے متوجہ
ہوئین اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتاہے کہتا ہے کہ مسلمین اُس جبل سے آگے نہ گذرے
تھے اُسی کے درودامن مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ تجاوز نہ کی تھی اور وہ گردہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبدالرحمٰن اور عثمان کے کچھ کلام درپیش تھا چنانچہ عبدالرحمٰن نے ولید بن عقبہؓ کو بلا بھیجا اور کہا اے
برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اُسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیرے سوا کسی کو مین ایسا نہین
جانتا کہ وہ اس پیغام کو اُس کے تئین پہونچا دے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبدالرحمٰن نے کہا تو میری طرف سے
کہو کہ عبدالرحمٰن تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین اُحد مین ثابت قدم رہا اور تو وہان سے
بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید عثمان کے پاس گئے اور یہ پیام
پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے رہگیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو میرا سہم و جائزہ بھی عطا کیا پس مین بمنزلہ حضار
بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالی نے اُسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری بیعت رضوان سے
پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرتؐ نے بھیجا تھا اُس وقت حضرتؐ نے فرمایا کہ عثمانؓ طاعت خدا
اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک
ہاتھ بیعت مین دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ
جب ولید بن عقبہ عبدالرحمٰن کے پاس پھر آئے تو عبدالرحمٰن نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور
کہا راوی نے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ
اور کہا یہ اُن لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور نجدا کہ خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ انکو وہان سے
پھیرا اور حال یہ تھا کہ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ یعنی جس روز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو انھون نے روگردانی کی
تھی اور ایک شخص نے ابن عمر سے حال عثمان کا سوال کیا اور کہا کہ انھون نے ہرگاہ روز احد گناہ عظیم کیا اور
خدا نے اُنسے عفو کیا و حالانکہ وہ اُن لوگون مین سے تھے جنھون نے روز التقاے جمعان سے روگردانی کی تھی پھر
اُنھون نے تمھارے درمیان مین ایک گناہ صغیرہ کیا پس تم لوگون نے اُسکے عوض مین اُن کو قتل کیا اور عثمان
غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اس معرکہ مین معاودت کی اسوقت امیہ ابن
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین لپٹا تھا کہ سوا دونون آنکھون کے اور کچھ نظر
نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اُسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے اُمیہ پر حملہ کیا اور اُسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اُسکے سر پر کلاہ آہنی اور اُسکے

اوپر خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اُسکے ضربگاہ پر نہ پڑی اور کارگر نہ ہوئی اور اس نے مجھپر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی تلوار اُسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اُسکو تلوار ماری چونکہ دامن زرہ اُسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنی پانٔون کھلے تھے) تو مین نے اُسکے دونون پانٔون کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری سپر سے
کھینچی جب وہ نکل آئی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اُسکے زیر بغل خالی وکشادہ دیکھکر اُسمین
تلوار کا پھیلا بھونک دیا کہ وہ مرگیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
نے اُس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنی مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ یعنی حضرت کے
جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) وایضا حضرت نے اُس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نبی کذب نہین کہتا مین
ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر الخطاب رضی اللہ عنہ کے آئے یعنی روز احد اور وہ
اسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اُسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم عم انس بن مالک بھی اس محفل کی طرف
گذرے اور پوچھا کسوجہ سے تمنے تعوذ وتقاعد اختیار کیا (یعنی جنگ سے کیون بیٹھ رہے) اُنھون نے
جواب دیا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد انکے تم لوگ زندہ رہ کر کیا کروگے
اُٹھ کھڑے ہو اور لڑ کر مرو جس امر پر رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے بعد ازان انس بن النضر تیر دستی وچابکی سے تلوار
پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوئے اسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا مین تمنا رکھتا ہون کہ روز
حشر خدا اُسکو امة واحدة یعنی بے مثل ومانند وپیشوا اُٹھا دیگا کہ اُنکے چہرے پر ستر زخم لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے
تھے تا آنکہ اُنکی خواہر نے اُنکے حُسن سر انگشتان یا حُسن دندان سے اُنکو پہچانا تھا اور کہا راویون نے کہ گذر مالک بن
دخشم کا پاس خارجہ بن زید ابن ابی زہیر کے ہوا کہ اُسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ یعنی زمرہ مردم خدام مین
بیٹھے تھے اور اُن کے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے (مقتل جسم انسان
مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجھکو معلوم نہین ہوا کہ محمد قتل
ہوے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوے تو خدا تو زندہ ہے جس کو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد تبلیغ
حکم کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال وجہاد کرو وایضاً گذر مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور انکے
بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد صلعم
شہید ہوے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی
پہونچا دی اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالےٰ حی وقائم ہے وہ تو نہ مریگا اور ایک منافق کہتا تھا
کہ رسول اللہ قتل ہوے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور **واقدی** نے
کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اُنھون نے بیان کیا کہ اُس روز

جب مسلمین غول غول متفرق ہوگئے اور باخود ہا پشیمان تھے اُسوقت ثابت ابن وحداحہ آگے بڑے اور بآواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہوئیں ثابت ابن وحداحہ ہوں اگر محمد شہید ہوئے تو حق تعالیٰ تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالیٰ تم کو غلبہ دینے والا ہے اور تمھاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اُنکے شریک ہوگئے تب ثابت مع اُن مسلمین کے جو اُنکے ساتھ تھے آمادۂ جنگ ہوئے اور اُنکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا انمین چند رئیس اُنکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن وحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اور وہ بیجان ہوکر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اُن کے ہمراہ تھے وہ سب شہید ہوئے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوئے یہ لوگ یعنی ثابت بن وحداحہ وغیرہ آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحابؓ کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہاں یعنی احد مین کوئی قتال کنندہ نہ تھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابولبابہ پر بمقدمہ عذق یعنی نخل خرماے باردار کے جو درمیان متخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعویٰ کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابولبابہ کے کیا تھا اور اُس یتیم نے اُس عذق پر بہت جزع کی تھی تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عذاق کو ابولبابہ سے واسطے اُس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آنحضرتؐ ابولبابہ سے فرماتے تھے کہ بدلے اُس عذق کے تیرے لیے جنت مین عذق ہے اُس پر بھی ابولبابہ نے انکار کیا اُسوقت ابن الدحداحہ نے عرض کی یارسول اللہ آپ ارشاد کیجے کہ اگر مین اُس یتیم کو اسکا عذق دلوادون تو میرے لیے کیا جائزہ ہوگا حضرت نے فرمایا اسکی عوض تجکو جنت مین عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ بن المنذر کے گئے اور اس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ سے خرید کرلیا اور اس لڑکے مدعی کو حوالہ کردیا تھا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رب عذق مدلل لابن الدحداحۃ فی الجنۃ یعنی بہت سے عذق جنت مین ابودحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہین یعنی اُس کے لیے مہیا ہین پس بنا بر اُس ارشاد کے شہادت ابن وحداحہ کی امیدگاہ تھی یہانتک کہ اُحد مین شہید ہوئے اور ضرار ابن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہوگئی اور جال عمرو کا یہ تھا کہ اُسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے یہانتک کہ اُسکو زیر کیا کہ وہ منھ کے بھل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نہ کر جسنے تیری تزویج حورعین سے کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد مین سے مین نے دس صحابہ کا عقد تزویج کردیا ہے ابن واقدی نے ابن جعفر سے سوال کیا کہ ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے

یہ خبر نہین پہونچی مگر یہ کہ اُسنے تین آدمی کو قتل کیا اور اُسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا
تھا اور یہ اُسوقت جب اس معرکہ مین لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے
ابن خطاب یہ ضربت نعمت مشکورہ ہے واللہ ایسا نہین کہ مین تجکو قتل کرون اور ضرار عمر بن الخطاب سے اکثر
باتین کیا کرتا تھا اور ذکر واقعہ یعنے جنگ اُحد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کرکے اُنپر رحمت بھیجتا تھا اور اُنکا غنی ہونا
اسلام مین اور شجاعت اُنکی معرکہ مین اور پیش قدم ہونا اُنکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازان کہتا تھا کہ جب اشراف
میری قوم کے بدر مین مارے گئے تھے تو مین دریافت کرنے لگا تھا کہ ابو الحکم کو کس نے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن
خلف کو کسنے قتل کیا کہتے تھے حبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن
ابی الافلح نے اور فلان کو کس نے مارا اُسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر مین نے سہیل بن عمرو کو کس نے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
دخشم نے پھر جب ہمنے اُحد کی طرف خروج کیا تو مین کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنی مسلمین) اپنے حصارون مین اقامت رکھینگے
تو وہ بلند بہت ہین ہمکو اُنکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہ ہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز مقیم رہ کر پھر جاوینگے اور اگر وہ
لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اُنپر ظفریاب ہونگے کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اُنکی
جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنی عوض خون سے ہنوز محروم ہین اور ہم اپنے ساتھ زنانی سوایان
لیکر نکلے ہین کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کو یاد دلاوینگی (یعنی یہ کہ موجب مزید غیرت شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے
ساتھ کراع ہین یعنی ہمارے یہان گھوڑے ہین اور اُن کے یہان کراع نہین ہین اور ہمارے ساتھ سلاح اُنکے سلاح
سے بہت زیادہ ہین بالآخر اُنہین یہی امر قرار پایا کہ اُنھون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اُنکے مقابلہ ہوا واللہ پس ہم
اُن کے سامنے نہ ٹھہر سکے یہان تک کہ شکست پاکر پسپا ہوئے اور گریزان و روگردان ہوئے اُسوقت مین نے اپنے
دل مین کہا کہ یہ جنگ تو جنگ بدر سے بھی سخت تر ہے اور مین نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ تو قوم پر حملہ کر تو
وہ کہنے لگا تو کسی سمت موقع دیکھتا ہے کہ اُس طرف ہم حملہ کرین تب مین نے اُس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیر انداز تھے
کہ وہ خالی ہے تب مین نے کہا اے ابو سلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی پھیری
اور رجوع کی اور ہمنے بھی اُسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اُس جبل پر پہونچے تو اُسپر ہمنے کسی کو ذی قوت نپایا جسکا کچھ
خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اُنکو گرفتار کر لیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر مین پہونچے تو دیکھا کہ قوم تاراج کر رہی
ہے اور لشکر لوٹ رہے ہین تب ہم نے اُنپر بڑی شد ومد سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارے ہو گئے
اور جس طرح ہمنے چاہا اُنکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو ہمارے
احبۂ بزرگون کے قاتل تھے مگر ہم نے اُنمین سے کسی کو نہ دیکھا کہ وہ لوگ بھاگ گئے تھے اور اُسکو عرصہ اندر
دودھ دہنے ناقہ کے نہوا تھا کہ اسی اثنا مین انصار آپڑے اور بڑھ کر ہم مین خلط ہو گئے اور ہم لوگ گھبرا گئے

لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہانتک کہ انھون نے میرے گھوڑے
کو پے کیا تب مین پیدل ہوگیا پس مین نے انھین دس مردون کو قتل کیا پر اُن مین سے ایک مرد کے ہاتھ
مین موت بالغ سے دوچار ہوگیا تھا اور اسدم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہ تھا یہانتک کہ ہر طرف
سے لوگون نے اُس کو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہے اُس خدا کی جسنے انکو (یعنی شہدا
کو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنی انکو شہادت ملی) اور اُن[۱] کے ہاتھون سے میرا امر مجھپر آسان نہ ہوا اور صحابہ
راویون نے کہا کہ روز اُحد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی کو حال ذکوان بن عبد قیس کا معلوم
ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوے
طرف ذکوان کے دیکھا یہانتک کہ جب وہ اُنسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے
سے اُنپر حملہ کیا اور ذکوان پیدل تھے کہ اُنکو یہ کہکے تلوار ماری ہے اس ضربت کو مین ابن علاج ہون تب مین نے
اُسپر کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اسکے پائون پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اُسکا پائون جدا ہوگیا بعد ازان مین
اُسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اُسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اُسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا کہ وہ ابو الحکم بن
الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور واقدی رحمہ اللہ تعالی نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اُنھون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے
تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے اور جبل کی طرف منتہی ہوے تو اُس کو قوم سے خالی دیکھا مگر عبد اللہ
بن جبیر دس آدمیون سے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ
مع سواران ہمراہی دکھلائی دیے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا پھیل جاؤ تاکہ قوم اپنی جاسے
حرکت نکرین بعد ازان بمواجہہ اعدا کے صف باندھی اور آفتاب کو سامنے کرکے ایک ساعت سرگرم قتال رہے
تاآنکہ افسر اُنکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوے اور ہمراہی اُنکے زخمی ہوے پس جب عبد اللہ زمین پر گرے تو انکا رخت
تن اُس قوم نے اُتار لیا اور اُنکو بُری طرح مثلہ کیا یعنی گوش و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اُن کے شکم
سے پار ہوگیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و شانہ پھٹ گیا تھا اور انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین
اُس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اُسی حالت مین ان کے پاس گیا تو وہان مجکو ایک
محل پر ہنسی آئی کہ اُس محل پر کسی کو ہنسی نہین آتی ہے اور ایک مقام مین مجکو نیند آئی کہ ایسے مقام مین کسیکو نیند
نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنی بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان کوئی بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا یہ کیا
بات تھی تو کہا جب مین نے عبد اللہ کو اُٹھایا پس مین نے اُسکے دونون بازو پکڑے اور ابو حنہ نے دونون پائون
پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اُنکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ اُسی عرصہ مین کہ ہم اُنکو اُٹھائے لیے جاتے تھے

۱؎ اُن کے ہاتھون سے یعنی مشرکین کے جنھون سے شہادت نصیب ہوئی ۱۲

اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تاآنکہ عمامہ میرا زخم سے کھل پڑا پھر انتین باہر نکل آئین تب ابوجنہ گھبرایا اور
پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اُسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن آپہونچا اُسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے
سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اُس حالت مین دفعتہً مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین
دیکھا تو اُس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبداللہ کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا
جبل مین ہمکو سخت و دشوار ہوا تب ہم وادی مین اُتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے چونکہ اُسمین زہ چڑھی
تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب و ناکام ہو جاویگی پس مین نے اُس کو اُتار لیا بعد ازان گوشۂ کمان سے قبر کھودنے
لگا تاآنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہمنے نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اُسوقت گروہ مشرکین
ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم انکو روکے ہوے تھے پس اُنھون نے جنگ درمیان نہ ڈالی مگر یہ کہ پھر گئے
اور کہا **راویون** نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم
کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اُس غلام سے کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص
مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھ کو آزاد کرون اگرچہ تو قتل کرے محمدؐ کو یا حمزہؓ بن عبدالمطلب کو یا علیؓ
بن ابی طالب کو اس لیے کہ سواے ان تینون کے مین اُن قوم مین کسی کو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کے ہمسر ہو
تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین تو مجھکو یقین ہے کہ مین اُنپر قادر نہ ہوسکونگا کیونکہ اصحاب
اُنکے تنہا نہین چھوڑتے ہین اُنکو بہر وحشی ذکر کرتا ہی کہ مین نے کہا اور حمزہ پس بخدا کہ اگر اُنکو مین سوتا ہوا دیکھون
تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا و اما علیؓ پس اُن کو مین طلب کرتا تھا اور اُسی اثناء مین لوگون کے
درمیان سے علیؓ کو طلب کرتا تھا تاآنکہ میرے سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہے مگر وہ شخص کہ
جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر اُدھر دیکھتا ہوا مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب
کرتا ہون (یعنی علیؓ) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہؓ لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اُنکو دیکھکر
ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ بزرگ سر اور پر ریش تھے پس اُنسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور
ام انمار مکہ مین ختانہ تھی یعنی پیشہ ختنہ گری عورتون کا رکھتی تھی اور کنیز تھی شریق علاج ابن عمرو بن وہب
الثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو انمار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا ای پسر مقطعۃ البظور کی تو بھی اُنمین ہے جو ہمپر
ہجوم کرسکتے ہون (مقطعہ یعنی ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اُسکا ختنہ
کیا جاتا ہے) پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے میرے
قریب تو آپس اُسکو اُٹھا لیا جب اُسکے دونون پانون زمین سے اُٹھ گئے تو اُسکو زمین پر دے مارا اور اُسکو پچھاڑ کر
دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا جس طرح بکری وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اُنھون نے سر بلند کرکے مجھکو دیکھا تو میری طرف

آگے بڑھے اور ایک نالی کے کنارے ہوکر آنے لگے کہ پاؤن اُنکا پھسل گیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور لگے
گرنے سے خوش ہوا پھر اُنکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ مثانے سے پار ہوگیا اسوقت ایک گروہ
نے اُنکے اصحاب مین سے اُنکی طرف رجوع کی مین سُنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابوعمارہ مگر وہ
جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہند بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ
اُسنے اپنے باپ و چچا بھائی کا صدمہ حمزہ کے ہاتھ سے اُٹھایا تھا یاد دلایا اور اسوقت اصحاب حمزہ کو جب
اُنکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اُنکی نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اُس
نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑ کر کلیجہ نکال لیا اور اُسکو پاس ہند کے لایا اور مین نے اُس سے کہا کہ اگر مین
تیرے باپ کے قاتل کو قتل کردن تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اُسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہے
تب مین نے کہا یہ کلیجہ حمزہ کا حاضر ہے اُسنے اُسکو چبا لیا اور پھر مُنھ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اُسکو
پھینک دیا آیا نگل نہ سکی یا گھن کھاکر اُسکو اُگل دیا بعد ازان اُسنے اپنا لباس اور زیور مجکو اُتار دیا اور وعدہ کیا کہ جب تو
مکے کو جائیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اُسنے کہا مجھے اُنکی نعش دکھادے تب مین نے لاش اُنکی بتادی
اُسنے اُنکے مذاکیر یعنی ذکر اور خُصیتین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے بعد ازان اُس نے مجکو
اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اُتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ کلیجہ وغیرہ اپنے ہمراہ
لائی اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے
اُنھون نے سُنا زہری سے اُنھون نے سُنا عروہ سے اُنھون نے کہا ہمسے حدیث بیان کی عبید اللہ
بن عدی بن خیار نے اُنھون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین بزمان عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی
عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے لوگون نے
کہا تم لوگ اسوقت اُسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے مین ہے اور پھر صبح
تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اُنھی کے لیے وہان شب باش رہے اور ہم سب اسّی آدمی تھے پھر جب
ہم نماز صبح پڑھ چکے تو اُسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اُسّی برس کے بیٹھنے
کے ایک زربیہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اُسپر وہ بیٹھا ہے ہم لوگون نے اُس سے کہا کہ کچھ حال
قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اُسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اُسنے مُنھ پھیرا تب ہمنے کہا
کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اُس نے بیان کرنا شروع کیا کہ
مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے اُحد کی طرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا
تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اُسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اُسوقت

سے آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہے تب مین
لوگون کے ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے
کہتی تھی ایہ ابا دسمہ (یعنی خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تندہی کر آخر جب ہم وارد احد ہوگئے
تو مین نے حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف
دیکھا مین نے ایک درخت کے نیچے اُن کے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے
اُسی وقت سباع الخزاعی اُنکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اُن لوگون مین ہے
جو مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہ کے حمزہ نے آگے بڑھکر اُسکو اٹھا لیا تا آنکہ مین نے دیکھا
کہ اُسکے دونون پانون زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پانون تلے کی نظر آئی تب اُسکو زمین پر پٹک مارا پھر
اُسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اُن کے سامنے پڑا کہ وہ اُسمین گر پڑے
اُسوقت مین نے اُنکو برچھی ماری کہ انی اُس کی اُنکے زیر ناف جا لگی کہ اُنکے دونون رانون کے پار نکل گئی آخر تب
مین نے اُنکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اُسنے مجکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا اور
مجکو خوش کیا محمد بن الواقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب حدیقۃ الموت مین
داخل ہوے اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اُس کو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اُسکو تلوار ماری
پس خدا بہتر جانتا ہے کہ ہم دونو مین سے کس نے اُسکو قتل کیا (یعنی کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے
ایک عورت کو بالاے کلیسا سے یہ کہتے ہوے سُنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا مین نے
وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے اُسنے مجھپر نگاہ کر کے کہا تو ابن عدی و ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے
کہا ہان اُسنے کہا کیا مجکو تیرا زمانہ یاد نہین ہے یعنی درمیان ہمارے تمھارے بہت زمانہ نہین گذرا لیکن
مین تجکو گود مین اُٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا تھا (محفہ ہودج
بے قبہ مثل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اُٹھنا تیرے دونون قدمونکا (یعنی چلنا تیرا) یہانتک کہ تو اسوقت
موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پانون مین دو پاے برنجن یعنی خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی سے
بنے ہوے اور دو دستانے چاندی کے تھے (یعنی کڑے) اور انگشتریان چاندی کی (یعنی چھلے) اُس کے
پانون کی انگلیون مین تھے پس اُس نے یہ سب مجکو اُتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب
کہتی تھین کہ جب ہم ٹیلون پر چڑھائے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان ابن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم
لوگ فارع مین تھے (فارع بلندی کوہ و نام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آگئے اور اُس ٹیلے پہ تیر چلانے لگے تب مین نے
کہا اے پسر فریعہ تیرے پاس اسباب حرب ہے پر اُنھون نے کہا واللہ مجکو استطاعت و اختیار اِس امر کا نہین ہے

جو مجھکو ہمراہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانع ہوا ہے یعنی اگر ایسی استطاعت ہوتی مین ہمراہ حضرت
کے اُحد کو جاتا پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالائے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا اے حسان میرے
ہاتھ مین تلوار کو خوب مضبوط باندھدے پھر تو ہٹ جا تب اُنھون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین
باندھدی کہا صفیہ نے کہ تب مین نے اُسکی گردن پر تلوار ماری (یعنی جو یہودی کہ حصن پر چڑھ آیا تھا) اور
اُسکے سر کو اُسکے ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اُنھون نے اُسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہو گئے اور مین فارغ مین کچھ
دن چڑھے بالائے حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نیزدن کا دار دیکھکر کہا یہ نیزے اُنکے اسلحہ مین سے مین پھر مین کچھ
نہین دیکھتی تھی اور نہین جانتی تھی کہ واران نیزدن کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ
بعد ازان مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی واقدی صفیہ بیان کرتی
تھین کہ مین بالائے حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبیؐ کو اور حسان نے اقصائے حصن پر رجوع
کی تھی جب اُنھون نے وہان سے غلبہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھا تو سامنے آئے اور حصن پر کھڑے
ہوئے واقدی صفیہ نے کہا کہ مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی
چند عورتون کو پایا کہ ام ایمن بھی اُنکے ساتھ تھین پھر ہمارا چلنا ایسا ہے یعنے ہم سب باہم ملکر بیتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچی اور اُسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی
میرے بھتیجے ملے اُنھون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاؤ اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے
پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہے اُنھون نے کہا الحمد اللہ خیر ہے مین نے کہا مجھے بتادو وہ کہان
ہین تا مین اُنکو دیکھون اُنھون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اُنکے پاس گئی تو اُنکو
زخمی دیکھا اور راوی کہتا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے کہ کیا حال ہی میرے عم کا کیا حال ہی میرے عم حمزہ
کا اُسوقت حارث بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اُنکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

یا رب ان الحارث بن الصمہ ؛ کان رفیقا بنا ذا ذمۃ ؛ قد ضل فی مہامہ مہمہ ؛ ملتمس الجنۃ فیما ثمہ ؛

یعنی اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ مین وہ صاحب عہدہ و ہمت ہے وہ گم ہو گیا ہی وادی پر آفت
و سخت مین وہ طالب ہی جنت کا جس جا مین کہ وہ ہے (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو ابن ابی صنیع بن عبد العزیز سے
بھی سنا اور مین اُسوقت لڑکا تھا اور وہ ہمسن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علیؑ حارث تک پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لے گئے اور لاش حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی
کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غصہ مین لایا ہو راوی نے کہا پس اُسوقت صفیہ
نظر پڑین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک اور اس کو

لہ یعنی ان لشکرون سے جاتی تھی کہ مسری ان جاے پردہ از حصن ۱۲

بچاؤ اور اسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگوں میں تفرقہ ہے تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا میں نہیں مانتی جب تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچشم خود نہ دیکھ لوں پھر جب صفیہ نے حضرت کو دیکھا تو کہنے لگیں یا رسول اللہ میرا ابن جایا حمزہ کہاں ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگوں میں ہے تب صفیہ نے کہا جب تک میں انکو نہ دیکھوں گی یہاں سے نجاؤں گی زبیر نے کہا تب میں والدہ کو ایک اونچی زمین کی آڑ میں ٹھہرائے رہا یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ دفن ہوگئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر باعث حزن واندوہ ہماری عورتوں کا نہ ہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندوں اور طائروں کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز قیامت درندوں اور طائروں کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویوں نے کہا اُس روز صفوان بن امیہ نے حمزہ کو جہاں وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگوں کو سرگرم جہاد کر رہے ہیں تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگوں نے کہا یہ حمزہ بن عبد المطلب ہیں اُسنے کہا میں نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم میں سوائے حمزہ کے نہیں دیکھا اور اس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر بند پر سر طائر کا واسطے نشان وشناخت کے باندھے تھے اور بعضی روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ شہید ہوے تو صفیہ بنت عبد المطلب آئیں مگر انکو تلاش کرنے لگیں اسوقت درمیان انکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہوگئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو اور اُسکو نہ روکو پس وہ آئیں اور قریب نعش بیٹھیں پھر جب وہ روتی تھیں تو حضرت بھی روتے تھے اور جب وہ فریاد و شور سے روتی تھیں تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھیں اور جب وہ روتی تھیں تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم میں مبتلائے مصیبت ہوا ہوں ایسا کبھی مصیبت میں نہ پڑونگا بعد ازآن حضرت نے فرمایا تم دونوں خوش ہو کہ اسوقت میرے پاس جبرئیل آئے ہیں اور خبر دیتے ہیں کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اُسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش پر سختی مثلہ یعنی بریدگوش وبینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن وملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر فتحیاب ہونگے تو انمیں سے تیس آدمیوں کو مثلہ کرینگے تب یہ آیۃ نازل ہوا وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين یعنی اگر تم عقاب کرو تو عقاب کرو مثل وبمقدار اُسی کے کہ جسقدر تم عقاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بےشبہہ یہ بات صابروں کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسی کو مثلہ نہیں کیا یعنی کسی کی لاش سے ناک وکان کو نہیں کاٹا اور جب ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل میں حمزہ عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم والم حضرت کا اور جو صدمہ ان کے مثلہ ہونے میں دیکھا تھا اور ان سب باتوں کی بابت حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی طرف اشارہ کرتے تھے

کر رحمہ اللہ تین بار یہی اشارہ کیا اور ابو قتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابو قتادہ قریش اہل امانت ہین جو کوئی انسے باعث لغزش اقدام اُنکے بعداوت کریگا تو خدا اُسکو سرنگون ڈالے گا اور قریب ہے کہ مدت عمر تیری طول ہوگی تو بمقابلہ اعمال اُنکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اُن کے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے اگر قریش کبر و سرکشی نہ کرتے تو جو کچھ انکے لیے پیش خدا مُہیّا تھا اُس سے مین اُن کو آگاہ کرتا تب ابو قتادہ نے عرض کی یارسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا اور رسول کے جب کہ کیا اُنھون نے جو کچھ کیا حضرتؐ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یارسول اللہ ہر آئینہ یہ قوم بہت بُری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا اور رسول سے سوال کیا ہے اور یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح سے کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجکو مثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہو کر تیری ملاقات کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے کیجاوین اُسوقت تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کس کے واسطے ہوا تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یارسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرتؐ نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے اور نعش اُنکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور جب حمنہ بنت جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشم داشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُسنے کہا کس کیلیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ ورحمہ هنیئا لہ الشہادۃ (یعنی ہم خدا کے ہین اور اُسی کی طرف ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالی حمزہ کی آمرزش کیے اور اُنپر رحم نازل کرے اور شہادت اُنکے لیے سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشم داشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اُس نے کہا کس لیے یارسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون غفر اللہ لہ ورحمہ هنیئا لہ الشہادۃ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر اُسنے کہا کس کے لیے فرمایا واسطے مصعب بن عمیر کے اُسنے کہا واسفاہ یعنے ہے افسوس اور بعضون نے کہا کہ اُسنے کہا واعقراہ (یعنی ہاے تباہی اُسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ پر وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرتؐ نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا یعنی (واعقراہ)

اُسنے کہا یارسول اللہ مین اُسکے اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہوگئی تب حضرت نے اُسکی اولاد کے لیے دعا کی تو اسکے اخلاف پر لوگ احسان دینکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ کو جنی چنانچہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اُس روز طرف اُحد کے اُن عورتون کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اُس روز احد کی طرف نکلی اور اُسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُحد مین شہید ہوئے پس جب اُن دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اُسنے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حال ہی لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر وصلاح ہین جیسا تو چاہتی ہی اُسنے کہا مجھے بتا دو کہ مین اُن کو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اُسکو حضرت کی طرف اشارہ کیا تب اُسنے حضرت کو دیکھکر کہا کل مصیبة بعدک یا رسول اللہ جلل یعنی ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپ کے آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہوگی کیونکہ جلل بمعنے اہم وہم معنے آسان لغات اضداد سے ہے) اور وہ اُس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقے پر بار کیے ہوئے مدینے کو ہانکتی چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے راہ مین ملاقات ہوئی اُس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے اُس نے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمین کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا واتخذ اللہ المومنین شہدا ورد اللہ الذین کفروا بغیظهم لمینالوا خیرا وکفی اللہ المؤمنین القتال ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اُنکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے اور حق تعالے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنی تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہؓ نے اُس سے پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اُسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحلہ کیا یعنی اونٹ کو ہانکا اور راویون نے کہا کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لادے کہ مین نے اُسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اُسکو بارہ زخم سنان لگے تھے پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اُس ناحیہ وادی کی طرف نکلے تو کہتے ہین وہ کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور انکو پہچان رہا تھا کہ اُنمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوے تھے تب مین نے اُنکو آواز دی مگر اُنھون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلعم نے تمھارے لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنی سانس لینے لگے جسطرح کوزۂ آہنگر یعنی دھونکنی سے سانس نکلتی ہے اس حال مین اُنھون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سلامت ہین مین نے کہا ہان وہ سلامت

ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم کاری لگے ہین اُنھون نے کہا ہان مجھے بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین
کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو سلام پہونچانا اور ایسے کہنا اللہ اللہ
یعنے خدا سے خوف رکھیو اُس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہے واللہ
تمھارے دیکھتے ہوے یعنی جیتے جی اگر تمھارے نبیؐ کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو تمھارے لیے پیش خدا کچھ عذر نہیگا
پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مرگئے تب مین حضرتؐ کی خدمت مین
حاضر ہوا اور مین نے انکو خبر دی پھر مین نے حضرتؐ کو دیکھا کہ روبقبلہ ہوکر دونون ہاتھ اٹھاے اور دعا کی اے
پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیساکہ تو اس بات سے راضی ہے اور راویون نے کہا جب ابلیس نے یہہ کہا
تھا کہ محمدؐ قتل ہوے تاکہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تاکہ لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ
ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرتؐ کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اُنمین سے رجوع نہین کرتا تھا اور حضرتؐ
اُنکے پیچھے سے اُنکو پکارتے تھے یعنی مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ اُنمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا مہراس تک
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمیرہ بن سعید سے اُنھون نے کہا جب رسولخدا صلعم اُن اصحاب تک
پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنی مہراس والے) تب حضرتؐ شعب کو تشریف لے گئے اور اصحاب
اُس جبل مین مجتمع تھے اور جو اُنمین سے مارے گئے تھے اُنکا مقتل یاد کررہے تھے اور جو خبر اُنھون نے دربارۂ حضرتؐ
کے سُنی تھی اُسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرتؐ کو پہچانا وہ مین تھا اور اُسوقت حضرتؐ مغفر پہنے
ہوے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسولخدا صلعم زندہ وسالم ہین اور مین اُسوقت شعب مین تھا چنانچہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا کہ سکوت کر بعد ازان میری
زرہ مجھ سے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اس مین سے روئینہ تھا تب حضرتؐ نے اُسکو
پہن لیا اور اپنی زرہ اُتار ڈالی اور کہا **راوی** نے کہ پھر رسولخدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر درمیان دونون
سعد یعنے سعد بن عبادہ وسعد بن معاذ کے طالع وظاہر ہوے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوے بوقار تمام
خرامان تھے اور اُنکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم ووقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت
صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اُس روز بیٹھکر نماز ظہر پڑھائی اور
طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہے پس اُنھون نے حضرتؐ کو اپنی آغوش مین لیا اور دوغش پر اٹھا
کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناے راہ اُحد مین جاتے ہوے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرتؐ کسی اور طرف قصد
نکرتے تھے و کعب ازان طلحہ پھر وہان سے حضرتؐ کو اٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے بعد ازآن حضرتؐ

مہراس ایک پتھر ہے احد مین ۱۲

اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانبار تھے جو ساتھ مین ثابت قدم رہگئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے انکو گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سُرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ ان لوگون نے انکو پہچانکر رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اُن چند اشخاص کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے اور سات انصار مین سے تو وہ مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اُسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اُنکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند آپ کو اُنپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نہ کرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اُتار کر جبل کی طرف آکر کے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب مشرکین کا گمان کر کے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اُسوقت انہین سے ابوبردہ بن نیاز نے تیر کو چلہ سے ملا کر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلادے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے انکو آواز دی تب اُن لوگون نے پہچانا اور جب اُنھون اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو گویا کہ اُنکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اُس روز شیطان نے اپنا مکر اور اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اُنسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اُسوقت مین پہلو مین ابومسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اُنسے اُن مقتولونکو پوچھتے تھے تو وہ اُن شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اُنہین سے سعد بن ربیع وخارجہ بن زبیر تھے اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اُن شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے پھر بعضے اُنہین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اُنکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثناء مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالیٰ نے مشرکین کو اُنکی طرف پھیر آنا کہ انکا ہم و غم اُنکے دل سے غلط کر دیوے (یعنی جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالاے سر اُنکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے انکو نظر آئے تو یہ لوگ جس ذکر و فکر مین تھے وہ سب بھول گئے (یعنی اپنی اپنی فکر پڑ گئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اُسوقت رسول خدا صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان وفلان یعنے لوگون کو کہ قلہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اُسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمدؐ قتل ہوے (یعنی اسلیے کہ مسلمین منفر ورہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اُسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھ گیا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچا اُسوقت وہ فرما رہے تھے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنے محمدؐ رسول ہے خدا کا اُسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے

ہین پس اگر وہ مرجاوے یا مارا جاوے توکیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابوسفیان ذیل جبل مین تھا اُسوقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اللھم لیس لھم ان یعلبون اے پروردگار اُنکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر نہ
آسکین آخر کو مشرکین مفرور ہوگئے اور ابو اُسید الساعدی کہتے تھے کہ ہمنے اپنے تئین جو دیکھا تو باوجود یکہ لوگ ہمپر قصد
کرتے تھے اور ہم اُنسے سالم و محفوظ تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہملوگ
سوگئے یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور
طلحہ بن عبد اللہ نے بھی کہا کہ ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اُسکا ذقن سینے سے
نہ لگیا ہو اور اُسوقت گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سُنا وہ کہتے تھے لو کان لنا من الامر شئ ما قتلنا
ھٰھنا یعنی کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے نہ جاتے چنانچہ حق تعالی نے انھین کے بارہ مین
یہ آیہ نازل کیا لو کان لنا من الامر شئ ما قتلنا ھٰھنا اور ابو الیسر کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اُس روز
مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ پہلوے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو
نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا گلا نیند مین خرخر نکرتا ہو یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے
لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور کی غلبہ نیند سے اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اُسکو خبر نہ تھی
یہانتک کہ اُسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے نوک تلوار کے اُٹھالیا اور اُسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور
ابو طلحہ کہتے تھے کہ اُس روز ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے
ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اُس روز اہل نفاق و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اُس روز اپنے دلکی
بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط اہل ایمان و یقین پر اور بس اور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ
سے باز رہے تھے تو ابوسفیان نے پھر آنے کا ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے
ہوے آگے بڑھا اور بالاے سر اصحاب نبی بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اعل ھبل (ہبل نام بت کا ہے
یعنی اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت کے لیے) بعد ازان اُسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنی پسر ہاشم) و پسر
ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے (اور جنگ ڈول ہاے دولاب ہے کہ ایک
بھرتا ہے دوسرا خالی ہوتا ہے یعنی جنگ دوسر دارد) اور حنظلہ بدلے خنظلہ کے ہے یعنی حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب
جو بدر مین قتل ہوا تو اُسکی عوض اُحد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اُسکو
جواب دیتا ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہان اُسکو جواب دے پھر جب ابوسفیان نے کہا اعل ھبل
یعنی بلند ہوجاے ہبل عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ اللہ اعلی واجل ہے ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہو اسلیے کہ اُسنے اپنی
جانب سے ہمپر احسان کیا ہے بنصرت بعد ازان اُسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہان ہین

تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یہ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہ ہین ابوبکرؓ اور یہ ہون مین عمرؓ
کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ دولاب ہی جواب دیا
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ مساوات نہین ہے کہ قتلا ہمارے جنت مین ہین اور تمہارے قتلا جہنم مین ہین ابوسفیان
نے کہا کہ یہ تم لوگون کی باتین ہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو درین صورت ہم نا امیدی و ہلاکی مین ہین پھر کہا
ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزیٰ ہے (یعنی جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیے عزیٰ نہین ہی عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہین ہے ابوسفیان نے کہا اے پسر خطاب ہر آئینہ
عزیٰ نے ہمکو نعمت و عزت بخشی اسوجہ سے وہ بلند ہے بعد ازان ابوسفیان نے کہا اے ابن الخطاب اٹھ
میرے پاس آ کہ مین تجھسے کلام کرون تب عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر اُسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا مین
تجکو تیرے دین کی قسم دیتا ہون (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنی وہ قتل ہو گئے ہین یا نہین) عمرؓ نے کہا
یا اللہ ایسا نہین بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہین ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت
سچا ہے اور حال یہ ہے کہ ابن قمیہ اُن لوگون کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازان ابوسفیان
نے پکار کر کہا کہ تم لوگ جو کہ اپنے مقتولون مین خواری و مثلہ یعنے گوش (بینی بریدہ) پاتے ہو تو یہ بات ہمارے
یہان کے سردارون کی رائے سے نہین ہوئی بعد ازان اُس کو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا
کہ آگاہ ہو جب کہ ایسا ہو گیا اس امر کو ہم بدین جانتے مین بعد ازان ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ
اب ہمارا تمہارا وعدہ گاہ بدر الصفرا ہے شروع سال پر (صفرا نام مقام ہے بدر مین) تب عمر رضی
اللہ تعالے عنہ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا
ارشاد کرتے ہین پس حضرت صلعم نے فرمایا تو جواب دے کہ ہان اچھا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہان
اچھا تب ابوسفیان اپنے لوگون کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگا اُسوقت رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا اور پھر شدت سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہو یہ لوگ
مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہون تو عورتون اور بچون کو ہلاک کرین پس حضرت صلعم نے سعد بن
ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لا کہ اگر وہ لوگ سوار ہون ناقون پر اور کوتل کرین گھوڑون
کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہون گھوڑون پر اور کوتل رکھین ناقون کو تو قصد غارت ہی مدینے پر اور قسم اُس خدا
کی جسکے قبضے مین میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینے کی طرف روانہ ہون گے تو مین بھی اُنکی طرف جاؤنگا اور
ہاتھون ہاتھ اُنکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا مین یہ سنکر اُس طرف دوڑتا ہوا چلا اور اپنے دل مین قصد
کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو مین حضرتؐ کے پاس دوڑتا ہوا پھر دون گا

پس جسوقت سے مین روانہ ہوا تو ڈرنا شروع کیا اور انکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق مین پہونچے اور مین جب
انکو دیکھتا تھا تو انکے امر مین تامل کرتا تھا یعنی انکی طرف کان لگاتا تھا اور آنکے کامون پر نظر رکھتا تھا پس ناگاہ
وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کرلیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے انکے شہر کی طرف اور
اُن لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باخود باہم مشورہ کیا تھا
تو صفوان بن امیہ نے انسے کہا کہ تم قوم پر ظفر پاچکے ہو اب پھر چلو اور اُنپر قصد نہ کرو کیونکہ تم لوگ سست ہوگئے ہو
اور تھک گئے ہو اور تم ظفر یاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم روز بدر پسپا ہوے
تھے واللہ کہ اُنھون نے تمھارا اچھا نہین کیا تھا وحالانکہ اُنکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان رسول خدا صلی
اللہ وآلہ وسلم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اُنکو انکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جب کہ سعد نے
انکو اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام کمین وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہانسے پھرے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم کہ
کو گئی اس طرح سے اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لے گئے فرمایا وہ کیا کہتے تھے مین نے کہا یہ
کہتے تھے بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا انکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنی بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے اور دوسری
روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہانسے پھر کر آئے تو آواز کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کا کوتل لیا اور اونٹون
پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنے آہستہ بیان کر کہ ہر آئینہ
جنگ مین خدع یعنی دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اُنکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون کیونکہ خدا ہی نے انکو پھیر دیا
ہے اور کہا **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے یحیی بن شبل سے اُنھون نے
سنا ابی جعفر سے اُنھون نے کہا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا
ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنی جس وقت مین ہون اور تو ہو اور مسلمین کی قوت کو فوت
نہ کر پس سعد روانہ ہوے اور انکو دیکھا کہ اُنھون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہان سے جلد پھر آے اور
تاب ضبط نہ رہی کہ اُنکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب ابوسفیان مکے
مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نہ گیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے ہمکو نعمت و نصرت دی
اور میرے دلکو تشفی و تسکین دی محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کی طرف سے اور اپنا سر منڈایا اور عمرو بن عاص سے لوگون
نے پوچھا کہ روز احد مشرکین و مسلمین کیونکر ازہمدیگر متفرق ہوے تھے اُسنے کہا اس بات سے تمھاری کیا مراد ہے

اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اُنپر غلبہ کیا اور ہمنے اُنمین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے وبعد ازان کہ اُنکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اُنکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخودہا مشورت کی اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہی کہ ابن ابی سوم حصہ لوگون کو ساتھ لیکر جاچکا ہے اور قبیلۂ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم ایمن نہین ہین کہ مسلمین ہمپر عود کرین اور ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہم لوگ روحا تک پہونچے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر وہان سے روانہ ہوگئے

ذکر شہدائے احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن ہلال نے یحیی ابن سعید سے اُنھون نے سُنا سعید بن المسیب سے کہ اُحد مین انصار مین سے ستّر مرد شہید ہوے اور دوسری روایت مین واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اُنھون نے سنا مجاہد سے مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اُن شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور اُنکا برادر زادہ اور دونون پسر ہبیب کے ملا کے سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ اُنکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان بن الشرید تھے کہ اُنکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوے تھے اور وہ تا زیست مجروح رہے تا آنکہ اُنھون نے وفات کی اور وہ غسل دئے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ مابین دو شاخ یعنی دو منارہ اُس چاہ کے جو آج بیر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن عمیر کہ اُنکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ و عبد الرحمن پسران ہبیب شہید ہوے اور قبیلۂ مزینہ سے دو شخص شہید ہوے ایک وہب بن قابوس دوسرے اُنکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس اور انصار مین سے قوم بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوے عمرو بن معاذ بن النعمان اُنکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش اُنکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا اور عمرو بن ثابت بن وقش اُنکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطا سے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکو عتبہ بن مسعود نے

خطاؒ شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوے اور عیاذ بن سہل کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج مین سے کہ وہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہیں ایاس بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا ابن حشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور حبیب بن تیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے ومن بعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ مین قتال کرتا ہون بعد ازان رجوع کرتا ہون طرف دختران اپنی کے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ عزوجل یعنے سچ فرمایا حق تعالی نے اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے انکو اسود بن شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن اخنس بن شریق نے شہید کیا اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کی طرف سے تیر اندازون کے افسر تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے انکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے انکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیق بن حاطب بن الحارث بن ہلبشہ تھے انکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ملجرث بنی الخزرج سے خارجہ بن زید ابی زہیر تھے انکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گیے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر سے جو بنو جدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جن کی کنیت ابی سعید الخدری تھی انکو عراب بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوے اور عتبہ بن ربیع بن رافع بن معاذیہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن خالد بن قیسلہ وحارثہ بن عمرو ونفث بن فردۃ الیدی یہ تینون شہید ہوے اور بنی ظریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ وقیس بن ثعلبہ اور ظریف وحمزہ جو انکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازان بنی عوف بن الخزرج سے جو بنی سالم تھے وبعد ازان منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوے اور نوفل بن عبد اللہ تھے انکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان عبد شمس السلمی نے شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوے کہ یہ دونون ایک قبر مین دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا اور کہا واقدی نے مجھ سے حدیث بیان کی زیان بن معن نے ابی وجزہ سے انہون نے کہا کہ یہ تین آدمی ایک قبر مین دفن ہوے نعمان بن مالک ومجذر بن زیاد وعبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد کا یہ ہے کہ حضیر الکتائب

بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر اور ابولبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمہارے لیے شتر ذبح کر کے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو انھون نے کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اُسکے یہان آئے تو اُسنے اُنکے لیے ایک شتر بچہ نحر کیا اور اُنکو شراب پلائی اور وہ لوگ اُسکے پاس تین روز مقیم رہے یہانتک کہ وہ گوشت متغیر ہو گیا اور سوید اُس زمانے مین کبرسن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو ان لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کی طرف رجوع کرنیوالے ہین تب حضیر نے کہا جو تمہاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اس لیے کہ اُسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہو کر چلے جاتے تھے یہانتک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہی پس سوید پیشاب کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اُس کو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت باردہ یعنی مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے مجذر نے کہا یہ کیا بات ہی اس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہی اُسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہی تب مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوان ہمراہی نے اُسکو آتے دیکھا تو مُنھ پھرا گئے اس لیے کہ وہ دونون نہتّے تھے اُن دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی پس وہ دونون بھی جلدی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اُسکے سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اُسوقت خدا نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے اُس نے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہی تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واحفض عن الدماغ یعنی استخوان چھوڑ کر اور دماغ سے نیچو اُتار کے یعنی دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہی اس بات سے کہ بڈھے نہتّے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون کے سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث فیمابین اوس و خزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین (یعنی مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون ہمراہ حضرتؐ کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر قادر نہوا پس جب روز اُحد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اُس معرکہ مین باہم گرد گردان ہوے تب حارث نے پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نازل ہوے اور اُن کو خبر دی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو

غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرتؐ سے حکم اُسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز جبرئیلؑ نے خبر دی اُسی روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا کی طرف سوار ہوے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ دن تھا جس دن کو حضرتؐ علیہ السلام قبا کو سوار نہیں ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جس روز کو قبا مین تشریف لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اُس روز داخل مسجد قبا ہوے اور اُسمین نماز پڑھی جس قدر خدا نے چاہا اور انصار حضرتؐ کا آنا وہان سنکر حاضر ہوے اور سلام کیا اور اُس روز ایسے وقت مین وہان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے حیرت کرنے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان بیٹھکر باتین فرمانے لگے اور لوگون مین تجسس کرتے تھے کہ ناگاہ حارث ابن سوید سامنے سے نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ اوڑھے بیٹھے ہوئے تھا جب حضرت نے اُسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلا کر فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجاکر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اُسکو قتل کر اسلئے کہ اُسنے روز احد مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اُسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ کلام کرون عویم نے انکار کیا مگر اُسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام کرے اور حضرت تشریف لے چلے ارادہ سوار ہونے کا کیا اور حارث نے باب مسجد پر ملکر فرمایا اُسوقت حارث نے کہنا شروع کیا کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اُسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اُسکو نہیں اس راہ سے تھا کہ مین اسلام سے برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجھکو شک ہو لیکن یہ بات حمیت شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا کہ اُسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنی اس امر مین میرے نفس نے مجھکو عاجز کیا تھا) اور اب مین اپنے عمل سے طرف خدا اور رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین سے کفارہ کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئینہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا اور رسول اُسکے کے اور وہ رکاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرتؐ اُنسے کچھ نہ فرماتے تھے یعنی در بارہ دیت و قصاص یہانتک کہ اُسکا کلام تمام ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عویم کو حکم کیا کہ اسکے سامنے آکر قتل کر اور حضرتؐ سوار ہو گئے اور عویم اُسکو باب مسجد پر لا کے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو حبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اُنھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوکر اُن لوگون کی طرف آے اور اُنمین نظر کرتے تھے پس اُسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام ہنوز اپنے فرس پر سوار تھے ناگاہ جبرئیلؑ حضرتؐ پاس نازل ہوے اور اثنائے راہ مین اس امر سے خبر دی پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور وہان حسان بن ثابت نے اُسوقت یہ شعر پڑھا ؎ یا حار فی سنة من نوم اولکم ام کنت ویلک مغترا بجبریل اُس کا مضمون یہ ہے کہ اے حارث کیا تو اپنی اول نیند مین اونگھتا تھا یا کہ دھوکے سے تو غافل تھا آنے جبرئیل علیہ السلام سے اور کہا راوی نے کہ میرے سلسلہ شیوخ مین یعقوب اور اُن کے شیوخ نے جو اُن کے اُستاد تھے یہ

شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار ابلغ جلاسا وعبداللہ مالکہ فان کبرت فلا تخذ لہما حار ؛ اقتل جدادة اما کنت لاقیہا ؛ والحی عوفا علی عرف وانکار ؛ اس کا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر جلاس کو اور عبداللہ اُسکے آقا کو پہونچادیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو ان دونوں کو رسوا نکرا در کیا تو نبی جدارہ و قبیلہ عوف کی ملاقات نہ کریگا تو انکو بھی قتل کر خواہ تو انکو پہچانتا ہو یا نہ اور بنی سلمہ سے عشرہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور قبیلہ بلحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اُن کو سفیان بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا یہ سب تین آدمی شہید ہوے اور نبی حبیب ابن عبد سے حارثہ المعلی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے اُنکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور نبی زریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اُنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا اور نبی النجار سے بعد ازان منجملہ نبی سواد عمرو بن قیس تھے انکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اُنکا قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن خلدیہ سب شہید ہوے اور نبی عمرو و مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اُنکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوے اور نبی عمرو بن مالک سے کہ وہ نبو مغالہ ہین اوس بن حزام شہید ہوے اور نبی عدی بن النجار سے انس بن النضر بن ضمضم تھے اُنکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور نبی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی انکے اور بعض کہتے تھے کہ کیسان اُنکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوے اور نبی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو شہید ہوے اور یہ دونوں پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ نبی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوے

اسمائے مقتولان مشرکین

انبی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور نبی عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اُنکے لشکر کا نشان بردار تھا اُسکو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو عاصم بن ثابت بن ابی الافلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبد اللہ نے قتل کیا اور ارطاۃ بن عبد شرحبیل کو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور حبیب کہ صواب غلام نے علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا ا بنی زہرہ سے ابو الحکم بن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزی الخزاعی کو

حمزہ بن عبدالمطلب نے قتل کیا اور عبدالعزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پسر ام نمار تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن ابی امیہ بن المغیرہ تھا اُسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور اُمیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علیؓ بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اُس روز جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اُسوقت خالد بن الاعلم اسکے سامنے آیا اور دونوں پیدل تھے پس دونوں باہم چالش کرتے تھے و بایکدیگر اپنی اپنی تلوار کا وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونوں کہ اس حال میں تھے کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اُسنے تیزدستی کر کے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل میں لگا (مقتل جسم انسان میں وہ جگہ ہے جہاں کی ضرب سے آدمی مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر بے ٹھکانے لگا تب خالد وہانسے چلا اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص ادہر قزمان کے آیا اور یہ دونوں یعنی قزمان و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر اُسپر کارگر نہوا پس یہ دونوں برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اُسیوقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا اور عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہؓ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوے اور بنی عامر بن لوی عبید بن عاجز تھا اُسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبیداللہ نے قتل کیا اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اُسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبداللہ بن عمیر بن وہب بن خدافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز اُحد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور سوائے اُسکے اور کوئی روز احد اسیر نہ تھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمدؐ مجھپر احسان کیجیے (یعنی مجھکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرتؐ نے کہ ہر آئینہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ گز نہین اُٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پا کر دوبارہ اُس سے دھوکا نہین کھاتا) اور یہ اس لیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہو کر منت کر کے بلا فدیہ رہا ہو گیا تھا، چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جا کر اپنے مُنھ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمدؐ کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اُنھون نے اُسکو قتل کیا اور عبداللہ الواقدی نے کہا کہ سوائے اُسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سُنا ہے چنانچہ واقدی علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اُنھون نے کہا جب مشرکین اُحد سے پھرے ہین اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہی تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنی قافلہ چلا گیا اور ابو عزہ سوتا رہ گیا) یہانتک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہو کر داہنے بائین دیکھنے لگا اور پہلے جس نے اُسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اُنھون نے بموجب حکم رسولخدا صلعم کے اُسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف

اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف اور ابو الحمزہ بن سفیان بن عویف اور عزاب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل
ہوئے اور کہا راویوں نے کہ جب گروہ مشرکین اُحد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہدا
مین سے لوگ جسکی لاش کو پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ
حضرت نے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا مین نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اُس روز حالت
جنب مین تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہیدونکو غسل نہین دلایا اور فرمایا اُنکو مع خون و زخمونکے
لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہ ہوگا کہ وہ راہ خدا مین مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اُسی حالت
جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اُسکا رنگ خون ہوگا اور بو اُسکی بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو اُن کو (یعنے
قبر مین) کہ مین اُن لوگون پر گواہ ہونگا قیامت مین پس اول جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تکبیر کی چار بار
(یعنی چار تکبیرین نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازان حضرت کے پاس شہدا جمع کئے گئے چنانچہ
جب کسی شہید کو لوگ اُٹھا لاتے تھے تو اُس کو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو مین رکھنے جاتے تھے تو حضرت
علیہ السلام حمزہ پر اور اُس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہان تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ ہوئی
کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسوین حمزہ ہوتے تھے تب اُنپر
نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازان کہ وہ نو ویلسے اُٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اسی جگہ رہتی تھی تو نو لاشین
اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلوے حمزہؓ مین رکھی جاتی تھین اور اُنپر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسیطرح سات مرتبہ
کیا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اُنپر نو نو و سات سات و پانچ پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ بن عبید اللہ و ابن عباس
و جابر بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداے اُحد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا مین اُن لوگون پر
گواہ ہون تب ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہ تھے کہ اسلام لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام
لائے اور جہاد کی اُنھون نے جیسے ہم نے جہاد کی فرمایا ہان یہ سچ ہے ولیکن اُن لوگون نے اپنے اجور کمائی مین سے
کچھ نہین کھایا اور مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا احداث و بدعت کروگے پس ابو بکر رضی اللہ عنہ روئے
اور کہا کیا ہم بعد آپ کے زندہ رہین گے (یا کیا ہم بعد آپ کے ایسے ہونے والے ہین) اور کہا واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اُنھون نے انس بن مالک سے
سُنا اُنھون نے کہا کہ اُن شہدا پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہین پڑھی اور کہا واقدی
نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اُنھون نے سعید بن المسیب
سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل اُسکے اور کہا کہ اُس روز فرمایا حضرتؐ نے مسلمین سے کہ
قبر کھود و اور اُسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اُس قبر مین دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور آگے اُن سے

جو قرآن زیادہ جانتا تھا اُسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین انمین جو زیادہ ماہر قرآن تھا اُس کو مقدم رکھتے تھے
اور اُن لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین کیے گئے وہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو بن الجموح
وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے اور
جبکہ حمزہ بن عبد المطلب کو قبر مین اُتارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قبر مین اُنکے اوپر چادر اُڑھائی
جاوے مگر چادر جب سر سے پیچ دیکر (یعنی سر سے) اُڑھائی جاتی تھی تو دونون پاٗون کھل جاتے تھے اور جب پاٗون
اُڑھائی جاتی تھی تو مُنھ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مُنھ اُنکا ڈھانک دو اور اُنکے پاٗون کو
حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اُس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ اُنکے
لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحراے سبزہ زار اور امصار
مین اور لوگ اُس طرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ
زمین حجاز جزویہ مین ہو (جزویہ یعنی خالیہ جس مین درخت نہین) وحالانکہ مدینہ اُنکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ یہ بات
اُنکو معلوم ہوتی قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینہ کی سختی وشدت پر صبر کریگا مین
روز قیامت اُسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ فرمایا مین اُنکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ
عبد الرحمن بن عوف کے پاس کھانا آیا تو اُنھون نے اُسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام
لیا کہ اُسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اُن کے لیے بھی سوا ایک چادر کے کفن میسر نہین
آیا وحالانکہ وہ مجھ سے بہتر ہین آور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک
چادر مین لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئینہ مین نے تجھکو مکے مین دیکھا ہے کہ نہ تھا کوئی مکہ مین زم تر لباس وخو
خوبتر زلف پیچان ہین زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکو قبر مین رکھنے کا حکم کیا اور اُنکی قبر مین اُترے اُنکے بھائی ابو الروم اور عامر بن ربیعہ اور سویبط بن عمرو بن حرملہ
اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مین علی اُترے اور زبیر اور ابو بکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اُس قبر کے کنارہ پر بیٹھے
تھے اور اکثر مردم یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے مقتولون کو مدینے مین اُٹھالے گئے اور بقیع الجبل مین دفن
کیا اُنمین سے چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان
واقع ہے دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العباء کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے قتلی کو
طرف مضاجع پر اُنکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلی کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیر اگیا کوئی مگر ایک شخص کہ
اُس کو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہ ہوا تھا یعنے ندائے منادی تک وہ دفن نہ ہوا تھا اور

شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ انکو مدینے مین اٹھا لائے تھے اس حالت مین کہ ابھی رمق جان باقی تھی چنانچہ لوگون نے انکو داخل کیا پاس عائشہؓ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پسر عم میرا میرے سوائے اور کے گھر مین کیون داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ انکو ام سلمہ کے پاس اٹھا لیجاؤ پس انکو اٹھا لائے ام سلمہ کے پاس اور وہ انھین کے پاس مرگئے چنانچہ ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم انکی نعش پھیر لیجادین احد مین اور وہ اسی لباس مین جس مین وہ مرگئے تھے وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و یک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر انکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم نے انپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ ان کو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال ان قبرون کا کیا جو احد مین مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرمادہ یعنی سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب یہان رہتی تھی پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین انھین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ انھین کی قبرین ہین اور ابن ابی ذیب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جز این نیست کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہوگئین ہم ان کو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اسکے نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کی طرف رخ کرکے باواز بلند فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنی سلام تم لوگون پر عوض تمھارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمھارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام کے ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسی طرح زیارت کیا کرتے تھے انکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے انکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی انکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا کرتے تھے کاش مین تختی ہین پڑا ساتھ صحاب بن کوہ کے (یعنی کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کیساتھ ہوتا) اور اکثر فاطمہؓ بنت نبی صلعم درمیان دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور وہان بکا و دعاے مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جاتے تھے اپنے مال کے واسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین کہتے ہو اس قوم پر جو جواب دیتے ہین تم کو سلام کا کیونکہ نہین انپر کوئی سلام کرتا ہے مگر یہ کہ وہ جواب

سلام دیا کرتے ہین قیامت تک یعنی قیامت تک یون ہی رہے گا اور رسول خدا صلعم قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور انکے پاس توقف کیا اور دعاے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُم مَّن يَّنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا یعنی یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تھا اُسکو سچ کیا پس اُنمین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اُنھون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مین شاہد ہون اُس بات کا کہ یہ لوگ پیش خدا حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ اُنکے پاس یعنی اُنکی قبرون پر آیا کرو اور اُنکی زیارت کرو اور اُنپر سلام بھیجا کرو قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے اُنپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اُس پر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعاے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اُن کے ساتھ ہوتا تھا اُس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اُن پر سلام بھیجتا ہے تو وہ بھی اُسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ اُنپر سلام کرنے کو اور اُن کی زیارت کو ترک نہ کرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کئی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے اُحد مین رہے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہؓ پر سلام بھیجتے تھے اور نزدیک قبر اُنکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اُن قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اُنپر سلام بھیجتی تھین اور اُس روز عرصۂ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہان آئین اور اُنکے ساتھ تبہان انکا غلام تھا مگر اُسنے شہدا پر سلام نہ بھیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے لئیم و خوار تو اُنپر سلام کیون نہین بھیجتا واللہ نہین اُنپر کوئی سلام بھیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی درجواب اُسکے اُسپر سلام بھیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہؓ اکثر ان کی طرف آمد و شد رکھتے تھے اور عبد اللہ بن عمرو جب غابہ کی طرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کی طرف پھر پڑتے تھے اور اُن پر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہر گاہ اُن شہدا کی طرف راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تا کہ اُدھر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ اُحد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اس وقت آفتاب غروب ہو چکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اُس سے کہا آؤ قبر حمزہؓ پر چلکر زیارت کرین اُنپر سلام بھیجین پھر پھیر آوینگے اُسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہؓ پر وقوف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اسوقت ہمنے ایک کلام سُنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اُسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب نہ تھا اور کہا راویون نے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے
تو اپنا گھوڑا طلب کیا اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت صلعم کے گرد چلے اور اکثر انمین سے زخمی تھے اور کوئی مثل
بنی سلمہ و بنی عبد الاشہل کے زخمی نہ تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب
نیچے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون سے کہ صف بستہ ہو جاؤ ہم یہان حمد وثنا اپنے خدا کرینگے تب لوگون نے
دو صفین کرلین کہ پیچھے انکے عورتین تھین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اللھم لک الحمد
اللھم لا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ھادی لمن اضللت ولا مضل
لمن ھدیت ولا مقرب لما باعدت ولا مباعد لما قربت اللھم انی اسئلک من برکتک ورحمتک وفضلک وعافیتک
اللھم انی اسئلک النعیم المقیم الذی لا یحول ولا یزول اللھم انی اسئلک الامن یوم الخوف والغناء یوم الفاقۃ
عائذا بک اللھم من شر ما اعطیتنا ومن شر ما منعت منا اللھم توفنا مسلمین اللھم حبب الینا الایمان وزینہ
فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم عذب کفرۃ اھل الکتاب الذین
یکذبون رسولک ویصدون عن سبیلک اللھم انزل علیھم رجزک وعذابک الہ الحق امین یعنی اے پروردگار
تمام حمد وثنا تیرے لیے ہین اے پروردگار کوئی بند کرنے والا نہین ہے اُس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے
والا نہین ہے اُس چیز کا جس کو تونے بند کر دیا ہے اور نہین کوئی روکنے والا ہے اُس چیز کا جو تونے دیا ہے اور کوئی دینے
والا نہین ہے اُس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہے اُس کا جس پر تونے
مسلط کیا ضلالت کو اور کوئی گمراہ کرنے والا نہین اُس شخص کا جس کو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے
والا نہین ہے اُس چیز کا یا اُس شخص کو جس کو تونے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جس کو تونے
نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میرے مین تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے
تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند مین تجھ سے ایسی نعمتین پائدار مانگتا ہون جس کو نہ تغیر ہو نہ زوال اے
خداوند مین تجھ سے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف اور روز غم والم سے کہ وہ روز قیامت ہے اور
اے پروردگار جو شر تونے ہم کو عطا کی ہے اُس کے شر سے ساتھ تیرے پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے
حق مین ضرر نہ کرے) اور جو چیز تونے ہم سے روک رکھی ہے اُس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہون
اے خداوند ہم کو مسلمان مار (یعنی ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان
کو پسند کرا اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و نافرمانی کو اور ہم کو رشد
وفلاح پانے والون مین کر اے خداوند عذاب کر اُن کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے
رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے اے خداوند تو نازل کر

آخر اپنے غضب اور عذاب کو لے آیا الحق آمین بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور بنی حارثہ
کی داہنی جانب کو اترے تا آنکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اسوقت وہ لوگ اپنے
مقتولون کو گریہ وزاری کر رہے تھے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا
نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرتؐ سلامت ہین چنانچہ امام عامر الاشہلیہ کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے
قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے سامنے آگئے تو ہم لوگ باہر نکلے پس مین نے حضرت
کو دیکھا کہ آنکے اوپر زرہ ہے بجنسہ یعنی زرہ پہنے تھے اُسی طرح جیسے پہنے تھے پس مین حضرت کو دیکھکر بولی کہ
کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے محمد بن عمر الواقدی نے بواسطۂ رواۃ کے روایت کی ہے
کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن بلحرث بن الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئین اور اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے
ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ میری مادر حاضر ہے حضرتؐ نے اُن بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ
نزدیک آئین تا آنکہ انھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتامل دیکھا اور بولین یا رسول اللہ اس
وقت جو مین نے آپ کو صحیح وسالم دیکھا تو ساری مصیبتین مٹ گئین تب حضرت نے اُنکو اُنکے
پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے
کہ اُن کے قتلا سب کے سب جنت مین باہم یکدیگر رفیق ہین اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب
اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ سب راضی ہین اور بعد اسکے ہم
مین سے کوئی اب اُن کے قتلا پر بکا نہ کریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اُن شہیدون کے خلافت کی اولاد
کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ اُن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللھم اذھب حزون قلوبھم
واجبر مصیبتھم واحسن الخلف علی من خلفوا یعنے اے پروردگار اُن کے دلون سے غم کو دور کر اور اُنکی
مصیبتون کا بدلا دے اور اُنکے جانشین کو اُن کے اخلاف اور اولاد پر نیکوکار کر بعد ازان حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑ دے انھون نے باگ گھوڑے کی
چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے ابو عمرو تیرے
گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اور اُنمین کوئی ایسا مجروح نہین کہ قیامت مین زخمی آویگا یعنی زخمی محشور ہوگا اُس
طرح کہ ہوگا رنگ اُسکا رنگ خون اور بو اُسکی بوے مشک ہے جو کوئی زخمی ہو چاہیے کہ وہ اپنے
گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے دلقصد میرا ہمراہی کے میرے گھر تک نہ میرے

ساتھ نہ جاوے یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان لشکر بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی
بنی عبد الاشہل کا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بقصد ہمراہی اُنکے نہ جاوے پس سب مجروح
ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے جراحتون کا علاج کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتون کے پاس جاکر ان سب کو گھرون
سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر مین پہونچایا پس وہ سب
درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنی بطریق مناحہ و ماتم کے) تا آنکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب
گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اُسوقت صداے بکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی
عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رضی اللہ عنکن و عن اولادکن یعنی حقتعالیٰ تم عورتون
اور تمھاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہم لوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین
پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اس روز سے ابتک جب کبھی ہم مین کوئی
بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہے اور بعض روایات کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان بنی سلمہ کو
بلا لائے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے
تو انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو انکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے
اس صدمہ سے جو اصحابؓ کو اور حضرتؐ کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی و منافقین ہمراہی اُسکے شماتت کرتے
تھے اور آپکی مصیبت واندوہ پر خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحابؓ مین سے ہمراہ
حضرت کے پھرے جو پھرے اور اُنمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن ابی بھی ہمراہیون مین پھرے اور وہ زخمی تھے
وہ اپنے گھر مین شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے کہ اُسی مین ساری رات گذر گئی اور باپ انکا
عبد اللہ بن ابی کہتا تھا کہ خروج تیرا محمدؐ کے ساتھ اس جنگ مین موافق رائے میری کے نہ تھا محمدؐ نے میری رائے
کے خلاف کیا اور چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس واقعہ و [illegible] کو دیکھ رہا تھا تب عبد اللہ نے جواب دیا
کہ جو امر خدا نے اپنے رسولؐ اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہے اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہ [illegible]
اسکے نہین ہے کہ محمدؐ طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے
اصحاب کے بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحابؓ کو حضرت سے [illegible] پر [illegible]
شروع کیا اور انکو ترک رفاقت و مفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے
اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہانتک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو جب سنا

سُنا اور خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین سے جس جس سے ایسی باتین سنی ہین اُسکو قتل کرین تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ حقتعالی اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور اپنے نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنی یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکرو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرتؐ نے کیا یہ لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی ظاہر نہین کرتے ہین عمرؓ نے کہا ہان یارسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اس لیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین پس حال انکا پھر ظاہر ہوگیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اُنکے کینہ دروقی کو ظاہر کردیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حقتعالی نے مجکو اُس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کہتا ہو اے فرزند خطاب مثل آج کے اب کبھی قریش ہمسے پیروزمند نہ ہونگے یہانتک کہ ہم استلام رکن کرینگے (یعنی یہانتک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبداللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھ کر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی ترک نہ کرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم اُحد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اُسوقت عبداللہ کھڑا ہو کر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تمھارے درمیان تمھارے سامنے ہے حق تعالے نے اُسکے طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہئے کہ تم لوگ اُسکی نصرت کرو اور اُس کی اطاعت کرو اور ہرگاہ اُسنے اُحد مین کیا تھا جو کچھ کیا تھا یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا تو جب وہ حسب دستور کھڑا ہو کر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اُسکے پاس گئے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اُن لوگون مین جو اُسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابوایوب و عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اُسکے قریب آئے اور اُنکے سوا جو تھے مین سے کوئی اُسپر نہ اُٹھا ابوایوب نے اُسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت اُسکی گردن مین ہاتھ دیکر کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس اُن دونون نے جب اُسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون پر سے اُچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحالانکہ مین کھڑا ہوا تھا تاکہ تمھارے نبیؐ کے اُمور کو استوار کرون اُس وقت معوذ بن عفرا نے اُس سے ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے اُسنے کہا مین اُس مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنی وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے میری طرف آئے اور اُنمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (تو اُن دونون نے مجھپر سختی کی) تب معوذ نے اُس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طلب آمرزش گناہ کر اُسنے جواب دیا مجکو پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوئی واذا قیل لہم تعالوا یستغفر لکم رسول اللہ الآیہ یعنے جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمھارے حق مین رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنی انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے کہ گویا مین دیکھتا تھا اُسکے پسر کی طرف یعنی عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ نہین کرتا تھا اور اُسکا باپ یعنے ابن اُبی کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مربد سہل وسہیل سے نکال دیا (مربد نام موضع قریب مدینہ اور سہل وسہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہی اُن آیات قران کا جو بمقدمہ اُحد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمد نے اُنکو عبد الوہاب نے اُنکو محمد نے اُنکو واقدی نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اُنھون نے کہا میرے باپ مسور بن مخرمہ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا کہ ہمسے اُحد کا حال بیان کر اُنھون نے کہا اے پسر برادر من سورۂ آل عمران مین بعد ایک سو بیس آیۃ کے شمار کر تو مطلع ہو جائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا واذ غدوت من اہلك تبوء المؤمنين الى آخر الآیۃ کہا عبد الرحمٰن نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف اُحد کے روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اُنکے صف سے تیر راست کیے جاوین اگر سینہ کسی کا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالی اذ ھمت طائفتان منکم ان تفشلا الی آخر الآیۃ کہا عبد الرحمٰن نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھین جنھون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اُحد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اُنکو عزیمت وہمت دی کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نکلے تھے ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ یعنی قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون یعنی شکر کرو اُس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی تھی اذ تقول للمؤمنین (یعنی روز اُحد) الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ انی ممدکم بثلاثۃ الاف من الملائکۃ منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الف من الملائکۃ مسومین وما جعلہ اللہ الا بشری لکم عبد الرحمٰن نے کہا کہ پھر اُن لوگون نے صبر واستقامت نہ کی بلکہ روگردانی کی تو روز اُحد مدد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قولہ مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے مسر نبد شناخت کا سر پر باندھے ہوے (یعنی وردی) قولہ تعالی وما جعلہ اللہ الا بشری لکم یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اُن فرشتون کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہو جاؤ ان کی طرف سے لیقطع طرفا من الذین کفروا او یکبتھم فینقلبوا خائبین یعنی حصہ پہونچا دینگے ہم اُنسے اُحد مین پس لُوٹے پھر سنیگے وہ ہزیمت و خسارت پاکر کبوتہ

من الامر شئ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون راوی نے کہا مراد ہے اُن لوگون سے جو منہزم
ومفرور ہوے روز اُحد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اُنھون نے
دیکھا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اُنپر گذرا جراحات سے اُنھون نے کہا ہم بھی اُنکو یعنی کفار کو مثلہ کرینگے یعنی
اُنکے عضو عضو کاٹین گے اُسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسولخدا صلعم کے جسوقت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روز اُحد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاویگی یہ قوم جنھون نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا کچھ کیا
یا ایہا الذین اٰمنوا لا تاکلوا الربوا اضعافا مضاعفۃ راوی نے کہا اہل جاہلیت کا یہ دستور تھا کہ جب مدت
کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اُسکے پاس زر قرضہ موجود نہوتا تھا تو صاحب دین اُسکو
مہلت دیتا تھا مگر دو گنا زر قرضہ اُسپر باندھ لیتا تھا وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولی سے
امام کے ساتھ وجنۃ عرضہا السموات والارض کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین الذین ینفقون فی السراء
والضراء راوی نے کہا مراد سرا سے یسر ہے اور ضراء سے عسر ہے والکاظمین الغیظ مراد ہے اُن لوگون سے
جنکو ایذا پہونچی والعافین عن الناس یعنی جو کچھ اُنکی طرف عاید ہوا والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکروا اللہ
فاستغفروا لذنوبہم یعنی وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالی اُنکے گناہون کی آمرزش کرے ولم یصروا علی ما فعلوا
راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ مع اصرار یعنی توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا
اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے ھذا بیان للناس یعنی عمی وکوری سے وہ نا ضلالت
وگمراہی سے ولا تھنوا یعنی قتال وجہاد مین ساتھ عدو کے ولا تحزنوا یعنی اُس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور
زخمی ہونے سے وانتم الاعلون یعنی آخر آئینہ تم فیروزمند ہوے اور زیادہ اسقدر کہ وہ دو چند ان سے اُس
فیروزی کا جو اُنکو تم سے روز اُحد حاصل ہوئی ہے ان یمسسکم قرح یعنی جراحات روز اُحد فقد مس القوم
قرح مثلہ یعنی زخمہاے روز بدر وتلک الایام نداولہا بین الناس یعنی اُنکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے
لیے بھی ہے اور نیکوئی عاقبت خاص تمھارے لیے مقرر ہے ولیعلم اللہ الذین یعنی قتال کرنے والون
کو ہمراہ اپنے نبی کے ویتخذ منکم شہداء یعنی جو کوئی قتل ہوا روز اُحد ولیمحص اللہ الذین
اٰمنوا یعنی آزمالیوے اُن لوگون کو جنھونے قتال وجہاد کیا اور ثابت قدم رہے ویمحق الکافرین یعنی
مشرکین ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم یعنی کون شہید ہوا احد مین یا مبتلاے
بلا ہوا آمین ویعلم الصابرین یعنی کس نے صبر کیا ہے اُس روز ولقد کنتم تمنون الموت من قبل

[illegible]

ان تلقوہ فقد رایتموہ وانتم تنظرون راوی نے کہا کہ تلوارین لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وہ تھے جنھون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے پس وہی لوگ وہ ہین جنھون نے اب بھی دربارۂ خروج طرف اُحد کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الحاح واصرار کیا تاکہ جائزہ وغنیمت کو پہونچین پس جب کہ روز اُحد آیا تو بھاگ گئے انہین سے جو بھاگ گئے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اُن چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف اُحد کے آپس مین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اُن پر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جبکہ روز اُحد انکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ راوی نے کہا کہ روز اُحد ابلیس صورت جعال بن سراقۃ الثعلبی کی بنکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب رضی اللہ عنہ ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ گویا مین مثل بز کوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہانتک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہونچا اور اُسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الآیہ ومن ینقلب علی عقبیہ یعنے جو کوئی منہ پھیرے گا وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مؤجلا یعنی کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنی مرجائے اور یہ حسب منشاء قول ابن ابی ہے جب اُس نے اپنے یارون کو پھیرا ہے اور روز اُحد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہے کہ لو کانوا عندنا ما ماتوا وما قتلوا پس حق تعالے نے خبر دی اور اُس کو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے جل جلالہ نے کہ ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منہا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اُس کو اسی دنیا سے جس قدر چاہتے ہین دیتے ہین ومن یرد ثواب الآخرۃ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نؤتہ منہا ہم اُس کو اسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وکاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فما وہنوا لما اصابہم فی سبیل اللہ وما ضعفوا یعنے اُن لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اُن کے ضعیف نہین ہوسکے وما استکانوا یعنے ذلیل نہین ہوئے سامنے دشمنون کے واللہ یحب الصابرین خبر دیتا ہے انکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وما کان قولہم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا الیٰ قولہ وحسن ثواب الآخرۃ یعنی اُن کو ظفر و نصرت عطا کی اور آخرت مین اُنکے لیے جنت کو واجب کیا یا ایہا الذین آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسرین یعنی اگر تم

[illegible]

لوگ اطاعت یہود و منافقین کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھر وہ تمکو پچھلے پانوٗن پھیر دینگے
اور تم پھر جاؤ گے نقصان اُٹھائے ہوے بل اللہ مولاکم مراد ہے مومنین سے کہ حقتعالی تمکو دوست رکھتا ہے
سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فتح ہوئی ہمارے رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے ولقد صدقکم اللہ وعدہ اذ تحسونھم باذنہ حس بمعنی قتل
ہے یعنی وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے تو پروردگار تمھارا مدد کریگا تمھاری پانچہزار
فرشتون سے حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر یعنی سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد
اس سے اختلاف کرنا تیر اندازون کا ہے اُس مقام مین جہان انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کرنا اُن کا قیام سے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پہلے سے مامور کر چکے
تھے کہ اُس مقام سے تجاوز نہ کرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا ہونا اگرچہ تم دیکھنا کہ ہم قتل ہوتے ہین تب
بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی تم ہمارے شریک
ہونا من بعد ما اریکم ما تحبون یعنی ہزیمت مشرکین و حالانکہ تم خود اُلٹے پھرے بھاگتے ہوے منکم من
یرید الدنیا یعنی لشکر مشرکین مین جو کچھ مال غنیمت سے تھا و منکم من یرید الاخرۃ یعنی وہ لوگ جو منجملہ تیر
اندازون کے ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اُن
لوگون سے جو عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ
کو سنا تب سے مین نے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سے کسی کو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ
دنیا کا رکھتا ہو ثم صرفکم عنہم یعنی اُسوقت کہ تمکو اُنپر غلبہ تھا لیبتلیکم تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنی دوسری
بار پس قتل کرین اُن کو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے ولقد عفا عنکم یعنی
عفو کیا خدا نے اُن سے جو اُس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اُس شخص سے بھی جس نے ارادہ کیا
تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اُسنے عفو کیا اذ تصعدون یعنی جب جبل پر بھاگے جاتے
تھے ولا تلوون علی احد والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنی وہ لوگ چلے جاتے تھے بھلگے ہوے اور چڑھے
جاتے تھے کوہ پر اور رسول انکا پکارتا تھا کہ اے گروہ مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ کوئی
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو بھی خدا نے تمسے عفو کیا فاثابکم غما بغم پس غم
اول تو زخم ہونا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے چنانچہ
اس غم آخر نے اُس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ غم اول
وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا

جسوقت مشرکین نے ہر طرف سے اپر ہجوم کیا اور اُنکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اُسوقت غم اول بھول گئے اور بعضون نے کہا ہے غمًا بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے لکیلا تحزنوا علی ما فاتکم یعنی تاکہ یادنکرو جو کچھ فوت ہوا تمھارا اُنکے مال کے تاراج کرنے سے اور زیادہ کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے تم مین ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃً نعاسًا الی قولہ ما قتلنا ھٰھنا زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مین نے اُس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجھپر اُسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنی سخت نیند مین تھا مین نے خود اُنکی زبانی نہین سُنا کہ وہ یہ کلام کرتا ہو وحالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے لوکان لنا من الامر شیءٌ ما قتلنا ھٰھنا قال اللہ عزوجل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم یعنی اُنکو کچھ چارہ نہ تھا اس بات سے کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مضاجع و مقاتل کے ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم یعنی تاکہ خدا تمھارے کینون کو اور تمھاری کھوٹی باتون کو تمھارے دلون سے نکالے واللہ علیم بذات الصدور یعنی جو لوگ دلمین پوشیدہ رکھتے ہین نصح یا غش یعنے کھری یا کھوٹی باتونکو ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان انما استزلہم الشیطان ببعض ما کسبوا مراد اُن لوگون سے ہین جو روز اُحد مفرور ہوے تھے یعنی جو کچھ اُنکو مصیبت پہونچی تو اُنکے بعض گناہون کے سبب تھا ولقد عفا اللہ عنہم یعنی اُنکے فرار سے یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین کفروا وقالوا لاخوانہم الی قولہ ما ماتوا وما قتلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حقتعالی فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا کلام نہ کرو اور نہ کہو جو ابن اُبی نے کہا اور وہی وہ ہے جو حقتعالی نے فرمایا کالذین کفروا یعنی نہ ہو جاؤ مثل کفر کرنے والون کے لیجعل اللہ ذلک حسرۃً فی قلوبہم ولئن قتلتم فی سبیل اللہ او متم الی آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہو یا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرا مورچال مین تو یہ بہتر ہے اُس سے کہ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لالی اللہ تحشرون یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاؤگے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم یعنے رحمت خدا سے تو اُن کے لیے نرم دل ہے لانفضوا من حولک یعنی وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے اُحد مین فاعف عنہم واستغفر لہم وشاورہم فی الامر حق تعالی نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارہ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے کسی امر مین مشاورۃ نہین کرتے تھے مگر بمقدمہ حرب فاذا عزمت یعنے جب لوگون کو تو جمع کرے فتوکل علی اللہ وما کان لنبی ان یغل ومن یغلل یات بما غل یوم القیمۃ راوی نے

کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جب کہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے دکہ وہ گم ہوگئی تھی پس چنانچہ
منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یعنی ایسا کہ نہین سکتے ہم مگر حضرت نے اس کو لیا
ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی افمن اتبع رضوان اللہ کمن باء بسخط من اللہ یعنی جو شخص خدا پر ایمان لاوے
کیا وہ مثل اس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو ھم درجات عند اللہ یعنی فضیلتین ہین درمیان
اُن کے نزدیک حق تعالےٰ کے لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یعنے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم یتلوا علیہم ایاتہ یعنی القرآن ویزکیہم ویعلمہم الکتاب یعنی القرآن والحکمۃ قول درست
وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وقولہ عز وجل اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیہا
الی آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو پہونچی اُنکو روز اُحد کہ قتل ہوے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اُن لوگون
کے جو زخمی ہوے قلتم انی ھذا قل ھو من عند انفسکم یعنے بسبب کرنے تمہارے نافرمانی رسول کی مراد
نافرمانون سے روماۃ ہین لے تیرانداز و قولہ تعالےٰ قد اصبتم مثلیہا یعنی قتل کیا مسلمین نے
روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وما اصابکم یوم التقی الجمعان یعنی روز اُحد فباذن اللہ ولیعلم
المومنین ولیعلم الذین نافقوا یعنی تا کہ معلوم کرے خدا بہ علم ظہوری اُن لوگون کو جنکو آزمایا کہ اُنھون نے قتل کیا
اور قتل ہوے اور معلوم کرے منافقون کو وقیل لھم تعالوا قاتلوا فی سبیل اللہ او ادفعوا قالوا لو نعلم قتالا
لاتبعناکم یہ قول ابن اُبی ہے وقولہ او ادفعوا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنی دعا
مانگو ابن ابی نے روز اُحد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت
قتال کی نہ آویگی بعد ازان حق تعالےٰ نے فرمایا ھم للکفر یومئذ اقرب منہم للایمان نازل ہوئی
یہ آیت بمقدمہ ابن ابی بقولہ تعالیٰ الذین قالوا لاخوانہم وقعدوا لو اطاعونا ما قتلوا یہ مقولہ ابن ابی ہے قل
فادرءوا عن انفسکم الموت ان کنتم صادقین نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا الی قولہ ان اللہ لا یضیع اجر المؤمنین کہتا ابن عباس نے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوئے اُحد مین تو ارواحین اُن کی شکمہاے
طیور سبز مین داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اُس کے میوون کو کھاتی
ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایۂ عرش بسیرا کرتی ہین اور جس وقت اپنے

[illegible]

[illegible]

کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتی ہین اور خوبیان اپنی جائگاہ وسیرگاہ کی دیکھتی ہین تو کہتی ہین
کاش بھائی ہمارے اُن چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد
سے کنارہ نہ کرتے اور وقت حرب کے باز نرہتے تب فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پیغام تمہارا اُنکو پہونچاتا ہون پس
نازل کیا حق تعالیٰ نے ولاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا آلایہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہی صبح وشام اُن کا رزق
مہیا ہوتا ہے اور اس آیہ کی تفسیر مین ابن مسعود کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہے
اُنکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش وسیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور
پروردگار تمہارا اُنپر نگاہ کرتا ہے اور اُنکو اطلاع دیتا ہے اور اُنسے کہتا ہے کہ آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو
تامین تمہارے لیے اُسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش وآرام نہین
کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اُنپر اطلاع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو
تا اُسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے
بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے دربیان
قول تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابہم القرح الے آخر الآیہ کہ وہ لوگ
ہین جنھون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید
بن جعفر نے انھون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی
دروازۂ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوے اور بلال بھی اُسی دردولت پر بیٹھے تھے اور اذان
دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یارسول اللہ مین اپنے اہل سے
چلا جب ملل مین آیا تو ناگاہ وہان قریش اُترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین اُنکے بیچ
مین داخل ہون اور اُن کے اخبار سُنون چنانچہ مین اُن کے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان
اور اُسکے اصحاب سے سُنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اُس قوم کی سختیون کو
پہونچے اور اُن کے لوہے کی تیزی اُٹھائی پس چاہیے کہ پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین
ہم اُنکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اُنکو منع کرتا تھا پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اُن دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اُن
دونون نے کہا طلب وتلاش کیجیے دشمنون کو ورنہ وہ لوگ اطفال پر آپڑینگے پس حضرت نے اس

مشورہ کو مسلم کیا تو لوگ گئے ہوئے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم کیا کروہ لوگون مین ندا دیوے اور لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین راویون نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ مین امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے حالانکہ وہ زخمی تھے ؏ در بیان قولہ تعالیٰ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم الی قولہ واتبعوا رضوان اللہ و چونکہ ابوسفیان نے روز اُحد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے وعدے کو وفا نہین کیا تب اُس نے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینے کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مصروف کرے موعود بدر پر آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اُن لوگون کو عزم خروج سے طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اُس کے لیے دس ناقے جائزہ مین دیوے اور اُسے اس طرح بیان کرے کہ قریش نے جماعت کثیر جمع کی ہے اور تمہارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اُنکی طرف خروج کروگے تو وہ تم کو قتل کرین گے پس قریب تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا انہین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے ہمراہ نہ نکلے گا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنے اُن کو بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا ؏ فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و فضل یعنے تجارت مین بہت سا نفع اٹھایا لم یمسسھم سوء کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے انما ذلکم الشیطان یخوف اولیاءہ فلا تخافوھم وخافون یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بنا کر یا اُس کو ڈراتا ہے جو کوئی اُسکی اطاعت کرتا ہے پس نہ ڈرو تم اُس سے بلکہ مجھسے ڈرو ولا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر انھم لن یضروا اللہ شیئا ان الذین اشتروا الکفر بالایمان یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر ولا تحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم یعنی جس قدر کہ اُنکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اُنکو رزق ملتا ہے اور اُنکو غلبہ و ظفر دکھایا جاتا ہے اُنکے اعدا پر تو یہ سب اُنکے لیے سامان مہلت ہے تاکہ موجب مزید اُنکے کفر کا ہو ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب اُس سے مراد ہے مبتلائے مصائب ہونا اہل اُحد کا ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء یعنی مقرب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون مین سے در بیان قولہ تعالیٰ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتاھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم الی قولہ یوم القیمۃ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنی زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آوے گا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اُسکے

دونون

دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہے گا مین تیرا مال ہون لقد سمع اللہ قول الذین قالوان اللہ فقیر ونحن اغنیاء
راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہے
اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے وقتلہم الانبیاء بغیر حق وقولہ تعالی ذوقوا عذاب الحریق ذلک بما قدمت
ایدیکم تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو الذین قالوان اللہ عہد الینا الا نؤمن
لرسول حتی یاتینا بقربان تاکلہ النار یہ وہ آیت ہے جسکو یہود نے پڑھی ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب
من قبلکم یعنی یہود سے ومن الذین اشرکوا یعنی عرب والے اذی کثیرا الی آخر الایہ راوی نے کہا نازل
ہوئی یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قبل مامور ہونے ساتھ جہاد کے واذ اخذ اللہ میثاق الذین
اوتوا الکتاب لتبیننہ الی قولہ ولہم عذاب الیم کہا لیا گیا علمائے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکرین پس اُس عہد کو اُنھون نے اپنے پس پشت ڈالا اور اُسکو اُنھون نے وسیلہ
اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدل ڈالا وقولہ تعالی لا یحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون
ان یحمدوا بما لم یفعلوا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب
بارادۂ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلینگے پھر جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے الذین
یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم راوی نے کہا کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوون پر لیٹے
کروٹ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا راوی نے کہا وہ منادی قرآن ہے کیونکہ
نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالی فالذین ہاجروا واخرجوا من
دیارہم واوذوا فی سبیلی وقاتلوا وقتلوا یعنی مہاجرین جو مکے سے نکل آئے تھے وان من اہل الکتاب لمن
یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیہم یعنی عبد اللہ بن سلام یا ایہا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا
ورابطوا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رباط سوائے نماز بعد نماز کے نہ تھا یعنی
بذل جہد مردم سوائے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نہ تھا اور بیان کیا جابر بن عبد اللہ
نے کہ جب سعد بن ربیع اُحد مین شہید ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کی طرف پھرے
بعد ازان حمراء الاسد کی جانب تشریف فرما ہوئے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد

کی دو بیٹیان اور بی بی اُنکی حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اُس دستور پر جو جاہلیت مین
مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہوے سعد بن ربیع پھر جب اُن لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لے گیا اور اُسوقت
تک فرائض نازل نہوئی تھی اور زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اُسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کر کے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کیا اور وہ اُن روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور اُسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے
اور ذکر معرکہ اُحد کا کر رہے تھے کہ کون کون شہید ہوا مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا تا آنکہ
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو پس ہم ساتھ چلے اور ہم لوگ بیس آدمی تھے
پھر جب کہ ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم لوگ بھی اُن کے ہمراہ پاس
زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اُس نے مابین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا ہے اور چٹائی
خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نہ تھا کہ ہم لوگ بیٹھے اور رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اُن پر رحمت بھیجتے تھے مین نے اُس روز دیکھا
کہ نیزون کی انی اُس کے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اُس حال کو عورتون نے
سُنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور اُن عورتون کو رونے سے
کچھ منع نہین کیا جابرؓ نے کہا کہ اُس عالم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت ایک
شخص اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابرؓ نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے
آتا ہے کہ ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر انکو خوشخبری دی کہ تمھارے
حق مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے قوم پر سلام
کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص
اہل جنت مین سے تمھارے سامنے سے آویگا پھر ہمنے لوگون کے درمیان شگافت سے دیکھنا شروع کیا
کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سامنے سے دکھائی دیے تب ہم لوگ اُٹھے
اور جو کچھ اُنکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اُس سے اُنکو مژدہ دیا پھر وہ آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمھارے سامنے آویگا یہانتک کہ حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اُٹھے اور بڑھ کے ان کو بشارت جنت کی دی پس وہ بھی آئے اور بعد سلام
بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جابرؓ نے کہا اسقدر کھانا آیا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کے تھا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے اس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کھاؤ بسم اللہ تب ہم آمین کھانے لگے یہان تک

کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہو گئے اور ہم نے نہین دیکھا کہ اُس طعام مین سے کچھ نکلا ہو بعد ازان حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا اس طعام کو اُٹھا لیجاؤ تب اُسکو اُٹھا لے گئے بعد ازان ایک طبق رطب
تازہ توڑا ہوا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جابرؓ
نے کہا پھر ہم کھانے لگے یہان تک کہ سیر و آسودہ ہو گئے اور بیشک مین نے دیکھا کہ جس طرح وہ طبق
آیا تھا پُر ہے اور وقت نماز ظہر آیا پس حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہم کو نماز پڑھائی اور
پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی مجلس یعنی اپنے مقام نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے
بعد ازان وقت نماز عصر آیا اُسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اُس سے سب سیر و آسودہ ہوے
تب حضرت اُٹھے اور نماز عصر ہم کو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا یعنی اُس وقت تک آپکا وضو زائل
نہ ہوئی تھی بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اُٹھ کر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع
اُحد مین شہید ہوا اور جو کچھ اُسکا متروکہ تھا اُسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے
کہ سعد اپنی دو بیٹیان چھوڑ گیا ہے اُن دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال پر تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اے پروردگار
پیچھے سعد کے اُس کے ترکہ مین احسان اور نیک معاملہ کر اور فرمایا کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم
نازل نہین ہوا جب مین یہانسے مدینہ کو پھرون تو وہان میرے پاس تو پھر آئیو پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم اپنے دولت سرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اُنکے پاس بیٹھے تھے
چنانچہ یکبیک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سختی وجد مثل شدت غلیان طاری ہوئی ہم
لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اُس سے فارغ ہوے اور
عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکتا تھا پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو مسعود عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے جابرؓ نے کہا کہ وہ عورت
ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیری لڑکیون کا چچا کہان ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ
وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اُسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا کہ دوڑتا
ہوا جاوے اور اُسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ و ماندہ
تھا تب حضرت صلے اللہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث
اپنے بھائی کی بیٹیون یعنے اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سُنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب
اہل مسجد نے صدائے تکبیر سُنی پھر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور ثمن اصل متروکہ کا

اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہ جاوے اُسکو تو لے اور اُس روز تک بچہ وارث نہین
ہوتا تھا اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اُس ام سعد بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے
عقد نکاح مین اُسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجکو حاجت ہو تو اپنے باپ کے
میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور تو روز شہادت اپنے باپ سعد
کے حمل مین تھی اُسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہی اور جب احد مین مشرکین شکست پا کر بھاگے
تھے تو اول جو شخص اُحد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن اُمیہ بن المغیرہ تھا کہ اُسنے مکے مین جانا
ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمدؐ ظفر یاب ہوے اور ہم لوگون نے شکست پائی اور آنے
والون مین اول مین تمھارے پاس آیا ہون **راوی** نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اُس وقت کا جب ہزیمت اولے
مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی وبعد ازان کہ مشرکین جب بطریق تراجع کے پھر پڑے اور پہونچے جس
امر کو پہونچے پس اُسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمدؐ اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی
وہ وحشی غلام تھا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھ سے **حدیث** بیان کی موسی بن شیبہ نے قطن بن وہب
اللیثی سے اُنھون نے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصاب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے خبر قتل
وجرح وہزیمت اُن کی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک
ایسے ثنیہ یعنے ٹیلے پر چڑھ گیا ہو کوہ حجون پر مشرف تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اُسنے باواز
بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش چند بار یہان تک کہ لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے مگر وہ سب
خائف تھے کہ کوئی بد خبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اُنکے اجتماع پر راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوشی ہو
کہ ہمنے اصحاب محمدؐ کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اس کے کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور
محمدؐ کو ہمنے مجروح کیا اور اُن کو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر حمزہ کو قتل کیا
ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمدؐ پر شماتت اور باہم یک دیگر اظہار
سرور کرتے چلے جاتے تھے اُس وقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا
کہتا ہے وحشی نے کہا واللہ مین نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہی اُسنے کہا واللہ مین نے
اُسکے پیٹ مین برچھیان مارین کہ اُسکی دونون رانون سے نکل آئین جب لوگون نے اُس کو آواز دی اُسنے
کچھ جواب نہ دیا تب مین نے اُسکا کلیجہ نکالا اور مین اُسکے تئین تیرے پاس لایا ہون تا کہ تو اُس کلیجہ کو دیکھے
ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیون اور عورتون کے حزن اور غم کو دور کیا اور اُن لوگون کے مارے
جانے سے ہمنے اپنی جانون کو تقویت دی پس اُس روز ابن جبیر نے اپنی عورتون کو حکم کیا کہ خوشبودار

روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال مین لادین اور معویۃ بن المغیرۃ بن ابی العاص جو اُس روز شکست
اٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اُٹھائے چلا گیا اور قریب مدینہ رات کو سو رہا جب صبح ہوئی تو مدینہ مین داخل
ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق باب کیا تب زوجۂ عثمان رضی اللہ تعالے عنہ
ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ یہان نہین ہین وہ رسولؐ
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہین اُس نے کہا اُن کے پاس کسی کو بھیجکر طلب کرو اسلیے کہ میرے
پاس اُس کی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ مین نے اُس کی جانب سے اول سال مین بیچا تھا
اب مین اُس کی قیمت لایا ہون اور نہین تو مین چلا جاتا ہون راوی نے کہا پس ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے
آدمی بھیجا عثمانؓ کو بلوایا جب وہ آئے تو اُس کو دیکھ کر بولے وائے تجھپر تو نے مجھے بھی ہلاک کیا اور اپنی
جان کو بھی ہلاکت مین ڈالا تو یہان کیون آیا اُس نے کہا اے فرزند عم اے بھائی میرے تجھ سے زیادہ تر کوئی
میرا قریب نہین ہے اور نہ زیادہ تر تجھ سے کوئی احق ولائق ہے پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے
گھر کے اندر ایک گوشہ مین داخل کیا بعد ازان وہ خود خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے حاضر ہوے اور ارادہ کیا کہ اُس کے لیے امان حاصل کرین وحالانکہ قبل آنے عثمان رضی اللہ تعالے
عنہ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما چکے تھے کہ بہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اُس کو
تلاش و گرفتار کرو چنانچہ لوگ اُس کو تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضون نے کہا تھا کہ اُس کو
عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے گھر مین تلاش کرو جب وہ لوگ اُنکے مکان مین آئے اور ام کلثوم
رضی اللہ عنہا سے استفسار کیا تو اُنھون نے اُسکی طرف اشارہ کیا تب اُن لوگون نے اُسکو زیر حصیر سے
باہر نکالا اور پکڑ لے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر کیا اُسوقت عثمان رضی اللہ
عنہ بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اُس خدا
کی جس نے آپ کو بحق مبعوث کیا مین اُسوقت نہین آیا تھا مگر اس لیے کہ آپ سے سوال کرون اس بات
کا کہ اگر آپ اُسکو امان دیوین تو اُس کو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخشش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ہبہ کر دیا اور اُس کو امان دی اور اُسکو
تین دن کی مہلت دی (یعنے تا اُس مدت مین وہ چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد اس مدت سہ روزہ
کے پھر ہاتھ آوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان رضی اللہ تعالی عنہ وہان سے نکلے اور
اُس کے لیے ایک شتر خرید کیا اور اُس کا سامان مہیا کر دیا بعد ازان اُس سے کہا کہ اب
تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حمراء الاسد کی طرف روانہ

ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہانتک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنی درمیان مقام عقیق کے جارہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہانسے قریب ٹھہرا ہے اُسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اُسکی تلاش مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اُسکا نشان پاکے پیچھے لگے آخر چوتھے روز اُسکو جالیا اور ایسا ہوا کہ زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اُسکی تلاش مین بتعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انھین دونون نے اُسکو مقام حماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اُسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اُس کے قتل مین میرا بھی حق ہے آخر عمار نے اُسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہانسے پھر کر خدمت رسول خدا مین حاضر ہوئے اور اُسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ثنیۃ الشرید مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اُن دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اُسکو گرفتار کیا اور وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اُسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اُسکو زندہ از براے غرض پکڑ لے گئے اور جسوقت یہ لوگ غزوۂ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوے اور ہیگی یا پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے اعیان قبیلہ اوس وخزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین باب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن عبادہ وحباب بن المنذر وسعد بن معاذ واوس بن خولی وقتادہ بن النعمان وعبید بن اوس مع اور چند آدمی کے کہ انھین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے یعنی حکم جہاد و قتال کرتا ہے دشمن سے اور نہ نکلین ہمارے ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنی روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلے اور اپنے گھر کی طرف چلے اس لیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہر [illegible] تھے خصوص اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اُنکے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو یعنی اُنسے جہاد و قتال کرو [illegible] اسید بن حضیر جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج [illegible] کا ارادہ [illegible] سمعاً وطاعۃً للہ ولرسولہ یعنے [illegible] قبول ہے اور اطاعت خدا اور رسول کی [illegible] بجا لائینگے مگر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے علاج کی کچھ پروا نکی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے کو شریک ہوے اور اسیطرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ کے پاس گئے اور اُنکو حکم کیا خروج و کوچ کا اُنھون نے اپنے لباس [illegible] پہنے ہتھیار لگائے اور جا کر

شریک ہوے اور اسی طرح ابو قتادہ اہل حربا کے پاس گئے اور اسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب
ابو قتادہ نے کہا منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر برجستہ اپنے ہتھیارون کو اٹھائے
چلے اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے مائل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرۂ ۱۳ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس ۱۰ زخم تھے اور قطیبہ بن عامر بن حدید کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عقبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو ان روزون وہی چلی راہ تھی اور یہ سب مردان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوے پھر جب حضرت نے ان لوگون
کی طرف نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللھم ارحم بنی سلمہ اے
پروردگار بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر ان سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے پھرے
مین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو انکی قوم کے
پاس سعد بن معاذ آئے اور انکو خبر دی کہ ہر آئینہ رسولخدا تمکو حکم بہ طلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے ان دونون مین
سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترک غزوہ کرین یعنی جہاد نکرین تو نقصان
عظیم ہے واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب
عبد اللہ نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھمین طاقت رفتار نہین ہے پھر انکے بھائی نے کہا تو ہمارے
ہمراہ چل ہم تیری مجاورت کرینگے یعنی تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نہ کرینگے آخر وہ دونون
چل نکلے پر دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنی لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ
نے انکو اپنی پیٹھ پر اٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اس کے پیچھے رہتا تھا (یعنی برادر رافع) اور یہ بھی
مروی ہے کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پا پیادہ چلتے تھے یہانتک
کہ یہ لوگ حضور مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے ایسے
وقت وہ دونون حضرت کے پاس حاضر لائے گئے اور اس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے
انھون نے کہا تم دونون کو ابتک کس چیز نے روک رکھا تھا ان دونون نے اپنی علت معذوری سے انکو مطلع کیا
تب عباد نے ان دونون کے حق مین دعاے خیر کی اور کہا اگر تم کو دیر ہوتی اس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اونٹون
اور ناقون کی موجود ہوتین تو یہ تمھارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا **واقدی** نے کہ مجھسے **حدیث** بیان
کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمرو بن قتادہ سے سنکر انھون نے کہا کہ یہ دونون انس و مونس تھے اور

یہ قصہ انھین دونون کا ہے آور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے
ساتھ نہ نکلین مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنی اُحد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال میرا یہ تھا کہ مین
حاضر ہونے پر بڑا حریص و مشتاق تھا ولیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے
فرزند سزاوار نہین ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اُن لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اُن کے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اُنپر خوف آتا ہی
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بے بس ہین اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جانیوالا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ
تعالیٰ مجکو شہادت روزی کرے پس مین اُن لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا و حالانکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابرؓ نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے
روز اُحد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے اُنمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز احد حاضر قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی
طلب کی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا بعد ازان رسولخدا صلعم نے علم اپنا طلب کیا اور پھریرہ اُسکا
لپیٹا تھا روز اُحد سے نہین کھُلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو
عطا کیا اور حضرت صلعم برآمد ہوے اُس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر نشان دو حلقہ زرہ
کا تھا یعنی زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بُن موے سر اور رباعیہ یعنی دانت
بعد دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندروار شق تھے اور شانہ راست روز ضربت
سے جو ابن قمیہ کو مارا تھا خم ہو گیا اور جھُکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق
جب اُنکو منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آاُترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور
گھوڑا اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اور طلحہ بھی ندا سے منادی سنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم
سوار ہوتے ہین اور حضرت اُسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا
اے طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا مین نے عرض کیا ہمین قریب ہی پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور
اپنی تلوار لی اور سپر اپنے سینے سے لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین بہ نسبت اپنے زخمون کے رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخمون پر زیادہ تر اندوہگین تھا بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلحہ کے سامنے
آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر دکھائی نظر آتے ہین طلحہ نے عرض کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا ہی کا
مجھے بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل روز احد کے اب ہرگز ہمسے ظفریاب و بہرہ مند نہونگے

یہان تک کہ حق تعالیٰ ہم کو کہ پر فتحمند کریگا اور بعد ازان رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین آدمیونکو جو اسلام لائے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور ان تینون مین دو تو سلیط و نعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف بن وارم نبی سہم سے تھے اور ان دونون کے ساتھ تیسرا وہ شخص تھا جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ قبیلہ عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے ان دونون سے تاخیر اور دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے اُن مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنی اُسکی تنتھی ٹوٹ گئی اُسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دے اُسنے کہا کہ مین تو نہ دونگا تب اُسنے اُسکی چھاتی پر ایک لات ماری کہ وہ چت گرا اور اُسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمرا الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور اُنمین ایک جماعت تھی کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنے مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اُنکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اس قوم نے جب اُن دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد اُن دونون کی لاش پر پہونچے تو اُنکو اپنے لشکر مین اُٹھا لے گئے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباسؓ نے کہا یہ قبر اُن دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر وہان سے رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر تے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہون اور جزر یعنی کھانے کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنی ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے اور اُس روز رسولخدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اُس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلۂ بعید سے روشنی نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ یہ سبب ہوا اُسکا کہ حق تعالیٰ نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اُن کو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی ایک کنارے آیا اور وہ اُس دن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپ کی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی یہ ہمپر بہت شاق ہے اور ہم چاہتے تھے کہ حقتعالیٰ آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنی فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ آپ کا قدم اونچا رہے یعنی دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے بشتاب تمام چلا اور ابو سفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپسمین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نہ کیا اور زنان نوجوان سینہ نوخیز دن سے ہم آغوش نہوے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور سب اُن لوگون نے عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اُنکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اُسکے اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اُنکے پھر آئے ہین اور کیا اُنکے لیے جمعیت

مال و مردم چھوڑ آئے ہین اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اُسنے کہا یہ معبد ہے اور اُسکے پاس کچھ خبر ہوگی اے معبد تو اپنے پیچھے اُنکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اُسنے کہا مین محمدؐ کو اور اُنکے اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر دانت پیستے ہین اور جو لوگ قبیلۂ اوس و خزرج مین سے روز اُحد اُن سے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اُنکے ہمراہ جمع ہین اور اُن لوگون نے باخود با ہم تعاہد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمہارے وہ نہ پھرین گے اور تم سے بدلا خون کا لیوینگے اور دربارۂ قوم اپنے اور دربارۂ عماید اپنے جنکو تمنے قتل کیا ہی سخت غضبناک ہین یہ سنکے اُن لوگون نے کہا وائے تجھ پر یہ تو کیا کہتا ہے اُسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ اُنھون نے کوچ کیا ہے اُنکے گھوڑون کی چوٹیان اور کنوتیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اُن لوگون سے دیکھا ہے اُسنے مجھے برانگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ تین بیتین پڑھین کادت تھد من الاصوات راحلتی :: اذا سالت الارض بالجرد الابابیل :: تعدد ابا سد کرام لا تنابلۃ :: عند اللقاء ولا میل معازیل :: فقلت ویل لابن حرب من لقائھم :: اذا تعظمت البطحاء بالجیل قریب تھا کہ ناقہ میرا صدائے صہیل سے گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز روی مین اڑنے والے مثل ابابیل کے یا کثرت اُنکی مثل ابابیل کے ہے اور وہ لے دوڑتے ہین ان شیر مردون کو جو سُستی و کوتاہی کرنے والے نہین ہین وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح چھوڑ کر پس مین نے کہا ہلاکی ہے واسطے ابن حرب یعنی ابی سفیان کے اُن لوگون کے مقابلے سے جس وقت جوش زن ہوگا صحرائے بطحا صدائے فوج سے اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اُسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا وہ کلام سفیان بن امیہ کا تھا کہ ای قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اُن سے جنگ کی ہے مین اندیشہ کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز اُحد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تم پر جمع ہوے ہین پس مناسب ہے کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمھین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اُن کی طرف قصد کرو اور غلبہ اُنکا تمپر ہو جاوے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اُنھین بڑا ر استباز صفوان ہے وحالانکہ وہ راستباز نہین ہے قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی کہ تحقیر اُنکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے اُنکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاوینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے رفتہ و گذشتہ ہو جاوینگے کہ پھر عود نہ کرینگے پس وہ لوگ پھر چلے اس حالت مین کہ طلب اور ملاقات مسلمین یعنے اُنکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے تھے گذر اُنکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اُسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو پہونچاؤگے اور جو کچھ مین کہلا بھیجون تم کہدوگے مین تمسے شرط اس بات کی کرتا ہون کہ کل بازار مکہ مین جب تم میرے پاس آؤگے

تومین تمھارے اونٹون کو زبیب سے پربار کردون گا اُنھون نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جس وقت تم لوگ محمدؐ اور اُنکے اصحابؓ سے ملاقات کرو تو اُنکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق واجماع اُنپر پھر آنے کا کیا ہے اور کہتے تھے کہ تم چلو ہم بھی تمھارے پیچھے آتے ہین پس ابوسفیان وہان سے اپنے لشکر کو گیا اور وہ قافلہ مقام حمراء مین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اُن سے پیغام دیا تھا اُنھون نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو ان لوگون نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی حق تعالی ہم کو کافی ہے اور وہ بہترین مددگار ہے اور اسی باب مین خدائے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم الآیہ یعنے وہ لوگ جن سے لوگون نے کہا کہ تمھارے لیے مردمان کثیر جمع ہین تو اُنکا ایمان زیادہ ہوا و قولہ تعالے الذین استجابوا للہ والرسول من بعد ما اصابھم القرح الآیہ جن لوگون نے امتثال امر خدا اور رسولؐ کیا بعد ازان کہ (وباوجودیکہ) وہ زخمی ہوچکے تھے اور ایسا ہوا کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ مین سے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روانہ کیا تا اُن کو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور اُسکے اصحاب ڈرتے اور کانپتے پھر گئے بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد تین روز کے مدینہ مین پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

جو شہر محرم پینتیسوین مہینے ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا تھا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی عمر بن عثمانؓ بن عبد الرحمان بن سعید بن یربوع نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوائے اُنکے اور سے بھی اور اُنھون نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی اس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ عماد حدیث ہے اور روایت کی عمر بن عثمانؓ سے اُنھون نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابو سلمہ بن عبد الاسد احد مین حاضر ہوے اور درمیان بنی امیہ بن زید کے بمقام عالیہ اُترے تھے اور اسوقت قُباسے آئے تھے اور اُنکے ساتھ اُنکی بی بی ام سلمہ بنت ابی امیہ بھی تھین چنانچہ ابو سلمہ اُحد مین زخمی ہوے اور زخم اُنکے بازو مین لگا تھا پھر جب وہ اپنے مکان پر آئے ہین تو اُنکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوے ہین تب ابو سلمہ اپنے حمار پر سوار ہوکر روانہ ہوے اور سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر ملاقات کی اور اُسوقت حضرتؐ بلندی مقام عصبہ سے اُترکر عقیق مین پہونچے تھے تو وہ وہان سے ہمراہ حضرت صلعم کے جانب حمراء الاسد کے چلے پھر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو پھرے تو ابو سلمہ بھی مسلمین کے ساتھ آئے اور عصبہ کی راہ سے پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخمون کی کرتے تھے یہان تک کہ زخم اچھے ہونے لگے

اور انگور بھر آئے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پنتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوسلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اُس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کرکہ ہمنے تجکو اُس لشکر کا امیر
وافسر کیا ہے اور اُنکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہوتا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے تو اُنپر تو
پہلے زور ڈال یعنے منتجی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ انکا تجھ سے بغلبہ ملاقات کرین اور حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اُنکو اور اُنکے ہمراہی مسلمین کو تقوی وخیر وصیت فرمائی چنانچہ اُنکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو پچاس مرد
روانہ ہوے وازانجملہ ابوسبرہ بن ابی رحم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اُنکی برہ بنت عبدالمطلب
تھین اور عبداللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبداللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے معتب بن الفضل
بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی اُنھین لوگون مین سے تھے اور
بنی فہر سے ابوعبیدہ بن الجراح وسہیل بن بیضا تھے اور انصار مین سے اُسید بن الحضیر وعباد بن بشر وابو نائلہ
وابوعبس وقتادہ بن النعمان ونصر بن الحارث الظفری وابوقتادہ وابوعباس الزرقی وعبداللہ بن زید وخبیب
بن یساف تھے اور سواے انکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایک وہ شخص تھا جس نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آمادہ وبرانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلۂ طے سے کہ مدینہ مین بارادۂ ملاقات
کسی عورت قبیلۂ طے کے آیا تھا جو اُس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اُس صحابی کے قرابتدارون
مین آکر اُترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ اور سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اُن لوگون کے ہین جو اُن دونون کی اطاعت مین حاضر اور
دونون کو واسطے حرب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے
ہین اور کہتے ہین کہ خاص خانہ محمد مین درآوین گے اور اُسکے اطراف وجوانب مین جو انکے توابع ولواحق بستے ہین
اُنکے مال ومتاع لوٹینگے اور اُنکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہاتھ آوین گے
اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر نکلین گے کہ ہر آئینہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شایستہ وتیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار رہینگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہم کو نہین پاسکتے ہین اور ہمارے اُنکے
مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے سازوسامان حرب مہیا کرلیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اُنکے یہان گھوڑے
نہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز رو مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار وخستہ خاطر ہین کیونکہ ابھی حال مین
قریش اُنپر غالب آچکے ہین (یعنی بجنگ اُحد) کہ تا مدت دراز زخم سے اُنکو مہلت نہو گی کہ آمادۂ جنگ ہون
اب اُنکی جمعیت جمع نہو گی چنانچہ انھین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث بن عمیر ہے اُن کے
درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کے موافق

نہین ہے قتل کرنا ہمارا اُنکے تئین کچھ عوض خون نہین ہے اور لوٹنا اُنکو بدلہ لوٹ کا نہین ہے ہمارا وطن یثرب سے بعید ہی اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہین ہی کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمدرفت کرتے ہوے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اُنکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعدازان جب وہ عازم ہوے تو اُنھون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور پشتارے ہتھیارون کے لدوائے اور اُنکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار توصرف مقاتل و مبارز تھے سواے اور ہمراہیان توابع کے اور قصد ہمارے کوشش تمہاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہوجاوین پس تم اپنی جان کو قریب مین ڈالتے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہین ہون اُس بات سے کہ تم پر شکست پڑے پس یہ باتین اُنکی شک مین ڈالتی تھین و بعد ازان وہ لوگ ابھی جمعیت و مجمع مین تھے (یعنے میری روانگی تک) غرضکہ وہ صحابی اُس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیگئے اور جو کچھ اُس شخص نے بیان کیا حضرت سے بیان کیا حضرت صلعم نے ابوسلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اُس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنی شارع عام سے باندیشہ خطر پھیرا کر دوسری راہ [illegible] اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اجناد سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اُسکا ایک چشمہ سار ہے اور اُسی جگہ اُنکا لشکر بھی مجمع تھا چنانچہ مسلمین نے اُنکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اُن چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اُنکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہوگئی تب ابوسلمہ اُس چشمہ سار پر وارد ہوے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہوگئی تب وہان لشکر کیا اور اپنے اصحاب کو ہر طرف بتلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کردیا چنانچہ ان اصحاب کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اُن دونون جماعت سے تاکید کردی کہ تلاش کرتے ہوے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سواے میرے پاس کے اور کہین نہ کرنا اور اُنکو حکم کردیا کہ از ہم یکدیگر جدا نہ ہونا اور ہر ایک جماعت پر اُنھین مین سے ایک ایک افسر مقرر کردیا تاآنکہ وہ سب گروہ گروہ سالماً وغانماً ابوسلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی نہ پہونچی پس ابوسلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے روانہ ہوتے تھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کرلو اور ابوسلمہ نے مال

غنیمت سے جو چیزین اُس طائی رہبر نے خواہش کین پہلے اُسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی
یعنے برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام یعنی ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان
اُس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کردیا پھر جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے
تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوے آگے بڑھے یہان تک کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا
عمر بن عثمانؓ نے کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمان بن سعد بن یربوع سے انھون نے
عمر بن ابی سلمہ سے سنا انھون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامۃ الجشمی تھا کہ اُسنے روز اُحد تیر چوڑے پھال کا
اُنکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اُسکا علاج کرتے رہے پھر ہمنے دیکھا کہ وہ اچھا ہوگیا تھا چنانچہ ماہ
محرم مین پنتیسوین مہینے ہجرت سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے
کُئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے تو اُس زخم کا منھ پھر کھُل گیا یہان تک کہ ستائیسوین
جمادی الثانی کو اُنھون نے وفات پائی اور غسل اُنکی میت کو یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارۂ چاہ کے
دیا گیا اور اُس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان
جنازہ اُنکا بنی اُمیہ کے یہان سے اُٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات
ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب مدۃ عدۃ کے چار مہینے دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرتؐ نے اُنسے انھین شبون مین صحبت کی جو چند شبین
ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اُسی ماہ
مین ہمبستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج
کیا اور اُسی شوال مین مجھسے ہم صحبت ہوے اور تاریخ وفات ام سلمہؓ کی ماہ ذیقعد سنہ ۵۹ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ
واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان الحجشی کے روبرو بیان کیا انھون نے کیفیت سریہ اور
مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور مجھسے کہنے لگے کہ مجھکو اس مرد طائی کا نام
بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھے نہین معلوم ہوا تب اُنھون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر بن طریف تھا
چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی انھین کے یہان اُترا تھا اور اُنسے یہ خبر بیان کی
تھی پس طلیب اُس مخبر کو پاس رسولخدا صلعم کے لیگئے تب اُسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی اور جو کچھ اُنکے
ارادے مدینے کی طرف آنے کے تھے وہ سب ظاہر کیے پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا اور
وہی مقدمۃ الجیش و راہبر تھا پس وہ اُن مسلمین کو بعرصہ چار روز قطن مین لیگیا اور غیر راستہ سے لے آیا تاکہ اُس قوم
پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اُنکے پاس اُس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی چرائی مین مصروف ۱۳۰

تھے تب مسلمانون نے اس جماعت کو جالیا تو وہ اُن سے ڈر گئے پھر آمادۂ جنگ ہوے اور لڑنے لگے اور زخمی ہوکر
متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوئے اور اُنکے اُونٹ اور بھیڑ کو پکڑ لائے
بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نرہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہمارے اصحاب
جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابو سلمہ شہداے اُحد مین سے ہین کیونکہ وہ روز اُحد ایسے زخمی شدید ہوے
تھے کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ کھا کر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہٖ ابو خالد الزرقی کا ہوا جو اہل عقبہ
سے تھے کہ اُنکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمرؓ مین پھر
اُن زخمون نے جوش کیا اور باعث اُن کی موت کا ہوا اور اُنپر حضرت عمرؓ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا کہ یہ شہداے
یمامہ سے ہے اس لیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اُنھون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ
نے کہ رسول خدا نے ابو سلمہ کو ماہ محرم مین پونتیسوین مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور انھین مین سعد بن ابی وقاصؓ اور ابو حذیفہ بن عقبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو
چلتے تھے اور دنون مین کہین چھپے رہتے تا آنکہ چشمۂ سار قطن پر وارد ہوے اور جالیا اُن لوگون کو جنھون
نے وہان لشکر جمع کیا تھا پھر ابو سلمہ نے تاریکی صبح مین اُنکا محاصرہ کیا اور اُس وقت مسلمین کو وعظ کرنے
لگے چنانچہ اولاً اُن کو امر تقوے کیا یعنے خائف رہنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اُن کو جہاد
کی رغبت دلائی اور اُن کو قتال پر آمادہ و مستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موالفت کرا دی
دو دو آدمیون کی یعنے دو دو مین مواخات کرا دی غرضکہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اُنپر حملہ
کرین خود ہوشیار و آمادۂ کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے
یا بلشک راوی بعض نے اُنمین سے ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تا آنکہ سعد بن ابی وقاصؓ
نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کر کے تلوار ماری کہ اُسکا پانون کاٹ ڈالا پھر اُسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی
نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اُنپر نیزے کا وار کیا تا آنکہ اُسنے اُنکو قتل کیا اُسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت
مسعود کا وہ اعرابی اُتار لیجا دیگا تب اُسکو اُسکی جماعت کی طرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر شور کیا کہ
کیا انتظار کرتے ہو تب ابو سلمہ نے اُنپر حملہ کیا بالآخر مشرکین چپ و راست گریزان ہوے اور مسلمین نے اُنکا
تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے تب ابو سلمہ نے اُنکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا
اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آئے اور مسعود کو دفن کیا اور جو جو اسباب اُنکا متاع ہر قدم سے ہلکا لائق لیچلنے
اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اُس مقام مین عیال و اطفال مشرکین کے نہ تھے بعد ازان مسلمین وہانسے مدینے

کی طرف روانہ ہوئے یہانتک کہ جب چشمہ سارقطن سے مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو راستہ بھول گئے
پس دفعۃً ان مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہونچے اور وہان اُنکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکوں کی
راہوں سے بچھڑ رہے تھے پس مسلمانوں نے وہ سب اونٹ ہانک لیے اور اُن چرواہوں کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اُس غنیمت سے
اُنکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے اُنھوں نے
بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم راستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرت پر رہبر مقرر کیا
کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اُسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجھکو اُس مین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم
تمکو پانچوان حصہ دیوینگے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اُن اونٹون کی چرائی پر لے گیا اور آخر کو اُسنے بھی پانچوان حصہ لیا

ذکر غزوۂ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ و عبد الرحمن بن عبد العزیز و معمر بن راشد و افلح
بن سعید و ابن ابی سبرہ و ابو معشر و عبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل
کی اور بعضے اُن مین سے بابت اُس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوا اُن لوگون کے جنکے نام مذکور ہوئے
اور بھی راوی اُس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا
اختلافات کا ہے چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البراء جو ملاعب الاسنۃ یعنے برچھیت تھا
خدمت مین رسولخدا صلعم کے حاضر ہوا اور دو گھوڑے دو ناقے اُسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا
کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اُسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنی تکلیف قبول اسلام کی
دی اُسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپ کے امر کو بہتر و بزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے
میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجھکو امید ہے کہ وہ لوگ آپکی دعوت
اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ
آپ کے امر کا ہوگا تب رسولخدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے
عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اُنمین سے جنگ پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا نگہبان
و مددگار رہونگا اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قراء قرآن کہلاتے تھے اُنکا معمول یہ تھا
کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جا کر تلاوت اور تعلیم و تعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح
ہونے آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہانسے پھرتے ہوئے لکڑیاں چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے
تھے اور اُنکے گھر والے یہ جانتے تھے کہ یہ شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ اپنے مکانون مین شب باش
رہتے ہین چنانچہ رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُنھین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تا آنکہ یہ لوگ گئے اور جا کر

بیر معونہ مین شہید ہوئے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پندرہ روز تک اُنکے قاتلون پر بد دعا کی یعنی لعنت کی اور ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہے کہ سب چالیس آدمی تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نوشتہ یعنی نامہ بنام ان لوگونکے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن عمرو الساعدی کو اُن جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوئے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہاے بنی سلیم سے اور وہ درمیان ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون یعنی ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا واقدیؒ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے سُنکر اُنھون نے کہا کہ منذر ہمراہ اُس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اُسکا مطالب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوئے جب وہان پہونچے تو انھین لشکر گاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانور دنکو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور اُنکی چرائی پر حارث بن حتمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان مردمان بنی عامر کے جا کر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا دے چنانچہ جب حرام اُن لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ پہونچایا تو اُن لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹ کر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اُن لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء حوالی نجد مین پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمدؐ کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اُن سے تعرض نکرنا لہذا اُن لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد و مددگاری و پناہ دہی کو نگاہ رکھین گے اور عہد شکنی نکرین گے پس عامر اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل سے مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عُصیہ و قبیلہ رعل سے سو یہ سب قبیلے اُسکے ساتھ چلے اور اُن سب نے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا اور عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجا دے پس اُن لوگون نے اُسکی پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اس حالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے تب وہ لوگ اُسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر اُن لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور منذر افسر بھی اُنکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور آنپر ہجوم و غلبہ کیا اُسوقت اہل اسلام قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہے تب بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمھارے اختیار مین نہین دیتا ہون اور نہ تمھاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن حارث تک پہونچون بعد ازان امن تمھاری

مجھسے نکل جاویگی پس اُن لوگون نے منذر کو امان دی یہانتک کہ منذر مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب ان لوگون نے اپنی امان اُن سے نکال لی بعد ازان منذر نے اُن سے قتال کی تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلے اللہ علیہ سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا اَعْنَقَ لِيَمُوْتَ یعنی سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصّمّہ و عمرو بن امیہ جانورون کو چرائی پر لے گئے تھے تو اُن دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنی منزل و لشکرگاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے اصحاب کو سوائے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنی ایک ٹیلے پر دونون چڑھگئے تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اُنکے مقتول پڑے ہین اور سوار اُنکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے عمرو بن اُمیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اُنھون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اُن سے قتال کرنے لگے اور اُنمین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اُن لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کرلیا تب اُنھون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمھاری مجھسے ساقط ہو جا دے اُنھون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اُنھون نے حارث کو وہان پہونچا دیا اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اُن سے قتال کی اور اُنمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی قتل ہوے اور اُنکو یون قتل نہین کیا بلکہ اُنکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اُنکی قید مین تھے اور لڑتے نہ تھے تو اُن سے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئینہ میری مان پر نذر یا منت ہی رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اُسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال اُکھیڑ لیے یعنی چوٹی اُنکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن اُمیہ سے پوچھا کہ اپنے اصحاب کو پہچانتا ہے اُنھون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اُن شہیدون مین پھرنے لگا اور ابن اُمیہ سے اُنکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا اُنمین سے کوئی شخص گم بھی ہے اُنھون نے کہا کہ ہان اُنمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اُسنے کہا وہ تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین اول تھا اُسنے کہا مین تجھسے اُسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کیطرف اشارہ کیا کہ اُس شخص نے اُسکو بھالا مارا اور جب اُسنے اپنا بھالا اُس سے کھینچ لیا تو اُسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک کہ پھر وہ مجھکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا ذلک عامر بن فہیرہ کہ عامر بن فہیرہ کا یہ حال ہے

عامر بن فہیرہ ایسا متقی تھا

اور جسنے اُنکو قتل کیا وہ شخص بنی کلاب سے تھا اُسکا نام جبّار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اُسکو بھالا مارا تو مین نے اُسسے یہ کہتے ہوئے سُنا فزت واللہ یعنی واللہ مین فیروزمند ورستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ فُزت اُسکے قول سے کیا اُسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اُسکو اِس واقعہ سے خبر دی اور اُسکے قول فزت سے سوال کیا کہ اُس سے اُسکی کیا مراد تھی اُنھون نے جواب دیا کہ مقصد اُسکا جنت سے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اُنکے اُٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اسمین خبر میرے اسلام لانیکی اور کیفیت اُس واقعہ کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کردیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اُس خبر کے ساتھ اُسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہداء بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براکا ہی کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نہ تھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اُسی کی صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اُن قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی وہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی رعب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عُصَیّہ کے ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھ پر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلۂ عضل اور قبیلۂ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون اور قبیلۂ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلۂ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا اور اسی طرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوئی لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظَالِمُوْنَ یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے کیونکہ شاید حق تعالے اُنپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لا دین یا اُنپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللھم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت

ف قولہ بعد الرکوع یعنی بعد الرکوع یحتمل بعد الرکعۃ الاولی فی بعد سمع اللہ لمن [illegible] القنوت ۱۲

مین کہا جاتا ہے یعنے اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعیدؓ خدری نے کہا کہ انصار مین سے کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوئے چنانچہ ستر مرد روز اُحد اور ستر آدمی دفعتہً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبید اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسقدر صدمہ شہدائے بیر معونہ پر ہوا اسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوئے اور انسؓ کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہدائے بیر معونہ کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اُنکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہوگئین (یعنے متروک) منجملہ اُنکے یہ دو آیتین ہین بَلِّغُوْا قَوْمَنَا وَاِنَّا لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ یعنے وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوئے پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوئے ہم اُس سے یعنے اُسکی عطیۂ رحمت وکرامت سے اور کہا رواۃ نے کہ ابو براؔ پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براؔ اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا پس اُسنے اپنے برادرزادہ لُبَیدؔ بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیۂ ایک فرس کے روانۂ خدمت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا حضرتؐ نے اس ہدیہ کو اُسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا میرے ذہن مین نہین آتا کہ نبی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براؔ کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مُشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براؔ کو قبول کر لیتا تب لُبید نے کہا اُسنے مجھے آپکی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنی دعائے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری سے اور اُسکے پیٹ مین ایک پھوڑا یعنی اُسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرتؐ نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا اُٹھا لیا اور اُسپر آب دہن ڈالا اور لُبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اس کو پانی مین گھول کر اُس کو پلا دینا چنانچہ لُبید نے جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براؔ اس مرض سے بری ہو گیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے لیے ایک قطی شہد کی لُبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو براؔ اُس کو چاٹتا تھا یہان تک کہ اچھا ہو گیا پس اُسی روز ابو براؔ اپنی قوم مین پھرتا ہوا ارادہ سرزمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذر اُس کا عیص پر ہوا تب اُسنے وہان سے ربیعہ اپنے بیٹے اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لدوا کر خدمت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین پہونچے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ وامان تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہؓ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی اور نیزہ مارا تو اُس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براؔ رخصت ہو کر چلا اور

[illegible] ۱۲

جا کر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابوبراء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوانی حالی کے اُس مین تاب
حرکت نہ تھی تو اُس نے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنے عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو
توڑ دیا یہ کہکر ابوبراء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اُس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہائے
قبیلہ بلی سے موجود تھے اور اُس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب وہان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر عامر سے
جا ملا اور وہ اسوقت اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اُسکو بھالا مارا مگر بھالا اُسکے مقتل سے خطا کر گیا (مقتل
انسان مین وہ جگہ ہی جہان زخم لگنے سے مر جاتا ہی) اور بنو عامر شور و فغان کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے
ضرر نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنے زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابوبراء کا مین نے پورا کیا عامر نے
کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اُس کا ہی اور اُسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی
تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنے ای پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور
طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا
صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قنادہ کے پہونچے تو ملاقات
ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالتمآب صلعم کے
گئے تھے اور حضرت نے اُن دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات
سے مطلع نہ تھے چنانچہ اُنھون نے دونون کو قیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے برجستہ اُن دونون
کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی
اُنکے درمیان سے ہی (یعنے اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین ہی کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو
بن ابی اُمیہ کے ساتھ پھرے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب
اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور
اُس لشکر مین سواے انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہی اور جب عمرو بن امیہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تو نے بد کام کیا ایسے
دو آدمیون کو تو نے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان و پناہ دی گئی تھی تاکہ مین اُن دونون کو جزا دون چنانچہ
عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی خدمت مین نامہ لکھا اور چند آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے مع نامہ روانہ
کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے دو آدمیونکو ہمارے
افرادون مین سے قتل کیا حالانکہ اُن دونونکے لیے آپکی جانب سے امان و پناہ تھی تب آنحضرت صلعم نے دیت اُن دونونکی اُس قسم سے نکالی جسطرح کی

لکھ قولہ تو بھی انکے درمیان سے ہے احتمال ہے کہ اشارہ بطرف معونہ کے ہو یا ہو واللہ اعلم ۱۲

دیت دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہو پس وہ خون بہا دونون کا اُس قوم کے پاس بھیجدیا اور واقدی نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی مصعب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے اُنھون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی
نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اُنکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے وباوجودیکہ اُنکی قوم
بنی سلیم نے بھی اُنکے امان دینے کی خواہش کی مگر اُنھون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمھارا امان قبول نہین کرنا اور
نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب بیر معونہ کے گھر گئے تو وہ
لوگ کہنے لگے کہ اے پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو پاتے نہین ہین جو ہمارا اسلام تیرے
نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اُن حضرت پر پہونچا دے چنانکہ جبرئیل علیہ السلام نے اُس کی خبر جناب مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اُنکے حلیف تھے شہید ہوے
اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقاء تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے
اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام وسلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو
بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے
و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو
شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اٹھا لائے گئے درمیان مقتولون سے دبا کا آخر وہ روز جنگ خندق
شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ
نبیت سے مالک بن ثابت اور سفیان بن ثابت تھے پس یہ سب شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین
وہ سولہ مرد ہین اور عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا
تھا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰہ نافعَ بنَ بدیلٍ ؛؛ رحمۃ المبتغی ثواب الجہاد ؛؛ صارمٌ صادقُ اللقاءِ اذا ما
اکثر ؛؛ الناس قال قول السداد یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اُن لوگون کے جو طالب
ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جسوقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اُن کے
جو کچھ نافع کہتا تھا قول اُسکا راست و استوار تھا یعنے اُسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ
طعمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابو الریان ہو وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے
بھتیجے کے درغلاتا اور اُبھارتا تھا یہانتک کہ اُسی نے نافع بن بدیل بن ورقاء کو شہید کیا اور اُسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا
تَرَکْتُ ابنَ ورقاءَ الخزاعیَّ ثاویًا ٭ بمُعتَرَکٍ تسفی علیہِ الاعاصِر ٭ ذکرتُ ابا الرَّیانِ کما عرفتہٗ ٭ وایقنتُ

اِنِّیْ یَوْمَ ذٰلِکَ ثَائِرُ ۔ یعنے مین نے ابن ورقاء خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اڑتی ہی اُسپر گرد ا
اُسوقت مین نے ابو الریان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابو ریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اُس کو
یعنے ابن ورقاء کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آج کے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا
راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سُنا کہ وہ اُن اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ
حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جن کا مضمون یہ ہی کہ حق تعالے ابن عمرو پر
رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہی لوگون نے اُس
نسبت دو امر دن کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کر پس اُس نے اُسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی
واقدی نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جس کے یہ اشعار تھے) اور

سر مطلع اُسکا سخا غیر مذہب ہی

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی موسیٰ بن یعقوب نے ابی الاسود سے اُنھون نے عروہ سے
اُنھون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سُراغ رسانی کے طرف مکہ
روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہانتک کہ
رجیع مین آگئے تو وہان اُنسے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن
عبد اللہ و معمر بن راشد و عبد الرحمن بن عبد العزیز و عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحییٰ بن سہل بن ابی حثمہ و
معاذ بن محمد نے منجملہ اُن لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اُن ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی
اور بعضے اُنمین کے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھ اُنھون نے مجھسے حدیث بیان
کی مین نے اُن سبکو جمع کیا چنانچہ ان راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان
پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اُنکے لیے حصہ اور عطیہ شتران دستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ
وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اُنسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب
مین سے اُنکے یہان بھیجین تا وہ اُنکو دعوت اسلام کرین (پھر جب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اس
شخص کو جسنے ہمارے صاحب یعنی سفیان کو قتل کیا ہی اور باقیون کو اسیر کر کے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور
اُنسے اِن لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اُن لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہی کہ
اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اُنکے پاس پکڑ آوے تو اُس کو مثلہ کر کے یعنے اُسکے ٹکڑے ٹکڑے کر کے قتل کرین
اور یہ بعوض اُن لوگون کے جو اُنمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے

کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور رسول خدا صلعم سے
عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہی آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجئے تا وہ لوگ ہمکو
قرآن سکھلادین اور مسائل اسلام کے بتادین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد اور
خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور انکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرہ سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم
بن ثابت بن ابی الافلح کو اُن لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سب دس اصحاب تھے
اور امیر و افسر اُنکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اُنکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الافلح تھے پس سب یہ
روانہ ہوے تا آنکہ چشمہ ساز ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہی تب وہان چند
آدمی نکلے اور اپنے اُن اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے
اور اصحاب محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اُس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانونکے ہاتھون مین
تلوارین تھین چنانچہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اُن دشمنون نے
کہا کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہی کہ تمھارے عوض مین اہل مکہ سے ہم قیمت حاصل کرین
(یعنے تم لوگونکو اُنکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمھارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تم سے عہد کرتے ہین اور
تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے اسیری
قبول کی کہ خبیب نے کہا میرے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہی یعنے مجکو ذمہ و امان قوم منظور ہی
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اُنکا ذمہ
اور اُنکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہی اس بات کی کہ مین
پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اُن سے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عِلَّتِي وَانَا جَلْدٌ نَابِلٌ + النَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنْزِلُ عَنْ صَفْحَتِهَا المَعَابِلُ + الموت حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلٌ +
وَكُلّ ما حَمّ الالٰہ نازل + بالمرء والمرء الیہ آئل + ان لم اقاتلکم فامی هابل + یعنے کیا خوب ہی علت و حجت استوار میری کہ مین تیز دست
و تیغ کش اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کیلیے صدائے شن وکڑک ہی تھراتے مین یعنے چلتے ہین
تیر اُسکے رخ کمان سے اور حق کیا ہی موت ہی اور باطل کیا ہی زندگانی دنیا ہی اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہی انسان
پر آنیوالی ہی اور انسان اُسکی طرف آنیوالا ہی اگر مین تم سے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونیوالی ہی اور واقدی
نے کہا مین نے اپنے اصحاب مین سے کسی کو نپایا جو روایت عاصم اور اُنکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی نے
کہا کہ عاصم نے اُس قوم پر تیر پیکانی چلائے جب تیر اُنکے تمام ہو چکے تو اُن لوگونکو بھالا مارنے لگے یہان تک کہ

بھالا بھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّی حَمَیتُ دِینَكَ اولُ النہار فاحمِ لحمی اٰخرہٗ یعنے ای پروردگار میرے مین نے شروع دن مین تیرے دین کی حمایت کی پس تو حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے قتل کرتے تھے اُسکا لباس اُتار لیتے تھے اور ننگا کردیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہوگئے اور اُنھون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُو سُلَیمَانَ وَمِثلِی رَامَاٰ وَرِثتُ مَجدًا مَعشَرًا کِرَامًا + اُصِیبَ مَرثَدٌ وخَالِدٌ قِیَامًا + مین ابوسلیمان ہون اور مجھسا الوالعزم کہ وارث ہون مین بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد وخالد کھڑے کھڑے (یعنے مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد وخالد قتل ہوجاوین) بعد ازان مشرکین نے اُنکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اُسکا شوہر اور چار پسر اُن کے مارے گئے تھے اور اُن چارون مین سے حارث ومسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اُس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی کہ اگر خدا اُسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اُن کے کاسۂ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لادے اُسکے لیے سو شتر مقرر کیے اور اُسکی اِس نذر سے عرب آگاہ تھے اور نبولحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اُن سب نے ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اُسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اُس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب حق تعالی نے عاصم پر سارن مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اُن زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اُسکا مُنھ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اُن زنبورون سے ظہور مین آیا کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اُن کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات ہوگی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حقتعالی نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا وحال آنکہ ہملوگ اُسوقت اطراف آسمان مین کسی طرف کوئی ٹکڑہ ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب نعش عاصم کو بجنسہ بہا لیگیا کہ کفار نہ اُن تک پہونچ سکے نہ اُنکو گزند پہونچا سکے۔ چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بتحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اِس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اُنکو مس کرے بخوف نجس ہوجانے کے مشرک سے یعنے مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بے شبہہ حقتعالی حفاظت کرتا ہی مومنین کی پس خدا نے عاصم کو محفوظ رکھا مس کفار سے بعد وفات اُنکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز رکھتے تھے اپنی حیات مین آور کہا راوی نے کہ معتب بن عبید قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے در آئے تب وہ سب اُنپر ٹوٹ پڑے اور اُنکو شہید کیا بعد ازان

کفار وہان سے خبیب اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانونکے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبد اللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہمارے
ساتھ اول غدر یعنے عہد شکنی اُن لوگون کی ہی واللہ مین تمہارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئنہ میرے تئین تبعیت
وپیروی انھین لوگون یعنے شہیدونکی منظور ہی تب اُنھون نے عبد اللہ کو روکا مگر عبد اللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودۂ کمان سے چھڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اُنسے الگ ہو گئے پھر عبد اللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اُن سے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اُنکو شہید کیا چنانچہ
قبر اُنکی مرالظہران مین ہی پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اُن دونونکو لیے
ہوے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر خرید لیا اور
بعضون نے کہا کہ اُنکو بعوض پچاس شتر خواہ شتور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اُنکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اُنکو خرید اُنکو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث کے
لیا تھا تاکہ وہ اپنے بدلے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اُنکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اُنکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
یا یہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام
شہر ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اس عورت کا نام ماویہ
تھا وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن اُمیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیونکے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اُسکے
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اُسکا اچھا اور سچا تھا وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو تکتا تھی دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین
مین کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نہ تھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور
کا ہوتا تھا اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اُس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اُنکا رزق
تھا کہ خدا اُنکو پہونچاتا تھا اور خبیب رات کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اُنسے قرآن سنا کرتی تھین
اور اُنپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھین کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ تیری
حاجت ہی اُنھون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ مجھکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب یعنے
بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہی اُسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے قتل کا
کرین تو میرے پاس اُس کی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل وقتال

حرام ہی گذر گئے تو کفار اُنکے قتل پر جمع ہوے تب مین نے آنکر اُنکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اُنکو کسی
کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈلون پھر مین نے
ایک استرہ اُنکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے
چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کام کیا کہ اس لڑکے کے
ہاتھ اُسترہ بھیجا کہ وہ اُسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہی اور جب میرا بیٹا
اُنکے پاس اُسترہ لیگیا تو اُنھون نے اُس سے اُسترہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی
بے شبہہ تو بڑا اجری ہی کیا تیری ماں نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ
میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سُنتی تھی تب مین نے کہا ای خبیب مین نے تیری
امن مین دیا تھا ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز بھی خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجھکو
یہ اُسترہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیب نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اُسکو قتل کردون اور ہمارے
دین مین عہد شکنی حلال نہین ہی بعد ازان مین نے اُنکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور
قتل کرنے والے ہین راوی نے کہا آخر اُنکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لے گئے اُنکو مقام تنعیم تک اور اُنکے
ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہانتک کہ کوئی پیچھے نرہگیا
اور نکلنے والے یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اُسکو اُسکا بدلا نہین ملا تھا پس
وہ چاہتا تھا کہ خبیب کا قتل ہونا دیکھکر اور اُسکو اپنا خون بہا سمجھکر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے
نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے یعنی یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اُنکو تنعیم تک لیگیے
اور اُنکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اُسوقت اُن کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے یعنے واسطے
سولی دینے خبیب کے تب اُس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیب
کو اُس سولی کے پاس لیگئے تو خبیب نے کہا اگر تم مجکو چھوڑدو تو مین دو رکعت نماز پڑھلون اُنھون نے کہا
اچھا پس خبیب نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اُنھون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو
طول دیا ہو اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اُنھون نے عمرو بن سفیان بن
ابی سفیان بن اُسید بن العلا سے اُنھون نے ابی ہریرہ سے اُنھون نے کہا اول جس نے طریقہ نکالا ہی
دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیب تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیب نے کہا واللہ
اگر یہ گمان اُنکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اسوقت نماز مین کثار کرتا بعد ازان خبیب نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْھُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْھُمْ اَحَدًا یعنی ای پروردگار اُنکے عدد کو تو شمار کر

(یعنی اپنے قہر مین اُنکے ایک ایک کو گھیر نے) اور ہلاک کر اُنکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ ان مین سے کسی
کو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اُنکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ میرا باپ
ابو سفیان دعاے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابو سفیان نے مجکو اُسدن ایسی
کشاکش سے گھیسٹا کہ مین سُرین کے بھل گر پڑا اور اُس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت تک دردمند
رہا اور حویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانو مین اُنگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اس خوف سے تا دعاے خبیب کو مین نہ سنون اور اسی طرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے
خبیب سے مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور راوی کہتا ہے مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ
بن یزید نے اُن سے سعید بن عمرو نے اُنھون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سنا وہ کہتا تھا کہ اُسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپتا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے
خبیب سے اور حارث بن برصا نے کہا اللہ مجکو گمان نہ تھا کہ دعاے خبیب اُنمین سے کسی کو چھوڑے گی اور
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اُنھون نے کہا
کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن حذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا اوپر حمص کے اور حال اُن کا
یہ تھا کہ اُنپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اسبات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے ایکمرتبہ
اُنکے آنے مین اُنھون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہو جایا کرتا ہے کیا تجھپر جن ہے اُنھون نے کہا
نہین یا امیر المؤمنین ولیکن تھا مین اُن لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اُسکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اُنکی دعا کا خطور و خیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہو جاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی شہید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی قدامہ بن موسی نے عبد العزیز
بن رمانہ سے اُنھون نے عروہ بن الزبیر سے اُنھون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اُنھون نے کہا کہ مین
اُس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اُن لوگون مین سے جو وہان اُس وقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اُنکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اُس دعا کے خوف سے زمین
کیطرف جھک پڑا اور قریش ایک مہینے بلکہ زیادہ یکماہ تک ایسی حالت مین رہے کہ اُنکی محفلون مین سوائے ذکر
دعاے خبیب کے اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتے ہین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اُنکو
سولی پاس لیگئے اور اُنکا رخ طرف مدینے کے کرکے رودے یا رسی سے اُنکو خوب کسدیا بعد ازان اُنسے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاوے تو ہم تجکو چھوڑ دین اُنھون نے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہون اور عوض اُسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اُن کافرون نے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہی کہ بجاے تیرے محمدؐ ہون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اُنھون نے کہا واللہ مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اُنکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اُنھون نے باربار کہنا شروع کیا ای خبیب لے پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہی لات وعزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز نہ آویگا تو البتہ ہم تجھ کو ضرور قتل کرینگے اُنھون نے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذاے قلیل ہی (یعنے قتل میرا آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہی بخلاف انحراف اسلام کے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہی) پھر جب خبیب نے اُنکے کہنے سے انکار کیا تو اُن کافرون نے اُنکا مُنھ اُس طرف کر دیا جسطرف سے آئے تھے یعنے مدینے کی جانب مُنھ اُنکا پھیر دیا خبیب نے کہا (لیکن پھیر دینا تمھارا میرے مُنھ کو جہت قبلہ سے یعنی یہ مجکو ضرر نہین کرتا) پس تحقیق کہ حق تعالی فرماتا ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ یعنے جسطرف تم رخ کرو اسی طرف وجہ خدا موجود ہی (ای دلیل وجہت خدا) بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّی لَا اَرٰی اِلَّا وَجْہَ عَدُوٍّ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَیْسَ ھٰھُنَا اَحَدٌ یُبَلِّغُ رَسُوْلَکَ عَنِّی السَّلَامَ فَبَلِّغْہُ اَنْتَ عَنِّی السَّلَامَ یعنے ای پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کسی کو نہین دیکھتا ہون ای پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہی جو تیرے نبیؐ کو میرا سلام پہونچاوے پس تو ہی اُن کو میری جانب سے سلام پہونچا اور **واقدی** نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اُسامہ بن زید نے اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعۃً حضرتؐ پر ایک حالت بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت سے کہتے ہوے سُنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرفسے سلام پہونچاتے ہین وبعد ازان اُن کافرون نے طلب کیا لڑکون کو اُن لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے یعنی اُن لوگون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پائے گئے تب اُن کافرون نے ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہی جسنے تمھارے آبا کو مارا ہی تب اُن لڑکون نے خبیب کو نیزے مارے مگر ہلکے ہلکے اور خبیب اُس لکڑی پر تڑپے کہ اُنکا منھ قبلہ کیجانب ہو گیا اُسوقت خبیب نے کہا حمد ہی اُس خدا کی جسنے میرے مُنھ کو سمت اُس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین کیلئے پسند واختیار کیا ہی اور جو لوگ قتل خبیب پر جمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل اور

سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور ان حاضرین
مین عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا جو کہتا ہی واللہ مین نے خبیب کو قتل نہین کیا کیونکہ اُس روز مین لڑکا کم سن تھا
ولیکن ایک شخص نے بنی عبد الدار مین سے جس کا نام ابومیسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر برچھی
پر رکھا اور ساتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہانتک کہ خبیب
قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اُنسے چھڑا لیا تو کافرون نے چلا کر کہا ای ابوسروعہ
ابومیسرہ نے بڑی برچھی ماری تب ابوسروعہ نے (یعنی یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اُن کی پشت
سے پار کر دیا اور اُس نیزہ کو اُسی طرح اُس دم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے
تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہی خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال مین ذکر
محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت مین (یعنے جب برچھون مین چھدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمدؐ کرتا یعنے
بھول جاتا ہینے کبھی کسی والد کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد سے ایسی محبت دلی رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب
محمدؐ محمدؐ کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان بن امیہ کے یہان زنجیرون مین
مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزے رکھتے تھے اور جو چیزین کھانیکو اُنکے
سامنے آتی تھین اُنمین سے گوشت ذبائح نہ کھاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت دشوار تھی اسلیے کہ قریش نے
اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کھانون مین سے تو کیا چیز کھاتا ہے اُنھون نے
جواب دیا کہ جو جانور سوائے نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہی مین اُسکا گوشت نہین کھاتا ہون
ولیکن مین دودھ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودھ پی لیتا ہون اور کھانون سے کفایت کرتا ہی) کیونکہ وہ
صائم رہتے تھے تب صفوان نے اُنکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودھ ایک بڑا کاسہ بھر کے وقت افطار
کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اُسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ زید
بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لائے اور اُن دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اُن ہر ایک
کے ساتھ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اُن
دونون مین سے ہر ایک نے اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اُس مصیبت پر صبر کرے
بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام
صفوان کا تھا چنانچہ اُنکو تنعیم تک لائے اور لکڑی سولی کی زمین پر گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز
پڑھ لون پس اُنھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اُنکو اُس لکڑی پر اُٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے
اس دین جدید سے دست بردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو چھوڑ دین اُنھون نے کہا لا واللہ سے یعنے

واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے کہ آیا تجھکو خوش آتا ہی اور تیرا دل گوارا کرتا ہی کہ بجاے
تیرے ہمارے ہاتھ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتار ہوں اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت
ناگوار ہی اور مجھپر دشوار ہی کہ جسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین
اپنے گھر مین آرام سے بیٹھوں **راوی** نے کہا ابوسفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے اصحاب مین اُسکے لیے
ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین محمدؐ کے لیے اور حسان بن ثابت یہ شعر
شان مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہی لَیتَ خُبَیباً لَم تَخُنهُ اَمَانَةٌ × وَلَیتَ خُبَیباً کَانَ بِالقَومِ عَالِماً شَرَاهُ
زُهَیرُ بنُ الاَغَرِّ وَجَامِعٌ وَکَانَا قَدِیماً یَرکَبَانِ المَحَارِمَا × اَجَرتُم فَلَمَّا اَجَرتُم غَدَرتُم × وَکُنتُم بِاَکنَافِ الرَّجِیعِ اللَّهَاذِمَا
ای کاشکے خبیب کی خیانت اُس قوم نے از روے امانت یعنی از راہ امان کے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال
اس قوم کا یعنی غدر انکا جانتا ہوتا (یعنی کاش خبیب اُنکی خیانت اور اُنکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہونچتا
اور یہ اشارہ ہی اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہو گئے تھے اُنمین سے خبیب و زید نے اُنکی امان کو قبول
کیا تھا اور اُنکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے اور یہ
دونون ہمیشہ کے حرام کار تھے پھر ہمسے امان پیش کی پھر جب ہم امان دیچکے تو ہمسے پھر غدر و فریب کیا کہ تم
لوگ اطراف رجیع مین نیزہ بازی کرنے والے ہو اور حسان نے جو یہ اشعار کہے تھے اُنکے دیوان قدیم مین پائے گئے
لَو کَانَ فِی الدَّارِ قَومٌ ذُو مُحَافَظَةٍ × حَامِی الحَقِیقَةِ مَاضٍ مَالَهُ اَنَسٌ × اِذاً وَجَدتَ خُبَیبٌ مَنزِلاً فُسُحاً وَلَم یُشَدَّ عَلَیکَ السِّجنُ وَالحَرَسُ
وَلَم تَسُقکَ اِلَی التَّنعِیمِ زِعنِفَةٌ مِنَ المَعَاشِرِ مِمَّن قَد نَفَت عَدَسٌ × فَاصبِر خُبَیبُ فَاِنَّ القَتلَ مَکرُمَةٌ × اِلَی جِنَانِ نَعِیمٍ
تَرجِعُ النَّفَسُ × وَلَولَاکَ غَدَاؤُهُم فِیهَا اَبُو خَلَفٍ × وَاَنتَ ضَیفٌ لَهُم فِی الدَّارِ مُحتَبَسُ × یعنی اگر ان گھر والوں مین حفاظت کرنے والے
ہوتے یعنے مکے مین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے امور حق مین اور نہوتی اُنکے لیے
انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اُسوقت ای خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین اور تجھپر سختی قید اور درشتی نگہبانون
کی نہوتی اور وہ کوتاہ دست لئیم یعنی نسطاس تجھکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ ان گروہ مین اُن لوگون مین سے ہی
جو چُنے والے عدس کے ہین یعنی رزیل و کمینہ پیشہ مہر حال صبر کر اے خبیب کہ ہر آئینہ قتل راہ خدا مین بزرگی
ہی کیونکہ طرف جنات نعیم کے کُل نفوس رجوع کرنیوالے ہین تسلط کیا اُنھون نے تجھپر کہ یہ لوگ قریش
مین خلف وعدہ ہین اور تو اُنکا مہمان تھا اور اُنکے گھر مین مقید تھا

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سنہ تیسوین سنہ ہجرت سے

واقدی رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور

محمدؐ بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد نے اور یہ لوگ منجملہ اُن راویون کے ہین جنکا نام مین
نہین جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور انمین سے بعضے بڑے ضابط حدیث
تھے بعض سے پس اُن سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی مین نے سبکو جمع کیا کہا روات نے کہ جب عمرو بن امیہ
بیر معونہ سے چلے اور قناۃ مین آگئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اُن دونونکا نسب پوچھا یعنی تعرض کیا
اُن دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اُن دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اُنپر حملہ کر کے
دونونکو قتل کیا بعد ازان وہان سے چل نکلے اور اُسی ساعت بہت جلد تھوڑی دیر مین بکری دو ہتے مین آنکر خدمت
مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے اور اُن دونونکی خبر بیان کی حضرتؐ نے فرمایا تو نے بہت
بُرا کام کیا اُن دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اُنسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجھکو
معلوم نہ تھا بلکہ مین اُن دونون کو مشرک جانتا تھا و علاوہ اُنکی قوم نے ہمارے ساتھ جو کچھ کیا کہ ہم سے عہد
شکنی کی اور عمرو جو کچھ سلاح و رخت اُن دونونکا لائے تھے اُسکی نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حکم کیا کہ علیحدہ رکھا جاوے و بعد ازان حضرت صلعم نے وہ سب اسباب مع خون بہا دونون کا اُن کی قوم کے
پاس بھجوا دیا اور یہ اسطرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے حضرت صلعم کی جناب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپکے اصحاب مین
سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیون کو مار ڈالا ہے و حال آنکہ اُن دونونکے لیے آپ کی جانب
سے امان تھی اور آپ نے اُنسے عہد ذمہ کیا تھا پس چاہیے کہ اُن دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے
چنانچہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور
حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسولخدا صلعم روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی
اور حضرتؐ کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے و بعد ازان کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اُنکو دیکھا
کہ سب بنی النضیر اپنی محفل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب اپنے وہان بیٹھے اور اُن لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ
اُن دونون کلابیون کے لیے جنکو عمرو بن امیہ نے قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا
اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے ہم فدا ہون آپ پر کہ آپ نے ہماری ملاقات کی اور ہمارے
یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپکے لیے طعام حاضر کرین اور رسولخدا صلعم اُنکے مکانونمین سے ایک مکان کی
دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کر کے باہم شوری کیا
اُن مین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود اسوقت محمدؐ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب اگر
دس بھی ہونگے اور وہ جو اُنکے ساتھ ہین ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن
عبادہ ہین جس گھر کے نیچے محمد بیٹھے ہین اُسکے اوپر سے ایک پتھر اُنپر ڈالدو اور اُنکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا

موقع پاؤ گے کہ وہ تنہا ہون اور اسوقت اُنکے دوست یارو نمین کوئی اُنکے ساتھ نہین ہے اور جب وہ قتل ہوجائینگے
تو اصحاب اُنکے متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اُنکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین ملجائیگا اور باقی رہجاوینگے
وہان وہ لوگ جو اوس و خزرج سے ہین سو وہ تمھارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمھارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین
کروگے تو وہ اسیوقت کرو یعنی اسی وقت موقع ہے تب عمرو بن حجاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر
چڑھتا ہون اور اُنپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اُسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت
کرو اور پھر ہمیشہ تم میری مخالفت کیجیو یعنے ایکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیو تو آیندہ کبھی میرا کہنا نمانیو واللہ اگر تم
ایسا کرتے ہو تو ضرور محمدؐ کو خبر ہوجائیگی کہ ہم لوگون نے اُنکے ساتھ غدر کی اور یہ دغا بازی نقض اُس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور اُنکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے تو یہ
جان لو کہ اُنمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کو کھود
ڈالیگا اور اپنا دین ظاہر و غالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن حجاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تاکہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گرادے اور چاہتا تھا کہ اُسکو اُنپر لڑھکادے پھر جب اُسکو لیے ہوے چھت پر
چڑھگیا اُسیوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کچھ اُن لوگون نے قصد کیا تھا اُسکی خبر آئی (یعنے بواسطۂ
جبرئیلؑ) تب حضرت وہان سے بہت جلد اُٹھ کھڑے ہوئے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے
جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا رکھتا ہو) اور اُس جگہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کیطرف
متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین بیٹھے باتین کرتے تھے اور اُنکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے
حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب عرصہ ہوا اور وہ لوگ اِس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا بیفائدہ ہے بالضرور حضرتؐ کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب
اُٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن اخطب بولا کہ ابو القاسم نے بہت جلدی کی ہمتو اس ارادے اور فکر مین تھے
کہ اُنکی حاجت روا کرین یعنے اُنکی فرمایش بجالادین اور چاشت کھلادین یعنی ناشتہ کرادین الغرض یہود اپنے
کردار پر پشیمان ہوے بعد ازان کنانہ بن صویر نے اُن یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمدؐ کیونکر اُٹھ گئے اُنھون نے
کہا نہین واللہ ہم نہین جانتے اگر تو کچھ جانتا ہے تو بیان کر اُسنے کہا ہان توریت کی قسم البتہ مین جانتا ہون کہ جو
کچھ تمنے محمدؐ کے ساتھ قصد غدر کیا بتحقیق کہ وہ اُس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب اور دھوکا مین
نڈالو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہے اور وہ نہ اُٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اس سے وہ آگاہ
کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا
اولاد ہارون سے ہو پس حقتعالی نے اُسکو جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین

پڑھا ہی وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہی کہ ہر آئینہ مولد اُس کا مکہ ہوگا اور دار الہجرۃ اُس کا یثرب
ہوگا پس صفت اُسکی بعینہا یقیناً ویسی ہی کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہی اُسکا ایک حرف بھی مخالف اُس
صفت کے نہین ہی اور اُسکے خلاف بھی نہین ہی کہ موافق اُن نوشتون کے جو کچھ تمھارے تئین درپیش
ہوگا وہ اول اسی کا محاربہ ہی تمسے یعنی ہو کر پہلے وہ ہی لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون کہ
تم کوچ کیے جاتے ہو یعنی بھاگے جاتے ہو اور تمھارے بچے بھوکونکے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی اولاد
کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہو در حال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمھارے عز و شرف کے
ہین پس چاہیئے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنی میری بات مانو کہ سوا ان
دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہی اُن لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر ہین اُسنے کہا کہ تم
اسلام قبول کر لو اور محمدؐ کے ساتھ شامل ہو جاؤ تو امان پاؤ گے اپنے مال اور اپنی اولاد پر اور تم اُنکے اصحاب
کبار مین محسوب ہو جاؤ گے اور تمھارے مال و منال تمھارے ہاتھون مین باقی رہین گے اور تم اپنے وطن سے
نکالے نجاؤ گے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہم توریت اور عہد موسی سے باہر نہونگے تب کنانہ نے اُنسے
کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہی کہ ہر آئینہ محمدؐ کسیکو تمھاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین کہ تم لوگ ہمارے
ملک و شہر سے نکلجاؤ تو تم کہنا بہت اچھا یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کر لینا تو اس صورت مین
محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تمھارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمھارا باقی رہجاویگا پھر اگر تم چاہنا تو
بیچ ڈالنا (یعنے گھر بار وغیرہ) خواہ رہنے دینا بنو النضیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہی تو بہت خوب ہی پھر کنانہ نے
کہا بخدا کہ ہر آئینہ دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہی (یعنی اسلام) پھر اُس نے کہا
آگاہ ہو واللہ اگر یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمھاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ ہمکو رسوا کیا) تو البتہ مین اسلام
قبول کر لیتا و لیکن واللہ کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب نکیجا دیگی یہان تک کہ پہونچے
مجھکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمھارا حال ہوگا وہ میرا بھی حال ہوگا تو اس صورت مین البتہ شعثا عیب نکیجا دیگی
یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا) اور کہا راوی نے کہ شعثاء دختر کنانہ کی وہ عورت ہی کہ مدح اُسکے حسن و
جمال کی حسان نے اپنے اشعار مین کی ہی بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اُس
سے پہلے ہی کارہ و ناخوش تھا اور اب محمدؐ ضرور ہماری طرف عنقریب کسیکو بھیجینگے کہ تم لوگ ہمارے وار یعنی ملک و
شہر سے کہ وہ ہمارا گھر ہی نکل جاؤ پس تو اے حیی اُس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجو اور اُسکے جواب مین در بارۂ خروج
کے نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو پھر نکلجائیو تو اُنکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ نکلا جاتا ہون
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطۂ سلسلۂ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنے بنوالنضیر کے یہان سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہان سے چلے اور راہ مین ایک
شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اُس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی ہی یعنے تو نے اُنکو دیکھا ہی اُسنے کہا ہان مجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسر کے پار
مدینے کیطرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
محمد بن مسلمہ کو طلب کیا ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنوالنضیر کے یہان سے اُٹھ آئے
اور ہملوگون کو خبر نہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالے
نے مجھکو اس بات کی خبر دی اسلیے مین وہان سے اُٹھ آیا بعد آنان محمد بن مسلمہ حاضر ہوے تب اُنسے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اُنسے کہدے کہ رسول اللہ نے مجھے تمھارے
پاس بھیجا ہی اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک وشہر سے نکلجاؤ چنانچہ جب ابومسلمہ اُنکے پاس گئے تو اُنھون نے
کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تمھارے پاس اپنا پیغام پر بھیجا ہی اور مین ذکر اُس پیغام کا کرونگا جب تک
تمکو معلوم کراؤن کہ وہ بات ہی جسکو تم بھی خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تم کو مین اُس توریت کی قسم
دیتا ہون جسکو خدا نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا ہی آیا تم جانتے ہو اور تم کو یاد ہی کہ قبل مبعوث ہونے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین تمھارے پاس آیا تھا اور اُسوقت تمھارے درمیان مین توریت تھی تب
تمنے اپنی مجلس مین اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ ای ابن مسلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجھکو صبح کا کھانا کھلائین (یعنی چاشت
کا ناشتا کرائین) تو کھلائین ہم اور اگر تو چاہے تو ہم تجھکو یہودی بنا دین تب مین نے تم سے کہا تھا کہ مجھے
ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ مین کبھی یہودی نہ ہونگا پھر تم نے مجھے اپنی ایک قاب مین
کھانا دیا واللہ مین اُسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ یشب یمانی تھا برگ سیاہ وسفید اُس وقت تمنے کہا
تجھکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہی آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہی ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ
کا رکھتا ہے وہ حنفیہ کہ تو نے اُسے اس عرصہ مین سُنا ہی (یعنی اسلام) آگاہ ہو یعنی سُن ای ابن مسلمہ کہ ابوعامر
بیزار ہی دین خنفیہ سے اور وہ اُس دین پر نہین ہی چنانچہ صاحب اُسکا تمھارے پاس آویگا شان اُسکی
یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اُسکی دونون آنکھون مین سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش
ہوگا یک پارۂ نان پر قناعت کریگا اُسکے دوش پر تلوار ہوگی اُس کے پاس کلمۂ ایہ کو دخل نہ ہوگا اُسکت
یعنے وہ کسیکو نکہیگا کہ خاموش ہو بلکہ وہ سب کی سُنے گا اور کلام اُس کا بحکمت ہوگا وَكَانَّهُ وَسَيُنْجِبُكُمْ
هٰذِهِ سنجہ زمین شورزار اور حرف وا بمعنی مع اور وسنجہ مفہوم مع دنیز ل فعل مقدر یعنی گویا کہ وہ تمھاری زمین پر اتریگا
اور واللہ تمھارے اس قریہ مین واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھلینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثلہ کیے جاوینگے

یعنے نقشوںسے گوشت دینی قطع کیے جاوینگے یہ سُنکے بنو النضیر بولے اللہم نعم یعنے بخدا ہان یہ سچ ہی ہمنے یہ بات تجھسے ضرور کہی تھی ولیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہی محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور تم سے فرمایا ہی تحقیق کہ تمنے اس عہد کو جو ہمنے تمھارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد عذر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون اُس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی رائے سے اور وہ چڑھا عمرو بن الجحاش کا تھا اُس مکان کی چھت پر کہ اوپر سے پتھر گرادے (پس یہ سُنکر وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے) اور یہ فرمایا ہی کہ تم لوگ ہمارے شہر سے نکلجاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنے واسطے درستی سامان واسباب سفر کے) پس جو شخص بعد اُس مدت کے نظر آویگا تو مین اُسکی گردن مارونگا تب اُن لوگون نے کہا ای محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنی یہ حکم ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی ابن مسلمہ نے کہا کہ یہ حکم سُنکر قلوب لوگونکے متغیر ہوگئے اور انکے دلون مین یہ بات جم گئی کہ اب خواہ مخواہ ہمکو اپنا وطن چھوڑنا پڑیگا چنانچہ اس کے بعد لوگ چند روز ٹھہرے رہے کہ سامان وتیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری نیز باربرداری اُنکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے اُنکے ہانک لانے کیواسطے آدمیونکو روانہ کیا اور قبیلۂ اشجع سے لوگونکو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور تیاری وتہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین ناگاہ اُنکے پاس قاصد ابن ابیّ کے آئے اور وہ فرستادے اُن کے پاس آسوید وداعس دو آدمی تھے اُن دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہی کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوا اُنکے عرب کے لوگ ہین کہ یہ سب تمھارے حصارون مین تمھارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مرجاوینگے اپنے آخر تک یعنی وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنے مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچاسکین اپنی جانین تمپر فدا کر دینگے اور قبیلہ قریظہ بھی تمھاری مدد کریگا اور وہ تمسے کوتاہی وخطا نکریگا اور تمھارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دیونگے اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا تاکہ وہ اُس سے گفتگو کرے اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے اپنے اصحاب یعنے اپنے کنبے کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکرے گا تب ابن ابی سے بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوکر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لڑائی دال دیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیّی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہانتک کہ حیی نے کہا کہ مین اپنا قاصد پاس محمدؐ کے بھیجکر اُنکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے اسمین

جو اُنسے ہوسکے سو کرین اور حیے کو طمع وامنگیر اُن باتون مین تھی جو ابن ابی نے کہی تھین اور حیئے نے کہا اب ہم
درستی و مرمت کو صاف وہموار کرتے ہین اور سنگ سنگریزہ نکو اُٹھوا کر حصارون مین بھجوائے دیتے مین دیعنے
تھپر مارنے کیلیے) اور ہمارے پاس خوراک اسقدر جمع ہی کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت کریگی اور چشمے
ہمارے پانی کے مدام وعلی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اُسکے چک جائیکا ہمکو خوف نہین ہی اور
کیا^له^ تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر محمدؐ ہمکو محاصرے مین رکھینگے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم نے کہا تیرے نفس نے
تجھکو اس آرزو مین رکھا ہی واللہ اے حیے یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہی واللہ اگر مجھکو اس بات کا خیال
نہوتا کہ تیری رائے مشہور بسفاہت ہوگی اور تجھکو لوگ لغو جانینگے تو بےشبہہ مین تجھسے جدا ہوکر اُن لوگون
کے ساتھ ہوجاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اے حیے ایسا نکر واللہ کہ تو خوب جانتا ہی
اور ہم بھی تیرے ساتھ یعنی مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ کا
ہی و بتحقیق کہ صفت اُنکی ہمارے نزدیک ثابت ہی پس اگر ہم اُسکی پیروی نکرین اور اُس سے حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہی تو آؤ ہم تم اسیقدر اُسکی امان کو قبول کرین جسقدر اُسنے ہمکو امن دی
ہی کہ ہم نکل جاوین اُنکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہی نتیجہ اسبات کا جو بمقدمۂ عہد شکنی اسکے تو نے میری مخالفت
کی ہی بہرکیف جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اُسوقت ہم خود آوینگے خواہ کوئی ہماری جانب سے
پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اُسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان پھر وہ ہمارے پاس
واپس چلا آوے گا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہینگے تو گویا ہم اپنے دیار سے نہین
نکلے ہین اور ہر آئینہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر نسبت ہمارے مال اور ہماری داد و دہش کے ہی پھر جب
مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہوجائینگے اور جسوقت
محمدؐ ہم پر قصد کرینگے تو ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایک روز ہی محاصرہ کرلینگے پھر اگر ہم اُسی امر کو پیش
کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے اُنھون نے ہمسے کہلا بھیجا ہی تو اُسوقت وہ نمانینگے اور ہمارے
قول و قرار پر انکار کرینگے حیے نے کہا محمدؐ ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو غنیمت
جانینگے نہین تو پھر کر چلے جاوینگے و بتحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا ہی تجھے معلوم ہی سلام نے
کہا قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہی وہ چاہتا ہی کہ تجھکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ ہم محمدؐ سے محاربہ
کرین اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجھکو چھوڑ دیوے دیعنے تجھکو محمدؐ سے بھڑا کر آپ الگ ہوجاوے
اور تجھسے دغا کرے) دیکھ تو نے کعب سے درخواست نصرت کی کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے
کوئی شخص میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا والا حال ابن ابی کا تو یہ ہی کہ اُسنے حلفاے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی عذر

له قولہ الا انزی یہان سے اس عبارت کے بھی یہ معنی محتمل ہین کہ کیا تو یہ جانتا ہی کہ سال بھر تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو محاصرے مین رکھینگے اور ہمکو تو نہ ... سب پانی چک جائیگا ۱۲

کیا تھا جیسا تجھسے وعدہ کیا ہی یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون مین
آپ مقید کرایا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابیؔ اپنے گھر مین بیٹھا رہگیا اور محمدؐ انپر گئے اور جاکر
انکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے انکے حکم پر حاضر ہوے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے خلفائ کی مدد کرتا ہی نہ اس شخص
کی جو خود اسکو بچاتا ہی آدمیونسے پس نہ انکی نہ اپنی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہم لوگ ہمیشہ قبیلۂ اوس کے ساتھ تمام انکی
لڑائیون مین اسکو تلوارین مار اکیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے) یہان تک کہ انکی لڑائیان منقطع ہوگئین
اسطرح پر کہ انکے درمیان مین محمدؐ در آئے اور مانع وحائل ہوے اور حال یہ ہی کہ ابن ابیؔ نہ یہودی ہی کہ دین
یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہی اور نہ وہ اپنی قوم کے دین پر ہی پس کیونکر قول اس کا جو کچھ اسنے کہا
ہی تو قبول کرتا ہی تب حیے نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کرسکتا ہی سوائے عداوت محمدؐ اور سوائے
اُنسے لڑنے کے (یعنے سوائے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر
سکتا ہون) پھر سلام نے کہا واللّٰہ یہ باتین ہمارے آوارۂ وطن ہونیکی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے
اور مال ہمارا تلف ہوجاویگا اور ہماری بزرگی ضائع ہوجاویگی اور ہمارے زنان وفرزندان اسیر ہوجاوینگے
و باانیہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ قتل ہوجاوینگے غرضکہ حیے نے کسیطرح نہ مانا سوائے
اسکے کہ مستعد قتال رہا یا آخر حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور انکو سرحد مدینہ
سے نکال دیوین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل نجانا بلکہ ناکہ بندی
اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھین پس اگر محمدؐ بدون لڑائی کے نمانینگے تو ہم
تمہاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسولخدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اسیدم اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنو النضیر کی طرف روانہ ہوے پھر جب رسول خدا صلے اللّٰہ
علیہ وآلہ وسلم اُس قوم کے پاس پہونچے تو ناگاہ اُن لوگونکو روتے ہوے کعب پر پایا اور وہ لوگ بولے
ای محمدؐ کیا ایسا ہی کہ ہمارے لیے مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان
ایسا ہی ہوتا رہیگا تب انھون نے کہا ہمکو چھوڑ دیجیے یعنے مہلت دیجیے تاکہ ہم اپنی مصیبت مین رولیوین
پھر ہم تعمیل آپ کے حکم کی کرینگے حضرت صلی اللّٰہ علیہ وآلہ سلم نے حکم دیا کہ مدینے سے نکلجاؤ انھون نے
اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اسکے قبول کرنے سے ہم کو موت بہت آسان ہی پس
لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کردی اور لوگ طرفین سے قریب بیس راتتک لڑتے رہے
اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وآلہ سلم کسی مورچال یا کسی گڑھی مین انپر دوڑ مارتے تھے اور
غالب آتے تھے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اُس دار سے پچھلے دار مین پھوڑے سے نقب کرگھس جاتے تھے

پھر اُسکی مضبوطی کرکے لڑتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس جس گڑھی اور مکان پر غلبہ
پاتے جاتے تھے اُسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد قول اللہ عز وجل سے ہے یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَھُمْ بِاَیْدِیْھِمْ
وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُوْلِی الْاَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے گھرون کو اپنے ہاتھون اور مومنین کے ہاتھون سے آپ خراب
وبرباد کرتے تھے ای صاحبان بصیرت عبرت کرنے کی جا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا
کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاوین تاکہ یہ امر اُنکے تئین شدت غیظ وغصے مین لاوے جس کا باعث
حق تعالی انکو خوار وذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اُنکے نخلستان مین وہ قسم تھے جس کو وہ لوگ نور اصفر کہتے
تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اُسکے پوست ومغز کی لطافت کا یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اُسکا صاف
نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اُنکو گلہ عبید وجواری سے بمراتب محبوب
ترو مرغوب تر تھے پس اُن دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اُنکے نخلستان مین سے اس قسم کے
نخل کاٹے جاتے ہین تو وہ کہنے لگے ای محمد جو کتاب تمہارے پاس نازل ہوئی ہے کیا تم نے اُسمین کوئی
حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ مین اُنھون نے اپنے کلام مین بہت مبالغہ
کیا پھر جب وہ ایسے حالات مین منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوے اور حق تعالی نے اُن کے
دلون مین رعب وہیبت ڈالی آخر اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شرط پر مصالحہ
کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاوین اسطرحسے کہ اُنکے تین تین آدمی مین ایک ایک اونٹ ہو یعنی تین آدمی پیچھے ایک
اونٹ ہو کہ اُسی پر جو کچھ چاہین مال وخوراک اور پینے کی چیزین لاد لیجاوین اور سوا اسکے اُسکے باقی جو کچھ رہجانے
(یعنے لادنے سے بچ رہ جاوے) وہ مال اُنکا نہین ہے بالآخر وہ لوگ اسی قرارداد پر شہر بدر ہو گئے اور حق تعالی
نے اُن درختون کی نسبت جو کاٹے گئے تھے یہ آیہ نازل فرمائی مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَآئِمَةً
عَلٰۤی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ یعنے جو کاٹ ڈالے تم نے درخت خرمونکے یا انکو انکی جڑون
پر قائم رہنے دیا تو یہ سب کچھ حکم خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا وفضیحت کرے فاسقونکو اور اُنکے حق مین
بعد مصر اخراج بلد یہ آیت نازل فرمائی وَلَوْلَاۤ اَنْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَھُمْ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ
فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ یعنی اگر یہ امر نہوتا کہ حق تعالے نے اُنکے حق مین وطن بدر ہونا مقرر کیا تو اُن پر دنیا ہی مین
عذاب کرتا اور اُنکے لیے آخرت مین عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ چلے یہانتک کہ سرحد مدینہ سے نکلکر
طرف اورعات اور اریحا کے گئے جو مواضع شام سے ہین مگر سواے حیی بن اخطب کے کہ وہ اُن لوگون کے ساتھ
نہ تھا بلکہ وہ اپنے اہل وعیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لے کر خیبر کو چلا گیا پھر وہان اُن سب کو چھوڑ کر خود مکے
مین آیا تو اہل مکہ کو دیکھا کہ مکے سے نکلے ہین اور ارادہ جنگ کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رکھتے ہین اور

لہ [illegible] ۱۲۵

اور اُس سال مین قحط تھا چنانچہ وے لوگ بعد نکلے مکے سے ٹھہر گئے تھے اور آپسمین کہتے تھے لاانصا لحکم یعنی ہم تمسے مصالحہ و موافقت نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمھارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوائے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اُسمین سبز درخت چراؤگے اور دودھ خوب ہوگے اور حال یہ ہی کہ اُن لوگون نے زادراہ کے لیے ستو بہت نے لیا تھا سو اسوسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخودہا مشورہ کر رہے تھے اور اُنکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ مکے مین پھر چلین ناگاہ اُسی حال مین حیی بن اخطب اُنکے پاس پہونچا تب اُن لوگون نے حیی سے اُسکی قوم کا حال پوچھا اُسنے کہا مین اُنکو درمیان خیبر و مدینے کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اُن تک پہونچو تو تم اُنکے ساتھ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کیطرف جاؤ تب اُنھون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اُسنے کہا کہ بنی قریظہ محمدؐ سے مکر و حیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اُن تک پہونچوگے تو وہ تمھارے شامل ہوجاوینگے آخر اہل مکہ اور ایکسال متوقف رہے بس حکایت بنی نضیر کی یہ تھی

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضاے مدت سالتمام قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنے نوکر رکھا یعنے قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش کو اور جو اُنکی رعایا تھے چنانچہ انمین سے جم غفیر مجتمع ہوے اور سب ملکر روانہ ہوے اُسوقت یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھدوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہی تو انکو معلوم ہوا کہ مشرکین اُنپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہوجادین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کردی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اُنکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپس مین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سلمانؓ میرے اہلبیت مین سے ہی (یعنی حضرت نے نزاع باخودہا کا فیصلہ کردیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگی تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اُن لوگون سے جو اُسکے قریب تھے نکالنا اُسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمانؓ ہر چند ضرب تبر لگاتے تھے مگر اُس مین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمانؓ کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضرب اُسپر لگائین کہ وہ پاش پاش ہوگیا اور اُس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اُنکے سواے اور سواے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اُس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اُسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اسوقت اُس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تم لوگون نے

کبھی نہ دیکھا ہوگا پھر فرمایا ای سلمان کیا تو نے بھی اس امر کو دیکھا ہی سلمان نے کہا قسم ہی اُس خدا کی جس نے
آپ پر کتاب کو یعنی قرآن نازل کیا مین نے بھی وہ امر دیکھا ہی فرمایا حضرت نے کہ پہلی ضربت مین
مجھکو قریات یمن نظر آئے (یعنی اُس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین قصرہاے ابیض مدائن کسرے
کے دکھائی دیے اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اُس وقت میرے پاس
وحی ائی کہ یہ سب مجھپر مفتوح ہونگے یعنے اُن سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپس مین خوشی کرو
چنانچہ حضرت کی بشارت سے تمام مسلمین خوش ہوے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق کی کھدائی
سے فراغت ہوئی اُسی عرصہ مین مشرکین آپہونچے اور مدینے کے گرد آاُترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گزند پہونچا یعنے بہت سے اصحاب کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت
محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوے اور نبیؐ کی شان مین اُنکو شک ہوا کہ الفاظ بد وکلمات ناشایستہ
سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا نام معتب بن بشیر تھا اُٹھ کر کہنے لگا کہ محمدؐ نے ہمسے
وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم ویمن کا کیا تھا وحالانکہ ہم مین سے ایک آدمی بھی اپنے
مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہی واللہ یہ سب فریب کی باتین ہین اور اُسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین
اُسکے شریک وپیرو تھے پس حق تعالی نے اُنھین کے باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ وَ
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا یعنی منافق لوگ اور وہ غیر لوگ جنکے دلون مین آزار یعنی جنکے جی
مین بدگمانی ہی کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یہ کہ فریب کیا (یعنی خدا اور رسول نے
جو کچھ ہمسے وعدہ کیا وہ سب فریب تھا) آور زعم وگمان کیا ہی مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ
بن حارث اور بنی سلمہ اُن دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کر کے چلے جاوین (یعنے
مورچون کے مقام سے نکلجاوین) پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے
کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اُسمین چور در آئینگے چنانچہ اُنکے باب مین حق تعالی فرماتا ہی يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؕ
وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین وحالانکہ
وہ کھلے نہین ہین اُس بات سے ارادہ اُنکا سواے فرار کے اور کچھ نہین آور اسی کا ذکر دوسری سورۃ مین اسطرح
پر ہے فرمایا اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ یعنی جب دو جماعت نے
تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین وحال آنکہ خدا اُن کا مددگار تھا پس چاہیے کہ
مومن خدا ہی پر تکیہ وتوکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے کہ ہرگاہ حق تعالی ہمارا
والی ومددگار ہی تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین کہ وہ قصد کرین یعنی

اپنے مقام حربگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی نصرت کا ہم سے وعدہ کیا تھا اُسنے اُنسے کہا کہ مین بدستور اُسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین آنکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیی آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ کو اس حال مین پایا کہ وہ حیی کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیی تمھارے پاس آوے تو اُسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اُسکی شامت اور نحوست تم سبکو بھی لگیگی جسطرح اُسکی نحوست اُسکے قبیلہ کو پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اُنکے پاس آیا تو اُنھون نے اُسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے تو اپنے پیچھے چلا جا یعنی جادھر سے آیا اُدھر ہی کو پھر جا کہ تو مرد منحوس ہی تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے کچھ امید نہین ہی اور نہ ہمکو اس بات کی حاجت ہی جو تو خبر لایا ہی اور حیی اُنکا واقف کار تھا کہ اُنھون نے اپنے سبت کا کھانا پکایا ہی تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہی تو سوا اسکے اور کوئی وجہ نہین ہی کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہی میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمھارا کھانا برباد کرے پھر جب اُسنے اُن کے کھلنے کا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اُس سے وہ شرمندہ ہوے اور دروازہ کھولدیا جب وہ اُن کے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اُنکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیی نے اُنسے کہا کہ واے تمپر اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بیشک خدا اُس شخص سے اور اُسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اُنکی ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہئے کہ اُنپر خروج کرو اور ساتھ اُن قومون یعنے قریش کے شریک قتال ہو کر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ جنگ محمدؐ و اصحابؓ محمدؐ سے تمپر جھکپڑینگے اور حال یہ ہی کہ مین تمھاری مدد کے لیے قریب پندرہ ہزار مردم عرب سے لایا ہون کہ اُن مین بڑے بڑے اُنکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اُسکو جواب دیا واے تجھپر اے حیی ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمدؐ کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوینگے اور جسوقت ہم قتلہ کر چکے ہونگے اُس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اُسکے ہو چکا ہی اور حال یہ ہی کہ ہمارا کوئی مددگار ہی اور نہ ہمارے پاس کوئی قوم ہی ... (مصنف بالکسر ذکر چاکر) ... جو کچھ قوم مسلمین سے ہمپر آفت آویگی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اسوقت اپنے تئین بچا لیجا دیگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ جو حلف و عہد درمیان ہمارے اور محمدؐ کے واقع ہوا ہی ہم اُس کو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اس کا بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر بُرا ہوا تو ہم پر پڑیگا جس طرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے گھر والون کی شامت سے اُٹھائی تھی اُس نے کہا اس پر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ پر نازل کی ہی اگر مشرکین مقابلہ محمدؐ و اصحاب محمدؐ سے بھاگ نکلین گے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین تو مین تمھارے

پاس آکر تمھارے حصار مین تمھارے ساتھ شریک ہونگا پس جو آفت تمکو پہونچیگی وہی مجھپر بھی پڑے گی
آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اُس سے عہد مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر تو کرتا ہی تو جو کچھ ہم کہین وہ کر تو مشرکین کے
پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اُنکے سوارون اور سردارون مین سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصار مین موجود ہین تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے
قصد کرین تو ہم بھی اُن سوارون کے پیچھے اُنکی طرف روانہ ہون چنانچہ حیی وہان سے پاس مشرکین کے
گیا اور اُنسے بنی قریظہ کی طرف سے حلف کیا اور اُسکے ہمراہ ابو لبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط
پر لیا کہ وہ اپنے سردارون شہسوارون مین سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کرین تا کہ اُنکے حصن حصار
مین حاضر رہین اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیوین اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت
کرین اور اپنے ہتھیار جمع کرین اور اس مدت مین تم لوگ محمدؐ اور اصحاب سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی
طرف ایک بازار بھی آمیدیوین چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اُس روز کی مدت تک ایسے
گرم قتال رہے کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین
پر وارد ہوے تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین حصے کیے چنانچہ
ابن اعور السلمی جماعت بنی سعد اور بنی دینال ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اُسکے ہمراہ حارث
بن عوف المزنی بھی تھا اور عتبہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اس روز
طلحہ بن خویلد الفقعسی تھا کہ اُنکے لیے ابو سفیان نے خندق کے سامنے خیمے استادہ کیے تھے چنانچہ
اس روز مشرکین نے جو ساتھ آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور ہر طرف سے
اور تا غروب آفتاب لڑتے رہے اور اُس روز درمیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنکی نماز عصر کے حائل ہو
حارج ہوے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان لوگون نے نماز عصر سے باز رکھا حقتعالی اُنکے
پیٹ اور اُنکے گھر دنکو آگ سے بھرے اور یہ وہ گروہ ہین جنکا ذکر حقتعالی نے قرآن مین کہا ہی اِذْ جَاؤُکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ
اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا جب گروہ مشرکین تمھارے اوپر سے
اور نیچے سے یعنی بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آئے تھے اور جسوقت آنکھین تمھاری ڈگمگانے لگی تھین
اور تمھاری جانین حلقوم تک پہونچی تھین اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھند الیجاوے ناگاہ
وہ اور اُسکا گھوڑا دونون خندق مین گر پڑے تو دونون کے عضو عضو بند بند جدا ہو گئے تب ابو سفیان نے حضرت صلعم کے
پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت مین یعنی اُس کے عوض مین سو اونٹ ہم آپ کے پاس بھیجا کرتے ہین مراد وہ تھا کے

بہائے نعش ہی عوض مین اُسکے اُٹھالیجانیکے کیونکہ مردہ اُسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت علیہ السلام نے
جواب بھیجا کہ تم دیت اُسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اُسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہی اُسکی دیت بھی نجس و ناپاک ہی
اور اُس شام کی لڑائی مین اصحاب نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب سخت اُٹھایا بعد ازان
گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنی آگ تاپنے بیٹھے اور آنحضرت صلعم
نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی منجملہ اُنکے حذیفہ بن یمان کا بھی نام لیا مگر اُن اصحاب مین سے
جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اُٹھکر درمیان صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ
پاس گذرے اور اُنکو پانون سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہی حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ صلعم مین حذیفہ ہون فرمایا
تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اُنھون نے کہا ہان قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہی مین آواز
آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجھکو جواب دینے سے مانع تھی اُنھون نے کہا شدت سردی و صعوبت سختی جسمین مبتلا
ہون (یعنی ان وجوہ سے میری آواز مُنہ سے نہین نکلی) فرمایا اُٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت صلعم نے فرمایا
ای حذیفہ تو لشکر مشرکین کیطرف جا اور اُنکی خبر لا کہ صبح کو اُنکے کیا ارادے ہین اسلیے کہ مجھکو کچھ خبر اُنکی معلوم ہوئی
ہی اور جب تلک تو میرے پاس پھر آوے کوئی خبر وہانکی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد
روانہ ہوے جب اُنھون نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلعم نے دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ یعنی ای پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اُسکے سامنے سے اور اُسکے پیچھے اور اُسکے داہنے اور
بائین سے پھر حذیفہ جب چلے تو اُنکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہانتک کہ اُنکے ایک غول مین پہونچے
کہ وہ اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اُنکے پاس بیٹھ گئے اور وہ نہ جانتے تھے کہ
کوئی غیر ہی بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اُسوقت کوئی آنیوالا مثل ابوسفیان سے اُنکے پاس آیا اور اُن لوگون نے
پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہی اُسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے اور پہچان لیوے
کہ وہ کون ہی (یعنی کوئی غیر آدمی تو نہین ہی) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون جس سے تم خوش ہو جاو
تب ہر شخص نے اُنمین سے ہاتھ اپنے ہم جلیس کا یعنی جو جس سے ملا بیٹھا تھا اُسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے پاس والے
کا پکڑ لیا پھر اُن لوگون نے اُس سے مکرر کہا کہ ہم مین سواے ہمارے کوئی غیر نہین ہی تو اپنی بات بیان کر اُس نے
کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر مرد ہم اپنے
یہان کے اُنکے یہان بھیجدیوین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمدؐ کی طرف چلین تو بنی قریظہ بھی اُن کے پیچھے مسلمین پر
خروج کرین پھر اُنھون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اُسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اس قوم کے پاس سے اُٹھے اور
ابوسفیان پر دار ہوے اور اُسوقت اُنکے یہان آگ جو جل رہی تھی اُس سے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اُسپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب ہان سے چل کھڑے ہوئے تا آنکہ حضور مین
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہوئے اور اُسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ پھر گئے اور حضرت صلعم بعد
فراغ اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ ہمسے خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی یہود نے
عہد شکنی کی پھر ساری باتین اُس قوم کی جسطرح اُنھون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ
نے کہا یا نبی اللہ اس عرصہ مین کہ مین آپ کی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا
یعنے اُسکی ہیئت کذائی ایسی تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا
وہ ابوسفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپ کی وصیت نہوتی تو ضرور مین اُسکی پشت مین تیر پار کر دیتا
بعد ازان رسولخدا صلعم نے عبد اللہ بن رواحہ اور سعد بن معاذ و خوات بن جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا
تم اُنکے پاس جاؤ اور اُنسے کہو تمھاری خبر ہمکو پہونچی ہی کہ تمنے نقض حلف اور عہد شکنی کی ہی اور اُنسے سوال
مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اُنکو اُنکا عہد یاد دلاؤ اور اُنسے کہو جو کچھ تمھارا حال ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے
تئین کافی ہی (یعنی زیادہ برین اپنے قصد سے باز رہو) چنانچہ یہ لوگ اُسی رات کو گئے اور اُنکو دیکھا کہ وہ سطح بام
پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اُنسے کہا دروازہ کھولو اُنھون نے دروازہ کھولدیا یہ لوگ
اُنکے پاس داخل ہوئے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اُنکو پہونچایا تب اُن لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم ہم سے مصالحہ چاہتے ہو تو اس امر کو ہمارے پھیر دو نہین تو
ہم تمسے بری اور علیحدہ ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنی از روے دین کے) اور مراد اُن کی توڑنے سے گئے
بازو سے اخوان اُن کے بنو النضیر ہین تب سعد بن معاذ کہ اُس قوم کے حلیف تھے (یعنی جاہلیت مین)
کہنے لگے ای گروہ بنی قریظہ مین ڈرتا ہون تمھارے لیے اُس آفت سے جو بنی النضیر نے اُٹھائی بلکہ اس سے
زیادہ پھر اُنھون نے سعد سے کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہے تو اپنے بیٹے کے یہان سے شروع کر سعد نے
کہا اِنَّ مِنَ الغِذَاءِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ کہ نہین ہی ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنی جس امر کیلیے مین آیا ہون اُس
سے کوئی غذا بہتر نہین ہی یا یہ مراد ہی کہ یہ غذا کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہی اس غذا سے یعنی اطاعت نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پھر سعد نے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تَشْفِي صَدْرِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ یعنی ای پروردگار
مجھے موت نہ دے یہانتک کہ میرے دلکو بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اُسوقت یہود شان مین رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بے ادبی کرنے لگے کہ بد کہتے تھے اور کذب و دروغ گوئی سے نسبت دیتے تھے
اور کہتے تھے کہ محمد نے ہمارے پاس لوگون کو بدرخواست مصالحہ بھیجا ہی اور صلح کا پیام اُسوقت آیا کہ جب
مصیبتین ہماری انتہا کو پہونچین اور یہ مثل کہی التقت حلقتا البطان یعنے دونون کڑیان تنگ گھوڑے

کی بل گئین (اور یہ کنایہ ہی شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہو گا قسم ہی اُسکی جسکے نام سے قسم کی جاتی ہی کہ ہم اپنی بہرہ مندی کیواسطے اپنی عداوت کو محمدؐ پر بڑہاوینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اُنکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سُنے اور بہت رنج واذیت پائی تو وہانسے روانہ ہو اور خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے حضرت آگے بڑہکر خود اُنکے پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پیچھے کی کیا خبر ہی اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب سے ہملوگ آپکی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اُنسے سوائے مکروہات کے اور ہم نے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح اور جو کچھ اُنسے سنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا آپنے اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی دھوکے کا کام ہی بعد ازان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی اور اصحاب نے بھی (یعنی تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہی کہ اُس بات نے اُنکو خوش کر دیا ہی اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا آپکو خوشخبری آئی تب حضرت نے اُن تینون صحابیون کو یعنے عبد اللہ وسعد وخوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیو نسے احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہین اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اُن یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین اور جب وہ ستر آدمی اُنکے حصار مین داخل ہون تو اُنکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین پر ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مارلین گے انشاء اللہ تعالی اور ایسا ہی ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے جس کا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اُسنے یہ بات سُنی اور کفار اُس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اُن کے پاس گیا اُنھون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر ہی اور لشکر محمدؐ مین یہ صدا کیسی بلند تھی اُسنے کہا مین تمہارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کردگے یہ سُن کر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کون سی خبر ہی لا اَبا لک یہ کلمہ مدح وذم دونون کو شامل ہوتا ہی یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اُسنے کہا محمدؐ نے تین آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین اور دریافت کرین کہ بنی قریظہ اُنکے ساتھی ہین یا تمہارے ساتھی ہین وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمدؐ کے پاس آئے اور اُنکی خبر بیان کرتے تھے مین خود سُنتا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہی کہ

تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون مین سے ستر آدمی اُنکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اُنکے حصار مین
داخل ہون تو وہ اُنکو قتل کرین بعد ازان وہ سب محمدؐ کے پاس آ دین اور تمھارے اوپر آنکی مدد کرین تب ابو سفیان
یہ بات سُنکر بولا قسم ہی لات دعزی کی یہ نغمہ یعنی یہ صدایہ بات سچ ہی ابو سفیان نے کہا کہ اسباتمین یہود نے عہد شکنی
کی خدا اُنپر لعنت کرے اور ان سوارون نے (یعنی جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم
اُنکے حصن حصار مین ہرگز نجاوینگے تب ابو سفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ ای ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنی محمدؐ کا محاصرہ کئے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہی کہ تم کل صبح کو محمدؐ
پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑونگا کہ بعد میرے تم میرے پیچھے رہو ابولبابہ نے
جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہی ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین کرتے ہین یہ سُنکر
وہ فرستادہ ابو سفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین کہ وہ لوگ
یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سُنکر ابو سفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابو سفیان نے
دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبت کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنی اُسکے بدلے اور دن سبت
منالینا) کیونکہ کل قتال لابدی ناگزیر ہی قسم ہی لات دعزی کی اگر ہم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہمارے ساتھ نچلوگے تو ہم
تمھارے حلف سے علحدہ ہوجاوینگے اور قتل محمدؐ کے پہلے ہم تمھین سے لڑائی شروع کرینگے پس فرستادہ ابو سفیان
کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سُنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے بھیجا ہی بے عقل ہی
کیا ابو سفیان کی یہ راے ہی کہ ہم اُسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے تجاوز کرینگے کہ ہر آئینہ ہم مین سے
ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اُسپر حق تعالی نے غضب نازل کیا کہ وہ سب بہیئت بوزنہ و خوک ہوگئے
لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابو سفیان کی کرین تو ہم بھی اسیطرح مسوخات مین سے ہوجاوین یہ سُنکر
فرستادہ ابو سفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اُسکے ہمراہیونکا یہ گمان ہی کہ آگے یہود مین سے جن لوگون
نے اپنے سبت مین تجاوز و تعدی کی تھی وہ لوگ بندر اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابو سفیان
کی نکرسکے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابو سفیان کو منظور ہو تو تا انقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابو سفیان
کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی کہ ای معشر قریش اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سواے اسکے نہین ہی
کہ ہم بندر اور سور کی نصرت کا انتظار کرتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِنْ حَلْفِ بَنِیْ قُرَیْظَةَ یعنی ای پروردگار مین تیری طرف ہوکر
اور حلف بنی قریظہ سے علحدہ و بیزار ہون ای قریش صبحکو محمدؐ کیطرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک کہ تمھارے
تئین امل صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابو سفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو مسلمین کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنی مشرکین ضرور غلبہ کرینگے)

پھر جب حق تعالی نے ضعف وناتوانی مومنین اور دفور کوشش اُنکی اُس کام مین جسمین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اس وقت
اُنکے دلون پر تسکین وتسلی نازل کی کہ اُنکی مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا
یعنے آندھی چلائی کہ اُنکا کوئی ڈیرہ خیمہ نچھوڑا مگر یہ کہ اُسکو زمین پر بچھا دیا اور اُنکے یہان کچھ آگ باقی نرہی مگر یہ کہ
بجھادی (یعنی اُس آندھی نے خیمے گرادیے اور آگ تمام لشکر کی ٹھنڈی ہوگئی جس سے ایذا سردی کی بہت ہوئی) پھر
کافرون نے اپنے لشکر مین صداے تکبیر ملائکہ کی سُنی اور گھوڑے وغیرہ جانور لشکر کے سب توڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے
اُنکے دلون مین رعب وہیبت ڈال دی اُسوقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی قعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پُکارنے
لگا کہ اے قوم ہر آئینہ محمدؐ نے اب تمہیر شر کو ظاہر کیا (یعنی شر سحر) فالنجا النجا (یعنی پس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے
سالارنے اپنے اپنے قافلہ مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب
کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر بدستور سُنتے تھے اور آندھی اُنپر برابر چل رہی تھی اور اُس آندھی کی شدت
مین کوئی چیز اُنکو نظر نہین آتی تھی یہانتک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے کافی ہوا حق تعالی مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالی قوی اور غالب ہی القصہ
آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائکہ علی الاتصال تکبیر کہتے رہے یہان تک کہ وہ سب دو دہائی
کے دور اپنے یعنی موڑ پر پہونچے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت وشدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اُس عرصے مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر
کے اپنی تلوار میان سے کھنچے ہوے آکھڑے ہوے اُنکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلعم نے دیکھا
اور بولین یارسول اللہ یہ دیکھئے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ قریب منبر کھڑے ہین یہ سُنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حال معلوم کیا (یعنی کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہی) اُسیوقت حضرت صلعم اُٹھ کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل
کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمدؐ حق تعالی آپ سے عفو کرے بتحقیق حق سبحانہ تعالی آپکو حکم کرتا ہی کہ آج ہی آپ
بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالی اُنکو کچلکر مارنیوالا ہی جسطرح پٹک مارنا انڈے کا زمین سخت اور پتھر پر تب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیار ونکو مشقت سخت اور امتحان صعوبت کے
اُٹھاؤ پس یہ حکم سُنکر سب نے اپنے ہتھیار اُٹھا لیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر ایک شخص کو افسر مقرر کردیا
کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک پہونچے اور حال یہ ہی کہ حیے
بن اخطب بنا بر اُس قول قرار کے جسپر بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اُنکے پاس پہونچکر اُنکے ساتھ حصار مین حاضر
ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا اور ایسا ہوا

کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دولت سرا مین تشریف لیگئے اور سر دھویا اور
اپنی حاجات سے فارغ ہوکر روانہ بطرف لشکر ہوے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانونکو عیب لگاتے تھے اور
عار دلاتے تھے بکذب وسحر یعنی انکو کاذب وساحر کہتے تھے اور شاتمین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور حق مین ازواج
نبی کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے اصحابؓ کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالی مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے رہیے فرمایا
کسلئے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنین پس تو ناگوار رکھتا ہی
اس بات کو کہ مین اسکو سنون اس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین اسیطرحکی تھین تبھر حضرتؐ نے فرمایا البتہ اگر
مجھے وہ دیکھین گے تو جو کچھ تو نے سنا ہی اب اسمین سے کچھ نہ کہینگے بعد ازان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل حصن
سے چند آدمیون کو انکے نام لے کر آواز دی کہ یا ابا لبابہ دیا جیے اور ای شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے
تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نظر آگئے اور کہنے لگے ای ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا
ای بندر دن کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت سے دور اور خراب کرے ان لوگون نے جواب
دیا ای ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات اسلیے کہے تا وہ لوگ اصحاب
حضرت سے دور ہوجاوین اور انکو باتین ایذا دہی کی نہ سنا وین سو یہ ایسا ہی ہوا (یعنے پھر انکی طرف سے کوئی بات
ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان اکیس ۲۱ شب (یعنے اکیس روز) لڑائی ہوتی رہی اور اس مدت مین منافقین
ان یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر نہونا محمدؐ کے پاس اور اگر وہ ارادہ کرین تمہین نکال دینے کا تو ہرگز تم نہ نکلنا
مدینے سے قسم ہی اس ذات کی جس کے نام سے حلف کیا جاتا ہی اگر محمدؐ سواے لڑائی کے نمانینگے تو ہم
تمھاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور مدد سلاح سے اور ہم تمھارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے
اور تمھارے بارہ مین ہم کبھی کسی کی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکالدے گئے تو ہم بھی تمھارے بعد مدینے
مین نہ ٹھہرین گے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہان تک کہ ہم تمسے آملینگے پس یہی معنی ہین قول خدا ے
عزوجل کے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ
وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ یعنے کیا تو نے نہین دیکھا
ان لوگونکو کہ جو منافق ہین کہ وہ اپنے ان بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین اہل کتاب مین سے کہ اگر تم
نکالے جاؤگے تو ہم بھی تمھارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمھارے بارہ مین کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے
اور اگر تم لڑوگے تو ہم تمھاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہی کہ ہر آئینہ وہ

کا ذب ہین اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اُنکے ساتھ نہ نکلین اور اگر وہ قتال کرین گے تو یہ اُنکی
مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی اُنکی مدد نکریگا اور جسوقت یہود
نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالیٰ نے یہود کے دلون مین رعب و ہیبت ڈالی تب اُن لوگون
نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کے پاس اور عات اور اریحا کو چلے جاوین مگر اُسی شرط پر جس طرح
بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہون اس صورت مین اگر چاہون گا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اُنھون نے کہا
کہ قبیلۂ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اُنکا خیر خواہ تھا پس وہ اُن کے پاس آیا تو
وہ لوگ کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اترین اُسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اُس کی یہ تھی کہ ذبح ہو جاؤ گے چنانچہ اُن لوگون نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا
اُسوقت حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اُس شخص کے
حال سے خبر دی فرمایا لَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ
تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنے رنج مین نڈالین تجھکو وہ لوگ جو کفر مین بڑی دوڑ کرتے ہین کہ وہ اُن لوگون مین سے
ہین جو زبانی کہتے ہین ہم ایمان لائے وحال آنکہ اُنکے دل ایمان نہین لائے یعنے ایسے لوگون کی باتون پر تو غم نکھا
بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیف کے پاس کسیکو بھیجا اور ان سے کہلا بھیجا کہ تم کیون نہین نفع
لیتے ہو اپنے بھائیون کے لیے یعنے ہمارے لیے جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیونکے لیے لیا
تھا تب نبو الاوس پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گئے اور کہا یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفونسے
کیون قبول نہین کرتے جیسا آپ نے خزرجیون کے حلیفون سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے
حلیفونکے حق مین اس بات سے راضی نہین ہو کہ ہین درمیان اپنے اور اُن کے کسی شخص کو حکم مقرر کرون
اُنھون نے کہا بہت اچھا فرمایا اُنسے کہو کہ قبیلۂ اوس مین سے جس کو چاہین اختیار و پسند کرلین تب
اُنھون نے سعد بن معاذ کو قبول کیا اور اختیار کرنا اُنکا سعد کو بموجب ارادہ آلہی کے ہوا جیسا خدا نے
مقدر کیا تھا یعنی عوض اُنکی سرتابی کے اور سعد انپر از راہ غضب و غصہ کے شدید ترین مردم تھے اور
یہ باعث اُن کے اُس قول کا تھا جب وہ اُن کے پاس پیغام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائے تو اُنھون
نے رات کو اُنکو وہ باتین کہی تھین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ اس قوم نے
تجھکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور ان کے حکم یعنے فیصلہ کر چنانچہ سعد نے دونون جانب
سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اُسپر راضی

ہون تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اُسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اُتر آؤ اور ہتھیار رکھدو
پس اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اُنکے حق مین یہ حکم کیا کہ اُنمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے والے
ہین وہ قتل کیے جاوین اور اطفال وزنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا قسم ہی اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہی تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالی اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر پر مین بھی مامور ہوا ہون آخر اُنکی مشکین باندھی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اُس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ای حیی کیا تجھکو خدا نے خوار نہین کیا اُسنے کہا ہر ذی روح ذائقہ موت کا پانیوالا ہی اور میرے
لیے بھی ایک وقت معین تھا کہ مین اُس سے تجاوز نہین کر سکتا اور تمھاری ضد و عداوت پر مین اپنے نفس کو
ملامت نہین کرتا ہون اور مین آج وقت فراق دینا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور
بے شبہہ مین تمھارا دشمن ہون پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم اُسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت
کے جو مدینے مین بازار کی جگہ ہی مارا گیا پھر حق تعالی نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ
وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا یعنی جو لوگ مددگار کفار تھے اہل کتاب مین سے اُنکو حق تعالے نے اُنکی
گڑھیون سے نیچے اُتار دیا اور اُنکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اُن مین سے ایک فریق کو قتل کرتے تھے
اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اُنکی زمین اور ملک اور اُنکے اموال کا اور اُس زمین کا
جسپر تمھارا پانوُن نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا وہ خیبر ہی جسکا وعدہ حق تعالے نے دو
مرتبہ قرآن مین کیا تھا اور اُس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو پچاس آدمی کی تھی اُس وقت عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کرڈالتے جیسا کہ روز
بدر وہان کی غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم برائے مسلمین
فرمایا مین اُسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہی جس کو حق تعالی نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیرے مقرر
فرمایا ہی اُسمین مومنین کی شرکت نہین ہی چنانچہ حق تعالی نے فرمایا ہی مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالی نے اپنے نبی کو اہل قری سے دلادی وہ مخصوص
ہی واسطے خدا کے اور مخصوص ہی واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے آپکے پس مراد اہل قری سے قریظہ و نضیر و
فدک و خیبر ہی اور قریے عربیہ ہین جسکا وعدہ حق تعالی نے قبل از فتح فرمایا تھا چنانچہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو شتر گھوڑے لے لیے اور اُنکو اپنے اہل مین تقسیم

کردئے اور باقی مال اور بندیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کرکے شام کی طرف روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کرکے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے مین دینہ گھوڑے لادین آخر اُنھون نے ایساہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچائے پس اُن گھوڑونکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس کو جو میرا حصہ تھا مین نے مومنین کیطرف لگادیا اور خمس ڈیڑھ سو کا مال تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوۂ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین مقیم رہے جب تک خدا نے چاہا یعنی تا صدور حکم ثانی پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اُنسے مقابلہ کیا اور خدا نے اُن کو شکست دی اور اُنکو قتل کیا اور پراگندہ کردیا اُنکو مسلمانون کے گروہ نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے پیچھے سوار بھیجے کہ وہ اُنکو مارتے بھگاتے ہوے موضع تنعیم تک پہونچادین کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور چند شبین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینے کو پھر آئے اور کعب بن مالک انصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جس کا مضمون یہ ہی کہ ہمنے قیام کیے مقام مرس البریع مین چند شب یعنی ہم نے اسمقام مین چند شب قیام کیا ہمراہ لشکر جرار جو کہ لشکر وسیع ہاتھ پانون سے پیش آنے والے ہین اور ہمنے تمام گردش و تلاش مین ہرچند کوشش کی پر فرات بن حبان کو نپایا کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا اور فرات بن حبان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اُسکے پاس ایک عورت تھی یعنی اُسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص شدید العداوت تھا واسطے رسول خدا صلعم کے یعنی حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اُسکے اسنے توبہ کی اور صالح ہوا اور رسول خدا صلعم سالماً وغانماً یعنی سلامت باغنیمت مدینہ کی طرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثناے راہ مین تھے تو خدا نے اُنپر (یعنی بنو لحیان پر جو متفرق ہوگئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اُس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ ایسی شدت کی آندھی تھی کہ لوگ خاک گرد مین تپ گئے تھے اور اُسی آندھی مین اُسی رات کو ناقہ حضرت کا گم ہوگیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اُسوقت لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب موت ایک شخص کے تھی یعنی اُسکے مرنے کی آندھی تھی اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مرگیا ہی اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر یون ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت صحاب مین تھا اُسنے کہا محمدؐ کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور جو بات
کل ہونیوالی ہی اُسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اُنکا ناقہ کہان ہی بھلا جو شخص اُنکے پاس ان
غیب کی خبر لاتا ہی وہ کیون نہین اُس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہی پس ایک شخص اُسکے یارون مین بولا خاموش ہو واللہ اگر محمدؐ
اس بات کو جانین گے تو کہین گے کہ اس باب مین مجھپر وحی آئی ہی تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے
اُٹھکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا تو دیکھا کہ حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان
کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت
فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہی اور گم ہونے سے میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہی اور
کہتا ہی کیا محمدؐ کو گمان ہی کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو اُنکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون
نہین خبر ناقہ کی دیتا ہی اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہی اور قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹا گمان کرتا ہی
اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہی حق تعالےٰ نے اُس جگہ
سے جہان میرا ناقہ ہی پس وہ ناقہ اس شعب مین ہی اور نکیل اُسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہی یہ سُنکے لوگ دوڑتے
ہوے شعب کیطرف گئے ناگاہ دیکھا کہ مہار اُس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین اٹکی ہی
تا آنکہ لوگ اُس ناقہ کو لے آئے اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اُسیوقت اُسجگہ ایمان لایا اور حضرتکی تصدیق
کی اور اپنے یارون پاس پھر آیا اُنکو اُسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اُن سے کہا مین تمھین خدا کی یاد دلاتا
ہون یعنی اُسکی قسم دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اُٹھا تھا یا میری اتنی بات کا میرے پیچھے
کسی سے ذکر کیا ہی (یعنی کوئی اپنی جگہ سے اُٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین) انھون نے کہا
اللھم ایسا نہین ہوا تب اُس نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمدؐ رسول ہی خدا کا
ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا الّا آجکے روز اُن لوگون نے پوچھا اُسکا باعث کیا ہوا اُسنے
کہا مین نے محمدؐ کو جاکر دیکھا تو وہ اپنے اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تم سے کہی تھین
پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالےٰ نے اُس کو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہی بعد ازان
حضرتؐ نے اُس منزل سے کوچ کیا یہان تک کہ جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے
آپس مین مجادلہ کیا اور ایک اُن دونون مین بنی عامر سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبد اللہ بن ابی نے
مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نصرت کی عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اُسکا نام جُعال
تھا کہ وہ فقراے مومنین سے تھے پس عبد اللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگے ای جُعال ابتو
اس مرتبہ کو پہونچا یعنی تو میرے مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہی جُعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون

مجھکو مانع ہی اور سخت ہوئی زبان جُعال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جُعال سے کہا کہ مثل میری اور
مثل تیری ویسی ہی ہی جیسی اگلے لوگون نے کہی ہی کہ سَمِّن کَلْبَكَ يَاكُلُكَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہی تیرا
گوشت کھاوے گا قسم ہی اُسکی جسکی عبد اللہ قسم کھاتا ہی کہ تجھکو چھوڑدونگا کہ ہو تو میرے ہم و غم مین
غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب اُس سے جُعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہی اور جُعال نے
معلوم کر لیا جو کچھ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ اور طعنہ کیا پھر جُعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتھ ہی تب
عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب اور غصّہ مین تھا اور قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم اپنے کھانے کو ان
لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ جب تمنے اُنکو اپنا کھانا کھلایا تو آخر وہ تمھاری ہی
گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے یعنی اُنسے بعید نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور
احبّا سے جا ملین گے اور جب یہ لوگ اُنکے گروہ سے الگ ہوجاوینگے تو یہ کچھ نفع نہ دینگے یعنے کام نہ آوینگے
اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اگر جُعال محمدؐ کے پاس جا کر میرا
شکوہ کریگا یا شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور واللہ قسم مجھکو اپنی زندگانی کی مین ظالم نہین
ہون جب کہ ہم محمدؐ کو مکّہ سے لائے وحال آنکہ اُنکو اُنکی قوم نے وہان سے نکال دیا تھا اور ہمنے اُنکو برابر اپنی
جانون کے آرام دیا اور ہمنے اُنکو اپنی گردنون پر مالک وحاکم بنایا واللہ اگر ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے
تو وہانسے محمدؐ کو نکال دینگے اور ہم اپنے اورکسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے اور اُس قوم سے وہ
دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار ہونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بذات خود اور از روے
اپنی قوم کے محمدؐ سے اور اُنکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اُنسے غالب تر ہی چنانچہ اُسکی ان باتون کو زید
بن ارقم انصاری نے سُنا اور وہ ان دنون جوان تھے تو اُنھون نے کہا واللہ تو ہی ذلیل و حقیر اور مبغض
ہی اپنی قوم مین یعنی تیری قوم خود تجھسے بغض و عداوت رکھتی ہی اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی جانب سے
یعنے فضل خدا سے مرتبۂ عزت وکرامت پر ہین اور مسلمین کیطرف سے مقام مودت و محبت مین ہین یعنی اُنکے
محبوب ہین پھر اُس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتھ دوستی نرکھونگا اور تجھکو اپنا دوست نجب اون گا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا ای میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اُسکی محفل سے اُٹھکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین آئے اور باتین
عبد اللہ کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی
کہ زید ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ پر غضبناک ہوے پھر
حضرت علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اُسکے ساتھ بہت سے انصاری آئے تاکہ اسکے

شریک ہون اور اُنکی مدد کرین اور زید کو جھوٹا کرین اور اُنکو طمانچے لگوائین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین پہونچا تو حضرت نے اُس سے فرمایا جس بات کی خبر مجھکو پہونچی اُس کا کہنے والا تو ہی ہی
اُسنے کہا نہین قسم ہی اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید بے شبہ
جھوٹا ہی اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا اور میرے
نزدیک قریب تر و بہتر ہو میرے اس جہاد سے جو مین نے آپ کے ہمراہ کیا ہی اور انصار نے اُس کی
تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہی آپ اُسپر اس لڑکے کی بات سچ نہ سمجھے
کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ ایک لڑکا ہی جو آپ کے پاس کذب و تہمت لایا ہی تب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے درگذر کی اور اسکا عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش
ہوئی کہ زید نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جھوٹھ کہا تھا سو حضرت نے اُسکو جھوٹا کیا بعد ازان وہانسے
حضرت صلعم نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے
تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور راہ مین حضرت باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی
ہوئی کہ وہ قریب حضرتؐ کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالی نے بابت
عذر زید اور تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف
مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلونکو وحالآنکہ عزت مخصوص ہی واسطے خدا کے اور
واسطے اُسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین اُس وقت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے
تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملاطفت گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہو گیا (یعنے
تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرتؐ نے اُنسے ارشاد کیا کہ ای زید خوش ہو خوشی کر
کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پذیرا کیا اور تجھکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا اور بعد ازان حضرت
صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام انکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوۂ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب
مین سے ایک لشکر مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اُس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جن کا
نام عروہ بن اسما بن الصامت تھا کر دیا یعنی اُنکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہانتک کہ جب پہونچے

اس مقام پر کہ اس پانی یعنے بیر معونہ سے پہرون کی راہ باقی تھی تو وہان اُترے اور شب باشی کی اور اُن اصحاب مین سے چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اُس پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اُترا ہوا تھا کہ اُنھون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے اور عروہ سے بولے کہ تو ہماری امن مین ہے تو چاہے ہماری طرف آجا چاہے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد کیا ہے کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اُسکو اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب اصحاب درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اُنکو یقین ہوا کہ ضرور ہم قتل ہونگے تب اُنھون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّخْبِرُ عَنَّا رَسُوْلَكَ غَيْرَكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِيْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سواے اور کسی کو نہین پاتے ہین جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچاوے پس تو ہی اُسکو ہمارا سلام و پیام پہونچادے کہ البتہ ہم سب راضی برضا ہین چنانچہ حقتعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی خبر مرگ اور سب مدینے والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمھارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے تم لوگ اُنکے لیے استغفار و طلب آمرزش کرو خدا سے اور اُنھون نے مجھپر سلام بھیجا ہے اور ایسا ہوا کہ اُن چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم گیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کیطرف آگے بڑھے یہانتک کہ جب قریب اُس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اُن کو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اُسنے پوچھا کیا تم لوگ اصحاب محمدؐ سے ہو مگر اُن لوگون نے اُس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اُسنے مکرر پوچھا آیا تم لوگ محمدؐ کے اصحاب ہو سو اُن لوگون نے بامید اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی جواب دیا کہ ہان ہم اصحاب محمدؐ ہین تب اُس لڑکی نے کہا تمھارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر ٹھہرے ہین پس اُنسے بچو اور اپنی جانونکو بچاؤ پھر اُن چارون مین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا کہ میرا انتظار کرو یہان تک کہ مین تمھارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے دیکھا کہ سب اصحاب بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارونکی طرف پھر آیا اور اُن کو خبر دی اور اُنسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگون کی کیا راے ہے اُنھون نے کہا مناسب ہے کہ ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر چلین اور خبر کو بیان کرین مگر اُس ایک نے کہا ولیکن مین واللہ نہ پھرونگا آج کے روز یہان تک کہ مین بھی اپنے یارون کے کھانے کھاؤن یعنے اُن کی طرح مین بھی ذائقہ موت چکھون اور تم لوگ جا کر میری طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک کہ بیر معونہ پر پہونچکر اُنپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے خوب وار کیے اور اُنمین سے چند آدمی مار کر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بخیریت جلد روانہ ہوے یہانتک کہ جب تینون تھوڑی رات گئے مدینے کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ اُنکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان اُن دونون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلف وعہد تھا پھر ان تینون نے اُن دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اُنھون نے کہا ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہی (یعنی بیر معونہ مین) تب ان تینون نے کہا کہ بیشک یہ دونون اُن لوگون مین سے ہین جنھون نے ہمارے بھائیون کو قتل کیا ہی چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا تو تب اُن تینون نے اُن دونون کو قتل کر ڈالا اور اُن دونون کا رخت وسلاح لے لیا اور خدمت مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوکر جو کچھ اُن کے بھائیون پر گذری تھی حضرت سے بیان کیا اور اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر اُن لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ بعد شام کے ہم لوگ تاریکی شب مین مدینہ کے قریب آئے تو دو آدمی بنی عامر سے ہمکو ملے ہم نے اُن دونون کو قتل کیا اور یہ اُن دونون کے رخت وسلاح ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت بُرا کام کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ناگوار ہوا اس وقت حق تعالےٰ نے اس باب مین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ یعنے اے ایمان لانے والون خدا اور رسول کے سامنے جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہی کہ تم لوگ بدون معیت نبیؐ اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو یہان تک کہ نبیؐ سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالےٰ نے اس بارہ مین سبکو نصیحت فرمائی وبعد ازان اُن دونون مقتولون کی قوم نے حضرتؐ کے پاس آکے عرض کیا کہ ہمارے اصحاب مین سے دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے آپنے فرمایا تمھارے دونون صاحب نے اپنے تئین ہمارے دشمنون کے ساتھ منسوب ومشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہی کہ ہم دونون پر خون بہا دیتے ہین آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پس یہ انکا ماجرا تھا

ذکر غزوۂ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد وتیار ہو پس لوگ آمادہ ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہی بنی خزاعہ سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اُنکی طرف جانیوالا ہون ولیکن مشتہر کرنیوالا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تاکہ اہل تہامہ کو اُنکے جاسوس اس بات کی خبر پہونچا دین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسولخدا صلعم روانہ ہوے اور نبی سلمہ

سے انصار کے گھرونکی راہ لی یعنے اُنکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام
اُس روز اُسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعد ازان پھرے سامنے تہامہ کے یہانتک کہ نزدیک
صنجرات کی راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کر کے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیاے کثیر لوٹ
مین لیا اور اُسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعد ازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی تا آنکہ صبح
ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اُسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا جب تک
بعض اصحاب کو قتل نہ کرونگا چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہان پر قیام کیا اور لوگونکو حکم کیا
کہ اپنے سرون کو نہ رکھین (یعنے تکیہ پر کہ کنایہ خواب وآرام سے ہے) اور فرمایا کہ کمرین نہ کھولنا غرض
لوگون نے ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اُنکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا
اور پاسبانون پر حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحابؓ سے کہا کہ تم لوگ سو رہو
اور مین بجاے تمھارے حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کر دونگا پھر اس
درمیان مین کہ وہ جاگتے ہوئے قرآن پڑھتے تھے اور اُنکے یار یعنی گروہ پاسبان سوتے تھے کہ یکایک
حارث بن ابی ضرار نے حارثہ کے قریب پہونچکر اُسکو تیر مارا پر تیر اُسکو نہین لگا اُسکے قریب آ پڑا اور حارس
لوگ یعنی نگہبانان جاگ پڑے اور حارث کو تلاش کیا مگر اُسکو نپایا تو کہنے لگے ای حارثہ تو حارث سے غافل
ہوگیا یہانتک کہ اُسنے آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا و لیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجھکو
آگاہ کرے تیر سے یعنی مجھے تیر مارے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہی ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور
غافل ہوجانا نگہبانونکا اور اُسکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو یہ سُنکے نیند اُن کی
جاتی رہی اُسیوقت وہ خدمت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے
صبح تک کھڑے رہے جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے حاضر ہوے سرہانے کھڑا ہی فرمایا ای
کعب تیرے تئین کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا ہمسے اور غافل
ہوجانا اصحاب کا اور تلاش کرنا اُسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا
چنانچہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے
مین پہونچے اور رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اُسکا یہ مقرر کیا کہ بعضے جو قوم جویریہ
سے اسیر تھے اُنکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے
واسطے چھوڑ الیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرتؐ کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اُسنکے قرابت داردنین سے

ایک نے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اُس شخص کو سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق رکھتے تھے اُسوقت حقتعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَآاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا ھُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ یعنے اے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے اس روز اُسکو دیکھوگے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا دودھ پلائے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا ڈال دیگی اور تو لوگون کو دیکھیگا کہ متوالے نظر آئینگے وحال آنکہ وہ متوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا سخت ہے (یعنی یہ حالت لوگونکی خوف عذاب سے ہوگی) اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹھہر گئے اور لوگ بھی سب رکرہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن دونون آیتون کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دو آیتون کو بآواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگون نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہین پھر حضرت نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگون نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اُسکا تب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ دن وہ ہوگا جسدن حق تعالی آدم علیہ السلام سے فرماویگا کہ اے آدم بھیجدے لشکر جہنم کا (یعنی جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے سب مین سے کسقدر تب حق سبحانہ تعالی فرماویگا کہ ہر ایک ہزار مین سے نوسو ننانوے طرف آتش دوزخ کے اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سُنکے جو سُن دار ہونگے وہ صدمۂ حزن واندوہ سے بیہوش ہوجاوینگے اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہوجاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا یعنے وہ دن لڑکونکو بوڑھا کر دیگا غرض یہ ارشاد حضرت کا لوگ سُنکر زار زار رونے لگے یہانتک کہ اول منزل مین پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہین سُنی جو دل ٹکڑے کرنیوالی اور ہم پر دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سُنی ہے (یعنے جو بات ہم نے آج سُنی ہے اس سے زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہین سُنی تھی) یہ سُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے اور اُنکو بشارت دی اور فرمایا کہ خوشی ہو کہ قسم ہے اُس خدا کی جسکے قبضہ مین محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے مین البتہ امید رکھتا ہون کہ تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجھکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا بلکہ امید ہے کہ اہل جنت مین کثرت تمھاری نصف سے زیادہ

ہوگی کیونکہ جب حق تعالےٰ نے میرے سامنے ساری اُمتونکو پیش کیا تو مین نے نبیون کو آتے دیکھا ہمراہ تین
آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اُن کے ساتھ ایک آدمی ہی اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا
آیا ہی کہ کوئی اُسکی امت سے اُسکے ساتھ نہین ہی بالآخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ آنکی کثرت سے
مین متعجب ہوا اسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا ای میرے پروردگار کیا یہ میری
امت ہی فرمایا نہین بلکہ یہ موسیٰ ہی اور اسکے ساتھ والے ہین یعنے اس کی اُمت مین پھر مین نے دوسری اُمت
دیکھی کہ اسکی کثرت سے بھی مجھے حیرت ہوئی پھر مین نے کہا ای میرے پروردگار یہ میری اُمت ہی
فرمایا نہین یہ یونس ہی اور اُسکی امت ہین بعد ازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا ای میرے
پروردگار کیا یہ اُمت میری ہی فرمایا نہین بلکہ یہ عیسےٰ بن مریم اور اُسکی اُمت ہی و بناگاہ مین نے عیسےٰ
کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے تب مین نے عرض کی ای پروردگار آخر میری اُمت کہان ہی فرمایا ای محمدؐ
دیکھ تب مین نے مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعد ازان فرمایا دیکھ
پھر مین نے شام کی طرف دیکھا تو اسیقدر لوگ دیکھے بعد ازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب
عراق کے تو اُسکے مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ
چل پھر رہی ہی (یعنی ہر ذی روح اُمت محمدؐ ہی) تب فرمایا حق تعالیٰ نے ای محمدؐ اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی
ہان ای میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالیٰ نے کہ ان لوگونکے ساتھ نوّے
ہزار ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے (یعنے منجملہ اُمت محمدؐیہ کے) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی
جو منجملہ بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہوگئے اور عرض کی یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالےٰ سے میرے لیے دعا کیجیے
کہ مجھے انھین نوّے ہزار مین شمار کرے فرمایا حق تعالیٰ نے تجھکو انھین مین شمار کیا یہ سنکے ایک اور
شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسولؐ اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے میرے حق
مین بھی حق تعالےٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی انھین لوگون مین محسوب کرے فرمایا اس بات مین عکاشہ
نے تجھسے سبقت کی (یعنی جو زمین ہونیوالا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) بس یہ تھی حکایت ماجرائے بنی المصطلق سے

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرا دی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ
تعالےٰ فرماتا ہی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو لوگون مین حج کے لیے ندا کر دے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ چلکر اور
اونٹون پر سوار ہوکر تو وہ سب آوین گے راہ دور دراز سے یہ سُن کے عبد اللہ بن جحش برادر بنی غنم بن

مین وہ دان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو مین تھین حضرت کے والد ماجد کی پس انھون
نے کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس بات سے
بغضب شدید غصہ ہوے اور فرمایا قسم ہو مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہو اگر مین تیرے سوال پر ہان
کہدیتا تو ہر آئینہ ہر سال واجب ہوجاتا اور جب واجب ہوجاتا تو تم ہرگز ادا نکر سکتے پس چھوڑ دو تم مجھکو
جو کچھ چھوڑ دیا مین نے یعنی جو کچھ مین نے تم سے واگذاشت کر دیا ہو اس کا سوال تم مجھسے کیون کرتے
ہو تب حق تعالےٰ نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بات مین یہ آیہ نازل فرمایا یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَکُمْ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا وَاللّٰہُ
غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ قَدْ سَاَلَھَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِکُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِھَا کٰفِرِیْنَ ۝ یعنی اے اہل ایمان بہت ایسی چیزون کا
سوال نکیا کرو کہ وہ اگر تم پر ظاہر ہووے تو تم کو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے ویسی
چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر ظاہر ہوجاتی عفو کیا حق تعالیٰ نے اُن سے اس بات کو یعنے درگذر
کیا اور حق تعالےٰ آمرزگار و بردبار ہو البتہ وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوے وہ ایسے سوالات کر چکے ہین
پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان حج کی
کرین اور اس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان اُنکے اور حج کے حائل و حارج ہون گے پھر
ہدی ساتھ لیچلے اور مال کو ندہ لیے ہوے میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور خبر اہل مکہ کو
پہونچی کہ محمدؐ اور اُنکے اصحاب نے تمھاری طرف تیاری کی ہو حج کرنیکے لیے آتے ہین تب اُنھون نے باہم
مشورہ کیا کہ اُنکو کعبہ سے رد کرو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ روانہ کیا تا وہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کعبہ کے آنے سے روک دیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہو کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے کہ وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا یعنی کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہو جنمین قتال حرام ہو تب فرمایا رسول خدا صلعم نے آیا کوئی شخص جاننے والا راہ کا نہین
ہو کہ اُس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر لیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین راستہ خوب
جانتا ہون پس اُسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اُتر پڑا پھر حضرت علیہ السلام
نے جب اُسکو اونٹنی سے اُترے دیکھا تو اُسکے راہ بتانے پر اعتماد نہوا پھر حضرت نے فرمایا آیا کوئی شخص ہو
کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اُٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین
اس راہ کو خوب جانتا ہون اُسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ چلا اور راستہ نزائی کا لیا اور اس قوم کی
راہ پرخطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اُتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین

اُترے مین یہ بات اُنپر بہت شاق وو شوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضہ کو حکم کیا
کہ اہل مکہ پاس جاکر اُن سے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے
مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک وارکان حج اپنے ادا کرین بعد ازان واپس چلے جاوین گے
تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکہ مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنی وہان میرے عزیز واقربا
بہت کم ہین مین اُس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ انکا
خاندان کثیر الجمعیت ہی کوئی اُنسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کے
لیے اہل مکہ سے درخواست کرین غرضکہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلدح مین جاکر سواران قریش
سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اُن سوارون کیساتھ تھا اُس سے ملاقات کی اور اُس سے امان چاہی
اُسنے امان دی پھر ابان عثمانؓ کو اپنے آگے گھوڑے پر بٹھا کر مکے کو لے گیا اور ابوسفیان بن حرب کے
پاس لاکر اُتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اُس وقت ابوسفیان مکہ کی
طرف نکلا لوگون نے پوچھا ای ابوسفیان تیرا ابن عم یعنی تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہی اُسنے
کہا میرے شر کی بات لایا ہی مجھسے سوال کرتا ہی کہ مین مکہ کو خالی کردون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے
تاکہ اُس مین تین روز تک نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے
محمدؐ کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی ہم پر نہ آنے پاوے گا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو
حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لیعنی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ
مین تھا مقرر کیا بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسولخدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہی یہ
سُن کر لوگ اُسکے منادی کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین حضرت علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت
کی اس بات پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ
عنہ غائب تھے یعنی وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہی پس
یہ میرا ہاتھ اُسکے لیے بیعت کیا جاتا ہی پھر آپنے ایک ہاتھ اپنا دوسرے کے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیونکو بیعت
کرنی ناگوار ہوئی کہ اُن مین سے جد بن قیس الانصاری اور عمرو بن عوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے
پیچھے چھپ رہے یہانتک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے
انکار کیا اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سُنا کہ محمدؐ نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہی کہ جنگ سے فرار نکرین
گویا کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اُن لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمدؐ دریافت کرین کہ وہ لوگ
کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اُس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

کرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تک پہونچے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنی شتران قربانی کو اُن لوگون کے مقابل آگے بڑھاؤ اور لبیک پکارتے ہوے حج کیواسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھکر وہ دونون آدمی مکہ کو پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل اُن لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا کہ وہ کعبے سے منع کیے جاوین یعنی جسطرح تم اُن لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تم نے کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ اُنکے سر گوندھے اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آتے مین ہماری رائے نہین ہی کہ تم اُن کو کعبے سے منع کرو یہ سُن کے اہل مکہ نے ان دونون کو بُرا کہا اور گالیان دین اور اتہام کیا (یعنی تم دونون نے سازگاری کی ہی) بعد ازان انھین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح پیش کرین اُس وقت حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہم کو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہی تب دونون فرقون مہاجرین و انصار سے ہر ایک فرقہ والے فرقۂ ثانی سے صلح کرنے لگے یعنی اب صلح ہوگئی اسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر مین مردم قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہو گئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ دوڑ پڑے اور مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ انکو رسیون مین باندھ کر لشکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لائے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چھ آدمی سفہاء حمقا اُن کے لشکر اسلام پر پردۂ شب مین تیر مارنے لگے اُس وقت تو مسلمین پریشان ہوے پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھ کر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی اور بھگا دیا اور مومنون نے اُن کا تعاقب کیا تا آنکہ انکو تیر مارتے ہوے اُن کے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان حق تعالیٰ نے مومنین کے ہاتھون کو اُن سے روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ مِن بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہی جس نے روک دیے اُن کے ہاتھ تمسے اور تمھارے ہاتھ اُنسے درمیان مکے کے بعد ازان کہ تمکو اُنپر ظفر حاصل ہو چکی چنانچہ حق تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہی هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَن تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُم مِّنْهُم مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِّيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنی وہ وہی لوگ ہین جنھون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات

کہ قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی یہ بات کہ اُن کے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ
ہین ایسے کہ تم اُنکو نہین پہچانتے ہو تاکہ باز رہو گے روندنے یعنی قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے تم پر
اُنسے مکروہات اور خرابیان پڑتین ف یہان سے جواب لولا محذوف ہے یعنی اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین
توہم تمہارا ہاتھ کفار سے نروکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حقتعالیٰ اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنی روک دینا
تمہارے تئین اُنکے قتل سے اس لیے کہ جو تم بیخبری سے انکا قتل کرنیوالے تھے گویا اُسکو داخل رحمت کیا) اور اگر
تم تمیز رکھتے ہوتے اور اُن مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اُن کافرون کو تمہارے ہاتھ سے عذاب
دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اُن کو خرابی و خواری مین ڈالا
اور اُن کے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا
تھا واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہونچا تو اُسنے واسطے صلح و معاہدہ کے
ندا دی اور بولا آگاہ ہو ای قوم یہ امر جو مین لایا ہون من اعیان مکہ کے ہے نہ یہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہارے صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
ای سہیل کس بات پر صلح ہوگی اُس نے کہا آپ اپنے پیچھے جدھر سے آئے ہین اُدھر ہی پھر جائیے اور ہدی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اُن کو نحر کیجیے اور آپ کو یہ اختیار نہین ہے کہ قربان گاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپ کے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے
امن مین رہے یعنی نہ کوئی ہمارا تمہارے کسی کو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ
اس بات کے کہ جو کوئی ہم مین سے آپ کے یہان بھاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اُسکو
قبول نکرین یہ سنکے حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ
ہم آپکی خاطر مکے کو تین دن کے لیے خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر
فدا کرے آیا آپ اُنکے لیے یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی انمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آ دے تو آپ
اُسکو قبول نکرینگے حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے
اصحاب مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنی ہم اُسکو پھیر ندیوین گے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاویگا اُسکو آپ ہمارے یہان پھیر بھیجیے تب پھر عمرؓ بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام
عمرؓ کی بات پر ہنسے اور فرمایا ای عمرؓ آگاہ ہو جو کوئی اُن مین سے نکل کر ارادہ ہم سے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالےٰ
اُسکی نکاسی خود کریگا اور جو ہم مین سے اُنکے یہان چلا جائیگا تو اُسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاوے گا
تو وہ اُس کے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اس کی طلب مین ہم کو کد کرنی کیا ضرور) پس اُس وقت عمرؓ جان گئے

جو راے آنحضرت علیہ السلام کی ہو وہ ہی افضل و بہتر ہی آخر حضرت نے یہ سب شرطین قبول کین
تب سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھدیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب
حضرت علیہ السلام نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ہ اس وقت سہیل نے
کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ ہم رحمان ورحیم کو نہین جانتے ہین ولیکن ہمارے معاملات مین آپ وہ
بات لکھیے جس کو ہم جانتے ہین جو شروع مین لکھا جاتا ہی باسمک اللھم آنحضرت علیہ السلام نے کاتب
سے فرمایا اس کو اسی طرح لکھ پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اس سے لکھوانا
شروع کیا ھذا ما قاضا علیہ محمد رسول الله واھل مکۃ یعنی یہ وہ نوشتہ ہی جس پر تصفیہ اور فیصلہ محمد رسول اللہ
کا اور اہل مکہ کا قرار پایا ہی پھر اُس وقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہین کرتے
ہین اور نہین جانتے ہین کہ آپ رسول ہین خدا کے اگر آپ خدا کے رسول ہون تو ہم نے آپ
پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ
ہین تو چاہیے ہمارے معاملہ مین آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سُن کے جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا البتہ مین محمد بن عبد اللہ ہون اور ارشاد کیا کاتب
سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہی جس پر محمد بن عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہی جس وقت کہ اہل مکہ
نے محمد کو خانہ کعبہ مین آنے سے باز رکھا تھا پس اُنھون نے مصالحہ اور معاہدہ دو برس تک کا
اس بات پر کیا ہی کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روک دیا ہی وہ وہین اونٹون کو قربانی کرین اور
مکے مین داخل نہ ہون اور طواف خانہ کعبہ نکرین اور اہل مکہ مین سے جو اُس کے پاس مسلمان ہو کر
آوے اُس کو اُن کی طرف پھیر دیوین اور جو کوئی اُس کے اصحاب مین سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ انھین کا ہی اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہی کہ وہ لوگ سال آیندہ اُس کے
واسطے مکہ کو تین دن تک خالی کر دیوین اور اہل مکہ کے واسطے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ پر
یہ لازم ہی کہ کوئی مسلمین مین سے ہتھیارون کے ساتھ مکے مین داخل نہو سوائے اُن ہتھیار کے
جو غلاف و میان مین رکھے جاتے ہین کہ وہ تلوار ہی بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی
واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور ابھی اثنا مین ابو جندل بن سہیل مسلسل بزنجیر آگے آیا اور حال یہ ہی
کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اُس کا ڈرتا تھا اس بات سے کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
ملجا دیگا اس لیے اُسکو مقید بزنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھ کر اُس نے اپنے تئین آگے مردم مومنین کے
ڈالدیا اور کہنے لگا تم کو مین قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہون اس بات سے کہ تم مجھے

پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اُس کو روک رکھا تب سہیل نے کہا ای محمد مین آپکو خدا سے ڈرتا ہون اور جو کچھ آپ کے اُس نوشتہ مین ہی یاد دلاتا ہون کہ اس مین وہ باتین ہین جو آپ نے اپنی طرف سے بہ طیب خاطر بلا اکراہ ہمسے عہد کیا ہی اور یہ سب یاد دلانا اس لیے ہی کہ میرا بیٹا مجھے حوالہ کر دیں رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اُس کا بیٹا اُسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی گردن پکڑ کے لے گیا اور اُسکو مکے مین داخل کیا وبعد ازان ہدی یعنی شتران قربانی علیحدہ قربان گاہ سے نحر کیے گیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈوا ڈالین اُسوقت اصحاب مین سے کچھ لوگون نے اپنے سر منڈوانے کو ناپسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ کو خدا نے خواب دکھلایا تھا اُسوقت حکم کیا تھا آپ کو یہ کہ وہ آپ کو مع اصحاب آپ کے مکے مین داخل کرنے والا ہی اسطرح سے کہ نازل کیا قرآن مین اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ یعنی کہ اس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون کے منڈانے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر چلین کیونکہ یہ کام پورا نہ ہوا اور حال یہ ہی کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حق تعالے نے نازل کیا ہی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ وَمُقَصِّرِیْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ فَتْحًا قَرِیْبًا یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہی کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور اپنے سرون کو منڈلانے والے و بال کترانے والے بخوف و خطر پس جانتا ہی حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو کہ مقرر کر دی ہی اس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اُس فتح قریب سے فتح خیبر ہی کہ حق تعالی نے اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالی نے خبر دی تھی کہ ای محمد خواب تیرا اسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجکو مکہ مین داخل کرینگے الغرض رسول خدا صلعم نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب سر اقدس خیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ یعنی ای میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر جن لوگون نے بال کترلیے تھے اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین یعنی بال کترانے والون کے لیے کیا ہی پھر حضرت نے تین مرتبہ اُسی کلمہ کو اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے لیے تب تیسرے کے اخیر مین یعنی چوتھے بار فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ یعنی یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثناے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب تیرے لیے

فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سواے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور ون کو نہ دیوے اور
حق تعالےٰ نے اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب مین سے اور وہ لوگ جو مدینے
مین پیچھے رہگئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چل کر غزوہ کرین تا وہان کی
غنیمت حاصل کرین لہذا حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ اُنکو غزوہ خیبر مین اپنے ہمراہ نہ لیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ
الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ
مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ قریب ہی کہ تجھے رہجانے والے مدینہ مین
جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہینگے چھوڑو ہم کو یعنی ہم کو مانع نہ ہو کہ ہم تمھارے ساتھ
چلین وہ چاہتے ہین کہ کلام خدا بدل ڈالین یعنے وعدۂ خدا بعطاے غنیمت خیبر برائے اہل حدیبیہ اس لیے کہ
وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اُنسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یون ہی تمھارے بارہ مین
حق تعالےٰ نے پہلے سے کہدیا ہی بس قریب ہی وہ کہینگے کہ تم ہم سے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہین رکھتے مین مگر
اندک (قسم فہم معاش) اور جب حق تعالےٰ نے اُن کو ساتھ لے جانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کر دیا تھا کہ بالضرور
یہ بات اُنپر دشوار ہوگی تو قریب ہی کہ وہ یہ بات کہینگے کہ غرض ہماری غنیمت سے نہین ہی درحالیکہ وہ
کاذب ہون گے چنانچہ حقتعالےٰ نے فرمایا ہی قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ یعنی تو کہدے
اُن پیچھے رہ جانے والون سے جو صحرانشینون مین سے ہین کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والی
کیطرف بلائے جاؤگے (یعنی اہل فارس و روم) کہ تم اُن سے قتال کرو یا کہ وہ اسلام لادین پس
اسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالےٰ تم کو اجر نیک دیگا اور اگر تم روگردانی کرد گے جیسی تم نے پہلے
سے سرتابی کی ہی تو حق تعالیٰ تم کو عذاب اندوہناک مین بتلا کریگا پس یہ حکایت حدیبیہ کی تھی

ذکر غزوہ خیبر

بعد ازان کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے مراجعت فرما کر مدینے مین تشریف
لائے اور پندرہ روز اُس مین قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمین کو حکم فرمایا اور ندا
دلوائی کہ سوائے اُن لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے
نہ جاوین مگر جو لوگ محض بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہون تو چاہین شریک
غزوہ ہون پر اُن کے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین ہی یہ حکم سُن کے مسلمین خا ابرامید دانی اس
امر کی کرکے کہ اُن کے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے اور یقین کرلیا کہ خدا کے

وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہی اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے تمھاری طرف تیاری و کمر بندی کی ہی تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلو ابھیجا پس وہ سب اُن کے پاس آپہونچے اور انھین عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اُن کے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوے وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لے گئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان سے میرے اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہی پس اگر تم ایسا کروگے اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمھارے لیے ہی مگر اُن لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑتے رہے وبعد ازان حق تعالی نے اُنکے دلونمین ایسا رعب ڈالا اور اُنپر ایسی ہیبت مسلمانونکی غالب ہوئی کہ بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی پس محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصۂ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس اصحاب نبی کے تھا وہ سب چک گیا تب مسلمانون نے کچھ گدھے اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑلیے اور انکو ذبح کیے اور اصحابؓ کے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نہ تھا چنانچہ مسلمانون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفتاء کیا یعنی مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سوائے خرمون کے اور کچھ کھانا باقی نہین رہا اور ہمنے اہل خیبر کے گدھے پکڑلیے اور ذبح کیے ہین پس اس کے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے اُس کے کھانے سے اُن کو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اُلٹ دین اور ایسا ہوا کہ یہود جو ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اُسکا نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت گیر و حملہ آور و صاحب گروہ یہود کا یعنے افسر اُن کا تھا اور اُسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطابؓ تھے پس مرحب اپنی جماعت لے کر مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اَطْعَنُ اَحْيَانًا وَحِيْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون اور صاحب سلاحون کا یعنی ہتھیارونکا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ و تیر لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اُس کے مقابلہ مین کمی کرتے تھے پھر جسوقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اُسوقت مرحب اپنا غول لیے ہوے مسلمانون پر نکل پڑا اور اُن کو بھگا دیا یہان تک کہ اُن کو صف

بزرگ تک یعنی لشکرگاہ تک ہٹالایا اسوقت آنحضرت صلعم مع اصحاب مقابلہ مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ
اصحاب مین سے شہید ہوسے اور برادرزادہ سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا اور اُنکو زخمی اُٹھالائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو
شہسواران انصار مین سے تھے شہید ہوے تب اُنکے بھائی محمد بن مسلمہ آشفتہ داندوہگین پاس رسولخدا صلعم کے آئے اور
کہنے لگے یارسول اللہ محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اُن سے فرمایا
نوجان لے اس بات کو کہ یہود مثل آج کے اب آیندہ ہمسے ایسی پیروزی نپاہ نیگے یہانتک کہ حق تعالیٰ ہمکو اُنپر غالب
کریگا اور امید ہی کہ خدا تجھکو کل کے روز مرحب پر غالب کردیوے پس تو اسکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو
اور جبکہ مرحب محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کرچکا تو اسروز مسلمانونکو یہود سے
سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب رسالتمآب نے ارشاد کیا کہ ہر آئینہ مین علم اپنا دینے والا ہون ایسے مرد
کو جو نہ پھریگا جبتک کہ خدا فتح کردیوے خیبر کو یہ سنکر اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بستر و نپر آئے اور بموجب بشارت
رسولخدا صلعم کے آپس مین بشارت دیتے تھے اور اُسی خوشدلی مین ہرگاہ وہ یقین کرنیوالے تھے کہ کل صبحکو خدا ہمکو فتح دیگا
تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر باش رہے تاآنکہ سب نے نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ
و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے حاضر تھے اور اصحاب نبی مین جو شخص نبی صاحب
قدر و منزلت تھے اُن مین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس امر کا نہو کہ مین ہی صاحب اُس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسولخدا
صلعم نے فرمایا ہے یعنی جو لوگ نبی سے خصوصیت و منزلت رکھتے تھے اُن مین سے ہر شخص منتظر اس امر کا تھا کہ بموجب
عطائے علم فتح کے میرے ہی نام فتح ہو پھر جب ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اسوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا علم لیکر
بلانے لگے اور حق تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے بعد ازان حضرت نے اُس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا
علی آگے بڑھے اور لوگ بھی اُن کے ساتھ چلے پس مرحب اپنے غول کے ساتھ مقابلے کو نکلا چنانچہ حق تعالیٰ نے محمد بن
مسلمہ کو توفیق دی یعنی مرحب کا سامنا کرادیا کہ اُنھون نے اُس کو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون
نے قتل و زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کردیے بعد ازان اُنکے قلعون مین
گھس پڑے اور حق تعالےٰ نے اُن دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے
تب رسول خدا صلعم نے اُنسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ مین امان دیتا ہون تمکو تمھارے خون پر اور تمھارے
اہل و عیال پر یعنی تمھارے خون کرنے اور تمھارے اہل و عیال کو بندی لینے سے تم کو امان دیتا ہون اور املاک
تمھاری اور کل مال تمھارا یہ سب ہمارا ہی بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے
تو پھر مین تمھارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنی اُس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب اُن لوگون نے دروازہ
قلعہ کا کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اُس قلعہ مین اُس روز دونون لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ بنی

نضیر سے موجود تھے پھر وہ دونون خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہترین مال یعنی اچھی اچھی چیزین لے کر حاضر ہوے اور سامنے حضرت کے رکھدیا تب اُن دونون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بیٹو ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور مال کہان ہین اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم نے اس کو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہی کہ جب اُن دونون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے نکال دیا تھا تو جس وقت وہ دونون مدینے سے نکلے ہین اُن کے پاس ظروف چاندی کے نقش دار خوشنما تھے کہ اہل مدینہ کچھ اُنکے نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اُنھین ظروف کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونو نسے پوچھا اور اُن دونون نے اُن ظروف کو زمین مین کہین دفینہ کردیا تھا مگر اُن دونون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے پاس اُنمین سے کچھ نہین ہی تب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے عہد لیا اس بات پر کہ جس چیز پر مین نے تم دونون کا فیصلہ کیا اُسکو مین نے تم سے بیان کیا ہی اگر اُسمین سے کچھ تمنے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسولؐ اور مومنین کا دونون بیٹون ابی الحقیق سے بری اور باہر ہی اور خون و مال و اہل و عیال دونون کے حلال ہین وہ دونون بولے ہان ہم کو قبول ہی حضرت علیہ السلام نے فرمایا ای جماعت مسلمین اور ای گروہ یہود تم لوگ شاہد رہو سبنے کہا ہم گواہ ہین اُسوقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوے اور جائے مال سے جہان وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اُن دونون کے قتل کا اور بندی کرلینے اُنکے اہل و عیال کا چنانچہ رسولخدا صلعم نے حسب نشان دہی جبرئیلؑ کے لوگون کو اُس جگہ جہان وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے اُن دونون کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کئے گئے اور اُنکے اہل بندی مین لیے گئے اور اُس روز تک اُن دونون مین سے ایک کے پاس یعنی اُسکی زوجیت مین صفیہ بنت حیی بن اخطب تھین پس اُسی روز اُن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بندی مین لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اُن کو حضرت کے خیمے مین پہونچا دیوین پھر بلال اُنکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولونپر سے لے گذرے یعنی لاشون کی طرف سے لیچلے تب حضرت علیہ السلام نے لوگون سے فرمایا کہ بلال کو نہین دیکھتے ہو کہ اس نے کیا کام کیا آخر جب بلال صفیہ کو خیمے مین پہونچا کر خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین پھر آئے تو آپ نے فرمایا ای بلال کیا تو نے اپنے دل سے رحم کردور کردیا تجھکو کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اُس کمسن لڑکی کو مقتولون کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی مین نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی مین اُن کو دکھلاؤن یارسول اللہ آپ مجھ سے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالی آپ سے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے درگذر کیا کیونکہ آنحضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے وبعد ازان حضرت علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرواکے مومنین کے درمیان تقسیم کرادیا وبعد ازان آنجناب اپنے خیمے مین

تشریف لے گئے اور صفیہ سے تنہائی مین فرمایا اے صفیہ تیرا باپ یہودیون مین سے مجھسے سخت تر عداوت رکھتا تھا یہانتک کہ خدا نے اُس کو خوار و خراب کیا اور حضرت نے اُنسے ذکر کیا پسر ابی الحقیق کا جس کا نام کنانہ تھا وہ حضرت کی ہجو مین اشعار کہا کرتا تھا اور وہ لوگون مین بڑا شاعر مشہور تھا چنانچہ حضرت نے اس پر چند شخص کو مقرر کیا اور بھیجا تھا کہ اُنھون نے اُس کو قتل کیا تھا اور حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے اُن کے شوہر اور اُنکے بھائی کا ذکر کیا جو مارے گئے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے صفیہ سے فرمایا کہ مین تجھکو درمیان اسلام اور یہودیت کے اختیار دیتا ہون (یعنی تجھکو اختیار ہی کہ چاہے اسلام قبول کر چاہے یہودیہ رہ) پس اگر تو اسلام اختیار کریگی تو قریب ہی کہ مین تجھکو اپنے لیے اپنے پاس رکھونگا اور اگر تو دین یہودیہ کو اختیار رکھے گی تو عنقریب مین تجھکو چھوڑ دونگا اور تجھکو تیرے اہل مین بھیجدونگا چنانچہ حق تعالیٰ نے صفیہ کے دل پر رشد و ہدایت القا کیا تب اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ جب مین مدینے ہی مین تھی تو خواہش اسلام رکھتی تھی اور اسلام مجھکو خوش آتا تھا بعد ازان مجھکو اسلام مین رغبت زیادہ ہوتی رہی اور یہودیون مین میرا کون ہی نہ اُنمین میرا باپ ہی نہ بھائی ہی کہ آپ نے میرے باپ اور میرے چچا کے بیٹے اور میرے بھائی کو سب کو قتل کیا پس اب تو اللہ اور رسول اور اسلام مجھکو محبوب تر ہین اس بات سے کہ مجھے آپ چھوڑ دیجیے اور بھیجدیجیے یہودیون مین یہ سنکے آنجناب نے اُنکو اپنے واسطے رکھ لیا پھر آپ نے وہ شب بسر کی یہانتک کہ صبح ہوئی اور ایسا ہوا تھا کہ ابو ایوب الانصاری حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے تو اُن سے حال صفیہ کا اور اُن کے اہل کا جنکو قتل کیا تھا آپنے ذکر کیا پس ابو ایوب کو صفیہ سے حضرت کی نسبت اندیشہ ہوا کہ وہ سوتے مین اُنکو قتل کرینگی تب ابو ایوب حضرت کی نگہبانی کے لیے ساری رات در خیمہ پر شب باش رہے تھے یہانتک کہ جب موذن نے صبح کی اذان دی اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے برآمد ہوے ایک بیک ابو ایوب کو دروازہ پر دیکھکر فرمایا اے ابو ایوب تجھے کیا امر پیش آیا اُنھون نے عرض کی یا رسول اللہ واللہ مجھکو آپ پر صفیہ کی جانب سے خوف آیا کہ مبادا وہ آپ کو اپنے باپ کے عوض سوتے مین قتل کرین اسلیے مین نے نگہبانی مین یہین شب بسر کی آنجناب علیہ السلام نے اُن کی تعریف و تحسین فرمائی پھر حضرت نے لوگون کو نماز صبح پڑھائی بعد ازان اپنی جائے نماز پر بیٹھے ہوے قوم سے باتین کرتے تھے اور اُنکو نعمتین حق تعالیٰ کی جو اُنپر نازل ہوئین تھین یاد دلاتے تھے اور اُن کو حکم کرتے تھے کہ تم لوگ اپنے پروردگار کا شکر و حمد کرو اسی درمیان مین کہ جناب اُن لوگون سے باتین کرتے تھے کہ ناگاہ ایک زن یہودیہ ایک بکری بریان یعنی بکری کا کباب اور روٹیان مع اصباغ یعنے نان خورش سالن وغیرہ حاضر لائی اور سامنے آپ کے اور اصحاب کے رکھا حضرت نے فرمایا یہ کیسی بکری ہی اُس عورت نے کہا یا محمد مین آپ کے لیے ہدیہ لائی ہون بدلے اُن نیکیون کے

جو آپنے میرے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اُس کباب بکری کی
طرف ہاتھ بڑھائے تو اُسوقت آپنے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینکدے کہ یہ بکری زہر آلودہ ہی تب اُس
یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو کیا باعث ہوا تجھکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکایا پھر اُسکو کیون خراب
کر ڈالا اُسنے کہا کیا آپ کو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہی اُسنے کہا قسم ہی مجھکو اپنی زندگانی
کی قسم بخدا مین نے چاہا تھا کہ مجھے یقین ہو اس بات کا کہ تو نبی ہی یا کاذب کیونکہ تو اگر نبیؐ ہوگا تو خدا تجھکو
اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنی مرگ سے مین لوگونکو بہت خوشی
پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہی اور مین تجھکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون اس بات پر کہ ہر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ
لَا اِلٰہَ غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا الْعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی بے شبہ اللہ وہ ہی کہ کوئی معبود سوائے اُسکے نہین اور البتہ محمدؐ بندہ
خدا اور رسول خدا کا ہی پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اُس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل
خیبر جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمدؐ آپ کی کیا رائے ہی ہمارے نکل جانے
مین یہانتک کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیونکے ساتھ کیا ہی
خواہ آباد رکھیے ہمکو ان نخلون یعنی نخلستان مین کہ ہم اسکی درستی کرین گے اور جو کچھ آپ درمیان ہمارے اور اپنے
مقرر کر دینگے ہم اُسی پر قائم رہینگے چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے انکی صلح و اصلاح قبول کر کے نصف پر معاملہ
کیا اور انکو اُنکے دیار مین آباد رکھا پس بعد ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہی پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو
کہ حضرت کی سواری پر پیچھے بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپنے اُنکے لیے اپنے زانو نکو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے
پائون پر پائون رکھکر سوار ہو جاوین مگر اُنھون نے عظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین آخر
حضرت کے گھٹنے پر پائون رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی انکے سر پر درست کرتے تھے
یعنی اچھی طرح پر ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منھ ڈھانپ لیوین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین سے
ہین یعنی مسلمانونکی مان ہین اس صورت مین آپ کے ساتھ ساتھ نہ چلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر حکم کیا کہ وہ اپنا منھ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین درینصورت آپ کے ساتھ ساتھ
چلو کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوئے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہؓ کے انکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنی منھ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوئے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اُسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اُس کا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جنگ

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یارسول اللہ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہی اگر اُس کو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہوجاویگی تو وہ سارا مال لیجاویگی اور حال یہ ہی کہ اُن دنون اُسکی زوجہ ام حجزبنت شیبہ تھی جو صاحب و دربان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان بحران کے زمین بنی سیم مین اس دربان کا معدن تھا یعنی ذخیرہ مال خواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام نے اُسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ مجھے خدا آپ پر فدا کرے آپ مجھکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے آپکی مصیبت بیان کرون اور اُنسے آپکی موت کی خبر کرون تا پیش ازانکہ اُن کو میرے اسلام سے علم ہو شاید مین اُنکو اس بات سے غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپنے اِسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہوکر چلا اور اُسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کیطرف مائل نہوتا تھا یہانتک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ قبل پہونچنے حجاج کے آپس مین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہائی کر چکے تھے اور مدت داد و ستد فیمابین کی اُس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمد اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے مدت ادائے فیمابین اُسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنی نخلستان مین اہل خیبر اور اُن کے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون وحالانکہ وہ ایک قلعہ ہی بلند و استوار اور مثل اُس جگہ کے نہین ہی کہ محمد بھگا دیتے ہین قبائل عرب سے اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے کہ جو قضیہ و مقدمہ درمیان محمد و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑے زمانے مین منقضی ہوجاوے پھر جبکہ حجاج اُن کے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اُس کے پاس دوڑتے ہوے گئے یہانتک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اُن لوگون نے پوچھا اے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہی اُسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہی کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمد اور اہل خیبر کی موجود تھا کہ درمیان اُنکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمد اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمد کو بطور زندہ لون کے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اُسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اُسکو زندہ بھیجین تاکہ اُس کے تئین دیکھین پھر ہم اُسکو بدلے اپنے سردار حیی بن اخطب کے قتل کرینگے یہ سنکے اہل مکہ نہایت شادان و فرحان ہوے کہ ایسے کبھی مسرور نہ ہوے تھے اور اُنکی عورتین اور اُن کے مرد اور دختران ناکتخدا مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبود دل خبثیہ یعنے بتون نجس کو نہلانے لگین اور خوشی منانے والیان اس بات کی تھین جو یہود کے ہاتھ سے محمد و اصحاب محمد کو پہونچی اور کچھ ان لوگون کو اس خبر مین شک نتھا بلکہ حق جانتے تھے اور یہ حال سنکے مومنین و مومنات مکہ کو سخت شکستگی و خواری پہونچی کہ

اُنکے سامنے گردنین ڈال دین گویا اُنکے سرون پر چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر نہ ہلاتے تھے اُس وقت یہ خبر عباس
بن المطلب کو پہونچی اور انھون نے جب ارادہ کھڑے ہونے کا کیا تو اُن کے پاؤن نے انکا بار نہ اُٹھایا یعنے
وہ کھڑے نہ ہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اُن کو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب از جملۂ کفار مسرور اور مسلمین
مخزون سے بعضے میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس کے پاس کوئی خبر ہوگی
کہ وہ بہتر ہو اُس خبر سے جو اُن کو پہونچی ہی بعد ازان عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا دروازہ کھول دینے کو
حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اُن کا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب عباس رضی اللہ عنہ
یہ اشعار بطریق رجز پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہی کہ مراد اُس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے سے مثل لوری
دینے کے ہی تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یَابَنِیْ قُثَمْ × شَیْبَۃٌ ذِی الکرم × ذی الالف الاشم ×
تردی بالنعم یزعم من زعم × ای بنی قثم جو شیبہ صاحب کرم تھا یعنے ای اولاد ہاشم صاحب کرم ناک
والا اور بڑا ناک والا سونگھنے والا خوشبوؤن کا چادر نعمتون کی اوڑھنے والا یعنی نعمتون کا لباس پہننے والا
گمان بد کرتا ہی وہ شخص جس نے بدگمانی کی ہی یعنے یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس رضی اللہ
عنہ کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اُن کا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے اُنستا تھا اب لوگ یہ کہتے ہوے چلے گئے
کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنے اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم دیکھتے ہین اُسکے سوائے
کچھ اور ہی حال ہوتا پھر جب گھر عباسؓ کا لوگون سے خالی ہوا اور دوپہر دن آیا تو عباس رضی اللہ عنہ نے
اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا کہ ای ابو زبیبہ تو حجاج بن علاط کے پاس جا اور اُسکو بعد سلام کے میرا یہ پیام
پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہی اس سے کہ ایسی بات حق مین آسکے نبی برحق کے واقع ہو ابو زبیبہ چلا اور
حجاج کے پاس آیا اور حجاج اُسوقت اپنے گھر مین تھا اور اسکے پاس بہت سے مکے والے جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہی تب اُسنے اُس فرستادہ کے واسطے تخلیہ کیا اور اُس سے
کہا ای ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اُن سے کہنا کہ میرے لیے کوئی گھر ظہر کیوقت خالی
رکھین مین اُسوقت آؤنگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہی جو انکو بہت خوش کرے گی
یہ سُنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازۂ عباس پر پہونچا تو گھر کے باہر ہی دروازے
سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسوقت آپ کے پاس آتا ہی اُسکے
پاس ایسی خبر ہی کہ آپ کو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سُنتے ہی عباس رضی اللہ عنہ خوش ہو کر کھڑے ہوے
گویا کہ انھون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نہ تھی اور نہ سُنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگا کر اُسکے سر کو بوسہ دیا
اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ کھڑے کھڑے اُسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہانتک کہ ظہر کے وقت

حجاج آپہونچا تب اُس سے حضرت عباس نے کہا وائے تجھپر ای حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تو نے ظاہر کی ہو اُس نے کہا میرے پاس وہ خبر ہو جو آپ کو خوش کرےگی بشرطیکہ آپ میرے نام سے مخفی رکھے اُنھون نے کہا تیرے لیے کتمان اُس خبر کا مجھپر واجب ہی تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا تا کہ مخفی رکھین اُس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباس نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اُسوقت حجاج نے اُنسے کہا اول اس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہی کہ اِنّیِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہی کہ وہ یکتا ہی کوئی اسکا ہمسر نہین اور شک نہین کہ محمد اُمّی خدا کا بندہ برگزیدہ اور اُسیکا فرستادہ ہی و بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ ہر آئینہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اُنھون نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوے تھے قتل کیا اور کل مال و املاک اہل خیبر درمیان مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اس خبر کے بیان کرنیکی اجازت طلب کی تھی چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اُس خبر سے میرا قصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہی اپنے قبضہ مین لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کرےگی اب مین ارادہ رکھتا ہون کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی شب تاریکی مین نکلجاؤنگا یہ کہکے حجاج اپنے مکان پر چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش کرتے تھے اور اُنسے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمدؐ پر مصیبت واقع ہوئی ہی اور حضرت عباس اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے نتھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اُنکی شماتت و خوشی خاطر مصیبت نبی و اصحاب پر کہ اُنکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اُن کے دلون مین ٹھنڈھک تھی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طلوع ہوا اور اُدھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جا کر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھ سے ایک بات کہتا ہون تو کسی سے نکہیو مین مال محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا جو اہل خیبر نے اُنسے لوٹا ہی مثل میوہ رسیدہ کے ارزان چھوڑ آیا ہون اس لیے چاہتا ہون کہ شتاشب اسکے خرید کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار مجھ سے پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سن کے اُس عورت نے اُسکو وہ مال دے دیا پھر جب وقت نماز عشاء کا یعنی جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اُسکو ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اُنھون نے اپنا لباس پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اُسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اُس سے حال حجاج کا

پوچھا تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے ہوئے
تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شباشب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا لوٹا ہی اُسکو خرید کرے تب حضرت
عباس نے اُس سے کہا ای عورت غفلت زدہ احمق اگر تجھکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اُس سے جا کر ملجا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہی اور یہان سے ہجرت کر گیا ہی یعنی وطن چھوڑ دیا ہی اور محمد سے جا ملا ہی ولیکن اُس نے جو خبر
بیان کی تھی تو اسلیے کہ وہ مال اپنا بچا دے اور اپنے قبضہ مین لا دے اور وہ تجھ سے اور تیرے اہل سے خوف
تلف رکھتا تھا وہ بولی ای ابن عم ای میرے چچیرے بھائی مین تم کو صادق جانتی ہون پر تمسے یہ بات کسنے کہی ہی
اُنھون نے کہا خود حجاج نے مجھ سے خبر کی ہی تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور اپنا مُنھ پیٹنے لگی اور رو دیا
کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اُٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہانسے چلے اور مسجد
کعبہ مین داخل ہوے اُسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اُنھون نے عباس کو جو دیکھا تو آپس مین عباس کی طرف
اشارے کرنے لگے اور اُس وقت ذکر آنحضرت صلعم اور ذکر اُنکے اصحاب کا کرنے لگے اور بدگوئیان کرتے
تھے بکلمات سحر و کذب کے یعنی وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اُن سے قریب ہوے تو اُنسے کہنے
لگے کہو تمھارے یہان کوئی خبر آئی ہی اُنھون نے کہا ہان جو خبر ہمارے پاس آئی ہی وہ ہی تمھارے پاس بھی تو آئی ہی کہ آدمیون
مین سے کوئی آدمی اس بات مین کچھ شک نہین رکھتا ہی اُنھون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو شک نہین دیئتے جو خبر
مجھکو ہی ہمین تمکو چاہئے کہ اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنی حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ
اہل خیبر کے مال و املاک مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بیٹون
ابی الحقیق کی مشکین باندھکر گردنین مارین اور بجز اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ انھون نے
صفیہ بنت حیی بن اخطب سے نکاح کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہی وہ کون
شخص ہی جسنے تجھکو یہ خبر دی ہی بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہی تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر
مین کہتا ہون مجھسے خود حجاج نے بیان کی ہی تحقیق کہ وہ مسلمان ہو گیا ہی اور اُسنے ہجرت کی ہی اور رسولخدا صلعم سے
جا ملا ہی اور اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہہ گیا ہی یہ سنکے چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے تا مبادا
کی خبر اُس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اُنھون نے اُس
سے اُسکے شوہر کا حال پوچھا تب اُس نے اُنسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہو گیا اور وطن چھوڑ گیا اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے اصحاب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا
تھا اور جو کچھ اُنھون نے حال اندوہ و ملال اِس عورت کا دیکھا تھا سب اُن سے بیان کیا چنانچہ جو کرب
اندوہ مومنین پر تھا اُسکو حق تعالےٰ نے مشرکین پر ڈالا اور ان کو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا

ذکر عمرۂ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے مدینہ کو پھر آئے تو سریہ چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود مدینے مین مقیم رہے یہانتک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندادی کہ واسطے عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہو گئے اور مکہ کو روانہ ہوے جب آنحضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھین نکاح کیا پھر جب آنحضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوے اور اسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے ہوے تھے کہ مکے سے ہیئت وحالت پشیمانی وخجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوے اور ہم لوگ مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جس وقت رسول خدا صلعم مکے سے کوچ کرکے مدینے کو مراجعت فرما ہوے یکبیک دختر حمزہ بن عبد المطلب سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین حضرت عمر نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اس نے کہا آپکے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ آئی ہون درحالیکہ رسول خدا صلعم نے کسی کو حکم اُسکے لانے کا مکرر نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بغیر سختی وزبردستی کسی کے نکلی ہی تو مجھکو کچھ پروا واندیشہ نہین ہی اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہی اُنکے فیصل نامہ مین یہ امر داخل نہین ہی اسلیے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہی (یعنی اس نامہ مین یہ شرط مندرج تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آنحضرت صلعم کے جاوے اُسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین داخل ہوے اور حال یہ ہی کہ حقتعالے نے البتہ اپنے وعدہ کو پورا کردیا کہ آنحضرت صلعم کو مع اصحاب ایسے حال مین داخل مکہ کیا کہ امن پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور کچھ خوف کرنے والے نہ تھے اور حق تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کو مشرکین سے بدلا اُس امر کا دلادیا کہ اُنھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حقتعالیٰ نے امتنان فرمایا ہی وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ یعنی جمیع امور محترمہ مین بدلا ہی ادای حرمت بدلا ہی حرمت کا فرماتا ہی حقتعالیٰ کہ اگلے ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجھکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا اب کے ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالےٰ نے تجھکو اُنسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہونچی کہ آنحضرت صلعم مع اصحاب مدینے کو پھر گئے تب وہ لوگ مکے مین درآئے اُس عرصہ مین حق تعالےٰ نے خالد بن الولید کے دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ اُسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اس طرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے ہر ایک ذوالعقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہی کہ محمد نہ ساحر ہی نہ شاعر ہی وہر آئینہ کلام اُسکا کلام رب العالمین ہی پس ہر ایک اہل خرد پر حق وواجب ہی کہ اُسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سنکر گھبرایا اور کہنے لگا

ای خالد تو بد دین ہو گیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین دین سے نہین نکلا ولیکن مین اسلام لایا
اور دین مین داخل ہو گیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تر اُسکے نہ تھا کہ اس کلام کو جو تو نے کہا
زبان پر لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجھکو لائق نہ تھی عکرمہ نے کہا اسلیے کہ محمد نے
بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اُسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور چچا کے بیٹے کو
قتل کیا واللہ مین تجھسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون ای خالد کیا
تو نہین دیکھتا ہی کہ قریش محمد سے ارادۂ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا ہی اور حمیت ہی
جاہلیت کی یعنی جبتک اسلام کا علم و یقین نہ تھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہو چکا واللہ اب مین
مسلمان ہو گیا و بعد از ان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآبؐ کے بہت سے گھوڑے بھیجے اور
قرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور کلام خالد
کی ابوسفیان کو پہونچی اُسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجھکو پہونچی ہی کیا
سچ ہی خالد نے کہا تجھکو میری کیا خبر پہونچی ہی اُسنے کہا مجھکو خبر پہونچی ہی کہ تو آل[1] محمد کو تجھپر قوت و مدد بھیجتا ہی
(یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجھکو اُنسے صلۂ رحم اور قرابت ہی تب ابوسفیان غضب
مین آیا اور بولا قسم ہی لات و عزیٰ کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہی وہ سچ ہی تو محمد سے پہلے مین تجھی سے لڑائی
شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہی علیٰ[2] رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اُس شخص کے جس کی ناک گھسی گئی
تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اُسکے) یکایک اُس کو عکرمہ نے خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا ای
ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہی کہ تیری اس حرکت سے مجھکو غصہ آوے تو جو کچھ خالد نے کہا وہ ہی مین
بھی کہون اور مین بھی اُسکے دین پر ہو جاؤن کہ تم لوگ خالد کو اس بات پر قتل کرتے ہو جو اُسکی رائے مین آئی ہی و
حالانکہ یہ دستور کل قریش کا ہی کہ کل امور مین اپنی رائے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجھکو اندیشہ ہی اس بات کا کہ سال نگذریگا
یہانتک کہ سارے اہل مکہ اُسی کی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اُسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا
یہانتک کہ حضرت علیہ السلام کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہوا پس یہ حکایت عمرے کی تھی

قصۂ موتہ جو زمین ہی اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر مدینے مین تشریف لائے تو ایک
لشکر مختصر طرف موتہ کے روانہ فرمایا اور اہل موتہ اُن دنون غسان و روم تھے اور اُس لشکر کا سالار زید بن حارثۃ الکلبی کو
کیا تھا اور فرمایا تھا کہ اگر زید شہید ہو جاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہی اور اگر جعفر بھی شہید ہو جاوے
تو امیر لشکر عبداللہ بن رواحہ ہو گا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

[1] قوله تعینت آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالقوۃ علینا اور بعضی نسخہ مین تعینت یعنی تو نے نسبت کی ہی آل محمد کیساتھ قوت

[2] قوله ومد و سے الخ علی رغم من رغم بعض نے عین خالی زاء و نقطہ دار اور سے پڑھا ہی یعنی باوجود ناک کاٹنے اُس شخص کے جسنے گمان کیا ۱۲

ردم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوے بعد ازان اصحاب اپنے لشکرگاہ مین
پھر آئے اور پانی سے سیراب ہوے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے
کے منھ پر مارا یعنی گھوڑے کو چھوڑکر یہ کہتے ہوے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا سلام پہونچا تا تحقیق کہ مین نے
تو اپنی جان کو بشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اُنکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہوگئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اُٹھا
لیا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر اس قوم پر بھالے مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے
اور پھر اپنے نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اُتر پڑے اور اپنے نفس سے مخاطب ہوے کہ مین تنے
خدا کی قسم کھائی تھی کہ البتہ تو گھوڑے سے اُتریگا اور اب مین تجھکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنی تو شہادت
مین حیلہ و درنگ کرتا ہی چنانچہ گھوڑے سے اُترکر قوم کو نیزے مارنے لگے یہانتک کہ حق تعالی نے انھین پر فتح کردی
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی گئی اور اُسکو خدا بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئینہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنی اب فلان
شہید ہوا اور اب فلان شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ حق سبحانہ
تعالے نے تمھارے یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اُس روز حضرت نے
خالد کا نام سیف اللہ رکھا جیساکہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین پس یہ قصہ جنگ موتہ کا تھا

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی اُمیہ با حلفائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالتمآب غزوۂ موتہ سے فارغ ہوے اُس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی اُمیہ کے حلیف
وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوے تب بنو اُمیہ
کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کرکے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
بنی خزاعہ سوار ہوکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اُن پر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اُنکے ساتھ بدیل
بن ورقہ بھی تھا اُسنے کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّی نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا ثُمَّ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ
یَدًا یعنے ای پروردگار مین قسم کرتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا و محمد کے قسم اس
بات کی کہ تو کسی سے پیدا نہین ہی اور قسم ہی اس بات پر کہ ہم نے اسلام قبول کیا و حال آنکہ
ہم نے کچھ عوض نہین لیا یعنے جس طرح ہمارا باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور
باہم ہم سوگند ہوے تھے مین اسی طرح محمد سے قسم کرتا ہون اور قسم تیرے ذات کی ہی جو
تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھ سے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرینگا وحال آنکہ ہمنے کچھ اگلا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالتمآب صلعم نے دعا نصرت کا اُسوقت
پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اُنھون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین جب منقضی ہوجاوین
چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اُن دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے ہرقل سلطان روم کے پاس تھا

ذکر مکالمہ فیمابین ابوسفیان وہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہی اس بات کی یعنی مجھے منظور ہی کہ تیرے شہر کے کسی آدمی سے
ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اُس شخص سے جسنے درمیان تمھارے خروج کیا ہی ابوسفیان نے کہا
علی الخبیر سقطت یعنی تونے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہی پوچھ مجھ سے کیا پوچھتا ہی اور اُس کے کس
امر کو دریافت کیا چاہتا ہی ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہی یا کذاب ہی ابوسفیان نے کہا وہ
کذاب ہی ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہی ابوسفیان نے کہا واللہ وہ ہمسے سوائے
ایک بار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور بعد جنگ بدر کے ہم اُس سے
دو بار لڑے سوا ایکبار جو ہم نے محمد سے قتال کی تو البتہ ہم نے اُسکا منھ توڑا اور چہرہ بگاڑدیا اور دوسری بار وہ
ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اُس خندق کے جو اُسنے واسطے حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل
نے کہا ای ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہی بلکہ کذاب وہ ہوتا ہی کہ جب وہ خروج کرتا ہی تو وہ مثل شعلہ کے
مشتعل ہوتا ہی اُسپر کوئی غالب نہین آتا ہی یہانتک کہ حق تعالے یکبارگی اُسکو ہلاک کردیتا ہی اور مین یون
سنتا ہون کہ کبھی وہ تم پر غالب آتا ہی اور کبھی تم اُسپر غالب ہوتے ہو اور ای ابوسفیان آخر وہ
تم کو کس بات کا حکم کرتا ہی اور کس چیز سے تم کو منع کرتا ہی اُسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہی نَنْحَنِیْ طَرَفَیِ النَّهَارِ كَمَا
تَنْحَنِيْ النِّسَاءُ یعنی ہم جھکین صبح وشام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہی ہرقل نے کہا کہ یہ ہیئت
نماز وبندگی خدا کی ہی اور وہ قوم اچھی نہین ہی جو بندگی نہین کرتی ہی اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ ہر سال ہم اپنے
مال کا خراج دیا کرین ہرقل نے کہا ای ابوسفیان یہ زکوۃ ہی کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے
خراج لیوین اور لوگون کو وہ ہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہی مردہ و مردار اور خون کھانے
سے ہرقل نے کہا کہ مردار وخون اچھی چیز نہین ہی کیا تمھارا یہ قول نہین ہی کہ تم اُن دونون
چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا ای
ابوسفیان یہ مرد صالح ہی چاہئے کہ اُس کی پیروی کرو اور اس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار
نکرو وہ لوگ افعل وا قبح الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین
ولیکن تو مجھ سے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد وپیمان کرتا ہی تو عہد شکنی بھی کرتا ہی ابوسفیان نے

کہا نہین واللہ اُسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہد شکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجھکو خوف ہی کہ وہ عہد شکنی
کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان یہ اندیشہ تجھکو کیونکر ہوا ابو سفیان نے کہا کہ ہمنے اُس سے دو برس کا
عہد لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنی بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اُنکے عہد امان لیا گیا ہی اور
اب یہان مجھے خبر پہونچی ہی کہ ہمارے حلیفون نے اُسکے حلیفون سے لڑائی کی ہی اور ہماری قوم نے اپنے
حلیفون کی اعانت کی ہی پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہی کہ اُسکے حلیفون نے اُس سے نصرت و مدد مانگی ہی لہذا
وہ چاہتا ہی کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا ای ابو سفیان اگر یہی بات ہی جیسے
تو نے مجھسے بیان کی ہی تو اُس سے تمھین عہد شکنی مین اولی تر ہو کہ تمنے اُسکے حلفا سے قتال کرنے کو
حلال سمجھا پھر ہرقل نے کہا ای ابو سفیان تو مجھ سے یہ بیان کر کہ تم مین اُسکا مرتبہ کیسا ہی اور کیا اُس کی
منزلت ہی اُسنے کہا واللہ وہ ہم مین بلندی پر ہی یعنی عالی رتبہ ہی یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اسبات
کا تجھ سے نہین رکھتا ہون کہ حقیقت امر اور واقعہ اُسکا تو مجھ سے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت
کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے بعد لوط کے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اس کی قوم کی توانگری
و برتری مین یعنی جو اُس قوم کے توانگرون اور برترون مین ہو تب ابو سفیان نے یہ بات سُنکر
ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنی عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ
وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اسوقت اہل مکہ نے اُس کو مامور کیا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر پھر تجدید حلف کی کرے یعنی تازہ حلف لیوے تب ابو سفیان
مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اُترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اُسکے اور رسول خدا صلعم کے
لوگ حائل و حاجب ہو گئے تب ابو سفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمدؐ کے کیو حائل ہوے
وحالانکہ وہ میرا بھتیجا ہی چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اُسکو یعنی اُسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے
پاس بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا محمدؐ مین آپ کے پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپکے تھا اُسکی
تجدید بر حلف کردن یعنی تازہ کردن آپنے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمھارے تئین پیش آئی یعنی کیا تمنے کوئی نئی بات کی
ہی اُسنے کہا نہین قسم ہی لات وعزی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہی فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم
ہین ابو سفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ نئی بات کرنے پر ہمارے جسکو ہماری قوم اور آپکے حلیفون نے
کیا ہی شاید آپ کچھ بدلا کرین یہ کلام اُسکا سُنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور اُس ہنسنے سے ابو سفیان جان گیا کہ
آنحضرت صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے والے ہین تب ابو سفیان مخاطب ہوا حضرت ابی بکر رضی اللہ عنہ سے

لہ ما ارا لا راجعا نسخہ وبنا بعضہ ما اراک الا راجعا یعنی مین نہین دیکھتا ہون تجھکو مگر رجوع کرنے والا طرف اسلام کے ۱۲

اور بولا ای پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون یعنی قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہی ابوبکرؓ نے
جواب دیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمانؓ سے
مخاطب ہو کر بولا کہ ای پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اُنھون نے
کہا مین ایسا نہین کرتا اُسنے کہا کیا وجہ ہی عثمانؓ نے کہا اس لیے کہ علم اُسکا خدا اور رسول کو بہتر ہی تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر بن الخطاب تو اپنی اس قوم سے اُن لوگون کے لیے حلف
امان کیون نہین لیتا تا صلۂ قرابت اُنکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اُسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلۂ رحم تھا اُسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہی اُس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمرؓ کی جان ہی اگر تو حضور
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم مجھکو اپنی زندگانی کی البتہ
مین نے تجھکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو مجھ سے باتین کرتا تھا مگر تو کبھی فحش کلام نکرتا تھا اور نہ مجھپر کبھی ایسی دلیری
و جرأت کرتا تھا پس ای عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجھکو اس بات پر آمادہ کیا عمرؓ نے کہا بسبب
کفر کرنے ساتھ خدا اور رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے ساتھ رسولؐ سے بعد ازان موذن نے
اذان دی اور آنحضرت صلعم کے لیے ایک کاسۂ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے
فارغ ہوے تو اصحاب نے بھی بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالا یا بمعنی کہ خوشبو سونگھا اسوقت
ابوسفیان نے کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمدؐ سے نہین دیکھا البتہ مین مابین زمین فارس کے
بہت پھرا ہون اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنی قدیمی ہی
اور اُنکے بادشاہ کو بھی دیکھا پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اسکے کفِ آب
دھوئی ہوئی اُسکے ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اُسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اُس سے اپنا مُنھ
دھوتے ہین پس ابوسفیان مشاہدہ اس سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہانتک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنی پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی جبکہ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اُنکے سجدہ کے ساتھ
سب سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا ایکم یعنی کہنے لگا مین تمسے اپنے
باپ کی قسم کھاتا ہون یعنی باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہی پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب
ابوسفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپ نے فرمایا
اس مرتبہ تو چلا جا یہانتک کہ تو اپنے امر کو دیکھ لیگا انشاء اللہ تعالی بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ رضی اللہ
عنہا بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہؓ کیا ہو سکتا ہی کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین
بہترین دختران و دختران سے مشہور ہو یعنے اُن مین تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا

ای ابوسفیان وہ کونسی بات ہی اُسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان وپناہ دے اور د لادے یہ سنکے حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ قسم ہی مجھکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوے اُنپر جرأت کر کے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیانؓ نے کہا ھل لا اعلمك کہ مین تجھکو کم نکرونگا یعنی مین تجھکو نہ چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دیسکتی ہی کیونکہ خواہر تیری زینب بنت محمدؐ نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنی عہد پناہ دہی کا کیا تھا درحال آنکہ تیرا باپ اُسکے قتل کا حکم کر چکا تھا پس اُسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اُسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا باوجود پیش کرنے ابوسفیان کے اس نظیر کو حضرت فاطمہؓ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہؓ سنا متوجہ ہوا طرف حسنؓ اور حسینؓ کے درحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونوسے بیان کین مگر اُن دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم ان لوگونکے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درصورت البتہ ہم محمدؐ اپنے جد پر حجت یعنی الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اُنکی والدہ نے جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہی بقاے پروردگار کی مین نے تمہارے رسُون اور اشرافون اور عورتون سے کلام کیا یہانتک کہ تمہارے بچونسے کلام کیا پر دلونکو تمہارے نہین پاتا ہون مگر موافق دل ایک آدمی کے یعنی تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنی بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص مجھسے تعرض و مزاحمت کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا وبقصد مراجعت طرف مکے روانہ ہوا چنانچہ رسولخدا صلعم نے لوگونسے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اُسنے کیا کیا لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود ونامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اُسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے متحمل کیا ہی

ذکر غزوۂ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اُسنے لوگونکو واسطے خروج طرف مکہ کے ندادی تب مسلمین مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص تھا مہاجرین مین سے کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اُسنے ایک نامہ لکھا اہل مکہ کو کہ تحقیق محمد صلعم نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہی اور مین تمہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اُنکا تمپر ہی پس تمکو بھی حذر لازم ہی یعنی تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے اُس نامہ کو ہاتھ ایک کنیزک کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اُسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور حال یہ تھا کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اُسکو کچھ دیکر نامہ بھی اُسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوے اور خبر نامہ کی بیان کی اسیوقت حضرت
علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالبؑ و ابن الزبیر
تھے اور فرمایا تم دونون جا کر اُس عدوۃ اللہ یعنی دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اس عورت کے ہاتھ مکّے کو بھیجا ہی تاکہ انکو ڈرا دے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہو کر اُس عورت کے عقب پر چلے یہانتک کہ اس سے ملاقات ہو گئی اور اُس سے
حال مکتوب کا پوچھا اُسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھ کسی کا نوشتہ رکھون اور نہ تمھاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اُس کی
جامہ تلاشی لی مگر اُسکے پاس کچھ نہ پایا تب ارادہ اُسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم
گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسی کو کبھی جھوٹھ لگاتے ہین
یہ سوچکر پھر دونون پھر پڑے اور اُس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اُسپر کھینچ لین پھر جب
اُس عورت کو اپنے قتل ہونے کا یقین ہوا تو اُسنے یہ بات بنا کر کہا کہ تم دونون مجھکو عہد و امان دو کہ اگر مین
تمکو نامہ حوالہ کرون تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب اُن دونون نے
اُس سے قول و قرار کیا آخر اُسنے اپنے بالونکے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب
بن ابی بلتعہ کا ہی اُسپر اُسکی مہر لگی ہی تب دونون نے اُس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لے کر چلے آئے پھر اس کو
رسول خدا صلعم کے سامنے رکھا چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا ای حاطب کس بات نے
تجھکو اس بات پر ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنونکو ہمسے ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے
مجھے حق تعالی عفو کرے آپسے قسم ہی مجھکو اُس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو محبوب کیا
کبھی مین نے آپسے بغض نہین کیا اور جیسے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جیسے خدا کا ایمان لایا کبھی
اُسکا کفر نہین کیا اور جیسے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اُن سے نہین ملا وَلٰكِنِّیْ مُخْبِرُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاعْذِرْنِیْ یعنی ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپکی بات کی مخبری کی یا یہ معنی کہ ولیکن یا رسول اللہ مین آپ کو
ایک بات کی خبر دینے والا ہون عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجھکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہی کہ آپکے اصحاب
مین سے کوئی ایسا نہ تھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اُسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اُسکے مال کی حفاظت
کرنے والا نہو ایک سوائے میرے کہ مین اُس قوم سے نہ تھا یعنے اُس قوم مین میری کچھ قرابت نہ تھی بلکہ
انہین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کر آئے
اور مین مکہ مین کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکونسے ڈرتا تھا اسلیے مین نے انکو لکھا

جو کچھ کہ لکھا ہی تاکہ اسوجہ سے مین اُنکے نزدیک اپنی مودت و دوستی ظاہر کردن اور یہ بات ہی کہ تحقیق مجھکو یقین ہی کہ ضرور حق تعالےٰ اُنپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہی اور یہ میرا نامہ جو اُنکی طرف جاویگا تو اُنکے کچھ کام نہ آویگا کہ اُن کو اُس عذاب سے بچا دے یہ سن کے جناب رسالتمآب صلعم نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہی اور حق تعالےٰ نے اسی باب مین اپنے نبیؐ پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمایش کردیوے اس امر سے کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام نہ کرے یعنی تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ و تعالیٰ نے یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ یعنی ای اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نہ سمجھو کہ اُنکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے پیغام بھیجو حالانکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمھارے پاس امر حق کا آیا اُسکا اُنھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تملو وطن سے نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو اور میری رضامندی کے طالب ہو اور پھر دوستی سے اُنکو خفیہ پیغام بھی بھیجتے ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ تمنے دلمین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا انتہیٰ جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہو جاویگا الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین درستی سامان سفر سے فارغ ہوے اور عازم ہوے طرف مکہ کے جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہی اہل مدینہ کا وہان عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم قریب آپہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر مسلمین کی کہ کسطرف جانیوالا ہی مگر دریافت کرنا اُسکو ممکن نہوا پس وہ مکے کو پھر گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ وائے تجھپر تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہی یا سامان صلح اُسوقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا بُرا کرے جس شخص کو قوم بطریق رسولی کے بھیجتے مین تو اُس سے امید خبر رکھتے ہین تو پھر جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تونے محمدؐ کی ملاقات کی (یعنے تیرا پہونچنا اس حد تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہی کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمدؐ کو قتل کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا و تحقیق کہ جناب رسالتمآب صلعم نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیرانداز کو قبیلہ مزینہ سے روانہ کیا تھا اور اُنسے کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ مار دوگے کہ وہ مکے سے نکلا ہوگا پس یہ لوگ بعض اُن نالون مین جو قریب مکہ ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیرانداز دل نے آنکھون سے طرف

ابوسفیان کے اشارہ اور قصد مارنے کا کیا دفعۃً عباس بن المطلبؓ ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباسؓ
نے تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھونکو اُسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اُسکے عہد کا ہوا ہون
تب تیراندازون نے اُس سے اپنا ہاتھ روک لیا اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم
تجھکو قتل کریگی پس تو کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ - چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اُسکی اس کلمہ کے کہنے سے
ژولیدگی کرتی تھی اور یہ اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ
لَآ اِلٰہَ کو درست وصاف نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو
قوم سے الگ کرلیا **راوی** نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی اور حق تعالیٰ اُسکو بہتر جاننے والا ہی کہ ہر آئینہ جب
جناب رسالتمآب صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص متسلم ہی نہ مسلم
یعنی بتکلف ظاہر کرنے والا اسلام کا ہی نہ بہ طیب خاطر پھر جب عباس قریب آنحضرت صلعم کے پہونچے تو
عرض کی یارسول اللہ یہ ابوسفیان ہی کہ آپ کے پاس مسلمان ہوکر آیا ہی پس آپ اُسکو پناہ دیجیے اور اُسکے
حق کو پہچانیے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ کو جواب دیا کہ اُسکو اپنی منزل گاہ پر پھیرلیجاؤ آخر حضرت
عباس رضی اللہ عنہ اُسکو لیچلے اور اُسکو حضرت علیہ السلام کے خچر بیضا یعنی سفید پر سوار کرلیا اور لشکر مین پھراتے ہوے
اپنے مقام فرودگاہ مین لائے اور اُس روز لشکر اسلام مین نوہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی
یعنی کثرت جمعیت لشکر کہ اُسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہرکیف اُسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب
بسر کی جب صبح ہوئی موذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ تہیۂ وضو و نماز اُٹھنے لگے پھر جب
ابوسفیان نے صداے اذان سنی اور لوگونکی چل پھر دیکھی تو گھبرایا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد
لوگون کی گویا اُسکے لیے موت ہی اسواسطے کہ حق تعالےٰ نے اُسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اُسوقت ابوسفیان
پوچھنے لگا ای عباسؓ لوگونکی آمد و شد کسوجہ سے ہی اور یہ صدا جو مین نے سُنی کیسی ہی اُنھون نے کہا یہ موذن ہی
کہ ازبراے نماز ندا دیتا ہی پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسی کو جو مین چلتے پھرتے
دیکھتا ہون کیا یہ حرکت لوگونکی بسبب نداے منادی رسولؐ خدا کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہان
یون ہی ہی پھر ابوسفیان نے عباس سے کہا مجھے رسول خداؐ کے پاس لیچلو کیا عجب ہی کہ مین اسلام بشائستگی تمام
حاصل کرون چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نماز سے کچھ پہلے اُسکو لیچلے اور پاس آنحضرت صلعم کے اُسکو داخل کیا اور
اسوقت جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھے اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کے منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباسؓ
نے کہا یارسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہی سن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہی
اُسنے کہا ای محمدؐ آیا ان وجوہ کو یعنی ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر

اختیار کیا اور روا رکھا ہی اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو اُن کے لیے مباح کردو فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنھون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی بجائے مردمان میری قوم کے جنھون نے میری تکذیب کی اور مجھکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجھکو خارج کردیا اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال اُن عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہی کہ خود تونے اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا اور رسول کے اُنکو مباح و حلال کردیا تب عباس رضی اللہ عنہ نے ابی سفیان سے کہا ای ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون بناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کھڑے تھے کہنے لگے ای دشمن خدا ہم لوگ تیرے اُس عزیٰ سے برترین قسم ہر اُسکی جسکی عمر قسم کھاتا ہی کہ اگر تو حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر نہوتا تو مین تجھکو قتل کرتا ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کھاتا ہون ای ابن خطاب تو مجھپر بڑی جفا و جسارت کرتا ہی وحالآنکہ واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجھکو کچھ رغبت و حاجت ہی ولیکن مین پاس اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ غَيْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّيْ قَدْ كَفَرْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش نہین ہی اور تو بے شبہہ اُسکا بندہ برگزیدہ اور اُسی کا رسول فرستادہ ہی اور ہر آئینہ مین نے کفر و انکار کیا لات و عزی سے یہ سنکے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر اس لیے کہ عباس رضی اللہ عنہ اُسکے قرابت دار تھے اور اُس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اُس کے ساتھ صحبت و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ جسوقت ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کردا اور اُسکو الحمد للہ اور اللہ اکبر و سبحان اللہ پڑھاؤ پس عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور اُنکے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے ہین اور اُنکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوے یعنی سلام کے ساتھ سلام پھیر اتب ابوسفیان نے کہا ای عباس کیا وجہ ہی کہ جو کچھ کام محمدؐ نے کیا وہ ہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباس نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے بھی منع کرین تو بعضے اُنمین سے تا بمرگ ترک کردیوین پھر ابوسفیان نے کہا ای عباس البتہ مین جوان لوگون کو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرین گے اُنھون نے کہا مین اس بات کا حکم نہین کرتا یعنی مین یہ بات نہین جانتا اور نہین کہتا پھر اُسنے کہا کیا تو حضرت کا تجاوز کرنا جاسے نہین دیکھتا ہی اُنھون نے کہا امید ہی کہ ایسا نہو پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالت مآب صلعم نے لشکر مین ندا دی تب لوگون نے

اپنے علم اُٹھا لیے اور اپنی صفون مین جا بیٹھے اسوقت ابوسفیان اور حضرت عباسؓ پاس رسول خدا صلعم کے
گئے اور عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد پیر ہی اور آپکی قوم کا مرد بزرگ و سردار ہی پس آپ اُسکے
مرتبے اور نسب اور اُسکے اسلام کا پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکہ کو سوار ہو جاؤ اور مکے مین پکار دو کہ جو
کوئی ابوسفیان کے گھر مین داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امین ہوگا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میرا گھر تنگ ہی وعجیبہ یعنی یہ حکم اُسکو خوش آیا تھا یا یون یعنی کہ اُس حکم نے اُسکو تعجب مین ڈالا تھا اسلیے کہ اُسکے
گھر مین گنجایش کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی آحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہان اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا
وہ بھی امان پاویگا اور جو کوئی کعبہ کی طرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوا اے
اشخاص چند کے مثل دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہی اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث و عکرمہ
بن ابی جہل و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزادۂ بنی ہاشم کہ ان لوگون کے لیے عہد و ذمہ نہین ہی اگرچہ یہ لوگ
پردۂ کعبہ سے بھی لٹکے ہون یعنی اُس صورت مین بھی پناہ نپاوینگے پس تم دونون اس حکم پر چلے جاؤ اور
خدا کے نام اور برکت پر روانہ ہو چنانچہ حضرت عباسؓ رسول خدا صلعم کے بغلہ بیضا یعنی خچری سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنی اُسکو بھی اپنے پیچھے بیٹھا لیا پھر جب وہ دونون بہت
جلد چلے گئے اُسوقت رسول خدا صلعم کو عباسؓ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ ان دونون کو پھیر لاؤ
اور وہ دونون بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہی چنانچہ ہمکو یہ حدیث پہونچی ہی واللہ اعلم
کہ آنحضرت علیہ السلام اپنے پاس والون سے فرماتے تھے کیا عجب ہی کہ اہل مکہ عباسؓ کے ساتھ وہ فعل
کرین جیسا بنی ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اُسنے اپنی قوم کو طرف اسلام کے دعوت
کی اور بلایا تو اُسکو اُسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہی خدا کی جسکے ہاتھ مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان
ہی اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اُنمین سے کیسکو باقی نچھوڑونگا پھر آنحضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفرقہ کر دیا اور اُس کے سالار جدے جدے کر دئے اور دو مجنبہ یعنی داہنے بائین
کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو افسر کیا اور ان دونون کو حکم کیا کہ ایک دستہ مکے کی جانب
کی بلندی کو لیوے اور دوسرا دستہ طرف پستی کو لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابوعبادہ کو مقرر کیا اور
خود آنحضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے جو مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو لیکر ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی ایک بلند راہ پر کھڑے تھے تاکہ
ابوسفیان کو کثرت و جمعیت فوج اصحاب کی مشاہدہ کرا دین پھر جسوقت ابوسفیان نے دونون مجنبون اور مقدمہ کو دیکھا تو عباس

سے اُن لوگون کو پوچھا تب اُنھون نے اُن کے نام بتائے بعد ازان جس وقت ابوسفیان نے اُس لشکر کو دیکھا جس مین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباس یہ کونسا لشکر ہی جو گویا سنگ سیاہ اور مانند سنگلاخ سیاہ کے ہی عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہی جسکے ساتھ موت احمر ہی یعنے پاس شدید دفہمات ہی یہ لشکر خاص رسول خدا صلعم کا ہی مہاجرین وانصار سے تب ابوسفیان نے عباس سے کہا اُذَکِّرُكَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ یعنی مین تجھکو قسم دیتا ہون خدا اور صلۂ رحم کی تاب مجھسے تو بیان کرے کہ اس کھڑے ہونے پر تجھکو کونسا امر باعث ہوا عباس نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھ سے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا تو اُسوقت لوگ درمیان درختان اراک کے متفرق تھے اُسوقت مین نے اندیشہ کیا لہ اَنْ تَرْغَبَ فِیْ قِلَّةِ الْاِسْلَامِ یعنی پسند کرنا تیرا قلت وضعف اسلام کو موجب تیرے کفر کا ہوگا بعد اسلام کے پس درینصورت سواے قتل کے کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنے عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین بھی تجھکو اے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور صلۂ رحم کی کہ تو بھی مجھ سے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دلمین تھین اُنمین سے کسکے مطابق میری بات واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دلمین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض اُنمین سے مین تجھسے ظاہر کرونگا مگر جبکہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہی کوئی اُسکا رد کرنیوالا پھیر دینے والا نہین ہی واللہ ہمیشہ لشکر گذر جاتے تھے یہانتک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ یہ بھی محمدؐ کے ساتھ مکے کے پہاڑ پر چلے جاوینگے یا عباسؓ یعنی چلو اے عباسؓ کہ مین نے مثل انکے کبھی ایسی کوئی صباح قوم کی اُنکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنی عباسؓ وابوسفیان مکہ مین گئے پس ابوسفیان نے باواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اُسکی صدا سنکے عکرمہ ومقیس الکنانی ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا ہلاکی ہو تجھکو اے ابوسفیان کیا اسیواسطے ہمنے تجھکو بھیجا تھا تب ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ اپنے کامون پر یعنے جاو اپنا کام کرو تحقیق کہ تمھارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہی کہ تم دونون اور قوم تمھاری تاب تحمل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہی کہ مانند شب تیرہ وتاریک کے سیاہ ہی یہ سنکے اُن دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور انتقام بد سے اور اپنے شر سے اُسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند رکھیگا (یعنی روز داخلہ لشکر وہ بھی امان پاویگا) اور جو کوئی رجوع طرف کعبے کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈالدیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سواے مقیس اور عکرمہ بن ابی جہل وعبد اللہ بن سعدؓ ابن خطل وسارہ کنیز آزادہ بنی ہاشم کے کہ ان لوگون کے لیے امان مقرر نہین کی گئی ہی اگرچہ یہ سب کعبے کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنی اُنکو کعبے مین بھی امان نہ ملیگی) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آگئی اور ڈاڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے لٹک گئی اور اُسکو لپٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے

لہ قولہ ان ترغب الخ اگر بجاے فی کے عن ہو تو [illegible] عن کا ترجمہ [illegible] قلت الاسلام [illegible] ۱۲ منہ

احمق کو قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہوگیا اور ابوسفیان اس بات مین مصروف تھا کہ پکارتا تھا ای آلِ غالب اسلام لاؤ تو سلامت رہو گے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ انکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اُسکے بدلا لینے کی فکر مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہوکر آمادۂ قتال تھے یعنی چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آنحضرت علیہ السلام اُنکو روکتے تھے اس خوف سے تاکوئی ذمی ہمارا قتل نہو جائے اُسوقت عباسؓ پاس حضرت علیہ السلام کے آئے اور اُنکے ہمراہ جبیر بن مطعم بھی ردیف دار سوار تھا تب آپ نے عباسؓ سے فرمایا کہو تمھارے پیچھے والون کی کیا خبر ہی انھون نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہین مگر وہ لوگ جنسے مباہلات ہی اور اُنکی پروا نہین کروہ لاابالی ہین پس یارسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اسی عرصہ مین ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب حاضر ہوا اور اُسکے ساتھ اُسکا بیٹا جعفر اور عبداللہ بن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی امیہ بن مغیرہ کا تھا اور اُس زمانہ مین اُم سلمہ زوجیت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھین پس وہ دونون یعنے ابوسفیان مع پسر عبداللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اُنسے مُنھ پھیر لیا اور اُنکے لیے عہد وامان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ مجھے اسلام کو پھیرے دیتے ہین سوا اللہ مین مشرکین کیطرف کبھی نہ پھر جاؤنگا ولیکن مین مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا مین پڑا رہونگا یہانتک کہ ہم دونون مرجاوین اور عبداللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنی اپنے باپ کی اولاد اور اپنے بھائیون پاس کنارہ لشکر کے چلا گیا بعد ازان کسیکو پاس اُم سلمہ اپنی خواہر کے بھیجا تاوہ اُسکے لیے درخواست امان کرین تب حضرت ام سلمہ جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئین اور کہا یارسول اللہ ما جعل اخی وابن عمک اشقی من خیر الیک من اهل مکۃ یعنی اہل مکہ مین سے جو لوگ آپکے پاس آئے ہین سو اُنسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو خدا نے شقی نہین کیا ہی آپ نے فرمایا مگر میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اُسنے قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہانتک کہ مین آسمان پر چڑھون اور اُسکے لیے خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤن جو آپکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اُسکے تئین پڑھے پس اسلیے مین ان دونون کو امان دینا قبول نہین کرتا تھا آخر بعد اُسکے آنحضرت علیہ السلام اُن دونون کو بلوا بھیجا اور اُنکے لیے امان قبول فرمائی اور اُن دونون نے بیعت کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب اسلام لائے مگر تھوڑے جو ساتھ مقیس کے ہین تب آپنے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اُن لوگون کی طرف دوڑ مارین اور جو اُنسے لڑین اُنکے سوائے اور دن کو قتل نکرین اور نہ اُن چند آدمیون کو مارین جنکا نام اُنکو بتادیا چنانچہ خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوے تھے آخر حق تعالی نے مقیس الکنانی کو اور اُسکے ہمراہیون کو جو قریش سے تھے کہ اُنھین مین حویرث بن نفیل بھی تھا اُسی معرکہ مین ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

پردہ کعبہ سے لپٹ رہا تب ابو بردۃ الاسلمی و سعید بن حریث المخزومی اُسکے پاس جا پہونچے پھر اُسکو تلوارین مارین یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا یعنی مرگیا اور عبد اللہ بن ابی سرح بھاگ کر پاس ایک صحابی کے چھپ رہا اور عبد اللہ اُس صحابی کا برادر رضاعی و دہانہ اُسکی کنیز آزادہ کا بیٹا تھا چنانچہ وہ صحابی عبد اللہ کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہمراہ لیگیا اور کہا السلام علی رسول اللہ پھر عبد اللہ نے بھی سلام کیا مگر آپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا بعد ازان وہ طرف رخ حضرت کے آکر پھر سلام بجا لایا پھر آپنے اُس سے مُنھ پھیر لیا اسیطرح تین بار ہوا اور اس بات سے غرض آپ کی یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے تب آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ مین نے جو اُس سے سکوت کیا کہ جواب اُسکے سلام کا نہین دیا اور اُسکی طرف سے مُنھ اپنا پھیر لیا تو غرض میری یہ تھی کہ قوم مین سے کوئی شخص اُٹھکر اُسکو قتل کرے یہ سُنکے انصار مین سے ایک مرد بولا یا رسول اللہ مین نے یہی ارادہ کیا تھا ولیکن مین دیکھتا تھا کہ آپ میری طرف آنکھون مین اشارہ کرین فرمایا کہ نبی آنکھ نہین مارتا ہے گویا آپ اس بات کو دغا اور عہد شکنی جانتے تھے داما عکرمہ بن ابی جہل سو وہ دریا کی طرف بھاگ گیا تاکہ حبشیون مین جا کر ملجائے جب ملاحون کے پاس آیا اور اُنکو کرایہ دیا تب اُنھون نے اُسکو کشتی پر سوار کر لیا پھر جب عکرمہ کشتی مین بیٹھا تو لات و عزیٰ کا نام لیا یہ سُنکے اہل کشتی نے کہا کہ ہر آئینہ سفینہ ہمارا دریا مین جاری نہین ہوتا مگر بنام خدائے وحدہ لاشریک پس اسی نام سے تو پکار نہین تو ہماری ناؤ سے اُتر جا تب عکرمہ بولا اگر وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ یکتا ہے کوئی شریک اُسکا نہین ہے دریا مین تو وہ ہی ایسا ہی خشکی مین بھی ہے ما اسمعنی اذن یعنے کیا ہی بُری بات سُنائی ہے مجھکو اُسوقت نہ تھا گریز کرنا میرا مگر حق سے یعنی مگر مین نے حق سے گریز کیا تھا پھر عکرمہ وہانسے پھرا اور خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر ہاتھ اپنا حضرت کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا کہ یہ جگہ ہے امن پانے والے اور پناہ لینے والے کی اگر آپ قتل کرین تو قتل کرینگے گنہگار خطاکار کو اور اگر عفو کیجے تو عفو کیجیے گا ذی قرابت سے یہ کہکے پھر اُسنے شہادت حق کی گواہی دی یعنی اُسنے حق و یقین سے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تب حضرت نے ہاتھ اپنا بڑھایا اُسنے بیعت کی بعد ازان خالد بن الولید طرف ایک قبیلے کے بنی کنانہ کے مقام ابرق کو روانہ ہوا اور وہ لوگ بنو جذیمہ کہلاتے تھے بتقدیم جیم قبل ذال معجمہ تو خالد نے اُنکو صبح کی نماز پڑھتے مین پالیا پھر جب اُن لوگون نے نماز سے فراغ پائی اور خالد کو دیکھا تو وہ سب پناہ لینے کو پہاڑ پر چڑھگئے اور اسوقت خالد کے ہمراہ سات سوار بنی سلیم سے تھے اور انصار مین سے اُسکے ساتھ سوائے ابو قتادہ بن انس کے اور کوئی نہ تھا تب لشکر خالد سے ایک شخص نے درمیان بنی جذیمہ کے آواز دی کہ دیکھو یہ خالد ہے بعد ازان خالد نے اُن لوگون کو گھیر لیا اور کہنے لگا تم کون قوم ہو اُنسے کہا ہم مسلمان ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ سوائے خدا یکتا کے جسکا کوئی شریک و ہمہ

قولہ اذن بمعنی صوت و نیز بمعنی گوش یعنی آواز یعنی بات [illegible] ۱۲

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہی اور ہر آئینہ محمدؐ بندہ و رسول اُسیکا ہی خالد نے کہا اگر تم سچے ہو تو
بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اُنھون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اُن لوگون سے روک لیا ہی جنھون نے ہتھیار ڈال دیئے اور شہادت لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی دی ہی تو ہم نے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ ای
گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہی کہ تم اُسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہی کہ بعد رکھ دینے ہتھیارون
کے بجز اسیری کیا ہی اور بعد اسیری سوائے قتل کے اور کچھ نہین اُن لوگون نے اُس کو جواب دیا واللہ
ہم تیرا کہنا نمانین گے اور ہم لوگ کسی بات مین کتبہ والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہم نے اسلام قبول
کیا ہی اور اسکو ہمنے سچ جانا ہی آخر اُن لوگون نے ہتھیار رکھدیئے اور پہاڑ سے نیچے اتر آئے اُس وقت
خالد نے اُنکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے اور حالانکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ ای خالد اس قوم کے قتل کرنے
سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوے
اور خبر بیان کی اُسوقت آپ کو اس امر سے صدمۂ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان کو
جو بندی مین تھے حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اُسکو نہایت سرزنش سخت سے
ملازمت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر قربان کرے آپ مجھکو ملامت نکیجیے کہ ہمنے اُنکو بموجب
اس آیت کے قتل کیا ہی جو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہی قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ یعنے تم اُن کو قتل کرو کہ حق تعالیٰ اُنکو تمھارے ہاتھون عذاب کرے گا اور خوار کرے گا
اور تمکو اُنپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے جانتا ہی کہ بے شک مین
مومنین مین سے ہون اور ہر آئینہ اُس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے نے اُن کی طرف سے
میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ بطرف اُن کے
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع منہوبہ اُنکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالت مآب صلعم نے اہل
مکہ کو واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اُنکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم قسم مرد سے جو حاضر ہوے
اُنمین عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی بھی تھا اور یہ وہ شاعر ہی جو شان مین حضرت علیہ السلام کے اشعار
ہجو کے کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہو کر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول اللہ الملیک ان لسانی +
راتق ما فتقت اذ انا بور :: اذ اجاری الشیطان فی سنن الزمخ :: ومن مال میلہ مثبور :: من اللحم والعظام
بما قلت :: ونفسی الفداء وانت النذیر :: ای رسول خدا کے ہر آئینہ زبان میری بند و بست کرنے والی ہی اُن
باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا شیطان کی طرف تکبر مین

یعنی جو وقت طریق تکبر مین پیروی دہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو باتین میری سمع خراشی مردم کی کرتی تھین اور
وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنے اشعار ہجو سواب زبان میری اُسکی درستی کرنے والی ہی یعنے عذرخواہی
کرتی ہی اور حال یہ ہی کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر سے یا کسی میلان سے تو ہلاک ہونے والا ہی
اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہی اُس پر جو مین نے کہی یعنے جو مین اقرار کرتا ہون یہ سُنکے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بلغنا حسبک یعنے جیسے کہ سنکے مجھے خبر پہونچی ہی تیرے لیے کافی ہی (یعنی قبول اسلام کرنا
کفایت کرتا ہی عذر کو) اور آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا اُسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم
مردونکی بیعت لینے سے فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اُسوقت بلندی صفا پر تھے اور
عمرؓ حضرت سے بائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ مین تم سب عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شی کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور
ہندہ اپنا سر چادر مین چھپائے ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے
اس امر کا عہد لیتے ہین جو مردون سے لیتے ہوے مین نے آپ کو نہین دیکھا و تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر
آنحضرت صلعم نے فرمایا اور اس بات کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہندہ نے کہا بخدا کہ مین
ابوسفیان کے گھر مین ان باتون مین مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جہالت و نادانستگی مین محسوب
کی جائینگی یا نہین ابوسفیان نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغیر دیا گیا وہ سب تیرے لیے
حلال ہی تب آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہندہ بنت عتبہ ہی اُسنے کہا ہان مین ہی ہندہ ہون سو آپ
گذشتہ کو عفو کیجیے حقتعالی آپسے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہندہ بولی تحقیق کہ ہم سے نے تو
اُن اولاد کو بچپن مین پالا اور جب وہ سن دار ہوے تو بدر مین تم نے انکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم انکا حال
خوب جانتے ہو یہ سُنکے عمرؓ ہنسے یہانتک کہ استغراب کیا یعنے قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان
نہ باندھو بَیْنَ اَیْدِیْہِنَّ وَاَرْجُلِہِنَّ یعنے اپنے سامنے ف اور اَیْدِیْہِنَّ سے کنایہ حمل حرام اور ارجلکن سے کنایہ وضع حمل حرام اپنا اُسکو طرف
شوہرونکے نسبت ہونا بہتان ہی ہندہ بولی بخدا کہ بہتان البتہ بد چیز ہی اور البتہ بعض سے درگذر و عفو کرنا
بہتر ہی اور جو کچھ آپ نے ہم کو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہی پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنے خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہندہ بولی ہم اس مجلس مین
اس لیے نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپکی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم
زنا نکرو ہندہ بولی کیا عورت آزاد بھی زنا کرتی ہی یعنی کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر عورتون سے
حضرتؐ نے عہد لیا اُن سب نے اقرار کیا اور آپنے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن عورتون کے لیے خداے تعالے سے استغفار وطلب آمرزش کی

ذکر غزوۂ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چند شبین دہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اُترے تب دہان رسول خدا صلعم نے افطار کے لیے کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اُسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ) پھر کاسہ کو حضرتؐ نے بلند کیا یہانتک کہ لوگون نے اُس کو دیکھا بعد ازان آپ نے اُسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنے جو کوئی روزہ رکھے اُسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اُس پر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف عازم ہین تب اُنھون نے اپنے گرد نواح مین پیکون کو بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اُنکے پاس آ پہونچے اور سالار بنی ثقیف کا کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب ایک صحابی بول اُٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سُن کر جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیظ وغضب مین آئے اور سخت زجر وغصّہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جسجگہ حق تعالی نے ذکر یوم حنین فرمایا ہے اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمھاری کثرت نے اے لوگو کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوے سو وہ کثرت تمھاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت وفراخی کے تم پر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل وعیال سے دور جا پڑے اُسی وقت بعض اصحاب اُن کی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپس مین غل وشور کیا کہ اے بدی کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب نبی بھاگ نکلے یہانتک کہ بعضے اُنمین سے سوائے مکے کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے یہانتک کہ تھوڑے لوگ ہمراہی باقی تھے کہ اُنمین ایک ابن ام ایمنؓ مولی حضرت کے تھے کہ وہ آپ کے سامنے تلوار مار رہے تھے اُسوقت ایک شخص مع جماعت بنی ثقیف اس ارادے سے آگے بڑھا تا کہ آنحضرتؐ کو قتل کرے راوی گمان کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی وقایت وحمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب وزد پیش آئے آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اُس شخص کو قتل کیا اور اُسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح کہ ایک دوسرے کی ضرب سے مقتول ہوا اور آنحضرت

ابوسفیان بن الحارث بن عبد المطلب بغلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لگام پکڑے تھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور ان تھوڑے لوگون مین سے چند آدمی بمین و یسار پر قتال کر رہے تھے اُس حال مین عباس رضی اللہ عنہ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی یامعشر الانصار الذین اووا ونصروا ای وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی یامعشر المهاجرين الذين بايعوا تحت الشجرة یعنے اور ای وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہی آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی عباس نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی دی یعنی دونون فریق نے وہ آواز سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اُس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم بشدت تمام تلوارین مارین یعنے دونون فریق سے بایکدیگر سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين وانزل جنودا لم تروها وعذب الذين كفروا وذلك جزاء الكافرين یعنی بعد از ان حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالی نے ایسا لشکر بھیجا کہ انھون نے اُس لشکر کو نہ دیکھا یعنے وہ اُس کو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنی قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال) اور یہ جزا سزا ہی کافرون کی از ان بعد حق تعالی نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اُس ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اُن کے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فرمان روا اُنکا اُس عرصہ مین مالک بن عوف النضری تھا جو اس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اقدم نجاح انه يوم يكر بمثلي على شاك يحمي ويكر ويطعن النجلا يسوني نهر یعنے آگے بڑھ ای فرس واسطے حاصل کرنے حاجت کے یا آنکہ نجاح مصدر بمعنی ناجح خطاب بفرس یعنی ای ناجح آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہی کہ جنگ کرے مجھسا شخص اور حمایت کرے اور حملہ پر حملہ کرے اور نیزہ مارے بازو کھولکر سوار ہو کر تجھ ایسے فرس پر کہ بولتا ہو اور شور کرتا ہو پس یہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمانون نے ان لوگونکا تعاقب کیا اور ان مسلمین مین جنھون نے تعاقب مشرکین کا کیا تھا بنو سلیم بھی تھے جب مشرکین نے اپنے تعاقب مین مسلمانون کو دیکھا تو بنی سلیم کو آواز دی کہ ای بنی تکمہ اپنے بھائیون یعنے ہم سے باز رہو پس وے اُن لوگون نے طلب اور تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا تب اس بات کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا اللهم عليك ببني تكمة اما في قومي فوقعوا وقعوا واما في قومهم فابطوا دفعة یعنے ای پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم وانتقام کرنا ساتھ بنی تکمہ کے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اُنکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب وتعاقب مین تاخیر کرتے
ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے
لگے چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی حبیب اور درید بن الصمۃ الجشمی کے اور اسوقت درید ہودج
مین تھا کہ بنی حبیب اُسکو تیمناً وتبرکاً لے نکلے تھے پس اس مرد سلمی نے اُسکے ناقہ کی مہار پکڑلی اور ناقہ
کو بٹھایا تو دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہی کہ یہ اُسکو نہین پہچانتا تھا تب اُس مرد سلمی نے کہا ای شیخ مین
تجھکو قتل کرونگا درید نے کہا یہ وہ دن ہی کہ نہ مین اُس سے غائب ہون نہ اُسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم
سے باہر ہون نہ اُنکے کام مین حاضر وشریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنے والا ہی
تو میری تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کر اُس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو
یون ہی قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اُن کو خبر کر کہ مین نے
درید بن صمہ کو قتل کیا ہی آخر اس شخص نے جیسا اُس سے درید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب وہ جوان
اپنے اہل کے پاس آیا تو حال درید سے اُن کو خبر کی کہ مین نے اُس کو قتل کیا ہی سو اُس جوان کی مان نے
اُس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا وے اُس نے تجھسے یہ بات نہ کہی تھی اور خبر کرنے کو نکہا تھا
مگر اس لیے نا احسان اپنا جو تجھپر ہی یاد دلاوے پھر اُسکی مان خدا کو اپنا محلوف کر کے یعنے خدا کی قسم کھاکر
کہنے لگی کہ ہر آئینہ درید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین یعنی مجھکو اور میری مان اور تیرے باپ کی
مان تیری دادی کو تب اُس جوان نے جواب دیا ای مادر جس کسی نے خدا اور رسول کی تکذیب اور اُنسے
روگردانی کی اب اسلام نے اُسکے احسانات کو قطع کردیا دبعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ
اُن کے ساتھ کر کے پیچھے مفرورون ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعتِ ہوازن سے مقام اوطاس
مین جاکر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ
بھاگ گئے اور مسلمین اُنکی عورتون اور اُنکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھے قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
اُن سب کو درمیان مہاجرین وانصار کے تقسیم کردیا اور خمس چھوڑ دیا چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ
وبکریان بکثرت ہاتھ آئین تھین تو اپنے چاہا کہ رؤساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل
ابو سفیان بن حرب وسہیل بن عمر اور اقرع بن حابس الحنظلی اور عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو
آپنے سَو اونٹ عطا کیے (یعنی ہر ایک کو سو سو اونٹ دیئے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دلے مگر حکیم کو اس مقدار سے ناخوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسی کو لوگون مین سے
بڑا مقدار آپ کے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حکیم نے اُسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اُس کو بھی قبول نکیا تب
آپ نے پورے سو کر دئے اُسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ یہ عطیہ آپ کا جس سے مین راضی ہوا
بہتر ہی میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے
تو ناخوش ہوا تھا اُسنے کہا بخدا مین آسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپ کے آدمیون مین سے کسی سے کسی شی کی
التجا مین نکرون (یعنی اُسکی قناعت سے بعد آپ کے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے
کہ حق تعالیٰ تیرے لیے اس مین برکت دیوے راوی کہتا ہی کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے
بہت زیادہ مالدار تھا بعد ازان ہوازن مفرور بھی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر آسکے بامید پھیر پانے
اپنے زنان و فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اُن سے فرمایا اَذَا خَرَجْتُ اِلَی
النَّاسِ فَتَقَلُوْنِیْ عَلَی النَّاسِ وَتَقَلُّوْا النَّاسَ عَلَیَّ یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھ سے لوگون
کے سامنے اپنی ناداری بیان کرو اور لوگون سے میرے بررو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہی میرے
نزدیک بجائے تقلو کے ثقلو یعنی تم لوگون کے سامنے مجھ پر بوجھ ڈالو اور میرے بررو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر
ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب رسول خدا صلعم سے اُنھون نے کلام کیا تو حضرت نے اُن پر خمس پھیر دیا اور خود
حضرت نے آنکے لیے لوگون سے کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سوائے ایک صفوان بن امیہ بن خلف الجمحی نیا صہ
کے کہ رسول خدا صلعم نے اُسکو خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اُسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا
کہ وہ عورت حاملہ ہی اور جبکہ قریش نے دیکھا کہ عطایا و بخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے
بوسعت کثرت تمام ہی تو اُنکو خوف ہوا کہ آنحضرت صلعم ارادہ رجوع و بازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (
یعنے گویا آپ چاہتے ہین کہ انصار اور مدینہ چھوڑ کر درمیان اپنی قوم کے مکے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے
وہ باندوہ شدید غمگین ہوے یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہونچی کہ آپکی توسع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آنحضرت صلعم طرف
سعد بن عبادہ کے گذرے اور آنسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے
حضرت کی کیا مراد ہی آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ
مین جمع ہو چنانچہ سب انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اُٹھکر اُن کے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا ای
گروہ انصار مجھے خبر پہونچی ہی کہ تم لوگ میری اس عطایا سے جو قریش مین مین نے کچھ لوگون کو دیا ہی اپنے دلون مین
افسردہ و رنجیدہ ہو سو حال یہ ہی کہ مین نے اس عطا و سخا سے اُنکا دین مول لیا ہی (یعنے اُنکا اگلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف آنکے لیے خرید دیا) ای گروہ انصار کیا تم کو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب مین تمھارے
یہان آیا تھا تو اُسوقت تک تم گھوڑون پر سوار نہوے تھے یعنے تمکو گھوڑا سواری کو میسر نہ تھا اور

تم مدینے سے بدون کسی نگہبان اور امان دہندہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہوُن لوگو نسے
جو لشکر مین تمھارے سامنے حاضر ہین یہ سنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا آپ نے فرمایا مجھے جواب
کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات
نہ سمجھو کہ تو ہمارے یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجھکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا
ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہو گے تو تم سچے ہو یعنی بات جھوٹھ نہین اُنھون نے
جواب دیا کہ ہم خدا و رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا ای گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی
و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھر دن کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب
بولے بلے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطائین آپ کی
قوم مین فاش ہوئین یعنی آپ جب ابر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہمکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت
اُنکی طرف رکھتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہم نے
خوب جان لیا کہ بلا شبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے
مقدمہ مین آپ کسطرح کرینگے پھر آنحضرت صلعم نے اُنسے فرمایا قسم ہے مجھکو اُس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے
کہ اگر یہ لوگ کسی وادی یا کسی گھاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گھاٹی مین جاتے ہو تو مین تمھارے
ہی وادی یا گھاٹی مین چلون یعنے تمھارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے
خطبہ سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اُٹھ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر لب سے دینے لگے اور
کہنے لگے یا نبی اللہ آپنے ہم کو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اُن احسانون کا ذکر فرمایا جو متصل و پیہم ہمپر مبذول
ہین اور جن نعمتون کا آپنے ذکر نہین کیا کہ وہ افضل و فاضلتر ہین سو ہر کیفیت مال سے بمراتب زیادہ تر
آپ ہمکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منزل مبارک مین تشریف لائے اور
اُسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوے تھے سو
طائف مین جمع تھے) غرضکہ جناب رسالتمآب نے واسطے تیاری طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گھسے تھے

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اُس کے قلعہ مین بنی ثقیف
گھسے تھے اور اُن لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اُس قوم کے مسلمانون
کی طرف قلعہ سے نکلے اور اُنہین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلہ پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا
اور وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہو گئے بعد ازان آنحضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور طائف کے

ابومرداس

حکم کیا اوراپنے اصحاب مین سے ہرایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ جبلات یعنی درخت جو پھلے ہوے بالائق
پھلنے کے ہون کاٹ ڈالین اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اُس کا نام ابومرداس تھا سو
وہ اپنا ایک تبر لیے ہوے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اُسنے کہا ای ابومرداس تو کہان چلا اُسنے
کہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم کیا ہی کہ ہر شخص مسلمین مین سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے
عیینہ نے کہا مین بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ جبلات کاٹ ڈالون اُسنے کہا اچھا تیرے لیے اس کی
مزدوری ہی چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا تا انکو خوش کرے
پھر اگر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھین اُس نے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپ کے
پیچھے کون ہی فرمایا یہ ام سلمہ ہی اور یہ قبل اس سے تھا کہ بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مامور بردہ کرنے کی ہون
یعنے ہنوز حکم پردہ کا نازل نہین ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہی کہ یہ عورت سفر غزوہ مین داخل خدمت
ہوئی ہی پس آپ کی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہترین از روے
حسب ونسب کے آپ کے لیے وہان سے اُتار لاؤن تو آپ اُس عورت کو اس عورت
کی جگہ بدل لیجیے آخر اسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اُٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ
رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع ورئیس ہی کہ وہ سب اُس کا
کہنا مانتے ہین الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینے تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعدہ
دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکے کو گئے اور وہان چند شب مقیم رہے اور معاذ بن
جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور انکو حکم کیا کہ لوگون کو قرآن تعلیم کرے اور
جو چیزین اسلام مین مسلمین کے حق مین خیر وبہتر ہین اور جو چیزین اسلام مین اُنکے لیے ضرر ومضر ہین اُنکو بتا دے
بعد ازان آنحضرت صلعم مدینے کی طرف روانہ ہوے اور مدینے مین پہونچکر لوگون سے آپنے ذکر کیا کہ جب
ماہہاے حرام یعنے ذیقعدہ وذی الحجہ ومحرم گذر جائینگے تو مین تیاری کرنے والا طرف طائف کے ہونگا اور ایسا
ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری اپنے اشعار مین بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے ڈراتے تھے نَفَیْنَا مِنْ تِھَامَۃَ
کُلَّ رَیْبٍ × وَخَیْبَرَ ثُمَّ اَجْمَمْنَا السُّیُوْفَا × تُخَیِّرُنَا وَلَوْ نَطَقَتْ لَقَالَتْ × قَوَاطِعُھُنَّ دَوْسًا اَوْ ثَقِیْفًا × فَلَسْتُ بِحَاضِنٍ
اِنْ لَمْ تَحُلُّوْا × بِسَاحَۃِ دَارِکُمْ مِنْہُ اُلُوْفًا × وَنَنْتَزِعُ الْعُرُوْشَ بِبَطْنِ وَجٍّ × وَتُتْرَکُ دَارُکُمْ مِنْکُمْ خُلُوْفًا × وَنَاْتِیْکُمْ لَنَا
سَرَعَانُ خَیْلٍ × تُغَادِرُ خَلْفَھَا جَمْعًا کَثِیْفًا × یعنی ہمنے دفع کیا تمام شک وشبہات کو یعنے دشمنون کو تہامہ وخیبر سے بعد ازان
ہمنے اپنی تلوار ونکو پھر تاب دیا اور سرگرم کیا اور پھر ہمنے اُسکو اختیار کیا یعنے پھر ہم دست بقبضہ ہوے
اگر وہ تلوارین بولتین تو نسبت اپنی قواطع کے جو لائق قطع ہین یعنے قبیلہ دوس وثقیف کے کہتین کہ لوان کو

یا یہ کہ وہ تلوارین اپنے تیغ زنون سے بولتین کہ مارو وہ دشقیف کو اور اگر تم لوگ اپنے گھرون سے
سیران مین اترنا آ ذونین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا الوف ہزارون نہین ہو سکتا اور
ہم تمھارے درختونکو اکھیڑ اور کاٹ ڈالینگے مقام وج مین اور تمھارے گھرونکو خالی اور ویرانہ چھوڑین گے
اور ہمارے گھوڑے تمھارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمھاری جماعت کو پیچھے چھوڑینگے یعنے آگے
نکل جاوینگے جب اہل طائف کو یہ خبر پہونچی کہ محمدؐ ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنی دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین
اور اشعار کعب کو پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مین روانہ کیا جب وہ لوگ مدینے مین حضرت صلعم پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا تو آپنے قبول کیا اور فرمایا
کس بات پر صلح کرتے ہو انھون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جائین یعنے بلائے
نہ جاوین اور ہمسے عشر نلیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ ہم لوگ سال بھر تک
لات سے متمتع رہین یعنی اسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سُنکے حضرتؐ نے جواب دیا وہ دین لائق صلح نہین ہی جس
مین رکوع وسجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون قبول نماز کے
صلح قبول نہوگی انھون نے کہا بہرکیف ہم اُس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنی ہم وہ بھی بجا لاوینگے اگرچہ ہمین برائی
ہو تب فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتونکا کیا تمھارے لیے منظور ہین کہ تم قتال کیواسطے بلائے نجاوگے
اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سوائے اس بات کے کہ تمسے نماز ساقط ہو پھر انھون نے کہا اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ
لات کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اتنی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپسے اسلام لانے مین فریب کرتے ہین یعنے اسلام
لانا انکا ازروے خدع ومکر کے ہی تو ہم اُنسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین اور ہم اُن لوگون سے زیادہ تر آپ پر
مہربان ہین چنانچہ آنحضرت نے اُس بات کو نمانا پھر انھون نے اعادۂ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین
آنحضرتؐ نے پھر اعراض وانکار کیا یہانتک کہ انکو گمان ہوا اس بات کا کہ آنحضرت صلعم اُس امر مین انکے لیے ارادہ
رخصت دینے کا نہین رکھتے ہین اُسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہی کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اُٹھ کھڑے ہوئے
اور اُن ایلچیون سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان والتہاب مین ڈالا
خدا تمھارے کلیجون کو آگ مین جلادے رسول خدا صلعم ہرگز اقرار وتقرر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاے
اور وہ مسلم نہین ہی جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص
کرو آخر وہ لوگ بولے کہ مگر لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑینگے اور جو شخص چاہے اُس کو توڑ ڈالے چنانچہ مورخین
گمان کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن شعبہ کو متولی و مامور کیا تھا اور
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ یہ بلائے جائین

ــہ قولہ لاتحشر ولا تعشر ذکرہ فی النہایۃ المراد بالحشر جمعہم الی الجہاد ولیعفی انہ بقولہ تعشر یعنی اخذ العشور من اموالہم صدقۃ وبقولہ لا تجبی بالجیم قبل الباء الموحدۃ المشددۃ التحجیۃ ان یقوم الانسان مقام الراکع وارادوا انہم لا یصلون من یتکسیر الوصول ملخص صحاح ستۃ وفی صحاح التجلیۃ وہو ان یکون واضعا یدیہ علی رکبتیہ قائما او یکون منکبا علی وجہ بارکا وہو السجود والتجبیب نیت کمر کردہ ایستادن ۱۲

اور نہ اُنسے عشر لیا جائے تب آنحضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ اُنکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھہ چکا ہون کہ
جو امر مسلم کے لیے روا ہی وہ ہی اُنکے لیے بھی ہی اور جو اُنپر ممنوع وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہی اور اُنھون نے
لکھا لیا ہی کہ شہر اُنکا امین دامن مین ہے اور اُنکے شہر مین شکار کرنا اور عضاۃ و طلح یعنی درختان بزرگ
دخاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہی مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت امین ہی
اور یہ بھی شرط لکھی ہی کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اُنکے اُس شہر مین کرے تو اُس کے کپڑے
اُتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اُن شرطون مین ہین کہ اُنھون نے لکھہ لی ہین اور نبی اللہ پر
شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اُنکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہی

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوہ طائف کے جس عرصہ تک ٹھہرنا آنحضرت صلعم کا مشیت آلہی مین تھا آپ وہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سمت شام کی تیاری کرین اور موسم گرما تھا اور مسلمین سے اکثر
اشخاص عسرت و تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اُنپر شاق و دشوار گزرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اُن مین ذی مقدور تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت
تیاری اُن لوگون کے آنحضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنی زکوٰۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ
اُس سے سامان ناداروں کا کیا جائے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیے کہ اُس سے تیاری سامان
ناداروں کی کر دی اور مردم ذی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے ناداروں مین سے چند چند آدمیونکا بار
اُٹھا لیا اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اُن سب نے رسولخدا صلعم سے سوال سواری کا کیا
آپنے فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہی جسپر تمکو سوار کر لیچلون تب وہ لوگ پھرے اور چلا چلا کے
روتے جاتے تھے پس حق تعالیٰ نے جن اہل عذر و تنکا عذر پذیرا کیا تھا اُنکو بھی اُنھین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب
رسولخدا صلعم نے بنا بر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اُنکے خوش کرنے کے لیے
فرمایا کہ میرے ساتھ شام کیطرف جلد چلو کیا عجب ہی کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنی اصفر کی
لڑکیان اور اصفر بنا بر زعم مورخین کے ایک شخص تھا اُنھین کالے آدمیون مین سے یعنی حبشیون مین سے
اور بقول صواب وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مر گیا کہ اُسنے کئی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اُسکے
بہت سے لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اُنکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور ان
لڑکیان حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرضکہ جب آنحضرت صلعم نے اُن سے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
انصار مین سے جد بن قیس اُٹھکر عرض کرنے لگا کہ یارسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجھکو عورتین بہت بھاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپکے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیونکو دیکھون تو ایسا نہو کہ اُنکے فتنے اور اُنکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نڈالیے کیونکہ حق تعالےٰ نے فرمایا ہی اَلَا فِی الْفِتْنَۃِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکَافِرِیْنَ یعنی تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑگئے اور حال یہ ہی کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہی الغرض جب لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رُخ کیا پھر جس وقت تبوک مین پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس سرداران روم کے دمشق اور اُسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین) تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی رہین اور اُن مین مذمت اُن لوگون ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اُن کا منافقین رکھا تھا اور اُنکو نجس کہا تھا پھر جس وقت آنحضرت علیہ السلام نے بنابر نزول آیات کے اُن منافقین کے باب مین کلام کیا تو یہ سن کے اُن کے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اُن کے لیے غصہ مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ ہمارے بھائیونکے حق مین جو ہم سے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہی تو ہرگاہ وہ ہمارے اشراف واخیار ہین پس ہم لوگ بطریق اولے گدھونسے بدتر ہین یہ سُنکے عامر بن قیس برادر بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہی واللہ بے شبہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنی انکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور البتہ تو بدتر ہین خر ہی پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور انسے باتین جلاس اور اُس کے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اُس کے جلسا کو بُلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اُس سے ذکر کیا اُنھون نے قسم کی کہ ہم نے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا ہی اور جسنے کہا ہی اُسکو ہمارے سامنے بلوائیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اُنھون نے بقسم کہدیا کہ اُنھون نے وہ باتین ضرور کہین بلکہ اُس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اُسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹھا ہی ہم نے کبھی کچھ ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اُٹھو حلف کرو (یعنی جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہی چنانچہ جلاس اور اُسکے جلسانے حلف کیا کہ عامر کاذب ہی بعد ازان عامر اُٹھا اور اُس نے باسم خدا حلف کیا

کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہی بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ بطرف آسمان اُٹھائے اور کہا اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّكَ الْمُصَادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنے ای پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنے ظاہر کر حضرت نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ یعنی ای پروردگار یون ہی کر چنانچہ حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ یعنے وہ لوگ قسم خدا کی کھاتے ہین کہ وہ باتین نہین کہی وحال آنکہ البتہ اُنھون نے وہ کلمہ کفر کہا ہی اور بعد اسلام لانے کفر کیا ہی اُنھون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اُنکے امکان مین نہ تھا یعنی قتل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ بدلا ہی اُس احسان کا کہ خدا و رسول نے اپنے مزید عطایا سے اُنکو مالدار و توانگر کردیا ہی پھر اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اُنکے حق مین بہتر ہی اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اُنپر عذاب سخت کریگا دنیا و آخرت مین اور اُنکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہ ہوگا بالآخر وہ نادم ہوے اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و مصروف بتوبہ ہوے اور آنحضرت علیہ السلام وہان سے جانب مدینہ روانہ ہوے اور اسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپکے آگے آگے چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و دخل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اُسوقت حق تعالے نے بابت اُنکی باتون کی اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی پھر آپنے اپنے اصحاب سے اُسکا ذکر کیا چنانچہ حق تعالی نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَیَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ یعنی اگر تو اُنسے بازپرس کرے تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کھیل کی باتین کرتے تھے تو اُنسے تو پوچھ کہ کیا تم لوگ خدا سے اور اُس کی آیات اور اُس کے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اُن کے پاس جا کر پوچھ کہ جسوقت وہ مضحکہ کرتے تھے تو کیا کہتے تھے پھر اُس شخص صحابی نے جا کر اُنسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اُن کے ساتھ چلا جاتا تھا مگر نہین جانتا تھا وہ کہ کیا باتین ہین تب اُس فرستادہ نبی نے اُن سے پوچھا کہ تم کس بات پر مضحکہ کرتے ہو اور کیا کہتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو آپس مین لوگ خوض کرتے ہین اُس شخص نے کہا خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو سچی خبر پہونچائی ہی تم پر غضب ہی اللہ کا تم ہلاک ہوے خدا تم کو ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہی اور اپنے رسول کو

بھی خبر ہونچائی ہی بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوے اسوقت حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا
لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ان نعف عن طائفۃ منکم نعذب طائفۃ بانہم کانوا مجرمین یعنی تم باتین
نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین سے بعض آدمیون سے عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب
بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اُن لوگون کے ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور
کہنے لگا قسم ہی خدا اور اُس کے رسول کی کہ مین نے اُن لوگون کا کلام نہین سنا اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا
کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک ثنیہ یعنے ٹیل پر پہونچے تو نقیب نبی نے ندا دی
کہ تم لوگ درمیان وادی کے اُتر پڑو کہ تمھارے لیے اس مین وسعت ہی اور خود آنحضرت علیہ السلام نے
اُس ثنیہ کو اختیار کیا اس لیے کہ آپ کو اُس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے اس بات کو
سنا (یعنی تنہا اُترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہانتک کہ جب لوگ ثنیہ سے گذر گئے تو حضرت
علیہ السلام اُس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب رضی اللہ عنہ مین سے دو شخص آپ کے ہمراہ تھے تب
وہ گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے
فرمایا میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہی تب وہ صحابی اُن کی طرف بڑھا اور اُنکے اونٹون کے مُنھ پر ضرب لگانے لگا آخر
وہ اونٹ وادی مین اُتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اُس سے فرمایا تو نے اس
قوم کو پہچانا تھا اُس نے کہا اُن لوگون مین سے مجھ سے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اُن کو دیکھا کہ
وہ سب مُنھ لپیٹے ہوے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہی تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ کے
ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُن دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اُس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچاوین اور مجھ پر ہجوم کر کے ٹیلے سے گرائین اور اپنے مرکبون سے مجھکو روندین
تب اُن دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہوجاوین تو پھر کیون ان منافقون کی گردنین نہ
مارین فرمایا مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ ہر آئینہ محمد نے اپنا ہاتھ اپنے
اصحاب مین کھولا ہی کہ اُنکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہگئے تھے
مگر وہ لوگ منافق نہ تھے اور نہ اُنکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس ان مین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر بہت
ملامت درخواست کی کہ ہمنے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا حالانکہ
ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم دامن کوہ کے ہوا لے گرم مین ہین قسم ہی رب کعبہ کی کہ ہم
ہلاک ہوے مگر یہ کہ حق تعالے ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اُنھون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون
سے باندھ لیا اور اُنھون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نہ کھولین گے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہون تو کھولین کہ انھین تینون مین ایک ابولبابہ بن مردان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار مین سے تھا غرضکہ
جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے اور راستہ دولتسرا کا مسجد مین سے تھا تو حضرت نے اُن تینون کو
ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہین لوگون نے اُنکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان
لوگون نے خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئین نہ کھولینگے تا وقتیکہ آپ ہی انکو نہ کھولین فرمایا مین بھی قسم کھاتا
ہون خدا کی کہ مین بھی اُنکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا مجھکو کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالیٰ نے اپنے
نبی پر عذر اُنکا نازل کیا اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ
اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے بعضے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنے گناہون کا اقرار کیا
اس بات سے کہ اُنھون نے اعمال صالحہ اور سیات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہے کہ حق تعالیٰ اُنکی توبہ قبول کرے
کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہی اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنی قریب ہے کہ ایسا
ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو وہ بمعنی واجب ہے یعنے لازم ہے کہ یون ہی ہو الغرض بر وقت نازل ہونے
آیہ کے رسول خدا صلعم نے انکو کھول دیا تب وہ اپنے گھرون کو گئے اور سارا مال بنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ
اس مال کو ہماری طرف سے تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار طلب مغفرت کیجیے فرمایا
مین اسمین سے کچھ نہ لونگا تا وقتیکہ مجھکو حکم صادر ہو تب حق تعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ یعنے زکوۃ اُنکے مالون سے تو
لے کہ انکو تو پاک کرے اور اُنکے دلون کو اس صدقہ سے صاف کرے اور اُنکے حق مین دعا کر کہ تیری دعا
اُنکے لیے تسلی ہے اور حق تعالے بڑا سُننے والا اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اُن دوسرے تینون کے
حق مین کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جب کہ اُنکے حق مین کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوے
آخر وہ تینون ایسے امر مین مبتلا ہوے (یعنی بہ رسوائی و روسیاہی) کہ اُس سے قریب بہلاکت پہونچے دبا نیہمہ
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اُنسے کلام کرتے تھے نہ اُنکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اُنکو کسی بات مین شریک کرتے
تھے آخر ان تینون نے اپنے پروردگار سے دعائین کین تا کہ حق تعالے اپنے نبی پر اُنکا عذر نازل کرے پس خدا نے
قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے اُنکا ذکر کیا پھر خاصۃً اُن کی طرف ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى
الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ
اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ
لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ یعنے اور اُن تینون آدمیون پر جو پیچھے
رہ گئے تھے یہان تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اُنپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانون سے وہ تنگ آئے اور

اُنکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اُسی کی طرف پناہ ہے بعد ازان حق تعالیٰ
اُنپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بے شبہہ حق سبحانہ تعالیٰ وہی ہے بڑا قبول کرنیوالا توبہ
کا اور بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اُنھین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع . ب . . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

ولیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالیٰ نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل جبرئیل علیہ السلام کے
کہ جب حق تعالےٰ ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہے تو اُنکی طرف جبرئیلؑ کو بھیجتا ہے اور مجھسے مثل تیری انبیار
مین ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○
یعنے اے پروردگار میرے نچھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو اے ابن
ابی قحافہ پس حق تعالےٰ نے مجھسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب
مغفرت کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اُنکے لیے رزق اور مثل تیری انبیار مین مجھسے
بیان فرمائی ہے مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اُنھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي
فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھ مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی
پس بے شبہہ وہ آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اُس جبّہ دیبا کو پہن لیا اور
اُس روز کے سوا پھر کبھی اُسکو نہین پہنا بعد ازان حضرتؐ نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے اس سال
حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نتھا اور اُنکا کچھ عہد بھی رہا تھا تب آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ۵

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

او مشرکون نے کہا کہ محمدؐ ہمارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے اشہر حرام مین) اور اب وہ اور اُنکے
اصحاب بخوف ضرب سیف و طعن سنان کے ہمسے دور ہو گئے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو حکم کیا اور آنحضرت صلعم
نے بھی ابو بکرؓ کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنی مکے مین نجاوین پھر آنحضرت صلعم نے ۲۰

انکے مقدمے مین حکم کیا کہ گلے انکے اونٹون کے اور غلے لادنے والے پکڑے جادین اور جہان کہین منتشر ملجادین تو قتل
کیے جادین اور انکے ہر ایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جادین یہ خبر سنکے مشرکون نے اہل مکہ سے
کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے
جادین اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جادین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر
بھیجا جاتا ہے جسوقت انکو تم نپاؤ گے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھو گے یہ سنکے اہل مکہ
نقر و محتاجی کو ڈرے پھر حق تعالے نے ان مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ
بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام
کے نجادین اور اگر تم لوگ نقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کر دیگا اور ایسا ہوا کہ اہل
یمن ایمان لائے تھے تو وہ اپنے قریب کے مین غلہ لادکر لانے لگے پس حق تعالے نے مکہ والونکو اسوجہ سے غنی کر دیا
یعنی کہ مشرکین سے بے پروا کر دیا کیونکہ ویسا ہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ
سے وعدہ کیا تھا سو انسے اسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے انکو غنی و تونگر کر دیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے
تھے مگر تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی سی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول
حج تھا کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول
خدا صلعم نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کے طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے
ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنی غیب کی
باتین اور شگون بیان کیا کرتا تھا اسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی تھا سو بنی اسد اسکے پاس آئے اور اس سے ذکر کیا
کہ ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اسکی خبر غیب بیان کر تب اسنے ایک کپڑا اسفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ بنی اسد سے
تمہارے درمیان مین دو شخص ہین اور وہ دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو انکو محمد نے واسطے جاسوسی اور نگرانی
کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا تو نے
کیا دیکھا اسنے کہا مین نے ان دونون مردون کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین اور
عنقریب تمہارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف نکلجاتے
مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہو گئے تب اس قوم کے مبارزون نے طلیحہ کے ساتھ صف
باندھی یہانتک کہ مسلمان انکے پاس پہونچ گئے اور انکے قریب اتر پڑے یا یہ کہ انپر آپڑے پھر لڑائی سخت و شدید
واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا اسی عرصہ مین عکاشہ بن محصن الاسدی
پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہے طلیحہ نے کہا فمن انا فهات ہنر الآ بس مین کون ہون

یعنے تو نہین جانتا کہ مین کون ہون پس لاکوئی امر مکروہ (اور مترجم کہتا ہی کہ بجاے ہز الا کے غالباً لفظ نزالا ہے یعنے کوئی دافعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونون باہم چالش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے عکاشہ کو نیزہ مار کر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اُسوقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا اشعار

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِبَالَةِ اَنَّهَا :: مُعَوَّدَةٌ قَتْلِ الْكُمَاةِ نَزَالِ :: فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجَلَالِ مَصُوْنَةً

وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ :: عَشِيَّةً غَادَرْتُ ابْنَ اَرْقَمَ ثَاوِيًا :: عُكَّاشَةَ الْعَنْبِيْ عِنْدَ مَجَالِ ::

فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ :: اَلَيْسُوْا وَاَنْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ :: فَاِنْ يَكُ اِذْ دَارَوْا اُذْهِيَ اَوْنِسْوَةً ::

فَلَنْ يَذْهَبُوْا فَرْغًا بِعَقْلِ حِبَالِ ::

صدر الجبال کنایہ ہے شمشیر سے یعنی مین نے تیغ علم کی اسلیے کہ وہ وعدہ دگئی ہے یعنے اُس سے وعدہ لیا گیا ہے قتل سرآوردن کا حربگاہ مین پس تو کبھی تو اُس صدر جبالہ کو غلاف مین پوشیدہ دیکھتا ہی اور کبھی تو اُسکو نیزون کے زیر سایہ دیکھتا ہی چنانچہ آخر روز اُس صدر جبالہ نے ابن ارقم کو ڈال دیا پڑا ہوا اور عکاشہ عبتی کو بھی وقت جنگ کے پس اے مسلمانو کیا تمھارا گمان ہے اس قوم کے ساتھ کہ تم اُنکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہین ہین اگرچہ اسلام نہین لائے ہین اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اُنھون نے زہیر اور عورتون کو چھپایا یعنی پکڑنے سے گئے مگر نہ لیجا دینگے عقل جبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ جبال برادرزادہ طلیحہ کا تھا اُسکو مسلمانون نے گرفتار کرکے اسیر اسلام پیش کیا اور وہ نوجوان تھا تو اُسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے اپنے محمد کو نہ دکھاو کیونکہ میرے تئین اُنکی طرف کچھ حاجت نہین یعنے مجھکو اُنسے کچھ کام نہین آخر مسلمانون نے اُسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول خدا صلعم وہان سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر لعن کرے کہ اُن لوگون مین کوئی راہ خدا مین شہید نہین ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازان جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا مین بھی حج کے لیئے چلنے والا ہون چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنی قربانی کے لیے ساتھ لیے پھر جب حضرت مکے مین پہونچے راوی لکھتا ہی کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہی کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہو کر اُسکو عمرہ کر ڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے حکم کیا اُس شخص کو جسنے احرام باندھا یہ کہ احرام حج کا باندھین اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر و ممکن ہو قربانی کرین آور اہل حدیث گمان کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے بعد اُس حکم کے پھر یہ فرمایا کہ لوگون کو ساتھ اس امر کے حکم کرتا ہون (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہون) اور میرے بعد والے کے لیئے یہ حکم نہین ہے غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحابؓ نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہی کہ اہل حدیث کے

زعم مین آنحضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھے اُنکو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑا
کاٹکر ہنڈون دیگون مین چڑھوا دیا پھر آپنے اُنمین سے نوش فرمایا باقی لوگونکو حکم کیا کہ کھاؤ اور کھلاؤ اور مسلمین نے
یہ ایسا حج کیا کہ اُنمین کوئی مشرک نہ تھا اُسوقت حق تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیۃ نازل کیا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہی راضی ہوا اور یہ آیت اور دیگر چند آتیین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہی جو کچھ خدا نے نازل کیا اُسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتون کے
نازل ہوئی اور یہ حج بھی حجۃ الوداع ہی یعنی آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منیٰ مین بحضر مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالت مآب صلعم حج کے واسطے تشریف
نہین لائے یہانتک کہ حق تعالیٰ نے اُنکو وفات بخشی و چنانچہ اُس خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یَا اَیُّھَا
النَّاسُ اِسْمَعُوْا قَوْلِیْ الخ یعنے ای مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس
موقف مین شاید مین تمسے ملون ای مسلمانو بتحقیق کہ خون تمھارے اور مال تمھارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک
دوسرے کے خون اور مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمھارے اُس دن کی تمھارے ان
شہرون اور جسطرح حرمت تمھارے اس مہینے کی یعنی جسطرح سے خون اور مال تمھارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور
اس مہینے اور اس شہر مین حرام ہی اُسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام رہیگا و بتحقیق کہ مین تمسے تبلیغ کرچکا پس جس
شخص کے پاس کسیکی امانت ہو تو وہ اُس امانت کو جسنے اُسکے پاس رکھا ہی اُسکے تئین ادا کردیوے اور اگر کسی پر
سود ہو تو وہ تمامتر اُترگیا اگرچہ سود عباس بن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسی کا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی
کل باطل ہوگیا و ہر آئینہ اول خون جو تم سے اُتارا جاتا ہی وہ خون ہمارا یعنی خون ربیعہ بن الحارث بن المطلب کا ہی
اور وہ دودھ پلایا ہوا بنی لیث کا تھا سو اُسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہاے ایام جاہلیت مین سے اول اُسی
خون ربیعہ سے ابتدائے سقوط کی جاتی ہی اور بتحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اُس ہیئت نخستین پر آیا ہی کہ جسروز حق تعالے
نے زمین و آسمانون کو پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانے نے دور شروع کیا تھا آج میرے زمانے مین اُسی مرکز
پر آیا ہی اور شمار مہینون کا پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنا بر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اُنمین سے
چار مہینے حرام ہین یعنے اُنمین قتال حرام ہی اور ان چار مہینون مین تین مہینے پیہم یعنے ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب
جو گذر گیا درمیان جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانو تمھارے واسطے عورتون پر حق ہی اور تمھاری عورتون کے لئے
تمپر حق ہی اور تمھارے لیے عورتون پر واجب ہی کہ وہ فحش ظاہری یعنی بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین تو اللہ
حق تعالے نے حکم کیا ہی اس بات کا کہ اُنکی صحبت ترک کرو اور اُنکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہی و مثل

اعضا شکنی یعنی آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آوین تو اُنکے لیے کھانا کپڑا موافق دستور کے دیا جائے اور چاہیے کہ اُنکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمھارے پاس عوان یعنی نگہبان ومددگار ہین کہ وہ اپنی ذات خاص پر کچھ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے انکو امانت خدا کر کے لیا ہی اور اُنکی شرمگاہون کو تمنے کلمۂ خدا سے حلال کر لیا ہی پس میری باتون کو سمجھو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس موقعت مین ملاقات کرون اور پھر آئینہ ہر مسلم برادر ہی مسلم کا اور سارے مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اس کے برادر مسلم کا حلال نہین ہی مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اُسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰھُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ای میرے پروردگار البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچادی سب نے کہا کہ ہان البتہ آپ نے حکم پہونچادیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے کفر کی طرف پھر جاؤ گے کہ بعض تمھارے بعضونکی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ البتہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہی کہ اگر تم اُسکو لیے رہو گے تو گمراہ نہو گے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہی اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ ای میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچادی۔ غرض یہ جو کچھ بیان ہوا حدیث حجۃ الوداع ہی

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینے مین تشریف لائے اور باقی ایام ذی الحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تک بخیر وہین رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اُس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات پاس اُس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے وہ شنبہ تھا اور اُس روز شب وروز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور تثویب کہی یعنے الصلوۃ خیر من النوم کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اُس نے کہا الصلوۃ یا رسول اللہ یعنی نماز یاد دلائی فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اُس نے جو لوگ وہان حاضر تھے اُنکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھادے تب بلال روتے ہوے نکلے مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہی بلال نے کہا رسول اللہ صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روئے پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگونکو نماز پڑھوادو تب عمر نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہو سکتا یعنی اُنکے ہوتے ہوے مین ہرگز پیش نمازی نہین کرسکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جا کر عرض کرو کہ ابو بکر دروازہ پر حاضر ہین تب بلال گئے اور موجودگی ابو بکر کی اور جو کچھ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہی جا ابو بکر سے کہدے کہ وہ لوگونکو نماز پڑھادین تب پھر بلال پاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اُنکو حکم دیا آخر ابو بکر نے آٹھ روز تک

لوگون کو نماز پڑھائی اور اُتنی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباسؓ حضرت کے پاس
داخل ہوے اور اُسوقت حضرت غشی مین تھے اسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم
لوگ حضرت کے مُنھ مین دوا ڈالتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت و دلیری نہین
کر سکتے تب عباسؓ حضرت کو آغوش مین لیکر مُنھ مین دوا ٹپکانے لگے اُس وقت آپ ہوش مین آئے فرمایا
جنھون نے میرے مُنھ مین دوا ٹپکائی ہی چاہیے کہ دوا اُن سب کے مُنھ مین ٹپکائی جاوے مگر یہ کہ عباسؓ بری
ہون پھر فرمایا کہ کیا تم لوگون نے میرے مُنھ مین دوا ڈالی ہی حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے
آپکے مُنھ مین دوا ڈالی ہی فرمایا ای عباسؓ کس چیز نے تم کو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور ای بیبیو کسوجہ سے تمنے
مجھپر خوف کیا بیبیون نے کہا ہمنے آپ پر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالیٰ مجھپر ذات الجنب کو
مسلط نکریگا اور حال یہ تھا کہ اُس روز حضرتؐ کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اُسکی صبح دسوین روز
کہ جسدن وفات ہوئی آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنونکو
گمان ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ سب نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرتؐ
اپنے مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ خدا لعنت
کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہی یعنے اُن قبرون پر نماز پڑھتے ہین خواہ اُن قبرون
کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرتؐ کی اُس قوم سے یہود و نصاریٰ تھے اور حضرت لوگون سے
باتین کرتے رہے یہانتک کہ دن چڑھ گیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لے گئے مگر صحابہ اُس
مجلس سے متفرق نہوے یہانتک کہ لوگون نے شور عورتون کا سنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو
گمان ہوا کہ حضرتؐ پر غشی طاری ہو گیا ہوگا پھر سارے مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑ کر
اندر داخل ہو گئے اور باہر والون پر دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور اُنسے
حضرتؐ کی خبر مرگ سُنائی صحابہ نے پوچھا ای عباسؓ تم نے حضرت مین کیا بات پائی اور اُن سے کونسی
علامت دیکھی اُنھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالَ رَبِّي الرَّفِيعَ قَدْ بَلَّغْتُ یعنے مین
اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور قدس برتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات
حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شبین ماہ ربیع الاول سے گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا
اُس روز سے کہ آنحضرت علیہ السلام مدینے مین تشریف لائے تھے اور اس وقت اصحابؓ مین سے
کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جائینگے وحال آنکہ دین پر ابھی غالب نہین ہوے بلکہ
سوا اسکے نہین ہی کہ آنحضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو بتحقیق کہ آنحضرت زندہ ہین اُسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرتؐ کی شان وفات کے لیے کیا تمھارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنے کیا آپ نے نہ مرنے کا تم سے عہد کیا ہی سب نے کہا ایسا نہین ہی تب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم قد ذاق الموت یعنی حمد ہی خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ رسولخدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہی اور ہر آئینہ خبر اس بات کی حقتعالی نے اُنکو دی ہی جو تمھارے پاس موجود ہی کہ فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ یعنی اے محمدؐ ضرور تو بھی مرنیوالا ہی اور وہ بھی حتی کہ کل موجودات مرنیوالی ہین بعد ازان تم لوگ روز قیامت کو روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو تا لاخر لوگونکو یقین ہوا کہ ضرور آنحضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرتؐ اور اُنکے اہلبیت کے تخلیہ کردیا کہ اہلبیت نے اُنکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن کرین بعضون نے کہا اِدْفِنُوْهُ فِيْ مُصَلَّاهُ عِنْدَ الْمَقَامِ یعنے حضرت کی نماز کی جگہ جس وقت جہان کھڑے ہوتے تھے دفن کرو یعنی نماز مین جس جگہ کھڑے ہوے تھے (اور مترجم کہتا ہی کہ مقام سے احتمال منبر ہی یعنے محراب مین قریب منبر) تب عباسؓ نے کہا ایسا نہین ہوا ہی کہ رسولخدا صلعم نے ابھی قبل یک ساعت وفات کے تم سے عہد لیا ہی کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَهُمْ مَسَاجِدَ کہ خدا لعنت کرے اُس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد مقرر کیا ہی پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہی تا کہ تم انکو اُنکی نماز کی جگہ مین دفن نہ کرو (یعنی اسلیے کہ تم مثل یہود کے اُسپر یا اُسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباسؓ نے کہا نہین واللہ ہم بقیع مین دفن نہ کرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہی عباسؓ نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کی آیا کرینگے (یعنی بھاگ کر چھپا کرینگے) اور اُنکے مالک وہانسے اُنکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباسؓ نے کہا جس جگہ آپکی قبض روح ہوئی ہی آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل کفن سے فارغ ہوے، تو جس جگہ حضرتؐ نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چارشنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کے تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے شروع کی کہ اُنمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اُنکے لیے استغفار کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہوے تو انصار داخل ہونے لگے اور اُنھون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان انصار نے بھی اُسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلائے اور کہنے لگے کہ رسولخدا صلعم کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنی ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اُنھین سے ہین یعنی ہم بھی تو اُنھین کے ہین

چنانچہ اوس مین خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا پس یہ جو کچھ بیان ہوا احادیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین

آخر کتاب مغازی

مصنف کہتا ہی کہ مجھسے حدیث بیان کی ابوالحسین النوری اور ابوطلحہ بن العوام نے اُنھون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابویزید محمد بن عبد الاعلے الصنعانی نے اُنھون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اسقدر حدیثین سنی ہین کہ نہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہی کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرت سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون صلّی اللہ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اٰمِیْنَ ٥

خاتمة الطبع

الحمد اللہ والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمۃ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر ومشہور ہی سب سے پہلے اس مطبع مین ترجمۂ فتوح الشام جو ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیدن پوری کا ہی چھاپا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ فروخت ہوگیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدن پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمۂ فتوح الشام وترجمۂ فتوح المصر یکجا ہو کر شائع ہوا اور ایسی قدردانی شائقان ہوئی کہ کئی مرتبہ وہ ترجمہ چھپ کر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت وقدردان بلند مرتبت نے صلاح دی کہ حصۂ اول مغازی الرسولؐ یعنے غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آخری حصہ یعنی فتوحات عجم کے ترجمے بھی پورے ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہوان چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد بشارت علی خان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودھ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بذدق تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوے اور ایسی زبان پاکیزہ مین

ترجمہ فرمایا کہ ابتک جسقدر ترجمہ عربی زبان سے زبان ہندی مین نظر آئے اُس کے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ ہی کہ ہرگز ترجمہ معلوم نہین ہوتا بلکہ نفس الامر مین ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہی غرضکہ شائقان خود اس کے مطالب خیز مضمون اور ترجمہ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ ولطیف کو دیکھکر قدردانی فرماوینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہی اس لیے کارخانہ کی طرف سے علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدین زائد بھی طبع ہوئی ہین اور یہ تجویز ہی کہ جن اصحاب قدردانان نے مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہی صرف حصہ اول مغازی الرسولؐ جسکا نام تاریخی ترجمہ کے لیے مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہی پہلے اشاعت پائے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب ہون اور اسی سلسلہ مین بعد اُسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنی مغازی الرسول و فتوح الشام والمصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہو کر ایک جلد مین شائع کیا جاوے چنانچہ ایسا ہی ہو الحمد للہ والمنتہ کہ حصہ اول ترجمہ مغازی الرسول عرف مغازی الصادقہ بخیر و خوبی تمام ہوا

تمت

فہرست کتاب فتوح الشام

خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ	خلاصہ مطالب	صفحہ
کرانتقال حضرت رسول مقبول صلعم۔	۴	ذکر نکلنے کلوص کا	۴۵	ذکر حملہ کرنے مسلمانون کا مشرکین پر	۸۸
کرمناظرہ سقیلہ فیس۔	۱۲	ذکر گفتگوے جرجس نصرانی کا ساتھ خالدبن ولید کے	۴۶	ذکر ترتیب کرنے خالدبن الولید کا اپنے لشکر کو	۹۲
رلڑائی جرجس اور پہونچنے شرجیل بن حسنہ	ایضاً	ذکر گرفتار ہونے کلوص کا۔	۴۸	ذکر مشورہ کرنے اہل دمشق کا۔	۹۴
کرامیر مقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا	۱۷	ذکر گرفتار کرنے خالدبن ولید کے عزرائیل کو	۵۲	ذکر آمادہ ہونے مسلمانون کا واسطے	۹۵
ربن العاص کو۔		ذکرہ محاصرہ کرنے خالدبن ولید کا دمشق کو	۵۳	لڑائی دمشق کے۔	
روصیت کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا	۱۸	ذکر بھیجنے ہرقل بادشاہ کا وردان کو جانب	ایضاً	ذکر لڑائی دمشق اور فتح توما کا۔	۹۶
ربن العاص کو۔		دمشق کے۔		ذکر زوجہ ابان بن سعید کا۔	۹۷
کرمقرر کرنے حضرت ابوبکر صدیق کا	۱۹	ذکر پہونچنے وردان کا مقام لیبا مین	۵۵	ذکر مرتب کرنے توما کا لشکر دمشق کو۔	۱۰۲
عبیدہ بن الجراح کو۔		ذکر روانگی ضراربن الازور کا۔	۵۶	ذکر لڑائی توما کا۔	۱۰۴
کرخواب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ	۲۰	ذکر گرفتاری ضراربن الازور کا۔	۵۸	ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل کو	۱۰۶
کرپہونچنے خبر روانگی لشکر مسلمانون کی	ایضاً	ذکر روانگی خالدبن ولید کا واسطے رہائی ضرار کے	۵۹	ذکر آنے اہل دمشق کا ابوعبیدہ کے پاس	۱۰۷
قل بادشاہ کو۔		ذکر مصالحہ کرنے ایک جماعت کا ساتھ	۶۱	ذکر خواب دیکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا	۱۰۸
رواقعہ اجنادین	۲۱	رومیون کے۔		ذکر داخل ہونے خالدبن ولید کا دمشق مین	ایضاً
رشہادت سعید بن خالد	۲۵	ذکر بھیجنے خالدبن الولید کا رافع بن عمیرۃ الطائی کو	۶۲	ذکر گفتگو کرنے خالدبن الولید کا ابوعبیدہ کے ساتھ	۱۰۹
رواقعہ فلسطین اور فتح مسلمانون کی	۲۶	ذکر طلب کرنے خالدبن الولید کا روسا مسلمانونکو	۶۴	ذکر گفتگو توما و ہربیس کا خالدبن ولید سے	۱۱۱
رسریہ خالدبن سعید کا	۲۸	ذکر تعاقب کرنے اہل دمشق کا مسلمانون کو	۶۶	ذکر رویاے خالدبن ولید درباب واقعہ	۱۱۷
رروانگی خالدبن ولید کا ملک فارس سے	۳۱	ذکر لڑنے مسلمانون کی عورتونکا رومیون سے	۶۹	سراج الدیباج۔	
رہا کرنے خالدبن ولید کا علی بن عقیل کو قید سے	۳۲	ذکر قتل بولص کا اجنادین مین	۷۲	ذکر برسنے پانی اور سننے مسلمانون کا آواز توما	۱۱۹
رمصالحہ اہل اریکہ	۳۳	ذکر صف بندی کرنے خالدبن الولید کا۔	۷۳	وغیرہ اہل دمشق	
رمصالحہ کرنے اہل سخنہ اور تدمر کا	۳۴	ذکر گفتگوے خالدبن الولید کا ساتھ مترسایانکے	۷۴	ذکر تقسیم کرنے خالدبن ولید کا اپنے لشکر کو چار حصون پر	۱۲۰
رسریہ شرجیل بن حسنہ	ایضاً	ذکر حملہ کرنے ضراربن الازور کا	۷۶	ذکر قتل توما کا	۱۲۱
پہونچنے خالدبن ولید کا بصرے مین	۳۷	ذکر لڑائی ضراربن الازور کا	۷۷	ذکر قتل ہونے ہربیس کا	۱۲۵
گفتگوے خالدبن ولید کا روماس حاکم بصرہ سے	ایضاً	ذکر نکلنے اور آنے وردان کا	۷۸	ذکر طلب کرنے ہرقل کا اپنے بیٹے کو مسلمانون سے	۱۲۷
مقرر کرنے اہل بصرہ کا دریحان کو حاکم اپنا	۳۹	ذکر حیلہ اور فریب کرنے وردان کا	۸۱	ذکر خط لکھنے خالدبن ولید کا حضرت ابوبکر صدیق کو	۱۲۸
محصور ہونے اہل بصرہ کا	ایضاً	ذکر گفتگو کرنے داؤد نصرانی کا	۸۲	ذکر معزولی خالد ابن الولید	۱۳۲
رداخل ہونے عبدالرحمن کا بصرے مین	۴۰	ذکر ظاہر کرنے داؤد نصرانی کا فریب وردان کو	۸۳	ذکر فتح حصن ابی القدس	۱۳۵
رمسلمان ہونے وجہ روماس کا	۴۲	ذکر مقرر کرنے خالدبن الولید کا مسلمانون کو	۸۴	ذکر تاخت کرنے مسلمانون کا	۱۵۰
رکوچ کرنے خالدبن ولید کا	ایضاً	ذکر جانے خالدبن الولید کا واسطے ملاقات	۸۵	ذکر پھوڑ ڈالنے مسلمانون کا آنکھ تصویر ہرقل	۱۵۵
مخالفت کلوص کا ساتھ عزرائیل حاکم دمشق کے	۴۴	وردان کے۔		ذکر جانے خالدبن الولید کا ساتھ دس سوار کے	۱۵۹
ائی خالدبن ولید کا ساتھ اہل دمشق کے	۴۴	ذکر نکلنے ضراربن الازور کا۔	۸۶	ذکر گرفتار کرنے خالدبن الولید کا حاکم قنسرین کو	۱۶۰
جھگڑا کرنے کلوص کا اور عزرائیل کا آپس مین	۴۵	ذکر مار ڈالنے ضرار کا وردان کو۔	۸۷	ذکر گفتگو خالد بن الولید و جبلہ بن الایہم الغسانی کا	۱۶۲

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر حملہ کرنے عبدالرحمن ابن ابوبکر کا رومیون کے لشکر پر	۱۶۳
ذکر ترغیب دینے جبلہ کا عبدالرحمن کو واسطے پھر جانے کے۔	۱۶۴
ذکر آراستگی لشکر ہربیس کا بجرب مسلمانان	۱۶۹
ذکر خط لکھنے ابوعبیدہ بن الجراح کا بنام اہل بعلبک	۱۷۰
ذکر فتح بعلبک بطور صلح کے	۱۸۵
ذکر تجدید صلح کی ساتھ حاکم جوسیہ کے	۱۸۶
ذکر پہونچنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حمص مین	۱۸۸
ذکر پھر آنے مسلمانون کا حمص مین اور محاصرہ کرنا	۱۹۳
ذکر فتح حمص	۱۹۷
ذکر آنے جاسوسان مسلمانون کا	۲۰۰
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانوں کا جابیہ سے	۲۰۳
ذکر پہونچنے لشکر رومیون کا یرموک مین	۲۰۴
ذکر گفتگو جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے	۲۰۵
ذکر فرار لشکر قنصرہ کا بمقام یرموک مین	۲۱۳
ذکر بھیجنے باہان کا جرجہ کو بطور ایلچی کے	۲۱۳
ذکر گفتگو خالد بن الولید اور باہان ارمنی کا بمقام یرموک	۲۲۵
ذکر رہائی پانے پانچون مسلمانون کا قید سے	۲۲۹
ذکر صف بندی مسلمانون کا واسطے لڑائی باہان کے یرموک مین	۲۳۰
ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک	۲۳۱
ذکر لڑائی روماس کا ساتھ ایک بطریق رومی کے بمقام یرموک۔	۲۳۲
ذکر مارڈالنے عبدالرحمن کا اور قیس بن ہبیرہ کا	۲۳۵
ذکر خشمناک ہونے باہان کا اپنی بطارقہ پر	۲۳۹
ذکر آراستہ کرنے باہان کا لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک	۲۴۱
ذکر آراستہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا لشکر مسلمانون کو بمقام یرموک	۲۴۳

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر اس شخص کا جس نے آغاز کیا لڑائی کو	۲۴۶
ذکر مخالفت جرجیر او قناطر کا باہم گر بمقام یرموک	۲۴۹
ذکر لڑائی عبدالرحمن بن معاذ بن جبل	۲۵۰
ذکر لڑائی عامر بن طفیل بمقام یرموک	۲۵۱
ذکر لڑائی جندب بن طفیل الدوسی کا بمقام یرموک	۲۵۲
ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک	۲۵
ذکر تائید ضرار کا واسطے شرجبیل بن حسنہ کے بمقام یرموک	۲۶۰
ذکر یوم التعویر بمقام یرموک	۲۶۱
ذکر لڑائی عورتون کا	۲۶۲
ذکر لڑائی خولہ بنت الازور	۲۶۳
ذکر وعظ نجم بن مفرح	۲۶۴
ذکر ہزیمت رومیون کا	۲۶۵
ذکر ابوالجید کا	۲۶۶
ذکر ڈوب جانے اور ہلاک ہوجانے رومیون کا ندی مین۔	۲۶۷
ذکر لڑائی ابوعبیدہ بن الجراح کا	۲۶۸
ذکر لڑائی ضرار کا ساتھ سرجس کے	۲۶۹
ذکر کوچ کرنے لشکر مسلمانون کا بہ بیت المقدس	۲۷۶
ذکر لڑائی بہ بیت المقدس	۲۷۸
ذکر لڑائی تیراندازان مین بہ بیت المقدس	۲۷۹
ذکر دوبارہ جانے اہل بیت المقدس کا پاس بطریق قمامہ کے۔	۲۸۰
ذکر پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ	۲۸۷
ذکر جمع کرنے یوقنا کا اپنے لشکر کو	۲۹۶
ذکر توجہ لشکر مسلمانون کا بجانب حلب کے	۲۹۷
ذکر آنے اہل حلب کا بطلب صلح کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح	۲۹۹
ذکر کوچ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کو	۳۰۲
ذکر پہونچنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح حلب مین	۳۰۴
ذکر محاصرہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو	۳۰۵

خلاصہ مطالب	صفحہ
ذکر شہدائے مسلمین بمقام حلب	۳۰۶
ذکر بھیجنے یوقنا کا ایک ہزار سوار کو واسطے لوٹنے رسد مسلمانون کے	۳۰۷
ذکر شدت اور مبالغہ کا محاصرہ قلعہ حلب مین	۳۱۰
ذکر بلاتے ابوعبیدہ بن الجراح کا داس ابوالہول کو	۳۱۸
ذکر حیلہ اور فریب داس ابوالہول کا نسبت قلعہ کے	۳۲۰
ذکر لکھنے داس ابوالہول کا اور گرفتار کرنا ان کا	۳۲۲
ذکر حیلہ او رفریب کرنے داس ابوالہول کا	۳۲۴
ذکر لڑائی داس ابوالہول کا	۳۲۹
ذکر مرتب ہونے مسلمانون کا اور جانا یوقنا کا بجانب قلعہ اعزاز کے۔	۳۳۱
ذکر گرفتار کرنے حاکم اعزاز کا یوقنا وغیرہ کو	۳۳۲
ذکر گرفتار کرنے مالک اشتر کا	۳۳۳
ذکر قتل دادریس حاکم اعزاز کا	۳۳۴
ذکر کلام قس کا بمقام اعزاز کے	۳۳۶
ذکر کلام یوقنا کا ہرقل سے	۳۳۹
ذکر آنے قاصد کا زیتون دختر ہرقل کے پاس	۳۴۰
ذکر سوال ہرقل کا قیس بن عامر الانصاری سے	۳۴۶
ذکر خطبہ پڑھنے اور نصیحت کرنے ہرقل کا اپنی قوم کو	۳۵۹
ذکر مشورہ کرنے فلیطانوس کا ہرقل سے	۳۶۶
ذکر کلام فلیطانوس کا یوقنا سے	۳۶۸
ذکر گفتگو فلیطانوس کا یوقنا سے	۳۶۹
ذکر ردیائے ابوعبیدہ بن الجراح	۳۷۰
ذکر خواب ہرقل کا اور بھاگ جانا انطاکیہ سے	۳۷۱
ذکر مشورہ کرنے ابوعبیدہ بن الجراح کا مسلمانون سے	۳۷۸
ذکر لڑائی داس ابوالہول کا۔	۳۸۴
ذکر لڑائی عبداللہ بن حذافہ کا	۳۸۹
ذکر لڑائی میسرہ بن مسروق کا	۳۹۰
ذکر گفتگو ہرقل کا عبداللہ بن حذافہ سے	۳۹۳
ذکر شراب پینے سبیع بن حمزہ اور چند مسلمانون کا	۳۹۵
ذکر لڑائی قیساریہ	۴۱۴
ذکر مشورہ کرنے قسطنطین کا اپنے مصاحبون سے	۴۱۸

بیان عون خلائق کون و مکان بفضل خالق زمین و زمان جل شانہ

کتاب شوکت الاسلام وصولت وحشمت اہل اسلام مسمیٰ بہ

فتوح الشام

مترجمہ مولوی سید عنایت حسین صاحب سیدپوری اودھ رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ نبیہ محمد
الذی لیس لہ فی الخلق ضد ولا ند وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین مناقبھم لاتحصیٰ وفضائلھم لاتعد **امّا بعد** بیان مدعا یہ ہی کہ اس جزو
زمان مین کہ سن ایکہزار دوسو بیاسی ہجری ہی کتاب مستطاب **فتوح الشام** بعبارت عربی از مرویات واقدی
علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بمقدار **سید عنایت حسین** ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الجامع
سید نپوری منمضافات لکھنؤ کی نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضاے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک
مکرر اوسکے مطالعے سے حظ وافر اٹھایا آخرکار یہ خیال دلمین لایا کہ ہر چند کساد بازاری علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی
زمانۂ کثیر سے بر روے ہی لیکن فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر رو بانحطاط اور مزاولت درس و
تدریس زبان اُردو کی ترقی پذیر ہی اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کے زبان عربی سے عبارت اُردو رائج الوقت
مین ترجمہ ہوکر بقید کتابت درآوین تو یہ امر باعث نفع کثیر متصور ہی اسواسطے کہ حالات مذکورہ کے پڑھنے اور سُننے مین
جسکو کچھ بھی مادۂ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک
ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اُسنے عرصۂ قلیل مین تھوڑی جماعت سے اُس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور
آخرکار شرق سے غرب تک بنا اِس دین پاک کی تاقیامت مستحکم کردی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبیؐ کی امت
کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اِس امت پر قطع نظر دیگر دلائل وبراہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ بلاد شام اور

فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفاے راشدین مین واقع ہوا اچھی دلیل ہی کہ ایسے باایمان راسخ العقیدہ لوگ اِس امت مرحومہ مین ہوئے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر باوصف قلت جماعت اور بے سامانی کے گروہ کثیر بالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع انکے اُس فتوح سے حیرت افزاے عقول سامعین اور ناظرین ہین مگر اہل ایمان ایمان اور یقین کے نزدیک محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہی کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور اللہ کے رسول کے جانبازی کی واقع مین اللہ نے اپنے وعدۂ صادقہ کو جو درباب خلافت وتمکین فی الارض نسبت صلحات اِس اُمت مرحومہ کے اپنے حبیب سے کیا تھا اُن لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اگر عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین مین کہ اگر وہ لوگ اللہ پاک کی مشیّت اور اسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اِس عمدہ کام دین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہی انجام نہ دیتے تو ظہور وعدۂ الٰہی کا اُنکے ہاتھون پر نہوتا اور اُنکو سرمایۂ قرب اور خصوصیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس عالم فانی ونیز بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف ما بین قبری ومنبری روضة من ریاض الجنة کہ مقر خاص ذوات قادسات کا ہی حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحہ صدر کے حقیر نے اِس ارادے کو مصمم اور چند مہینے کی مدت مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرۂ دنیاوی کے ترجمہ کتاب موصوف کا بعبارت اُردو باندازۂ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور اِس حقیر نے اِس ترجمے مین چند امور کا التزام کیا ہی **اولاً** یہ کہ لفظی ترجمہ عبارت عربی کا بلا تقدیم وتاخیر مطلب کے لکھا پس شاید اگر کسی مقام مین کوئی تعقید واقع ہوئی ہو تو سبب اُسکا وہی ترجمۂ لفظی ہوگا **ثانیاً** یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب مین مذکور تھین اُنکو حقیر نے تیمناً وتبرکاً بلفظہ متن اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اسکا حاشیہ پر لکھا **ثالثاً** یہ کہ جو خطوط وکتابت معاملات شام مین باہمدیگر خلفاے راشدین اور اُنکے عمال کے ہوئی اُن خطوط کو بھی مین نے اکثر ادعیہ اور مقولات متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اُسکا حاشیہ پر لکھدیا **رابعاً** یہ کہ جو اشعار بقاعدۂ عرب کے موقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب ہین اِسوجہ سے کہ اُنکو اصل کتاب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام اشعار اپنے موقع مین مع ترجمہ اُسکے حاشیہ پر ثبت کیے **خامساً** یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام روات کے ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمہ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا **اب** ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس یہ ہی کہ ہر چند حال علم اور فضل خاندانی آباے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم اور اِس دیار مین مشہور بین الجمہور ہی لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہی کہ بیمایگی حقیر کی علوم مین بفحواے بل الانسان علی نفسه بصیرة حقیر کو خود یقین اور معلوم ہی پس اگر کسی مقام مین کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہی والعفو عند کرام الناس مأمول والآن اشرع فی المقصود بعون الملك المعبود ومنه المبدأ والیه العود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہو کہ جب جناب رسالت مآب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدا ے زمانۂ خلافت صدیق مین مسیلمہ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت مقتول اور مطرود ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مار ڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق رضہ نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجین پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اُنسے کہا کہ سمجھ لو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے گردانا اور تمھارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہی اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہی چنانچہ جناب احدیت جل شانہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً اور اس بات کو بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ میل اور ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجہاد ملک شام مصروف فرما دین لیکن خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز جو اُسکے نزدیک ہی آگاہ ہو کہ تحقیق مین قصد رکھتا ہون اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا مع اہل و مال اُنکے بجانب ملک شام بھیجون اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود مجکو اس بات کی خبر دی فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس تم سب کا اس بات مین کیا شورہ ہی رحمت کرے اللہ تمپر پس سب صحابہؓ اور مومنینؓ نے بالاتفاق یہ جواب دیا کہ ہم آپ کے حکم کے تابع ہین جہان منظور ہو ہمکو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالیٰ شانہ قرآن مجید مین فرمایا ہی واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوئے اور خطوط بنام ملوک

یمن اور امراے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ہو واصلی
علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجہکم الی الشام لتاخذ وہا من ید ی الکفار الطغام اللئام فمن
عول منکم علی الجہاد فلیبادر الی طاعۃ الملک الوہاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ نے **روایت** کی ہو کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک
رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ مین پڑھکر سنایا
مین نے آپ کا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ بجانب اطاعت خدا کے اور آپ کا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ
اور ساز اور زرہ توبر تو وغیرہ سامان جنگ کے ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپ کے ہوئے ہین اور مین پیشتر
یہ خوشخبری لوگون کے آنے کی لیکر آیا ہون اور جنھون نے فرمانبرداری کو آپ کی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی
کے منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور شہسوار اور بہادر اور رئیس وہان کے ہین اور مع اہل اور مال کے روانہ ہو چکے
ہین اور قریب تر پہونچے ہین آپ انکی ملاقات کو آمادہ رہین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش
ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اسکے دوسرے دن ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے پس آئے ارباب
مدینہ طیبہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانون کو ہمراہ لیکر واسطے
استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا انھون نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا
نشانون کو پس نہین عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا آنکہ ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سوارون کا اس حیثیت سے کہ ایک قوم
کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ تھا اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہین
اور خود پہنے اور کمانین عربی لٹکائے ہوئے اور آگے انکے **ذوالکلاع الحمیری** تھے عمامہ باندھے ہوئے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا پتا اور نشان
اپنے مسکن اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور بڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام
ان کا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی آیا نہین سنا تھا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر ومعہا النساء تحمل الاولاد فابشروا بنصر اللہ للمسلمین علی اہل
الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے مین نے بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے
جیسا کہ تمنے سنا تھا **انس بن مالک** سے راوی نے **روایت** کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے
مال و متاع اور جانورون کے آگے بڑھے انکے پیچھے **فوج مذحج** اصیل گھوڑون پر سوار رہے

باندھے ہوئے آئے اور آگے اُس جماعت کے **قیس بن ہبیرۃ المرادی** سردار اونکے تھے جب وہ قریب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی متضمن بہادری اپنی
قوم کے پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعاے خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے پیچھے
اُنکے قبائل طے دکھائی دیے اور آگے اُس جماعت کے **حابس بن سعید الطائی** سردار اُنکے تھے پس جب
وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابسؓ نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ کے ارادہ اُترنے کا
پشت گھوڑے سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ اور سلام کرکے
شکریہ اُنکے آنے کا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم ازدکی بڑی بھاری جماعت سے اور آگے اُنکے **جندب بن
عمرو الدوسی** تھے اور اس گروہ مین **ابوہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوئے شامل تھے جب
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمھارے آنے کا کیا سبب ہی تم تو
لڑائی کے طریقے سے کمتر واقف ہو **ابی ہریرہؓ** نے کہا کہ میرے آنے کے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کے ثواب مین
داخل ہون دوسرے یہ کہ ملک شام کے میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اُنکا سنکر ہنسے اور بعد
ہنسنے کے قوم **بنو عبس** آگے آئی اور سردار اُنکے میسرہ **بن مسروق عبسی** تھے اور اُنکے پیچھے قوم کنانہ اور آگے
اُنکے **قثم بن اشیم الکنانی** تھے اور ان سب قبائل کے لڑکے بالے عورتین گھوڑے اونٹ وغیرہ اُنکے ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوئے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر یہ
سب قوم گرد مدینہ طیبہ کے ہر گروہ جدا جدا اُترے بعدہٗ جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کے لوگون کو تکلف ہونے لگی سردار ہر قبیلہ نے یکجا ہو کر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین چلکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطے کہ اس مقام مین بسبب
کثرت جماعت کے تکلیف اور سختی ہوتی ہی پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
پاس آئے اور سلام کرکے اُنکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے کہ کون شخص اونمین کا
موجب قرارداد مشورے کے عرض حال کرتا ہی پس اُنمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا وہ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** تھے
انھون نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم آپنے ہمکو ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا
اور رسول کے اور بخواہش جہاد اُسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور اب ہمارا لشکر پورا ہو گیا اور سب سامان درست ہی اور
اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہی اسواسطے کہ شہر تمھارا ایسا نہین ہی جسمین بقدر سم
شتر اور اسپ کی جگہ ہو اور نہین فراخی ہی اترنے والے لشکر کو پس اگر ظاہر ہوا ہی تمکو کوئی سبب اُس
امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہم کو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین اور اسی طرح ہر گروہ کے

سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اہل مکہ اور اے آنے والے
اور ملکون کے قسم ہی خدا کی کہ مین تمھاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا روانگی مین صرف بانتظار یکجا
اور پورے ہونے سب گروہون کے تھا بجواب اسکے سب سردارون نے کہا کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے
باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کرکے ہمکو روانہ مقام مقصود کیجے **واقدی** رحمۃ اللہ نے **روایت**
کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اُسی وقت پاپیادہ اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت **عمر** رضہ اور حضرت **عثمان** رضہ
اور حضرت **علی** رضی اللہ عنہم وسعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اُنکے اور صحابہ قوم **اوس اور خزرج** سے
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا تھا وہان پہونچے مسلمانان لشکر یہ خبر
سُنکر خوش ہوئے اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکو پہاڑون نے بسبب گونجنے اُنکی آوازون اور اُنکی کثرت
کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوئے اور مسلمانون کے لشکر کو ملاحظہ فرمایا
اور دیکھا لوگون کو کہ بھر لیا ہی اُنھون نے زمین کو پس چمکنے لگا چہرہ اُنکا خوشی سے اور دعا مانگی کہ اے اللہ میرے
صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دے اُنکو اور نہ حوالہ کر اُنکو اُنکے دشمنون کے ہاتھ مین پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے سب سے پہلے یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بُلایا اور اُنکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار
مقرر کیا اور ایک نشان فوج بناکر اُنکو دیا پھر حضرت صدیق رضہ نے اُنکے بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر رضہ تھا
اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز مین مشہور تھے پس اُنکو بھی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا
اور ایک نشان فوج کا بناکر اُنکے سپرد کیا بعد اُسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر کچھ دور مدینہ منورہ
اور اُنکی بہادری اور عقل وبزرگی تمکو معلوم ہی سو مین نے اُنکو تمھارے ساتھ اور تمکو اُنپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے
آگے اُنکو رکھو اور اُنکے مشورہ سے کام کرو اور اُنکی راے کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپ کا فرمانا مجکو بخوشی
خاطر منظور ہی پھر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوئے اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر رضہ سوار ہوکر مع اپنی فوج ہمراہی
کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوئے حضرت صدیق رضہ پاپیادہ اُنکے ساتھ چلے تب
یزید بن ابی سفیان رضہ نے کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کے غضب سے شرم معلوم ہوتی ہی کہ
ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بھی سوار ہولین یا ہم سواری سے اُتر پڑین حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اُترنے دونگا اور مین اپنے اس چلنے کا اجر اللہ تعالے سے امید رکھتا ہون
چنانچہ اُسی حال سے اُنکے ساتھ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹھہر گئے اور یزید بن ابی سفیان رضہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچھ وصیت فرمادین پس حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کے کلمات وصیت ارشاد فرمائے کہ جسوقت کوچ کرو تم مقام سے ساتھ دن

کو تیز روی کی سختی نکرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو اور طریقۂ عدالت
اختیار کرو ظلم و جور سے دور ہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہی ظالم دشمن پر فتحیاب نہین ہوتا ہی اور اس
آیت پر عمل کرو واذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوهم الادبار ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال
او متحیزا الی فئة فقد باء بغضب من الله اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مارو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور
نہ عورت کو اور نہ جلاؤ نہ دیکھو درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتیون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوئے درخت کو اور نہ کاٹو کونچین
جانورون کی مگر وہ جانور جنکا کھانا حلال ہی اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اُسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب
ہی کہ تمھارا گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنے عبادت خانون مین بیٹھ رہے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے
ہین حالانکہ ایسا نہین ہی بلکہ یہ بات صرف انکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہی پس اُنکے عبادت خانون
کو منہدم کرو اور اُن لوگون کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ لوگ گروہ شیاطین اور بندۂ صلیبان ہین
اور منڈاتے ہین وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ منڈے ہوئے سر اُنکے مشابہ گھونسلا جانور کے ہین پس بلند کرو
تم انکے سرون پر تلوارین اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرین جزیہ کو در انحالیکہ
وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرماکر حضرت صدیق رضہ نے کہا اب مین تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن
ابی سفیان رض سے مصافحہ و معانقہ کیا اور ربیعہ بن عامر رض سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا اے ربیعہ رض ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی
اور دانش اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر کے خدا تمکو تمھاری مراد پر پہونچاوے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا
کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان رض اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوئے اور حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے مع اپنے ہمراہیان بجانب مدینہ طیبہ کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے
بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر رض نے کہا اُنسے کہ یہ شتاب روی خلاف حکم اور وصیت خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ہی یزید بن ابی سفیان رض نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہی
اسیطرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیز روی کا سبب یہ ہی کہ ہم سب سے پہلے سب
ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اسوجہ سے ہم تین خصلتین
حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے
لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ربیعہ بن عامر رض نے کہا کہ چلو جسطرح سے چاہو سب زور اور قوت اللہ
برتر کے اختیار مین ہی پس روانہ ہوئے وہ بجانب وادی قرامی کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور
جابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب
نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت

ارکان دولت کو جمع کرکے کہا اے قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے پابند احکام
شریعت کے تھے اور حدود خدا پر جیسا کہ انجیل مین ہین قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا تم
اُسپر غالب ہوئے چنانچہ کسرےٰ بن ہرمز نے لشکر فارسی کے ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اُسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تمپر غلبے کا قصد کیا تھا اُنھون نے شکست پائی اسی طرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تم نے تغیر اور تبدل احکام
دین مین کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور نبر سر خدا ہوئے تب سے بپاداش ان باتون کے اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی قوم کو
تمپر بھیجا کہ زیادہ اُنسے ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون مین یہ خیال نہین گزرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کے واسطے
جھگڑا کرینگے پس اُنکے ملک کے قحط اور اُنکی بھوک نے اُنکو ہمارے ملک مین پہونچایا اور اُنکے پیغمبر کے خلیفہ نے اُنکو ہماری
طرف بھیجا ہی کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اسلام کا بیان کیا بجواب اُسکے سب
ارکان دولت نے کہا کہ اے بادشاہ تو ہمکو اُنکے مقابلے مین روانہ کر کہ ہم اُنکو ارادے سے باز رکھین گے اور اُن کے
شہر مین جا کر اُنکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور کسی کو اُنمین سے نچھوڑینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی کہ جب ہرقل نے
یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سُنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علٰحدہ کیے اور چار شخصون کو اپنے
مردان مبارز سے اُس فوج پر سردار مقرر کیا ایک کا نام باطلیق دوسرا بھائی اُس کا کہ نام اُس کا جرجیس تھا تیسرا حاکم شرط
کالوقا بن شمعان چوتھا صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص شجاعت اور عقل مین ضرب المثل تھے
پھر اُن لوگون نے زرہین پہنین اور اپنے ساز و سامان سے درست اور تیار ہوئے اور اُنکے مہتر ترسایان نے اُنکے واسطے
نماز نصرت کی پڑھی اور دعاے فتح مانگی کہ اے اللہ مدد دے اُس شخص کو جو ہم مین سے حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اُن کے
عبادت خانون مین جلائی جاتی تھی اُسکی دُھونی اُن چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا پانی اُنپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی
فوج کے روانہ ہوئے اور اُسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کے واسطے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت
کی کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقابلہ تبوک داخل ہوئے تھے جب چوتھے
روز صحابہؓ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اُسی وقت لشکر روم کا وہان پہونچا پس جب
اُڑتی ہوئی گرد اُنکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہوگئے اپنی جانون پر اور یزید بن ابی سفیان نے ایک ہزار
مسلمانون کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور گاڑے کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اُنپر سردار مقرر کیا اور ایک ہزار سوار سے آمادہ
جنگ لشکر روم ہوئے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون سے نصایح اور ذکر نعمتہاے خدا کا کیا
اور کہا کہ جان لو تم لوگ اِس امر کو کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت لڑائیون مین فرشتو کو
بھیجکر تمہاری کمک کی ہی اور قرآن شریف مین کہا ہی کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الجنة تحت ظلال السيوف اور یہ لشکر تمہارا پہلا ہی جو ملک

شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر تم مین
آگیا ہی پس تم مسلمانون کے گمان کو اپنے نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمھارے قتل مین امید کرین
اور یاد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمھاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہے تھے کہ اُسی وقت
لشکر روم کا سامنے نمودار ہوا پس جب رومیون نے قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھے کہ سوائے اس جماعت کے اور
کوئی اُنکے پیچھے نہین ہی ایک نے دوسرے سے اپنی زبان مین بآواز خشمگین کہا تو تم جانتے ہو ان لوگون کو جو تمھارا ملک لینے کو
آئے ہین اور پردہ دری تمھاری حرمت کی اور قتل تمھارے بادشاہون کا چاہتے ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمت درست
اور قلب استوار سے بارادۂ لڑائی کے انکے لشکر مین ملگئے اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ وہجوم کیا رومیون نے اُنپر
اور بوجہ اپنی کثرت کے یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضہ مین آگئے کہ اسی حالت مین ربیعہؓ بن عامر اور ہزار سوار لشکر
مسلمانون نے کمینگاہ سے نکلکر اور بآواز بلند تکبیر کہتے ہوئے اور درود پڑھتے ہوئے گھوڑے عربی دوڑاکر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نے یہ حال دیکھا ہمتین اُنکی ٹوٹ گیئن اور اللہ تعالے نے اُنکے دلون مین خوف مسلمانون کا ڈالدیا پس وہ فورًا
پیچھے پھرے اور ربیعہؓ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیون پر لڑنے کی تاکید اور ترغیب
کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہؓ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اُسپر اور ایسے راستے سے اُسکے نیزہ مارا
کہ اسکے سُرین توڑکر دوسرے جانب نکلا اور گرپڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نے یہ حال دیکھا بھاگ
نکلے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئے اور ایک سو بیس مسلمان شہید ہوئے کہ
اکثر اُنمین سے قوم ہمارے ایک سے تھے اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نے کہا اُنسے افسوس ہی تمپر کہ مین
کون مُنھ لیکر ہرقل بادشاہ کے سامنے جاؤنگا یہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سے ہوئی کہ اُنھون نے دلیری
کرکے زمین کو ہماری لاشون سے بھر دیا اور ہمارے بڑونکو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنے بھائی
باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اُسی سے جا ملونگا پس جب رومیون نے یہ کلام سُنا بعضون نے بعض کی تعریف اور اظہار رضامندی کی
اور بعض کو ملامت کی اور بارادہ لڑائی کے پھرے اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی جگھون مین خیمے
کھڑے کیے اُنھون نے اور بواسطۂ ایک شخص عرب نصرانی کے جسکا نام **قدلح بن واثلہ** تھا مسلمانون کے پاس
کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ مرتبہ کو اپنے لشکر سے ہمارے پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین کہ وہ لوگ ہمسے
کیا چاہتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نے مسلمانون کے لشکر مین آکر ادائے
پیام کیا تب ربیعہؓ بن عامر نے چاہا کہ دشمنون کے لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نے اُنسے کہا کہ تمھارے

جانے مین مجکو تمھارے واسطے اندیشہ ہی کیونکہ کل تمنے ایک بڑے شخص کو اس قوم سے قتل کیا ہی ربیعہ رض بن عامر نے یہ
آیت پڑھی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولٰنا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت کیے جاتا ہون کہ
تمھاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور اسوجہ سے مین
اُنپر حملہ کرون پس تم بھی اُنپر حملہ کردیہ کہکر ربیعہ رض بن عامر گھوڑے پر سوار ہوئے اور مسلمانون سے سلام علیکم کرکے بجانب لشکر
دشمن کے روانہ ہوئے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن واثلہ نے اُنسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر
کی تعظیم کرو گھوڑے سے اترو ربیعہ رض بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہی کہ عزت سے ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا
اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سواے دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اُترونگا اور اگر خلاف اُسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین
ابھی پھر اجاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تُمھارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا بلکہ تمھارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح
نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اُنھون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین راستگو ہین آنے دو اُنکو جسطرح
سے وہ چاہین پس ربیعہ رض بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اُترے اور گھوڑے کی باگ اپنے ہاتھ مین لیے
ہوئے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اُنسے کہا کہ ای برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف اقوام کے ہمسایہ
نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کے ہمسے خواہان ہو ربیعہ رض بن عامر نے
جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین وہی تم بھی کہو کرو
اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہی ہمارے تمھارے بیچ مین جرجیس نے کہا کہ
کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر سے مانع ہی کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہم سے راہ ورسم اور دوستی رکھو ربیعہ رض
بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین
فرمایا ہی قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظۃ جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اتری ہی ربیعہ رض بن عامر نے
کہا ہان جیسے انجیل تمھارے نبی پر اُتری ہی جرجیس نے کہا آیا ممکن ہی کہ صلح کرلو تم اپنی اور ہماری قوم کے ساتھ اس شرط پر
کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمھارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمھارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس
وسق غلہ اور تمھارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمھارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جائے
کہ نہ تم ہمسے لڑو اور نہ ہم تمسے ربیعہ رض بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہی ہمارا تمھارا معاملہ وہی ہی جو پہلے
ہم کہہ چکے ہین کہ دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہی جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو کسی طرح قبول
نہین کرسکتے ہین گو ہم سب کے سب مارڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسی طرح دکھائی نہین دیتا ہی اور
مرجانے کو ہم اداے جزیے سے آسان و سبک جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین
اولاد بطارقہ اور عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک دربان سے کہا کہ سقیا یہ بہتر ترسایان کو اسوقت میرے سامنے

کہ اُنسے امورِ دین کی گفتگو کرے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے دانا اور مہتر ترسایان کو جو اُنکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اِس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے اُس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اِس مرد سے حالات اُنکے دین اور شرع کو پس قسّیس نے ربیعہ رضی ابن عامر سے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہو کہ اللہ تعالےٰ ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اُنکے نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اُنکو آسمان پر بلائیگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ رضی بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی چنانچہ خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین اُسکی خبر دیتا ہو سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ پھر اُس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہو کہ خدا اُنکی اُمت پر ایک مہینے کا روزہ فرض کریگا ربیعہ رضی بن عامر نے کہا سچ ہو اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہو اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہو شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور دوسری جگہ فرمایا ہو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہو کہ اُنکی اُمت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اُسکے لیے دس نیکیان لکھی جاینگی اور جو کوئی ایک بُرائی کریگا اُسکے واسطے ایک ہی بُرائی لکھی جائیگی ربیعہ رضی بن عامر نے کہا سچ ہو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہو من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا پھر اُسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُنکی اُمت کو حکم کریگا کہ اُنپر درود بھیجا کرین ربیعہ رضی بن عامر نے کہا سچ ہو اللہ تعالےٰ قرآن مجید مین فرماتا ہو ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ رضی بن عامر کے سُنکر متعجب ہوا اور سرداران روم سے اُسنے کہا کہ حق اُنھین قوم کے ساتھ ہو پھر بعد اِس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ یہ وہی عرب بدوی ہو جسنے تیرے بھائی بطلیق کو مار ڈالا ہو پس جب جرجیس نے یہ کلام سُنا لال ہوگئین آنکھین اُسکی غصّے سے اور چاہا اُسنے کہ ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ رضی بن عامر اس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور دست بقبضۂ شمشیر ہوئے اور بجلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈالدیا اُسکو زمین پر بیہوش اور مُردہ اور دوڑے بطارقہ اور اُنپر حملہ کیا تب ربیعہ رضی بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ بمقابلہ ہوئے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ دشمنانِ خدا نے صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ربیعہ رضی بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور لو تم اُنکو جانے نہ دو پس حملہ کیا مسلمانون نے اور لگئے دونون لشکر ایکساتھ اور خوب مضبوطی سے رومی لڑ رہے تھے کہ اُسی حالت مین ایک لشکر مسلمانون کا بہ سرداری شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دکھائی دیا اور جب اُس لشکر کے مسلمانون نے اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اُنھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو اور خوب تیغ زنی کی اُنکے سرون پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ اُس دن آٹھ ہزار جماعت رومیون سے

یک شخص زندہ نہ بچا کہ اہل عرب نے لے لیا تھا انکو گھوڑے دوڑا کر بسبب دور ہونے ملک شام کے تبوک
سے اور سب مال و اسباب انکا مسلمانون کے قبضہ مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نے شرجیل بن حسنہ
ضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون سے ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوترے اور شرجیل بن حسنہ نے سب مال
وٹا کا کیجا کرکے یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سے مشورہ کیا سو اُن دونون سردارون نے یہ کہا کہ مناسب
ی کہ سب مال جو رومیون سے ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین بھیجا جاوے تاکہ مسلمان اُسکو
یکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین پس اس رائے کو سبھون نے پسند کیا اور سب مال و اسباب سوائے ہتھیارون
ور سامان جنگ کے واسطے تقویت مسلمانون کے ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ
طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آنے اور لشکر کے بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کے مسلمانون
نے اُسکو دیکھا بڑی خوشی سے آوازین لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اُنکی آوازونکا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ کے کانون تک پہونچا پس اونھون نے سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ
شداد بن اوس اُس مال و اسباب کو جو رومیون سے جہاد مین ملا ہی لیکر آئے ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اُسی وقت شداد
بن اوس مع ہمراہیان اپنے کے آپہونچے اور سواریون سے اُترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ
الثنا داخل ہوئے اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سلام کیا
بعدہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور سلام کرکے مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی
رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ اللہ تعالے جل شانہ کا ادا کیا اور اس
معاملے کو شگون نیک فتح اسلام کا تصور فرمایا اور اس مال و اسباب سے دوسرا لشکر مسلمانون کا آراستہ
کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ معظمہ کے واسطے جہاد کے لکھا وہو ہذہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام علیکم فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ہو وصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد فانی قد استنفرت من قبل
المسلمین الی جہاد عدوہم وفتوح بلاد الشام وقد کتبت الیکم لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالیٰ
حیث یقول انفروا خفافا وثقالاً وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
وہذہ الایۃ نزلت فیکم وانتم احق بہا واولیٰ من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصرہ دین اللہ فاللہ
ینصرہ ومن بخل بنفسہ عن ذلک واستغنی اللہ عنہ اللہ غنی حمید سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ اعدہا
اللہ للمجاہدین من المہاجرین والانصار من اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل اور اس نامے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم کی مہر کرکے عبداللہ بن خدافہ کے حوالہ کیا پس عبداللہ وہ نامہ لیکر روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی
جب اہل مکہ یکجا ہوئے عبداللہ بن خدافہ نے وہ خط پڑھکر اُن لوگون کو سُنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام
اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول
انکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل کھڑے ہوئے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ باز رہینگے ہم مدد ہی دین
خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو ان لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہی
لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر پیچھے رہے ہم سبقت کرنیوالون سے پس
شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوئے عکرمہ بن ابی جہل ساتھ چودہ آدمی اپنی قوم کے
بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کے قوم عامر سے اور حارث بن ہشام
بھی انکے ساتھ ہوئے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی اسیطرح حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اس قوم کے بھی چارسو آدمی بجانب
مدینہ منورہ روانہ ہوئے واقدی رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے اُنھون نے ابی عامر ہوازنی سے روایت
کی ہی کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس پہونچا پس
اِس خط کے پڑھتے ہی چارسو آدمی قوم ہوازن وثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوئے کہ ہم وہ سب
ملکر نوسو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نوسو سوار رومی کا مقابلہ کرسکتا ہی
پس ہم سب بالاتفاق مدینۂ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اُترے جب یہ حال حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرجیل بن حسنہ اور یزید
بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر مین تب روانہ ہوئے ہم لوگ جُرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر ہم مین
ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اِس جماعت مین تھے روایت کی ہی کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مع جماعت
مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالیٰ کی پھر کہا کہ اے
لوگو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر فرض کیا ہی جہاد کو اور ثواب اُسکا بڑا ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس اچھے کرو تم اپنے ارادے
اور نیتو نکو تا کہ بڑھ جاوین نیکیان تمھاری اور جلدی چلو ای بندگان خدا بجانب عمل کرنے فضل اپنے پروردگار اور سنت
اپنے نبی کے اور نہین ہی یہ نام مگر ایک دو نیکیونکا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے
لوگونین اور جو مر جائیگا تم مین سے پس جزاے خیر دینا اُسکا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہی اور چارسو مسلمان قوم حضرموت
کے بھی آئے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد
روم کے انکو بلایا تھا پس ضحاک بن سفیان بن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ ای قوم بنی کلاب

ہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور مدد دو ہی دین محمدی کی کر دیں ایک
خص بیر نے قوم بنی کلاب سے جو بار ہا ملک شام مین گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے
رت اور قوت اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہین اور اہل عرب طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین کہ یہ لوگ بھوکے ضعیف
ماعت کے تھوڑے ہین ضحاک نے کہا کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب
تی لوگون اور ہتھیار کے نہ تھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین خدا کے واسطے تھی جس دین پر اللہ نے انکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام
زوہ بدر کے ہمگی تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے
ت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح ونصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اسوقت تک کہ اِس عالم سے انتقال فرمایا
ر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئے اُسوقت تمنے دیکھا ہی اُن لوگون کو
و بعد انتقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کہ کیونکر تلوار سے اُنکو مغلوب کیا اور
وئی تعریف تمھارے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانون کے نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانو تمکی کمک
کرد گے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہی پس اللہ تعالیٰ کی قسم تمکو دیتا ہون کہ بُرا نہ کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے
ال آنکہ اہل عرب مین اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار مین تم سب سے زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا ہی کہ جب قوم بنی کلاب نے یہ گفتگو ضحاک کی سُنی کھلگئین آنکھین اُنکی اور جوانمردی
ن اُنھون نے واسطے چلنے کے پس سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل کر لیا عربی گھوڑونکو اور آئے مدینۂ منورہ زادہا اللہ تعظیما وتشریفا مین
س وہان مسلح اور گھوڑون پر سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ مین پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق
نکے آنے سے خوش ہوئے اور ایک نشان فوج اُس جماعت کے واسطے بناکر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور اِنکو حکم دیا لشکر
سلمانون مین جاملو اور ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لاکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین اِس
واہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم مین وہ کام آوین راوی نے کہا ہی کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے
رنگ سرخ وسفید دیکھے بہت خوش ہوئے اور کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی کہ فرماتے تھے خیل الیمن محجلة
لقہ راوی نے بیان کیا ہی کہ اِس لشکر کے جمع ہونے کا شور ہوگیا اور اولاد مہاجرین اور انصار کے بھی لوگ اگر اس لشکر مین یک
ہوے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق رضی نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اِس تمام لشکر پر امین الامة ابوعبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر
ر مادین اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کرین سو یہ امر سعید بن خالد بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ
تھے تجویز کیا اسوجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق رض سے کہا تھا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اِس امر کا کیا
تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ مثل اور امیرون کے میرے باپ کو مقرر فرمادین تب مسلمانون نے اس معاملے مین آپسمین گفتگو کی تھی پس آپ نے
انکو معزول فرمایا اور حال یہ ہی کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا مین قید کیا تھا اور مین نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین

گھوڑے سفید پیشانی کے جن کے پاؤن سفید ہونے والے ہوتے ہین ۱۲

طلیعہ یعنی طلایہ جمع اس کی طلائع ہے اور طلیعہ اور طلایہ اس چھوٹے لشکر کو کہتے ہین جو واسطے خبرگیری احوال دشمن کے بھیجا جاتا ہے ۱۲

قید کیا ہی اور ہمیشہ آپکی دعوت اور بیعت کا قبول کرنے والا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرما دین تو انشاء اللہ ادائے لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا لوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور سوار کار تھے پس حضرت صدیق رض نے انکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج انکے واسطے بنا کر انکو دیا اور دو ہزار سوار عرب پر انکو امیر کیا واقدی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ نے یہ سب حال گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اُن کی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا انکا اُس کام پر سُنا تو یہ امر انکو اچھا نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رض کے پاس آئے اور کہا ای خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن خالد کے واسطے بنایا ہی اور اُن کو اُس شخص پر جو اُنسے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سنی سو مین قسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اُس قول سے یعنی یہ کہ مسلمانون نے اُنکے باپ کے مقدمے مین گفتگو کی سوائے میرے اور کسی کو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے اُنکے باپ کے مقدمے مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اُنسے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رض نے یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ کا سنا بہت گران گزرا اُن پر دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسرے عمل کرنا خلاف راے حضرت عمر رض کے اسواسطے کہ وہ حضرت عمر رض کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رض ہوا خواہ مسلمانون کے تھے اور اُنکو ایک قرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت صدیق رض اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور انکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہی پس حضرت صدیق رض نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد کے پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میرے نشان کو میرے پاس پھر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہونچا نشان مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کے ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر صدیق رض کے جس جس جگہ ہو اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کر چکا ہون واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکے واسطے نشان سرداری فوج کا بنا دین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنے کا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رض سے کہا کہ تم قبل اسلام کے ہمارے واسطے شمشیر بُران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے ہین

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین این کو مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمہاری راے ہی کہ سابقین کو مقدم گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ بایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑائی مین کیا ہی اُسکا دوچند راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھہرے ہین اُسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس اور اپنے مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اُنکا سنکر یہ دعا مانگی اَللّٰہم بلغہم افضل ما یؤملون واجرہم باحسن ما کانو یعملون ۞ پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص بن وایل السہمی کو اپنے سامنے بُلایا اور ایک نشان فوج اُنکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی اہل مکہ معظمہ اور ثقیف وطائف وہوازن وبنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اُنکی صلاح اور مشورے کے نہ کرنا پس روانہ ہو تم برکت دے خدا تم مین اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تمکو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجکو ابو عبیدہ بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا قرب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر رضہ نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا مذکور کیا مین اُسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ رضہ بن الجراح پر امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ کا مرتبہ تمہارے مرتبہ سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا ہی ابو عبیدۃ امین ہذہ الامۃ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ رضہ پر امیر مقرر کیا جاؤنگا تو یہ امر باعث کمی اُنکے مرتبے کا نہین ہو سکتا ہی حضرت عمر نے کہا افسوس ہی تمپر ای عمرو اس بات کا کہ بیان تمہارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہے سو ڈر دای عمرو خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوا بزرگی آخرت کے عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے عمرو بن العاص آمادہ روانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب وہوازن وثقیف وغیرہ سے اُنکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدرداء نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا

پس سنا تھا مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ ڈرتے رہو تم اللہ تعالیٰ سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر مین اور شرم رکھو اللہ تعالیٰ سے حالت تنہائی مین کہ وہ تمھارے کام کو دیکھتا ہی اور یہ تو تم جان چکے ہو کہ تمسے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہی اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کے خبرگیران رہو کہ انمین ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہی واللہ ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اور جب تم مع اپنے اس لشکر کے روانہ ہو تو اُس راہ کو نہ جاؤ جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ رضی اللہ عنہ بن عامر اور شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبررسان اور جاسوس مقرر کر کے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر انکا حال دریافت کر دیس اگر سُنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اُن دشمنون سے جو ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر انکو تمسے کُمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو اور جس کام کے واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہی اُسمین سستی اور کاہلی نہ کرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہی کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہی اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو معلوم ہی اور تمھارے ساتھ صحابہ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اُنکی پاسداری اور بزرگداشت و حفظ مراتب اور حقوق اُنکے کا کرنا اور اُنپر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دلمین نہ لانا کہ مجکو ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اسوجہ سے سردار اُنکا کیا ہی کہ مین اُنسے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا اور جسوقت جس امر کا قصد کرنا اُسمین اُن لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا اور جب نماز کا وقت آوے اذان کہنا تاکہ تمھارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمھارے ساتھ نماز پڑھیگا اُسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اُسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود اپنی بات چیت مین مالک رہنا اور دشمنون سے نڈر نہ رہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور نگہبانی کے واسطے ساتھیون کو باری باری سے مقرر کرنا پھر تم خود اُسکے نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اُسمین نکرنا اور سزا کو بھی نہ چھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اُسکو ہو جاوے اور جبتک ممکن ہو سکے درے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اُس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے اُنکی تمھارے اوپر اور نہ برملا کرنا کسی کے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اُنکی باتو پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیو پر حکم امر کا کرنا

کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کے سزا دینا اور وقت نصیحت کے کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنے نفس کی تاکہ اصلاح پر رہے رعیت تمھاری اور امام پیشوا نہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنے فعل اور عمل مین نسبت رعیت کے نزدیکی خدا کی ملحوظ رکھے اور مین نے سردار کیا ہی تمکو تمھارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اور مرتبے کو پہچانتے رہنا اور بہ نسبت اُنکے مثل مان باپ کے مہربان رہنا اور کوچ کے وقت اپنے لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کے اپنی فوج کے آگے مقرر کرنا اور جس شخص سے راضی ہو اُسکو نگرانی کے واسطے پیچھے لشکر کے رکھنا اور دشمن کے مقابلہ مین صبر کرنا اور پیچھے نہ پھرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمھاری ثابت ہو اور بالتزام رکھنا اپنے ساتھیون کو قرآن پڑھنے پر اور مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سے اپنے ساتھیونکو باز رکھنا کہ ایسی باتون سے آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی اور خوبی دینا سے احتیاط رکھنا اُسوقت تک کہ جا ملو تم گزشتگان گرسنہ شکم سے اور اپنے تئین اُن لوگو نمین ملا نا جنکی مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وکانوا لنا عابدین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کر تے تھے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اُس جگہ موجود تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کے وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی کہ خدا سے ڈرتے رہو اور اسکی راہ مین جہاد اور کفار و نکو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اُس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کے بارادہ فلسطین کے اور جب یہ لشکر ایکدن کے راستے پر پہونچگیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نشان بنا سے فوج واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے بنایا اور اُنکو تمام لشکر مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنے ہمراہیان کے بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ اے امین الامۃ جو وصیتین مین نے عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سُن چکے ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس روانہ ہوئے مسلمان بجانب منزل مقصود کے پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید المخزومی کو اپنے پاس بُلایا اور سردار کیا اُنکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اُنکے لشکر زحف کو جنکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھے جو اکثر لڑائیون مین سامنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑے تھے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ اے ابا سلیمان مین نے اس سب لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس جاؤ تم بجانب زمین ایلہ اور فارس کے اور مین اللہ تعالی سے امید اس بات کی رکھتا ہون کہ فتح کرے اللہ تعالی اس ملک کو تمھارے ہاتھ سے اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب ملک عراق روئیم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب ایلہ اور فلسطین کے بھیجا تھا اور صاحب نشان عمرو بن العاص کے سعید بن خالد تھے پس دیکھا مین نے

انکو کہ نشان کو جنبش دیتے تھے اپنے ہاتھ مین اور شعار جز پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ جب حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالے سے
دعاے فتح و نصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تھے اور اسوقت حضرت صدیق رضی کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک
قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اُسکے اُنکے چہرے سے نمایان تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ قلق کس امر کا ہو
تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کے واسطے قلق ہو اور مین اللہ سے امید رکھتا ہون کہ اللہ تعالیٰ مسلمانون
کو اُنکے دشمنون پر غالب کرے اور ایسا نہ کرے کہ مسلمانون کے کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہو خدا کی مجکو کبھی کسی لشکر مسلمانونکی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین
بجانب ملک شام کے خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فتح
ملک شام کا فرمایا ہو اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہو حضرت صدیق رضی نے کہا سچ ہو اور مین جانتا ہون کہ قول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درباب فتح ملک شام کے راست ہو اُسمین کچھ خلاف نہین اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب
ہونگے لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کس وقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتھ سے ہوگا یا دوسرے لشکر کے ہاتھ سے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہو لیکن خدا سے گمان نیک رکھنا چاہیے **راوی** رض نے بیان کیا ہو کہ اُسی شب
کو حضرت صدیق نے یہ خواب دیکھا کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی مسلمان ایک پشتہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام
اُنپر سخت ہوگیا ہو پھر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اُس پشتہ دشوار گذار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اُنھون نے
بسواری اسپ اُسمین اور ساتھیون نے بھی بتبعیت اُنکی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین سبز اور سیراب مین اور
اُترے وہان اور راحت حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اس خواب کے دیکھنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب
کو لوگون سے بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانونکو فتح حاصل ہوگی
لیکن معلوم ہوتا ہو کہ عمرو بن العاص اور اُنکے ساتھی لوگونکو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اُٹھانی پڑیگی پھر اس مشقت سے
نجات حاصل ہوگی **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تھا کہ عوام الناس ملک شام
کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تھے پس جس زمانہ مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے تھے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تھا اسوقت بھی یہ لوگ
برسم تجارت آئے تھے اور سب معاملہ دیکھا سُنا تھا سو اُن لوگون نے یہ خبر و نیز حال مدرسہ جانے مشرکین کا بمقام تبوک ہرقل
بادشاہ روم کو پہونچایا پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور مردان جنگجو اور مہتران ترسایان کو اکٹھا کر کے اس حال سے
مطلع کیا اور کہا کہ سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہو جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجائینگے اور وقت اسکا قریب پہونچا ہو اور ساتھی تمھارے بمقام تبوک مارے گئے اور

اور خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے لشکر مسلمانون کا تمھاری طرف روانہ کیا ہی کہ اُسکو تم اپنے پاس پہونچا ہی
سمجھو پس مناسب ہی کہ خودداری کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کے واسطے اُنسے لڑو اور اگر اس
باب مین سُستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمھارا سب اُنکی ملکیت مین آجائیگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سُنکر
اپنے ساتھیون پر جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگے ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتون کا ہی اور جاکر تم سب
بمقام اجنادین جمع ہو ہرقل کے وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جنھون نے بیان کیا ہی ہم اُنکی زبان سے
سنین پس ہرقل نے انمین سے ایک شخص عرب نصرانی کو قوم لخم سے اپنے سامنے بلایا اور اُس سے پوچھا کہ تمکو مدینہ منوّرہ چھوڑے
ہوئے کتنے دن گذرے ہین اُسنے کہا کہ پچیس روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اُسنے کہا ایک
شخص ہین جنکا نام ابوبکرؓ ہی اور اُنھون نے اپنا لشکر تمھارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد
اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ تونے ابوبکرؓ کو دیکھا ہے اوسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہے ابوبکرؓ نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے
شانون پر ڈال لی تھی اور دیکھا مین نے انکو مثل اور سب مسلمانون کے بدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوئے
بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی خلائق کی کرتے ہین اور حق کمزور کا زورآور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اُنکے نزدیک
کمزور اور زورآور برابر ہین پھر ہرقل نے کہا کہ اُنکا حلیہ بیان کر اُسنے کہا کہ قد اُنکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے
پتلے اور ہلکے ہین اور خوش زبان اور بیان ہین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سُنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفۂ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور
ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے معلوم ہوا ہی کہ اُنکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جنکے ہاتھون سے
ہلاکی اور جلاوطنی دشمنان دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اُس عرب نصرانی نے کہا کہ اُس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان
کی مین نے دیکھا ہی ابوبکرؓ کے ساتھ کہ اُنسے کبھی جُدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مین نے تو رومیون
کے واسطے بہتری اور فلاح چاہا تھا اگر اُنھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالدیے جاوینگے رومی زمین سوریہ
پھر بعد اس گفتگو کے تیار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اُسکے لشکر کا تھا اور کہا اُس سے کہ
مین نے حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہی
اور اُسی سے ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اُسی دن مع لشکر بجانب اجنادین کے روانہ ہوا **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور جانور اُنکے
کمزور اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام بہتر اور سرسبز مین پہونچکر اُترے اور گھوڑے اونٹونکو چرنے کے واسطے
چھوڑدیا پس جاتی رہی لاغری اُنکی پھر مہاجرین اور انصار یکجا ہوئے اور اپنے کام مین انھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اُس مقام مین آئے اور اُنکے عزیز اقارب

ذکر واقعہ اجنادین

ملک شام مین بہت تھے کہ وہان کے آنے جانے سے اُنکے شہرون اور راستون سے واقف ہوگئے اور وہ اسوقت اپنے
یگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھے آئے تھے پس مسلمانون نے انکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کے پاس لیگئے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے کہ چہرۂ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہی پوچھا کہ ای عامر تمھارے اضطرار کا کیا سبب ہی عامر نے
کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہی درانحالیکہ کھینچتے ہین اور پہاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو اچھے گھوڑون پر
عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ ای عامر تمنے تو مسلمانون کے دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی سے دشمنون پر مدد چاہتے
ہین تم یہ بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہی عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر چڑھکر دیکھا ہی کہ نشانون اور نیزون
اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہی بھرا ہوا ہی اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے
اندازے مین معلوم ہوتی ہی اور مجکو تو اسی قدر حال معلوم ہی اور تحقیق عذر خواہی کی اُس شخص نے کہ ڈرا یا تھا
پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سُنی کہا اُنھون نے کہ اعانت طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اُنپر اور نہین ہی طاقت
قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوکے اُن لوگون کی طرف جو موجود تھے صحابۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
واٰلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اِس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس مدد چاہو تم اللہ سے اُسکے دشمنون پر اور لڑو
اُنسے اپنے دین کے واسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبہ شہادت کا پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت
زندگانی کریگا پس تم لوگ اِس معاملے مین کیا راے دیتے ہو بجواب اِس کلام کے ہر شخص کو جو راے مناسب معلوم
ہوئی اُسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیۂ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا کہ ای سردار ہماری راے یہ ہے کہ تم ہم سب
کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات اور گاؤن کو نہ چھوڑینگے اور جماعت اُنکی
متفرق ہو جاویگی اُسوقت ہم اُنپر بر سبیل غفلت کے حملہ کر کے اگر خدا نے چاہا بھگاوینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ
مشورہ تو مرد عاجز کا ہی اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا کہ ہمنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم
کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہی اور اللہ تعالی نے وعدہ مدد ہی اور حکم صبر کا فرمایا ہی
اور نہین ہی وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے
قاتلوا الذین یلونکم من الکفار ولیجدوا فیکم غلظہ اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ دشمن کے دیار مین ہین اور وہ درپے ہمارے
قتل کے آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے ہم ان لوگون کے مقابلے اور
لڑائی کفار سے اور نہ پھیرینگے ہم اپنی تلوارون کو انسے پس جسکا جی چاہے اُنکے مقابلہ کو آگے بڑھے اور جسکا
جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پیچھے پھریگا پس اللہ تعالی اُسکی راہ مین ہے پس عمرو بن العاص
نے قول مسلمانان مکہ معظمہ اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا سُنا خوش ہوئے اور کہا کہ اے
بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے دل مین

بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسی قدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میرے لشکر کے واسطے بطور طلیعہ
کے اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اِس امر کو کہ آیا یا دینگے ہم کو کوئی راہ لڑائی کی اُنکے
ساتھ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ بخیل نہین
ہون اس امر مین کہ اُسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص نے ایک نشان لشکر بنا کر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما کو دیا اور ایکہزار سوار مسلمانون سے اُنکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طایف اور ثقیف سے تھے اور
حکم روانگی کا دیا پس عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن اور تمام رات صبح
تک چلنے مین گذرا تا کہ دفعۃً صبح کے وقت ایک غبار اُنکو دکھائی دیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہا
کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہی کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مع
اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا اگر اجازت دو تو ہم جا کر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اِسی گفتگو مین غبار
قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو رومیین سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے
بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تا کہ مسلمانون کے لشکر کے اخبار دریافت
کر کے اُسکو اطلاع دیوین پس جب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ مہلت نہ دو انکو
کہ آخر تمہارے ہی مقابلے کو آئے ہین اللہ تعالیٰ تمکو اُنپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو اِس بات کو کہ بہشت
تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمۂ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہ آواز بلند کہا اور حملہ کیا اور سب سے پہلے
عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن ابی سفیان نے اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اُنکے
پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور مل گئین دونون جماعتین اور کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اُسی واقعہ جنگ مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا
کہ وہ داہنے بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور مقدمہ یہی شخص معلوم
ہوتا ہی حالانکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور نامردی اُسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کے مثل
اونٹ مست کے معلوم ہوتا تھا پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اسکی طرف اور پیچھے
ہٹا اُسکا گھوڑا میرے نیزے سے پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اُسنے
بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اُسکے نیزے پر مارا
کہ پھل اُسکا کاٹ کر نیزے کو مثل ایک چوب کے کر دیا پھر دوسرا وار مین نے تلوار سے کیا پس قسم ہی خدا کی
کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پھر مارا اور سُنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز لکھی کے

یہان تک کہ ڈرا مین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہوگیا تھا
پھر مین نے ایک اور ضرب تلوار کی اُسکی رگ شانے پر ماری اور وہ مرگیا اور مے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اُنکے قتل مین براستی آمادہ ہوگئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکوکاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اِس واقعے مین مصیبت سخت مین پھنسے
تھے مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو مشرکین کے بازؤن پر کہ غالب ہوگئے اُنپر اور بہت کفار مارے
گئے اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس یکجا ہوئے مسلمان اور یکجا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کیا معاملہ کیا کُنکا پتہ نہین معلوم ہوتا ہی پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہوگئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالیٰ سے امید یہ ہی کہ اسنے عبداللہ بن
عمرؓ کے ساتھ سوائے بہتری کے اور کچھ نکیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبداللہ بن عمرؓ ہمارے
ہاتھ سے گئے تو یہ فتح اِنکے ایک بال سر کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہی اور یہ مین سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے
نشان کے پیچھے پس بلند کیا مین نے آواز کو بقول لا اله الا الله محمد رسول الله کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان
کو پس مسلمانون نے جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اُنھون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین
سردار لشکر مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوئے اور دعا دیکر کہا کہ یہ فتح اللہ تعالیٰ نے تمہاری
برکت سے دی مین نے کہا کہ یہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر یکجا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار
وغیرہ مقتولین مشرکین کے اور چھ سو قیدیون کو اُنمین سے اور شہید ہوئے اِس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی
جنکے نام یہ ہین سراقہ بن عدیؓ نوفل بنؓ عامر سعیدؓ بن قیس سالمؓ مولیٰ عامر بن بدر الیربوعی عبداللہؓ بن خویلد المازنی
جابرؓ بن راشد الحضرمی اوسؓ بن سلمۃ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اُن شہیدون کو مٹی مین اور عبداللہ بن عمر
رضی اللہ عنہ نے اُنپر نماز جنازے کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب سرگذشت اُنسے بیان
کی پس خوش ہوئے عمرو بن العاص اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اُسکی نعمت رسانی اور مدددہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیونکو اور چاہا منجملہ اُنکے اُس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اُنمین کا واقف زبان
عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اُن تینون سے خبر اُنکے لشکر کی پوچھی اُنھون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہی ہرقل بادشاہ نے اُسکو حکم دیا ہی کہ کسی کو زمین ایلہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اِس سردار کو جو مارا گیا
بطریق طلیعہ اپنی فوج کے بھیجا تھا اور تم اُس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہی وہ اور ہلاک کریگا تم
سب کو اِسواسطے کہ ہرقل کے ملازمین مین روبیس سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ اہل
عرب کے نہین ہی پس عمرو بن العاص نے یہ سُنکر کہا قریب ہی کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی قتل کرے گا جس طرح اُسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اُنپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اُنمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم ہونزدیک اُنکے سردار سے جو بدلا لینے آتا ہو ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا ہمارے واسطے ایک بلا ہو پھر حکم دیا کہ اُنکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ تیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہو کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہو تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اُنکو شدت اور سختی مین بیچ لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اُنکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو اللہ سے امید فتحیابی کی اُنپر رکھتے ہین جیسا کہ ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالیٰ سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو دردا رضی جو مسلمانون کے لشکر مین تھے روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا ہمنے نوصلیبان کو کہ تحت ہر صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوئے دونون لشکر دیکھا ہمنے رومیون کو مثل ہزبر زور آور سست کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور واسطے عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ مین ابو الدردا رضی اللہ عنہ ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص تھے اور ساتھی اُنکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور عمرو رضی بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالے کا ارادہ ہو کہ تمکو مبتلائے بلا کرکے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالیٰ کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالیٰ سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد اس کلام کے عمرو بن العاص نے بطریقہ جنگ صف بندی کی اور دیکھا رومیون نے صفوف لشکر مسلمانون کو اس طرز سے کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھی ہو گویا کہ وہ مشابہ ایک بنائے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف پڑھتے ہین اور اُنکے گھوڑونکی پیشانی سے نور چمکتا ہو پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی رومیون کو اور اُنہنے اپنے نفس کو عاجز دیکھا و جانا کہ سب میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اُسنے اس انتظار مین کہ دیکھے مسلمان کیا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے **روایت** کی ہو کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید رضی بھتیجے عمرو بن العاص رض کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شک کے پھر یہ کہکر بجانب میمنہ و میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرونکو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اُنمین پس پریشان کر دیا اُنکی صفون کو اور ہلا دیا اُنکے لشکر کو پس دشمنون نے یکجا ہو کر انکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحے سے بہت ملول ہوئے اور سب سے زیادہ عمرو رضی بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہو خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے اس حملے مین جو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہو تا کہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا ہو اور دیکھون جا کر سعید رضی بن خالد کو

نت ذکر شہادت سعید بن خالد بمقام اجنادین

پس ضحاک بن سفیان وذوالکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابوالدرداء وعبداللہ بن عمر واصید بن دارم ونوفل وسیف بن عباد الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل اُنکے اور لوگون نے ساتھ دینا منظور کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے **روایت** کی ہی کہ حملہ کیا مین نے سب کے ساتھ اور ہم سب شتر سوار تھے تا آنکہ نزدیک دشمنون کے پہونچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اُنپر اور اُنکو اس ہمارے حملے کا کچھ فکر وخیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑ دن لیجے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے اُنکے ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ اُنکی سواری کے جانورون کو بھیڑو کہ سواے اسکے اور کوئی صورت اُنکے ہلاک کی نہین ہی پس اُنکے جانورونکے شکم مین ہمنے نیزونکی نوکین چبھوئین تب اُنھون نے جنبش کرکے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اُنپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت اُنکے لشکر مین مثل سفید تل کے بیچ جلد شتر سیاہ کے اور اس معرکہ مین شعار ہمارا یہ تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہم انصر امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے **روایت** کی ہی کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت ماردھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اُسوقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا اُنھون نے اپنے کام کو اللہ تعالے پر اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اللہم انصر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلی من یخذ معك شیئا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما **روایت** کرتے ہین کہ صبح سے اوقت زوال ہمارے اُنکے لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بجانب آسمان کے کہ ہوگیا اُسمین ایک سوراخ اور نکلے اُسمین سے گھوڑے سبز کہ اُنکے سوار نشانہاے سبز لیے ہوئے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا البشری یا امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقد اتیکم النصر من عند اللہ تعالی پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون کو پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے اور مسلمان اُنکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنے والے رومیون کے جانورون سے پس مار ڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی مین فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان اُنکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن دل اُنکا مسلمانون مین لگا تھا جنھون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب **روایت** کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اُسوقت اس حال مین کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈالدیا تھا اُنھون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اُسکو ہاتھ سے ملتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لادے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اُسکے گمشدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

ں عرب کو کہ پھرے آتے ہین پس عمرو بن العاص نے اُنکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتے تھے کہ راضی کیا اللہ کو اُن ذاتوں نے
ھون نے مشقت اُٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا مین آیا نہین کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالے نے دی تھی یہانتک
ں کہ تمنے کافرون کا پیچھا کیا مسلمانون نے کہا کہ اِس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف ارادۂ جہاد تھا پس
ب پھر آئے مسلمان تو نہ تھا اُنکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اُنمین سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اُنکی ایکسو تیس ١٣٠
ی اور سیف بن عباد الحضرمی ونوفل بن دارم وسالم بن رورم واشہب بن شداد منجملہ اُنکے تھے اور سوا ے
نکے یمن کے لوگ اور بادیہ مدنیہ کے لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اُنکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا
مدہ مراجعت کی اپنے نفس کی طرف اور کہا کہ اللہ تعالے اُنکے ساتھ نیکی چاہتا ہے اور تو اے عمرو انکار کرتا ہے اُسکی
ر نماز پڑھائی مسلمانون کو وہ نمازین جو لڑائی کے سبب سے فوت ہو گئی تھین ساتھ اذان اور اقامت کے
یسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ کچھ تھوڑے
گون نے نماز اُنکے ساتھ پڑھی باقی سبھون نے بسبب تعب اور مشقت کے اپنے اپنے قیامگاہون مین نمازین
ھین اور اسباب لوٹ کا بھی اُسوقت تھوڑا ہی یکجا ہوا اور رات کاٹی لوگون نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی
رو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا اکٹھا کرو اور لاشین شہیدونکی میدان
جنگ سے اُٹھاؤ پس ڈھونڈھنے اور اُٹھانے لگے مسلمان لاشون کو اور ایکسو تیس ١٣٠ لاشین نکالین مگر اُنمین
سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپے تلاش اُنکی لاش کے ہوئے پس اُنکی لاش کو اُس
حیثیت سے پایا کہ گھوڑون نے سمون سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئی تھین پس عمرو بن العاص
یہ حال دیکھکر روئے اور اُنکے واسطے دعاے رحمت کی پھر سب لاشون کو دفن کر دیا اور نماز جنازہ نہ کی اُنپر پڑھی
ور یہ معاملہ پیش از جمع اور تقسیم مال لوٹ کے واقع ہوا پھر یکجا کیا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو
بن العاص نے خط اطلاعی اس لڑائی کا بنام ابو عبیدۃ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عمرو بن العاص الی امین الامۃ ابو عبیدۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانی وصلت الی ارض فلسطین ولقینا عسکر الروم مع بطریق یقال لہ روبیس فی
مائۃ الف ومن اللہ علینا بالنصر وقتل من الروم احد عشر الف وفتح اللہ فلسطین علی یدی بعد ان
قتل من المسلمین مائۃ وثلاثون رجلا اکرمہم اللہ بالشہادۃ وانا مقیم دیار فلسطین فان اجتمعنا
الی سرت الیک والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اِس خط کو ابی عامر الدوسی کے ہاتھ
روانہ کیا پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام مین پایا کہ نہین قدرت پائی تھی انہون نے
داخل ہونے کی ملک شام مین مگر انھون نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر ہمراہی کو جا بجا متفرق کر دیا تھا

پس جب پہونچے ابو عامر دوسی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گمان کیا اُنھون نے بہ نسبت ابو عامر کے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہین پس کہا اور پوچھا اُنسے کہ کیا خبر ہی تمھارے پیچھے یعنی جہان سے تم آئے ہو اُنھون نے کہا نیکوکاری اور خوشخبری ہی اور یہ خط ہی عمرو بن العاص کا تمھارے نام کہ لکھی ہی اسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالے نے انکے ہاتھ کی پھر دیدیا خط اُنکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے مُنھ کے بَل گر پڑے سجدے مین بسبب مدد دہی اللہ تعالی کے مسلمانون کو پھر ابو عامر نے اُنسے بیان کیا کہ قسم ہی خدا کی بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانون سے جنمین سعید بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعید کے اُسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس جب اُنھون نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سُنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے کہ اُنکے رونے سے مسلمان بھی روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے ان سے کہا کہ کہان جاؤگے ای خالد حالانکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانون سے خالد نے کہا کہ مین صرف بارادۂ زیارت قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جاملون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سکوت کیا اور عمرو بن العاص کو خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد انت مامور فان کان ابو بکر امرک ان تکون معاضداً لینا وان کان امرک بالثبات فی موضعک فاثبت والسلام علیک وعلی المسلمین ورحمة الله وبرکاته اور اس خط کو لیکر حوالہ خالد بن سعید کے کیا اور خالد بن سعید ابی عامر کے ساتھ روانہ ہوکر عمرو بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اُنکو دیا اور خود روتے تھے پس عمرو بن العاص نے اُٹھکر اُنسے مصافحہ کیا اور اُنکی تعظیم کی اور اُنکے بیٹے کی عزاداری کی پس خالد نے مسلمانون سے پوچھا کہ آیا دیکھا تھا تمنے سعید کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانون نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسی طرح کی کمی اور کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالد مسلمانون سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ ای میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالے مجھکو صبر تمھارے اوپر اور ملادے وہ مجھکو تمھارے ساتھ فانا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ اگر اللہ تعالی نے مجھکو قدرت اور کثرت دی تو مین تمھارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید مزد اور ثواب کی رکھتا ہون مین تمھارے لیے پھر خالد نے عمرو بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریۂ کے ہمراہ لیکر کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اُنکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ دشمن سے ملین کہ مین اُنکو مار ڈالون کہ اس صورت مین میرا بدلا اُنسے ملجاوے عمرو بن العاص نے کہا کہ ای بھائی لڑائی تو تمھارے آگے اور سامنے ہی جب ایسا اتفاق ہو کہ دشمن سے تمھارا سامنا ہوجاے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالد نے کہا قسم خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری کرنیوالا اور قوت دینے والا یہ کہکر خالد بن سعید نے سب ساز سفر وسلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون پس ساتھ دیا اُنکا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ تین سو سوار مسلمان دلیران قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اُنھون نے عمرو بن العاص سے خالد کی ہمراہ

کے واسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اُسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اُنھون نے ٹھہرنے کا بعض میدان
مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہً خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھے کو ایک اونچے
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین خوف اس بات کا رکھتا ہون کہ مبادا
مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمان نے کہا کہ ہم اُن تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین خالد رضہ
بن سعید نے کہا کہ مین اُن تک جانے کا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ
آؤن پس اُترے خالد رضہ گھوڑے سے اور نیزہ لیا اور باندھا تہبند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوئے ڈول
کو کاندھے پر ڈال لیا اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے والا اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے
کوئی شخص اپنی جان خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل
خالد کے تیار ہو کر اُنکے ساتھ ہوئے اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے
پس خالد نے مسلمانون کو پکارا کہ لو تم انکو اللہ تعالیٰ برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دو شخص کو
اُنمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب کرنے اور بات کرنے کی اُنسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے
ہین پس خالد نے اُنکا حال پوچھا اُنھون نے کہا کہ ہم اہل پر البقیع اور جامعہ اور کفر العزیز والے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے جب
سے کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین جا رہے ہین اور
ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے زیادہ بہتر کوئی موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کے تجسس مین اس پہاڑ پر بیٹھے تھے
کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہے اُنھون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب
فلسطین کے کیا ہے تاکہ بڑھے بیت المقدس سے اور بھیجا ہوا ہے لشکر اُسکا مع مغرورین کے بمقام اجنادین کے اور اُسکے سردارون مین
ایک سردار رسد لینے ہمارے یہان آیا ہے اور لیجایا گیا ہے اُنھون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اُنکو ڈر اس امر کا ہے کہ وہ
عرب اُن تک نہ پہونچ جاوین سو ہمکو تو یہی خبر اُنکی معلوم ہے اور بیشک اُنھون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے
یہ حال سُنا کہا قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہے پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اُنپر پھر اُن لوگون سے
پوچھا کہ وہ کس راہ سے جاوینگے اُنھون نے کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہے اور رسد کا حال یہ ہے کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے
جسکا نام بنی سیف ہے رکھا ہے پھر خالد نے اُنسے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو اُنھون نے کہا
کہ ہم تو سوائے دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو کوئی فائدہ نہین ہے
پس خالد نے چاہا کہ اُنکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ اُنکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ جہان رسد رکھا ہے ہمکو بتا دین
پس اُنھون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ بیچ درے مین پہونچے پس خالد نے کسی کو
بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا سو وہ آکر خالد کے ساتھ ہوگئے اور سب کے سب چلنے مین برابر

کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب پہونچے وہان دیکھا کہ رومی رسد کو جانورون پر لادرہے ہین اور گرد اُس ٹیلے کے چھ سو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے کہا جانو تم اِس امر کو کہ اللہ تعالےٰ نے وعدہ تمھاری مدد ہی اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہی اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہی اور یہ دشمنون کا لشکر تمھارے سامنے ہی پس خواہش کرو تم اللہ تعالیٰ کے ثواب مین اور سُنو جو اللہ تعالےٰ اپنے قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانھم بنیان مرصوص پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ بڑھ جاوے تم مین کا کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعید نے اور اُنکے ساتھیون نے حذافہ بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا ہمنے گروہ رومیون کو اپنی طرف آتے ہوئے اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور صبر کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایک ساعت پس اُس حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے نصیحت کر رہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اِس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمھارے واسطے آراستہ ہوئی ہی اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اُسی وقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور پہچانا اُسکو اُسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دے رہا تھا پس متوجہ ہوئے خالد اُسکی طرف اور اِسطرح سے اُسکو ڈانٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعید کا پھر مارا اُس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گر پڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اُنمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیئے اُنھون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اُسپر بحکم اللہ تعالےٰ کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا اُن کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اُنکی بعدہٗ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اِس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن کل حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت صدیق کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سُنایا مسلمان بہت خوش ہوئے اور غایت سرور سے بکلمہ و تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے کہ اُنھون نے سُنا ہی کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہی اور مسلمانون کے واسطے اُنکو یہ رنج و ملال ہی کہ دشمن اُنپر غالب نہو جاوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا معلوم کیا

آیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملایم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون کے ساتھ نہین رکھتے اور قصد اس امر کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتال دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون نے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رائے وہی جو آپ کو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبداللہ عتیق بن ابی قحافة الی خالد بن الولید سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ واصحابہ وسلم وانی قد ولیتک علی جیوش المسلمین وامرتک لقتال الروم فسارع الی مرضات اللہ عزوجل وقتال اعداء اللہ وکن ممن جاھد فی اللہ حق جھادہ بعد اسکے لکھا یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم وقد جعلتک الامیر علی ابی عبیدة ومن معہ من المسلمین والسلام اور یہ خط نجم بن مفرح الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کو بجانب عراق روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط انکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہی پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کر کے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوئے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشتمر اطلاع وہی انکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا ان الفاظ سے قد ولانی ابو بکر علی جیوش المسلمین فلا تبرح من مکانک حتی اقدم علیک والسلام علیک اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک منجملہ دلیران مسلمانون کے تھے پس عامر اسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوئے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاے سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہوسکتا ہی اسواسطے کہ پانی اسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہی پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عسیرة الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹ لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا انکو سات دن پھر انکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منھ انکے پھر سوار ہوئے اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوئے پس جس منزل مین پہونچکر اترتے تھے دس اونٹ کو ان مین سے ذبح کرتے تھے اور انکے پیٹون کو چاک کر کے جسقدر پانی پیتے تھے پکھالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈھا ہوجاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسی طرح ہر منزل مین کرتے تھے یہان تک کہ تینو اونٹ ذبح ہو گئے اور وہ منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید اور ساتھی ان کے پانی نہ ملنے سے قریب بہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع

سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے ہم سب قریب بہلاکت ہین آیا جاتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی جلد ٹھہرینا
اور رافع بعارضہ آشوب چشم علیل تھے پس کہا کہ ای امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجکو وہان
کے پہونچنے سے آگاہ کردیں پس کوشش کی مسلمانون نے چلنے مین تا اینکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر
مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اُس مقام کے پہونچنے سے اطلاع دی وہ خوش ہو کر کنارہ اپنے عمامہ
کا اپنی آنکھ پر سے اُٹھا کر بحالت سواری داہین باہین کو چلے اور لوگ اُنکے گرد تھے تا اینکہ قصد کیا رافع نے
بجانب درخت اراک کے اور رافع اور اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اِس جگہ کو پس کھودا
اہل عرب نے کہ دفعۃً پانی دکھائی دیا اور ظاہر ہوا اُنپر مثل دریا کے پس اُترے مُسلمان وہان اور ادا کیا شکر
اللہ تعالیٰ کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ
پر لادکر اُن لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس اُنکو پانی پلایا اور اُنمین قوت آگئی اور لشکر
مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین یہان تک کہ اُنکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک
منزل باقی رہی کہ دفعۃً ایک جگہ آباد کے قریب پہونچے جو راہ پر واقع تھی اور اُسمین بکریان تھین اور اونٹ
تھے پس جلدی روانہ ہوئے کچھ مسلمان بجانب چرواہے کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا
اُسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اُسکے ایک مرد اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن
الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے پاس جاکر اس حال سے اُنکو آگاہ کیا پس خالد
بن الولید گھوڑا دوڑاکر اُس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو دیکھکر ہنسے اور سبب اُنکی قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ
جب مین اِس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اِس غرض سے کہ مجکو
دودھ پلادے سو مین نے اُسکو شراب پیتے دیکھا اور اُس سے کہا کہ ای دشمن خدا شراب پیتا ہی تو حالانکہ شراب حرام ہی
اُسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہی بلکہ پانی ہی تم سواری سے اُترکر دیکھو اور بو اسکی سونگھو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس
بکلام اُسکا مَین بالا اونٹنی سے اُترا اور بیٹھ گیا۔ اور جُھکا تاکہ سونگھون مین اُس چیز کو جو اُسکے بڑے کاسے مین تھی
کہ اِس حالت مین اِس شخص نے ایک لاٹھی جو اُسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ
گئی اور اُسکے صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اُسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑکر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو
اصحاب محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑونگا مین تجھکو جب تک کہ میرا مالک
بادشاہ کے پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہی اُسنے کہا کہ اُسکا نام **قداح بن**
اوائل ہی اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہی تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہی اور
اقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال **سُنکر** بہت غصہ آیا اور

اُس جبرواہے کی طرف جھُک کر ایک ضرب تلوار کی اُسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر گیا اور مسلمانون نے اونٹ بکری
سب لُوٹ لیے اور اُس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھُڑایا اور خالد بن الولید نے عامر سے
پوچھا کہ میرا خط کہان ہی عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے بیچ مین ہی کہ اُسکو کسی نے نہین جانا ہی پس خالد بن الولید نے
کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس روانہ ہو اور احتیاط کو چادر اپنی گرد نو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید
سے رخصت ہوکر بجانب ملک شام روانہ ہوے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید اُس مقام
سے روانہ ہوکر ارکہ مین پہونچے اور یہ مقام جنگل خطرناک تھا اُس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم
کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا
پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اُسکے اطراف مین پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعہ مین محصور ہو گئے
اور تھا وہان ایک حکیم علماے روم سے جسنے کتابین اور ملاحم پڑھا تھا پس جب اُسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا تو چہرہ
سے رنگ اُسکا بدل گیا اور کہا کہ نزدیک آگیا وقت قسم ہی اپنے دین کی اہل ارکہ نے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا
بات ہی اور کیونکر ہی اُسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہی جسمین اِس قوم کا ذکر ہی اور یہ بھی اُسمین مذکور ہی کہ پہلا نشان
جو اِسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا ہوگا اور قریب ہی ہلاکت روم کی پس تم لوگ اِس بات کو
دیکھو کہ اگر نشان اُنکا سیاہ ہی اور سردار اُنکا لنبا چوڑا ہی دونون مونڈھون مین اُسکے بہت فرق ہی اور اُسکے
چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس وہی شخص ملک شام مین سردار اُنکے لشکر کا ہی اور اُسی کے
ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اُن لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا
اُنکو اُسی طرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس کیجا ہوئے وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہی
کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کے نہین کہتا ہی اور اُسنے ایسا کچھ بیان کیا ہی اور جو اُسنے کہا وہ ہمنے
آنکھون سے دیکھا ہی اور ہماری راے یہ ہی کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین اور جان و مال و اولاد کی طرف سے
امین رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اِس امر مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ
حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اِس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا
اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف اسبات کا ہی کہ گردن پکڑ کر
اہل عرب کے مجکو حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہے کہ سردار رومیں نے ایک چھوٹے گروہ انھین اہل عرب
سے فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین چھا گیا ہی اور کبھی اہل عرب
سے اُنکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا پھر قوم کو بلا کر پوچھا کہ تمھارا
کیا ارادہ ہی انھون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر مین مقیم رہینگے

پس حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کرو گے مین اُسکے خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالدبن الولید کے پاس آئے او مصالحت کی گفتگو کی خالدبن الولید نے مصالحت منظور کیا اور اُنسے گفتگو دے نرمی اور اُنکی خاطرداری کی تاکہ سوا ے نکے اور لوگ باشندہ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سُنکر اسلام قبول کرین پس خالدبن الولید نے کہا کہ مین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جائینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہمارے دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو شخص اپنے دین مین رہیگا اُس سے جزیے پر اکتفا کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اہل ارکہ نے دو ہزار درم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدبن الولید نے دستاویز صلح کی اُنکو لکھدی اور ہنوز خالدؓ بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی ان سے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اُن کے حاکم نے جسکا نام کرکر تھا رعیت کو یکجا کر کے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سُنا ہی کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور بانی فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہی کہ کوئی اِسمین آنہین سکتا ہی لیکن ہمکو یہ خوف ہی کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کرلیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہی کیونکہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہوویگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اُنکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سُنکر قوم اُسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالدبن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اُنکی خدمت گزاری کی اور خالدبن الولید نے اُسکو قبول کیا اور اُنسے تین اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکر صلحنامہ لکھدیا اور اُن سے اسباب خورونوش واسطے زادراہ کے مول لیکر بجانب حوران کوچ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب عامر بن طفیل نے خط خالدبن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابوعبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالد کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرجیلؓ بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بمعیت چار ہزار سوار کے بجانب بصرہ روانہ کیا تھا اور شرجیل بن حسنہ وہان پہونچکر اُسکے حوالی مین اُترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوئے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اُسکے پاس آتے تھے اور اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اُس سے حکمت کی باتین سُنتے تھے اور شہر بصرہ

بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اور اُسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے مع اپنے اسباب تجارت کے اُسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اُسکے واسطے بچھائی جاتی تھی اور وہ اُسپر بیٹھکر کلمات علم و حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اُسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے تھے اور اُسکی باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر وہان پہونچے پس حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سُنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب اُسکے پاس یکجا ہوئے اور اُسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات جنبش نکرو تم جتبک کہ ہم دیکھین مسلمانون کو اور سُنین اور دریافت کرین اُنکی باتون کو اور اُنکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکارکر کہا کہ ای گروہ عرب میرا نام روماس ہی اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمھارے لشکر کے سردار سے ملاقات کرون پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے قریب آئے تب اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو شرجیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی اُمی تھے اور جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہی روماس نے پوچھا کہ اُنھون نے کیا کام کیا شرجیل رضی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی روح کو قبض کرکے اپنے پاس بُلایا اور اختیار کی اُنکے واسطے وہ چیز کہ اللہ تعالے کے نزدیک ہی روماس نے پوچھا کہ اُنکے بعد کون شخص اُنکی جگہ پر ہوا شرجیل رضی اللہ عنہ نے کہا بعد اُنکے عبد اللہ عتیق بن ابی قحافہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے روماس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمھاری جماعت تھوڑی اور ہمارے ساتھ جماعت کثیر ہی پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو تم اس بات کو کہ ابو بکرؓ میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو مجھسے نہ لڑتے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر اُنکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اُنکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف اور مامور بتعمیل حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اُنکا ذاتی نہین ہی بلکہ اللہ تعالےٰ نے حکم تمھارے جہاد کا فرمایا ہی اور ہم تمسے جدا نہونگے جب تک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نہ کروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہمسے لڑو پس روماس نے کہا قسم ہی اُسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم یکجا ہین پس مین چاہتا ہون کہ اُنکے پاس پلٹ جاؤن اور اُنکو نصیحت کرون اور دیکھون کہ اُن کو کیا منظور ہی پس شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو کیونکہ ہم تمسے جو کہہ چکے ہین وہ ہمکو ضرور کرنا ہی یعنے لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور اُن کو یکجا کرکے کہا کہ ای اہل دین نصرانیہ دینی مار معمودیہ جان لو تم اس امر کو کہ جو تمھاری کتابون مین ذکر آنے

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اُنکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا اُنکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہی اُسکا وقت یہی ہی اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین رومیں سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اُسکے ساتھی بہادر ارض فلسطین مین ایک چھوٹی سی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سُنا ہی کہ اُنمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید رضؓ ہی عراق کی طرف سے خروج کیا ہی اور اُسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو فتح کیا ہی اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہی کہ ہم اہل عرب کے واسطے ادائے جزیہ قبول کرین اور جانون سے محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سُنی اُسکے قتل پر آمادہ ہوگئے روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اِس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اِس گفتگو کے رومی مستعد بجنگ ہوے اور سب کے سب زرہین سپاہیانہ پہنکر آمادہ حملہ ہوئے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اِس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی الجنۃ تحت ظلال السیوف واحب ما الی اللہ قطرۃ دم فی سبیل اللہ ودمعۃ جرت من خشیۃ اللہ جاھدوا العدو والزموا السلام ولتلن جمعتہ فانہا لن تخیب یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے روایت کی ہی کہ بصرہ کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ رضؓ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہمین تیغ زنی کے بارہ ہزار سوارون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اُنکے بیچ مین اسطرح پر تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہی پس ہم لوگون نے اُنکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل ابن حسنہ رضی اللہ عنہ کو کہ آسمان کی طرف دونون ہاتھ اُٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یاحی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام اللھم انک قد وعدتنا علی لسان نبیک بفتح الشام وفارس اللھم انصر من یوحدک علی من یکفر بک اللھم انصرنا علی القوم الکافرین پس قسم ہی خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ اُنکی مدد اور حال یہ گذرا کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور دلون مین غالب جان سے چکے تھے اپنے کو ہم یکدفعہ دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب ہوا ہم سے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک بڑا ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے دیکھا ہمنے تیز اور پیش پیش چلنے والے گھوڑون کو اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے ہماری طرف اُنمین

سے دو سوار کہ ایک اُنمین کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالے کے مین شہسوار مضبوط ہون مین خالد بن الولید ہون اور دوسرے نے کہا کہ مین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق ہون پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب پہونچے اور بلند دکھائی دیا نشان لشکر کا جسکا نام **رایت العقاب** تھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی اُسکو اُٹھائے ہوئے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ ٹھنڈھی اور پست ہو گئین آوازین رومیون کی جسوقت سنی اُنھون نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانون نے آکر ایک دوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہین جانا تھا تمنے کہ یہ ایام یکجا ہونے اہل شام اور حجاز اور عراق کے ہین اور اسمین لشکر رومی اور سردار اُنکے یکجا ہوتے ہین اور کیونکر غرور کیا تمنے اپنے نفس پر اور اپنے ساتھیون پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے کی ہو خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہین لڑائی کے فن نہین جانتے ہین پھر خالد بن الولید نے لوگون کو آرام حاصل کرنے کا حکم دیا پس اُترے وہ لوگ اور آرام دیا بعضون نے بعض کو اپنے توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ بجنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے جانور دن کو تھکا ماندہ جانکر ہماری طرف آتے ہین پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے پس سوار ہوے مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے مقرر کیا اور ضرار بن الازور کمسن اور لڑائی مین دلیر تھے اور اُنکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیدل فوج پر عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے پر مسیب بن عقبہ اور تھوڑی جماعت پر مذعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب مین حملہ کرون تم سب بھی برابر حملہ کرو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ بعد اس تقسیم اور ترتیب فوج کے خالد بن الولید لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھون نے حملہ کرنے کا کہ دفعتہً رومیون کی صفین ہٹ گئین اور اُنمین سے ایک سوار بھاری ڈیل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر یا قوت چمکتے تھے نکلا اور دونون لشکرون کے بیچ مین آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ ای گروہ عرب کے تم مین سے جو سردار ہو میرے مقابلے مین آوے کہ مین سردار اور حاکم بصرے کا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اُسکے نزدیک گئے اُسنے پوچھا کہ تمہین سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہین اور مین اُنکا سردار جبھی تک ہون کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قائم رہون اور جب مجھسے نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ہووے تو میری حکومت اُنپر نہین ہو روماس نے کہا کہ مین ایک شخص دانایان اور بادشاہان روم سے ہون اور حق بات دانشمند پر چھپی نہین رہتی اور مین نے پچھلی کتابون اور گذرے ہوئے ملاحم اور اخبار مین پڑھا ہو کہ اللہ تعالیٰ نبی ہاشمی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالے نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اُسکا قرآن ہی روماس نے کہا کہ
آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہی ہم اُسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا کرتا ہی ہم
اُسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اُنکو ہم بموجب حکم خدا کے سنگسار کرتے ہین
پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہی خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز ہمپر فرض ہوئی ہی روماس
نے کہا تم حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہی خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر
جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنے کو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور بتحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر
ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمھاری طرف سے مین نے ڈرایا اور دھمکایا لیکن انھون نے نہ مانا
اور مین اُنسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے کہ کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ اِسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہوجاوے پس روماس نے کہا کہ اگر
مین مسلمان ہوجاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہی کہ میری قوم کے لوگ مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کرلینگے لیکن
مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اُنکو شاید اللہ تعالیٰ راہ راست پر لاوے
اُنکو پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اگر تو بدون لڑے بھڑے مجھسے اپنی قوم کے پاس پھر جائیگا تو مجکو تیرے واسطے
اُنکی طرف سے ڈر ہی پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کر تاکہ قوم تیری تہمت سازش کرلینے کی تجھپر نہ کرین پھر اسکے بعد
اپنی قوم کے پاس جانا **راوی نے بیان** کیا ہی کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوکر دونون نے
لشکر دن کو لڑائی کے ڈھنگ دکھائے یہان تک کہ بچا بار روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدّت کرو حملے مین
تاکہ پیٹھ پھیر کر مین بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمھارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری
کمک کے واسطے بھیجا اور نام اُسکا دریجان ہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالےٰ مجکو اُسپر غالب
کریگا اور مدد دیگا پھر خالد بن الولید نے روماس پر حملہ مین شدّت کی یہان تک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم
مین پہونچا لوگون نے اس سے حال پوچھا اُسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط اور بہادر ہین تم اُنکی لڑائی مین طاقت
ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعا
سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات اہل ارکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہی تم بھی وہی کرو اور مین
تمھاری بہتری کا خواہان ہون پس رومیون نے اُسکو جھڑکا اور اُسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا
مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اُنمین سے کہا کہ تو شہر مین جاکر اپنے مکان مین بیٹھ رہ ہم اہل عرب سے لڑینگے پس
روماس اُنکے پاس سے چلا گیا اور یہ اُسکی عین خواہش اور آرزو تھی اور اُسنے اپنے دلمین تصور کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو مین اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاؤن پھر اہل بصرے نے دریجان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اُس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اُسوقت تیرے ساتھ بادشاہ کے پاس جلکر روماس کی معزولی اور تیری منصوبی کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا مضبوط اور دانشمند ہی دریجان نے اُنسے پوچھا کہ تمہارا قصد کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر کے تو مسلمانون کے لشکر پر اور اُنکے سردار سے مقابلہ کرے پس اگر غالب ہو جائیگا تو اُنکے سردار پر تو باقی لوگ اُنکے بھاگ جائینگے راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے دریجان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس سے بن ٹھنکر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اپنے مقابلہ مین طلب کیا پس عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار لشکر کے ہو اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمھارے سبب ہی اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لشکر سے نکلکر دریجان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گردنین اُٹھا کر اُنکی لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین دریجان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اُسکا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اُسکی قوم نے پوچھا کہ کیا سبب ہی تیرے پھر آنے کا دشمن کی لڑائی سے اُسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور بھاگا اگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب اور اضطراب ڈالدیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید و عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن ہبیرہ اور شرجیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور عبدالرحمن بن حمید الجمحی رضی اللہ عنہم اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصرہ نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے اور ظاہر ہوا قتل بیچ رومیون کے اور بجنے لگے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمہ کفر کے پس دعا کی شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اللّٰھم ان ھؤلاء الارجاس یبتھلون الیک بکلمۃ کفرھم ویدعون معک الٰھا آخر لا الٰہ الا انت ونحن نبتھل الیک بلا الٰہ الا انت وبنبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا انصرت ھذا الدین علی اعدائک الکافرین اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کی پھر سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصرہ کو اس حملے سے یہ معلوم ہوا کہ گویا دیوار شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہ گئی زمین مردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور بعضون نے اُنمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑ کر اور بیرق اور صلبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ وہ لوگ بھیجکر اُنکی کمک کرے عبداللہ بن رافع نے روایت کی ہی کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوار پر

چڑھ گئے ہملوگ اُنکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہمنے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت
سے مقتول کہ اکثر اُنمین کے قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھے اور منجملہ روسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ
اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوے
اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصرہ کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرا دیا
اُنکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور معمر بن راشد اور مالک
اشتر نخعی اور ایک سو سوار نے لشکر کی طرف سے نگہبانی لشکر کے واسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے
تھے کہ دفعتاً گھوڑے سوارون کے چونکتے ہوئے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان ادھر
ادھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ
عنہ نے اوسکی طرف پیشقدمی کر کے چاہا کہ اُسکو پکڑ لیوین پس اُس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس
حاکم بصرہ کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اُسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اُسکو
پہچانا اور ہنسے روماس نے کہا کہ اے امیر لشکر مسلمانون کے میری قوم نے مجکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ
ورنہ ہم تجکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہی پس جب تاریکی رات کی
ہوئی میرے غلام اور اولاد نے بموجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اُسمین کھولدیا سو مین اُسی راہ سے
تمھارے پاس آیا ہون اب آپ مناسب جانیے تو بھیجیے تم میرے ساتھ اون لوگون کو اپنے ساتھیون سے جنپر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی
چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سُنکر سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جنپر تمکو اعتماد ہو اُنمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اُن سوارون پر عبد الرحمن
کو سردار مقرر کیا عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ مین بھی اِس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب
پہونچے ہم روماس کے مکان پر کھولدیا اُسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس
رومیون کا پہن لو پھر ہم نے پہنا اسکو اُنکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارے مین پچیس سوار تھے
اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اِس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سُنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہملوگ
بموجب حکم کے روانہ ہوئے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون پر واسطے حملہ کرنے کے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کے شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کارزار
ہوئے اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا
اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اُس برج کی طرف چلا جسمین وریجان تھا مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس وریجان نے
ان دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین بطریق ہون وریجان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجکو کیا سبب ہی تیرے آنیکا

ذکر داخل ہونے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا بصرہ مین بموجب تدبیر روماس کے اور مارے جانے وریجان کے اور فتح ہونا شہر بصرہ کا اور ایمان لانا اہل بصرہ کا خالد بن الولید کے ہاتھ پر

اور یہ ساتھی تیرا کون ہی روماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہین تیری ملاقات کے مشتاق ہوکر آئے ہین وریحان نے کہا کہ سختی ہو تجھپر وہ کون ہین روماس نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور تیرے پاس اسواسطے آئے ہین کہ تیری روح کو دوزخ مین بھیجین پس جب وریحان نے یہ کلام سُنا چاہا اُسنے کہ حملہ کرے مگر اُسکے دل نے نامردی سے نہ مانا اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار کیا اُسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش اور مردہ ہوکر زمین پر راوی نے بیان کیا ہی کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے وریحان کے اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیرون کی سُنکر شہر کے کنارون سے تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اُنکی تکبیرون کا پتھرون اور پہاڑون اور درختون اور چڑیون نے اور نیک لوگون نے آدبادیون سے اور کہا اُنھون نے کہ ای معبود اور ای مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے سُننا تیرے نام اور ذکر کا اور ہر شخص ہم مین سے تیری حقیقت شکر مین قیام کر سکتا ہی اور تحقیق سُنا ہمنے کلمۂ توحید کو اور دیکھا ہمنے تیرے شکر کرنیوالون اور بزرگذاشت کرنے والون کو راوی نے بیان کیا ہی کہ جب تکبیر کہی مسلمانون نے اطرانت بصرہ سے رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سُنکر مع اپنے ساتھیون کے شہر مین پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا از روے غلبے کے تلوار سے شور وغل مچایا سب مردون اور عورتون اور لڑکون نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین روماس نے کہا کہ امان طلب کرتے ہین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اُٹھا لو اُنکے اوپر سے تلوار کو پس اُٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے اُن کو امان دی پس صبح کو اہل بصرہ یکجا ہوے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تمسے مصالحہ کر لیتے تو نوبت اِس حال کی نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹلتا نہین ہی پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کی راہ بتلانے سے تمنے ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہین بتلایا پس روماس اُٹھ کھڑا ہوا اور کہا کہ ای دشمنان خدا مین نے بلحاظ خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کے راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے طریق پر نہین ہی روماس نے کہا کہ ای میرے اللہ نہ کر تو مجھکو ان لوگون سے مین منکر صلیب اور اُسکی پرستش کرنے والون کا ہون مین نے یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بغایت وغرض جہاد کرنے کے تیر کیا ہی راضی ہوا مین اور کیا مین نے اللہ تعالیٰ کو پروردگار اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبہ کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانون کو بھائی اپنا یہ سُنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوگئے اور ارادہ برائی کا اُسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ مین اِس شہر مین اِن لوگون کے ساتھ نہ رہونگا اور جہان کہین تم جاؤگے مین بھی تمھارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام مین تمھارا دخل ہوجائیگا پھر اپنے وطن کو آؤنگا کہ گھر کی اُلفت اور چاہ سب کو ہوتی ہی واقدی رحمہ اللہ نے معمر بن سالم بن نجیح بن مفرح سے روایت کی ہی کہ روماس کل لڑائیون مین شام کی شریک اور جہاد کرتا رہا جب تمام ملک شام فتح ہوگیا تب بموجب درخواست

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین روماس کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کر کے ایک بیٹا چھوڑ کر مر گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے اعانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اُٹھانے مال واسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اُن لوگون نے اعانت روماس کی کی کہ اُسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہی اُسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمھارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا پس مسلمان اُسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اُسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اُسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہی خالد بن الولید نے بواسطۂ اُس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اُسنے بواسطۂ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہی کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اِسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہو گا مین نے اُن شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اُنھون نے فرمایا کہ مین محمد رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین پس خالد بن الولید نے یہ کلام اُسکا سُنکر تعجب کیا اور بواسطۂ ترجمان کے اِس سے کہا کہ وہ دو سورتین پڑھے پس اُسنے سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد پڑھکر سنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا سبحان من وفقہا پھر بواسطۂ ترجمان کے اُس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہو چکا ہی یہ سُنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصرہ سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کر لیا اور اُنکی خاطرداری کی اور ارادہ اِس امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تا کہ وہ قوم اپنے مطلب اِس سے کہتے رہین پس باتفاق راے اُنکے ایک شخص کو اُنپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اُسمین یہ بھی لکھا کہ مین یہان سے بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ اور عبارت سے لکھا قد سرت الی الشام ثما امرتنی وقد فتح اللہ علی یدی تدمر وارکہ وحوران وسخنہ وبصری ویوم کتبت الیک ہذا الکتاب رحلت الی دمشق واسأل اللہ النصر والسلام علیک وعلیٰ من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ خط دونون ساتھ ہی روانہ کر کے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو کہ جسکا نام رایت العقاب تھا گاڑ دیا پس اُسجگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر مین

اُترے کہ وہ اب تک مشہور بہ دیر خالد ہی اور حال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بے انتہا وہان یکجا ہوے تھے اور بارہ ہزار سے زیادہ اسمین سوار تھے اور اُنھون نے شہر پناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبون سے آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید بانتظار آنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون کے اُس دیر مین مقیم رہی **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وسخنہ وبصرہ کو فتح کر کے بجانب دمشق متوجہ ہوے تب اُسنے اپنے سردارون کو یکجا کر کے کہا کہ جو تمسے کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنے کچھ نہ مانا اور نہ سُنا اہل عرب تدمر اور ارکہ وحوران وسخنہ وبصریٰ فتح کر کے متوجہ دمشق ہوے ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی کہ شہر دمشق ملک شام کا بہشت ہی اور مین نے اہل دمشق کے پاس دوچند مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سے کون شخص اُنکے مقابلے کا قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اُنکے کام مین کہ جو شخص اُنکو ہزیمت دیویگا مین محصول اُن شہرونکا جو مسلمانونکے قبضے مین ہین اُسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اُسکے سردارون کے ایک شخص جسکا نام **کلوص** تھا اور اسکی بہادری اور شجاعت اُس زمانہ مین جب کسریٰ بادشاہ فارس نے قصد لینے ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ اے بادشاہ مین مسلمانون کے لیے کافی ہون اور مقابلہ کر کے اُنکو بھگا دونگا ہرقل نے یہ کلام اُسکا سنکر ایک صلیب سونے کی اُسکو دی اور پانچہزار سوار اُسکے ساتھ کیے اور کہا کہ صلیب کو آگے رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نے اسی روز **انطاکیہ** سے کوچ کیا اور **حمص** مین پہونچا اور اُس مقام کو ہتھیار اور لوگون سے بھرا پایا اور جب وہان کے لوگون کو اُسکے آنے کی خبر پہونچی نکلے وہ لوگ اُسکی ملاقات کے واسطے اور اپنے آگے کیا اُنھون نے قسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیز وغیرہ کے اور انجیل اُنکے پاس تھی پس وہ آگے آئے اُسکے لشکر کے اور چھڑکا اُسپر پانی معمودیہ کا اور اُسکی فتح کے واسطے دعا مانگی پس کلوص ایک شب وروز وہان مقیم رہکر بجانب شہر **جوسیہ** کے روانہ ہوا اور وہان کے لوگ بھی مثل اہل حمص کے اسکے ساتھ پیش آئے پھر شہر **بعلبک** مین پہونچا پس وہان کے لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے اُسکے پاس آئے پھر بیان کیا کہ اہل عرب نے ارکہ وتدمر وحوران وبصرہ کو فتح کر لیا ہی اور ہمنے سُنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا رکھتے ہین کلوص نے کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام **جابیہ** ہین اور مین متعجب ہون کہ اُن لوگون نے کیونکر شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نے کہا سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنے کہ یہ مقامات یعنے ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی یہ شخص عراق سے آیا ہی اور نام اسکا خالد بن الولید ہی کلوص نے کہا کہ اُنکی تعداد کسقدر ہی اُنھون نے کہا کہ بارہ سو سوار ہین کلوص نے یہ سُنکر کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ مین اُسکا سر کاٹ کر اپنے قنطاریہ کی نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سے کوچ کر کے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کی طرف سے مقرر تھا اسکا نام **عزرائیل** تھا اور وہ رومیون کے نزدیک بہت معزز تھا اور اُسکے ساتھ تین ہزار سوار اور پیدل تھے پس جب کلوص دمشق مین پہونچا وہان بڑے بڑے رئیس اور سردار کلوص کے پاس یکجا ہوئے اور بادشاہ کا فرمان درباب ماموری اسکے واسطے مقابلہ مسلمانونکے

پڑھا پس کلوص نے اُنسے کہا کہ مین تمھاری طرف سے لڑونگا اور تمھارے دشمنونکو تمھارے شہر سے ہٹا دونگا لیکن یہ کام اس امر پر موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنے شہر سے نکال دو کہ مین اکیلا اس کام کے لیے رہجاؤن انھون نے کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھے آتے ہین پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکال دیوین بلکہ ایسے وقت مین اگر دس سردار تم مین سے ملین تو ہملوگ اُنکی خواہش رکھتے ہین اور ہم بقوت اُنکے اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اِس شہر کو محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جُدا جُدا ایک ایک دن اُنسے لڑین پس ہم دونو مین سے جو شخص اُنکو بھگا دے وہی حاکم اِس شہر کا قرار پاوے اہل دمشق نے اِس رائے کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئے اور اس گفتگو سے عداوت قلبی باہمدگر کلوص اور عزرائیل کے ہو گئی واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سے نکلکر واسطے دریافت آنے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے ایک فرسخ تک جایا کرتے تھے یہانتک کہ آئے اُبیر خالد بن الولید جانب ثنیہ سے جیساکہ ہمنے اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر غوطہ آکر اُترے تھے کہ دفعۃً اُنھون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹیڑیون کے آتے دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنے عمامے سے اور گلے مین لٹکالیا اسکے کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیدلون سے آپہونچا ہی لو تم اُنکو جانے نپاوین اور مدد دو تم خدا کے دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو اور ہو تم مصداق اِس آیت کے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ والیٰ اخرالایۃ اور جان لو تم اِس بات کو کہ بھائی مسلمان تمھارے جو ابی عبیدہ بن الجراح کے ساتھ ہین وہ تمھارے پاس پہونچ گئے ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سُنکر جلدی سے مسلح اور سوار ہوکر جانب دشمن کے متوجہ ہوے یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنے لشکر مسلمانون کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کی ترتیب واسطے لڑائی کے اِسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور داہنے بازو مین شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساقہ پر سالم بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنے ساتھیون کے بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکے ضرار بن الازور سے کہا کہ اختیار کرو تم راہ اپنے باپ اور قوم کی اس معاملے مین اور مدد دو تم اللہ کے دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو ڈال دو تم رعب رومیون مین اپنے حملے سے اور جنبش مین لاؤ اُنکے لشکر کو اپنی شجاعت سے پس نکلے ضرار بن الازور مسلمانون کے لشکر سے اِس حیثیت سے کہ تھے کپڑے اِنکے میلے اور تھا اُنکے سر پر پُرانا عمامہ اور اُنکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کے آگے چلتی تھی اور حملہ کیا رومیون کے لشکر پر اور رنج مین ڈالا اُنکی صفون کو اور اِس حملے مین چارسو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیدلون پر اور اُنمین سے چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتے تو ضرار اُنکے مقابلے سے نہ پھرتے پس جب واپس آئے ضرار بن الازور اپنے لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اُنکا شکریہ ادا کیا پھر عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سے نکلے

پس خالد بن الولید نے انسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے رعب ڈالدو تم دشمنون پر اپنے حملے سے اور پریشان کردو صفین انکی
اللہ تعالیٰ تم مین برکت عطا فرمائے پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کے معاودت کی
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور انکو تعجب مین ڈالا پس
جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینے سے اُسنے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور
سمجھا کہ خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میرے ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچکر پیچھے کو ہٹا اور خالد
بن الولید نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈانٹا اور اُنپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے
کچھ التفات نہ کیا اور گھوڑا انکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملہ مین
دس آدمیون کو رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون
کو دکھائے اور لشکر رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی انمین کا لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہی کہ لڑائی مین میرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت
مین عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کرکے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہی پس بچانا شہر اور رعیت
کا تیرے ذمے ہی کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہی کسواسطے کہ تو پہلے سے اس شہر مین ہی
اور تونے جانا اور گمان کیا ہی اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہی پس کیا سبب ہی کہ نہین
نکلتا ہی تو عرب کے مقابلے کو عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہو چکی ہی کہ ایکدن مین لڑون اور ایک دن تو پس
آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہی اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج
تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس گفتگو انکی طول کو پہونچی تا انیکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے
نام قرعہ نکلے وہ آج مسلمانون سے مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہ چاہیے بلکہ مناسب ہی کہ ہم سب ملکہ حملہ کرین کہ
اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین راوی نے کہا ہی کہ کلوص کو اس بات کا
خوف پیدا ہو کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال سے اطلاع ہو گی تو اُسکو اپنی مصاحبت سے نکال دیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچ کر
قرعہ اندازی پر راضی ہوا سو قرعہ کلوص کے نام نکلا پس عزرائیل نے اُس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر
اپنی شجاعت کو جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فرق دیکھینگے کہ ہم دونون
مین سے کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بعد اس قرار داد کے کلوص مسلح ہوکر
گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہمت تمھاری میرے ساتھ متعلق رہے

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کر کے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور ڈر کی ہی اسکو فلاح نہین ہی پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہی اور اسکی زبان میری زبان کے خلاف ہی اور مین اُس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کے واسطے ایک زرہ مضبوط ہی پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اُنکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام جرجس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اِس سے کہا کہ یقین جان تو اِس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہی اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سُست دیکھنا تو میری اعانت کرنا کہ اسکے عوض مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنے کو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہی کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اسکی تیزی سے جرجس نے کہا کہ مین تو رڑنا نہین جانتا ہون بات چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہو گا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہی تو اپنے دل سے مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہی تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو دشمن کے حوالے کر دے جرجس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہی کہ تیرے ساتھ دینے اور تیری رضامندی مین مین مار ڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان میرے کس کام آویگا پھر کلوص چلکر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اُنکو روکا اور کہا کہ تم اپنی جگہ پر رہو مدد دہی دین کی میرا کام ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب کلوص اور جرجس خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجس سے کہا کہ تو انسے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے دبدبے اور کثرت فوج سے اُنکو ڈرا اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی پس جرجس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ہماری تمھاری مثال ایک شخص کی شل ہی کہ اس کے پاس کچھ بکریان تھین اور اُسنے چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہہ بڑا ڈرنے والا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری کو اُٹھا لیجاتا تھا یہان تک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اِس امر کا عادی ہوگیا تھا اِس وجہ سے کہ کوئی روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اُسنے اِس بات کو یہ امر چرواہے کی سُستی اور غفلت سے ہی پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے گرد پھرتا تھا کہ اِسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اُس نگہبان نے حملہ کر کے برچھی سے جو اُس کے ہاتھ مین تھی اُس جانور کو مار ڈالا پھر بعد اُسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس ایسا ہی

حال تمھارا ہی کہ ہمنے تمھارے معاملے مین سُستی کی اِسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیف بھوکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمھاری چینا اور جو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین آئے اور ہماری غذائین کھائین تب شیر ہو گئے ہمیر پس پہونچے تم جہان تک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور اب بادشاہ نے تمھارے مقابلے کے واسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور نہین پروا رکھتا ہے بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اُس سے اِس بات کو کہ پہونچے تمکو اس سے وہ چیز کہ پہونچی اُس مضبوط نگہبان بکریون سے قیر کو اور اِس شخص نے مجھسے یہ کہا ہی کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے کہ ایسے دریا مین تم لوگ در آئے ہو کہ جو شخص اُسمین در آتا ہی اُسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اُسکا پیتا ہی اسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر تمپر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے پنجگل سے پس جب خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اسکی سنی کہا کہ ای دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین بیان کرتا ہی قسم ہے خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اور اُن چڑیون کے جو اُسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی دائین اور بائین سب کو اور نہین گھبراتا ہی اُنکی کثرت سے پکڑ لینے مین اور جو تو نے ہمارے شہر اور وہان کی قحط سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تو نے بیان کیا لیکن اللہ تعالے نے ہمکو اس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور فواکہ اور روغن اور شہد ہمکو عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہے کہ ہمارے پروردگار نے اُسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اُسکا وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا ہی سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتّٰی یحکم اللہ بحکمہ وھو خیر الحاکمین اور جو تو نے عظمت اور بڑائی اس شخص بد کی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا تھوڑا ہی پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہی تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور حوران اور سخنہ اور بصرہ کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سُنکر پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اُس کا بدل گیا کلوص نے یہ حال اُسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہی اب کیا سبب ہی کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون جرجیس نے کہا قسم ہی اپنے دین کی مجکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا کہ یہ شخص مثل مینڈھے سینگ مارنے والے کے ہی اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہی یہ سردار اس قوم کا ہی

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہی پس تو اُسکی طرف متوجہ ہو اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر خالدؓ بن الولید کا سُنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل شاخ اُس درخت کے جو ہوا ے تند سے ہلتی ہی اور کہا کہ اے جرجیس درخواست کر تو اُنسے کہ لڑائی کو کل صبح پر اُٹھا رکھین جرجیس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا لیکن مین گمان نہین کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجیس نے خالد بن الولید کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہی کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اُس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالد بن الولید نے کہا کہ تو مجھ سے فریب کرتا ہے حالانکہ مین جرجہ فریب کی ہون اور تمھارا بچنا بہت دور ہی پھر تانا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو بھاگا پھر خالد بن الولید نے کلوص کو مقابلے کے واسطے طلب کیا اور حملہ کیا اُسپر تا قرب لشکر روم کے یہانتک کہ بھاگنے نہ دیا اُس کو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ بجنگ ہو کر خالد بن الولید پر حملہ اور اُنکی لڑائی مین صبر کیا اور دونون نے آپس مین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اُسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات خالد بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اُسکے گھوڑے سے نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اُسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو دائین جانب سے بائین طرف پھیر کر اسکے حلق مین مارا اور پڑھا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کھینچ لیا اسکو اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اُسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالد بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالہ کیا خالد بن الولید نے کلوص کو مسلمانون سے کے اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اُسکی اور وہ اُسی حالت مین بڑبڑاتا تھا پس بُلایا مسلمانون نے روماس حاکم بصری کو اور پوچھا روماس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہی روماس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہی کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اس بات کو قبول کرتا ہون جو تمھارے سردار نے کہا تھا آیا تم جزیہ اور مال مجھ سے نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالد بن الولید کو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اسکو کہ مین اسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اُتر کر ایک شہرٹی پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اُنکو بطور تحفے کے بھیجا تھا اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرار بن الازور نے اُنسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اُٹھا چکے ہو اب مجکو اجازت دو کہ مین تمھاری طرف سے حملہ کرون تا وقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالد بن الولید نے کہا کہ راحت و آرام نہین ہی مگر عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی نگہبان

اور خلیفہ ہی تمیر اور یہ کہکر متوجہ بحملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہی تمکو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ مین تمسے کچھ باتین کرون پس مسلمانون نے باآواز بلند خالد بن الولید سے کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمسکو پکارتا ہی پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہی پس روماس نے اُس سے ایک ساعت باتین کین اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص تمسے کہتا ہی کہ مین مصاحب بادشاہ ہون اور بادشاہ نے پانچہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمھارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق کے بیچ مین جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتین واقع ہوئین اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس مین تمکو تمھارے دین کی قسم دلاتا ہون کہ اگر عزرائیل تمھارے مقابلے مین آوے تو اُسکو باقی نہ چھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تو تم خود اسے مستدعا کرکے اُس سے مقابلہ کرنا اور اُسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہی پس جب اُسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ مین تو کسی مشرک اور اُس شخص کو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہی باقی نہ چھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اشعار رجز کو پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی جب جرجس نصرانی خالد بن الولید کے خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم مین پہونچا اُس کی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہی جرجس نے کہا کہ میرے پیچھے موت ہی جس سے لڑائی نہین ممکن ہی اور وہ شیر ہی جسکا مقابلہ نہین ہوسکتا ہی اور وہ سردار مسلمانون کا ہی اور وہ بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہی وہ طلب کریگا ہمکو جہان تک اور جہان کہین ہم جاوینگے اور نہ کمی کریگا ہمارے قتل مین اور مین بڑی محنت سے جان بچا کر بھاگ آیا ہون پس مناسب ہی کہ پیشتر ازینکہ وہ سب ملکر ہمپر حملہ کرین تم اُن سے مصالحہ کرلو پس رومیون نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اُس کے سوا تو ہمارے دلون مین رعب اور دہشت ڈالتا ہی اور چاہا کہ جرجس کو مار ڈالین پھر رومیون نے اسی حالت مین کہ کلوص کو خالد بن الولید نے پکڑ لیا تھا عزرائیل سے ملتفت ہوکر کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہوگیا اور اُسنے لڑنے مین کمی نہین کی اور تیرے اور اُسکے بیچ مین یہ شرط ہو چکی تھی کہ ایک دن وہ مسلمانون سے لڑے اور ایکدن تو پس اب تو مقابلے کے واسطے نکل اور اس بدذی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے تو کوئی اُنکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو مین مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریون کے بدون چرواہے کے رہ جاؤگے پس میری رائے یہ ہی کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کرین رومیون نے کہا کہ ایسا کبھی نہ کرنا چاہیے کہ اس صورت مین بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتین رانڈین ہو جائینگی پس یہ گفتگو اُنمین ہو رہی تھی کہ کلوص کے ساتھی لوگ اُس مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے مالک سے بڑھکر بادشاہ کے نزدیک عزیز نہین ہی اور تیرے اور کلوص کے درمیان مین شرط ہو گئی تھی سو کلوص نے تو اُسپر عمل کیا اور گرفتار ہو گیا پس تو بھی حملہ کر ورنہ ہم تجھے

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہون سو ایسا نہین ہی اب مین لڑنے کو جاتا ہون اور
دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہی پھر عزرائیل سامان
و سامان جنگ سے طیار ہو کر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اُنکے آکر کہا کہ ای برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تمسے کچھ سوال کرون اور عزرائیل زبان
عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر غصے مین آئے اور کہا کہ ای دشمن خدا تو ہی میرے نزدیک آ کہ
توڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملے کا اُسپر کیا اُسنے کہا کہ مین نزدیک تمھارے ہون پس خالد
بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہی پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا آنکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا کہ ای برادر عربی
کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہی کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤ گے تو
تمھارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہ جاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے دیکھا ہی
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اُنھون نے تیری قوم کے ساتھ کیا جو کچھ کیا اور اگر مین اُن دونون کو اُن کے
حال پر چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت
جانتے ہین اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہی عزرائیل نے کہا کہ
مین سردار شہسواران کا ہون اور مین مٹانے والا لشکر ترک اور جرامقہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہی
اُسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہم نام ہون اور میرا نام عزرائیل ہی پس خالد بن الولید یہ کلام اُسکا سُنکر ہنسے اور کہا کہ ای دشمن
خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تیرا مشتاق ہی اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص
کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ سامنے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہی عزرائیل نے کہا کہ اُسکو مار کیون نہ ڈالا
کہ وہ بلا ہی اس قوم سے خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے اُسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھ ہی مار ڈالونگا
عزرائیل نے کہا کہ آیا یہ بات تم کر سکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو
اور اُسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانے کا عوض کیا دیگا پس
عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جز نیزے مین لونگا درانحالیکہ تو
خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ ای برادر عربی جتنی کہ ہم تمھاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اُتنا ہی تم ہماری اہانت
اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمھارا قاتل ہون پس جب خالد بن الولید
نے یہ کلام سُنا مثل شعلہ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اُنکے مقابلے مین آیا اور دیر تک
دونون ایک دوسرے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس
اُسنے خالد بن الولید سے کہا کہ مین بقسم اپنے دین کے یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تمپر غالب ہو سکتا ہون مگر

عمداً تمکو چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمھارے اور تمھارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ صلح کا تمسے رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شرط پر رہا کرونگا کہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہو وہ ہمکو سپرد کر دو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا کہا کہ ای دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہو حالانکہ یہ گروہ مسلمانون کا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور حوران اور بصرے فتح کیا ہو وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بیچا ہو اور عالم آخرت کو اس عالم پر اختیار کیا ہو اور قریب تر تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہو جاتا ہو پھر خالد بن الولید نے اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے گھاتین لڑائی کی اُسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے شرمندہ ہوا اور کہا کہ ای برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہو بغرض حصول خوشنودی خدا کے پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اُسپر تلوار کا وار کیا مگر تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبۂ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اُسکا اور جانا اُسنے کہ مین انکے مقابلے اور ان تک پہنچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اُسکا پیچھا کیا عامر نے بیان کیا ہو کہ مین قلب فوج مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کے معاملے کو دیکھتا تھا پس جب بھاگا دشمن خدا اسکا پیچھا کیا اُسکا خالد بن الولید نے لیکن اس سبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اُس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رُک رہے ہین براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہی کہ مین ان کو گرفتار نکرون اور ٹھہر جاؤن یہانتک کہ وہ مجھسے آملین پس شائد کہ مسیح مجکو اُنپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا انیکہ خالد بن الولید قریب اُسکے پہونچے اور گھوڑا اُنکا تھک گیا اور پسینے مین تر ہو گیا تھا پس عزرائیل نے چلاکر کہا کہ تمھارا گمان یہ ہو کہ مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمھارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے کہا کہ اس کا تو علم اللہ کو ہو اُسنے کہا کہ ای برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور اپنے تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اُسکو تمھارے پاس پہونچائے دیتا ہون مین نکالنے والا جانون کا ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای دشمن خدا تو نے اسوجہ سے یہ طمع کی کہ میرا گھوڑا پچھڑ گیا پس اگر تو بھاگ نجائیگا تو مین پیدل ہو کر تجکو مار ڈالونگا پس اُترے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار لکالکر مثل حملہ آور کے اُسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پا پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اُسکی اور مثل گدھ کے اُنکے گرد منڈل باندھا اور بڑھکر چاہا کہ اُنپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید اُسکی طرف جھپٹے اور غافل کیا اور للکارا اُسکو اور ایک ضرب قوی مار کر اُسکے گھوڑے کی کوچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور خالد بن الولید نے

گرفتار کرنا خالد بن الولید کا عزرائیل کو اور اسی وقت پہونچنا ابو عبیدہ بن الجراح کا ۱۲

اُسکا پیچھا کیا اور کہا کہ ای دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہی وہ تجھپر غصے مین ہی اور تیری جان کے نکالنے کے واسطے
آپہونچا ہی پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھون پر اُٹھا لیا اور چاہا کہ مار ڈالین اُسکو
پس جب رومیون نے اُسکو خالد بن الولید کے ہاتھ مین دیکھا اُسکی رہائی کے واسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت مین لشکر
مسلمانون کا ہمراہی امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آپہونچا اور اُن کے آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اُنکو راستے مین آتے ہوئے
پایا اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی مین مصروف تھے پس جب اہل دمشق
نے دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اُنکے دلون مین رعب سما گیا اور حملہ نہ کرسکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے چاہا
کہ سواری سے اُترین پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اُنکو اُترنے سے منع فرمایا اور سبب اسکا یہ تھا کہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رض سے کہا کہ قسم ہی خدا کی اے میرے
بیٹے مین بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کے آیا تھا اور مین نے دل مین
تمہاری نسبت اس معاملہ مین کچھ خیال نہین کیا اسواسطے کہ مین تمہاری لڑائیون کو اہل فارس او عرب کے ساتھ جانتا ہون
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین کوئی کام بدون تمہارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات مین
کسی طرح تمہارے خلاف کرونگا قسم ہی خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو مین یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو
اور تم خادمان درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیون نے آپسمین مصافحہ کیا اور خالد بن الولید کے گھوڑا
سامنے لایا گیا اور وہ اُسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتین گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل
ہونے نصرت الٰہی کی اس معاملے مین کرتے ہوئے بمقام دیر کے پہونچے اور وہان اُترے اور سب مسلمانون نے آپس مین
ملاقاتین کین پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنے کو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا
اہل دمشق پر توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ
رومی ذلیل ہوئے اور رعب اسلام کا اُنکے دلونمین سما گیا اور دونو سردارونکے گرفتار ہوجانے سے اُنکی توہین ہوئی پس مناسب ہی
کہ ہم تم باتفاق اُنپر حملہ کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہی مین تمہارا تابع حکم ہون پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا
اور اُنکی تکبیرون سے گرد و نواح اُس مقام کا کانپ اُٹھا اور واقع ہوا قتل رومیون مین اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالی راضی ہوا **عامر بن الطفیل** نے روایت کی ہی کہ اس حملے مین
ایک ایک نے ہم مین سے دس دس رومیونکو قتل کیا اور وہ لوگ سوائے ایک ساعت کے ٹھہر نہ سکے اور بھاگ نکلے اور مقام دیر

شرقی دروازۂ دمشق تک اُنکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی بند کرلیا اُنھون نے شہر کے دروازہ کو اُن لوگون پر جو باقی رہ گئے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہو کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری رائے یہ ہو کہ مین دروازۂ شرقی پر اترون اور تم دروازۂ جابیہ پر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جو مسلمان حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکے کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کے ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمین تھے اور جو خالد بن الولید کے ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوائے اُنکے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کیا کہ اُنکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ شرقی پر اترے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر اترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلاکر انپر اسلام عرض کیا مگر انھون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مارے جانے دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر رات کے وقت اسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اُسکو اُتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینکدیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو بلاکر کے کہا کہ ای بنی الاصفر مین تمکو پیشتر ان اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے مین نے تمکو آگاہ کیا ہو کہ یہ لوگ میرے اس تختگاہ تک مالک ہو جاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ اہل عرب قحط کے ملک اور غذاے جنا اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آئے اور یہان کی چیزین اور یہ شہر ہمارے اُنکو اچھے معلوم ہوئے اور کوئی چیز اُنکو ہمسے باز نہ رکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اُنسے اور اگر شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑکر قسطنطنیہ کو چلا جاتا یا اپنے اہل وعیال کی حفاظت کے واسطے اُنسے لڑتا پس اُن سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سُنکر کہا کہ ای بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہان تک پہونچی ہو کہ تو بذات خود اُنکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہو تجکو چاہیے کہ اس کام کے واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کہ مثل وردان کے ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہو اور اُسکی بہادری بمقابلہ لشکر فارس کے جب اُس لشکر نے ہمارا قصد کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلۂ دشمن کے آمادہ ہو وردان نے کہا کہ ای بادشاہ روم کے اگر مجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے نہ جاتا کیونکہ تونے مجکو اس مقابلے مین

اپنے سب امرا اور سرداروں سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کے واسطے تجویز
کیا کہ تو بجاے میری تلوار کے ہی اور پشت پناہ میرا ہی پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اُس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہی حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور جبال سواد مین متفرق
ہو کر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اس ارادے سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنے عمرو بن العاص کے ساتھ
جو اُسی نوح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہی اور مین نہ پھرونگا مگر خالد بن الولید اور اُنکے
ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاؤنگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد بکو ڈھانے کعبے اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہی
انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہی مین تجکو دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز
لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اُسکو خلعت اور ایک صلیب سونے کی دی جسکے چارون کنارون
مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہووے تو اس صلیب کو اپنے آگے رکھنا یہ تجکو
مدد دیگی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین اگر معمود کے پانی
در آیا اور قسون نے اُسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی اُسپر دی بعدہ اُسی وقت وردان
نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اُسکے آمادہ بکوچ ہوئے پس جب لشکر اُسکے
ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اُسکے رخصت کرنے کو سوار ہو کر لوہے کے پل تک آیا
اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ معرات روانہ ہو کر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر فورًا ایک قاصد
اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہو کر ٹھہرین اور عمرو بن العاص کے لشکر کو
خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اُسنے اپنے رؤسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ یہ ہی کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بےعلمی مین اُن تک پہونچکر کسی کو اُنمین سے باقی نہ چھوڑون سردارون
نے اُسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ **سلمیہ** اور **وادی الحیاۃ** کے روانہ ہوا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر حملہ کرین
پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثر ون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے
کی ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان یمن کے اُنپر تیر مارتے تھے اور شور
و ہنگامہ برپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرہ مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک ہونے کا **شداد بن**
اوس نے **روایت** کی ہی کہ بیس راتین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے رہے پھر ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری لشکر رومیون کا
بمقام اجنادین **اکٹھا** ہوا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہو کر بجانب باب الجابیہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس گئے اور اُنسے مشورہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ میری رائے یہ ہی کہ ہم سب پہلے اجنادین کو

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اُنپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہی اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ لڑائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے اُنکو تنگی
مین ڈالا ہی اور ہمارا رعب اُنکے دلونمین سما گیا ہی پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جائینگے تو اُن لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور وہ
کھانے پینے کی چیزین یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ اِن مقامات پر نہ آسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نہ جائینگے خالد بن الولید نے
کہا قسم ہی خدا کی کہ مین کسی بات مین تمھاری نافرمانی نہ کرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوئے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق
کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملے کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کی طرف
سے بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوئے لوگ لڑنے
کو اور آگے بڑھے واسطے شمشیر زنی کے اور اسیطرح اکیس راتین محاصرے اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق
کا اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اُنکو نہ دکھائی دیا پس اُنھون نے ارادہ صلح کا کیا
اور خالد بن الولید رض کے پاس زبانی جافلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا اور ایکسو کپڑے ریشمی
دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کرجاؤ خالد بن الولید نے اِس امر کو نمانا اور کہا جب تک تین باتون سے
ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نہ کرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب سُنا
اُنپر سخت معلوم ہوا عرادہ بن شداد نے روایت کی ہی کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی طرف
بہت تھا بہ نسبت اِنکے میلان کی طرف خالد بن الولید کے اس وجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے اور
ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اُسی حالت مین
کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنے کا حکم دیا تھا اہل دمشق کو اسطرح سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کودتے ناچتے
اور مثل جوانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہی کہ دفعتہً وہ لوگ
جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور بیت لہیا کے پس دیکھا اُنھونے ایک بڑے غبار کو جس سے کنارہ اور درمیان
آسمان تاریک ہوگیا ہی پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہی کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہی پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانونکو
اور حکم کیا کہ سوار ہو پس مسلح اور سوار ہوئے وہ اور ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور غلہ فروشون نے خالد بن الولید کو
یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے ایک لشکر جرار کو دیکھا ہی وہ بیشک لشکر رومیون کا ہی پس خالد بن الولید نے یہ سُنکر
اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہا پھر لوگونکو دروازہ شرقی پر چھوڑکر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر
آئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اِس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ اِس امر مین تمھاری کیا راے ہی مین تو
سب جماعت کو لیکر اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہی اسواسطے کہ جب ہم اس
جگہ سے چلے جاوینگے اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہی

نہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چن کر اس لشکر کے مقابلہ کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اُنمین جگہ امید کی تو بھڑے اُنسے ورنہ ہماری پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا سُنا کہا اُنھون نے کہ اے امین الامتہ مین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہی اور دلیر اور بہادرون سے لڑنے مین آگاہ اور دانا ہی اور اُس شخص کے باپ چچا جہاد مین شہید ہوئے ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے پوچھا کہ وہ کون شخص ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی تمنے ایسے شخص کی تعریف کی جسکی سیرتین مشہور ہین پس تم انھین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید اپنی جگہ پہ آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے انکو اور کہا کہ اے بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوارون کا سردار مقرر کرون جنھون نے اپنی جانین بعوض بہشت کے اللہ تعالے کے ہاتھ بیچی ہین اور اس دار فانی پر عالم باقی کو اختیار کیا ہی اور پیچھا گھر کو پہلے گھر پر اور جاؤ تم بمقابلے اس لشکر کے جو یہ کمک اہل دمشق کے آتا ہی پس اگر دیکھو تم کہ اُنپر کچھ قابو چل سکتا ہی تو اُنسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سُنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہی اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا مین اپنی جان کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو لیکن جن لوگون کو مین نے چنکر تمھارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہی انکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہی کہ ضرار بن الازور بہوشیاری تمام مسلح ہوئے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے نفس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمھارے ساتھ کے واسطے ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نہ ٹھیرونگا اور جو شخص اس معاملے کو بہتر جانے گا وہ مجھسے آ ملیگا پھر جلدی کر کے ضرار بن الازور روانہ ہوئے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہی جہان آزر بت تراش بُت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اُنکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اُنسے جا ملے پس جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اُس لشکر کے مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پہاڑ کی گھاٹی سے اُترتے ہین اور وہ لوگ لپٹے ہوئے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اُنکی زرہون اور خودون پر چمک رہا ہی پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ یہ لشکر بہت بڑا ہی بہتر یہ ہی کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور تبعیت راہ اُس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کی طرف رجوع کیا ہی اور اللہ تعالی کبھی مجکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود اللہ تعالے فرماتا ہی فلا تولوهم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمانبردار رہونگا پس رافع عمیرۃ الطائی نے کہا کہ اے مسلمانو یہ کیا ڈر ہی ان گبرون سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہی اور مدد خدا صبر سے

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ ہمارا گروہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اگلے لوگونکی راہ پر چلو اور بزاری رجوع کرو بجانب پروردگار عالم کے اور مثل اصحاب طالوت کے بمقابلہ جالوت کے یہ دعا مانگو ربنا افرغ علینا صبرا اور پڑھو اس آیت کو کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة پس رافع بن عمیرة الطائی کے اِس کلام نصیحت انجام سے مسلمانون کے دل جنبش مین آئے اور اُنھون نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمکو بھاگتے ہوئے نہ دیکھے البتہ ہم دشمنانِ خدا سے لڑینگے پس جب ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سُنا اور یہ کہ اُنھون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سب کو ساتھ لیکر بیت لہیا کے نزدیک بطور گاڑی کے چھپ رہے اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ وہ ننگے بدن عربی گھوڑی پر سوار تھے اور اُن کے ہاتھ مین ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہے تھے وہ قوم رومی کو اور وہ اِس حیثیت سے بخواہش جہاد جیسے کہ لشکر رومیون کا نزدیک پہونچا پہلے ضرار بن الازور تکبیر کہتے ہوئے نکلے اور اِنکے ساتھ مسلمانون نے بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ مشرکین کے دلون مین رعب سما گیا اور دفعۃً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا کہ دیکھا رومیون نے ضرار بن الازور کی طرف اور وہ پھرتے تھے اول لشکر مین اِسی حالت اور حیثیت مذکور الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور نشانہاے لشکر ایک دوسرے سے ملے ہوئے اُسکے اوپر چھائے تھے اور قربانی والے لوگ گرد اُسکے تھے پس ضرار بن الازور نے سمجھکر کہ سردار لشکر کا اُنھین مین ہی سوائے اُس جماعت کے اور کسی کو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کے اُنپر حملہ کیا قلب لشکر مین اور نیزہ مارا ایک سوار کے جو نشان فوج کا اُٹھائے تھا پس نیزہ اُسکے سینے مین لگا اور وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور نشان اُسکے ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسرے شخص پر پھرے میمنہ مین پس اُسکو بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارادۂ قلب لشکر کے اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اسکے سر پر ہی اور جواہر اُسکے چمکتے ہین اور اُس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑے پر سوار تھا اُٹھائے ہوئے ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اُس سوار سے اور ایک ضرب نیزے کی اُسکو ماری پس پھاڑ ڈالا نیزے نے اُسکے جوڑ کو آنتون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہوکر اور گر پڑی صلیب اُسکے ہاتھ سے زمین پر پس جب وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑے سے اُترکر یا رکاب مین جھک کر صلیب کو اُٹھا لیوے مگر اُٹھا نہ سکا اِس وجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑون سے اُترکر صلیب کو لینے کے واسطے گھیر لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھے مسلمانون سے کہا کہ یہ صلیب میرا حق ہی تم لوگ اسمین طمع نکرو جس وقت مین اُس رومی اور اُسکے ساتھیون سے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اسکو لے لونگا پس جب وردان نے یہ کلام سُنا اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھرا قلب لشکر سے بارادۂ فرار کے پس اُسکے ساتھیون نے اِس سے کہا کہ کہان جاؤ گے اے سردار اُسنے اشارہ بجانب ضرار بن الازور کیا کہا کہ مین اِس شخص شریر سے بھاگتا ہون آیا تمنے اِس شخص سے زیادہ بدصورت کوئی کبھی دیکھا ہی یا بڑا اُڑانے والا زیادہ اِسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھرتے ہوئے دیکھا سمجھ گئے کہ وہ ارادہ بھاگنے کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری اُنھون نے بجانب وردان کے

اور بیخوف ہوکر اُسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خیز کیا اور شور کر کے رومیون نے اُنکی طرف باگین پھیرین اور ضرار بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اُنپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور درپے طلب دروان تھے اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ دائین بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس شخص کو نیزہ مارتے وہ ہلاک ہوجاتا اور جو سوار اُنکے نزدیک آتا تھا اُس سے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت کثیر کو رومیون سے مار ڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانہم بنیان مرصوص پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈاٹا اُنکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اُنکے مارا کہ اُنکے بائین جانب بازو مین لگا پس سُست کردیا اُنکو اور ادراک کیا اُسکی اذیت کو ضرار نے پس اُنھون نے براہ غیرت کے وروان کے بیٹے پر حملہ کر کے نیزہ اُسکے مارا کہ اُسکے دل مین لگا اور وہ مرگیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اُس نیزے نے حمران کا کام اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی گریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہوکر اُنکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اُنپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اِس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھڑادین لیکن کوئی راہ اُن کے چھڑانے کی اُنکو نہ ملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کر کے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاؤگے تم کیا نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیر لیگا وہ اللہ تعالے کے غضب مین مُبتلا ہوگا اور حال یہ ہی کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سوائے مجاہدین صابرین کے اور کسی کے واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ ہین تمھارے ساتھ اور تمھارے آگے ہونگا اور اگر تمھارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مار ڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہی اور نہین مرا ہی اور تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مسلمانون نے اِس کلام کے سُننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اُنپر سخت گذرا اور پوچھا اُنھون نے کہ رومیون کی تعداد کس قدر ہی مخبر دن نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سُنکر کہا قسم ہی خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہی اور یہ سمجھکر جرات بھیجنے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اُنکا کون ہی مخبر نے کہا کہ دروان حمص کا حاکم اُنکا سردار ہی اور ضرار بن الازور نے اُنکے بیٹے کو قتل کیا ہی پس یہ سُنکر خالد بن الولید نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اِس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ راے ہی کہ جو لوگ تمھارے معتمد ہون اُنکو دروازۂ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلے دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس ڈالوگے اُنکو جیسا کہ چکی غلے کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم اُنکو مٹی پر پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سُنکر کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ مین ان لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالیٰ کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن مسروق العبسی کو بجماعت ایکہزار سوار کے اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اُنسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہنا اور اُسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اُن کی جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اُنسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سب کے سب حملہ کرو کہ شاید اِس تدبیر سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑالیوین اگر باقی رکھا ہی رومیون نے اُنکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اُنکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیوینگے اور اللہ تعالیٰ سے مجھکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کے معاملے مین اللہ تعالیٰ ہم کو نہ رُلاوے یعنی وہ زندہ رہائی پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوئے آگے آگے اپنے لشکر کے روانہ ہوئے کہ ناگاہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کو تا گردن پر اور اُسکے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اُس سے سوا ے کنارہ آنکھونکے اور سوار کاری اور ہوشیاری اور دانائی اُس کی شکل اور وضع سے اور شجاعت اُسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کردیا تھا اُسنے گھوڑے کی باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اُسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط باندھے تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالے ہوئے تھا اُسکو سینے کی طرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلۂ آگ کے جاتا تھا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اُسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اُسکے روانہ ہوئے اور وہ سوار مشرکین کی طرف سب کے آگے جاتا تھا

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اُنکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑرہے تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اُسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہوا ہی کہ حملہ کیا اُسنے روم کے لشکر مین اسطرح سے جیسے باز چڑیا پر حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اُس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا اُنکے گروہ کو پھر غائب ہوگیا وہ ایک ساعت وسط لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک گردادے کے تا اینکہ وہ باہر نکلا اور نیزہ اُسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اُسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور قلق اُسکی صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اُسنے معرض ہلاکت مین ڈالدیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور بیدڑ ہوکر لشکر کے لوگون کو پچھاڑتے ہوئے ایک گروہ کی طرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہوگیا اور قلق اُسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرۃ الطائی تو یہ سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسے حملے سواے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہی

پس مسلمان اسی سوچ مین تھے کہ دفعتہً خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے قریب اُنکے پہونچے پس رافع نے باآواز بلند خالد بن الولید سے پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کے کون ہی خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اسکے حالات اور صفات نے مجکو تعجب مین ڈال رکھا ہی رافع نے کہا کہ حال اُسکا یہ ہی کہ وہ در آتا ہی رومیون کے لشکر مین اور دائین بائین نیزہ مارتا ہی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے سب کے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کے مُستعد ہو جاؤ راوی نے بیان کیا ہی کہ ملایا تھا مسلمانون نے گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور بعض لگئے اُن کے بعضون سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُنکے آگے اور مُستعد بحملہ تھے کہ دفعتہً دیکھا اُسی سوار کو کہ قلب فوج سے مثل شعلہ آگ کے نکلا اور وہ خون سے بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سے پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اُس سوار کے نزدیک آجاتا تھا اُسکے خوف سے پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کے چند اشخاص کے ساتھ پس اس حالت مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اُس سوار کو رومیون کے تیز حملے سے اور آملا وہ سوار مسلمانون کے لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اُسکو دیکھا تو یہ معلوم ہوا کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سُرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نے اُسکو پُکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزاے خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے اپنے غصّے کو دشمنانِ خدا پر کھول تو ہماری آگہی کے واسطے اپنے ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا اُس سوار نے خالد بن الولید سے اور کچھ کلام نہین کیا اُنسے اور چھپایا اپنے تئین لوگون کے بیچ مین پس پُکارا اور کہا اُس سے اہل عرب نے ہر طرف سے کہ اے نیک مرد سردار تیرا تجکو پُکارتا ہی اور تجھسے کلام کرتا ہی اور تو اُنسے اعراض کرتا ہی چل اپنے سردار کے پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنے سردار سے تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سوار اُس سوار نے اُنکی بات کا بھی کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اُسکا نہ کھُلا خود اُسکے پاس گئے اور کہا کہ افسوس ہی تجھسے کہ میرے اور مسلمانون کے دل تیرے تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُس سے اصرار کیا تب جواب دیا اُس سوار نے اپنے ڈھاٹے کے نیچے سے اُنکو عورت کی زبان مین اور کہا اُسنے کہ اے سردار نہین روگردانی کی مین نے تمسے براہ نافرمانی کے ولیکن بسبب حیا و شرم کے سواسطے کہ مین پردے کی بیٹھنے والیون سے ہون اور نہین کیا مین نے اس کام کو مگر رنجیدگی دل کے سبب سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ میرا نام خولہؓ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قیدی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین بیٹھی تھی کہ دفعتہً مجکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نے جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ حال سُنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہؓ کے حال پر رونے لگے اور کہا کہ ہم سب ملکر ایکبارگی حملہ کرین اور ہمکو خدا سے

امید ہی کہ تمھارے بھائی تک پہونچین اور اُنکو قید سے چھڑاوین خولہ نے کہا کہ اس حملے مین مین سب کے آگے ہونگی عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے دائین جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اُنپر گذرا اور اُنھون نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اِنکے مقابلے کی نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنے ساتھیون کے حملہ کیا اُسوقت رومیون کے لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور وردان نے یہ حال اپنے لشکر کا دیکھکر اُنسے کہا کہ ثابت قدمی کرو اُنکے مقابلے مین کہ یہ لوگ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھین گے پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمھاری اعانت اور کمک کرینگے اور اُنکی ناگہانی کمک مین کوئی اُنمین سے بچ نہ رہیگا راوی نے کہا ہی کہ وردان کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنے حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دائین بائین متفرق اور پریشان کردیا اور چاہا کہ جس مقام پر وردان سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن اسوجہ سے کہ بڑے سردار مضبوط اور مسلح اُسکے گرد تھے اُس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہوکر لڑنے لگے اس طرح پر کہ جو جسکے نزدیک پہونچا اُسی سے لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی لڑے اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑکر دائین اور بائین لڑتی تھین اور اپنے بھائی کو ڈھونڈھتی اور بآواز بلند اشعار دردانگیز پڑھکر اُنکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سُنکر رونے لگے مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئے لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا اللہ تعالی نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہہ اور قیامگاہ پر اور ساندوہناک ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کے معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اُنکو بھاگنے سے مگر خوف وردان نے پس جب مسلمان اپنی جگہہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے ناامیدی ہوئی بھائی کو یاد کرکے بطور بین میت کے بہت روئین اور کہا یا ابن امی لیت فی البیداء طرحوک ام بد مائک ضموک یا لیت اختک لک الفداء اترلی انی لو نملک بعدھا ابدا تو کت واللہ فی قلب اختک جمرۃ لا یطفی لھیبہا ولا یخمد لحقت بابیک المجد لبین ثی المصطفی علیہ الصلوۃ والسلام علیک منی السلام الی یوم اللقاء پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سُنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اِسی حالت مین اُنھون نے دیکھا ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنۂ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑے ہوئے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھے پس مسلمان آمادہ ہوگئے اِنسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی مستعد اور آمادہ ہوئے اور گرد اُنکے بہادر مسلمان لوگ تھے پس جب نزدیک مسلمانون کے آئے وہ سوار پھینک دیا اُنھون نے ہتھیارونکو ہاتھون سے اور اُتر پڑے

گھوڑون پرسے اور چلاتے لفوون لفوون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اُنکے امان مانگنے کو اور لاؤ اُنکو میرے سامنے پس سامنے لائے گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہی اور ہمکو خوب یقین ہوگیا ہی کہ ہملوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑنے کی تم لوگون سے نہین ہی پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل وعیال کو امان دو اور ہمکو اُن لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہی کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دیوینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اِس قرارداد پر راضی ہوجاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہا کہ جب ہم تمھارے شہر مین پہونچینگے تب صلح کرینگے اِس جگہ ہم صلح نہ کرینگے لیکن تم لوگ ہمارے ساتھ رہو اُسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اُسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اُنکے حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اُنسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اُس ساتھی کا معلوم ہی جنھون نے تمھارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہی اُنھون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہی ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اُسکے بیٹے کے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہان مین اُنھین کو پوچھتا ہون اُن لوگون نے کہا کہ اُنکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اُنکو اپنے قابو مین پایا تب ایک اشتر پر سوار کرکے بہمراہی سو سوار کے بجانب حمص بارادہ اِس امر کے روانہ کیا ہی کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سُنکر خوش ہوئے پھر بُلایا اُنھون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اِس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو اور تمھاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ باسانی طی کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کرکے پانی پلایا تھا اور باندھ دیے تھے منھ اُنکے اور ذبح کرتے تھے ہم اُنمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اُنکا اور پیا تھا گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم ارکہ مین اور تدبیر اور حیلے مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اُس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہی کہ تم اُنمین ملجاؤگے اور ضرار کو اُنسے چھڑالوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہی خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہوگی اور رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہوکر گھوڑے پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آکر کہا کہ اے ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلایق یعنی رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اِس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اُنکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہی سو اُنکو بھی اپنے ساتھ لے لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوئے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اُن سے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمینہ مین پہونچے تب رافع نے اِدھر اُدھر دیکھا اگر کوئی آثار نشان

قدم گھوڑے رومیون کے انکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی یہان تک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڈی کے وادی الحیات مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اُسی حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوئے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اسوقت اشعار دردناک پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمینگاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمھاری دعا اور زاری قبول کیے اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ مین تمھاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا **حمید بن سالم نے روایت** کی ہو کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہملوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے لگے بسبب ہونے الہام کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سو ایک گھڑی بھی نہین گذری کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالیٰ نے ضرار بن الازور کو اور لیے ہم سبھون نے گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے **رافع بن قادم التنوخی نے روایت** کی ہو کہ مین بھی ان سو مسلمانون مین تھا اور خولہ نے چھڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اُنکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوئے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف دوڑتا پھرتا تھا اور ہاتھ مین لے لیا ایک نیزے کو جو اُس مقام مین پڑا تھا اور وہ اشعار شکریہ خدا کے پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو کہ اُس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھڑا لینے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے جمع کرتے تھے کہ رومی بھاگتے ہوئے وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کی طرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اُنکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ہاتھ آتا اسکو پکڑ لیتے تھے **راوی نے بیان** کیا ہو کہ جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھڑا لانے کو بھیجا تھا اُسی سختی سے اُنھون نے دروان اور اسکی قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کی رکھتا ہو اور مسلمانون نے صدمہ سخت پہونچایا رومیون پر پس بلا توقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور دروان اُنکے آگے تھا اور مسلمانون نے اُنکا پیچھا کیا اور مال اور گھوڑے لے لیے اور تعاقب کنان تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اُنکے رافع اور ضرار کے پاس پہونچکر یکجا ہوئے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر سب کے سب بجانب دمشق کے پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی اور در باب غلبے اور فتح دمشق کے یقین حاصل کیا **راوی** نے بیان کیا ہو کہ جب خبر ہزیمت دروان اور مارے جانے اسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اُسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس دروان کو اُسنے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر پہونچی مجکو کہ اہل عرب بھوکون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجپر اور تیرے بیٹے پر اور اگر مین نہ جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہی تو تجکو گرفتار عذاب کرتا خیر جو ہوا سو ہوا

اب مین نے روانہ کیا ہی بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اُس فوج کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تو اِس مقام کو
اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اُنکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیونکو واسطے مقابلہ اہل عرب کے جو بمقام فلسطین
ہین کہ یہ ساتھی تیرے اُن اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اِنکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین
اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اُسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اُسکو دور ہوا
اُس سے جو رنج و غم اُسکو اپنی ہزیمت اور بیٹے کے مارے جانے کا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس وہان
پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اُسکے استقبال کو آئے اور اُسکے
بیٹے کے مارے جانے کی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اُترا بادشاہ کا خط اُنکو پڑھکر سُنایا اُن لوگون نے حکم
بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اُسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرجیل بن حسنہ
کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام بصرہ سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین
کو آگئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سُنکر سوار ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ
یہ عباد بن سعید الحضرمی شرجیل بن حسنہ کے بھیجے ہوئے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے
وردان کو اُن رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوئے ہین سردار مقرر کیا ہی اور تعداد اُنکی نوے ہزار ہی پس اس معاملے مین
تمھاری رائے کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دو مقامون
مین ہین جیسے شرجیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور
نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہی کہ ہم اِن سب کو لکھ بھیجین کہ وہ ہمارے پاس
چلے آوین پھر اُنکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرین اور مدد اور اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہی پس
خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا اِن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فان اخوانک المسلمون قد عولوا
علی المسیر الی اجنادین فان ھنالک من العدو لتسعین الفاً وھم یریدون المسیر الینا لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ
ولو کرہ الکافرون فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقدم من معک من المسلمین الی اجنادین فانک تجدنا ھنالک ان شاء اللہ تعالیٰ
والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی لکھا بعدہ
لشکر کو حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت پر اور پیچھے رکھا مال اور اسباب لوٹ کو پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ مین لشکر کے اسباب و عورتون کے ساتھ رہون
اور تم معہ اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے آگے رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین
پیچھے رہونگا اور تم آگے رہو کہ اِس صورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمھارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اُنکو پہونچنے سے ہمارے اور مال

مال اور اسباب تک۔ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جو تمنے تجویز کیا مین اسکے خلاف نہ کرونگا پھر خالد بن الولید نے کہا کہ
اے مسلمان لوگ تم ایک بڑی بھاری جماعت اور لشکر کی طرف چلتے ہو پس ہوشیار ہو کر چلو اور اُنس رکھو اپنی موت سے اور
جانتے رہو اُس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے آمادہ اور مہیا کیا ہی کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمسے واعدہ مدد دہی کا فرمایا
ہی پھر خالد بن الولید نے اس آیت کو پڑھا کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين
پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر کو ساتھ لیا اور خود آگے لشکر کے ہو کر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ مع ایکہزار کے باقی رہے **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب اہل دمشق نے یہ حال دیکھا خوش ہو کر آوازین گھسیل کو دو
کی کرنے لگے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کا کہ مسلمان لوگ تلاش وطلب اہل عرب کے جاتے ہین اسوجہ سے کہ اُنھون نے
خبر لشکر روم کی جو بمقام اجنادین ہی سُنی ہی اور اُنکے عقلا اور دانشمند لوگون نے یہ کہا کہ اگر یہ لوگ بعلبک کی طرف
جاتے ہین پس ارادہ اُسکی اور حمص کی فتح کا رکھتے ہین اور اگر براہ **مرج شجورا** اور راہطے کے جاوین تو کچھ شک نہین ہی
کہ بھاگے جاتے ہین بجانب حجاز کے اور چھوڑ دینگے اُن شہرون کو جنپر اُنھون نے ملکیت اور قبضہ حاصل کیا ہی **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ دمشق مین ایک بڑا البطریق تھا جسکا نام **بولص بن بلقا** تھا اور نطرنیون کے نزدیک اُسکا
مرتبہ بڑا تھا اور جب ہرقل کے پاس کوئی پیام اور ایلچی کہین سے آتا تھا اور ہرقل اُسکی جوابدہی مین عاجز ہوتا تھا تب اِس
بولص کو اپنے پاس بلاتا تھا اور وہ ایلچیون اور پیامون کا جواب دیتا تھا اور یہ بولص بڑا تیر انداز تھا اور حال تیر اندازی کا
یہ ہی کہ اُسکے گھر مین ایک بڑا بھاری درخت تھا اور بولص نے اُسپر تیر چلایا تھا پس وہ تیر بسبب قوت بازو بولص کے اس
درخت مین در آیا اور سما گیا تھا اور بولص نے اس درخت پر لکھدیا تھا کہ جو کوئی دعوی شجاعت کا کرے پس اُسکو لازم ہی کہ اسی تیر
کے مقابلے مین وہ بھی تیر لگاوے اور یہ معاملہ لوگون مین مشہور ہو گیا تھا اور جب سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ملک شام مین داخل ہوئے تھے کبھی بولص اُنسے لڑا نہ تھا پس جب اہل دمشق نے مسلمانون کو کوچ کرتے دیکھا سب بولص کے
پاس گئے اُسنے سبب اُنکے آنے کا پوچھا اُنھون نے کہا کہ اہل عرب کوچ کیے جاتے ہین اور تو اگر اس بات کو چاہتا ہی کہ تیرے
واسطے ہمیشہ کی بزرگی اور بڑا مرتبہ بادشاہ کے اور تمام شامیون کے نزدیک حاصل ہو پس ہمارے ساتھ چل کہ جو دشمن کا
پیچھے رہجاوے ہم اُسکو اپنے قابو مین لے لیوین اور جو تیرے نزدیک مناسب ہو تو ہم اُنسے لڑین بولص نے کہا کہ مین جو تمہاری
مددہی سے باز رہا سبب اُسکا یہ ہی کہ عرب کے مقابلے اور لڑائی مین مین نے تمکو بہت کم ہمت دیکھا اور اب مجکو کچھ ضرورت نہین ہی
کہ مین اُنسے لڑون پس اہل دمشق نے کہا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر تو ہمارے آگے ہو کر چلے گا تو ہم تیرے ساتھ
ثابت قدم رہینگے اور ہم مین سے کوئی بھاگنے والا نہین ہی اور ہم تجکو بھاگنے والے پر حکومت اور اختیار دیتے ہین کہ جو کوئی ہم مین سے
بھاگے تو اُسکی گردن مارتا اور کوئی تجھے اس امر مین مانع نہوگا پس جب بولص نے عہد مضبوط اُنسے کیا اپنے گھر مین جا کر زرہ کو
پہنا پس اُسکی زوجہ نے پوچھا کہ کہان تک تو نے جانے کا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا کہ مین اِن اہل عرب سے لڑنے کو جاتا ہون اُسکی زوجہ نے کہا کہ تو ہرگز نہ جا

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اُسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مین نے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا
تو اپنی کمان لیے ہوئے اُڑتی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اُنمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اُڑ گئین پس مین دیکھکر تعجب
کر رہی تھی کہ دفعۃً دیکھا مین نے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تمہارے سرون اور مونھون پر پھر تم سب اُنسے بھاگ نکلے اور دیکھا مین نے اُن چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اُسکو بیہوش کر دیا
پھر مین چونک اُٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تو نے مجھے بھی بیہوشون مین سے دیکھا اُسنے کہا ہان
قسم ہی خدا کی کہ بہ تحقیق چنگل سے زخمی کیا تجکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اُسنے تجکو پس طمانچہ مارا بولص نے اپنی
زوجہ کے منھ مین اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سُنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ خواب
مین بھی تو انکو دیکھتی ہی تو خوف نہ کر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بناؤنگا اور اُنکے ساتھیون کو چرواہہ بکری اور سور کا
کر دونگا اسکی زوجہ نے کہا کہ کر جو تو چاہتا ہی کہ تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نہ مانا بولص نے اُسکی بات کو اور تیار ہو کر
گھر سے نکلا اور جو لوگ دمشق مین تھے سب اُسکے ساتھ سوار ہوئے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور
دانشمند اور روانہ ہوئے یہ لوگ پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے اور
دور اور فاصلے پر جا چکے تھے عورتون اور لڑکون بالون سے پس اُسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی چال پر
چلے جاتے تھے کہ دفعۃً اُنکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین اُس غبار کو دشمن کا لشکر گمان
کرتا ہون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہلوگون مین امید رکھکر آئے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ
بن الجراح یہانتک کہ آملے ہودج سواری عورات اور اغنام کے اُنسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی
تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہونچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام
نہین کر چکے تھے کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اُس نے
ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف قصد حملے کا کیا اُنپر اور تھے اُسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے
عورتون پر حملہ کیا اور اُنمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس جب بطرس نہر استریاق پر پہونچا وہان
اس غایت سے ٹھہر کر دیکھے اور دریافت کرے کہ اسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہی اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا
کہ جب انھون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہی خدا کی کہ رائے وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا تھا یعنے اپنے تئین پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور ایسی حالت مین بولص اُنکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اُنپر کیا اور نشان اور
علمبان اُسکے سر کے اوپر تھے اور عورتین بیقرار تھین اور لڑکے چلاتے تھے اور ہزار مرد مسلمان اُسکی طرف بڑھے اور مقابلہ اُسکا
بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپسمین اُن دونونکے لڑائی
اور واقع ہوئی لڑائی درمیان صحابہ اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اُنکے سرونپر اور بڑے لوگ رو رہے تھے لڑائی مین شجاع لوگ

فتوحات ذکر نفاق کرنا اہل دمشق کے اور بولص مسلمانون کو ایذا پہونچانا

عورات مسلمانون کو اور پیچھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

اور ابتلاے سخت ہوئی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بولص کی لڑائی مین اور ثبات قدم کیا اور صبر کیا اُنھون نے جیسکہ تھا اپنے
مین مانند صبر بڑے مرتبے والون کے **سہیل بن صباح** نے **روایت** کی ہی کہ تھا میری سواری مین ایک گھوڑا اغر سپید
پیشانی اور سفید ہاتھ پیر کا پس ڈھیلی کردی اور چھوڑ دی مین نے باگ اُسکی پس وہ چل نکلا مثل بجلی کوندنے والی کے اور اندک
عرصہ مین پہونچ گیا مین خالد بن الولید اور مسلمانون کے پاس جاکر پکارا مین نے خالد بن الولید کو پس باگ پھیری اُنھون نے میری
طرف اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا صورت ہی ای بیٹے صباح کے پس کہا مین نے کہ ای سردار پہونچو اور جا ملو تم ابی عبیدہ بن الجراح رض
اور عورات سے کسیواسطے کہ گروہ دمشق کا آملا ہی اُنہین اور پکڑ لیا ہی اُنھین نے کچھ جماعت عورتون اور لڑکون کو اور عبیدہ بن الجراح
ایسی بلا مین مبتلا ہوگئے ہین جسکی طاقت وہ نہین رکھتے ہین پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ حال سُنا کہا انا للہ وانا الیہ
راجعون قسم ہی خدا کی کہ مین نے ابوعبیدہ بن الجراح رض سے کہا تھا کہ چھوڑ دو مجکو پیچھے فوج کے پس نہ چھوڑا اُنھون نے ولیکن حکم خدا کا رہتا
ہی پھر حکم کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کو کہ ایکہزار سوار لیکر پہونچین اور جا ملین ہونج سواری عورتون مین پس جب وہ روانہ ہوکر کچھ دور گئے
تب روانہ کیا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور کہا اُنسے کہ جا ملو تم دشمنون مین پھر انکے پیچھے
روانہ کیا ضرار بن الازور کو ساتھ ایکہزار سوار کے اور اُنکے ساتھ **قیس بن ہبیرۃ المرادی** کو بھیجا پھر خود سب لشکر لیکر انکے پیچھے
روانہ ہوئے پس اُسی حالت مین کہ ابوعبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ بولص سے لڑ رہے تھے کہ دفعتہ پہونچ گیا لشکر مسلمانون کا
اور حملہ کیا اُنھون نے کفار دشمنان خدا پر اور گھیر لیا انکو ہر طرف سے اور سرنگون کر دیا صلیبان کو اور یقین ہوگیا رومیونکو اپنی
خواری اور سُستی کا اور آگے بڑھے ضرار بن الازور مثل شعلہ آگ کے اور ارادہ حملے کا کیا بولص پر پس جب دیکھا دشمن خدا نے
اُنکو سُست اور کُند ہوگئی طبیعت اُسکی اور ڈر سے وہ کانپنے لگا اور کہا اُسنے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای عربی قسم ہی تمکو اپنے دین
کی کہ اس شریر سے کہو کہ مجھسے الگ اور دور رہے اور حال یہ تھا کہ بولص مذکور ضرار بن الازور کے حالات شجاعت اور بہادری
کے بمقابلے کلوص اور عزرائیل اور جو کام اُنھون نے بمقام بیت لہیا کیا تھا دیوار شہر پناہ سے بچشم خود دیکھ چکا تھا پس پہچان لیا
اُسنے انکو اور ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ اس شیطان کو میرے پاس نہ آنے دو پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین شیطان اُسی حالت مین
ہونگا جبکہ تیری طلب اور لڑائی مین کمی اور کوتاہی کرونگا پھر جلدی سے نیزہ مارا اُسکو پس جب بولص نے دیکھا کہ نیزہ اُنکا اُس تک
پہونچتا ہی اپنے تئین گھوڑے سے گرا دیا اور اپنے ساتھیون کی طرف بھاگا پس ضرار بن الازور گھوڑے سے اُترے اور اُس سے کہا
کہان جاتا ہی تو شیطان تیرے پیچھے ہی اور تجکو طلب کرتا ہی پس بولص نے کہا کہ ای بدوی مجکو باقی رکھ کہ میری بقا مین تمھاری عورتونکی
بھی بقا ہی پس ضرار بن الازور یہ سُنکر اُسکے مارنے سے رُک رہے اور گرفتار کر لیا اُسکو اور مسلمانون نے دشمنان خدا پر حملہ شدید کیا
اور سخت لڑائی لڑے اُنسے **واقدی** رحمہ اللہ نے **ماجد بن رویم العبسی** سے **روایت** کی ہی کہ کہا ماجد نے تھا مین جنگ
صحورا مین ساتھ مسلمانون کے بیچ گروہ عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے اور گھیر لیا تھا ہمنے انکو ہر طرف سے اور ضرب
تیغ زنی کی ہمنے اُنپر اور وہ چھ ہزار سوار تھے **رفاعہ بن قیس** نے روایت کی ہی کہ یاد رہے ہمکو معلوم ہوا کہ لشکر چھ ہزار [illegible] سے زیادہ کون

انمین سے یکجر نہین پھرا اور جب ضرار بن الازور نے اس امر کو جانا کہ اُنکی بہن خولہ بھی اہل روم کے قیدیون مین ہین بہت دشوار گذرا پھر
یہ معاملہ پس آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور اُنکو اس حال سے آگاہ کیا خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ صبر کرو نہ کرو کہ تم
اسواسطے کہ ہمنے اُنکے سردار اور ایک گروہ رومیونکو پکڑ لیا ہی پس قریب ہی کہ بعض اُنکے ہم اپنی عورتون کو چھڑا لیوین اور ہمکو یہ لازم ہی
ہے دمشق کا جانا ضرور ہی پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتون کو لیکر آہستگی رفتار روانہ ہوون
یہانتک کہ دیکھین وہ بمقدمہ ہماری عورات کے کہ کیا ہوتا ہی پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے
اور سب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اُنسے مقابل
نہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اُن لوگون کے جو اُنکے ساتھ تھے بطلب قیدیون کے اور آگے اُنکے
رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرۃ بن مسروق العبسی و ضرار بن الازور اور روسا مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے مین اور
ضرار بن الازور یہ اشعار پڑھتے تھے پس ہنسے خالد بن الولید اُنکے مضمون شعر سے اور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب استرباق
کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ اُسکے بیچ مین تلوارین چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ تعجب کا معاملہ ہی قیس بن
ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یہ لقیہ گروہ دمشق کے ہین خالد بن الولید نے کہا کہ راست کرو تم اور تان لو نیزون کو تاکہ دیکھین ہم کہ
یہ کیا ہو رہا ہی پس راست کر لیا اُنھون نے نیزون کو اور چلے **راوی نے بیان کیا ہی** کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب
کو پکڑ لیجا کر مقام نہر **استرباق** بغایت دیکھنے حال اپنے بھائی کے ٹھہر گیا تھا اُسنے عورتون کو اپنے سامنے بلایا پس خولہ بنت الازور سے
کسی کو زیادہ اُسنے خوبصورت نہ دیکھا پس کہا اُسنے کہ یہ خاص میرے واسطے ہین اور مین اُنکے واسطے اسمین کوئی کچھ جھگڑا نکرے
اور اسی طرح قوم ہمراہی اُسکے ہر عورت کی نسبت کہتے تھے کہ یہ میرے لیے ہین پھر بیجا کیا اُن لوگون نے مال لوٹ کو اور ٹھہرے
بانتظار دریافت حال بولص اور واسطے ہمراہیان کے اور عورتونکا حال یہ تھا کہ اسمین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور تبابعہ
سے تھین اور وہ عورتین گھوڑے کی سواری اور راتون کے چلنے اور در آنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت
رکھتی تھین **راوی نے بیان** کیا ہی کہ یکجا ہوئین عورتین ایک دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اُن سے
کہ ای بیٹیان حمیر اور باقی نام و نشان تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہو جاوین تمپر کبران روم کے اور رہو تم خدمتگار
اہل شرک کی کنیز کہان گئی اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمھاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب مین ہوتا تھا اور مین
تمکو اس امر مین کنارہ کش دیکھتی ہون اور مین تمہارا سب کا مارا جانا آسان دیکھتی ہون بہ نسبت خدمتگاری اہل روم کے پس عفیرہ بنت
عفار الحمیریہ نے کہا کہ ای بنت الازور قسم ہی خدا کی کہ شجاعت اور عقل اور معاملات لڑائی اور سوار کاری مین تو ہم ایسے ہین
جیسا کہ تم نے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا حیلہ وہ شخص کر سکتا ہی جسکے پاس گھوڑا نیزہ کچھ بھی نہو اور دشمنون نے ہمکو ناگاہ گرفتار
کر لیا ہو اور کوئی سامان ہمارے پاس نہین ہی اور ہم مثل بکریون بھاگنے والی کے ہین پس خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای
بیٹیان تبابعہ کی خیمون کی چوبین تو ہین کہ اُنکو لیکر ہم سب ان ناکسون پر حملہ کرین اور شاید اللہ تعالیٰ ہمکو مدد دیوے اور ہم غالب ہوین

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالے جاوین پس راحت پاوینگے اس شرم و عار سے پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنے بات کہی اس سے بہتر کوئی بات نہین ہی پس لیا ہر ایک عورت نے ایک ایک چوب خیمے کی اور ایکبارگی شور کرکے رومیون کے مقابلہ کو نکلین اور خولہ بنت الازور سب عورتون کے آگے تھین اور ایک چوب خیمے کی اُنکی کاندھے پر تھی اور اُنکے پیچھے عفیرہ بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن المقر اور انھین سی عورتین تھین پس خولہ نے انسے کہا کہ سب یکجا ہوکر رہو اور کوئی ایک دوسرے سے جُدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سے شکست مُٹھاؤ پس قدم بڑھایا خولہ نے اور ایک شخص رومی کے سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہوکر گر پڑا اور مر گیا پس رومی متوجہ تحقیق حال ہوئے پس دفعۃً اُنھون نے عورتون کو آتے ہوئے دیکھا اور چوبین اُنکے ہاتھون مین تھین یہ دیکھکر بطرس نے چلاکر کہا کہ سختی ہو تمپر ای عورتو یہ کیا عمل ہی پس عفیرہ بنت عفار نے کہا کہ یہ کام ہمارا اسواسطے ہی کہ ہم اپنے کو عار عرب سے بچادین اور تمکو آج کے دن ان چوبون سے مارینگے تا اینکہ دھس جاوینگے بھیجے تمھارے نیچے کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمھاری پس ہنسنے لگا بطرس یہ کلام سُنکر اور اپنی قوم سے چلاکر کہا کہ سختی ہو تمپر متفرق کردو عورتون کو اور تلوارون سے نہ مارو اور پکڑ لو انکو اور جو کوئی تم مین سے خولہ کو کرڑے کوئی اُسکی نسبت نہ کرے راوی نے بیان کیا ہی کہ قوم نے ہر طرف سے عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنے کا اُن تک کیا لیکن کوئی سبیل پہونچنے کی نہ پائی اور جو شخص قریب اُنکے جاتا تھا اُسکے گھوڑے کے وہ ہاتھ پیر توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑے سے گرتا تھا دوڑکر چوب سے اُسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ عورتون نے تیس سواران رومی کو مار ڈالا پس جب بطرس نے یہ حال دیکھا خشمناک ہوکر گھوڑے سے اُترا اور اُسکے ساتھی بھی گھوڑون سے اُتر پڑے اور حملہ کیا عورتون پر ساتھ تنطاریات اور تلوارون کے اور عورتین ایک دوسرے کے پاس دوڑتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کردو تم موت کو مثل بڑے اور بزرگ لوگون کے اور نہ مرو تم مثل ناکسون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ بطرس نے ظاہر کیا شجاعت اور ریخ اپنا بوقت دیکھنے ایسے کام عورتون کے اور دیکھا اُسنے خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کے ڈکارتی تھین اور اشعار بہادری کے پڑھتی تھین پس بطرس نے اُنکے قریب جاکر کہا کہ ای عربیہ باز رہو تم اپنے کامون سے کہ مین تمھاری تعظیم کرتا ہون اور تمھاری نسبت وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سے تم خوش ہوگی کیا تم نہین راضی ہوگی اس امر پر کہ مین تمھارا مالک ہون کہ مین وہ ہون کہ سب نصرانی عورتین میری خواہش رکھتی ہین اور میری ملک مین زمین اور جگہ اور جانور اور مال بہت ہین اور ہرقل بادشاہ کے نزدیک میرا بڑا مرتبہ ہی سو یہ سب تمھارے لیے ہی پس تم اپنے تئین اپنے ہاتھ سے ہلاک نہ کرو خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای بیٹے کافر ناکس بدکارہ کے قسم ہی خدا کی کہ اگر ظفر اور غلبہ پاؤنگی مین تجھپر تو تیرے سر کے بھیجے کو اس چوب سے توڑ دونگی قسم ہی خدا کی کہ ہرگز مین اس امر مین راضی نہین ہون کہ تجکو اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ تو ہمارا مثل اور کفو ہو راوی نے کہا ہی کہ غصے مین آیا بطرس خولہ بنت الازور کی گفتگو سے اور برانگیختہ کیا اُسنے اپنی قوم کو ساتھ لڑائی کے اور اُسنے کہا کہ اس سے زیادہ تمام ملک شام اور گرد عرب مین کون سی بات شرم کی ہوگی کہ عورتین تم پر غالب

ہوگئین پس ڈرو تم مسیح اور ہرقل کے غضب سے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جنبش مین آئے وہ لوگ بطرس کے
کلام سے اور ایکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اُنکے مقابلے مین اور وہ اُسی حالت مین تھین کہ دفعتہً قریب ہوپنچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے اور دیکھا اُنھون نے اُڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارونکی پس اپنے ساتھیون سے
کہا کہ کون شخص تم مین سے اس معاملے کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع بن عمیرۃ الطائی
روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہونچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھرے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑے تعجب کا یہ معاملہ ہے بتحقیق یہ عورتین
اولاد عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین اور بعض اُنمین سے **تبع بن الاقرن اور تبع بن ابی کرب و ذی رعین و عبد الکلال**
المعظم اور تبع بن حسان بیٹیان تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا
کیا تھا اور گواہی اُنکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت
جگہ مشہور ہے سو اگر اُنھون نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اُنھون نے تمام لوگون اور عرب کی
لڑکیون پر ہمیشہ کے واسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو **راوی نے بیان** کیا ہے کہ یہ حال عورات کا سُنکر
مسلمان بہت خوش ہوئے اور اُٹھ کھڑے ہوے ضرار بن الازور اور پھینکدیا اُنھون نے اپنے پرانے کپڑونکو اور لے لیا نیزے
کو اور سوار ہوکر ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دہی عورتون کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نہ کرو اے ضرار جانے
مین اسواسطے کہ جو شخص درنگ کرتا ہے اپنے کام مین پہونچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہے اُسکو اور جلدی
کرنیوالیکا کام نہین بنتا ہے اور نہین رستگاری پاتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہین صبر ہو سکتا ہے مجھسے اپنی بہن
کی مدد دہی مین پس خالد بن الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کشود کار قریب ہے پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے
ساتھیونکو اور نزدیک ملا دیا سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آگے قلب فوج مین اور کہا کہ اے گروہ
مسلمانان جسوقت پہونچ جاؤ تم رومیون تک پس متفرق ہوکر گھیر لو انکو پس شاید اللہ تعالیٰ ہماری عورات کو رہائی بخشے
اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس سبھون نے کہا کہ ہمکو تمھارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پس اسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے
کہ قریب پہونچے اُنکے لشکر اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد تبابعہ کی بہ تحقیق آئی تمھارے
لیے کشود کار پروردگار بزرگ اور مہربان سے اور خوشی دی اپنے تمھارے دلونکو **راوی نے بیان** کیا ہے کہ جب بطرس نے
مسلمانون کے لشکر کو اسطرح دیکھا کہ نیزے اور تلوارین اُنکی مثل برق کے چمک رہی ہین پس دھڑکنے لگا دل اُسکا اور
کانپنے لگے ہاتھ پیر اُسکے اور رومی آپسمین ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ عورتون کے بہ تحقیق میرے
دل مین تمھاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے اسوجہ سے کہ ہم لوگ بھی ماں بہن بیٹی پھوپھی رکھتے ہین اور مین چھوڑے
دیتا ہون تمکو صلیب کے صدقے مین پس جب تمھارے مرد آجاوین تم اُنکو اس حال سے آگاہ کر دینا پھر باگ پھیر کر اُن سے لڑا وہ بھاگنے کا

کیا تھا کہ دفعتہً دیکھا اُسنے دو سوارون کو قلب لشکر مسلمان سے نکلے ایک اُنمین زرہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر
جسپر زین وغیرہ نہ تھی سوار تھے اور انکے ہاتھ مین نیزہ تھا اور دونون سوار باگین چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے تھے ایک انمین سے
خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس جب خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہان تھے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے
کفایت کیا ہمکو اور بے پروا کردیا تمھاری مدد ہی سے پس چلا کر کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ مین نے
دے ڈالا تمھارے تئین اُنکو اگرچہ تمھاری جدائی کو مین دوست نہین رکھتا ہون یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اُسکا پیچھا کیا اور کہا
کہ یہ امر خصائل عرب سے نہین ہے کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہین پس تو اپنی خواہش طبیعت
کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اُسکے سامنے ہوئین پس کہا اُسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمھاری میرے دل سے پس
خولہ نے کہا کہ ضرور ہے مجکو تیرا ساتھ دینا ہر حال مین پھر جلدی کی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور
لشکر نے بھی قصد اُسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ ای عربی اپنی بہن کو لیلو مبارک ہو تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ ہے میری
طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا مین نے تیرے ہدیے کو اور اُسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہین ہے مگر نوک نیزہ کی پس لے تو اُسکو بطور
بدلے کے مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اُسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منہا او ردوہا پھر نیزہ مارا ضرار نے اُسکے دل اور
پہونچتی تھین خولہ بنت الازور اُس تک اور مارا چوب کو اُسکے گھوڑے کے پیرون مین پس جھکا گھوڑا اور چاہا دشمن خدا نے کہ گر پڑے
زمین پر پس دوڑے ضرار قبل گرنے اُسکے زمین پر اور نیزہ مارا اُسکے جوڑ مین کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اندھا ہوکر
گر کر مر گیا پس چلا کر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ نہین زیانکار ہوتا ہے مارنیوالا اُسکا اور حملہ کیا مسلمانون نے
رومیون پر پس نہ تھا وہ حملہ مگر مثل ایک گرداب کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حامد بن عون الربعی نے بیان
کیا ہے کہ بتحقیق شمار کیا تھا مین نے کہ ضرار بن الازور نے اُس لڑائی مین تیس رومیونکو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے بہتونکو
چوب خیمے سے مار ڈالا اور دیکھا تھا مین نے عفیرہ بنت عفار الحمیریہ کو کہ وہ ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین کہ نہین دیکھا تھا مین نے مثل اُس
لڑائی کے اور بھاگ نکلے رومی اور مسلمانون نے برابر تا دمشق اُنکا پیچھا کیا مگر نہ نکلا کوئی شخص اُنمین کا دمشق سے بلکہ بڑھ گیا خوف
اور رنج اور ڈر اُنکا اور پلٹ آئے مسلمان اور یکجا کیا اُنھون نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیارونکو اور کہا خالد بن الولید نے
مسلمانون سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تاکہ وردان مع فوج کے اُنکے پاس نہ آنے پائے اور لٹکالیا ضرار بن الازور نے
سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا آنکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بمقام مرج راہط کے اور وہ
ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اُنکے قریب اور آوازین تکبیر کی بلند کین اور ایک نے ایک سے سلام علیک کی اور دیکھا اُنھون نے
عورتون کو پس خوش ہوئے اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کامون سے اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد الٰہی کے اور یقین ہوا اُنکو کہ
ملک شام کا انھین کے لیے ہی پھر سامنے بُلایا خالد بن الولید نے بولص کو اور اسلام عرض کیا اسپر اور اُسنے انکار کیا پس خالد بن
الولید نے اُس سے کہا کہ اسلام اختیار کر تو ورنہ تیرے ساتھ بھی مین وہی کرونگا جو تیرے بھائی کے ساتھ کیا ہے اُسنے پوچھا کہ تمنے میرے بھائی کے ساتھ

کیا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مارڈالا مین نے اُسکو اور یہ سر اُسکا میرے پاس موجود ہی اور سر منگوا کر اُسکے سامنے ڈال دیا
پس بولص سر کو دیکھکر رونے لگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہین ہی پس مجکو بھی آپہین ملادو پس مسیب بن نجبۃ الفزاری
نے اُسکی گردن ماری پھر روانہ ہوئے مسلمان **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب
شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے اور سبھون نے خطوط کو پڑھا بعجلت وہ
سب مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانون کے بجانب اجنادین روانہ ہوئے **سفینہ غلام** رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے **بیان** کیا ہی کہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے ہم سب کے سب بمقام اجنادین
ساتھ ہی ایکساہی وقت مین اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ١٣ ہجری مین واقع ہوا اور مسلمانون نے آپس مین سلام علیک
کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیون کو بے گنتی کا پس جب ہم دکھائی دیے انکو ظاہر کیا اُنھون نے لباس اور شمار اسپنے اور
صف بندی کی اُنھون نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین مین اور تھین صفین اُنکی نوے ہزار
اور ہر صف مین ایکہزار آدمی تھے **ضحاک بن عروہ** نے **روایت** کی ہی قسم ہی خدا کی کہ مین عراق کے ملک مین گیا تھا
اور لشکر کسریٰ اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیون کے لشکر اور اُنکی تعداد اور ہتھیارون سے بڑھکر وہان نہین دیکھا تھا
پس اُترے ہملوگ اُنکے مقابلے مین پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اُنھون نے ہمسے پس جب دیکھا ہمنے کہ وہ
سوار ہوئے ہین ہوشیار ہوئے ہم اور خالد بن الولید رضؓ سوار ہوئے اور وہ ہماری صفون کے بیچ مین آتے تھے اور کہتے تھے
کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھیگے پس اگر اللہ تعالیٰ نے اس لشکر کو تمھارے ہاتھون سے بھگادیا
پھر کوئی انکی جگہ پر اگر تم سے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد مین اور مدد دو دین کو اور ڈرو بیٹھ پھرنے سے کہ بیٹھ پھرنا موجب
دخول آگ کا ہوتا ہی اور کاندھون سے کاندھے ملالو اور جنبش دو تم تلوارون کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ مین حکم نہ دون اور
ہوشیار رہو اور ہمتین اپنی آگے کو متعلق رکھو **واقدی** نے **بیان** کیا ہی کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بارادۂ جنگ جمع ہوئے ہین تب بلحاظ کیا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم
اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تمپر ناز ہی اور اُسنے یہ بوجھ تمھارے اوپر رکھدیا ہی اور تمسے اعانت چاہی ہی پس اگر شکست اُٹھائی تمنے
اس لڑائی مین تو پھر کوئی تمھاری جگہ اُنسے کبھی لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہوجاوینگے وہ تمھارے شہرون کے اور مار ڈالینگے
تمھارے مردون کو اور پکڑ لینگے تمھاری عورتون کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی مین اور یکبارگی سب کے سب حملہ کرو
اور متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم مین تین آدمی اُنکے ایک آدمی کے مقابلے مین ہین اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ
وہ تمکو مدد دیگی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانونکی طرف متوجہ ہوئے اور کہا اُنسے کہ تم مین وہ
کون شخص ہی جو نگاہ کرے ہمارے واسطے دشمنون کو اور آزمائش کرے انکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام مین کرونگا
خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ یہ کام تمھین سے ہوگا ولیکن اے ضرار جسوقت تمھارا سامنا ہوجاوے دشمن سے احتیاط کرو تم اس امر

کہ قریب مین آجاؤ تم اپنے نفس کے غرور پر اور جرأت تا اید از طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہی اور فرمایا ہی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس سوار ہوئے ضرار اور چھوڑدی باگ گھوڑے کی تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا ساز و سامان اُنکا اور خیمے اُنکے اور چمک خودون اور طوارق اور نشانون کی مثل پر ہاے چڑیون کے اور وردان اسوقت بجانب لشکر مسلمانون اور اُن کے طریقون کے دیکھ رہا تھا کہ دفعتہً اُسنے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اُسنے اپنے سردارون سے کہ مین ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ وہ آتا ہی اور وہ بیشک سردار قوم کا ہی پس کون تم مین سے اسکو میرے پاس لاویگا پس نکلے رومیون سے تیس سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اُنکو دیکھا تو اُنکے سامنے سے پیٹھ پھیری اور پیچھا کیا ان لوگون نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور ڈر گئے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اُنکو ساتھیون سے دور اور فاصلے پر لاوین پس جب دور لائے اُنکو موڑا مُنھ اپنے گھوڑے کا اُنکی طرف اور راست کیا نیزے کو بجانب اُنکے پس ایک سوار کو اُنمین سے نیزہ مار کر گرادیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اُنپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈرایا اُنکو اور سما گیا رعب ضرار بن الازور کا اُنکے دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کے بعد یہانتک کہ مار ا اُنیس سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت حال سے مطلع کیا پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تجسے کہ نہ جرأت کرنا اپنے نفس کی فریب ہی پر اور نہ حملہ کرنا اُنپر ضرار بن الازور نے کہا کہ اُن لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجکو پھلے گئے اور شکست اُٹھاتے نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لامحالہ اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجکو اُنپر اور قسم ہی خدا کی کہ اگر مجکو تمھارے ملامت کرنے کا ڈر نہوتا تو مین نہ پھرتا جبتک کل لشکر پر حملہ نہ کرلیتا اور جان لو تم اے سردار کو یہ لشکر سب ہمارے واسطے مال غنیمت ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ مرتب کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دو بازو پر اور میمنہ مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میسرہ مین سعید بن عامر اور دائین بازو پر نعمان بن مقرن اور بائین بازو پر شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ چار ہزار سوارون کے گرداولا داور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اُنکے یہ تھے عفیرہ بنت عفار اور ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انھین دنون مین اُنکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اُنکے ہاتھ مین تھا اور خوشبوے عطر کی اُنکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور دخترضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی بنت زارع بن عروہ اور لبنا بنت سوار اور سلمی بنت النعمان اور اُنکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بیش قدمی لڑنے والون مین مشہور تھی پس خالد بن الولید نے اُنسے کہا کہ اے اولاد تبابعہ بقیہ عمالقہ اور سرداران اکاسرہ کی تمنے وہ کام کیے ہین جس سے خدا اور مسلمانون کو راضی کیا اور اسکی وجہ سے ذکر بزرگ تمھارا باقی ہی اور یہ دروازے بہشت کے تمھارے واسطے کھولے گئے ہین اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہی تمھارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم اس امر کو کہ بتحقیق مجکو تمپر اعتماد ہی پس اگر حملہ کرے

ملکہ رحمہ اور نیزہ ڈالا [illegible] انہون کو بجانب [illegible] برکت [illegible] فتح [illegible] ضرار بن الازور کا [illegible] رومیون سے [illegible] فتح [illegible]

صورت بندی لشکر خالد بن الولید کا [illegible] کو واسطے [illegible] رومیون سے [illegible]

کوئی گروہ رومیون کا تمپر تو لڑیو تم اُس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو بھاگتے ہوئے پس لو تم اُسکے واسطے عرب خیمے کی اور دکھاؤ اُسکو اُسکی اولاد کو اور کہو اُس سے کہ لڑنے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگی مسلمانون کو واسطے لڑائی کے پس غفیرہ بن عفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہی خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہی کہ اگر تم ہمکو اپنے لشکر کے آگے کرو تو ہم تلوارین مارین رومیون کے مُنھ مین اور لڑین اُنسے یہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای امیر قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا ہی ہمکو کسی بھیڑ اور سختی کی پس دعاے جزاے خیر دی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکو اور پھرے وہ صفوف مسلمانون کی طرف اور گھومتے تھے اُنکے بیچ مین اپنے گھوڑے پر اور ترغیب لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے مدد دو تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لڑو تم اللہ کی راہ مین کفار سے اور قید کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو اپنے حرم اور اولاد کی حفاظت اور دین کے واسطے اور نہین ہی تمھارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اُسکی طرف اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے اُسمین پس ملا لو تم نشانون کو اور آگے کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ مین حکم حملے کا نہ دون اور تیرون کو نکچا چلاؤ اسطرح سے کہ جسوقت نکلین وہ کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان سے کہ تیر نکلے کسواسطے کہ جسوقت ملے ہوئے نکلینگے تیر مثل ٹیڑیون کے تو بے شبہہ کوئی تیر اُن مین کا کارگر ہوگا واصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون اور جان لو تم اس بات کو کہ نہ ملاقی ہوگے تم کسی دشمن سے مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوئے مسلمان خالد بن الولید کی باتون سے پھر بخوشی آمادہ ہوگئے واسطے لڑائی کے اور نکال لیا تلوارون کو اور [illegible] لیا کمانون کو اور چڑھایا تیرون کو اُنپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجیۃ الفزاری اور ذو الکلاع اور ربیعہ بن عامر اور مثل ان لوگون کے پھر چلے بجانب دشمن کے آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا دردان نے بجانب لشکر مسلمانان اور اُنکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اسکے لشکر نے طول وعرض مین کثرت جوانمردون سے زمین کو بھر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسرے کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر مین صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کے پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف روم سے ایک شخص بوڑھا سیاہ لباس پہنے ہوئے اور کر لوگ اُسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین اُسنے پکار کر کہا کون تم مین سے سردار ہی جو گفتگو کرے مجھسے اور آوے میری طرف کو پس نکلے اُسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور پوچھا اُس دانشمند ترسایان نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین اُسوقت تک کہ مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر قائم ہون اور اگر اُسمین مجھسے کچھ تغیر اور تبدل

فائدہ جسم ثابت رہنا ور مقابلہ مین دشمنون کے [illegible] ٹھہرے رہو اور دشمن اللہ کفار کو شاید رستگاری

۱۲ یرموک بروز جمعہ تھے خالد بن الولید ساتھ لشکر کے مہتمم ترسایان کے مقابل [illegible] ۱۲

دافع ہوجاوے تو میری سرداری اُنپر باقی رہیگی پس اُسنے کہا کہ اسی وجہ سے تم ہمپر غالب ہوگئے اور اگر تم کچھ تغیر اور تبدل اپنے
طریقے مین کرتے تو ہرگز ہمپر غالب نہوتے پھر اُسنے کہا کہ تم آگئے اور داخل ہوئے اُن شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ
نے جرات آنے اور داخل ہونے کی نہین کی اور اہل فارس ور جرامقہ اُن شہرون مین آئے اور پشیمان ہوکر پھر گئے تھے اور
اپنی مراد کو نہ پہونچے اور اب تم ہمپر غالب ہوگئے ہو اور حال یہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار ور دان نے بنظر
شفقت کے تمہارے حال پر مجھکو تمہارے پاس بھیجا اور اُسنے کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمہارے لشکر سے ایک ایک کپڑا اور
عمامہ اور دینار اور تمکو ایک سو دینار اور دس کپڑے اور تمہارے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہزار دینار اور سو کپڑے دونگا
اس شرط سے کہ مع لشکر اپنے پلٹ جاؤ کس واسطے کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون کے ہی اور تم یہ نہ سمجھو کہ یہ گروہ مثل ان شخصون
کے ہے جنسے تم ملاقی ہوئے اور لڑ چکے ہو اس واسطے کہ بادشاہ نے نہین بھیجا ہی اس لشکر مین مگر بڑے بڑے سرہنگان جنگ آزمودہ
اور پیشوایے ترسایان کو پس خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ پھرینگے اور پلٹ جاوینگے ہم تمسے مگر بسبب ایک کے تین
باتون سے یا داخل ہو تم ہمارے دین مین اور کہو تم جو ہم کہتے ہین یا ادا کرو جزیہ یا لڑو ہم سے اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کے
بیان کرتے ہو پس بہ تحقیق اللہ تعالی نے ہمسے وعدہ مدد ہی کا فرمایا ہی بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اس
مضمون کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار کی دیتے ہو پس عنقریب دیکھوگے تم اپنے کپڑون اور
اپنی نعمتون کو ہمارے پاس اور اپنے شہرونکو ہماری ملک مین پس راہب نے کہا کہ مین اس تمہاری گفتگو سے اپنے سردار کو مطلع کرونگا
پھر پلٹ گیا وہ اور جو کچھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جواب مین کہا تھا وردان سے بیان کیا پس وردان نے کہا کہ وہ ہمکو مثل
ان لوگون کے سمجھتے ہین جنسے کل مقابلہ ہوا ہی اور انکو ہم لوگون مین اُمید اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سے کہ ہمنے کمی کی انکی لڑائی
مین اور بادشاہ نے دلیران قوم ارا جمہ اور اروحانیہ اور ہرقلیہ اور کفار بطارقہ کو اُنکے مقابلے کے واسطے بھیجا ہی پس نہین ہی
ہمارے اُنکے بیچ مین مگر ایک گرداوا کہ اُس گرداوے مین ہم اُنکو مٹی مین بیہوش ڈالدینگے پھر مرتب کیا وردان نے اپنے لشکر کو
اور آمادۂ جنگ ہوکر چلا اور آگے کیا اُسنے پیدل فوج کو صف باندھے ہوئے اور اُنکے ہاتھون مین کمانین اور چھوٹے نیزے تھے
پس یہ کیفیت دیکھکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پکارا اور کہا کہ ای مسلمانو بہ تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا
بند کرلیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوئے ہین اور حورون نے آراستگی اور زینت اختیار کی ہی پس بشارت ہو تمکو دائمی زندگانی کے ساتھ
پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم و اموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ آخر تک برکت دیوے
اللہ تعالی تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نے کہا ٹھہر جاؤ اور توقف کرو ای معاذ تا انیکہ وصیت کردون مین لوگون کو پس
مرتب کین خالد بن الولید نے صفین انکی اور کہا کہ ملا لو تم مونڈھون کو مونڈھون سے اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ گروہ تمہارے دو چند ہین اور بڑھا
تم لڑائی کو انسے تا وقت عصر کے کہ بہ تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اُسمین تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل
ہوا ہی اُنکے دشمنون پر اور احتیاط رکھو اس امر کی کہ پیٹھ پھیرو دشمن کے مقابلے سے کیونکہ اللہ تعالی دیکھتا ہی تمکو اور ہو تم ساتھ برکت

اور مدد اللہ تعالیٰ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قریب ہوئین دونون جماعتین چلایا قوم ارمن نے تیرونکو ایک ساتھ
پس مار ڈالا اُنھون نے لوگون کو اور زخمی کیا بہتون کو اور خالد بن الولید نے منع کیا لوگون کو حملہ کرنے سے پس ضرار بن الازور نے
کہا کہ کوئی سبب ہمارے ٹھہر جانیکا نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے ہمکو اور سامنے ہوا ہے ہمسے اور گمان کرینگے دشمن خدا اس امر کا
نسبت ہمارے کہ ڈر گئے ہم اور بے صبری اختیار کی ہمنے پس حکم دو ہمکو تا یا نکلین ہم مین سے کچھ لوگ تاکہ دوڑین اور طول دیوین ہم لڑائی
کو وقت حملے تک پس اُسیوقت حملہ کرینگے ہم سب تمھارے حملے کے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ اس کام کیواسطے خاص تمھین ہو ضرار نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ کوئی چیز اس سے زیادہ میرے دل کی مرغوب نہین ہے پھر نکلے ضرار بن الازور اور پہنا اُنھون نے زرہ بطرس ابن
بولص کو اور ڈالدیا بٹی ہوئی زرہ اپنے چہرے پر اپنے گھوڑے پر اور اُس دن اُس گھوڑے پر ایک عرق گیر ہاتھی کے چمڑے کا تھا اور
وہ بھی بطرس کا تھا اور چھپایا تھا ضرار نے اپنے تئین بیچ لباس روم کے پھر چھوڑدیا اور ڈھیلی کردی باگ اپنے گھوڑے کی اور راست
کر لیا اپنے نیزے کو اور حملہ کیا بیچ صف رومیون کے پس چلائے اور پھینکے رومیون نے اُنکی طرف تیر اور پتھر لیکن کسی طرح کی ایذا
نہین پہونچی ضرار کو نیسے اور وہ در آتے اور پھاڑتے تھے اُنکی صفون کو اور مار ڈالتے تھے اُنکے دلیرونکو پس نہ تھا یہ حملہ مگر مثل ایک
گردا ہے کے یہانتک کہ مار ڈالا اُنھون نے بتیس آدمیونکو سوار اور پیدل سے حسان بن عوف نے بیان کیا ہے کہ مین نے
گنا تھا ضرار بن الازور کے مقتولین کو اور جب وہ مارتے تھے کسی سوار یا پیدل کو تو مین اُسکا حساب کر لیتا تھا یہانتک کہ مارے گئے اُنکے
حملے مین تیس آدمی پس پیشقدمی کی سوارون نے درانحالیکہ وہ حیرتناک تھے ضرار کے معرکہ آرائی اور لڑائی سے پس ڈالدیا علیحدہ
ضرار نے خود کو سر سے اور زرہ بافتہ کو چہرے سے اور کہا کہ اے بنی اصفر مین ضرار بن الازور ہون اور کل مین تمھارا ساتھی دریار تھا اور
آج تمھارا مخالف ہون اور مین قاتل ہمران بن وردان کا ہون اور مین بلا ہون غلبہ دیا گیا اور مقرر کیا گیا کفار پر مین مٹانیوالا تمھارا ہون پھر
راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا اُنھون نے یہ کلام ضرار کا پہچان گئے وہ اُنکو اور فوراً پلٹے بجانب اپنی پشت کے پس طمع
کی ضرار نے اُنمین اور حملہ کیا اُنکے پیچھے پس اسی حالت مین باہم آپڑے اُنپر بطارقہ اور اراجبہ اور ہرقلیہ اور مذبحہ پس پیچھے پھرے ضرار
بن الازور پس کہا وردان نے کہ یہ بدوی کون شخص ہے اُسکے ساتھیون نے کہا یہ وہی شخص ہے جو کبھی برہنہ تن نیزہ لیکر ظاہر ہوتا ہے
اور کبھی بدون نیزے کے اور کبھی ساتھ تیر کے پس جب وردان نے ذکر ضرار کا سُنا سانس لی اور پکی اُسنے اور کہا یہی قاتل میرے
بیٹے کا ہے اور کم کرنیوالا میرے کینے کا ہے اور مین تحقیق خواہش اس بات کی رکھتا ہون کہ کون شخص میرا بدلا اس شخص سے لیگا
اور جو مجھسے مانگیگا وہ پاویگا پس قصد کیا بجانب وردان کے ایک مرد ہنگامہ آزمودہ جنگ نے قوم اراجبہ سے اور وہ حاکم بیرہ کا
تھا پس کہا اُسنے وردان سے کہ مین تمھارا بدلا لونگا پھر ڈھیلی کردی باگ اپنے گھوڑے کی پس حملہ کیا ضرار پر پس نہین گردا ہے دیے
اُنہ دونون نے زیادہ تین گھڑی سے تاانیکہ نیزہ مارا ضرار نے اسکے اور پھاڑ ڈالا اُس ضرب نے اُس کافر کی زرہ کو پس گرا وہ بیہوش ہوکر
اور مر گیا پس کہا وردان نے کہ نہ لایا وہ ضرار کو مجھ تک اور اگر لاتا وہ ضرار کو اور مین دیکھ لیتا اُسکو اپنی آنکھ سے جب بھی مین تصدیق
نکرتا اور کیونکر طاقت رکھیگا آدمی جن کی لڑائی کی اور نہین مقابل پاتا ہون اُسکے واسطے سوائے اپنے پھر اُترا وہ اپنے گھوڑے سے

ذکر لڑنے ضرار رضی اللہ عنہ بن الازور کے ساتھ اصطفان حاکم اجنادین کے

اور پہنا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا موتیون کی زرہ کو اپنے بدن پر اور رکھ لیا سر پہ تاج کو بغرض ظاہر کرنے اپنے دبدبے کے ضرار پر پھر سوار ہوا عربی گھوڑے پر اور ارادہ نکلنے کا کیا پس آگے آیا اُسکے بطریق وربیجان قوم او دھانیہ سے کہ نام اس کا اصطفان تھا اور وہ حاکم عمان کا تھا پس بوسہ دیا اُسکی رکاب کو اور کہا کہ اے سردار مین تیرا بدلا لونگا اس ناکس سے اور مار ڈالونگا اسکو یا پکڑ لاؤنگا پس اس صورت مین آیا تو اپنی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کر دیگا پس کہا دردان نے کہ وہ تیرے ہی واسطے ہی اور تیرے ہی سامنے ہی پھر اور تو کیا چاہتا ہی اور مین گواہ کرتا ہون اس امر پر اُن لوگون کو جو موجود ہین ملوک شام اور خاصان بادشاہ سے پس جب اصطفان نے یہ کلام سُنا نکلا وہ بحالت دلیری کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا ضرار پر اور کہا کہ خرابی ہو تمکو لو تم مجھسے وہ چیز جسکے دفع کی تمکو طاقت نہین ہی پس نہ سمجھے ضرار اُسکے کلام کو جو رومی زبان مین کہا اُسنے غیر ازینکہ ہوشیار ہو گئے وہ اُس سے اور حملہ کیا اُسپر اور نکالی اصطفان نے ایک صلیب سونیکی جسمین چاندی کی زنجیر تھی اور ڈال لی اُسکو اپنے گلے مین اور چومتا تھا اُسکو پس ضرار بن الازور نے دیکھا کہ وہ اُسپر صلیب سے اعانت چاہتا ہی پس کہا ضرار نے اُس سے کہ اگر تو صلیب سے مجھپر اعانت چاہتا ہی تو مین اعانت چاہتا ہون تجھپر ساتھ نزدیک قبول کرنے والے کے کہ جو اُسکو پکارتا ہی اُسکے نزدیک وہ آجاتا ہی پھر حملہ کیا اُسپر اور دکھایا دونون نے حملے مین گھاتین لڑائی کی یہانتک کہ بیقرار ہو گئے لوگ اُنکی لڑائی سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے ازور کے یہ کیا سُستی اور غفلت اور طول دینا لڑائی کا ہی حالانکہ آگ تمھارے دشمن کیواسطے روشن کیگئی ہی احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اسواسطے کہ تم پروردگار کے سامنے ہو پس ہوشیار اور متنبہ ہو گئے ضرار بن الازور بسبب کلام کے سُننے سے اور کانپنے لگے گھوڑے کی زین پر اور حملہ کیا اپنے دشمن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ شور کیا رومیون نے اور شجاعت دلاتے تھے وہ اصطفان کو اور دونون لڑائی سخت مین تھے یہانتک کہ گرم ہوا آفتاب اور لے لیا اُن دونونکو پسینے نے اور تھک گئے دونون کے گھوڑے پس اشارہ کرکے کہا اصطفان نے ضرار سے کہ پیدل ہو کر ہم تم لڑین بنظر مہربانی اپنے گھوڑے سے ضرار نے قصد اُترنے کا کیا کہ دفعتہً ایک سوار صفوف روم سے نکلا ایک گھوڑا کوتل لیے ہوئے اور وہ غلام اصطفان کا تھا پس جب ضرار نے اُسکو دیکھا چلا کر اپنے گھوڑے سے کہا اور لوگ سُنتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ [illegible] اور چالاکی کر تو میرے ساتھ ایک گھڑی نہین تو شکایت کرونگا مین تیری پاس قبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس ہنہنانے لگا گھوڑا اُنکا اور باز دوڑ کر چلا اور بڑھکر لیا ضرار نے اصطفان کے غلام کو اور ضرب تیغ سے مار ڈالا اُسکو پھر لے لیا کوتل گھوڑے کو اور سوار ہوئے اُسپر اور چھوڑ دیا اپنے گھوڑے کو بجانب مسلمانون کے پس آ ملا وہ مسلمانونمین پھر پلٹے ضرار بجانب اصطفان کے پس جب دیکھا اصطفان نے کہ ضرار نے اُسکے غلام کو مار ڈالا اور غلام کے گھوڑے پر سوار ہین یقین کیا دشمن خدا نے اپنے ہلاک کا اور جان لیا اُسنے کہ بیشک ضرار آمادہ قتل اُسکے ہین پس جب دیکھا اور جانا ضرار نے اُسکی سستی کو قصد حملے کا کیا اُسپر اور وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا اُنھون نے ایک گروہ سوار دوڑاتے ہوئے لشکر روم سے اور مشہور اُنکی ہوئی

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب بہ ہلاکت دیکھا اور جان لیا اُسنے کہ اگر وہ کمک نہ کریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا
اُسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اس شیطان نے کھایا ہی ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اُسکو نہ مارونگا تو مین اپنے آپکو ہلاک
کرونگا ضرور ہی مجکو اس سے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے نکلنے اور
مقابلے کو اس بدوی ضعیف کی طرف راوی نے بیان کیا ہی کہ نہ دور ہوئے بطارقہ اور قیاصرہ اور ہر قلیہ یہانتک کہ وردان نے
واسطے مقابلے ضرار کے قسم صلیب کی اُنکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرار کے ساتھ دس آدمیونکے قربانی کرنیوالے لوگون سے
اور وہ زرہین پہنے ہوئے تھے اور اُنکے بالون مین موئے لوہے کے تھے اور بازو بھی اُنکے لوہے کے تھے اور اُنکے ہاتھون مین
لوہے کے عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اُسکے اوپر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اُنکے آگے تھا
مثل شعلہ آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو مجبوری لڑرہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اُسکا بعد ازینکہ
وہ یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اُسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرار سے کہ
آمادہ ہو واسطے لڑائی کے پس التفات کیا ضرار نے طرف اُسکے اور نہ بجانب اُن لوگون کے جو ضرار کی طرف آتے تھے مگر یہ
کہ مستعد ہوگئے وہ اُنکے مقابلے کیواسطے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دفعتًہ دیکھا خالد بن الولید رضہ نے قوم کو آتے ہوئے اور
دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اُنکے سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہی مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ
سردار قوم کا ہی کہ ہمارے ساتھی کی طرف خروج کیا ہی پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے
ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے
بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا اور ڈھیلی کردین اُنھون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرار کے
پس صبر کیا ضرار نے اُنکے مقابلے مین مثل صبر کرنے مرتے والونکے اور لڑے اُنسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالد بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور
پکار کر کہا کہ بشارت ہو تمکو ای ضرار پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے سعید کیا تمکو پس نہ خوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرار نے کیا نہین
نزدیک ہی مدد اللہ کی طرف سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھیر لیا خالد بن الولید نے اُنکو مع اپنے ساتھیون کے اور
متوجہ ہوئے لوگ آپسمین اور جدا ہوا ہر ایک شخص بمقابلہ ہر ایک شخص کے اور خالد بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو
ضرار بن الازور اپنے خصم سے لڑ رہے تھے اور حال اُنکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کانپنے لگے تھے ہاتھ اُسکے پس مل گئی
خوشی اُسکی ساتھ رنج کے اور جب دیکھا اُسنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیونکو پس دیکھتا تھا وہ داہنے اور بائین اور نہین جنبش تھی
اُسکے گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرار بن الازور حال اُسکا اور حملہ کیا اُسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اُسکو اپنی موت کا گرادیا
اُسنے اپنے تئین گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرار بھی گھوڑے پر سے اُتر کر اُسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اُس تک پس اُسیوقت پھینکدیا
ضرار نے نیزے کو اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا
مثل بڑے پہاڑ اور پتھر کے اور ضرار بن الازور دُبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اُنکو حیلہ اور قوت عطا فرمائی تھی پس جب گتھے اُسمین معرکہ آرائی پکڑ لیا

ف ذکر نکلنے اور آنے وردان کا بجماعت دس آدمیون کے اور آنا خالد بن الولید کا ساتھ دس سوارون کے سیدان الخبار مین ۱۲

ضرار نے جائے بندش آزار دشمن خدا کو اور اُٹھا لیا اُسکو زمین سے اور دے ٹپکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رومی زبان مین
وردان سے کہا کہ ای سردار بچا تو مجھکو اس مصیبت سے جسمین ہو نمین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا وردان نے کہ سختی ہو تجھپر مجھکو
کون بچاویگا ان ورندون سے اور سنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اُسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور
طمع کی خالد بن الولید نے اور حملہ کیا وردان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی والے پر اور دیکھا اُن دونون کی طرف جوانان
دونون لشکر نے اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نہ چھوڑا ضرار نے اپنے
نزدیکی والے کو مگر یہ کہ چڑھے اور قائم ہوئے اُسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اُنکے نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور
ہر ایک شخص قوم کا بار رہا تھا مدد وہی اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اُسکو دشمن خدا
کے سینے مین پس نکلی تلوار اُسکے حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شور سے کہ سنا اُسکو دونون لشکر نے
اور اُسکی آواز سنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس معاملے کو اور یہ کہ مصیبت ڈالی اُنپر مشرکون نے
کہا اُنھون نے اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنونکے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا
سر دشمن خدا کا اور اُٹھ کھڑے ہوئے اُسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوئے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اُنھون نے اور تکبیر کہی
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہمنے اُنکے میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر
اور میسرہ والون نے سعید بن عامر پر اور چلائے قوم ارمن اور عرب نے تیر ایک دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اُنھون نے آفتاب کو
کثرت تیرون سے اور پکار کر کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کے یاد کرو تم اُس واقعے کو اللہ تعالیٰ کے
سامنے اور احتیاط رکھو اس امر سے کہ پیٹھ پھیر کر بھاگو اور مستحق ہو جب آگ دوزخ کے ہو صبر کر و ای بچانیوالو دین کے اور پڑھنے والو قرآن کے
اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے لوگونکی خوشی اور جرأت اور بڑھکر لڑنے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑے آپسمین دونون فریق
یہانتک کہ قریب ہوا وقت عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون
کے بہت مقتول ہوئے اور جو پہلے واقعہ اجنادین مین مسلمانون سے شہید ہوئے اُنکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان
العدوی اور ہشام بن العاص التیمی اور ہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور رافع
بن رہین الخزرجی اور قادم بن مقدام الزہری اور ذوالیسار بن خزرجة التیمی اور حزام بن سالم العنوی اور سعید بن
عاص ابی لیلی الکلابی اور حادم بن بشر السکسکی اور امیہ بن حبیب بن یسار احد بن عبد اللہ بن عبد الدار اور مرصعت بن واثق
البربوجی اور محلی بن خنظلة الثقفی اور عدی بن یسار اسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم بن طلحة الغفاری
اور بارہ آدمی اور عوام الناس جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل بتیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اس معرکے مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اُنمین دس بادشاہ اُنکے تھے
اور نام اُنکے یہ ہین مارس بن مناف حاکم عمان اور اُسکے گرد و نواح کا اور مرقس بن لینا حاکم سین اور

ایوب اور نوی کا اور ودین قالا حاکم جولان کا تا مقام کہف اور رقیم کے اور راون بن جنبہ حاکم جبل السواد اور عاملہ کا اور شہر عون بن ردمیس حاکم غزہ اور عسقلان کا اور سخایا بن عبد المسیح حاکم طول اور اُسکے بلاد متعلقہ کا اور جرقیاس بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا اور مریونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور نیز حاکم زمین عواصم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا پھر جدا ہوئی قوم اور پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور بھر لیا اُسکے دل نے بڑے رعب کو دیکھنے شدت صبر مسلمانون سے بیچ لڑائی کے پس جمع کیا اُسنے سرہنگان جنگجو کو اور کہا کہ اے اہل ہمارے اس دین کے کیا کہتے ہو اور کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے مقدمے مین کہ بہ تحقیق مین اُنکو غالب دیکھتا ہون اور کسی طرح اُنکو مغلوب نہین پاتا ہون اور بتحقیق دیکھا مین نے اُنکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمھاری تلوارونکو کند اور تمھارے گھوڑے ہانپنے والے اور اُنکے گھوڑے صبر کرنے والے اور اُنکے بازو سخت اور تمھارے بازو سست اور وہ لوگ تمسے زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور بڑے تصدیق کرنیوالے ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوئے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہے مجکو تمھارے واسطے بقاے دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمھارے دلو نمین نافرمانی خدا کی ہے اور کثرت گناہون سے توبہ کرو بیچ اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کروگے تو مین اُمید رکھتا ہون تمھارے غلبے کی تمھارے دشمنون پر اور اگر انکار کروگے ان امور سے پس قریب ہو جاوُگے تم ہلاکت کے واسطے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب تمپر کیا ہے جو مسلط کر دیا تمپر ایسی قوم کو جو ہمارے نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم اُنکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گزرے وہ ہمارے دلو نمین کسواسطے کہ اکثر اُنمین سے چرانیوالے اور غلام تھو نکے غریب تھے کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلا نے اُنکو ہم تک پہونچایا پس اب ہر گاہ کہ کھائین اُنھون نے اچھی چیزین اور میوہ جات تمھارے شہرون کے اور کھایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کھایا سرکہ اور زیت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ پکڑ لیا اُنھون نے تمھاری عورتون اور چوپاؤن اور اولادون کو پس کیونکر صبر کریگا تمنے بجیر متی اپنی حریم اور بڑی بلا پر راوی نے کہا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی رومی مگر چلا کر رو دیا اور کف افسوس ملا اور بڑے غصے مین آکے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین باقی رہیگا اور نہو سکیگی یہ بات اُنسے اور ہم مارینگے اُنکو تلوارون سے اور نیزون سے اور ہٹا دینگے اُنکو تیرون سے اور نہ کر سکینگے وہ لوگ ہمارے ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تو نے پس جب وردان نے یہ گفتگو اُنکی سُنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور روسا بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اُنسے کہ سُنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ اے وردان نہ اعتماد کر تو لوگون کی بات پر اور جان لے تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ اُنکے معاملے مین تو برابری نہین کر سکتا ہے اور دیکھا تو نے ایک کو اُنمین سے کہ حملہ کرتا ہے وہ ہمارے تمام لشکر پر اور نہین پروا کرتا ہے ہمارے بہت ہونے سے اور نہین پھرتا ہے وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہے ہم مین سے لوگونکو اور اُن لوگون نے دل سے یقین کیا ہے اپنے نبی کے قول کو کہ اُنکے نبی نے اُنسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اُن مین سے مارا جاوے گا

وہ بہشت مین داخل ہوگا اور موت اور زندگی اُنکے نزدیک برابر ہی اور ہماری طرف کے لوگ بہت مارے گئے اور اُنکی طرف تھوڑے قتل ہوئے اور نہین معلوم ہوتی ہی مجکو تیرے واسطے کوئی صورت اُمید کی مگر یہ کہ پہونچے تو اُنکے سردار تک پس اگر مار ڈالا تو نے اُنکے سردار کو تو وہ سب شکست اُٹھا کر بھاگ جاوینگے اور تیرا پہونچنا اُنکے سردار تک نہین ہو سکتا ہی مگر کسی حیلے اور فریب سے پس وردان نے کہا کہ کون حیلہ اُنمین چل سکتا ہی حیلہ اور فریب تو وہی لوگ خوب جانتے ہین پس اُس بطریق نے کہا کہ حیلہ یہ ہی کہ طلب کر تو اُنکے سردار کو واسطے گفتگو اور سوال جواب کے پس جب تمام ہوئے وہ گفتگو قصد کر تو اُنکی طرف اور گردن پکڑ لے اُنکی اور آواز دے اپنی قوم کو واسطے اعانت کے جو پیشتر سے کچھ لوگ پوشیدہ ہون پس وردان نے کہا کہ مجکو کوئی راہ اُنکی طرف نہین ملتی ہی کہ وہ سخت سرکش ہین اور پہونچنا اُن تک دور ہی اور نہ مین اُنسے گفتگو کر سکتا ہون اور نہ اُنکا شکار مجھسے ہو سکتا ہی پس اُس بطریق نے کہا کہ مین ایک تدبیر بیان کرتا ہون اگر تو کریگا اُسکو تو سردار مسلمانون تک پہونچ جاویگا اس حیثیت سے کہ وہ تجھ تک نہ پہونچینگے اور وہ تدبیر یہ ہی کہ تو دس جوان دلیر اپنے لشکر سے لے اور چھپا کر بٹھلا دے اُنکو ایک طرف لشکر کے قبل اسکے کہ جاوے تو سردار مسلمانون کے پاس پس جب آوین سردار مسلمانون کے تیرے بلانے سے تو اُنکو لیکر چلا آ تو گاڑی کی جگہ تک اور بیٹھ جا تو اور وہ اُس جگہ مین اور باتون مین لگا اُنکو یہانتک کہ وہ تیری طرف سے مطمئن ہو جاوین پھر حملہ کر تو اُنپر اور پکار قوم اپنی کو کہ وہ دوڑ آوینگے تیرے پاس اور کاٹ ڈالینگے اُنکے ٹکڑے ٹکڑے اور کفایت کرینگے اُنکی مشقت دہی کو اور متفرق ہو جاوینگے ساتھی اُنکے اور پھر نہ اکٹھا ہونگے اُنمین سے وہ پس جب وردان نے یہ کلام اسکا سُنا خوش ہوا اور کہا کہ اچھی بات ہی جو تو نے کہی اور میری راے تیرے بیان کے موافق ہی لیکن یہ امر تو نہین ہو سکتا ہی مگر رات کے وقت اور صبح نہونے پاوے کہ ہم اس راے سے فارغ ہو جاوین پھر وردان نے ایک شخص کو نصاری شام سے بُلایا اور وہ رہنے والا حمص کا اور نام اُسکا داؤد تھا پس کہا اُس سے کہ مین جانتا ہون کہ تو خوش بیان ہی اور مضبوط دل اور گفتگو مین فلاح پانیوالا اپنی دلیل سے ہی اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو ان اہل عرب کے پاس جا اور درخواست کر اُنسے کہ موقوف کر دیوین ہمارے اور اپنے بیچ مین لڑائی آج باقی دن تک اور درخواست کر اُنسے کہ صبح کے وقت سردار اُنکا ہماری طرف آوے تاکہ مین بذات خود جاؤن اور اُنسے ملاقات کرون اور شاید کہ اس ملاقات مین صورت صلح کی ٹھہرالیوین اور دیوین ہم اُنکو مال جسقدر کہ وہ مانگین داؤد نے کہا افسوس ہی تجھپر کہ خلاف بادشاہ کے تو کرتا ہی جسنے حکم لڑائی کا دیا ہی تجکو اور اگر مصالحہ کریگا تو اپنے اور اہل عرب کے بیچ مین پس منسوب کیا جاویگا تیری طرف ڈر اور خوف اور مجھسے کبھی نہوگا کہ مین اہل عرب سے ایسی گفتگو کرون اور بادشاہ کو میرے درمیانی ہونیکی خبر پہونچے اور قتل کرے وہ مجکو وردان نے کہا سختی ہو تجھپر مین نے تو اس امر مین ایک فریب کا ارادہ کیا ہی کہ پہونچ جاؤن سردار مسلمانون تک اور مار ڈالون اُن کو اور متفرق ہو جاوین یہ لوگ اور ہلاک کرون مین اُنکو تلوار سے پھر بیان کیا اُس سے حال اپنے ارادۂ فریب کا ساتھ خالد بن الولید کے پس کہا داؤد نے کہ اے وردان باغی اور فریب کار خوار رہتا ہی اپنے سب کام مین تجکو چاہیے کہ لشکر لے کر جوان سے اور اس بارے سکو

منہ ذکر حیلہ و مکر سردار وردان کا ساتھ خالد بن الولید ۱۲

چھوڑ دے پس غصے مین آیا دردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو میرا پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑے کو داؤد نے کہا کہ تمھارا کہتا مین نے بجز نشی منظور کیا پھر روانہ ہوا وہ اور بُرا جانا اُسنے اس معاملہ فریب کو جو دردان سے سُنا تھا اور دل مین کہا دردان نے کیا یہ ارادہ کیا ہی کہ اپنے سب بیٹے سے جاٹ پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پُکار کر کہا کہ اے گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو پس بتحقیق اللہ تعالیٰ سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اُس مین اُمید صلح کی رکھتے ہین پس چاہیے کہ نکلے سردار تمھارے لشکر کا تاکہ بیان کرون مین اس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے کوئی ایسا شخص سوائے سردار کے جو پہونچا دے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اسکا کہ نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مانند شعلہ آگ کے اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھے اور اُنکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اُسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے پس جب داؤد نصرانی نے انکو دیکھا کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم اے عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنیکو نہین آیا ہون اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا رکھتا ہون اور سُن لو تم جو مین کہتا ہون پس دور کرلو تم مجھسے اپنے نیزے کو تاکہ گفتگو کرون مین تمسے پھر پھیرا اور اُٹھالیا خالد بن الولید نے اپنے نیزے کو اور رکھ لیا اسکو کوہٹہ زین مین اور نزدیک ہوئے اس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو استعمال کر درستی کو اور خطا اُٹھاوے تو اُسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڈھے مین گرتا ہی داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے اے اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار بُرا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اُسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچادے بشرطیکہ ہمارے تمھارے بیچ مین ایک تحریر ہوجاوے جسپر تمھاری اور ہماری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اس مضمون سے کہ تم ہمارے سردار اور اسکے ساتھیون سے تعرض نہ کرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر تم ایسا کروگے تو ہم امید رکھینگے تمھارے مضبوطی قول کی اور رضامندی تمھارے فعل کی اور ہمارا سردار تم سے درخواست کرتا ہی کہ آج باقی دن تک لڑائی موقوف کردیں جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمھارے ساتھ نہو پس دیکھے اور معلوم کرے سردار ہمارا کہ کس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کس راہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے شاید کہ اللہ تعالیٰ بچا دے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا جب خالد بن الولید نے یہ کلام اسکا سُنا دیر تک سوچ مین رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ ہم مکر کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اُس کے دل اور اعتقاد مین ہی تو نہین ہی یہ بات مگر بسبب قریب ہونے اُسکی دوستی کے اور منقطع ہونے اُمید اُسکے کے اور ہلاک ہوجانے تمھاری جماعت کے اور اگر یہ قول اُسکا حق ہی پس نہ مصالحہ کرونگا مین تم سے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیہ کے تمھاری جماعت

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اسی طریق سے جو کہا ہی مین نے مجھسے
پس لونگا مین وہ مال تم سے طول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا اودیرپہ کلام خالد بن الولید کا اور کہا اسنے کہ
تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہوگے فیصلہ اسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجائیگا اور
آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور بہ تحقیق بھر گیا رعب اسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا اُس سے جو کچھ کہ سُنا
اس نے پھر اپنے دل مین کہا اسنے کہ قسم ہی خدا کی سچا ہی عربی اپنے قول مین اور قسم ہی خدا کی مین جانتا ہون اسن امر کو کہ
وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اسکے بعد مارے جائینگے اور نہین مفر ہی مجکو مگر اسیمین کہ سچ کہون عربی سے اور لے لون اپنے
اور اپنے اہل کے واسطے امان انسے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھیجا
گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا کہ ہوشیار جاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر
اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین فکر مکر اور فریب کا کیا ہی پھر سب قصہ اسنے بیان کیا اور کہا کہ بیچ چاہتا
ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل وعیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجکو اور تیرے مال کو
اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نہ کریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہمسے اُسنے کہا کہ اگر مجکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تم سے
یہ حال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑی کی جگہ کون ہی اسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ ریگ کے داہنی جانب
اُنکے لشکر کے ہی پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور
کہا اب مین اُمید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجکو فتح دیگی اُنپر پھر بُلائے اسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اُن سے پیدل
ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اس مقام سے پس ملے اُنکو ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوئے پس کہا اُنھون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہوئے
رکھے اللہ تعالیٰ تمھارے دانتون کو کیا حال ہی پس خالد بن الولید رضؓ نے سب حال جو اس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہی خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن
مین انکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے ابا سلیمان قسم ہی اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو
انکے واسطے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہی کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی
واعدوا لهم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخيل ترهبون به عدو الله وعدوكم اور تمھارے مقابلے مین
اُسنے دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیا رہوان ہی اور مجکو اطمینان نہین ہی تم پر اس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی
دس آدمی جیسا کہ اسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر ٹھہراؤ اُنکو قریب اُنکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہی آیا اسنے وہ جگہ بھی
بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے
ساتھیون کو کہ کاڈ اٹھین قریب اُنکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو کہ اگر چاہا اللہ تعالیٰ اسنے تو وہ

کفایت کرینگے اس چیز کو جسکی احتیاط کرتے ہو تم اور ہم سب بہتے تھوڑون پر آمادہ اور تیار رہینگے پس جسوقت تم دشمن خدا
کے کام سے فارغ ہوگے ہم سب انپر حملہ کرینگے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے مدد اور یاری کی پس خالد بن الولید
نے کہا کہ مین تمھاری رائے کے خلاف نہ کرونگا پھر بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے دس آدمیون کو جنکے نام یہ ہین
رافع بن عمیرة الطائی اور سیب بن نجبة الفزاری اور معاذ بن جبل اور ضرار بن الازور اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
العدوی اور سعید بن عامر بن حریج اور ابان بن عثمان بن سعید اور قیش بن ہبیرہ اور زفر بن سعید البیاضی اور عدی
بن حاتم الطائی پس جب یکجا ہوئے یہ لوگ آگاہ کیا خالد بن الولید نے انکو حیلہ اور مکر رومیون سے اور کہا کہ جاؤ تم سب
یہان تک کہ در آؤ تم اُس زمین نشیب مین جو دائین طرف ٹیلے ریگ کے ہے اور چھپکر بیٹھو وہان پس جسوقت پکارون
تمکو دوڑو تم اور ایک ایک مقابلے کیواسطے جدا ہو جاؤ اور مجکو دشمن خدا کے مقابلے مین چھوڑو کہ مین مثل اور
مانند اسکا ہون اور مین کفایت کرونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار بہت
بڑا اور بڑا معلوم ہوتا ہے یہ معاملہ اور ہم ڈرتے ہین اس بات کو کہ باز رکھین قوم تمھین اپنے سردار سے اور پھرے وہ جماعت
تمھاری طرف پس نہ مطمئن ہوسکے تم اس امر سے کہ وہ کچھ برائی تمکو پہونچاوین اور میری رائے یہ ہے کہ ہم لوگ اسی وقت
انکے گاڑی کی جگہ پر جاوین پس اگر انکو سوتے ہوئے پاوین تو قبل صبح کے انکو مارکے انکی جگہ پر ہم لوگ پوشیدہ ہو کر
بیٹھین پس جسوقت تنہا ہو تم اور نزدیکی تمھار الکلین ہم لوگ اسکی طرف گاڑی سے بغیر کسی لڑنے ولے اور خصومت
کرنے والے کے پس ہنسے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ انکے کلام سے اور کہا کرو تم جو بیان کیا تمنے اگر کوئی طریق اسکے کرنیکا
پاؤ تم اور ساتھ لیلو ان لوگون کو جنکو مین نے مقرر کیا اور تم انپر سردار ہو اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ تمکو تمھاری
مراد کو پہونچاوے پس اگر ایسا ہوا تو بڑی خوشی کار ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ مین اُمید اُن تک پہونچنے کی رکھتا ہون
اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر نکلے اور چلے وہ لوگ اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین تھین اور سلام کیا خالد بن الولید اور
مسلمانون کو اور واسطے انکے دعا کی انسے اور بیروا نگی ایک تہائی رات گذرنے واقع ہوئی اور ضرار بن الازور سب
کے آگے تھے اور اشعار بطور رجز کے پڑھتے تھے پھر جب پہونچے ٹیلہ ریگ تک پس ٹھہرا یا ضرار بن الازور نے اپنے
ساتھیون کو اور کہا ٹھہر جاؤ تم اپنی جگہ اور روش نرم پر یہانتک کہ دریافت کرون اور خبر دون مین تمکو قوم کے حال
سے پھر نکالا انہون نے اپنے کپڑون کو اور لے لیا تلوار کو اور چلے چھپے ہوئے پہاڑ اور ٹیلے کی آڑ مین تا آنکہ پہونچے وہ نزدیک
قوم کے اُسوقت کہ وہ لوگ بسبب مشقت لڑائی اس دن کے بیہوش سو رہے تھے اور مطمئن اور بے ڈر تھے اس امر
سے کہ کوئی دشمن اُنکا قصد کریگا یا کوئی انسے مقابل ہوگا پس چاہا ضرار بن الازور نے کہ قریب انکے جاوین لیکن خوف
اس امر کا ہوا کہ جگا دیگا ایک اُنمین کا دوسرے کو بسبب اضطراب کے جو وقت قتل اُنکے ہوگا پس پھرے اپنے ساتھیونکی طرف
اور کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق حاصل ہوئی تمکو وہ چیز جسکا ارادہ تم رکھتے ہو اور دور ہوا تمسے خوف اس چیز کا جس سے ڈرتے ہو

مصنف اذ زمقرر کرنے خالد بن الولید کا دس مسلمانون کو بطور کمین گاہ کے واسطے دردان کے ۱۲ الصلا
[illegible]

پس نکال لو تم تلوارون کو اور چلو اُن کی جانب اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک تم مین ایک کے واسطے ہو اور
چاہیے کہ ضرب تلوارون کی ایک ہون اور چھپاؤ تم جہانتک ہو سکے اپنی آوازونکو ساتھیون نے کہا کہ یہ سب بخوشی منظور
ہے پھر نکلے اور سُبک ہوئے نوک زرہون سے اور نکال لیا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور ضرار بن الازور انکے آگے ہوے اور
چلے تا انکہ پہونچے قوم تک اور ہر ایک کے ہتھیار انمین سے اُسکے سر کے پاس رکھے تھے پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کے واسطے
جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا اُنھون نے اُنپر بلند کیا تلوارونکو اور مارا قوم کے چہرون اور گردنون اور پیٹھون پر پس نہ جانے وہ لوگ
اسوقت کہ ضربات تلوارون نے لیلیا تھا اُنکو پس کاٹ ڈالا اُنکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سب کو پھر لیے ہتھیار اور
جو کچھ اُنکے پاس تھا اور کہا ضرار نے بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور اُمید رکھتے ہین ہم اللہ تعالیٰ سے
تمام اور پورے کرنے وعدہ کی پس تعریف کی اُنھون نے پروردگار کی بسبب اُسکی مدد ہی کے اور شب گذرانی اُنھون نے
دراں حالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ کا اور مدد مانگتے رہے اُس سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی
پس یکجا ہوے سب اور نکال ڈالے کپڑے اپنے اور پہن لیے کپڑے رومیون کے اور باندھ لیا اُنھون نے سربند وغیرہ کو اور چھپ کر بیٹھے
اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالدی اُنپر مٹی اور
مسلح ہوکر بیٹھے بامید کشود کار کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
نماز صبح کی پڑھی ساتھ مسلمانون کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیونکو بصورت لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئین لباس ریشمی
سرخ مین اور عمامہ زرد باندھا اسی طرح رومیون نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیے اُنھون نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان در
علیا کو پس مسلمان اسی حالت مین تھے کہ دفعۃً ایک سوار فوج قلب رومیون سے نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کے آیا عہدشکنی
اور فریب کیا تمنے کہان ہے وہ معاملہ جو کل ہمارے تمہارے بیچ مین قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا طریقہ
غدر اور بیوفائی کرنیکا نہین ہے پس اس سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہے کہ تم اُسکے پاس چلو تاکہ دیکھے اور دریافت کرے وہ
اس بات کو کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ اُس سے کہ آگاہ ہو مین آتا ہون بجانب
اُسکے بدون رنج اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اُسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اُسوقت
نکلا دشمن خدا لپیٹا ہوا اپنی زرہ مین اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سربند اور تاج کی پس جب
دیکھا خالد بن الولید نے اسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہے مسلمانون کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اُنکے پہونچ گئے ہمارے دشمنون تک پس جسوقت
دیکھو تم مجکو حملہ کرتے ہوئے پس حملہ کرو تم بھی مع اپنے ساتھیون کے پھر سلام کیا مسلمانون کو اور چلے وہ اور اشعار دعائیہ
پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُنکے لباس کو
متعجب ہوا اور گمان کیا اُسنے کہ وہ قریب تر اُنکے پاس پہونچتے ہین تا انکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اُسکے اور رہی دو قدم

دروان نزدیک ہوا ٹیلہ ریگ سے پس جب پہونچے خالد بن الولید نزدیک اُسکے اُتر پڑا دروان اپنے استر سے اور اُترے خالد بن الولید اپنے گھوڑے سے اور بیٹھ گئے دونون اور دروان نے رکھا تلوار کو اپنے دونون ہاتھونکے پنجون مین بخوف حملۂ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور خالد بن الولید اُسکے سامنے بیٹھ گئے اور اُس سے کہا کہ تو جو کچھ جانتا ہو اور استعمال کر سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان لے اس امر کو کہ تو اُس شخص کے سامنے بیٹھا ہی جو نہین پروا رکھتا ہی مکر اور فریب کی کیونکہ وہ خود حیرہ اور رکھنیہ مکر اور فریب کا ہی پس کہا دروان نے کہ بیان کرو تم مجھسے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہی معاملہ میرا اور تمھارے اور بچاؤ تم خون آدمیونکو اور جان لو تم اس امر کو کہ بہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمسے سوال اور مطالبہ کریگا اُس چیز کا جو تمنے کیا ہی اور مار ڈالا ہی بندگان خدا کو پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہمسے چاہتے ہو تو نہ بخل کرونگا مین اُسکے دینے سے بطور صدقہ اور خیرات کے کسواسطے کہ ہمارے نزدیک کوئی گروہ تمسے زیادہ ضعیف نہین ہی اور ہم اس بات کو جانتے ہین کہ تم لوگ ملک قحط کے رہنے والے اور ننگے اور لاغری سے مرے ہوے ہو پس کہو جو کچھ منظور ہو اور تھوڑے پر ہمسے اکتفا کرو پس جب سُنا خالد بن الولید نے اُسکے کلام کو کہا کہ اے کتے نصرانیہ کے بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے بے پروا کر دیا ہی ہمکو تمھارے صدقے اور خیرات سے اور تمھارے مال کو ہم پر حلال کر دیا ہی کہ ہم اسکو آپس مین بانٹ لیتے ہین اور تمھاری عورتون اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہی مگر یہ کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اگر اس سے انکار ہی تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در انحالیکہ تم خوار اور ذلیل ہونے والے ہو اور اگر اس سے بھی انکار ہی پس تلوار حاکم ہی ہمارے اور تمھارے بیچ مین تا دم مرگ اور اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا تم مین اور ہم مین سے اور ہمارے پاس تو تمھارے واسطے یہی ہی جو سُنا ہی تمنے پس اگر اس سے انکار ہی تو لڑائی موجود ہی اور قسم ہی خدا کی کہ ہمکو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہی اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہی پس قسم ہی خدا کی کہ تم لوگ ہمارے نزدیک مثل کُتون کے ہو اور بہ تحقیق ایک شخص ہم مین کا تمھارے ایکہزار شخص کو ضعیف جانتا ہی اور یہ گفتگو تیری اس قبیل کی نہین ہی جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنیوالون نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہی کہ تو مجکو جدا اور اکیلا میری قوم سے پا کر مجھ تک پہونچ جاوے پس لے اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہی کہ بہ تحقیق مین تیرے واسطے مثل اور کافی ہون اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب دروان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی سُنی اُٹھ کھڑا ہوا ابرو ان اسکے کہ نکالے تلوار کو باعتماد اس امر کے کہ ساتھی اسکے گاڑے سے نکلینگے پس اُچک کر دونون بازو خالد بن الولید کے پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اس سے اور لپٹ گئے اسکو اور پکڑ لیا اسکے دونون بازو اور رلگئے دونون آپس مین اور ایک نے دوسرے پر مضبوطی کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میرے پاس کو کہ بہ تحقیق قابو مین کر دیا صلیب نے سردار عرب کو ہمارے پس یہ کلام اسکا تمام نہین ہوا تھا کہ سُنی قوم نے آواز اُسکی پس دوڑے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ ریگ سے مثل مرغان تیز چنگل زمین پر اُترنے والے کے اور پھینکدیا اُنھون نے کپڑے پُرانے اور زرہین جو پہنے ہوئے تھے اور نکال لیا تلوارون کو اور سب کے پہلے ضرار بن الازور تلوار لیے ہوے

در نکلنے ضرار بن الازور وغیرہ دس مسلمانون

جمع ہونا سب ... دروان ... اجنادین ...

ننگے بدن سوائے ازار کے اور کوئی کپڑا انہین پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ انکے پیچھے تھے پس متوجہ ہوا اور دیکھا دشمن خدا نے انکو آتے ہوئے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا آنکہ جب اسکے قریب پہونچے دیکھا اُسنے قوم کے آگے ضرار ابن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوئے بعجلت اسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کانپنے لگے ہاتھ اُسکے اور سست ہوئے بازو اسکے اور کہا کہ اے خالد مین تم سے بواسطہ تمہارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجکو مار ڈالو یہ شیطان مجکو نہ مارے کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اسکی صورت سے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ پہونچگئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ اے دشمن خدا کہان گیا تیر اور مکر بمقابلہ مکر اور حیلۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو جھکایا ضرار نے اسکی طرف پس کہا خالد بن الولید نے توقف کر واسطے ضرار اور باز رہو تم اسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کرون تمکو اسکے مار ڈالنے کا اور پہونچگئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور جھکاتے ہوئے اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف قتل کرنے کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اُنسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ حکم دون مین اسکے مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور کانپنے لگے ہاتھ اور بازو اُسکے اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی اُنگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان اُسکو دیجاتی ہی جو مستحق امان کا ہوتا ہی اور تو وہ شخص ہی کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی اور مصلحت کیا اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سُنا ضرار ابن الازور نے یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اسکو اور ماری تلوار اسکے رگ شانے پر پھر لپک کر لیا تاج کو اسکے سر سے اور کہا جس شخص نے سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اسکا ہی اور پڑین اُسپر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اُسکو ٹکڑے ٹکڑے اور دوڑے اسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجکو تمہارے واسطے اسکی قوم کی طرف سے اطمینان نہین ہی کسواسطے کہ وہ حال اپنے ساتھی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلہ اسکی قوم کے پس جب قریب اُنکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرنیکے وقت تمام مسلمان تمہاری تکبیر کہنے لگین گے راوی نے بیان کیا ہی پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اس شخص کے جسکو اسنے قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اس مقتول کا پھر متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے تئین نیچے ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار ابن الازور سب کے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کی نوک تلوار پر تھا پس جب ظاہر ہوئے وہ دونون لشکرون کے سامنے پھرے بجانب روم کے اور دیکھا کفار نے سر اپنے سردار کا نوک تلوار پر پس کچھ شک نہ کیا اُنھون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہی اور وہ لوگ اسکے ساتھی اور قوم ہین پس آ وازین کین

اُنھون نے مثل آواز جوان کھیلنے والون کے اور تالیان بجائین اور ظاہر کیا صلبان کو اور بہت ہوا شور اور غل اُنکا اور دیکھا مسلمانون نے اس حالت کو اور ہجوم کی اُنکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلاے مصیبت ہو گئے پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر ردان تمھارے سردار کا ہی اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا اُنھون نے سر کو ہاتھ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اُنکے پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان اور حامیان دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا اُنھون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اُنکے ساتھ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے سر کو اور یہ یقین جانا کہ انکی قوم کے لوگ مارڈالے گئے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوار نے اُنکو ہر جگہ مین اور مارے گئے وہ لوگ نیچے ہر پتھر اور ڈھیلے کے اور کام کیا تھا تلوارون نے اُنمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہوئے وہ مثل شتران پریشان کے عامر بن طفیل الدوسی نے **بیان** کیا ہی کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا راستہ دمشق تک کہ دفعۃً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہی کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہی پس ہوشیار ہو گئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار ہمسے تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہی جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے جس کسی رومی سفیر کو پایا اُسکو مار ڈالا اور جو کچھ اُسکے پاس تھا لوٹ لیا **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ جو لشکر بمقام اجنادین سے بروز ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اُنکے ساتھی مسلمانان اس معرکہ اجنادین مین موجود اور شریک نہ تھے اور وہ اُس دن آئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوے ہزار تھا کہ منجملہ اسکے پچاس ہزار آدمی سے کچھ زیادہ مارڈالے گئے اور آپسمین اُنھون نے اس لڑائی کی گرد و غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق ہو گئے پس بعضے قیساریہ کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا راستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال اور اسباب کو اسوقت تک کہ ایام گذشتہ مین اُنھون نے اسقدر لوٹا نہ تھا اور لے لیا سونے اور چاندی کی صلبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے وہ سب مع اس تاج کے جو وردان سے لوٹ لیا تھا اور کہا کہ تقسیم کرونگا مین اسمین سے کوئی چیز جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ یہ واقعہ اجنادین کا سنیچر کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول ۱۳ سنہ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفۃ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم اذین ہ حمدًا وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین واخماد جمرتہم والصلاع بیضتہم وانا القینا جموعہم باجنادین مع وردان صاحب حمص وقد نشروا کتائبہم ورفعوا صلبانہم وتقاسموا ایدینہم لا یفرون ولا ینہزمون فخرجنا الیہم والقینا باللہ متوکلین علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی انفسنا وسرائرنا فرزقنا الصبر واید نا بالنصر وکبت اعداء اللہ بالقہر فقتلنا منہم فی کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لہم بالشہادۃ ویوم کتبت الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی الاخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین۔ پھر لپیٹا خط کو اور دیا عبدالرحمٰن بن حمید الجمحی کے ہاتھ میں اور حکم دیا انکو کہ اسی وقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبدالرحمٰن اُسی وقت اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اُسکے بجانب دمشق کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو کہ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار مین عبدالرحمٰن بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہ نے اُنسے پوچھا کہ کہان سے آتے ہو اُنھون نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سُنائی لوگون نے اُنکے آنے اور فتح مسلمانون کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدۂ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبدالرحمٰن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھاوین آپ اپنے سر کو کہ بتحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی آنکھون کو بسبب مسلمانون کے پس اُٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے اور دیا عبدالرحمٰن نے خط اُنکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو باواز خفی پس جب سمجھ لیا اسکے مطلب کو پڑھکر سُنایا لوگون کو باواز بلند اور ہجوم کیا لوگون نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ مین پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس خط کو سہ بارہ **راوی** نے **بیان** کیا ہو کہ جب سُنا اہل مدینہ منورہ نے کیفیت حاصل ہونے فتح اور مال کی مسلمانون کو پس آپس مین عہد اور ارادہ کیا مسلمانون نے واسطے جانے کے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ مین بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑون اور ہتھیارون اور ہیبت سخت کے کہ آگے اُنکے **ابوسفیان** بن صخر بن حرب اور **حارث** بن ہاشم اور مثل اُنکے اور لوگ تھے پس آئے وہ بطلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے جانے کو بجانب ملک شام کے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس قوم کے دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہو اور تعریف ہو اُس اللہ تعالیٰ کی جسکا کلام برتر ہو اور اس قوم کا

قول و کلام پست ہی اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا اُنھون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے مونھون سے اور انکار کرتا ہی اللہ تعالی
انکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہی اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک
اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا
اللہ تعالی نے ہمارے دین کو اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سُنا
اُنھون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی رہیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم انکو طرف دشمنون کے
اور برابر ہوجاوین وہ سابقین مہاجرین اور انصار کے اور بہتر تو یہ ہی کہ تم انکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین تمھارے خلاف نکرونگا راوی نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے وہ سب کے سب حضرت صدیق رض کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد انکے ایک
جماعت کو مسلمانون سے کہ باہم ذکر فتح مسلمانون کی اور انکے غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ
و کرم اللہ وجہہ داہنی جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بائین جانب اور مسلمان لوگ گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے بیٹھے تھے پس آئے قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا انکو اور بیٹھ گئے انکے سامنے اور آپسمین
بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو کی وہ ابوسفیان بن صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ اے عمر رض تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے
تم مخالف ہمارے اور ہم تمھارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام سے مٹا دیا اس چیز کو اللہ تعالی نے جو ہمارے
دلون مین تمھاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور فریب کو اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور
دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمھارے بھائی اسلام مین اور ایک باپکی اولاد نسب مین پس کیا عداوت ہی تمھاری ہمارے
ساتھ اے بیٹے خطاب کے آگے اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہی کہ دھوڈالو تم اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہی اور ہم
جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہمسے اور تم سبقت کرنے والے ہو ایمان اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے
منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بسبب شرم اور حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا قسم ہی خدا کی
کہ نہ تھا مطلب میرا اس کلام سے مگر جدا کرنا بدی اور بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہی اور
بڑائی تم اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اُن لوگون پر جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو
اور خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مین نے قید کیا ہی اپنی ذات کو خدا کی درگاہ مین اور اسی طرح سب
روساء مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ انکی گفتگو سے اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہونچا تو ان لوگون کو بہتر اس چیز کا جس کی وہ لوگ اُمید رکھتے ہین اور نیک جزا دے
انکے کامون کی جو کرینگے اور دے انکو مدد اپنی دشمنون پر اور نہ غلبہ و قرار دے ان کے دشمنون کو اپنے

واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو کہ قسم ہو خدا کی کہ نہین گذرے تھے مگر تھوڑے دن تا اینکہ آئے گروہ کثیر مین سے مقدم انکے عمرو بن معدی کرب الزبیدی تھے اور انکے ساتھ عورتین اور لڑکے تھے اور آئے بارادہ جانے ملک شام کے پس جب تو مدینہ طیبہ مین پہونچکر قرار نہین پکڑا تھا کہ مالک اشتر نخعی آگئے اور اُترے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے فریفتۂ محبت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اور حاضر ہوتے تھے وہ اکثر معرکون مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اُنھون نے لوگون کے ساتھ شام کے جانے کا پس جمع ہوا مدینہ منورہ مین ایک بڑا لشکر بقدر سات ہزار سوار کے اور اس لشکر کے ساتھ قوم حمیر بھی تھی پس جب پورا ہو گیا کام اس لشکر کا حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس عبارت سے وھو ھذا بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی خالد بن الولید المخزومی ومن معہ من المسلمین اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامرک بتقوی اللہ فی السر والجہر والرفق بالمسلمین والحمل لضعیفھم والتجاوز عن مسیئھم والمشاورۃ بھم وقد فرحت بما فتح اللہ علیکم وافاء اللہ علیکم من النصر وھزیمۃ الکفار فاحبن لسیر وابتک الی ان تطاع اقصی ارضھم وانزل علی جنۃ الشام الی ان یاذن اللہ تعالی بفتحھا علی یدیک ثم الی حمص والمعرات واطلب انطاکیۃ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وقد نفذت الیک ابطال الیمن وابیوت النخع وافیال مکۃ ویکفیک عمرو بن معدی کرب ومالک الاشتر وان نزلت علی المدینۃ العظمی ذات الجبل المطل الظاکیۃ فان الملک ھناک فان صالحک فصالحہ وان حاربک فحاربہ ولا تدخل الدروب ان اونکابتنی بذلک مع الی اظن ان الاجل قد اقترب ھر قبل پھر لکھا اس آیت کو کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَۃُ الۡمَوۡتِ وَالسَّلَامُ پھر لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اُس پر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا انسے کہ تمھین قاصد شام کے تھے اور تمھین جواب بھی پہونچاؤ پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر براہ شارع عام۔ کمطے کرتے ہوئے منازل کو یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب خالد بن الولید نے خط پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اُنھون نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر مارے جانے دلاور لشکر بادشاہ اور انکی ہزیمت کی سُن چکے تھے پس ڈر گئے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیون کے اور پناہ گزین ہوئے وہ دمشق مین اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کین اُنھون نے تلوارین اور طوارق اور نیزے اور ڈھلواسیان اور عرادات کو اوپر دیوار شہر پناہ کے اور ظاہر کیا نشانون کو پس جب جمع ہو گئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر ہمراہی انکا اور نیز آ موجود ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور بھر گئی زمین سوائے انکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک لشکر جرار پس یقین ہو گیا ان کو اپنی ہلاکت کا اور آ کر اُترے خالد بن الولید

بمقام دیر کے جو اس نام سے مشہور ہی اور دیر اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدھ کوس سے کم تھی پس جب اُترے وہان مقام
مین بلایا امراے لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی فریب ان لوگون نے ہمارے ساتھ وقت ہمارے پھرنے
کے کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہیان اپنے اور اُترو ان کو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نہ چھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطے قوم
کے ساتھ امان کے پس فریب مین ڈالین وہ تمکو یا آوین تمھارے پاس اپنے مکر سے اور دروازون سے فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو انکی
طرف ایک فوج کو دوسری کے بعد اور مقرر کرو واسطے اپنے لوگون کے نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو زیادہ اس مقام کے
ٹھہرنے سے اور صبر کے پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر
روانہ ہوے وہ ساتھ چوتھائی لشکر کے یہانتک کہ پہونچے باب الجابیہ پر اور کھڑا کیا انکے واسطے ایک گھر چمڑے طائفی کا فاصلہ پر
دروازے جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور انھون نے عبد اللہ سے اور انھون نے
ابی محمد عبد اللہ بن حجاز انصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنے جد سے جو ہنگام فتح دمشق کے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
مین موجود تھے اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا انکے واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہاے
روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور تدمر اور حوران کے ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے انکے پاس مال لوٹ سے موجود
تھے کہا میرے جد نے کہ اے میرے بیٹے باز رکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے
اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ کہ دیکھین اور جانین رومی اہل بلاد کہ مسلمان بطلب و خواہش ملک کے نہین
لڑتے ہین بلکہ بامید ثواب اور رجاے رضاے اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتے ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اُترتے تھے
انکے شہرونمین پس دو دو چمڑے کرتے تھے ہم خیمے انکے اور رکھتے تھے انکے آگے شعار ہی ولے ہتھیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق
اور نہین نزدیک انکے جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھے
خیمون کی طرف سوا اسکے کہ اللہ تعالی کا نام انمین نہین لیا گیا تھا اور ساتھ شرک کے اور تھے ہم کہ جاتے تھے دشمن کی لڑائی مین
خالی ہاتھ ہتھیار سے اور بعض ہم مین ایسے تھے کہ خرمے کی گٹھلیون کو ایک دوسرے کے ساتھ ڈورے مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور
اُسکو بجاے زرہ کے پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم
کیا اپنے ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنے ہمراہیون کے ساتھ باب صغیر
پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اسطرف کو جہان مین تمکو امیر مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلے جسکے مقابلے کی تم طاقت نہ رکھتے ہو
پس روانہ کرو تم کسی کو میرے پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمھاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور کہا اُنسے کہ تم اپنے ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو کہ اس دروازے سے جسکا نام
توما ہی اور اگر وہ تمھارے مقابلے کو نکلے پس اطلاع دو مجکو تاکہ کمک کرونگا مین تمھاری کہ مین نے سنا ہی بتحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی
لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی اور ہرقل بادشاہ اسکو دوست رکھتا ہی اور یہ بسبب اسکی شجاعت کے ہی اور اسی وجہ سے ہرقل نے اپنی بیٹی

ف ۱ دو از تیب اور تقسیم کرنے خالد بن الولید کا اپنے لشکر کو دروازہ ہاے دمشق پر ۱۲ ع شماری جمع شمری نوع

از اسب تا ما ۱۲ از است ۱۲ ع قنطاریات جمع قنطاریہ یعنی کارہ و ناخن یعنی ع طوارق جمع طارقہ یعنی سپر ۱۲

بیادہ دی ہی پس کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہین ہی ہم مین کوئی ایسا کہ جسپر اُسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب الفرادیس پر
اور ٹھہرو وہان اور نہ ہٹو تم اس جگہ سے کس واسطے کہ مین نے سُنا ہی کہ وہان بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہین پس گئے عمرو بن العاص
باب الفرادیس پر پھر بُلایا خالد بن الولید نے قیس رض بن ہبیرۃ المرادی کو اور تھوڑا لشکر انکے سُپرد کر کے کہا کہ تم مع اپنے
ساتھیون کے جا کر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرۃ اُس باب پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہی کہ باب ھرقش دمشق کا بند تھا اور اس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور اسی وجہ سے عرب نے اسکا نام باب السلامۃ
رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ **باب شرقی** پر اوترے اور طلب کیا ضرار بن الازور کو اور دو ہزار سوار
انکے ساتھ کر کے کہا کہ تم بطور طلیعۂ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر سخت یا دکھائی دین
تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو تم اور روانہ کرو بجانب میرے کہ مین جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہین ہی کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور خود آرائی رہون پس کہا
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہان تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ
نے کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہی پھر روانہ ہوئے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوئے مثل شیر غضبناک و رچیتے خشمگین
کے اور باقی رہے خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ لڑین وہ جبتک کوئی انمین کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردین عورتون اور اولاد کو اور چلائے دونون لشکرون نے
آپسمین تیر اور پتھر اور ڈھلوا اسی یہانتک کہ زخمی ہوئے اکثر لوگ دونون طرف کے اور آئے عبد الرحمن بن حمید الجمحی مدینہ منورہ
سے خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لیکر دروازۂ شرقی پر اس حالت مین کہ تھے خالد بن الولید دروازۂ شرقی پر اور
ایک جماعت انکے ساتھیون کی بہمراہی رافع بن عمیرۃ الطائی کے دشمنون سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط انکو
پس جب پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس خط کو خوش ہوئے اسکے مضمون سے اور خوشخبری سُنائی اپنے ساتھیون کو
ساتھ آنے لشکر کے بہمراہی **ابی سفیان** اور عمرو بن معدی کرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانون مین اور
دن بھر لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونون فریق جدا ہوئے اور ہر سردار مسلمانون کا اپنے دروازے پر
ٹھہرا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سُنایا گیا اُن لوگونکو
پس خوش ہوئے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگون نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے
نگاہبانی کرتے تھے نوبت بہ نوبت اور ضرار بن الازور گھومتے تھے گرد اُنکے اور وہ نہین ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط
اس امر کے مشرکین سے کہ نکلین وہ شہر سے مسلمانون پر یا آپڑے لشکر اُنپر ہرقل کی طرف سے **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہی کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانون کی اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات پہچان اور نشان اپنے کے

دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے جلتے تھے اور مشعلین روشن تھین مثل روشنی دن کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جمع
ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس بعضون نے کہا کہ ہماری رائے تو یہ ہی کہ مصالحہ
کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہی ہمکو طاقت انکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین
اُنسے جو یکجا ہوئے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور اراخنہ اور قیاصرہ سے اور پیس ڈالا انکو مسلمانون نے مثل پیسنے غلے
کے پس کہا بعض رومیون نے کہ چلو پادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ کرین ہم اُس سے اور سُنین کہ وہ کیا کہتا ہی اور
درخواست کرین اس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اس چیز کو جسمین کہ ہم مصالحہ کرینگے مسلمانون سے یا انکے مقابلے کو
نکلینگے پس حمایت کریگا وہ ہماری راوی نے بیان کیا ہی کہ چلی اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور توما کے دروازے پر لوگ ہتھیار
بند مقرر تھے پس پوچھا اُن لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے تم انھون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض اُنمین بطلب اجازت
کے پاس توما کے اور اجازت دی اُسنے پس داخل ہوئی قوم اسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اُسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم
بیٹھنے کا دیا انکو پس بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اُس چیز کے جو اُتری تھی انپر پھر متوجہ ہوا انکی طرف توما اور پوچھا اُسنے
کہ کیا سبب ہی تمہارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا انھون نے کہ اے سردار پناہ اور داد دے ہمکو اس بلا سے جو ہمپر نازل
ہوئی ہی اور گھیر لیا ہمارے شہرونکو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہی جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس امید
اعتماد رکھتے ہین تجھپر پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اُس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھ مسلمانونکو
ہمسے کہ ہم قریب بہ ہلاکت پہونچے ہین پس جب سُنا توما نے انکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور اُمید دلائی تمنے اپنے
دشمن کو آپ مین پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانونکو اہل اور لائق واسطے
لڑائی کے اور نہ انکو لائق ٹھہرنے جگہ تیر اندازی کے اور اگر پہونچینگے وہ مجھ تک تو ملا دونگا اُنکے آگے والونکو پیچھے والون مین اور رسے
لونگا بدلا اپنی قوم کا اُنسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھول دیا جاوے انکے واسطے دروازہ تو نہین جرأت
ہی قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین ان صفات سے جو
بیان کیا تو نے اور ایک چھوٹا سا اور بوڑھا سا اُنمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہی اور سردار انکا بڑا سخت ہی کہ اسکا مقابلہ
نہین ہو سکتا ہی پس اگر ہی تو امن مین رکھنے والا ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنے والا ہمارا
اپنی ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرنے تو اُنسے یا چل تو ہمارے ساتھ انکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو
جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمہاری خیل اس شہر کے ہی اور تمہارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین انکے پاس اسقدر
نہین ہین کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے پیر اور ننگے بدن ہین پس کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار انکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار
بہت ہین جو انھون نے لیا ہی فلسطین مین لشکر رومیس سے اور جو لیا ہی بصریٰ مین اور ہمسے روز مقابلہ کرنے انکے کلوص اور عزرائیل سے
بمقام بیت میاکے اور جو لیا ہی انھون نے بمقام شحورا کے بولص اور اسکے بھائی بطرس سے اور جو لیا ہی انھون نے اجنادین مین پس تحقیق

سامان اور مال ہمارا لے لیا ہی قوم تے دلیکن نہین کام لیتے ہین وہ لوگ اس سے بوجہ بیدوائی کے علاوہ اسکے اُنکے نبی نے اُن کو
اللہ کی طرف سے خبر دی ہی کہ جو شخص کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا بطرف آگ کے اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہو گا
جائیگا بطرف بہشت کے اور حیات دائمی کے پس اسی وجہ سے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے ننگے سر ننگے بدن تاکہ ہوئیں وہ
بجانب اسکے جو اُنکے نبی نے اُنکے واسطے کہا ہی پس ہنسا توما ان لوگون کے کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمہارے دلون مین یہ کلام اور
سوائے اسکے اور اُنکی باتین در آئی ہین اُمید اور طمع کیا ہی ان فرمایہ اور غلامون نے تم مین اور اگر صدق اور راستی سے لڑو
تم انسے تو تمھین اُنسے غالب ہو جاتے لڑائی مین کسواسطے کہ تم کئی حصہ انسے بڑھکر ہو شمار مین پس کہا ان لوگون نے کہ اے سردار
آسان کر تو اُنکے بار اور شدت کو جسطرح سے تجکو منظور ہو اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو باز نہ رکھیگا قوم کو ہمسے تو کھولدینگے ہم
دروازے شہر کے انکے واسطے اور مصالحہ کر لیوینگے ہم انسے اس چیز پر جو طلب کرینگے وہ لوگ ہمسے جب سنا توما نے اُنکی گفتگو کو
سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اس نے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور
مار ڈالونگا انکے سردارونکو ایک ایک کرکے مگر مین چاہتا ہون کہ تم قوت دو مجکو اور لڑو میرے ساتھ ہو کر ایسی لڑائی کہ
پسند کرو ن مین اسکو اور پہونچ جاؤ تم اس لڑائی سے اپنی مراد کو پس کہا ان لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے
سامنے لڑینگے اور سبکے سب لڑمرینگے پس کہا توما نے کہ صبح پر رکھو قوم کو واسطے لڑائی کے پس اسوقت آویگا عرب پر بڑا کام
سخت اور ناگوار راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد اس گفتگو کے پھرے وہ لوگ اپنی جگہون میں اس قرار داد پر اور وہ توما کے لشکر گذار اور
تھے وہ منتظر اسکے حکم کے اور متوجہ ہوئے تمام رات نگہبانی پر اور آگ پر جون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنی جگہون مین مصروف اور متوجہ بدل تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر عورتون اور لڑکون اور مال غنیمت
کے پاس تھے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بیچ لشکر زحمت وغیرہ کے تھے اور لوگ رات کو نگاہبانی کرتے رہے تا آنکہ چمکی روشنی صبح کی اور
نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام
باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر چلنے کا اور کہا کہ نہ رنجیدہ ہو لڑائی سے پس جو شخص کہ آج کے
دن مشقت اُٹھاوے گا کل راحت پاوے گا اور وہ بڑی راحت ہو گی اور احتیاط رکھو تیرون سے تحقیق تیر خطا بھی کرتے ہین
اور کارگر بھی ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑون پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہین اور انکو تیر چلانے کا موقع اچھا
ہی اور قوت دیوین بعض تم مین سے بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین مضبوطی کرو راوی نے بیان کیا ہی پس روانہ ہوئے
وہ سب بارادۂ لڑائی کے پیادہ پا بطرف دشمنون کے اور چھپایا اپنے تئین ڈھالون سے اور آمادہ ہو کر چلے یزید بن ابی سفیان باب الصغیر
کی طرف سے اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان سے اور رافع بن عمیرۃ الطائی باب شرقی سے اور شرجیل بن حسنہ باب توما سے اور عمرو
بن العاص باب الفرادیس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے رفاعہ بن قیس سے بیان کی ہی کہ رفاعہ نے
کہ نہین تھا کوئی ہم سے اس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے ہنگام محاصرے کے کہ وہ پھرتے تھے

گرد شہر کے تاکہ در نہ آوین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت کسی دروازے پر ضرار بن الازور آتے تو ٹھہرتے تھے وہان اور تیز کرتے تھے لوگونکو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کے اُٹھائے جاؤگے کل یعنے قیامت کو بیچ سایہ قریب اللہ تعالیٰ کے اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا نہ ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کے پس اللہ تعالیٰ قادر ہے اس امر پر کہ بھیجے اُنپر عذاب اُنکے اوپر سے اور اُنکے پیرون کے نیچے سے اور مین اُمید رکھتا ہون تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی سنے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کے اور چلائے تیراندازون نے تیر اور آئے تیر قلعہ والون کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھلواسیون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اس بلا پر جو مشرکین کی طرف سے اُنپر آئی تھی اور نکلا توما داماد بادشاہ کا اُس دروازے سے جو اُسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعت مین راہب عابد زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اُنکے نزدیک شہر کفر مین اُس سے زیادہ عابد اور زاہد اُنکے دین کا کوئی نہ تھا اور تھا وہ بزرگ قوم کے نزدیک پس نکالا اُس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اُسکے سر پہ تھی پس گاڑ دیا اُسنے صلیب کو برج کے اوپر اور ٹھہرے اور جمع ہوئے بطارقہ اور راہب اور بڑے بڑے نصرانی گرد اُسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی انمین سے اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اور قیل و قال اُنکی اور آگے آیا اور رکھا توما نے اپنے ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کے اور کہا اُسنے کہ اے اللہ مدد دے ہم مین سے اُس شخص کو جو حق پر ہو اور غالب کر ہمکو اور نہ حوالہ کر ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور تباہ و برباد کر ظالمونکو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ میرے نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب اور اُس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اُس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اس انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر اُس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی سنے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اُسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اسیطرح سے بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل بن حسنہ سے وہ رومانس حاکم بصرہ کے شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باب توما پر تھے اور جو کلام کہ رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ سے اہل دمشق کے کلمات کفر اور اُنکی تہمت لگانے سے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھے شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اُنکے اور ارادہ کیا باب توما کا اپنے حملہ سے اور سخت ناگوار گذرا اُنکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے کیونکہ تحقیق مثل عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مثل آدم کے ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکو مٹی سے زندہ رکھا اُنکو جبتک چاہا اور بلا لیا اُنکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل رضی نے اُس لڑائی مین اور اُس دن مسلمان ایسی سخت لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور مارے لوگون کے تیر اور چلائے تیر دسیے پس زخمی کیا بہت لوگونکو اور تھے منجملہ زخمیون کے ابان رضی بن سعد بن العاص کہ ایک تیر زہر آلود اُنکے لگا تھا پس نکال لیا اُنہون نے تیر کو اور باندھ لیا زخم کو اپنے عمامہ سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے گرے وہ اور اُٹھا لیا اُنکو اُنکے بھائیون نے اور لے آئے

ذکر لڑائی دمشق کا جسکا بادشاہ توما تھا اور زخمی ہونا ابان بن سعد کا

مسلمانون کے لشکر مین او ارادہ کیا مسلمانون نے عمامے کے کھولنے کا تاکہ علاج کرین اُنکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو
میرے عمامے کو زخم سے کہ اگر کھولوگے اُسکو تو اُسکے ساتھہی میرا دم نکلجائیگا اور قسم ہی خدا کی کہ اُسنے دیدی مجکو وہ چیز کہ جسکی مین
اُمید رکھتا تھا پس نہ مانا اور نہ سُنا مسلمانون نے اُنکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہین کھول چکے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی
ابان نے اپنی آنکھ آسمان کی طرف اور اُنگلی اُٹھاکر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ھذا ما وعد الرحمٰن
وصدق المرسلون پس نہین تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمت کرے اللہ اُنپر اور سُنا اس سانحے کو ام ابان بنت
عتبہ بن ربیعہ زوجہ ابان نے اور نکاح کیا تھا ابان نے اُنکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اُنکے نکاح
کے کہ رنگت مہندی اور خوشبوے عطر کی اُنکے ہاتھ اور سر مین باقی تھی اور تھین وہ عورتون پابیادہ لڑنیوالی اور دلیر خاندان شجاعت
سے پس جب سُنا اُنھون نے حال موت اپنے شوہر کا آئین وہ ساتھ گھبراہٹ کے دراننحالیکہ ٹھوکرین کھاتی تھین بسبب
لٹکنے دامن اپنے کپڑون کے اور کھڑی ہوئین اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اُنکو صبر کیا بامید ثواب کے
اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور نہین سُنا گیا اُنسے کوئی کلام سواے اسکے کہ کہا اُنھون نے اپنے شوہر کی لاش پر ھنیئاً بما
اعطیت مضیت الی الحور العین الی جوار رب العالمین ھو الذی جمع بیننا ثم فرق واللہ لاجھدن حتی الحق بک
لانی متشوقۃ الیک لرأس ومنک ولم تر ومنی ولکن اباللہ الاان سنغضی بعیشی حرام علی ان یالامسنی بعدک
احد فقد حسبت نفسی فی سبیل اللہ عسی ان الحق بک وارجوان یکون ذلک عاجلاً راوی نے بیان کیا ہی کہ نہین
دیکھا لوگون نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پھر تجہیز اور تکفین کر کے دفن کیا اُنکی جگہ مین اور قبر اُنکی مشہور ہی اور نماز پڑھی خالد بن
الولید اور مسلمانون نے پس جب چھپائے گئے وہ مٹی مین نہین روئین ام ابان اور نہ ٹھہرین اُنکی قبر پر سواے اسکے کہ آئین وہ اپنے
ہتھیارون کی طرف اور مسلح ہوگئین اور بدل دی ہیئت اپنی اور ڈھاٹا باندھا اور لے لیا ڈھال اور تلوار کو اور ملگئین مسلمانون کے
لشکر مین بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر میرے شوہر مارے گئے لوگون نے کہا
دروازہ توما داماد ہرقل بادشاہ پر وہ مارے گئے اور اُسی نے مارا ہی اُنکو اور روانہ ہوئین وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھیون
کی طرف پس ملگئین اُنمین اور بہت سخت لڑائی لڑین اور تھین وہ بڑی تیرانداز لوگون مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے روز لڑائی اہل دمشق کے دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے توما کے آگے وہ اشارہ
کرتا تھا ہماری طرف اور پکارکر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد دے صلیب کو اور اُس شخص کو جسنے پناہ لی ہی ساتھ ہمیشہ کے اے اللہ ظاہر
کر اُنپر غلبہ اُسکا اور بلند کر مرتبہ اُسکا کہا شرحبیل نے کہ مین دیکھتا تھا اُسکی طرف کہ دفعتہً چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ نہ خطا
کی اُسکے بدن سے اور اُسی وقت اُسکے ہاتھ سے صلیب چھوٹ کر ہماری طرف گری اور دیکھے مین نے اُسکے جواہر سیکتے ہوئے
پس بہا ہر شخص ہم مین کا اُسکے لینے کو دوڑا اور چھپایا ہمنے اپنے تئین ڈھالون سے اور برسنے لگے ہمپر تیر اور پتھر مبطے اور ہجوم
کیا بعض ہمارون نے بعض پر اس طرح سے کہ ہر شخص سبقت کرتا تھا صلیب کے لینے سے اُس کا

اور دیکھی دشمن خدا توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کے اور اُسکے گرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اُسنے اپنی خوارئی کا
اور برہم ہوا اور کفر دلی انکا ظاہر کیا اور سخت گذرا اُسپر یہ معاملہ اور کہا اُسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ
لے لیگئی مجھسے اور اہل عرب اُسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک پس مضبوط باندھی اُسنے کمر اور لی تلوار اور سپر اپنی اور کہا
اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو پس ساتھ دے میرا اور جس کسی کا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور
مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا اپنے دل کو ان دشمنون کے دفع کرنے سے اور اوترا وہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھول دینے
کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سب کے پہلے پس جب اُسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اُترا حصار سے
اُسکے پیچھے اس وجہ سے کہ حرص اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ریوڑ کی اُسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے
ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب کے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے
بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب لینے مین مصروف تھے پس جب نکلے رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین انکی
ہوشیار کردیا بعضون نے بعض کو پس جب دیکھا اُنھون نے اس معاملہ کو حوالہ کیا صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ
عنہ کے اور جدا ہوگئے ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے انکی طرف اور حملہ کیا اُنکے لشکرون پر
درانحالیکہ ڈرانے والے تھے انکو اور آنے لگے اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور
پکار کر کہا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو پیچھے پھر د تاکہ بے ڈر ہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون
سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو تا اینکہ بے ڈر ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا انکا دشمن
خدا توما نے دائین بائین لڑتے اور مارتے ہوئے اور گرد اُسکے دلیر لوگ اُسکی قوم کے تھے اور وہ مثل اونٹ مست کے تھا
پس جب دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر یہ کہتے
ہوئے کہ بھولیجاؤ تم اپنی موتون کو اور ہوجاؤ تم طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کیونکہ
وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو اور نہ پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اُنپر اور ملجاؤ اُنمین برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے
بیان کیا ہے پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی والی قوم نے اور ملگئے بعض انمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون نے
اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا انمین سے سپرون کو اور سُنا اہل دمشق نے اس امر کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے
اور صلیب اعظم اُسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے درانحالیکہ دوڑتے
تھے وہ تا اینکہ بڑھ گئی جماعت انکی اور دشمن خدا توما دائین اور بائین طرف دیکھتا اور ترغیب دیتا تھا اپنی قوم کو
واسطے تلاش اور لینے صلیب کے کہ دفعتہً دیکھا اُسنے صلیب کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس
پس دیکھتے ہی تاو دیکر حملہ کیا اور ہجوم کیا اُسنے اُنپر اور چلایا اور کہا گالی دیکر کہ ڈالدو تم صلیب کو بہ تحقیق پہونچ گئی
تم پر بلا اور سختی اُس کی راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرجیل بن حسنہ نے اُسکے ناگہانی

درآنے کو اپنے اور پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا
کیا اُسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا اُسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیوں کو پس
آئے وہ کمک کی اُسکی مشرکوں نے اور دیکھا ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملۂ دشمن خدا کو شرجیل بن حسنہ پر
پس کہا اور پوچھا اُنھوں نے کہ یہ کون شخص ہی خوار کرنے والا اپنے نفس کا مسلمانوں نے کہا کہ یہ داماد بادشاہ کا
اور قاتل تمھارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہی پس جب سُنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کر کے اُس کے
نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب توما کے پس دوڑے بجانب ام ابان کے گبر لوگ اور گھیر اور
گزند پہونچائی اُنکو تاکہ ڈرادین اُنکو پس نہ التفات کیا ام ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بجانب اُنکے غیر ازینکہ راست کیا
تیر کو اُنکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا پہونچگیا تھا شرجیل بن حسنہ تک
اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اور صلیب کے اور لیوے اُسکو کہ دفعتہً تیر پہونچا اُسکی داہنی آنکھ پر اور گھس گیا اُسمین
پس پھرا اسمین دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اُسپر پس دوڑے لوگ اُنکی طرف
اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپروں اور طوالق کے اور بچاتے تھے توما کو اُنسے پس جب بے ڈر ہوئین ام ابان شر اعدا
سے چلانے لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہی کہ پھر مارا اُنھوں نے تیر ایک گبر کو پس جب لگا
اُسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اُسکو پس لگا اُسکی گردن مین پس اوندھا ہو کر گر گیا اور مر گیا اور دشمن
خدا توما سب سے پہلے پھرا اور بھاگا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے پس چلا یا وہ مثل اونٹ کے تا اینکہ داخل ہوا وہ
دروازے مین اور دیکھا شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اس حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیوں سے سختی ہو تمپر کس
چیز نے تمکو روک رکھا ہی اور بتحقیق رہائی پائی سگ رومی نے حملہ کرو تم ان کتوں پر قریب ہی اللہ کے نزدیک یہ امر کہ
پہونچ جاؤ تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانوں نے اور حملہ کیا شرجیل بن حسنہ اور سب لوگوں نے اور مار ہٹایا
لشکر روم کو تا اینکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت کی اُنکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیروں اور پتھروں کے
پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اُنھوں نے تین سو رومیوں کو اور لے لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اُنکی اور
داخل ہوا دشمن خدا توما شہر مین درآنحالیکہ تیر نے اُسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کر لیا
اُنھوں نے دروازے کو اور دیکھا ہوئے گرد اُسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راہبوں سے اور چاہا اُنھوں نے
کہ نکالین تیر کو اور کھینچ لین اُسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب یہ گذری
اس تدبیر مین اور کوئی سبیل اُسکے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہگئی گانسی اُسکی آنکھ مین اور باندھ
لیا اُسکو پٹی سے اور کہا اُس سے چلنے کو پس انکار کیا اُسنے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اُسکے درد
مین اور کہا قوم نے اُس سے کہ چلکر ٹھہر تو اپنے مکانمین ہم باقی دن تک اس واسطے کہ آج کے دن دو مصیبتین

ہم گرفتار ہوئے ایک مصیبت صلیب اعظم کی اور دوسری مصیبت تیر اندازی کی جو ہمین قوم سے تجکو پہونچی اور جان گئے
ہم اس امر کو کہ مسلمانون کے سامنے کوئی نہین ٹھہر سکتا ہی اور نہین درآ سکتا ہی کوئی انکی آتش حرب مین اور نہین کی تھی ہمنے تجھسے درخواست
مصالحہ کرنیکی مگر بسبب دیکھنے اور سُننے اُنکے حالات اور کامون کے اور سوائے صلح کے اور کوئی صورت ہم مناسب نہین دیکھتے
ہین پس خشمناک ہوا توما اور زیادہ ہوا غصہ باطنی اُسکا اور کہا کہ سختی ہوئی تمپر حال یہ ہی کہ لے لیگئی صلیب اعظم اور ایذا پہونچی میری
آنکھ کو اور مارے گئے میرے مصاحب اور مین غفلت اور بیخبری کرون ان غلامون سے اور بادشاہ کو میری غفلت کی اطلاع اور اسکے
نزدیک میرا عجز اور سُستی ظاہر ہو اور ضرور ہی مجکو انکا مقابلہ کرنا اور ہر حال مین طلب کرونگا مین اپنی صلیب اور بدلے لونگا بعوض
اپنی آنکھ کے ہزار آنکھین انکی تاکہ بادشاہ کو معلوم ہو جاوے کہ مین نے اپنا بدلا انسے لے لیا اور قریب تر مین اُنکے ساتھ ایک
مکر کرونگا اور اسکے ذریعے سے انکے سردار تک پہونچونگا اور بھگا دونگا اُنکی جماعت کو اور لے لونگا مال اُنکا اور وہ سب جو ہمسے لوٹا ہی
اُنھون نے اور بھیجدونگا وہ سب بادشاہ کے پاس پھر بعد اسکے نہ راضی ہونگا اور نہ اعتقاد کرونگا مین اُنکے ساتھ اسی پر یہانتک
کہ تیار کرونگا مین ایک لشکر اور ساتھ لونگا باربرداریان اور زاد راہ اور جاؤنگا سکے سردار ابی بکرؓ کی طرف جو ملک حجاز مین ہین
اور مٹا دونگا اُنکی نشانیون کو اور کھود ڈالونگا اُنکی مسجدون کو اور کر دونگا اُنکے شہر کو مسکن گوہون اور گوہ سٹون اور درندے وحشی
جانورونکا پھر توما ملعون چڑھ گیا دروازے کے اوپر اور آنکھ مین پٹی باندھے ترغیب دیتا تھا لوگون کو تاکہ دور ہو جاوے
اُنکے دلون سے رعب اور کہتا تھا کہ بے صبری نہ کرو اس معاملے مین جو ظاہر ہوا تمکو مسلمانون سے اور بیشک صلیب
بھگا دیگی انکو بسبب اپنی سختی کے اور مین ذمہ دار ہوتا ہون اس امر کا پس قرار پکڑا لوگون نے اسکے کلام سے اور سخت
لڑائی لڑے اور صبر کیا اُنکے مقابلے مین مسلمانون نے اور اطلاع دی شرجیلؓ بن حسنہ نے اس حال کی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اور کہا قاصد سے کہ بیان کر تو خالد بن الولید سے کہ اس دشمن خدا توما داماد بادشاہ کے ہاتھ سے ظاہر
ہوا ہمکو وہ امر جو اندازہ و شمار سے باہر ہی پس ہماری کمک کے واسطے لوگ بھیجو اسوجہ سے کہ ہمارے مورچے پر
لڑائی ہر جگہ سے زیادہ ہی پس جب پہونچا قاصد پاس خالد بن الولید کے اور حال لڑائی مشرکین اور توما اور زخمی ہونا
اُس کی آنکھ کا ام ابانؓ کے تیر سے اور گر پڑنا صلیب کا اور آجانا اُسکا ملکیت مسلمانون مین اور مارا جانا اُس شخص کا جسکے
ہاتھ مین صلیب تھی اُنسے بیان کیا خوش ہوئے خالد بن الولید اور سجدہ خدا کا ادا کیا پھر کہا کہ یہ ملعون توما قریب ہی بادشاہ
کے نزدیک اور وہی منع کرتا ہی قوم کو مصالحے سے اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہون کہ کفایت کرے ہمارے واسطے
اللہ تعالیٰ اُسکے کام مین اور پھیر دے ہمسے بدی اور بُرائی اُسکی پھر قاصد سے کہا کہ پھر جا تو اور کہہ شرجیل بن حسنہ سے کہ جس
طرح سے مین نے تمکو مامور اور حکم کیا ہی اُسی طرح حفاظت کرتے رہو اسواسطے کہ ہر گروہ مسلمانونکا مشغول ہی اُس کام مین جسکا
نزدیک ہی وہ اور مین تمسے نزدیک ہون اور تمھارے ساتھی ضرار بن الازور بھی شہر کے گرد پھرتے ہین اور ہر وقت تم سے
نزدیک مین اور نہ آویگا کوئی تم پر اُنکے سامنے ہو کر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس لڑو تم اور نہ رنجیدہ ہو اور ہی سنے بیان کیا ہی کہ

قاصد نے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرجیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کی انھون نے اور لڑا کیے باقی دن تک اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کے حال اور سختی توما کا ساتھ شرجیل کے اور لوٹ لینا شرجیل بن حسنہ کا صلیب کو سُنکر بہت خوش ہوے اور ثابت قدم رہے لوگ لڑائی مین یہان تک کہ گذر گیا اُنسے وقت نماز ظہر کا اور نزدیک ہوا وقت نماز عصر کا پس موقوف کردیا انھون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا آنکہ شام ہو گئی اور روشن کیگئی آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے وہ لوگ اُسکے پاس اور کہا اُسنے اُنسے کہ اے اہل اس دین کے بتحقیق گھیر لیا ہے تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہے انمین نیکوئی اور نہ دین اور نہ امان اور نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کروگے تم اُنسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری کرینگے وہ تمھارے ساتھ اور نہ صلح رکھینگے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائے ہین کہ اُنکو تمھارے شہر وزمین آباد کرادین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بیحرمتی اور قید ہونے اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون کا اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمھاری لونڈی غلام تابعدار اُنکے اور نہین جاتی رہی صلیب اُنکی طرف مگر بسبب خشم اور غضب کے تمپر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹ جانا اس دین اور مصالحہ مسلمین کا ایذا دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمھاری اور مین جو انکے مقابلے کو نکلا تھا اگر زخمی نہو جاتی میری آنکھ نہ پھرتا مین اُنکی لڑائی سے یہان تک کہ فراغت پاتا مین اُنسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا اور دور کردونگا اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہے مجکو بدلا لینا اور یہ کہ نکالونگا مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب بے لونگا اور اگر غفلت کی مین نے ان باتون مین تو نہ بیخوف ہونگا مین خفگی بادشاہ سے بہ نسبت اپنے پس جب سُنی اُن لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حال یہ ہے کہ قوم مسلمان بہت ہین اور نہین ہے تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے جہت اور طرف کا ان جہتون سے یہانتک کہ باگین پھیر کر آوینگے قوم ہر جگہ سے اور لشکر لیکر آویگا تیری طرف بڑا سردار اُنکا دروازۂ شرقی سے آویگا دوسرا سردار باب جابیہ سے اگر سخت گذریگا اور پیش آویگا وہ امر جسکی طاقت تجھے نہین ہے اور بعد اسکے ہم راضی ہین اس امر مین جسمین تو راضی ہے پس اگر حکم دیگا تو ہمکو نکلنے کا اُنکے مقابلے مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہمکو لڑنے کا شہر پناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا قریب ہے تمھارے واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اُسنے سب خاص وعام کے یکجا ہونے کا پس اکٹھا ہوئے سب لوگ مگر رہ گئے کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بخوف مسلمانون کے پس جب یکجا ہو چکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ در آؤن مین ناگاہ مسلمانو پر اُس رات مین اور جا پڑون اُنکی جگہون پر اسواسطے کہ راہ خوفناک ہے اور تم لوگ زیادہ واقف اور خبردار اپنے شہر کے ہو بہ نسبت اپنے غیر کے پس ہر شخص کو تم مین سے چاہیے کہ مسلح ہوکر نے دروازہ سے نکلے اور

جابیہ مارے قوم پر اور مین اپنے ساتھیون سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین اُمید رکھتا ہون کہ نہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی
اور سرور کے پس جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمھاری طرف پس ایک ایک کو ان مین سے
بھگاتے اور مٹاتے ہوے سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اُسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تاکہ حکم کریگا اُسکی
نسبت جو چاہیگا پس جو شخص نکلے تم مین سے کسی جہت کی طرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین
اُس تک سبھون نے کہا کہ تیرا حکم بخوشی منظور ہے پس اُسوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک
گروہ کو باب جابیہ پر اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اُنسے نہ ڈرو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہے تمسے
اور نہین ہین باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہیں ڈالو تم اُنکو شل پسینے غلے کے اور کھا جاؤ تم اُنکو شل کھانے کے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب
کیسان پر بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جہان بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے اپنے
تئین اپنے دروازے کیواسطے اور اُسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اُسنے جسکی شجاعت کو وہ جانتا
تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اُسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاؤن مین تمھارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو جسکے
پاس ناقوس ہوگا کہ بجاویگا وہ اُسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سُنو تم اُسکی آواز کو پس وہی نشانی ہے میرے اور تمھارے
بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کرکے بجانب اپنے دشمنون کے اور در آؤ ناگاہ اُنپر اور بیشک تم پاؤ گے
مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی اُنمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس در آؤ تم اُنپر بیش از انکہ پہونچین وہ اپنے ہتھیارون
تک پس لگاؤ اُنپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو اُنکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل اور راستی سے
نسبت قوم کے اس رات مین اُمید کروگے تم انمین اس امر کی کہ شکست اُٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا لوٹنا کہ نہ
بندھ سکینگے اور نہ درست حال ہو سکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور چلے بموجب اُسکے حکم کے اور ارادہ
کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا ہر دروازون سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو اور کہا اُس سے
کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو تو بجا اُس سے ایسی آواز کہ
سنین اُسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اُسنے کہ یہ امر بخوشی
منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اُسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر اور چلا
توما ساتھ ایک ٹکڑے کے اپنے لشکر سے جو زرہین اور خود پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین عمود اور تلوارین تھین اور توما ان سبکے آگے
تھا اور اُسکے ہاتھ مین جوہری تلوار ہند کی اور سپر چرمقیہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کے اور اُسکے سر پر خود کسریہ
تھا جو ہرقل نے اُسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفے کے بھیجا تھا اور اُسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بران آمین کچھ کارگر نہین ہوتی تھی
پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اسکا کہا اُسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی اور کوشش کرو تم

نوٹ ۱ ذکر اوس کے جو ناکہ عمرو دمشق کو واسطے لڑائی کے ۱۲

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور بھراؤ تلوارون کو اُنپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس نہ باقی رکھو اسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جائے اُس تک اور اگر دور ہو
صلیب اس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُسکے سبھون نے کہا کہ تیرا حکم ہمکو بخوشی پسند اور منظور
ہے پھر اُسکے حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اُسکے ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اُسکے بجانے کا دیا
پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اُسنے کہ سوائے اُسکے اور آواز نہ تھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑ
پڑے لوگ اُسیوقت اور نکلا تو ملعون دروازے سے اور سُنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سُنا لوگون نے
آواز کو جگا دیا بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اُٹھ کھڑے ہوئے لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین
پہونچے اُن تک دشمن اُنکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہو گئے تھے اور متوجہ مقابلہ دشمن ہوئے مگر بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ
بیچ اندھیری رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اُٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے
ہوئے بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا واغوثاہ واسلاماہ وامحمداہ اکیدوا قومی ورب الکعبۃ اللھم انظرالیھم بعینک
التی لاتنام وانصرھم ولا تسلمھم الاعدوھم پھر بلایا فتحان بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اُنسے کہ تم میری
جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہی مجکو اس سے جو سُنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم ہر امر سے کہ آوین
کوئی تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو فتحان کے ساتھ اور روانہ ہوئے وہ ساتھ چار سو سوار کے اپنے
لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے دیگر کپڑے ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور باز رکھا
تھا انکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے مسلح ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا گھوڑے کی باگ کو انھون نے اور اُنکے
ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اُنکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے
اور سُنا لوگون نے انکو یہ اشعار رنج آمیز پڑھتے ہوئے پھر کوشش کی چلنے مین اور چار سو سوار اُسکے پیچھے تھے اور جنبش دیتے تھے
تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اُسی وقت وہ گروہ جو اُس دروازہ پر تھا ناگہان در آیا تھا رافع بن عمیر دیر اور وہ
ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور کام کرتی تھین اور
سُنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانے کی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین مسلمانون کی تکبیر
کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی بوقت بیدار ہوشیار ہو جانے مسلمانون کے اُنکے مقابلے مین پس
حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے آیا
تمہارے تئین فریادرس پروردگار عالم کی طرف سے سوار ہلاک کرنے والا ہون مین خالد بن ولید ہون پھر حملہ کیا رومیون پر
مع اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا انھون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور باوصف اس معاملے کے دل اُن کا

متعلق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کے جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتے تھے آوازین اور فریاد کرنا انکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاریٰ اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نے روایت کی ہے کہ پوچھا مین نے اپنے چچازاد بھائی قیس بن ہبیرہ سے کہ آیا یہودی بھی تمسے لڑتے تھے اُنھون نے کہا ہان لڑتے تھے دیوار کے اوپر سے اور چلاتے تھے وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نے بیان کیا ہے کہ ڈرے خالد بن الولید شرجبیل بن حسنہ کے واسطے بہ سبب قریب ہونے دشمن خدا توما ملعون کے اُنسے کسواسطے کہ وہ اسی دروازے پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نے شرجبیل بن حسنہ پر بسبب شجاعت توما کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پیش ہوا شرجبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سے ایسا سخت اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسی کو مثل انکے اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اُس گروہ پر جو شرجبیل بن حسنہ کے ساتھ تھے اور سب سے پہلے نکلنے والا قوم سے اور پہلے پہونچنے والا مسلمانان کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نے مثل صبر بڑے مرتبے والون کے اور ثابت اور قائم رہے لڑائی پر اور لڑا دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پھاڑتا تھا وہ صفون کو دائین اور بائین اور پکارتا تھا کہ کہان ہے تمھارا سردار جسنے تیر چلا کر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینے والا صلیب کا ہون پس لاؤ اور سپرد کرو اُسکو میرے تئین تاکہ پلٹ جاؤن مین تمھارے مقابلے سے پس جب سُنی شرجبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز اُسکی ارادہ کیا اُسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اسی توما نے بہت لوگونکو مسلمانون سے پس کہا شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ مین ہون ساتھی تیرا اور بدخواہ اور مخالف تیرا مین سردار قوم کا ہون مین ہلاک کرنے والا تمھاری جماعت کا ہون مین لینے والا تمھاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس باگ پھیری توما نے مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور کہا کہ تجھین کو طلب کیا مین نے اور تمھاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سب سے الگ ہوگیا اُنکے مقابلے مین اور صدمہ پہونچایا اُنکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نے مدتون مین زد و کوب کو مثل اُن دونو نکے اس رات مین اور دیکھا شرجبیل بن حسنہ نے ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اُسنے انکو پس تھے وہ دونون اسی حالت مین گذری آدھی رات اور ہر شخص اپنے نزدیک والے سے لڑتا تھا اور تھین ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرجبیل بن حسنہ کے کہ نہین دور ہوئی تھین اُنسے اور اس رات مین بڑا صبر اور استقلال کیا اُنھون نے اور چلائے تیر اور کوئی تیر انکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مرد مشرک پر یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگون کو اور رومی انکو مرد سمجھتے تھے اور اسیطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوائے ایک تیر کے اور انکے پاس باقی نرہا پس وہ اس تیر کو لیے ہوئے دائین اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی الگ تھی اُنسے بخوف تیر کے دفعۃً قریب آیا انکے ایک شخص قوم سے اور چلایا اُنھون نے اُسپر تیر کو پس جا لگا تیر اُسکے سینے پر پس جب قریب ہوا وہ موت کے ناگہان حملہ کیا اور در آیا اُنپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھرے وہ لوگ واسطے اُسکی اعانت کے اور ناگہان در آئے وہ ام ابان پر اور گرفتار کر لیا انکو اور مر گیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان نے تیر مارا تھا اور شرجبیل بن حسنہ کا یہ حال تھا کہ پیش آیا انکو دشمن خدا سے نہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسی کو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اُنھون نے اور ماری ایک ضرب سخت

فــــ
ذکر لڑائی توما کا ساتھ شرجبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے اور قید ہونا ام ابان رضی اللہ عنہا کا
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تلوار کی دشمن خدا پر پس لیا اُسنے اُس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل بن حسنہ رض کی پس طمع کی دشمن خدا نے انمین اور
حملہ کیا اُنپر اور گمان کیا اُسنے کہ وہ میرے قیدی ہو چکے اور اُسی حالت مین ظاہر ہوے دو سوار اور اُنکے پیچھے لشکر سوارون کا تھا پس
ناگہان در آئے وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اُنھون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار اُنکو اپنے دونون ہاتھون سے پکڑے
ہی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون اُنکے پاس ایک عبد الرحمن بن ابو بکر صدیق رض اور دوسرے ابان بن عثمان
رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا اُن دونون نے اُس سوار کو اور چھڑایا ام ابان رض اور شرحبیل بن حسنہ رض کو اور پلٹ گیا دشمن خدا تو ابجانب
شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی بسلسلہ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن عدی نے کہ تھا مین بیچ
لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اس معرکے مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے
نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور وہ قوم سے دور تھے کہ
ناگہان سُنی اُنھون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کیطرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ رض
بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر مسلح ہوے اور اُٹھ کھڑی
ہوئی قوم اُنکے ساتھ اور زرہین پہنین اُنھون نے ساتھ ہتھیارون کے اور قریب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح قوم سے اور دیکھا
اُنکو رزمگاہ مین کہ للکارتے اور لڑتے تھے پس پھرے وہ قوم کی طرف سے داہین بائین کو یہانتک کہ تجاوز کیا اُنسے اور
بڑھے بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ رض بن الجراح اور اُنکے ساتھیون نے
پس جب سُنی مشرکون نے آواز کلمے کی سمجھے کہ وہ مسلمان آ پڑے اُنپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھرے وہ اپنی طرف کو
اور آگے اُنکے جرجی بن قالا سردار اُنکا تھا پس تعاقب کیا اُسکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اُنمین تلوار کو یہانتک کہ جب نزدیک
پہونچے وہ لوگ دروازے کے پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اُنکے ساتھیون نے اور مل گئے اور پہونچ گئے قوم
تک اور پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے اُنکے پیچھے سے پس جب قصد کیا مسلمانون
نے اُنکا موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا اُن لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچاوینگے اور تصور کیا اور دیکھا
ابو عبیدہ رض بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارونکو اُنمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون سے کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا
جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اُسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ ایسی حالت مین تھے کہ
دکھائی دیے ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد بن الولید نے اُنسے پوچھا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے ضرار بن الازور نے
کہا کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمھارے پاس مگر اُس وقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس رات مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیونکو
مار ڈالا اور میرے ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہی اور کفایت کیا مین نے تمھارے واسطے اُن لوگون کی شدت کو
جو نکلے تھے باب صغیر سے بطرف یزید بن ابی سفیان کے پھر باگ پھیری مین نے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا مین نے

لوگون کو اور تائید کی ہمنے اپنی قوم کی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ بہت خوش ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال
کے سننے سے پھر چلے سب کے سب یہانتک کہ آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکریہ اُنکے کامونکا ادا کیا واقدی
رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ یہ رات بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگون کو مثل اسکے اور اُس رات مین مسلمانون نے
ہزارہا آدمیون کو مار ڈالا پس یکجا ہوے بڑے بڑے رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اُس سے کہ اے سردار ہمنے نصیحت کی
فصل ذکر خط لکھنے توما کا ہرقل بادشاہ کو بابت ارسال کمک دمشق ۱۳۴
تھی تجکو مگر نہ قبول کیا تونے اور نہ نفع کیا ہماری نصیحت نے اور جو ہمپر گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مار ڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ
اور یہ معاملہ ہی جسکے اُٹھانے کی ہمکو طاقت نہین ہی پس مصالحہ کرتے تو قوم سے کہ وہ ہمارے اور تیرے واسطے موجب سلامتی
ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے مصالحہ کر لینگے اور تجکو تیرے حال پر چھوڑ دینگے پس کہا توما نے کہ اے
قوم مہلت دو مجکو یہانتک کہ لکھون مین یہ سب حال بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی اُسنے تو بہتر ہی ورنہ صلح تو ہمارے آگے
ہی **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ اُسی وقت توما نے ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہی ہمکو مثل
گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور مار ڈالا اُن لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل
کیا اُن لوگون نے ایک بڑا بھاری قتل اور مین اُنکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اُنسے مگر میری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجکو اور
جاتی رہی میری آنکھ اور ارادہ کیا قوم نے صلح کرنے کا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا انکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر
ہمارے پاس روانہ کر کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہی ہمپر معاملہ اُنکا پھر
لپیٹا اُسنے خط کو اور مہر کی اُسپر اپنی اور قبل از صبح ہونے کے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنے کا اور حکم بھیجا
خالد بن الولید نے ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی
لڑائی اور سخت ہوا معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اُنھون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین
پس انکار کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور نہ ہٹے اُنکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آگئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے
بادشاہ پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم نہین صبر ہوسکتا ہی ہمسے اس معاملہ مین جسمین ہم
ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اُنسے تو غالب ہو جاتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھین ہم تو تحقیق
اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اُنسے امان اور صلح جس مقدار پر کہ وہ
طلب کرین تمسے پس کہا اُنسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوے تھا کہ اے قوم قسم ہی خدا کی کہ تحقیق مین
جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو انکو تمسے دفع نہین کرسکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہی کہ سردار
انکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہی کہ دین انکا سب دینون پر غالب ہو جائیگا پس
چھوڑو تم جہالت اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم انکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمہارے واسطے بہتر اور موافق
ہی پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا میل کیا اُسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اُسکی بوجہ علم اور واقف ہونا اُسکا اخبار اور

حالات گذشتہ سے انکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا راے ہی اُسنے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی
پر ہی یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہی پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاوُ پس جاوُ تم اُس شخص
کی طرف جو باب جابیہ پر ہی یعنی ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے راے اُس شخص کو اور جب
اندھیری ہوئی آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا اُنمین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اُسنے بلند آواز
سے کہ اے گروہ عرب کے آیا ہمکو تمسے امان ملسکتی ہی یہانتک کہ آوین ہم تمھاری طرف اور بات چیت کرین تمھارے سردار سے
تاکہ صلح کرلیوین ہم اپنے اور تمھارے بیچ مین ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کچھ لوگ مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ نگہبانی کرین اہل دمشق کے مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اس رات کو
قوم دوس کی باری تھی اور سردار انکا عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے
کے کہ سُنا ہمنے قوم کو پکارتے ہوئے پس دوڑ گیا مین ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سُنائی انکو اور کہا مین نے کہ شاید اللہ
تعالی راحت دلوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابوعبیدہ رض بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاوُ تم اور کہو اُنسے کہ
امان ہی تمکو ہماری طرف سے جبتک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاوُ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مین نے
اُنسے کہ آوُ تم تمھارے واسطے امان ہی پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے تاکہ ہم تمھارے
کلام پر اعتماد کرین مین نے کہا کہ مین ابوہریرہ رض صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کا ہون اور نہین ہی ہمارا طریقہ
غدر اور فریب کرنا اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دلوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفاے اقرار اُسکا کرینگے اسواسطے
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا اور ہرگاہ وفاے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی
زمانہ جاہلیت مین بھی تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالی نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اسکے
ہوسکتا ہی پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ ایک سو آدمی تھے روُسا اور علما سے پس جب قریب ہوے وہ لشکر
ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور دور کیا اُنسے زنار اور صلیبون کو یہانتک کہ آکے وہ ابوعبیدہ
بن الجراح کے پاس پس مرحبا کہا انکو اور اُٹھ کھڑے ہوے اُنکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمکو فرمایا
اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ پھر بات چیت کی اُنھون نے صلح کے باب مین اور کہا اُنھون نے کہ ہم تمسے صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر
کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنایس ہمارے اور انکو ہمسے غصب نکرلو اور وہ کنیسے یہ تھے ایک جو اب جامع مسجد ہی اور کنیسہ مریم اور
کنیسہ حینا اور کنیسہ بولص اور کنیسہ مقساط اور کنیسہ سوق النیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ قرنارسیی پس قبول
کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اُنھون نے پیش کین اور لکھدی انکو ایک تحریر صلح
اور امان کی مگر اپنا نام اُسمین نہین اور نہ گواہی کسی کے لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابوعبیدہ بن الجراح بعد
ازینکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُن کو معزول کیا تھا اس امر کو دوست نہین رکھتے تھے کہ وہ

ف — [illegible] ابوعبیدہ بن الجراح [illegible] باب الجابیہ [illegible] خالد بن الولید [illegible]
۱۲ ترجمہ: اور پورا کرو عہد کو بیشک عہد [illegible]
۱۲ ترجمہ: جب آوے تمھارے پاس کوئی بزرگ قوم کا پس تعظیم کرو اسکی

مسلمانون کے معاملے مین مداخلت کرین اور لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ دست آویز اور سپرد کیا اُنکے کہا اُن لوگون نے کہ اب چلیو تم ہمارے ساتھ پس اُٹھکھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ابو ہریرہ اور معاذ بن جبیر اور سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور وہبان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن طفیل اور سعید بن الجبر الدہمی اور ذو الکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرقد الیربوعی اور سیف بن اسلم الطائی اور معمر بن خولید السکسکی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التیمی اور حکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبہ الثقفی اور بکر بن عبد اللہ التیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید بن عمر الغنوی اور رافع بن سہل اور یزید بن عامر اور عبیدہ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو لبابہ ابن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن عتبہ النبہانی اور شبیر بن عامر اور عبد اللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب پینتیس مرد صحابی تھے اور پینسٹھ آدمی اور عامہ مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکر سب چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گرو کے راوی نے بیان کیا ہو کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطریق گرو کے اُنسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالی پر اور سبب اسکا یہ تھا کہ اُسی رات مین کہ مصالحہ کیا اُن سے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اللیلۃ تفتح المدینۃ انشاء اللہ تعالی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہو کہ مین مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپنے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور اُسی وقت ابو ہریرہ نے آکے بشارت صلح کی دی پس نہین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صدق بنیاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیونکے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اُنکے قسیس اور راہب اور وہ لباس بنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلونکو اور دھونی دیتے تھے اُنپر عود اور خوشبودار چیزونکی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارھوین جمادی الثانی سنہ ۱۳ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ داخل ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہتھی اسواسطے کہ اُنھون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈالرکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مارا تھا اُن لوگون نے خالد بن سعید پر اور عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اُنپر اور دفن کیا اُنکو مابین دروازہ شرقی اور دروازہ تومالکے اور تھا ایک قس روم کے قسون سے کہ نام اُسکا یوشا بن مرقس تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اُسکے پاس کتاب

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کے اور اُسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ فتح کریگا شہر ونکو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھون سے اور دین اُنکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارھوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب دیکر
نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بے علمی اور غفلت اپنے اہل وعیال کے اور آیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور بیان کیا اُسنے کہ مین
اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل وعیال کے واسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ
اُسکے ہاتھ مین بے اطمینان امان کا دیا اور روانہ کیا اُسکے ساتھ ایک سو مسلمان مستعد اور مسلح کو اور اکثر اُنمین کے قوم حمیر
کے تھے اور کہا اُنسے کہ جسوقت داخل ہو جاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کے سب اور ارادہ کرو بجانب دروازے
کے اور توڑ ڈالو قفل اُسکے اور پھینک دو زنجیرین اُسکی یہانتک کہ داخل ہو جاوین ہم شہر مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس
روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار انپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف الروایات کیا اور روانہ ہوا یوشا بن
مرقیس آگے اُنکے یہانتک کہ اُنکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب داخل ہوے وہ لوگ اُسکے گھر مین
ہر طرح ہوشیار اور تیار ہو کر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا آوازون کو ساتھ تکبیر کے راوی نے بیان
کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سُنی اُنھون نے آواز تکبیر کی بھول گئے لڑائی کو اور جانا
اُنھون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہو گئے شہر مین پس گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اُنکے
ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا زنجیرون کو
اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اُنکے اور شمشیر زنی کی رومیون پر اور وہ آتے جاتے تھے اُنکے
سامنے یہانتک کہ پہونچے کنیسۂ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اُنکو واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسۂ مریم کے پس
جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اُنکے ساتھیون کے کہ وہ لوگ چلے جاتے
ہین اور قس اور راہب اُنکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد
بن الولید نے اُنکی طرف اور اس امر کو کہ اُنمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اس معاملہ سے اور براہ تعجب کے اُنکی طرف دیکھتے
تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے
چہرے اور بشرے پر ناگواری اس امر کی پس کہا کہ اے ابا سلیمان بتحقیق فتح کیا اللہ تعالیٰ نے شہر دمشق کو ازروے صلح کے میرے ہاتھ
سے اور کفایت کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کے واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید سے کہ اے امیر لوہی ہو گئی
صلح پس کہا خالد بن الولید نے کہ صلح کیا چیز ہے نہ نیک کرے اللہ تعالیٰ اُنکے حال کو ہمنے بتحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار
کے اور دمشقیون کی ہیبت کے اور نہین باقی رہا اُنکا کوئی حمایت کرنیوالا پس کس وجہ سے مصالحہ کرین ہم اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

ف ملاحم جمع ملحمہ بمعنی فتنہ شورش وحرب بزرگ اور نبی الملحمہ اور نبی القتال لقب رسول اللہ صلعم کا باعث اصلاح وتالیف الناس

ف در ... خالد بن الولید ... ابو عبیدہ بن الجراح ... دمشق ... صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ...

اے امیر قسم ہی خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہی قوم سے اور پہنچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہی جو ان لوگون کے
پاس ہی پس کہا خالد بن الولید رض نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنے کے اور مین سردار ہون
تمہارا نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک اُنکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قسم ہی خدا کی کہ نہین جانتا
تھا مین اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میری کسی امر کسی رائے مین پس قسم ہی خدا کی بڑا ہی یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک اسواسطے
کہ قسم ہی خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہی انکو امان اللہ بزرگ کی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملہ سے مسلمان ہمراہی میرے اور نہین ہی غدر اور فریب کرنا
ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ بلند ہوا شور کلمہ وکلام کا دونون کے
بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے ان دونون کی طرف اور باایہمہ خالد بن الولید رض اپنے ارادے سے نہین پھرتے تھے
اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن الولید کو جو لوگ جیش زحف اور اہل بادیہ عرب سے
تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے انکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس
فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بد دعا دیکر اور کہا کہ ناچیز جاتی رہی قسم ہی خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد
میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب اہل عرب کے کبھی داہنے اور کبھی بائین اور پکارکر کہا اپنی بلند آواز
سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اُن لوگون کی
طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہان تک کہ دیکھون مین کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ
کہکر پکارا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا اُنھون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے ان دونون کے پاس شہسواران
مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل رض اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید رض اور عمرو بن العاص اور شرحبیل
بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ
عنہم اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما اور مسیب رض بن نجبتہ الفزازی اور ذوالکلاع الحمیری اور مانند انکے اور لوگ یکجا ہوے
اس کنیسہ کے پڑوس جہان دونون لشکر ملتے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جنمین
معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے کہ صلاح یہ ہی کہ چلو تم اس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو
قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کے جیسا کہ چاہیے ہنوز فتح نہین ہوے اور بعد اسکے ہرقل انطاکیہ مین موجود ہی پس اگر یہ
خبر اور شہر والونکو پہونچیگی کہ تم نے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہی
کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو اپنی صلح مین کہ یہ تمھارے واسطے بہتر ہی انکے مار ڈالنے سے پھر کہا اُن لوگون نے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ سے کہ اپنے قبضہ مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہی تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی
اللہ عنہ وہ چیز جو اُن کی طرف مین ہی اور لکھو تم دونون یہ حال خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو اور حکم گردانو

فصل
ذکر گفتگوی توما و ہربیس کا خالد بن الولید سے نسبت ذمہ داری اپنی اور منظور کرنا خالد بن الولید کا اور اجازت دینا انکو شہر سے نکل جانیکی بعد تین روز کے اور نکل جانا توما اور ہربیس کا شہر دمشق سے ساتھ جماعت کثیر کے

انکو پس جو حکم اس بارہ مین خلیفہ دیوین اُسی کو صحیح جانو خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمھارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اُسمین ہین امان دی نے مگران دونون ملعونون توما اور ہربیس اور ان دونون کے لشکرون کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اُسنے ہربیس کو نصف شہر پر حاکم کیا تھا پس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونون پہلے سب کے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو کیا مین تمھاری ذمہ داری کو ناچیز کرتا پس ناچیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تمپر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونون بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے پس نہین ہی ذمہ داری ان کے واسطے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم ہی خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمھاری تو مین مار ڈالتا ان دونون کو ولیکن نکل جاوین وہ دونون ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اسی اقرار پر مین نے اُنسے اور اُنکے ساتھیون سے مصالحہ کیا ہی اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا ابوعبیدہ بن الجراح سے کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنیوالا زبان رومی کا ابوعبیدہ بن الجراح کے ساتھ پس کہا اس مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونون کہتے ہین کہ اگر تمھارے ساتھی یعنی خالد بن الولید ہمارے ساتھ مکر اور فریب کرنے کا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجکو تاکہ چلا جاؤن مین مع اپنے ساتھیون کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہون پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہی پس چلا جا جس راہ سے تجکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دنتک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوینگے پس نرہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمھاری اور ایفاے عہد تمھارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اُسکے بجاے غلام کے ہونگے چاہے قید کرے یا مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے سواے کھانے کی چیزون کے ابوعبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہی اور میرے انکے تو یہ قرارداد ہو چکا ہی کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسی مین پورا ہوگا جو عہد میرا انکے بیچ مین ہی پس کہا خالد بن الولید نے کہ دیا اور آسان کیا مین نے انکو یہ بھی مگر ہتھیار کہ اس مین سے ایک چیز بھی اُنکے واسطے نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضرور ہین ہمکو ہتھیار تاکہ باز رکھین ہم اس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے سامنے آوے یہانتک کہ پہونچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمھارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابوعبیدہ بن الجراح نے

کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کے واسطے انمین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزے کو اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو تو ما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہی ہمسے کوئی مگر ایک ہتھیار پھر کہا تو ما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم ہمکو اسکا قرارداد پس ایک عہد نامہ اور گواہی کرادو اسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ خاموش ہو گم کرے تجکو مان تیری ہم لوگ گروہ عرب کے ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہی اور عہد انکا مضبوط عہد ہی نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہی انکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا تو ما اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا انکو اپنے اسباب اٹھانے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کے تھے پس ارادہ کیا ان دونون نے اس خزانے کے لیجانے کا اور تو ما کے حکم سے ایستادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے اسباب اپنا مال و متاع اور بار برداری یہان تک کہ نکال کر لیجا کیا انھون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا انھون نے کہ کیا بڑی جماعت ہی انکی اور بڑا ہی اسباب انکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہی اللہ تعالی نے ولو شاء ربک لجعل الناس امة واحدة الی آخر الآیة پھر دیکھا ایجانب قوم کے کہ گویا وہ بھاگتے والے مین مثل گدھے بھاگنے والون کے نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی انمین کا کیجانب اپنے ساتھی کے بسبب شدت ... پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا اٹھا کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اللهم اجعله لنا وملكنا اياه واجعل هذا غنيمة للمسلمين انك سميع الدعاء پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا انسے کہ مین نے ایک صلاح تجویز کی ہی آیا متابعت کروگے میری تم لوگ پس انھون نے کہا کہ ہماری رائے تمھاری رائے کے تابع ہی اور نہ خلاف کرینگے ہم تمھارے کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اٹھو اور جاؤ اپنے گھوڑون کی طرف اور جہان تک ہو سکے تیاری کرو انکی اور ... اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون بعد گذرنے تین روز کے ان گروہ کے پیچھے کا امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہی ہم نے اور دل مین میرے یہ آتا ہی کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور کوئی اچھا کپڑا نہین چھوڑا ہی مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہی انھون نے پس مسلمانون نے کہا کرو تم جو تجویز کیا ہی تم نے ہم کسی امر مین تمھارے خلاف نہ کرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیاری اپنے گھوڑون مین اور ہربیس اور تو ما نے اپنے پاس لیجا کیا گاؤن کے لوگونکو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دینے کو کہا تھا وہ انکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اس مال کے سبب سے اور کہا کہ تمنے ایفاے وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمھارے لیے ہماری طرف سے امان ہی اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تم تک پہونچکر تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اسکی ہم پر عائد نہوگی راوی نے بیان کیا ہی کہ جب دیا تو ما نے مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کے اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی مع اپنے لڑکے بالون کے
بسبب نفرت ہمسائگی مسلمانون کے اُنکے ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ باز رہے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اُنکے پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کے درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کے جو بکثرت شہر مین
پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا
کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہووے فساد درمیان ہمراہیان خالد بن الولید اور
ہمراہیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور متفق ہوئی رائے سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے یہ مقدمہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اُنکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سکسکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اُسوقت
جس دن توما اور ہربیس روانہ ہوے اور اُنکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور کو اس حال سے
کہ دیکھتے تھے وہ قوم کی طرف گوشۂ چشم سے ساتھ غضب کے اور دانت پر دانت پیستے تھے مثل حسرت زدہ کے اس چیز پر جو
جاتی رہی اُن سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کے دیکھتا ہون کیا اللہ تعالی کے
نزدیک اس مال سے زیادہ نہیں ہی پس کہا ضرار رض نے قسم ہی خدا کی کہ نہیں ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور نہین
افسوس ہی مجکو مگر انکے جانے اور زندہ رہنے پر ہے اور برا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کے ساتھ کیا
پس کہا مین نے کہ اے بیٹا ازور کے نہین ارادہ کیا امین ہذا الامۃ نے اس معاملے مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور راحت پانا ان کا
مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالی کے نزدیک اُس چیز سے جسپر آفتاب **طلوع** کرتا ہی اور
اللہ غالب و بزرگ نے رکھدی ہی مسلمانون کے دلون مین رحمت اور مہربانی اور دور کردیا ہی اسکو کفار کے دلون سے
اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اُتاری ہوئی مین انا اللہ الرب الرحیم لا ارحم من لا یرحم اور فرماتا ہی
والصلح خیر ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو لیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرونگا اُس
شخص پر جسنے اللہ تعالی کے واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی پھر ارادہ کیا خالد رض بن الولید نے بیٹھ رہنے کا توما کے تعاقب
سے پس نہین آمادہ کیا اُنکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق سے جو خالد بن الولید کے پاس قید تھا اور وہ شخص بڑا
شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ واثلہ بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین
خالد رض بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا اُنھون نے مجکو اس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار رض بن الازور
کے ساتھ باب شرقیسی باب توما اور وہان سے باب السلامۃ اور وہان سے باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ
اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا پس اسی حالت
مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہوے تھے باب کیسان سے

ترجمہ مین پروردگار مہربان ہون [illegible]

کہ دفعتہً سُنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اسی وقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اُس سے ایک سوار پس نہیں تعرض کیا ہمنے اس سے یہان تک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اُسکو اور کہا اُس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری گردن مارینگے اور اُسی وقت دو سوار اور دروازے سے نکلکر احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اُسکا نام لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اس سے کہ بات چیت کر ان سے یہان تک کہ آوین وہ دونون پس کہا اُسنے ان دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر بعجلت داخل ہو گئے دروازہ مین اور بند کر لیا اُسکو پس ارادہ کیا ہمنے اُس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اُسکو جبتک کہ پہچانین ہم اُس کو اپنے سردار پاس تاکہ اپنی رائے سے وہ جو چاہین سو کرین پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُسکو پوچھا تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور مینے قبل تمھارے محاصرہ کرنے کے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اُسکو مین دوست رکھتا تھا پس جب بڑھ گیا زمانہ محاصرہ شہر کا درخواست کی مین نے اُسکے گھر والون سے کہ اُسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اُنھون نے اور کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اُسکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اُس سے ملاقات کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اس مین پس وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے اُس کے پاس کہ نکل کر آوے وہ ان بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اُسنے مجھ سے کہ نکلون مین اُس کو ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمھاری پس پکڑ لیا مجکو تمھارے ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے اُسکو اس خوف سے کہ قید نکر لیوین تمھارے ساتھی اس عورت کو اور اگر اُسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر پس خالد رضی بن الولید نے اس سے کہا کہ کیا منظور ہی تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین تو نکاح کر دونگا مین تیرا اُسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اُس نے دین اسلام کو اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ **راوی نے بیان کیا ہی** کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہوکر سخت لڑائی پس جب داخل ہوے ہم شہر مین از روے صلح کے آیا وہ شخص درانحالیکہ تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اس سے کہ اُس عورت نے کپڑے راہبون کے پہنے ہین اور راہبہ ہوگئی ہی بسبب رنج کے تیرے حال پر پس آیا وہ بجانب کنیسہ کے اور دیکھا اُسکی طرف اور اُس عورت نے نہین پہچانا اُسکو پس پوچھا اُس سے کہ کس چیز نے تجکو راہب بنایا ہی اُس نے کہا کہ سبب یہ ہی کہ مجکو محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ یہان تک کہ پکڑ لیا اُسکو اہل عرب نے پس مین اُسکے رنج مین راہب ہوگئی ہون پس کہا اُس شخص نے کہ مین تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل عرب مین اور تو میری ذمہ داری مین ہی پس

جب سُنا اُسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہین ہی تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی وہ ساتھ
توما اور ہربیس کے پس جب دیکھا اُس شخص نے اُسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اُنسے شکایت اُس
معاملہ کی کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہی اور کوئی راہ تیرے واسطے
اُسکے ملنے کی نہین ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ معلوم کیا اُس شخص نے کہ خالدؓ بن الولید اُنکے تعاقب کا ارادہ رکھتے
ہین پس کہا اُسنے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا شاید کہ اُس تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالدؓ بن الولید چوتھے دن
تک بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہین روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالدؓ بن الولید کے پاس اور
کہا کہ اے سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب ان دونون ملعونون کے اور لے لینے اُنکے مال و اسباب کا خالدؓ
بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہی اس ارادے سے خالدؓ بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا
قوم کا اور ہمارے اُنکے بیچ مین چار دن اور راتین گذر چکی ہین اور وہ جانتے ہین ڈبکی چال سے اور کوئی راہ ہمکو ان تک پہونچنے
کی معلوم نہین ہوتی ہی پس کہا اس شخص نے اور نام اُسکا یونس تھا کہ اے سردار اگر باز رہنا تمھارا اِس ارادے سے
بسبب بُعد راہ اور دوری کے تمھارے اُنکے بیچ مین ہی پس مین جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمھارے ساتھ چلونگا راہ
پر پس ملجاؤ گے تم اُنسے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مین یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہو جاؤن اپنی زوجہ سے پس میل کیا خالد بن
الولید نے اُسکے قول کی طرف اور کہا اے یونس آیا جانتا ہی تو راہ اور بتا سکتا ہی ہمکو اُسنے کہا ہان ولیکن نہین لو تم سب لباس
قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور رہنے لو زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے ساتھ لیا خالدؓ بن الولید
نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اُنکو کہ چلو اور سوار ہو تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بوجھ اور زاد راہ کو پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہؓ رضی اللہ عنہ کو واسطے
شہر دمشق کے زید بن طریف نے بیان کیا ہو کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا
حال یہ تھا کہ نہین گرا کوئی اونٹ اور خچر اُسکے ساتھ کا راستے مین مگر یہ کہ چھوڑ دیا اُسکو اور نہین رُکا اُنکے ساتھ کا کوئی جانور
مگر یہ کہ کوچین کاٹ ڈالین اُسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہین ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک کہ گذر گئے
نشان چلنے قوم کے پس بُرا جانا ہمنے اُسکو اُنکے معاملے مین پس کہا خالدؓ بن الولید نے کہ اے یونس تیرا حال اُن کے
مقدمے مین کیا ہی اُسنے کہا کہ اے سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے کسواسطے کہ قوم روانہ ہوے ہین
خوفناک ہو تم سے پس نکل گئے ہین وہ راہ سے اور لی ہی راہ اُنھون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم یہ سمجھ لو کہ ہم آ لئے
اُنہین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لین چھپی ہوئین اور پوشیدہ راہین ضحاک بن سفیان نے
بیان کیا ہی کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمین بہت پتھر تھے کہ نہین ممکن تھی رہائی اور گذرنا اُس
سے مگر یہ کہ بنا گواری گذرتے تھے پتھرون پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خون کو کہ ظاہر ہوتا تھا

گھوڑون کے پیرون کے پٹھون سے اور نعل اُنکے علیحدہ ظاہر ہوتے جاتے تھے سمون سے اور موزے ہمارے پیرون کے پارہ پارہ ہوگئے تھے یہان تک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اُسکی عبادؓ بن سعید الحضرمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اُس دن ساتھ خالدؓ بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہی خدا کی کہ تھے میرے پاس دو موزے چمڑے کے کہ اُنمین نعل یمانی لگایا تھا مین نے بسبب انکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس رہینگے پس قسم ہی خدا کی کہ باقی رہی اس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیو نمین اور مین ڈرتا تھا اُس چیز کو جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اُسکے دشوار ہونے سے یہان تک کہ دیکھا مینے اہل عرب کو شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش رہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا پس نہین کٹی وہ رات یہان تک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہم نے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئے ہین بھاگے ہوئے پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے کہ مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ باز رکھے انکو یہانتک کہ ملجادین ہم اُنمین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت کرے اللہ تمپر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ نے تنگی مین ڈالا ہی ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت یہان تک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارہ دیوین ہم اُنکو خالدؓ بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالیٰ کا نام لیکر وہی سیر کرنے والا ہی اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اُنکے ساتھ تھا اور اسیطرح چلے جاتے تھے اور راہبر ہمسے کہتا تھا کہ نہین داخل ہوتے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہان کے لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو اور پہونچا وہ کنارے دریا کے اور ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کا اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس ٹھہر گیا یونس راہبر حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور گیا ایک گانؤن مین جو اُس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانؤن والون سے پس بیان کیا اُنھون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کردیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ ان دونون پر اور نہ چاہا اُسنے کہ آوین وہ دونون اُسکے پاس اور یہ امر اُسنے اسواسطے کیا ہی کہ وہ یکجا کرتا ہی جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہی ان کو بجانب یرموک کے پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس وغیرہ اُسکی فوج سے حالات اور کیفیات شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پس ضعیف ہوجاوینگے دل اُنکے پس کہلا بھیجا اُسنے توما اور ہربیس کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا اُنھون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادہ اسکے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئے انطاکیہ کی راہ سے اور لیا اُنھون نے راستہ دریا کا بُرا جانا اُسنے اس امر کو

اور ڈر امسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہو کر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز سہ شنبہ پہلی غرہ ماہ رجب مین راوی نے بیان کیا ہی کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید رض نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونیکا کیا کہ دفعتہً اُنھون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا پیچھے لے یونس اُسنے کہا کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ فریب اور دھوکے مین آکر جرأت دلایا مین نے تمکو اور پہونچا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور نہ ملیگی تمکو اس سریہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور رہا تھ سے تمھارے ہاتھ سے دشمنان خدا کے اور مال اور ریشمین کپڑے اُنکے ساتھ خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اُسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اُنکے نشان قدم کی اسجگہ تک با اُمید پہونچنے اور ملجانے انکے بمقام سور یہ کے جب نہ دیکھا اور پایا مین نے کہ نکل گئے وہ اس راہ سے معلوم ہوا مجکو کہ نجات پائی اُنھون نے اپنی جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا انکو انطاکیہ مین جانے سے اسوجہ سے کہ رعب مسلمانون کا نہ ڈالین اُسکے لشکر مین اور حکم دیا انکو قسطنطنیہ کی طرف جانے کا اور واقع ہوا ہی تمھارے اور اُنکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اُسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہی تمھارے ساتھ لڑنے کو اور مین خوفناک ہون تمھارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑو گے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہی آئندہ جو حکم تمھارا ہو اور مجکو جو حکم دوگے وہ مین کرونگا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ انکا مثل خضاب کے ہو گیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بیصبری اور رنج کے ہوا ہی حالانکہ میرے نزدیک وہ ایسے نہ تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا تمنے کسواسطے کہ مین تمکو دیکھتا ہون ملا اور مخلوط ہوا اپنے کام مین بارادے اُسکے کرنے کے پس کہا اُنھون نے کہ اے ضرار قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی خوف موت اور قتل سے بلکہ ڈر اس بات کا ہی کہ لائے جاوینگے مسلمان بروز قیامت کے میرے سامنے اور مین نے دیکھا ہی کہ قبل فتح دمشق کے ایک خواب جسنے خوف مین ڈالا ہی مجکو اور مین منتظر اسکی تعبیر کا ہون اور مین اُمید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ سے کہ بہتر کرے اس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا تمنے خیر ہی اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کیا دیکھا ہی تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہون مین اور مسلمان ایک جنگل بے پانی گھاس مین اور ہم اُسمین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے کہ ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ حمار دن وحشی کا کہ بڑے بڑے تھے اجسام اُنکے ڈرانے والی تھین خلقتین اُنکی اور اچھی دیکھائی دیتی تھین جلدین اور بال اُنکے کہ اُنھون نے سرکشی کی تھی ہمسے اور وہ قریب آتے تھے ہمارے اپنے منھ سے اور مارتے تھے وہ ہمکو ٹاپون سے اور ہم نے بانیمہ گھیر لیا تھا انکو اپنے گھوڑون سے اور مارتے تھے ہم اُن کو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے وہ اندیشہ اس اذیت سے جو اُنپر گذرتی تھی اور ڈرتے تھے وہ بلا سے اور ہم لوگ ایسا ہی کرتے تھے یہان تک کہ رنج مین پڑے اور ہمارے گھوڑے بسبب کوشش کے اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور جدا کر دیا مین نے اپنے

ساتھیون کو انپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نے اُنپر ہر طرف سے پس بھاگے وہ ہمارے سامنے ہوکر جانب
تنگ جگھون ٹیلون اور اپنے گھرون اور پشتون کے پس نہ قادر ہوسکے ہم مگر تھوڑون پر اُن مین سے پس اسی حالت مین
کہ ہم پکلتے اور بریان کرتے تھے اُنکے اچھے گوشتون کو کہ پلٹے وہ بطلب اپنے راستے کے ہم سے پس جب دیکھا مین نے اُن کی
طرف کہ نکلے وہ تنگ جگھون اور اپنے گھرون سے پکار کر کہا مین نے مسلمانون سے کہ سوار ہو تم اُنکی طلب مین برکت عطا
فرماوے اللہ تعالیٰ تم مین پس سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اُنکے اور پیچھا کیا اُن کا یہانتک کہ
جا پڑے ہم اُنپر اور شکار کیا مین نے اُنمین سے ایک اونٹ کو جو سب کے آگے اُنمین تھا اور مسلمان قتل کرتے اور شکار کرتے
تھے پس نہین ناپدید ہوے اُنمین سے مگر تھوڑے اسی حالت مین کہ مین خوش تھا اُنکے شکار کرنے اور پکڑ لینے سے اور
ارادہ رکھتا تھا مین پلٹ جانے کا مع مسلمانون کے بجانب اُنکے وطنون کے کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میرے گھوڑے نے پس
اُڑ گیا میرا عمامہ میرے سر سے اور خواہش کی مین نے اُسکے لینے کی اور سُست اور تعب مین ہو گیا مین اُسکے سبب سے
پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد دیکھنے اس خواب کے اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہے کوئی ایسا جو تعبیر بیان کرے
اسواسطے کہ میرے نزدیک تو یہی تعبیر خواب کی ہے جسمین ہم مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنے
دل مین قصد پلٹنے کا رکھتے تھے پس کہا عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ توانا اور فربہ و خوش تو یہی لوگ ہین جنکی
طلب مین ہم ہین اُنکے سبب سے ڈالیگئے ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمھارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمھارے
گھوڑے کا کہ وہ جاے بلند سے پست جگہ کی طرف اُتریگا اور گرنا تمھارے عمامے کا سر سے پس عمامے تو تاج اہل عرب کے
ہین اور اڑ جانا انکا ایک بلا ہے کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نے کہا سوال کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے اس امر کا کہ اگر ہے یہ خواب
اور تاویل اُسکی حق پس ظاہر کرے اللہ تعالیٰ اُسکو ہمارے اُمورات دینا وی مین اور نہ کرے اُسکو اُمورات آخرت سے اور
اللہ تعالیٰ سے طلب اعانت کرتا ہون مین اور اسی پر بھروسا ہے سب کا مومنین پھر کہا خالد بن الولید نے کہ اے شہسواران مسلمین تحقیق مین
نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا اور اسکو مین نے اللہ کی راہ مین قید کیا ہے پس آیا ہو سکتا ہے تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اُس گروہ کے پس یا تو اس معاملے مین فتح اور دولت ہے یا وعدہ گاہ ہمارے تمھارے ملنے کا بہشت ہے پس مسلمانون نے کہا کرو
جو تم ارادہ رکھتے ہو کہ ہم تمھارے ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑے لوگون نے جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا بُرا جانا اس تجویز کو
پھر آئے خالد بن الولید یونس راہبر کے پاس اور نام اُسکا خالد بن الولید نے نجیب رکھا تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے یونس
آیا ہو سکتا ہے کہ ہملوگ چلکر ملجاوینگے قوم مین پس کہا اُسنے کہ بیشک تم ملجاؤگے اُنسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمھارے واسطے مگر
اس امر کو کہ جانینگے لشکر رومی تمھارے یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگے تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چل تو
ہمارے ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہے حق رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے سونے
والے خیر سب کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نے اُنکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوے وہ اپنے

گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اُنکے آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانونکے
جبل لکام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اُنکے اور نشان اُنکے جانورون کے پس جب آئی وہ رات
جس مین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل منھون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد
اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اُسنے قوم کو چلنے سے فرفرح بن غزلین نے بیان کیا ہی ہملوگ اشارہ کرتے
تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی
اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ اے سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرون مین تمہارے واسطے
خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور بتحقیق مین نے سُنا ہی شور دُہُل نکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا آیا سُنی ہی تو نے آواز اُنکی اُسنے کہا ہان اے سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر اُنکی لاؤن اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے کر اور فریب کے تھے پس متوجہ
ہوے وہ ایک شخص کی طرف جسکا نام مفرط بن جعدہ تھا اور کہا کہ اے مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس و ہمنشین اُسکے اور
لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت تمہاری بخوشی منظور ہی پھر روانہ ہوے وہ دونون
یہانتک کہ چڑھ گئے اُس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** اور رومی جبل بارق کہتے ہین **مفرط بن جعدہ** نے **بیان** کیا ہی کہ
جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہم نے اُسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو دیکھا ہمنے اُسکے
وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اُنمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب
اُنکے اور گرم ہوا آفتاب اُنپر پس خوف کیا تھا اُنھون نے اُسکے تلف ہو جانیکا اور نکالا اُسکو بار برداریون سے اور پھیلایا اُسکو
میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اُنکے بسبب شدت چلنے اور اوٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ
حال بہت خوش ہوا مین اور اُتر پڑا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اُس غرض سے کہ خوشخبری سُناؤن مین خالد بن
الولیدؓ کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
مجکو تنہا جلدی سے آئے وہ میری طرف اور گمان کیا اُنھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا
حال ہی تمہارے پیچھے اے بیٹے جعدہ کے کہا مین نے بہتر ہی اور مال لوٹ کا ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور قوم اُس پہاڑ کے پیچھے
ہین اور بھیگے ہین وہ پانی مین اور حاصل ہوئی تھی اُنکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہی اُنھون نے اسباب اپنا پس
کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ بشارت دے اللہ تعالیٰ اُنکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اُنکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے
کہ آیا یونس پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ بہتری ہی اے نجیب اُسنے کہا بشارت ہو تمکو اے سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو
بسبب چھوڑ دینے انطاکیہ کے اپنی پشت پر اور جاناتھا اُنھون نے کہ تم یہانتک اُنکا پیچھا نکروگے ولیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون
کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اُسکو میرے واسطے کہ نہین چاہتا ہون مال لوٹ کا سواے اُسکے پس کہا خالدؓ

ف: برابر برسنے پانی کے مسلمانون کو فتح ہوئی اور غنیمت ملی اور دمشق کی ...

بن الولید نے کہ وہ تیرے واسطے ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیوں کو چار
گروہوں پر اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو ایک گروہ پر رافع بن عمیر الطائی کو اور ایک گروہ پر عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی
اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہو اللہ تعالیٰ کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم
اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایک دفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم میں سے اور اُسکے اور دوسرے سردار کے بیچ میں کچھ تھوڑا تفاوت ہو
پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرو تمین پس آگے ہوئے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف سے پہاڑ سے
جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بے ڈر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہان تک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التیمی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین
اُس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین او ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تر و تازگی اُسکی دکھائی
دیا جاری ہونا اُسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہی خدا کی
قریب تھا کہ فتنہ اور آزمائش خدا مین پڑین ہم لوگ اُسکے اچھے دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا
ایک شخص نے بنی تمیم سے بُرا کرے اللہ تعالیٰ دنیا کا پس کون چیز ہی زیادہ جانیوالے اُسکے جلنے اور اُسکے الٹ پھیر سے
پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کے کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہی پس رونے لگے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُس شخص کے کلام سے اور کہا کہ سچا ہی قسم خدا کی تمیمی اپنے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانو ہمیشہ کرو
طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو اُنکی لڑائی مین اور اُنکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالیٰ
نے چاہا تو وہ تمھارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہی قوت اور طاقت مگر بسبب خدا برتر اور بزرگ کے پھر بانگ کیا پھر خالد بن
الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے اطرف گروہ کے کہ نکلے ہین اور
خالد بن الولید اُنکے آگے ہین اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین ہی پس جانا اُنھون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہی پس پکار کر اور
فریاد کی اُنھون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئے ہم اور پکارا توما نے اپنے گروہ کو اور ہربیس نے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے وہ
لوگ اپنے ہتھیارونکی طرف اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہی جسکو بھیجا ہی مسیح نے
تمھاری طرف اور کیا ہی اُنکو غنیمت تمھارے واسطے پس دوڑو تم اُنکی طرف اور اعتماد کرو اور مدد چاہو صلیب سے پس رومی مسلح اور
گھوڑون پر سوار ہو کر ٹھہرے قریب مالونکے واسطے باز رکھنے مسلمانونکے اُس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین
ہی اور اُسی وقت ضرار بن الازور دکھائی دیے اُنکو ہزار سوار سے اور ظاہر ہوئے بعد اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار کے
اور ظاہر ہوئے بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خواستگار ہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے بجانب قوم کے
مثل مرغان تیز چنگل پر سمیٹ کر اُترنے والیکے اور متفرق ہوگئے گرد اُنکے اور ارادہ کیا لے لینے اُس چیز کا جو قوم کے قبضے مین تھی
اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جا گرے گروہ

فصل
ذکر تقسیم کرنے خالد
بن الولید کا اپنے
لشکر کو چار حصوں پر
اور حملہ کرنا قوم
دیگر پر
دیر ساخ میں

مسلمانون کے رومیون پر مثل بہتے ہوے پانی کے اور پکار کر کہا ہربیس نے عون نے اپنے لوگون سے کہ لڑو تم واسطے اپنی نعمتون کے
پس نہ چلیگا اس قوم کا کوئی مکر اور نہ رہائی پاوینگے وہ اسجگہ سے کبھی پس منقسم ہوے اور ہٹ گئے رومی بارادہ لڑائی مسلمانون کے
ایک گروہ ساتھ توما کے اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کے پس پہلے جو شخص خالد بن الولید رض کے مقابلے اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا
اور گرد اُسکے پانچہزار سوار مسلح تھے کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوائے تپلی آنکھ کے اور بلند کی تھی اُسنے سامنے اپنی دونون آنکھ کے
ایک صلیب جواہر کی جڑی سونے مین پس پھرے خالد بن الولید اُسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنے ساتھیونکے اور کہا اسکا نام لیکر
کہ اے دشمن خدا آیا تم لیگ جانتے تھے اس امر کو کہ تم ناپدید ہو جاؤگے اور بچاتے رہوگے ہمارے ہاتھونسے اور اللہ تعالی نے لپیٹ دیا
ہمارے واسطے شہرونکو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ ام ابان رض نے اُسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نے اُسپر اور نیزہ
مارا اُسکی دوسری آنکھ مین پس پھوڑ دیا اُسکی دوسری آنکھ کو اور گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور حملہ کیا خالد بن الولید کے ساتھیون نے توما کے
لوگو پر اور اوندھی ہوگئی صلیب پس قتل کرتے تھے مسلمان اُنکو جلدی جلدی پس واسطے اللہ کے تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوے سوائے توما کے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اُنھون نے توما کی طرف کہ گرا وہ اندھا ہوکر
گھوڑے سے متوجہ ہوے اُسکی طرف اور چڑھے اُسکے سینے پر اور کاٹ لیا سر دشمن خدا کا اور اُٹھا لیا سر کو نیزہ کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سے کہ
مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون پس طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے
کہ تھا مین میمنہ خالد بن الولید رض کے اور نکلا مین ساتھ اپنے گروہ کے اُسطرف جہان قوم اور اُنکے اہل و عیال اُترے تھے پس دیکھا مین نے
رومیون کی عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئین بشدت باز رکھتی تھین لوگونکو اپنے سے اور دیکھا مین نے ایک سوار کو کہ لباس اُسکا
مثل لباس رومیونکے تھا اور وہ اُترا اپنے گھوڑے سے اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سے اور کبھی عورت اُسپر غالب ہو جاتی تھی
اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادے سے کہ دیکھون مین وہ کون ہے اور تھا وہ یونس امیر اور
لڑائی لڑ رہا تھا اپنی زوجہ سے اور کشتی کرتا تھا اُس سے مثل کشتی لڑنے شیر کے اپنی مادہ سے پس چاہا مین نے کہ بڑھون اُسکی
طرف اور اعانت کرون اُسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نے کہ چلاتی تھین وہ میرے گھوڑے پر پتھرونکو پس نکلا ایک
بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کے ہاتھ سے جو کپڑے ریشمی پہنے ہوے تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑے کی پیشانی مین پس زانو ٹیکا اُسنے
اپنے سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اُسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور
مر گیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑے سے اور خشمگین تھا مین اُس عورت پر پس جلدی کی مین نے اُسکی طلب مین پس بھاگی وہ میرے
سامنے سے مثل ہرن شکاری کے اور پھرین اور بھاگین عورتین اُسکے پیچھے سے پس ڈرا مین اُنکے پیچھے اور جا ملا مین اُنمین اور ارادہ
کیا مین نے اُنکے مار ڈالنے کا پھر باز رہا مین مار ڈالنے سے اور ڈانٹا مین نے اُنکو اور دھمکایا مین نے اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق مگر اس عورت
سے جسنے میرے گھوڑے کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اُسکے اور بلند کیا مین نے تلوار کو جو ٹھان مین اُسکے سر پر پس رکھ لیا اُسنے
اپنے ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی لفون لفون یعنی امان امان پس باز رہا مین اُسکے مار ڈالنے سے اور آگے بڑھکر قید

کرلیا اُسیر اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اُسکے سر پہ لڑیان موتیونکی تھین پس قید کرلیا مین نے اُسکو اور اُن عورتون
کو جو اُسکے ساتھ تھین اور باندھ لین مین نے مشکین اُن سب کی اور پیچھے کو پھیرا اور دیکھا مین نے ایک بدذدن رومی کو بغیر سوار کے
پس سوار ہوا مین اُسیر اور چاہا کہ پھیردون لڑائی کیطرف پھر کہا مین نے قسم ہو خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جبتک دریافت
کرون مین کہ حال یونس راہبر کا کیا ہو پس ڈھونڈھتا تھا مین اُسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے اُسکو بیٹھا ہوا اور زوجہ
اُسکی سامنے اور آلودہ ہو اپنے خون مین اور یونس روتا ہو اُسیر پس پکار کر پوچھا مین نے کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس کہا اُسنے کہ
یہ میری زوجہ ہو جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوا اُسکے اور خواہش نہ تھی اسواسطے کہ قسم ہو خدا کی کہ مین اُسکو دوست
رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نے اُسکو کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو کہ پہنچ گیا مین تیرے پاس اور تو بھاگتی ہو میرے
سامنے سے پس کہا اُسنے قسم ہو حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نے چھوڑ دیا ہو اپنے دین کو اور داخل ہوا ہو دین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نے اپنی جان کو ہبہ کردیا ہو واسطے مسیح کے اور مین جاتی ہون قسطنطنیہ کو پس
جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اُسنے مجکو اپنے سے ساتھ لڑائی کے اور لڑا مین اُس سے یہان تک کہ قابض ہوگیا
مین اُسیر اور پکڑ لیا مین نے اُسکو پس جب دیکھا اُسنے یہ حال نکالی اُسنے ایک چھری جو اُسکے پاس تھی اور ماری اُسنے اپنے
سینے مین اور گر پڑی اور مرگئی پس مین روتا ہون اُسیر بسبب شدت خواہش اور شوق کے اُسکے ساتھ رافع بن عمیرۃ الطائی
نے بیان کیا ہو کہ مین رونے لگا یونس کی باتون سے اور کہا مین نے کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہو تجکو وہ چیز جو بہتر اور
خوبصورت ہو اُس سے اور وہ کپڑے ریشمی اور لڑیان موتیونکی اور کنگن سونیکے پہنے ہے اور مثل چاندنی کے چہرہ اُسکا چمکتا
ہو پس سے تو اُسکو بعوض اپنی زوجہ کے پس کہا یونس نے وہ کہان ہو مین نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہو پس جب دیکھا یونس نے
اُسکی طرف اور اُسکے زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اُسکا گفتگو کی اُس سے زبان رومی مین اور پوچھا حال ایک گھڑی تک
اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانتا ہے تو کہ یہ کون ہو مین نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون اُسنے
کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ توما کی ہو اور مجھسا آدمی اُسکی صلاحیت نہین رکھتا ہو اور ضرور یہ ہو ہرقل خواستگار ہوگا
اپنے لوگ لیکر اور اُسکے عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نے اُس سے کہ اب تو یہ تیرے واسطے ہو اور تو اُسکے واسطے
پس لے لیا اُسنے اُسکو اور مسلمان اُسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھے جس سے زیادہ نہین ہوسکتے اور بعض کچھ
لوٹتے تھے کپڑے ریشمی اور اسباب اور مال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو کہ اسی وجہ سے اس مرج کا نام
مرج الدیباج رکھا گیا اور اسی نام سے ابتک مشہور ہے اور وجہ تسمیہ اور شہرت اس نام کی یہ ہو کہ کوئی اہل عرب جسوقت
کسی کے پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اُس سے پوچھتا تھا کہ یہ کہان سے ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین کہتا تھا کہ یہ مال
غنیمت مرج الدیباج کا ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہو کہ کھو دیا اور گم گیا مسلمانون نے اپنے سردار
خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اور پتا اُنکا پس سخت گھبرائے اور بے چین ہوے وہ لوگ اُنکے واسطے

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بطرف مرج الدیباج کے بطلب مال غنیمت
دمشق کے اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا اُنھون نے توما کو اور قید کیا اُسکے بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور ہ
یا تار ہا تھا ہرمیس اُنکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد رضؓ بن الولید نے ڈھونڈھا اُسکو جنگ گاہ مین پس نہ پایا اُسکو اور قصد
کیا اُسکی تلاش کا پس اُسی حالت مین کہ خالد رضؓ بن الولید گرداداد دیتے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پچ
ھاڑتے تھے دلیرونکو کہ دفعۃً دیکھا اُنھون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی ڈاڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے
دیباج کے پہنے تھا اور کپڑونکے اوپر لوہا تھا پس خالد رضؓ بن الولید نے جانا کہ وہی ہرمیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اُسکی طرف اور
سخت حملہ کیا اُسپر اور شدت سے خواستگار ہوے اُسکے تاکہ مار ڈالین اُسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اُنکی اور اُنکے حملہ کی طرف
پس بھاگا اُنکے سامنے سے اور خالد رضؓ بن الولید نے پیچھا کیا اور گبر نے چکر کھایا اُنکے سامنے پس چھیدا خالد نے اُسکی پشت پر نیزے کو
اور سے او راُسی وقت جھکا وہ بجانب زمین کے اپنے جانور سے اور گر پڑا سر کے بھل اور جا پڑے اُسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل
شیر غضبناک کے اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہرمیس آیا جانا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا
تھا پس فریاد کی اُسنے کہ اے عربی مین ہرمیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجکو یہان تک کہ لا دون مین اپنے عوض مین
وہ چیز تمکو کہ خوش ہو جائیگا دل تمھارا اس سے اور جو کچھ مجھسے مانگو گے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجکو
رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتاویگا تو ہرمیس کو پس نہین ہے میری آرزو سوائے اُسکے اور بتحقیق مار ڈالا اللہ تعالیٰ نے میرے
ہاتھون سے توما کو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ مل جاوُنگا ہرمیس سے پس اگر راہ بتاویگا تو مجکو طرف ہرمیس کے چھوڑ دونگا مین تجسکو
بدون عوض اور مال کے پس کہا اُس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ بتحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو ولیکن مین چاہتا ہون کہ لیلو
تم مجھ سے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتادون مین تمکو طرف ہرمیس کے چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے بشرطیکہ راہ بتادے گا تو مجکو اور آجاویگا ہرمیس میرے قابو اور قبضے
مین پس کہا اُس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمھاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا
اس جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اُس چیز کو جو لیکر ہم
دمشق سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمھارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت اگر قابو مین آجاویگا ہرمیس تو چھوڑ
دونگا مین تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہرمیس کے گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانے کا اور ہرمیس مرد ہے قدرت رکھنے
والا اپنے حریفون پر اور یہ کلام تمھارا چاہتا ہے غدر اور بیوفائی کو پس خشمناک ہوئے خالد رضؓ بن الولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ تیری
ماں مرے کیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو طرف بیوفائی اور عہد شکنی کے حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے
ہین ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمھاری تلاش مین مگر جو تھے دل اور اللہ غالب ہے بزرگ تھے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوری کو اور لپیٹ دیا ہماے سیے دشواری شدید کو اور نہین کہا مین نے تجسے یہ کہ راہ بتاوے مجھے بطرف ہربیس کے مگر جسوقت
کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین ہے تو لونگا مین ہربیس کو ساتھ مدد اللہ تعالی کے اور یہ امر میرے جی مین ہی اور قسم ہی بیعت
ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتاویگا تو مجکو اسکی طرف تو چھوڑ دونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس جب سُنا
کافر نے یہ کلام کہا کہ اے گروہ عرب کے اُٹھ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہربیس کے پس اُٹھ کھڑے
ہوے خالد رض بن الولید اُسکے سینے پر سے اور اُچک کر دیکھنے لگا کافر دائین اور بائین پھر کہا اُسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے
والیکو بلندی پر خالد رض بن الولید نے کہا ہان اُسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہربیس مقدمہ اس گروہ کا ہی اور چمکنے والی اُسکے سر
ایک صلیب جواہر کی ہی پس مقرر کیا خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم حمیر یا زبیدہ سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا اے
اسد نگاہبان رہو تم اس گبر کے پس اگر پہونچاوے یہ شخص مجکو طرف ہربیس کے پس چھوڑ دو اُسکے واسطے راہ کو اور اگر موڑ لے تو لین
چھوٹا پس مارو گردن اُسکی پس مقرر ہوے اُسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دی خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور رسیدہ کیا اپنے نیزہ کو
یہانتک کہ جا ملے ساتھ اُس جماعت گروہ کے اور چلاکر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تم پر کہان ہی تمھارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور
یہ دن کھینچے بال پیشانیونکا ہی پس جب سُنا ہربیس نے اُنکی آواز اور کلام کو جانا اُسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور اُمید کی اُسنے
اُنمین پس ٹھہر گیا وہ اور ٹھہرے گرد اُسکے سرہنگان مبارز اُسکے اور پورے تھے وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا
کوئی اُنمین مگر اہل شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد رض بن الولید نے اُسپر اور کہا سختی ہو تمپر آیا جانا تھا تمنے کہ اللہ غالب اور
بزرگ نہ قادر کریگا ہمکو تمپر اور اُس چیز پر جو تمھارے پاس ہی اور نہ مالک کریگا ہمکو تمھارے مال و متاع کا مین شہسوار شدت کرنیوالا
ہون مین دلیر سردار ہون مین خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کے اُنمین سے پس گرا دیا اسکو پھر مارا دوسرے کو واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہربیس نے کلام خالد بن الولید کا سمٹ گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کرکے پکارا اپنے لوگونکو کہ
سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہی جسنے اُلٹ دیا ہی ملک شام کو وہان کے لوگو نپر اور یہ مالک ارکہ اور تدمر کا ہی اور یہ سردار حوران اور بصریکا ہی
یہ حاکم دمشق اور اجنادین کا ہی لو تم اُسکے تئین پس اگر کر لے لیا تمنے اور مالک ہو گئے اُس شخص کے پھر آویگی عزت اور آبرو تمھاری جیسی کہ تھی
اور پھر نیگے شہر تمھارے واسطے اور رے لوگے بدلا اُن لوگونکا جو مار ڈالے گئے ہین تم مین سے لو تم اُس شخص کو راوی نے بیان کیا ہی کہ طمع اور اُمید کی
قوم نے خالد بن الولید مین بسبب اکیلے اور جدا ہونے اُنکے کے اپنے ساتھیون سے اور معروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیونکے اور
لوٹنے اُنکے مالونکے اور ہر شخص اُنمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہو گئے بطارقہ گرد خالد رض بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے
کہ وہ لوگ ایسے پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد رض بن الولید کو اُس چیز نے جسکے دفع کی
قدرت اُنکو نہ تھی اور اُسی وقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اُترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اُنکے مقابلہ
اور لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے
کہا کہ ٹھیک ہی خواب تمھارا اے خالد اور اس امر کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور رہا تھا اُنھون نے اپنے دلمین یہ کہ ہمنے اس کام مین خطائی اور

میرا کام لڑائی نہین ہی اور نہین ہی یہ کام مگر مسلمانونکا کہ لڑین وہ میرے نشان کے نیچے ذکر کیا ہی علمانے کہ خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ بتیس لڑائیون مین گئے اور ہر لڑائی مین خواستگار شہادت کے تھے لیکن نہ نصیب ہوئی انکو یمن شہادت
پس جب اُترے خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے آگے بڑھکر لڑنے لگے اور وہ لوگ بیس گبر تھے پس آیا خالد بن الولید کیطرف ہربیس
اور بتحقیق ممکن ہوا اُسکو موقع ضرب تلوار کا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ کے سر پر اور خالد بن الولید مشغول تھے لڑائی مین پس آیا
ہربیس اُنکی پشت سے اور ماری اُنپر ایک ضرب پس پڑی تلوار اُنکے خود پر اور پھاڑا اُسکو اور عمامے کو اور گر پڑی تلوار ہربیس کے ہاتھ سے اور
ڈرے خالدؓ بن الولید اس امر سے کہ اگر متوجہ ہووین وہ اپنی پشت کیطرف تو ناگمان زر آوینگے اُنپر کافر لوگ اور ڈرے اس امر کو بھی کہ
بھاگ جاویگا ہربیس اُنکے ہاتھ سے یا ناگمان ور اگر مار ڈالیگا اُنکو پس حملہ کیا خالد بن الولید نے التفات کرتے ہوے داہین بائین پھر
پُکارا اور شور کیا اُنھون نے ساتھ کلمۂ تکبیر کے گویا اُنھون نے خوشخبری پائی ساتھ کسی چیز کے کہ پایا اُسکو اور یہ امر خالد بن الولید کا
ایک حیلہ تھا کہ اُسکے سبب سے ارادہ مکر کا ساتھ کفار کے رکھتے تھے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ سُنا اُنھون نے شور اہل عرب کا کہ گھیر لیا
اس شور نے گبرونکو اُنکی پشت اور داہین اور بائین سے اور اہل عرب غور کرتے تھے ساتھ تکبیر کے اور کہتا تھا کہنے والا لا الہ الا اللہ
وحده لاشریك له وان محمدا عبده ورسوله یا ابا سلیمان اتاك الغوث من رب العالمین مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما ہون پس جب سُنی خالدؓ بن الولید نے آواز اُنکی نہین متوجہ ہوے وہ بجانب عبدالرحمن اور نہ بجانب اُنکے ساتھیونکے
یہانتک کہ متفرق کردیا کافرون کو داہین بائین اور جب سُنی ہربیس نے آواز مسلمانونکی اور بتحقیق گھیر لیا تھا اُسکو پیٹھ پھیری اُس نے
بارادے بھاگنے کے پس لے لیا اُسکو خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور ماری اُسپر ضرب تلوار کی اور چھوڑا اُسکو کشتہ اور دست
درازی کی ہمراہیان عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے ہمراہیان ہربیس پر اور خرچ کیا اُن مین تلوارکو اور سب سے
زیادہ مار ڈالنے والے رومیون کے ضرار بن الازور تھے پس جب دور ہوا اندوہ خالد بن الولید سے اور دیکھا اُنھون نے
ضرار بن الازور کے کامونکو کہا کہ رستگار اور فیروزمند ہوئی ذات تمھاری اے بیٹے ازور کے پس ہمیشہ ہو تم مبارک اپنے سب
کامونمین پھر سلام کیا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمانونکو اور کہا کہ کہان سے جانا تمنے میری اسجگہ کو پس
کہا عبدالرحمنؓ نے کہ اے سردار تھے ہم رومیونکی لڑائی مین اور فتح دی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُنپر اور وہ لوگ کشتہ اور گرفتار
ہوے اور مسلمان مصروف تھے یکجا کرنے مال غنیمت مین کہ دفعۃً سُنی ہمنے آواز پکارنیوالیکی ہوا سے اور وہ کہتا تھا کہ مشغول
ہو تم لوٹ کے مال جمع کرنے مین اور خالد بن الولید کو گھیر لیا ہی دشمنون نے پس جب سُنا مینے آواز کو اور مین نہین جانتا تھا کہ کسجگہ
مین ہو تم اور گم کیا تھا ہمنے تمھاری ذات کو اور مسلمان اس سبب سے رنج مین تھے پس راہ بتائی ہمارے تئین ایک گبرنے جو تمھارے
ایک ساتھی کے قابو مین تھا اور کہا اُسنے تمھارے سردار کو مین نے راہ بتائی ہی بجانب ہربیس کے اور وہ اُسکے ساتھ پہاڑ پر مین پس
جلدی روانہ ہوے ہم تمھاری طرف پس کہا خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ راہ بتلایا اُسنے مجکو میرے دشمن کیطرف اور راہ بتلایا
مسلمانونکو میری مدد دہی کے واسطے اور واجب ہوا اُسکے واسطے حق ہمپر اور رجوع کیا خالدؓ بن الولید نے بجانب مسلمانونکے لو

وہ بڑے رنج میں تھے انکے پوشیدہ اور غائب ہوجانے سے اپنی نگاہوں سے پس جب دیکھا اُنھوں نے خالد بن الولید کی طرف خوش ہوئے اور دوڑے سلام کرتے ہوئے اُنپر پس خالد بن الولید نے جواب سلام کا دیا اُنکو اور شکریہ اُنکے کاموں کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اُس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا تو نے پورا کیا قول اپنا ہم سے اور ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے واجب ہوا مجھپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہی تجکو کہ ہوجائے تو اصحاب دین نماز روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پس ہوجاویگا اہل بہشت سے اُسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس چھوڑ دیا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے اُسکے واسطے راہ کو نوفل بن عمر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر اور اکیلا چلا بطلب شہروں روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانونکو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیونکے اور یکجا کیا گیا وہ سب اُنکے پاس پس جب دیکھی اُنھون نے کثرت اُسکی شکریہ اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور بُلایا اپنے ابیر کو اور کہا تو یونس نجیب ہی پھر پوچھا اُس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اُسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوئے خالد رضی اللہ عنہ بن الولید اس معاملے سے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار مین نے گرفتار کیا ہی ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کے سپرد کیا ہی بعوض اُسکی زوجہ کے پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہی بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اُنکے سامنے اور دیکھا اُنھون نے حسن و جمال اُسکا جو اللہ تعالیٰ نے اُسکو دیا تھا پس پھیر لیا مُنھ اُسکی طرف سے اور کہا سبحانك اللهم تجعل تقلوه تشاء فقد ابھر پڑھا دبك يخلق ما يشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اُسکو عوض اپنی زوجہ کے اُسنے کہا ہان و لیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اُسکی عوض مین مال یا لڑیگا اُسکے واسطے پس کہا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے کہ دے تو اُسکو عوض مین اپنی زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اُسکو تو وہ تیری ہی اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اُسکا پس اللہ تعالیٰ عوض دیگا تجکو بہتر اس سے پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان سے پیشتر ازانکہ آملے تم مین جماعت رومیون کی پس کہا خالد رضی اللہ عنہ بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہی پھر روانہ ہوئے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین اور مال لوٹ کا اُنکے ساتھ تھا اور مسلمان اُنکے پیچھے سے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے روح بن عطیہ نے بیان کیا ہی کہ ہمنے سب راہ قطع کی اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم ڈرتے آتے تھے اُنکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر قریب بل ام حکیم کے کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار اپنی پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی کو پس جب دیکھا ہم نے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کے اور آگاہ کیا اُنکو پس کہا اُنھون نے کہ کون شخص تم مین کا اُسکی خبر لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام صعصعہ تھا اور کہا اُسنے کہ مین خبر لاؤن گا پھر اُترا وہ شخص اپنے گھوڑے سے اور اُسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابلے مین پس پہونچا وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اُسکو اور پھرا اپنی پشت پر اور پکارکر کہتا تھا کہ مرواسے لیا ہمکو مسلمانون نے اور اُن کے پیچھے قوم ہین بند کیے گئے اور پیچھے ہوئے ساتھ لوہے کے

کہ نہین ظاہر ہوتی ہی اُنکے جسم سے سوا ے نیلی آنکھ کے پس بُلایا انھون نے یونس راہبر کو وقت نزدیک پہونچ جانے گروہ کے اور کہا کہ
جا تو بجانب گروہ کے اور دریافت کر کہ اُنکا ارادہ کیا ہی اُسنے کہا بہتر اور گیا وہ گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد رض بن الولید کے پاس
اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے اے سردار کہ ہرقل نہ غافل ہوگا اپنی بیٹی کے طلب کرنے سے اور اُسنے بھیجا ہی اس گروہ کو بہ
ارادے لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق کے بھیجینگے تمھارے پاس
کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیے کے پس اُسی حالت مین کہ خالد رض بن الولید
یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اُنکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک ہوا مسلمانان
سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہین سردار تمھارے پس مسلمانون نے اُسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا
اور کہا اُس سے کہ بیان کر تو جو کچھ چاہتا ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اُسنے کہا ہی تمسے کہ سُنا مین نے جو تمنے
میرے لوگونکے ساتھ کیا اور مار ڈالا میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی گرانیوالی چیز ہی اور فتحمند ہوے
اور سلامت لوٹے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تاکہ نہ گر پڑو تم اور اب یا بیچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیے کے میرے پاس
بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمھاری خصائل سے ہی اور نہین رحم کیا جاتا ہی وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہی اور مین اُمید رکھتا ہون اِس
امر کی کہ ہوجاوے ہمارے تمھارے صلح پس جب سُنا خالد رض بن الولید نے یہ کلام کہا اُس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہ
پھر جاؤنگا مین یا مالک ہو جاؤنگا تیری تختگاہ تک جیسا کہ مجکو اپنے علم سے معلوم ہی اور چھوڑ دینا تیرا ہمکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اُسکی
تو نکی کرتا تو ہم مین اور بیٹی تیری ہدیہ ہی ہماری طرف سے تجکو اور مین اُمید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے
چھوڑا اور دیدیا اُسکی بیٹی کو اور کچھ مال اُسکی عوض مین نہین لیا پس جب گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور ملوک سے کہ یہ
وہی معاملہ ہی جو مین نے تمسے کہا تھا پس نہ مانا اور ارادہ کیا تمنے میرے قتل کا اور قریب ہی کہ اس سے بڑھکر بھی ہوگا اور یہ امر تمھاری طرف سے نہین
ہی بلکہ پروردگار آسمانکی طرف سے ہی پس بہت روے رومی اُسکے کلام سے اور روانہ ہوے خالد رض بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین
اور مسلمان اور ابو عبیدہ رض بن الجراح ناامید ہو گئے تھے خالد رض بن الولید اور اُنکے ساتھیونکے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب
بڑی ناامیدی مین تھے کہ دفعۃً آ پہونچے خالد رض بن الولید پس نکلے سب مسلمان اُنکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اُنکو اور سلام
کیا بعضون نے بعض کو اور پایا خالد رض بن الولید نے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور مالک الاشتر النخعی اور اُنکے ساتھیونکو دمشق مین اور
آکے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب سرگذشت بیان کی ابو عبیدہ بن الجراح تعجب کرتے تھے اُنکی شجاعت اور
دلیری سے پس ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنا مال
یونس راہبر کو اور کہا اُس سے کہ لے یہ مال اور نکاح کر لے اُس مال کو صرف کر کے یا مول لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہی
خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسی کے ساتھ اور نہین چاہتا ہون مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو
رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم

ف ذکر طلب کرنے ہرقل کے اپنی بیٹی کو مسلمانون سے اور بھیجنا خالد بن الولید کا اسکو بدون لینے مال کے اسکے عوض مین ۱۲

ف ذکر مراجعت کرنے خالد بن الولید رض کا مرج الدیباج سے اور پہونچنا ان کا دمشق مین ۱۲

کرتے تھے پس جب آیا دن یرموک کا دیکھا مین نے انکو امتحان کیے گئے بلاے نیک مین پس لگا ایک تیر انکے سینے مین اور گر پڑے وہ مردہ ہوکر رحمت کرے اللہ انپر پس غمگین ہوا مین انپر اور بہت درخواست رحمت کی مین نے انکے واسطے پس دیکھا مین نے انکو خواب مین اور لباس انکا چمکتا تھا اور انکے پانو مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ سبز مین پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ انھون نے کہا کہ بخش دیا مجکو اور عطا فرمایا مجکو بعوض میری زوجہ کے سبز حورین اگر ظاہر ہو ان مین سے ایک دنیا مین تو دور کرے روشنی چہرے کی اُسکے روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالیٰ تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ ذکر کیا مین نے اس خواب کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے پس کہا انھون نے کہ نہین ہی یہ مرتبہ قسم ہی خدا کی مگر بسبب شہادت کے پس گوارا ہو جسکو نصیب ہووے شہادت واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال لوٹ کے جانا انھون نے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ لکھین خط مشعر فتح اور خوشخبری اور کیفیت ملنے مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ بن الجراح نے انکو حال وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انا لم نزل من مکایدۃ العدو علی حرب دمشق نزل اللہ علینا نصرتہ وقہر عدوہ فتحت دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم فصالحوا علی الباب الآخر ومنعنی ان اسبی واقتل والقینا عند کنیسۃ یقال لہا کنیسۃ مریم وامامہ القسوس والرہبان ومنہم کتاب الصلح وان صہر الملک توما واخریقان ہربیس خرجا من المدینۃ بمال عظیم وحال جسیم فسرت خلفہم ونزعت النعمۃ من ایدیہم وقتلت اللعینین واسرت ابنۃ الملک ہرقل ثم لقد اہدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام انکا عبد اللہ بن قرط تھا پس دیا خط انکو اور روانہ ہوئے وہ بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہونچے وہ اور خلیفہ اسوقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کی طرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور سردار مقرر کیا مین نے انکو مسلمانون پر اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا ہی سرداری کا اپنی ذات کے واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو اصحاب سیر نے تفاوت سے روایت کی ہی کہ جب وفات پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوئے بعد انکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور تھی عمر انکی باونبرس کی پس بیعت کی لوگون نے اُنسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین بچھڑ گیا تھا انکی بیعت سے کوئی شخص نہ بڑا نہ چھوٹا اور موقوف ہوگئی انکے زمانۂ خلافت مین خلاف اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا بالکل اور ثابت اور

ذکر خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اور فضائل اور محامد ان کے

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہوگیا مکر شیاطین کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ نہ چاہتے تھے حکم خدا کو
اور وہ اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے لڑکون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بڑون کی
لطف اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہان تک کہ پہنچتے تھے حق کو اُسکی جگہ پر اور نہین پکڑتی تھی
اُنکو بیچ اجراے حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ منورہ کے بازارون
مین اور لباس اُنکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اُنکے دُرہ ہوتا تھا اور اُنکے دُرون کا خوف بھاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
غذا اُنکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کے اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب بے خواہشی دنیا
اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اور خدا غالب
اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا اُنکو کوئی کام اداے قرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہو کہ قسم ہو خدا کی کہ متولی خلافت ہوے عمرؓ اور قدم بقدم لیتے
دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تھے بیچ آبادی کامون دین کی
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اُنکو جو اور تمکنت اور اذیت دیا تھا اُنکو کھانے
زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لے لیتے اور کھلاتے تھے کبھی قدر گھی اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ اور بھوکھا
رہنا آسان تر ہو کل کے واسطے آگ سے کہ جو دوزخ آئیگا اُسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اُسمین راحت کبھی گہرائی اُسکی دور ہے
اور عذاب اُسکا سخت ہو اور پانی اُسکا پیپ ہو نہین اذان دیتے اور طلب کرتے تھے مسلمانون کو مگر یہ کہ آتے تھے لشکر اُنکے زمانہ
خلافت مین اور کھینچے اُنھون نے جہاں حاصل کیا فتح اور آباد کیا شہرون کو اور خوف کرتے تھے آتش دوزخ سے رضی اللہ عنہ

غنداہ

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کے ہوئے تو بلایا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنے ارباب دولت کو اور ایک ممبر پر جو اُسکے واسطے کنیسۂ قسان مین نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اس مضمون کا خطبہ سُنایا کہ اے بنی الاصفر یہ وہی شخص ہین جنسے مین تمکو ڈراتا تھا پس تم سُنا تمنے میرے کلام کو اور تحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کے اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اُسکے ہے بسبب سرداری صاحب فتوح مشابہ نوح کے اور قسم ہے خدا کی پھر قسم ہے خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیشتر آنے سختی اور ویران ہونے محلون اور مارے جانے قسون اور بیکار کیے جانے ناقوس کے یہ شخص سردار لڑائی کے ہین اور یہ شدت اور سختی کیوقت کھینچنے والے اہل روم اور فارس کے ہین یہ عابد ہین اپنے دین مین پختہ اور درشت ہین اُسپر جسنے پیروی کی خلاف اُنکے دین کے اور مین اُمید رکھتا ہون تمہارے واسطے مدد اور غلبے کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقہ ظلم کو اور پیروی احکام مسیح علیہ السلام کی کرو ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرام کاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون مین اور اگر انکار کرو گے تم ان کامون سے اور ثابت رہو گے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر غالب کیا جائیگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلا مین تمکو مبتلا کریگا جسکی طاقت تم مین نہین ہے اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کے نیکوکار رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اس دین کی طرف یا مصالحہ کرو اور اس قوم سے جزیہ دینے پر بس جب سُنا قوم ہرقل نے یہ کلام اُسکا جھپٹے اُسکی طرف اور قصد اُسکے مار ڈالنے کا کیا پس ٹھہرایا ہرقل نے اُنکے خشم کو گفتگوے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہے اور خوف اہل عرب نے تمہارے دل مین جگہ پکڑی ہے یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو کہ جسکا نام طلیعہ بن مازن تھا اور قبول کیا اُسکے واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اُس سے کہ روانہ ہو تو اسیوقت بجانب یثرب کے اور دیکھ فکر اور تامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہے تو

عمرؓ کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور واپس ہوا البارت مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پہونچا قریب یا حوالی مدینہ طیبہ کے
اور اُسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلے اور دیکھ رہے تھے تنہیون اور اندر ان کے لڑکے یا انکو اور خبر گیری کر رہے تھے اُنکے باغون
اور احاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والے پر اور چھپ رہا اُسکے نیچے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ اُسی درخت کے نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگالیا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اُس نصرانی نے اس امر کا
کہ درخت سے اُتر کر انکو مار ڈالے کہ اُسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور آگے آکر چاٹنے اپنی زبان سے
دونون پاؤن اُنکے اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دی یہ کلمات کہ یا عمر عدلت فامنت پس جب بیدار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
چلا گیا وہ درندہ اُترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کو اور کہتا تھا
کہ میرے مان باپ قربان ہون اُس شخص پر جسکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور اُنکا وصف اور تعریف فرشتے
اور جن کرتے ہین پھر ظاہر کیا اُس نصرانی نے اپنا حال اور ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اُنکے ہاتھون پر
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس عبارت
سے قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبد اللہ ابن قرط کو اور انتہا کیا
شفقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب رجوع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمہ لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کے پھر راوی نے ثقات سے بیان
کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اُسی رات کو عبد الرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اُنھون نے اس خواب کو حضرت عمر رضہ سے اسوقت کہ لوگون نے اُن سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اُس خواب سے کہ حضرت عمر رضہ نے اُس رات کو دیکھا عبد الرحمن نے کہا کہ
دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اُسکے اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانون کی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کے دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اس سے اور مسلمانون سے دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوئے دمشق مین بزور تلوار کے اور تھی ایک
آگ اُنکے آگے پھر دیکھا مین نے گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہم نے
بشارت ہو تمکو کہ دمشق فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور بعد چند روز کے عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ
وآلہ وسلم دمشق سے مدینہ طیبہ مین آئے اور اُنکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو
کہا اُنسے کہ اے ابن عامر رضہ کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوئے اُنھون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ ہی
اور برابر چلا آیا مین جب سے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمنے سنت ادا کی پس کیا خبر تمہارے ساتھ ہے اُنھون نے
کہا کہ نیکو کاری اور بشارت ہے کہ مین قریب ترہ بیان کرون گا اُسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پس حضرت عمر

[illegible]

اور دمشق والی مین نے خالد بن الولید کو اور مسلمانون ... بشارت فتح دمشق کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ١٢ ١٢

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے تو ہم خدا کی راہ جانا کہ وہ ستودہ صفات تھے اور گئے وہ بجانب پروردگار
کریم کے اور اپنے ذمہ لیا عمر ضعیف نے اس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور قصور
کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعاے رحمت کی مین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دے دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو پوشیدہ رکھا خبر کو تا وقت نماز
جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد انکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اُنھون نے مسلمانون کو خط
فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اتر آئے عمر رضی اللہ عنہ منبر سے پس جب اُترے
وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر منصوبی اُنکی اور معزولی خالد بن الولید کے اور انکو حکم دیا پلٹ جانے
دمشق کو پس پھر گیا ایلچی پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب مین گئے
تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اُنھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو حال
انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ واپس آئے
خالد بن الولید اور لکھا اُنھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اُنکے دشمنون پر اور مالک
ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبداللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبداللہ بن
قرط پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اُنھون نے سر خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے ناگوار گذرا یہ امر اُنکو اور گندم گون رنگ اُنکا سپید ہوگیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے
حال وفات ابو بکر صدیق رض اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبداللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو
اس حال سے اطلاع نہین ہے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیکھا کیا لوگون کو اور کھڑے ہوے منبر پر اور سنایا مسلمانونکو
حال فتح ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ کلمات خوشی اور دعا
کے نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین
ہے اور پایا مین نے انکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی
مخزوم سے کہ آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالی نے سیف ناطق انکو اور کیا انکو دفع اور رد کرنیوالا مشرکین
کا اور لوگون نے انکی معزولی کیواسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ نہ معزول
کرونگا مین اس تلوار کو جسکو کھینچا ہے اللہ تعالی نے اور مردودی ہے اُس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالی اور مسلمان نہ معذور رہینگے
تمکو اس حالت مین کہ تم میان مین کروگے خدا کی تلوار کو اور معزول کروگے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالی نے تحقیق
تمنے قطع کرلیا سرداری قرابت کو اور برائی چاہی چچازاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اُسکی طرف اور پایا اُسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہے کہ خشمناک ہوا ہے اپنے چچازاد بھائی کے واسطے

پھر اُتر آئے منبر پر سے اور رکھ لیا خط کو اُس رات مین اپنے بستر خواب کے نیچے اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی خالدؓ کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر کہا اے لوگو مین نے اُٹھایا بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہا ہو سوال کیا جائیگا اُس سے بہ نسبت حال اُس کی رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہو اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے نیکو خواہی تمھاری اور نگرانی تمھاری امور معیشت اور اُن کاموں کی جو نزدیک کردین تمکو تمھارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمھارے اور سکناے اس شہر کے بیچ مین ہو اور مین نے سُنا ہو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من صبر علی بلائھا وشدتھا کنت شھیدا وشفیعا یوم القیمۃ اور یہ شہر تمھارا ایسا ہو جسمین نہ کھیتی ہو نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہو ہمسے بہت مال غنیمت کا اور مین اُمید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام وخاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اس شخص کو جو لائق اور سزاوار اُس کا نہین ہو بلکہ اس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالد کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہین جنمین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہو کہ دیتے ہین وہ شاعر کو کہ جو اُنکی تعریف کرتا ہو اور دیتے ہین اُس سوار کو جو اُنکے سامنے جولان کرتا ہو زائد اُسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیفوں اور غریب مسلمانوں کے اور مین نے معزول کیا اُنکو اور اُنکی جگہ پر ابو عبیدہؓ کو سردار مقرر کیا ہو پس کہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور مقرر کیا گیا مین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالیٰ اُسکے ساتھ ہو واسطے دعا کرنے اور اعانت کرنے اُسکے کے پھر اُتر آئے منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف لکھا خط اُسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین واجیر المسلمین الی ابی عبیدۃ بن الجراح سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد ولیتک علی امور المسلمین فلا تستحی فان اللہ لا یستحیی من الحق شیأ وانی اوصیک بتقوی اللہ الذی یبقی ویفنی ما سواہ الذی استخرجک من الکفر الی الایمان ومن الضلالۃ الی الھدایۃ وقد امرتک علی جند خالد فاقبض منہ جندہ وزلہ عن امارتہ ولا تقدم المسلمین الی ھلکۃ رجاء غنیمۃ ولا تبعث سریۃ الی جمع کثیف ولا تقل انی ارجو لکم النصر فان النصر مع التدبیر والثقۃ باللہ تعالی وایاک والتغریر والقاء المسلمین الی التھلکۃ وغض عن الدنیا عینیک والہ عنھا قلبک وایاک ان تھلک کما اھلک من کان من قبلک فقد رایت مصارعھم واختبرت سرائرھم وانما بینک وبین الاخرۃ

سائر كالحمار ... وانت منه ... الناس الراحل
منها الى غيرها ويكون ذلك ... للمسلمين ... في دمشق
وكثر فيها ... فهو للمسلمين واما ... والغنيمة ... في الفتح والصلح
فالفتح بالصلح لا بالقتال لانك انت الوالي وصاحب الامر ان كان ... فسلمها اليهم
والسلام عليك وعلى جميع المسلمين ... خالد ... الى مريم ... فانه ... المسلمين كان ... وابنة
هرقل هديتها لابيها ... وقد كان ياخذ ... على ضعفاء المسلمين پھر لپیٹا خط کو

اور مہر کی اُسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن ابی وقاص کو اور خط اُنکے سپرد کر کے کہا کہ روانہ ہو تم دمشق کو اور دو خط خالد کو اور حکم کرو اُنہیں لوگون کے یکجا کرنے کا اُنکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور کہو اُن سے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو مصافحہ کیا اُن سے اور کہا جاؤ تم عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام کو پس جب پڑھیں عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کریں تم سے تاکہ ہو جاوے تمھارے ساتھ بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوئے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے در انحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوئے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال اور اُس امر کے کہ کیا حکم کر گئے وہ اُنکو پس جب سامنے ہوئے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین مسلمانونکی اُنکی جانب کو اور دوڑے لوگ اُنکی طرف اور خوش ہوئے اُنکے آنے سے یہانتک کہ اُترے وہ دونون خالد رض بن الولید کے خیمے مین اور سلام کیا اُنپر اور پوچھا خالد بن الولیدؓ نے کس حال مین چھوڑا تم نے خلیفہ ابو بکر صدیق رض کو اُنھون نے کہا کہ چھوڑا ہم نے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اُن کا ہی اور اُنھون نے مجکو حکم دیا ہی کہ پڑھکر سناؤن مین مسلمانونکو پس حکم دو تم اُنکو یکجا ہونے کا پس بُرا جانا خالد بن الولید نے اس امر کو اور شک کیا اُنھون نے معاملے مین اور یکجا ہوئے مسلمان اُنکے پاس اور کھڑے ہوئے عامر بن ابی وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور روئے خالد بن الولیدؓ اور کہا کہ اگر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وفات پائی پس بتحقیق متولی خلافت ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور بخوشی اطاعت اُنکی منظور ہی قسم ہی خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست زیادہ مجکو خلافت اور حکومت ابو بکر صدیقؓ سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب بخوشی اطاعت خدا اور عمرؓ کی اور جو حکم اُنھون نے کیا منظور ہی اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سُنا لوگون نے خط کو اور اُس مین حکم بیعت کرنیکا تھا شداد بن اوس سے بعوض بیعت امیر المومنین کے اُٹھکر آئے سب لوگ شداد بن اوس پاس اور بیعت کی اُنسے پس واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین تیسری تاریخ ماہ شعبان سنہ تیرہ ہجری مین واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی

کہ لے لیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال اور لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانو نکو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور جانا ابوعبیدہ بن الجراح نے اس امر کو کہ گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلہ اور تلاش دشمن مین اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی ہی روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی القدس کی لڑائی مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے اُس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہی کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کسجگہ تھا وہ ملک شام مین کہا اُس شخص نے وہ حصن درمیان عرقہ وطرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اُسکے مولجے مین ایک دیر اور اُس دیر مین ایک صومعہ اور اُسمین راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات اگلی امتون کے اور آتے تھے رومی اُسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اُسکے علم سے اور عمر اُسکی زیادہ ایک سو سال سے تھی اور وہ ہر سال اپنے دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعاع مین کی تھی پس یکجا ہوتے تھے رومی اور نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتے تھے یہ سب اُسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اُسکے پس نکلتا اور ظاہر ہوتا تھا وہ اُن لوگو نپر اپنے طاق سے اور سکھاتا تھا اُنکو نصائح انجیل کے اور قائم ہوتی تھی اُسکے دیر کے نزدیک ایک بڑی بازار بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال اور متاع اور سونا اور چاندی اس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید فروخت ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتائی اُنکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابوعبیدہ رض بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اُسکو اور اُسکے گھر والونکو پس جب متولی ہوے ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ مسلمانو نکے کام کیلیے ارادہ کیا اس معاہدی نے کہ تقرب اور نزدیکی حاصل کرے ابوعبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار اُنکے ہاتھون سے پس آیا وہ سامنے ابوعبیدہ رض بن الجراح کے اور وہ اس سوچ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے پس کبھی یہہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کی طرف جاؤنگا کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہی اور وہ کرسی ہی انکی بادشاہت کی اور وہی ہی قیام اُنکے دین کا اور کبھی کہتے تھے انطاکیہ جاؤن اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اس سے اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین ہرقل سے اور یکجا کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اُسیوقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصارائے شام سے پس کہا اُسنے کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجکو اور میرے لڑکے بالونکو اور مین آیا ہون تمہارے پاس ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور یکجا ہی وہ اُسکو اللہ تعالی نے تمہارے لیے پس اگر فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانو نکو اُسپر تو ایسے مالدار ہو جائینگے کہ بعد اُسکے محتاج نہو نگے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ غنیمت کیا چیز اور کہان ہی کہ نہین جانتا ہو ن مین تجکو مگر نیکو اور بہ کہا اُسنے کہ اے سردار تحقیق تمہارے برابر اور محاذات مین کنارہ دریا پر ایک جائے استوار یعنی قلعے کے ہی مشہور بہ حصن ابی القدس اور اُسکے سامنے ایک دیر ہی جسمین ایک راہب رہتا ہی کہ نصرانی بزرگداشت کرتے ہین اُسکی اور برکت طلب کرتے ہین اُسکے علم سے اور اُسنے ہر سال ایکدن عید کا مقرر کیا ہی کہ یکجا ہوتے ہین

اسمین لوگ سب اطراف و جوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہی اُسکے نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتے ہین اُسمین اچھے کپڑے اور رخت دیباج اور سونا چاندی اور ٹھہرتے ہین لوگ اُسکے نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتے ہین اور یہ تمہین نزدیک آیا ہی وہ وقت ہونے بازار کا پس اگر بھیجو تم اُسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کے لوگ ہون کہ جا پڑین اُس بازار پر درانحالیکہ وہان کے لوگ بیخوف اور مطمئن ہونگے پس لے لیوینگے مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالینگے مردونکو اور پکڑ لینگے عورتون کو اور اُنکی اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہونے مال غنیمت کا مسلمین کے واسطے پس جب سُنا ابوعبیدہ رض بن الجراح نے یہ حال بہت خوش ہوے باُمید اُسکے کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہی اور پوچھا اُس سے کہ ہمارے اور دیر کے بیچ مین کسقدر مسافت ہی اُسنے کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہی واسطے جلد چلنے والے کے پھر پوچھا کتنے دن باقی ہین بازار کے جمع ہونیکو اُسنے کہا کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی ازکا رومیون سے ہی اُسنے کہا کہ نہین مشہور ہوا ہی یہ معاملہ بازار وغیرہ کا بادشاہ کے شہرون مین اسواسطے کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اُنکے نزدیک بہت ہی پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا کہ آیا قریب دیر کے کوئی شہر شام کا ہی اُسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کے ایک شہر ہی جسکا نام طرابلس ہی اور وہ شہر فرضہ ہی ملک شام کا اور اُسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اس شہر مین ایک بطریق بڑا متکبر رہتا ہی کہ دیدی ہی بادشاہ نے بطور جاگیر کے وہ زمین اُسکے حصے مین بسبب مغرور ہونے اُسکے اور وہ نہین آتا ہی بازار مین نہین اقرار کرسکتا ہون تم سے اس بات کا کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہی مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوے بسبب خائف ہونے اُنکے تمسے اور اگر روانہ ہووین مسلمان بجانب دیر اور بازار کے ہر آئینہ اُمید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابوعبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور روانہ ہوگا اس لشکر کے ساتھ جسکو مین بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کرے اُسکی اور ہووے یہ امر فتح واسطے مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا مسلمانون نے اور نہین جواب دیا اُنکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا ابوعبیدہ رض بن الجراح نے اپنے کلام سے مگر خالد بن الولید رض کو اور براہ شرم اُنکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا پس اُٹھ کھڑے ہوے سامنے ابوعبیدہ رض بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز اور یہ تھے جوان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اُنکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ باپ اُنکے جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ تبوک مین شہید ہوے اور ہاتھ اُنکے کاٹ لیے گئے اور چھوڑا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابوبکر صدیق رض عنہ نے ساتھ اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق رض نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ ہوا سن عبداللہ بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ ای مان ہمارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے اُنکو رومیون نے شہید کیا پس کہتے تھے عبداللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لے لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رض عنہ نے اور خلیفہ ہوے حضرت عمر رض آئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ

[illegible]

[illegible]

ابن انیس الجہنی کے ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اور سیرت مین
بھی بڑے جوانمرد تھے پس جب کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ کون شخص تم مین کا جائیگا بجانب اس دیر کے پس اُٹھ
کھڑے ہوے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ ای امین اُمتہ مین پہلا ہون اُس شخص کا اُس لشکر مین جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اُنکے ساتھ کے واسطے لوگونکو مسلمانون سے اور
شہسواران موحدین کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اُنپر اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
تیار کیا اُنکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فوج کا اور سپرد کیا اُنکے اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض اُنمین کے اہل بدر سے تھے اور
منجملہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور
عبداللہ بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عتبہ بن عبدالسلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد
بن مالک السہمی اور عبداللہ بن بشیر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن صعصعہ اور محمد بن ربیع ابن مرقہ اور عمرو بن
نعمان المعتمر اور تھے یہ بدری اور سالم بن قانع اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن سرق الربیعی اور یہ بھی بدری تھا اور قلع بن
خزعل اور تھے یہ بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگونکے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم
واقدی رحمہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ جب جمع ہوے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما
کے نہین تھا اُنمین کوئی گروہ کہ موجود ہوے تھے بدر مین اور ور آئے تھے معرکون اور لڑائیون مین نہین پیٹھ پھیرتے تھے اور نہین
میل کرتے تھے بجانب فرار کے پس جب قصد کیا اُنھون نے روانگی کا کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ
عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت وتاراج کر دتم قوم کو مگر پہلے دن مین ایام قائم ہونے بازار
کے پھر رخصت کیا اُنکو روانہ ہوے وہ لوگ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھا مین بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے
اور واقع ہوئی روانگی ہماری دمشق سے بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات مین اور روشنی چاندنی کی زیادتی
مین تھی اور مین بجانب پہلوے عبداللہ بن جعفر رضہ کے تھا پس کہا اُنھون نے کہ ای ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اُس رات کی ہی
مین نے کہا کہ ای بیٹے چچا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی ہی پس کہا اُنھون نے کہ سچ
ہی اس رات مین لکھی جاتی ہی موت اور روزی بخشے جاتے ہین گناہ اور میرا ارادہ اس شب مین بیداری کا تھا پس کہا مین
نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہی قیام سے اور اللہ تعالی بہت دینے والا بخشش کا ہی اُنھون نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات
صبح تک پس صبح کی ہمارے ساتھ اس راہبر معاہدی نے ایک بڑے پہاڑ پر پس اس حال مین کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعۃً
پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے دائین جانب راہ کے تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اُسکی طرف اور ہم لوگ
بھی اُنکے ساتھ اُسکی طرف چلے نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس اور وہ ایک ٹوپی بالون کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہمکو تامل
کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہمنے کہا کہ اہل عرب ہین پس کہا اُسنے کہ تم محمدی ہو ہمنے کہا ہان پس بتامل نگاہ ایک ایک کو

ہم مین سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبد الرحمن بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پس کہا اُسنے کہ یہ جوان تمھارے نبی کے
بیٹے ہین ہمنے کہا نہین پس کہا اُسنے کہ نور نبوت کا ظاہر ہوتا ہی انکی دونون آنکھون سے پس آیا کوئی قرابت ہی انکو تمھارے نبی سے
ہمنے کہا یہ ہمارے نبی کے چچا کے بیٹے ہین پس کہا اُس راہب نے کہ یہ پتّے ہین اور پتّے درخت سے ہوتے ہین پس کہا عبد اللہ بن
جعفر نے کہ ای راہب آیا جانا اور پہچانا ہی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسنے کہا کیونکر نہین جانون اور پہچانون انکو حالانکہ نام
اُنکا لکھا ہی توریت اور انجیل اور زبور مین اس صفت سے کہ وہ صاحب اونٹ سُرخ اور شمشیر برہنہ کے ہین پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
پس کیون تو اُنکا ایمان نہین لاتا اور تصدیق اُنکی نہین کرتا ہی پس اُٹھایا راہب نے اپنے ہاتھونکو بجانب آسمان کے اور کہا کہ یہ امر اُسوقت
ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اس آسمان سبز کا پس تعجب کیا اُسکے کلام سے ہملوگون نے اور روانہ ہوے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا
تا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل بہت درخت اور پانی والے مین اور راہبر نے ہم سے کہا کہ چھپکر ٹھہرین ہم وہان اور اُسنے عبد اللہ بن جعفر طیار سے
کہا کہ مین جاتا ہون اس غرض سے کہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے مین
اور پھر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے عبد اللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اس جنگل مین پوشیدہ ہوکر پس درست کیا
ہمنے اپنی زاد راہ کو اور کھایا ہمنے پس گذری تھوڑی رات اُٹھکر کھڑے ہوے عبد اللہ بن جعفر درانحالیکہ بذات خود نگاہبانی مسلمانون
کی کرتے تھے صبح تک پس جب صبح ہوئی نماز پڑھی ہمنے اور با انتظار پھر آنے راہبر کے منتظر تھے پس نہین آیا وہ اور دیر ہوئی اُسکے
حال معلوم ہونے مین پس بسبب اسکے ہوے مسلمان اُسکے دیر کرنے سے اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور مشوش کیا شیطان نے اور بدگمان ہوے
نسبت راہبر کے پس مسلمانون نے اُسکی نسبت گمان برائی کا کیا مگر ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا گمان نیک رکھو اُسکے ساتھ
اور نہ خوف کرو تم اُسکی جانب سے کسی مکر و فریب کا اُسکے واسطے ایک شان حال ہی جسکو تم لوگ آئندہ معلوم کروگے پس تسکین
ہوئی مسلمانونکو اور اُسی وقت راہبر پہونچا پس ہملوگ اُسکو دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب
دشمن کے پس آکر ملا ہوا وہ مسلمانونکے بیچ مین اور کہا کہ ای اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قسم ہی حق مسیح کی کہ جو حال مینے تمسے بیان
کیا تھا اُسمین کوئی میل اور خیانت کی بات نہ تھی اور مین اُمید رکھتا ہون تمھارے واسطے حصول غنیمت کی مگر ایک امر مانع اور حائل
ہوگیا ہی تمھارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا عبد اللہ بن جعفر طیار نے اُس سے کہ کیونکر حائل ہوگیا ہی ہمارے اور غنیمت کے بیچ مین پس کہا اُسنے
کہ حائل ہوگیا ہی ایک بڑے زور شور کا اور تہوار نے والا موجو نسے اور وہ یہ ہی کہ مین گیا تھا قوم کے قریب بازار مین اور دشمن یہ دفعتہ
قائم ہوچکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوے ہین اور اکثر اُنمین کے گرد حصن ابی القدس کے یکجا ہین اور جمع ہوے ہین قسیس اور راہب اور
ملوک اور بطارقہ پس جب مینے یہ حال دیکھا جا ملا مین اُنمین اور سبب اُنکے یکجا ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے کسی ایک
بادشاہ رومی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہی اور لائے ہین اس لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ بموجب رسم اپنے دین کے
اُسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوے ہین گرد اُسکے بہادران روم اور عرب متنصرہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اہل حیثیت سے
یکجا ہونا اُنکا بسبب خوف کے ہی تمسے ای گروہ عرب کے اور میرے نزدیک تمھین ثواب نہین ہی تم لوگونکا جانا اُنکی طرف کہ وہ ایک جماعت

کثیر وضیع وشریف یکجا ہین پس عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ کسقدر ہین وہ لوگ تھے اندازہ نگاہ مین پس کہا اُسنے کہ بازار مین تو زیادہ بیس ہزار سے عوام الناس رومی اور ارمنی اور نصاری اور قبطی مصر کے اور یہودی اہل سودا اور بطارقہ اور منصوبین اور وہ جو استعداد لڑائی کی رکھتے ہین اُنکی تعداد پانچ ہزار سوار ہے اور تمکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہے اور اگر پکارینگے وہ تو اور لوگ شتاب اُنکے یکجا ہو جاوینگے اسواسطے کہ شہر اُنکے نزدیک ہین اور تمھاری جماعت تھوڑی اور فریادرس تمسے دور ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دشوار گذرا یہ معاملہ مسلمانونپر پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کیا کہتے ہو تم اس امر مین مسلمانون نے کہا اسلیے یہ ہے کہ ہم اپنے تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ ہمکو ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہے پھر چلین ہم سردار ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور اللہ تعالی نہ رائگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سُنا عبداللہ بن جعفر نے قول مسلمانون کا کہا اُنسے کہ مجکو تو یہ ڈر ہے کہ اگر مین ایسا کرونگا تو لکھیگا اللہ تعالی میرے تئین بھاگنے والونمین اور مین داخل ہو جاونگا یا یہ کہ ظاہر کرونمین اپنی عذر اللہ تعالی کے نزدیک پس جو قوت دیگا مجکو اجر اُسکا اللہ تعالی کے ذمے ہے اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہے اُسپر پس جب سُنا مسلمانون نے یہ کلام عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا در باب خرچ کرنے اپنی جان کے اللہ کی راہ مین شرمائے اُنسے اور منظور کیا اُنکی رائے کو اور کہا کرو تم جو ارادہ رکھتے ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہے احتیاط امر تقدیر سے پس خوش ہوئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اُنکے حکم قبول کرنے سے پھر پہنا اُنھون نے اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سے اور گردن سے لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے گھوڑے پر اور لیا نشان اپنے ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانونکو واسطے ساختگی سامان لڑائی کے پس پہنین مسلمانون نے زرہین اپنی اور لگائے ہتھیار اور سوار ہوئے اپنے گھوڑونپر اور کہا راہبر سے کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب دیکھیگا تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معاملہ عجیب کو واثلہ بن الاسقع رضہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے راہبر کو چہرہ اُس کا زرد ہو گیا اور بدل گیا تھا رنگ اُسکا اور کہا اُسنے کہ چلو تم اپنی رائے سے مجھپر تمھارے اس کام مین کچھ الزام اور تنگ گیری نہوگی ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی اور لطف کرتے تھے راہبر کے ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اُنکے سامنے ہوکر راہ بتلاتے ہوئے بجانب قوم کے ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور کہا اُسنے کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ کہ نزدیک پہنچے ہو تم قوم سے پس ہو تم اپنی جگہونمین پوشیدہ ہوکر صبح ہوتے تک پھر تاخت وتاراج کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ رات گذرانی ہمنے اسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی سے کشود کار کو اور مدد دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے اور جب فارغ ہوئے وہ نماز سے مسلمانون سے کہا کہ کیا رائے ہے تمھاری تاخت کرنے قوم مین پس عامر بن ربیعہ نے کہا کہ مین ایک رائے تم سب کو بتلاؤن کہ اُسکے موافق عمل کرو مسلمانون نے کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نے کہا کہ رائے یہ ہے کہ چھوڑ دو قوم کو خرید وفروخت مین اور دیکھنے اور دکھانے مال مین پھر جا پڑو تم اُنپر بسبیل غفلت کے پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نے اُنکی رائے کو اور صبر کیا وقت قائم ہونے بازار تک پھر نکالا اُنھون نے تلوارون کو میان سے اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر اُنکے آگے تھے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے مسلمانونکی طرف اور کیے انکے پانچ گروہ ہر گروہ مین ایک سو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقف کار کو سردار مقرر کیا اور کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لے لیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پوٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اُنکے سرون پر پہ کہکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لیے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پھیلی ہوئی زمین مین مثل چونٹیون کے بسبب کثرت کے اور گھیرے ہوے تھی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے سر نکالے ہوے لوگونکو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکھلاتا تھا علوم اُنکی ہلاکی کے اور وہ لوگ اُسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے اور لڑکی بادشاہ کی دیر مین اُسکے نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اُن کی کپڑے دیباج کے پہنے تھی اور اسکے اوپر زرہین جوشن اور خود پہنے ہوے اور منتظر اُسکے آنے کے اپنے پاس تھے اور احتیاط کو اُنھون نے چادر اپنی گردانی تھی گویا کہ وہ منتظر تھے کسی شور اور آواز کے اپنے سامنے سے یا کسی سختی کے جو آوے گی اُنپر اور دیکھا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس خوفناک کیا اُنکو اُس حال نے تو ہم کام قوم کے اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملے کے کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اگر حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہی اور ہوگی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہی سوا اسکے اور امر تو پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمھاری بہشت ہی اور ملاقات ہماری نزدیک حوض پیر بچایک کے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوگی پھر جنبش دی اُنھون نے نیزے کو اور حملہ کیا بطرف مشرکین کے اور سو سوار ساتھی انکے گرد انکے تھے اور انکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور انمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اُنمین اور مارتے تھے اُنکو کبھی تلوار سے اور کبھی نیزے سے اور مسلمان بھی انکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سُنی رومیون نے آواز تہلیل و تکبیر مسلمانون کی پس یقین کیا اُنھون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اُنپر اور وہ اُسی کی راہ دیکھتے تھے اور اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف بجانب باز رکھنے مسلمانون کے اپنی جانون اور مالون سے اور لین اُنھون نے تلوارین اور عمود اور پھرے بجانب مسلمانون کے مثل پھرنے شیر شکاری کے پس طلب کیا اُنھون نے صاحب نشان مسلمانون کو اور نہ تھا مسلمانون کے ساتھ سوائے اس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر رضی کے پاس تھا پس گھیر لیا اُنھون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گھیر لیا اُنھون نے مسلمانون کو ہر طرف سے پس نہ تھے مسلمان اُنمین مگر مثل سپید تل کے پوست مین اونٹ سیاہ کے اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفر رض کے ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے ابو ہبیرہ رض بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی قیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت ہین بیان کیا ہی کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی موتہ مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کے اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غمگین ہوا
مین اس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکے اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت اختیار کی وہان
پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور پھیر جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب ملک شام کے
اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس آیا مین ملک شام مین
اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبد اللہ
بن جعفر مین اور تھا مین اُنکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھُلا دیا مجکو دیر ابی القدس کے واقعہ نے اُن لڑائیون کو جن مین سامنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے رومیون کو جس وقت حملہ کیا ہمنے
اُنکی جماعت کثیر پر اور کہا ہمنے کہ اُنکے سوا اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور گاڑی کے ہے کہ دفعۃً نکلی
ایک بڑی جماعت اُنکی گاڑی سے پس دیکھا ہمنے اُنکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوئے تھے کہ نہین دکھائی دیتی
تھی اُنکے جسم سے کوئی چیز سوائے پتلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اُنکی اور اُنکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت حملہ کرنے
کے یہانتک کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو چھپ گئے اُنکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایک بار پھر بلند ہوتی
تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوئے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین پس
خوش ہوا مین اسکے دیکھنے سے اور عبد اللہ بن جعفر نشان لیے ہوئے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا
یا دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنیوالا ہمسر اُنکا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی تھی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی گرمی
اُنکی اور بلند ہوتی تھی گرد اُسکی اور شعلہ زن تھی آگ اُسکی اور تھے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ لوگ
اُنکے اور اُنکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبد اللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنی جانب کو مین بھی حملہ
کرتا تھا داہنی جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر یہ لوگ لڑتے رہے تھے
یہانتک کہ تھک گئے بازو اور سُن ہوگئے شانے سارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اُنپر صبر کرنا اور سے لیسے
لگوا عاجزی اور زاری نے اور پیٹھ پھیری دون نے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبد اللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑا
گھوڑا اُنکا اُنکے نیچے سے پس پناہ لی اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہووین لوگ اُنکے پاس پس دیکھا مسلمانون
نے نشانکو اور قصد کیا اسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب قتل مشرکین کے پس تنگی کی عبد اللہ بن جعفر کی زرہ نے اُنپر بسبب
اس معاملے کے اور نہین رنج تھا اُنکو اپنی ذات کیواسطے اسقدر جتنا کہ مسلمانون کے واسطے تھا پس التجا کی اُنھون نے اپنے کام مین
اللہ کی طرف اور حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اُٹھایا اپنے دونون ہاتھونکو آسمان کی طرف اور کہے اُنھون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یا من خلق خلقہ فاحسن خلقہم واہلی بعضہم ببعض واجعل ذلک فتنۃ لہم اسألک بجاہ محمد عبدک الا جعلت لنا من امرنا فرجا
و مخرجا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اُن کی معیت مین اُنکے

نشان کے نیچے لبید اللہ کے واسطے تھی نیکو کاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ
وسلم کے چچا کے بیٹے کو اُس دن اور جہاد اور کوشش کی اُنکے سامنے عمرو بن ساعدہ نے بیان کیا ہو کہ دیکھا مین نے ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونے سن کے تلوارین مارتے تھے رومیو نپر اور آلیتے تھے اپنی قوم مین اور حملون کے وقت اپنا
نام لیتے اور کہتے کہ مین ابوذر ہون اور اور مسلمان بھی کام کرتے تھے مثل اُنکے کام کے یہانتک کہ آگئے اور آپہونچے دل اور کلیجے منھون تک
اور جانا مسلمانون نے کہ وہی جگہ اُنکی قبرون کی ہو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہو عبد اللہ بن انیس سے کہا عبد اللہ
بن انیس نے کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اُنکی اولاد سے عبد اللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
دیکھا عبد اللہ نے اپنی مان اسمار بنت عمیس کو غمگین بُرا جانا اُنکو حالت رنج مین دیکھنے کو اور تھے ابوبکر صدیق رضی بجاے جعفر رضی اللہ عنہ
والد عبد اللہ کے اور بہت دوست رکھتے تھے عبد اللہ کو پس اجازت لی عبد اللہ بن جعفر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے واسطے
ملک شام کے اور کہا مجھسے کہ ای ابن انیس رض خواہش رکھتا ہون مین شام کے جانے اور جہاد کرنے کی پس ساتھ دو تم میرا مین نے
کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا پس رخصت ہوے عبد اللہ اپنے چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سے روانہ
ہوے ہم بارادہ ملک شام کے اور ہمارے ہمیں سوار تھین اور قوم ازد تھے یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک مین پس کہا عبد اللہ
نے کہ اے ابن انیس آیا جانتے ہو تم جگہ قبر میرے باپ کی مین نے کہا ہان قبر اُنکی موتہ مین ہو اُنھون نے کہا کہ خواہش رکھتا ہون
مین کہ دیکھون اُس جگہ کو پس چلے ہم یہانتک کہ آگئے ہم اُنکے باپ کی قبر اور اُس جگہ پر جہان [نام مقام ۱۲] لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اُنکی تھے
جو قوم کلب نے واسطے تبرک کے رکھے تھے پس جب دیکھا عبد اللہ نے قبر اپنے باپ کو اُترے وہان اور گئے قبر پر اور
روئے پھر دعائے رحمت مانگی اُنکے واسطے اور قیام کیا ہمنے قبر کے پاس تا وقت صبح دوسرے دن کے پس جب کوچ کیا
دیکھا مین نے عبد اللہ بن جعفر کو کہ روتے تھے اور چہرہ اُنکا مثل رنگ زعفران کے ہو گیا تھا پس پوچھا مین نے سبب اسکا
پس کہا اُنھون نے کہ مین نے رات اپنے باپ جعفر کو خواب مین دیکھا اور وہ دو کپڑے سبز پہنے ہوے تھے اور ان کے
دو پر تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اُنھون نے وہ تلوار مجکو اور کہا کہ ای بیٹے لڑو تم ساتھ اس
تلوار کے دشمنان خدا اور اپنے دشمنون سے اور نہین پہونچا مین اس مرتبے کو جسکو تم دیکھتے ہو مگر بسبب جہاد کے اور گویا مین
لڑتا ہون ساتھ اس تلوار کے یہانتک کہ رخنہ دار ہو گئی وہ تلوار میرے ہاتھ مین عبد اللہ بن انیس نے کہا کہ روانہ ہوے ہم یہانتک
کہ پہونچے ابو عبیدہ رض بن الجراح کے لشکر مین بمقام دمشق کے پس بھیجا اُنھون نے عبد اللہ کو اپنے اس سریہ کا سردار مقرر کر کے
بجانب بیر ابی القدس کے پس جب دیکھا مین نے یہ واقعہ اُنکے اور رومیونکے بیچ مین کہا مین نے اپنے دلمین کہ قریب ہو کہ سختی مین پڑ
عبد اللہ ابن جعفر پس روانہ ہوا مین مثل برق کے اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین پس کہا اُنھون نے کہ خوشخبری ہو
بیٹے انیس رض کے یا نہین پس کہا مین نے کہ بھیجو تم مسلمانون کو بجانب مدد عبد اللہ بن جعفر کے پھر بیان کیا مین نے سب حال لڑائی
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون مقام رنج اور افسوس کا ہو اگر ہلاک ہوے عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اُن

نیزے نشان کے نیچے ای ابا عبیدہؓ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پھر متوجہ ہوے وہ بجانب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے
اور کہا مین درخواست کرتا ہون تمسے بواسطہ خدا کی کہ جا لو تم عبد اللہ مین کہ تھین لائق اور باسامان ہو انجام اس کام کیواسطے پس
کہا خالد بن الولید نے کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین تمھارے حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ مین نے شرم کی تھی تمسے خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی اگر سردار مقرر کرین مجھپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لڑکے کو تو اطاعت
کرونگا مین اُسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہون تمسے حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو تم بسبب اپنے ایمان
لانے کے اور ملگئے ہو یقین مین اور جلدی کی ہی تمنے نسبت اختیار کرنے دین اسلام کے اور ملگئے ہو جلدی کرنے والون مین
اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہون مین تمسے اور کس طرح پہونچ سکتا
ہون تمھارے مرتبے کو قسم ہی خدا کی شمشیر زنی کی ہی مین نے مسلمانونکے سامنے مدت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین تمکو اس
بات پر کہ قید کیا ہی مین نے اپنی ذات کو اللہ تعالی کی راہ مین اور قریب تر ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان بازی کا امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اُنھون نے کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطے بلند نامی کے
پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نے کبھی امارت اور سرداری کی پس مستحسن معلوم ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولیدؓ کی مسلمانونکو
اور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جا لو اپنے مسلمان بھائیون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مثل شیر کے اور گئے اپنے اسباب کی طرف اور پہن لی زرہ مسیلمہ کذاب کی جو بروز لڑائی یمامہ کے انکو ملی تھی اور رکھ
لیا خود کو سر پر اور حائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھے گھوڑے کی زین پر اسطرح سے کہ گویا وہ مثل کندہ اور نقش چوب کے تھے اور
پکار کر کہا لشکر زحف کو چلو بجانب شمشیر زنی کے پس قبول کیا ان لوگون نے انکے پکارنے کو اور جلد ہو چلے وہ مثل چڑیون تیز
چنگل زمین پر اُترنے والیون کے اور دوڑے بجانب دشمن خدا کے اور لیا خالد بن الولید نے نشان کو اپنے ہاتھ مین جنبش دی اور
رکھ لیا اسکو اپنی رکاب مین اور یکجا ہو گیا گرد انکے لشکر زحف کا ہر جگہ سے اور رخصت ہوے مسلمانون سے اور سلام کیا خالد بن
الولید نے مسلمانون پر اور عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ انکو راہ بتلاتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی
کہ تھا مین اُسدن ہمراہیان خالد بن الولید سے اور بہت کوشش کی چلنے مین اور اللہ غالب اور بزرگ نے لپیٹ دیا تھا ہمارے
واسطے راہ دور کو پس وقت غروب آفتاب کے قریب پہونچے ہم قوم کے اور رومی مثل ٹیڑیون کے پھیلے ہوے تھے اور انکے
بیچ مین آگئے تھے مسلمان بسبب انکی کثرت کے پس خالد بن الولید نے کہا کہ ای ابن انیس کس جانب تلاش اور طلب کرون مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کو پس کہا ابن انیس نے کہ عبد اللہ بن جعفر نے وعدہ کیا تھا اپنے ساتھیون سے یہ کہ ملین اور
یکجا ہووین وہ سب دیر راہب کے پاس اور وعدہ گاہ انکی بہشت ہی پس دیکھا خالد بن الولید نے بجانب دیر کے اور دیکھا اُنھون نے
نشان اسلامیہ کو عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور غضبناک ہو رہا تھا اور نا امید ہو گئے تھے
مسلمان زندگی فانی سے اور طمع اور امید کی تھی اُنھون نے زندگانی دائمی مین اور رومیون نے ڈال رکھی تھی اُنپر لڑائی کی سختی اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی کو

اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کہتے تھے اپنے ساتھیون سے کہ لوتم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ خوار کی لڑائی مین اور جان لو تم
کہ تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی کی ہی تم پر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ
واللہ مع الصابرین پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانونکے صبر اور مضبوطی کو دشمنونکی لڑائی مین نہو سکا صبر انسے سوا اسکے
کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم قوم قبیح اور زشت کو اور رنگین اور سیراب کرو تم انکے خون سے تلوارون کو اور
بشارت حاصل کرو ساتھ بر آنے حاجت کے اہل رستگاری اور فتحمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اسی حالین
کہ ہمراہیان عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے کہ ناگہان نکلے انکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین کے اور گویا تھے
وہ مثل مرغان تیز جنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین اُنکی آوازین اور آوازین
ہنہناہٹ گھوڑونکی پس جب دیکھا ہمراہیان عبد اللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہوگیا اُنکو اپنی ہلاکی کا اور دیکھنے لگے اس
گروہ کی طرف اور وہ اُنکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اُنھون نے کہ یہ لشکر گاڈھی کا ہی رومیون سے کہ انکے
مار ڈالنے اور پکڑنے کو نکلا ہی پس دشوار گذرا انپر یہ معاملہ پس اسی حالت مین سُنی اُنھون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ
سے خذل الامن و نصر الخائف یا حملۃ القرآن جاءکم الفرج من الرحمن و نصرتم علی عبدۃ الصلبان اور تحقیق آگئے
اور پہونچے تھے دل و کلیجے مسلمانونکے منھون تک اور کام کیا تھا شمشیر ہاے بران نے اُنمین اور اسی وقت ایک سوار آگے
اس لشکر کے مثل شیر ڈکارنے والے کے دکھائی دیا اور اُسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے پس پکار کر
کہا اُس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ مسلمانون کے ساتھ مدد ہلاک کرنیوالی کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس
جب سُنی مسلمانون نے آواز انکی اور گویا تھے وہ مد دریا کی موجون مین پس جوابدیا اُنھون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل و تکبیر
کے پس تھی آواز اُنکی مثل آواز سخت رعد اور ہواے تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے جو کبھی
اُنسے جدا نہین ہوتے تھے اور رکھا تلوارونکو رومیونکے سرونپر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ اُنکا رومیون مین مثل
شیر کے بکریون مین پس متفرق کردیا اُنکو دائین اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے اور باز رکھا
مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبد اللہ بن جعفر تک پس جب دیکھا
مسلمانون نے بجانب گروہ آنے والے کے اپنی طرف نہین جانا اُنھون نے کہ یہ کیا ہی یہانتک کہ سُنی اُنھون نے آواز خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھے اپنی ذات اور نسب مین اور سُنا اُسکو عبد اللہ بن جعفر نے
پس کہا اُنھون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لوتم دشمنونکو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبد اللہ بن جعفر اور مسلمانون
نے ابن الاسقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالیٰ نے مدد پس نہین ہوئی
تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے مشرکین کو مثل ہانکنے
بکریون کے بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے اُنکو اور واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری ابی ذر غفاری اور ضرار

بن الازور اور مسیب بن نجبتہ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق ملا یا تھا اُنھون نے شانونکو اور جنبش دی تھی تلوارونکو اور قتل
کیا تھا زرہ پوشون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے انکی طرف اور خون انکی زرہ کی
آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزا دے خیر تمھے اللہ تعالیٰ تحقیق اے
بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنی سوزش دل کو
پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہے اس کام کرنیوالے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس
کہا اُنھون نے کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشایش ہو تمکو سبب
تمھارے آنے کے ہماری مساعدت اور مدد دہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہو کہ وہ دونون اسی حال میں تھے کہ آئے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور لوگ لشکر زحف کے اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزا دے خیر تمھے اللہ تعالیٰ تمکو پھر کہا عبد اللہ
بن جعفر نے کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنے والے رومیوں کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اس مقام مین اور تحقیق
ٹھیر گیا ہی دیر درانحالیکہ باز رکھا ہی لوگون کو اُس لڑکی سے اور گھیر لیا ہی ہر سو اُسکے لیے اُسکو سر آیا ہو سکتا ہی تمسے اے بیٹے ازور
کے کہ حملہ کرو میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اُنکو پس نگاہ بڑھا کر دیکھا اُنھون نے
اور تھے اسوقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوئے داہنی جانب دیر کو باز رکھتے تھے اُس لڑکی سے اور آگ روشن
تھی اور صلیبان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل دیوار لوہے کے پس کہا ضرار نے کہ اہ بتلانے اللہ تمکو پس کیا خوب راہ بتلانے والے ہو تم حملہ کرو تم
تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمھارے حملہ کے پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایکطرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک
جانب سے اور حملہ کیا ضرار بن الازور نے ایکطرف سے اور تبعیت کی اُن لوگون نے اور ڈالا زرہ پوشونکو اور پایا مشرکین نے اپنی جانونکو
سب سے زیادہ اور سخت لڑنے والا اتفاقاً بطریق تھا پس نکلا وہ واسطے لڑائی کے آگے قوم کے گویا وہ اچھا شیر نر تھا اور وہ ڈکارتا تھا مثل
ڈکارنے شیر کے اور قصد کیا اُسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اُنپر اور ضرار تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول اور اسکے
قرار پکڑنے سے زین پر اور اُسکی شدت حملہ اور حسن اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اس سے اور
وہ اُنکی طلب مین شدت کرتا تھا اور ہر ایک ان دونون سے طمع اور اُمید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا
وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہو گئے ضرار اُسکے سامنے اور ارادہ کیا اُسنے اور اُسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد
کیا ضرار نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت پھیرنے اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس جھپٹا اُسکی طرف بطریق ضرار اور حائل ہوے اسکو بیچ مین ایک
میدان کے اندھیری رات مین پس اوندھا ہو گیا گھوڑا ضرار کا اور جھکا گر پڑا ضرار زمین پر پھر ضرار نے گر پڑنے سے غصہ مین آکر ارادہ
لینے گھوڑے کا کیا اگر کوئی سبیل اسکی مرکب اُنکے نہ ہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار لٹکا ہاتھ مین تھی اور کوشش اور
جہاد کرتے تھے اُنکے ساتھ بحالت پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اُنکے مقابلے مین مثل صبر پہاڑون کے پس آیا اُنپر بطریق ہماری اور آگے گیا اور
چاہا کہ وار کرے اُنپر عمود آہنی سے پس جب مقابل اُنکے آیا اور وار کیا اُنپر عمود کا خالی دیا ضرار نے اُسکے وار کو پھر جھپٹے اُسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے

پس تندی کی بطریق کے گھوڑے نے اُسکے نیچے اور کھڑا ہوگیا وہ دونون پانؤن کے بل اور اوندھا ہوگیا زمین کی طرف پس پہونچا وار
عمود کا گھوڑے کی گردن مین اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اُٹھ کھڑا نہو سکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین مین قیس
جلدی کی ضرار نے اُسکی طرف قبل پہونچنے اُسکے غلامون کے اور ماری تلوار اُسکی رگ گردن پر پس آواز نرم دی تلوار نے اور کچھ کار گر
نہوئی پس اُٹھنا چاہا کافر نے اور یقین ہوگیا اُسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور قابض ہوگئے اُسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس
پھینک دیا اُٹھا کر اُسکو ضرار نے اور کر لیا اُسکو اپنے نیچے اور چڑھ بیٹھے اُسکے سینے پر اور تھی ضرار رضہ کے پاس ایک چھری یمن کی بنی ہوئی
اور اُسکو اپنے پاس سے کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اُسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اُسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر
اور جلدی روانہ کردیا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے اور پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اُسکے گھوڑے کو اور تھا اس گھوڑے پر جڑاؤ زیور
سونے اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی اُنھون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کردیا انکو
دائین بائین اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے آگے دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیر کے اور جو کچھ اُسمین تھا اور گھیر لیا اُسکو مسلمانون نے پس نہین لی اُنھون نے اُسمین سے کوئی چیز اُسوقت تک کہ پھرے خالد رضہ بن
الولید رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا انکا ایک بڑی نہر تک جو تھی اور دار الہیس
کے بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اُسکی راہ کو پس اُتر گئے وہ لوگ پار اُسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون
کی طرف پس پایا انکو اس حال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور یکجا کیا غنائم کو اور جو چیز متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے بازار
مین تھی واثلہ نے بیان کیا ہی کہ جمع کیا ہمنے اس سب مال کو پالانون مین اور رکھا مین ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا مسلمانون نے
ان اشیا کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اُسمین سے حاکم کی لڑکی اور اُسکے ساتھ
چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کیا سب کو براذین اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوے صحابہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غنیمت اور بہت مال کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ شمار کی گئی یہ لڑائی تین شخصون کے
نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اُسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنے والے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک کرنے
والے اُسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ انکے جسم مین پہونچا تھا پس
جب روانہ ہوے اس مقام سے آگے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اسکو پس نہ کلام کیا اُسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا اسکو
پس نکلکر آیا وہ انکے پاس اور کہا جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہی حق مسیح کی کہ ہر آئنہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان سبز کا
ساتھ خون مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر کہ لڑین اور جہاد
کرین تمسے اور وعدہ کیا گیا ہی ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہی خدا کی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ معترض ہون
ہم تمسے ہر آئنہ نیچے اُتار لیتا مین تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو سختی سے پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوے خالد بن
الولید ساتھ مال غنیمت کے یہانتک کہ پہونچے دمشق مین اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اُنکے آنے کے پس جب دیکھا

اُنھون نے غنائم کو بہت خوش ہوے وہ اور مسلمان ہمراہی اُنکے اور استقبال کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکا اور سلام کیا خالد بن
الولید پر اور شکریہ اُنکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا
مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنائم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن الازور کو بطریق کا گھوڑا مع زین کے اور جو کچھ تھا اسپر زیور جڑاؤ سونے
اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب زیور اپنی بہن کے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ان کی بہن کو
کہ نکال لیے تھے اُنھون نے نگینے جواہر کے اُس زیور سے اور تقسیم کر دیے سب مسلمانون کی عورتین پر اور ایک ایک نگینہ بڑی
بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور ان سب مین لڑکی
بطریق کی تھی پس درخواست کی عبد اللہ بن جعفر نے کہ مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اجازت طلب کرون مین اس مقدمہ
مین امیر المومنین سے اور خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین لکھا حضرت عمر نے کہ دے دو اور حوالہ
کر دو اُسکو عبد اللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مقیم رہی وہ عورت اُنکے نزدیک مدت تک اور سکھلایا عبد اللہ
بن جعفر نے اُسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانے اچھے پکاتی تھی پس تھی وہ عبد اللہ بن جعفر کے نزدیک تا زمانہ یزید کے پس بیان
کیا لوگون نے حال اُسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اُسکو یزید نے پس بھیجدیا عبد اللہ بن جعفر نے اُسکو یزید کے پاس
عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ میرے حصے مین غنائم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملے تھے جسمین صورتین رومیونکی بنی ہوئی
تھین اور منجملہ اُسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسی علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین اور بیچا اُسکو بعوض
قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے
ساتھ اس مضمون کا خط کہ اے بیٹے میرے بھائی کے ایسے قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ کام آوین مسلمانون اور غربا
کے نفقہ مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنائم کے لکھا ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس اور حصول غنائم کے اور تعریف اور شکر گذاری
خالد بن الولید کی اور جو گفتگو اُنھون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہ آپ خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے یہ خط وقت روانگی بجانب دیر اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اسمین حال بعض مسلمانونکا جنھون نے شراب پی تھی
عاصم بن ذویب عامری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی اور فتح دمشق اور اُسکے غوطہ مین اور عرب آئے ہوئے
یمن کے جنھون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اسکو پس برا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل حرب سے
ان لوگون سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑ دو تم شراب خواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہی عقل کو
بڑھا دیتی ہی ارتکاب گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک کہ لعنت
فرماتے تھے اُسکے بیچنے والے اور طلب کرنے والے کو ہشام بن زید اللیثی نے حمید بن عبد الرحمن بن عوف الغسانی سے روایت کی ہی

ف نفقہ خرچ کی جمعیت زن و فرزندان مساکین بود کنند ۱۲

ابوعبیدہ نے لکھا تھا مین ساتھ ابوعبیدہ بن الجراح کے ملک شام مین پس لکھی اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ
بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی اور سزاوار اُنکی حد کے ہوے ہین پس یہ روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے
عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے اُنکے نزدیک چند اصحاب تھے حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہمدیگر باتین کرتے ہوے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اُنھون نے
خط کو سب نے اُسکے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے شراب پینے والیکو اور پوچھا حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمھاری رائے ہے اس خط مین کیا ہے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان السکران اذا سکر هذا وهذا افترى واذا افترى فعليه ثمانون جلدة
فاجلد فيه ثمانون جلدة پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے
امابعد فقد ورد کتابک وفهمته فمن شرب الخمر فاجلده ثمانين جلدة ولعمري ما اصلح لهم الا الشدة والفقر ولقد كان حقهم ان يحسنوا
ايمانهم ويتقوا ربهم ويحلوا نعمة وبيومنوبه ويشكروه فمن عاد فاقم فيه الحد والسلام واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا خط عمر رضی اللہ عنہ
کا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور پڑھا پکار کر سُنادی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہوے حد اللہ کی پس وہ قبول کرے اور دلوے
اس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالیٰ کے حضور مین پس ایسا ہی کیا لوگون نے اور جسنے شراب پی تھی اُسنے اجرا ے حد اپنے
اوپر قبول کی پھر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانے کا بقصد رومیون کے اور شاید کہ اللہ
تعالیٰ فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تم کو ہم تمھارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ
بن الجراح اُنکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس مین تم سب کو لیکر حلب کو جاؤنگا پس جسوقت ہم حلب کو فتح
کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعجیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبرگیری اسباب اور
تیاری ساز و سامان جنگ کے پس جب فراغت پائی ابوعبیدہ بن الجراح نے سب کامون سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کو اسبات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی اُنکے جانب ایلہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون
آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد رضی اللہ عنہ بن الولید مقدمہ لشکر مین اور تھے اُنکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن
عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابوعبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن
عامر الاسلمی کو اور چھوڑا اُنکے ہمراہ پانچ سو مسلمانونکو اور روانہ ہوے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح پیچھے مسلمانونکے اور ہمراہ اُنکے عرب یمن اور مصر تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح براہ بقاع اور لبوہ کے پس جب پہونچے وہانتک بھیجا
اُنھون نے خالد بن الولید کو جانب حمص کے اور کہا کہ اے ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالیٰ کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت
تاراج کرو ارض عواصم اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالیٰ آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اُسکی پھر رخصت
کیا اُنکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابوعبیدہ بن الجراح بطرف بعلبک کے
اور اسی وقت آیا ایک بطریق جوسیہ سے اور اُسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اُسنے مسلمانون سے ایکسال کامل پر اور کہا اُسنے کہ اگر

فتح کرلیا تھا حمص و بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہو گئے اور کسی بات مین تمہارے خلاف نکرینگے پس مصالحہ کرلیا اُسنے
ابوعبیدہ رض بن الجراح سے چار ہزار درم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب ضبوط ہو گئی صلح روانہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح طلب بعلبک
کے پس وہ چلکر نہین دور گئے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ ہوا کے مانند اُڑا تھا زمین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے ابوعبیدہ بن الجراح
یہانتک کہ اُنکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اُسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اُنکو اُنہون نے کہ اے اُسامہ تم کہانسے آتے ہو پس بٹھایا
اُسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اُسامہ نے
ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُنکو پس توڑی ابوعبیدہ بن الجراح نے مہر اُسکی کو اور پڑھا اُسکو اور اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم من عبداللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی ابی عبیدة امین الامة سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ
الا ھو واصلی علی نبیہ اما بعد فلا مرد لقضاء اللہ وقدرہ ومن کتب فی اللوح المحفوظ کافرا فلا ایمان لہ ذلک ان جبلة بن الایھم
الغسانی کان قدم علینا فی بنی عمہ واسرة قومہ فانزلتھم واحسنت الیھم واسلموا علی یدی وفرحت بذلک ان شاء اللہ عزّ وجلّ
الاسلام بھم ولم اعلم انی کمین بالغیب وانا سرنا الی مکة حرسھا اللہ تعالی للحج فطاف جبلة بن الایھم بالبیت سبعا فوطی ازار
لا رجل من بنی فزارة فسقط الازار عن کتفیہ فالتفت الی الفزاری وقال یا ویلک اکشفتنی فی حرم اللہ تعالی فقال الفزاری واللہ
ما تعمدت ذلک فلطم الفزاری لطمة ھشم انفہ وکسر ثنایاہ الاربع فاقبل الفزاری الی مستعدیا علی جبلة فامرت باحضارہ و
قلت ما حملک علی ان لطمت اخاک فی الاسلام فکسرت ثنایاہ الاربع وھشمت انفہ فقال انہ وطئ ازاری فعرانی ولو لا
حرمة البیت لقتلتہ فقلت قد اقررت علی نفسک فاما ان یعفو عنک واما ان اخذ منک القصاص لطمة بلطمة فقال اتقتص
منی وانا ملک وھو سوقی قلت شملک وایاہ الاسلام ما تفضلہ الا بالاسلام فقال یا عمر اترکنی الی غد فتقتص منی
فقلت للفزاری اترکہ الی غد فقال نعم فلما کان اللیل رکب فی بنی عمہ وتوجہ الی الشام الی کلب الطاغیة وارجو ان یظفرک
اللہ بہ فانزل علی حمص لا تبعد عنہا فان صالحک اھلہا فصالحھم وان ابوا فقاتلھم وابعث عیونک الی انطاکیة وکن علی حذر
من المتنصرة والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ پس جب پڑھا ابوعبیدہ بن الجراح
نے خط کو آہستہ اور زور سے پڑھا اُسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر میل اور رجوع کیا طلب حمص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک
تہائی لشکر لیکر وہان پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز جمعہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق ہرقل کی طرف سے
اور نام اُسکا لقیطا ابن گرگس تھا اور بروز پہونچنے خالد بن الولید وہ مر گیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید و مسلمانونکا
وہان پہونچگیا ہے جمع ہوے وہ سب ایک بڑے گرجے مین اور کہا اُنکے بطریق نے اُنسے کہ جان لو تم لوگ امراء کو کہ ساتھی بادشاہ کا مر گیا
اور بادشاہ کو ان اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ ہمارے او پر آئے ہین حالانکہ یہ بات خلاف ظن او خلاف علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے

کہ وہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرینگے اور اگر لڑوگے تم اُنسے اور بادشاہ کو خبر لکھکر لشکر اور سردار
بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک نہ آنے دینگے اور تمھارے نزدیک سامان کھانے
کا نہین ہی جو باعث قوت وقت محصور ہونے کے ہوگا پس اُن لوگون نے کہا کہ تیری راے اس معاملے مین کیا ہی اُسنے کہ مصالحہ کرلو
تم مسلمانون سے اُس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تم سے اور کہو تم کہ ہم تمھارے تابع ہین اور تمھارے سامنے قابو مین ہونگے
اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اسکے قرارداد کے جب قوم مسلمانان ہمارے
یہان سے چلے جاینگے کسی کو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اُس کے گھر والون یا اُسکے
حاجبون سے اور یکجا ہو جائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اُس کے ہم لڑینگے اُنسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم
نے اُسکی راے کو اور کہا اُس سے کہ اپنی اچھی تدبیر اور راے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بند وبست کر دے پس بھیجا
بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس جاثلیق کو جو اُسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اُنکے اور مسلمانون کے بیچ مین
پس وہ نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور اُنسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے در باب چلے جانے مسلمانون
بجانب حلب و قنسرین اور عواصم اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول اور منظور کیا اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور
مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اُسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا
شوال سن پندرہ ہجری مین تھی راوی نے بیان کیا ہی کہ مضبوط ہو گئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا
مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اُن لوگون نے اور ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ کیا اُنکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کہلان اور سلیس اور نبہان
اور طی اور خولان سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ای اباسلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک آؤ تم
حلب کے اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمھارے پاس اور
دیکھو تم اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اُنکی قوم سے ہی یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی
اللہ عنہ نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر
دو دن قیام کیا پھر بلایا اُنھون نے مصعب بن محارب الیشکری کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اُنکو کہ تاخت و تاراج کرین
بلاد عواصم کو اور روانہ ہوے خالد بن الولید بجانب کفرطاب کے اور پھر وہان سے بطرف معرات کے دیر سمعان تک اور مقرر کیا اُنھون نے
اپنی فوج کو اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ دائین بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنائم اور قیدی پس جب بوجھل ہو گئے اُنکے ہاتھ غنائم اور
قیدیون سے پھر آئے خالد بن الولید ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے غنائم اور قیدیون کو اُنکے ساتھ
بہت خوش ہوے اور ابوعبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سُنا اُنھون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل
اور تکبیر کے اور وہ تھے کچھ مرد مسلمان اور اُنکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای اباسلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا

کہ یہ سردار مصعب بن محارب الیشکری ہین جنکے واسطے بنایا تھا مین نے ایک نشان پانچسو سوار یہ اُنکی قوم اہل یمن سے اور اُنھون نے
تاخت تاراج کیا زمین عواصم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اُنکے ساتھ ایک
بڑا گلہ گائے اور بکریون اور بھیڑون کا جنمین مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اُنکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونے کی آواز تھی پس
متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور و غل کی طرف اور تھے وہ کفار اہل زمین بندھے ہوے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے
بالون اور لُٹ جانے گھر والون اور مالونپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اُنسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اُنسے
کہ کیون روتے ہو تم اور کسوجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بے ڈر نہین
ہو جاتے ہو اپنی جانون اور مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا اُن لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمھارے اخبار ہمکو پہونچتے
تھے اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہونچوگے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہمپر یہ قوم تمھاری پس لوٹ لیا اُنھون نے
ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورونکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ تھے یہ گبر قریب چار سو کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ اگر احسان کرین ہم تمپر اور رہا کرین قید سے اور پھیر دیوین تمکو تمھاری اولاد کو پس آیا تم ہمارے
مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اُنھون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمھارے سب شرائط پر عمل
کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح رؤسائے مسلمین کے پاس اور کہا اُنسے کہ میری رائے یہ ہو کہ امن دون
اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون اُنکو اُنکے لڑکے بالون کو پس ہو جائینگے وہ لوگ ہمارے تابعدار اور آباد کرینگے زمین کو اور لوگے
تم خراج اور جزیہ اُنکا پس تم لوگ اس باب مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمھارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا
مسلمانون نے کہ اے سردار حکم اور رائے وہی ٹھیک ہو جو تم کہو اور کرو اگر تمھارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہو مسلمانونکے واسطے پس کرو تم
جو تم نے تجویز کیا ہو پس مقرر کیا اُنھون نے ہر شخص کے ذمے اُنمین سے چار دینار اور اسیطرح سے لکھا تھا اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنکے اہل عیال اور اموال کو اور چھوڑ دیا اُنکو اور ساکن کر دیا اُنکو اُنکی زمینون مین اور لکھ
لیے نام اُنکے اور حکم کیا اُنکو واپس جانے کا پس پھر گئے وہ اپنے وطنونکو اور جب قرار پکڑا اُنھون نے اپنی جگھون مین آگاہ کیا اُن لوگون نے
اپنے قریب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اُنکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اُنسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل عرب ہمکو
مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بنا دینگے پس رحم کیا اُنھون نے ہمپر اور مقرر کر لیا ہمسے جزیہ اور خراج کو پس جب سُنا
قرب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس طلب امان اور اقرار ادائے جزیہ کے پس قبول
کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اُنکے قلعون اور گانؤنکے اور پہونچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ رضہ
بن الجراح امان دیتے ہین ہر شخص کو جو اُنکے پاس جاتا ہو پس بہتر اور پسندیدہ جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح سے اور متفق الرائے ہوے وہ لوگ اس بات مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی
اپنے بطریق عالم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ بہت سخت

لڑائی کا اور جوانمرد اور وہان کے لوگ اُس سے ڈرتے تھے اُسکا نام لوقا تھا اور حاکم حلب کا تھا اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ہرقل بادشاہ نے دونون کو اپنے پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کے مقدمے مین تمہاری کیا
رائے ہے پس کہا تھا دونون نے بادشاہ سے کہ ہم اُنمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنے ملک کو بدون لڑے بھڑے اہل عرب سے پس وعدہ
کیا تھا ہرقل نے اُنسے لشکر کے بھیجنے کا اُنکے پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتے تھے اور ہر ایک کے اُن دونون سے دس ہزار سوار تھے
مگر وہ دونون اکٹھے نہین ہوتے تھے پس جب سُنا حاکم قنسرین نے ارادہ اہل قنسرین کا واسطے صلح کے ابوعبیدہ بن الجراح سے
شدت سے غضبناک ہوا اور ارادہ مکر و فریب کا اُنکے ساتھ کیا پس بلا لیا اُسنے اہل قنسرین کو اپنے پاس اور کہا کہ اے بنی الاصفر عباد
المسیح کیا بنائے بیٹھے ہو تم اس بات مین کہ کیا کرون ان اہل عرب کے مقدمے مین اور تم گویا اُنکے سامنے ہو اور وہ آ لیے ہین ہماری
طرف پس فتح کرینگے وہ ہمارے شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہے اُنھون نے تمام شہرونکو پس جواب مین کہا اُن لوگون نے کہ اے سردار ہمنے
سنا ہے کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کے ہین اور تحقیق فتح کیا ہے اُنھون نے اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اُنسے قتل کیا اُنھون نے
اُسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اُسکی اولاد کو اور جو شخص مطیع ہوا اُسکی ذمہ داری اور اطاعت مین اُسکو برقرار اور قائم رکھا اُسکے شہر مین
اور ہوگیا وہ بے ڈر اُنکے عہد سے اور رائے ہماری نزدیک یہ ہے کہ مصالحہ کر لیوین ہم اُنسے اور ہو جاوین بے ڈر اپنی جانون پر بطریق نے
کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نے اسواسطے کہ یہ عرب عقلمند ہوے ہین ہر شخص پر جو لڑا ہے اُنسے اور ہم مقرر کرینگے اُن
سے صلح کو ایکسال کامل کیواسطے یہانتک کہ پورا کر لینگے ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کے پاس سے اور باگین پھیرینگے ہم اُنکی طرف حالانکہ وہ
مطمئن اور بے خوف ہوگئے پس ہلاک کر ڈالینگے ہم اُن سب کو پس کہا اُن لوگون نے کہ تو جو تو نے تجویز کیا ہے اور متفق ہوئی رائے اہل
قنسرین اور رائے بطریق کی اس امر پر اور اُنکے دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نے ایک شخص کو اپنے
ہمراہیون سے جسکا نام اصطخر تھا اور وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی
مین بھی فصیح تھا پس کہا لوقا نے کہ جا تو سرداران اہل عرب کے پاس اور کہہ اُنسے کہ مصالحہ کر لیوین ہمسے ایکسال کامل کے واسطے یہانتک
کہ مٹا دینگے اور ہلاک کرینگے ہم اُنکو ساتھ حیلے اور مکر کے اور لکھا اُسنے ایک خط بنام ابوعبیدہ بن الجراح کے جسکا مضمون بعد ذکر کرنے
کلمات کفر کے یہ تھا کہ شہر ہمارا باندھ رکھنے والا ہے اور اسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہے اور کسی چیز کی کمی نہین ہے اور تم اگر چالیس برس
ہمکو گھیرے اور یہان مقیم رہو گے تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گے اسواسطے کہ بادشاہ نے کمک طلب کی ہے رومیو نکی تمہارے مقابلے مین
حد خلیج سے رومتہ الکبری تک اور ہم مصالحہ کرتے ہین تمسے ایکسال کیواسطے یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضے مین
آتے ہین اور چاہتے ہین ہم کہ مقرر ہو جاوے ایک نشانی ہمارے تمہارے بیچ مین حد قنسرین اور عواصم سے یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین
اہل عرب تاخت اور تاراج کرنیکا اور دیکھین اُس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سے اور ہم بادشاہ سے حالت پوشیدہ رکھ
مین تمسے مصالحہ کرتے ہین کسواسطے کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر کھانا پانی اور عمدہ خلعت دی اُسنے
اصطخر کو اور دیا اُسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اُسکے دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا حمص مین اور پایا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کے پس ٹھہر گیا اصطخر اور دیکھتا تھا وہ
مسلمانونکے فعل کو پس جب فارغ ہوے مسلمان نماز سے نظر کی بجانب قس اور اُسکے ساتھیون کے اور معلوم کیا اُنھون نے کہ وہ
ایلچی ہی پس نزدیک گئے اُسکے عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون اور میرے پاس ایک خط ہی پس
سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے لائے اُسکو اور تھے داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خالد بن الولید اور
بائین جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اُنکے سامنے تھے پس ارادہ کیا قس نے سجدہ کرنے کا پس باز رکھا
ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے اُسکو سجدہ کرنے سے کہ ہم لوگ بندگان خداے غالب اور بزرگ کے ہین ہم مین برے بھی ہوتے ہین اور
اچھے بھی ہوتے ہین پس جو بُرے ہین اُنکے واسطے دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کے اور جو اچھے ہین وہ بہشتی ہین پس
پکار کر پوچھا اُس سے خالد بن رضی الولید نے کہ اے شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اُسنے کہا کہ آیا تم سردار قوم کے ہو
خالد بن الولید نے کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سے اور یہ یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہمارے سردار ہین اصطخر نے کہا مین ایلچی بھیجا
ہوا حاکم قنسرین اور عواصم کا ہون بجانب تمھارے سردار کے پھر نکالا اُسنے خط اور دیا ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا
اُنھون نے خط اور پڑھ سُنایا مسلمانونکو پس جب خالد بن الولید نے مضمون اور صفت اُنکے شہر اور کثرت آدمیون اور زیادتی اعداد کا
اُنکا ساتھ لشکرون ہرقل کے سُنا حرکت دی اپنے سر کو اور کہا اے سردار قسم ہی حق اُسکے کی جسنے تائید ہماری کی ساتھ مدد اپنی کے اور
گردانا ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہ تحقیق یہ خط ایسے شخص کا ہی جسنے نہین ارادہ کیا ہی اس خط سے مصالحے کا اور نہین
چاہتا ہی وہ مگر مکر کرنا ہمارے ساتھ پس نہ قبول کرو تم اُسکی درخواست کو اور چلو یہانتک کہ اُترو اُسپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئینہ گردانینگے
ہم اُسکو اور اُسکے شہر والونکو غنیمت واسطے مسلمانون کے اور ڈراوینگے ہم بسبب اُنکے اور ونکو جو گرد نواح مین اُنکے اہل حصنون اور
قلعون اور دیرون سے ہین ابو عبیدہ رضی بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توقف کرو اے ابا سلیمان اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
امور غیبی اور پوشیدہ پر کسی کو آگاہی نہین دی ہی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہی حالانکہ
اُنھون نے ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار نہ مصالحہ کرو تم اُنسے مگر ہمیشہ کے واسطے
پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑدو اُنکو اُنکے حال پر اور ہم اُنکے واسطے ساتھ مدد اللہ کے منتظر اور کافی ہین
راوی نے بیان کیا ہی کہ اصطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اُنکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی
اور شدت اور شجاعت اُنکی پس سامنے آیا وہ خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے سردار کیا نام ہی تمھارا اور کس سبب اور نشان سے تم
مشہور ہو اہل عرب کے بیچ مین کہ بہ تحقیق ہمنے سُنا ہی کہ تمھارے ساتھ ایسے لوگ ہین کہ بعض اُنکے افضل ہین بعض سے شدت اور شجاعت
مین پس کہا اُنھون نے کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین دلیر جنگجو ہون مین تلوار مٹانے والی اور ہلاک کرنیوالی ہون اصطخر
نے کہا بتحقیق معلوم کیا مین نے کہ تم اہل شجاعت سے ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نے پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سُنا تھا

کلام تمہارا اور اسیطرح سے تمہارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ چالاک مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمہاری ہمکو نہین پہونچی ہی بلکہ عادات نیک اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگونکی اور جوانمردی اور مردمی تمہارے گروہ کی بھی اس شخص کی نسبت جو تمہارے پاس آتا ہو ہمنے سُنا ہی اور اُمت نبی رحیم کی ہو اور اُمت ہاے مرحومہ سے ہو اور مین معاملہ کو خلاف ان سب باتونکے دیکھتا ہون اسواسطے کہ ہم تمسے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تمسے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر و فریب کا اور بتحقیق جان لیا ہی ہمنے اس امر کو تمہارے مضمون خط سے درباب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے تم پہلے اُن لوگون کے جو ہمسے لڑینگے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبرداروںکے پس اگر تو چاہتا ہی کہ ہم تیرے ساتھ صلح کرین تو اس قرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا ہم مین کوئی لشکر اسی سال مین ہرقل کی طرف سے پس اُس لشکر سے ہم ضرور لڑینگے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر نہ لڑیگا اُسسے ہماری صلح بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اُس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دست آویز تم لکھدو پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اسکے واسطے ایک دست آویز مصالحہ ایک سال کی جسکی ابتدا چاند ماہ ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اُنھون نے جب فارغ ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح دست آویز کے لکھنے سے اصطخر نے اُنسے کہا اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہی اور ہمارے شہر کے پاس شہر حاکم حلب کا ہی اور اُسکے شہر کی بھی حد ہی اور ہم چاہتے ہین کہ تم مقرر کردو ہمارے واسطے اُس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیونکے بیچ مین ہی کوئی علامت کہ تمہارے ساتھی اُس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوے ابو عبیدہ رض بن الجراح اس امر پر اور کہا اُس سے کہ تونے بات اچھی کہی ہی اور مین مقرر کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنادیگا تمہارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسی کو اپنے ساتھیونسے نہ بھیجو بلکہ ہم ایک ستون بناکر کھڑا کرینگے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمہارے ساتھی اسکو تجاوز نکرین اُس سے ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دست آویز صلح کی اُسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور تاراج کرنے والے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اُس سے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اُسکی حد کو اور نہ تجاوز کرے ستون سے وہ شخص اور پہونچادے خبر اُسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کردیا اُسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا اور بنایا اُسنے ایک ستون اور بنائی اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہی اپنے مالک مین

واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بعد اُسکے گروہ مسلمانونکے تاخت تاراج کرتے تھے اُنہارے بلاد حلب اور عمق اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے حد قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے عمر رض بن عبدالعزیز نے بسلسلہ راویونکے **بیان** کیا ہی کہ صلح مسلمانونکے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار

کہ بڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر رفاعہ نے بیان کیا ہو کہ اسیطرح سُنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے ہوئے مگر وہ چار سو وسق غلہ ذکر کرتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے ملتمس بن عامر سے روایت کی ہو کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت مین کہ دفعتہً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اُسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی پس متعجب ہوے ہم اُس سے اور ہم لوگ اُسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اُنکو کاوے پہ پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا اور دوڑے ابو الجندلہ بن سہیل بن عامر درانحالیکہ چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کے کھیل میدان مین کھیلین اور ابو جندلہ کے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا اُنکا نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اُنسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہو گئی نیزے سے آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اُنمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اس سے بیان کیا پس دی اُسنے ایک صلیب سونے کی اپنے بعض ساتھیونکو اور سپرد کیے اُسکے ایکسو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور اُنکی کمر دنین پٹکے تھے اور حکم کیا اصطخر کو جاوے اُنکے ساتھ اور کہا اس سے کہ جا تو سردار عرب کے پاس اور کہہ انسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ خوار ہوا پس لیا اصطخر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور ارادہ کیا کہ دبا لین اُنکو اور باز رہے کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اُنکا اور پوچھا تم کون ہو اصطخر نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمھارے پاس اور تحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہی ہمارے توڑ دینے کا تمھاری صلح کو اور کسنے توڑا ہو اُسکو انھون نے کہا کہ اس شخص نے توڑا ہو جسنے اندھا کر دیا ہو آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہو اور قریب تر تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل عرب کو کہ ای گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہو آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندلہ بن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہی بغیر قصد اور ارادہ کے پس کس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرونے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالینگے آنکھ تمھارے بادشاہ کی اور بس کلام سے اُنکا قصد یہ تھا کہ وفائے ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین موجود ہون کرو تم میرے ساتھ اسیطرح جیسا تمھاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہو انھون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہو گی بلکہ رضامندی ہماری اسمین ہو کہ تمھارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کے مالک ہین ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی بڑی بازرکھنے والی ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ برہم اور خشمناک ہوے مسلمان جسوقت کافرونے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اُنکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ اپنے امام کے عوض مین جان فدا کرنے اور آنکھین دینے پر موجود ہین پس جب اصطخر نے مسلمانونکا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا نہ پھوڑینگے ہم اُنکی آنکھ کو اور نہ تمھاری آنکھین مگر بناوینگے ہم تصویر تمھارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اُسکے ساتھ کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً اور قصداً نہین کیا ہو اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو

پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو تم اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین پس اگر راضی ہو وین یہ لوگ ساتھ میری تصویر کے تو مین اسکو منظور کرتا ہون کہ بیوفائی نکرونگا اور نہ کہینگے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی تمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بے عقل ہین پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو راوی نے بیان کیا ہی کہ بنائی رومیون نے ایک تصویر بشکل صورت ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ایک ستون پر جسمین دو شیشے کی آنکھین تھین پس آ گیا ایک شخص انہین کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی آنکھ اُسنے تصویر کی اپنے تیر سے پس واپس گیا اعظم بجانب حاکم قنسرین کے اور آگاہ کیا اُنکو اس حال سے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتون سے سب اراعب اُنکے پورے ہوتے ہین پس ابو عبیدہ بن الجراح تاخت تاراج کرتے تھے داہین بائین حمص کے بانتظار تمام ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہونچنے مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ نہ دیکھا اُنھون نے کوئی خط اُنکا اور نہ کسی فتح کو پس بُرا جانا اُنکے کام کو اور ہر طرح کا گمان کیا اُنکی نسبت اور جانا کہ اُنکے دل مین نامردی سما گئی ہی اور میل کیا ہی اُنھون نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس لکھا اُنکو اس عبارت اور مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم الی ابی عبیدة بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ وآمرک بتقوی اللہ ولعذلک معاصیہ واعلمک ان تکون ممن قال اللہ فیہم فی کتابہ قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم الاٰیة وصلی اللہ علی خاتم النبیین اور روانہ کیا خط اُنکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سُنایا مسلمانونکو جانا اُنھون نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہین اُنکو جہاد پر اور نادم ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اُنھون نے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح سے کہ ای سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اُسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بتحقیق گذر گئی مدت اور نہین باقی ہی مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے مصعب بن محارب الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمر کے اور سردار کیا عیاض رضؓ بن غنم الاشعری کو اُنکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اُنکے مقرر کیا خالد بن الولید کو روانہ ہوے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح بجانب رستن کے اور مصالحہ کیا وہانکے لوگون سے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح بطرف حمات کے پس آئے وہانکے لوگ اور تھی اُنکے ساتھ انجیل جسکو اُٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھون مین اور قسیس گ گے قوم کے تھے اور وہ آئے تھے واسطے مصالحے کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اُنکو ٹھہرایا اُنکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ ہو جاوین ہم تمھارے عہد اور ذمہ داری مین کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح نے اُنسے اور لکھدی اُنکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اُنھون نے کہ کسی ایک شخص کو اُنکے پاس چھوڑ دین اور روانہ ہوے ابو عبیدہ رضؓ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے شیزر پس استقبال کیا اُنکا وہان کے لوگون نے اور اُن سے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اُنسے کہ آیا معلوم ہی تمکو خبر ہرقل کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اُسکی نہین سُنی ہی سوائے اسکے کہ

حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہو اور اُسکو بلایا ہو واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہو ہرقل نے اُسکے واسطے جبلہ بن ایہم
الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب تنصرہ کے اور اُسکے ساتھ عمودیہ ہو جمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع
اپنی فوج کے لوہے کے پل پر ٹھہرے ہین تم اُنسے ہوشیار رہو جاؤ ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پس توقف کیا
ابو عبیدہؓ بن الجراح نے شیرز مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن پس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا
ارادہ کرون پس یکجا کیا انھون نے مسلمانون کو اور کہا اُنسے کہ مین نے سُنا ہو کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہو
اور سبب اسکا نہین ہو مگر یہ کہ اُسنے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا کیا ہو پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تمسے
نہین کہا تھا کہ کلام اُسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان نہ نفع کریگا حیلہ اور مکر اُس کا حالانکہ
اللہ تعالیٰ اُسکی راہ اور گھات مین ہو واقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہو کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے نفس سے مشورہ
اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو وین وہ اُنکے عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت
صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا با نتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہو کہ غلام اہل عرب کے لاتے تھے جڑین
زیتون اور انار وغیرہ اُن درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گذرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اُنھون نے غلامون کو
اور کہا کہ بُرا کرے اللہ تمھارا یہ کیا فساد کی بات ہو اُنھون نے کہا کہ اے سردار لکڑیان ہمسے دور ہین اور یہ درخت ہمسے نزدیک
ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہو میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کاٹنے ایسے درخت کے سے جسمین ذائقہ اور پھل ہو اور مین
ہر آئینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر جب یہ سُنا غلامون نے یہ کلام ڈرے وہ پاداش اور عذاب سے اور لاتے
تھے وہ لکڑیان دور سے سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہو کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام شریف کہ نام اُسکا
نجیح تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین دل کا مضبوط تھا اور جب وہ جاتا تھا لڑائی کی تلاش مین یا
واسطے تاخت و تاراج کے جُدا جاتا تھا اپنے ساتھیون سے اور لڑتا تھا ڈھلواسی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت شیرز
سے جہان ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کے پس دیر کی اُسنے اپنی خبر بھونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر
تھے پس سوار ہوے سعید مالک اُسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اُسکو ڈھونڈھ رہے تھے کہ دفعتہً دکھلائی دیا اُنکو ایک شخص پس
گئے وہ اُس شخص کے پاس او ر تھا وہ غلام اُنکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اُسکے منھ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہو کہ کہا اور پوچھا مین نے
اُس سے کہ اے نجیح تیرے پیچھے کیا حال اور کیا خبر ہو اُسنے کہا نیستی اور ہلاکی ہو اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اُسکا حال پوچھا پس
توڑ ہر سہ بھی نہین گذرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گر پڑا منھ کے بھل پس اُترا مین اور گیا مین اُسکے پاس اور چھڑکا مین نے پانی اُسکے
منھ پر پس تسکین ہوئی اُسکو اور کہا اُسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنے تئین ورنہ ہو تج جاؤ نگے قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمھارے
ساتھ مثل اُسکے کہ میرے ساتھ اُنھون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ قوم کون لوگ ہین اُسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک
جماعت غلامونکی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ ہم نے کیا تھا کہ دفعتہً ملا ہمکو ایک گروہ ایک ہزار سوار کا اور

وہ سب اہل عرب تھے اور اُنکی گردن مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے نیزونکو درمیان رکابون کے پس جب دیکھا اُنھون نے ہمکو دور سے ہماری طرف گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم اُنکو اُنھون نے کہا افسوس ہی تجھپر کس سے لڑین ہم اور کیونکر ہی ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہمسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قید ہو جاوین کہ یہ آسان تر ہی قتل سے پس کہا مین نے قسم ہی خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اُنکے سپرد نکرونگا سوا قتل کے پس جب دیکھا میرے ساتھیون نے میری کوشش کو کیا اُنھون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اُنھون نے ہم مین سے دس کو اور مین سُست ہو گیا تھا بسبب زخم کے اور گر پڑا منہ کے بھل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اُٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجکو دیکھتے ہو پس غمگین کیا مجکو اُسکے حال نے اور اپنے پیچھے سوار کر لیا مین نے اُسکو اور چاہتا تھا مین پلٹنے کو کہ دفعتہً دیکھا مین نے ایک گروہ اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے مثل ہوا بہنے والی کے اور وہ غسان سے تھے پس گھیر لیا مجکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ صلبان اور رہبانسے ہین پس پکار کر کہا مین نے کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ وآلہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے انمین سے چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا مین نے کہ سختی ہو تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اُسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج بزرگ سے ہون پس پھیر لی اُسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہی ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہی حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان سے پہچانا مجکو جبلہ نے جو طلب کرتا ہی پس کہا اُسنے کہ وہ طلب کرتا ہی ایک شخص سا کن یمن کو انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا اُسنے چلو تم خوشی سے اگر منظور ہو تمکو ورنہ باکراہ و ناگواری چلوگے پس گیا مین اُنکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہونچا مین ایک بڑے لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلبان بلند تھین پس مین اُنکے ساتھ تھا یہانتک کہ آگئے وہ میرے ساتھ جبلہ بن ایہم کے خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونیکی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اُسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اُسکے گلے مین ایک صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اُسکے سامنے اُٹھایا اُسنے اپنے سرکو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا یمن سے پس کہا کہ کس گروہ یمن سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبداللہ بن الازد بن عوف بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اُسنے کہ کس لڑکے کی اولاد مین ہو تم اُن دونون لڑکون سے جو منسوب اپنی ماں کی طرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرم انصار محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہون پس اُسنے کہا کہ مین بھی تمھاری قوم اور غسان سے ہون پس مین نے کہا کہ تو اس قبیلہ سے ہی جو منسوب کیا گیا ہی جانب نسب مادری کے اُسنے کہا ہان مین جبلہ بن ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تا کہ ظلم کرون مین آیا نہ راضی ہوے تمھارے سردار اس امر پر کہ ہوئے مجھسا شخص اس دین پر یہانتک کہ لیتے تم مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے کہ اے جبلہ اللہ تعالیٰ کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہی اور ہمارا دین نہین پائدار ہوتا ہی مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہین دیتے ہین اپنے ذمے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر انصاری ہی پس کہا اُسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اُسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا اُنکو حسان بن ثابت انصاری سے

مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے اور اُنکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انت
حسان ولسانک حسام پس کہا اُسنے کتنے دن ہوے تمکو اُنکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین اور اُنھون نے ایک
مجلس دعوت منعقد کر کے مجکو اُسمین بلایا تھا اور اُنھون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے ہم ملک شام
مین آئے اور پچھلا وقت ہی میرا اُنکو چھوڑے پس کہا اُسنے آیا یاد کرلو گے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس حکم کیا اُس نے میرے واسطے
ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اُسکو پھر کہا اسنے کہ جہان سے تم آئے ہو
وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا سچ بولنا ہو یا کرتا ہی بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم
ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اُسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہی مجکو اور اسس بطریق کو تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین
کو اسواسطے کہ اُسنے فریب کیا ہی تمھارے ساتھ مصالحہ کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے پاس
اور ڈراؤ اُنکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اُنسے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے آئے ہین اور نہ معترض ہووین بادشاہ
کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مددگاری دین بادشاہ کے اور قریب تر چھین لیوینگے ہم تمھارے ہاتھون سے
وہ چیزین جو لی ہین تمنے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا مین نے
اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہان تک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ ای ابن عامر تم
کہان تھے کہ تمھارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اُنسے اپنے
حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق نجات اور رہائی دی تمکو اللہ تعالیٰ نے
بسبب ذکر کرنے تمھارے حال حسان بن ثابت کے پھر یکجا کیا اُنھون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے مشورے
کے اور کہا کیا راے دیتے ہو تم لوگ اس بطریق کے معاملے مین کہ ہمنے اُس سے وفاے عہد کی اور اُسنے ہمارے ساتھ فریب کیا پس کہا
خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنے والے کے واسطے جگہ ہی اُسکے گر پڑینگی اور اللہ تعالیٰ اُسکی گھات مین ہی اور قریب تر
فریب کرینگے ہم اُسکے ساتھ جو اُسکے فریب سے بڑا ہوگا اور جاؤنگا مین اُسکی ملاقات کو ساتھ دس آدمیون کے اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو بمنزلہ دس ہزار سوارون کے ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام تمھین سے ہوگا
ای ابا سلیمان ولکل لھیبتہ پس لے لو تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جسکو تم دوست رکھتے ہو پس کہا
خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن حاتم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین سہیل بن عامر اور رافع
بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما
اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرۃ پس اگر موجود ہوے یہ لوگ اُنکے پاس
پس کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم برکت عطا فرماوے اللہ تعالیٰ تم مین اور یکجا ہو سب پس زرہین پہنین
مسلمانون نے اور لیا اپنے سب سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اُنکو اسس حال مین کہ

زرہ پہنی تھی اُنھون نے اور سوار ہوے تھے اپنے گھوڑے پر پھر کہا اُنھون نے اپنے غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میرے ساتھ
یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملہ عجیب کو پس جلدی چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئے دسون ساتھی اُن کے اور ابو عبیدہ
بن جراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اُنکے واسطے پس جب روانہ ہوے خالد بن الولید سامنے آئے سعید بن عامر الانصاری
کے اور کہا اُنسے کہ سعید جبلہ نے تمسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اُسکے پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس
لیچلو تم اُس راستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کے ہی تا کہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اسطرف
لے لینگے ہم اُسکو اور اُسکے ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم انکو پس روانہ ہوے سعید بن عامر آگے قوم کے در انحالیکہ کوشش
کرتے تھے ساتھ اُنکے راہ چلنے مین بجانب لشکر جبلہ کے اور تھا چلنا اُنکا رات کو پس جب قریب ہوے اُنسے اور پہونچے نزدیک روشنی
آگ کے اور سُنی اُنھون نے آواز قوم کی پھرے سعید بن عامر مسلمانونکو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کے اور پوشیدہ
ہوکر ٹھہرے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنے ساتھیونکے صبح تک پس نہ آیا اُنکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی
پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانون نے اور تھے وہ گاڑھی مین پس وہ اُس حالت مین تھے کہ دفعتہً دکھائی دیا اُن کو اور آیا لشکر
جبلہ بن ایہم اور حاکم عموریہ کا اُنکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک برج مضبوط اور وہ جانتے تھے ارض عواصم کو پس کہا مسلمانون نے
خالد بن الولید سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہی ہماری طرف بشمار ریگ اور ڈھیلون اور عدد کانٹون اور درختون کے پس
کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کچھ ہو سکیگا اُنکی کثرت سے جسوقت ہوگی ہمارے واسطے مدد اُنپر پس حکم دیا خالد بن الولید رض
نے کہ مل جاؤ تم اُن کے لشکر سے گویا کہ تم اُنکے لشکر سے ہو یہانتک کہ ملجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالی
جو چاہے پس اُسی وقت مل گئے مسلمان اُنمین اور ہو گئے منجملہ اُنکے اور وہ چپ تھے اور نہین کلام کرتے تھے **رافع بن عمیرۃ الطائی** نے
بیان کیا ہی کہ جب چلے ہم اور ظاہر ہوے ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کے کہ دفعتہً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کیگئی تھی اُسکے
آگے صلیب اور قسیس لوگ اُسکے آگے تھے انجیل پڑھتے ہوے اور بلند تھا اُنکے بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھے بعض اُنکے بعض سے اور
نکلا حاکم قنسرین آگے اپنے ساتھیون کے تا کہ آوے وہ جانب جبلہ اور حاکم عموریہ کے اور سلام کرے اُن دونونکو پس سامنے گئے اُسکے
خالد بن الولید اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گرد اُنکے تھے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے کہا بطریق قنسرین نے
سلامت اور باقی رکھین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اُس سے کہا کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب سے نہین
ہین بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین اور دکھلایا خالد بن الولید بن ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد اعبدہ ورسولہ اور مین خالد بن الولید ہون اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ
اُسپر اور کھینچ لیا اُسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسکے ساتھیون کی طرف اور کھینچا
مسلمانون نے تلوارون کو اُنپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا دشمنان خدا نے ساتھ کلمہ کفر کے
اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمہ توحید کے اور سُنی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عموریہ نے آواز مسلمانون کی

مطلب گرفتار کرنا خالد بن الولید کا حاکم قنسرین کو

ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئے وہ دونون اس معاملے سے اور دیکھا اُنھون نے تلوارون کو برہنہ اور نیزون کو راست پس دوڑے وہ بجانب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اور گھیر لیا اُنکو ہر جگہ سے پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آئی ہوئی بلا کو اور حاکم قنسرین اُن کے ہاتھ اور قابو مین تھا کہ نہین جُدا کرتے تھے وہ اُسکو از تحقیق مالک ہو گئے تھے اُسکی رستی کے اور وہ ڈرتے تھے اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اُن کے ہاتھ سے یا آجاوے اُنپر کوئی حادثہ قبل اسکے کہ مار ڈالین اُسکو پس ارادہ کیا اُسکے مار ڈالنے کا اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسپر پس ہنسا وہ بطریق اُن کے اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اُسکی ہنسی سے پس کہا اُنھون نے کہ سختی ہو تجھپر کس چیز نے تجکو ہنسایا ہے اُسنے کہا کہ مین اسوجہ سے ہنستا ہون کہ تم اور تمھارے ساتھی تو خود ہی مار ڈالے جاؤ گے اور تم میرے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتے ہو اور اگر تم مجھکو چھوڑ دو گے تو مین تمکو باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اُسکے مار ڈالنے سے پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ اے اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہو تم گرد میرے اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرو ان مین تمھاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت بچانو تم اُس چیز کو جس نے تمکو گھیر لیا ہے اسواسطے کہ تحت ترا اُس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہے اور مارا جانا تو خواہش تمھاری اور آرزو خالد کی ہے اللہ کی راہ مین اور مین نے قسم ہے خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہے اپنی جان کو بطرف قتل کے اور ڈالا ہے مین نے اُسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور رحم ان تو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہے اور گویا تم پہونچ گئے ہو بجانب پروردگار کریم کے اور جار ہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہے رہنے والا اُسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہے جوان اُس کا پھر پڑھا اس آیت کو لا یمسہم فیہا نصب وما ہم منہا بمخرجین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کے اور ہو گئے گرد اُنکے اور رہ گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما دائین جانب اُن کے اور رافع بن عمیرۃ الطائی بائین طرف اُنکے اور غلام اُن کا ہمام اُن کی پشت پر اور باقی لوگ گرد اُنکے تھے پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو اپنے غلام ہمام کے اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اُس کے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئے مسلمانون کی طرف عرب متنصرہ قوم غسان کے آگے اُن کے جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اُسکی گردن مین طوق سونے کا تھا جس مین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کے اور اُس کے اوپر زرہ اور سر پر اُس کے خود لوہے کا اور اُسکے اوپر دوسرا خود سونے کا تھا جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اوس کے ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارے کے چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اُسکے مثل برج مضبوط کے تھا اور اُسکے گرد قوم بدنجیہ کافرون سے تھی اور گرد ان دونون کے لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہو گئے ہین حاکم قنسرین کے اور وہ اُن کے ہاتھ مین ہے کہ نہین جُدا کرتے ہین اُسکو پس ڈرا وہ اس امر سے کہ جلدی کرینگے خالد بن الولید اُسکے مار ڈالنے مین

ترجمہ نہ پہنچیگی انکو وہان تکلیف اور نہ انکو وہان سے کوئی نکالیگا ۱۲

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا نہین ہین یہ عرب مگر شیطان آیا نہین دیکھتا ہی تو اس عربی اور اُسکے ساتھی بارہ شخصون کو اور بہ تحقیق گھیر لیا
ہی اُن کو ہمارے گھوڑون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا اُنکا اس بڑے لشکر نے اور نہ دیکھا اندیشہ نہین کرتے ہین اس امر مین اور ہلاک
ہو گئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اُن کے ساتھ قید ہی اور نہین چھوڑتے ہین اُسکو اپنے ہاتھون سے اور مین خوف ناک ہون اس
امر سے کہ مار ڈالین گے اُسکو پس جا تو اُس عربی کی طرف اور کہہ تو اُسنے کہ پھیر دیوین وہ ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی
اور نیکی کرین ہم اُنپر ساتھ اُن کی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو میل کرین گے ہم اُنپر اور مار ڈالین گے اُن
سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم اُن کے بیچ مین مثل گردہ کے بیچ میدان مین اور ہم کو اُن کی
کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نہ تھا کسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالیٰ پر اعتماد تھا اور اُسی وقت آیا ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ
اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے
ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر بلا کی اور تھے ہماری طرف سے گفتگو کرنے والے خالد بن الولید اور
کہا اُنھون نے کہ اے جبلہ ہم صحابہ مشہورین محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اسلام ہین اور بزرگی اور بخشش کے
لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالیٰ نے ہماری دلونکو ایک کر دیا ہی اور ہم لوگ متفق ہین ایک کلمہ پر اور وہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سُنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا اُسنے کہ اے جوان عرب کے
آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار اُنکا نہین ہون بلکہ مین اُنکا بھائی ہون اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم
کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے ہون مین خالد بن الید ہون اور
یہ جو میرے دائین طرف ہین عبد الرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہین اور یہ جو میرے بائین طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن
بزرگ اور بلند قبیلہ طے سے ہین اور رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے اپنے ساتھ ہر قبیلے سے بہادر مشہور اور دلیر
تعریف کیا گیا اُسکا پس حقیر نہ جان تو ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تم اپنی کثرت پر اور نہین ہو تم ہمارے نزدیک
لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آپڑا شکاری اُنکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین پس ڈالا شکاری نے جال کو اُنپر پس نہین
نکل گئے اُنمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اُن مین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اُسنے کہ قریب
ہو جانوگے تم اے بیٹے مخزوم کے کہ یہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لیونگے تمکو چھل نیزونکے اور ہو جاوگے تم اور تمہارے ساتھی
غذا جانوران وحشی کی اس میدان مین کہ بھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی کہ نہ گران
گزریگی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جس عرب نے کوشش کی ہی واسطے عبادت صلیب کے
اُنمین سے تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ تو ہی ہی
پھیر دیا اسلام سے اور اختیار کرنے والا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک اور گمراہی کی ہی جبلہ نے کہا ایسا نہین ہی بلکہ مین نے
اختیار کیا ہی بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہی تو اپنے نفس کو خوار اور سُبک کرنیوالا ہی

ف ذکر گفتگو سے خالد بن الولید اور جبلہ بن ایہم الغسانی کا ۱۲

اور نہین ہو بزرگی مگر اُس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہو اور دور رہنے مین اس بد گھر سے پس کہا جبلہ نے کہ اے بھائی بنی مخزومی زیادہ گوئی نکرو تم
اس واسطے کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمھارے ساتھیون کو نہین ہو مگر بسبب اُس قیدی کے جو تمھارے قابو اور ہاتھ مین ہو کہ
مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت میرے حملہ کرنے کے تم اُسکو مار ڈالوگے اور وہ آبرو والا ہو بادشاہ کے نزدیک اور نسب مین
اُس سے ملتا ہو پس چھوڑ دو تم اُسکو اپنے ہاتھ سے تاکہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمھارے ساتھیون کو قتل سے کہ تم لوگ تھوڑے ہو اور ہم
بہت ہین خالد بن الولید نے کہا کہ قیدی کو تو مین نچھوڑونگا تا اینکہ مار ڈالونگا اور نہین پروا ہو مجکو اُس چیز سے جو بعد اُسکے قتل کے تم
کروگے اور جو تو کہتا ہو کہ مین باوصف اپنی کثرت کے تمسے اور تمھارے ساتھیون سے لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام انصاف کا
نہین ہو اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہو کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہو ہمکو تمھارے گھوڑون کی باگون نے اور
تمھارے نیزون کی نوکون اور تمھاری تلوارون نے پس اگر چاہتے ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطے لڑائی کے ہماری طرف
ایک بعد ایک کے پس اگر مار ڈالا تمنے ہمکو تو قیدی تمھارا تمکو آسانی سے ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمپر اسواسطے کہ مدد اور
غلبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو جسکو چاہے دیوے پس نہ گران گذریگا تمپر ہلاک ہونا اُسکا جسوقت کہ تم خود بیشتر اُس کے
ہلاک ہو جاؤگے تب جھکا لیا جبلہ نے اپنے سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اُس سے گفتگوے خالد بن الولید کو پس یہ ہم
اور خشمناک ہوا وہ لطریق اُنکا اور لیا اپنی تلوار کو میان سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُسکی طرف کہ نکالا ہو اُسنے تلوار کو پس جانا
اُنھون نے کہ وہ غصے مین ہو اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہو پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نے لڑائی کے واسطے نکلنے کا روکا اُس کو جبلہ نے
اور کہا اُسنے خالد بن الولید سے کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہو جیسا کہ تمنے بیان کیا ہو اور یہ قوم بنی اصفر گیر مثل بھیڑ و بکریون کے
ہین کہ نہین سمجھتے ہین اس بات کو اور مین نے اپنی اور تمھاری گفتگو سب اُن سے بیان کر دی پس راضی ہوے ہین وہ میدان مین
نکلکر لڑنے کو جس شخص کو تم مین سے منظور ہو وہ میدان مین نکلے پس ارادہ کیا خالد بن الولید نے نکلنے کا لیکن روکا اور باز رکھا
اُن کو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ
نہ نکلے اُنکے مقابلے کو کوئی شخص سواے میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اُنمین پس شاید جا ملون مین اپنے باپ سے
پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اُن کو اُن کے ارادے پر اور کہا اُن سے شکر اللہ مقامک وعرف فعالک پس نکلے عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیون کے بیچ سے اور وہ سوار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر جو دیا تھا اُنکو قسمت واقعہ
جنادین سے اور تھا وہ گھوڑا عرب قنصرہ کا قدم لحم سے اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے اور پہنے تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ
اور اُنکے ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے میدان مین دونون صفون کے بیچ مین تا اینکہ کم
ہوئی تیزی اُنکے گھوڑے کی پھر متوجہ ہوے اُنکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنے والے کو اور کہا جانو تم اے بنی الاصفر مین بیٹا
صدیق رضی کا ہون پھر اشعار رجز کے پڑھے راوی نے عمیر بن عامر الطائی سے بیان کیا ہو کہ نکلا پانچوان بہادران روم سے ایک کے
پیچھے ایک پس نہین گرداوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ہر ایک پر اُنمین سے زیادہ ایک گرداوے سے یہانتک کہ مار ڈالا اُن کو پس یہ

ف ترجمہ رجز کے عبد الرحمن ابن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا یہ ہے بے شک
ترجمہ اشعار
انا ابن عبد اللہ بیٹا ذو المعالی کا مین بیٹا عبد اللہ صاحب شرف والے کا ہون وہ ترف الفضل والکمال اور وہ صاحب زیادہ بزرگی اور کمال کے ہین ابی عتیق صادق القائلین میرے آزاد بزرگی رات مشغول ہین اذان بہ القین بانعوال آراستہ کیا تھا اُنھون نے اس دین کو ساتھ اپنے کامون کے
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

قتل کیا اُنھون نے پانچون کو ایک کے بعد ایک پھر ارادہ حملے کا کیا اُنھون نے قلب لشکر روم پر اور اُسیوقت نکلا اُنکے مقابلہ کو جبلہ بن ایہم اور بہت خشمناک تھا وہ اور کہا اُسنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ بہ تحقیق تجاوز کیا تمنے حد سے ہمارے اوپر اپنے کامون اور لڑائی مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ یہ امر کیونکر ہو حالانکہ بغاوت اور بیوفائی ہماری عادت سے نہین ہو جبلہ نے کہا تم نے بھر دیا زمین کو ہمارے ہمراہیونکی لاشون سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تمکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین تمھارے ساتھیونکو تمھاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمھارے مقابلے کو نکلا تو نکلا ایک شخص تمھارے ساتھیون سے تاکہ اعانت کرے وہ تمھاری اُسپر اور نہین ہو یہ بات عادت انصاف اور کامون اشراف سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہو حالانکہ مین تربیت یافتہ نبی محمد صلی اللہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے کا ہون اور مین حاضر ہوا ہون مکر کون اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہو تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر اسواسطے کہ مین مثل اور کفو کے جوانمرد ہون پس جب دیکھا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسی طرح نہین آتے ہین وہ اُسکے فریب اور حیلے مین متعجب ہوا اُنکے کام اور درخواست اور جرأت اور تیزی نیزہ اور اُنکی کم سنی سے اور پکار کر کہا جبلہ نے اُنسے کہ آیا ہو سکتا ہو تمسے کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو معمودیہ کے پانی مین پس نکلو تم اُس مین سے پاک گناہون سے اسطرح سے کہ گویا نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ گے تم گروہ صلیب اور اہل دین مسیح سے اور رکھاؤ تم قربان کو اور لو تم انعام بادشاہ رحیم سے اور بیاہ دون مین تمھارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور بخشش کو اور مین وہ ہون کہ تمھارے نبی کے شاعر نے میری تعریف کی ہو پس جلدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان کیا ہو تاکہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور داخل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ وان محمد عبدہٗ ورسولہ سختی ہو تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہو تو مجکو ہدایت سے ضلالت اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے جہل کیجانب اور مین اُن لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جگہ پکڑی ہو اسلام نے اُسکے دل مین اور جانا اور پہچانا اُسنے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہو اللہ کے نبی کی اور دشمن ہو کفار کا پس لے تو تلوار اور آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ رکھتا ہو تا انیکہ لگاؤن مین تجھپر ایسی ضرب کو کہ جلدی کرون مین اُس ضرب سے تیری موت مین اور خاک مین ملا دون تیری ناک کو اور راحت حاصل کرین اہل عرب اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اُنکی طرف اسواسطے کہ تو بندگان صلیب سے ہو پس خشمناک ہوا جبلہ اُنکے کلام سے نکالا اُسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنیکا اُنپر اور کرتے تھے دونون اُنمین دانون پیچ لڑائی کے یہانتک کہ گران گذرا بسبب ماندگی کے اُٹھانا اپنے نیزے کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو پس ڈالدیا اُسکو زمین پر اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو میان سے اور نزدیک ہوئے جبلہ سے اور مل گئے وہ دونون پس اُٹھا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو اور مارا ایک وار تلوار کا اُسپر پس کاٹ ڈالا اُسکے

فـــائدہ ذکر غضب دینے جبلہ کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو واسطے پھر جانے کے اسلام سے

مسئلہ عبادت کے لائق کوئی نہین ہو مگر اللہ جو کہ اکیلا ہو اور اسکا کوئی شریک نہین ہو اور تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اُسکے ہین اور رسول

فـــائدہ لڑائی جبلہ کا ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے ۱۲ ۱۲ ۱۲

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اُسنے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم عاد
کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس چیز پر پڑتی تھی اُسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر۔ رافع
بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہو کہ تعجب مین تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے استقلال و صبر سے جبلہ کی لڑائی مین اسواسطے کہ
لڑتے تھے وہ جبلہ کے مقابلے مین بعد اسکے کہ تھک گئے تھے بیشتر اُسکے پانچ سوارونکی لڑائی مین اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اُن دونون
کی لڑائی کا اور دونون نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لیگئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ پر تلوار مارنے مین اور لیا جبلہ نے
اُس وار کو اپنی ڈھال پر اور کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس دوہری ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ
تلوار بارہا کھچی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اُسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن پر پس کاٹ ڈالا انکی زرہ کو اور زخمی کیا انکے
مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئین اور چھپایا زخم کے پہونچنے کو اور فی الفور
پیچھے پھیر اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آملے خالد بن الولید اور مسلمانون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے اُس چیز کو جو لاحق ہوئی انکو اُتارا انکو گھوڑے
سے اور مضبوط باندھا مسلمانون نے اُنکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے مین جانتا ہون کہ جبلہ نے تجکو رنج آگین
کیا ہی ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہو حق کی اور تمھارے باپ اور انکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد مین ڈالونگا مین اُسکو عوض مین اُسکے
جیسا کہ دردمند کیا ہو اُسنے تمکو بسبب تمھارے رنج پہونچانیکے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو کبر کو میرے پاس
پس لایا ہمام حاکم قنسرین کو انکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اُسکے سر کو اور دیکھا رومیون نے اپنے ساتھی کی
طرف کہ مار ڈالا اُسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج مین ڈالا انکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانون سے کہ
بدعہدی اور بیوفائی کی تمنے اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اُسنے عرب متنصرہ اور قوم روم
اور ارمن کو اور برانگیختہ کیا لڑائی پر اور کہا اُنسے کہ نہ باقی چھوڑ دو تم اُنمین سے کسی کو پس یکجا ہوے رومی اور آگے کیا اُنھون نے صلیب کو اور
دیکھا خالد بن الولید نے انکو کہ ارادہ حملے کا رکھتے ہین پس آواز دی اور کہا اُنھون نے کہ اے ہمام ٹھہر تو سامنے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
کے اور باز رکھ تو اُسکو جو ارادہ انکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیون سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم مین سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس نہین
جلدی کرتا ہون مین اور مدد ہوتی ہو اللہ تعالیٰ کیطرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد خالد بن الولید رضی
اللہ عنہ کے جسطرح سے کہ حکم کیا تھا اُنھون نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور بہت سخت
لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی [illegible] بن عامر نے بیان کیا ہو کہ قسم ہو خدا کی جب حملہ کیا رومیون نے ہمپر سامنا کیا انکا خالد بن الولید نے بذات
خود اور دور کر دیا اُنکو ہمسے بزور تلوار کے اور اسیطرح حملے اور اُنکے شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہین پاتے تھے ہم کوئی راہ خلاص
کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی۔ رافع بن عمیرۃ نے بیان کیا ہو کہ جب دیکھا مین نے یہ حال
کہا مین نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہو خدا کی سچ کہا ہو تمنے اے بیٹے عمیرہ کے اسواسطے کہ مین
بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہین ساتھ لایا اُسکو اور ہوتی تھی بڑی برکت اسمین حالت شدت اور سختی مین اور نہین بھولا مین اُس کو

مگر بسبب گناہ امت کے راوی نے بیان کیا ہی کہ دشوار اور برا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اُنپر صبر نے اور لاحق ہوئی اُنکو زاری اور آئی کافرون پر بلا کی اور روشن کیا اُنھین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگون کے کٹ کر گرتے تھے اور زمین بھر گئی تھی مردون سے اور تھے مسلمان رومیہ کے بیچ مین مثل قیدیون کے اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین کام کر رہی تھین لوگون مین کہ دفعةً پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے جو کہ خذل الامن و نصر الخائف یا حملة القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصر کم علی عبدة الصلبان اور آ بگئے تھے کھینچے ہوئے اور کام کیا تھا شمشیر ہاے بران نے اور ہر شخص اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا اور گھرے ہوئے تھے مسلمان اور لاحق ہوئی تھی تشنگی اور ہر شخص نے اپنے نزدیکی کو رنج مین ڈالا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے ابی مسلم حضرمی سے روایت کی ہو کہا ابی مسلم نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا مین اُنکے ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اپنے معاملات جہاد مین مگر بہتری اور مدد اور غلبہ پس اُسی حال مین کہ ہم بمقام شیزر تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے خیمے مین تھے کہ دفعةً نکلے وہ اپنے خیمے سے مسلمانونکو آواز دیتے ہوے اور وہ پکارتے تھے النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑے ہم سب اُنکی طرف ہر جگہ اور مکان سے اور کہا ہمنے کہ کیا حال ہو تمھارا اے سردار اُنھون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ جگا دیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی سے فرمایا مجکو یا ابن الجراح اتنام عن نصرة القوم الکرام فقم والحق بخالد فقد احاط به اللئام فانك تلحق به ان شاء اللہ تعالی بمشیة رب العالمین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام ابوعبیدہ بن الجراح کا دوڑے وہ بجانب ہتھیارون کے اور سوار ہوے گھوڑون پر کسے ہوے پر اور جلدی کی اُنھون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اُنکے ساتھیون کے پس اسی حال مین کہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آگے اس گروہ کے تھے کہ دیکھا اُنھون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگے قوم کے پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اُس سوار سے پس نہ مل سکے وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑے اُس سوار کے ابوعبیدہ بن الجراح نے بیان کیا ہو کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہو جسکو اللہ تعالی نے ہمارے لشکر کے آگے بھیجا ہو راوی نے بیان کیا ہو کہ جب تھک گئے گھوڑے اُنکے پانی سے پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سوار سے کہ ٹھہر جا تو اپنے طریقے اور روش نرم پر اے سوار کوشش کرنے والے اور دلیر سختی کرنے والے نرمی کر تو اپنی ذات کے ساتھ رحمت کرے اللہ تجھپر پس ٹھہر گیا وہ سوار جبکہ سُنا اُسنے آواز کو پس جب قریب ہوے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُس سے تو دیکھا کہ وہ ام تمیم زوجہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین پس جب ابوعبیدہ بن الجراح نے پہچانا اُنکو کہا کہ اے ام تمیم کیا چیز باعث ہوئی ہے چلنے کی ہوئی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار جب سُنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہو پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید کبھی بہت او مغلوب نہوگا اسلئے کہ گیسوے مبارک مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکے پاس ہین اور جسوقت پھر مجھے خیال اُنکا پیدا ہوا دیکھا مین نے

بجانب کلاہ کے جسمین موے مبارک تھے کہ بھول گئے خالد بن الولید اُسکو پس لیا مین نے اُسکو اور بعجلت چلی ہون انکی طرف پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہی یہ کام تمھارا ای ام تمیم جلیو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر ام تمیم نے بیان کیا ہی کہ تھی مین
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کے اور گھوڑے ہمارے سوار ہی ہمکو تیز روی مین مثل چڑیون کے اُڑتے تھے یہانتک کہ
پہونچے ہم قریب ایک غبار اور لڑائی کے اور نوکین نیزون کی چمکتی تھین بیچ گرد کے مثل ستارون کے اور مسلمانونکی کوئی حس اور آواز سُنی
نہین جاتی تھی پس بُرا جانا ہمنے اس امر کو اور کہا مین نے کہ قوم مسلمانون پر غالب ہو گئے ہین دشمن اُنکے پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح رض اور اُنکے
ساتھیون نے اور حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ اُس حال مین کہ ہم اپنی جانون سے مایوس ہو گئے تھے سُنی
ہمنے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس کہا ہمنے کہ لایا ہمارے واسطے اللہ تعالی کشود کار کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا انیکہ
گھیر لیا مسلمانون نے لشکر مشرکین کو اور رکھا اور مارا اُنہین تلوار کو ہر جگہ سے اور اونچی ہوئین تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارث
نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگ گئے والے ہین اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھے
اور دیکھتے اور دریافت کرتے تھے آوازونکو کہ وہ کسکی اور کہانسے ہین پس اُسی وقت ایک سوار نکلا گرد سے اور بھاڑتا تھا رومیونکو یہانتک کہ
دور کر دیا اُسنے اُنکو جو ہمارے گرد تھے پس جلدی بڑھ گئے خالد بن الولید اُسکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اُنھون نے کہا کہ مین تمھاری زوجہ
ام تمیم ہون آیا سلیمانی لائی ہون تمھاری پاس کلاہ مبارک کو جس سے مدد چاہتے ہو اور توسل ڈھونڈھتے ہو تم اس سے بجانب اللہ پاک کے
پس قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا کو تمھارے لیے تو تم اُسکو اپنے پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئے تھے تم اُسکو مگر اسی دن کے واسطے پھر
کلاہ دی اُنکو پس چمکا گیسوے مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قدر حسنہ و جمالہ سے ایک نور مثل بجلی کے پس قسم ہی عیش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نے کلاہ کو اپنے سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیر الا اور ملا دیا اُنکے آگے والونکو پیچھے
والونمین اور حملہ کیا اُنکے ساتھ مسلمانون نے پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیری کافرون نے اور اُتری اُنپر بلا کی صحابہ محمد مختار
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ہاتھونسے اور نہین تھے قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلے سب کے بھاگنے والونمین جبلہ تھا اور
منصور اُسکے پیچھے تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے مسلمان اُنکے تعاقب سے اور یکجا ہوے گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح
کے اور آئے خالد بن الولید اور ساتھی اُنکے اور سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور ادا کیے شکر اللہ تعالی کا اوپر
سلامتی مسلمانون پر کافرون سے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل انگارہ ارغوان کے ہین کہ
سُرخ ہوتا ہی پس مصافحہ کیا انسے اور کہا کہ واسطے اللہ کے نیکو کاری تمھاری ای تحقیق تسکین دی ہمنے سوزش دلونکی اور رفع کیا تمنے غم
بزرگ کو پھر مسلمانون سے کہا کہ میری رائے یہ ہی کہ فوراً چلین بجانب قنسرین اور نہ ٹھیرین تاکہ نہ تھک جائین پس مسلمانون نے کہا کہ بہتر رائے تمھاری
ہی ای امین الامۃ پس جمع لیا اور قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا مقدمہ لشکر مین ساتھ عیاض
بن غانم الاشعری کے اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم قنسرین اور جا ٹھیرو اور تاخت کرو اور قید کرو اُنکی اولاد کو اور مار ڈالو اُن کے
حامیون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نے اُس لشکر کو جو اُتری اُنپر بند کر لیا اُنھون نے دروازہ اپنے کو اور قبول کیا اُنھون نے

صلح اور جزیہ دینے کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور لکھدی انکو دستاویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسی طریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا مین قیدیان حاضر قنسرین
مین پس جب بھیجا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اُسکے ساتھ مجکو بھیجا پس جب
سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سُنا ہمنے اُنکو کہ اپنے ہمنشینون سے کہتے تھے کہ میری رائے مین یہ آتا ہی کہ مقرر
کرون مین اس قیدی کو مکتب مین پس تعلیم پاوین اور سیکھین بعض لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدی کو زید بن ثابت کے اور کہا اُن سے
کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدی کو حارث انصاری کے بیٹے کے گھر مین اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ
خلافت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مین پس جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانو نکے
ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو انہوں نے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبے کے اور مال غنیمت حاصل کیا
مسلمانون نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ
دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی مشاورت سے خیر اور اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا ہی وشاورھم فی الامر آیا چلین ہم بجانب حلب اور اُسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اُسکے لوگ کے یا پیچھے کو پھرین تاہم پس
کہا مسلمانون نے کہ اے سردار کیونکر ہو سکتا ہی کہ چلین ہم بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہووین ہم ہرقل کی لڑائی مین اور حال یہ ہی
کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حمات اور رستن اور حمص اور جوسیہ کے بیچ مین گذر گیا ہی اور بیشک اُن لوگون نے مہیا کیا ہی سامان اور
اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہی اپنے شہرونکو ساتھ قلات اور لشکرونکے پس ہم ڈرتے ہین اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ تو
اُن شہرونکو جو ہمارے قبضے مین ہین اور تاخت و تاراج کرینگے اُنکو خصوصًا اہل بعلبک اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج
ہین اور ہماری رائے یہ ہی کہ پھر چلین ہم اور لڑین اُنسے شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اُسکو ہمارے ہاتھ پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اُنکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس پایا شہرونکو جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہین سامان جنگ اور گیہون اور جو سے اور نہ تھا ارادہ
ابو عبیدہ بن الجراح کا گرد ہونے حمص کے پس پایا اُسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا اور بھیجا تھا بادشاہ نے اُسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنے
والا کو اپنے گھر والون سے جسکا نام مرپس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال کو چھوڑا خالدؓ بن الولید کو واسطے محاصرہ
کرنے حمص کے اور خود متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اُسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان
تجارت کے کنارون دریا کے تھے پس جب دیکھا اُنکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہی لوگون نے کہا ہم نہین جانتے ہین پس گیا ایک گروہ
اُس قافلے کیطرف اور دریافت کی خبر اُنکی اور بعض اُنمین کے یہ خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیونکا ہی مال و متاع لیے ہوے شداد بن عدی التنوخی نے
بیان کیا ہی کہ تھا ابو جہ قافلے کا شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائے تھے پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانون سے کہ بعلبک ہمارا
واسطے ارادے کے ہی اور ہمارے اُنکے بیچ مین کوئی قول و قرار نہین ہی پس یہ مال غنیمت ہی جسکو اللہ تعالیٰ نے تمہارے واسطے بھیجا شداد نے بیان کیا ہی کہ گھر لیا ہمنے قافلہ کو اور

اسمین چار سو بوجھ شکر اور قند اور انجیر وغیرہ کے تھے اور اہل قافلہ کو قید کر لیا ہمنے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بازہو اُنکے مارڈالنے سے اور طلب کرو اُنسے فدیہ کو پس عوض لیا ہمنے اُنسے سونا اور چاندی اور کپڑے اور جانور وغیرہ اور بنایا ہم نے شکر سے عصیدہ اور فالوذج ساتھ گھی اور روغن زیت کے پس جب صبح ہوئی حکم کیا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چلنے کا بجانب بعلبک کے اور اُترنے کا اُسپر اور کچھ لوگ بھاگ گئے تھے قافلے کے پس بیان کیا اُنھون نے اہل بعلبک سے اپنے حال کو اور تھا بعلبک مین ایک بڑا البطریق جسکا نام ہربیس تھا اور وہ مضبوط لڑائی کا اور بہادر دل کا مہیب صورت تھا پس جب پہونچی اُسکو خبر بلایا اُسنے شہر کے لوگون کو اپنے پاس اور حکم کیا انکو ہتھیار اور ساز جنگ پہننے کا اور چلا ہربیس آگے لشکر کے بارادہ چھڑانے قافلے کے اور وہ نہین جانتا تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح مع لشکر مسلمانونکے اسکی طرف آتے ہین پس جب دوپہر ہوئی دیکھا ایک جماعت نے دوسری کو اور ہربیس ملعون کے ساتھ سات ہزار سوار تھے سوائے ان لوگون کے جو دیہات اور بازاریون سے اُسکا ساتھ دیا تھا پس جب دیکھا انکو مردم فوج طلیعہ ابو عبیدہ بن الجراح نے پکارا اُنھون نے کہ چلو دشمن پر اور اسی وقت دوڑے دلیر لوگ اور جلد کی شہسوارون نے اور آگے ہوئے شجاع اور درست کر لیا اُنھون نے نیزونکو اور نکال لیا تلوارونکو اور مرتب کین ہربیس نے صفین اپنے ساتھیون کی مثل صف بندی لڑائی کے پس کہا بعض بطارقہ نے اُس سے کہ اہل عرب کے ساتھ تیرا کیا ارادہ ہی اسنے کہا کہ مین لڑونگا تاکہ ناامید کرین وہ لوگ ہم مین اور نہ اُترین وہ ہمارے شہرون پر پس کہا بطریق نے اس سے کہ واپس چل تو اور نہ لڑ اُنسے اسواسطے کہ نہ اہل دمشق نے اُنپر قدرت پائی نہ لشکر اجنادین نہ فوج فلسطین نے آیا نہین معلوم ہی اہل بعلبک کو وہ امر جو واقع ہوا ہی کل ساتھ حاکم قنسرین اور حاضر عرب متنصرہ اور حاکم عموریہ کے کہ پھیر دیا اُس گروہ نے انکو بھگا کر اُنکی پشتونکی طرف اور بہتر تو یہ ہی کہ نہ غرور کر اور نہ فریب مین آ جا تو اپنے ساتھیونپر اور چل پھر بحالت سلامتی کے پس کہا ہربیس نے کہ یہ تو مین نکرونگا اور نہ بھاگونگا مین ان غولونکے آگے سے اور مجکو یہ خبر پہونچی ہی کہ بڑا لشکر مسلمانون کا سردار سابق یعنی خالد بن الولید کے ساتھ حمص مین ہی اور یہ لشکر مال غنیمت ہی جسکو مسیح نے ہماری طرف بھیجا ہی پس بطریق نے کہا کہ مین تیری رائے کی تبعیت نکرونگا اور نہ غرور و فریب مین آؤنگا اپنے ساتھیون پر پھر واپس گیا وہ بعلبک کو اور تبعیت کی اُسکی بہت لوگون نے قوم سے اور آمادہ ہوا ہربیس اور بڑھا وہ واسطے لڑائی مسلمانون کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے انکو آمادہ اور مائل لڑائی پر آمادہ کیا اپنے ساتھیونکو لڑائی پر اور مرتب کیا اُنکو گروہ گروہ کر کے اور کہا اُنسے کہ اے لوگو جان لو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ اللہ تعالی نے تائید کی تمہاری ساتھ مدد بھی اپنی کے یہانتک کہ شکست دی تمنے بہت لشکرونکو ہر قوم سے اور یہ شہر جسکا تم ارادہ رکھتے ہو بیچ مین اُن شہرون کے جنکو تمنے فتح کیا ہی واقع ہوا ہی اور اس شہر کے لوگ بہت کھانا اور سامان رکھتے ہین اور احتیاط کرو تم غرور سے اور دیکھو تم اس امر کو کہ کس دین سے لڑتے ہو اور کس چیز پر مدد دیے جاتے ہو پس لو تم لڑائی کو اور جان لو تم کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہی اور مدد دیگا تمکو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے عامر بن ربیعہ نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی حیثیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ تھا حملے اور اُنکے بیچ مین مگر ایک گردا و یہانتک کہ مٹھ بھیری اُنھون نے بطلب شہر کے اور ہربیس کے ساتھ زخم لگے تھے پس ملا اُسکو بطریق اور کہا اُس سے کہ کیا ہوئے غنائم عرب کے جو لوٹا تمنے پس کہا اُس سے ہربیس نے تیرا برا کرین مسیح ٹھٹھول کرتا ہی تو مجھ

حالانکہ مارڈالا عرب نے میرے لوگون کو اور زخمی کیا مجکو ان زخمون سے پس کہا بطریق نے اُس سے کہ مین نے نہین کہا تھا تجھسے کہ تو ہلاک کریگا اپنی قوم اور لوگونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے اور پہونچ کر اُترے بعلبک پر پس دیکھا شہر کو ڈرانیوالا اور شہر پناہ کو مضبوط اور بند کر لیا تھا اُن لوگون نے دروازہ ہاے شہر کو اور جمع کر لیا تھا اپنے جانورونکو شہر کے اندر اور چڑھ گئے تھے دیوار شہر پر مثل ٹیڑیون پھیلی ہوئی کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی شہر اور بلندی دیوار شہر پناہ اور شدت سردی اُس مقام کے اور ہمیشہ اُس شہر مین گرمی اور جاڑے مین سردی رہتی تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خواص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان اہل راے اور مشورے سے کہ اے لوگو صلاح دو مجکو اپنی راے سے رحمت کرے اللہ تمپر پس متفق ہوئی راے سب لوگونکی ایک ہی مشورے پر کہ اُترے ہوا تنپر اور تنگی مین ڈالو انکو پس کہا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہ نیکی کرے اللہ تعالی تمہارے ساتھ اے سردار مین جانتا ہون کہ قوم اہل شہر مین ٹکرلتے ہین بعض اُنمین کے بعض سے بسبب کثرت کے اور مین نہین جانتا ہون کہ شہر وسعت کرے انکو اور اگر ادینگے او غلبہ کرینگے ہم انپر تو امید رکھینگے ہم اللہ تعالی سے کہ فتح کریگا اُسکو مسلمانونکے ہاتھ پر اور ہمیشہ اللہ تعالی وارث اپنی زمین کا کرتا ہے اپنے نیک بندونکو پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو ولقد کتبنا فی الزبور آخر تک پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بیٹے جبل کے کہان سے جانا تمنے یہ کہ اپنی قوم اہل شہر کی تنگی مین ہین انھون نے کہا کہ سردار تھا مین اول اُن لوگون کا جنھنے گھوڑا دوڑایا جماعت مسلمانونسے تب قریب پہونچا اس حصار سپید کے اور امید کی مین نے اس امر کی کہ ملجاؤنمین اُنکے اگلے گردہ مین پس حائل ہوجاؤنمین درمیان قوم اور اُنکے شہر کے پس نہ آملا میرے ساتھ کوئی ایک بھی مسلمانون سے اور دیکھا مین نے قوم کو کہ شہر مین داخل ہوتے ہین وہ سب دروازون سے جسطرح کہ میدانونمین پانی کی بہیا آتی ہے پس شہر ڈھک گیا ہانکے لوگون اور زمین والون اور گانون والونسے اور سوا اُسکے جانور قوم کے بھی اُنکے ساتھ ہین اور وہ مثل شہد کی مکھی کے ہین کثرت مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہا تمنے اے معاذ اور نصیحت کی تمنے اور نہین جانتا مین تمکو مگر مبارک نیچ مشورے کے اور اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم اور اُسی سے درخواست کرتے ہین ہم توفیق کی اور شب گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ نگہبانی کرتے تھے بعض اُنکے بعضونکی صبح تک پس جب صبح کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اُنھون نے بنام اہل بعلبک کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من امیر جیوش المسلمین بالشام والعامل علیہم وخلیفۃ امیر المومنین فیہم ابو عبیدۃ عامر بن الجراح الی اہل ہذا المدینۃ من المخالفین والمعاندین اما بعد فلہ المنۃ والطول وقد اظہر للدین واعز اولیائہ المؤمنین علی جنود الکافرین وفتح علیہم البلاد وابلاد اہل العناد وان کتابنا انما ہو معذرۃ بیننا وبینکم وتقدمۃ الی کبیرکم وصغیرکم لاننا قوم لانری فی دیننا البغی والغدر وسالکنا بالذی نقاتلکم او تعذر الیکم ونعلم ما عندکم فان دخلتم فیما دخل فیہ اہل المدن من قبلکم من الصلح والامان صالحناکم وان اردتم الذمام اذممناکم فان ابیتم الا الحرب والقتال پھر خط کے آخر مین اس آیت کو لکھا انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولی پھر لپیٹا خط کو اور دیا ایک دہقانی معاہدین سے اور حکم کیا اُسکو کہ خط لیکر جاوے اہل شہر کے پاس اور نہ جدا ہو اور نہ پھرے مگر ساتھ جواب کے اور ضمانت اور اقرار کیا اُسکو بیس درم دینے کا مال مسلمانون سے اور کہا کہ نہین کام لیتا ہون مین کسی سے مگر ساتھ پورا کرنے بخشش کے پس لیا معاہدی نے خط کو اور آیا اُسکو لیکر دیوار شہر پناہ تک اور گفتگو کی اُنسے

اُنکی زبان مین اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس پس لٹکایا اُنھون نے اُسکے واسطے رسی کو اور باندھا رسی کو اُسکی کمر مین اور کھینچ لیا اُسکو قوم نے اپنے پاس اور لیگئے نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اُسنے ہربیس کو اور دیا خط اُسکو پس یکجا ہوے بطارقہ اور لوگ اور لڑنے والے لوگ اور پڑھکر سُنایا اُنکو ہربیس نے خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہو کہ کہا سفیان خزرجہ نے کہ سوال کیا مین نے اپنے باپ خزرجہ بن عوف المازنی سے جو راوی فتوح ملک شام مین موجود رہے اس امر کا کہ کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط زبان عربی مین تھا پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے میرے موجود تھا مین اُس دن کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اُسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھواتے تھے اُس سے جسوقت چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اُسکا مس بن کورک یا جرجس تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہو پس جب پڑھا ہربیس نے اُس خط کو اپنی قوم پر کہا اُسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے پس کہا بطریق صاحب شعرہ نے کہ میری رائے یہ ہو کہ نہ لڑین ہم اہل عرب سے کسواسطے کہ ہم طاقت اُنکے مقابلے کی نہین رکھتے ہین اور جب مصالحہ کر لیوینگے تو ہو جاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوے اہل ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سوائے اُنکے اور جسنے مصالحہ کیا ہو اس قوم سے اگر ہم لڑینگے اُنسے اور لیوینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگونکو اور غلام بناوینگے ہمارے لڑکونکو اور عورتونکو اور صلح کرنا موافق تر ہو پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرے مسیح تیرے جد پر پس نہین دیکھا مین نے روم مین بڑا ڈرنے والا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہو تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری عرب کو خصوصًا اس حالت مین کہ پہچان لیا ہو مین نے اُنکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہو مین نے اُنکے حملونکی اور مین نے حملہ کیا تھا اُنکے لشکر کے حمایت کرنے والون پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اُنکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب ڈرتی تھی تجھسے اور جدا ہو گئے اہل بعلبک دو گروہ پر ایک قوم طلب کرتی تھی صلح کو ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور پھاڑ کر ڈالدیا ہربیس نے خط کو معاہدی کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامونکو کہ اُسکو باہر شہر کے کر دیوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اُنسے سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہو تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ شدت اور سختی کرو تم اُنپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمھارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہو پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران اُن لوگون پر جنھونے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہو یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس پہنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہتھیار ونکو اور آگے بڑھے اور آوازین کھیل کودکی کین اُنپر رومیون نے اور لڑے وہ دشمن خدا اور ہربیس کے واسطے رکھا گیا تھا ایک تخت بڑے برج پر طرف نخلہ کے باندھے گئے خیمے اُسکے اسکے سر پر تھا ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اُسکے قوم از اور نوار اخیہ اور ارد حانیہ تھی جنکے جسمون پر زرہین طلائی اور اُنکے سرون پر لڑیان موتیونکی تھین اور اُنکی گردنون مین سلیان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اُنکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی عامر بن قیس نے بیان کیا ہو کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڈیون کے پڑتے تھے اور بعض لوگ عرب کے بدون ہتھیار کے تھے پس بہہ گیا اُنپر تیر قوم کا اور دیکھا مین نے ایک قوم کو روم سے کہ

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیون کے خندق مین پس میل کیا مین نے طرف ایک شخص کے اُنلوگون سے جو گرتا تھا ساتھ تلوار
کے اس ارادے سے کہ ماروں مین اُسکو پس چلا کر کہا اُسنے لفون پس کہا مین نے افسوس ہی تجھپر تیرے واسطے امان ہی پس کس چیز نے
ڈالدیا ہی تجکو ہماری طرف شہر پناہ کے اوپر سے پس کلام کیا اُسنے مجھسے زبان رومی مین اور نہ جانا مین نے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کھینچ
لیگیا مین اُسکو بجانب خیمہ سردار ابوعبیدہ رضی بن الجراح کے اور کہا مین نے اُنسے دعا دے کر کہ ای سردار طلب کرو تم اُس شخص کو جو
پہچانتا ہو اُس کی بات کے کلام کو اسواسطے کہ مین نے دیکھا ہی قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہین بلندی شہر پناہ سے پس
بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اس سے کہ افسوس
ہی تجھپر تیرے لیے امان ہی پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اُسنے کہ مین دیہاتی لوگون سے ہون پس جب سُنا ہمنے تمھارے چلنے اور
پھرنیکو تنسرین سے یکجا ہو کر چلے ہم لوگ دیہاتون سے تاکہ پناہ لیوین ہم شہر مین اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگون سے بجانب شہر پناہ کے
اسواسطے کہ نہین ہی ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کرین ہم طرف اُسکے پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمھارے مقابلے کو لڑائی
کو لوگ پس ڈھانپ لیا اُن لوگون نے ہمکو پس جسوقت سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور آئے اُنپر تیر تمھارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگون نے
اُنمین سے بعض ہم لوگون کو اور گرا دیا تمھاری طرف پس جب سُنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوے اور کہا امید
رکھتے ہین ہم اس امر کی اللہ تعالی سے کہ اُنکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور چلی چکی اُسکی اور بلند ہوا شور فریاد
گروہ رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہین طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان اُن کے نزدیک جانیکی بسبب تیر اور پتھر اور ڈھلو اسی کے
پس مارے گئے مسلمانون سے بارہ آدمی اور رومیون سے بہت لوگ اور وہ جو گر پڑے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھرے مسلمان اپنے قیامگاہ
کی طرف اور نہین تھا اُنکو قصد کھانے پانی مین سواے روشن کرنے آگ کے بسبب شدت سردی کے پس رات گذرانی ہم لوگون نے
درانحالیکہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے صبح تک،
پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہی سردار کی طرف سے ہر مرد مسلمان پر
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کرے وہ اپنی جگہ مین اور تیار کرے اپنے واسطے نان خورش گرم
کو تاکہ ہوئے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس دوڑے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کامونکے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہمارے توقف
اور ٹھہر جانیکو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اُنھون نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس اُمید کی اُنھون نے ہم مین اور پکار کر کہا اُنسے
بعض ملعون نے کہ نکلو تم اُنکی طرف پس نہین جانا ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار پیدل مثل ٹڈیون پھیلی ہوئی
اور بعض ہمارے نے بڑھایا تھا اپنے ہاتھ کو کھانے کی طرف اور بعض پکاتے تھے کلیجہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اُسی وقت پکار کر کہا
پکارنے والے نے کہ ای گروہ اللہ کے چلو دشمن پر اور لو تم قوم کو قبل اُسکے کہ ہجوم کر کے آپڑین وہ تم پر حمران رضی بن اسد حضرمی نے
بیان کیا ہی کہ تھا میرے پاس ایک کلیجہ کہ پکاتا تھا مین اُسکو اپنے ساتھیونکے واسطے اور لگا کر بنایا تھا مین نے زیت و نمک سے
نان خورش کو کہ دفعتہ آواز چلو چلو کی واقع ہوئی پس قسم ہی خدا کی کہ نہین رعایت کی مین نے اُسکی تا اینکہ نکال لیا مین نے اُسکو آگ سے اور لیلیا اُس سے

لطیفہ لفون نے مانگی مجھے امان ۱۲

فت خلاصہ ... کہ لڑائی ... ۱۲

ایک ٹکڑا اور ڈال دیا مین نے اُسکو روغن زیت مین اور لیگیا مین اُسکو اپنے منھ مین جلدی سے اور مارا مین نے اپنے ہاتھ کو گھوڑے
کی باگ مین پس سوار ہوا مین اور حملہ کیا رومیون پر پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خبردار ہوا مین اپنی ذات سے تا اینکہ ہوگیا مین بیچ مین رومیون
کے اسواسطے کہ وہ ناگاہ در آئے ہمپر ہمارے لشکر مین اور گویا تھے وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا پس توڑتا تھا مین اُنکو عمود سے
اور دھر پکڑتا تھا مین اُنپر تا اینکہ بھاگے وہ اور دیکھا مین نے گروہ مسلمانون کو متفرق اور جدا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بلند اور کھڑا کیا تھا اپنے نشان کو اور لوگ دوڑ کر جاتے تھے اُسکی طرف اور مشرکین ہمارے لشکر کے بیچ مین تھے اور ابوعبیدہ بن
الجراح پکار کر کہتے تھے کہ آؤ اے جوانان عرب کے آج کا دن اپنے لڑنے کا اچھی طرح سے جنبش دو اپنی اُمید اور طمع کو پس نہ دیکھو گے تم
اپنے خوف اور بد دلی اور ضعف کو اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ مشہور اور منتشر ہو ذکر تمھارا اس باب مین کہ اہل بعلبک غالب ہوگئے
تمھاری زمین اور اہل و عیال پر اور گرد ہوگئے وہ اُس چیز کے جو تمھارے لشکر مین ہی مطرف بن عبداللہ تمیمی نے بیان کیا ہی کہ
موجود تھا مین بعلبک کی لڑائی کے دن اور گروہ ہمارے بنی تمیم اکثر پیدل تھے اور پکار کر کہا ہمکو پکارنے والے نے کہ یا تمیم پس ڈالا ہمنے
اپنی ذاتون کو قوم روم پر سب کے آگے پس دوڑے آپسمین قبیلے اور بُلایا آپسمین ایک نے دوسرے کو اور ہرگز وہ پہونچتا تھا اپنی اصل کی طرف
اور دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شدت صبر رومیونکو مسلمانونکی لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے سوارون پر اور گھیر
لیا رومیون کو اور تھے منجملہ گروہ ہمراہی اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی اور عبدالرحمن بن ابی ربیعۃ العامری اور مالک اشتر
نخعی اور ضرار بن الازور اور ذوالکلاع الحمیری پس تحقیق یہ لوگ آزمائش کیے گئے بلاے نیک مین اور اُنھون نے رومیون
مین وہ کام کیا جو لکڑی آگ مین کام کرتی ہی اور نہین پایا رومیون نے کسی کو حرم اور اولاد مسلمین سے اور نہین لیا اُنھون نے
مگر اسباب اور کپڑے اور غلہ اور کھانا اور داخل ہوے وہ شہر مین اور بند کر لیا دروازون کو اور امید کی مسلمانون نے اور جرأت
کی اُنسے لڑنے مین پس جب دیکھا مسلمانون نے ایسے کام اُنکے پھرے وہ بجانب اپنے لشکر کے اور روشن کی آگ اور باندھا
خستگیون کو اور علاج کیا زخمیونکا اور دفن کیا مردونکو پس وہ سب جو مارے گئے پہلے دن وقت آپڑنے رومیونکے آٹھ آدمی اور
سات اُنکے غلام تھے پس جب رات ہوئی یکجا ہوئے رئیس مسلمانونکے اور بڑے بڑے موحدین ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور
کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق دیکھا تمنے اُس چیز کو جو آئی ہمپر آج کے دن قوم ناگوار سے پس کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی تمنے اور کیا راے ہی
تمھاری رحم کرے اللہ تمپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ایک فتنہ تھا جو لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر اور یہ مراتب مین
کہ بلند کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُنلوگون کے واسطے جو ہم مین سے مارے گئے ہین اور قوم کل ضرور ہمسے لڑینگے اور راے میری یہ ہی کہ تم لوگ دور
ہو جاؤ مع اپنے خیمون اور خرگاہون اور جماعتون کے شہر سے بقدر ایک تگ گھوڑے کے تا کہ ہو جاوے تمھارے واسطے جگہ گھوڑے دوڑانے
اور باز رکھنے کی اور مدد ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے پھر بلایا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل عدوی کو اور بنایا ایک
نشان رات کو اور سردار مقرر کیا اُنکو پانچسو سوار اور تین سو پیدل پر اور حکم کیا اُنکو کہ اُتریں وہ میدان مین اور لڑین وہ دروازہ جبل پر اور باز رکھیں
اُنکو مسلمانون سے تا کہ متفرق ہو جاوے جماعت اُنکی اور ہو جاوین وہ منتشر اور پراگندہ اور وصیت کی اُنکو مسلمانون کے واسطے سعید نے کہا

کہ مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر بلایا ابوعبیدہ
بن الجراح نے ضرار کو اور بنایا اُنکے لیے ایک نشان سرداری کا تین سو سوار اور دو سو پیدل پر اور روانہ کیا اُنکو دروازہ شام پر اور حکم کیا
اُنکو لڑینگے اُن لوگون سے جو اُس دروازہ مین تھے پس روانہ ہوے وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اُنکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھ لی
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو تاریکی شب مین اور پہنے اُنھون نے ہتھیار اپنے پس جب آفتاب قریب طلوع کے ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ
شہر کا جسپر ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے اور نکلے لوگ واسطے لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے ساتھیونکی ابوعبیدہ رضہ بن الجراح
نے اور وہ دیکھتے تھے کثرت اُن لوگونکی جو شہر سے اُنکی طرف نکلے تھے اور ابوعبیدہ بن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنے ساتھیون سے
لڑائی کے باب مین اور قوم روم اوپر مرتے جاتے تھے گرد اپنے بطریق کے اور وہ کہتا تھا اُنسے کہ اے گروہ نصرانیہ کے وہ لوگ جو تمسے
پہلے تھے تحقیق بدلی اور خوف کیا اُنھون نے عرب کی لڑائی سے اور تمنے ہبہ کر دیا ہی اپنی جانون کو مسیح کے واسطے اور تم حمایت
اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی پس کہا بڑے سلوگون نے قوم کے کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی
رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل لڑنے اور آگاہ ہونیکے اُنکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئے ہم اُنکی لڑائی
کو اور معلوم کیا ہمنے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت راست کیا اُنھون نے لڑائی کو تو نہ تھے زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑے
صبر کرنے والے ہمسے اور اُنمین کا مرد نکلتا تھا لڑنے کو بدون ہتھیار کے اور نہین ہی اُنمین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہی
وہ اپنے بدنکو یا پوستین ہی اور محتاجگی استرا اہل عرب کا اور ذلت ابرہ انکا ہی اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہ ہین اور دوہری
جوشن اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین پس جب دیکھی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کثرت رومیونکی
پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے نہ خوف اور بدولی کرو تم کہ جاتی رہے ہوا تمھاری اور گر جائے ہیبت تمھاری اور
ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگونکے نزدیک اس امر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو اور خونریزی کی تمھاری اُنھون نے پس صبر کرو تم کسواسطے
کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ نیک فرمایا ہی صابرین کے واسطے پس کہا مسلمانون نے کہ اے سردار قریب تر صرف کرینگے ہم کوشش کو پھر رومیونکے
دلونمین داخل ہوئی طمع اور اُمید بہ نسبت مسلمانونکے سہیل رضہ بن صباح العبسی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلے
وہانکے لوگ ہماری طرف دو پہر دن اور اُنکو زیادہ طمع اور اُمید ہو گئی تھی ہم مین اور ارادہ مضبوط کیا تھا اُنھون نے حملے کا ہمپر اور مین زخمی تھا زخم
میرے دائین بازو مین تھا اور مین نہ ہاتھ کو جنبش دے سکتا تھا اور نہ تلوار اُٹھا تا تھا پس پیادہ ہو گیا مین اُتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر قصد میرا کریگا کوئی ان گبرون سے پس نہ قدرت ہو گی مجکو اُسکے دفع کرنے کی اپنی ذات سے
پس آیا مین بجانب بلندی پہاڑ کے اور چڑھ گیا اُسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکر و نپر اور دیکھتا تھا مین اُنکی لڑائی کو اور رومیون نے
طمع کی تھی مسلمانونمین اور مسلمان پکارتے تھے الصبر الصبر اور ابوعبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اُنسے ساتھ مدد کے اور قبائل اور گروہ
مسلمانونکے اظہار فخر اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوار ونکو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اُڑتی تھین مثل آگ کی اور
باہم مل گئے تھے دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہی یہ کہ نفع کرے ہونا سعید رضہ بن زید اور ضرار رضہ بن الازور کا بند دروازہ

حالانکہ سردار مسلمانون کے اسطرح کی لڑائی مین تھا مین پھر جلدی کی مین نے بجانب درختون کی جڑونکے کہ توڑتا تھا مین انکو اور رکھتا تھا
ایک لکڑی کو دوسری پر اور قصد کیا مین نے بجانب سنگ چقماق کے اور روشن کیا مین نے آگ کو پس شعلہ زن ہوئی آگ
اور رکھا مین نے ایک ہری لکڑی کو خشک لکڑی پر پس بلند ہوا دھوان اور تھی یہ بات ہماری نشانی اور پہچان سے کہ جسوقت
ہم چاہتے تھے اکٹھا ہونا بعض کا طرف بعض کے ملک شام مین تو رات کو آگ روشن کرتے تھے اور دنکو دھوان بلند کرتے تھے پس
تھوڑے عرصے مین بلند ہوا دھوان اور چڑھا وہ کنارون آسمانون مین تا انیکہ دیکھا اُسکی طرف سعید بن زید اور اُنکے ساتھی اور
ضرار بن الازور اُنکے ہمراہیان نے پس پکارا بعضون نے بعضونکو کہ پہونچو اور خبر لو تم سردار کی رحم کرے اللہ تمپر اسواسطے کہ نہین ہے یہ
دھوان مگر کسی بڑے امر پر اور بہتر یہ ہے کہ ہو جاوین ہم سب ایک جگہ مین تیس جلدی سوار ہوئے قوم اپنے گھوڑونپر اور چلے یہانتک
کہ قریب پہونچے مسلمانونکے اور وہ لڑائی سخت اور اندوہ عظیم مین تھے اور تلوارین چمکتی تھین اور سر لوگونکے کٹتے تھے اور جارٹا اُنپر گرمی ہو گیا
تھا اور دشوار ہو گیا تھا اُنپر کام اور صبر اور بلند ہوا تھا دن اور لے لیا تھا اُنکو گھبراہٹ لڑائی نے اور آئی تھی مشرکین پر ہلاکی اور
روشن کی گئی تھی اُسمین آگ لڑائی کی اور پہونچی تھین جانین حلقون مین اور کام کیا تھا شمشیر ہائے برندہ نے اور ہر شخص
اپنے نزدیکی کے مقابلے مین صبر کرنے والا تھا کہ دفعتہً پکارا اُنمین غیب کے آواز دینے والے نے کہ خدا تعالیٰ کافرونپر نصرت دینے والا ہے اور نکلے
اور ظاہر ہوئے سعید بن زید اور ضرار بن الازور آگے قوم کے اور راست کیا تھا اُنھون نے نیزون کو اور نکال لیا تھا تلوارونکو
میان سے اور زمین جنبش کرتی تھی اُن دونونکے نیچے اور یقین کیا ہمارے رومیون نے اپنے غالب ہو جانے کا کہ اسیوقت ظاہر ہوئے
اُنپر نشان مسلمین اور گروہ لشکر موحدین کے پس توجہ کی اُنھون نے واسطے دریافت حال کے دفعتہً دیکھا اُنھون نے مسلمانونکو
لپیٹے ہوئے کہ حائل ہو گئے وہ اُنکے اور اُنکی عورتون اور اولاد کے بیچ مین پس فریاد کی اُنھون نے ساتھ سختی اور ہلاکی کے اور نقصان کے
اور جانا اُنھون نے کہ مسلمانونکی مدد آگئی ہے اور فریب اور جرأت کیا ہے اُنکے بطریق نے پس جب دیکھا اُنکے سردار نے بجانب
اُنکے مقابلہ کرنے کے ڈانٹا اُنکو اور کہا سختی ہو تمپر نہ پھرو تم بجانب شہر کے کہ حائل ہو گیا ہے لشکر تمھارے اور شہر کے بیچ مین اور یہ
بات مکر اور فریب اہل عرب سے ہے پس جب سُنی مسلمانون نے یہ گفتگو گھیر لیا اُنکے بطریق کو مثل حلقہ مدور کے درمیان لیکے حمایت
کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کی پس پھرا اور چلا بطریق مع اپنی قوم کے بائین جانب مسلمانونکے بطرف پہاڑ کے اور سعید اور
ضرار مع اپنے لشکر کے آتے تھے دائین جانب شہر پناہ سے پس تعاقب کیا انکا مسلمانون نے تا انیکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر اور پناہ
لینا چاہا رومیون نے بیچ ایک حصار کے پہاڑ مین اور تھی وہ جگہ مضبوط اور لوگونسے خالی تھی پس بیٹھ رہی قوم نے طرف اُسکے
اور داخل ہوئے بطور پناہ کے اُسمین اور مسلمانون سے جسنے تعاقب کیا تھا اُنکا وہ سعید ابن زید تھے مع پانچسو سوار کے جو اُنکے ساتھ
تھے اور حال یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے جب دیکھا ہزیمت روم کو اور شدت بچانے اور نگاہ رکھنے اپنی جانونکو پکار کر کہا
کہ اے گروہ مسلمانون کے نہ پیچھا کرے اُنکا کوئی تم مین سے اور نہ متفرق اور جدا ہو کوئی تم مین کا اسواسطے کہ مین ڈرتا ہون
اس امر کو کہ ہو وے یہ ہزیمت روم کی مکر اور فریب تمھارے لیے تا انیکہ جب متفرق ہو جاوے جماعت تمھاری تو پھرین سب وہ تمھاری طرف اور

سعیدؓ بن زید نے نہین سُنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر وہ سنتے آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور نہ جاتے اُنکے پیچھے اور
نہین جانا سعید نے مگر یہ کہ مسلمان سب کے سب مل گئے ہین انمین اور پیچھا کیا ہو اُنکے نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور
اُسکے بڑے بڑے لوگون نے اس حصار مین کہا سعیدؓ بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہو پس گھیر لو انکو ہر طرف
سے اور نہ چھوڑو کسی کو انمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ بلادین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رائے سردار
کی پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین اور دریافت
کرون رائے سردار کی ان رومیون کے مقدمے مین پھر لیا سعیدؓ نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے تا آنکہ آ سلے
وہ مسلمانون کی طرف پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون مر گئے قسم ہو خدا کی مسلمان پس
آگے آئے اُنکے اور پوچھا کہ اے سعیدؓ کہان ہین لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تمنے اُنکے ساتھ پس کہا سعید نے اُنسے کہ بشارت
ہو تمکو اے سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہو اُنھون نے دشمنان خدا کو ایک حصار مین اور بیان
کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر کی مجھپر پہونچنے خبر مسلمانون نے اُترا مین خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین خبر مسلمانون کی
اور تمہاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہو اُس خدا کی جس نے
بھگا دیا اُن کو اُنکے گھرونسے اور اُنکی جگہ سے اُنکو جنبش دی پھر کہا اُنھون نے سعید اور ضرار سے کہ یہ کیا مخالفت تھی تمہاری میرے
ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کے لیے شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم سے کے
پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیونکے دلونکو اور گمان کیا
مین نے کہ تمہارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہوگئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجکو تعاقب کرنے
مفرورین سے تا آنکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ اے سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمہاری کسی امر مین اور نہین مخالفت
کی ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جسطرح سے کہ تمنے حکم دیا تھا کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک دُھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اُس کی
اور دکھائی دیا ہمکو ظاہر ہونا اُسکا پس کہا ہمنے کہ یہ سخت ایک اور بڑا کام ہو کار ہائے رومیون سے یا نشانی پکارنے کی ہو مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمہاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہو وین خلاف
کرنے والے تمہارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہو خدا کی کہ اگر ٹوٹ پڑتے
رومی ہمپر اور حملہ کیا تھا ہمارے لشکر پر تا آنکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی چلا کر پکارنیوالا کہ پکارتا
وہ سعید اور ضرار اور اُنکے ساتھیونکو مسلمانون سے کہ ہوتے وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر کہ ڈھونڈا
کرتا اور دیکھتے وہ دُھوین کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہو خدا کی کہ دیکھا مین نے آگ کو پہاڑ پر
اور دُھوان اُسکا پہونچا تھا بجانب ہوا آسمان کے اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر مین کہ اے گروہ
مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے روشن کیا تھا آگ کو پس آوے وہ سردار کے پاس سہیلؓ بن صباح نے

بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے آواز کو اور وہ قسم دیتے تھے ہمکو اللہ غالب اور بزرگ اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مین پھر آچکا تھا لشکر مین بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا مین نے پکارنے والے کو اور آیا مین سردار کے پاس اور کہا مین نے اُنکہ یہ کام مین نے کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اس پر پس مین نے اُنسے سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دی تمکو اللہ تعالیٰ نے بجانب جنت کے پس جتیا اور ذرو تم بعد اُسکے نئی بات کرنے مین بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتین کررہے تھے کہ دفعتہً ایک شخص مسلمانون سے اُترا پہاڑ سے اور پکارا اُنسے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیون کی پس بتحقیق گھیر لیا ہی اُنکو رومیون نے اور وہ شدت لڑائی اور بُرے اندوہ اور سختی مین ہین اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی قلت مسلمانون کی جو اُسکو گھیرے تھے پس پکار کر کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ نکلو تم اس تھوڑے گروہ کی طرف جسنے احاطہ کیا ہی تمکو پس مار ڈالو اُنکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالوگے تم اُنکو تو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمھارے یہان سے

مصعب رض ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین روز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے اور ہم گھیرے ہوے تھے بطریق اور رومیونکو حصار مین اور ہم قریب پانچ سو کے تھے پس نہین خبردار ہوے ہم مگر اُس حال مین کہ بطریق اور ساتھی اُسکے دوڑے ہماری طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور یکجا ہوگئے ہم سب در قسم ہی خدا کی کہ موجود تھا مین اکثر وقایع شام اور لڑائی رومیون مین پس نہین دیکھا مین نے شدید اور سخت تر اُن لوگون سے جو سردار بعلبک کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اُنسے لوہے کے نیچے در آنے مین قسم ہی خدا کی کہ دفعتہً ہجوم کیا اُنھون نے ہمپر اور پھیل گئے وہ گرد ہمارے تا آنکہ گھیر لیا اُنھون نے ہمکو بعد اُسکے کہ ہم اُنکو گھیرے ہوے تھے اور تھی نشانی ہماری اُسدن یا مسلمین یہ کلام الصبر یعقبہ الظفر اور ہم اسی شدت لڑائی مین تھے کہ دفعتہً سُنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ بھر لیا تھا اُسنے پہاڑ کو ان الفاظ سے ادا مین رجل یہب نفسہ للہ تعالیٰ ولرسولہ ویستغفر للمومنین فانہم بالقرب منا ولا یعلمون ما نزل بنا پس جب سُنا مین نے آواز کو لیا مین نے اپنے گھوڑے کے پہلو کو اور گرم کیا مین نے اُسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل پہاڑ کے کہ برابری کرتا تھا ہوا کی پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہ مل سکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو بعد اُسکے کہ مار ڈالا تھا مین نے ان مین سے دو شخصون کو اور دیکھا مین نے گھوڑے کو کہ وہ اُچک جاتا تھا بڑے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا آنکہ قریب پہونچا مین مسلمانون کے پس پکار کر کہا مین نے اُنسے چلو چلو پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آواز کو پکارا اُنھون نے تیراندازونکو پس آئے اُنکے پاس منجملہ تیراندازون کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانین عربی تھین پس بلایا اور سالار کیا اُنکو سعید بن زید کے اور کہا اُنسے کہ جاملو تم اپنے ساتھیون مین قبل اسکے کہ آوے دشمن اُنکی طرف پھر بلایا ضرار بن الازور کو اور کہا اُنسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیون کے پہونچے اور وہ گھیرے ہوے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابو زبید رض بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہی

کہ مین موجود تھا اُس لڑائی مین ہمراہیان سعید بن زید مین اور گھیر لیا تھا ہمکو رومیون نے اور صبر کیا تھا ہمنے انکے مقابلے مین مثل صبر کے
مرنیوالون کے اور زمین پر گر کے بیہوش ہو گئے تھے ہم مین سے ستر آدمی مردہ اور زخمی ہو کر اور ہم سختی اور تنگی مین تھے اور امید
و طمع کی تھی رومیون نے ہم مین تا اینکہ سُنی ہمنے آواز تکبیر اور نفیر کو پس جب قریب آئے نشان مسلمانون کے پھیر رکھا
پیچھے کو در انحالیکہ پیٹھ دینے والے تھے وہ طرف حصار کے اور جا ملے ہم انکے پچھلے لوگون مین اور بہت لوگ اُنمین سے مارے
گئے اور زخمی ہوئے بسبب کثرت کے اور پناہ لی اُنھون نے حصار مین اور گھیر لیا ہمارے ساتھیون نے انکو اور نہین چھوڑا ہم نے
کسی کو اُنمین سے اس امر پر کہ نکالے اپنے سر کو حصار سے بسبب خوف تیر کے اور پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو
اُن لوگونکی جو شہید ہوئے مسلمانون سے اور جو مارڈالے گئے مشرکین سے اور یہ کہ گھیر لی گئی قوم روم اور نہین ہے اُنکے نزدیک کھانا
اور پانی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ شکر اور تعریف ہے اُس خدا کی جسنے متفرق کر دیا انکو بعد مجتمع ہونے کے پھر پڑھا
اُنھون نے یہ آیت و حیل بینہم آخر تک پھر آئے وہ مسلمانون کے پاس اور کہا اُنسے کہ پھر چلو تم اپنی جگہون پر اور کھڑے
کرو تم گرد شہر کے خیمون کو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے مکر کیا تمھارے دشمنون پر اور وفا کیا اُسنے تمسے اپنے وعدے کو
ذٰلک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولیٰ لھم پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہون پر جیسا ان سے
وہ پہلی مرتبہ اور کھڑا کیا اپنے خیمون کو اور مقرر کیا اور بھیجا اُنھون نے لشکر طلایہ کو اور بھیجا چراگاہ کی طرف اپنے اونٹون کو اور
روانہ کیا واسطے لکڑی لانے کے اپنے غلامون کو پھر روشن کیا اُنھون نے اپنی آگ کو اور جاتا رہا اُن سے ڈر اور حاصل
ہوئی انکو طمانینت اور بعلبک کے لوگ چڑھے شہر پناہ پر اور شور اور فریاد کی اُنھون نے اپنی زبان مین پس سوال کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے شرح اُنکے کلام کا پس کہا مترجم نے کہ ای سردار وہ بیان کرتے ہین اوپر کی سختی
اور مصیبت کو اور تباہ ہونا اپنے ملک اور گھر بار اور فنا اور معدوم ہونا اپنے لوگون کا وقت آنے اہل عرب سے اُنکے
ملک مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوا وقت شام کا پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کے پاس کہ احتیاط رکھو تم اپنے ہمراہی مسلمانون پر اور کوشش کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر
اس امر کی کہ نہ جاتا رہے تمسے قوم کا کوئی شخص اور وسعت دو تم جگہ کو واسطے محصورین کے اسقدر کہ بھاگ جاوے
کوئی اُنمین کا پس تبعیت کرے اس پہلے کی دوسرا اُنکا اور ہووے یہ امر مثل اُسکے کہ حاصل ہو وے کسی شخص کے ہاتھ مین کوئی چیز
اور ضایع کر دیا اُسنے اُس چیز کو پس جب آیا ایلچی پیام لیکر سعید کے پاس وصیت کی اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اس امر کی کہ
نہ نکلین وہ واسطے تلاش لکڑی کے مگر سو آدمی مسلح اور نہ دور جاوین پس نکلی قوم واسطے لکڑی کے جیسا کہ حکم کیا تھا سعید
نے انکو اور روشن کیا اُنھون نے آگ کو اور رات گذرانی درانحالیکہ وہ تکبیر اور تہلیل کہتے تھے اور گرد حصار کے گھومتے تھے
پس جب دیکھا بطریق نے اس حال کو آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور کہا اُسنے کہ سختی ہوئی ہے تحقیق بڑی تدبیر کی ہمنے اور خطا کی ہم نے
رائے مین اور نہین ہے ہمارے واسطے مدد اور نہ یاری کرنے والا اور بند اور قید کیا ہے اہل عرب نے ہمکو اس جگہ تنگ مین

اور نہین ہی ہمارے نزدیک کھانا اور پانی اور اگر رہا یہ معاملہ ہمپر دوسرے دن تک گھٹ جائینگی قوتین ہماری اور مرجاوینگے
ضعیف لوگ اور ہلاک ہوجائینگے گھوڑے ہمارے اور اگر سپرد کیا ہمنے اپنے تئین باکراہ پس ار ڈالے جاوینگے ہم سب کے سب
پس کہا بطارقہ نے کہ تونے کیا تجویز کی ہی کہ ہم اُسکو کرین پس کہا اُسنے کہ میری راے یہ ہی کہ مکر اور حیلہ کرین ہم اہل عرب سے
اور درخواست کرو تمین اُنسے صلح کی اپنے اہل دمشق اور شہر کے واسطے جسطرح سے کہ وہ چاہین اور ضمانت کرو تمین اُنسے اس امر کی
کہ کھول دونگا مین اُنکے واسطے شہر کو جبتک کہ اُنکو منظور ہوگا اور ہوجاوینگے ہم اُنکی ذمہ داری مین پس جب داخل ہونگے ہم
شہر مین لڑینگے ہم اُنسے شہر پناہ کی دیوار پر اور بھیجینگے ہم کسی کو حاکم عین الجر اور حاکم جوسیہ کے پاس پس شاید کہ وہ دونون
آوینگے ہماری مدد ہی کو پس لڑینگے وہ شہر کے باہر سے اور ہم شہر پناہ کے اوپر سے اور اب کی بار کفایت کرین گے ہمکو مسیح
پس کہا قوم نے کہ ای سردار حاکم جوسیہ کا کبھی تیری کمک کو نہ آویگا اسواسطے کہ وہ اپنے کام مین ہی اور کبھی وہ بھی محصور ہوا
تھا جیسے کہ ہم محصور ہوے ہین اور ہمنے سُنا تھا قبل آنے اہل عرب کے ہمارے اوپر یہ بات کہ اُنھون نے مصالحہ کر لیا ہی
حاکم جوسیہ سے اور اُسکو قوت اور طاقت عرب سے لڑنے کی نہین ہی اور حاکم عین الجر کا حال یہ ہی کہ وہ دیندار اور زاہد ہی اور
اُسمین جرأت لڑائی کی نہین ہی اور نہ اُسکے پاس لشکر ہی اور جو لوگ اُسکے شہر مین ہین وہ تاجر اور سوداگر ہین اور پھیلے ہوے
ہین اتنہار حدود ملک شام مین اور ہم اُنکو داخل صلح اہل عرب مین جانتے ہین پس تجویز کر تو اپنی راے سے اپنے اور ہمارے
اور رعیت کے واسطے وہ چیز جس مین بہتری ہو پس منظور کیا اُسنے مطلب کو اور جب صبح ہوئی آیا اور بیٹھا وہ حصار کی دیوار پر
اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آیا نہین ہی تم مین کوئی ایسا شخص جو سمجھے میرے کلام کو اور مین ہربیس بطریق ہون پس سُنا
اس کلام کو بعض ترجمان نے جو ساتھ سعید بن زید کے تھا پس آیا وہ اُنکے پاس اور کہا کہ ای سردار یہ گبر ہربیس ہی حاکم
قوم کا اور وہ استدعا کرتا ہی تمسے بات چیت کی پس کہا سعید نے کہ جا تو نزدیک اُسکے اور سوال کر کہ کیا کہتا ہی پس کہا
اُس شخص نے ہربیس سے کہ تو کیا چاہتا ہی ہربیس نے کہا کہ تمھارے سردار پناہ دیوین مجکو اپنے ساتھی تیراندازون سے
اور نزدیک ہون مجھسے پس گفتگو کرون مین اُن سے پس بیان کیا ترجمان نے یہ مقولہ اُسکا سعید بن زید سے پس کہا
سعید نے کہ نہ بزرگی ہوا اُسکو اگر اُسکا کچھ مطلب ہی تو آوے وہ میرے پاس بحالت خواری اور ذلت کے تا اینکہ گفتگو کرون مین اُس
سے پس کہا ہربیس نے ترجمان سے کہ کیونکر آؤن مین اُن کے پاس حالانکہ میرے اُنکے لڑائی ہی پس ڈرتا ہون اس امر سے کہ
مار ڈالینگے وہ مجکو پس کہا ترجمان نے کہ مین امان لے لونگا تیرے واسطے اُنسے کہ اہل عرب نہین جور و ستم کرتے ہین جب وہ امان دیتے
ہین اور نہین توڑتے ہین عہد کو جسوقت کہ عہد کرتے ہین پس کہا بطریق نے ہان سچ ہی ایسے ہی حالات اُنکے ہمنے سُنے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ طلب مضبوطی کرون اپنی ذات کیواسطے اور نون تجھسے عہد کو اور ہوجاؤن اُنکی ذمہ داری مین اسواسطے کہ وہ امانت دار
ہین اور سردار عذر اور بیوفائی نہین کرتے ہین اور لونگا مین اپنے شہر والونکے واسطے امان کو اسواسطے کہ وہ ایسی قوم ہین جنسے لاحق
ہوا ہی کینہ اور اُنکے ہاتھون سے ہمارا بہت خون ہوا ہی پس کہا ترجمان نے کہ مین ظاہر اور بیان کرونگا سب یہ حال سردار سے

اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اُنسے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اُسکو اس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف
وہ چاہے اور اُسکے واسطے امان ہی یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا ترجمان نے اُسکو پس آیا ہربیس سے نیے ایک
بڑے مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق دیکھا تو نے اُس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر ہے لیا ہی
عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہی اور غالب ہو گئے ہین عرب ہمپر اور ہم مبتلاے شدت
اور سختی ہین اور اگر نہ لیوینگے ہم اُنسے امان کو تو مر جائینگے ہم بھوکھ اور پیاس سے اور بعد اُس کے حاکم ہو جائین گے
وہ ہمارے گھر بار اور لڑکے بالون کے اور تقسیم کر لیوین گے وہ ہمارے مال اور ملک کو اور نہین ہی ہمارا کوئی کمک کرنے والا
اسواسطے کہ ہر حاکم اور بطریق مشغول ہی اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہی اور حمص محصور ہی اور بادشاہ باز رکھا گیا ہی بسبب فکر
اپنی ذات کے ہماری مدد ہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اُن سے ہمارے واسطے امان اور عہد و میثاق کو
تا آنیکہ جاؤن مین اُن کے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اُن کے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت مکر اور حیلے کی حاصل کرون
مین تا آنیکہ پھر چلین ہم بجانب شہر کے پس لڑین ہم اُنسے اور شاید کہ لون مین اُن سے اپنے اور تمھارے اور شہر والون
کے واسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اُن کے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کرین اُس
مال مین اور چلے جائین اور باز رہین ہمسے یہان تک کہ دیکھین ہم کہ اُن کے اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہی پس آیا وہ
شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارے سے منع کیا اُسکو سعید بن زید نے
کہ وہ ایسا نکرے اور دوڑے مسلمان اُسکی طرف اور روکا اُسکو اس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون باز رکھتے ہو تم
مجکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمھارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اُس کے اُس کلام کو سعید بن زید سے پس کہا
سعید بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خداے برتر کے نہین جائز ہی سجدہ مگر اللہ تعالیٰ کے واسطے پس کہا بطریق
نے کہ اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے تم ہمپر اور رد و سرور پس کہا سعید بن زید نے اُس سے کہ کیا سبب ہی تیرے آنیکا اُسنے کہا مین
اس واسطے آیا ہون کہ حاصل کرون مین تمسے اپنے بطریق کے واسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہین ہی
کہ بیوفائی کرین وہ بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعید بن زید نے کہا کہ اے شخص شکر ہی خدا کا کہ ہم اُن لوگون مین نہین ہین کہ نقض
عہد اور غدر اور بیوفائی کرین کسی کے ساتھ اور بہ تحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اُس کے ساتھیون سے اُس کو جو
ڈال دیوے ہتھیار کو اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اُسنے کہ یہ امان تمھارے اور تمھارے سردار اور تم دونو کے
ہمراہیون کی طرف سے ہی سعید بن زید نے کہا ہان ایسا ہی تھا ہے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا چلو اور یہ پہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہی غدر کرنے والے کو اور یہ قوم
نہین خیانت کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبر و غرور کرتے ہین اُسپر جا آتا ہی اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکال ڈالا اُسنے ریشمی کپڑا اور ڈال دیا ہتھیارون کو اور ساتھ لیکہ گرداگرد

اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اُسکی قوم کے اپنی وضع اور لباس مین تاانیکہ آکھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے پس جب دیکھا
سعید بن زید نے اُسکو اور وہ لباس صوف کا پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدے مین اور کہا الحمد للہ الذی اذل لنا
جبابرتھم وامکننا من بطارقتھم پھر آئے اُسکی طرف اور بٹھایا اُسکو اپنے پہلو مین اور کہا اُس سے کہ یہ تیرا لباس ہے
اور بدل دیا تونے اُسکو پس کہا اُسنے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ مین نے کبھی اس لباس کو نہین پہنا تھا مگر اسوقت اور
نہین پہچانا تھا مین نے سوائے حریر اور دیباج کے اور نہین پہنا اُسکو مگر اسوقت کہ نہین ارادہ رکھتا ہون مین تمسے لڑائی
کا پس آیا ہو سکتا ہے تمسے کہ صلح کر و تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیون اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید بن زید نے
اُس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرون مین تجھسے اور تیرے ساتھیون سے ان دو شرطون پر کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین
مین تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو ہوگا وہ بے ڈر قتل سے اور
اُسپر عہد اس امر کا ہوگا کہ نہ اُٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے ہمسے اور شہر کو ہمارے سردار محاصرہ کیے ہوئے
ہین اور نزدیک ہے فتح اُسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار کے پاس اور
سنین وہ گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری مین پس اگر اتفاق ہو جاوے گا کام مین تیرے
اور اُنکے تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا مین تجکو اور اُس شخص کو جو تیرے ہمراہیون سے ارادہ پھر نیکا کریگا اس جگہ پر تاانیکہ فیصلہ کردے
گا اللہ تعالیٰ ہمارے تمھارے بیچ مین پس کہا بطریق نے کہ مین ایسا ہی کرونگا پس اُسی وقت بلایا سعید بن زید نے وقاص رضی بن
عوف العدوی کو اور کہا اُنسے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس معاملے سے جو سُنا اور
دیکھا ہے تمنے پس جلد سوار ہوئے وقاص گل دار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوئے وہ تاانیکہ پہونچے ابو عبیدہ رضی
بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہون مین تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس سجدہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے واسطے ادائے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اُٹھایا سر تو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے اور دیکھو اپنے ہتھیار ون
کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب مین ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور سبھون نے ایک ساتھ ہی تکبیر کہی
پس رعب مین ڈالا اُنھون نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اُنھون نے شہر کو ہر طرف سے پس پہلے سب کے
ہو گیا شہر کی طرف اور وہی شہر والونکو خبر بطریق کی وہ مرقال رض بن عتبہ تھے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر ہلاک ہو حمایت کرنے
والے تمھارے اور لیلیا ہمنے تمھارے سردار کو ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمھاری جانون اور اہل و عیال اور مالون پر
پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنی نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا کہ فتح کریگا وہ ہمارے
لیے تمھارے شہرون وغیرہ کو اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا اپنے وعدہ کا ہے پس جب سُنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے منھ اُنکے اور ڈر
گئے دل اُنکے لڑائی سے اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اُسنے اپنی جان کو اور اگر مصالحہ کر لیتے ہم اہل عرب
سے قبل اُسکے کہ آوے ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور سخت ہوئی لڑائی اُنپر اور واقع ہوا اُن مین خوف

پس ابکار کر کہا اُنھون نے نفون نفوت یعنی امان **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہی اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعیدؓ بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم میرے پاس
اُس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہی اور ہماری طرف سے بھی امان ہی اُسکو اور ہم نہین ناچیز کرین گے تمھاری ذمہ داری کو اور
نہ پھیرین گے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑین گے تمھارے عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہؓ بن الجراح کا سعید بن زید کے
پاس چھوڑا اور متفرق کیا اُنھون نے اُس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع لطریق کے تا اینکہ پہونچے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا لطریق اُنکے سامنے اور دیکھا اُنکے ساتھیونکا جہاد اور اُس چیز کو جو سامنے تھی شہر کے
شدت اُنکی لڑائی سے جنبش دی اُسنے اپنے سر کو اور کاٹا دانتون سے اپنی انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اُس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا لطریق آگے مترجم کے اور کہا اُس سے کہ بہ تحقیق مین نے جانا
تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اُس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمھاری لڑائی کے وقت اور
ہنگام اُٹھانے شدت کے تمھاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بہ تعداد سنگریزون کے ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز گھوڑون کو
سر لٹکے ہوا سے ملے ہوے اور اُنپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمھارے بیچ مین نہین دیکھتا ہون
مین کوئی چیز اُسمین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگونکو اب تھوڑی تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اُن لوگون نے اور کیا
ہوے آیا اُنھین لوگون کو بھیجا ہی تمنے بجانب جلین الحبر کے یا اور کسی طرف پس سامنے آئے اُسکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا
مترجم سے کہہ تو اُس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانونکے ہین بہت دکھلاتا ہی اللہ تعالیٰ ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھو نمین
اور مدد دیتا ہی ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اُسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہی اللہ
تعالیٰ کی طرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر تمھارے شہرون اور ملکون کو اور گھٹا دیا
اُسنے تمھارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمھاری جماعتون کو اور مٹا دیا اُس نے تمھارے بڑونکو پس نہ ناچیز جانو تم اُس چیز کو
جو دی اللہ تعالیٰ نے بڑائی سے مسلمانونکو پس جب سُنا لطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہؓ بن الجراح کے کہنے سے
کہا اُس نے کہ بہ تحقیق بے سیر کیا تمنے اُس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جرامقہ اور ترک کو اور نہین جانتے تھے ہم
کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہی کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اُسکے لوگون کو لڑائی اسواسطے کہ یہ شہر
مضبوط ہی کہ نہین ہی ملک شام مین مثل اُسکا بنایا تھا اُسکو سلیمانؑ بن داؤد علیہما السلام نے اپنے واسطے اور مقرر کیا
تھا اُس کو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حد سے اور نکلنا تمھارے
مقابلے کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمھاری لڑائی سے اگر تم مقیم رہتے
سو برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا پس آیا منظور ہی تمکو کہ مصالحہ کرو تم شہر کے واسطے تاکہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور عدالت
کرو تم اپنی شرائط اور درخواست مین کہ یہ امر نزدیک تر راہ راست کے ہمارے اور تمھارے واسطے ہی اور قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر

کھول دیوینگے ہم تمھارے لیے اس شہر کے دروازے کو تو نہ دشوار ہوگا تمپر ملک شام مین کوئی شہر پناہ نہ کوئی قلعہ پس جب
آگاہ کیا مترجم نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے مترجم سے
کہہ تو اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے قدرت اور جگہ دی ہمکو تمھاری زمینون پر اور مقرر کیا ہی ہمارے لیے غنیمت تمھارے مالون مین
اور ذلیل اور خوار کیا ہمارے واسطے تمھارے بادشاہون کو درانحالیکہ ادا کرتے ہین وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہین اور تحقیق ڈالا
تھا تجھ مین تیرے نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمانہاے فریبندہ کے تا انیکہ پھرا یا اللہ تعالیٰ نے تیرے نفس
مین بدلونکو اور چکھا دیا تجکو ذائقہ ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہی ہمکو کہ ملکیت حاصل کرین گے ہم تمھارے شہر اور راس جسیر پر جو تمھین
ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگون کو اور قید کر لیوین گے ہم اُن دلیرونکو جنھون نے ارادہ کیا ہی ہم سے لڑائی کا اور
نہین داخل ہوے وہ ہماری صلح مین پس جب سُنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اُسنے کہ یقین ہوگیا مجکو اس امر کا
کہ مسیح خشمناک ہوے ہین اس شہر اور سوا ے اسکے اور شہرونپر کہ بھیجا تمکو انکی طرف اور غالب کردیا تمکو انپر اور تحقیق مین نے
کوشش کی تمھاری لڑائی مین اور مکر اور فریب کیا تمھارے ساتھ مگر کچھ نفع نہ دیا میرے حیلے اور فریب کا اسواسطے کہ تم قوم غلبہ
دیے گئے ہو کہ نہین بے پروا کرتا ہی کسی کو تم مین حیلہ اور مکر اور نہین ازند ولبین کرتی ہی تمکو لڑائی اور نہین طلب کیا مین نے
تمسے مگر سلامتی اور بچنے کو اسواسطے کہ نہین آیا مین از خود تمھارے پاس مگر بعد کوشش کے نہ بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور
نہ بطمع باقی رہنے اپنے ملک کے ولیکن ارادہ کیا مین نے صلح بستہ دن اور آبادی شہرونکا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست
رکھتا ہی فساد کو پس تحقیق منظور کیا مین نے صلح کو پس آیا منظور ہی تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہان کے لوگون اور
میرے ساتھیون کے واسطے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اس صلح مین اُس نے کہا
یہ امر تمپر حوالہ ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانون پر صلح
سے اس شہر کو درانحالیکہ پھیر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہین ہی یہ بات پسند اور محبوب تر ہمکو خون ایک مرد مسلمان
سے ولیکن اللہ تعالیٰ نے دیا ہی شہیدونکو عالم آخرت مین بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ولا
تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہین ہم تمسے ایکہزار
اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس ہنسے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور آئے مسلمانون کے
سامنے اور کہا اُنسے کہ نہین سُنتے ہو تم قول اس کبر کا اُنھون نے کہا ہان سُنا ہمنے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم نے
کہا پس کیا راے ہی تمھاری اُسکی شرط مین پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار کی بڑی اور شرط انکی پسند ہوگی ہمکو اور نہ باہر
ہونگے ہم تمھاری اطاعت سے پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اس سے کہ اے شخص مصالحہ
کرتے ہین ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلوار پر شہر سے اور
اُن ہتھیار و نیزون پر جو تیرے ساتھیونکے پاس حصار مین ہین اور لیوینگے ہم محصول تمھاری زمین کا آیندہ سال سے اور

جزیہ اور تم بعد اس مصالحے کے نہ اُٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد صلح کے
کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سُنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اُن سے کہ یہ سب تمھارے واسطے
ہمکو اپنے اوپر منظور ہی اور مین ایک شرط کرتا ہون تم پر اور تمھارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا وہ شرط کیا ہی اُسنے
کہا کہ وہ یہ ہی کہ نہ داخل ہوئے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور ٹھہرے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر مقرر کر دوگے
باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اُسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا چھوڑ دے مجکو وہ اندر شہر کے تمھاری طرف سے
واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی اُمور لوگون کے اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اُس شخص کے پاس جو تمھاری طرف سے
مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اُسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرین گے بازاری لوگ اُن کے ساتھ اور
نہ داخل ہون گے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے بڑون سے پس فساد مین ڈالین معاملے کو
ہمارے اور تمھارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز بڑائی کا پس کہا ابو عبیدہ رضی
بن الجراح نے کہ ہم جس وقت مصالحہ کرینگے تم سے اپنے ذمے کر لینگے تمھارے کام کو اور باز رکھینگے تم سے اور کوشش کرین گے
تمھارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤ گے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاوین گے مثل درمیانی کے تمھارے
بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہو شخص باہر شہر کے اور کرے وہ جو چاہے حمایت اور نگاہبانی سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمھارے قلعہ مین داخل ہونے اور اقامت پس
پشت پھیرونکی تمھارے شہر مین نہین ہی بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرارداد پہ پس روانہ ہوا بطریق بجانب شہر کے
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر برہنہ کیا اُسنے اپنے سر کو موافق دستور
کے اور آہستہ کلام کیا اُسنے اپنی زبان مین پس پہچانا اُسکو شہر والون نے اور کہا اُس سے کہ کیا حال ہی تیرا اور تیرے
ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اُسنے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اُنکو صلح سے پس آئے قوم کے لوگ
اور کہا اُنھون نے کہ ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اُنسے بطریق نے کہ اے قوم نہین مصالحہ کیا مین نے اُنسے مگر اُسمین
میرا مطلب اور تہ سوائے صلح کے پس کہا اُنھون نے کہ جا تو اپنی ذات کے واسطے صلح کر اور ہم اُنسے کبھی مصالحہ نکرین گے اور
نہ چھوڑینگے ہم کسی کو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جائین وہ ہماری گردنون کے اور داخل ہووین ہمارے شہر مین
اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرونکا ہی ملک شام مین اور بہت ہی سب شہرون سے مال مین اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اُنکو کہ باز رہین وہ لڑائی سے اور پلٹ چلوین اپنی جگہون اور خیمون
مین پس جب سُنی مترجمین نے گفتگو اہل بعلبک کی اُنکے بطریق سے خبر دی اُنھون نے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو اس حال سے
پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کی طرف اور کہا اُس سے کہ کیا جواب دیتا ہی تو پس کہا بطریق نے
کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پہ ہو اور چھوڑ دو مجکو اور قوم کو پس قسم ہی حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہرآئینہ داخل کرونگا مین تکو شہر پناہ مین بناگواری انکے پس رکھ گئے تم اُنمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگے تم اُن کے لوگونکو اور لونڈی اور غلام بناؤ گے عورتونکو اور لوٹ لوگے اُنکے مالون کو اسواسطے کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ امور اُنکے شہر سے اور جانتا ہون اُسکی راہون کو اس امر کو کہ کسطرح سے اُسمین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابوعبیدہ رضی بن الجراح نے جو اللہ چاہتا ہو وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالیٰ کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور مترجم شرح بیان کرتا تھا اُسکی ابوعبیدہ بن الجراح سے پس جب سُنی اُنھون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اُنکے اور داخل ہوا خوف اُنکے دلونمین اور بدل گئین رنگتین اُنکی پس اُسی وقت آیا اُنکے سامنے بطریق اور کہا اُنسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمہ مین اسواسطے کہ مین قید ہون اُنکے ہاتھونمین اور یہی حال تمھارے لوگون اور بنی اعمام کا ہو پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم مار ڈالین گے وہ ہم سب کو اور بعد ہمارے پھرین گے تمھاری طرف پس کہا اُنھون نے کہ ای سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے کہا چہارم حصہ اُس مال کا مین دونگا یعنی پانچسو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دوسو پچاس کپڑے ریشمی اور اُسی قدر تلوارین پس خوش ہوے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اُنھون نے بطریق سے کہ کھولے دیتے ہین ہم دروازے کو صرف تیرے واسطے اور نہ داخل ہوئے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اُٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپادیوین اپنی عورتون کو اور مطمئن ہوجاوین اُنکے اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اُنسے مصالحہ کیا ہی کہ کوئی شخص اُنمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمھارے اوپر مقرر کرین گے وہ شخص مع اپنے ہمراہیونکے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے بھیجدوگے ایک بازار اُنکے پاس کہ خرید و فروخت کرین گے وہ اُسمین سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اُنھون نے دروازے کو پس داخل ہوا البطریق اُنکے پاس اور بھیجا ابوعبیدہ رضی بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار واقع پہاڑ کے تا اُسکو چھوڑ دیا سعید بن زید نے اُن لوگونکو جو اُسمین محصور تھے اور لائے اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس لے لیے ابوعبیدہ بن الجراح نے ہتھیار اُنکے اور رکھا لوگونکو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اُنھون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑ دین اُنکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر اور بیوفائی کرینگے مسلمانونکے ساتھ اور رہتے وہ لوگ ابوعبیدہ رضی بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اُنکے ساتھ اور بطریق جمع کرتا تھا مال کو سہیل رضی بن صباح نے بیان کیا ہو کہ آیا بطریق مع مال بارہ دنکے بعد اور لائے وہ مسلمانونکے لشکر مین غلہ اور چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اُسکو بطریق نے ابوعبیدہ بن الجراح کے اور چھوڑ آیا اپنے لوگونکو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لاؤ تم اُس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرلو نمین اُس سے تمھارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ مطالبہ کرے ہمسے اُن امور کا جنکے ہم متحمل نہو سکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبداللہ السہمی تھا پس کہا اُنسے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمھارے ساتھ پانچسو سوار تمھاری برادری اور گروہ سے اور چارسو اور مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالیٰ کے پرہیزگاری کا پس ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے بقصد چھوڑنے کا

قصہ ذکر فتح بعلبک

حق ہے اور اللہ ہے تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور احتیاط رکھو ظلم سے اس حالت مین کہ اُٹھائے جاؤ گے تم ساتھ ظالمین کے اور جان لو تم بیشک امر کو کہ اللہ تعالیٰ سوال کریگا تم سے اُن لوگون کی نسبت اور مطالبہ کریگا تمسے پس کام پر جو تمکو واسطے حق کے گئے اور جان لو تم اُس بات کو کہ مین نے سُنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے تھے ان اللہ تعالیٰ اوحی الی داؤد یا داؤد قد وعدت من ذکرنی ذکرتہ والظالم اذا ذکرنی لعنت پس قائم اور مقرر کرو تم گاڈے اطراف شہرون مین اور نہ لاحق ہو تمکو غرور اسواسطے کہ تم اپنے دشمنونکے بیچ مین ہو اور اللہ تعالیٰ اُنکی کمینگاہ مین ہے اور نہین جانا مین نے تمکو مگر ہوشیار اور بیدار رہو اور احتیار رکھو سواحل دریا سے اور تاخت تاراج کرو اور ہووے تاخت تمھاری جمعیت ایک سو یا دو سو یا کچھ کم تھارے ساتھیون سے اور نہ جگہ دو تم کسیکو شہر والون سے اس امر کی کہ شریک ہو اور ملے وہ تمھارے ساتھیون مین کسی تاخت مین تاکہ نہ طمع کرے دشمن تمھارا بسبب نزدیکی کے تمھاری طرف اور اچھا معاملہ کرو اُس شخص کے ساتھ اُنکی جماعت سے جو اعانت چاہے تمسے اور اصلاح کرو اُنکی اُن کے باتونکی اور حکم کرو اُن کو عدالت کا اور رہو تم قوم مین مثل ایک کے معاملات مین اور حکم کرو اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ باز رہین وہ اپنے ہاتھونکو زیادتی سے اور ڈرتے رہو ظلم اور فساد سے واسطے رعیت کے اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہے تمپر اور سلامتی ہو تمپر پھر ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کوچ کا کہ اُسی وقت آیا حاکم عین الجر کا پس مصالحہ کیا نصف اُس مقدار پر جسپر اہل بعلبک نے مصالحہ کیا تھا اور حاکم مقرر کیا اُسپر سالم بن ذویب السلمی کو اور وہ ماموں عباس ابن مرداس کے تھے اور وصیت کی اُنکو جیسے کہ وصیت کی تھی رافع بن عبداللہ کو اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بہ طلب حمص کے پس جب پہنچے وہ درمیان راس ا در فیکہ کے ملاقات کی اُنسے حاکم جوسیہ نے اُسکے ساتھ بہت ہدایا اور تحفے تھے پس قبول کیا اُنکو اُسسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور از سر نو صلح کی اُسکے ساتھ اور روانہ ہوے تا اینکہ پہنچے وہ حمص مین حبان بن تمیم نے بیان کیا ہے کہ تھا مین اُن لوگون مین جو رافع بن عبداللہ کے ساتھ تھے اور حال یہ تھا کہ ہمنے نصب کیے تھے خیمے بنے ہوے بالونکے اور مضبوط کیا تھا اُنکو میخون سے اور اقامت کی تھی باہر بعلبک کے نہین داخل ہوتا تھا اُسمین کوئی ہم مین کا مگر وقت ضرورت خرید کھانے اور غلہ جو کے اور ہا نیمہ ہم تاخت تاراج کرتے تھے سواحل روم کو اور جاتے تھے اُن دہات پر جو ہماری صلح مین نہ تھے اور ہمارے سردار ایک سو آدمیون پر ایک نشان بنالیتے تھے اور روانہ کرتے تھے ہمکو پس جب ہم پلٹ آتے تھے اسی طرح اور دوسرونکو بھیجتے تھے اور ہمارے آپسمین سریہ کی باری مقرر کر دی تھی پس جب ہم جاتے تھے کسی سریہ مین تو بھیجتے ہم مال غنیمت کو بعلبک مین پس آسانی حاصل کی اہل بعلبک نے ہمارے ساتھ اور خوش ہوے وہ ہماری خرید و فروخت سے اور دیکھا اُنھون نے ہمکو ایسی قوم کہ نہ تھا ہم مین جھوٹھ اور نہ خیانت اور نہین چاہتے تھے ہم ظلم کسی پر اور استعمال کرتے تھے صدق و راستی کو پس مانوس ہو گئے وہ لوگ اس سبب سے اور خوش ہوے دل اُنکے اور فائدہ حاصل کیا اُنھون نے تھوڑی مدت مین سا ہمارے مال کے پس جب دیکھا اُنکے بطریق نے اُس چیز کو جو حاصل ہوئی اُنکو ہمسے اپنی تجارت مین یکجا کیا اُسنے اُنکو ایک کنیسہ واقع شہر مین اور کہا اُنسے کہ اے گروہ جبرون اور بازاریونکے تحقیق تم نے جانا ہے اس امر کو کہ مین نے کوشش کی تمھارے کامون مین اور رغبت اور خواہش کی مینے سلامتی تمھاری جانون اور نگاہ رکھنے اور بچانے اہل اور اولاد اور حفاظت تمھارے شہر پر اور جانتے ہو تم لوگ اُس چیز کو جو گیا میرے مال سے اور مین ایک مرد ہون مثل تمھارے کہ لیلیے گئے ان

اور ہتھیار میرے اور مارے گئے اکثر غلام اور ساتھی اور لگا نے میرے اور تم لوگ بہ پہنچے ہو ساتھ اُس گروہ کے معاملہ تجارت مین اور مین نے
اکیلے ادا کیا ہی چہارم اُس مال کا جو دیا ہے ہوا تھا شہر پر اُنھون نے کہا کہ تو سچا ہے اپنے قول مین پس اب تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ اے قوم تمھاری
بیشتر اُسد نکلے مگر سردار تمھارا اور اب مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین آکر اور مین چاہتا ہون کہ پھیر دو تم مجکو کسی قدر اُس چیز کا جو دیا ہے مین نے
مال سے عرب کو پس کہا اُنھون نے کہ اے بطریق ہم کہان سے لاوین تیرے واسطے اُسنے کہا کہ مین یہ تکلیف تمکو نہین دیتا ہون کہ نکالو مال سے
نکالکر مجکو دو مگر یہ کہ مقرر کرو تم اس خرید و فروخت مین میرے واسطے دسوان حصہ اُس چیز سے جو لیتے ہو تم اور دیتے ہو ان عرب کو اسواسطے
کہ وہ قید کرتے ہین اور لوٹتے ہین روم کو اور لاتے ہین مال کو تمھارے پاس پس بہت گھبرائے وہ لوگ اس گفتگو سے اور دشوار گذرا
اُنپر یہ امر پس آئے بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہمارے سردار کا ہے اور تحقیق کوشش کی تھی اُسنے ہمارے کام مین اور
حمایت کی ہماری اپنی ذات سے پس قبول کیا اُنھون نے اور مقرر کیا اُسکے واسطے اپنے اوپر دسوان حصہ پس مقرر ہوا اُنکی طرف سے ایک شخص عشر لینے
والا کہ لیتا تھا اُنسے دسوان حصہ اور یکجا کرتا اور لیجاتا تھا وہ بطریق کے پاس پس مقرر رہا وہ شخص اس کام پر چالیس دن پس جب دیکھا بطریق نے اُس
چیز کو جو جمع ہوا اُسکے پاس دسوین حصے سے ایک بڑا مال کہا اُسنے کہ یہ شہر بڑا مالدار اور یہاں کی سوداگری مین نفع ہے کہ نہین دیکھا ہے اہل
بعلبک نے کسی شہر کو مثل اُسکے پس یکجا کیا اُنکو دوبارہ کنیسہ مین اور کہا کہ اے قوم تم جانتے ہو جو خرچ کیا مین نے مال سے تمھاری صلح پر اور
یہ جو تم مجکو دیتے ہو وہ میرے تئین کافی نہین ہوتا ہے پس اگر تم چاہتے ہو کہ پھیر دو مجکو مال میرا اور کردو مجکو مثل ایک اپنے کے پس مقرر کرو تم
میرے لیے چہارم حصہ تاکہ جلد رجوع کرے میری طرف مال میرا پس انکار کیا قوم نے اور شور و فریاد کی اُنھون نے اور سُنی گئین آوازین اُنکی باہر شہر کے
پس جب سُنی مسلمانون نے فریاد اُنکی بے صبری کی اُنھون نے اس امر سے اور وہ لوگ نہین جانتے تھے اس قصے کو پس یکجا ہوے وہ سب اپنے سردار
رافع بن عبداللہ کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہم سنتے ہین آواز چلانے اس قوم کی اُنھون نے کہا کہ مین بھی سنتا ہون جیسا کہ تمنے سُنا ہے اور
نہین قریب ہے یہ کہ مین کچھ اُنکے ساتھ کرون مین حلال ہے ہمکو اُنکے پاس جانا اور یہی قرارداد ہے ہمارے اور اُنکے اجراے کار ہوا ہے اور ہم زیادہ مستحق
ہین ایفاے عہد کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ الی آخر الآیہ پس اگر آوینگے وہ لوگ ہمارے پاس اور آگاہ کرینگے ہمکو اپنے
معاملے سے تو صلاح کردیوینگے ہم اُنکے بیچ مین اور فکر اور نظر کرینگے ہم اُنکے کام مین پس نہین تمام کیا تھا رافع بن عبداللہ نے اپنے کلام کو تا اُنکے
دوڑکر آئے اُنکے پاس شہر کے لوگ پس جب ٹھہرے وہ اُنکے سامنے کہا اُنھون نے کہ ہم دادخواہ ہین اللہ سے اور تمسے بیان کیا سب قصہ اپنا اور جو کچھ
کیا تھا بطریق نے اُنکے ساتھ اور جو قبول کیا تھا اُنھون نے اُسکے واسطے پہلی مرتبہ اور طمع کرنا اُسکا اُنمین رافع بن عبداللہ نے کہا کہ نہ جگہ اور قدرت
دینگے ہم اُسکو اس امر کی اُنھون نے کہا کہ ہمنے مار ڈالا ہے اُسکو پس دشوار گذرا یہ امر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رافع بن عبداللہ نے کہا کہ
کیا چاہتے ہو تم ہمسے اُنھون نے کہا کہ داخل ہو تم ہمارے شہر مین اسواسطے کہ ہمنے چھوڑدی ہے تمھارے داخل ہونیکی راہ شہر مین رافع بن عبداللہ نے کہا
کہ مین قدرت داخل ہونیکی نہین رکھتا ہون مگر بحکم و اجازت سردار ابو عبیدہ بن الجراح پس اگر اجازت دینگے وہ داخل ہونگا مین و الا نہ داخل ہونگا
مین اور میرے ساتھی اپنی جگہ سے پھر لکھا اُنھون نے سب حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس جواب مین لکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ داخل ہو تم شہر
مین جس طرح سے کہ اجازت دی ہے تمکو اُنھون نے پس داخل ہوے رافع بن عبداللہ شہر مین اور لیگئے وہ اپنے ساتھ اسباب جو کچھ باہر شہر کے تھا واقدی

له تتمہ آیت فسیؤتیہ اجرا عظیما ترجمہ اور جو وفا کرے ساتھ اُس چیز کے جو عہد کیا اللہ سے پس قریب ہے جلد دیگا اُسکو مزدوری بڑی ۱۲ ۱۲۱۲ ۱۲۰۲

رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالے نے بعلبک کو مسلمانونکے ہاتھ پر اور چھوڑا
ابو عبیدہ بن الجراح نے بعلبک مین رافع بن عبداللہ کو متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حمص کے پس جب دیکھ جوسیہ پہونچے
ملاقی ہوا اُنسے حاکم جوسیہ کا ساتھ ہدایا اور گھوڑے اور ہتھیارونکے اور تجدید کی اُسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہان
وہان ایکدن اور روانہ ہوئے طرف حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہین روانہ کیا اُنھون نے میسرہ بن مسروق کو
میسرہ کو بعد ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار پس روانہ ہوا میسرہ تا آنکہ پہونچے وہ حمص مین پس نکلے اور آئے خالد بن الولید اُنکی ملاقات کو اور
سلام کیا اُنپر اور مسلمانو نپر اور بھیجا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہؓ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچہزار سوار کے اور بعد اُنکے بھیجا تھا
عمرو بن معدیکرب کو ساتھ پانچہزار سوار کے ہمراہ ایک سردار کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہؓ بن الجراح بعد اُنکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب وہ
قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی اللھم عجل علینا فتحھا واخذل من فیھا من المشرکین اور استقبال کیا اُنکا مسلمانون نے اور سلام کیا اُنپر
اور اُترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور قیام کیا لکھا اُنھون نے ایک خط بنام اہل حمص اور اُسکے بطریق ہربیس کے
اُن الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ بن الجراح التھری عامل امیر المومنین عمر بن الخطاب علی الشام وقائد جیوشہ
اما بعد فان اللہ سبحانہ وتعالی قد فتح اکثر بلادکم علی ایدینا ولا یغرنکم عظم مدینتکم وتشییدِ بنیانکم وکثرۃ ازوادکم وھول اجسامکم
فما مدینتکم عندنا اذ قاتلناکم الحرب الا کبرمۃ الضبلاء علی حجارۃ فی وسط عسکرنا والقینا اللحم فیھا وجمیع العسکر یتوقع الاکل منھا
وقد وارد ابھا ینتظرون نضجھا وھذا یاتی بعود وھذا یاتی بجزرۃ وھذا یاتی بنار فما اسرع نضاجھا وکل ما فیھا وانا ادعوکم الی
دین ارتضاہ لنا ربنا وشریعۃ جاء بھا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فسمعنا واطعنا فان اجبتم کان لکم ما لنا وعلیکم ما علینا
وارتحلنا عنکم وخلفنا فیکم رجالا ممن یعلمونکم امر دیننا وما افترض اللہ علینا کما فعلنا بکم اول مرۃ وان ابیتم الاسلام اقررناکم
علی اداء الجزیۃ وان ابیتم الجزیۃ فھلموا الی حربنا حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر الحاکمین پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص
معاہدی کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اُس سے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو میرے پاس جواب اُسکا پس لیا اُسنے
خط کو اور روانہ ہوا تا آنکہ پہونچا نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اُسپر تیر ونکو چلانیکا پس کہا اُسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور روکو
اپنے ہاتھونکو کہ مین ایک شخص تمھین سے ہون اور میرے پاس ایک خط ہے اہل عرب کا پس لٹکائی اُنھون نے اُسکے واسطے ایک رسی اور
باندھی اُسکی کمر مین اور چلایا اور کھینچ لیا اُسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اُسکے سامنے اور سجدہ کیا اُسکے لیے
اور دیا خط پس کہا اُس سے بطریق نے کہ کیا پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کی طرف اُسنے کہا کہ ایسا نہین ہی لیکن مین اور میری
اولاد اُنکی ذمہ داری اور عہد مین ہین اور نہین دیکھی مین نے قوم سے بزرگی اور بہتر یہ ہی کہ نہ لڑو تم اُنسے اسواسطے کہ قوم بڑی سخت
اور شدید ہین لڑائی مین نہین ڈرتے ہین موت اور آواز سخت سے اور جنگل مارا ہی اُنھون نے اپنے دین اور اُس چیز مین جو اُنکے

بنی نے کہا انکے واسطے پس مرجانا انکے نزدیک بہتر ہو زندگی سے اور تحقیق قسم کھائی ہو قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے وہ تمہارے شہر سے مگر اس حال مین کہ سپرد کر دوگے تم انکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اسکو انکے ہاتھو نپر اور قسم ہو حق مسیح اور اپنے دین کی مجکو کہ تم محبوب اور دوست تر ہو اس قوم سے اور مین چاہتا ہون تمہاری مدد کو سوائے انکے اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے انکی شدت لڑائی اور دبدبے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی اٹھاؤ پس جب سُنا مرس نے قول اُسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اُسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہو اپنے دین کی کہ اگر نہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرات کے ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اُسنے خط اُس شخص کو جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عرب کے لکھے ہوے کو اور حکم دیا اُسنے اُسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا بکلمہ کفر کیا اور اُسکے بعد یہ لکھا

اما بعد یا معاشر العرب فانہ قد وصل الینا کتابکم وعلمنا مافیہ من التھدید ولا بد لنا من الحرب والقتال والسلام

اور لپیٹا اور دیا خط معاہدی کو اور حکم کیا اُسکو اُتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیا انکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانونکو چار گروہ پر اس طریقے سے کہ بھیجا انھون نے ایک ٹکڑے کو ساتھ مسیب بن نجبۃ الفزاری کے پس اُترے وہ باب جبل پر اور بھیجا اُنھون نے دوسرے ٹکڑے کو ساتھ شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بھیجا ایک ٹکڑے کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑے کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابوعبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید باب رستن پر راوی نے بیان کیا ہو کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے پس جب دوسرا دن ہوا اکٹھا کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامونکو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا انکو جانے کا بجانب شہر کے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اُنکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہو مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہو انکے واسطے ہمارے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم انسے بذات خود ابوعبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کرو تم جو تمکو منظور اور پسند ہو اور تھے وہ غلام قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہو کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامونکو مرس ملعون نے اور تحقیق گرد تھا اُسکے بڑے بڑے بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین اُنھون نے اپنے سرون پر اور کہا اُنھون نے کہ نہین جانا تھا ہمنے عرب کو اس صفت سے اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اُنمین سے جسنے دیکھا تھا انکو اجنادین مین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے نہین ہین بلکہ اُنکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہو مطلب اُسکا یہ ہو کہ نہین ہو ہمارے واسطے انکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین وہ خود ہمسے راوی نے بیان کیا ہو کہ غلام لڑتے رہے تمام اُس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس ابوعبیدہ بن الجراح کے پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اُسکو مسلمانون نے اور لیگئے اُسکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا ابوعبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہ تو کون ہو اُسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کیطرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیسا

ترجمہ
لیکن بعد حمد کے
اے گروہ عرب پس تحقیق
پہنچا ہمارے پاس خط
تمہارا اور معلوم کیا
ہم نے جو کچھ اُس مین تھا
دھمکی سے
اور ضرور ہو ہمکو
واسطے لڑائی کے
اور جنگ کے والسلام
۱۲

ابو عبیدہ بن الجراح نے اور پڑھا خط اور اُسمین یہ لکھا تھا اما بعد یا معاشر العرب قد تبین عندنا ضعفکم وسغبکم اذ وجہتم
الینا العبید للقتال ونحن جبیتہ لہذا اللیلۃ تخرج الیکم والسیف من بینناء پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس خط کو مشورہ کیا اُنھون
نے اس باب مین مسلمانون سے تس کہا اُنھون نے کہ ہماری رائے یہ ہے کہ لکھین ہم اس قوم کو اور درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کو کہ دیوین
ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کو اور ضمانت کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ کوچ کر جائین ہم اُنکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالی ہمپر سوا اس شہر کے
پھر رجوع کرین گے اور پھرین گے ہم اُنکی طرف اور صرف ہو چکا ہوگا غلہ اُنکے کھانیکا اور متفرق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جگھو نمین پس تاخت
و تاراج کر ڈالینگے ہم انکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمھاری رائے بہتر اور مضبوط ہی پس اگر چاہا اللہ غالب و بزرگ نے
تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہی پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اُنھون نے
جواب خط اہل حمص ان الفاظ اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد فانی قرأت کتابکم ورأیت ان تولکم صلاحا ولسنا ممن یرید البغی علی
احد من عباد اللہ عز وجل فان اردتم ان نرحل عنکم فابعثوا الینا میرۃ خمسۃ ایام فالطریق قدامنا متایع واذا فتح اللہ علینا رجعنا
الیکم فان فعلتم ذلک کان صلاحا لکم والسلام اور لپیٹا اُسکو اور مُہر کی اُسپر اور دیا ایلچی کو پس جب پڑھا مرلس نے خط کو بہت
خوش ہوا اور بلا بھیجا اُسنے رئیسونکو اور کہا اُنسے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہین تاکہ کوچ کر جاوین وہ تمھارے یہانسے اسواسطے کہ مثل
عرب کی مثل جانور درندہ کے ہی کہ جسوقت پاویگا وہ شکار تو نہ تجاوز کریگا اُس سے دوسری طرف راوی نے بیان کیا ہی کہ بھیجا مرلس
نے قسطلن کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا اُنھون نے عہد کوچ کر جانے کا
اور پوری ہو گئی صلح اس قرار داد پر پھر کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص ہمنے قبول کیا جو لائے تم ہمارے واسطے خوشی
سے پس اگر تم غلے اور دانے چارہ کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو اُنھون نے کہا ہان ہمکو منظور ہی پس مول لین
مسلمانون نے وہ چیزین جسکے وہ محتاج مند تھے اور کوچ کیا اُنکے یہانسے اور اہل حمص خوشی تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے
سے راوی نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اُسکو کہ مضبوط اور
پانی اسمین کثیر اور بھرا ہوا لوگون سے ہی پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے انکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگو صلح کے پس انکار کی اور کہا اُنھون نے کہ ہم
صلح نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم اس امر کو کہ تمھارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہی اور بعد اُسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ ہم جاتے ہین بادشاہ کے شہرونکی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہی کہ بوجھ ہو گیا ہی ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہین اس امر کی کہ سپرد کرین اور
چھوڑ دیوین ہم اُسکو تمھارے شہر و نمین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور
آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اُسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہی بادشاہونکا کہ امانت سپرد کرتے ہین بعض اُنکے بعض کے پاس اور یہ امر مضرت
نہین کرتا ہی پس کہلا بھیجا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت کہ کام تمھارا ہوگا ہم اُسکو جلد انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت
بن علقمہ سے روایت کی ہی کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا مین حمص مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کوچ کیا تھا اُنھون نے اور گئے تھے رستن
مین بلایا اُنھون نے اہل رائے اور مشورہ کو صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کہا اُن سے کہ جان لو تم اس امر کو یہ شہر بڑا مضبوط ہی اور

نہین ہے کوئی سبیل اُسکے فتح کی مگر مکر اور فریب سے اور مین نے ارادہ کیا ہے کہ مقید کرو نہین تم مین سے بیس آدمیونکو بیس صندوقونمین اور
ہوو مین کنجی اور قفل اُسکے تمہارے پاس پس جسوقت پہونچ جاؤ شہر مین تب نکلو تم اللہ کا نام لیکر اور تم مدد دیے جاؤ گے پس خالد بن
الولید نے کہا کہ ہرگاہ تمنے یہ ارادہ کیا ہے پس چاہیے کہ ہو وین قفل ظاہر سطح صندوقونمین اور نیچے کے تختے مین نر ماد گی ہووین بدون
کسی چیز روکنیوالی کے پس جسوقت کہ پہونچین قوم نکلین ایک ہی ساتھ اور تکبیر کہین اسواسطے کہ مدد نزدیک ہوتی ہے ساتھ تکبیر کے
پس منظور کیا اس رائے کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور لیا کھالونکے صندوقونکو اور توڑ دیا انکے نیچے کے تختونکو اور نرماد گی لگائی
اسمین پس پہلے سب سے جو داخل ہوے صندوق مین ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع الحمیری و عمرو بن معدیکرب و مرقال اور
ہاشم بن عتبہ اور قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمن بن مالک اشتر اور عون بن سالم اور عامر بن کامل الفزاری
اور مازن بن عامر اور ربیعہ بن عامر اور عکرمہ بن ابی جہل و عتبہ بن العاص و عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما جنکو سردار مقرر کیا تھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اُن سب پر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین پس جب گئین صندوقین رستن مین ڈالدیا انکو نقیطا نے اپنی زوجہ کے محل مین
جسکا نام ماریہ تھا اور کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے تا انیکہ اُترے ایک گاؤن مین جسکو لوگ سوید کہتے تھے پس جب رات ہوئی
بھیجا خالد بن الولید کو ساتھ لشکر زحف کے قریب رستن کے اور اُسی وقت بلند ہوا شور رستن کے اندر اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ حال گذرا
کہ جب چھوڑ دیا انکو نقیطا نے ماریہ کے محل مین سوار ہوا وہ بطرف اپنے کنیسے کے مع اپنے بطارقہ کے تا کہ پڑھین وہ نماز شکر کی اور بلند ہوئین آوازین
انکی انجیل کے پڑھنے کی اور سُنا اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی آوازونکو پس اُسی وقت نکلے وہ صندوقون سے اور مضبوطی کی
اُنھون نے اپنی جانونپر اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور قبضہ کر لیا نقیطا کی زوجہ پر اور کہا اُس سے کہ ہم کنجیان شہر کی چاہتے ہین پس دے دیں
اُسنے کنجیان اُنکو پس جب گئین اُنکے ہاتھونمین چلے وہ ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور جا پڑے قوم پر اُنکے کنیسہ مین پس نہین دلیری کی کسی نے
قوم سے انکی طرف نکلنے اور مقابلہ کرنیکی اسواسطے کہ قوم بدون سامان کے تھی اور مقرر کیا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے ربیعہ
بن عامر اور اصید بن سلمہ اور عکرمہ بن ابی جہل و عتبہ بن العاص کو اور سپرد کیا اُنکے کنجیان دروازونکی اور کہا اُنسے کہ کھولو دروازونکو
اور بلند کرو اپنی آوازونکو ساتھ تکبیر کے اسواسطے کہ بھائی تمہارے چھپے ہوے ہین گرد شہر کے پس اُنھون نے ایسا ہی کیا پس جب کھولا
دروازونکو اور تکبیر کہین اُنھون نے جواب دیا انکو خالد بن الولید اور لشکر نے ہر جگہ سے اور آ گئے لشکر کے خالد بن الولید تھے پس جواب دیا
خالد نے انکو ساتھ تکبیر کے اور داخل ہوگئے وہ شہر مین اور سُنین اہل رستن نے آوازین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس جانا
اُنھون نے کہ وہ مسلمانون کے قبضے مین ہین پس نکلے انکی طرف بحالت انقیاد کے اور کہا اُنھون نے کہ بنا ڈالین گے ہم تمسے اور ہم تمہارے قیدی
ہین پس عدالت کرو تم ہم مین کہ تم ہم کو دوست تر ہو ہماری قوم سے پس عرض کیا اُنپر خالد بن الولید نے اسلام کو پس مسلمان ہوے بعض لوگ
اُنمین اور باقی رہے بہت اپنے دین پر باقرار ادائے جزیہ کے اور نقیطا نے کہا کہ مین نہین چاہتا ہون ساتھ اپنے دین کے عوض کو پس کہا خالد بن
الولید نے اُس سے کہ نکل جا تو مع اپنے اہل کے بالونکے ہمارے یہانسے پس نکالدیا اُسکو اور متوجہ ہوا وہ بجانب حمص کے اور آگاہ کیا اُسنے اہل حمص کو
حال فتح رستن سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ معاملہ اور جانا اُنھون نے کہ اہل عرب تسخیر کرین گے اُنکے یہان ساتھ لڑائی اور تاخت کے پس جب

ف در نسخہ ضحاک ابن جبیر سوم زیادہ یافتہ شد صعید بن اسامہ ابن ایاس تمیمی ابن قیاض ابن عمرو حباب وقاص ابن ابی جہل ولید بن نوفل ابن جبیر حسب بن سعف ۱۲

پہونچی خبر فتح رستن کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اُنھون نے واسطے اداے شکر اللہ تعالی کے اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اُنکو واسطے حفاظت رستن کے اور سردار مقرر کیا اُنپر بلال ابن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا اُن لوگون نے رستن مین آملے خالدؓ بن الولید اور عبداللہ بن جعفر اور ساتھ اُنکے ابوعبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اُترے وہان صبح کے وقت اور داخل تھے وہان حماۃ کے لوگ مسلمانونکی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکے ہین ہم اور اسی طرح اہل شیرز بھی مسلمانونکی صلح مین داخل تھے مگر یہ کہ بطریق اُنکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اُسکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام نکس تھا پس توڑ دیا اُسنے صلح کو اور چکھایا اہل شیرز کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابوعبیدہؓ بن الجراح کو پہونچی بھیجا اُنھون نے ایک گروہ مسلمانان سے سوار کہ بھیجتے اپنے بجانب شیرز کے پس تاخت و تاراج کیا گروہ نے اُنکے ملک کو اور واقع ہوا شور و غل اور سُنا نکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس آیا وہ اہل شیرز کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیرز جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا مجکو تمپر واسطے حفاظت تمہارے شہر کے پھر کھولدیا اُسنے خزانہ ہتھیارونکا اور تقسیم کیا اُنکو اور حکم کیا اُنکو لڑنے کا پس تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیونکے اور ڈرایا اُنکو اُن لشکرونے اور حیران ہوئین عقلین اُنکی پس لکھا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیرز کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد یا اہل شیرز فان حصنکم لیس ھو بامنع من حصن بعلبک ولا من الرستان ولا رجالکم باشجع من رجالھم فاذا قرأتم کتابی ھذا فادخلوا فی طاعتی ولا تخالفوا فیکون وبالا دائما علیکم اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پس جب پہونچا خط اہل شیرز کے پاس دیا اُنھون نے اُس خط کو اپنے بطریق نکس کو پس اُسنے کہا کیا رائے ہے تمہاری اے اہل شیرز پس کہا اُنھون نے کہ سچے ہین عرب سو واسطے کہ نہین ہین ہماری شہر پناہ ان لوگونکی شہر پناہون سے زیادہ مضبوط جسکو لے لیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شہر اُنکو باز رکھے گا پس اور سخت کہا نکس نے اُنکو اور لعنت کی اُنپر اور حکم کیا اپنے غلامونکو اُنکے مارنیکا اور دیکھے وہ لڑنیکو پس توڑ دیا اُنکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش ہوے مسلمان اس معاملے سے پھر منادی کروائی ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانونمین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالی نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی کے اور تحقیق نکل گئے ہین اہل حمص اب تمھاری ذمہ داری ہے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اُنکی طرف پس سوار ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے روانگی کا کہ دفعۃً ظاہر ہوا اُنکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اُنکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے طرف اُسکے اور تھا وہ ایک بڑا قسیس اور اُسکے ساتھ ایک سو برذون تھے اور اُنکو ایک سو گبر گھیرے ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے اُترنے کا حال شہر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈانٹا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور ہانک لیا برازین کو اور قید کر لیا قسیس اور گبرونکو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابوعبیدہ بن الجراح کے اور پایا اُنکو نہر معلول پر استفسار حال کیا قسیس سے پس بیان کیا اُسنے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ سب روم اور روسیہ اور دمیقالیہ اور افرنج اور ارمن نے کمک کی ہے بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمھارے اوپر کا پس بڑا دکھائی دیا یہ امر ابوعبیدہؓ بن الجراح کو اور عرض کیا اُنھون نے قسیس نے اسلام کو پس کہا اُسنے ترجمان سے کہ کہہ تو اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا مین نے اُنکے ہاتھ پر اور

عرض کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اسلام کو گبرون پر پس انکار کیا انھون نے پس مارین گردنین اُنکی اور روانہ ہوے بجانب حمص کے پس نہین
خبردار ہوے اہل حمص مگر اُسوقت کہ گروہ مسلمانون نے تاخت و تاراج کی اُنپر پس جنبش کی قوم نے بجانب شہر کے اور بند کر لیا اُسکے
دروازونکو اور کہا غدر اور بیوفائی کی عرب نے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُترے مسلمان گرد حمص کے اور گھیر لیا اُسکو اور سخت
گذرا یہ امر اہل حمص پر پس لکھا اُنھون نے خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس مضمون سے اما بعد یا معشر العرب انالم نخیر
بغدر کم و انتم صالحتمونا علی المیرۃ فضمر نا کم ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جواب اسکا اس مضمون سے دیا کہ ہم بیوفائی نہین کرتے
ہین اور نہین عہد توڑتے ہین اور آیا نہین جانا تھا تمنے کہ مین نے عہد کیا تھا تمسے اس قرار داد پر کہ پھر جاؤنگا تمہارے یہان سے تا اینکہ فتح
کرونگا کسی شہر کو شہر ہاے روم سے اور اختیار ہوگا مجکو اس امر کا اگر منظور ہوگا تو جاؤنگا مین تمہاری کسی دوسری طرف کو یا آؤنگا
مین تمہاری جانب کو اہل حمص نے کہا سچ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بتحقیق فتح کیا اللہ نے ہمارے واسطے شیزر اور رستن کو آسانی سے
اور اب نہین ہے تمہارے واسطے ہمارے نزدیک مگر اس حالین کہ از سر نو تم صلح کرو پس کہا قسون نے کہ سچے ہو تم نہین ہے تمپر سرزنش خطا
ہماری ہے کہ مضبوطی عہد کی کر لی ہمنے تمسے پھر چلے گئے وہ لوگ شہر کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے لوگونکو اور کہا کہ لو تم سامان
لڑائی کو اس واسطے کہ قوم بدون توشے کے ہین اور نہ اُنکے واسطے کوئی مدد آنیوالی ہے اُنکے طاغی کی طرف سے اعانت طلب کرو تم اللہ سے
اور اُسی پر بھروسہ کرو تم راوی نے بیان کیا ہے کہ نزدیک ہوے مسلمان دروازونسے پس اکٹھے ہوے اہل حمص اپنے بطریق کے پاس اور
کہا اُس سے کہ تیری کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ میری راے یہ ہے کہ لڑین ہم اُنسے اور نہ دکھا دین ہم اُنکو اپنی جانب سے ضعف کو اُنھون نے کہا ایھا!
کہان ہے اور کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ میرے نزدیک کتنا غلہ ہے کہ کافی ہوگا تمہارے کھانیکو مدت دراز تک پھر کھولا اُسنے خزانہ اپنے
دادا جسمین کا سیمین غلہ بھا اور تقسیم کیا اُنکو اور دین اُنکو زرہین اور ہتھیار اور آگے رکھی گئی اُنکی انجیل اور گذرانی اُنھون نے وہ رات در حالیکہ زاری
کرتے تھے وہ ساتھ اپنے کلمات کفر کے پس جب صبح ہوئی کھولے گئے دروازے حمص کے اور نکلی قوم ساتھ اپنی جماعت اور سامان نشان اور فوج
اور باجہ اور گبرونکے کہ نہین ظاہر تھی اُنکے جسم سے سواے گوشہ پتلی آنکھونکے گویا وہ دیوار لوہے کی تھی اور بے سپر کیا اُنھون نے اپنی جانونکو
واسطے موت کے پیچھے اپنے مال اور اہل و عیال کے اور دوڑے مسلمان لوگ اُنکی طرف مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے اور حملہ کیا اُنھون نے اُنپر اور گر لوگ
مثل چمٹے ہوئے پتھرونکے تھے کہ نہین دور ہوتے تھے اپنی جگہونسے اور نہین اندیشہ مند تھے اس معاملے مین پس اسی وقت شور کیا
بطریق نے پس شور کیا رومیون نے اور گرے وہ مسلمانون پر اور چلاے پیدل لوگونے تیر ہاے زہر دار کو اور مل گئے دونون فریق اور
پہنچے کو بہت مسلمان اور کثرت سے مقتول اور زخمی ہوے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہزیمت مسلمانونکو بہت سخت گذرا اُنپر
معاملہ اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے اولاد زنان عرب پھرو پھرو بجانب دشمن کے برکت دیوے اللہ تم مین اور مستعد ہو
بیٹھے اور دن بھی ہے حملہ کرو تم ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالیٰ کے پس پھرے مسلمان اور سخت حملہ کیا اُنھون نے اہل حمص پر اور ڈالنے
والے شدت کے اُنپر اور آگے بڑھے خالد بن الولید ساتھ جماعت کثیر کے بنی مخزوم سے پس مارتے تھے اپنی ضرب تلوار کو قتل ہو جاتا
اگر لگے اور رکھا مسلمانون نے اپنی تلوار اور نیزون کو اور حملہ کیا میسرہ پر ... نے ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل

سکتے ہوے اور دوڑے رومی ڈر برباتے ہوے اپنی لغت مین لبسبب ظاہر ہونے قتل کے انمین اور تھے وہ مثل لمبونکے اور تکبیر لیت
مسلمانونکو اور بٹھہ گئے گبر ہوگیا زانونکے بل اور چھپے وہ ڈھالونکے ساتھ اور خالی کیے تیراندازونے ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے
یہ حال نکلے ساتھ نشان کے اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابوعبیدہ بن الجراح کے صاحب نشان تھے اور پکارتے تھے اپنے
ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اسواسطے کہ یہ معاملہ قسم ہو خدا کی کہ غنیمت ہے دین اور دنیا مین
پس اسی حالین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانونکو لڑائی پر دفعتہً سامنے آیا ایک بڑا رئیس رومی اور وہ زرہ مضبوط اور باندھ
رکھنے والی پہنے اور جوش خروش مین مثل شیر کے تھا پس حملہ کیا اُسنے خالد بن الولید پر پس خالی دیا خالد بن الولید نے اُسکے حملے کو
اور آکے اُسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا آنکہ جسوقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گر کے سر پر اڑ کر علیحدہ ہو گئی تلوار اُنکے ہاتھ سے
اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس اُمید کی گئی ہے انمین اور حملہ کیا اُنپر پس در آئے خالد بن الولید اُسپر اور ہٹ
گئے اُسکو اور لے لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ملایا خالد بن الولید نے اُسکو اپنے سینے اور گود مین لیا اُسکو
درمیان اپنے دونون ہاتھ کے پس ملیں ڈالین اُنھون نے پسلیان اُسکی اور ڈالدیا اُسکو مار کر اور لیلی خالد بن الولید نے تلوار
اُسکی اور پس جنبش دی اُسکو اپنے ہاتھ مین پس اُڑین اُس سے چنگاریان مشابہ آگ کے اور رکھ لیا اُسکے بعد کو [illegible] زمین پر اور پکارا
بنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اُنکو لڑائی پر پس حملہ کیا اُنھون نے اور در آئے وہ رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے
تھے دائین اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑتے رہے اسیطرح تا آنکہ آفتاب وسط آسمان مین اور
گرم ہوئی زرہ اُنکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکے سے اور بنی مخزوم اُنکے پیچھے تھے اور خون [illegible] اُنکی زرہ [illegible] اور چہرے
اُنکے مثل گل لالے کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ شعار رجز پڑھتے تھے پس پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے [illegible]
اللہ کے ہر نیکو کاری تمھاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی اللہ کے واسطے جیسا کہ حق ہے کوشش کا [illegible] اور جب دیکھا [illegible]
ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا میمنہ روم پر اور اُنکے ساتھ میسرہ بن مسروق [illegible]
پس مل گئے ساتھ قوم کے میمنہ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا اُنھون نے موت پر اور حملہ کیا [illegible]
قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم کو اپنی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تھے اور پارہ پارہ کرتے تھے اُنکو اور [illegible]
جہل نے اور اُنکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور در آئے وہ جماعت روم مین پس اُسی وقت [illegible]
ہوئین جانین مسلمانونکی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اُنھون نے شہادت کا پس نہین دیکھا [illegible]
کسی کو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سوائے اُسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل سخت تر تھے اُنسے لڑائی مین اور [illegible] تیر [illegible]
اور قصد کرتے تھے اُنکی طرف اور کہا گیا اُنسے کہ پرہیز کرو تم اللہ تعالی سے اور مہربانی [illegible]
کہا ای قوم ہر گاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس کیونکر آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول [illegible] تحقیق [illegible]
ہون حورون کو [illegible] قریب ہوسنے والی اپنی طرف کہ اگر ظاہر کرے ایک اُن مین [illegible]

اہل دنیا کے واسطے تو مر جاوین اہل دنیا اُسکی خواہش اور تمنا مین دیکھتا ہون ایک انمین سے کہ جسکے ہاتھ مین ستارہ ہشمی اور
کاسہ جواہر کا ہر اور وہ کہتی ہی کہ جلدی کرو تم ہمارے واسطے جوڑا ہونے کو کہ ہم مشتاق تمھارے ہین اور کہا عکرمہ نے بہ تحقیق
سچا وعدہ کیا تھا ہم سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نکالا اور راست کیا
اُنھون نے اپنی تلوار کو اور آئے وہ مشرکین مین اور نہین زیادہ کی اُنھون نے مگر پیش قدمی اور دلیری اور تعجب کیا رومیون
نے اُنکے اپنے صبر کرنے سے اور اُنکے لڑنے سے پس وہ اُسی حال مین تھے کہ اُسی وقت قصد کیا مرلیس البطریق نے اور اُسکے پاس ایک
بڑا حربہ چمکتا ہوا تھا الیس حبش دیا اُسنے اُسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اُسکو پس پڑا وہ عکرمہ بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ
مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ انپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اُنکے چچا کے بیٹے مار ڈالے گئے اگر ٹھہرے اُن کی
لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم حبسوقت
بھیجتے ہین دشمن سے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین اور ہم نیزون کی نوکون پر نہایت جانبازی سے اور لڑتے رہے مسلمان
حالت ترس اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا اُنھون نے دروازونکو اور پھرے
مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہون کی طرف اور رات گذرانی اُنھون نے پس جب صبح کی نماز پڑھی اُنھون نے کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کروگے تم اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر
شہر کے تو سر آئینہ پوری اور روان ہوگی خواہش تمھاری سو واسطے کہ اللہ تعالی نے قوت اور غلبہ دیا ہی تمکو روم پر اور فتح کیے
اُسنے تمھارے واسطے شہر پناہون اور قلعون کو پس یہ کیا کمی اور کوتاہی ہی اور اللہ تعالی تمھارے سامنے ہی اور تمکو دیکھتا ہی پس کہا
کہ خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص شہسوار اور بہادر روم کے اور شیر آدمیونکے ہین اور نہین ہین انمین بازاری
اور ڈرنے والے بدل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح ہی تمھاری اے ابا سلیمان
راہ پر کرے اللہ تعالی تمھارے کامون کو اور مضبوطی اور راستی دیوے تمھاری راے کو خالد بن الولید نے کہا کہ میری
راے یہ ہی کہ ہم کشادگی دیویں قوم کو اور دور ہو جاوین اُنسے اور چھوڑ دیوین ہم اُنکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو پس جب
تعاقب کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہو وینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین ہاگین پھیرین گے ہم اُنپر اور نہ چھوڑ ڈالین
گے اُنکو بسبب اُن کے دور اور فاصلے پر ہونے کے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر راے تجویز کی تم
نے اور وعدہ کر لیا آپس مین مسلمانون نے کشادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب
صبح کی قوم نے کھولے گئے دروازے اور نکلے وہ واسطے لڑائی کے مسلمانون نے اُمید دلائی اُنکو اپنی جانون مین
اور پھرے تھے اُنسے تا اینکہ روشن ہوا دن اور نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طرح اور امید کی قوم نے مسلمانون مین
بسبب اُسکے کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی کرنا مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس بھاگے
عرب اُنکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو راوی نے سراقہ بن قادم الخفی سے جو فتوح ملک شام مین موجود تھے

بسلسلہ راویون کے روایت کی ہی کہ کہا سراقہ نے کہ بھاگے ہم آگے رومیون کے اور تعاقب کیا ہمارا مرلیس نے ساتھ ایک جماعت
کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے سخت تھے قوم کے اور بھاگے ہم آگے رومیونکے بطلب جوسیہ کے اور بہوپنچگئے
اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اُسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہین
مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علماے روم سے کہ پڑھی تھی اُسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علے نبینا
علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اور پائی تھی اُسنے صحبت بعض حواری عیسی علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا
مسلمانونکو کہ بھاگ گئے اور قبضے مین آگئی جگہ اُنکی اور لوٹا جاتا ہی اسباب اُنکا لکار کر کہتا تھا کہ قسم ہی حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات
مکر اور فریب کی ہی اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سونگھی ہی بو اس دن کی اہل حمص یہ سختی ہو تم پر اے اہل حمص بہ تحقیق اہل عرب
نہ سپر دکرینگے اپنی اہل اور اولاد کو اگرچہ مار ڈالے جاوین وہ سب کے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ قس شور
کرتا تھا اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مرلیس در پے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھر و پھر و اے گروہ مسلمانونکے برکت دیوے اللہ تعالی تمہین اور مدد کرے تمہاری
دشمنون پر پس جب سُنی مسلمانون نے آواز اُنکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کمان کے
کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ مارنیوالے تھے تا اینکہ گھیر لیا اُنکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانونکے بیچ مین مثل تل سپید کے
سیاہ بیل مین تھے پس چڑھایا گبران نے اپنی کمانونکو اور چلائے عرب نے اپنے تیر جلسے زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اپر مثل
حملہ کرنے شیر کے اور منڈل باندھے تھے گرد اُنکے مثل کرگسون کے پس مار گرائے تھے اُنکو دائین بائین یہانتک کہ اُنکو نسار کر دیا بہتونکو
اُنمین سے **عطیہ بن فہر الزبیر** نے **بیان** کیا کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے معاملے کو اپنے ساتھ حملہ کیا اُنھون نے ہمپر تا اینکہ گرم ہوا
تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دُم اُسکی سُرخ تھی اور وہ پہنے تھے کپڑے طلائی
حاکم بعلبک کے اور اونکے سر پر عمامہ سُرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو میان سے
اور ہلایا اُسکو پس اُڑین اس سے چنگاریان اور چمکین وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالی اُس
شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزونکو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اُسی وقت نکالا
عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حریم اور جگہ کے واسطے اور حمایت کرو تم اہل و اولاد کیواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی تمہارے سامنے ہی
اور دیکھ رہا ہی تمکو اور مدد دینے والا ہی تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ علیحدہ تھے ساتھ
پانچ سو سوار کے بجانب جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوئے گبران رومی مگر اسوقت کہ ضربات نیزون نے
لے لیا تھا اُنکو مثل آگ روشن کے اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ جوانمردو لو تم بدلا اُسکو تاکہ نہ نجات پاوین رومی
تمہارے ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا جب دیکھا رومیون نے اُنکو پھینکدیا اُنھون نے اسباب کو

۱ حوار کا معنے لغوی اس لفظ کے گاذر دھوبی وبندہ مین اور یہان مراد اصحاب عیسی علیہ السلام ہین ۱۲

ق اشعار الیوم یوم الکر والمدید آج کا دن حملہ اور جوش و خروش کا دن ہے دیگر لا ازواج والنصر والدر آج کا دن ہے ... جانون اور مال دینے

رواج کا ہے ایرانا الہام بالباطل ... من بنی ... بہت بہادر دلیرون جنہین رسول ... فی الامور

آزمایش کیا تھا جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب مون مین ۱۲

اور قصد کیا اُنھون نے دروازون کا پس مارے گئے رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ بچے اُنمین سے جو بھاگ بچے مہند بن سیف فزاری نے بیان کیا ہو کہ قسم ہو خدا کی نہین بھاگ بچے ایکہزار سوار ہمراہی مرلیس سے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی مصیبت اُنپر مارا جانا اُنکا دروازون پر اسواسطے کہ عوام الناس اُنمین کے باہر شہر پناہ کے تھے سعید بن زید نے بیان کیا ہو کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سو رومیونکو کہ مارے گئے تھے سوائے زخمی اور قیدی کے اُنمین سے پس بشارت دی مین نے امیر الامرا کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ آیا دیکھا ہو تمنے مارا جانا اُنکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہو تو سوائے میرے اور کسی نے اُسکو نہین مارا ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمھارا کشتہ ہو مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹے تازے بھاری ڈیل ڈول کو سرخ رنگ والے کو اور وہ زرہ وغیرہ اسطرح کی پہنے تھا اور خوشبوے مشک پھیلی تھی اُسکے ریشمی کپڑون سے اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک سیخ لوہے کی اور تھا وہ رومیون کے لشکر بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اُسپر اور یہ دعا پڑھی مینے اللھم انی اقدم قد دتلت قبل قد دتی اللھم اجعل قتلہ علے یدی وارزقنی اجرہ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا آیا پہچانتے تم کپڑے اُسکے مین نے کہا کہ نہین ولیکن میری نشانی اُسمین ایک تیر ہی جسکو مارا اور رجاریا ہو مین نے اُسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اُسکے ازاربند کی جگہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہونچو تم اُسکے پاس اور لیکر دے دو اسباب اُسکا سعید کو پس لیا ہی کیا مسلمانون نے پس جب رکھ دیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو لیے مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اور لائے اُن سبکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیونکا حمص مین اور عورتین اُنکی روتی تھین اور اکٹھا ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی اُنکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اُنھون نے قسیس اور راہبون سے یہ کہ حمص کو مسلمانونکے سپرد کر دیوین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کر دیوین شہر کو اُنکے اور ہووین وہ اُنکی ذمہ داری مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہماری صلح اور ذمہ داری مین ہو اور پر واجب ہو اُپر ہمنکو تمھاری اور چلے جائینگے ہم تمھارے یہان سے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمھارے شہر مین اُسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہو اور چاہی رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانونکی ساتھ ٹھہرانیکے حمص مین لیکن منع کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب ہوسکا تھا کہ نزدیک تھے جاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکو خواہی کے جریر بن عوف نے بخارہ سے روایت کی ہو کہا بخار نے کہ معالجہ کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے مرلیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اُنھون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوئے جماعت مسلمانون سے ایکسو سینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کے تھے مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ پہونچی خبر بن ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کر لیا حمص اور رستن اور شیرز کو اور چھین لیا اُنھون نے اُس ہدیہ کو جو اُسنے مرلیس کیواسطے بھیجا تھا پس پہونچا وہ اُس معاملے سے کہ آتش غضب کو اور توقف کیا اُسنے باتنظار آنے لشکر کے اُن شہرون سے جہان لکھا تھا

اُسنے یا نیکہ یکجا کیا اُسنے جماعت کو اور آراستہ کیا لشکرونکو پس ہوا طول اُسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک اکیس فرسنگ اور بھیجا اُسنے فوجونکو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اُسنے
دوسرے لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی
اُسنے قوم ارمن سے اسقدر جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دن کے آیا لشکر اُسکا ہرقل بادشاہ کے
پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب دولت کے اور پا پیادہ ہو گیا باہان اور لشکر اُسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین
اُسکے تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسیسونکے اور بیٹھا اُنکے منبر کے اوپر اور کھڑے ہوے ملوک اور ہرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ مین اور بلند کیا اُنھونے
آوازونکو ساتھ گریہ وزاری کے پس منع کیا اُنکو اس امر سے اور کہا ای اہل صلیب بتحقیق مینے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو
اور قسم ہے اپنے دین کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتونکا ہے اور تحقیق یکجا ہوا تمھارے واسطے اسقدر لشکر
سامان کہ نہین قدرت رکھتا ہے اُس مقدار پر کوئی بادشاہ نصرانی اور بتحقیق صرف کیا مینے اپنے مال اور لوگونکو تاکہ بازرکھو تمین اہل عرب کو
تمسے اور تمھارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہونسے اور قصد کرو اپنی اپنی رعیت کیواسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اپنی
اور صبر کرو تم لڑائی مین اور نہ حسد کرو تم آپس مین اور ڈرتے رہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور مین
ایک بات تمسے پوچھتا ہون اور اسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اُنھونے کہ سوال کر تو ہمسے جو تجھکو منظور ہو پس کہا اُسنے کہ بتحقیق تم لوگ
بہت ہو از روے کمک اور شمار کے اور بڑے ہین ڈیل تمھارے اور زیادہ ہے قوت تمھاری اہل عرب سے پس کسوجہ اور کہان سے واقع ہوئی
تمپر بازماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمھارے دبدبہ سے اور مکرر اُنھونے تمھاری طرف کا قصد کیا اور شکست اُٹھا کر
پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئی تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہین اور مار ڈالا اُنھونے
تمکو اجنادین اور حوران مین اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص مین پس سکوت کیا قوم نے اس کلام کے جواب
سے اور اُٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس عالم اُنکے دین کا اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ آیا جانتا ہے تو کسوجہ سے عرب ہمپر غلبہ دیے گئے ہین اُسنے کہا کہ
نہین قسیس نے کہا کہ وہ اسوجہ سے غلبہ دیے گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدل کیا ہے اپنے دین مین اور انکار کی اُنھونے اُس چیز کی جسکو
مسیح بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضونے بعض پر اور کوئی اُنمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نہین ہے اور انکار کر دیا اُنھونے
اپنی نماز کو اور کھایا سود کو اور مرتکب ہوے زنا کے اور ظاہر ہوے اُنمین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری کرتے ہین وہ
لوگ اپنے پروردگار کی اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہین رات کو اور روزہ رکھتے ہین دنکو اور نہین سستی کرتے ہین وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اُنمین ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور برائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت
اُنکی راستی اور عبادت ہے اگر حملہ کرتے ہین تو وہ نہین پھرتے ہین اور اگر ہم اُنپر حملہ کرتے ہین تو نہین پیٹھ پھیرتے ہین وہ جان لیا ہے اُنھونے
امر دنیا نیست ہونیوالی ہے اور عالم آخرت پائدار اور باقی ہے پس جب سنا بادشاہ نے یہ کلام کہا اُسنے کہ بالضرور یہی وجہ ہے
غلبہ دیے گئے ہین اہل عرب ہمپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہے پس کوئی ضرورت نہین ہے مجکو تمھاری مدد کی اور نہ قیام کرونگا مین تمھارے بیچ مین

ف
پابندی کا امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر سے
حاصل معنی یہ ہین کہ
مطابق احکام شریعت
کے کام کرے اور
برے کامون سے
نفرت کرے ۱۲
منہ

اور مین نے میل اور ارادہ اس امر کا کیا ہی کہ پھیر دون ان لشکرون کو اُنکے شہرونکی طرف اور لیلیون اپنا مال ور لڑکے بالے اور چھوڑ دون
ارض سوریہ کو اور چلا جاؤن بجانب قسطنطنیہ کے پس ہو جاؤنگا مین وہان بے ڈر اہل عرب سے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اُسکا
گر پڑے سجدہ مین اُسکے سامنے اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ تو ایسا نکر اور نہ خوار اور ذلیل کر تو دین مسیح کو مطالبہ کیا جاویگا تو اِس سبب سے
قیامت کے دن اور طوک سے تجکو عار اور سرزنش لاحق ہوگی اور خوش ہونگے ہمارے غم اور اندوہ پہ دشمن ہمارے اور اگر تو چلا جاویگا عمدہ
باغ ملک شام سے تو اقامت کرینگے اہل عرب شام مین بعد ہمارے اور تحقیق یکجا ہوا ہی ہمارے لیے ایسا لشکر کہ کسی بادشاہ کیواسطے نہین
جمع ہوا تھا اور سامنا کرینگے ہم ساتھ اس لشکر کے اہل عرب کا اور صبر کرینگے ہم اُنکی لڑائی مین اور شاید مدد نازل ہو ہمپر اور اگر غلبہ ہوگا
ہمارے دشمنونکے واسطے طلب کرینگے ہم نجات اپنی جانونکی پس مقدمہ بخشش کر تو اس فوج کا جس کسی کو منظور ہو اور چھوڑ اور اجازت دے
ہمکو کوچ کرنیکی واسطے لڑائی اہل عرب کے پس خوش ہوا بادشاہ اُنکے کلام سے اور میل اور ارادہ کیا اُسنے اس امر کا کہ بھیجے لشکر کو ہمراہی پانچ بادشاہون
روم کے پس پہلے بنایا اُسنے ایک نشان سنہری دیباج کا اور نشان کے سر پر صلیب جوہر کی تھی اور سپرد کیا اس نشانکو قناطر ملک رومیہ کے
اور ہمراہ کیا اُسکے ایک لاکھ سوار قوم روسیہ اور صقالیہ سے اور خلعت اور ٹیکا پہنایا اُسکو اور بنایا دوسرا نشان دیباج سفید کا جس
مین دو شمسے سونیکے تھے اور اُسکے سر پر صلیب زبرجد کی تھی اور دیا اُس نشانکو جرجہ جبیر ملک عموریہ اور انگوریہ کو اور خلعت دی
اُسکو اور کہا اُس سے سردار مقرر کیا مین نے تجکو ایک لاکھ رومی پر اور بنایا تیسرا نشان الی ورسپرد کیا دریجان کو اور مقرر کیا ساتھ اُسکے ایک لاکھ قوم
غلیہ اور افرنجہ سے اور بنایا چوتھا نشان دیباج سیاہ کا اور سپرد کیا قوریہ کو اور سردار مقرر کیا اُسکو ایک لاکھ فوج پر قوم دوقس
اور ارمن اور مغلیط سے اور خلعت دی اُسکو اور بنایا پانچوان نشان جڑاؤ موتی اور یاقوت کا ایک سنہری چھڑ جیسے جسکے سر پر
صلیب یاقوت سُرخ کی تھی اور سپرد کیا باہان ارمنی کو اور وہ بہت دوست رکھتا تھا باہان کو اسواسطے کہ تھا وہ عقل اور تدبیر اور شجاعت
والے لوگون سے اور وہ لڑا تھا اکثر لشکر فارس سے اور کہا اُس سے کہ ای باہان مین نے سردار مقرر کیا تجکو اس تمام لشکر پر پس تیرے
حکم پر کسی کا حکم نہین ہی اور کہا اُسنے قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قوریہ سے کہ جان لو تم اس بات کو کہ صلیبان تمھاری تحت صلیب
باہان کی ہین اور کام تمھارا متعلق اُس سے ہی پس نکرنا تم کوئی امر بدون اُسکی رائے اور مشورے کے اور تلاش اور طلب کرو تم اہل عرب کو
جہان کہین وہ ہوان اور نہ خوف اور بدولی کرو تم اور لڑو واسطے دین قویم اور شرع مضبوط کے واسطے اور جدا ہو جاؤ تم چار راہون مین
اسواسطے کہ اگر تم سب ایک راہ لوگے تو نہ وسعت دیگی وہ راہ تمکو اور ہلاک کروگے تم زمین کو پھر خلعت دی اُسنے جبلہ بن ایہم الغسانی
کو اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے اور کہا اُسنے کہ رہو تم آگے لشکر کے اسواسطے کہ ہلاکی ہر شے
کی اُسکی جنس سے ہوتی ہی اور لوہا لوہے سے کٹتا ہی اور حکم کیا قسون کو اس امر کا کہ نہلائین انکو معمودیہ کے پانی مین اور قربانی کرو اور نماز دعا
کی پڑھو اُنکے واسطے واقدی رحمہ اللہ نے سالم مولی ہشام بن عمر بن عنبسہ سے روایت کی ہی کہ کل فوج جو ہرقل نے یرموک
کیطرف بھیجی تھی چھ لاکھ تھی تمام گروہون اُن کفار سے جو صلیب کا اعتقاد رکھتے تھے اور ایک روایت مین تعداد اس فوج کی سات لاکھ
راشد بن سعید الحمیری نے بیان کیا ہی کہ مین نے پوچھا عمرو سے کہ آیا تم موجود تھے فتوحات شام مین اُنھون نے کہا کہ ہان مین موجود تھا

اور مجکو حرص اور خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکرونکی پس جب قریب ہمارے ہونچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا
مین ایک اونچی زمین پر پس شمار کیے مینے بیس نشان جب ٹھہرے وہ اپنی جگہون مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
روماس حاکم بصرے کو واسطے دریافت اور تلاش انکی تعداد کے پس گئے روماس بہ تبدیل وضع اپنے اور غائب رہے وہ ایکدن رات
پھر واپس آئے پس جب دیکھا ہمنے انکو یکجا ہوے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے انھون نے
کہا کہ سُنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر کرتے تھے کہ کل فوج دس لاکھ ہی پس نہین جانتا ہون مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین
کہ سنین اُسکو ہمارے جاسوس اور بیان کرین وہ ہمسے تاکہ ڈرو تم لوگ اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے روماس تمھاری فوج مین
ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا روماس نے کہ اے سردار ہمارے لشکر دشمن ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سُنا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس کلام کو کہا اللہ اکبر ابشروا پھر پڑھا انھون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہی کہ جب ہرقل نے مطیع اور محکوم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اُسکو سوار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجا گئے قرنائے واسطے
کوچ کے اور نکلا ہرقل باب فارس پر واسطے رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اُنکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور
دریجان اور اپنے بھانجے تور یہ سے کہ لیوے اور اختیار کرے ہر ایک تم مین سے ایک راہ کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا
اُسکے لشکر پر اسوقت تک کہ صف بندی کرو تم عرب مسلمین پر پس حکم رانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اسکے ہاتھ اوپر کوئی ہاتھ ہوگا اور جان
لو تم اس امر کو کہ تمھارے اور اہل عرب کے بیچ مین یہی واقعہ جنگ ہی پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تمپر پس نہ اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام
کے شہر وںپر کبھی بلکہ اُمید کرینگے ہم مین اور ڈھونڈھینگے تمکو جن شہرون مین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے ساتھ سوا جانے کے اور بنا دینگے
تمھارے بیٹونکو غلام اور لا دینگے تمھاری لڑکیونکو اپنے ملک مین اور تمھاری عورتونکو لونڈیان بنا دینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد
دو اپنے دین اور شرع کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ پھر روانہ کیا اُسنے قناطر کو اور برگھائی طرطوس اور جبلہ اور لاذقیہ
پہاڑونکے اور بھیجا جرجیر کو راہ پر معرات و مصرین کی اور روانہ کیا توریہ کو حلب اور حماۃ پر اور بھیجا دریجان کو ارض عواصم اور
قنسرین پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے ہر قوم کے مع اپنے لشکر کے اور میدل لوگ اُسکے آگے گئے تھے کہ دور کرتے تھے پتھر ان اور
کھڑے درختونکو راستے اور زمین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہانکے لوگونپر اور مانگتے اور لیتے تھے اُنسے مرغیان اور چڑیان اور
وہ چیزین جسکی طاقت اور قدرت انکو نہ تھی اور لوگ دعا کرتے تھے اوپر اور کہتے تھے کہ خدا انکو پھر ہمپر نہ لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش
تھا اور اسکے ساتھ بنو غسان تھے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانونکے موجود تھے
جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح کے معاہدین سے لشکر یرموک مین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کے پس جب پہونچا لشکر شیرز تک جدا ہوئے
اُنسے جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے ڈھونڈھتے ہوے مسلمانونکے لشکر کو پس نہ پایا انکو حمص مین اور کہا لوگون نے اُنسے
کہ لشکر مسلمانونکا جابیہ مین ہی اسواسطے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اُس شخص کو
جو لیتا تھا اُنسے خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

فائدہ ترجمہ آیت کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین ترجمہ آیت بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی ہے جماعت بہت پر اللہ کے حکم سے اور اللہ

[illegible]

یہ حال بڑا اسعلوم ہوا انپر یہ معاملہ اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین نہین
آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانونکے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوے وہ نماز سے متوجہ ہوے لوگونکی طرف اور کہا اور قسم دلائی انکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وہ یہانتک کہ سنین انکے کلام
کو پھر کھڑے ہوے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالی کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور
درود بھیجا انپر اور دعاے رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانونکے ساتھ مدد اور غلبہ کے پھر کہا کہ
اے گروہ مسلمانونکے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر تحقیق اللہ تعالی نے آزمائش تمہاری بلاے نیک مین کی ہے تاکہ دیکھے وہ کہ کیونکر عمل کرتے
ہو تم اور سچا کیا اپنے وعدہ کو اور لایا تمپر اپنی مدد اکثر جگہون اور تحقیق میرے جاسوسون نے مجھکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب
کی ہے تمپر ترک کے شہرونسے اور روانہ کیا ہے انکو تمہاری طرف بعد اسکے کہ جمع کر دیا ہے انکو ساتھ زاد اور سامان کے چلتے ہین وہ کہ
بجھاوین نور خدا کو اپنے مونہونسے اور اللہ تعالی اپنا امر تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اے گروہ کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف اہواؤن
مین اور وعدہ ان سبکا یہ ہے کہ جمع ہوین سب تمہارے مقابلہ مین اور جان لو تم اے گروہ کہ اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے اور ہونگے وہ شخص
تھوڑا ہے جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ تعالی مدد والا اور پشیمان کرنیوالا ہے تمہارے دشمنونکا اور ہونگے وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا
اللہ تعالی پس کیا ہے تمہاری راے اس معاملے مین پھر کہا اپنے جاسوس سے کہ اٹھ کھڑا ہو اور آگاہ کر تو مسلمانونکو اس امر سے جو دیکھا ہے تو نے
پس اٹھ کھڑا ہوا وہ اور آگاہ کیا اسنے مسلمانونکو ساتھ اس چیز کے جو دیکھی تھی اسنے بھاری اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ
مسلمانونپر اور داخل ہوا بعض کے دلون پر خوف اور دیکھنے لگے بعض انمین سے بعض کی طرف اور کسی نے انمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا
ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کیا سکوت ہے تمپر جواب دو رحم کرے اللہ تعالی تمپر مشورہ دو تم مجھکو اپنی طرف سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک
کے تم مین سے پس کلام کیا کچھ لوگون نے سابق الایمان والونسے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم بزرگی اور مرتبہ کے آدمی ہو اور تمہاری
شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی ہین تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد
کیا ہے لکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابوعبیدۃ بن الجراح پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانونکی ہو پس کہا
ابوعبیدہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور اللہ
تعالی توفیق دے پس اٹھ کھڑے ہوے انکی طرف وہ مسلمان جنمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ متفکر تھے اور کہا انھون نے کہ اے سردار تم وہ
شخص ہو کہ تمہارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری راے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اترو ایک میدان چراگاہ اور جگہ
کشادہ مین جو نزدیک ہے وادی القری کے پس پہنچینگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک بھیجینگے ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جنکے
پاس سے پس جسوقت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم غالب اور فتحیاب پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ بیٹھو تم رحمت کرے اللہ تمپر کہ
تحقیق مشورہ دیا تمنے ہمکو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاونگا اپنی جگہ سے تو برا مانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے
[illegible] اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے

وہان سے اور امر مثل شکست اور ہزیمت کے تمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرة
المرادی رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای امین الامتہ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل و عیال کیطرف صحیح اور سالم اگر نکل جاوینگے ہم ملک شام سے کبھی اور
کیونکر چھوڑینگے ہم چشمے بہنے والے اور نہرین اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور
زمین خشک بے گیاہ اور غذا لے جو اور لباس صوف کے اور ہلوگ اس مقام مین مثل ایسے عیش وسیع اور پاک مین ہین کہ اگر مارڈالے
جاوینگے ہم یہان پس بہشت وعدہ گاہ ہماری ہی اور ہو سنگے ہم بیچ ایسی نعمتون کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اُس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا
طرف عالم ثابت اور برقرار اور ہمسائگی کے محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہین قیس بن ہبیرہ اور
کلام حق کہا اُنھون نے پھر کہا کہ ای لوگو آیا پلٹو گے تم بجانب شہر پتھر اور ڈھیلے کے اور چھوڑ دو سگے تم ان گبرون کے واسطے محلون اور شہر
بنا ہوئے اور باغون اور نہرون اور کھانون اور پینون اور چاندی کو بہ تحقیق سچے ہین قیس اپنے کلام مین اور ہم نہین جانیوالے ہین اپنی جگہ سے
تا وقتیکہ حکم کرے اللہ تعالی ہمارے بیچ مین اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہی پس اُٹھ کھڑے ہوئے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ سچ کہتے اللہ تعالی تمھارا
کلام کو اور اعانت کرے تمھاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور پھر وسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہینگی تمسے فتح اس عالم کی
اُمید رکھتے ہین ہم کہ نجات دیگا ہمسے تو اب اُس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی
تمھاری کام کو پس رائے تمھاری ہی اور پے در پے ہوا قول مسلمانون کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ وہ
چپ تھے اور کچھ نہین بولتے تھے پس سامنے آکے انکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای ابا سلیمان بہ تحقیق تم مرد بزرگ منش اور تیز
سوار اور چالاک ہو اور تم صاحب رائے اور ارادہ اور مبصر سب کامونکے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام مین پس کہا خالد بن الولید نے
کہ ہان سُنا مین نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوائے انکی رائے کے ہی و لیکن مین نہین چاہتا ہون کہ مخالفت کرون مین مسلمانونکی اور بہ تحقیق
متفق ہو چکی ہی رائے انکی اسجگہ کے ٹھہرنے مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اگر ہو گی رائے تمھاری
موافق واسطے مسلمانونکے اختیار کرونگا مین اسکو اور ہونگا مین تابع تمھاری رائے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ جان لو تم ای سردار
اس امر کو کہ اگر ٹھہرے ہوگے اپنی اسجگہ مین پس بہ تحقیق اعانت دو گے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام جابیہ کا نزدیک ہی
قیساریہ سے اور اسمین قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہی اور اہل اردن بسبب تمھارے خوف کے وہان
ملگئے ہوے ہین اور مین تمکو یہ مشورہ دیتا ہون کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اسطرح سے کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہانتک کہ جا اترو تم یرموک مین اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کے پاس سے
آکر ملنے والی تم مین اور تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل دوڑ لینے اور گرداوے گھوڑ دونکے ہو گے پس جب کہا
خالد بن الولید نے یہ کلام مسلمانون نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہی ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے اور اٹھ کھڑے ہوئے ابو سفیان
اور کہا کہ ای سردار عمل کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو انکو اُس جانب کو جو نزدیک ہی قادسیہ کے ہو کہ ہو وین وہ ہمین ہمارے
لشکر اور رومیونکے لشکر کے چار دن مین مقیم ہی تاکہ سختی اور دشوار نہین نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرینکے اسواسطے کہ قریب

کہ بلند ہونگی واسطے کوچ لشکر کے ان درختون سے آوازین پس داخل ہوگی تمھارے دشمنونکے دلونمین طمع اور امید پس اگر آوینگے
وہ بارادۂ غارتگری یا مکر اور فریب کے ملاقی ہونگے اُنسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہے خدا
کی اے بیٹے حرب کے یہ بات تو تمنے میرے دلکی کہی اور میری بھی یہی رائے تھی پس کوچ کیا مسلمانونے اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اس لشکر خالد بن الولید کو جو آیا تھا اُنکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اس لشکر کو اور حکم دیا انکو رہین وہ مسلمانون کی
نگہبانی پر اور طلیعہ انکے لشکر کے پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اُنکے کوچ کرنیکے یہانتک کہ سنی گئی
آوازانکے شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اُنھون نے یرموک کو اور سُنی ان رومیون نے جو کہ تھے اردن مین آواز مسلمانونکی وقت
اُنکے کوچ کے پس طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانونکے اور امید کی انمین اور ملاقی ہوے وہ خالد بن
الولید اور لشکر زحف سے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کی باگونکی طرف درانحالیکہ وہ آگے
آنیوالے تھے پس ہنسے اور کہا کہ اختیار کرو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیونسے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا
مسلمانونے تلوار ونکو اور بڑھایا نیزونکو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور مرقال اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن
الطفیل اور زبیر ابن اکال الدیم اور ہلال بن مرہ اور صخر بن غانم اور مثل اُنکے اور لوگون نے پس نہوئی رومیونکو طاقت انکے مقابلے
کی پس پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ اور مسلمان مارتے اور قید کرتے تھے انکو یہانتک کہ ڈالدیا اُنھونے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا
اور قریب ہوئے اُنسے خالد بن الولید وقت ہزیمت کے دریاے اردن تک پس ڈوب گئی اسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر
روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیونکے بارادۂ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے
یرموک مین اور چھوڑا تھا ان جماعتونکو پس پشت اپنے اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانونکی عورتین اور اُنکی اولاد کو اُس ٹیلے پر اور حکم کیا اُنکو ہشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑے کیے نگہبان اور مقرر کیے طلایع اور جاسوسونکو
ہر راہ پر اور آئے خالد بن الولید لڑائی سے اور اُنکے ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس علے خیر دی انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا
کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت ہو تمکو پروردگار عالم کیطرف سے اور ٹھہرایا مسلمانونکو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان
اور ہتیاروں کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنونکے گویا کہ وہ منتظر وعدے کے تھے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے
کوچ کیا ہے بجانب یرموک کے پس بھیجا اُسنے اپنے ایلچی کو بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش و ملامت کرتا تھا باہان کو اور سست
سمجھتا تھا اُسکی رائے کو توقف رونگی مین اور برانگیختہ کرتا تھا اسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانونکے پس جب پہونچا باہان کے پاس خط
قسطنطین کا بلایا اُسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر سنایا خط انکو اور حکم کیا چلنے کا اور کہا اُسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہو کر گذرو تم کسی شہر مین
شہرہاے شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلو تم وہانکے لوگونکو خوشی یا جبر سے پس مانع ہوئی فوج رومیونکی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہنچے تھے وہ کسی
شہر مین ان شہرونسے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اُنکو اور کہتے تھے سختی ہو تمپر چھوڑدیا تمنے اپنے دین کو اور
میل کیا تمنے بجانب اہل عرب کے پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم ہمسے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کسواسطے کہ تم لوگونے فرار اختیار کیا انسے اور چھوڑدیا

ہمکو نزدیک اللہ کے واسطے بات کے پس مطیع بنایا ہے اپنی جان کو واسطے اس بات کے پس ہوا ہے تجھے اوپر حق بات کو اور سکوت کرتے تھے انکے جواب سے اور ہمیشہ لیتے تھے عوام الناس کو واسطے اپنے اور تھا لشکر ہرقل کا نزدیک یرموک میں پس اترے وہ مقام دیر الجبل کے اور وہ نزدیک تھا زمین رقاد اور جولان اور اپنے ہمراہ لائے تھے جنگی اونٹ اور خچر اور ٹٹو اور انکے لشکر کا چھ فرسخ طول و عرض میں تھا پس جب پورا ہو گیا لشکر روم کا دکھایا اپنی عیسے لوگ اور قریب ہوئے انکے اور انکے مسلمانونکے لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار عرب نصرانی مقدمۃ الجیش باہان کے تھے پس جب دیکھا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے کہا انہون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عثیم بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا لشکر رومیونکا مگر ساتھ سیلی ہوئی ٹیڑی کے جسوقت بند کر دیتی ہے کنارہ آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور دکھائی دینے مسلمانونکو بدل گئیں رنگتین انکی اور ظاہر ہوا انسے بیچ انکے گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتے تھے وہ مگر قول لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے انکی طرف اور کہتے تھے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا آخر آیت تک اور اختیار کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے لشکر جاسوسون کو اور حکم کیا انکو کہ داخل ہووین وہ قوم کے لشکر مین اور دریافت کرین مسلمانونکے واسطے خبر انکی پس روانہ ہوئے اور غائب رہے ایکدن اور ایک رات اور پھرے وہ بجانب لشکر مسلمانونکے اور بیان کیا انہون نے حال تعداد انکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیارون کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اسبات کی کہ ہو جاوے سامان انکا مال غنیمت ہمارے واسطے پس جب اترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابلے مین نہر یرموک اور بلد رقاد اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز نہ لڑے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا انہون نے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور پھیر دینے باہان کا مسلمانونکی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیجکر باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین یہانتک کہ بھیج تو انکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو انسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے انکے سردار عمر رضی اللہ عنہ اور انکے ہر امیر کے اور یہ کہ انکے قبضہ مین رہیگا جا بیہ سے حجاز تک پس جب پہنچا ایلچی باہان کے پاس اور بیان کیا اس سے پس کہا باہان نے کہ افسوس ہے کہ بلاد عرب ہمکو اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اسکے کہنے مین تجھکو کیا مشقت ہوگی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو انکی طرف اور طلب کر تو انمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو اس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس معاملے مین پس پہنے جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اسنے سر پر ریشمی سنہرا اور ڈالدیا گردن مین حمیل وغیرہ کو اور سوار ہوا ایک بڑے شہر غی پر جسپر سنہری زین تھا اور نکلا اسکے ساتھ ایکہزار آدمی قوم مذحج پس جب ظاہر اور قریب ہوا وہ مسلمانونکے لشکر کے ٹھہرا انکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانونکے سامنے بھیجو ہمارے تمہارا سردار تاکہ پیش کرین ہم تمپر گفتگو اپنی شاید کہ ہم مصالحہ کر لیوین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سنا اسکے کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئیں گردنین ان دونونکے گھوڑونکی

اور لوگ دیکھتے تھے اُن دونوں کی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بھائی کفر کے کہہ جو کچھ کہتا ہے اور پوچھ جو تجھکو پوچھنا ہے پس کہا
جرجیر نے کہ اے برادر عربی نزدیک ہے زمانہ تمکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہمنے رومیوں کو بہت جگہ میں اور فتح کر لیا ہمنے اُنکے شہروں کو پس تمکو تم
ایسا مت جانو اس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہے اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانوں کے لوگ ہیں اور اُنہیں قتل وقسم کی ہے روم
اور ارمن نے اور معاہدہ ہزار مرتبہ کیا ہے کہ نہ بھاگینگے وہ تمہارے مقابلے سے اور تمکو اُنکے مقابلے کی طاقت نہیں ہے پس پھر جاؤ تم
اپنے شہروں کی طرف تحقیق پایا اور بہت لی تمنے بادشاہ کی زمین سے اسقدر کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور میل اس امر کا کیا ہے عظیم روم
نے کہ نہ ترک کرے تمہارے ساتھ احسان کرنے کو اور وہ دیتا ہے اور ہبہ کرتا ہے اسقدر جو لیا ہے تمنے شہروں سے سال کی مدت میں اور
لیلیا ہے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پاپیادہ چلنے تھے اور اب تم نیک اور خوش حال ہوگئے ہو پس منظور اور قبول کرو تم اُس
امر کو جسکی طرف بلاتا ہوں میں تمکو ورنہ ہو جاؤ گے تم ہلاک ہونے والے پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آیا تو کہہ چکا اُسنے کہا ہاں پس
تمہارا جواب کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیوں کا قوم روم اور ارمن سے اور قصد نہ بھاگنے کا اُنکی نسبت
بیان کیا پس خطا کی تمنے اس کلام میں اور ہمکو تلوار سے دھمکانے اور ڈرانے میں اسواسطے کہ ہم تلوار سے نہیں ڈرتے ہیں اور ہم شمشیر
زنی کو نکلے ہیں اور اپنے کلام میں ہم یقین رکھتے ہیں اور ضرور ہم فتح کرینگے تمہاری زمین کو اور لے لیوینگے تمہارے بادشاہ کے خزانوں کو جیسا
کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہیں ہے اور جو تو نے حال معاہدہ رومیونکا
وسباب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہے پس جسوقت دیکھینگی رومیوں کو تیز نوکیں ہماری تلواروں کی پس بھاگینگے وہ اپنے پیچھے کو اور کہنا اور ڈرانا
تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت پر پس تحقیق دیکھا ہے تمنے حال قلت اور ضعف ہمارا اور کیونکر پھرے ہم تمہاری بڑی جماعتوں اور سامان
اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیزوں کا ہمکو وہ دن ہے جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا کہ کون ہم میں کا
ایسا ہے جسکی خواہش اور تمنا لڑائی ہے پس جب سُنا جرجیر نے کلام اُنکا متوجہ ہوا وہ ایک سردار ارمنی کیطرف اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اے
سقیل بادشاہ بڑا پہچاننے والا اس قوم کا ہے پھیری اُسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا باہان کیطرف اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ آیا کہا اور بلایا تمنے اُنکو بجانب مصالحے کے اُسنے کہا نہیں قسم ہے حق مسیح کی کہ
میں نے اس بارے میں اُنسے کوئی آغاز گفتگو نہیں کی ولیکن بھیج تو اُنکے پاس بعض عرب متنصرہ کو اسواسطے کہ عرب بعض انمیں کے بعض
کیطرف میل کرتے ہیں پس اُسیوقت بلایا باہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اُسکو کہ جا تو ان قوم کیطرف اور ڈرا تو انکو ہماری کثرت سے
اور ڈال تو اُنکے دلوں میں خوف اور دہشت کو اور اُتار تو اُنپر مکر اور فریب اپنا پس نکل کر روانہ ہوا جبلہ تا اینکہ مسلمانوں کے سامنے ٹھہرا
اور پکار کر کہا اُسنے اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آوے تم میں سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کروں میں اُس سے
پس سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانوں سے کہ بھیجا ہے قوم نے تمہارے پاس اپنا ہمجنس کو بارادہ مکر و فریب کے بسبب
یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اُسکے سامنے ایک مرد کو انصار سے پس جلدی کی اُسکے پاس جانیکی عبادہ بن صامت رضی اللہ
عنہ نے اور کہا انہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار میں اُسکے پاس جاؤنگا اور سنونگا جو وہ کہیگا اور جواب اُسکا دونگا میں جلد ہی لینے

نام مرد ارمنی

فصل ذکر گفتگوی جبلہ بن ایہم غسانی کا عبادہ بن صامت سے ۱۲

گھوڑے پر سوار ہوکر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پس دیکھا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو کہ گویا وہ قوم شنوءہ سے ہے
اور ڈرا انکو دیکھنے سے بسبب بڑائی اُنکے ڈیل ڈول کے پس کہا جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگوں سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ میں اُس قوم
سے ہوں کہ جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہے میں اولاد عمرو بن عامر سے ہوں جبلہ نے کہا مبارک ہو تمکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن
صامت نے کہا میں قبیلہ خزرج سے ہوں میں عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں پس سوال کر تو جو تجکو منظور ہے
پس کہا جبلہ نے کہ اے بیٹے چچا کے میں نہیں آیا ہوں تمھاری طرف مگر اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ اکثر تمھاری جماعت کے لوگ قریب اور یگانے
ہیں پس میں بہی خواہ اور مشورہ دینے والا تمھارا ہوں اور یہ قوم جو اُترے ہیں گرداگرد تمھارے انکی ساتھ اتنا لشکر ہے کہ نہیں سامنا ہو سکتا
ہے تمکو اُس سے اور لشکر کے پیچھے لشکر ہے اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہے تمھاری جماعتوں کو ایک بعد دوسرے کے اور جان لو تم کہ لڑائی
گھومنے والی مثل ڈول کے ہے اور اگر غالب ہو جاوینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر یثرب اور اگر وہ شکست اٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے
وہ اپنے لشکر اور شہر پناہوں اور خزانوں اور شہروں انکی طرف اور جو تمنے پایا ہے پس لیلو تم اور پھر جاؤ تم اپنے شہروں کو عبادہ بن صامت نے
کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہاں تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہیں جانا تو نے اُس چیز کو
کہ ملاقی ہوئے ہم تمھاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ میں اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمھارا نافرمانی کرنیوالوں کو
ہم جانتے ہیں اس امر کو کہ جسقدر تمھاری جماعت باقی ہے اُسکا معاملہ ہمپر آسان ہوگیا اور ہم لڑتے ہیں اور لڑینگے ایسے دین سے کہ
چاہتے ہیں ہم مدد وہی اُسکی نہیں ڈرتے ہیں ہم جو آگے آتا ہے ہمارے اور نہیں پرواہ کرتے ہیں ساتھ تمھاری جماعت کے اور ہم حریص
اور خواہشمند ہیں خونریزی سے کہ پس نہیں دیکھتے ہیں ہم کوئی چیز بہت میٹھی رومیوں کے خون سے اور میں دعوت کرتا ہوں اے جبلہ تمکو بجانب
اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین میں تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا و آخرت کی اور نہو تو تابع ایسے امر کا کہ فدا
کرے تو اپنی جانکو اسیر ساتھ بُرائی اور مشقت کے اور تو ڈرتا ہے عرب سے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہو چکا ہے پس تابعیت کر
اور اختیار کر تو راہ اُس شخص کی جسنے رجوع کی بجانب حق کے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ
بن صامت سے اور کہا اُسنے کہ چپ رہو تم میرے سامنے ایسے کلام سے کہ نہیں جدا ہونیوالا ہوں میں اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر
انکار کرتا ہے تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈر اس امر سے کہ ڈالیں ہم تجکو اول نیزہ بازی میں کہ ہم گزند پہونچانیوالے ہیں لڑائی میں اور اگر
پہونچینگی تجکو ہماری تلواریں تو نہ رہائی پاویگا تو انکی نوکونکی تیزی سے اور چھوڑ دے تو ہمکو اور رومیوں کو اپنے حال پر کہ وہ نسبت تیرے آسان اور
سبک ہیں اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آمادہ رہیگا انکی مدد وہی پر تو اُتریگی تجپر وہ چیز جو اُتریگی اُنپر پس خشمناک ہوا جبلہ اور کہا اُسنے
کہ تم کسوجہ سے مجکو اپنی تلواروں سے ڈراتے ہو آیا نہیں ہوں میں مثل تمھارے اور نہیں ہوتا ہے ایک مرد دیگر مقابل ایک مرد کے عبادہ
بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہے ہمنے کہ تو ہمارے پاس بکر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہے حالانکہ ہم مثل تم لوگوں کے نہیں ہیں سختی ہو تمپر خالق ہے
کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہیں اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہیں اُسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہے کہ بھر لگا
دیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ میں تمھارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمھارے ساتھ ہے نہیں دیکھتا ہوں اور نہ کوئی اور گرد وہ تمھارا

مدد کرنیوالا ہی عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی اپنے کلام مین ہمارے ایسے لوگ بزرگ شریف دلیر سخت ہین کہ جانتے
ہین موتکو غنیمت اور زندگانی کو تاوان ہر ایک انمین کا بنانہ لشکر ہی آیا ہو لگیا تو عمر رضی اللہ عنہ اور انکی شدت اور مضبوطی کو عثمان رضی اللہ
عنہ اور انکی دانش اور جوانمردی کو اور علی کرم اللہ وجہہ اور انکے دبدبہ کو اور عباس اور طلحہ اور زبیر اور فلان اور فلان لوگ جو یکجا ہوتے ہین
اُنکے پاس مسلمانان مکہ اور طائف اور یمن وغیرہ سے پس جب سنا جبلہ نے یہ کلام کہا اُسنے ای بیٹے چچا کے آیا تھا مین باداد تمھاری نصیحت
کے پس ہرگاہ انکار کی تمنے پس مین درخواست کرتا ہون تمسے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کرین وہ صلح کو جسکی
طرف ہم انکو بلاتے ہین عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہی خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچمین مگر ساتھ ادائے جزیہ یا اسلام یا تلوار
کے اور اگر نہو تا عذر اور بیوفائی کرنا امر بد ہمارے نزدیک ہر آئینہ بلند کرتا مین تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو
دوزخ کیطرف پس جب سنا یہ جبلہ نے کلام عبادہ بن صامت کا حالانکہ انھون نے نہ موافقت کی جبلہ سے کلام مین اُسکی جانب کو پس
پھرا وہ ڈرتا ہوا بجانب باہان کے درانحالیکہ بھر لیا اُسکے دل نے گفتگو سے عبادہ بن صامت سے خوف اور ڈر کو پس جب پھرا وہ آگے
باہان کے ظاہر تھا اُسکے چہرہ سے خوف پس کہا باہان نے جبلہ سے کہ تیرے پیچھے کیا حال ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ مین نے دیکھا اور رعب ڈالا میرے پس انکے
نزدیک یکسان ہی اور انھون نے کہا ہی کہ نہین ہی ہماری خواہش اور آرزو مگر لڑائی باہان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہی جو تجھسے ظاہر ہوئی ہی
آیا نہین ہین وہ عرب مثل تمھارے مین نے سنا ہی کہ وہ تیس ہزار ہین اور تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہین لڑسکتے ہین دو آدمی تمھارے انکے ایک آدمی
سے تو انکو اسواسطے جبلہ لڑائی کیواسطے اور ہم تمھارے پیچھے ہین پس اگر فتح اور غلبہ پایا تمنے انپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچمین مشترک
اور ہوسکتا تم نزدیک تر ہین انکی طرف وہ بیٹھے اور وہ ذلیل ہمارا جو عرب نے لیا ہی اور باہان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام مین اور خواہش
دلاتا تھا اُسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ نے اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنو غسان کو اور حکم کیا اُنکو کہ ہتیار ہو جاوین اور زرہین پہنین
وہ پس ایسا ہی کیا قوم نے اور سوار ہوئے ساتھ پہننے لوہے کے درانحالیکہ نہین ملا تھا کوئی رومی انمین اور آگے انکے جبلہ بن ایہم سنہری زرہ پہنے
ہوا اور انکے اوپر تھا ایک خود بنائی ہوئی تیار کی ہوئی اور اُسکے ہاتھ مین صلیب تھا جو ہرقل نے اُسکو واسطے بنایا تھا پس چلا وہ بجانب
صحابہ کے ساتھ ہزار کی جماعت سے پس جب دکھائی دیے اور قریب ہوئے وہ مسلمانون کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ وہ باتین کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو انکے اور جبلہ کے بیچ مین ہوئی تھین کہ دفعتہً دکھائی دیے انکو بنو غسان پس جب
دیکھا انکو مسلمانون نے پہچانا انکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہا ای گروہ مسلمانون کے بہ تحقیق عرب متنصرہ تمسے لڑنیکو آتے ہین پس کیا
کہتے ہو تم اس معاملہ مین مسلمانون نے کہا کہ لڑینگے ہم اللہ سے امید مدد اور غلبہ کی رکھتے ہین اور قصد کیا لوگون نے انکی طرف کوچ کرنیکا پس
پکار کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانون سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس تحقیق درآئی ہی ایک تدبیر تاآنکہ کر دونکا
مین انکے ساتھ کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جائینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا ہی ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار دشمن
نے اعانت چاہی ہمپر ہمارے ہمجنس عرب سے اور وہ شمار مین ہمارے دونے ہین اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے انسے لڑینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث
ضعف کی ہوگی اور مین بھیجونگا انکے مقابلے مین کچھ لوگ ایسے کہ کام کرینگے وہ انکے پھیر دینے مین اور جب لوٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث

شکستگی مشرکین اور اُنکی بُری سبکی کا اور اگر انکار کرینگے وہ پھر جلد نہ سے اور آمادہ جنگ ہونگے تو نکلینگے اُنکی طرف کچھ تھوڑے لوگ کہ پھیر دینگے اُنکو
اُنکی نیت پر پس تعجب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا اے ابا سلیمان کرو تم جو تمنے تجویز کی ہے اور جو ظاہر ہوا ہے تمھاری
رائے مین پس اُسی وقت بلایا خالد بن الولید نے قیس بن سعید بن عبادہ خزرجی کو اور کعب ابن مالک انصاری اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ
اور ابی ایوب خالد بن زید کو پس جب آ ٹھہرے یہ لوگ خالد بن الولید کے سامنے کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ اے مددگاران خدا و رسول کے یہ عرب
آئے ہین تمھاری طرف کہ تم سے لڑا چاہتے ہین اور وہ قوم غسان اور لخم اور جذام و حمیر ہے بھائی تمھارے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور گفتگو کرو اُن سے اور
کوشش کرو اُنکے پھیر دینے مین لڑائی سے پس اگر وہ ایسا کرینگے تو بہتر ہے ورنہ ملینگی ہماری تلوارین اُنکے تئین اور ہم دینگے ہم کافی اُنکی لڑائی کو پس
نکلے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ پانچ شخص تھے انصار سے تا اینکہ سامنے ہوے جبلہ کے اور تجاوز کیا تھا جبلہ نے مسلمانوں کے مقابلے مین
بارادہ لڑائی یہانتک کہ جب قریب پہنچے صحابہ قوم غسان کے پکارا اُنھون نے کہ اے گروہ عرب کے قوم غسان اور لخم و جذام ہم بھائی تمھارے ہین اور
ہم چاہتے ہین نزدیک ہونا تم سے پس اجازت دیا اُنکو جبلہ نے اپنے نزدیک آنیکی پس جب داخل ہوے صحابہ پاس اُسکے اور وہ خیمہ سرخ ریشمی مین
جسمین فرش بلند بچھا ہوا تھا تکیہ لگائے بیٹھا تھا اور اُسکے گرد اولاد آل جفنہ تھے پس دعا دی اُسکو مثل دعای سلاطین کے پس بلند کیا جبلہ نے اُنکے
مرتبہ کو اور کہا کہ اے بھائی تم عزیز اور بزرگ نہ ہوا اور مین آیا تھا تمھاری طرف اور اس لشکر سے جسنے ڈھانپ لیا ہے تمکو پس بھیجا تمنے میرے پاس ایسے شخص کو
اپنی جماعت سے جسنے گفتگو مین تجاوز نہ ہو اور شدت کی پس کون شخص ہے تمھارے میرے پاس لایا ہے پس سبسے پہلے کلام کیا اُنسے جابر بن عبد اللہ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے
بیٹے بھائی کے نہ وعدہ کر تو ہمسے اُنکی گفتگو کا اسواسطے کہ ہمارے دین مین نہین بتایا ہے مگر ساتھ نصیحت کے اور مسلمانوں کے واسطے نصیحت کرنا واجب ہے اور اسواسطے
کہ تو عزیز اور قرابتی ہے پس ہم آئے ہین تیرے پاس واسطے اسکے کہ بلاتے ہین ہم تجکو طرف اسلام کے اور ہو جاوے تو اہل اسلام سے اور ہمارا تیرا حال یکسان
ہو جاویگا اسواسطے کہ دین ہمارا بزرگ ہے اور نبی ہمارے بزرگ اور والا ہین جبلہ نے کہا کہ مین اس امر کو دوست نہین رکھتا ہون اور مین اپنے
دین مین تہمت کیا گیا ہون اور تم گروہ عرب دین ادخم نسیح نے پسند کیا ہے ایک امر کو اور مینے پسند کیا ہے اپنے واسطے ایک امر کو پس کہا اُنھون نے
نے کہ تو عزیز و بزرگ اور تجھ سا آدمی نہین چاہیے کہ مطلع ہو سکتا ہے اسلام اور اُسکے مرتبے سے پس قبول کر تو اسلام کو تاکہ رہنمائی ہو جاوے تو پس انکار کی جبلہ نے
پس بہت کچھ سمجھایا تھا سے جبلہ نے کہا سنتا ہون اس امر کو کہ جسوقت چھوڑ دونگا مین تمسے لڑائی کو اور ہوویگا غلبہ واسطے روم کے تمپر تو نہ بخوف رہونگا
مین اُنسے اس بات سے کہ نکال دینگے وہ مجکو میرے شہر سے اسواسطے کہ روم نہین راضی ہونگے مجھسے مگر اس بات پر کہ لڑوں مین تمسے اور تمھین نے مجکو بڑا بنایا ہے
اور اگر داخل ہو جاؤنگا مین تمھارے دین مین تو حقیر اور ناچیز ہونگا مین صحابہ نے کہا کہ ہرگاہ تو اس سے انکار کرتا ہے پس جسوقت کہ غالب اور
فتحمند ہو جاوینگے ہم تو مار ڈالینگے ہم تجکو اسواسطے کہ ہماری تلوارین پھاڑ ڈالتی ہین ہڈیونکو پس سختی لڑائی کی ساتھ غیر تیرے کے دوست
تر ہے ہمارے نزدیک اور ارادہ کیا صحابہ نے اُسکے ڈرانیکا تاکہ پھیر جاوے وہ رومیون سے اور جبلہ نے انکار کیا اس امر سے اور کہا قسم ہے حق صلیب
کی ضرور لڑونگا قوم سے اگرچہ ہو لڑائی بھائی اور سب بھائیون سے پس کہا قیس بن سعید نے کہ تحقیق گھیر لیا ہے شیطان نے
تیری عقل کو ہے تو وہ مخفی ہلاک ہونیوالون سے ہے پس قریب ہے تو دیکھیگا ہم سے ایسی لڑائی کو کہ بوڑھا ہو جاوے گا
اسمین بچا اُسکے لڑنیکا پس اٹھ کھڑے ہوے قیس اور کہا اپنی قوم سے کہ چلو تم دور ہی یاد رکھو [illegible] اُسکے جبلہ نے

کہا کہ مستعد ہو تم کل واسطے لڑائی کے پس چلے آئے صحابہ پھر کر خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا انکو جبلہ
کے حال اور گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ چھوڑ دو اسکو پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر آئینہ دیکھیگا جبلہ
ہم مین سے ایسے لوگونکو کہ نہ ارادہ کرین گے وہ اُسکی لڑائی مین سوائے رضامندی پروردگار عالم کے اور کہا اُنھون نے کہ اے گروہ
مسلمانون کے قوم ساٹھ ہزار ہین اور ہم کچھ زیادہ تیس ہزار اور ہم اللہ تعالیٰ کے گروہ ہین اور چاہتے ہین ہم کہ ملاقی ہون اور بھڑین
ہم اُس بھاری جماعت سے پس اگر مارا ہمنے جبلہ کو توڑ جائیگی ہیبت ہمارے دشمنونکے دلونمین ولیکن منتخب کرونگا مین کچھ لوگ اپنی جماعت سے
واسطے لڑائی ان عرب کے ابو سفیان نے کہا کہ واسطے اللہ کے ہے کام نیک تمھارا اے ابا سلیمان تحقیق رائے نیک کو پہونچے تم پس کرو تم جس امر کا
ارادہ کیا ہے تمنے اور لیلو اس لشکر سے جسکو تم چاہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین چاہتا ہون کہ منتخب کرون اپنے لشکر سے تیس آدمی پس ہر ایک
ہزار آدمی ہم مین سے دو ہزار ایستادہ ان منصرہ سے پس نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ تعجب کیا اُسنے مقولہ خالد بن الولید سے اور گمان کیا اُنکی نسبت
مزاح کا پس جس شخص نے پہلے اُنسے سُنا تھا مین اسدن کلام کیا وہ ابو سفیان تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے بیٹے ولید کے آیا یہ کلام تمھارا مزاح کا ہے یا صحیح
اور درست ہے خالد بن الولید نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ نہین کہا ہے مین نے مگر کلام صحیح اور درست کو پس کہا ابو سفیان
نے کہ ہو گے تم اس صورت مین خلاف کرنیوالے واسطے حکم اللہ برتر کے اور ظلم کرنیوالے اپنی ذات پر اور مین نہین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ
تمھارے واسطے اُسمین قوت ہو پس اگر کہتے تم کہ لڑیگا ایک مرد دو سے تو یہ آسان ہوتا تمھارے اس کلام سے کہ لڑیگا ایک مرد ہم مین کا دو ہزار سے اور اللہ تعالیٰ نے
رحم کرنیوالا ہے اپنے بندون پر فرض کیا ہے ہمپر یہ کہ لڑے ہم مین کا ایک آدمی دو آدمیون سے اور ایکسو دو سو سے اور ایک ہزار دو ہزار سے سو تم تیس آدمی ساٹھ ہزار کے
مقابلے مین تجویز کرتے ہو سو ان لوگون مین سے کوئی نہ قبول کریگا اور اگر قبول کریگا تو غرور ساتھ اپنی ذات کے اور مبتلا کریگا اپنے ہلاک کو خالد بن الولید نے کہا کہ اے ابا سفیان
نہو جاؤ تم بزدل اور ڈرانیوالے اسلام مین حالانکہ تھے تم مضبوط اور شجاع جاہلیت مین خاموش رہو تم اپنی گفتگو سے اور دیکھو کہ کیسے بہادر شہسوار
مسلمانونکو مین منتخب کرتا ہون پس جب تم اُنکو دیکھو گے تو جانوگے اس امر کو کہ یہ وہ لوگ ہین کہ جنھون نے اپنی جانونکو اللہ تعالیٰ کے واسطے ہبہ
کر دیا ہے اور نہین چاہتے ہین وہ لڑائی سے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جسکے دلکا حال اللہ تعالیٰ ہے اس کیفیت سے جانیگا تو لائق اور سزاوار ہوگا اللہ تعالیٰ نے
پر یہ کہ مدد کریگا اُسکی اگر چلیگا وہ آگ کے اندر و نیز ابو سفیان نے کہا کہ اے ابا سلیمان بات یہی ہے جو تمنے کہا اور میرا کلام بنظر شفقت بحال مسلمانونکے تھا
اور اگر تمھارا ارادہ یہی ہے تو ساٹھ آدمی ساٹھ ہزار کیواسطے مقرر کرو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مشورہ ابو سفیان کا مناسب ہے خالد
بن الولید نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تھا مین نے اس کلام سے مگر مکر اور فریب کرنیکو ساتھ اپنے دشمن کے اسواسطے کہ جسوقت وہ شکست
اُٹھا کر پھر جاوینگے اپنے سردار کیطرف تو داخل ہوگا خوف اور ڈر ہمارا انمین اور جانیگا باہان اس امر کو کہ ہمارا لشکر اُسکے واسطے کافی و شافی ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تم ساٹھ آدمی لیلو بعض انمین کے بعض کی اعانت کرینگے خالد بن الولید نے کہا کہ جس شخص کا جی چاہے اسبات کے واسطے ورنہ میرے
واسطے تو سوا اپنی جان کے اور کچھ نہین ہے اور اللہ تعالیٰ توفیق دیوے مجکو اس چیز کی جسکو مین دوست رکھتا ہون عبداللہ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ پہلے جس
شخص کو خالد بن الولید نے انتخاب کیا شہسواران مسلمین سے وہ زبیر بن العوام اور بعد انکے فضل بن عباس تھے پھر کہا خالد بن الولید نے کہان ہین ہاشم
بن سعید الطائی کہان ہین شہسوار بنی تمیم کے قعقاع بن عمرو التمیمی کہان ہین شرحبیل بن حسنہ کہان ہین خالد بن سعید کہان ہین عمر بن عبداللہ

کمان ہین صفوان بن فضل المعطل السلمی کمان ہین صفوان بن امیہ کمان ہین سہیل بن عمرو کمان ہین ربیعہ بن عامر کمان ہین ضرار بن الازور
کمان ہین رافع بن عمیرہ کمان ہین عدی بن حاتم طائی کمان ہین یزید الخیل الابیض الرکبان کمان ہین حذیفہ بن الیمان کمان ہین قیس بن الیمان
ہین کمان ہین قیس بن سعید الخزرجی کمان ہین کعب بن مالک انصاری کمان ہین سوید بن عمرو بن الغنوی کمان ہین عبادہ بن صامت کمان
ہین جابر بن عبداللہ کمان ہین ابو ایوب انصاری کمان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق الاموی کمان ہین عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی کمان ہین
یزید بن الخطاب کمان ہین رافع بن سہیل کمان ہین یزید بن عامر کمان ہین عبیدہ بن اوس کمان ہین مالک بن نضر کمان ہین حارث بن عبد کمان ہین
طفر بن ابی لبابہ کمان ہین عبداللہ بن عوف کمان ہین قابس بن قیس کمان ہین داود بن عبداللہ کمان ہین رافع عنجدہ اور تھین ان کی کہ برابر بیج ق
تھین الکسو سوا اسکے کمان ہین عبید بن ابی عبید کمان ہین مغیث بن قیس کمان ہین ہلال بن جابرہ کمان ہین علی بن ابی امیہ کمان ہین کلاب بن حارث
کمان ہین حمزہ بن عمر کمان ہین عبداللہ بن یزید۔ **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مین نے مختصر کر کے ذکر کیا ہے اور تحقیق خالد بن الولید نے منتخب
کیا اکثر قوم انصار سے لیس کہا قوم انصار نے کہ خالد بن الولید آگے کرتے ہین آج کے روز انصار کو اور پیچھے کرتے ہین مہاجرین کو شاید انکے دلمین
کوئی بات ہے انصار کیطرف سے یا یہ کہ انکو برگزیدہ کرتے ہین اسواسطے لڑائی انکی قوم کے تاکہ دیکھین وہ کہ کیسا ہے صبر انکا اس معاملے مین یا ارادہ
کرتے ہین وہ اسامر کا کہ آگے کرین انکو واسطے ہلاکی کے اور شماتت کرتے ہین اولاد مغیرہ پر پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام متوجہ ہوئے یہانتک
کہ اندرمیان ساتھ کے بیچ مین آئے اور کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے اولاد عمرو بن عامر کے نہین بلایا اور تجویز کیا مین نے تمکو مگر اس معاملے مین جسکو پسند کیا ہے
مین نے اپنی ذات کیواسطے اور بنظر اچھے ہونے اعتقاد کے تمہارے اور تمہارے ایمان پر اسواسطے کہ تمہارے دلونمین ایمان نے جگہ پکڑی ہے انصار نے کہا کہ ہم نے
ہے پھر مصافحہ کیا انسے اکثر قوم نے از روے نزدیک ہونیکے ساتھ انکے دل کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبکے پیچھے ساٹھ آدمیو
خالد بن الولید نے حاطب بن عمر کو بلایا پس جب بلایا انھون نے حاطب بن عمرو کو ساٹھ کے پیچھے ظاہر ہوا خشم اور غصہ انکے چہرے سے اور حاطب
کو شدت عداوت تھی اپنے بھائی سہیل کے ساتھ اسلام مین اور وہ اکثر کہتے تھے رسول اللہ صلعم سے کہ یا رسول اللہ اگر قدرت پاؤنگا مین اپنے
بھائی سہیل کے خون پر تو بہونچاؤنگا اسکو پس تعجب فرماتے تھے مصطفے انکی اچھائی ایمان سے پس جب ہوا دن یرموک کا آگے کیا خالد بن الولید نے سہیل کو
پیچھے حاطب کو پس لاحق ہوئی حاطب کو عار اور آئے خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے تم ہمیشہ دشمن رہے خاندان بنی عامر کے
آگے کرتے ہو تم جسکو پیچھے ہونا چاہیے اور پیچھے کرتے ہو جسکو آگے ہونا چاہیے اور نہین ارادہ کیا ہے تمنے اس امر سے مگر یہ کہ چھوڑ دو ہمکو اور
مقدم کرو ہمارے غیر کو اور نہین خطا ہے یہ بھی تجویز امیر المومنین عمر بن الخطاب رض کی تمہارے باب مین کہ تم ناز کرتے ہو اپنی دلیری اور جوانمردی پر ساتھ
اس چیز کے جو فتح کی اللہ تعالی نے تمہارے ہاتھ پر اور تم اپنے کو شجاع اور لوگونکو اپنے سے کم جانتے ہو اور اگر مین نہ ڈرتا اللہ تعالی سے حالانکہ اللہ
تعالی پر بھروسہ اور اعتماد کرتے ہین مومنین تو ملاتا مین اپنی باگ کو تمہاری باگ کے ساتھ اور اپنے گھوڑے کو تمہارے گھوڑے کے ساتھ اور حملہ کرتا مین اور تم
ان کافرونپر پس دیکھتے مسلمان کہ کون ہم مین کا بڑا صبر کرنیوالا ہے مشرکین کی لڑائی پر اللہ تعالی کی راہ مین پس خشمناک ہوئے خالد بن الولید
حاطب کے ساتھ اور کہا انسے کہ تمکو اور تم ایسے اور لوگونکو کہنے کی بات ہو گئی اور دراز ہوئین باتین تمہاری گفتگو مین یہانتک کہ زیادہ کہا
تمنے میرے لیے ملامت کو نزدیک عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مین نہین جانتا ہون اس امر کو کہ تمہارے واسطے اس کلام مین کوئی گناہ ہے

اور نہیں ہے یہ مگر آزمائش اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ ناطق کیا ہے اُسنے اس کلام سے تمھاری زبانونکو اور چاہتا ہے وہ میری آزمائش کو بسبب اور تمھارے صبر کو اور مین درخواست کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے توفیق اور سلامتی کی تاکہ دور ہو جاوے میرے دلسے ننگ و عار شیطانی اور غصہ زمانہ جاہلیت کا پھر کہا قسم ہے خدا کی ای حاطب اگر قصد کرے تم بعد اس کلام کے اس امر کا کہ رکھو تم اپنے قدم کو خالد کے رخسار پر تو ہر آئینہ نہ پاؤگے تم اُن میں رنج کو اور یہ لوازمے عاجزی اور فروتنی کے ہے واسطے بندۂ خدا کے اور از روے طاعت کے ہے واسطے رسول اللہ صلعم کے پس نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جسنے سُنا قول خالد بن الولید کا مگر یہ کہ شکرگزاری اور استحسان اُنکی بات کا کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح سنتے تھے قول خالد بن الولید کا پس وہ رونے لگے اور کہا قسم ہے خدا کی ای ابا سلیمان کہ تم فرد اور یکتا ہو اللہ کی شکرگزاری مین پھر کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور پکڑ لیا ہاتھ حاطب کا اور ڈالدیا اُنکے ہاتھ کو خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس دونون نے اور مصافحہ کیا ایک نے دوسرے سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین اُمید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوئے تم دونون مصداق اُسکے جو فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید مین ونزعنا ما فی صدورهم من غل آخر تک

واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب انتخاب کیا خالد بن الولید نے شہسواران مسلمین سے ساٹھ مردونکو کہ ہر ایک اُنمین کا اگر ارادہ کرتا بذات خود لشکر کے مقابلے کو تو یہ آسان تھا اُسپر اُسیوقت کہا خالد بن الولید نے اُنسے کہ کیا رائے ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تم پر بیچ مین حملہ کرینگے ہم ساتھ اس لشکر پر جو ہمسے لڑنیکو آیا ہے اور وہ لوگ قوم عرب مین مثل تمھارے ہیں اور تم خوب اُنکو جانتے اور پہچانتے ہو پس اگر ہوگا تمکو اُنکے مقابلہ مین صبر اور تائید کریگا اللہ تعالیٰ بحالت صبر کے ساتھ مدد کے اور شکست دوگے تم ان عربکو پس جان لو اس امر کو تم اس لشکر کو شکست دوگے پس جب شکست دوگے تم اُنکو اور پڑیگا اُنپر خوف تمھارا تو اونپر پس پلٹ جائینگے وہ بحالت زیانکار کے اُنھون نے کہا کہ ای ابا سلیمان کرو تم جو تمسے ہو سکے قسم ہے خدا کی ہم لڑینگے ہم اپنے دشمنون سے مثل لڑائی ایسے شخص کے جو مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کو اور بھروسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی قوت پر اور خرچ کرتا ہے طلب آخرت مین اپنی جانونکو پس دعا جزاے خیر کی دی خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور کہا کہ آمادہ ہو جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر اور پہنو تم ساز اور سامان اپنا اور ہوویں تمھارے پاس تلوارین اور ایک ایک نیزہ چھوٹا ہوگا اور نہ لیوے کوئی تم مین نیزے کو واسطے کہ نیزہ ہوتا ہے باعث سستی کی لڑائی کی وقت مارنے کے پس نادرستی کرتا ہے اور نہ لو تم نیزونکو کہ وہ خطا بھی کرتے اور رکا رکھی بھی ہوتے ہیں اور سوار ہو گھوڑون تیز رو پر اور نہ سوار ہووے کوئی مرد اپنے اُس گھوڑے پر جسپر اُسکو اعتماد ہو اور وعدہ کرو آپس مین اس امر کا کہ ملاقات نزدیک قبر محمد مصطفےٰ صلعم کے ہوگی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ متفرق ہوئے ساٹھون مسلمان اپنے اسباب کیطرف واسطے درستی اپنے حال کے اور سلام کرتے تھے وہ اپنے اہل و عیال کو اور ضرار بن الازور آئے اپنے خیمے مین اور لباس پہنا اُنھون نے اور سلام کیا اپنی بہن خولہ پر پس جب درست کیا اُنھون نے آلات لڑائی کو خولہ اُنکی بہن نے کہا کہ ای بھائی مین دیکھتی ہون تمکو کہ تم مجکو اسطرح سے رخصت کرتے ہو جیسے کوئی یقین کرنیوالا جدائی کا رخصت کرتا ہے پس آگاہ کیا ضرار نے اُنکو اس حال سے کہ جو ارادہ رکھتے ہیں وہ دشمن سے بھڑنیکا بمعیت خالد بن الولید کے پس روئین خولہ اور کہا کہ ای بھائی بیکر لڑو تم دشمن سے اور تم یقین رکھتے ہو ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہو سکے کہ دشمن نزدیک کریگا تمسے وقت دور کو اور نہ دور کریگا نزدیک کو پس اگر پہنچیگا تمکو کوئی حادثہ لاحق ہوگی تمکو تمھارے دشمن سے کوئی مصیبت تو قسم ہے خدا کی ہر آئینہ سُست اور ضعیف ہو جاویگی خولہ اور ہونگی بیٹھنے والی زمین پر بلا یونگی تمھارا بدلہ اصحاب لینگے تم جلدی سے پس روئے ضرار بن الازور اُنکے رونے سے اور رات گذرانی اُنھون نے نماز اور دعا اور عاجزی سے روئے مین وہ کہا ایکر طلب کرتے تھے مدد کو اللہ تعالیٰ سے تا اینکہ ظاہر ہوئی صبح

پوری کیا قوم نے وضوکو اور بلند کیا آوازونکو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی انکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت
پائی انہون نے نماز سے تو سبکے پہلے جلدی کی نکلنے کی لڑائی مین خالد بن الولید نے اور وہ اشعار رجزیہ پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب
کیطرف اور پہنا اپنے ہتھیارونکو اور رخصت کیا اپنی ازواجکو اور سوار ہوے پھر وہ آگے لشکر مسلمانونکے اور ملے ہوے تھے ساتھی انکے پس سبکے
پیچھے جو آئے انکے پاس وہ ابوعبیدہ بن الجراح تھے اور تھے ہمراہ انکے زبیر بن العوام اور انکے ساتھ انکی زوجہ اسمار بنت ابی بکر صدیق تھین
اور انکی جانب مین انکے عبدالرحمن رضی تھے اور اسمار دعا کرتی تھین انکی سلامتی کی اور کہتی تھین کہ اے بھائی میرے نہ جدا ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پھوپھی کے بیٹے سے وقت اپنے حملہ کرینکا اگر نا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور اڑنا تم اسطرح سے جسطرح وہ لڑین اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام مین ملامت
کسی ملامت کرنیوالے کی اور رخصت کیا اصحاب نبی نے اپنے اہل کو اور روانہ ہوے اور خالد بن الولید انکے آگے تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد انکے شیر تھے
یہانتک کہ ٹھہرے وہ سامنے ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنوغسان نے صحابہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے تھے گمان کیا انہون نے
کہ وہ بھیجے ہوئے آئے ہین انکے پاس بطلب مصالحہ اور ترک لڑائی کے اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست کی انکی لئے اور پکار کر
کہا غسان سے کہ جلدی کرو تم بجانب مدد ہی صلیب کے پس قبول کیا انہون نے اور لیا انہون نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبانکو اور صف بندی کی
واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اوپر اور تلوارین چمکتی تھین مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودونکی مثل روشنی آگ کے تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار
اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئین دونون جماعتین نکلے خالد بن الولید اپنے
ساتھیونکے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کھانیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم بجانب لڑائی کے اور نیزہ
بازی کے پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوے نہین آئے بلکہ لڑنیکو آئے ہین پس نکلا جبلہ قلب لشکر سے اور وہ شعر
رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہی ہمارا پکارنیوالا واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص مین ہون پس نکلو تم بجانب
منزل لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق ہمنے درست کیا ہی اپنے کامونکو تمہاری لڑائی کے واسطے اور تم نہین دور رہتے ہو ہماری ملاقات سے اور قسم
ہی حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اس چیز کو جو تم ہمسے خواہان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو تم اس امر کہ سوے لڑائی کے ہم کچھ نہین
چاہتے ہین پس ظاہر کیا اسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہی تو کہ ہم نہین آئے ہین مگر واسطے لڑائی کے
پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو کہ ہم گروہ قلیل ہین پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دیگا ہمکو تمپر جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرہ اور فریب کیا اپنی
ذات اور قوم کے ساتھ جو تم ہمسے لڑنیکو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نہ کر پس قسم ہی خدا کی ہم جدا ہوے ہین تمسے لڑنیکو ہر مرد ہم مین کا
تمہارے ایکہزار کے واسطے کافی ہی اور ہمارے پیچھے ایسے قوم رہگئے ہین کہ وہ زیادہ خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے سرد پانی کیطرف جبلہ نے
کہا کہ اے بھائی مخزوم کے تحقیق مین بزرگ جانتا تھا تمکو عقل مین اور قصد کیا تھا مین نے تمہارے مقابلے مین چلانے اور بھیجے دلیرونکو تاکہ سنا
مین نے تمسے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا رکھتے ہو اور ہم رئیس غسان اور قوم لخم اور جذام کے ہین اور اب ہم حملہ کرتے ہین
تمپر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم مین کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم کو کہ اے آل غسان حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ
ہزار نے ایک ساتھ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور انکے ہمراہیون پر پس ثابت قدمی کی انکے مقابلے مین صحابہ رضی اللہ عنہم نے

اور سخت ہوئی لڑائی انکے بیچ مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور و غل قوم کی اور پڑین تلوارین خود و نیز یہانتک کہ یقین کیا ہر
مسلمان نے اور مشرک نے ہر آخر کار کہ خالد بن الولید اور ہمراہی انکے نہ نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا انکو
قلق اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیو نپر اور بعض انکے بعض سے کہتے تھے کہ بتحقیق خالد بن الولید پر بلا نفس پر آگئے بہ نسبت ہمارے ساتھیو نکے اور
ہلاک کیا انکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہی اور اسیطرح
برابر لڑائی ہوتی رہی عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہو کہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور
عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان
چھہ شخصونکو کہ ملائے ہوے تھے مونڈھے لڑائی مین اور بچاتے تھے اور نگاہ رکھتے تھے بعض انمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے
پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہگئے بدون مددگار کے داہنی جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہوگئی تھی مدد انکی بائین جانب کی
اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلونکو پس کتنے خون تھے کہ بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنیوالے زین کے جھک گئے اور تو ٹ گئے ساز و ریز ٹکڑے ہوگئے
تیر دانکو اور نیزہ بازی کی انھون نے ساتھ نیزہ ہاے بلند کے اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہوگئے بازو تھکے ہوے اور
آئی کوشش اور رگین سستی اور دست بستگی اور رختہ دار ہوگئین ہڈیان گودہ دار سوارونکے مونڈھونکی اور جب در آئے انمین چھہ صحابی اور قتل کیا انکو
جلدی سے پس داخل ہوا مین ساتھ انکے اور کہا مین نے کہ پہونچیگی مجکو وہ چیز جو پہونچیگی انکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ اے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہی جگہ سے قیامت ہی اور بہ تحقیق دیگئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا رکھتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچمین لڑائی
پاپیادہ ہوگئے خالد بن الولید نے گھوڑونسے اور پاپیادہ ہوگئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا انپر لوگون نے اور منڈلاتا رہا گرد انکے زبیر
بن العوام اور فضل بن عباس نے در انحالیکہ بچاتے تھے ان دونونکو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جدا ہو اے گروہ کتونکے اور دور ہو
اصحاب سے مین شہسوارہ نیزہ زن ہون مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہو کہ قسم ہی عیش
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ مین نے شمار کیے تھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف قسم
لشکر پر جو گرد انکے تھا پس مارڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوا اپنے گھوڑے کے
اور سوار ہوے مرقال ایک گھوڑے پر اسپان قوم سے اور حملہ کیا انھون نے مشرکین پر اسطرح کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام دن سخت
لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ قریب غروب ہوا آفتاب اور وہ مثل شیر حملہ آور کے اور مسلمانونکو سخت قلق تھا اپنے بھائیونپر پس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے شور کر کے کہا مسلمانونسے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیونکا کیا حال ہو کہ
بے شبہ ہلاک ہوے خالد بن الولید اور ساتھی انکے پس سبھون نے انکا کہنا منظور کیا سوائے ابوسفیان کے پس کہا ابوسفیان نے ابو عبیدہ
بن الجراح سے اے سردار ضرور قوم مسلمانونکو مخلصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب
کلام ابوسفیان کے اور بوجہ قلق کے قصد حملے کا کیا اور رونے لگے پس اسی حالمین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعتہ لشکر نصرہ کا بھاگ نکلا
اور آوازین مسلمانونکی بلند ہوئین ساتھ قول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر کے اور یکبارگی ہو

بعض اُنکے بعض کے پاس اور گروہ منتشرہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح سے کہ گویا کسی پکارنیوالے نے انہمانسے پکار کر بھگا دیا تھا اُنکو اور آئے خالد
بن الولید اور ساتھی اُنکے وسط معرکہ میں در انحالیکہ پیاسے تھے وہ بسبب لاحق ہونے مشقت اور شدت کے پس تجسس اور تلاش کی
اپنے ساتھیونکی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اُنھین مگر بس مردونکو پس طمانچے مارتے تھے وہ اپنے منھ مین اور کہتے تھے کہ ہلاک کیا تو
مسلمانونکو اے بیٹے ولید کے کل پروردگار عالم کے سامنے تجکو اُس بارہ مین کیا عذر ہوگا پس دیکھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور
کہا اُنسے کہ کیا حال ہی تمھارا اے خالد انھون نے کہا کہ اے سردار گم کر دیا مین نے مسلمانونسے چالیس شخصونکو منجملہ اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس
اور جابر اور ایوب اور فلان اور فلان شہسواران مسلمین ہین پس استرجاع کی اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اور کہا اے خالد مین نے کہا تھا تمسے کہ تمھارا غرور قریب ہی کہ تمہارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا
اُنسے سلامہ بن احوص السلمی نے کہ اے سردار لوتم جگہ لڑائی کو اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم اُنکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہو گئے ہین
یا تعاقب کفار کا کیا ہی پس لائی گئین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس مشعلین آگ کی اور دہ آئے وہ لڑائی کی جگہ مین پس دیکھا انھون نے
بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہین اور صحابہ سے دس آدمی شہید ہوئے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہی کہ بقیہ صحابہ
قید مین ہین یا مشرکین کا پیچھا کیا ہی پھر کہا انھون نے اللھم امنن علینا بالفرج ولا تفجعنا یا ابن عمۃ نبیک ولا یا ابن عم نبیک الفضل
پھر کہا انھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین سے پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانونکی اور ثواب اور مزد دیگا
اُسکی اللہ تعالیٰ یہ ہوگی پس منظور کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ مین ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام
کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت اُٹھائے ہوئے ہو خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی مین ضرور جاؤنگا اُنکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید
نے اپنے گھوڑے کو حازم بن جبیر کے گھوڑے سے جسکا نام ہرطال تھا کہ تیز روی مین نہین ملتا تھا اُس سے گرد غبار پس کہا اُن سے
گھوڑے کے مالک نے اے ابا سلیمان بشارت ہو تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسے گھوڑے پر تم سوار ہو کہ جسکی سواری
مین احد اور خیبر رذات السلاسل اور تبوک اور یمامہ مین کی ہی اور سوار ہوئے تھے اسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوئے تھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بروز ردہ کے جب کہا تھا انھون نے کہ لڑونگا مین ساتھ اُنکے ہمراہ
ان دونون بیٹونکے پس خوش ہوئے خالد بن الولید اور ڈالدیا اُسکی باگ کو لبطلب تعاقب قوم اور تبعیت کی انکی ایک مسلمانون سے پس بہت
دور نہین چلے تھے خالد بن الولید کہ دفعۃً سُنی انھون نے آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اُسکے پس آئی
قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اُنکے زبیر بن العوام اور فضل بن العباس تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُنکی طرف
مرحبا کہا اُنسے اور تعظیم کی اُنکی اور سلام کیا زبیر اور کہا فضل بن عباس سے کہ اے ابن عم رسول اللہ کے کیا حال تھا تمھارا انھون نے کہا
کہ اے ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو اور پھیر دیا اُنکو اُنکے پیچھے پس تعاقب کیا اُنکا اور یہ امر اسوجہ سے ہمنے کیا
تھا کہ کچھ لوگ ہم میں کے قید ہو گئے ہین پس اُمید کی ہمنے رہائی کی پس نہ دیکھا ہمنے اُنکو اور بیشک وہ مار ڈالے گئے ہین خالد بن الولید
نے کہا کہ قوم ضرور قید مین ہین زبیر بن العوام نے اُنسے پوچھا کہ اُن کی قید کا حال تم کو کہان سے معلوم ہوا خالد بن الولید

کہا اسوجہ سے کہ ہمنے نہین پایا اُسکی جگہ مین سوا دس کے اور ہم مین ہین اور تم پچیس ہو اور پانچ قید ہوگئے ہین اور تھے قید یون مین رافع بن عمیر طائی اور ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر اور عاصم بن عمرو اور یزید بن ابو سفیان پس سخت گذرا یہ معاملہ مسلمانون پر اور سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے گھوڑے کی زین پر پس کہا خالد بن ولید نے کہ اے گروہ مسلمانون کے قسم ہے خدا کی کہ خرچ کیا مین نے اپنی جانونکو پس روزی ہوئی مجکو شہادت اور جو مارے گئے سو تو اُنکی آگئی تھی اور پانچ آدمی تم مین سے قید ہوگئے ہین اور رہائی اُنکی خیر یا تہو نیر ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رات گذرانی مسلمانون نے حالت خوشی اور سرور مین اور مشرکین نے سختی مین درانحالیکہ شکستگی پائی اُنکے ہمی لشکر نے پس بلایا باہان نے جبلہ کو اور درشت کیا سب حال و کلام اُسکا پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ ہم برابر اُنپر غالب تھے یہانتک کہ در آئی تاریکی رات کی پس ہنگامہ اور شور کرکے پکارا ہمکو پکارنیوالے نے پس متفرق کردیا اُسنے جماعت کو اور مارے گئے ہم مین جماعت گئے اور قوم کو جو مدد اور غلبہ دیتا ہے وہ معبود تمہارا نگاہ ہے اور اگر ایسا نہوتا تو نکلتے اُنمین کے ساٹھ آدمی واسطے مقابلہ ساٹھ ہزار کے ہم مین سے باہان نے کہا کہ بھیجتا ہون مین تم مین سے لوگون کو بطور ایلچی کے پس نہین قبول کیے جاتے ہو تم اور بھیجتا ہون مین تمہارے لشکر کو پس شکست اُٹھاتے ہین وہ قسم ہے حق صلیب کی کہ حملہ کرونگا مین کل اُنپر ساتھ اپنے گروہ کے اور کرونگا مین اُنکو مثل ہا اور رات گذرانی اُسنے بفکر اور فریب کے مسلمانون اور خالد بن ولید پر اور رات گذرانی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور اتفاق رائے کیا رومیون کی لڑائی پر کل کی صبح پر اور لکھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ایک خط ان الفاظ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عامر بن الجراح عامله علی الشام سلام علیک اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واعلم یا امیر المومنین ان کلب الروم قد استنفر علینا کل من یحمل صلیبا وقد سارت القوم الینا کالجواد المنتشر وقد نزلنا بالیرموک قریب من الجولان والعدو فی ثمان مائة الف مقاتل غیر الاتباع وستین الفا من المتنصرة من غسان واول من التقانا جبلة وجموعه فی ستین الفا فخرج الیهم منا ستون رجلا فهزم اللہ المشرکین بایدیهم وما النصر الا من عند اللہ وقتل منا عشرة وسماهم واسر منهم رافع بن عمیرة وربیعة بن عامر وضرار بن الازور وعاصم بن عمیرة ویزید بن ابی سفیان ونحن علی نیة اللقاء فلا تغفل عن المسلمین وامدنا برجال الموحدین ونحن نسال اللہ تعالیٰ ان ینصر الاسلام واهله والسلام علیک وعلی جمیع المومنین ورحمة اللہ وبرکاته اور لپیٹا خط اور سپرد کیا عبد اللہ بن قرط کو اور حکم کیا اُنکو روانگی مدینہ طیبہ کا عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین یرموک سے جمعہ کے دن بعد عصر کے ماہ ذیحجہ مین اور گذر رہی تھین ماہ ذیحجہ مین بارہ راتین پس پہونچا مین مدینہ طیبہ مین جمعہ کے دن بیچ پانچوین گھڑی کے اور مسجد نبوی بھری تھی لوگون سے پس بٹھایا مین نے اپنی اونٹنی کو باب جبرئیل پر اور آیا مین روضہ مبارک مین پس سلام کیا مین نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور قصد کیا مین نے ساتھ خط کے طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس شور کیا مسلمانون نے مجکو دیکھکر اور بڑھکر گیا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھونکو اور سلام کیا مین نے اُنپر اور مسلمانون پر پس جب پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط کو بدل گیا رنگ اُنکا اور کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون پس کہا حضرت عثمان اور حضرت علی اور حضرت عباس اور عبد الرحمن بن عوف اور طلحہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نے کہ یا امیر المومنین آگاہ کرو تم ہم کو مضمون خط سے ہمارے بھائیونکے پس کھڑے ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور چڑھ گئے منبر پر اور پڑھکر سنایا خط مسلمانون کو پس جبکہ سُنا

مسلمانون نے مضمون خط کو شور کیا اُنھون نے ساتھ آواز رونیکے بنظر شوق کے بجال مسلمانون کے اور سبسے زیادہ عبد الرحمن
بن عوف الزہری روئے اور کہا کہ ای امیر المومنین بھیجدو تم ہمکو اسواسطے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جائینگے تو مضبوط کریگا
اللہ تعالیٰ پشت مسلمانون کو پس قسم ہی خدا کی کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اُس کے
ساتھ مسلمانونپر پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبد الرحمن کا اور دیکھا شفقت اور بیصبری مسلمانون کی اُن کے
بھائیون پر آئے میرے پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرط کے کون شخص سردار اور رئیس رومیونکا ہی پس کہا مین نے کہ پانچ بطارقہ
ہین ایک انمین کا بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اُسکا قوریر ہی اور دریجان اور قناطر اور جرجیر اور صلبان ان چارونکے تحت حکم
صلیب باہان کے ہین وہی حکمران ہی انپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا
اس آیت کو یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواہھم آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے
ہو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کری اللہ تمپر اسواسطے کہ اس معاملے مین
ہوگی نشانی قدرت کی اللہ تعالیٰ کی طرفسے کہ آزمائش کریگا وہ اسمین اپنے بندونکی تاکہ دیکھے وہ انکے کامون کو پس جو شخص صبر
کریگا اور اُمید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالیٰ کی طرفسے پس لکھا جاویگا اللہ تعالیٰ کے نزدیک صابرین مین اور جو شخص ڈریگا اور
سُستی کریگا پیچھے پھریگا امر نیک سے اور جان لو تم یہ وہ لڑائی ہی جسکا حال مجھسے بیان فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ ہمیشہ ذکر اُسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور بڑا ہی پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ ہلاکی کیسے ہوگی ای بیٹے میرے
بھائی کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اُس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور قرار دیا ہی اللہ تعالیٰ نے
واسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کے اور بھروسا کرو تم اُسپر پھر کہا کہ اے امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح کو
اور نیکو خواہی کرو انکی دل کی پس قریب تر ہونگے وہ ایک بڑے معاملے مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ بن عمر الخطاب الی ابی عبیدۃ
والذین معہ من المہاجرین والانصار والمجاھدین سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبعد فقد قرات کتابک وفھمتہ وسالکم بالامداد وان کان مدد اللہ والنصر منہ خیرالکم
واعلموا انہ لیس بالجمع الکثیر یھزم الیسیر وانما یھزم بما ینزل اللہ تعالیٰ من النصر وان اللہ تعالیٰ یقول ولن
تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت ورب عصابۃ نصر اللہ تعالیٰ النصابۃ القلیل عددھا علی الکثیرۃ وما عند اللہ خیر للابرار وقال اللہ
تعالیٰ فمنہم من قضی نحبہ الایۃ فطوبی للشہداء لمن توکل علی اللہ فالق العدو بمن معک وتاس بمن صرع
بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فما عجزوا عن عدوھم فی موطن من مواطنہم حتی قتلوا فی سبیل
اللہ تعالیٰ ولم یھابوا لقاء الموت فی جنب اللہ تعالیٰ ولا وھن بعدھم من بقی من اخوانہم ولکن تاسوا بہم وجاھدوا
فی اللہ حق جہادہ ولقد اثنی اللہ تعالیٰ علی قوم بصبرھم فقال تعالیٰ وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر واذا ورد علیک کتابی ھذا

فاقرأ علی المسلمین واعلمهم ان یقاتلوا فی سبیل اللہ یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا الآیۃ والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر لپیٹا خط کو اور حوالے کیا عبد اللہ بن قرط کے اور کہا کہ اے بیٹے قرط کے جس وقت کہ قریب ہو تم مسلمانوں کے اور پہونچ ہو چکی ہوں صفیں لڑائی کی جاؤ تم مسلمانوں کی صفوں میں اور پھرو انکے سواران صاحب نشانوں کے پاس اور آگاہ کرو تم انکو ہر ایک امر کہ تم فرستادہ ہوا انکے پاس اور کہو انسے کہ عمر نے سلام کہا ہے تمکو اور کہا ہے تمسے کہ اے ایمان والو لوگ صدق دل سے لڑو انسے وقت مقابلے کے اور شدت کرو اوپر مثل شدت کرنے شیروں کے اور مارو انکے سروں کو ساتھ تلواروں کے اور ہو دین وہ پہلوان تر تمہارے نزدیک تمہی سے پس تم مدد دیے جاؤ گے اور غالب ہو جاؤ گے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر پڑھکر سناؤ تم انکو یہ آیت ان حزب اللہ هم الغالبون عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ کہا میں نے کہ اے امیر المومنین دعا کیجیے میرے واسطے سلامتی اور جلد پہونچنے کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حفظک اللہ تعالی وسلمک وطوی لک البعد عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ سلام کیا میں نے انپر اور مسلمانوں پر اور باہر نکلا میں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب آیا میں دروازے پر کہا میں نے اپنے دل میں کہ قسم ہے خدا کی کہ خطا کی میں نے کہ نہیں سلام کیا میں نے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسواسطے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں اسکے بعد دیکھونگا میں قبر شریف کو یا نہ دیکھونگا پس قصد کیا میں نے حجرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن ابیہا کا اور وہ بیٹھی تھیں قبر شریف کے پاس اور حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سرہانے قبر شریف کے بیٹھے تھے اور حضرت امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام حضرت عباس کی گود میں تھے اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام حضرت علی کی گود میں تھے اور حضرت عباس سورۃ انعام اور حضرت علی ہود پڑھتے تھے پس سلام کیا میں نے قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور رخصت ہوا میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے بیٹے قرط کے قصد روانگی کا کیا تمنے میں نے کہا کہ ہاں اے میرے سید اور نہیں جانتا ہوں میں کہ پہونچونگا میں مسلمانوں کے پاس مگر اس وقت کہ لشکر متوجہ لڑائی کے ہونگے اور لڑائی تیز ہو گئی ہوگی اور سر گرتے ہونگے اور جس وقت دیکھینگے مسلمان مجھکو حالت ہے کہ میرے ساتھ کوئی مدد اور کمک نہیں ہے تو ڈرتا ہوں میں انکے واسطے اس امر کو کہ بے صبری کرینگے وہ اور میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ پہونچ جاؤں میں انکے پاس قبل انکے ملاقی ہونے کے دشمن سے پس صبر دلاؤں میں اور نصیحت کروں میں پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ تمنے عمر رضی اللہ عنہ سے درخواست دعا کی نہیں کی آیا نہیں جانا تمنے اے بیٹے قرط کے کہ انکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے حق میں ارشاد فرمایا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر آیا نہیں ہیں وہ ایسے کہ موافقت کی تھی انکے حکم نے حکم قرآن مجید کی اور فرمایا مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو نزل من السماء عذاب ما نجا منہ الا ابن الخطاب آیا نہیں جانا تمنے کہ اللہ تعالی نے نازل فرمایا ہے انکے حق میں آیات کو آیا نہیں ہیں وہ زاہد پرہیزگار آیا نہیں ہیں وہ عابد قوم عاد سے آیا نہیں ہیں وہ مشابہ نوح نبی سے آیا نہیں ہیں وہ پیروی کرنے والے راہ گذرے ہوے لوگوں کی آیا نہیں ہیں وہ پہونچنے والے مرتبہ قبولیت اور رضامندی حق کے آیا نہیں جانا نہیں سنا تمنے کہ انکی بیٹی حفصہ نے غصہ کیا تھا انپر اور کہا انسے کہ اے میرے باپ نرمی کرو تم اپنی جان کے ساتھ اور کہا کہ تم غذا اگر [illegible] کھانے میں کسر بہا [illegible] دی گئی ہے تمکو کتنا [illegible] آیا ہے تمہارے پاس مال پس کہا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [illegible] اے حفصہ اگر [illegible]

سوائے تمھارے کسی اور شخص سے تو مین اسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا انسے حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اے حفصہ آیا نہین جانتی تھے کہ وہ دونون میرے ساتھی اور سردار تھے اور وہ ایک راہ کو اور مین چاہتا ہون کہ انکے طریقے کی موافقت مین رفاقت کرون پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمھارے واسطے دعا کی ہے تو پہونچیگی تم قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبد اللہ نے قسم ہے خدا کی اے امیر المومنین کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپنے ذکر کیے ہین مین انکو جانتا ہون ولیکن مین اسکے سوائے آپکی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہون خصوصًا نزدیک قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اٹھایا حضرت علی رض نے اپنے دونون ہاتھونکو اور حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھین انکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا پھر پڑھا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دعا کو اللھم انی اتقرب الیک بھذا الرسول المجتبی والنبی المصطفی الذی توسل بہ آدم فاجبت دعوته وغفرت خطيئته الا سهلت على عبد الله طريقه وطويت له البعد وايدت اصحاب نبيك بنصرك يا ذا الجلال والاكرام اور آمین کہی حضار نے حضرت علی کی دعا پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہو اے بیٹے قرط کے پس تحقیق اللہ تعالی نہ پھیریگا دعا علی اور عمر اور عباس اور حسن اور حسین اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے نبی کی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبد اللہ نے بیان کیا ہے کہ نکلکر باہر آیا مین حجرہ شریف سے اور مین خوش تھا اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور دوڑایا مین اسکو دشت بے آب و گیاہ مین بعد نماز عصر کے اسی دن کہ جس روز تھا مین مدینہ طیبہ مین داخل ہوا تھا اور مین نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کردی مینے باگ اونٹنی کی پس یہ جانا مینے کہ وہ مجکو لیے ہوے اڑتی ہے اور اسیطرح مین تین دن برابر چلتا رہا مین یا جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن سے قریب ہوا مین یرموک کے اور سنا مینے شور اذان اور تکبیر مسلمانونکا پس قصد کیا مینے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمہ کا پس بٹھایا مینے اپنی اونٹنی کو اور اترا مین اسکے پالانسے اور سلام کیا مینے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانونکو پس جواب سلام کا دیا انھون نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تعجب کرتا ہون تمھارے جلد جانے اور پھر آنیسے حالانکہ رستہ دور ہے اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہین پس آگاہ کیا مینے انکو کیفیت دعا حضرت عمر رض اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہ سچے ہو تم انکی دعا نہین پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سنایا انھونے خط مسلمانونکو پس خوش ہوے دل انکے اور کہا انھون نے کہ ہم مین کوئی ایسا نہین ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالی پہونچادے ہمکو مرتبہ شہادت

کہا واقدی رحمہ اللہ نے عمرو بن العلا سے انھون نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اس مرد نے کہ جسوقت آئے عبد اللہ بن قرط ہمارے لشکر مین کئی دفعہ سنا ہمنے آوازین ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازونکی طرف کہ اسیوقت دیکھا ہمنے قوم یمن کو مع جلد اور زبید بجیلہ اور ربلا و یمن اور عتبیہ اور ذی جبلہ اور حناجرہ اور رجواہ اور حضرموت سے کہ آئے تھے واسطے جہاد کے تعداد انکی چھ ہزار تھی اور بشیر و انکے جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے انکو اور مرحبا کہا انسے اور نہین آئی تھی

تاریکی راتکی تا اینکہ آئے ایکہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اُنکے سردار سعید بن عامر تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُنکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اُنسے کہ ای سعید مین نے سردار مقرر کیا تمکو اِس لشکر پر اور نہین ہو تم بہتر اُنسے
مگر یہ کہ ہوجاؤ تم زیادہ ڈرانیوالے اور پرہیزگار اُنسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اُنکے ساتھ اور نہ دشنام دہی اور ناخوش وقتی
کرو اُنکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اُنکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اُنکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنی خواہش نفس کی اور
پرہیز کرو تم اُنکے ساتھ راہ چلنے جنگل مین اور چلاؤ اُنکو لیکر راہ آسان مین اور نہ لاؤ تم اُنکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمپر اور تمہارے
ساتھیون پر پس کہا سعید نے کہ ای امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہی کہ اگر عمل کرونگا مین اُسپر تو ہوجاؤنگا نجات پانیوالون سے پس کہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ ای سعید یاد رکھو تم وصیت لینے امام کی اور جب پہنچو تم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ملاقی ہو تم اور
مقابل ہو تم اُس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اُسکے اور دشوار ہو تمپر معاملہ اُسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجین وہ مجکو
تمہارے پاس پس یکجا ہونگا مین اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس اُلٹ دیدینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور
رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوا مین مدینہ طیبہ سے چلا مین تبوک
کی راہ پر اور کہا مین نے کہ جانکلو نہین مسلمانون کو لیکر بصرے مین پس ٹھہرا مین تبوک مین اور وہ مقام صلح مسلمانون نہین داخل تھا اور
اُسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا مین نے بارادہ جابیہ کے اور چھوڑ دیا مین نے شاہ راہ کو اور مین نے خوف کیا
تھا لشکر مسلمانون کے واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالیٰ کے پس پیش آئی راہ مشکل مجکو
گویا کہ مین نہین چلا تھا اُس راہ مین ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا مین اور دیکھا ہے مسلمان میرے پاس اور مین پڑھتا تھا لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم پس بھٹک گئے ہمین مسلمان اور نہین پہچانا مین نے کسی کو اپنے کام مین پس چلا مین دو دن اور مین بلاتا تھا لوگون کو
چلنے کے واسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور مین اُنسے یہ کہتا تھا کہ راہ پر ہون پس جب دسون دن ہوا ظاہر ہوا ہمکو ایک
بڑا پہاڑ پس دیکھا مین نے اُسکے طرف اور نہین پہچانتا تھا مین اُسکو اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ فریب نفس مین آیا کیا تو نے مسلمانون
اور اپنے سے اور مین کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا مین نے پہاڑ کو آغاز و مین پس نہین پہنچے اور چلے ہم اُسپر مگر اُسوقت
کہ رات آگئی پس جب پہنچے ہم ایک گانو مین اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمین بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا مین نے
اپنے ساتھیون سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہین اور اُسیوقت ایک بڑا جنگل متوحش پیش آیا جسمین راہ تنگی پس مشقت
اٹھائی مسلمانون نے اُسمین اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اُٹھاتے تھے بعض اُنکے بعض کو اور ایک نے دوسرے کو پیچھے گھوڑون پر اور اونٹون پر
چڑھایا پس کہا مسلمانون نے کہ ہم جانتے ہین ای سعید کہ تمنے خطا کی چلنے مین ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اِس جنگل مین کہ
ہم تھک گئے ہین سعید نے کہا کہ قبول کیا مین نے اِس امر کو اور تھا جنگل مین ایک چشمہ جسمین بہت پانی تھا پس اُترے مسلمان اِس مقام مین
اور پانی پیا اِس چشمے سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑون اور اونٹونکو درختون اور پتون
سے اور سونے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور مین بیٹھا تھا پس سو گیا مین اور دیکھا مین نے خواب مین

گویا مین ایک باغ سبز اور ہرے مین ہون جسمین درخت اور پھل ہین اور مین اُسکے پھل کھاتا ہون اور اُسکی نہرون کا پانی پیتا ہون اور چلتا تھا
مین بیچ اسکے پیدا ہوتا تھا مین اپنے ساتھیونکو اور وہ کھاتے تھے اور مین اس معاملہ سے خوش نہ تھا کہ دفعۃً نکلی میری طرف ان درختون سے
ایک بڑا شیر پس دیکھا اُسنے میرے منھ کی طرف اور قصد ناگہان دوڑ آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اُسیوقت نکلے اس شیر پر دو اور بڑے
شیر پس گرا دیا اُن دونون نے زمین پر اُسکو پس سُنا مین نے اُس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہو گیا مین خواب سے اور مٹھائی پھلونکی
میرے منھ مین تھی پس تعبیر کی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعتہً سُنا
مین نے آواز ہاتف غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت وہی ہمکو پڑھتا تھا سعید نے بیان کیا ہے کہ جب
سُنا مین نے اشعار ہاتف اسکی بشارت وہی کو مسلمانونکے واسطے درباب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا ادا کیا مین نے اور
بیدار ہوئے مسلمان بسبب آواز ہاتف کے پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شمراخ بن حسن کلبی نے تین شعر اُسکو اور پڑھکر
سُنایا اُنھون نے مجھکو اور خوش ہوئے مسلمان کلام ہاتف کا سُنکر اور خوش ہوئے دل اُنکے واسطے حصول غنیمت کے اور نکلے مسلمان جنگل سے
بعد پڑھنے نماز صبح کے اور طول جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اسکو
تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میرے تکبیر کہنے سے اور کہا اُنھون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تُمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک
پہنچے ہم شام کے شہرونکے کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمراہی میرے جاہل تھے اور کہا اُنھون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ مین نے اس
پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سُنا ہے اور آیا مین مسلمانونکو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اُسمین اور روانہ ہوئے
ہم تا آنکہ پہونچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کیطرف جسکا نام انجاب تھا پس دیکھا
مین نے گانون والونکو وہ نکلے تھے گانو سے مع لڑکے بالونکے گویا کہ وہ چھوڑنے والے تھے گانون کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو
حملہ کیا اُنپر بدون اسکے کہ حکم دون مین اُنکو حملہ کرنے کا پس قید کر لیا اُنھون نے بعضونکو اور پھری قوم گانو کی طرف اور تھی اُسمین ایک شہر پناہ
مضبوط پس پناہ لی اُنھون نے اُسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کے اور پکار کر کہا مین نے اُن لوگون سے جو اُسمین تھے کہ سختی ہو تمپر کیا حال
ہے تمھارا جو نکلے جاتے ہو تم اپنے گانونسے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اُنمین سے اور کہا اُسنے کہ اے عرب ہم نہ نکلے جاتے تھے
اپنے گانون سے پس ڈر گئے ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو کہ روانہ ہوون
ہم اُسکے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے اے گروہ عرب کے کہ ہم تمھاری رشتہ داری اور اہلون مین رہین پس کہا
مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے اُنکے بیچ دس ہزار درہم پر اور نقدی مین لے اُسکو دست آویز صلح کی پس جب تحقیق
آیا مجھے علیم کہ گانو والون نے کہ تحقیق امن دیا اور سبب ذکر دیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب کے اور ڈرتے ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو کہ
تقیطا حاکم عمان کیطرف تمھارے ضرور تمکو سختی ہو پہونچیگی پس اگر فتح مند ہوئے تم اُسپر تو ہوگی فتح تمھاری اور تمکو بتلاتا ہون مین نے اُس سے کیونکر فتح پاوینگے ہم
اُسپر کہا اُنھون نے کہا کہ اب ان رومی سے کہا ہے بھیجا ہے اُسکے پاس کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کے تیسرا یہ کو تاکہ ہو وے وہ ساتھ
قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کے یکجا اور متفق پس اگر فتح مند ہوئے تم اُسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کسقدر اُسکا لشکر ہے

اُسنے کہا کہ پانچ ہزار ہتھیار بند ہین ولیکن ور آیا ہی تمھارا خوف انکے دلونمین پس وہ نہ رستگاری پاوینگے پس کہا سعید نے مسلمانونسے کہ کیا
مشورہ دیتے ہو تم اس بطریق عمان اور اسکی غنیمت کے باب مین مسلمانون نے کہا کرو تم جو چاہو پس اگر باز رہوگے تم اُنسے تو ہوگا یہ امر بہت
واسطے مسلمانونکے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہی کہ کہا مین نے کانون والونسے کہ یہ قوم کس راہ پر
آوینگے انھون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ اور انکی پس چلے ہم طرف ایک بڑے جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اُسمین ایکدن ایک رات پس
جب صبح کی ہمنے کہا مین نے کہ اے گروہ مسلمانونکے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہی ہمکو امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو
عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہی ہمارے اس مقام کے ٹھہرنے سے پس نکلو تم رحمت کرے اللہ تمپر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جس وقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانونکے بجماعت سات ہزار مرد کے تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت
مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے کہ اے بیٹے عامر کے ہمارے دلونکو یقین حصول غنیمت کا ہی پس نہ محروم کرو تم ہمکو اُس سے پس مسلمان
اسی حالمین تھے کہ دفعتہً قریب پہونچی اُنکے ایک قوم جو بالون کے بنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اُنکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور منڈا
تھے وسط بیچ سرونکو پس دوڑے مسلمان اور لیلیا انکو اور لاکر کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اُنسے کہ تم کون ہو اور تھا اُنمین
ایک بڑا بوڑھا پس کہا اُسنے کہ ہم لوگ راہب ان دیرونکے ہین ارادہ رکھتے تھے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانے کا تاکہ دعا
کرین ہم واسطے غلبے لشکرون کے تمپر سعید نے کہا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال پس تمھارے پیچھے کیا چیز ہی انھون نے کہا ہمارے پیچھے
حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند بڑے لڑنے والے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہی پس کہا مسلمانون نے
اللھم اجعلھم غنیمۃ لنا پھر کہا سعید نے اس راہب سے جسنے قید کیا ہی اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اگر نہ ڈرلتے اور دھمکاتے تم ہمکو
دشمن تو چھوڑ دیتے ہم تمھاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اُنکی مشکین باندھنے کا اُنکے زنارونسے پس وہ اسی حالمین تھے کہ دفعتہً دکھائی دیا
اور قریب پہونچا سر لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانونکے حملہ کیا انھون نے مسلمانونپر اور مسلمان اُس وقت سامان
لڑائی سے درست نہ تھے مگر یہ کہ بلند کیا انھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور رکھا اُنمین تلوارونکو پس لڑ ڈالا انکے سب
لوگونکو اور خبر دیگئی حاکم کو پس جب دیکھا اُسنے مسلمانونکے کام کو لڑائی مین حکم کیا اُسنے اپنے ساتھیونکو حملہ کرنیکا پس چڑھایا انھون نے کمانونکو
اور بڑھایا عظائر یاتنہ کو اور کھینچ لیا تلوارونکو اور حملہ کیا مسلمانونپر اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے سعید
بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانونکو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیونکو اور کردیتے تھے انکو ٹکڑے ٹکڑے مثل بکری کے پس
دیکھا قبطانے مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اُسکا مسلمانون نے اور بعض مشغول لینے اور یکجا کرنے غنیمت مین
تھے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیطا بھاگا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ مل جاوین اُس سے اور
بھاگے ہوے لوگ کہ دفعتہً پہونچا اور قریب ہوا اُنکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور تحقیق راست
کیا تھا انھون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے او پیشرو اُنکے دو سوار مثل دو شیر کے تھے پس تامل
سے دیکھا مین نے اُن دونون مین تو ایک اُنمین سے فضل بن عباس اور دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب

دیکھا رومیون نے اُنکی طرف بھرے اپنی پشتو پیر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر اور نیزہ مارا اُسکے اور اُلٹ کر گرادیا اُسکو زین سے
زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُنکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اوندھا گرادیتے تھے شہسوارونکو
یہانتک کہ مارڈالا اُنھون نے اُنکی جماعت سے بہتونکو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ ای گروہ مسلمانونکے پکڑلو اور قید کرلو تم قوم کو رحمت کرے
اللہ تعالی تمپر کہ ہم فریب کرینگے اُنکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اسجگہ پس دیکھا اُنھون نے طرف
معرکے پس تحقیق دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ آپس مین لڑرہے ہین اور بعض اُنکے بعض کو قتل کرتے ہین پس جب نزدیک ہوئے اُنسے سُنا
اُنھون نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوئے سعید غبار مین پس آملے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہون پس نزدیک ہوگئے سعید اُنکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمھاری ای فضل کون تمھارے
ساتھ ہین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہین سعید بن عامر نے بیان کیا کہ نہین
چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانون نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضون
نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعید کے سامنے اور کہا کہ ای ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے
تمکو اس مقام مین حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل العدوی آگاہ کیا تھا اُنھون نے ہمکو تمھاری روانگی سے ہماری طرف کو پس بُرے ہوئے
گمان مسلمانونکے تمھاری نسبت پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت وتاراج کرین ہم عمان کو پس پہونچے ہم تمھارے
پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سرونکا اور اُٹھالیا سرونکو عرب نے نیزون کی نوکپر
اور تھے سر چار ہزار اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑدیا سعید بن عامر نے راہبون کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر
مسلمانونکے اور بلند کیا اپنی آوازونکو ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور جواب دیا اُنکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے سب لشکر نے پس اپنی جگہ
سے نکلے بدلوگ رومیونکے اور دیکھا اُنھون نے آٹھ ہزار مسلمانون کو اور سرونکو نیزونکی نوکونپر پس متحیر ہوگئے وہ اس حال کے دیکھنے
سے اور سلام کیا مسلمانون نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانون نے حال شامل ہونے مدد اللہ تعالی اور حاصل
ہونے غنیمت رومیون کا ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیونکے
پس ماری گئین گردنین اُنکی قطبہ بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہین دیکھا مینے کسی لشکر رومی کو کہ نہ بچ رہا اُس سے کوئی شخص
مگر لشکر عمان کو اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اُن مین سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اُنکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر ماہان
کے اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اُسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک مرد مسلمانکے پس دیکھا اُسکو زبیر نے
اور پہچانا اُسکو اور مطالبہ کیا اُسکا پس نہ دیا اُس شخص نے اُنکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونون پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اُسکو زبیر نے اور رہا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ
مراجعت کی اُنھون نے مدینہ طیبہ کو اور مضبوط ہوئے دل مسلمانونکے بسبب اُنکے جو آئے اُنکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
ہے کہ جب گرفتار ہوگئے پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رنج ہوا اُنکے گم ہونیکا صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو

رنج تھا اور وہ روتے تھے اور عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیونکی رہائی کیواسطے اور پانچون قیدیون کا یہ حال گذرا کہ وہ لائے گئے باہان
قلعون کے سامنے پس جب دیکھا اُسنے اُنکو ناچیز جانا اُنکے حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہین اُسنے کہا کہ یہ لوگ کھینے لشکر مسلمانونکے
ہین اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مار ڈالے مین نے اکثر اُنمین کے اور گرفتار کیا مین نے ان پانچ کو اور نہین باقی رہا اُنکے لشکر مین کوئی
ایسا شخص کہ ڈرین ہم اُسکی فریب کاری سے مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اُنکو اور ہر ایک اُس سے ڈرتا ہے اُسنے فتح کیا ہے ارکہ
اور تدمر اور حوران اور بصریٰ اور دمشق اور وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما ہربیس کا مرج الدیباج تک
اور مار ڈالا تھا اُن دونونکو اور پکڑ لیا تھا ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سُنا کہا اُسنے کہ ضرور ہے مجکو کوئی حیلہ اور مکر کرون
اس مرد کے ساتھ یہانتک کہ بلاؤن مین اُسکو اپنے پاس اور مار ڈالون اُسکو ساتھ بجونکے پھر بلایا اپنے ایک سردار رومی کو جسکا نام جرجہ
اور حکیم دانا اور زبان عرب مین فصیح تھا اور کہا اُس سے کہ اے جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجین وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور
وہ خالد بن الولید ہوں پس سوار ہوا جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانونکے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اس سے اور کہا کسواسطے تو آیا ہے
اُسنے کہا کہ بادشاہ نے مجکو تمھارے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالیٰ بچاوے ہمارا اور تمھارا خون لوگوں
کہا خالد بن الولید نے کہ مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اور ٹھہرایا اُنھون نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ مین
باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالیٰ آپکو پس شاید کہ اللہ تعالیٰ ہدایت دیوے
انکو یا ایک گروہ کو انمین سے تمھارے ہاتھون پر اور گردن دیوین اور منظور کرین وہ صلح اور ادا جزیہ کو اور بچالے جاوین خون تمھارے ہاتھون پر پس
بچانا خون ایک مسلمان کا دوست تر ہے اللہ کے نزدیک سب کافرونسے خالد بن الولید نے کہا کہ مین طلب کرتا ہون اعانت اور تائید کو اللہ
تعالیٰ سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کیطرف اور پہنا اُنھون نے حجازی موزونکو اور سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے حریکے
جسمین کڑیان چاندیکی تھین اور لٹکائی ایک تلوار یمن کی جو مسیلمہ ملعونکی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سُرخ انکا جو
طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اُسمین دو سو بیچ سونیکے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اُسکے چاندیکے تھے مول لیا تھا اُسکو خالد بن الولید نے زوجہ
میسرہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین سو دینار کے پس لادلیا اُسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید گھوڑے پر اور تھا وہ
سبقت لیجانیوالا گردنون گھوڑونسے اور کوتل رکھا ہمام اُنکے غلام نے اُس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے حلہ سبز اور عمامہ سُرخ اور کمر بند
جسمین کڑیان چاندی کی تھین اور لٹکائے ہوے تھے تلوار یمن کو پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے
ابا سلیمان لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگونکو مسلمانونسے خالد بن الولید نے کہا کہ اے سردار مین نہین دوست رکھتا ہون اس امر کو اور نہین قدرت ہے جبر کرنا
دین مین اور نہین ہے اُنکے ذمے میری اطاعت کرنا پس جب سُنا مسلمانون نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اُنسے معاذ بن جبل
نے کہ اے ابا سلیمان بتحقیق تم بزرگی کے لوگونسے ہو اور اگر حکم کروگے تم ہمکو کسی کام مین تو کرینگے ہم فرمانبرداری اسواسطے کہ تم جانتے ہو اللہ اور
رسول کی اطاعت مین اور اس مقام مین کوئی جبر کی بات نہین ہے حکم کرو ہمسے جو تمکو منظور ہو کہ ہم جلدی کرینگے اللہ اور رسولؐ کی
اطاعت مین راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانونسے ایک سو مہاجرین اور انصار کو جسمین مرقال ابن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص اور

لطف ذکر عقل و حزم خالد بن الولید ... مقام ... عمرو بن ... جرجہ ... فرنس ۱۲۹۱ ... خالد بن الولید کا بطور ایلچی کے جانا ...

اور سعید بن زید اور سبرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ اور یزید بن ابو سفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع
بن عمر التیمی اور عمار بن عبداللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور ہود بن سوید المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر الزہری
اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور برابر خالد بن الولید منتخب کرتے تھے ایسے ہی بزرگ
لوگونکو تاا اینکہ پورے کیا انکو ایک سو سوار کہ ہر فرد انمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور پہنا انھون نے ہتھیار ونکو اور
باندھا عماموںکو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرونکو اور لٹکایا خنجرونکو اور بند ھو نیر ڈال لیا ڈھالونکو اور داہنی طرف انکے معاذ بن جبل
اور بائین جانب انکے مقداد بن عمرو اور سب گرد انکے تھے معاذ بن جبل نے پکارا کیا ہی کہ اعلان کیا ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور
تہلیل کے نصر بن سالم نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جسوقت کہ روانہ ہوئے خالد بن الولید اور ساتھی انکے
پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو انکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ ای سردار کون چیز تمکو رلاتی ہی انھون نے کہا کہ ای
بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہی خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچی کسی کو انمین سے ابو عبیدہ کی سرداری مین تو کیا
انکا جواب اللہ کے نزدیک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی انکے قریب لشکر روم کے بڑھایا
مسلمانون نے اپنی نگاہونکو پس دیکھا انھون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا انکے لشکر مین پس شور کرکے کہا خالد
بن الولید اور انکے ساتھیون نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس اسی حال مین تھے کہ نکلے آگے انکی فوج
طلیعہ روم کی کہ بشیرانکا جبلہ ابن ایہم الغسانی تھا پس کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے
ہین اسکے پاس بطور ایلچی کے بلاتے ہین اُسکو طرف ہدایت کے اُسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اُسوقت تک کہ اجازت حاصل کر دین
تمہارے واسطے ملک باہان سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ انکے
ایکسو سوار انکے اصحاب سے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو چاہا تھا اور انکے سوا دوسرونکو
نہین بلایا تھا پس پھر کر ٹھہرا جبلہ سامنے مسلمانونکے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب ملک باہان نے نہین طلب کیا تھا مگر تنہا خالد بن الولید
کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا ارادہ کریگا پس شاید ملن دونون مین صلح واقع ہو جاے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کہدے اپنے سردار سے
کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر صحاب انکے ہمراہ انکے ہونگے کہ مین نہین بے پروا ہون انکی رائے اور مشورہ سے پس گیا جبلہ باہان کے پاس
اور آگاہ کیا اُسکو گفتگو سے خالد بن الولید سے پس کہا باہان نے کہ اجازت دے تو انکو آئینگی پس جب آوین وہ سیر خیمہ کے پاس پس حکم کر تو
انکو گھوڑونسے اُترنیکا اور تلوارونکے جدا کرنیکا پس گیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اُنسے کہا پس چلے اور داخل ہوئے اصحاب رضی اللہ عنہم
اور ایمان قوم گرد انکے چلتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوئے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنے اور بائین کو اور ساتھی بھی انکے
نہین فکر اور اندیشہ کرتے تھے اہل روم مین اور نہ انکے ساز و سامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب سامنے ہوئے خیمے کے
پکار کر کہا اُنسے جبلہ نے کہ ای گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اُترو تم اپنے گھوڑونسے اور رکھدو تم اپنی تلوارونکو پس
کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑونسے تو ہم اُتر پڑینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی عزت ہین اور ہم نہین چھوڑینگے اس بزرگی

بزرگی اور عزت کو جسکے واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین پس آگاہ کیا مترجم نے ہن گفتگو سے باہانکو پھر
کہا اُسنے کہ چھوڑ دو اُنکو آوین جسطرح سے وہ چاہین پس پکار کر کہا حاجبون نے کہ داخل ہو تم ای گروہ عرب جسطرح سے تم چاہو واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب خالد بن الولید اُترے اپنے گھوڑے سے اور پیادہ ہوگئے وہ اور ایک سو مسلمان اور انکا لشکر نازا
کرتے تھے وہ اپنے چلنے مین اور کھینچتے تھے حمائل اپنی تلوارونکو اور پھاڑتے تھے صفین حجاب اور بطارقہ کی اور نہین ڈرتے تھے
کسی سے یہانتک کہ پہونچ گئے وہ تکیون اور مسندون اور دیباج تک اور دکھائی دیا اُنکو باہان دران حالیکہ وہ بیٹھا تھا اوپر
تخت کے پس جب دیکھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے تکلفات اور زینت کو برائی بیان کی اُنھون نے اللہ تعالی کی اور
بچھائی گئین اُنکے واسطے کرسیان پس نہ بیٹھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنپر بلکہ اُٹھادیا اُنکو اور بیٹھے وہ زمین پر پس جب
دیکھا باہان نے اُنکے کام کو ہنسا اور کہا اُسنے ای گروہ عرب کے کسواسطے انکار کرتے ہو تم بزرگی اور بخشش سے اور کیون دور کیا تم
نے فرش دیباج اور کرسیون کو اور بیٹھے تم مٹی پر اور نہ عمل مین لائے تم ادب کو ہمارے ساتھ اور پریشان کردیا تمنے ہمارے فرش
کو پس کہا خالد بن الولیدؓ نے کہ ادب کرنا ساتھ اللہ برتر اور بزرگ کے بہتر اور بزرگتر ہی ادب کرنے سے تمہارے ساتھ کہ بچھونا اللہ تعالے
کا پاک ہی تمہارے بچھونے سے پھر پڑھی آیت منہا خلقناکم آخر تک واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ
خالد بن الولید اور باہانکے بیچمین کوئی مترجم واسطہ نہ تھا بلکہ وہ خود آپس مین باتین کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ ای خالد بن الولید
مین بڑا جانتا ہون تمسے آغاز کلام کرنیکو خالد بن الولیدؓ نے کہا کہ بات چیت کرو چاہتا ہی تو کہ مجکو پروا نہوگی اُس بات سے جو تو
کہیگا اور ہر بات کا جواب ہوگا پس اگر تجکو منظور ہی تو کلام کر تو اور اگر تو چاہتا ہی تو مین بات چیت شروع کرون باہان نے کہا بلکہ مین
شروع کرتا ہون پھر کہا اُسنے کہ تعریف ہی اُس اللہ کی جسنے کیا ہمارے سید مسیح کو بزرگترین انبیا کا اور کیا اُسنے ہمارے بادشاہ کو بزرگترین
بادشاہونکا اور ہماری اُمت کو بہترین اُمتونکا پس کاٹ دیا خالد بن الولید نے اُسکی باتکو پس کہا ترجمان نے کہ نہ کاٹو تم بادشاہ
کی باتکو ای برادر عربی اور عمل مین لاؤ تم ادب کو پس انکار کیا خالد بن الولید نے چپ رہنے سے اور کہا سب تعریف ثابت ہی اُس اللہ
کی جسنے گردانا ہمکو ایسا کہ ایمان لائے ہم اپنے نبی اور تمھارے نبی اور سب نبیاؤنپر اور گردانا اُسنے ہمارے سردار کو جسکے سپرد کیا ہی
ہمنے اپنے کامونکو ایکمرد مثل بعض لوگونکے اگر ہمارے سردار امید اس امر کی کرین کہ وہ پر بادشاہ ہین تو معزول کرینگے ہم اُنکو اپنے
اوپر کی سکونت سے پس نہین دیکھتے ہین ہم یہ کہ ہمارے سردار کو ہمارے اوپر بزرگی ہو مگر اس حالین کہ ہووین وہ ہمسے زیادہ خدا
تمکو ڈرانیوالے اور پرہیزگار اور بتحقیق گردانا ہی اللہ تعالی نے ہمارے گروہ کو ایسا کہ پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین اور
اقرار کرتے ہین واسطے گناہونکا اور طلب مغفرت کی کرتے ہین اُس سے اور عبادت کرتے ہین اللہ واحد کی جسکا کوئی شریک نہین
ہی روای نے بیان کیا ہی کہ زرد ہوگیا رنگ باہان کا اور چپ رہا وہ کچھ دیر تک اور کہا اُسنے کہ سب تعریف ہی واسطے اُس اللہ کے جسنے
آزمائش مین ڈالا ہمکو اور نیک کیا آزمائش کو ہماری طرف اور دور رکھا ہمکو محتاجگی سے اور غالب کیا ہمکو اُمتونپر اور عزت دی انکو
پس خوار اور ذلیل ہونگے ہم اور منع کیا ہمکو ظلم کرنے سے پس نہین ظلم کرتے ہین ہم اور نہین ہین اُس چیز مین جو دیا ہی ہمکو اللہ تعالی نے نعمتون دنیا سے پھر نیولی

اور رستم اور زیادتی کرنیوالے لوگو ہیں اور تھے ایک گروہ تم میں سے کہ آتے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری ایلچی گری اور ہماری بخشش اور انعاموں کی پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہیں مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور بخشش سے الفائدہ کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہیں کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہیں اور ہمارے شکر گزار ہیں اس چیز پر جو بخشش کی تھی ہمنے اپنی نعمتوں بزرگ سے تمکو پس نہیں آگاہ ہوئے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہاں ساتھ گھوڑوں اور مردونکے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو بطلب اُس چیز کے ہمسے جسکو طلب کیا تھا تمہارے بھائیوں نے پس ناگمان تم اُسکے خلاف پائے گئے یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو مردونکو اور قید کرتے ہو عورتونکو اور لوٹ لیتے ہو مالونکو اور رکھو دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیونکو اور چاہتے ہو ہمارے نکالدینے کو ہمارے شہروں سے اور تحقیق طلب کیا ہمسے اُن باتونکو اُن لوگوں نے جو تمہارے مبشتر اور تمسے زیادہ تعداد ہتھیار اور مال میں تھے اور پھیر دیا ہمنے انکو درانحالیکہ تھے وہ ناامید ہونیوالے درمیان زخمیوں اور راندے ہوونکے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور پھیر دیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا پس نہ تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال سواسطے کہ تحقیق تم اہل اون اور پشم شتر اور بدبختی کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم باانہمہ امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہروں اور ملکوں میں اور ہمارے گرد بہت سے سردار ہیں اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہیں اور نہیں ڈر کر آتے تم ہمارے اوپر مگر اس سبب سے کہ نکلے تم ایسی سواریوں پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہاری سواریونکے شام کے ملکوں میں اور فساد کیا تمنے تمام تر فساد اور سوار ہوئے تم ایسی سواریوں پر کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہاری سواریونکے اور پہنے تمنے ایسے کپڑے کہ نہیں ہیں وہ مثل تمہارے کپڑونکے اور تعرض کیا تمنے واسطے شہروں روم اور اُنکی لڑکیاں سپید رنگ اُنس کرنیوالیونکے پس مقرر کیا تمنے انکو خدمت کنندہ اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہیں ہیں مثل تمہارے کھانونکے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بتحقیق ملاقی ہوئے ہیں ہم تمسے اب چاہا انکو تمہارے ساتھ ہمارا مال اور متاع اور جو کچھ ہمسے تمنے لوٹا ہے موجود ہے پس چھوڑ دیتے ہیں ہم تمکو اس حالمیں کہ نہ مطالبہ کرینگے ہم تمسے اُن چیزونکا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اُنمیں اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمہارے گذرے ہوئے کاموں میں اور اب چلے جاؤ تم ہمارے ملک سے پس اگر انکار کروگے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کر دینگے ہم تمکو مثل کل کے دنکے گذرے ہوئے اور نیست ہوگے اور اگر میل کروگے تم بجانب صلح کے تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایکسو دینار اور ایک کپڑا اور تمہارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح کیواسطے ایکہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار ہیں اس قرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر نہ آؤ تم بجانب ہماری لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا تھا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے اور کچھ کلام نہیں کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان ارمنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا ہمنے اُسکے کلام کو اور ہم کلام کرتے ہیں اور سنتے وہ ہمارے کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام بڑھایا اپنے ہاتھونکو آسمان کیطرف اور کہا کہ سچ ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی دیتا ہوں میں [illegible] بندہ اور بھیجا ہوا اُسکے ہیں پسند کیے گئے ہیں اور نبی اُسکے برگزیدہ ہیں پس کہا باہان نے

کہ قسم ہے خدا کی میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں یا نہیں اور شاید ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید
کہ پسند کیا عمرو نے اپنے دین کو بھر کہا خالد بن الولید نے کہ بزرگترین ساعتو نمیں وہ ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاوے پس کہا باہان نے
اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اعنی دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے کیا
آگاہ کیا اُسنے انکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیگئی ہے مجکو عقل پس اللہ تعالیٰ تعریف کیا گیا ہے اسکا بیچ
اور ہمنے سنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ما خلق اللہ تعالیٰ شیئاً احب الیہ من العقل لان اللہ تعالیٰ لما خلق
العقل وصورہ وقدرہ قال لہ اقبل فاقبل ثم قال لہ ادبر فادبر فقال وعزتی وجلالی ما خلقت شیئاً احب الی منک بک
تنال طاعتی وتدخل جنتی باہان نے کہا کہ جب تم میں ایسی عقل ہے تو کیوں لائے تم ان لوگوں کو ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں انکو
اسواسطے لایا ہوں کہ مشورہ کروں میں اُنسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھائی اپنی رائے اور ادراک کے محتاج مشورہ
غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورے کا حکم فرمایا ہے اور وہ سب زمین کے لوگوں سے
زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو وشاورھم فی الامر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ما ضاع امرء
عن فاقدہ ولا ضاع مسلم قبل مشورۃ اخیہ اگر میں صاحب رائے اور عقل ہوں جیسا کہ یقین کرتا ہے تو اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس
بتحقیق نہیں بے نیاز ہوں میں مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر میں مثل تمہارے عاقل اور ہوشیار کسقدر ہیں خالد
بن الولید نے کہا ہمارے لشکر میں زیادہ ایک ہزار مرد سے ہیں کہ نہیں بے نیاز ہے میں انکی رائے اور مشورے سے باہان نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ تم میں
ایسے لوگ ہیں اور ہمنے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اکثر ہم میں ایسے ہی تھے یہانتک
کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے ہمکو راہ رست کی اور بتلایا ہمارے تئیں ہماری
راہونکو اور سمجھے ہم نیک کو بد سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ اے خالد تعجب میں ڈالا ہے مجکو تمہاری عقل اور دانشمندی
نے اور میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤ میں تمہارا ایسے ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ
بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر پورا کرے اللہ تعالیٰ تیرے کلام اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاویں ہم اور تم ورنہ جدا ہوویں پس کہا باہان نے کہ یہ
کیونکر ہو سکتا ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمداً رسول اللہ الذی بشر بہ المسیح عیسیٰ
جسوقت تو ایسا کریگا ہو جاوے گا بھائی میرا اور میں بھائی تیرا اور ہو جاوے گا تو دوست میرا اور میں دوست تیرا ورنہ جدا ہونگے ہم مگر
بسبب میتی آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم مجھسے اپنے دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین میں داخل ہونیکو چاہتے ہو پس نہیں ہے میری
طرف اس امر کے کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہیں ہے جس حال میں کہ تو اپنے دین پر ہے باہان نے
کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ اصلاح پر ہو جاوے کام ہمارا اور تمہارا بیچ سے خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ چاہیگا وہ ہوگا
باہان نے کہا پس بتحقیق میں چاہتا ہوں کہ دور کردوں میں خشم اور غصہ کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کروں میں تمسے اسطرح جیسے کہ
بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جواب دو تم میرے اس کلام کا جسمیں میں نے تمکو بلایا ہے کہ سنوں میں کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اس گفتگو کے

حال یہ ہے کہ تو جانتا ہے اس امر کو کہ جو کیفیت تو نے اپنے قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ اُنکا دشمنوں پر اور فرار بکرنا انکو نہین
بیان کیا ہے پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اُس سے اور جو تو نے اپنے بخششوں کا حال ہمارے ہمسایون عرب پر ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین ولیکن نہین
کیا تمنے یہ امر مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور نظر نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولادون کے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ
ہوجاوے جماعت تمھاری اور نہ ڈرین اُسکے دبدبے کو وہ لوگ جو تمھارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تمنے ہماری محتاجگی اور اونٹ
چرانیکا ذکر کیا سو اکثر لوگ ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین اونٹ چرایا حاصل ہوئی اُسکو بزرگی اُس شخص پر جسنے نہین
چرایا اور جو تو ہمکو محتاج اور بدبخت کہتا ہے پس ہم ایسے ہی جاہل تھے اور بتحقیق مارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت
اور کھیتی نہین ہے مگر تھوڑے اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل تھے کہ نہین ایک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور بکریون
اور رکھا جاتا تھا زیردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین ہے ڈر اور امین مین سے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین عبادت کرتے تھے
ہم سوا اللہ تعالی کے اُن بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اُنپر منھ کے بھل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا اللہ تعالی نے ہم
مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اُنکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اُنھون نے اسلام کو اپنی دعوت سے اور لائے وہ ہمارے
واسطے روشن کتاب اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب اُنکے انبیا کو پس حکم کیا اُنھون نے ہمکو
ساتھ عبادت پروردگار عالم کے عبادت کرتے ہین ہم اُسکی اور نہین شریک گردانتے ہین ہم اُسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش
کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین ہم اُسکے سوا کسی مالک کو اور عالم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم چاند اور
سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ
نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اُنکے سبب سے اطاعت کی ہمنے اُنکے حکم کی پس منجملہ اُنکے
احکام کے ہمکو ایک یہ ہے کہ جہاد کرین ہم اُس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے ہے وہ شخص
اُن لوگون سے جنھون نے نہین مانا اور نہ سپاسی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اُسکے ساتھ شریک کو حالانکہ بزرگ اور بری ہے پروردگار
ہمارا اس سے لا تأخذه سنة ولا نوم پس جس شخص نے بیعت کی ہماری ہوگیا وہ ہمارا بھائی اسلام مین اور جسنے انکار کیا
قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہے اُسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کی جزیہ سے پس تلوار حکم ہے ہماری اُسکے بیچ مین یہانتک
کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہے اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم لا اله الا الله وحده لا شريك
له وان محمدا عبده ورسوله یا جزیہ دو ہر سال مین ہر فرد جوان کیطرف سے ایک دینار اور نہین ہے اُس شخص پر جو نہین پہونچا
ہے مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر اور نہ راہب پر جو بیٹھ رہا ہے اپنے صومعہ مین پس کہا باہان نے کہ آیا بعد کہنے لا اله الا الله محمد رسول الله
کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہے خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اُسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزے رکھو رمضان کے مہینے مین اور
حج کرو تم بیت اللہ کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو تم ساتھ حکم شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور نہین دوستی رکھو اللہ
کے کام مین اور دشمنی رکھو تم ساتھ دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمھارے بیچ مین یہانتک کہ مالک اور

ملہ یعنی بکری کو اُس کی بوجھ اور بیشتر

وارث کریگا اللہ تعالی اپنی زمین کا جس شخص کو وہ چاہیگا اپنے بندون سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کرو کہ ہم نہ پھرینگے اپنے دین سے اور نہ
جزیہ دیوینگے تمکو اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالی کی ہے پس یہ سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمھاری نہ تھی بلکہ ہمارے اور تمھارے سوا
اورون کی تھی پس لڑے ہم اُنسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمھارے بیچ مین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن
الولید نے کہ قسم ہے خدا کی کہ تم ہمسے زیادہ خواہشمند لڑائی کے نہین ہو اور گویا مین دیکھتا ہون تمھارے لشکر کو کہ شکست اُٹھائی ہے اُنھنے اور مدد
اور غلبہ ہمارا آگیا ہے اور تو چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل درانحالیکہ رسی تیری گردن مین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ
کے پس مارا ہی اُنھون نے تیری گردن کو پس جب سُنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا کہا راوی نے بیان کیا کہ جب
دیکھا حجاب اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر
حکم باہان کے تھے پس کہا باہان نے کہ اے خالد بن الولید مین تمسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دلمین تمھاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اُسکی
جگہ خشم اور غصہ پس قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمھارے پانچون اصحاب قیدیکو اور گردنین مارونگا اُنکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ
سُن تو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ مارا جانا تو اُن پانچون کی خواہش اور تمنا ہے اور ہم بھی مثل اُنکے ہین پس قسم ہے حق صاحب دعا مقبول کی بعد موت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اُنکو تو مین مار ڈالونگا تجھکو اپنی تلوار سے اور مار ڈالیگا ہر ایک
شخص میرے ساتھیون سے ایک ایک کو تیرے ساتھیون سے پھر جلد اُٹھ کھڑے ہوے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے اور اپنے
ساتھیون نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا رسول الله راوی نے بسلسلہ
راویون کے بیان کیا ہے رافع بن مازن سے کہا رافع بن مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمے مین اور نکال لیا تھا ہمنے اپنی
تلوارونکو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہین تھی ہماری آنکھون مین دنیا کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا
پس جب دیکھا باہان نے حال خالد بن الولید رض کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی موت ہماری تلوارونکی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے کہ اے خالد
توقف کر عجلت نہ کرو کہ جلدی مین ہلاک ہو جاؤگے تم اسواسطے کہ مین جانتا ہون کہ تمنے یہ کام نہین کیا ہے مگر اسوجہ سے کہ تم ایلچی ہو اور
ایلچی نہین مار ڈالا جاتا ہے اور جو باتین مین نے کین وہ اسواسطے کین کہ آزمائش کر دیکھون تمھاری اور دیکھون اور دریافت کر دیکھون کہ
تمھاری کیا رائے ہے اور اب مین تمسے مواخذہ کرتا ہون پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد تمہاری لڑائی کا کرو اور دیگا اللہ تعالی مدد
اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سُنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیونکے ساتھ
تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا اُنکو بنظر بخشش کے تمھارے حال پر اور چھوڑ دونگا اُنکی راہ کو تاکہ ہو وین وہ مددگار
تمھارے اور نہ عاجز ہو وین مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دیے گئے وہ قید سے اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد
مین دوست رکھتا تھا صلح ہو جانیکو اپنے اور تمھارے بیچ مین اور مین سوال کرتا ہون ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز سے
تو چاہتا ہے باہان نے کہا کہ تمھارے اس سُرخ قبہ نے عجب مین ڈالا ہے مجھکو اور مین چاہتا ہون کہ تم میرے تئین ہبہ کر دو اُسکو اور دیکھو تم میرے لشکر مین کہ جو چیز مجھکو

اچھی معلوم ہو وہ مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہی خدا کی ہر آئینہ خوش کیا تونے مجکو جبکہ مانگا تونے میری ملکیت کی چیز کو پس یہ ہبہ ہی تجکو اور جو تونے اپنے لشکر کی چیزونکو کہا ہی پس مجکو کچھ اُسکی حاجت نہین ہی بابان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر آئینہ بخشش کی تمنے اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ تحقیق تونے ہمپر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیونکو قید سے چھوڑ دیا پھر اُٹھے خالد بن الولید بابان کے پاس سے اور ساتھی اُنکے گرد اُنکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اُنکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا بابان نے اپنے حجاب اور ہمراہیون کو کہ جاوین وہ مسلمانونکے ساتھ اُس جگہ تک جو اُنکے قبضے مین ہی پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید ہمراہی اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور خوش ہوے مسلمان رہائی پانے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی کہ نہین چھوڑا بابان نے ہمارے ساتھیونکو مگر بخوف ہماری تلوارونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بابان مرد حکیم اور دانشمند ہی مگر شیطان اُسکی عقل پر غالب ہو گیا ہی پس کس قرارداد پر تم اُسسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارا اُنکے لڑائی پر قرارداد ہوئی ہے اور دیگا مدد اور غلبہ اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال سُنا تو بلایا رئیس لوگونکو مسلمانونسے اور کھڑے ہوے اُنکے بیچ مین اور تھا لیکے وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر اور آگاہ کیا مسلمانونکو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہی اُنسے اور حکم کیا اُنکو ساتھ درستی سامان و سامان کے اور کہا کہ بھروسا اور اعتماد کرو تم اللہ تعالی پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور تھے سوار مسلمانونکے آمادہ کرتے تھے بعض اُنمین کے بعض کو اور آئے خالد بن الولید اپنے ساتھیونکے پاس اور وہ لوگ لشکر زحف کے تھے اور کہا اُنسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے جنپر مدد دی ہی اللہ تعالی نے تمکو بہت جگھونمین یکجائی کی ہی جماعت اپنے ملکونکی اور مین گیا تھا اُنکے بیچمین اور دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیونکے ہین اور وہ سامانکے لوگ ہین مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اُنکا مددگار ہی اور یہی لڑائی ہی ہمارے اُنکے بیچمین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی ذلك بان الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم اور قرار پائی ہی لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی اور شدت لوگ ہو پس کیا ارادہ ہی تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہی اور برابر صبر کرینگے ہم اُنکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالی ہمارے اُنکے بیچمین اور وہ بہترین حاکمونکا ہی پس خوش ہوے خالد بن الولید اُنکے کلام سے اور کہا اُنسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین بیدار گذرانی کسی نے مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان دی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سوار ہوے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفونکو پس ہو گئین تین صفین کہ نہین دیکھتی تھی ہر صف اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ ای سردار کیا حکم دیتے ہو تم ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا مقرر کرو تم معاذ بن جبل کو میمنہ مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اُسکے لائق ہین پس کہا کہ ای معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بجانب میمنہ اور ٹھہرے وہان ساتھ نشانون کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اُنھون نے کہا کہ کنانہ بن اشیم کو

مطلب یہ اسواسطے ہے کہ اللہ تعالی مالک اور مددگار ایمان والون کا ہے اور کافرون کا کوئی مالک اور مددگار نہین ہے ۱۲ منہ
ذکر صف بندی

مسلمانون کے واسطے اور ترقی بابان کے مقابلہ مین اور سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ کو ۱۲ منہ

پس روانہ ہوے کنانہ جلسا کہ کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو انکے دشمن تھے
پس پکارتے تھے اور ڈانٹتے تھے انکو اور بڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے انکی طرف لوگ تیز رو گھوڑون پس آپس میں
لڑتے تھے پس اگر فتحمند ہوتے تھے انپر تو عین انکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے وہ انکی طرف غلبہ اور حملے کو تو دشوار ہوتا تھا انپر کام ان
لوگون کا اترتے تھے اپنے گھوڑون سے اور دوڑتے تھے انکے سامنے ہو کر پس نہین پلٹتے تھے وہ لوگ انسے مگر گرد کو واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب مقرر کیا انکو ابو عبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ مین اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب
خالد بن الولید کے اور کہا انسے کہ اے ابا سلیمان سردار مقرر کیا مین نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیدل لوگون پر جسکو چاہو خالد
بن الولید نے کہا کہ قریب تر میسرہ کرونگا مین انکے کام کو ایسے شخص کے کہ انکا اچھا وہ نہ بچھے مسلمان اسکے گروہ سے پس بلایا خالد بن الولید نے ہاشم بن عتبہ
بن ابی وقاص کو اور کہا انسے کہ حاکم مقرر کیا ہے تمکو سردار نے پیدل لوگون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اترو اے ہاشم اور رہو تم انکے ساتھ
آگاہ ہو کہ مین اسجگہ تمھاری موافقت کرنیوالا ہون راوی نے بیان کیا ہے کہ ہشیم مرتبہ اور آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی صفون
کو کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کہلا بھیجو تم اب صاحبان مالک نشانون کے پاس کہ نہین وہ میری بات کو پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضحاک
بن قیس کو اور کہا انسے کہ اے بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو انسے کہ ابو عبیدہ تمکو حکم دیتے ہین کہ سنو اور اطاعت کرو تم
واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور گھومے وہ اصحاب الرایات پر یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ
حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہے پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی لوگون کے پاس اور کہا انسے کہ آگاہ ہو تم
کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مسعود مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم دیوین اسکے خلاف نکرنا تم کہ وہ سوا بہتری مسلمانون
اور کچھ نہین چاہتے ہین پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابو عبیدہ بن الجراح کے اور تابعداری خالد بن الولید
کے پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفونکے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانونکے اور کہتے تھے اے مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد
ہے اور ڈرنا اور بد دلی کرنا عاجزی ہے اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہوتے ہین اور ڈرنا اور نامردی دونون سبب
خواری کے ہین پس جسنے صبر کیا اللہ تعالی انکو مدد اور غلبہ دیتا ہے اسکے دشمن پر اسواسطے کہ اللہ تعالی اسکے ساتھ ہے پس جسنے صبر کیا تلوار کی
تیزی جب آویگا وہ اللہ تعالی کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالی اسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اسکی واللہ یحب الشاکرین[له] راوی نے
بیان کیا ہے کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے تھے تا انیکہ گذرے ساتھ جماعت لوگونکے پھر خالد بن الولید نے جمع کیا
اپنے پاس گروہ مسلمانونکو اہل ثبات اور صبر سے اور جو شخص موجود ہوا تھا انکے ساتھ لشکر زحف مین پس تقسیم کیا انکو چار ٹکڑون پر پس
مقرر کیا ایک حصے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا انسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس ہو تم گروہ پر اور حبیبا کہ مین کرون ویسا ہی تم بھی
کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت انکو بھی کی اور بلایا عامر بن الطفیل کو اور یہی طرح انسے
بھی وصیت کی اور مقرر کیا انکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید رض مع لشکر زحف اور باقی لشکر کے واقدی رحمۃ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ نہین بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان ارمنی کا یہ حال تھا

[له] ان اللہ دوست رکھتا ہے شکر ادا کرنے والوں کو ۱۲

ف ذکر ترتیب دینے باہان کا اپنے لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک کے ۱۲

کہ اُسنے حکم کیا رومیونکو ساتھ زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے مگر یہ کہ مسلمان زیادہ جلدی کرنے والے
تھے ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہی کہ چلا لشکر رومیونکا بجانب لشکر مسلمانونکے اور دیکھا باہان اور اُسکی قوم
نے مسلمانون کو اور اُنکی آراستگی صفونکو کہ گویا چڑیان اُنپر سایہ کیے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس در آیا اُنکے دلونمین
خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اُسنے عربکو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفونکے اور آگے
کیا اُسنے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب سب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونیکا کام اُسمین تھا اور اُسکے چارون گوشے جواہر
چمکتے تھے اور روشن تھے مثل ستارونکے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کیا تھا تین صفین تھین کہ ایک
صف اُنمین کی مثل لشکر مسلمانونکے تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفونمین اور قسیس اور راہب دھونی دیتے تھے اُسکو اور پڑھتے تھے
وہ انجیل کو اور بہت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکرمین نشان اور علمونکو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اُنکی نکلا ایک بطریق بطارقہ
روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اُسکی گردنمین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اُسکی سواری مین سبزہ
گھوڑا تھا اور وہ بطریق مرتبے والے رومیونسے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلے کو تو لاف زنی
کرتا تھا ساتھ کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہی لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون
نے نکلنے سے پس چلا کر کہا خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ بلاتا ہی تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور تم پھیرتے
ہو پس اگر تم لوگ نہ نکلوگے اُسکی طرف کو تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اُسکے مقابلے مین نکلنے کا کہ دفعۃً نکلا ایک سوار
مسلمانونسے ایک برذون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ سامان سے اچھا اور پورا اٹھا ہوا اور قصد کیا اُسنے بجانب بطریق کے پس نہین تھا
کوئی شخص خالد بن الولید کے ہمراہیون مین سے کہ پہچانتا ہو اُس سوار کو پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام سے کہ جا تو اس سوار کیطرف اور
دیکھ کہ وہ کون شخص ہی مسلمانون سے اور کس گروہ سے پس گئے ہمام اور آواز دی اُس سوار کو در حالیکہ ارادہ کیا تھا اُس سوار نے نزدیک جانیکا بطریق سے
اور کہا ہمام نے کہ اے مرد تم کون شخص ہو پس کہا کہ مین روماس حاکم بصریٰ کا ہون پس پھر آئے ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو حالت سے
پس جب جانا خالد بن الولید نے اُس امر کو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزد فی بینتہ پس جب گئے روماس سامنے گبر کے کلام کیا اُس سے زبان رومی
مین پس پہچانا اُنکو رومی نے اور کہا کہ اے روماس کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے اس قوم کیطرف روماس نے کہا کہ یہ دین
جسمین داخل ہوا ہون مین البتہ دین بزرگ ہی کہ جو شخص داخل ہوا اُسمین ہوگیا نیکبخت اور جسنے مخالفت کی اُسکی پس بتحقیق گمراہ ہوا
وہ پھر حملہ کیا روماس نے گبر پر اور حملہ کیا گبر نے اُنپر اور وہ لڑے آپسمین ایک گھڑی یہانتک کہ تعجب کیا دونون لشکرونے اُن دونون کی لڑائی
سے پس غافل پایا گبر نے روماس کو پس مارا اُسنے ایک وار سخت کہ بہنے لگا خون اُنکا اور محسوس ہوئی ایذا ضرب کی روماس کو پس پھرے وہ
بجانب مسلمانونکے اور پیچھا کیا اُنکا گبر نے بطلب اُنکے اسطرح پر کہ نہین کمی کی اُنکی طلب سے اور قریب تھا کہ درآوے اُنپر پس للکارا اُسکو مسلمانون
نے ہر طرف سے پس مضبوط ہوگیا دل روماس کا مسلمانونکی آواز دینے سے اور ڈر گیا وہ اُنکے للکارنے سے پس نہ رہا اور کمی کی اُسنے روماس کی طلب سے
اور داخل ہوے روماس مسلمانونکے لشکرمین اور خون اُنکے منھ پر روان تھا پس لیا اُنکو ایک جماعت نے مسلمانونسے اور باندھا اُنکے زخم کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا

قصہ ذکر لڑائی روماس کا ساتھ ایک بطریق رومی کے بمقابلہ رومی

[illegible]

اور وعدہ کیا اُنسے اللہ تعالیٰ کی بخشش کا اور مبارکباد دی اُنکو ساتھ سلامتی کے اور جب پھرے رومانس شکست اُٹھاکر غرور کیا گبر نے اپنے
دلمین اور ظاہر کیا اُسنے اپنی دشمنی کو اور تو تلا پن کیا اپنے کلام مین اور طلب کیا لڑنیوالیکو پس ارادہ کیا میسرہ بن مسروق العبسی نے مقابلے
مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای میسرہ تمہارا اٹھہرنا تمہاری جگہ پر دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کیطرف اور تم شیخ بوڑھے
ہو اور یہ گبر شدید اور بھاری ہی ڈیل ڈول کا اور جوان بہادر ہی اور مین نہین دوست رکھتا ہون تمہارے جانیکو اسکی طرف اور نہین برابری
کرسکتا ہی بوڑھا آدمی جوان اور مضبوط کی خصوصًا یہ کہ ایک بال مسلمانونکا دوست تر ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب اہل شرک سے پھر گئے میسرہ اپنی
جگہ پر اور ارادہ کیا مقابلے کو نکلنے کا عامر بن طفیل نے پس کہا خالد بن الولید نے کہ تم کم سن ہو اور مین ڈرتا ہون کہ تم نہ برابری کر سکوگے پس
کہا عامر بن طفیل نے کہ ای سردار برا کر دیا تمنے معاملہ اس گبر رومی بدکار کا اور داخل کر دیا تمنے مسلمانونکے دلونمین اُنکی طرف سے خوفکو پس کہا خالد بن الولید
نے کہ شہسوار لڑنیوالے پہچانتے ہین اپنے مثل کو لڑائی مین اور اُسکی لڑائی اور شدت ظاہر ہی اور تم اُسکی برابری نہین کر سکتے ہو اسواسطے کہ نہین
نکلا وہ پیشتر اپنے ساتھیونکے اور ظاہر کیا اُسنے اپنی شجاعت کو مگر اسوجہ سے کہ وہ فرد ہی شجاعت مین اپنی قوم مین پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر پس ٹھہرے
عامر بن طفیل اپنے ساتھیونمین اور نہین مخالفت کی خالد بن الولید کے حکم سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گبر طلب کرتا تھا مقابلہ کرنیوالے اور لڑائی
کو پس آئے خالد بن الولید کے پاس حرث بن عبد اللہ ازدی اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی مجکو اپنی جان کی
کہ تم مین دلیری اور قوت سخت ہی اور نہین جانتا ہون مین تمکو مگر مرد چالاک پس اگر تمکو منظور ہو تو اللہ کا نام لیکر اُسکے مقابلے مین نکلو پس
درست کیا ازدی نے سامان لڑائی کا اور قصد کیا مقابلے مین نکلنے کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر ای بیٹے عبد اللہ کے
یہانتک کہ سوال کرون مین تمسے اُنھون نے کہا کہ پوچھو تم ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ آیا پیشتر اُسکے مقابلہ کیا ہی تمنے کسی سے حرب مین اُنھون نے
کہا نہین خالد بن الولید نے کہا نہ نکلو تم اُسکے مقابلے کیواسطے کہ تم نے غرور کیا نکلنے مین اور یہ سوار تجربہ کار ہی لڑائی کا اور آزمایش کی ہی
مین نے اُسکی اور پہچانا ہی مین نے اُسکی بازگشت کو لڑائی مین مین نہین دوست رکھتا ہون کسیکے نکلنے کو اُسکے مقابلے مین مگر جو شخص کہ مثل اُسکے ہو
پس اشارہ کیا خالد بن الولید نے اُس گبر کیطرف اور کہتے تھے یہ اور دیکھتے تھے قیس بن ہبیرۃ المرادی کیطرف پس کہا قیس نے کہ ای ابا سلیمان مین
جانتا ہون کہ تم پیش آتے ہو ساتھ میرے اور میرے نکلنے کو مراد لیتے ہو مین جاونگا اُسکے مقابلے کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ جاو تم اللہ غالب اور
بزرگ کا نام لیکر کہ تحقیق تم مثل اُسکے ہو اور اللہ تعالیٰ تمہاری اعانت کریگا اُسپر پس نکلے قیس بن ہبیرہ رحمۃ اللہ اور روانہ کیا اُنھون نے
اپنے گھوڑیکو میدان مین یہانتک کہ نرم اور ملائم کر دیا اُسکی طبیعت کو اور توڑ لیا اُسکی تیزی کو پس آگے بڑھایا اُسکو بجانب بطریق کے اور وہ
کہتے تھے بسم اللہ و علی برکۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوے وہ بطریق سے پس جب دیکھا گبر نے اُنکے کامونکو جانا اُسنے کہ وہ شہسوار
سخت ہین شہسواران مسلمین سے پس جلدی پھرا وہ اُنکی طرف اور ارادہ کیا اُنکی جانب کو اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کیا دونون نے آپسمین پس دوڑے
اُنکی طرف قیس بن ہبیرہ اور مارا ایک وار تلوار کا اُسکے سر پر پس لیا اُسکو گبر نے اپنی ڈھال پر پھاڑ ڈالا قیس بن ہبیرہ کی تلوار نے سپر کو اور پہونچی خود پر
اور پیوست ہوگئی اُسمین اور قصد کیا قیس نے تلوار کے نکالنے کا پس نہ نکال سکے وہ اور تلوار ماری گبر نے اُنکی شاہ رگ پر پس قائم ہوا وہ
وار تلوار کا اور ملاقی ہوے وہ دونون بعد دونون وار کے پس آپڑا گبر اُنپر بارادہ قید کرلینے کے اور تھا وہ بہت سخت اور قیس رحم بسبب عبادت

شب بیداری اور روزہ وغیرہ کے دبلے پتلے جسم کے تھے پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کے کہ غالب ہوگیا وہ اوپر جدا ہوگئے وہ اسکے ہاتھ سے
اور دور ہوگئے اُس سے اور دیکھتے تھے اُسکو گوشہ چشم سے بطور غصے کے اور سوچتے تھے اُسکے لیے مکر اور فریب کو مگر یہ کہ تلوار اُنکی نکل گئی تھی
اُنکے ہاتھ سے پس پھیری باگ اپنے گھوڑے کی بارادہ آنے کے مسلمانون مین تا کہ لیوین وہ کسی کی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کے اور تحقیق
مایوس ہوگئے تھے وہ اپنی جان سے پس جب پھیرا باگ کو درانحالیکہ وہ مگر یہ نہ لیے تھے شور کیا گبر نے اُنکے پیچھے اور دوڑا اُنکی طلب مین پس کمی کی
قیس بن ہبیرہ نے پلٹنے مین اور کہا اپنے دلمین کہ اے نفس مطلب تیرا موت ہے اور تو بھاگتا ہے پھر تو بجانب گبر کے پس پکار کر کہا اُنسے خالد بن الولید نے
کہ اے قیس مین خدا اور رسول کا واسطہ تمکو دیتا ہون کہ پھر آؤ تم اور چھوڑ دو تم اُسکے کام کو میرے اوپر اور یہ اسواسطے تھا کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا
انمین تعب کو پس کہا قیس نے کہ اے خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر آؤنگا مین تمہارے پاس آیا بڑھا دوگے تم میرے وقت مقرر مین خالد
بن الولید نے کہا کہ نہین قیس نے کہا پس نہ اختیار کرونگا مین فرار کو اور نہ ہونگا مین اپنے اصحاب سے بلکہ صبر کرونگا مین اور پہونچونگا مین مرتبۂ بخشش کو
اللہ تعالی کیطرف سے اور پھر وہ اپنے نزدیکی کیطرف اور اُنکے ہاتھ مین تلوار نہ تھی بلکہ نکال لیا تھا اُنھون نے خنجر کو جو اُنکی کمر مین تھا پس دیکھا خالد
بن الولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اُنکے ہاتھ مین تلوار نہین ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص ہے کہ لیگا اس تلوار کو اور پہونچاویگا
قیس بن ہبیرہ تک بامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے پس کہا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ اے
ابا سلیمان مین اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمہین سے ہوگا اے بیٹے صدیق کے پھر نکال لیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے
اپنی تلوار کو میان سے اور جا ملے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچادینے تلوار کے پس جب دیکھا رومیون نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
اور اُنکے آنے کے قیس بن ہبیرہ سے گمان کیا اُنھون نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن ہبیرہ کے اس بطریق پر آئے ہین پس نکلا رومیون
سے ایک دوسرا بطریق اور آیا وہ اپنے ساتھی کے پاس اور ٹھہرا اُسکے ساتھ اور دیدیا تلوار کو عبدالرحمن نے قیس بن ہبیرہ کو اور
ٹھہرے وہ اُنکے پاس اور نہ پھرے وہ جسوقت کہ دیکھا اُنھون نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیون سے کچھ بڑی باتین کرتا تھا کہ مسلمان
کچھ بھی اُس کلام سے واقف نہین ہے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہے تو کہ ہم نہین سمجھتے ہین تیرے
کلام کو پس نکلا اُنکی طرف ایک مترجم رومیون سے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آیا نہین کہا تھا تمنے کہ ہم لوگ صاحب انصاف اور حق ہین
درانحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار پر کہا عبدالرحمن نے نہین قسم ہے خدا کی ترجمان نے کہا پس نہین دیکھا ہے تمہارے انصاف سے کچھ
بھی درانحالیکہ نکلتے ہو تم دو سوار ایک سوار کیطرف عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اسواسطے نکلا ہون کہ دیدون مین اپنے ساتھی کو
تلوار اور پلٹ جاؤن اور اگر نکلین تم مین سے ایکسو مرد ہم مین سے ایک شخص کے مقابلے مین تو ہر آئینہ نہ ڈرا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور آگاہ ہو
کہ تم تین شخص ہو اور مین اکیلا ہون اور مین تمہارے واسطے کافی ہون پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اُسنے عبدالرحمن
کے کلام سے اور دیکھتے تھے وہ دونون گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غضب کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست کرتا ہون مین
تمسے بواسطہ اللہ تعالی کے اے قیس کہ تمنے مشقت اُٹھائی ہے پس ٹھہر جاؤ تم تا کہ ایکساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو مجسے ہوگا پھر
حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اُس شخص پر جس سے گفتگو کرتے تھے پس نیزہ مارا اُنھون نے اُسکے سینے مین کہ جا نکلا اُسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونون گبرون نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرنیوالا پس حملہ کیا اُن دونون نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا عبدالرحمن کی طرف قیس نے بارادۂ اعانت کے پس کہا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہون مین تجھسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دو تم مجکو آگ مین ڈالونگا مین ان دونون کو پس اگر مارا گیا مین تو ہوگے تم شریک میرے ثواب جہاد مین اور کہدینا عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرفسے سلام پس پیچھے ہٹے اُنکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اُنکے کامونسے اور حملہ کیا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک اُن دونون پر اور نیزہ مارا اُسکے سینہ مین پس پھنس گئی نوک اُسکے نیزے کی گبر کی زرہ مین پس ڈالدیا عبدالرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میانسے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کے ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کردیا اُسکو اور دیکھا تیسرے گبر نے بجانب عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اور اُنکی جرأت کے پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اُنکے کامونسے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق کیطرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی اُنمین غفلت پس کہا اُنسے عبدالرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث تمہارے توقف کا ہے نہین حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اُس بطریق پر اور مارا اُسکے ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اُسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہوکر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اُسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیون نے حال اپنے ساتھیونکا کہا بعض نے اُنمین کے بعض سے کہ نہین ہین یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اُنکے کامونسے پس کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ ہمسے بہت جاننے والا حال اُس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی مین جانتا ہون کہ تم مین کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غلبہ دیے گئے ہین یہ قوم پس اگر نہ بیٹھ رہوگے تم اُنکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص نہ کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اُنکے مقابلے مین پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور سرگوشی کی اُس سے پس کہا اُسنے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غلبہ دیے گئے ہین ہمپر اسواسطے کہ مینے شب کو خواب مین دیکھا ہے کہ گویا کچھ لوگ اُترے ہین آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑون پر سوار ہین اور کپڑے ہتھیار ونسے مسلح ہین اور گھیر لیا ہے اُنھون نے اُن عربکو اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہین اس حال مین کہ نہین نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہین وہ اُسکو یہانتک کہ ہمارے بہتونکے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اُس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا پس یکجا ہوئی قوم اُسکے پاس اور سوال کیا اُس سے پس نہ آگاہ کیا اُسنے اُنکو پس جب بہت بات چیت کی قوم نے اُٹھ کھڑا ہوا باہان اُنکے بیچ مین مثل خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیان کارون سے اور خشم اور غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور عزت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اُسنے بھیجا تھا تمہاری طرف رسول کو اور اُتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہین تبعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم دیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی اور اُسکی کتاب مین یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہین رکھتا ہے پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور مخالفت کی تمنے اُسکی غالب کیا اُسنے تمہارے دشمنونکو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور بتحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے نبی اور احکام مندرجہ کتاب آلہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہین قتل تمہارے شہسوارون اور اولادون اور عورتون کا اور تم گناہ کے کام کرتے ہو اور نہین ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کردیا اللہ تعالی نے تمہارے غلبے کو ہمارے ہاتھونسے اور غالب کردیا اُسنے تمہارے

ف
ذکر مار ڈالنے عبدالرحمن اور قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہما کا چند گبرون کو دن حملہ پر ہوکے ۱۲

ف
ذکر کلام باہان کا بیچ ساتھیون کے بمقام یرموک کے ۱۲

دشمن کو تمیز بیچ امر حق اور عدالت ہی اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہو واسطے کہ تم احکام شریعت کے حکم نہیں کیتے ہو اور منہیات شرعیہ سے باز نہیں رکھتے ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ توڑا اور قطع کیا باہان نے اپنے اس کلام سے کلام ابن البطریق کا جسنے خواب کا حال بیان کیا تھا اور حکم کیا باہان نے اُس سے کہ نہ پراگندہ اور فاش کرے وہ اس حال کو کسی سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب قیس بن ہبیرہ اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہما نے مار ڈالا تینون گبرون کو اُترے عبدالرحمن اپنے گھوڑے سے اور لیا اُنھون نے اور قیس بن ہبیرہ نے ہتھیار اور کپڑے مقتولین کے اور پلٹ آئے وہ بجانب مسلمانونکے اور دیے کپڑے وغیرہ مقتولین کے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اُنھون نے کہ یہ تم دونون کا حق ہی اور جس شخص نے قتل کیا کسی سوار کو پس وہ مالک مقتول کے اسباب کا ہی کہ ایسا ہی حکم دیا ہی مجکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے پس لیلیا قیس بن ہبیرہ نے اسباب کو اور رہا ٹھہرے وہ اپنی اُس جگہ مین جہان خالد بن الولید نے اُنکو ٹھہرایا تھا اور پلٹے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بجانب میدان لڑائی کے پس گردا اوا دیا اُنھون نے دونون صفونکے بیچ مین اور وہ ابن البطریق کے شہری پر سوار ہوے جسکو اُنھون نے مار ڈالا تھا پس دیکھا اُنکو کہ نہیں جلدی کرتا ہی وہ گھوڑا اُنکی سواری مین جیسا کہ نگاہ رکھتے تھے وہ عربی گھوڑے کو پس پھیرا وہ اور بدل دیا اس شہری کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا اُنھون نے میمنہ روم پر پس گھبرا دیا اُنکی صفونکو اور مار ڈالا اُنمین سے دو سوارونکو اور پلٹے پس حملہ کیا قلب پر پھر متوجہ ہوے طرف میسرہ کے پس چلائے گئے اُنپر تیر پس پھرے وہ یہانتک کہ ٹھہرے سامنے لشکر کے اور ڈرلاتے تھے رومیونکو اپنے نام سے اور بلاتے تھے میدان مین نکلنے والیکو پس نکلا اُنکے مقابلے کو ایک گبر رومی پس نہین گردا ادا دیا عبدالرحمن نے اُسکے ساتھ مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُسکو اور نکلا دوسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اللھم ادعہ واحفظہ فان عبدالرحمن قد اصطلے الیوم بقتال جیش الروم وحدہ پھر پکار کر کہا کہ ای عبدالرحمن قسم ہی تمکو اپنے باپ کے بڑھاپے اور اُنکی بیعت کی کہ پھر آؤ تم اپنی جگہ پر اور چھوڑ دو تم اپنے مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن اپنی جگہ پر جب قسم دلائی اُنکو خالد بن الولید نے حزام قشم نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے ایک شخص سے جو یرموک کی لڑائی مین موجود تھا کہ آیا عورتین بھی تمھارے ساتھ لڑائی مین موجود ہوتی تھین اُس شخص نے کہا ہان ایک اُنمین کی اسمار زوجہ زبیر بن العوام اور خولہ بنت الازور اور ام ابان زوجہ عکرمہ بن ابی جہل ور غزنہ بنت عامر مع اپنے شوہر سلمہ بن عوف الضمری کے اور رملہ بنت طلحۃ الربیدی اور رو عکہ اور امامہ اور زینب ابی رلغم اور ہند اور غیدہ اور لبنی اور مثل اُنکے اور عورتین کہ یہ سب ایسی سخت لڑائی لڑتی تھین جس سے راضی کرتی تھین اللہ غالب و بزرگ اور اُسکے رسول کو واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ اِرادلیونکے بیان کیا ہی کہ واقعہ یرموک کی ابتدا ایک جنگاری لڑنیوالی اور انتہا اسکی آگ ہی بھڑکنے والی تھی اور جلانیوالی تھی مسلمان بھائیونکو واسطے لڑائی کے پس پھر آئے عبدالرحمن یعنی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور جو دن لڑائی کا آتا تھا وہ گذرے ہوے دن سے سخت اور دشوار ہوتا تھا عمرو بن جریر نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے یرموک کی لڑائی کو پہلے دن اندک تھی اور پچھلے دن سخت اور دشوار تھی اور سبب اسکا یہ تھا کہ باہان نے حکم دیا تھا دس صفون کو مسلمانون پر حملہ کرنے کا اور یہ امر بسبب اسکے ہوا تھا کہ مار ڈالا تھا عبدالرحمن نے جس کسی کو کہ مار ڈالا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور متوجہ ہوے گرو ساتھ لوگونکے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے درحالیکہ وہ متوقف تھے اور نہیں حملہ کرتے تھے باہان کے لشکر پر اور جانا اُنھون نے کہ قریب تر اُنپر معاملہ سخت اور دشوار ہوگا پس کہا اُنھون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پڑھتے تھے اس آیت کو الذین قال لھم الناس

ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور برابر جاری رہی لڑائی بلند ہونے آفتاب سے تا قریب
غروب کے اور نہین جدا ہوے دونون لشکر تا اینکہ جدا کیا رات نے دونون گروہونکو پس جسوقت جدا ہوے بعض لوگ بعض سے تو نہین پہچانتے
تھے مگر ساتھ نشانی کے اور ہر قوم عرب کے پکارتے تھے اور بتا دیتے تھے اپنی نشانیون معینہ کا اور باہم یاد دلاتے تھے اپنے نسبونکو اور پھرا
ہر گروہ طرف اپنے جگہونکے اور آئے مسلمان اپنی عورتون کی طرف اور ہر عورت ملتی تھی اور صاف کرتی تھی اپنے شوہر کے چہرے کو اپنی
کملی سے اور کہتی تھی کہ بشارت ہو تمکو ساتھ بہشت کے اے دوست اللہ کے اور رات گذرانی مسلمانون نے ساتھ نیکی اور بہتری کے اور روشن
کیا آگ کو اور یہ اس سبب سے تھا کہ پہلے دن قتل نہین ظاہر ہوا تھا دونون گروہونپر بلکہ مارے گئے رومیون سے تھوڑے لوگ اور شہید ہوئے
مسلمانون سے دس آدمی کہ منجملہ اُنکے دو شخص حضرموت کے تھے ایک شخص کا نام مازن اور دوسرے کا نام قادم تھا اور تین شخص غسان سے
جنکے نام رافع اور محلی اور ہجازم تھے اور ایک شخص ال نضال سے جنکا نام عبد اللہ بن الاخرم تھا اور تین شخص قوم بجیلہ اور ایک شخص قوم مراد سے جو
بھتیجے قیس بن ہبیرۃ المرادی کے تھے پس غمگین ہوئے اُسکے مارے جانے سے قیس بن ہبیرہ اور تلاش کیا اُنکو اور نہ دیکھا پس جانا انھون نے کہ وہ مارے
گئے پس لیا قیس نے اپنے ساتھ تھوڑی آگ روشن کو اور نکلے وہ اور کچھ لوگ اُسی قوم کے یہانتک کہ آئے میدان معرکہ مین اور ڈھونڈھا انکو پس نہ دیکھا
انکو پس جسوقت کہ ارادہ کیا پھرنے کا دفعۃً دیکھا انھون نے ایک آگ کو کہ آتی ہے رومیون کی طرف سے بارادہ میدان معرکہ کے تلاش ایک بطریق
کے جو بہت ذی رتبہ تھا اُنکے نزدیک پس کہا قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے کہ بجھا دو تم اپنی آگ کو پس قسم ہے خدا کی کہ البتہ بھتیجے
کا بدلا لونگا مین قوم سے پس بجھا دیا انھون نے آگ کو اور لیٹ گئے وہ زمین پر مقتولین کے بیچ مین اور آمادہ ہوئے واسطے رومیونکے اور تھے رومی
قریب ایکسو آدمیونکے ساتھ ساز و سامان کے اور قیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکی قوم کے سات آدمی تھے پس کہا انھون نے کہ اے قیس قوم ایکسو
مرد ہین اور ہم سات آدمی ہین اور تھکے اور ماندے ہین پس کہا قیس نے کہ لیٹ جاؤ تم اپنے بھتیجے کو مین اپنے واسطے سوا موت کے اور کچھ نہین
چاہتا ہون یا لونگا مین بدلا اپنے بھتیجے کا پس تعجب کیا انھون نے اُنکے کلام سے اور ٹھہرے وہ اُنکے ساتھ مثل ٹھہرنے بڑے تجربہ والونکے
اور آئے گبران رومی در انحالیکہ وہ گرد گھومتے تھے درمیان مقتولین کے تا اینکہ ٹھہرے وہ پس گبر کی لاش کے پاس جو پہلے لڑنیکو نکلا تھا اور
اُسکو قیس بن ہبیرہ نے قتل کیا تھا پس جب پھر وہ بارادے جانے اپنے لشکر کے چلا کر پکارا اُنکو قیس بن ہبیرہ نے اُنکے پیچھے سے اور تبعیت
کی اُنکے ساتھیون نے پس ڈالدیا رومیون نے اپنے بطریق کی لاش کو اپنے شانون سے اور غافل ہوگئے اور بھوچکے وہ اپنے تئین غصہ کی
آواز سے پس پیچھا کیا انکا مسلمانون نے اور شمشیر زنی کی انمین اور مار ڈالا انکو جلد اور قیس رضی اللہ عنہ جسوقت مارتے تھے انمین تلوار کو کہتے
تھے کہ یہ میرے بھتیجے کیطرف سے ہے یہ اُنکے بدلے مین ہے یہانتک کہ مارے گئے اُنکے ہاتھ سے سولہ آدمی اور مارا اُنکے ساتھیون نے بہت لوگونکو اور پلٹ
گئے باقی رومی پس جب فراغت پائی قیس نے قوم سے پھرے تلاش اپنے بھتیجے کے کہ جنکا نام سوید بن بہرام تھا بجانب لشکر روم کے پس سُنی انھون نے ایک آواز
نالہ کی اور آئے اُسکی طرف پس وہ اُنکے بھتیجے سوید تھے پس جب دیکھا قیس نے اُنکو پہچانا اور روئے پھر کہا انھون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے میرے بھتیجے پس
پس کہا انھون نے کہ اے چچا میرے مین نے پیچھا کیا تھا قوم روم کا پس پھرا انمین کا ایک شخص میری طرف پس اسنے نیزہ مارا اُسنے میرے سینے پر کہ نکل گئی نوک
اُسکی پشت سے میرے اور مین دیکھتا ہون اُسکے سبب سے ایک بڑے امر کو اور یہ خوبصورت عورتین بہشتی میرے گرد ہین دیکھا کیہ انتظار کرتی ہین میری روح

نکلنے کی پس دے قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ای بھتیجے ہر وقت معین اور لکھا ہوا ہی اور شاید کہ تمھارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے
کہ قسم ہی قریب ہوا ہی قسم ہی خدا کی معاملہ پس آیا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اُٹھا لیجلو مجکو بجانب مسلمانوں کے اور مرد ہین اُسی
جگہ قیس نے کہا ہان پس اُٹھا لیا قیس نے اُنکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اُنکو مسلمانوں کے لشکر مین اور لیگئے اُنکو فرودگاہ مین اور کپڑا اُڑھا دیا اُنکو اور
سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہبیرہ کے آنیکو پس آئے وہ اُنکے پاس اور دیکھا اُنکے بھتیجے کیطرف کہ اُنھوں نے جوانمردی کے ساتھ
اپنی جان دی پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو اور بیٹھے قریب سر کے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے
کیونکر اور کس حال مین ہم پاتے تمکو ای میرے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزا نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر آئینہ سچے تھے وہ اپنے قول مین اور درست ارشاد کیا تھا ہمسے اور سوید باتین کرتے تھے ابو عبیدہ بن
الجراح سے یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر پس نہین جدا ہوے ہم لوگ تا اینکہ چھپا دیا ہمنے اُنکو اُنکی قبر مین اور آگاہ کیا قیس نے
ابو عبیدہ بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا اُنھوں نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہی اور باقی رات گذرانی
مسلمانوں نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پھرا وہ بجانب
اپنے لشکر کے کیجا ہوے اُسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اُسکا پس نہین
کھایا اُسنے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اُسکے دل مین اُس خواب سے جسکو ایک بطریق نے دیکھا تھا اور مطلب اُسکا مصالحہ کر لینا عرب سے اور
دینا جزیہ کا تھا اگر مغلوب ہوتا اپنی راے مین بسبب خلاف کرنے رومیوں کے اُس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن لیقضی اللہ امرا
کان مفعولا راوی نے بیان کیا ہی کہ قسیس اور راہب سامنے باہان کے آئے اور کہا اُنھوں نے کہ کیا حال ہی بادشاہ کا جو باز رہا ہی کھانے سے بسبب رنج اور غم
معاملہ لڑائی کے ہی تو حال یہ ہی کہ لڑائی پھرنیوالی ہی مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہی اور ایکدن تجھپر ہی اور جان تو ای بادشاہ ہمارا مرکو
قوم مسلمان غلبہ اور مدد دیے گئے ہین ہمپر اور نہین ہلاک کر سکتے ہین ہم اُنکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے سب اُنپر حملہ کرین پس باقی رکھین اُنمین سے
ایک کو باہان نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون مگر ایک چیز کو تمھارے واسطے جو کہ تمنے بدلوانے احکام اپنے دین کے اور ظلم کرنے اپنی حکومت مین
پس اسی وجہ سے غلبہ دیے گئے عرب تمپر پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک مرد اُسکے دین والونسے اور کہا اُسنے کہ ای بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ
ہی کہ مین ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والونسے ہون اور میرے پاس ایک سو بکریان تھین جنکو میرا بیٹا چرا تا پس خیمہ کھڑا کیا ایک
بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والونسے بکریوں کے پہلو مین پھر دوسرا دن کیا اُسنے وہان پس لے لین اُسنے بکریون سے بقدر حاجت
کے اور لیا باقی بکریون کو اُسکے ساتھیوں نے پس آئی اُسکے پاس میری عورت درانحالیکہ وہ شکایت کرتی تھی اُسکے نزدیک مری
بکریون کے لیجانیکی پس جب دیکھا اُسنے اُس عورت کو حکم کیا اُسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی وہ اُسکے پاس اور دیر تک اُسکے نزدیک ٹھہری
پس جب دیکھا اُس حال کو اُسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اُسنے کہ اُسکی ماں اُسکے ہم پہلو ہی پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا
اُس بطریق نے اُسکے مار ڈالنے کا اور ارا گیا وہ اور آیا مین اُسکے پاس بارادہ رہائی لینے بیٹے کے پس بلایا اُسنے مجکو اور مارا مجھپر تلوار کو
پس لیا مین نے وار تلوار کو اپنے ہاتھ پر پس کاٹ ڈالا تلوار نے ہاتھ کو پھر بعد اس کلام کے نکالا اُس شخص نے اپنا ہاتھ پس وہ ہاتھ درحقیقت کٹا ہوا

تھا بہت خشمناک ہوا باہان اس حال کے سُننے سے اور کہا کہ آیا تو بیچانتا ہی اُسکو اُسنے کہا کہ ہان وہ شخص ہی اور اشارہ کیا اُسنے اپنے ہاتھ سے بجانب ایک بطریق کے بطارقہ سے پس دیکھا باہان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اُسکے سبب سے اور میل کیا اُنھون نے اس شخص اعانت چاہنے والے پر اور مار ڈالا اُسکو اپنی تلوارونسے اور باہان اُنکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اُسکا اور کہا کہ خوار ہیں ہو تم قسم ہی حق صلیب کی سختی ہو تمپر کیونکر اُمید رکھتے ہو تم مدد اور غلبے کی حالانکہ تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہیں ڈرتے ہو کل کے عوض کو ضرور اللہ تعالیٰ بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمھارے ہاتھونسے اُس چیز کو جو اُسنے تمکو دی ہی اور دیدیویگا اُس چیز کو تمھارے غیر کو جو موافق احکام شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اب تم میرے نزدیک مثل کتون اور گدھون کے ہو اور جانورون سے بدتر ہو اور قریب دیکھو گے تم انجام اپنے ظلم کا کہ جسکی طرف لیجا دیگا وہ تمکو اور کسجگہ تم جاؤگے پھر حکم کیا اُسنے پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا وہ اور اُنکو اُنکے حالپر چھوڑا پس جب پلٹ گئی قوم اُسکے نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اُسنے کہ ای بادشاہ قسم ہی خدا کی بات یہی ہی جو تونے کہی اور نہین دیکھتے ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو ای امیر کو کہ مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ کچھ لوگ اُترے ہین سبز گھوڑونپر پس گھیر لیا ہی اُنھون نے عرب کو اور وہ پورے ہتھیارونسے مسلح ہین اور ہم لوگ اُنکے سامنے کھڑے ہوے اُنکو دیکھتے ہین پس نہین نکلتا ہی ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اُسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتونکو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اُسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانونکے معاملے مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اُنکی رکنے واسطے اُسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے اور مسلمانونکے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفونکو اور دیکھا اُنھون نے کہ نہین ہی کچھ جنبش ومیمون کے لشکرون مین جانا اُنھون نے کہ رومیو کے واسطے کوئی امر درپیش ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ چھوڑ دو اُنکو اُنکے حال پر اور نہ زیادتی کرو تم اُنپر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوے بطارقہ باہان کے پاس اور چار دون ملوک قناطر اور جرجیر اور دریجان اور قورین اور لشکر کے سردار تھے کہ طلب اجازت لڑائی کی اُس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑو نمین بسبب ایسی قوم کے کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہو تم لوگ اصیل قوم کے پس لڑو تم اپنے غلبے اور حکومت کیواسطے اور باز رکھو تم اُنکو اپنی حرمت اور گھر بار سے پس کہا اُنھون نے ڈالدے تو اور حوالہ کر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہی حق مسیح بن مریم کی کہ نہ جلد ہونگے ہم اُنسے یہانتک کہ دور کر دینگے ہم اُنکو ملک شام سے یا مار ڈالینگے وہ ہمکو یا ہم اُنکو پس اعتماد کر تو ہمارے کلام پر اور کوچ کر اُنکی طرف پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس چھوڑ تو ہر ایک کو ہم مین سے اُنکی باری پر مع اُسکے لشکر کے کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم ہو جاوے کہ کون شخص ہم مین سے سخت اور شدید ہی اور کون شخص بیقرار کرتا ہی مسلمانونکو طول دینے لڑائی سے اور یکجا کرینگے ہم اپنے لڑکے بالون اور مالونکو کشتیون مین پس اگر ہو گا غلبہ ہمکو عرب پر تو پھیرینگے ہم اُنکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس جا ملینگے لڑکے بالے اپنے شہرون اور قوم مین اور ہو گی لڑائی ہمارے اُنکے بیچ مین ایک ہفتے مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور اُمید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جدا اور فیصل ہو جاویگا کام ہمارے اُنکے بیچ مین ایکدن یا دو دن نمین باہان ملعون نے کہا ٹھیک ہی پھر لکھا اُسنے خط ہرقل کو اس مضمون سے بعد حمد کے پس سوال کرتے ہین ہم اللہ سے ای بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھروالونکے واسطے مدد اور غلبے کا تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا پس تحقیق بھیجا تو نے مجھکو ساتھ بیشمار لشکر کے اور آیا مین عرب پر پس اُترا مین اُنکے میدان مین اور طمع دی مین نے اُنکو پس طمع کی اُنھون نے

اور درخواست کی مینے اُنسے صلح کی پس نہ قبول کیا اُنھون نے اور کیے مینے اُنکے واسطے حیلے اس امر پر کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف نہ
کیا اُنھون نے اور بہت سخت اور خوفناک ہوگیا ہی لشکر بادشاہ کا اُنسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بددلی اور ڈر اُن سبکو شامل ہو اور اُن
سبکے دلون مین داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت ظلم کے ہی اُنمین اور تحقیق یکجا کیا مینے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے اور
متفق ہوئی ہماری اسکی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدم مین اُنپر اور برابر لڑینگے ہم اُنسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے
اُنکے بیچ مین پس اگر غالب کریگا اللہ تعالیٰ ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہوجا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہی تجھے پس نہ
افسوس کر تو اُس چیز پر جو جاتی رہے اس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہی اور جا تو اپنی پناہ کی جگہ اور دار
الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ نیکی کرے اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاوے تجھپر اور عاجزی اختیار
کر واسطے اللہ کے کہ بلند مرتبہ کرے تجھکو اللہ تعالیٰ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین دوست رکھتا ہی غرور کرنیوالیکو اور تحقیق کیا مینے مکر اور حیلہ
سردار قوم خالد بن الولید کے بلانے مین پس قادر ہوسکا مین اور خواہش وعدہ رغبت دلایا مینے اُنکو مال پر پس قبول کیا اُنھون نے اور دیکھا مینے
اُنکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مینے اُنپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مینے انجام کار مکر کو اور نہین غلبہ دیے
گئے وہ مگر بسبب عدالت اور تبعیت طریقہ اپنے نبی کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو بعض گبرونکے ہاتھ سے اپنے ہمراہیون
سے پاس ہرقل کے راوی نے بیان کیا ہی کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان اُس سے لڑے اور بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے اُس شخص کو جو دریافت کرے اس امر کو جسنے باز رکھا ہی قوم کو لڑائی سے پس غائب رہا وہ جاسوس
ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہی ہرقل بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہی
اُسکے جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار قسم ہی خدا کی کہ نہین باز رہا ہی باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے کہ در آیا ہی خوف ہمارا
اُسکے دل مین پس روانہ کر دو تم ہمکو اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا کام ہی واقدی رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے
افسوس اور ملال اپنے ساتھیونکا لڑائی پر پس بلایا اُسنے ایک شخص کو عرب تنصرہ سے اور کہا اُس سے کہ جا تو اور داخل ہو اُس قوم کے لشکر مین
اور دریافت کر تو میرے واسطے اُنکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اُنکے نزدیک ہماری خبر کیا ہی اور کیونکر ہی آرزو اُنکی ہماری لڑائی مین اور
خصلتین اُنکی کیا ہین اور کیونکر ہی خوف ہمارا اُنکے دلون مین پس چلا وہ شخص لخمی یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے لشکر مین اور ٹھہرا وہان ایکدن اور ایک رات درانحالیکہ پھرتا تھا وہ اُنکے لشکر مین اور کوئی مسلمان اُس سے انکار نہین کرتا تھا
اسوجہ سے کہ وہ عرب سے تھا اور اُسکے اور اُنکے لباس یکسان تھے پس دیکھا اُسنے مسلمانونکو کہ بے ڈر اور مطمئن ہین نہین ہی اُنمین کسی طرح
کا ہیچ مگر یہ کہ حال اُنکا درست اور اُنمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہی اور اُنمین کوئی امر تجاوز کرنے کا حد سے نہین ہی اور نہ کوئی
کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہی اور قصد کیا اُسنے اُس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اُن کو گویا وہ ضعیف
ترین عرب کے ہین کبھی بیٹھتے ہین زمین پر اور کسی وقت سو رہتے ہین پس جب آتا ہی وقت نماز کا

وقت نماز کا اُٹھکر پورا وضو کرتے ہین اور موذن لوگ اذان کہتے ہین اور وہ لوگونکو نماز پڑھاتے ہین اور دیکھا لخمی نے کہ جو ابو عبیدہ
بن الجراح کرتے ہین وہی مسلمان بھی کرتے ہین پس کہا لخمی نے کہ یہ اچھی اور نیک عبادت ہی اور قریب ہی یہ کہ مدد اور غلبہ دیے جاوینگے وہ
پھر واپس گیا وہ لشکر باہان کی طرف اور بیان کیا اُس سے جو کچھ کہ دیکھا تھا اُسنے قوم مسلمانون سے اور کہا کہ ای بادشاہ مین آیا ہون تیرے پاس
ایسی قوم کے نزدیک سے کہ شب بیداری کرتے ہین وہ اور روزہ رکھتے ہین دنمین اور حکم کرتے ہین مطابق احکام شریعت کے اور منع کرتے
منہیات شرعیہ سے راہب ہین رات کو اور شیر ہین دنمین اگر چوری کرتا ہی کوئی انمین تو اُسکے ہاتھ کاٹ ڈالتے ہین اور اگر زنا کرتا ہی کوئی
تو سنگسار کرتے ہین اُسکو اور نہین غالب ہوتی ہی خواہش اُنکی مگر امر حق پر بلکہ حق اُنپر غالب ہی اور نہین سردار اُنکے ضعیف ترین انمین کے مگر یہ کہ
اطاعت کیے جاتے ہین وہ اپنے کلام مین اُنکے بیچ مین اگر وہ کھڑے ہوتے ہین تو سب کھڑے ہوتے ہین اگر وہ بیٹھ جاتے ہین تو سب بیٹھ جاتے ہین خواہش
اُنکی قتل ہی اور باز رہنا انکا لڑائی سے ہو جبتک کہ بغاوت تمھارا اور ثابت ہو جبکہ تم ابتدا کروگے اُنسے لڑائی مین پس کہا باہان نے کہ یہ
قوم فتحمند اور غلبہ دیے گئے ہین غیر از نیکہ مین نے ایک حیلہ اور مکر تجویز کیا ہی کہ عمل مین لاؤنگا اُنپر پس کہا لخمی نے کہ ای بادشاہ کیا مکر ہی
باہان نے کہا کہ آیا نہین کہا تونے کہ وہ نہ لڑینگے یہانتک کہ ہم اُنسے لڑین تاکہ ہم باغی قرار پاوین اُسنے کہا ہان باہان نے کہا کہ مین لڑائی نکرونگا
بلکہ طول دونگا معاملے کو اپنے اور اُنکے بیچ مین اور بعد اُسکے جا پڑونگا مین اُنپر بسبیل غفلت کے اور ہونگے وہ بدون سلاح و سامان لڑائی
کے اور بدون ہتھیارونکے پس قریب ہی کہ فتحمند ہونگا مین اُنپر پھر باہان نے یکجا کیا اپنے پاس ملوک اور بطارقہ کو اور بنایا اُنکے واسطے نشان
اور صلیبان کو یہانتک کہ بنایا اُسنے ایکسو بیاسٹھ صلیب اور ہر صلیب کے نیچے دس ہزار آدمی تھے پس صلیب اُسنے قناطر کیواسطے بنائی جو ہم مرتبہ اُسکا تھا
اور حکم کیا اُنکو کہ میمنہ مین ٹھہرین پھر بنائی اُسنے ایک صلیب ریحان کیواسطے اور ساتھ کیا اُسکے اُسکی قوم سکسکہ اور لان کو اور مقرر کیا اُسکو میسرہ
پر پھر بنائی اُسنے ایک صلیب واسطے جرجیر کے اور ہمراہ کیا اُسکے قوم ارمن اور برجان اور لوبہ اور روسیہ اور سقالیہ کو اور بنائی ایک
صلیب بادشاہ کے بھانجے قوریر کے واسطے اور قوم افرنج اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور برغل اور دوقس کے اور بنائی ایک صلیب
جبلہ بن ایہم غسانی کے واسطے اور ساتھ کیا اُسکے عرب متنصرہ کو قوم الہ اور لخم اور جذام اور غسان اور ضبیعہ سے اور حکم کیا کہ وہ آگے لشکر کے
رہے اور کہا اُس سے کہ تم عرب ہو اور دشمن بھی ہمارا عرب ہین اور لوہے کو نہین کاٹتا ہی مگر لوہا پھر جدا کیا اُسنے گرد انکو اپنے لشکر کے پہلو مین
تیس صفین کرکے اسطرح سے کہ نہین دیکھتی تھی پہلی صف پچھلی صف کو اور برابر آراستہ کرتا رہا لشکر کو یہانتک کہ صبح ہوئی اور فراغت
پائی اُسنے آراستگی اپنے لشکر سے اور ترتیب کیا اُسنے طلایع اپنے لشکر کے پھر حکم کیا اپنا خیمہ کھڑا کرنیکا پس کھڑا کیا گیا خیمہ ایک بلند ٹیلے پر
بجانب یرموک کے تاکہ دیکھے وہ وہان سے دونون لشکرونکو اور ٹھہرایا اُسنے اپنے داہنی جانب مین اکہزار سوار کو خاصان روم سے کہ وہ کلو ڈوبے
تھے ہتھیارونمین اور اکہزار سوار اپنی بائین جانب مین جنکے لباس ابریشم سرخ اور سونیکے تارونسے بنے ہوئے تھے نہین دکھائی دیتا تھا جسم انکا
مگر تپلیان آنکھون کی اور یہ لوگ ملوک صاحب تخت تھے پس حکم کیا انکو ہوشیار رہنیکا اور کہا اُسنے کہ مین نے اپنے ان کا مومنین عرب کے ساتھ مکر اور
حیلہ کیا ہی ہوسطے کہ وہ لڑنیکے واسطے آراستہ نہین ہین اور تم مرتب اور آراستہ ہو اور جب طلوع کرے آفتاب اور دیکھو تم مسلمانونکو غیر آراستہ
پس حملہ کرو ہر جگہ اور ہر طرف سے پس نہین ہین وہ ہمارے لشکر مین مگر مثل سپید تل کے بیچ پوست شتر سیاہ کے اسد بن علقمہ نے بیانکیا ہی کہ جب مرتب

ذکر صلح اسلام کی عزمی کا ... منتصرہ و ... مسلمانون سے ... بن ... یرموک ...

ذکر آمادہ کرنے باہان کا لشکر کو واسطے لڑائی کے بمقام یرموک ۱۲۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کیا باہان نے اپنے لشکر کو میں اپنے لشکر میں تھا اور ہمکو اُسکے ہر کام سے کچھ آگہی نہ تھی پس جب صبح ہوئی اذانین کہین موذنون نے اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی
اللہ عنہ اور نماز پڑھی اُنکے ساتھ لوگون نے اور وہ نہین جانتے تھے باہان کے مکر اور فریب کو پس جب پڑھا اُنھون نے پہلی رکعت مین سورہ والفجر کو یہانتک کہ
جب پڑھی اُنھون نے یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے درحالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظفرتم بالقوم دحا بغنی
کیدھم شیئا وجا ابری اللہ ھذہ الایۃ علی لسان امیرکم الا بشادۃ لکم پس جب سُنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اُنھون نے پھر پڑھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحٰھا اس آیت تک فدمدم علیہم ربہم بذنبھم فسوٰھا ولا یخاف عقبٰھا اور اُسی
وقت ہاتف غیبی نے یہ کہا تم المقال وصح الرجز ھذہ علامۃ النصر پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا
اُنھون نے مسلمانون سے کہ آیا سُنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اُنھون نے کہا کہ ہان سُنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے
خدا کی ہاتف ہے مدد اور غلبہ اور پہونچنے مطلب کا پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالی کے پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اور
اور بھیجیگا اُن پر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اُتارا تھا اللہ تعالی نے عذاب کو اگلے لوگون پر پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اعدا پر اور شامل ہے امداد
کے اللہ تعالی کی طرف سے پس دعا ویکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون سامنے دشمنان روم
کے تا اینکہ گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اُنکے نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اُنکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی بینائی
آنکھونکو اور اُنکے سرون پر عمامے سبز اور اُنکے ہاتھون مین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب صف بستہ ہو گئے گرد
میرے کہا اُنھون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمہین غالب ہے اور اللہ تعالی مددگار تمہارا ہے اور بلایا اُنھون نے کچھ لوگون کو
تم مین سے پس پلائی اُنکو شراب جو اُنکے کامون مین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین پس جب نہ دیکھا
رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار یہ بشارت ہے کہ
ٹھنڈا کیا اللہ تعالی نے اُسکے سبب سے تمہاری آنکھونکو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اُٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اُسنے کہ
صالح اور نیک کرے اللہ تعالی سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہی ہوگا اگر چاہا
اللہ تعالی نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تمپر اور ہمپر اُنھون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اُنھون نے ہمپر لڑائی کو
کہ اسیوقت ٹوٹ پڑین اُنپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اُنکے مثل گرگس کے تھے پس وہ توڑتی تھین اُنکو مثل توڑنے چڑیون تیز چنگل
کے پس جب تیزی کی کسی مردنے تو ایسا چنگل مارا اُنھون نے کہ ٹکڑے کر دیا اُسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے بعض سے
کہ بشارت ہو تمکو کہ بتحقیق ہنوف کر دیا اللہ تعالی نے اور غلبہ دیا تمکو اور تائید کی تمہارے ساتھ فرشتونکے کہ رہینگے وہ تمہارے ساتھ ہو کر
جیسا کہ اُنھون نے تمہارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے کہ یہ اچھا خواب ہے اور سچ ہے اور تعبیر اُسکی مدد
اور غلبہ ہے اور مین اُمید کرتا ہون اللہ تعالی سے واسطے تمکو کوئی عاقبت پرہیزگارونکے پس کہا ایک شخص نے زمرہ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہے تمہ
توقف کرنیکا ان گبرون کیطرف سے اور کس چیز کے سبب سے تم منتظر لڑائی کے ہو دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتھ بسبب اپنے طول دینے کے اور نہین پھیر

وہ ہمارے مقابلے سے مگر بارادے آپڑنے کے ہمپر کسی رات مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قریب قیاس معلوم ہوتی
ہے جو تم گمان کرتے ہو سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً سنا ہمنے آوازون اور چلانیکو کہ بلند ہوتی
تھین نہ ہر طرف سے پکارتی تھین لڑنیکو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دیے گئے
ہین اور بڑے ہین مسلمان لوگ نماز صبح مین پس اُٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ اور اُس رات مین نگہبان لشکر مسلمانون کے سعید بن عمرو بن
طفیل الدوسی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماری طرف اور وہ پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ اگر پہونچے وہ آئے ابو عبیدہ بن الجراح
کے اور اُنکے ساتھ کچھ لوگ عرب منصرہ تھے پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانون کے ساتھ بسبب اپنے باز
رہنے کے لڑائی سے اور اُسنے آراستہ اور مرتب کی ہین صفین اپنے لشکر کی اور چلا ہے ہماری طرف بارادے آپڑنے کے ہمپر اور ہم بے سامان
جنگ اور بے ترتیب ہین اور یہ منصرہ آئے ہین ہمارے پاس بخواہش اسلام کے ڈرانیوالے ہین ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے
ہین وہ کہ باہان روانہ ہوا ہے مع اپنے لشکر کے ادھر آتے ہین ہماری طرف حامی ابطال رقبہ کے اور رلے اُنکی اور ہر ایک متفق ہوئی ہے کہ لڑے ہمسے
ایک بادشاہ اُنکے بادشاہون سے مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت سخت ترین لڑائیونکی ہے اور دیکھا مسلمانون نے نشانہای قوم کو کہ قریب آگئے
ہین اُنسے اور صلیبان نے دیکھا اُنہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اُنھون
نے کہ کہان ہین اباسلیمان خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے کہ تم اہل ہو کام کیواسطے ہو لے
اباسلیمان جاؤ اور نکلو تم ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانونکے اور باز رکھو تم دشمنون کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگ صفین آراستہ ہوجاوین
اور درست کرلیوین وہ اپنے الآت حرب کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ ہمارا کہنا بخوشی منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہان ہین ابن
ہاشم مرقال کہان ہین زبیر بن العوام کہان ہین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق کہان ہین فضل بن عباس کہان ہین یزید بن ابی سفیان
کہان ہین ربیعہ بن عامر کہان ہین مسیب بن مسروق العبسی کہان ہین میسرہ بن قیس کہان ہین عبداللہ بن انیس الجہنی کہان ہین صخر بن حرب
الاموی کہان ہین عمارہ سدوسی کہان ہین سلام بن الشم العدوی کہان ہین مقداد بن اسود کندی کہان ہین ابو ذر غفاری کہان
ہین عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہان ہین عمار بن یاسر عبسی کہان ہین ضرار بن الازور کہان ہین عامر بن الطفیل کہان ہین ابان بن عثمان
بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اسیطرح خالد بن الولید بلاتے تھے ایک کو بعد ایکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُن لوگونکو جو
ہوتے تھے اُنکے ساتھ سخت لڑائیون مین یہانتک کہ بلایا اُنھون نے پانچ سو سوارون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ہر ایک اُنمین کا
بذات خود ایک لشکر تھا جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین لڑتا تھا پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ
پانچسو سوار کے اور حملہ سے استقبال کیا اُنھون نے لشکر مشرکین کا اپنے نیزونکی نوکون سے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اُنکے بیچ مین اور مشغول ہوئے ابو عبیدہ
بن الجراح ترتیب صف اور آراستگی لشکر مین اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا کہ اے سردار حکم کر دو تم عورتونکو کہ
چڑھ جاوین وہ اس ٹیلے پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہی رائے تمنے تجویز کی ہے اور دمی ہے کہا پھر کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونکو کہ چڑھ جاوین
وہ ٹیلے پر اور پہنچایا اُنھون نے اپنی جانونکو اور لڑکونکو ساتھ اپنے لڑکے اور لڑکیان تھین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتونسے کہ لو تم اپنے ہاتھون مین جو کچھ موجود ہو

سن ... بہیر زیادہ ... سرنے ابو عبیدہ
مقابلہ [illegible] مسلمانون کا بقدم ہوگی ۱۲

اور تیرونکو اپنے سامنے رکھو اور رغبت دلاؤ تم مسلمانون کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ ہمارے واسطے ہو پس ہو تم جسطرح پر کہ ہو اور اگر بھاگ گئے ہوے دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اُنکے منھون مین چوبون اور تیرونکو اور ندکھاؤ تم اُنکی اولاد کو اور کہو تم اُنسے کہ لڑ و تم اپنے گھر بار اور اولاد اور اسلام کیواسطے پس کہا عورتون نے کہ اے سردار خوش ہو تم اس امر پر جو کہ آسان دکھائی دیا ہے تمکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پناہ مین کر دیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے عورتون کو ٹیلے پر متوجہ ہوے وہ واسطے ترتیب لشکر کے دوڑے لوگ لڑائی کیطرف بعد از نیکہ آراستہ کیا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب در دونون بازو برابر اور آگے کیا صاحب نشانونکو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب مین اور ظاہر کیا مسلمانون نے سامان اور ہتھیارونکو اور گردانیں اپنے لشکر مین تین صفین پہلی صف مین تیر انداز لوگ اہل یمن سے تھے اور ایک صف مین ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف مین صاحب تیر و اسپان و سامان تھے اور تقسیم کیا سوارونکو تین فرقون پر پس اُسکی تین صفین کیں اور مقرر کیا اُسپر تین شخص کو شہسواران مسلمین سے کہ ایک اُنمین سے غیاث بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سیف الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور ٹھہرے مسلمان اُنکے نشانون کے نیچے اور ٹھہرے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اپنے اُس نشان کے نیچے جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی بجانب ملک شام کے اُنکے واسطے بنایا تھا اور وہ زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر مین ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید کے ساتھ رایت العقاب تھا اور سیاہ رنگ تھا اور پیدل لوگو نپر شرحبیل بن حسنہ اور بازوے میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوے میسرہ پر قیس بن ہبیرہ تھے جب آراستہ ہو گئیں صفین چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفونکے بیچ مین اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر اور کہتے تھے اور اگر مدد دو گے تم اللہ تعالی کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنیوالا دشمن کا ہے پس نہ دور کرو تم اپنی صفونکو اور نہ توڑو اپنی نیتون کو اور نہ چلو تم ایک قسم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب و بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کرین وہ تمپر اور راست کر لو تم نیزونکو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالون کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب و بزرگ کے یاد کرنے مین اور کوئی نئی بات نہ کرو یہان تک کہ حکم دون مین تمکو اُسکے کرنے کا پھر گئے وہ قلب فوج کی طرف اور ٹھہرے اُنمین پھر نکلے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور یہ کہتے تھے یا اهل الدین ویا انصار الهدی والحق اعملوا ان رحمة الله تعالی لا تنال الا بالعمل والنیة ولا تدرک بالمعصیة والتمنی بغیر عمل مرضی ولا یدخل الجنة الا بالاعمال الصالحة مع رحمة الله عزوجل ولا یؤتی الله رحمته ومغفرته الواسعة الا الصالحین والصادقین الم تسمعوا قول الله عزوجل وعد الله الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون واستحیوا رحمکم الله من الله تعالی ان یریکم الله منهزمین من عدوکم وانتم فی قبضته ولیس لکم ملجا ام حرز دونه اور برابر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ مسلمانون سے ایسا ہی کچھ کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے سہیل بن عمر کہ چلتے تھے صفون کے بیچ مین اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اُنکے ابو سفیان بن حرب پس گھومے وہ

دیکھے اللہ تمکو شکست اُٹھانیوالا تمھارے دشمنون سے اور تم اُسکے اختیار مین ہو اور نہین ہے تمھارے لیے کوئی جاے پناہ سواے اُسکے ۱۲

صفونکے بیچ مین اور وہ پورے ہتھیارون مین سوار تھے اپنے گھوڑے پر اور نصیحت کرتے اور کہتے تھے یامعاشر الناس انتم العرب
الکرام السادۃ العظام وقد صبحتم فی دیار الاعلاج منقطعین عن الاھل والوطن واللہ لا ینجکم منھم الیوم الا
الطعن والضرب تبلغون بذلک ادبکم وتنالون الفوز من ربکم واعلموا ان الصبر فی مواطن الباس مما یفوا اللہ بہ اللھم ینجی بہ من الغم فاصدقوھم
القتال فان النصر ینزل مع الصبر فان صبرتم ملکتم امصارھم وبلادھم واستعبدتم نساءھم وابناءھم وان ولیتم فلیس
بین ایدیکم الا مفاوز ولا یقطع الا بالزاد الکثیر والماء الفری وھولاء یرجعون الی دور وقصورھا منتنحوا بسیوفکم
وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون پھر نکلے ابوسفیان صفون کے بیچ سے اور آئے عورتون کے پاس
اور وہ بڑے ٹیلے پر تھین اور انمین مہاجرات اور بیٹیان انصار کی تھین اور وہ اولاد انکی اُنکے ساتھ تھی پس کہا ابوسفیان نے اُن سے
یہ کلمات ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال النساء ناقصات عقل و دین فکن ممن حفظن ادیانھن و قدمن
فی ذلک النیۃ وحرضن ازواجکن علی القتال ومن رجع منھم منھزما فاحصبن فی جھہ بالحجارۃ واضربن بعوادہ بالعمد
واظھرن اطفالکن حتی یرجع راوی نے بیان کیا ہے کہ ٹھہرین عورتین آمادہ ہوکر اور باندھنے والی تھین دو پٹون کو سر اور کمر مین اور
پڑھنے والی تھین اشعار رجز کو اور پھرے ابوسفیان اپنی جگہ پر اور وہ کہتے تھے یہ کلمات یامعاشر المسلمین قد حضرتم ما تدون
وھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امامکم والشیطان والنار وراءکم اور بعد اُسکے آکر کھڑے ہوے وہ اپنی جگہ پر اور
نہین بے نیاز کیا مکر وفریب باہان نے کسی چیز کو اور پھرے رومی اپنے پیچھے کو جسوقت دیکھا اُنھون نے خالد بن الولید کو آتے
ہوے مجمعیت پانچسو سوار کے پس تجاوز کیا اُنھون نے اسوجہ سے اور پھر گئے وہ پس جب برابر ہوئین صفین اور آراستہ کیا مسلمانون نے
اپنے لشکر کو چلا کر کہا باہان نے رومیون سے کہ کس چیز نے توقف مین رکھا ہے تمکو مسلمانون کی لڑائی سے پھر و تم انکی طرف پس
پھرے رومی بجانب مسلمانون کے اور دیکھا خالد بن الولید نے بڑے اور بہت لشکر کو رومیون سے اور تلوارین چمکتی تھین اور
علیحدہ ہوگئے تھے زمرۂ رومیون سے تیس ہزار آدمی اُن کے بڑے مرتبے والون سے اور کھودی گئی تھین اُن کے واسطے
خندقین اور اُترے تھے وہ اُن مین اور باندھا تھا اُنھون نے اپنے پیرون کو زنجیرون سے اور سلے تھے ہر دس آدمی ایک
زنجیر مین بغرض حفاظت کے اور اس غایت سے کہ نہ بھاگین وہ اور قسم کھائی تھی اُنھون نے مسیح بن مریم اور صلیب
اعظم اور ستون اور راہبون اور چارون کنیسون کی اس امر پر کہ نہ دور ہونگے وہ اپنی جگہون سے یا مار ڈالے جاوینگے
وہ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اُن کے کام کو کہا اُنھون نے اُن سے جو اُن کے گرد تھے لشکر زحف سے
کہ قریب ہے کہ یہ دن بہت سخت اور بڑا ہوگا پھر کہا اُنھون نے اللھم اید المسلمین بالنصر وافرغ علیھم الصبر
پھر آئے ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُن سے کہ اے سردار بہ تحقیق قوم ملے اور نزدیک ہین آپس مین ساتھ
زنجیرون کے اور روانہ ہوے ہین وہ ہماری طرف ساتھ شمشیرہاے برّان کے اور قریب ہے کہ ہووے یہ دن بڑا اور
سخت پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانونکے پاس اور کہا کہ قوم رومیون کی تعداد کثیر ہے اور نہ نجات دیگا مگر صبر کرنا

م جنھون نے نگاہ رکھا ہے اپنے دینونکو اور آگے کردو تم اس بارے مین نیت کو اور رغبت دلاؤ تم اپنے شوہرونکو لڑائی پر اور جو شخص بھاگے اُنمین سے پس مارو تم اُسکے مُنھ کو ساتھ پتھرونکے اور مارو پٹکے

پھر کہا انھون نے خالد بن الولید سے کہ تمھاری کیا راے ہے ای اباسلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اے امیر کو کہ باہان نے آگے کیا ہے حمایت کنندگان اپنے ہمراہیون کو اپنے لشکر کے اور صف بندی کی ہے اُنکی بمقابلہ مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان کیا ہے** کہ باہان نے اپنے آگے کیا تھا رومیون سے اُن لوگونکو جنکی شجاعت اور دانشمندی اور ثابت قدمی مشہور تھی ایک لاکھ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے انکو جانا انھون نے کہ وہ لوگ اہل شدت سے ہین پس کہا انھون نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ میری راے یہ ہے کہ ٹھہراؤ تم اپنی اس جگہ پر جہان تم ہو سعید بن زید کو اور ٹھہرو تم انکی پشت پر محاذی اُنکے جمعیت دو سو یا تین سو مسلمانونکی اپنے ساتھ ہونے سے پس جب جانینگے مسلمان اے امیر کو کہ تم اُنکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے پھر تم سے نہ بھاگینگے وہ پس قبول کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمر بن نفیل کو اور یہ سعید تھا اُن دس مسلمانون میں سے ہین جنسے رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین لقد رضی اللہ عن المؤمنین آخر تک پس ٹھہرایا انکو اپنی جگہ پر پھر منتخب کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار شہسواران یمن سے اور اُنمین کچھ لوگ مہاجرین تھے اور ٹھہرے انکو لیکر پیچھے صف کے محاذی سعید بن زید کے راوی نے سنا ورقہ بن مہلل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی مین نشان بردار ابوعبیدہ بن الجراح کے تھے روایت کی ہے کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانون کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اُس شخص نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین چاہتا ہون کہ تسکین دون اور سیراب کرون اپنے دل کو اور جہاد کرون اپنے اور اسلام کے دشمنون سے اور نہ خرچ کرون مین اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین شاید دیجاوے مجکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجکو اس بارے مین اور اگر کوئی تمھارا مطلب درحاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجکو اُس سے پس روئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور یہ کہا اقرء محمداً منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر ازدی نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادے لڑائی کے پس نکلا وہ اُنکے مقابلے مین ایک گبر کفار روم سے پورا قد و قامت کا سبزے گھوڑے پر پس جب دیکھا اُسکو ازدی نے چلے اُسکی طرف اور بتحقیق قید کیا تھا انھون نے اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ مین پس جب نزدیک ہوے پڑھا انھون نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اُن دونون سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا اُسکے سینہ پر اور گرادیا اُسکو زمین پر بیہوش اور لے لیا اسباب اور گھوڑا اُسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان کی طرف اور بلایا لڑنیوالے کو پس نکلا اُنکے مقابلے مین دوسرا رومی پس مار ڈالا اُسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا انھون نے چار رومیونکو پس نکلا اُنکے مقابلے مین پانچوان رومی اور شہید کیا اُسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر پس خشمناک ہوے قوم ازد بسبب مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوے وہ رومیونکی صفون سے پس اُسیوقت آگے بڑھے رومی اور چلا مثل پھیلی ہوئی تیڑی کے یہانتک کہ نزدیک ہوا ایک کنارہ اُنکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمنان خدا اور تمھارے آمادہ حملے کے ہین ڈر جانو تم اے امیر کو کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنے تئین ساتھ صبر اور راستی کے اور ملاقی و شامل ہونے مدد کے اللہ تعالیٰ کے پاس سے پھر دیکھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے گوشہ چشم سے آسمان کیطرف اور بیدعا مانگی انھون نے اللہم ایاک نعبد وایاک

نستعین ونوحدك ولانشرك بك شیأوان هولاء یکفرون بك وبایاتك وتتخذون لك ولدا اللّٰهم انصرنا علیهم یامن قال فی کتابه
واعتصموا بالله هو مولٰکم فنعم المولٰی ونعم النصیر: اللّٰهم زلزل اقدامهم وارعب قلوبهم وانزل علینا السکینة والزمنا کلمة التقوٰی
وامنا اعداءك یامن لا یخلف المیعاد پس اسی حال مین که ابو عبیده بن الجراح رضی اللّٰہ عنہ یہ دعا کر رہے تھے کہ یکبارگی حملہ
کیا رومیون نے میمنہ مسلمین پر اور اُسمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی پس ایک ہی حملہ کیا اُنپر رومیون
نے پس صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا اُنپر دوسرے
لشکر رومیون نے پس بڑا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اُنپر پس ہٹے مسلمان میمنہ سے
اور چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگون سے جگہ کو اور پھرے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ
نے اور لڑے وہ رومیون سے اپنے نشانون کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کہ قوم زبید نے اُسی وقت اور وہ میمنہ مین تھے
پس دوڑے اُنمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی رضی اللّٰہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید پر اور قوم زبید اُنکی تعظیم کرتی
تھی بسبب اُنکی شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام مین کی تھی اور یرموک کی لڑائی تک عمر اُنکی ایکسو دس برس کی ہو چکی
تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اُنکو شجاعت نے پس جب دیکھا اُنھون نے اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو چلا کر کہا اُنھون نے یا آل زبید یا آل
زبید تفرون من الاعداء تفرون من شرب کواس الردی ترضون لانفسکم بالعار والذلة فما هذه الانزعاج کلاب الاعلاج ما
علمتم ان الله مطلع المجاهدین الصابرین فاذا نظر الیهم قد لزموا الصبر فی مرضاته وثابتوا نقضائه
امدهم بنصره وایدهم بصبره فاین تهربون من الجنة ارضیتم بالعار وغضب الجبار پس جب سُنا قوم
زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا حجاج بن عبد الغوث کا علی اختلاف الروایات پھرے وہ اپنی جگہ کیطرف
مثل پھرنے بکری وغیرہ جانورونکے اپنے بچونکی طرف اور جمع ہوئے گرد عمرو بن معدیکرب الزبیدی کے اور پانچ سو سوار تھے اور شدت
کی اُنھون نے رومیون پر اور حملہ کیا اُنکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا اُن سب نے بالاتفاق رومیون پر بہت
سخت حملہ پس ہٹ گئے اور دور ہوئے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ کے
پس جنبش دی ابو ہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس
کلام سے یا ایها الناس سارعوا الی معانقة حور العین وجوار رب العالمین فی جنات النعیم وما موطن احب الی الله من هذه
المواطن الا وان الصابرین فضلهم الله علی غیرهم الذین لم یشهدوا واستشهدوا هم پس جب سُنا دوس نے
اُنکے کلام کو گرد ہوئے اُنکے اور حملہ کیا رومیون پر اور گھیر لیا اُنکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیون نے میمنہ مسلمین
پر پس چلایا اور ہٹایا اُنکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین اور جلدی پہونچا اُنپر دوسرا لشکر رومیون کا
پس شکست اُٹھائی لشکر میمنہ مسلمانون نے درانحالیکہ وہ اپنے پیچھے پھرنیوالے تھے اور گھوڑے پھیرتے تھے اپنی دُمونکی طرف اور نکلا
لشکر میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنیوالا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنیوالی کے شیر کے آگے سے اور دیکھا عورتون نے شکست اُٹھاتے ہوئے

گروہ مسلمانونکو تبس پکار کر کہا عورتون نے انسمین کہ ای بیٹیان عورات عرب کی لو تم مردون کو اور پھیرو اور باز رکھو شکست اٹھانیسے
سعیدہ بنت عاصم خولانی نے بیان کیا ہی کہ تھی مین سب عورتون مین اُس دن ٹیلے پر پس جب چھوڑ دیا اپنی جگہ کو میمنہ مسلمانون
نے آواز دی ہمکو عقیرہ بنت غفار نے کہ ای عورات عربیہ لو تم مردونکو اور اٹھالو اپنی اولاد کو اپنے ہاتھون مین اور استقبال کرو تم ساتھ
پکارنے اور ترغیب لانیکے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگے بڑھین عورتین درانحالیکہ پتھر مارتی تھی وہ گھوڑون کے منھو پر اور عیاض
بن متنبہ کی بیٹی پکار کر کہتی تھین کہ برا اور زبون کرے اللہ تعالی منھ اُس مرد کا جو بھاگے اپنی زوجہ سے اور سب عورتین اپنے شوہرونسے کہتی
تھین کہ تم ہمارے شوہر نہین ہو اگر نہ بچاؤ گے تم ہمکو گبرونسے عیاض ابن سہیل بن سعید الطائی نے بیان کیا ہی کہ خولہ بنت الازور
اور خولہ بنت ثعلبہ انصاریہ اور کعوب بنت مالک بن عاصم اور سلمی ہاشم اور نعم بنت قناض اور ہند بنت عتبہ بن ربیعہ اور لبنی بنت الجریر الحمیریہ آگے
سب عورتون کے تھین اور عود باج اُنکے ساتھ تھے اور وہ اشعار نصیحت آمیز نسبت مسلمانونکے پڑھتی تھین اور برابر ترغیب لاتی تھین وہ
لڑائی پر پس پھیر مسلمان شکست اُٹھانیوالے بہت سخت ناوقت سننے رغبت دہی عورتونکے اور نکلین ہند بنت عتبہ اور اُنکے ہاتھ مین عود
تھا اور اُنکے پیچھے عورت مہاجرات تھین اور ہند پڑھتی تھی وہ اشعار جو بروز جنگ اُحد انھون نے پڑھے تھے پھر استقبال کیا ہند نے گروہ مسلمانونکا
پس دیکھا اُنکو بھاگتے ہوے پس آواز دیکر کہا اُنسے کہ کہان بھاگتے ہو تم اللہ تعالی سے اور وہ سامنے ہی تمھارے اور دیکھا ہند نے اپنے شوہر ابوسفیان کو
بھاگتے ہوے پس مارا اُنکے گھوڑے کے منھ کو چوب خیمے سے اور کہا کہ کہان جاؤ گے تم ای بیٹے صخر کے پھیرو تم لڑائی کیطرف اور خرچ کرو تم اپنی جانکو
یہانتک کہ خالص اور پاک کرے اللہ تعالی تمکو اُس چیز سے جو گذری ہی تمھاری ترغیب ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر پس پھیرے
ابوسفیان جب سنا انھون نے کلام ہند رضہ کا اور پھیرے مسلمان اُنکی ہمراہی مین اور دیکھا مینے عورتونکو کہ حملہ کیا عورتون نے ابوسفیان کی معیت مین پس دیکھا مینے
عورتونکو کہ سبقت کرتی تھین وہ مسلمانون پر اور وہ گھوڑونکے بیچ مین تھین اور دیکھا مینے ایک عورت کو کہ وہ لڑتی تھی ایک گبرے سے جو کہ گھوڑے پر سوار
تھا پس حاملی وہ عورت اُسی سے پس نہین جدا ہوئی وہ اُس گبرے سے یہانتک کہ اوندھا گرادیا اُسکو گھوڑے سے پھر مار ڈالا اُسکو اور وہ کہتی تھی کہ یہ
معنی مدد اللہ کے ہین زبیر نے بیان کیا ہی کہ سخت حملہ کیا مسلمانون نے درانحالیکہ نہین مطلوب تھی اُنکو اُس حملے مین سوا رضامندی اللہ
غالب اور بزرگ و رضامندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور بہت سخت لڑائی لڑی قوم ازد بالاتفاق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہانتک
کہ ظاہر ہوا اُنمین قتل کام آئی اُنمین ایک جماعت کثیر اسواسطے کہ انھون نے صدمہ اُٹھایا تھا اپنی جانون پر پس شہید ہوے اُنمین سے اسقدر کہ نہین شہید ہوے
اسقدر اُنکے سوار اور قبیلونسے سعید بن عمرو بن نفیل نے بیان کیا ہی کہ مسلمانونکی میمنہ مین ایسی سخت لڑائی تھی کہ کبھی ہم شکست
کھاتے تھے اور کبھی پیچھے ہٹتے تھے لڑائی کیطرف اور کبھی صبر کرتے تھے اور کبھی پھیرتے تھے اور دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے لشکر میمنہ کو کہ پہونچگیا ہی قلب
لشکر تک پس پکارا انھون نے اپنے ہمراہیونکو اور متوجہ ہوے اُنکی طرف چھ ہزار آدمی کی جماعت سے اور تکبیر کہا اور حملہ کیا رومیو پر پس ڈٹے قتل اور خرچ کیا
اُنمین یہانتک کہ دور کردیا دشمنان خدا کو میمنہ اور قلب سے اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشت کیطرف پھر چلے وہ یہانتک کہ پھیرا انھون نے میمنہ اور قلب کو
اپنی جگھون پر اور ٹھہر گئے خالد بن الولید آگے اُنکے اس حال مین کہ دور کرتے تھے اور بھگاتے تھے وہ اُس شخص کو جو رومیون سے مسلمانونکے نزدیک تھا پس جب
شکست اٹھائی رومیون نے خالد بن الولید کے آگے سے اور دیکھا خالد بن الولید نے اُنکے شہسوارونکو پس پکار کر کہا انھون نے کہ اہل اسلام اور ایمان کے لوگ

قولہ هاربات بھاگنے والے عورتون سے ... من جمال و من جمال بنات صاحب جمال ہین اور وہ صاحب دختران ہین ... ۱۲ فت ... تلک بنات طارق ...

طارق ... النمارق ... فی الشدائد والفتن ... والنمارق ... ۱۲ ... فتح

مرعی علی السوانی کہ حمایت کرتے ہین اور ملاقہ دار دینکے فاضہ ہو اعدو کہ پس مارو تم اپنے دشمنونکو حق السوانی در نیکی اور بخشش کرو تم بشی کرنیوالونکو ۱۲ ق ۳۱ ذکر حملہ خالد بن الولید کا مقام

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم مین شکست پس نہین باقی ہی انکے نزدیک
کوئی شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑدیا اللہ تعالی نے انکی تیزی کو پس پھیرو تم انپر حملے کو اور شدت کرو تم انپر
رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس قسم ہی اُسکی جسکے ہاتھ مین خالدؓ کی جان ہی کہ مین اُمید اس بات کی رکھتا ہون کہ دیویگا اللہ تعالی تمکو غلبہ اُنکے
بازؤن پر پس کہا اُسنے مسلمانون نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید تاکہ حملہ کرین ہم تمہارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے
اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیونکے عبد الرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہی کہ مین اُن لوگون مین تھا جنھون نے خالد بن الولید
کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہی خدا کی کہ جگہہ چھوڑدی رومیون نے ہمارے سامنے سے اور بھاگ گے وہ مثل بھاگنے بکریون کی شیر کے ڈکارنے
سے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے پس واقع ہوا حملہ روم کے میمنہ پر پس بڑی طرح سے جگہہ کو چھوڑدیا اُنھون نے اور وہ لوگ جو زنجیرون مین
تھے پس نہین چھوڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ یزدون کو اور وہ لگا ہیان قوم کے تھے نزد خالد بن الولید ہمارے آگے تھے
حملے مین اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اس حملے مین یہ تھا یا محمدؐ یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر حملہ کرتے
تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دیر جان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اُسجگہ جہان باہان نے اُسکو کھڑا کردیا تھا اور اُسکے ساتھ صلیب جواہر کی تھی اور سپاہی
اُسکے منتظر حملہ کے تھے اُسکی معیت مین پس جب پہونچا لشکر مسلمانون کا اُسجگہ تک جہان دیرجان تھا کہا اُسکے بطارقہ نے اُس سے
کہ اے بادشاہ آیا نہین حملہ کرتا ہی تو کہ حملہ کرین ہم اُسکے ساتھ یا پیچھے کو پھرین ہم کہ ل گیا ہی ہم مین لشکر عرب کا پس کہا اُسنے اپنے
ساتھیون سے کہ جانو تم اس امر کو کہ مین بُرے دن کا دیکھنا اور اُسمین حاضر ہونا نہین چاہتا ہون اور بادشاہ نے مجکو اس جگہ ٹھہرایا ہی
اور مین بڑا جانتا ہون یہانکے ٹھہرنیکو مگر لپیٹ دو تم میرے مُنھ اور سر کو اس کپڑے مین تاکہ نہ دیکھون مین لڑائی کو پس لپیٹ دیا اُنھون نے
اُسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے مین اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگے رومی مسلمانونکے سامنے سے اور پہونچے وہ دیر جان کے
پاس اور چہرہ اُسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے مین پس حملہ کیا اُسپر ضرار بن الازور نے اور پار ہونیوالا نیزہ مارا اُسکے اور مار ڈالا اُس کو
واقدیؒ رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھا معاملہ اللہ تعالی کا مسلمانونکے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہم بگڑ خلاف اور
جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ مین تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ مین تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر تو عرب پر یہ کیا تیرا توقف ہی حملے
مین پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجکو حکم حملے کا دیتا ہی جرجیر نے کہا ہان اور کیونکر مین تجھپر حکم نہ کرون آیا مین تجھپر سردار نہین ہون قناطر نے
کہا کہ تو جھوٹا ہی تو ایک سردار ہی مین دوسرا سردار ہون اور میرا مرتبہ تجھپر زیادہ ہی اور تو مامور ہی میری اطاعت کا پس اختلاف کیا
اُن دونون نے اور خشمناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر سے پس سخت حملہ کیا اُسنے مسلمانون پر اور تھا حملہ اُسکا کنانہ اور قیس اور خثعم
اور جذام اور قطا اور عاملہ اور غسان پر اور یہ لوگ اُس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانون کے تھے اور دور کردیا رومیون
نے مسلمانون کو اُنکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہوگیا لشکر میسرہ مسلمانون کا اپنی صفون کی جگہ سے اور نہ باقی رہے اُن مین
سے مگر مالک قتانون کے لڑے وہ اور جو اُنکے نزدیک تھے بہت سخت لڑائی اور پیچھا کیا رومیون نے اُن مسلمانون کا جنھون نے
شکست اُٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوے اُنکے ساتھ اُنکے لشکر تک پس آگئے آئین اُنکی عورتین ساتھ چوبہاے خیمونکے کہ ماری تھین مُنھ کو

منھون مین اور چلاتی تھین اُنپر تھپر دن کو اور پکار کر کہتی تھین اُنسے کہ کہانتک شکست اُٹھا کر اور چھوڑ کر جاؤ گے اے لوگ اسلام کے ماؤن
اور بہنون اور لڑکے اور لڑکیونکو آیا ارادہ اُنکے سپرد کرنیکا گبرون کو رکھتے ہو تم منہال دومی نے بیان کیا ہی کہ مین بقسم کہتا ہون کہ
ہر آئینہ عورتین ہمپر سخت اور شدید تھین رومیون سے پس سخت پھرنا پھرے مسلمان ہزیمت سے اور پکارا بعضون نے بعض کو اور وصیت کی آپس مین
نگاہبانی اور صبر کی اور پھرے وہ رومیون پر سخت پھرنا اور قثامہ بن اشیم الکنانی آگے مسلمانونکے تھے درانحالیکہ مارتے تھے وہ مشرکین کے منھونکو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے یہانتک کہ ٹوٹ گئے تین نیزے اُنکے اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پھر حملہ کیا قثامہ نے
یہانتک کہ ٹوٹ گئین دو تلوارین اُنکی اور جب کوئی تلوار یا نیزہ ٹوٹ جاتا تھا تو وہ کہتے کہ کون شخص بعاریت دیگا مجکو تلوار یا نیزہ اللہ
کی راہ مین بدلا دیگا اُسکا اللہ اُسکے اوپر ہی پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ قیس کے لو تم حصہ اپنا ثواب اور مزدوری سے اور صبر دنیا مین رگی ہی اور
آخرت مین رحمت اور فضیلت ہی فاصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون پس قبول کیا اُنکے کلام کو اُنکی قوم نے اور خوش ہوئی وہ اُنکی ہمراہی مین
لڑائیکو قثامہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا تھا مینے مثل حملہ قناطر اور اُسکی قوم کے کہ ملا دیا تھا اُنھون نے ہمارے بعض کو بعض سے اور پھر خالد بن
الولید نے حملہ کیا جمعیت دو ہزار سے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو رومیون مین پس مار ڈالا اُنکو بہت جلد اور رومیون مین بہت لوگ مارے گئے اور آئے خالد بن الولید
اپنے لشکر مین اور مسلمان کہتے تھے کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی قثامہ بن اشیم الکنانی کو کہ ہمارے واسطے اچھا رنج اُٹھایا اُنھون نے پس جب سُنا خالد بن الولید نے کلام
آئے وہ قثامہ کے پاس اور بوسہ دیا اُنکی آنکھونکو اور سر کو اور کہا کہ اے قثامہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو اسلام کیواسطے اور اہل دین کیطرف سے اور تحقیق ذلیل کیا تمنے ٹیلے سے
اُتر کے اور وہ کہتی تھین کہ کیا کام کیا خالد بن الولید نے یہانتک کہ آکھڑی ہوئین خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے بیٹے ولید کے آیا تمنے سکھلایا ہی مسلمانونکو بھاگنا لڑائی سے
حالانکہ لوگ اپنے سردار کے تابع ہوتے ہین پس اگر ثابت قدمی کرتے ہین سردار تو ثابت قدمی کرتے ہین لوگ اُنکے ساتھ اور اگر شکست اُٹھاتے ہین تو شکست
اُٹھاتے ہین لوگ ساتھ اُنکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین شکست اُٹھانیوالا نہین ہون اور نہین تھا وہ شخص جو لڑتا تھا گرد و غبار مین مگر مین پس کہا ذریعہ نے
کہ بڑا کرے اللہ اُسکا جسنے دیکھا اپنے سردار کو ثابت قدم اور بھاگ نکلا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا باہان نے لشکر میمنہ کیطرف کہ وہ روند ڈالا گیا شکل
روندے جانے چیونٹی کے پس غضب ناک ہوا لا بھیجا اُسنے اُنکو لڑائی پر پس اُسیوقت نکلا ایک گبر گبران روم سے لشکر میمنہ سے اور پورا تھا وہ ہتھیارون مین گویا ایک
ٹکڑا پہاڑ کا اور سوار تھا ایک شہری بڑے قد و قامت والے پر پس نکلکر آیا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور گردا وادیا اُسنے اپنے شہری پر اور درخواست لڑائی کی کی پس
نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم ازد سے پس نہین گردا وادیا اُسنے ساتھ اُسکے مگر اندک یہانتک کہ مار ڈالا اُس جوان کو گبر نے پھر طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو
پس ارادہ کیا اُسکی طرف نکلنے کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پس کہا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہ اے معاذ درخواست کرتا ہون مین تمسے بحق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اس امر کی کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر اور پیچھے رہو اپنے نشانونکو کہ تمہارا ٹھہرنا اور پیچھے رہنا نشان کا دوست تر ہی مجکو تمہارے نکلنے سے اس گبر کیطرف
پس ٹھہر گئے معاذ بن جبل ساتھ نشانونکے پھر پکار کر کہا اُنھون نے کہ اے گروہ مسلمانونکے جو شخص چاہتا ہو گھوڑیکو کہ سوار ہو کر لڑے اُسپر پس یہ میرا گھوڑا اور ہتھیار موجود
ہین پس جلد بڑھایا اُنکو اُنکے بیٹے عبدالرحمن نے اور کہا کہ مین اس کام کو کرونگا اے میرے باپ اور تھے نوجوان عبدالرحمن پس مسلح ہوے وہ اور لیا گھوڑا اپنے باپ کا اور سوار
ہوے اور کہا کہ اے میرے باپ مین اس گبر کیطرف جاتا ہون پس اگر صبر کیا مینے اُسکے مقابلے مین تو احسان ہوگا اللہ کا مجھپر اور اگر مار ڈالا اُسنے مجکو پس تمپر میرا سلام ہی
اور اگر تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی مطلب خاص ہی پس وصیت کرو تم مجکو پس کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اے بیٹے میرے عرض کرو تم میری طرف سے اُنکے حضور مین سلام اور کہو

ف ذکر لڑائی قثامہ بن اشیم جو ہوا کنانی کے بمقام یرموک کے ۱۲
ف اشعار ساحل فی یوم الکلاب النواعج قریب ہے حملہ کرونگا مین رومیون پر کتون آواز کرنیوالونمین واضربہم ضربا بحد الصفائح اور مارونگا مین اُن کو دار ساتھ کنارہ تلوارون کے وارضی رسول اللہ خبرین اور راضی کرونگا مین رسول اللہ کو بہترین اپنے کامون سے ۱۲

ف بیان بنی العیس ناصح الملبون للسابق نبی ... ... زہیت ... ۱۲

ف ذکر لڑائی عبدالرحمن بن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما ۱۲

ذکر لڑائی عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ سے جبلہ بن ایہم ۱۲۱۲

بز لے خیر دیوے اللہ تعالیٰ آپکو امت کیطرف سے پھر کہا جاؤ تم اے بیٹے میرے توفیق دے اللہ تمکو اور تمکو اُس چیز کی جسکو وہ دوست رکھتا ہی
ور پسند کرتا ہی پس روانہ ہوئے عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہما بجانب گبر کے مثل شعلہ آگ کے اور حملہ کیا گبر پر اور مارا اُسپر تلوار کو پس اُچھل
ئی تلوار اور نہ کارگر ہوئی اُسپر اور میل کیا اُسپر گبر نے ساتھ دار پہنچنے والے کے اور تلوار ماری اُسنے اُنکے سر پر کاٹ ڈالا تلوار نے عمامے کو
ور زخمی کردیا سر کو کہ جاری ہوا خون پس جب دیکھا گبر نے بجانب خون کے اور گمان کیا اُسنے یہ کہ مار ڈالا اُسنے اُنکو پھیرا منہ اپنی نشست کیطرف تاکہ دیکھے
ے کہ کیونکر گرتے ہین عبدالرحمن گھوڑے سے زمین پر پس جب دیکھا عبدالرحمن نے گبر کو کہ پیچھے کو ہٹا ہی وہ پھرے بجانب مسلمانون کے پس کہا معاذ
ن جبل رضی اللہ عنہ نے اُنسے کہ اے بیٹا تمہارا کیا حال ہی انھون نے کہا کہ گبر نے مجکو مار ڈالا ہی معاذ نے کہا کہ اے میرے بیٹے کس چیز کو چاہتے ہو تم
ینات پھر باندھا اُنکے زخم کو اور اسی وقت وہ زخم اچھا ہوگیا پھر گبر نے براہ تکبر کے تین حملے کیے اور قوم ازد نے پھیر دیا اُسکے حملونکو ابو عبیدہ
ن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص تم مین سے اُسکا مقابلہ کریگا پس نکلے اُسکی طرف عامرؓ بن طفیل الدوسی اور تھے وہ اصحاب
رایات سے اور حاضر ہوے تھے خالد بن الولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین اور بروز جنگ یمامہ کے انھون نے مسیلمہ کی لڑائی مین
خواب دیکھا تھا کہ گویا ملاقی ہوے وہ ایک عورت سے پس کھولدیا اُس عورت نے اُنکے واسطے اپنی فرج کو پس داخل ہوے وہ اُس
ین اور دیکھا اُسکی طرف اُنکے بیٹے نے پس جلدی دوڑے وہ تاکہ داخل ہوین وہ اُسجگہ مین جہان اُنکے باپ داخل ہوے ہین پھر بیدار ہوے وہ
واب سے اور بیان کیا خواب کو مسلمانون سے پس کسی شخص نے تعبیر نہین جانی پس کہا عامرؓ بن طفیل نے کہ مین اُسکی تعبیر جانتا ہون مسلمانون
نے کہا کہ کیا تعبیر ہی اے بیٹے طفیل کے انھون نے کہا کہ مین نے اُسکی یہ تعبیر مقرر کی ہی کہ مین قتل کیا جاؤنگا اسواسطے کہ وہ عورت جسنے
اخل کر لیا تھا مجکو اپنی فرج مین وہ زمین ہی اور میرے بیٹے کو زخم پہونچیگا اور قریب ہی کہ وہ ملاقی ہو مجھسے پس لڑے وہ جنگ یمامہ
ین اور مبتلاے امتحان نیک ہوے اور سلامت رہے اور نہین لاحق ہوئی کوئی اذیت اُنکو پس جب دن لڑائی یرموک کا ہوا حاضر ہوے
وہ اُس لڑائی مین اور نکلے واسطے لڑائی گبر کے اور حملہ کیا اُسپر بعلانیہ کہ اُلٹ دیا انھون نے میمنہ روم کو اُسکے میسرہ پر پھر باگ پھیری الطریق پر
مثل برق کے اور نیزہ مارا اُسکے اور نیزہ اُنکا وہ تھا جو موجود رہا تھا اُنکے ساتھ ردت اور یمامہ کی لڑائی مین پس ٹوٹ گیا نیزہ پس ڈالدیا اُسکو ہاتھ سے
اور اعتماد کیا اپنی تلوار پر اور جنبش دی اُسکو اور مارا تلوار کو گبر کے شانے پر اور ملادیا اُسکی انتڑیونمین پس اوندھا ہو کر گر پڑا گبر اپنے گھوڑے سے
اور دوڑے اُسکی طرف عامرؓ بن طفیل پس لے لیا اُسکو اور لائے مسلمانونکے پاس اور سپرد کیا اُسکو اپنے بیٹے کے اور پھرے بجانب رومیونکے
اور ایک حملہ کیا میمنہ پر اور ایک حملہ کیا میسرہ پر اور ایک حملہ قلب پر کیا اور طلب کیا اپنے حملے مین عرب متنصرہ کو قوم غسان اور لخم اور جذام سے اور رہا ابن
جبلہ بن ایہم تعاقب نکو پس مار ڈالا اعراب سے ایک سوار کو اور طلب کیا اپنے مد مقابل کو پس نکلا اُنکی طرف جبلہ بن ایہم اور زرہ ایک زرہ ریشمین طلائی
م کی اور اُسکے نیچے ایک زرہ تبابعہ کے زرہون سے پہنے تھا اور اُسکے سر پر خود تھا کہ مثل شعاع آفتاب کے چمکتا تھا اور گھوڑا اُسکی سواری کا
دے کے گھوڑونکی نسل سے تھا پس نکلا جبلہ بجانب عامرؓ بن الطفیل کے پس کہا اُسنے کہ تم کس گروہ سے ہو عامرؓ نے کہا کہ مین قوم دوس سے
ہون جبلہ نے کہا کہ تم اہل قرابت سے ہو پس باقی رکھو اپنی ذات کو اور پھر جاؤ اپنی قوم کیطرف اور دور کرو اور چھوڑ دو طمع کو عامر بن طفیل نے کہا کہ
نے مجھسے کہدیا کہ مین کون شخص ہون اور کس قبیلے سے ہون پس تو کس گروہ عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان سے ہون اور مین اُنکا سردار ہون اور میرا نام جبلہ

بن الایہم ہی اور مین نکلا ہون تمھاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مینے تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنے ہی بطریق سخت کو اور وہ مثل ماہان اور جرجیر کے
تھا شجاعت مین پس نکلا مین تمھاری طرف تا کہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین باہان اور ہرقل کے نزدیک تمھارے مار
ڈالنے سے عامرؓ بن طفیل نے کہا کہ جو تونے شدت اور سختی قوم کی اور بڑے ہونے ڈیل ڈول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی شدید تر ہی باز رکھنے
مین اور ہلاک کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میرے مار ڈالنے سے بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کے اور وہ مثل تم سبکے
ہی پس مین ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب اپنے جہاد کرنیکے نزدیک پروردگار عالمین کے اور حملہ کیا عامر بن طفیلؓ نے
جبلہ بن ایہم پر اور حملہ کیا جبلہ نے اُنپر اور ملاقی ہوے دونون ضربونسے پس نکلا وار عامرؓ بن طفیل کا بیکار اور بے جگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور
جگہ پر پس کاٹ ڈالا اُنکے گیسو سے شانے تک پس گرے عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور رکھو ما جبلہ عامرؓ بن طفیل کی جگہ گرنے پر
اور ٹھہرا اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اُس چیز پر جو کیا تھا اُسنے اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکی طرف جندب بن عامرؓ
بن طفیل الدوسی اور اُنکے پاس نشان تھا پس آئے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار میرے باپ مار ڈالے گئے ہین اور مین
چاہتا ہون کہ اُنکا بدلا لون یا جا ملون اُنمین اور دے دو تم اپنے نشان کو جو میرے پاس ہی جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا ابو عبیدہؓ
بن الجراح نے نشان کو اُنکے ہاتھ سے اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اُٹھا لیا اُسنے نشان کو اور نکلے جندبؓ بن عامر واسطے
لڑائی جبلہ کے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور نزدیک ہوے جبلہ بن الایہم سے اور چلا کر کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اے قاتل میرے باپ کے
کہ مین اُنکے عوض تجکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کے اُنھون نے کہا کہ مین اُنکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو
اپنے اور اپنی اولاد کے ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر چیز
جسکے سبب سے بڑا مرتبہ ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمھارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاو تم یہانتک کہ
نکلے میرے مقابلے کو اور کوئی سوا تمھارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب موت اپنے باپ کے قسم ہی
خدا کی نہ پھرونگا مین یا اُنکا بدلا لونگا مین یا اُنسے جا ملونگا پھر حملہ کیا اُنپر جبلہ نے اور حملہ کیا اُنھون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسرے پر درآتے
تھے اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگونکی دونون کیطرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اُس چیز کو جو ظاہر ہوئی اُنکی شجاعت سے پس جانا اُسنے
کہ وہ بڑے سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اُسنے اُنسے احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنے سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اُنھون نے جندب کو کہ غالب ہو گئے ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اُنمین سے بعض کو کہ یہ جوان جو نکلے ہین تمھارے سردار کے
مقابلے کو جوان شریف اور بزرگ ہین پس اگر دیکھو تم اُنکو کہ غالب ہو گئے ہین تمھارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی اور نہ چھوڑو
اُنکو کہ مار ڈالین اُسکو پس آمادہ ہوے شہسواران غسان واسطے حملے کے بجانب اپنے سردار کے کہ بچاوین اُسکو اگر لاحق ہو جاوے اُسکو کوئی
امر سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن طفیل کیطرف اور اُنکی شدت اور شجاعت کو پس خوش ہوے وہ اس امر سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکو اور اُنکے کامون کو پس روئے وہ اور کہا کہ ایسے ہی ہوتے ہین وہ لوگ جو خرچ کرتے ہین اپنی جانکو اللہ کی راہ مین اور
اکثر اُنمین نہ مومن کر تو اُنکے واسطے اُنکے کامونکو جابر بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کے دن پس نہین دیکھا مینے کسی جوانکو

شریف اور بزرگتر دوسی سے اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھے کہ جب لڑے تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی سے سوائے اسکے کہ جسوقت آجاتی ہی موت تو نہین نفع دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اُسکے ایک ایسا وار تلوار کا جسسے سُست کر دیا اُنکو اور مارا جبلہ نے ایک وار پس قتل کیا اُنکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُنکی روح کو بجانب بہشت کے اور رحمت کیا اللہ تعالی نے خواب عامر بن الطفیل کا اور گر دیکھا جبلہ اُنکی لاش پر پس چلا کر کہا اُسکی قوم نے کہ پھر تو اے سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا تو اُس چیز کو جو تجھپر واجب تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ غرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا اونچی صلیب کے نیچے اور باہان نے اُسکا شکریہ کہلا بھیجا اور اندوہگین ہوئے مسلمان بسبب عامر بن الطفیل اور اُنکے بیٹے کے پس اُسیوقت اسمین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ الجنۃ خذ واثبار سید کم عامر وابو لدہ من اعداء اللہ پس نکلے قوم دوس بجانب لڑائی کے اور قوت دی اُنکو قوم ازد اور دوس نے اور وہ اُنکے ہم سوگند تھے اور حملہ کیا اُنھون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اُنھون نے ساتھ الفاظ اپنے پہچان کے پس اُسیوقت آواز دی ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ اے لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنے پروردگار اور ملاقات حوران بہشتی کے بہشت میں پس نہین ہی کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگھون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہی اللہ نے اُن لوگون پر جو نہین حاضر ہوئے ہین اُنکے حاضر ہونیکی جگھون مین پس جب سُنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اُنھون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ اور پکارتے تھے وہ اپنے الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ بروز جنگ یرموک شعار نشان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا امۃ امۃ اور شعار قوم عبس کا یہ تھا یا آل عبس یا آل عبس اور شعار اہل یمن کا جسمین ہر قسم کے لوگ تھے یہ تھا یا انصار اللہ یا انصار اللہ اور شعار خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہیون کا یہ تھا یا حزب اللہ یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا یا آل اللہ یا آل اللہ اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا الفتح الفتح اور شعار قوم دارم اور سکاسک کا یہ تھا الصبر الصبر اور شعار بنی مراد کا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل پس یہ سب شعار مسلمانون کے تھے یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تبعیت کی اُنکی قوم ازد نے قصد کیا اُنھون نے عرب متنصرہ کا اور طلب کیا جگہ اُنکی صلیب کو اور پھاڑا اُنکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہونچے وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اُٹھانیوالے اُس صلیب کو جو قوم غسان کیواسطے تھی پس گرا دیا اُسکو گھوڑے سے اور گرے صلیب اُسکے ہاتھ سے اوندھے ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بارادہ لینے صلیب کے لڑے وہ صلیب کے نزدیک یہانتک کہ بہت لوگ اُنکے مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کے مگر یہ کہ وہ غسان بیچ مین مثل سپیدی تل کے بیچ مین پوست شتر سیاہ کے تھے نکلے وہ غسان کے بیچ سے **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اُنھون نے حویرث اور اُنھون نے نافع بن جبیر اور اُنھون نے عبد اللہ بن عدی سے **روایت** کی ہی کہا عبد اللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانونکی کتنی ہزار تھی پس خشمناک ہوئے ابن حویرث اور کہا اُنھون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سے یہ تعداد بیان کی اور بہ تحقیق مسلمان یرموک کیدن اکتالیس ہزار تھے اور مین نے اس امر کو ثقہ راویون سے سُنا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ یہ قول ٹھیک ہی اسواسطے کہ مسلمان بروز جنگ اجنادین کے بتیس ہزار تھے پھر آئی کمک بعد اُسکے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کے مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑے قہر اور ذلت مین اور قہر مین ڈالا اُنکو مشرکین نے اور ڈرانے والا حملہ کیا مشرکین نے پس در
ہوا اور چھوڑ دیا مسلمانون نے جگہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے روز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اُٹھائی اُنھون
نے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب عیاض بن غنم الاشعری کے کہ پیٹھ پھیری اُنھون نے اور نشان اُنکے ہاتھ مین ہے پس چلا کر کہا اُنسے مسلمانون
نے کہ ثابت قدم قوم اور لڑنے والونکی نہین ہوتی ہے مگر بسبب اُنکے نشانکے پس دوڑے واسطے لینے نشان کے عمرو بن العاص اور خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور انحالیکہ سبقت کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کے لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ
یہانتک کہ شکست اُٹھائی رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھ اور تیسرا دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست
اُٹھائی شہسواران مسلمین نے کہ پھیرتی تھین اُنکو عورتین ساتھ پتھرون اور چوبون خیمہ کے اور ظاہر کرتی تھین اُنکے سامنے لڑکونکو پس پھرے
مسلمان بجانب لڑائی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے
اور مسلمانون مین تھوڑے شہید ہوے مگر تیرون سے اُنمین بہت زخمی ہوے تھے پس جب آئی اُنپر رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی
جگہونپر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانونکا تھا اور نہین تھا اُنکے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور بعد
اسکے باندھا اُنھون نے زخمون کو اور نماز پڑھائی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ہی ساتھ پھر کہا کہ اے لوگو رحمت کرے اللہ تمپر
جسوقت سخت اور دشوار ہو بلا پس منتظر رہو کشود کار کے کہ آتی ہے وہ اللہ تعالی کی نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اور نگاہبانی کرو تم اور
ظاہر کرو تم تہلیل اور تکبیر کو اور اُٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دران حالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانونکے بیچ مین اور وہ پکڑے
تھے ہاتھ خالد رضی اللہ عنہ بن الولید کا اور پرستش حال کرتے تھے مسلمانونکی اور باندھتے تھے اُنکے زخمون کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے تھے کہ اے لوگو دشمن
بھی تمہارے رنج آگین ہین جیسا کہ تم رنج آگین ہو اور اُمید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اُس چیز کی جسکی وہ اُمید نہین رکھتے ہین اور پھر آگئے
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور ڈراتے رہے مسلمانون کے خیمون مین تمام رات صبح تک اور قطع کی رومیون
نے راہ کو بجانب یرموک کے ساتھ باہانکے اور جھڑکا اور خشمناک ہوا وہ اُنپر اور کہا اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ تمہارا یہی حال
ہوتا ہے بسبب اُس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بددلی اور بے صبری سے دو چند اہل عرب سے پس عذر کیا
اُنھون نے اُس سے اور کہا کہ ہم کل اُنسے لڑینگے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہین جو ابتک نہین لڑے ہین اور کل اس
بازی کرینگے ہم اُنسے لڑائی مین اور غالب ہو جاوینگے ہم اُنپر پس سکوت کیا باہان نے اپنی جھڑکی سے اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ اپنے سامان اور
ہتیارونکی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رات گذرانی دونون فریق نے در انحالیکہ نگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے
لشکرونکی اور ڈر گئے تھے رومیونکے دل بسبب مارے جانے لوگونکے اُنمین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین
نیتین اُنکی پس جب صبح ہوئی نماز جو وقت کی پڑھی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح نے ساتھ مسلمانونکے اور اُسی وقت دیکھا مسلمانونکو کہ ظاہر ہوئین
وہ بمقابلہ مسلمانون کے اور نشان رومیونکے بلند ہوے مثل شمار شوک کے اور درختونکے گویا نہین ملاقی ہوے تھے وہ کسی دشمن سے اور
نہین ڈرے تھے پس کھڑے ہوے وہ اپنی صفونکی جگہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اُس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا بالغرض دیکھے حال دونون

واقعہ ذکر لڑائی عمرو بن العاص کا بمقام یرموک کے اور ہزیمت مشرکین ۱۲
شوک درخت خاردار ۱۲

صف دونون لشکرون کی برابر آراستہ ہونی بمقام یرموک کے ۱۲

لشکرون کے اور حکم کیا اُسنے رومیونکو کہ درست اور مرتب کرین وہ صفونکو اور نہ لڑین مسلمانونسے مگر اُسوقت کہ لڑین مسلمان اُنسے
پس صف بندی کی اُنھون نے اور لازم پکڑا اپنی جگھونکو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جلدی کرنے رومیونکے واسطے
قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگون کو اور ترغیب دی اُنکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑونکے اور سوار ہوئے
اور مسلح ہوگئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر دران حالیکہ نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیونکو اور وعدہ کرتا تھا اُنسے شامل ہونے
مدد خدا کا اور گئے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفون کے بیچ مین پس بیان کرتے تھے اُنسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور
اس چیز کو جو مہیا کیا ہی اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کیواسطے اور مقرر کیا عورتون اور اولاد اور مال و اسباب غنیمت بہ
عمیرؓ بن سعید بن عمیرؓ الانصاری کو اور مامور کیا پیدل لوگو پر سعیدؓ بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالونکو قوم مزینہ در ہمانسے
اور مقرر کردیا اُنمین سے پانچ سو کو میمنہ مین اور پانچسو کو میسرہ مین اور پانچسو کو قلب مین اور گھومے اور آئے ابو عبیدہؓ بن الجراح اُنکے پاس
اور کہا کہ ای گروہ چلانیوالے تیرونکے لازم پکڑو تم اپنی جگھون کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھرے وہ ہماری طرفکو سبکے سب پس تیر اندازی
کرو تم اُنپر اور یاد کرو نام اللہ غالب و بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیر اُنکو جدا جدا بلکہ نکلین تیر تمہاری کمانون سے ایکساہی ساتھ اسطرح کہ گویا وہ
ایک قبضہ کمان کے تیر ہین اور اگر چلین وہ ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمہارے پاس حکم میرا پس کیا اُنھون نے وہ کام
جو حکم دیا تھا اُنکو سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور اُنکے ہمراہی اُنکے
ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اُنھون نے حملہ اور جہاد کا اور کہا اُنھون نے کہ ای میرے بیٹے نیک کام کیلئے نیکی کرے اللہ تمہارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری
اور خوف خدائے غالب و بزرگ کو اور صبر کرو تم اسواسطے کہ نہین ہی کوئی شخص اس وادی یعنی یرموک مین مگر وہ اور ٹھنے والا جہاد و صبر کا ہی
پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم اللہ سے جیسا کہ ڈرنا چاہیے اور مدد دو اللہ کے دین اور شرع اُسکے نبی کو اور احتیاط کرو بے صبری اور خوف سے کہ جو
اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہی اُسکو وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیونکے مثل صبر صاحب ارادہ لوگونکے اور ڈرو تم اس امر سے
کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست پاتے ہوئے پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب و بزرگ کے یزید نے کہا کہ قریب ہے صبر کرونگا مین بقدر
اپنی کوشش اور طاقت کے اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہون مین اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگونکو اور جنبش
دی اپنے نشانکو اور پکارا اُنکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اُن دشمنو پر جو اُنکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اُنکے ساتھ تھی پس لڑے وہ
ایسی سخت اور بڑی لڑائی کہ تعجب کیا لوگون نے اُس سے اور برابر لڑتے رہے وہ اسیطرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اُنھون نے دشمنو مین اور مبتلا ہوئے
وہ آزمایش نیک مین اور لڑائی اُنکی لشکر کے قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حالمین اپنے کامون اور جوانمردی مین
مصروف تھے یہانتک کہ نکلا اُنکی طرف ایک البطریق بطارقہ سے جو بھاری ڈیل ڈول کا اور شدید اور سخت تھا اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ تھا
جسمین صلیب سونیکی جڑی تھی اور گرد اُسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس آگئین پھیرین اُنھون نے مسلمانونکے لشکر میمنہ پر اور میمنہ مین عمرو
بن العاص تھے پس چلے اور پھرے بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص اور ہمراہی اُنکے درحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے تھے یہانتک کہ داخل ہوئے
رومی اوائل لشکر مسلمانونمین قریب میمنہ کے اور عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے پھرتے تھے لوگون کو پس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پلٹتے تھے یہانتک کہ غالب ہوگئے

ذکر لڑائی یزید بن ابی سفیان کا بمقام یرموک کے ۱۲

اُنپر رومی پس دور کردیا اُنکو اُنکی جگہوں سے تا اینکہ ملادیا اُنھوں نے اُنکو اُس ٹیلے پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیوں نے ٹیلے کو پس آواز
دی ایک عورت انصاریہ نے کہ کہان ہین دین کے مدد کرنیوالے کہان ہین اسلام کی حمایت کرنیوالے **راوی** نے **بیان** کیا ہے
کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس درآنحالیکہ علاج کرتے تھے وہ
اپنی آنکھ کا اور اُنکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعۃً سُنی اُنھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اُنھون نے
اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شکست اُٹھائی ہے لشکر میمنہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملادیا ہے اُنکو ہم مین اور پہونچے اور ملگئے ہین گرہم مین اور
یہ عورت انصاریہ طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے کہ قسم ہے خدا کی مین مددگاران دین سے ہون اور نہ دیکھیگا
مجکو اللہ پاک اسجگہ بیٹھے ہوے پھر ڈالدیا اُنھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر اور لے لیا اپنے چھوٹے نیزے
کو اور بڑھے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملے مین کہ مین زبیر بن العوام ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی کا بیٹا ہون
اور برابر اُنمین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور گھوڑے اُنکے پھرتے تھے اپنی دُمون کی جانب لیث
بن جابر نے کہا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ بہ تحقیق پھیرا اُنھون نے رومیونکو ایک ذات سے
جسوقت حملہ کیا اُنپر اور سوا اُنکے کوئی شخص عرب سے اُنکے ساتھ نہ تھا یہانتک کہ پھیر دیا اُنکو اُنکے لشکر کیطرف اور پھرے گروہ عمرو بن
العاص کے اور لوگ اُنکے اور زبیر بن العوام پکارتے تھے الرجعۃ الرجعۃ الجنۃ الجنۃ الحزم الحزم یا اہل الاسلام الصبر الصبر پھر حملہ کیا عمرو
بن العاص اور اُنکے ساتھیون نے اور دور کردیا رومیون کو بعد شکست اُٹھانے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جبکہ رومی مع
ساتھ جمعیت تین ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کردیا جگہ ہمراہیان شرحبیل
بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سوائے اُنکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سوا پانچ سو آدمی کے پس حملہ کیا
شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ کہتے تھے یا اہل الاسلام افل دمن الموت
الصبر الصبر پس پھرے ہمراہی اُنکے اور حملہ کیا دقت اُنکے پھرنے کے قوم ارمن پر پس پھر دیا اُنکو اُنکی پشتونکی طرف اور شمشیرزنی اور
نیزہ بازی اور تیراندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی مصیبت پہونچائی اُنھون نے ارمن کو کہ نہین پہونچائی
تھی ارمن نے اُنکی ہزیمت کے وقت پھر آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اُنکے ساتھی گرد اُنکے ہوگئے پس دُرشتی
کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اُنپر ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیوں سے کہ کیا صدمہ پہونچا تمکو جو شکست اُٹھائی تم نے
ان عجمیون بے ختنہ بریدہ کافرون سے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنے والے دین کے اور فرمانبردار اور اہل قرآن اور بندگان رحمان
ہو آیا نہین سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے ومن یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی
فئۃ فقد باء بغضب من اللہ آیا نہین سُنا ہے تمنے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب بزرگ مین ان اللہ اشتری من
المومنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ آیا موت سے تم لوگ بھاگتے ہو آیا بہشت سے گریز کرتے ہو پس کہا اُنھون نے کہ اے صحابی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل رعزا عمداور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین
ہم تمہارے ساتھ پس دعا دے جزاے خیر دی اُنکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن
نفیل العدوی کے اور لازم پکڑا اُنھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہونسے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ نے
گروہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلا قیس مع اپنے ساتھیونکے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے ساتھ کلمات اپنے
شعار کے اور سُنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے پکارنیکو پس نکلے خالد بن الولید پیچھے جماعت رومیونکے پس پکارا اُنھون نے اور اُنکے
ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اُنکا یہ تھا یا نصر اللہ انزل یا منصور استقم اور یہی شعار مسلمانونکا بزور جنگ بدر اور
احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیونپر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن ہبیرہ نے میسرہ کیطرف سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور
گرداب دیے سخت رومیون نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری زبیر بن العوام اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی
کہ حملہ سخت کیا اُنھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچ گئے پس جب دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اُترکر آواز
دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اُنپر پس پھرے رومی واسطے لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیونکے اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا منصور استقم یا نصر اللہ انزل
اور سخت مار ماری اُنکو اور تحقیق اُتارا اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کو مسلمانونپر اور جلد جلد مارا اُنھون نے رومیونکو پس مسلمان اسی حال سے
اپنے حملے مین تھے کہ دفعتہً سُنا اُنھون نے ایک آواز دینے والیکو کہ یہ کہتا تھا یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ اقرب ایہا الناس الثبات
عامر بن اسلم نے بیان کیا ہے کہ جب تامل کرکے دیکھا ہمنے آواز دینے والیکو تو وہ ابو سفیان تھے اور تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے اور
شدت کی سب سرداران مسلمین نے اُن رومیونپر جو اُنکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہین تھا رومیون مین زیادہ ثابت قدم
زنجیر والے لوگون سے کہ وہ ٹھہرے تھے اپنی جگہونمین اور باز رکھتے تھے ہر شخص کو کہ اُنکی طرف آتا تھا اور تیر چلانے والے قوم ارمن کے
قلب مین تھے رومیونکے لشکر سے اور وہ ایک لاکھ تیر انداز تھے کہ جسوقت تیر چلاتے تھے عرب کی طرف چھپا دیتے تھے آفتاب کو تیرون سے
پس اگر مدد و اعانت اللہ کی شامل حال نہوتی تو مسلمان ہلاک ہو جاتے اور جدا ہوے مسلمان بحالت سرور اور خوشی کے اور مشرکین کے
بہت لوگ ہلاک ہوے راوی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گروہ بطاریق روم سے گویا مثل بڑے بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا
اور اُسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جواہر اور سونیکے لگے تھے اور وہ سوار تھا ایک بڑے شہری پر اور زین شہری پر ایک زرہ لوہیکی
پڑی تھی اور اُسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرداوا دیا گھوڑے کو اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس دیکھا مسلمانون نے اُسکے بھاری
اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دیکھتے تھے وہ برابر اُسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو نہ خوفناک کرے تمکو دیکھنا
جو دیکھتے ہو تم بڑائی قد و قامت سے کہ کتنے بڑے ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون نکلیگا تم مین سے
اُسکے مقابلہ کو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسپر پس نکلا ایک غلام اہل عرب کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اُسکے ہاتھ
مین ڈھال تلوار تھی اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اُسنے گھر کے نزدیک جانیکا آواز دی اُسکو اُسکے مالک نے اور وہ

ذوالکلاع الحمیری تھے پس جب اپس آیا غلام اُنکا نکلے وہ دوڑکر بجانب گبر کے اور سخت گرداوادیا اُنھون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت
سے پس گرم و گھوسٹ وہ ساتھ اپنے نیزے کے اور اُنکے گرد گھوما گبر اور وہ دونون نیزہ باز تھے پس قریب ہوکر سخت نیزہ بازی کی دونون نے یہانتک
کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہوگئے وہ دونون پس نکالا ان دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوئے پس مارا ذوالکلاع نے
تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اُنپر تلوار ماری اور تھی وہ کاٹنے والی اور بازو اُسکے قوی تھے پس کاٹ ڈالا اُسنے اپنی تلوار کے وار سے سپر اور
زرہ اُسکے نیچے کے کپڑونکو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کے بازو پر بہت زخمی کردیا اُنکو اور بوجھ ہوگیا ہاتھ اُنکا اُنپر جب دیکھا ذوالکلاع
الحمیری نے اُس امر کو جو لاحق ہوا اُنکو گبر سے پھیرا اُنھون نے سر اپنے گھوڑے کا بارادہ لشکر مسلمانونکے اور دیکھا گبر نے باگ پھیرتے ہوئے
پس طمع کی اُسنے اُنمین اور ننکارا اپنے بڑون سوارونکو تاکہ ملجائے اُنسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین
پایا اُن کو گبر نے یہانتک کہ مل گئے وہ مسلمانون مین اور خون جوش مارتا تھا اُن کے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور یکجا ہوئے
اُنکے پاس شہسواران قوم حمیر کے اور کہا اُنھون نے کہ کیا حال ہی تمھارا ای سردار پس کہا اُنھون نے اے شہسواران حمیر ڈرو تم
غرور سے اور نہ بھروسا کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اُنکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر قوم حمیر نے کہا کہ
ای سردار یہ بات کیونکر ہی پس کہا اُنھون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بہ نظر شفقت کے اُسکے حال پر جسوقت
کہ نہ تھی اُسکے پاس زرہ پس کیا اس بے ختنہ بریدہ نے میری ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہی خدا کی کہ قبل اسکے
کسی لڑائی مین مجکو ایسا زخم نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اُنکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے
نیچے جسکو ایک شخص اُنکی قوم کا اُٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے کہ ای لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمھارے سردار زخمی ہوکر پس
آیا نہین ہی کوئی تم مین سے ایسا جو اُنکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر مین سے اور اُسکے پاس تھے ہتھیار رکھے ہین کے
بنے ہوئے تلوارون اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اُسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرداوادیا اُسنے اُسکے ساتھ اور پھرا
حمیری نے اپنے نیزے کو گبر پر کہ قائم کردیا اُسنے سینے مین اور مار ڈالا اُسکو اور جلدی لے گیا اللہ تعالی اُسکی روح کو بجانب
دوزخ کے اور ارادہ کیا حمیری نے اُترنے کا اپنے گھوڑے سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اُسپر ایک گروہ نے
رومیون سے پس دور کردیا رومیون نے حمیری کے اُترنے کو پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اُنکو ذلیل اور خوار پھر
واپس آئے حمیری گبر کی طرف پس لے لیا اسباب اُسکا اور لائے وہ اسباب ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس پس دے دیا
ابوعبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اُنکو پس حوالہ کیا اُنھون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور پھرے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اُنکی
طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اُنھون نے اُس کو اور نکلا تیسرا گبر پس اُسکو بھی مار ڈالا پس نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اُسنے حمیری کو اور
ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اُسپر ایک مرد نے تیراندازان انصار سے پس مارا تیر اُسکے سینے پر اور زمین پر
گرادیا اُسکو بے ہوش اور جلدی لے گیا اللہ تعالے اُس کی روح کو طرف آگ دوزخ کے اور گرسے وہ دونون
ایک ساتھ پس آواز دی بعض بطارقہ نے بعض کو اور ڈرے وہ مسلمانونکی جماعت سے اور یہ بطریق

طریق

جو تیر سے مارا گیا اُنکے نزدیک بہت مرتبے والونسے تھا پس پکارا اُنکو باہان نے اور تسکین دی اُنکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے لڑائی کے بادشاہ
لان کا جسکا نام ہربوس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اُسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو اور اُسکی کمر مین جڑاؤ پٹکا
تھا پس گردا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا
ہون پس نکلے میرے مقابلے مین اگر سردار تمھارا پس نکلے اُسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اُسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سبز گھوڑے پر سوار تھے پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص ہی کہ اس گبر کے مقابلے کو نکلا ہی لوگون نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ ہین پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ رضؓ
بن الجراح نے اُنکے پاس کہ دیدو تم نشان جس کسی کو چاہو اور نکلو تم مقابلے کو بدون نشان کے پس جب سنا اُنھون نے یہ پیغام اُس شخص سے
جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو اُسکو لیکر اپنی جگہ پہ پس اگر اللہ تعالی نے
میری نسبت قضا و قدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہؓ بن الجراح کو تاکہ سپرد کرینگے وہ جسکو چاہینگے اور اگر پھرا مین تو لیلونگا
پس لیا اس شخص نے نشان کو اور رکھا اُسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سنا لانی نے شعر شرحبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا
پس کہا اُسنے کہ ای عربی کیا کہا تمنے شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت
حاصل ہوتی ہی اُسکے سبب سے اُنکے دلون کو اور اعتماد کرتے ہین وہ اللہ تعالی کے اُن وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمدؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی پس کہا اُسنے کہ تمھارے نبی نے تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ہمسے یہ وعدہ
فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرونکو طول و عرض مین اور مالک ہونگے ہم شام اور عراق اور خراسان کے اور ہم
لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتحمند اُنپر بسبب مدد دہی اللہ تعالی کے اُسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد
دیتا ہی اُس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ
قوم ہین کہ حکم دیا ہی اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا مالک اللہ تعالی ہی وارث کرتا ہی وہ زمین کا جس کسی کو چاہتا ہی اپنے
بندونسے نکوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہی اور مین تجکو پہچاننے والا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے
تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین تو ہو جائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہو جاویگا تو پس کہا اُسنے مین اپنے
قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اُسنے ایک صلیب کو اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اُسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر
اور طلب مدد کی اُس سے پس خشمناک ہوے شرحبیل بن حسنہ اُسکے کام سے اور کہا اُس سے کہ سختی ہو تجپر اور تیرے ساتھیون
پر اور اُنپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہی پھر گرد گھومے اُسکے اور آمادہ ہوے دونون لڑائی پر اور بڑے گرد اوے
دیے دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرد اوے دیتے رہے اور دیکھتی تھین اُنکو آنکھین لوگون کی اور مسلمان دعا
اور اعانت کرتے تھے واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے مشرک کی شان

ہو سختی اور تیزی کو پس دور ہوے وہ اُسکے سامنے سے مثل شکست اُٹھانیوالیکے پس جانا گبر نے کہ شکست اُٹھائی اُنھون نے پس تعاقب
کیا اُنکا اور کمی کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے کے دوڑانے مین تا آنکہ جسوقت جانا اُنھون نے کہ گبر نزدیک پہونچگیا ہی اُنکے پھیری باگ
اُسکی طرف اور پھیرا نیزے کو اُسپر با رادہ ماردینے کے اُسکے سینے پر پس خالی دیا مشرک نے نیزے کو اور صحیح و سالم رہا پھر کہا اُس نے
کہ اے گروہ عرب کے نہین چھوڑتے ہو تم فریب و مکر پس کہا شرحبیل نے کہ تحقیق ہو تجھپر آیا نہین جانا تو نے کہ لڑائی فریب و حیلہ ہی
اور مکر کرنا اصل اُسکی ہی پس کہا گبر نے کہ کیا نفع دیا تمکو مکر نے پھر متوجہ ہوے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپس مین یہانتک
کہ ٹوٹ گئین دونونکی تلوارین اور بہت سخت لپٹ گئے آپس مین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور
شرحبیل بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کے پس ایسے زور سے اُنکو دبایا مشرک نے کہ سُست کر دیا اُنکو اور قصد کیا
اُسنے اُنکے اُٹھا لینے کا زین اسپ سے دونون گروہ دیکھتے تھے اُنکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہی کہ در آیا مجھ مین غصہ اور
کہا مین نے اپنے دل مین کہ افسوس ہی تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ گبر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پس کس چیز نے
باز رکھا ہی تجکو اُنکی مدد دہی سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلا ضرار بن الازور اُنکی طرف در انحالیکہ وہ پیدل تھے اور نڈر
تھے اپنے قدمونسے مثل ہرن باریک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوا کہ وہ اُن دونونکے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر
تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اُسکی پشت سے پس نکلا خنجر اُسکے دل کی طرف سے پس گرا گبر مردہ ہو کر اور چھوڑا یا اللہ تعالی نے شرحبیل بن حسنہ
کو اُسکے فشار اور سختی سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے پر سے اُترے اور گئے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور
گبر کیطرف اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اُسکے پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اُسکے گھوڑے پر اور پھرے وہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب
مسلمانونکے پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اُنکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کام کا پھر شرحبیل
بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اُنسے ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجکو چاہیئے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہی اور شرحبیل
بن حسنہ نے کہا کہ مین نے اُسکو مارا ہی اور منازعت کی اس بارہ مین پھر دونون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش نہ
کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہون وہ دونون اُنکے فیصلے پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے یا امیر المومنین ان رجلا خیولاهیج الی اللبراز وقاتل علجاً من علوج الروم و
بلغ معه فی الحرب الی جهد جهید وخرج اخر من المسلمین فاعان رجلا وقتل العلج فالسلب لمن هو منهما پس آیا جواب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اُسکے مار ڈالنے والیکو چاہیے پس لیلیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے
شرحبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مرد مسلمان نے شرحبیل سے کہ کیونکر پایا ضرار نے اسباب کو پس کہا
شرحبیل نے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مار ڈالا ہی ضرار بن الازور نے بادشاہ لالان کو خشمناک ہوے
رومی پس نکلا اُنمین سے ایک بہادر سواران مین سے در انحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنیوالے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور
مار ڈالا اُس کو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اُسکو اور لے لیا اسباب اُسکا اور نکلا تیسرا

اور یہ تھا پہلا مارڈالا زبیر نے اُن دونون کو اور لے لیا اسباب اُنکا پس کہا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے
کہ زبیر بن العوام نے کوشش کی ہی آج کے دن بمقابلے رومیونکے اور خرچ کیا ہی اپنے نفس کو واسطے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے اور مجکو خوف ہی اُنکے تھک جانیکا پس آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے زبیر بن العوام کو اور قسم دلائی اُنکو کہ نہ مقابلے
کو نکلین وہ پس پھرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اپنی جگہ کیطرف اور نکلا پانچوان رومی پس نکلے اُسکے مقابلے کو خالد بن الولید اور
مارڈالا اُسکو اور تھا وہ ملک روسیہ اور داماد ملک لان کا پس برابر اور تخمینہ کیا گیا کپڑے اور ٹپکے اور صلیب اور زرہ سربند کلاہ ساتھ
اُسکا ساتھ پندرہ ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ آگاہ کیا گیا باہان اِس حال سے پس خشمناک ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ یہ دو بادشاہ
ہم مین سے مارے گئے اور مین جانتا ہون کہ مسیح ہماری مدد نہ کرینگے پھر حکم کیا اُسنے تیر اندازونکو برابر ایک ہی ساتھ تیر چلانے کا پس چلایا
اُنھون نے اپنے تیرون کو اور چھوڑا اُنھون نے بجانب مسلمانون کے ایک لاکھ تیر ایک ہی ساتھ پس پڑتے تھے تیر مسلمانون کے لشکر
مین مثل آگ کے آسمان سے اور بکثرت واقع ہوا قتل اور جرح مسلمانون مین اور سات سو مسلمان یک چشم ہوے پس نام اُس دن کا
یوم التعویر رکھا گیا اور منجملہ اُن لوگون کے جنپر تیر پہونچے یہ تھے مغیرہ بن شعبہ اور سعید بن زید بن نفیل اور بکر بن عبد اللہ التیمی اور
ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور بعد اس سانحہ کے ایک دوسرے مرد سے ملاقات کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ کیا مصیبت
تمھاری آنکھ کو پہونچی پس کہتا تھا دوسرا مرد کہ اس معاملہ کو مصیبت نہ کہو بلکہ کہو اسکو کہ آزمائش اور محنت ہی اللہ تعالی کیطرف سے راوی نے
بیان کیا ہی کہ سخت اور بڑا ہوا معاملہ تیرونکے پڑنیکا مسلمانونکے لشکر مین یہانتک کہ نہین سُنی جاتی تھی مگر آیہ وا عیناہ وا بصراہ وا حدقتاہ
اور اضطراب شدید واقع ہوا مسلمانون مین اور پھیرین عرب نے اپنے گھوڑونکی باگین درانحالیکہ پھیرنے والے تھے وہ اپنی
پشتونکی طرف اور دیکھا باہان ملعون نے مسلمانون کے لشکر کی گھبراہٹ کو پس ترغیب دی اُسنے تیر اندازون اور رومیون کو اور
آواز دی اپنے لوگون کو اور چلے اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ بجانب لشکر مسلمانون کے اور حملہ کیا جرجیر اور قناطر اور قورین نے
اور کہا اُنسے باہان نے کہ ٹھہرو تم حملے سے اور چلاؤ تم اور بھگاؤ مسلمانون کو تیرون سے کہ سواے اُسکے کوئی تدبیر اُن کے
واسطے نہین ہی پس زیادتی کی تیر اندازون نے تیر چلانے مین اور روانہ ہوے زنجیر والے لوگ ساتھ اپنے لوہے کے اور تلوارین
چمکتی تھین لوگونکے ہاتھونمین مثل پارہ ہاے آتش کے اور لڑائی قائم تھی بیر کے بھلا ور اختیار کیا مسلمانون نے اپنی جانون پر مہربانی
کو بسبب اس چیز کے جو پہونچا تھا رنج نکل پڑنے پتلی آنکھون سے عیاذ بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے مسلمانون کا لشکر
اپنی طرف آنیوالا اور شہسواران مسلمین بھاگنیوالے اور گھوڑے اُنکے پیچھے کو پھیرنے والے پس کہا مین نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم انزل علینا نصرک الذی نصرتنا بہ الموطن کلہا پھر پکارا زور کر کہا مین نے حمیر کے لوگون سے کہ ای گروہ حمیر کے
بھاگتے ہو تم بہشت سے دوزخ کیطرف ای لوگ قرآن مجید کے یہ کیسا تمھارا بھاگنا ہی آیا نہین ڈرتے ہو تم عار اور ننگ کو آیا
نہین ہو تم سامنے اللہ تعالی جبار کے آیا نہین ہی وہ جاننے والا احالات پوشیدہ کا آیا ڈر گئے تم کفار کی لڑائی سے پس نہین
جواب دیا مجکو کسی نے گویا وہ بہرے تھے اور کچھ نہین سنتے تھے پس کہا مین نے کہ اگر میرے قبیلے کے لوگ میر

ساکت ہین جواب دینے سے پس پکارتا تھا مین ہر قبیلے عرب کو اور ہر قبیلہ بازرہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو جو اندیشہ سے پس
بہت پڑھا مین نے کلام لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کو پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ
یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب نیمہ عورتون کے اور نہین ثابت قدمی کی انکے ساتھ کسی نے سوائے صاحب نشانون کے عبداللہ بن
قرط ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیون مین پس نہین موجود ہوا اور نہین دیکھا مین نے زیادہ سخت
کسی لڑائی کو مسلمانون کی یرموک کے دن سے اور نہین موجود تھا اور نہین دیکھا مین نے یرموک کا دن زیادہ سخت یوم التعویر سے اور
چلتے تھے گھوڑے مسلمانون کے اپنی دمون کی طرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان انکے ہاتھون مین تھے یہانتک کہ ابوعبیدہ رض
بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن
الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبتہ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی
لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہین حالانکہ وہ چند کس ہین تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے
ہماری ساتھ اُن عورتون کے جو حاضر ہوئی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے زمانہ مین زہری نے
بیان کیا ہے کہ عورتین حاضر ہوتی تھین لڑائی مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پس وہ علاج زخمون کا کرتی تھین اور پانی پلاتی تھین
اور میدان جنگ مین لڑنیکو نکلتی تھین پس نہین دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے کہ لڑی تھین وہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی خالد بن الولید کے مثل اُسکے کہ لڑین عورتین قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانون پر
قتل اور ملگئے رومی مسلمانون مین پس بڑی شمشیر زنی کی عورتون نے یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئین عورات
مہاجرین کی ساتھ عورتون لخم اور جذام کے اور قائم تھی لڑائی بہر کے بھل اور ظاہر نشانیان اُسکی پس بیان کرتی تھین عورتین اپنی قومیت
اور نام اپنی ماؤن کے اور اپنے لقبو نیز اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھین اور مارتی تھین گھوڑون کے منہ مین چوبون کو اور ظاہر کرتی
تھین اولادون کو اور بعض اُن مین کی لڑتی تھین مشرکین سے اور بعض لڑتی تھین مسلمانون سے یہانتک کہ پھرے مسلمان بجانب
لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا انھون نے لوگون کو تا اینکہ شکست اٹھائی مسلمان عورتون لخم اور جذام اور خذلان نے پس نکلین
انکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھین
وہ اُنکے منھون اور سرون پر چوبون کو اور کہتی تھین کہ نکل جاؤ تم ہمارے بیچ سے کہ تمنے سُست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھرین
عورتین لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑین ام حکیم بنت اغوث تلوار سے آگے لشکر کے لڑین اور پھیرتی تھین وہ مشرکین
کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے ہند بنت عتبہ کو کہ اُنکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھین
مشرکین مین اور پکار کر کہتی تھین اپنی بلند آواز سے کہ ای گروہ عرب کے کاٹ ڈالو تم گردن بے ختنہ کی ساتھ تلوارون کے
اور اُسوقت سوائے آواز ابوسفیان کے اور کسی کی آواز سُنی نہ جاتی تھی اور وہ نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے
تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے یہ ایکدن ہے اللہ تعالی کے دنون سے پس آزمائش نیک مین مدد آؤ تم اللہ کے

ذکر لڑائی عورتون کا بمقام یرموک کے

کام مین اور اسمار بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اُنھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیر بن العوام
کے پس نہین مارتے تھے زبیر بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسمار مثل اُسکے اور پھرے مسلمان بجانب لڑائی کے جسوقت
دیکھا اُنھون نے عورتون کو کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک طلب سے کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتون سے زیادہ مستحق ہین
ہم پردہ نشینی کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتونکی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ
لڑائی یرموک کی رجب کے مہینے مین پندرہ ہجری مین ہوئی تھی ابن عامر رض نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا خولہ بنت الازور اخت ضرار نے جب
ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہم پر پس سامنا کیا خولہ نے اُسکا اور سبقت کرتی تھین وہ اُسپر ساتھ تلوار کے یہانتک کہ اڑ گئی تلوار
اُنکے ہاتھ سے اور مار اگبر نے اپنی تلوار کو اُنکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس آواز دی عفیرہ بنت غفار نے جسوقت
دیکھا اُنکے گرنیکو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہوے قسم ہی خدا کی ضرار بسبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا عفیرہ نے گبر پر اور مارا اُسپر الیا وار تلوار کا
جدا کر دیا اُسکے سر کو اور آئین عفیرہ خولہ بنت الازور کے پاس اور اُٹھایا اُنکے سر کو اور خون نے رنگین کر دیا تھا اُنکے بالون کو مثل سرخ پھول
لالہ کے پس کہا عفیرہ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہ نے کہ بخیر ہون و لیکن میرا گمان یہ ہی کہ مین ضرور مرجاؤنگی پس آیا تمکو میرے
بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہ نے کہ مینے تو اُنکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے اللھم اجعلنی فداء لاخی لا تفجع بہ الاسلام
عفیرہ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اُنکے اُٹھانے اور کھڑے کرنے مین پس نہ کھڑی ہوئین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ
دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگونکو اور گویا اُنکو کوئی اذیت نہ تھی پس دیکھا اُنکو اُنکے بھائی نے اور زخم اُنکے
اُنکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے تمکو کیا ہوا ہی اُنھون نے کہا کہ یہ امر بسبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہ نے مار ڈالا اُنھون نے
کہا اے بہن خوش ہو تم کہ بتحقیق ایک زخم کے عوض مین نے بہت عوض لیے ہین اور مار ڈالا مین نے اُنکے بیشمار لوگونکو اور برابر قائم
تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب رات قریب آئی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراح لڑتے تھے
اپنا نشان لیے ہوے اور سرداران مسلمان مثل اُنکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئے ابو عبیدہ رض بن الجراح بجانب مسلمانون کے
اور اُنکے ساتھ ہاشم اور مرقال اور بنی حمیر اور لخم اور جذام تھے اور مارے گئے یوم التعویر کو چالیس ہزار رومی یا کچھ زیادہ اس سے اور خالد بن الولید رض
کے ہاتھ سے تو تلوارین اُسدن ٹوٹ گئین اور اُس لڑائی دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنیکو مثل ایک سو بہادر شہسوار جوانون
کی لڑائی کے روایت کیا ہی حازم بن معین نے بیان کیا ہی کہ نکلے مشرکین سے لڑائی مین ریشمی کپڑون والے لوگ سبز اور ابلق گھوڑون
پر گویا وہ مثل پہاڑون کے تھے اور مضبوط تھے پس جب نکلے وہ در آئے بیچ لڑائی کے اور ایک ہی ساتھ حملہ کیا اُنھون نے اور بلند کی
اُنھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی صلیب جوہر کی اور حملہ کیا اُنکے میسرہ نے ہمارے میسرہ پر اور اُنکے میمنہ نے ہمارے میمنہ پر پس فرار
کیا ہمنے اُنکے سامنے سے گویا ہم مثل جانورون کے تھے جنگل مین اور دیکھا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے بجانب مسلمانونکے بھاگے وہ عورتونکی
طرف اور عورتین اُنکے مُنھ پر مارتی تھین پس آواز دیکر کہتے تھے یہ لوگ اللہ اللہ لا تثلموا الاسلام بھزیمتکم واتقوا اللہ ربکم
اور تھے ابو عبیدہ رض بن الجراح رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شخص قوم بنی محارب سے جسکا نام نجم بن مفرج تھا اور وہ بڑے حاضر جواب

اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھے بنی محارب مین ایسے مشہور تھے کہ گنے تھے فصحاے عرب انکے پاس ... آنکی نثر اور نظم کے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے صفوان بن راشد سے بیان کیا ہی کہ نہین پھیر الوگون نے ہزیمت اور شکست بعد حکم اور مدد اللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی مین مگر کلام ایک مرد کا بنی محارب سے جنکا نام مفرج تھا اور کوئی کلام اُنکا خالی از سجع اور قافیہ نہین ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتے تھے اس کلام کو اپنی حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہے انکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جبکا ذکر ہم فصحاے متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر انھین کے طرز کی پیروی کرتے تھے اور وعظ اُن کا بہ نسبت مسلمانون کے بروز جنگ یرموک کے یہ ہی ایھا الناس ھذا یوم لہ ما بعدہ وقد عاینتم قربہ وبعدہ ولن تنالوا الجنۃ الا بالصبر علی المکارہ باللہ ما ید خلھا من ھو فی الجہاد کارہ وللہ فی عرض السموٰت جنۃ محفوفۃ بالمکارہ واعلی الدرجات درجۃ الشہادۃ فارضوا عالم الغیب والشہادۃ قد قام علی ساقہ وبدء الشقاق فی اسواقہ واختفی نفاقہ فی نفاقہ ما انتم اصحاب نبی المصر افالیستم من الثبات والنصر بشرہ ادوح المصطفی بثباتکم وقد مو العزم بصفاء نیاتکم وایاکم تولون الادبار فتستوجب غضب الجبار اما والذی قد اقدار واجری الفلک والدار وکل شیٔ عندہ بمقدار لقد تزینت لکم حور العین بایدیھن اباریق وکاس من معین فمن طلب دار البقاء ھان علیہ الیوم ما یلقی فعجلوا طلبکم تنالوا ربکم واحفظوا حملتکم تنالوا بغیتکم واطعنوا الصدر تنالوا الحرث وشرعوا الاسنۃ تنالوا الجنۃ واعملوا علی الصبر کتب لکم الاجر بشر المومنین بحسن عملکم وایاکم ان تضلوا عن سبیلکم لا توقعوا الکفار فی جہلھم واعدلوا عن طریق قولھم ووافقوا من سبق من اسلافکم فی فعلھم واسمعوا ما نزل فی القراٰن من اجلھم وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم قال مبینا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا ثم بین بیان المکنون فقال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ایسیرا فقد سبق المدبرون واجتہدوا فقد فاز المجتہدون یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سُرخ سربند باندھے تھے اور ڈراتے تھے رومیون کو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور لڑائی انکے مقابلہ مین ایک بطریق جسکا نام نسطور تھا اور وہ ریشمی کپڑے پہنے تھا اور آمادہ در اینجا لیکہ طلب کرتا تھا خالد بن ولید کو بجانب میدان لڑائی کے اور وہ تولا بن کرتا تھا اپنے زبانمین اور ملاقی ہوے دونون اور بڑی سخت لڑائی لڑے جیسا کہ چاہیے پس وہ نہایت لڑائی کی تیزی مین بیچ دفعۃً منھ کے بھل گرا گھوڑا خالد بن الولید کا اور جھکے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اُسکے سر کی طرف اور دیکھا مسلمانون نے انکی جانب وہ جھکے ہین پس کہا مسلمانون نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس

سو کرینگے وہ میری اور ... ایسا زمین کے میرے ساتھ کسی ... کو اور جو ناسپاسی کریگا بعد اسکے وہی لوگ بدکار ہین چلو تم پس ... آگئے پاسبانان لوگ اور کوشش کرو تم پس ...

اُنکی پشت کو اور کچھ کام نہین کیا اُسنے بسبب تلوار کے اور اُٹھا گھوڑا خالد بن الولید کا اپنی لغزش قدم سے اور گر پڑا تاج خالد بن الولیدؓ کا
اُنکے سر سے پس پکار کر کہا اُنھون نے کہ لو میرے تاج کو پس لیا تاج کو ایک شخص نے بنی مخزوم سے پس رکھ لیا خالد بن الولید نے اُسکو اپنے سر پر پس
کہا اُس شخص نے کہ اے ابا سلیمان تم اس حال لڑائی مین ہو اور تاج طلب کرتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے جسوقت منڈا یا تھا اپنے سر مبارک کے بالونکو حجۃ الوداع مین لیے تھے مین نے کچھ موے مبارک اُنکی پیشانی کے پس فرمایا تھا محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ تم ان بالونکو کیا کروگے مین نے عرض کی تھی کہ بطور تبرک کے رکھونگا مین اے رسول اللہ کے اور اعانت طلب کرونگا مین اُنسے
اپنے دشمنونکی لڑائی مین پس فرمایا تھا مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ تم فتحیاب ہوگے جبتک کہ یہ بال تمھارے پاس رہینگے
پس رکھ لیا تھا مین نے اُن بالون کو آگے کیطرف اپنے تاج مین پس نہین ملاقی ہوا مین کسی جماعت سے کبھی حالانکہ وہ کلاہ سر پر تھا مگر یہ کہ شکست
دی مین نے اُس جماعت کو اور یہ سب ببرکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید نے مضبوط باندھا تاج کو
اپنے سر پر ساتھ سربند سُرخ کے اور حملہ کیا نسطور بطریق پر اور بلند کیا اپنی تلوار کو اُسکے شانے پر پس کاٹ ڈالا دوسرے شانے تک اور مارا دو
دوسرے وار کا اُسپر کیا پس حملہ کیا اُسکے ساتھیون نے اور کھینچ لیگئے اُسکو اپنی طرف پس ہلاک ہوا وہ اُنکے بیچ مین اور ٹوٹ گئین ہمتین اُن لوگونکی جو
باقی تھے اُنکے ملوک سے اور بُرا جانا اُنھون نے پیش قدمی کو اور بعد اس معاملے کے خالد بن الولید بلاتے تھے اُنکو بجانب میدان جنگ کے پس
نہین نکلتا تھا کوئی اُنمین سے اور برابر خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے رومیونمین یہانتک کہ تھک گئے بازو اُنکے پس مہربانی کی اُنپر حرث
بن ہشام مخزومی نے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المومنین خالد بن الولید نے کیا جو کچھ اُنپر واجب تھا اور ادا کیا حق
تلوار کا یہانتک کہ سُست ہو گئے بازو اُنکے پس اگر تم اُنکو حکم استراحت کا دو تو بہتر ہے پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور قسم دلاتے تھے
اُنکو کہ نہ پیش قدمی کرین وہ اور کہتے تھے اُنسے کہ باز رکھو تم اُنکو اپنی ذات سے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے سردار مین ہر طرح سے
شہادت کو طلب کرتا ہون پس اگر خطا کرونمین تو اللہ تعالی جانتا ہے میری نیت کو اور حملہ کیا اُنھون نے پس نہین پھرے وہ اپنے حملہ
سے یہانتک کہ ظاہر اور پورا کیا حملے کو اور مسلمانون نے قوت دی خالد بن الولید کو اُنکے حملے مین اور پھرے مسلمان جانب لڑائی کی
بعد اُٹھانے ہزیمت کے اور عورتین مردونکے آگے تھین اور برابر دونونکی لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ پھر رومی اپنی پشتونکی طرف
اور مارے گئے اُنمین سے ہزارون گنتی مین اور زنجیر والے رومیونکا یہ حال تھا کہ شکست اُٹھائی اکثرون نے اُنمین سے اور رہے سپر کیا اُنکو
گھوڑون نے اپنے سمون سے اور برابر اُنمین لڑائی ہوتی رہی یہانتک کہ میل کیا آفتاب نے بجانب غروب کے اور جدا ہوے بعض اُنکے
بعض سے اور بہہ نکلا خون اُنکے بیچ مین اور فرش ہوگئی زمین ساتھ مقتولین کے اور زخم ظاہر تھے دونون لشکرونمین کثرت تھی زخمیونکی اور پھری
ہر قوم بجانب اصلاح اپنے حال اور معالجہ زخمیونکے اور عورتین مقرر تھین واسطے درستی کھانے اور بندش خستگیون اور علاج زخمونکے اور جن جن
کی مردون کو ضرورت ہوئی عورتون نے اُنکی درستی کی اور نہین کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کسی کو صاحبان نشانون سے واسطے نگہبانی کے
مسلمانون کے بلکہ نگہبانی کو اپنے ذمہ لیا ساتھ مہاجرین کے پس اُسی حال مین کہ ابو عبیدہؓ بن الجراح گشت کرتے تھے کہ دفعتہ
دیکھا اُنھون نے دو سوارون کو کہ ملاقی ہوے اُنسے اور وہ دونون سوار گشت کرتے تھے اُنکی گشت کے ساتھ پس جب کہا ابو عبیدہ

ف
برہنہ شمشیر
ہو جانا
جبار اور کبھی

بن الجراح نے کہا کہ نکا ... کہا دونون سوارون نے محمد رسول ... پس نزدیک ہوئے اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح اور دیکھا تو ایک
اُنمین سے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ دوسری زوجہ اُنکی اسمار بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا ہین پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اُنپر اور کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کس چیز نے تمکو نکالا ہے اُنھون نے کہا کہ مین نگاہبانی مسلمانون کی کرتا ہون اور
سبب اُسکا یہ ہے کہ میری زوجہ اسمار نے مجھسے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب ہے کہ مسلمان بازر ہینگے اس
رات مین نگاہبانی سے پس آیا ہو سکتا ہے تسے کہ مساعدت اور قوت وہی کرو تم میری مسلمانون کی نگاہبانی پر پس منظور کیا مین نے اُنکی
بات کو پس واسطے شکریہ کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور قسم دلائی اُنکو پھر جاینگی اپنے گھر بار کیطرف پس نہین کیا اُنھون نے ایسا اور
زبیر بن العوام اور زوجہ اُنکی تمام اُس رات مین گشت کرتے رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ رومیونکے
لشکر مین ایک شخص حمص کا تھا جسکو لوگ ابو الجعید کہتے تھے اور وہ رؤساے حمص سے تھا پس جب یکجا ہوکر رومی روانہ ہوئے مسلمانونکی
طرف بجانب یرموک کے تو اُترے وہ کھیتون مین اور ابو الجعید نے اپنا مسکن اُسجگہ مقرر کیا تھا بسبب خوش ہونے آب وہوا کے اور چلا حمص
سے اور اُترا لشکر روم کا کھیتون مین اور وہان درخت ابو الجعید کے تھے اور اُسکی زوجہ نگاہبانی کرتی تھی اُنکی پس ابو الجعید نے رومیون کو
اپنا مہمان کیا اور بہتر مدارات کی اور کھانا کھلایا اُنکو اور پانی پلایا پس جب فارغ ہوا اُنکے سب کاموں سے رومیون نے اُس سے کہا کر لا تو اپنی عورت کو
ہمارے پاس پس انکار کیا اُسنے اس امر سے اور گالیان دین اور وہ لوگ نہین چاہتے تھے مگر اُسکی ہم بستری کو پس جب بخل کیا ابو الجعید نے
اُنپر اس کام مین قصد کیا اُنھون نے ہم بستری کا پس لیا اُس عورت کو تمام رات مصروف بازی رہے اُسکے ساتھ پس رو دیا ابو الجعید اور شور کیا
اُسنے اور دعا بد کی اُنپر پس مار ڈالا اُنھون نے اُسکے بیٹے کو پس آئی اُسکی مان اور لیا اُسنے سر اپنے بیٹے کا لپیٹ دو پٹے مین اور لائی اُسکو
بجانب یشیر ولشکر کے اور شکایت کی اپنے حال کی اُس سے اور کہا اُس سے کہ دیکھ تو تیرے ساتھیون نے میرے بیٹے کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے پس
حق رسانی کر تو میری پس متوجہ نہوا وہ اس کے کلام پر اور عوض اُسکے بیٹے کا نہ لیا پس کہا اُس لڑکے کی مان نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ ہمیشہ
غالب رہینگے عرب تمپر اور پھر گئی وہ دعاے بد کرتی تھی اُنپر پس تھوڑا عرصہ نگذرا تھا کہ اللہ تعالی نے مسلمانونکے ہاتھ سے اُنکو ہلاک کیا پس جب
آیا دن یرموک کا بعد اُسکے کہ مار ڈالا خالد بن الولید نے نسطور بطریق کو آیا ابو الجعید مسلمانونکے لشکر مین اور کہا کہ یہ لشکر جو تمہارے سامنے اُترا ہے
یہ بڑا لشکر ہے اور اگر حوالہ کرینگے وہ اپنے تئین تمکو واسطے قتل کے تو ہر آئینہ فرصت نہ پاؤگے تم اُنکے مار ڈالنے سے مدت کثیر مین پس اگر
مکر و فریب کرون مین اُنکے ساتھ اس رات مین ایسا فریب کہ فتحیاب ہو جاؤ تم اُنپر تو میرے ساتھ کیا کروگے اور کیا مجکو دوگے مسلمانون نے
کہا کہ ہم یہ کچھ دینگے اور یہ یہ چیزین اور کبھی ہم جزیہ نہ لیوینگے تجھسے اور نہ تیری اولاد سے اور اس بات پر ایک عہدنامہ تجکو لکھدیوینگے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب عہد لے لیا اور مضبوطی حاصل کی اُسنے مسلمانون سے گیا وہ رومیونکی طرف اور وہ لوگ نہین
آگاہ تھے یاقوصہ اور یاقوصہ ایک بڑی ندی ہے پس اُتارا ابو الجعید نے اُنکو اُسکے پہلو مین اور کہا اُنسے کہ اس جگہ سے نہ دور ہو تم پس مین قریب
تر ہی فریب کرونگا تمہارے واسطے ساتھ عرب کے کہ اُسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے اور کیا اُسنے یاقوصہ کو اُنکے اور عرب کے بیچ
مین اور وہ لوگ نہین جانتے تھے کہ اُسکی بستی کس قدر ہے پس بعد یوم التعویر کے آیا ابو الجعید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا

قصہ ابو الجعید کا ۱۲
قصہ ذکر فریب ابو الجعید کا ساتھ رومیون سے ۱۲

انکو اس حال مین کہ گشت کرتے تھے وہ اُس رات مین مع جماعت دیدبانون کے پس کہا ابو عبیدہؓ سے کہ یہ توقف کرنا اور بیٹھ رہنا تمھارا اکیا دا انسو جب سے ہی انھون نے کہا کہ کیا کام کرین ہم اُسنے کہا جب کل کی رات آوے کثرت سے آگ روشن کرو تم پھر پلٹ گیا وہ رومیون کی طرف تاکہ پہونچاوے وہ اُنپر پس جب دوسری رات آئی روشن کیا مسلمانون نے دس ہزار سے زیادہ جگہون مین آگ کو پس جب روشن ہوئی آگ آیا ابوالجعید انکے پاس پس کہا انھون نے کہ ہمنے بموجب تیرے کے آگ روشن کی ہے پس اب جلد کہ کیا تدبیر ہے اُسنے کہا کہ مین پانچسو آدمی تمھارے دلیر اور بہادر ولسے چاہتا ہون تاکہ شور وہ کو نہین انکو اسپر کی جو وہ کرینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اختیار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچسو مردونکو کہ منجملہ اُنکے عیاض بن غنم بن طارق السلامی اور رافع بن عمیرة الطائی اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن یاسر اور عبداللہ بن اوس اور عبداللہ بن عمر بن الخطاب اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور غانم بن عبداللہ اللیثی اور سوا انکے اور لوگ مثل ان رئیسونکے تھے پس جب یکجا ہوے یہ لوگ چلا ابوالجعید انکو لیکر غیر راہ مین اور قصد کیا اُسنے ساتھ انکے لشکر روم کا پس نزدیک ہوا اور قریب تھا کہ ملجاوین وہ رومیون مین لیا ابوالجعید نے کچھ لوگونکو انمین سے اور راہ تبلائی انکو ندی کی گھاٹ پر اور سوا اُسکے اور سکنہ یرموک کے اور کوئی گھاٹ کو نہین جانتا تھا اور کہا اُسنے ڈالو تم اُنپر لڑائی کو پھر شکست اُٹھاؤ تم اور چھوڑو مجکو اور انکو پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے اور شور و حملہ کیا اور جاری ہوئی لڑائی انکے اور رومیونکے بیچ مین پھر شکست اُٹھائی پانچسو مسلمانون نے اور گئے گھاٹ کیطرف پس اُسوقت شور کیا ابوالجعید نے اپنی آواز بلند سے اور کہا کہ اے گروہ روم کے لو تم انکو جنھون نے شکست اُٹھائی ہے پس ان مسلمانون نے روشن کیا ہے اپنی آگ کو واسطے تمھارے فریب ہی کے اور میل کیا ہے اُنھون نے بھاگ جانے کا پس چلے رومی بحالت جلدی کے درانحالیکہ وہ اس امر کو سچ جانتے تھے پس سوار ہوے بعض اُنکے ننگی پیٹھ گھوڑون پر اور بعض پیدل تھے اور چلے وہ شکست اُٹھانیوالونکی طلب مین اور ابوالجعید جاتا تھا اُنکے سامنے یہانتک کہ ٹھہرا دیا اُسنے انکو ندی پر اور کہا کہ یہ گھاٹ ہے لو تم اسکو پس آئے وہ درانحالیکہ آتے تھے پانی مین اور گرتے تھے مثل گرنے ٹیڑیونکے یہانتک کہ مرگئی انمین سے ایک جماعت کثیر کہ جسکا احاطہ اور ادراک زبان اور دل سے نہین ہوسکتا ہے پس اہل عرب نے اس ندی کا نام یاقوصہ رکھا **راوی** نے بیان کیا کہ یہ سرگذشت رومیونکی ہے اور نہین جانا انمین سے آگے آنیوالے نے کہ پیچھے والے پر کیا گذری یہانتک کہ جب صبح کی انھون نے سنا انھون نے اس امر کو کہ مسلمان بدستور اپنے لشکر مین ہین پس جانا انھون نے کہ مسلمانون نے سخت مصیبت ڈالی انپر رات کیوقت اور گھٹ گئی تعداد انکے لشکر کی پس کہا بعضون نے بعض سے کہ وہ کون شخص ہے جو رات کو شور کرتا تھا پس بعضون نے کہا کہ وہ شور کرنیوالا وہی مرد ہے جسکی زوجہ کیساتھ تمنے ہم بستری اور بازی کی تھی اور مار ڈالا تھا اُسکے بیٹے کو اور تحقیق لیلیا اُسنے اپنا عوض تمسے راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کو سُنا باہان نے حال بلا نازل کا اپنے ساتھیون پر پس جانا اُسنے کہ بیشک وہ ہلاک ہوگا اور عرب اُسپر فتحیاب ہونگے پس کہلا بھیجا اُسنے قورین سے کہ کس کام دینا کا مشورہ دیتا ہے تو مجکو پس تحقیق غالب ہوگئے ہین عرب ہمپر اگر وہ ایک ہی ساتھ حملہ کرینگے ہمپر تو ہم مین سے کوئی شخص بچیگا پس آیا مناسب ہے تیرے نزدیک یہ کہ درخواست کرین ہم اُنسے اس امر کی کہ توقف اور تاخیر کرین وہ لڑائی مین یہانتک کہ کرین ہم کوئی فکر اور حیلہ اپنی جانونکے بچانیکا پس کہا قورین نے کہ تو اسکام کو کر پس بلایا باہان نے ایک شخص کو قوم لخم سے اور بھیجا اُسکو مسلمانون کیطرف اور یہ پیام دیا کہ لڑائی مثل ڈول کے ہے اور دنیا گھومنے والی ہے اور تحقیق فریب کیا تمنے بارہا ہمسے ظلم

خندق وہ گڑھا ہے جو جانب دو رویہ مین زمین مین کھودا جاتا ہے ۱۲ سلوقیہ الحدیث مجال تنگ راستہ شگاف دو دل ہے اور دستور ہے کہ اکثر دو دو ولایت کے بیچ مین ہوتی ہے

ناعورہ ایک کنوئین ہے جس سے پانی بھرتے ہین اور پانی کے ایک ڈول سے بھرا آتا ہے اور دوسرا خالی اور دوسرا بھرا آتا ہے اور پہلا خالی ۱۲

اور بغاوت کرینگے تم کہ ظلم کرنیوالا ہی ظالم اور آج کے دن تو قف مین ڈالو تم لڑائی کو ہے سے پس جب کل ہوگی تو ہمارے تمھارے حملہ ہو جائیگا
آیا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور ادا سے پیام کیا اُسنے یہ قصد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکی درخواست کی منظوری کا
پس منع کیا اُنکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس امر سے اور کہا کہ اے سردار ایسا نکرو تم کہ بہ بدلے اسکے قوم کیواسطے اچھائی نہین ہی پس
کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایلچی سے کہ جا تو اپنے ساتھی کے پاس اور کہدے تو اُس سے کہ ہم لڑائی مین تاخیر نکرینگے اور ہمکو اپنے کام مین جلدی ہی پس پھرا
ایلچی باہان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح کے جواب سے پس بُرا اور دشوار گذرا اُسپر یہ امر سراسیمہ ہوا وہ اور کہا اُسنے
کہ مین عرب سے اس امر مین چشمداشت صلح کی رکھتا تھا پس قسم ہی حق صلیب کی کہ نہ نکلیگا اُنکے مقابلے کو سوا میرے دوسرا کوئی شخص پھر آواز دی
اُسنے رومیون اور ارکان تخت بادشاہ اور اُن لوگونکو جنپر بھروسا کرتا تھا وہ تحقیق نہین اور حکم دیا اُسنے کہ درست کرین وہ سامانکو واسطے لڑائی کے
اور منادی بجایا گیا ہی کہ مستعد ہوے وہ لوگ اور نکلا باہان آگے لشکر کے اور صلیب اُسکے آگے تھی اور اُسیوقت مسلمانون نے لیا اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے
اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھائی مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو جلدی کرنیکا لڑائی مین اور لیا اُنھون نے
اپنی جگہونکو واسطے لڑائی کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اُس لشکر مین جو مشہور بہ لشکر زحف تھا اور نکلا آفتاب پس
اُسیوقت نکلا جرجیر جو بعض ملوک رومیون سے تھا طلب کیا اُسنے لڑنے والے کو اور کہا اُسنے نہ نکلے میرے مقابلے کو مگر سردار لشکر کا پس
جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے حوالہ کیا اُنھون نے نشان کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اور کہا تم اسکے مستحق ہو پس اگر پھرونگا مین اس
بطریق کی لڑائی سے پس نشان میرا ہی اور اگر مار ڈالیگا وہ مجھکو پس تم متکفل سرداری کے رہنا یہانتک کہ تجویز کرینگے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ موافق اپنی رائے کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین اُسکے مقابلے کو جاؤنگا سوا تمھارے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین ایسا
نکرونگا اور ضرور مین اُسکی طرف جاؤنگا اور اگر مین تم میرے شریک ہو پھر نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اور ہر مسلمان اس امر کو نہ یون جانتا تھا
اور مسلمان اُنسے درخواست باز رہنے کی کرتے تھے پس مبالغہ کیا اُنھون نے نکلنے مین اور چھوڑ دیا مسلمانون نے اُنکی ذات پر پس جب نزدیک
ہوے ابو عبیدہ بن الجراح جرجیر سے اور دیکھا اُنکو اُسنے کہا کہ تمھین اس لشکر کے سردار ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہان مین سردار ہون اور مین نے
منظور کیا تیری درخواست کو واسطے لڑائی کے پس تو ہی اور میدان لڑائی کا ہی پس نہین باقی ہی کوئی امر تمھاری شکست مین مگر یہ کہ مار ڈالو مین
تجکو اور بعد تیرے باہان کو جرجیر نے کہا کہ مُہت صلیب کی تم پر غالب آ جائیگی پھر حملہ کیا جرجیر نے عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پر اور حملہ کیا اُنھون نے
جرجیر پر اور طول ہوئی اُن دونونکے بیچ مین لڑائی اور خالد بن الولید اور مسلمان لوگ دیکھتے تھے بیچ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور دعا سلامتی اور
مدد کی اُنکے واسطے کرتے تھے نادی نے بیان کیا ہی کہ دور ہی ہتیا سکی جرجیر نے ابو عبیدہ بن الجراح سے سستی سے اور چلا سامنے لشکر کے اور طلب کیا اُسنے
اُن دو مین میمنہ میسرہ کو اور پیچھا کیا اُسکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور باانہمہ ہمیشہ مدد اور سلامتی کی دیکھتے تھے اور چلے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے پیچھے پس
اُسیوقت پھرا اُنکے جرجیر مثل بجلی کے اور ملاقی ہوے دونون ساتھ دو ضرب شمشیر کے پس ابو عبیدہ بن الجراح نے سبقت کی اپنے وار مین پس پڑی ضرب
اُنکی جرجیر کے ایک شانے پر کر جا نکلی اُسکے دوسرے شانے سے پس تکبیر کہی اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور پھر آئے ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ اُنکی لاش پر اور تعجب کرتے تھے اُسکے بھاری ڈیل ڈول سے اور نہین لی اُنھون نے کوئی چیز اُسکے اسباب سے پس پکارا اُنکو خالد بن الولید

رضی اللہ عنہ نے کہ واسطے اللہ کے ہو تمکو کافی تمھارا ہی ہی سردار پھر تم اپنے نشان کیطرف کہ تحقیق کر چکے تم جو تمپر واجب تھا پس پھرے
عبیدہ بن الجراح پس قسم دلائی مسلمانون نے انکو اور کہا پھرے کہ پس پھرے وہ اور لیا اپنے نشان کو خالد بن ولید نے اور دیکھا باہان نے
جانب جرجیر کے کہ مارڈالا گیا ہی پس وہ دشوار گذرا اوسپر یہ امر کہ جرجیر ایک رکن تھا اسکے ارکان سے اور قصد کیا اسنے بھاگنے کا پھر اسنے کہا
اپنے دلمین کہ نہین لیے جاتا ہون مین کسی عذر کو نزدیک ہرقل بادشاہ کے اور نکلونہین وہ اسنے لڑائی کے پس اگر مارڈالا گیا مین تو راحت
ونگا مین عار و ننگ سے اور اگر صحیح و سالم رہا مین تو ہوگا میرے تئین نزدیک بادشاہ کے نیک عذر بھاگنے اور بیٹھ پھیرنے سے پس آگاہ کیا
اسنے لوگونکو کہ وہ بذات خود ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پھر لیا اسنے اپنا سامان جنگ اور پہنا اسنے لباس بیش قیمت اپنا اور نکلا گویا وہ بالکل
چمکتا ہوا سونا تھا پس بلایا اسنے اپنے پاس بطارقہ اور قسیس اور راہبونکو اور کہا اسنے کہ ہرقل بادشاہ تم لوگونسے زیادہ اہل امر کا دانا تھا
ارادہ کیا اسنے قوم مسلمانون سے صلح کا پس مخالفت کی تمنے اسکی ... آگاہ ہو تم کہ مین بذات خود لڑنے کو جاتا ہون پس آگے آیا اسکے ایک بطریق بطارقہ
بادشاہ سے اور تھا مین ایک طریقہ عبادت اور دین کا تھا اور وہ قائل ... راہبونکی تعظیم کرتا تھا اور تبعیت کرتا تھا اس چیز کی جو اللہ تعالی نے فرض کی تھی
انجیل مین اور نسب مین جرجیر سے قریب تھا پس جب جانا اسنے جرجیر کے مارے جانیکا حال دشوار گذرا اوسپر یہ امر اور کہا اسنے کہ قسم ہی حق صلیب
کی کہ مین لڑونگا بجانب مسلمانونکے اور عوض لونگا مین بدلا لونگا جرجیر کا یا مار ڈالونگا اسکے مارنیوالے کو پھر کہا اسنے باہان کو کہ مقرر
ہوگیا مجھپر جہاد اور یہ کہ ادا کرون مین فرض مسیح کو اور مجکو ضرور کرنا ہی پس چھوڑا اسکو باہان نے اسکی رائے پر پس نکلا وہ اور نام اسکا جرس تھا
اور وہ زرہ پہنے ہوئے تھا اور وہ زرہ پر لوہا تھا اور لوہے کے بازو بند پہنے ہوئے تھا اور حمائل کیا تھا اسنے تلوار کو اور لٹکایا تھا اسنے بچھو کو اور پناہ
لی اسکے واسطے تسبیح اور کنیسونکی دھونی اسکو دی اور آیا اسکے سامنے راہب عموریہ کا اور دی اسکو ایک صلیب جو اسکی گردن مین تھی
اور کہا کہ یہ صلیب مسیح کے زمانہ سے راہبونکی وراثت مین چلی آتی ہی اور راہب لوگ مس کرتے ہین اسکو اور چومتے ہین پس لے تو اسکو کہ یہ مدد دیگی
تجکو پس لیا اسکو جرس نے اور نکلا وہ اور پکارا اسنے لڑنیوالیکو ساتھ کلام عرب فصیح کے تا اینکہ گمان کیا لوگون نے کہ وہ عرب نصرہ سے ہی پس نکلے
اسکی طرف ضرار بن ازور مثل شعلہ آگ کے جب نزدیک گئے اور دیکھا اسکے بھاری ڈیل ڈول کو خوفناک ورنام ہو وہ اپنے نکلنے پر اسکے
مقابلے مین پھر کہا کہ قریب ہی کہ نہ بے بنیاد کریگا یہ لباس گرا گئی ہی موت پھر بیٹے ضرار مجھے کو پس جانا مسلمانون نے کہ ڈر گئے ہین پس کہا ایک
شخص نے کہنے والون سے کہ ضرار نے شکست اٹھائی گبر سے حالانکہ ہمنے انکو ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور نہین کلام کیا ضرار نے کسی سے یہانتک کہ
گئے وہ اپنے خیمے مین اور نکالا اپنے کپڑونکو بدن سے اور باقی رکھا صرف ازار کو اور لیا ساتھ کمانکو اور حمائل کیا تلوار کو اور ڈھال کو پھر بیٹھے
جانب لڑائی کے بقصد قتال بطریق کے پس پایا انھون نے مالک نخعی کو کہ سبقت کی تھی انھون نے بجانب بطریق کے اور تھے مالک درازقامت
اسوقت سوار ہوئے تھے تو کھینچتے تھے اپنے دونون پیرونکو زمین پس دیکھا ضرار نے کہ مالک نخعی پکارتے ہین گبر کو ان لفظون سے تقدم یا عباد
الصلیب الی الرجل النجیب ناناصر محمد ان الحبیب پس جواب نہ پایا انکو گبر نے بسبب لاحق ہونے خوف کے پس گرد گھومے اسکے مالک نخعی و ارادہ
اوسپر نیزہ مارنیکا اور آگے گیا اسکی طرف اپنے نیزے کو پس نہ دیکھا اسکے بدن مین کوئی جگہ نیزہ مارنیکی بسبب زرہ وغیرہ کے جو اسپر
تھی پس قصد کیا اسکے گھوڑے کا اور نیزہ مارا اسکے جوڑ مین کہ نکلی نوک نیزہ کی دوسری جانب سے پس چلا گھوڑا بسبب گرمی ضرب نیزہ کے

اور مارتا تھا اپنے ہاتھ پیرونکو زمین پر اور ارادہ کیا مالکنے نیزہ کے نکالنے کا لیکن نکال سکے اسواسطے کہ نیزہ دور آیا تھا گھوڑی کی پسلیون میں پس ٹوٹ گیا نیزہ اور گر پڑا گھوڑا نیچ بطریق کے اور وہ اُسکی پشت پر تھا اور نہین قادر ہو سکا بطریق گھوڑی کی پشت سے اترنے پر اسواسطے کہ وہ تھا زنجیر دینگے بندھا تھا اپنے زین مین پس دیکھا مسلمانونے بجانب ضرار بن الازور کے کہ وہ دوڑے بطریق کیطرف مشل آگ ہو بار کیساتھ اُسکے یہانتک کہ پہونچے گھبر کیطرف پس مارا اپنی تلوار کو اُسکے سر پر پس ٹکڑے کر دیا اُسکے سر کو اور ٹھہرے اور لیلیا اُسکے اسباب کو پس لائے اُسکے سامنے مالک نخعی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے ای ضرار بن الازور کہ شریک ہوئے ہو تم میرے شکار مین ضرار نے کہا کہ تمہارا شریک نہین بلکہ مین اُسکا مالک ہون کہا مالک نے کہ تم نہین مالک ہو سکتے ہو مین نے مارا ہے اُسکے گھوڑیکو ضرار نے کہا دبث مساع لقاعدا کل جاھد پس ہنسے مالک نخعی اور کہا تو تم اپنے شکار کو گوارا کرے اللہ اُسکو تمھارے تئین ضرار بن الازور نے کہا کہ مینے یہ کلام نہین کیا تھا مگر بطور مزاح کے لو تم اسباب کو پس قسم ہے خدا کی نہ لونگا مین اُسمین سے کسی چیز کو اور وہ حق تمھارا ہے اور تم مستحق زیادہ ہو پس اُٹھالیا ضرار نے اُن اسباب کو اپنے کاندھے پر اور نہین قریب تھا یہ امر کہ اُٹھاوین وہ اسباب کو بسبب گرانباری کے اور پسینا ٹپکتا تھا اُنکے بدن سے بسبب بار کے زبیر بن عابد نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مینے ضرار کو کہ ہر وقت وہ پیدل چلتے تھے اور مالک نخعی سوار تھے یہانتک کہ پہونچایا اور ڈالدیا ضرار نے اُن اسباب کو مالک نخعی کی فرودگاہ مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال دیکھکر کہ قسم ہے خدا کی یہ قوم وہ ہین جنھونے ہبہ کر دیا ہے اپنی جانونکو واسطے اللہ کے اور نہین چاہتے ہین وہ دنیا کو راوی نے بیان کیا کہ جب مارا گیا ہے سر جس بطریق ٹوٹ گئے بازو باہان کے پس آواز دی اُسنے اپنی قوم کو اور بھیجا اُنکو اپنے پاس اور کہا اُنسے کہ سنو تم ای ہمراہیان بادشاہ کے اور پہونچاؤ تم اُسکو میرا پیام کہ مینے نہین اُٹھا رکھا ہے کسی طرح کی کوشش کو واسطے دین کی مدد دہی مین اور حمایت کی مینے بادشاہ کی اور لڑا مین اُسکی نعمتونکے سبب سے اور مین نہین قوت اور طاقت رکھتا ہون غالب ہو جاونگا آسمان کے پروردگار پر اسواسطے کہ اُسنے راہ تبلادی ہے عرب کو ہمپر اور مالک کر دیا ہے اُنکو ہمارے شہرونکا اور اب مین کیا منھ لیکر بادشاہ کے پاس جاؤنگا یہانتک کہ نکلونگا مین واسطے لڑائی کے اور جاؤنگا مین نیزہ بازی اور شمشیر زنی کی جگہ مین اور مینے ارادہ کیا ہے کہ سپرد کر دون مین صلیب کو تم مین سے کسی کو اور نکلون مین واسطے لڑائی مسلمانونکے پس اگر مارا ڈالا جاؤنگا مین تو راحت دونگا مین عار و ننگ سے اور بادشاہ کی سرزنش سے اور اگر نصیب ہوگا غلبہ اور عوض لونگا مین مسلمانونسے اور پھرونگا مین صحیح اور سالم تو جانیگا بادشاہ اسی امر کو کہ نہین کمی کی مینے اُسکی مدد دہی مین پس کہا اُن لوگونے کہ ای بادشاہ نہ جا تو بجانب میدان جنگ کے یہانتک کہ جاوینگے ہملوگ بجانب لڑائی کے تیرے پیشتر پس اگر مارے جاوینگے ہملوگ تو اختیار ہے تجکو جس کام کے کرنیکا جو تجکو منظور ہوگا پس قسم کھائی باہان نے چارون کتبونکی آزاد مین کی کہ اسکے پیشتر کوئی نہ نکلیگا نہ جاؤ پس جب قسم کھائی باہان نے باز رہے وہ لوگ اُسکے پھیرنے سے پس لے لیا باہان نے اپنے بیٹے کو جو اُسکے ساتھ تھا پس دیدی صلیب اُسکو اور کہا اُس سے کہ ٹھہر تو میری جگہ مین اور سامنے لایا گیا باہان کے سامان جنگ پس پہن لیا اُسنے اُسکو واقدی رحمۃ اللہ نے روایت کی ہے کہ وہ سامان جنگ جسکو باہان پہنکر لڑنے کو نکلا تھا ساٹھ ہزار کے برابر تخمینہ کیا گیا کہ وہ سب جڑاؤ تھا موتی اور یاقوت سے اور جب قصد کیا اُسنے بجانب میدان کے نکلنے کا آیا اُسکے سامنے ایک راہب عموریہ کا اور کہا اُسنے ای بادشاہ مین نہین دیکھتا ہون تیرے واسطے کوئی راہ میدان جنگ مین جانیکی اور نہین دوست رکھتا ہون مین

ف بہت ہونے سے واسطے نیچے ... قلعے مین کھاتا ہی ... ۱۲ ف ذکر نکلنے باہان کا واسطے لڑائی کے بمقام یرموک ۱۲ منہ

اس بات کو تیرے واسطے باہان نے کہا کسو جہت سے تو کہتا ہی اُسنے کہا کہ مین نے تیری نسبت ایک خواب دیکھا ہی پھر تو اس ارادہ سے
اور چھوڑ تو دوسرے کو سوائے اپنے واسطے نکلنے میدان جنگ کے باہان نے کہا کہ مین تو یہ نہ کرونگا اور مرجانا مجکو دوست تر ہی عار ننگ سے
پس ہوئی ذی راہبون نے اُسکو اور پناہ لی اور دعا مانگی اُسکے واسطے اور نکلا باہان بجانب لڑائی کے اور گویا وہ ایک چمکتا ہوا پہاڑ سونیکا
تھا پس آیا یہانتک کہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو اور ڈرایا اپنے نام سے پس جسنے پہلے اُسکو پہچانا وہ خالد بن
الولید تھے پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ باہان سردار قوم کا ہی اور قسم ہی خدا کی کہ وہ نہین نکلا ہی مگر یہ کہ اُسکے نزدیک کوئی بات ہی راوی نے
بیان کیا ہی کہ باہان خوف دلاتا تھا اپنے نام سے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک جوان قوم دوس سے اور کہا اُس جوان نے کہ مین مشتاق بہشت کا ہون
اور باہان کے ہاتھ مین عمود سونیکا تھا پس مارا اُسنے عمود الیسی شدت سے جوان دوسی پر کہ قتل کیا اُسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اُسکی روحکو
بجانب بہشت کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے اُس جوان دوسی کو کہ جسوقت یہ امر بسبب خوشی کے ہوا
اشارہ کرتا تھا اپنی اُنگلی سے بجانب آسمان کے اور نہین ڈرایا تھا اُسکو اُس چیز نے جو لاحق ہوئی تھی پس جانا مین نے کہ یہ امر بسبب خوشی اور
سرور کے ہی دیکھنے حوران بہشتی سے اور گھوما باہان اُسکے گرد اور قوی ہوا دل اُسکا بسبب مار ڈالنے اُس دوسی کے اور طلب کیا اُسنے لڑنیوالیکو
پس دوڑے اُسکی طرف مسلمان انمیں سے کہ وہ سب یہ دعا مانگتے تھے اللھم اجعل قتلہ علی یدی پس سبکے پہلے مالک نخعی نکلے اور برابری کی انہون نے
میدان مین اور مبادرت کی باہان سے ساتھ کلام کے اور کہا کہ اے گبر نہ غرور کر تو اُس شخص کے مار ڈالنے پر اسواسطے کہ وہ ساتھی ہمارا مشتاق
ملاقات اپنے پروردگار کا تھا اور نہین ہی کوئی ہم مین مگر یہ کہ مشتاق ہی بہشت کا پس اگر چاہتا ہی تو ہمسایگی ہماری بہشت مین پس کہہ
تو کلمۂ شہادت کو پس اگر نہین منظور ہی یہ تو جزیہ دے ورنہ تو بیشک ہلاک ہوگا پس کہا باہان نے کہ آیا تم میرے ساتھی خالد بن الولید ہو
پس کہا انھون نے کہ نہ بلکہ مین مالک نخعی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون پس کہا باہان نے ضرور ہی لڑائی پھر حملہ کیا اُسنے مالک
نخعی پر اور تھا وہ بڑا بہادرون اہل شجاعت سے اور بھروسا کیا اُسنے اپنے عمود پر اور مارا مالک نخعی کے خود پر پس در آیا خود اُنکی پیشانی مین پس
پھر گئی ہڈی اُنکی آنکھ کے اوپر کی پس اسدن سے نام اُنکا مالک اشتر نخعی رکھا گیا اور ارادہ کیا مالک اشتر نے بسبب عمد مضروب باہان کے پھیرنے
کا پھر تامل کیا اُسنے ارادہ فرار مین پس باز رکھا اُنھون نے اپنے نفس کو اور جانا اُنھون نے یہ امر کہ اللہ تعالی مدد کرنیوالا اُنکا ہی اور خون جاری تھا
اُنکے زخم سے اور دشمن خدا جانتا تھا کہ مین نے مار ڈالا ہی مالک اُشتر کو پس وہ منتظر تھا اس امر کا کہ کب وہ اپنے گھوڑے سے گرتے ہین اور اس
اُسیوقت حملہ کیا مالک اُشتر نے اُسپر اور پہونچین اُنکو آوازین مسلمانونکی اس آوازے سے کہ اے مالک اللہ تعالی سے اعانت طلب کرو تم
کہ وہ اعانت کریگا تمھاری نزدیکی پر مالک اشتر نے بیان کیا ہی کہ اعانت طلب کی مین نے اللہ تعالی سے اور درود بھیجا مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر پس مارا مین نے اُسکے ایک بڑا وار پس کاٹا میری تلوار نے لیکن وہ ضرب سست کرنیوالی نہ تھی پس جانا مین نے کہ موت مثل شہد کے
میٹھی ہی پس جب جانا اور پایا باہان نے اثر زخم کا پھیرا اُسنے اپنے منہ کو اور داخل ہوا وہ اپنے لشکر مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ جب بھاگا
باہان مالک اشتر کے سامنے سے شکست اُٹھا کر کہا خالد بن الولید نے مسلمانونکو کہ اہل لشکر مدد ہی اور سختی کے حملہ کرو تم قوم پر جبتک کہ وہ خوف مین
ہین پھر حملہ کیا خالد بن الولید اور اُنکے ہمراہی لشکر نے اور حملہ کیا ہر سردار نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور تبعیت کی اُنکی مسلمانونکی جماعت نے ساتھ تہلیل

اور تکبیر کے پس کچھ تھوڑا صبر کیا رومیون نے اُنکے مقابلے مین یہانتک کہ جب غائب ہوا آفتاب اور تاریک ہوگیا کنارہ آسمان کا چھوڑ دیا رومیون
نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ وہ شکست اُٹھانیوالے اور بھاگنے والے تھے اور تعاقب کیا اُنکا مسلمانون نے درانحالیکہ قتل کرتے تھے اور گرفتار کرتے
تھے اُنکو پس مارے گئے اُنمین سے قریب ایک لاکھ کے اور گرفتار ہوئے چالیس ہزار اور ڈوب مری ندی مین ایک جماعت کثیر جنکا شمار نہین ہوسکتا ہے
اور بکھر امرے اور ہلاک ہوے بعض اُنمین کے پہاڑون اور جنگلونمین اور گروہ مسلمانونکے اُنکے پیچھے تھے کہ لاتے تھے اُنکو پہاڑونسے گرفتار کرکے
اور برابر مسلمان اُنکو قتل اور قید کرتے تھے یہانتک کہ گذری کچھ تھوڑی رات پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکے پاس کہ چھوڑ
دو تم ان کو صبح تک پس مسلمان لوگ پھرتے تھے اپنے لشکر کیطرف اور ہاتھ اُنکے پُر تھے غنائم اور سرادقات اور سونے چاندی کے برتنون اور زرابی
اور نمارق اور طنافس سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لوگونکو واسطے یکجا کرنے غنائم کے اور رات
گذرانی مسلمانون نے درانحالیکہ وہ خوشی اور سرور مین تھے بسبب شامل ہونے مدد اللہ تعالی کے اُنپر یہانتک کہ جسوقت صبح کی اُنھون نے پس نہ معلوم
ہوئی رومیونکی کوئی خبر اور جا پڑے اکثر رومی یرموک کے غارون اور گڑھونمین راوی نے بیان کیا ہی کہ ارادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شمار
کرنے تعداد مقتولین مشرکین کا پس قادر نہوسکے وہ اسکے شمار پر مگر ساتھ فکر کے پس حکم کیا اُنھون نے کاٹنے لکڑیکا جنگل سے اور رکھتے تھے شمار کرنیوالے ہر مقتول پر
ایک لکڑی کو پس شمار کیا لکڑیون کو تو معلوم ہوا کہ تعداد مقتولین کی ایک لاکھ پانچہزار ہی اور قیدی چالیس ہزار تھے اور مارے گئے
مسلمانونسے چار ہزار کچھ زیادہ اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح نے کچھ سر دُنکو اہل یرموک سے پس نہین پہچانے جاتے تھے کہ آیا وہ سر عرب متنصرہ کے ہین
یا مسلمانونکے پس حکم کیا اُنکے غسل دینے کا پھر نماز پڑھی اُنپر اور اُن لوگونپر جو مارے گئے تھے اور حکم کیا اُنکے دفن کرنیکا اور جدا ہوے گروہ مسلمانونکے
تلاش رومیونکے پہاڑون اور جنگلونمین اور سُعقت دیکھا اُنھون نے ایک چرواہے کو کہ سامنے آیا ہی اُنکے پس کہا اُنھون نے اُس سے کہ آیا گذرا ہی تیری
طرف ہوکر کوئی شخص رومیونسے اُسنے کہا ہان گیا ہی میریطرف ایک بطریق اور اُسکے ساتھ قریب چالیس ہزار آدمی کے تھے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ یہ بطریق جسکا حال چرواہے نے بیان کیا باہان ملعون تھا پس پیچھا کیا اُنکا خالد بن الولید نے اور ڈھونڈھتے جاتے تھے وہ اُنکے
نشان قدمونکو اور اُنکے ساتھ لشکر زحف کا تھا پس پایا اُنکو دمشق مین پس جب نزدیک ہوے اُنسے تکبیر کہی مسلمانون نے اور حملہ کیا خالد بن
الولید نے اور رکھا تلوار کو اُنمین پس مار ڈالا اُنمین سے بہتونکو اور باہان پیادہ ہوگیا تھا اپنے گھوڑے سے اور یہ کام اُسنے اپنی جان بچانے
کیواسطے کیا تھا پس سامنے آیا ایک شخص مسلمانونسے پس حمایت کی باہان نے اپنی جانکی پس مار ڈالا اُسکو اور قاتل باہان کے نعمان بن زوی
یا عاصم بن خولہ یربوعی تھے اور یا اختلاف ہی راویونمین اس بات مین کہ اُن دونونسے کس شخص نے باہانکو قتل کیا ہی اور اللہ تعالی اُنپر رحمت نازل کرے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نکلے اہل دمشق اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ آیا ہم اپنے اُسی عہد پر
ہین جو ہمارے تمھارے بیچ مین ہوا ہی کہا خالد بن الولید نے کہ تم اپنے اُسی عہد پر ہو پھر چلے خالد بن الولید تلاش قوم مین پس مار ڈالا اُنکو جہان
کہین پایا تا آنکہ پہونچے وہ ثنیۃ العقاب تک پس اقامت کی وہان ایکدن پھر واپس آئے اپنی راہ مین بجانب حمص کے پس ٹھہرے وہان اور
پہونچی خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس روانہ ہوے وہ یہانتک کہ آگئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے مع اپنے ہمراہی مسلمانونکے
راوی نے بیان کیا ہی کہ سرداران مسلمین تلاش رومیونکے ہرطرف ملک شام کے گئے تھے پس جب یکجا ہوے وہ سب پھر بجانب دمشق کے اور مقیم ہوے سب لشکر وہان

سلہ ذکر ہزیمت رومیون کا بمقام یرموک ۱۲
سلہ نسالی یعنی گستردنی و فرش ۱۲
سلہ نمارق فرش نرم ۱۲
سلہ طنافس یعنی پارچہ گستردنی ۱۲
سلہ ذکر ہلاک ہونے باہان کا ۱۲
سلہ بیلہ ۱۲ ... ۱۲

اور بیچا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اور نکالا اُسمین سے پانچوان حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ ان
الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوٰتہ علی نبیہ المصطفٰے ورسولہ المجتبٰی من ابی عبیدہ عامر بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ
لا الہ الا ھو واشکرہ ملیا علی ما اولی علی من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ ببرکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واعلمک
انی نزلنا الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا ففض اللہ تلک الجموع ونصرنا علیہم بمنہ وفضلہ
فقتلنا منہم زھاء علی مائۃ الف وخمسۃ الاف واسرنا اربعین الفا وقتل من المسلمین اربعۃ الاف ختم اللہ لہم بالشہادۃ ووجدت
رؤسا قطعت لم اعرف اصحابھا فصلیت ودفنتہا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عامر بن خولۃ الیربوعی کان قبل الوقعۃ نصب علیہم رجل
منہم یقال لہ ابو الجعید من اھل حمص فالتقاھم فی موضع بین الیرموک یقال لہ الیاقوصۃ فتفرق منہم ما لا یحصیہم الا اللہ تعالیٰ واما
من قتل فی الاودیۃ والجبال من المنہزمین وغیرہم فاخذت عدتہم سبعون الفا وقد ملکنا اللہ اموالہم واحوالہم وحصونہم وبلادہم وکتبنا الیک
فی ھذا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمسہا منتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین
اور لپیٹا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اُسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمانؓ کو اور دیا خط اُنکو اور ساتھ گئے اُنکے دس مسلمان مہاجرین
اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور مزدوری تمہاری اللہ تعالیٰ پر ہے
پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے وہ اُسیوقت اور اُسی ساعت مین اور وہ دس مسلمانون اُنکے ساتھ تھے درانحالیکہ وہ کوشش
کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب شکست
دی اللہ تعالیٰ نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب برکت
روم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُنکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ
عنہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا دل مسلمانون سے متعلق ہی اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکے ساتھ
کیا کیا اُنکے دشمنونکے معاملہ مین اور مین نے سُنا ہی کہ رومی آٹھ لاکھ ہین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمرؓ
خوش ہو تم کہ بتحقیق فتح دی اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو اور شکست دی اُنکے دشمنونکو اسقدر اُنمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین اور بیان
کیا ہی کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانونکو اپنے خواب سے پس خوش ہوے

مسلمان اُسکے سبب سے اور جانا اُنھون نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہین بن سکتا ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ
جب آئے حذیفہ بن الیمان اور بیس مسلمان مع خط ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر فتح شام کے پس تھا مضمون اُنکے خط کا مطابق بشارت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس سجدۂ شکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پڑھکر سُنایا خط لوگونکو پس بلند ہوئین آوازین مسلمانونکی ساتھ شکر اور
تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کہ آیا تقسیم کردیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اُنھون نے کہا کہ نہین یا امیر المؤمنین الا
اُنھون نے جُدا کیا پانچوین حصہ کو اور وہ منتظر تھا اپنے حکم کے ہین پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر بن الخطاب الی عاملہ الشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ الا ھو واصلی علی نبیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین من نصرہ والھزام عدوھم فاذا وصل الیک کتابی ھذا فاقسم الغنائم علی المسلمین فی فضل اھل السیف
واعط کل ذی حق حقہ واحفظ المسلمین فی الکلائم واشکر لھم صبرھم فی قتالھم واقم لموضعک حتی یاتیک امری والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پھر لپیٹا خط اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوے تا اینکہ پہنچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اُنکو دمشق مین پس سلام
کیا اُنکو اور دیا خط امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس جب پڑھکر سُنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانون کو حکم کیا لانے
غنائم کا پس لائے گئے غنائم اُنکے سامنے پس تقسیم کیا اُسکو مسلمانو نپر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ مین چودہ ہزار مثقال سُرخ سونا اور ہر پیدل
کے حصہ مین آٹھ ہزار اور اسیطرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملادیا براذین کو
عربین پر جب اسطرح تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اصحاب الہجین نے کہ ملادو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہ مین نے تقسیم کیا ہی غنائم کو تمپر جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ملادو تم ہمکو صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اُنھون نے
اُنکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال اختلاف لوگون کا بیچ خیل اور ہجین اور عرب کے پس لکھا
اُنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اما بعد فانک فعلت سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبعہ حکم فلفظ الفرس
العربی سہمان والہجین سہما واعلموا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العربی وھجن الھجین فجعل للھجین سہما وللعربی سہمین پس
جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سُنایا مسلمانونکو اُنھون نے کہا کہ قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ناچیز کرنے کسی مرد کا تم مین سے ولیکن تبعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب
تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانون پر کہا اُن سے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانون سے خواہش کرتا ہی میرے
واسطے اس امر کی کہ ملادو تم اُسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑے مین اور دو تم اُسکو دو سہم پس انکار کی ابو عبیدہ بن الجراح
نے اور کہا قسم ہی خدا کی کہ جانتا مٹی کا مجکو دوست تر ہی اس سے غنم بن زہیر نے روایت کی ہی کہ حاضر ہوے میرے جد زبیر بن العوام
یرموک کی لڑائی مین اور اُنکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایک دن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایک دن دوسرے پر پس جب آیا وقت
تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنکو تین سہم اور اُنکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تم میرے ساتھ اس
طرح سے نہ کروگے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا

حنین: ایک وادی ہے مکہ اور طائف کے بیچ مین ١٢ فرس عتیق یعنے اصیل کہ اُسکا ایک سہم اور ہجین یعنے اصیل کے دو سہم ہجین بمعنی ناکس دو فرو ایہ دہندی دو غلا ١٢ عتیق یعنے اصیل ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ مین تھا اور تم بدر کی لڑائی مین اور
میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑونکے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچے ہو اے مقداد اب مین کام کرونگا مثل کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو کیا تھا اُنھوں نے بدر و حنین کے
دن اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی اُنھوں نے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا
اُنھوں نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا اُنھوں نے کہ دو تم ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت
طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت عمرؓ نے کہ سچ ہے زبیر بن العوام بتحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن اُنکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دو تم اور کسی کو سوائے اُنکے مثل اُنکے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کی لڑائی مین مسلمانونکے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر اور قتل باہان کی ہرقل کو اُسنے کہا
کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اُسنے بانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ مسلمانونکا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اُنھوں نے ایک مہینا برابر دمشق مین اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اپنے پاس
اور کہا اُنسے کہ مشورہ دو تم مجکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کسطرف جاؤن سواسطے کہ میری رائے تو اس امر پر قرار پائی ہے کہ یا بجانب
قیساریہ کے کوچ کرون یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگونکی کیا رائے ہے پس کہا مسلمانون نے کہ تم مرد امین ہو اور تم جہان کہین جاؤگے ہم تمھاری
تبعیت کرینگے پس کہا معاذ بن جبل نے کہ اے سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس جہان کہین جانیکا حکم تمکو دیوین پس طلب اعانت کرو تم
اللہ سے اور روانہ ہو تم ساتھ لشکر کے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمھاری رائے صائب ہے توفیق خیر دے اللہ تعالی ہمکو اور تمکو پھر لکھا اُنھوں نے خط حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو اس مضمون کا کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور تمھارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا خط ہاتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے
اور حکم روانگی کا اُنکو دیا پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمرؓ نے خط کو اور
مشورہ کیا اس امر مین مسلمانون سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ جاتے وہ جمعیت
لشکر مسلمانونکے بیت المقدس پس گھیر لیوین اُسکو اور لڑین وہانکے لوگونسے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جسوقت فتح کریگا اللہ تعالی بیت المقدس
کو پھیرین وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے کہ وہ بعد اسکے فتح ہوجاویگی اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت عمرؓ نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفے صلوۃ اللہ علیہ نے اور سچے ہو تم اے ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن
الرحیم من عبد اللہ عمر امیر المومنین الی عاملہ بالشام الی عبیدۃ فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ قد وصلنی کتابک وتستشیرنی
الی ای ناحیۃ تتوجہ فقد اشار ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالسیر الی بیت المقدس فان اللہ یفتحہا علی یدیک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا عجلت روانگی کا پس روانہ ہوئے عرفجہ تا اینکہ پہونچے وہ ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس لیجا کر اُنکو جابیہ مین اور دیا خط اُنکو پس پڑھکر سنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط مسلمانونکو پس خوش ہوئے وہ بسبب اپنے جانیکے بجانب بیت المقدس کے

وقت ذکر فتح کرنے لشکر مسلمانون کا بجانب بیت المقدس کے اور محاصرہ کرنا س ۱۲ھ

پس بلایا اُسیوقت ابوعبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک نشان سُرخ اور دیا اُنکو وہ نشان اور ساتھ کیے
اُنکے پانچ ہزار سوار مسلمانون سے اور روانہ کیا اُنکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو مگر خیر خواہ دین کا پس جب قریب
ہو تم شہر ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے بواسطہ مرتبہ اُسکے نبی اور رسول جنہوں
سکنا کے بیت المقدس کے اسی امر کا آسان کرے اللہ تعالیٰ اُسکی فتح کو مسلمانون پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ
بیت المقدس کے پھر بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور بنایا اُنکے واسطے
ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اُنکے اور ہمراہ گئے اُنکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضرموت کے لوگون اور طے اور غولان اور مذحج اور ازد سے
اور کہا روانہ ہو تم اور یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو پس اُترو تم مع اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو
یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون مین پھر بنایا تیسرا نشان اور وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص
کو اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے اور روانہ کیا اُنکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا کہ اُترو تم بیت المقدس کی
شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمھاری اُترنے کی دور تمھارے دونون ساتھیون سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا مسیب بن نجبۃ الفزاری کو اور کہا اُنسے
کہ جا ملو اپنے بھائیون مین اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار قوم نخع اور جشم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان نشان اور سپرد کیا
قیس بن ہبیرۃ المرادی کے اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے اور پھر بنایا چھٹا نشان اور سپرد کیا عروہ بن مہلہل بن یزید الجبل کے
اور ساتھ کیے اُنکے پانچہزار سوار اُنکی قوم سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دنمین اُسطرح سے کہ ہر سردار ایک دنمین روانہ ہوا تا کہ ڈراوین
وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار مع لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوا اُنپر وہ یزید بن ابی سفیان تھے پس جب قریب ہوئے
اُنسے تکبیر کہی انھون نے اور اُنکے ساتھیون نے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور اُنکی آوازون کا پس ہلگئے دل اُنکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے
اوپر پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے ناچیز جانا اُنکو اور سمجھے کہ کل تعداد لشکر کی یہی ہے پس اُترے
یزید بن ابی سفیان مع ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئے دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ
بن ابی وقاص پس اُترے وہ باب غربی پر اور آئے تیسرے دن مسیب بن نجبۃ الفزاری پس اُترے اُس طرف بیت المقدس کے اور
آئے چوتھے روز قیس بن ہبیرۃ المرادی پس اُترے سامنے اُسکے اور عروہ بن مہلہل بن یزید الجبل پس اُترے وہ قریب راہ رملہ
سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبداللہ بن عامر ربیعہ القطفانی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اُترا کوئی شخص مسلمانون سے بیت المقدس مین
مگر یہ کہ اُترکر نماز پڑھی اُسنے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعاے مدد اور فتح کی دشمنون پر مانگی اور ٹھہرے ابوعبیدہ بن الجراح اور
خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اللہ تعالیٰ نے جانورون اور مال سے دی تھین اور
نہین جدا ہوے اپنی جگہ سے اور ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اُترے بیت المقدس پر درانحالیکہ نہین ڈراتے
تھے اُنپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اُنکی طرف کے ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانون سے کسی نے وہان کے لوگون سے

مگر یہ کہ مضبوط کین اُنھون نے دیوارین شہر پناہ کی ساتھ ڈھلواسیون اور تلوارون اور سپرون اور جوشن اور ساتھ بڑے تکلفات کے مسیب بن نجبة الفزاری نے بیان کیا ہی کہ نہین تھا کوئی شہر بلاد شام سے جہان ہم نہین اُترے پس نہین دیکھا ہم نے زیادہ تر تکلف اور باسامان کسی شہر کو بیت المقدس سے اور نہین اُترے ہم کسی قوم پر مگر یہ کہ فروتنی اور عاجزی کی اُنھون نے ہمارے مقابلے مین اور داخل ہوا اُنمین رنج اور خوف مگر اہل ایلیا کے کہ ہم اُترے اُنکے مقابلے مین تین دن پس کچھ بات چیت اُنھون نے نہین کی پس جب چوتھا دن ہوا کہا ایک مرد بدوی نے شرحبیل بن حسنہ سے کہا کہ ای سردار آیا یہ قوم بہرے ہین جو نہین سنتے ہین یا گونگے ہین جو کلام نہین کرتے ہین یا اندھے ہین جو نہین دیکھتے ہین چلو تم ہمکو لیکر اُنکی طرف اور ناگہان در آؤ تم اُنپر پس جب ہوا چوتھا دن اور نماز صبح کی پڑھی مسلمانون نے پہلے جو شخص سوار ہوا سردارون سے واسطے لڑائی بیت المقدس کے وہ یزید بن ابی سفیان تھے اور ظاہر کیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور نزدیک ہوے وہ اُنکے شہر پناہ کے سامنے اور تحقیق لیا تھا اپنے ہمراہ ایک مترجم کو کہ بیان کرتا تھا وہ جو کچھ لوگ اُنسے کہتے تھے پس ٹھہرے یزید بن ابی سفیان سامنے شہر پناہ کے اُس حیثیت سے کہ سنتے تھے وہ کلام اُنکا اور وہ خاموش تھے پس کہا یزید نے اپنے ترجمان سے کہ تو اُنسے کہ سردار عرب کے تمسے کہتے ہین کہ کیا تم ہو قبول کرنے کلمہ حق اور دعوت صدق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مین تا کہ بخشے ہمارا پروردگار تمہارے گذرے ہوے گناہون کو اور بچاوے تم اپنے خونون کو پس اگر انکار کرتے ہو تم اُسکے کہنے سے اور نہین قبول کرتے ہو دعوت اسلام کو پس تمہارے شہر کے واسطے صلح ہو سکتی ہی جیسا کہ صلح کی تمہارے غیرون نے جو سامان اور قوت مین تمسے بڑے ہین پس اگر انکار کروگے ان دونون باتون سے پس آوے گی تمپر لڑائی اور ہوگی بازگشت تمہاری بجانب آتش دوزخ کے پس بڑھا مترجم اُنکی طرف اور کہا کہ کون شخص مخاطب ہوتا ہی تم مین سے پس کلام کیا اُس سے ایک قس نے جو بالون کا بنا ہوا کپڑا پہنے ہوے تھا اور کہا اُسنے کہ مین مخاطب ہون اُنکی طرف سے پس تم لوگ کیا چاہتے ہو پس کہا مترجم نے کہ یہ سردار ایسی ایسی باتین تمسے کہتے ہین اور بلاتے ہین تمکو بجانب دین اسلام کے پس اگر انکار کرتے ہو تم قبول کرنے دین اسلام سے پس مصالحہ کر لو اپنے شہر اور جانون کیواسطے ساتھ ادا ے جزیہ کے ورنہ ہمارے تمہارے بیچ مین لڑائی ہی پس ترجمہ کی قس نے اہل بیت المقدس کو گفتگو مترجم کی پس شور کیا اُنھون نے ساتھ اپنے کلمہ کفر کے اور کہا ہم اپنے دین سے نہ پھرینگے اور مرجانا ہمکو آسان تر ہی پھرجانا دین سے پس آگاہ کیا مترجم نے یزید بن ابی سفیان کو اُنکی گفتگو سے پس آئے یزید بن ابی سفیان سردارون کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو جواب قوم سے اور کہا کہ کس امر کے تم منتظر ہوان کے معالجے مین اُنھون نے کہا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ہمکو حکم اُنسے لڑنیکا نہین دیا ہی بلکہ اُترنے کا حکم دیا ہی مگر ہم لکھتے ہین امین الامۃ کو پس اگر وہ حکم دینگے ہمکو لڑنے کا قوم سے تو ویسا ہی کرینگے ہم پس لکھی یزید بن ابی سفیان نے ابو عبیدہ بن الجراح کو کیفیت جواب اہل بیت المقدس کی اور رائے طلب کی اُنسے پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حکم لڑائی کا قوم سے اور یہ کہ مین بھی خط کے پیچھے تمہارے پاس روانہ ہوتا ہون اور بھیجا خط ساتھ میسرہ بن ناصح کے پس جب پڑھا مسلمانون نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا خوش ہوے وہ اور رات گذرانی بانتظار صبح کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو روایت پہونچی ہی کہ مسلمانون نے اُس شب کو ایسی خوشی مین گذرا نا گویا وہ منتظر کسی آنیوالے کے اپنے پاس ہین بسبب لڑائی اہل بیت المقدس کے اور ہر سردار نے اللہ سے فتح بیت المقدس کی چاہتا تھا پس جب روشن ہوئی صبح اذانین کہین موذنون نے اور نماز صبح کی پڑھی

مسلمانون نے پس پڑھی یزید بن ابی سفیان نے ساتھ اپنے ہمراہیونکے یہ آیت یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب اللہ لکم آخر تک
پس روایت کی ہی کہ ہر سردار نے اپنے ہمراہیونکے ساتھ یہی آیت نماز مین پڑھی گویا وہ سب ایک وقت پڑھتے تھے پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے پکارا
اُنھون نے کہ چلو اے مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے بنو حمیر اور یمن کے لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا
اہل بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہوے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اُنھون نے اپنی کمانون کو اور چلایا مسلمانوں پر اپنے تیرونکو
اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑیونکے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرونکے اور صبح سے غروب آفتاب تک برابر انمین سخت لڑائی
ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے وہ مسلمانونکی طرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین اُمید وار کرتے تھے مسلمانونکو
اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کیطرف اور نماز پڑھی اُنھون نے اور اصلاح طعام شبینہ کیا پس جب
فارغ ہوے وہ اس کثرت سے روشن کیا آگ کو کہ لکڑیان اُنکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی تلاوت
کرتے تھے اور بعض جناب باری کی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح
ہوئی چلے مسلمان انکی طرف اور آمادہ ہوے واسطے اُنکی لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی کی کی اور درود بھیجا اُنھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اُسکی کرتے تھے واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اُنکے
دلونمین مسلمانون کیطرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نہ تھی پس جب ہوا گیارھوان دن ظاہر ہوا اُنپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو
غالبہ بن سالم لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اُنکے دہنی
طرف اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اُنکے بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے پس جواب دیا اُنکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اُنکے رئیسون اور بطارقہ
نے بجانب اس کنیسہ کے جو اُنکے نزدیک معظم تھا اور نام اُسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے اور سجدہ تعظیمی کیا اُنکو پس کہا
اُسنے کہ یہ کیا شور ہی جو مین سنتا ہون پس کہا اُنھون نے کہ تحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہو ساتھ باقی مسلمانونکے
ہمسے پس یہ شور اُنکے سبب سے ہی پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اُنسے بدلگیا رنگ اور متغیر ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا اُسنے ہی ہی پس کہا
اُنھون نے کہ یہ کیا بات ہی اُسنے کہا کہ قسم ہی حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اُنکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری اُنھون نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہی بطریق
نے کہا کہ جو علم ہمکو متقدمین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہی اُس سے ہمکو معلوم ہوا ہی کہ جو شخص فتح کریگا زمین کو طول اور عرض مین وہ
سُرخ رنگ صحابی اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ نہین تمھارے واسطے اُنکی لڑائی کی اور
نہ تمکو طاقت مقابلے اُنکے کا ہوگی ہی اور ضرور ہی کہ قریب ہون مین اُنسے اور دیکھون اُنکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اُنسے
مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امر کا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اُن کے سوا کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی
اس واسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اُس شخص کے ہاتھ سے جس کا ذکر مین نے تم سے کیا ہی پھر کھڑا ہوا قس اور

راہب اور قاسم اُسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اُسکے سر پر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے اُسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اُسکو اور
چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اُس راستہ کے نزدیک جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئے تھے پس دیکھا
بطریق نے مسلمانون کیطرف اور مسلمان دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو اور سلام کرتے تھے اُنپر اور تعظیم کرتے تھے اُنکی پھر رجوع کی
اُنھون نے بجانب لڑائی کے گویا کہ وہ شیر حملہ آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص رومی نے جو بطریق کے سامنے چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا
اُسنے کہ ای گروہ مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب خیر کرین ہم تمسے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی مین
پس پکار کر کہا اُسنے اُس رومی نے زبان عربی مین کہ ہان لو تم اس امر کو کہ صفت اُس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور
زمین کو ہمارے پاس موجود اور ہمکو معلوم ہی پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تمسے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ
نہین ہین پس نہ باز رہینگے ہم تمسے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مسلمانون نے کلام اُنکا
مترجم کا آئے کچھ لوگ اُنمین سے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اُس گفتگو سے جو اُنھون نے سُنی تھی پس نکلے اور چلے اُنکی طرف ابو عبیدہ
بن الجراح یہانتک کہ اُنکے سامنے آئے اور دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اُنکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل
بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو واسطے دین کیواسطے پس جب سُنا اُنھون نے اُسکے کلام کو بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو
اور آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوے وہ بجانب لڑائی کے درانحالیکہ لڑتے تھے وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ
کے اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اُسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھر آئے اُسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب
اپنے ہمراہیونکے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا ای سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون
سوا اسکے کہ مین گیا تھا اُنکی طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہی اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اُنکے شیاطین سے جو گمراہ کرتے ہین
پس نہین تھا وہ مگر یہ کہ دیکھا اُسنے میری طرف یہانتک کہ ایک ہی ساعت تھا اُن سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اُنکے پاس سے اور کچھ کلام نہین
کیا اُسنے مجھسے خالد بن الولید نے کہا کہ قریب ہی کہ اس بات مین اُنکے نزدیک کوئی تجویز اور رائے ہو کہ واقف ہونگے ہم اُسپر بعد اُسکے اور جلد آئیگی
ہم خبر اُسکی بعد اسوقت کے پھر پکارا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانونکو اور حکم کیا اُنکو لڑنیکا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ آنا اور اُترنا مسلمانونکے بیت المقدس کے ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جانا تھا رومیون نے کہ مسلمان نہ طاقت رکھینگے ٹھہرنیکی راوی نے
بیان کیا ہی کہ چلے مسلمان اُنکی طرف اور حملہ کیا اُنپر اور نکلے تیرانداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اُنکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت پلا کرتا ہی
اور لپیٹ گئے وہ درانحالیکہ کھینچنے والے کمانونکے تھے سینے کے بھل اور چلایا اُنپر تیرونکو اور رومی کم احتیاط کرنیوالے تھے تیرون سے بسبب
اپنی بے پروائی کے یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو اوندھا کر دیتے تھے اُنکو سرون کے بھل اور نکلتے تھے اُنکی پشتون سے عون
بن مہایل نے بیان کیا ہی کہ واسطے اللہ کے تھی نیکو کاری عرب یمن کی پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نیچے
گرتے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل بارش قطرات پانی کے پس جب دیکھا اُنھون نے تیرونکے کارگر ہونیکو احتیاط کی تیرونسے اور مضبوط کیا
اُنھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدے وغیرہ کے جو بازرکھتے تھے اُنسے تیرون کو اور دیکھا

نشست دوازدہم در بیان فتح بیت المقدس ۱۲ ۱۲

فـ ذکر دوبارہ جانے اہالی بیت المقدس کا پاس بطریق قمامہ کے ۱۲

مین نے ضرار بن الازور کو آئے بجانب بڑے دروازے شہر پناہ کے اور اُسپر ایک بڑا البطریق تھا جسکے سر پر سونیکی صلیب تھی اور گرد اُسکے غلام کرتے تیسے ہیوا اور اُنکے ہاتھو نمین عمود اور کمانین چڑھی ہوئی تھین اور بطریق لوگون کو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا مین نے ضرار کو کہ قصد کیا اُسکی طرف اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اُس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا اُنھون نے تیر کو بطریق پر پس دیکھا مین نے تیر کو کہ نکلا اور برج اونچا تھا پس کہا مین نے کہ کیا کام کریگا یہ تیر تا ہنگام پہونچنے کے اس دیوار تک اور کیا کارگر ہوگا اس گبر پر حالانکہ اُسپر زرہ وغیرہ سامان جنگ ہے پس قسم کہتا ہون مین کہ پڑا تیر اُسپر پس پھیر دیا اُسکو بجانب اسفل اُنکے شہر پناہ کے پس سُنا مین نے واسطے قوم کے ایک بڑی آواز ڈرانیوالی کو پس جانا مین نے کہ مار ڈالا ضرار نے اُس بطریق کو اپنے تیر سے اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ لڑتے رہے اہل بیت المقدس سے چار مہینے کامل اور کوئی دن ایسا نہ تھا جسمین سخت لڑائی نہین ہوتی تھی اور مسلمان صبر کرنیوالے تھے سردی اور پانی اور برف پر پس جب دیکھا اہل بیت المقدس نے شدت محاصرہ اور اُس چیز کو جو نازل ہوئی اُنپر مسلمانون سے گئے وہ لوگ بجانب قمامہ کے اور ٹھہرے وہ سامنے اپنے بطریق کے اور سجدہ کیا اُسکے سامنے اور کہا کہ اے ہمارے سردار دراز ہو گیا ہمپر محاصرہ ان عربکا اور ہم اُمید رکھتے تھے کہ آویگی ہمارے پاس کمک بادشاہ کی اور تحقیق باز رہا بادشاہ ہمسے بیشک بذات خود بسبب شکست اُٹھانے اپنے لشکر کے اور کوئی دن ہمپر ایسا نہین گذرتا ہے جسمین بہت لوگ ہمارے نہین مارے جاتے ہین اور اُنکے بھی لوگ مارے جاتے ہین مگر یہ کہ وہ لوگ زیادہ تر خواہشمند ہین لڑائی کے ہمسے بیچ زندگانی کے اور جسوقت سے وہ ہمپر اُترے ہین کوئی ایک کلام بھی ہمنے اُنسے نہین کیا ہے اور نہ اُنکے کلام کا جواب دیا ہے بسبب نا جاننے کے اُنکو اور اب تحقیق دور ہوا ہے چھپانا حال کا اور سخت دشوار ہو گیا کام ہمارا اور ہم چاہتے ہین تجھسے کہ چل تو قریب قوم مسلمانون کے اور پوچھ اور دریافت کر تو کہ وہ ہمسے کس امر کے خواہان ہین پس اگر ہوگا امر دشوار کھولدینگے ہم دروازونکو اور نکلینگے ہم اُنکے مقابلے کو پس یا سبکے سب ہم مار ڈالے جاوینگے یا شکست دیوینگے ہم اُنکو پس منظور کیا بطریق نے اُسکی درخواست کو اور ظاہر کیا اُسنے اپنے لباس کو اور چڑھا وہ شہر پناہ کی دیوار پر اور اُٹھائی گئی صلیب اُسکے سامنے اور یکجا ہوئے قسیس اور راہب لوگ گرد اُسکے جنکے ہاتھو نمین انجیلین کھلی ہوئی تھین اور انگیٹھیان دھونیکی تھین اور آیا بطریق اُسجگہ پر جہان ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اُترے تھے اور پکار کر کہا اُنمین سے ایک مرد فصیح زبان عربی نے کہ اے گروہ عربکے عمدہ شخص دین نصرانیت اور خاص شریعت اُس دین کا تو ہے تمسے گفتگو کرنیکو پس نزدیک ہمارے آوے سردار تمہارا پس آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکے کلام سے پس پھر آئے وہ چلتے ہوئے اُسکی طرف اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد اُنکے تھی اور مترجم الکا اُنکے ساتھ تھا پس جب آکر ٹھہرے وہ سامنے اُنکے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کے مترجم نے کہ کیا چاہتے ہو تم اور کیا مانگتے ہو تم یہ سردار عرب کے ہین جو تمہاری طرف آئے ہین بطریق نے مترجم سے کہا کہ تو اُنسے کہ ہمسے تم کیا چاہتے ہو پس یہ شہر ارض مقدس ہے اور جسنے اُسکا ارادہ کیا ہے قریب ہے کہ اللہ تعالی اُسپر غضب اور اُسکو ہلاک کریگا پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ ہم جانتے ہین اس امر کہ یہ شہر بزرگ ہے اور اسی شہر سے تشریف لیگئے تھے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نزدیک ہوئے تھے اپنے پروردگار سے پس قریب ہوئے تھے وہ بقدر دو گوشہ کمان کے بلکہ کمتر اُس سے اور یہ شہر معدن انبیا ہے اور اُنکی قبرین اسمین ہین اور ہمکو بہ نسبت تمہارے اس شہر کے ساتھ زیادہ استحقاق ہے اور ہم برابر اُترے رہینگے یا مالک کر دیگا اللہ تعالی ہمکو اس شہر کا جیسا کہ مالک کر دیا ہے اُسنے ہمکو

غیر اس شہر کا بطریق نے کہا کیا چیز تم ہمسے چاہتے ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو ہم چاہتے ہین وہ ایک بات ہی تین باتونسے پہلی اُسمین کی یہ ہی کہ کہو تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس اگر قبول کروگے تم اس کلمہ کو تو ہمارا تمھارا حال یکسان ہو جائیگا بطریق نے کہا کہ یہ بڑا کلمہ ہی اور ہم قائل ہین اسکے مگر یہ کہ تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم مقر نہیں ہین کہ وہ رسول اللہ کے ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کہا کہ جدا ہی تو ای دشمن خدا اور کبھی اللہ کی وحدانیت کا قائل نہین ہی حالانکہ خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو ان المسیح بن اللہ لا الہ الا اللہ سبحانہ وتعالی عما یقول الظالمون علوا کبیرا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نکرینگے پس دوسری بات کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہی کہ مصالحہ کرلو تم اپنے شہر کے واسطے اور دو ہمکو جزیہ در انحالیکہ تم حقیر اور ذلیل ہو جیساکہ تمھارے سوا اور شام کے سب لوگوننے ہمکو جزیہ دیا ہی بطریق نے کہا کہ یہ بات پہلی باتسے زیادہ بڑی اور دشوار ہی ہمپر اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نہ کرینگے ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہا پس نہ جدا ہونگے ہم تمھاری لڑائی سے اور فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تمپر پس لونڈی غلام بنا دینگے ہم تمھاری عورتون اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم مین سے اُس شخص کو جو مخالفت کریگا کلمۂ حق سے اور قیام کریگا کلمۂ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے تا آنکہ سبکے سب ہلاک ہو جائینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ اسمین مہیا کیا ہی ہمنے سامان حصار کا اور اُسمین اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہین اور نہین ہین مثل اُن لوگونکے جنکو ملاقی ہوے تم اہل شہر وں سے اور انھوں نے اقرار دالے جزیہ کا تمسے کر لیا کہ اُس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہی پس داخل ہوگئے وہ تمھاری اطاعت مین اور ہم ایسے ہین کہ جسوقت سوال اور دعا کرتے ہین مسیح سے قبول کرتے ہین وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جھوٹا ہی ای دشمن خدا کے ما المسیح بن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقۃ کانا یاکلان الطعام خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اُس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بطریق نے کہا کہ مین قسم مسیح کی کھا کر کہتا ہون کہ اگر تم تیس برس ہمپر اُترے رہوگے تو کبھی ہمارے شہر کو نہ فتح کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد جسکی تعریف ہم اپنی کتاب مین لکھی ہوئی پاتے ہین اور وہ صفات تم مین نہین ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہی اُسکی جو ہمارا شہر فتح کریگا بطریق نے کہا ہم اُسکی صفت کو تمسے نہ بیان کرینگے گو ہم پاتے ہین اُسکو اپنی کتاب اور علم مین اسطرح سے کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نام اُنکا عمر بن الخطاب اور وہ مشہور بہ فاروق اور وہ بڑے سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈر آوینگی اُنکے اوپر اللہ کے کام مین ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور ہم اُنکی صفت تم مین نہین دیکھتے ہین پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے ان باتونکو بطریق کی گفتگو سے ہنسے وہ اور کہا انھوں نے فتحنا البلد ورب الکعبۃ پھر کہا بطریق سے کہ اگر اُنکو دیکھے تو پہچان سکتا ہی اُنسے کہا ہان اور کیونکر نہ مین اُنکو پہچانونگا حالانکہ صفت اُنکی اور شمار اُنکے سن کے اور نشانیان اُنکی ہمکو معلوم ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہی خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین بطریق نے کہا کہ جب یہ بات ہی اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس بچاؤ تم خونریزی کو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہان آوین پس جسوقت ہم اُنکو دیکھینگے اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اُنکی کھولدینگے ہم اُنکے واسطے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر خدا نے چاہا تو مین قریب تر اُنکے پاس یہان آنیکو کہلا بھیجونگا پس آیا تم

دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ ہمارا باز رہنے کو تمسے بطریق نے کہا کہ ای عرب تم نہین چھوڑتے ہو اپنے ظلم اور جبر کو کہ ہمنے سچی بات تمسے
کہدی واسطے بچانے خونونکے اور تم لڑائی کے خواہان ہو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی مرغوب تر ہی ہمارے نزدیک زندگانی سے امید رکھتے ہین
ہم لڑائی کے سبب سے بڑے مرتبے اور بخشش کی اپنے پروردگار کیطرف سے پھر مراجعت کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا اُنھون نے مسلمانونکو باز رہنے
لڑائی سے پھر لیجا اور آگاہ کیا اُنکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار
تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہون ہماریطرف اور فتح کرے اس شہر کو اللہ ہمپر پس اُسوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر ابن الخطاب من عاملہ علی الشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح اما بعد
سلام اللہ علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ و اعلم یا امیر المومنین انا منازلون لاہل المدینۃ ایلیا نقاتلہم کل یوم و یقاتلونا و لقد
لقی المسلمون مشقۃ عظیمۃ من البرد و الامطار الا انہم صابرون علی ذلک یرجون رحمۃ اللہ عز و جل بذلک فلما کان فی الیوم الذی کتبت الیک اذ اشرف
علی بطریقہم الذی یعظمونہ فقال انہ یجد فی کتبہم انہ لا یفتح بلدہم الا صاحب مرنا و انہ یعرفہ بصفتہ و قد سالنا حقن الدماء و ان تسیر الینا و تتخذ نا بنفسک
فلعل اللہ ان یفتح ہذہ البلدۃ علی یدیک والسلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ و علی جمیع المسلمین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص
لیجائیگا میرے خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اُسکی اللہ پر ہی پس جلدی کی جواب مین میسرہ بن مسروق
العبسی نے اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار مین ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ لو تم خط کو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر
کوشش کرتے رہے چلنے مین یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس داخل ہوئے وہ رات کیوقت
اور آئے مسجد شریف مین اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ
مسجد مین اور سو رہے حالانکہ کئی راتین اُنکو گذری تھین کہ وہ نہین سوئے تھے پس لگ گئی آنکھین اُنکی پس نہین بیدار ہوئے وہ مگر حضرت
عمرؓ کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان مین پس جب اذان کہی اُنھون نے داخل ہوئے وہ مسجد مین اور یہ کہتے تھے صلوا
رحمکم اللہ میسرہ نے بیان کیا ہی کہ اُٹھ کھڑا ہوا مین اور وضو کیا مینے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی مینے پس
جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا مین اُنکے سامنے اور سلام کیا مینے اُنکو پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور
کہا اُنھون نے کہ میسرہ ہین قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہی ای بیٹے مسروق کے مینے کہا کہ ای امیر المومنین بہتری اور
سلامتی ہی پھر دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا خط پس بوسہ دیا اُنھون نے خط کو اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس
خوش ہوئے مسلمان اُسکے مضمون سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس بارہ مین جو مجکو امین الامۃ
نے لکھا ہی پس سبکے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اُنھون نے کہ ای امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے
ذلیل کیا رومیونکو اور نکالا اُنکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانون کو اُنپر اور محاصرہ کیا ہی ہمارے ساتھیون نے ایلیا کا اور
تنگی مین ڈالا ہی اُنکو اور ہر روز اُن کی ذلت اور سُستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہی پس اگر ٹھہرے ہوگے تم یہان

تمہارے اُنھون پر اور سلامتی ہو تمپر اور رحمت خدا کی اور سب مسلمانون پر ۱۲

اور نجاؤ گے تم اُنکی طرف جاوینگے وہ کہ تمنے اُنکے کام کو خفیف اور سُبک جانا ہی پس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ
ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سُنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکے کلام کو دعا جزائے خیر دی اُنکو کہا ہان میری رائے ہی کہا
اُنکے سوا اور کوئی رائے بھی تم لوگون کے نزدیک ہی پس کہا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ میری رائے اس رائے کے خلاف ہے
اور مین ظاہر کرتا ہون اُسکو رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یا ابو الحسن وہ کیا رائے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ قوم نے درخواست کی ہی تمھارے آنیکی اور اُنکی درخواست مین ذلت ہی اور شاید کہ مسلمانونکے واسطے صورت فتح کی ہو اور
تحقیق اُٹھایا ہی مسلمانون نے بڑی سختی کو سرزمین مین اور لڑائی اور طول مقام سے اور میری رائے یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگے اُنکی طرف اُنکو تو فتح کریگا
اللہ شہر کو تمھارے ہاتھونپر اور ہوگا تمھارے چلنے مین بڑا اجر ہر پیاس اور بھوکھ مین اور ہر جنگل کے کاٹنے پہاڑ کے چڑھنے مین یہانتک کہ
پہونچوگے تم اُنپر جسوقت کہ پہونچوگے تم اُنپر ہوگی تمھارے اور مسلمانونکے واسطے اطمینان اور آرام اور بہتری فتح اور مین بیڈر نہین ہون اس
امر سے اگر یلو مین سمجھا دینگے وہ لوگ تمھارے آنے اور قبول کرنے صلح سے تو جنگل مارینگے اور پکڑینگے وہ اپنے شہرونکو اور آدیگی مدد اُنکی
بطارقہ اور طاغیہ کے پاس سے پس آویگی اسوجہ سے مسلمانونپر سختی اور بلا اسواسطے کہ بیت المقدس اُنکے نزدیک بزرگ اور معظم ہی اسکا وہ حج
کرتے ہین اور نہین پھرتے مین وہ اُس سے اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ ہو اُنکی جانب سے پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے مشورے سے اور کہا اُنھون نے کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نے بجانب مکر دشمن کے اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کے حال پر
اور دعا سے جزائے خیر دی اُنکو اور کہا اُنھون نے کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی رضی اللہ عنہ کے مشورے کو کہ نہین دیکھا مین نے
اُنکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم کیا لوگونکو واسطے درستی سامان روانگی کے اپنے ساتھ
پس خوش ہوے مسلمان اُس سبب سے اور درستی سامان کی کی مسلمانونے اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین پس چار رکعت
نماز کی پڑھی اُسمین پھر آئے بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چھوڑا اپنی طرف سے مدینہ طیبہ مین حضرت علی کو
اور اُسیوقت چلے وہ مدینہ منورہ سے اور لوگ اُنکی مشایعت کرتے تھے اور رخصت کرتے تھے اُنکو اور سوار تھے حضرت عمر اپنے سُرخ اونٹ پر
جسپر دو تھیلے تھے ایک مین ستو دوسرے مین چھوہارے بھرے تھے اور اُنکے سامنے ایک مشک بھری ہوئی پانیکی تھی اور پشت پر اُنکے ایک بڑا نسا کا
لٹکا تھا اور نکلی اُنکے ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو یرموک کی لڑائی مین حاضر ہوئی تھین پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کے اور منجملہ اُنکے
زبیر بن العوام اور عبادہ بن صامت تھے روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کے اور وہ جب کسی منزل مین پہونچتے تھے تو
نہین کوچ کرتے تھے وہان سے مگر بعد نماز صبح کے پس جب فارغ ہوتے تھے نماز سے متوجہ ہوتے تھے بجانب مسلمانونکے اور حمد و ثنا اللہ کی بیانکر
تے ان کلمات سے الحمد للہ الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الاسلام وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ التقوی والف بین قلوبنا
ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ عباد اللہ علی ھذہ النعمۃ واسالوا المزید منہ والشکر علیھا وعلی ما صبحتم تتقلبون فیہ
من النعمۃ السابغۃ والمنن الظاھرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ونعمتہ علی الشاکرین پھر لیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تسہ کو
اور بھرتے تھے اُسکو ستو سے اور بچھاتے تھے گرد اُسکے خرمونکو اور کہتے تھے مسلمانونسے کہ کھاؤ تم گوارا ہو رحمت کرے اللہ تمپر اور کھلاتے تھے خود اور

کھاتے تھے مسلمان ساتھ اُنکے پھر کوچ کرتے تھے پس برابر اسیطرح سے وہ کوچ کرتے تھے عمرو بن مالک عبسی نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسوقت کہ وہ روانہ ہوتے تھے بجانب ملک شام کے پس گذرے اثناے راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکی مالک قوم جذام تھی اور ہر گروہ جذام کا اُترا تھا اور جگہ پانی کی ذات المنار کے نام سے پکاری جاتی تھی پس اُترے مسلمان ہر پس اُسی حال مین کہ ٹھہرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان اور صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گرد اُنکے تھے کہ آئی اُنکے پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارے نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون بہنین ہین ایک مان باپ سے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اُس مرد کو پس کہا حضرت عمر رض نے کہ یہ دونون عورتین کون ہین اُسنے کہا میری زوجہ ہین حضرت نے کہا کیا اُن دونو مین کوئی قرابت ہی اُسنے کہا کہ ہان وہ دونون حقیقی بہنین ایک مان باپ سے ہین پس کہا حضرت عمر نے کہ دین تیرا کیا ہی آیا تو مسلمان نہین ہی اُسنے کہا کہ مین مسلمان ہون حضرت عمر نے کہا کہ آیا نہین جانا تو نے کہ یہ صورت حرام ہی تجھپر آیا نہین فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے کتاب مین وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف اُس مرد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی مین اس امر کو نہین جانتا ہون کہ وہ دونون مجھپر حرام ہین پس خشمناک ہوے حضرت عمر اور کہا تو جھوٹا ہی قسم ہی خدا کی کہ وہ دونون تجھپر حرام ہین ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اُن دونو نمین سے ورنہ مین تیری گردن مار ڈالونگا اُس مرد نے کہا کہ آیا آغاز کار تمہارا ابھی پر ہی میری زوجہ کے مقدمہ مین یہ ایسا دین ہی کہ نہین پہونچا مین اُسمین کسی بہتری کو ہر آئینہ تھا مین بے نیاز اُسمین داخل ہونے سے پس کہا حضرت عمر نے اُس سے کہ نزدیک آ تو میرے پس نزدیک ہوا وہ اُنسے پس مارے حضرت عمر نے چند درے اُسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہی اور پھر اُسکو کہتا ہے تو اسلام کو اے دشمن خدا کے اور دشمن اپنی جان کے حالانکہ یہ وہ دین ہی جسکو پسند کیا ہی اللہ تعالیٰ نے لینے فرشتون اور پیغمبرون اور بہترین لوگون کے واسطے چھوڑ دے تو سختی ہو تجھپر راہ ایک کی دونو نمین سے ورنہ مین حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اُس مرد نے کہا کہ مین کیا کرون مین ان دونونکو دوست رکھتا ہون مگر قرعہ ڈالو تم دونونکے بیچ مین پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہی اور مین اُسکا ہون اگرچہ مین دونونکو دوست رکھتا ہون پس قرعہ ڈالا حضرت عمر رض نے اُن دونون عورتون پر اور پڑا قرعہ ایک پر تین مرتبہ اُن دونون سے پس رکھا اُس مرد نے ایک کو اور چھوڑ دیا دوسری کو پھر آئے حضرت عمر اُسکے سامنے اور کہا کہ سُن اے مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو مین تجھسے کہتا ہون کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین مین پھر رجوع کی اُسنے دین سے تو ہم اُسکو مار ڈالتے ہین اور ڈر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہونچے مجکو تیرے بارہ مین یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ بہن اپنی زوجہ کے پس اگر تو ایسا کریگا تو مین تجکو سنگسار کرونگا راوی سے نے بیان کیا ہی کہ روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مقام سے یہانتک کہ پہونچے ایک قبیلہ پر بنی مرہ سے پس اُسیوقت دیکھا اُنھون نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہین وہ آفتاب مین در انحالیکہ سختی کی جاتی ہی اُنپر حضرت عمر رض نے کہا کہ اس قوم کا کیا حال ہی جو اُنپر سختی کی جاتی ہی لوگون نے کہا کہ اُنکے ذمہ خراج ہی پس اُسی کے مطالبہ مین اُنپر سختی کیجاتی ہی پھر حکم کیا حضرت عمر نے اُنکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہین لوگون نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم نہین پاتے ہین کہ جو ادا کرین ہم خراج کو حضرت عمر نے کہا کہ چھوڑ دو انکو اور نہ تکلیف دو انکو اُس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہین رکھتے ہین پس تحقیق مین نے سُنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لا تعذبوا الناس فان الذین یعذبون الناس فی الدنیا یعذبہم اللہ یوم القیامۃ پھر روانہ ہوئے حضرت عمر یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القریٰ مین آگاہ کیا لوگون نے

انکو اس حال سے کہ یہان ایک پیر مرد ہی اور اُسکی ایک زوجہ ہی اور اس بوڑھے کا ایک دوست ہی پس کہا اُس بوڑھے سے اُس دوست نے کہ آیا
ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ مین میرے واسطے حصہ کو اور مین تیرے اونٹونکو چراونگا اور پانی پلاؤنگا اور اُنکی نگاہبانی
کرونگا اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ مین رہیگی اور ایکدن رات تیرے حصہ مین پس کہا اُس بوڑھے نے کہ منظور کیا مینے اس امر کو پس
جب خبر دیگئی اس حال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے اُنکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونون پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق ہو
تمپر تمھارا دین کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ہم مسلمان ہین پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہی تم دونونکی جو مینے سنی ہی اُنھون نے کہا کہ وہ کون بات
ہی پس حضرت عمرؓ نے جو سُنا تھا اُس سے اُنکو آگاہ کیا پس کہا بوڑھے نے کہ سچ ہی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہین جانا تمنے کہ یہ امر حرام ہی
دین اسلام مین افسوس ہی تجھپر اور اُس چیز پر جسنے اس امر قبیح کیطرف تجھکو بلایا ہی پس کہا اُسنے کہ مین مرد بوڑھا مسن ہون اور ضعیف ہوگیا ہون مین
اور میرے کوئی اولاد نہین ہی جسپر اعتماد اور بھروسا کرون اور کہا مینے کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹونکے چرانے اور پانی پلانیمین اور اعانت
کریگا میری بیچ ماندگی پر اور مقرر کرونگا مین اُسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ مین واقف ہوگیا ہون اس امر سے پس ایسا نکرونگا مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لے تو ہاتھ اپنی زوجہ کا نہین ہی کسی کو تجھپر کوئی راہ اس باب مین پھر کہا حضرت عمرؓ نے اس جوان سے کہ ڈر
تو اس عورت کے نزدیک جانے سے پس اگر خبر پہونچیگی مجکو اس امر کی تو مین تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس
کے یہانتک کہ قریب ہوے آغاز ملک شام سے اسلم بن برقانے جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہی کہ جب پہونچے ہم ملک شام مین دفعۃً دیکھا ہمنے
ایک چھوٹی جماعت کو مسلمانونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ ای عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہی پس جلد گئے زبیر
اُس گروہ کیطرف پس دیکھا اُس گروہ کو کہ وہ اہل یمن ہین جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے
بیان کیا ہی کہ سلام کیا اُن لوگونے مجکو اور کہا اُنھون نے کہ ای جوان تم کہانسے آئے ہو مینے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے آتا ہون اُنھون نے کہا کہ کیونکر چھوڑا ہی تمنے وہانکے لوگونکو مینے کہا کہ ساتھ نیکی اور بہتری کے اُنھون نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا آیا
آتے ہین وہ ہماری طرف کو یا نہین مینے کہا کہ تم کون لوگ ہو اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب ہین اور بھیجا ہی ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے تاکہ دریافت
کرین اور پہونچادین ہم اُنکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہی کہ پھرے زبیر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان کیا اُنسے
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش رہو ای عبداللہ اور اُنکے بعد آئے اُنکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اُنھون نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت عمرؓ کا پس کہا
ہمنے اُنسے کہ یہ حضرت عمرؓ ہین پس تم کیا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئین آنکھین اور بلند ہوئین گردنین بسبب
طول مدت کے بجانب تمھارے آنیکے پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہمپر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا پھر پلٹے وہ لوگ اپنی لشکرونکی طرف یہانتک
کہ پہونچے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر مین اور پکار کر کہا بلند آواز فلان نے کہ خوش ہوای گروہ مسلمانونکے حضرت عمرؓ کے آنے سے راوی نے
بیان کیا کہ جنبش مین آئے لوگ اور قصد کیا سبھون نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے کہ قسم
ہی میری طرفسے ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پھر چلے ابو عبیدہ بن الجراح ساتھ تھوڑے لوگونکے مہاجر اور انصار سے یہانتک
کہ پہونچے وہ اور ہمراہی اُنکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراحؓ کے کہ وہ

سوار تھے ایک ماده شتر جوان پر جو بیٹھی گئی تھی گلیم فطوانی سے اور باگ اُسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح اپنے ہتھیار ورسے مسلح تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے حضرت عمر کو بٹھایا انھوں نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمر نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے مسلمان در انحالیکہ سلام کرتے تھے حضرت عمر کو پھر سوار ہوئے حضرت عمر اور ابو عبیدہ رض بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگ نکلے اور آپس مین باتین کرتے تھے اسیطرح چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دونون اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پھر بہت اچھا خطبہ سُنایا مسلمانونکو ان الفاظ سے

خطبہ

الحمد للہ الحمید القوی المجید الفعال لما یرید بعد اسکے کہا ان اللہ تعالی کرمنا بمحمد علیہ السلام فازاح عنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ والف بین قلوبنا من بعد البغضاء فاحمدوہ علی ہذہ النعم تستوجبوا منہ المزید لان اللہ عز وجل قال لئن شکرتم لازیدنکم پھر پڑھا اس آیت کو من یھدی اللہ فھو المھتد ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا پس جب پڑھا حضرت عمر رض نے اس آیت کو اُٹھ کھڑا ہوا ایک اہل قس نصرانی جو انکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اُسنے کہ اللہ تعالی تو کسی کو گمراہ نہین کرتا ہے پس جب مکرر کہا اُسنے اس کلام کو حضرت عمر نے مسلمانونسے کہا کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اسکی وہ جان لیا قس نے جو حضرت عمر رض نے کہا تھا پس ٹھہر گیا وہ اور خاموش ہو رہا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمر رض نے خطبہ کو ان الفاظ سے

خطبہ

اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ عز وجل یبقی ویفنی ما سواہ الذی ینتفع بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ تشفی اعدائہ ایہا الناس ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بہا انفسکم لا تریدون بہا جزاء من مخلوق ولا شکرا افھموا ما توعظون بہ فان الکیس من احرز دینہ فان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتہا علیکم بالسنۃ لسنۃ نبیکم والزموہا فان الاقتصار فی السنۃ خیر من الاجتہاد فی البدعۃ والزموا القرآن فانکم تجدون فیہ الشفاء والفوز ایہا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا سنۃ اصحابی ثم الذین یلونہم ثم یظہر الکذب حتی من لا یستشہد ویحلف من لا یستحلف فمن اراد بحبوحۃ الجنۃ فیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلون احد منکم بامرءۃ فان من حبائل الشیطان ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فھو مؤمن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوئے حضرت عمر رض خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ رض بن الجراح بیان کرتے تھے انسے سب کیفیات دمیونکی لڑائی کی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکون مین آتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگون نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلال موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ وہ اذان کہین اور بلال رض ملک شام مین مقیم تھے پس جب سُنا انھون نے کہ مسلمان آئے ہین بیت المقدس کو آئے وہ مسلمانونکے پاس اور حاضر ہوئے لڑائی مین اور لڑتے تھے انکی معیت مین پس جسوقت سُنا انھون نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے ہین آئے بلال اور سلام کیا حضرت عمر کو اور تعظیم کی انکی بزرگی مرتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانون نے حضرت عمر رض کہ درخواست کرین وہ بلال رض سے اذان کہنے کی پس بلایا انکو حضرت عمر رض نے اور کہا کہ اے بلال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمسے درخواست رکھتے ہین کہ اذان کہو انکے واسطے اور یاد دلاؤ تم انکو اوقات انکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا ہان مین اذان کہونگا پس جب کہا انھون نے اللہ اکبر عاجزی کی مسلمانون نے اور کہنے لگے تبرکًا انکے

پس جب کہا بلالؓ نے اشہدان لاالہ الا اللہ واشہدان محمدا رسول اللہ بہت شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانے کے ہوئے دل
مسلمانون کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور قریب تھا کہ بلال قطع کر دیوین اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد
اور رونے کے مسلمانونکو اور ذکر مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی
عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمرؓ نماز سے اور بیٹھے کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہیں
تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین ضعیف مسلمانونکو نہین ملتی ہین اور نہین پہونچتے ہین ضعیفونکے ہاتھ اُن چیزون تک
پس پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیفیت اس امر کی پس کہا یزید بن ابی سفیان نے کہ نرخ ہمارے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہونچتے
ہین اُس چیز کو جو کہا ہے بلال نے یہان جیسا کہ ہم کھاتے تھے اور قوت دیتے تھے اپنی جانونکو حجاز مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور نہ جدا ہونگا مین اپنی جگہ سے یہانتک کہ کیجا کر دو تم میرے پاس اُن لوگونکو جو اپنی جگہون مین ہین یعنی
لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرون مین اور گاؤنمین ہین پس مقرر کر دون مین واسطے ہر ایک گھر بار والے کے وہ چیز جو کفایت کرے اُنکو گیہون
اور جو اور شہد اور زیت اور روغن اور سرکہ اور سوا اسکے اور جو کچھ اُنکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفاے مسلمین سے کہ یہ چیزین تمہارے
واسطے تمہارے سردارون سے ملینگی اور سوا اسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کر دیوین یہ چیزین تمسے سردار
تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کر دونگا مین اُنکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانونکو کوچ کرنے کا پس جب ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے
اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس بکری کے بالونکا بنا ہوا وہ پہنے تھے وہ ٹکڑون سے تہ بتہ سیا ہوا تھا اور تھے اُسمین چودہ پیوند اور بعض
پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کے کسی گھوڑے پر اور پہنو تم کپڑون کو کہ یہ
باعث بڑی ہیبت کا ہوگا تمہارے دشمنون کے دل مین پس آئے مسلمان آگے اُنکے در انحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے
اُنکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا حضرت عمرؓ نے اُنکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑون کو زبیر نے بیان کیا
ہے کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے مصر کے تھے اور قیمت اُنکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اُنھون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو نہ وہ نئی تھی
اور نہ پھٹی تھی اور دیا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اُنکے سامنے ایک برذون سبز رنگ برذاذین روم سے پس جب
سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسکی پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے اُنکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اُسکی چال ڈھال کو جلد اُترے اُسکی سواری سے اور کہا کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تعالی تمہاری لغزش کو
دن قیامت کے قریب تھا کہ بھائی تمہارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے کہ داخل ہوا میرے دل مین کبر اور مین نے سنا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لا یدخل الجنة من کان فی قلبہ وزن مثقال حبة من خردل من کبر ولا یدخل النار
من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو سپید کپڑا تمہارا اور برذون خوش رفتار
تمہارا پھر نکالا حضرت عمرؓ نے ان کپڑونکو اور پہن لیا اپنے پھٹے لباس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ
ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اُسکے چڑھنے کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئی اُن سے ایک قوم مسلمانون کی جو کپڑے دیباج کے

پہنے تھے جسکو اُنھون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اُنکے منھ پر اور پھاڑ ڈالنے کا اُنکے کپڑون کو اور برابر چلتے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر اللھم افتح لنا فتحا یسیرا واجعل لنا من لدنک سلطانا نصیرا اور استقبال اُنکا کیا گروہ مسلمانون اور سردار لشکر نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اُسجگہ مین جہان ابوعبیدہ بن الجراح اُترے تھے پس کھڑا کیا گیا اُنکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالونکا پس بیٹھے اسکے کنارے کی جانب مین مٹی پر پھر اُٹھ کھڑے ہوے اور چار رکعت نماز پڑھی اُنھون نے راوی نے بیان کیا ہی کہ بلند ہوا واسطے مسلمانون ایک بڑا شور جنبش دینے والا ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سُنا اہل بیت المقدس نے شور کو بدون لڑائی کے پس چڑھ گئے وہ شہر پناہ پر پس کہا اُنسے اُنکے لبطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال ہی جو بلند ہوئی ہین آوازین اُنکی بدون لڑائی کے پس قریب ہوا ایک مرد عرب منصرہ سے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے آگاہ کرو تم ہمکو اپنے قصہ سے مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئے ہین ہمارے پاس مدینۂ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی خوشی کا بسبب اُنکے آنے کے ہی پس پھرا وہ منصرہ اور آگاہ کیا اُسے لبطریق کو مسلمانون کے کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اُسنے پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانون کو کہا اُنھون نے کہ عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو تم اُنکو ہمارے امر سے کہ ہین آیا ہون پس گئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اُنکو اور کہا اُنسے کہ ای لوگو اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب آئے ہین پس کیا کروگے تم اُس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے لبطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس پہنے ہوا تھا لونکا پہنے تھا اور گرد اُسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اُٹھائی گئی تھی اُسکے سامنے بڑی صلیب جسکو وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کے واسطے مگر اُنکی عید مین اور چلا اُسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا لبطریق سے کہ اگر تو اُنکی صفت کو پہچانتا ہی تو خبر دار دکھولینگے ہم اُنکے واسطے دروازے کو اور چھوڑدے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس مٹا دینگے وہ ہمکو یا مٹا دینگے ہم اُنکو لبطریق نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہر پناہ پر اور سامنے آیا ابوعبیدہ بن الجراح کے کہ کہو تم جو تمکو منظور ہو اے شیخ نیک اور خوش سیرت ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہی ابھی آئے ہین پس نکلو تم اُنکی طرف اور لو تم اُنسے امان اور ذمہ اور مقرر کرو تم اُنکے واسطے جزیہ کو لبطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمہارے آئے ہین اور وہ ایسے ہین جنپر کوئی سردار نہین ہی پس کہو تم اُنسے کہ قریب اور سامنے ہون وہ تمسے پس پہچانین ہم اُنکی صفت اور نعت سے اور جدا کردو تم اُنکو اپنے بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہر پناہ کے تاکہ دیکھین ہم اُنکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین اُتر ینگے ہم اُنکی طرف اور منعقد کرینگے ہم اُنسے امان اور ذمہ داری کو اور اقرار کرینگے ہم اُنکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوا اُس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہی پس نہین ہی تمہارے واسطے ہماری طرف سے سوا لڑائی کے پس پھرے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمرؓ کے اور آگاہ کیا اُنکو لبطریق کے مقولے سے پس قصد کیا حضرت عمرؓ نے کھڑے ہونے اور چلنے کا پس کہا اُنسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اُنکی طرف تنہا اور نہین ہی تمہارے پاس

۵

کوئی ساز و سامان لڑائی کا سوائے اس موقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمہارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمہارے ساتھ بیوفائی کرین پس بہ تحقیق
اور پا جاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا و علی اللہ فلیتوکل المومنون
پھر طلب کیا اُنھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اُنکے پاس پس سوار ہوئے وہ اُسپر اور لباس اُنکا وہی مرقع تھا اور سوائے اُسکے
اور کچھ نہ تھا اور تھا اُنکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوائے ابو عبیدہ بن الجراح کے اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا
اور چلتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سامنے اُنکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہر پناہ کے اور ٹھہرے سامنے بطریق و رباطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ اے لوگو یہ امیر المومنین آگئے ہین پس بڑھا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اُسنے اپنی
بلند آواز سے کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہین جنکی صفت و نعت ہم اپنی کتابون مین پاتے ہین اور یہی وہ شخص ہین کہ ہوگی فتح ہمارے
شہر کی اُنکے ہاتھون پر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اُسنے اہل بیت المقدس سے کہ سختی ہو تمپر اُترو اور جاؤ تم اُنکے پاس اور منعقد کرو تم اُنسے
امان اور ذمہ داری کو پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی محمد بن عبد اللہ کے ہینگے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس جب سُنا رومیون نے کلام بطریق کا
چلے وہ اور اُترے جلد حالانکہ جان اُنکی ضیق مین تھی بسبب محاصرے اور کھولدیا اُنھون نے دروازونکو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس
درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اُنسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو اس حال سے تو
عاجزی کی اُنھون نے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور گر پڑے سجدہ مین اونٹ کی پالان پر سامنے آئے رومیونکے اور کہا اُن سے کہ پھر جاؤ تم
اپنے شہر کی طرف اور تمھارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا اگر درخواست کروگے تم ہمسے اور اقرار کروگے ہمارے واسطے جزیہ دینے کو راوی نے بیان کیا
کہ مراجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور بند نہین کیا اُنھون نے دروازے کو اور پھرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیام گاہ اور لشکر کی طرف
اور رات گذرانی وہان پس جب دوسرا دن ہوا اُٹھ کھڑے ہوئے وہ پس داخل ہوئے بیت المقدس مین اور تھا داخل ہونا اُن کا
دو شنبہ کے روز اور ٹھہرے وہان جمعہ تک اور ایک نشان محراب کا بنایا اُنھون اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی
اپنے ہمراہیون کو پس قصد کیا رومیون نے اُنکے ساتھ بیوفائی کا اور تھا ابو الجعید جسنے ربح اور بلا مین ڈالا تھا رومیونکو یرموک مین اہل
بیت المقدس سے نزدیک بسبب اپنے لڑکے بالون اور مال کے پس کہا اُن لوگون نے ابو الجعید سے کہ کیا رائے تیری ہے ہمارے غدر اور بیوفائی کرنے
مین ان عربکے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہون وہ اپنی نماز مین اور سجدہ کرین وہ اور نہین ہین اُنکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا
اُنسے اُنکے ساتھی ابو الجعید نے کہ اے قوم نہ کرو ایسا کام اور نہ بیوفائی کرو تم اُنکے ساتھ اگر تم ایسا کروگے تو مغلوب کیے جاؤگے تم
وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اُنکے واسطے زینت دنیا کو اور چھوڑ دو اُنکو تم پس اگر وہ اہل دنیا ہین اور اُسکے خواہان ہین
سوائے آخرت کے تو مین مشورہ دونگا اُس کام کا جو تم اُنکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ہم کون کام کرین ابو الجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم
واسطے عرب کے اُس چیز کو کہ جو تمہارے پاس زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اُس چیز سے ہے جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہین
کر سکتا ہے پس اگر طلب کیا اُنھون نے اُسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اُس کام کے کرنے کا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو راوی
نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم اُن چیزون پر جسکی وہ قدرت رکھتے تھے اچھے مال و متاع سے پس ظاہر کیا اُسکو اور آراستہ کردیا اُس کو

مسلمانونکی راہ مین پس مسلمان اُنکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کے اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے الحمد للہ الذی اورثنا دیار قوم لم
مثل ھذا من الدنیا ولو سویت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی الکافر منھا شربۃ ماء عون بن سالم نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہین
تھا کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اُنکی متاع سے اور ابو الجعید نے اُنسے کہا کہ یہ وہی قوم ہی جنکی تعریف اللہ تعالےٰ نے
توریت اور انجیل مین بیان کی ہی اور وہ ہمیشہ حق پہ ہین اور کوئی شخص اُنکی لڑائی مین نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اُس چیز پر جسپر وہ
قائم ہین واقدی رح نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن بیت المقدس مین قیام کیا شہر بن حوشب نے روایت کی ہی کہ کعب
بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت مصالحہ کیا اہل بیت المقدس سے اور داخل ہوے وہ وہان تو اقامت کی اُنھون نے وہان
دس دن اور آیا مین اُنکے پاس اور رہتا مین ایک گانوئین دیہات فلسطین سے پس آیا مین اُنکے پاس تاکہ اسلام اختیار کرون مین اُنکے ہاتھو پر اور سبب
اُسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے اُس چیز کے تھے جو نازل کی تھی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے
تھے اور مجھپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اُنھون نے مجھسے نہین چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اُس چیز سے پس جب اُنکی موت کا
وقت آیا بلایا اُنھون نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ ای میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ مینے نہین جمع کیا اور نہین اُٹھار کھا تمسے کسی چیز کو جسکو مین جانتا تھا
مگر مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے کہ خروج کرین بعض جھوٹے لوگ پس تبعیت کرو تم اُنکی اور مین کہتا ہون ان دو ورقونکو مین مکانکے روزن مین جسکو
تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اُنکو مگر اُسوقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ مین مبعوث ہونگے اور نام اُنکا محمد صلی اللہ علیہ
واٰلہٖ وسلم ہوگا پس اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس تبعیت کروگے تم اُنکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اسکے وصیت کرنیکے مجکو پس
دفن کیا مینے اُنکو پس نہین تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس امر سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھون مین کہ اُن ورقون مین کیا ہے
پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا مین روزن کیطرف پس کھولا مینے اُسکو اور نکالا مینے اُن دونون ورقون کو اور پھیلایا مینے اُنکو اور نظر کی مینے بجانب اُس چیز کے
جو اُسمین تھی اور دیکھا مینے کہ اُسمین یہ لکھا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہٗ مولدہٗ بمکۃ ودار ھجرتہٖ طیبۃ الطیبۃ الامینۃ لیس فظا
ولا غلیظا ولا سخاب امتہ الحامدون الذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتھم رطبۃ بالتکبیر والتھلیل و ھو منصور علی کل من عاداہ من اعدائہ
اجمعین یغسلون فروجھم ولیستہرون وساطھم اناجیلھم فی صدورھم وتراحمھم بینھم تراحم الانبیاء بین الامم وھم اول من یدخل الجنۃ یوم القیمۃ بین الامم
وھم السابقون المقربون الشافعون المشفع لھم کعب نے کہا ہی کہ جب پڑھا مینے اُسکو کہا مینے دل مین کہ آیا کوئی چیز بھی میرے
باپ نے مجکو تعلیم کی ہی جو اس سے بہتر ہو پھر توقف کیا مینے بعد موت اپنے باپ کے جبتک اللہ تعالیٰ نے چاہا تا آنکہ سُنا مین نے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ظاہر ہوے ہین مکہ معظمہ مین اور وہ مکرر ظاہر کرتے ہین اپنے کام کو پس کہا مینے اپنے دلمین یہ وہی ہین لامحالہ
قسم ہی خدا کی اور برابر مین ذکر اور گفتگو کرتا تھا اُنکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگون نے مجھسے کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب مین آئے ہین
پس نگاہ رکھتا مین اُنکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اُنھون نے اور لڑے وہ لڑائیان اپنی اور غالب ہوے اپنے دشمنون پر پس قصد اور
سامان کیا مین نے اُنکے پاس جانیکا پس سُنا مینے کہ اُنھون نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا مینے اپنے دل مین کہ شاید یہ وہ نہین
تھے جنکا مین انتظار کرتا تھا تا آنکہ دیکھا مین نے اپنے خواب مین کہ گویا دروازے آسمانکے کھولے گئے ہین اور فرشتے گروہ در گروہ اُترتے ہین

اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور موقوف و منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے
پھرا میں بجانب زمین اپنے قوم کے اور پہونچی مجکو یہ خبر کہ بعد اُنکے ایک خلیفہ ہوئے ہیں اُنکی امت سے جنکا نام ابو بکر صدیق ہے پس کہا مینے اپنے دلمین
کہ جاؤنمین اُنکے پاس نہیں دیر ہوئی تھی کہ آیا ہماری طرف لشکر اُنکا ملک شام مین پھر آئی میرے پاس خبر اُنکی وفات کی پھر سُنا مینے کہ اُنکے
بعد ایک شخص خلیفہ ہوے ہیں جنکا نام عمر ہے پس کہا مینے اپنے دلمین کہ نہ داخل ہونگا مین اس دین مین جبتک کہ معلوم کردنمین حقیقت اسکی اور
برابر مین اُمید رکھتا تھا یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب بیت المقدس میں اور مصالحہ کیا اُنھون نے وہان کے لوگون سے اور دیکھا مینے وفا عہد اور اُس خبر کو
جو اللہ تعالیٰ نے اُنکے دشمنون کے ساتھ کی تھی پس جانا مینے کہ یہی لوگ اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں اور ارادہ اور گفتگو کیا مینے اپنے دلمین اُنکے
دین مین داخل ہونے پر اور مین پس و پیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات مین کھڑا تھا اپنے کوٹھے پر اور اُسیوقت ایک مسلمان آیت
پڑھتے تھے یا ایھا الذین اوتوا الکتاب اٰمنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت
وکان امر اللہ مفعولا سنا مین نے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہے خدا کی اس امر کو کہ نہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھر جائیگا منھ میرا اور کوئی بات مجکو صبح کے
ہونے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح ہوئی چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مینے حال عمر بن الخطاب کا پس کہا گیا مجھسے کہ وہ بیت المقدس
مین ہین پس قصد کیا مینے اُنکی طرف اور وہ اُسیوقت نماز صبح کی پڑھ چکے تھے مع اپنے ساتھیون کے پس سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مینے
اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مینے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونے دین اسلام کے واسطے
کہ مینے دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی اُمت کی اُتری ہوئی کتابون مین تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی تھی بجانب موسیٰ علیہ السلام کے
اپنی بعض کتاب مین اور فرمایا ہے یا موسیٰ انی ما خلقت خلقا اکرم من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ ولا نارا ولا شمسا ولا قمرا ولا ارضا ولا سماء انہ تنبیکم مودتہ
خیر الادیان بعثہ فی اٰخر الزمان امتہ مرحومۃ وھو نبی الرحمۃ النبی الامی التہامی القرشی الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سرہ مثل علانیتہ
وقولہ لا یخالف فعلہ القریب والبعید عندہ سواء وتو املون منہ اجھون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان
قسم اُسکی جو سنتا ہے میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے اُس چیز کو جو پوشیدہ ہے سینون مین پس کہا حضرت عمر نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا
ورحمنا برحمتہ التی وسعت کل شیء وھدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے تجسے اے کعب کہ داخل ہو ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ
یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہے ذکر تمھارے نبی کا ہے حضرت عمر نے کہا ہان پھر پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ووصی بھا ابراھیم بنیہ
ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا

[illegible]

کردیا ہے تمکو دین پھر نہ مرو تم مگر مسلمانی پر آیا موجود اور حاضر تھے جسوقت ہوئے یعقوب کہ موت جب کہا اپنے بیٹون کو تم کیا پوجو گے بعد میرے بولے ۱۲

نعبد الٰهك واله ابائك ابراهيم الایہ پھر پڑھی حضرت عمر نے آیت ماکان ابراهیم یهودیا و لا نصرانیا ولکن کان پھر پڑھی یہ آیت و من یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑھی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑھی یہ آیت و ماجعل
علیکم فی الدین من حرج ملة ابیکم ابراهیم هو سمٰکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا مین نے یہ کہا
یا امیر المومنین انا اشهد ان لا الٰہ الا اللہ و اشهد ان محمد رسول اللہ پس خوش ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب مسلمان ہونے
کعب کے پھر کہا اُنھون نے کعب سے کہ کیا ہو سکتا ہی کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا مین نے کہ ہان یا امیر المومنین مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہی
کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد ازینکہ لکھدیا اہل بیت المقدس کو عہد نامہ اور ساکن کر دیا اُن کو اُن کے شہر مین
اداے جزیہ پر اور روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کے پس ٹھہرے وہان اور ترتیب دیا دفتر کو اور لیا خمس واسطے
اللہ غالب اور بزرگ کے اُس چیز سے جو دی اور پوری کی تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر پھر تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر
دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو خوزان سے حلب تک اور جو اُسکے قریب تھا اور حکم کیا اُن کو روانگی حلب اور وہان کے لوگون
سے لڑنے کا یہان تک کہ فتح کرے اللہ تعالیٰ حلب کو اُن کے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل
یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حاکم اُنپر اور حکم کیا اُنکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ
فتح کرے اللہ اُس کو اُن کے ہاتھو پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے
اور روانہ کیا عمرو عاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدۂ قضاے حمص پر عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور کعب کو اپنے ساتھ
لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب
دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کے اور اس وجہ سے کہ اس ملک کو بلاد الانبیا
کہتے ہین اور وہ ارض مقدس ہی اور اُس سے محشر ہوگا پس ڈھونڈھتے تھے اُن کی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار
اُن کے آنے کے یہانتک کہ آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور جنبش مین آیا مدینہ طیبہ اُنکے آنے کے دن مین اور خوش ہوے
صحابہ اُنکے آنے سے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اور مبارکبادی اُنکو اُس چیز پر جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے اُنکے ہاتھون پر پس
پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑھین اور بلایا کعب احبار کو اور کہا اُنسے بیان کرو تم مسلمانون سے جو کہ
دیکھا تھا تمنے دو ورقون مین پس بیان کیا کعب نے پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو رضی اللہ عنہم اجمعین -

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ قسم ہی اُس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہی کہ نہین اعتماد کیا مینے فتوح ملک شام کی خبر مین مگر صدق اور راستی کو اور نہین بیان کیا مین نے اُس خبر کو مگر طریقۂ راستی سے تاکہ ثابت کرون مین اُنمین بزرگیان صحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور خاک مین ملاؤن مین اُسکے سبب سے ناکین اہل رفض اور منکرین سنۃ اور فرض کی اسواسطے کہ اگر نہوتے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اللہ غالب کے اور بزرگ کے تو نہوتے شہر شام وغیرہ مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اُس دین کا پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اُنکی کہ تحقیق کوشش اور جہاد کیا اُنھون نے اور صبر کیا اور ثابت قدمی کی اُنھون نے واسطے مقابلے دشمن کے اور خرچ کیا اُنھون نے اپنی کوشش کو اور نہین کمی کی اُنھون نے یہانتک کہ دور کردیا اُنھون نے کفر کو اُسکے تخت سے اور آمادہ ہوگیا کفر اپنے چلے جانے پر اور ذلیل اور خوار کیا اُنھون نے کسریٰ اور قیصر اور جابر کو کو تاآنکہ برتر اور ظاہر ہوگیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو پھرا اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اُنھون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور معرہ اور اُن قلعونکے جو ان مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور بھیجا یزید بن ابی سفیان کو بجانب کرانہ ہاے دریاے شام کے پس پہونچے اور اُترے یزید بن ابی سفیان وہان اور قیساریہ مین لوگ بکثرت گردہ در گردہ تھے اور حاکم وہان کا قسطنطین ہرقل بادشاہ کا بیٹا تھا اور اُس کے ساتھ اسی ہزار فوج تھی رومیون اور عرب اور متنصرہ اور قوم دوسیہ سے پس جب دیکھا قسطنطین نے بجانب مسلمانون کے کمک طلب کی اُسنے ہرقل سے اور بھیجا

فمنہم یعنی بعضے اُنمین سے وہ ہین جنھون نے پورا کیا نذر کو اور اُنمین سے وہ ہین جو انتظار کرتے ہین ... ذکر محاصرۂ قیساریہ اور لکھنا یزید بن ابی سفیان کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۱۲

ہرقل نے حاکم مرعش لاؤن بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم دوسیہ کے اور بھیجین اُسکے واسطے کشتیان غلہ اور کھانیکی جب دیکھا
یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور جانا اُنھون نے کہ نہیں قدرت ہی اُنکو قیساریہ پر خط لکھا اُنھون نے بنام امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اس
عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الٰہ
الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریۃ ھی مدینۃ اھلھا بالخلق کثیرۃ الجند ولیس لی بہا سبیل وان
قسطنطین بن الملک ہرقل قد استعمل بابیہ وقد انجدہ بصاحب مرعش ہو لاون بن منجال فی عشرین الفا من الدوسیۃ والمراکب ترد علیہ فی
کل یوم بالدلوفۃ والطعام وادیا النجدۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سالم بن حمید اللخمی کے پس جب پہونچے
سالم مدینہ طیبہ مین سپرد کیا خط حضرت عمر کو اور سلام کیا اُنپر پس کہا حضرت عمر نے کہ یہ خط کہان سے ہی سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن
ابی سفیان کی طرف سے ہی پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اُسکو پس جب پہونچے اُسکی انتہا کو کمال فکر یزید بن ابی سفیان کے کام
اور اُنکی درخواست مین کی اور اُسیوقت حضرت علیؓ آئے پس اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ اور معانقہ کیا اُنسے اور سلام کیا ایکنے دوسرے کو پھر بیٹھ گئے
وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہی حال تمھارا پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ مین اللہ کیطرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے
ہون اور مین اُس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اُس کام مین جو اُسنے مجکو سپرد کیا ہی قسم ہی خدا کی کہ اگر ضایع اور رایگان جاویگی کوئی بکری کنارے
دریاے فرات کے تو ماخوذ ہونگا مین اُسکے سبب سے اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام پر ہین بطلب کمک کے مجھسے آیا ہی پس کہا حضرت
علیؓ نے کہ تم مسلمانون پر کچھ رنج اور غم نکرو اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ قریب تر اُسکو فتح کریگا تمپر بحالت خاک مین ملانے
مشرکین کے پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان کی جسقدر قدرت رکھتے ہو تم پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح
کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان کے اور روانہ کیا اُنکے پاس خط کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تعداد لشکر کی ساتھ
ابو عبیدہؓ بن الجراح کے بیس ہزار اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اُنھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارون کو ہمراہ
حرب بن عدی کے اور باقی رہی ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سترہ ہزار کہ اکثر اُنمین اہل یمن سے تھے اور علاوہ یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن
الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اُن لوگون کے پانچ ہزار اوقیہ سونے اور اُسی قدر چاندی
سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور پانچ سو بار شتر زیتون اور انگور پر پس جب تمام ہوئی صلح ان کی اور منظور اور
حاضر کی اُنھون نے وہ چیز جسکے ذمہ دار رہے تھے وہ اپنے شہر سے لکھدی ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکو دستاویز
صلح کی اور مقرر کین اسمین شرطین اُنکے واسطے اور داخل ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح اور خالد بن الولید اور چند سردار مسلمان
شہر مین پس کھینچا اُنھون نے شہر مین خط مسجد کا اور سُنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور روانگی عرب کا اپنی جان کو پس
بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص رئیس اور سرگروہ تھے وہ دونون حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے اور وہ رہتے تھے
شہر مین اور اُسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام

یوحنا تھا اور باپ ان دونونکا مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اُسکی اطراف وجوانب کا تا حد گھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور برسون
حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اُس سے جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اُسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کر دیا تھا بسبب
ڈرنے اُسکی بُرائی اور اُسکے بڑے مکر اور فریب سے اور ملوک روم کے اُس سے ڈرتے تھے اور اُسکی تعظیم کرتے تھے اور اُس سے نہین لڑتے تھے
بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور اسوجہ سے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگونکو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کم سن تھا بس
اس خیال سے کہ وہ مالک نہوجائے کل سلطنت کا بسبب اپنی قوت اور تدبیر کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بندونکے بس
جب در آیا وہ عواصم[لہ] مین خاص کر لیا اُسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اُسکو اور شہر پناہ سے استوار
کیا اُسکو اور فراخ دستی کی اُسنے شہر و نمین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا بعد اُسکے بڑا بیٹا یوقنا اور وہ بڑا شجاع دلیر جمع کرنے والا مال کا
اور آگے آنیوالا لڑائی مین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اُسکی آگ سے اور بھائی اُسکا یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اُسنے ملک کو اپنے
ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سُنا اُسنے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد کیا
ہے اُنکی طرف کا کہا اُسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہے تونے اُسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر اور نہ چھوڑونگا مین اُنکو کہ وہ
میرے زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین اُن بطارقہ شام وغیرہ سے نہین ہون جنکا سامنا
اہل عرب نے کیا ہے اور یوحنا پڑھا تھا انجیل اور مزامیر اور نہین تھا اُسکا کام مگر آباد کرنا کنائس اور بنانا دیرون اور مضبوط کرنا صومعون
اور لباس اور کپڑے دینا سما سمہ اور قسون اور راہبونکا اور متکفل ہونا اُنکے کامونکا پس جب پہونچی اُن دونون بھائیون کو خبر فتح حاضر اور
قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور از رُوے صلح کے اور یہ کہ عرب اس مقام پر اترے ہین اور لشکر اُنکا معرات سے عواصم اور بقاع تک حد فرات
مار دھاڑ کرتا ہے پس یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس آیا اور کہا اُس سے کہ مین چاہتا ہون اے مرکو کہ خلوت کرون تیرے ساتھ ایک
رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کردن مجکو اپنی رائے سے اور اطلاع پاؤن تیری رائے پر پس منظور کیا یوقنا نے اُسکی درخواست کو پس
جب یکجا ہوے وہ دونون اور چھپایا اُنکو رات نے اکٹھا ہوے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب بیٹھے وہ واسطے مشورہ
کے سامنے اپنے بھائی کے اور کہا اُسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تونے اُس چیز کو جو اتری اور آئی بادشاہون پر ان عرب بدوکے
اور ننگون سے اور اُس چیز کو جو آئی اہل شام پر اُنکے ہاتھون پر مار ڈالتے اور لوٹ لیتے اور زبردستی لے لیتے مالونسے اور نہین اُترتے مین وہ کسی
شہر پر شام کے شہرونسے مگر یہ کہ فتح کر لیتے ہین اُسکو اور مالک ہو جاتے ہین وہانکے لوگونکے پس اُنکے ساتھ کس امر کے کرنیکا تو مشورہ دیتا ہے
کہ گویا مین اُنکے سامنے ہون اور پہونچ گئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی بتحقیق تو نے مشورہ طلب کیا مجھسے اپنے کام مین پس
مین نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو گو مین سن مین تجھسے چھوٹا ہون اور لڑائی کے کامونکو تجھسے کم جانتا ہون
پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا مال اور جان تیری پس کہا
یوقنا نے کہ مین تمکو خیر خواہ جانتا ہون پس تیری کیا رائے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری رائے یہ ہے کہ بھیج تو ایک ایلچی کو عرب کے پاس اور اگر
تجکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہو کر اُنکے پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو اُن کو کسی قدر مال اور درخواست کر

[لہ] عواصم [illegible]
انطاکیہ ۱۲ [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۲

تو اُنسے صلح کی اور مقرر کر تو اُنکے واسطے ایک مقدار مال کو کہ دیا کرے تو اُنکو ہر سال مین جبتک اُنکے واسطے غلبہ ہی پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام اپنے بھائی کا خشمناک ہوا اُسپر اور کہا کہ مسیح تیرا بُرا کرین کیا بُری اور عاجز رائے ہی تیری اور تیری مان نے تجکو راہبا ور
قس پیدا کیا ہی اور مجکو بادشاہ اور لڑنیوالا نہین پیدا کیا اور راہبونکے دل نہین ہوتے ہین اسواسطے کہ غذا اُنکی زیت اور ترکاری ہی
اور وہ گوشت نہین کھاتے ہین اور نعمتونکو نہین پہچانتے ہین اور نہ اُنکو لڑائی مین دانش و آگہی ہی اور نہ لوگونسے بھڑنا جانتے ہین اور مین
تو بادشاہ اور بادشاہ کا بیٹا ہون اور مین اُنکے بیچ مین سوائے لڑائی کے اور کچھ نہین دیکھتا اور نہ منسوب کر تو بادشاہونکو جانب عجز کے سخت ہو تجھپر اور کیونکر ہو سکتا ہی
کہ سپرد کر دیوین ہم اپنا ملک عرب کو اور دیوین ہم رسی اپنی جانونکی اُنکے ہاتھ مین بدون لڑے بھڑے پس جب سُنا یوحنا نے یہ کلام اپنے بھائی
کا ہنسا اُسکے کلام سے مثل ہنسنے متعجب کے اور کہا اُس سے کہ ای میرے بھائی قسم ہی حق مسیح کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تیری موت
نزدیک آئی ہی اسواسطے کہ تو ستمگار اور باغی ہی کہ دوست رکھتا ہی تو خونریزی اور ہلاکی جانونکو اور مین تیری جماعت کو ہرقل کی اُس
جماعت سے زیادہ نہین جانتا ہون جسکو اُسنے یرموک مین یا اُنکے ساتھ یکجا کیا تھا اور اُن قوم کو ہمپر غلبہ دیا گیا ہی پس ڈر تو اللہ سے اور نہ جلد
کر تو اپنی ہلاکی پر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اپنے بھائی کا غضبناک ہوا وہ اور کہا اُسنے یوحنا سے کہ تو نے بہت بات چیت کی اور بڑی
تعریف کی تو نے اہل عرب کی اور مین مثل اُس جماعت کے نہین ہون جسکا ذکر تو نے کیا ہی اور اُنمین نہین ملایا جاتا ہی علاوہ برین مین
تو ایک کو بھی اُن لوگون سے جنکا تو نے اہل شہرون وغیرہ سے ذکر کیا ہی نہین جانتا ہون کہ اُسنے اپنے شہر کو از روئے غلبہ اور قہر مسلمانونکے پیش
از لڑائی کے سپرد مسلمانونکے کر دیا اور مین نے مال اسیواسطے یکجا کیا ہی کہ اُسکے سبب سے اپنی اذیت کو دفع کرون اور مین نے اہل عرب کی لڑائی پر
اتفاق کر لیا ہی پس اگر فتحیاب کریگی صلیب مجکو اُنپر اور غلبہ دیوینگے مجکو مسیح مسلمانون پر تو تلاش اور طلب کرونگا مین عربکو یہانتک کہ
جاؤنگا مین اُنکے پیچھے حجاز مین اور سپاہی لگا دونگا سب بادشاہو نپر اور پھر ونگا مین ملک شام مین بادشاہ ہو کر اور ہرقل مجھے
مقابلے اور جھگڑے کی قدرت نہ رکھیگا اور اگر شکست دیوینگے مجکو عرب تو آؤنگا مین اپنے اس قلعہ مین اور نہ چھوڑونگا اُسکو اسواسطے کہ
مین نے جمع کیا ہی اُسمین توشہ اور کھانا جو مجکو مدت تک کافی ہوگا اور ہونگا مین اُسمین گرامی اور معزز تا وقت موت کے اور نہ ڈالونگا مین اپنے
ہاتھ کو عرب کیطرف اور نہ خرچ کرونگا مین اپنے مال کو بدون سبب کے اور نہ حد سے تجاوز کر تو میرے ساتھ بیچ کسی معاملہ عرب کے ساتھ ایسے کلام
کے کہ جسمین تو بلاتا ہی مجکو صلح کیطرف مگر یہ کہ سخت گیری کرونگا مین تجھپر بیشتر اُنکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ تحقیق گھیر لیا تھا شیطان
نے یوقنا کے دل کو اور آراستہ کر کے دکھایا تھا اُسکو بڑے کام کو پس جب سُنا یوحنا نے کلام اپنے بھائی یوقنا کا کہا اُسنے کہ تجکو مجھسے بات
کرنا ہمیشہ کے واسطے حرام ہی تا اینکہ رجوع کرے تو میری رائے اور مشورہ کیطرف اور ہووے انتہائے کار تیرا میرے کلام کیجانب پس
اُٹھ کھڑا ہوا یوحنا بحالت خشمناکی کے پس جب دوسرا دن آیا یکجا کیا یوقنا نے سب اپنے لشکر کو قوم ازین اور منصرہ وغیرہ سے اپنے
سامنے پس جسنے کہ اُسنے ہتھیار مانگا اُسکو ہتھیار دیا اور تقسیم کیا مال کو اُنمین اور سہل اور آسان ظاہر کیا تھا اُنپر معاملہ عرب کا اور کہتا تھا
اُنسے کہ وہ لوگ تھوڑے ہین بہت نہین اسواسطے کہ جماعت اُنکی جدا اور متفرق ہو گئی ہی بعض اُنمین کے بجانب قیساریہ و یروشلم کے
روانہ ہوئے ہین اور بعض اور طرف گئے ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ ارادہ کیا یوقنا نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی لڑائی پر قبل اُسکے

کراوین اور بہتجنین وہ اُسکے شہر کی طرف پھر متوجہ ہوا اور ایک بطریق کیطرف اپنے بطارقہ سے جسکا نام کرکس یا کراکلس تھا اور ساتھ کیے اُسکے
ایکہزار ہتھیار بند اور مقرر کیا اُنکو واسطے نگہبانی اپنے شہر کے اور اسلیے کہ بچا وے وہ شہر کو تاخت و تاراج ہونیسے اور روانہ ہوا یوقنا مع
اپنے ساتھیونکے بقصد بھڑنے لشکر ابوعبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکے اور مسلمان اُسدن بارہ ہزار مسلح تھے سوائے اُنکے جو ہتھیار بند نتھے اور ظاہر
کیے گئے اُنکے نشان اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اُسکے گرد ایکہزار نشان تھے حبیب بن ثعلبہ کندی نے
بیان کیا ہی کہ اقامت کی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اُسکے کہ فتح کیا تھا اُنکو ساتھ صلح کے یہانتک کہ آیا اُنکے پاس
قاصد مع خط امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسمین حکم کیا تھا اُنھون نے یہ کہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنے ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان
کے پس بھیجا ابوعبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوار رونکو اور میل کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اُنھون نے ایکمرد کو بنی ضمرہ سے کہ نام
کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑے دلیر اور سخت لڑنیوالے تھے اور جسوقت قائم ہو جاتے تھے وہ زمین پر واسطے لڑائی کے تو نہین ڈرتے تھے لشکر دشمن سے
تھوڑے ہون یا بہت اور ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگے اپنے لشکر کے اور کہا اُنسے کہ ای کعب لڑنا تم ایسے لشکر سے جسکے مقابلے
کی طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اُس گبر سے اور دریافت کرنا اُسکے حال کو اور تمھارے پیچھے مین بھی کوچ کرونگا پس روانہ ہوئے کعب
بن ضمرہ بارادہ حلب کے اور یوقنا نے لشکر کے آگے خبر رسانیکے واسطے جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اُسکے جاسوسون نے یہ کہ مسلمانونکا
لشکر بارادہ اُسکے شہر اور اُسکی لڑائی کے آتا ہی پس کہا اُسنے کہ کسقدر عرب ہین اس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایک ہزار ہین اور وہ اُترے
ہین چھ میل کے فاصلہ پر تیرے شہر سے پس پوشیدہ بطور گاڑی کے بٹھایا یوقنا نے آدھے لشکر کو پھر روانہ ہوا وہ ساتھ آدھے لشکر کے
یہانتک کہ پہونچا وہ سامنے مسلمانونکے اور مسلمان اُترے تھے اپنی جگہ مین ایک پانی کی نہر پر درانحالیکہ پانی پلاتے تھے وہ اپنے گھوڑونکو اور بورا
وضو کرتے تھے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعتہً یوقنا مع اپنے لشکر اور بطارقہ کے انکے سامنے آیا پس جب سامنے آیا انکے یوقنا اور صلیب اُسکے آگے
تھے پکارا بعض مسلمانون نے بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑونپر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنے گھوڑے پر اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے
اور سامنے ہوئے لشکر یوقنا کے پس اندازہ کیا اور دیکھا اُنھون نے اُسکے لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین یوقنا نے اپنے لشکر کے دو حصے کیے تھے نصف
اُسکے ساتھ اور نصف گاڑی مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اُسکے لشکر کو پھرے وہ اپنے ساتھیونکی طرف اور کہا اُنسے کہ ای مددگاران
دین خدا مین نے دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکے لشکر کا وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطے بجاے مال غنیمت کے ہین آیا نہین مقابلہ کریگا
ایک تم مین کا اُنکے پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہی خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلاتے تھے بعض مسلمان بعض کو اور نزدیک
ہوا ایک گروہ ساتھ ایک گروہ کے اور یوقنا نے اپنے لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو حکم کیا اُنکو حملہ کا مسلمانونپر پس اُن سبھون نے بہت
سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اُنپر اور مل گیین دونون جماعتین اور آئی لڑائی اور لڑے اہل عرب کی لڑائی اور یقین کیا تھا اُنھون
نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتہً ظاہر ہوا اُنپر لشکر گاڑیکا اور وہ پانچہزار تھے مسلمانونکے پیچھے سے اور حملہ کیا اُنھون نے مسلمانون پر مسعود
بن عون الجمحی نے بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین اُس لشکر مین جسکو ابوعبیدہ بن الجراح نے بطور مقدمۃ الجیش کے کعب بن الضمرۃ کے ساتھ
بھیجا تھا اور دو موجود تھا اُسدن مین جسدن بھڑ گئے دونون لشکر اور نکلا ہماری طرف لشکر گاڑیکا اور ہم لڑ رہے تھے اور ہم نہین جانتے تھے کہ اُنکا

ف۔ ذکر توجہ لشکر مسلمانون کے بجانب حلب اور لڑنا کعب بن ضمرہ کا ساتھ یوقنا حاکم حلب کے ۱۲

لشکر گاڑی مین ہی پس دکھائی دیا لشکر ہماری پشتونکی طرفسے اور دفعتہً آوازین گھوڑونکے سمونکی بلند تھین پس نہین آگاہ ہوئے مگر اُسوقت
کہ آپڑا وہ لشکر ہمپر پس یقین کیا ہمنے اپنی ہلاکی کا بعد اُسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گروہونکے بیچ مین پس ضرر پہونچا
ہمکو لڑنا پس جدا ہو گئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اُٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی گاڑیکے قصد کیا اور ایک
گروہ کعب کے ساتھ رہا اور وہ کوشش کرتا تھا یوقنا اور اُسکے ساتھی پرستش کرنیوالون صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہے
کہ واسطے اللہ کے نیکوکاری قوم کندہ کی کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کیے گئے وہ بلا کے نیک مین اور ہبہ کر دیا تھا اُنھون نے اپنی جانونکو
واسطے اللہ تعالیٰ کے یہانتک کہ مارے گئے اُنمین سے اُسدن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور بڑا سخت کام کیا گاڑیوالے لشکر نے اور کعب بن ضمرہ
بے آرام تھے مسلمانونکے حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرداوا دیتے تھے ساتھ نشانکے اور پکارتے ان کلمات سے یا محمد یا محمد نصر اللہ انزل
یا دہاشل المسلمین اثبتوا لہم فانما ہی ساعۃ وانتم الاعلون اور مسلمان آتے تھے اُنکے پاس یہانتک کہ یکجا ہو گئے وہ گرد اُنکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُنکو اور
زخم ظاہر تھے اُنمین اور مارے گئے مسلمانونسے ایک سو ستر آدمی پس رئیس لوگ اُنمین سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم تجیبی اور زمر بن عامر الیبا ضی
اور خازم بن شہاب ور سہیل بن اشلیم البجلی اور قاعلہ بن محسن لظفری اور عامر بن در الضمری اور قیس بن طالب الضمری اور نجبۃ بن ام الضمری
اور عیان بن سیف الضمری اور لجام بن ضمرۃ الضمری اور محکو بن ماجد الشیکوئی اور سنان بن عودہ اور سعید بن مفلح اور جو لڑائی یوم السلاسل
اور غزوہ تبوک مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور جنگ یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہے کہ
قسم ہے خدا کی کہ افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اُنمین چالیس زخم ہمنے دیکھے تھے کہ وہ سب اُنکے سینہ مین تھے اور کوئی زخم اُنکی پشت
مین نہ تھا پس چودہ رئیس تھے مگر یہ کوئی شخص نہین مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا اُسنے بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بد دلی مشرکین مین جسوقت کہ
دیکھا اُنھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اُنکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا اپنے ہمراہی لوگونکا پس قصد کیا اُنھون نے شکست اُٹھانیکا پس ثابت
قدم کیا اُنکو یوقنا نے اور کہا اُنسے کہ سختی ہو تمپر نہین ہین عرب مگر مثل مکھیونکے کہ اگر ہٹائے اور پھیرے جاتے ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے
حال پر چھوڑے جاتے ہین تو امیدوار طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے اُن لوگونکو جو اُنکے نشانکے نیچے مارے گئے بہت ملول اور
اندوہگین ہوکر وہ پس اُترے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور مضبوط باندھا اپنی کمر کو ٹپکے سے اور ہاتھ پھیرا اپنے گھوڑے کے مُنھ پر اور اُسکے نتھنون پر اور وہ
گھوڑا اُنکے پاس اکثر لڑائیون مین موجود رہا تھا اور جہاد کیا تھا اُنھون نے اُسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور اُسکا نام ہطال
رکھا تھا پھر سوار ہوئے اُسپر اور ٹھہرے آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مقتولین کیطرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اُنکے ہاتھ مین
کیا اور راہ دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرفسے کسی لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اُنکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اُسکا اُنھون نے نہین
دیکھا اور سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے باز رکھا تھا اُنکی طرف کی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اُسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ
ہوا یوقنا واسطے لڑائی مسلمانونکے یکجا ہوئے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب مین بعض اُنکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے
ان عرب کی اطاعت قبول کی ہے اور اُنکی ذمہ داری مین داخل ہوئے ہین اور بعض نے اُنمین سے اُنکے دین کیطرف رجوع کیا اور جو شخص اُنسے لڑا وہ زیانکار ہوا
پس آیا ہو سکتا ہے تم سے کہ چلو تم سردار عرب کے پاس اور طلب کرو اُنسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین اُن کو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو اپنے مالونسے پس اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا بطریق پر تو ہونگے ہم بخوف بسبب صلح کے اور اگر غالب ہوگا یوقنا اور
پھر لگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اُسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی ان سبکی رائے اسی امر پر اور نکلے تمیس آدمی اُنکے ایسوقت اور
روانہ ہوئے وہ سوا اُس راہ کے کہ جس راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پہونچے اور وہ قنسرین مین اُترے تھے اور ارادہ
کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے بھیجے کعب بن ضمرہ کے پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اُنھون نے لفون اور عرب کو یہ امر معلوم
تھا کہ اس کلمہ کے معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اُنھون نے اپنے عمال کو جو ملک شام مین تھے
یہ کہ لفون کے معنی لغت مین امان کے ہین پس جس کسی کو تم یہ کہتے سنو پس تم جلدی نہ کرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعالی اُسکے
خون کا قیامت کے دن اور عمر اُس سے بری ہونگے پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سُنا مسلمانون نے اُنکے پکارنیکو دوڑے اُنکی طرف
اور لاکر ٹھہرایا اُنکو سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہی کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو
اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی اُمید رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے مصالحہ کرینگے
مجھسے تو مصالحہ کرونگا مین اُنسے راوی نے بیان کیا ہی کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کے ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ رات
کیوقت اور آگ روشن تھی ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور مسلمان نماز مین کھڑے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے
بعض سے کہ ایسے ہی کامونسے مدد اور غلبہ دیے گئے ہین یہ لوگ ہمپر پس جب سُنا ترجمان نے اُنکی گفتگو کو آگاہ کیا اُسنے ابو عبیدہ بن الجراح
کو اُنکی گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین سبقت کی ہی عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے ان کامونکے اور ہم وہ لوگ
ہین کہ نہین بدلتے ہین ہم اللہ اور رسول کے دین کو نہین بے صبری کرتے ہین ہم مار ڈالنے دشمنونسے پس آگاہ کیا مترجم نے اُنکو اس کلام سے
اور کہا اُنسے کہ تم کون لوگ ہو پس کہا اُنھون نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین لطلب صلح کے تمسے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سُنا ہی کہ تمھارے بطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہی اور مضبوط کیا
ہی اُسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہی اُسمین وہ چیز جو برسونکے کھانیکو اُسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر یکجا کیا ہی اور تمھارے واسطے ہمارے نزدیک صلح
نہین ہی پس کہا اُنھون نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہی ہمارے پاس سے بارادۂ تمھارے لڑائیکے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہی
اُنھون نے کہا کہ آج صبح کو اور ہم بعد اُسکے روانہ ہوئے ہین اور اُسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ آئے ہین اور ہم اُمید رکھتے ہین کہ وہ بیشک ہلاک ہوگا
اس واسطے وہ تیزی کرنیوالا ہی بغاوت مین اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کے اور اطاعت کی ہی اُسنے اپنی خواہش نفس کی اور جسنے ایسا کیا
وہ ناچیز کیا جاتا ہی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے حال روانگی بطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج علیحدہ پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا اور
کہا اُنھون نے کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ھلك واللہ کعب ومن معہ انا للہ وانا الیہ راجعون پس جھکایا سر کو زمین کی طرف اور خاموش تھے
اور کہا اہل حلب نے مترجم سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے درباب صلح کے پس گفتگو کی مترجم نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ
اپنی بلند آوازی کے کہ ہمارے نزدیک اُنکے واسطے صلح نہین ہی پس ڈرے اہل حلب اپنی جانون پر اور کہا اُنھون نے کہ تحقیق یکجا ہوے
ہین ہمارے پاس بہت لوگ گاؤن اور زمینونکے پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم تمھارے واسطے زمین کو اور ہونگے ہم مددگار

تمھارے اُسکی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمھارے ساتھ عدالت مین اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس بھاگینگے لوگ تمسے اور چلے جاوینگے وہ اہتمام اپنے شہرونکو اور مشہور ہو جاویگی یہ خبر کہ تم مصالحہ نہین کرتے ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمھارے پس آگاہ کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُنکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور اُسی وقت نکلا اُنکی طرف سے ایک مرد پستہ قامت سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب مین پس کہا اُسنے کہ ای سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون مین تمسے اس علم کو جو اللہ تعالی نے صحیفون مین اپنے انبیا پر نازل کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہ تو ہم سنتے ہین پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اُسپر اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہی اپنے انبیا پر انا التواب الرحیم خلقت الرحمة وسکنتها قلوب المومنین وانی لا ارحم من لا یرحم فمن احسن احسنت الیه ومن تجاوز تجاوزت عنه ومن عفا عفوت عنه ومن طلبنی وجدنی ومن اغاث ملهوفا امنته یوم القیمة وبسطت له فی رزقه وبارکت له فی عمره وکثرت له اهله ونصرته علی عدوه ومن شکر المحسن علی احسانه فقد شکرنی اور ہم آئے ہین تمھارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح اُسکے کلام سے اور پڑھا اُنھون نے اس آیت کو ان الله یحب المحسنین پھر کہا اُنھون نے صلے الله علی محمد وعلی جمیع الانبیاء فبهذا والله ارسل نبینا الی جمیع الخلق فالحمد لله علی هدایته لنا پھر متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح مسلمانون کیطرف اور وہ لوگ گرد اُنکے تھے اور اُنمین بروسا مہاجرین و انصار تھے اور کہا اُنسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہین اور یہ دادخواہ ہین اور میری راے یہ ہی کہ نیکی اور مصالحہ کرو نہین اُنکے ساتھ اور خوش کرو ان اُنکے دلونکو اسواسطے کہ جب شہر ہمارے قبضہ مین ہوگا بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہمارے ساتھ رسد اور کھانیکی اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی عزیمت اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانونسے کہ نیک حال رکھے تمکو اللہ تعالی ای سردار ان لوگونکا شہر قلعہ سے نزدیک ہی اور ہم مطمئن اور بیدار رہین اس قوم سے اس امر پر کہ راہ بتادین وہ دشمن کو ہمارے پوشیدہ کاموپر اور آگاہ کرین دشمنونکو ہمارے حالسے اور نہین آئے ہین قوم مگر بارادۂ مکر اور فریب کے آیا نہین دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ بطریق اُنکا نکلا ہی بارادہ ہماری لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہمسے صلح چاہتے ہین اور کچھ شک نہین ہی اس امر مین کہ اُنھون نے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ہمراہیون کے ساتھ فریب کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالی پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار و ذلیل نہ کریگا اور ہمارے دشمن کو ہمپر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اُس شخص پر جسنے نیک اور بہتر بات کہی یا سکوت کیا اور مین اُنسے صلح مین شرط اور خیرخواہی مسلمانون کی کرلونگا پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح مین بقدر مجکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہی اُنھون نے کہا کہ ای سردار شہر قنسرین ہمارے شہر سے بہلے ہی اور لوگ اُس مین بہت ہین اور ہمارا شہر مختلف ہی لوگون سے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہمپر اسواسطے کہ اُسنے لیلیا ہی ہمارے مال اور لڑکون کو اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھگیا ہی اور باقی رہگئے ہین ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہین ہی اور ہم سوال کرتے ہین تمسے اس امر کا کہ نرمی کرو تم ہمپر اور نیکی کرو ہمسے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم کسقدر مال ہمکو اپنی صلح مین دوگے اُنھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے

دیا ہی اسکا نصف ہم تمکو دینگے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمھارے اس کہنے کو اس شرط پر کہ جسوقت ہم آوین تمھاری سرزمین پر اعانت کرو تم ہمارے ساتھ رسد کی اور خرید فروخت کرو تم ہمارے لشکر مین اور نہ چھپاؤ تم کسی چیز کو جو معلوم ہو تمکو ہمارے دشمنون سے اور نہ چھوڑو تم ہمپر کسی جاسوس کو جو تجسس اور تلاش کرے ہماری خبرونکو اور اگر پھر جاوے بطریق تمہارا شکست اُٹھاکر تو باز رکھو تم اُسکو قلعہ پر چڑھ جانیسے اُنھون نے کہا کہ ای سردار یہ امر کہ باز رکھین ہم بطریق کو قلعہ پر چڑھ جانیسے پس اسکی تو کوئی راہ ہمارے واسطے نہین ہی اور ہم تمسے اس امر کا اقرار نکرینگے جسکو ہم نکر سکین اسواسطے کہ اس امر مین ہمکو طاقت نہین ہی اور نہ اُسکے لشکر اور مددگارونکے ساتھ ہم ایسا کر سکتے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا اگر تمھارے امکان مین نہین ہی باز رکھنا تم اُسکو قلعہ پر چڑھنے سے اور تمپر اللہ تعالی کا عہد اور قسمین ہین اس امر کی کہ کہو تم اس بات کو دل سے اور پورے کرو تم ہمارے ساتھ سب شرائط کو پھر وہ قسمین دلائین اُنکو جسکو وہ جانتے تھے پس قسم کھائی اُن لوگون نے اپنے مردون اور اولاد اور عورتون اور غلامون اور سب گھر والونکی طرفسے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنسے کہ تمنے قسم کھائی اور ہمنے تمھاری قسمونکو منظور کیا پس اگر کوئی تم مین سے ہمارے ساتھ خلاف کریگا یا جائیگا وہ کسی حال کو بطریق سے اور نہ آگاہ کریگا ہمکو اُس سے پس واجب ہوگا اُسپر قتل اور حلال ہوگا ہمکو لینا اُسکے مال کا اولاد کا کہ نہ مطالبہ کریگا اللہ تعالی اُسکی ذمہ داری کا اور جسوقت توڑوگے تم کسی ہماری شرط کو جو ہمنے تمپر مقرر کی ہی پس باقی نرہیگا عہد اور ذمہ تمھارے واسطے اور ہم اگلے سال سے تمسے جزیہ لیا کرینگے سعید بن عامر التنوخی نے بیان کیا ہی کہ راضی ہوئے اہل حلب ابو عبیدہ بن الجراح کی شرائط پر اور لیلیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے عہد اُنسے اور لکھ لیے نام اُنکے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا اپنے شہر کیطرف پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ٹھہرو تم تاکہ مقرر کردین ہم تمھارے ساتھ اس شخص کو جو تمھارے ساتھ جاوے تمھاری جائے پناہ تک کہ واجب ہوئی ہمپر نگہبانی تمھاری اُسوقت تک کہ پھر جاؤ تم بحالت سلامتی کے اپنے شہر کی طرف پس کہا اس مردلیست قدنے کہ ای سردار ہم اُسی راہ سے چلے جائینگے جس راہ سے ہم آئے ہین اور ہم کیسکو اپنی ہمراہی کیواسطے نہین چاہتے ہین پس چھوڑا اُنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنکے حال پر اور رات کاٹی بحالت بے آرامی کے کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیون کیواسطے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھرے اہل حلب اُسی رات کو شہر کیطرف پس ہوگئی صبح اور نہین پہنچے وہ شہر مین پس جب پہونچے وہ قریب شہر کے تو دیکھا اُنکو بعض گبران یوقنا بطریق نے کہ وہ پھرے آتے ہین اور آیا وہ گبر اُنکے سامنے اور پوچھا اُنسے کہ تم کہانسے آتے ہو اور کیا کام کیا ہی تمنے پس سمجھے وہ لوگ اُس گبر کو اہل حلب سے پس آگاہ کیا اُسکو کیفیت صلح سے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے پس چھوڑا گبر نے اُنکو اور چلا گیا اور اہل حلب نے استقبال کیا اُس گروہ کا اور حال پوچھا اُس سے پس آگاہ کیا اُنھون نے اہل حلب کو حال صلح سے پس خوش ہوئے وہ لوگ اس امر سے مسلمانون پر اور روانہ ہوا وہ گبر تا اینکہ آیا یوقنا کے پاس اور وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑ رہا تھا اور گھیر لیا تھا اُنکو اور وہ جانتا تھا کہ قابض ہوگیا ہون اور منتظر فتح کا تھا کہ اُسیوقت وہ گبر آیا پس کہا اُس گبر نے کہ ای بطریق تو غافل ہی اُس بلا اور سختی سے جو تجپر آئی ہی اور گویا کہ تو مسلمانونکے سامنے ہی اور گویا مالک ہوگئے ہین وہ قلعہ کے اور لیلیا ہی اُنھون نے مال اور مار ڈالا ہی عورتون کو پس جب سُنا یوقنا نے اُس خبر کو جو گبر نے بیان کی ڈرا اور وہ اپنے قلعہ کیواسطے کہ مالک اُسکے ہو جائینگے مسلمان اُسکی غیبت مین پس توڑ دی اُسنے لنے اور پس اُمید فتح یابی کو جو کعب بن ضمرہ اور اُنکے ساتھیونپر رکھتا تھا اور دو سو مسلمانونسے کچھ زیادہ مار گئے تھے اور کعب بن ضمرہ نے ٹھان لیا تھا اپنے دل مین لڑنیکو

اور جانتے تھے وہ کہ مسلمان بیشک ہلاک ہوگئے کعب بن ضمرہ نے بیان کیا ہے کہ مین اسدن بذات خود لڑتا تھا اور باز رکھتا تھا مشرکین کو مسلمانون سے اور نگاہ رکھتا تھا مین اُنکو ساتھ اپنی جان کے پس جب باز رکھا اور ملول کیا مجکو لڑائی نے پناہ لی مین نے طرف اپنے ساتھیونکے اور باوصف اسکے کہ دیکھتا تھا مین آفت کو اللہ تعالیٰ سے اُمید کشود کار کی رکھتا تھا اور آنے نشان ابو عبیدہ بن الجراح کے پس یہ کیا اس امر نے ہمپر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن اور رات دوسری صبح تک سا پس قسم کہتا ہون امین اللہ کی اس امر پر کہ نہ کسی کو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کھانے پانی تک پہونچا اور ہم دریمیان پاس اور اُمید کے تے اور مین اُمید رکھتا تھا راہ قنسرین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اس راہ سے اور نہین دیکھا مین نے کوئی اثر اسکا کہ دفعۃً دشمن کے لشکر نے جنبش کی لشیئے کنارہ تسے اور ایک بڑا شور وغل اُنکا بلند ہوا پس کہا مین نے کہ نہین ہے یہ مگر لیکہ کر آن پہونچی فوج اسکے شہر یا بادشاہ کے پاس سے پس پناہ لی مین نے ساتھ اُس کلمہ کے جو حالت تنگ اور سختی مین کہا جاتا ہے یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہین کہ چکا تھا مین اس کلمہ تا اینکہ دیکھا مین نے دشمن کے لشکر کو کہ چھوڑ دیا اُسنے اپنی جگہ کو اور پھیر اپنی پشت کی طرف پس کہا مین نے الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تھا کہ کسی آواز دینے والے آواز دی ہے اُنکو آسمان سے پس بھگا دیا اُن سبکو یا ملائکہ نازل ہوئے ہین اُنپر مثل جنگ بدر کے پس نہین دیکھا مینے کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مین نے اُنکے تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نے کہ کہان چلتے ہو اے کعب پھرو تم ہماری طرف آیا نہین کافی ہے تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور رحمت دو ہمکو مشقت اور سختی سے اور نگاہ رکھو ہمارے واسطے فرض کو اور آرام دو ہمارے گھوڑونکو کہ نہین پھیرا ہے اللہ تعالیٰ نے دشمنونکو تمسے مگر اپنے ارادے اور قدرت سے پس اُترے کعب بن ضمرہ اور آرام کیا مسلمانون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نے ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑھی اُنھون نے صبح کی پھرے وہ نماز سے اور متوجہ ہوے مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سے اور کہا کہ ابا سلیمان تمہارے بھائی ابو عبیدہ نہین سوئے رات کو لسبب رنج کے اگرچہ واجب ہے ہمپر شکر کرنا اُس چیز پر جو فتح کی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمپر اور دل میرا مجھ سے یہ کہتا ہے کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کے ساتھ ہین ہلاک ہوے اور مارے گئے بسبب بیان کرنے اُس گروہ کے جنسے کہ ہمسے درخواست صلح اور ذمہ داری کی تھی اس امر کو کہ اُنکا حاکم یوقنا روانہ ہوا ہے مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر نشان اُنکا نہین دیکھتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اُسنے دیکھا ہمارے ساتھیونکو پس لڑا اُنسے اور مار ڈالا اُن سبکو پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین بھی تمہاری طرح قسم ہے خدا کی نہین سویا بسبب رنج کے مسلمانونپر پس کیا کام کرنیکا تمہارا ارادہ ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کوچ کا قصد رکھتا ہون پھر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور روانہ ہوے باارادہ حلب کے اور آگے لشکر کے خالد بن الولید اور پیچھے ابو عبیدہ بن الجراح تھے پس تھوڑا عرصہ نہین گذرا تھا تا اینکہ آئے خالد بن الولید مسلمانونپر اور وہ لوگ سوتے تھے اور مقرر کیا تھا اُنھون نے اپنے واسطے دیدبان تا کہ نگہبانی کرے پس جب اُنکے قریب آئے خالد بن الولید اور نشان فوج کا اُنکے ہاتھ مین تھا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سے النفیر النفیر یا انصار الدین پس اُٹھ کھڑے ہوے مسلمان اپنی خوابگاہ سے مثل شیرون ڈکارنے والونکے اور سوار ہوے اپنے گھوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اُنکو پس پکار کر کہا بعض نے بعض سے کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہے جسکو خالد بن الولید اُٹھائے ہین اور مل گئے لوگ اُنمین اور آئے ابو عبیدہ بن الجراح پس جب دیکھا اُنھون نے کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکھا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشونکو اور مسلمانون نے

مصنف ذکر کوچ کرنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا جانب حلب کے ۱۲

قولہ دیدبان مخفف دیدہ بان کا شکستہ یعنی … اور … سلمہ … ۱۲

نہین چھپایا تھا مقتولین کو مٹی مین پس جب دیکھا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے یہ حال بدلگئی خوشی اُنکی ساتھ رنج کے اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بلایا کعب بن ضمرہ کو اور کہا کہ ای کعب کیونکر مارے گئے ساتھی تمہارے اور کون شخص لڑا اُدھر اُتمسے پس کہا کعب بن ضمرہ نے کہ یوقنا اور مین اور مسلمان ہمراہی میرے قریب ہلاکت کے پہونچے تھے کہ نہین باقی تھی انمین جنبش پس ہم اسی حال مین تھے کہ پھرے اور پلٹے وہ ہماری طرف بدون لڑائی کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ پاک ہی اللہ مہیا کرنیوالا اسباب کا کاش ابو عبیدہ مارے جاتے اُنکے آگے اور وہ نہ مارے جاتے تحت نشان ابو عبیدہ کے پھر حکم کیا مسلمانونکو کہ کھودین اُنکے واسطے گڑھے تو انکو زمین مین پھر یکجا کیا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور ایک ہی نماز سب پر پڑھی اور دفن کیے گئے وہ اپنے کپڑون خون آلودہ مین پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ وہ فرماتے تھے یحشر اللہ تعالی الشہداء الذین قتلوا فی سبیل اللہ یوم القیمۃ ودماءہم علی نحورہم اللون لون الدم والریح ریح المسک والنور علیہم یتلالا فیدخلہم الجنۃ بغیر حساب پس جب چھپایا الاشہاے مقتولین کو مٹی مین کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہ اگر دشمن خدا پھر گیا ہی اور جانیگا وہ کیفیت صلح قوم کی پس ڈالیجائیگی قوم اُسکی طرفسے بڑی مشقت مین پس جالمونگا مین انمین کہ واجب ہی ہمپر یہ امر کہ دفع کرین اور باز رکھین ہم اُنسے اسواسطے کہ وہ داخل ہین ہماری ذمہ داری مین اور اُسیوقت کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بارادۂ حلب کے پس جب پہونچا لشکر یوقنا کا حلب مین گھیر لیا اُسنے اہل حلب کو اور یوقنا چاہتا تھا اُنکے مار ڈالنے کو اور کہا اُسنے اہل حلب سے کہ سختی ہو تمپر مصالحہ کیا تمنے عربسے اپنے واسطے اور ہو گئے تم مددگار اُنکے ہمپر انہون نے کہا کہ بیشک ہمنے ایسا ہی کیا ہی اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ وہ غلبہ پاگئے ہین یوقنا نے کہا کہ سختی ہو تمپر تحقیق نہ راضی ہونگے مسیح تمہارے کامونسے پس قسم ہی حق مسیح کی مین تمسبکو مار ڈالونگا یا نکلو اور چلو تم میرے ساتھ اہل عرب کی لڑائی پر اور توڑو تم اپنے اور اُنکے بیچ کے عہد اور پیمان کو اور لاؤ تم میرے سامنے اُس شخص کو جسنے اسلام مین شروع کی ہی تاکہ آغاز قتل کرونمین اُسی سے پس نمانا اُنھون نے اس امر کو پس کہا یوقنا نے اپنے غلامونسے کہ جاؤ اور لاؤ تم میرے پاس اُنکو تاکہ مار ڈالون مین اُنکو پس تحقیق خبر دی ہی مجکو فلان لبطریق نے اُنکے حالات سے کہ وہ لبطریق ہلاک ہوا تھا اُنسے اور تماشا کر دیا تھا اُسنے مجکو اُنسے پس ناگہان دوڑ آئے غلام یوقنا کے اہل حلب پر اور مارنے اور ہلاک کرنے لگے اُنکو فرشون اور گھرونکے دروازونپر اور سنا یوقنا نے شور و غل اور وہ قلعہ مین تھا پس آیا وہ اپنے بھائی کے پاس اور دیکھا اُسکو کہ قتل کرتا ہی وہ اہل شہر کو اور تین سو مرد شہر کے مار ڈالے گئے ہین پس چلا کر کہا اُسنے اپنے بھائی سے کہ ٹھہر تو اپنی روش نرم پر اور ایسا نکر اسواسطے کہ مسیح خشمناک ہونگے تجپر اور مسیح نے دشمن کے مارنیسے ممانعت کی ہی پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو لوگ ہمارے دین مین ہین وہی مار ڈالیجاوین پس کہا یوقنا نے اپنے بھائی سے مصالحہ کیا ہی عربسے شہر کیواسطے اور ہو گئے ہین وہ مددگار عربکے ہمپر پس کہا اُسکے بھائی نے اس امر مین اُنپر کوئی بازپرس نہین ہی اور انھون نے اپنی بہتری کا ارادہ کیا ہی اسواسطیکہ وہ لڑانیکے لوگ نہین ہین پس کہا یوقنا نے قسم ہی حق صلیب کی کہ مین ایک کو اُنمین سے باقی نچھوڑونگا اور معلوم ہوتا ہی کہ تو نے اُنکو صلح پر برانگیختہ کیا ہی اور مین تجھپر حملہ اور سخت گیری کرونگا پھر متوجہ ہوا یوقنا اپنے بھائی کیطرف اور قابض ہو گیا اُسپر اور نکالا اپنی تلوار کو تاکہ قتل کرے اُسکو پس جب دیکھا یوحنا نے اپنے بھائی کیطرف کہ نکالا ہی اُسنے اپنی تلوار کو جانا اُسنے کہ مین ہلاک ہونگا پس بلند کیا اُسنے اپنا سر کو آسمان کیطرف اور کہا اللہم اشہد علی انی مسلم الیک مخالف لدین ہؤلاء القوم اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وان المسیح نبی اللہ

پھر کہا اپنی بھائی اسی کہ تو اب جو کچھ تجھکو کرنا ہو پس اگر ہی تو قاتل میرا تو مین جاتا ہون بجانب بہشت کے پس بہت گران گذرا یوقنا البطریق پر اسلام
اپنے بھائی کا اور مصالحہ اہل شہر کا اور خوف مسلمانونکا پس برانگیختہ کیا غصہ نے اُسکو اس امر پر کہ جدا کرکے ڈالدیا اُسنے سر اپنے بھائی کا اسکے
بدن سے رحمت کرے اللہ اوپر یوحنا کے بعد اسکے آمادہ ہوا وہ واسطے مارڈالنے اہل شہر کے اور وہ لوگ داد چاہتے تھے پس نہین دادرسی کرتا
تھا اور سوال کرتے تھے اُس سے پس نہین جواب دیتا تھا اُنکو اور نہین رحم کرتا تھا اُنسے پس زیادہ ہوئی اُنکی آواز چلانیکی اور بلند ہوا شور وغل
اُنکا اور گھیر لیا تھا یوقنا کے لشکر نے شہر کے شہر کو ہر طرف سے اور مایوس ہو گئے تھے اہل حلب اپنی جانون سے اور اُسیوقت آئی اُنپر کشود کار اور پہونچی
اُنکو اعانت دفعتہً دکھائی دئے اُنکو نشان اسلام کے اور گرد نشانونکے بہادران اور دلیر موحدین کلمۂ توحید لیتے ہوئے اور خالد بن الولید اُنکے آگے
اور ایکجانب اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اہل حلب اور اُنکے شور وغل اور رونے کو کہا ابو عبیدہ رض
بن الجراح سے کہ ای سردار گئے اور ہلاک ہوئے قسم ہی خدا کی تمھاری صلح اور ذمہ داری کے لوگ جیسا کہ تمنے مذکور کیا تھا پس للکارا خالد بن الولید رض
نے اپنے گھوڑیکو اور حملہ کیا اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ڈاٹا اپنے حملہ مین قوم مشرکین کو اور کہا کہ دور رہو تم ای گروہ گبرونکے ہمارے
اہل صلح کے پاس سے پھر اچھی طرح سے رکھا اُنمین نیزے کو اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور خروج کیا اُنھون نے تلوار دکھا
گبرونمین پس جب دیکھا یوقنا نے اس حال کو بھاگا وہ اپنے قلعہ کی جانب مع اپنے سب بطارقہ کے محصن بن عمرو العدی نے بیان کیا ہے کہ
کشاکش دی اور دور کیا اللہ تعالی نے رنج ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دل سے جیسا کہ دور کی اُسنے رنج کو ہمارے دلونسے
بسبب مارے جانے گبرونسے حلب کی لڑائی کے دن پس جدا ہوے رومی اہل حلب سے دو گروہ ایک گروہ نے اُنمین سے پناہ لی بجانب قلعہ کے
اور ایک گروہ نے جنگل کی راہ لی پس جسنے کہ پناہ لی طرف قلعہ کے وہ بچ رہا اور جو جنگل کیطرف بھاگا وہ مارا گیا اور کل تعداد ہمارے اہل صلح کی
جنکو یوقنا نے مارڈالا تھا تین سو مرد تھے اور جنھنے یوقنا کے تین ہزار ہمراہیونکو مارڈالا پس یہ ایک عجیب واقعہ تھا کہ خوش ہوے مسلمان اُسکے
سبب سے پس جب مارڈالے گئے وہ لوگ جو مارڈالے گئے اور دور کیا اللہ تعالی نے اہل حلب سے اس امر کو جسکو پایا تھا اُنھون نے ابو عبیدہ رض بن الجراح
سب حال بتایا اور کیفیت مارڈالنے یوقنا کی اپنے بھائی کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب بچ گیا یوقنا مسلمانون کی تلوارون سے
اور داخل ہوا وہ اپنے قلعہ مین درست کیا اُسنے سامان قلعہ کا اور قائم کیا اُسنے ڈھلواسیون اور عرادات کو اور ظاہر کیا ہتھیار اُنکو
قلعہ کی دیوار پر اور بنایا اُسنے سامان قلعداری کا اور اہل حلب لائے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس چالیس قیدی بطارقہ سے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے کہ کہہ تو اُنسے کہ کسواسطے تمنے اُنکو قید کیا ہی اُن لوگون نے کہا کہ یہ لوگ یوقنا کے ساتھی ہین جو ہمارے پاس
بھاگ آئے ہین پس نہین مناسب جانا ہمنے اُنکا چھپا رکھنا تمسے اسواسطے کہ وہ ہماری صلح مین داخل نہین ہین پس عرض کیا ابو عبیدہ بن
الجراح نے اُنپر اسلام کو پس منجملہ اُنکے سات آدمیون نے دین اسلام قبول کیا اور باقی نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی بموجب حکم
ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اہل حلب سے کہ تحقیق تمنے خیرخواہی کی اپنی صلح مین اور قریب تر دیکھو گے تم ہمسے وہ امر جو باعث
تمھاری خوشی کا ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور ہم اپنا اور تمھارا حال یکسان جانتے ہین اور اس تمھارے بطریق نے پناہ لی ہی ہمسے اس قلعہ مین پس آیا جانتے ہو تم اُسکی
کوئی پوشیدہ راہ کہ بتلاؤ تم ہمکو اُسکی تاکہ ہم اس راہ پر لیجاویں اگر فتح کریگا اللہ تعالی اُسکو ہمپر تو ہوگا تمھارے لیے حصہ ہمارے ساتھ اس مال غنیمت سے جو لوٹینگے ہم تمھاری قوم

بعوض تمہارے اچھے کام کے ہمارے ساتھ پس کہا انھوں نے کہ ای سردار قسم ہی خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اُسکی نہیں جانتے ہین اسواسطے کہ یوقنا نے بند کرلیا
قلعہ کی راہونکو اور دشوار گذار کر دیا ہی اُنکو اور اُن راہونکو ہم نہیں جانتے ہین پس اسیوقت اُٹھ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کے
ایکمرد مسلمانون سے اور کہا اُسنے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہوگئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہماری
خیرخواہی کرینگے اور راہ پوشیدہ قوم کی ہمکو بتلاوینگے پس کہا اہل حلب نے اُس شخص سے کہ قسم ہی خدا کی ہم تمہارے گروہ مین داخل ہین اور قسم ہی
خدا کی کہ ہم اُسکی پوشیدہ راہ نہیں جانتے ہین اور ہم تمہارے ساتھ بیوفائی نہ کرینگے اور نہ چھپاوینگے تمسے کوئی بات تمہارے دشمن کی جسکو
ہم جانینگے پس پاک دل اور خوش رکھو تم اپنے دلونکو ہمپر پس قسم ہی خدا کی کہ ہم کبھی عذر اور بیوفائی نکرینگے پس اسیوقت متوجہ ہوئے ابو عبیدہ رضہ بن
الجراح خالد بن الولید رضہ اور مسلمانون کیطرف اور کہا کہ مشورہ دو تم مجکو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس سامنے آیا اُنکے وہی مرد مسلمان جسکا نام یونس
بن عمرو الغسانی تھا اور واقف تھا شام کے ملک اور اُسکے شہرونسے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار
ملک شام کی اُس سے پوشیدہ نہ تھی پس کہا اُسنے دعا کر کہ ای سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے بیان کر تو ای بیٹے عمرو غسانی کے کہ تو میرے نزدیک خیرخواہ مسلمانونکا ہی پس کہا اُسنے کہ ای سردار جانو تم اہل مرکو
اللہ غالب و بزرگ نے فتح کیا ہی تمہارے ہاتھونپر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اُسنے کافران گمراہ اور اُنکے حامیونکو اور باقی لشکر اُن کا
گھاٹیونکے پیچھے ہی اور درمیان پہاڑ اور تنگ راہین اور دشوار گذار اور ویران ہین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ
تعالیٰ نے اُنکو پس نہیں باقی ہین اُنمین ایسے دل کہ لڑین وہ بقوت اُنکے مسلمانونسے پس گھیر لو اور محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم
گروہونکو اور تاخت و تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ اُنکے پاس توشہ نہیں ہی جو کافی ہوگا اُنکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے
اور کہا قسم ہی خدا کی راے یہی ہی اور مین تمکو دوسرا مشورہ دیتا ہون وہ یہ ہی کہ حملہ کرو اور چلو تم ہمکو لیکر بجانب اس قلعہ کے پس شاید کہ اللہ
تعالیٰ اُسکو بھی فتح کرے اسواسطیکہ مجکو خوف اس امر کا ہی کہ اگر بڑھ جاویگی مدت ہمارے قیام کی تو دوبارہ پھریگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہوجاوینگے
رومی ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ای ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہی اور بات سچی کہی ہے
پھر حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا بجانب قلعہ کے پس پیادہ ہوئے سوار اپنے گھوڑونسے اور ہلکے ہوگئے وہ اپنے
کپڑونسے اور ملگئے غلام اور سادات سب ایک مین اور بڑائی اور نسب اپنا ظاہر کیا ہر قبیلہ اور گروہ نے جوابدیا ایکنے دوسریکو ساتھ اشعار
کے مشروق بن مالک العبادی نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی نہیں دیکھا تھا مین نے شام کے قلعونکی لڑائی مین کوئی سخت اور بڑا دن
اُس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائیکی گردش کو ساتھ گردش چکی کے پیسڈالتی ہی اُس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہی اور نکلے ہم اُنکی طرف ابتدائی لڑائی
مین اور پکارتے تھے دلیران یمن اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اُنمین کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جسطرف
مراد نہ تھی پس جب بلند ہوئے وہ قلعہ کیطرف لیا اُنکو پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اُنپر ڈھلوا سیان اور عرادات کو اور مین
اور سا تھی میرے بہت نزدیک مین کے تھے پس جلدی پھرے ہم پشتونکی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہیں جانتے تھے ہم کہ
بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع ہوئی خواری واسطے مسلمانونکے اور توڑ ڈالا پتھرون نے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگونکو اور سر توڑ ڈالے

ف محاصرہ کرنا ابو عبیدہ بن الجراح کا حلب کے قلعہ کو سنہ ۱۶

بعض کے پس جو لوگ مارے گئے پتھروں سے بروز محاصرہ قلعہ حلب کے نام اُنکے یہ ہیں عامر بن الاسلع الربعی اور مروان بن عبید الربعی اور
مالک بن جبر علی الربعی اور حسان بن حنظلہ الربعی اور سلیمان بن رفاع العامری اور عطار بن سامر الکلابی اور سراقہ بن مسلم بن عوف
العدوی اور عاصم بن فالح العدوی اور قرہ بن سفیان العدوی اور زید بن سلیط العدوی اور سواد بن مالک العدوی اور سب وہ لوگ
جو شہید ہو گئے اُنمیں چار آدمی بنی ربیعہ سے اور ایک شخص اولاد عامر سے اور ایک بنی کلاب سے اور سات آدمی بنی عدی سے تھے
مسروق بن مالک نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بعد اس سانحہ کے برسوں ہم ایک جماعت کو لنگڑا اور لولا دیکھتے تھے کوئی شخص بہرا لنگڑا
تھا اور کوئی شخص ہاتھ سے لُنجا تھا اور پہچانتے تھے ہم اُنکو حلب کی لڑائی میں پس اُسیوقت کھڑا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے نشان کو باہر
شہر کے اور پکار کر کہا مسلمانوں سے کہ کہاں ہو تم میرے پاس حشمت کرے اللہ تم پر تا اینکہ جمع ہوئے مسلمان گرد اُنکے اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ اے لوگو اُٹھو تم اُنسے آجکے دن بحالت غفلت اور ناآزمودگی کے پس دفن کرو تم شہیدوں کو اور باندھو تم خستگی ان لوگونکو جو زخمی ہوئے
ہیں پس وہ ڈرے مسلمان درانحالیکہ دفن کرتے تھے وہ شہدا کو اور خوش ہوئے رومی بسبب شکست اُٹھانے مسلمانوں سے اور
نازل ہونے سختی کے اُنپر پس کہا رومیوں نے یوقنا سے کہ نہ ٹھیرینگے مسلمان بجانب قلعہ کے اسکے بعد کبھی اور قسم ہے حق مسیح کی کہ کرو تم
کرونگا میں اُنکے ساتھ پھر اُترونگا میں اُنکے لشکر کیطرف واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویوں کے بیان کیا ہے کہ چن لیا یوقنا نے
دو ہزار کو اپنے لوگوں سے اور ایک رات کو حکم کیا اُنکو اُترنے کا پس اُترے وہ قلعہ سے اور دیکھا اُس جماعت کے پیشرو نے بجانب لشکر
مسلمانونکے اور آگ روشن تھی لشکر کے کنارونمیں پس گھومتا تھا گرد لشکر مسلمانوں کے تا اینکہ دیکھا اُسنے ایک کنارہ اُنکے لشکر کو
کہ ٹھنڈی ہو گئی ہے آگ اُنکی اور وہ طرف سے مسلمان بادیہ یمن کے مثل مراد اور بنی کعب اور مذحج کے تھے عبد اللہ بن صفوان العکی نے
بیان کیا ہے کہ ہم اُس رات میں ہتھیاروں سے برہنہ اور مطمئن اور بیدار تھے اپنے دشمن کی طرف سے بسبب اپنی گزشت کے اور غافل تھے نگہبان
ہمارے پس نہیں خبردار ہوئے ہم مگر رومیونکی آپس کی بول چال سے اور تحقیق کہ ناگہان وہ آئے وہ ہمپر اور وہ پکارتے تھے اپنی زبانمیں اور ظاہر
کیا تھا اُنھوں نے گرد و غبار کو اپنے بیچ میں اور ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتے ہیں اور رکھا تھا اُنھوں نے تلوار کو ہم پر تھلکہ و گرانی ہم میں ہی شخص
جو سوار ہو اپنے گھوڑے پر اور طلب کیا اُسنے نجات کو اپنی ذات کیواسطے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کیونکر اور کہانسے سختی میں ڈالا گیا ہے اور کیونکر
رہائی پاویگا اور کس سمت کو متوجہ ہوگا اور واقع ہوا تھا حملہ مسلمانوں کے لشکر میں اور لوگ پکارتے تھے النفیر النفیر وھنیا ورب الکعبۃ اور
وہ دوڑتے تھے بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پکار کر کہتے تھے کہ اے سردار آ پڑا ہم پر یوقنا مع اپنے لشکر اور ہمراہیوں کے پس اُسیوقت سوار ہوئے
ابو عبیدہ بن الجراح مع لوگوں کو اور گھومتے تھے وہ گرد لشکر کے اور جانا سردار رومی نے کہ عرب پہونچے اور سلگے اُس میں پس آواز دی اور
کہا اُسنے اپنے ساتھیوں سے کہ جس کسی نے کوئی چیز لی ہو پس چھوڑ دیوے اُسکو اور طلب کرے نجات اپنی جان کو اسواسطے کہ عرب
ہم تک پہونچ گئے ہیں عبد اللہ بن صفوان نے بیان کیا ہے کہ لیا اُنھوں نے ہمارے لوگوں سے ایک جماعت کثیر کو قریب بچاس آدمی مسیر
سوا اُنکے جو معرکہ کی جگہ میں مارے گئے اور وہ ساٹھ آدمی تھے اور اکثر اُن میں سے قوم حمیر سے تھے اور رومی حمایت کرتے تھے اپنے بعضونکی
اور طلب کرتے تھے قلعہ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو حملہ کیا ساتھ اپنے گروہ کے پس ملا ایک جماعت کو قریب کسو مردکو اور رکھا

قسطلانی ذکر شہدائے
مسلمین بمقام حلب ۱۲

اُنہین تلوارکو اور مار ڈالا انکو پس جب پہونچے ہمراہی یوقنا کے قلعہ مین کھولدیا اُسنے دروازہ قلعہ کا اور داخل کر لیا اُنکو پس جب ظاہر ہوئی صبح
اور بلند ہوا آفتاب بلایا یوقنا نے ان پچاس آدمیونکو جو گرفتار ہو گئے تھے مسلمانونسے اور مشکین اُنکی بندھی تھین پس نزدیک کیا اُنکو ایسی
جگہ سے کہ دیکھتے تھے اُنکی طرف مسلمان اور سنتے تھے آوازین اُنکی اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہانتک کہ سبکے سب مار ڈالے گئے
رضی اللہ عنہم پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال منادی کرائی اپنے لشکر مین کہ قسم ہو اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سردار ابو عبیدہ
کیطرف سے ہر مرد پر کہ نہ حوالہ کرے اپنے نگہبانی کو دوسرے پر اور نہ ہو ہر مسلمان نگہبان اپنی جان کا اور نہ بھروسا کرے ایک دوسرے پر پس
اختیار کیا قوم نے احتیاط کو رہ ہوشیار اور آمادہ ہوئے اُنکی لڑائی اور متوجہ ہوا یوقنا دوسرے مکر و فریب کی تدبیر مین واسطے مسلمانونکے جسوقت
جانا اُسنے کہ مسلمان اُسکا محاصرہ کرنیوالے ہین علاوہ برین جاسوس اُسکے دن رات اُسکو خبرین پہونچاتے تھے اور بڑے جاسوس اُسکے عرب
متنصرہ تھے حال یہ ہے کہ ایکدن یوقنا اپنے قلعہ مین تھا اور گرد اُسکے بطارقہ اور عمالقہ اُسکے تھے اور تنگی اور سختی مین ڈالا تھا اُنکو بھوک پہونچنے اور رسد نہ
گذرنا تھا شہر پر یہ امر کہ شہر کے لوگ جس کسی ایک کو اُسکے ہمراہیونسے دیکھتے اور پہچانتے تھے اُسکو پکڑ کر مسلمانونکے سپرد کرتے تھے پس یوقنا مشورہ کر رہا
تھا اپنے ساتھیونسے اپنے کام اور اس امر مین کہ دوبارہ کیونکر اور کیا فریب و مکر مسلمانونکے ساتھ کرنا چاہیے کہ دفعۃً آیا اُسکے پاس ایک جاسوس
اُسکا پس کہا اُسنے کہ ای بطریق اگر تجکو عرب کے ساتھ مکر اور فریب کرنا منظور ہے تو اُسوقت ممکن ہے پس کہا یوقنا نے کہ یہ بات کیونکر ہے اور تجکو کیا حال معلوم
ہوا اُسنے کہا کہ اہل عرب کے واسطے رسد کے پہونچانیوالے لوگ ہین کہ نکلے اور گئے ہین عرب بجانب جنگل کے اور مصالحہ کیا ہے وہانکے لوگونسے اور رسد
اور دانہ چارہ عرب کا اُنہین لوگونسے متعلق ہے اور دیکھا ہے مین نے اُنکے بار برداروں اور خچرون اور جانورونکو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ عربکا ہے
جو پرانے پوستین پہنے ہین اور اُنکے ہاتھون مین بڑے اور پورے نیزے ہین اور وہ گئے ہین بجانب جنگل کے بطلب رسد کے اور وہ تھوڑے آدمی
ہین پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اپنے جاسوس سے مقرر کیا اُسنے ایکہزار سوار کو اپنے بہادر سوار قوم سے اور کہا اُنسے کہ درست کرلو تم اپنے
سامانکو پس قسم ہے حق مسیح علیہ السلام کی کہ تنگی مین ڈالونگا اور بند کردونگا مین عرب کی راہونکو پس جب آئی تاریکی رات کی کھولا اُنکے واسطے
پوشیدہ دروازیکو اور روانہ کیا جاسوس اُنکے آگے تھا یہانتک کہ آئے وہ راہ پر اور چلے جاتے تھے رات کی تاریکی مین پس وہ اسی حال مین تھے
کہ ملا اُنکو ایک چرواہا اور اُسکے ساتھ ایک گلہ گائے بیل کا تھا جسکو وہ کسی شہر مین بعجلت لیے جاتا تھا پس جب دیکھا اُنھون نے
چرواہیکو جلدی گئے اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ آیا تجکو کسی عرب کا حال معلوم ہے اُسنے کہا ہان عرب گئے ہین اُسوقت کہ آفتاب زرد
ہوا تھا اور وہ قریب ایکسو کے ہین تیز رو گھوڑونپر اور اُنکے ساتھ اونٹ اور خچر اور جانور ہین بارادہ لانے رسد کے اس جنگل سے پس کہا
اُسنے کہ تو مع جانورونکے کیونکر اُنکے ہاتھ سے بچ رہا اُسنے کہا کہ اس جنگل کے لوگ عرب کی صلح مین داخل ہین پس اسیوجہ سے ہم لوگ
اُنسے نہین ڈرتے ہین پس کہا اُس شخص نے جو بیشتر والی ایکہزار سوار کا تھا کہ جانا ہمنے حال صلح اس جنگل کے لوگونکا جس سے ہم بیخبر تھے پس
حکم کرینگے ہم تمھارے اس معاملہ رسد رسانی اور قوت دہی عرب مین پس آگاہ کر تو مجکو کہ کس راہ سے عرب گئے ہین اُسنے ہاتھ کے
اشارہ سے بتلایا اور کہا کہ اس راہ سے پورب کو گئے ہین پس روانہ ہوا وہ بطریق مع اپنے ساتھیونکے اور نہین متعرض ہوئے وہ چرواہے
سے یہانتک کہ صبح کے قریب پہونچگئے مسلمانونکے نزدیک اور مسلمانونپر ایک شخص سردار تھے جنکا نام سلوش بن ضحاک الطائی تھا پس جب دیکھا

فرستادن یوقنا بطریق خود را با یکہزار سوار واسطے لوٹنے رسد مسلمانون کے اور آنا سے راہ مین اور واقع ہونا لڑائی اور شکست اُٹھانا مسلمانون کا اور خالد بن الولید کا واسطے مدد مسلمانون کے اور مار ڈالنا اُن کا بطریق اور اُسکے ساتھیون کو ۱۲

مناوش نے گروہ رومیونکو اپنی طرف آتے ہوئے متوجہ ہوکر وہ بجانب مسلمانونکے اور کہا اُنسے کہ ای اولاد زنان عربیہ کے یہ ایک بطریق بطارقہ
روم سے ہمارے سامنے آیا ہی پس تو تم جہاد کرو اور صبر کرو سختی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیون پر پس در آیا اُنپر دشمن
ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون نے اُنپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے مناوش بن ضحاک اور غیلان بن سواران و
غطریف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور کلان بن مرہ اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور بشیر بن سراقہ اور ثعلبہ بن الاشلع اور منہال
بن الیشکر اور نجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور حنظلہ بن ماجد اور مناوش بن شلیط اور ربیعہ بن قانع اور مرہ بن ماہر اور نوفل بن عدی
اور عطا بن یاسر اور عقال بن جابر اور سالم بن خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن قارع اور محیط بن عامر اور یہ سب قوم طے
سے تھے اور منجملہ ایکسو کے تیس آدمی مارے گئے اور ہلاک ہوگئے رومی جانورون اور اونٹونکے جو مسلمانونکے ساتھ تھے اور پھرے مسلمان بحالت
شکست اُٹھاتے پس اُسیوقت متوجہ ہوئے بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور کہا اُنسے گرا دو تم بوجھونکو اونٹونسے اور مار ڈالو انکو نیزونکی نوکونسے
اور لیلو ان جانورونکو جنپر رسد ہی اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرو پہاڑ مین عرب کی آنکھونسے ورنہ اُسیوقت آوینگے تمپر گروہ عرب کے مثل ہوکے
پس سختی ڈالینگے تمپر تا اینکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلینگے ہم قلعہ کو اور بیدار رہو جاوینگے پس اُسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹونکی طرف اور
گرا دیا اُس چیز کو جو اُنکی پشتون پر تھی اور نیزے مارے اُنکے سینونپر اور لیا اُن جانورونکو جنپر رسد تھی اور پھرے بجانب پہاڑ کے ایک
گانون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن در انحالیکہ اُمید رکھتے تھے رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کے اور مقرر کیا اپنے واسطے
نگاہبان کو کہ نگاہبانی کرتے تھے اُنکی عرب سے یعقوب بن صباح الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین اُسدن مسلمانونکے گروہ مین تھا جبکہ مارے گئے
مناوش چچا میرے اور ہم لوگ تھوڑے سے تھے اور آپڑے اور سختی مین ڈالا تھا ہمکو گروہ رومیون نے پس جب دیکھا ہمنے اُنکی کثرت اور شدت
لڑائیکو ساتھ قلت اپنی تعداد کے پھرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین اپنے مسلمانونکے لشکر مین اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس دوڑے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہی ہمنے کہا کہ ہمارے پیچھے لڑائی متوسط ہی مارے گئے قسم ہی خدا کی مناوش اور مارے گئے انکے
ساتھ بہت لوگ سواران طے اور زبید سے اور لیلیا گیا ہمارے ساتھ کا غلہ اور جانور ابو عبیدہ رض بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر یہ سختی ڈالی ہی حالانکہ
محاصرہ مین ڈالا ہی اللہ تعالیٰ نے رومیونکو پس کوئی انمین کا قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہی مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوائے اسکے
کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے بطریق کو آیا وہ ہمارے سامنے اچھے سامان اور لشکر کثیر مستعد پیکار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد اُنکی اور نہین جانتے ہم کہ
وہ کہان سے آئے پس ناگہان در آئے وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اُنھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اُنھون نے جو کچھ
ہمارے ساتھ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب سُنا ابو عبیدہ رض بن الجراح نے یہ حال بلایا خالد بن الولید کو اور کہا اُنسے کہ ای ابا سلیمان تمھین سے
یہ کام ہوگا اور تمھین باسامان ہو ایسے کامونکے واسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالیٰ پر اور تمپر با نیمہ مین طلب بہتری کی اللہ تعالیٰ
سے سب کامونمین تو تم اپنے ساتھ سامانونکو جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر پیچھا کرو تم نشان قدم اُن لوگونکا جنھونے مار ڈالا
ہی ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش کرو تم اُنکو جہان کہین وہ ہون پس شاید کہ جا پڑو تم اُنپر اور لیلو بدلا مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ مین نے مصالحہ
کیا ہی اس جنگل کے لوگونسے اور مین نہین توڑتا ہون کسی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گرہ کو مگر یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس پاؤنگا مین بجانب انکے قتل

قتل کی راہ کو پس پرہیز کرو اور ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اُنکے معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس جلد گئے خالد بن الولید بجانب
اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوئے اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا روانگی کا پس کہا اُنسے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان
کہا اُنھون نے کہ جلد جاتا ہون مین اُس کام کیطرف جسکا تمنے حکم کیا ہی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جسکو تم چاہو
خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا جاؤنگا اور نہین چاہتا ہون مین لینے ساتھ کسی کو پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاؤگے حالانکہ
تمھارے دشمن کی تعداد بہت ہی خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اُنکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ
تعالیٰ کے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ بات یہی ہی ولیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم طے سے جسمین ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس
ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور روانہ ہوے وہ مع اپنے ساتھیو نکے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہو نمین پس دیکھا اُنھون نے مردو نکو کہ پڑے ہوئے
ہین اور گرد اُنکے جنگل کے لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولادو نکے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اُنسے پس جب آئے
خالد بن الولید اُنکے پاس شور و فریاد کی قوم نے اُنکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو
اُنکے ساتھ تھا کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیو نکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین
ہین پس قسم طلب کی خالد بن الولید نے اُنسے بعلی قتل مسلمین پر پس قسم کھائی اُنھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو
آپڑا ہمارے ساتھیو نپر اُنھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا نے جسکے ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہی اور یوقنا
کے جاسوس تمھارے لشکر مین مقرر ہین پہونچاتے ہین اُسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اُنھون نے کہا کہ یہی
اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اُنکو کہ طلب کرتے تھے پہاڑ کو پس کہا خالد بن الولید رضہ نے اپنے ہمراہیو نسے کہ قوم نے جانا ہی اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور
اُنکو تلاش کریگا پس تجاوز کیا ہی اُنھون نے ہماری راہ سے تاکہ در آوے اُنپر پھر جاوین وہ بجانب اپنے قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کرو تم باگو نکو
پس ایسا کیا اُنکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اُنکے آگے تھے اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ
اور مسلمان اُسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اُس مرد معاہد سے کہ آیا سوائے اُس راہ کے اور کوئی راہ
بھی اُنکے قلعہ مین جانیکی ہی اُسنے کہا نہین پوشیدہ ہو کر ٹھہرو تم پس تحقیق فتحیاب ہوگے تم اُنپر پس اُترے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے جنگل
مین اور وہ امید رکھتے تھے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اُسیوقت دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑو نکے سمو نکی
تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اُسکے پیچھے تھا اور چلا جاتا تھا اور دلیر کرتا تھا اور برانگیختہ کرتا تھا اُنکو چلنے مین پس اُسیوقت نکلے خالد بن الولید
اگاڑی سے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اُنپر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو
آہستگاری سوائے اُنکے بطریق پیشرو کی اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہی اور سامنا کیا اُسکا اور مارا اُسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اُسکو دو
آدھے کرکے اور رکھا مسلمانون نے اُنمین تلوار کو اور ڈھونڈھتے اور تلاش کرتے تھے اُنکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اُنمین سے
کسی نے اور لیلیے جانور اُنکے اور پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانو نکے آنیکی پس جب
قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اُنکے اور تھے اُنکے ساتھ قیدی اور بہت کپڑے اور اسباب مقتولین کا پس کلمہ اور تکبیر کہی اُنھون نے اور جوابدیا

انکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اور سب مسلمانون نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور انکے ساتھ زیادہ تین سو قیدی کے
سات سو سے یا کچھ کم مقتولین سے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا انھون نے اور کہا کہ ہم تمکو اپنی عوض مین
مال دیوینگے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر ہی گردنین انکی مارنا سامنے اہل قلعہ کے کہ ایسا کرنے مین دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف اور سستی ہو گی
پس جب سُنا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے یہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا انھون نے سب قیدیونکی گردنین مارنیکا پس ماری گئین گردنین انکی اور دیکھتا
اور ساتھی اُسکے اس امر کو دیکھتے تھے پس جب ماری گئین گردنین اُنکی کہا خالدؓ بن الولید نے ابو عبیدہؓ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ
کیے ہین اور اب وہ لوگ خلاف اسکے ہین کہ وہ امیدوار رہتے ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے ہین ہماری آزمودگی کی اور لے لیتے ہین
ہمارے اونٹون اور جانورونکو اور بہتر یہ ہی کہ تم حکم کر دلیئے لوگونکو یا سامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور نگہبانی کرو تم مشرکین پر ہر راہ مین تاکہ
نہ ممکن ہو انکو نکلنا اُنکے قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو انکو جہانتک ہو سکے تمسے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ جزائے خیر دے
تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان تمھارے مشورے مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح پڑھائی ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اور متوجہ
ہوے وہ نماز سے اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن طفیل الخدوی اور قیس بن مبیرہ
اور میسرہ بن مسروق کو پس متفرق کر دیا انکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اُنکے بیٹے اور ضیق مین ڈالنے رہنونکا یعنی پس ایسا ہی کیا انھون نے اور شدت کی
انھون نے اُسکے اوپر تنگ گیری مین تا اینکہ اگر اڑتی اُسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کر لیتے اُسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون نے محاصرہ قلعہ پر پس
جب طول ہوا زمانہ اُنکے گھیر لینے کا رومیونکو اور بیقرار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا اور ارادہ کیا
دور پڑنیکا اُنسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاوین وہ اُنسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اُسکو یا موقع ایسی جہت کو کہ پہونچین بجانب قلعہ کے
پس دور ہو گئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہونچین اُسکے سبب سے قلعہ تک اور یوقنا نہین اُترتا تھا قلعہ سے اور نہین
کھولتا تھا اُسکے دروازیکو اور ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ امر بہت ناگوار اور زبون معلوم ہوا اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اُنسے
کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اُسکو اور ڈراتے ہین اُسکو ہمسے اور مین تمکو قسم دیتا ہون
اے ابا سلیمان اس امر کی کہ اگر ہو تم ہمارے لشکر مین اور آزمائش کرو تم لوگونکے کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے جاسوسونپر پس سوار ہوے
خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اُنکے ساتھ تھے اور حکم کیا انکو اس امر کا کہ قبضہ کر لیوین وہ ہر اُس شخص پر
جسکو وہ شبہی تے ہون پس اُسی حالمین کہ خالد بن الولید گشت کر رہے تھے کہ دفعتہً دیکھا انھون نے ایک مرد کو عرب سے اور اُسکے سامنے ایک کمبل تھا جسکو
وہ الٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اُسکو دیکھتے تھے اور انکار کرتے تھے اُسکی شناسائی مین پس متوجہ ہوے اُسکی طرف اور سلام کیا اُسپر اور کہا
اُس سے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہی اُسنے کہا کہ مین ایک مرد ہون یمن سے خالد بن الولید نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہی پس ارادہ کیا تھا اُسنے
بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اُسکی زبان پر اور کہا اُنسے کہ مین قوم غسان سے ہون پس جب
سُنا خالد بن الولید نے کلام اُسکا قبضہ کر لیا اُسپر اور کہا اُس سے کہ دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہی اور تو دشمن کا جاسوس ہی اُسنے کہا
کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوے خالد بن الولید اُسکو لیکر بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور کہا اُنسے کہ اے سردار تحقیق متعجب کیا ہی مجکو

اس شخص کے کام نے اسواسطیکہ مین نے اُسکو سوائے مسلمانون کے اور کبھی نہین دیکھا ہو اور یہ کہتا ہی کہ مین قوم غسان سے ہون اور بیشک وہ عبادت
کنندگان صلیب سے ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان آزمایش کرو تم اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر اسکی آزمایش کرون
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمایش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہی ورنہ عرب متنصرہ سے خالد بن الولید اس
کمانہ کی پر اور عربی اٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز کی پڑھی اور پڑھا انمین قرآن شریف کو باآواز بلند پس نجانا اس شخص نے کہ کیونکر اور کیا پڑھے پس کہا خالد بن
الولید نے اس سے کہ تو قسم ہی خدا کی جاسوس ہی ہمیر پھر پوچھا اُسکے حال کو پس اقرار کیا اور کہا اُسنے کہ مین جاسوس ہون تمپر پس کہا خالد بن الولید نے
کہ تو اکیلا ہی اُسنے کہا نہین بلکہ ہم تین شخص ہین کہ مین ایک اُنمین کا ہون اور دو شخص پھر گئے ہین جانب قلعہ کے تاکہ تمھاری خبر پہونچا دین وہ
یوقنا کو اور مین ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اس امر کے جو ان دونون کے پیچھے تم مین واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجکو دو کامون
یا مارے جانے یا اسلام قبول کرنے سے کون کام تجکو دوست تر ہی کہ سوائے اسکے تیرا کام تیرے واسطے نہین ہی غسانی نے کہا کہ مین مسلمان ہوتا
ہون اور گواہی دیتا ہون اس امر کی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس رجوع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار پانچ مہینے
گھیرے رہے وہ قلعہ کو اس حال سے کہ نہین گذرتا تھا اُنپر کوئی دن مگر یہ کہ گر پڑتے تھے مسلمان رنج اور شدت مین اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح
نے خط لکھنے مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن
الرحیم من عبد اللہ عمر الی عامله بالشام ابی عبیدہ السلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیه صلی اللہ علیه واله وسلم یا
ابا عبیدہ وعلمت ما یصیبنی بابطاء کتابک عنی وانقطاع خبرک بکثرت مستفیق ضنی جسدی علی اخوانی المسلمین ومالیل ولا نھار الا وقلبی عندکم
ومعکم فما لم یات منکم خبر ولا رسول فان عقلی طائر وفکری حائر کانک لا تکتب الی بالفتح والغنیمة واعلم یا ابا عبیدہ وانکنت غائبا عنکم فانی لاحکم
قلقی علیکم کقلق المراة الجنة علی ولدھا فاذا قرات کتابی ھذا فکن للاسلام والمسلمین عضدا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین
ورحمة اللہ وبرکاته اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اُنکے پاس پڑھا اُسکو آہستہ پھر پڑھکر سنایا مسلمانونکو بلند آواز
سے پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے ہرگاہ امیر المومنین تمھارے واسطے دعا کرتے ہین اور تمھارے کامون سے راضی ہین پس بتحقیق اللہ غالب اور
بزرگ مدد کریگا تمھاری تمھارے دشمنونپر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب من عامله
بالشام ابی عبیدہ السلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیه محمد صلی اللہ علیه واله وسلم تسلیما کثیرا کثیرا واعلم یا امیر المومنین
ان اللہ عز وجل ولہ الحمد قد فتح علی ایدینا قنسرین وقد شنینا الغارة علی العواصم وقد فتح اللہ مدینة حلب صلحا وقد عصی من فی قلعتھا
وھم خلق کثیر مع بطریقھم یوقنا وقد کاد نا مرادا وقتل منا رجالا رزقھم اللہ الشہادة علی یدہ پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب رسول
اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ستة واللہ من وراء ثبا لہ رصادو قد ھممت الرحیل عن محاصرة الی البلاد التی ما بین انطاکیة وحلب
وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمة اللہ وبرکاته اور لپیٹا خط اور مہر کیا اُسپر اور بھیجا اُسکو
دو شخصونکے ساتھ اپنے ساتھیون سے ایک اُنمین سے عبد اللہ بن قرط الیمانی اور دوسرے جعد بن جبران الیشکری تھے پس روانہ ہوئے
وہ دونون در انحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اُنھون نے راہ علیقہ کی اور کوشش کی اُنھون نے بیچ چلنے مین

یہانتک کہ قطع کیا اُنھون نے ارض حقان کو صکاصکہ تک اور یہ مقامات قلعہ عرب کے تھے نزدیک تیما کے پس جب پہونچے وہ دونون
وہان سامنے آیا اُنکے ایک سوار گھوڑے پر اور وہ زرہ پہنے تھا اور خود اُسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین لٹکائے ہوے تھا رکاب
مین اپنے نیزے کو گویا وہ نکلا تھا اپنے دشمن کے مقابلہ مین یا جاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اُسنے اُن دونون کو قصد کیا اُنکی طرف کا
پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ سختی ہو تمھارے دشمن پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہی اُسنے
ہمارا ایسی جگہ اور ایسے حال مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ شہسواران عرب اور اُنکے لوگون کو ڈرنا نچاہیے اور نہین ہی اس شہر مین
کوئی ایسا شخص جو صاحب خیمہ اور خرگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہی شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب
قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اُسنے ان پر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہان سے آتے ہو اور
کہان جاتے ہو اُن دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوے سردار ابو عبیدہؓ بن الجراح کے ہین بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب کے
پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہی کہ ہم تم پر ساز وسامان
لڑائی کا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنے ہمراہیون کے بجانب
شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیر المومنین عمر ابن الخطابؓ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مین نے تم دونون کو جنگل
کے بیچ سے آیا مین تمھاری طرف کو تاکہ دریافت کرون کہ تم کون ہو اور تمھارا ارادہ کیا ہی اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر
سلام کیا اور روان کیا اُن دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوے اور اُسیوقت دکھائی دیے گردہ اور راونٹ آتے ہوے اور
چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا انکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس
خوش ہوئی قوم اس حال سے اور روانہ ہوے بارادۂ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور
داخل ہوے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمر اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب
پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے اور بلند کیا دونون ہاتھ انکو طرف آسمان کے اور کہا اللھم کف المسلمین شرہ وشرہ کل ذی شیء پھر حکم کیا منادی
کو کہ پکار دیوے لوگون مین الصلوۃ جامعۃ پس جب یکجا ہوے لوگ پڑھکر سُنایا اُنکو حضرت عمر نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا پس نہین ختم ہو
چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اُنکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے رہنے والے اور سبا اور مارب سے در انحالیکہ درخواست
کرتے تھے وہ حضرت عمر سے اپنے لیے روانہ کرنیکی بجانب شام کے حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین
اُنھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اُنپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل
ہین جنکے پاس سواری نہین ہی پس اگر منگا دیوین امیر المومنین سواریونکو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے
دشمنون تک پس کہا اُنسے حضرت عمرؓ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اُنھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام
اُنھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہی اُنکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اُسیوقت بلایا
حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اُنسے کہ جاؤ مال صدقات کیطرف پس لاؤ تم قوم کیواسطے ستر سواریان تاکہ ایک کے پیچھے

ایک سوار ہو وین اُنپر اور لاویوین اپنا سامان توشہ اور کھانیکا اُنکی پشتونپر پس جلدی کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اور لائے
ستر اونٹ اور سپرد کیا ان لوگونکو اور کہا اُنسے کہ لو تم راہ کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بجانب اپنے بھائیونکے اور جلدی کرو تم بطرف
لڑائی اپنے دشمن کے پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد
فقد ورد علی کتابك مع رسلك فسرنی ما سمعت من الفتح والنصر علی عدائکم ومن قتله الله من الشهداء وما ذکرت من انصرافك
الی البلاد ما بین حلب والطاکیة وفك القلعة ومن فیها فما هذا برائی اتترك رجلا قد اخذت دیاره وملکت مدینته ثم ترحل عنه فیبلغ
الخبر الی جمیع النواحی انك لم تقدر علیه ولا وصلت الیه فیضعف ذکرك ویعلو ذکره بما صنع ویطمع فیك من لم یطمع وتجترئ علیك احبار
الروم وجمیع من فی الشام خاصتهم وعامتهم ویرجع الیك جیوشها وتکاتب ملوکها فی امرك فایاك ان تبرح حتی یحکم الله وهو خیر
الحاکمین فلبث الخیل فی السهل والسعة واوقفها فی المضائق والجبال بین المغرب الی حدود الفرات ومن صالحك منهم فاقبل صلحه ومن
سالمك سالمه والله خلیفتی علیك وعلی جمیع المسلمین وقد نفذت کتابی هذا واهل مشارق الیمن فمن وهب نفسه لله تعالی
وراغبه فی الجهاد فی سبیل الله منهم عرب وموالیه وفرسا ورجالة والمدد یلیك متواتر ان شاء الله تعالیٰ پھر لپیٹا خط
اور مہر کی اُسپر اور دیا عبداللہ بن قرط کو اور اُنکے ساتھ جعدہ بن جیران تھے اور قوم مسلمان کوشش کرتے تھے اپنے چلنے مین اور
سوائے اسکے پہنچتے تھے وہ لوگ عبداللہ بن قرط اور اُنکے ساتھی سے حال بلاد شام اور فتح ہونے شہرون اور لڑائی رومیون کا
تا کہ اُنکو پوچھا اُنھون نے حال قیامگاہ مسلمانون کا اور یہ کہ لشکر اُونکا کہان ہے پس کہا اُنسے عبداللہ بن قرط نے کہ سب مسلمان مع سردار
اُن کے قلعہ حلب کو گھیرے ہوئے ہین اور اُس مین ایک شخص معززین روم سے ہے اور اُسکے ساتھ گبران ہمراہی اُس کے ہین
کہ پناہ لی ہے اس نے اپنے اصل قلعہ مین مسلمانون نے کہا کہ ای ابن قرط کیا سبب ہے کہ وہ مسلمانون کے ساتھ مصالحہ
نہین کرتے ہین جیسا کہ اُسکے اور ساتھیون نے مصالحہ کیا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے اُنسے کہ ای گروہ عرب کے ہمنے نہین
دیکھا ہے بعد لڑائی یرموک کے کسی مرد کو بڑا بہادر اس شخص سے پس بتحقیق مار ڈالا اُسنے لوگونکو اور زمین پر گرا دیا دیرونکو اور وہ آپڑتا ہے
مسلمانونکے اطراف لشکر پر وقت غفلت مسلمانونکے پس مار ڈالتا ہے اُنکے لوگونکو اور لوٹ لیتا ہے اُنکے اسباب کو اور پھر جاتا ہے اپنے قلعہ
کی طرف اور وہ کبھی اندھیری رات مین بطلب و تلاش رسد لانیوالونکے جاتا ہے پس جا پڑتا ہے اُنپر اور گرفتار کر لیتا ہے ان کو
اور لے لیتا ہے سب جانور اور رسد اور توشہ اُنکا پھر پلٹ جاتا ہے اپنے قلعہ کو اور ہم لوگ نہین آگاہ ہوتے ہین اُسکے آنے جانے سے
اور سبب اُسکا یہ ہے کہ مسلمان اُسکے قلعہ کا محاصرہ کیے ہین اور اُس سے ڈرتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ منجملہ اُن لوگون کے
جو سنتے تھے کلام عبداللہ بن قرط کا اور سمجھتے تھے گفتگو اُنکی ایک شخص غلامان بنی طریف ملوک کندہ سے تھا جنکا نام دامس تھا
اور کنیت اُنکی ابو الہول تھی اور وہ مشہور اپنے نام اور کنیت سے تھے اور تھے وہ بہت سیاہ رنگ پست گردن گویا مثل موٹے درخت
کے تھے اور جس وقت سوار ہوتے تھے وہ بڑے اونچے گھوڑے پر خط کھینچتے تھے اپنے پیرونسے زمین پر اور وہ بڑے شہوار اور
شجاع تھے کہ مشہور ہو گیا تھا ذکر اُنکا اور بڑھ گیا تھا اور بلند ہو گیا تھا کام اور مرتبہ اُنکا بلاد کندہ اور حضر موت اور جبل مہرہ اور ارض

اگر وہ کو تنگ جگہون اور پہاڑونین اور درمیان مغرب کے حدود فرات تک جو شخص مصالحہ کرے تمسے اُنمین پس قبول کرو تم اُسکی صلح کو اور جو شخص سلامت روی کرے تمہارے ساتھ سلامت روی کرو تم اُسکے ساتھ اور اللہ تعالیٰ

شجر مین اور ڈرایا تھا انھون نے جنگل والونکو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانونکا اور باانیہمہ نہین پاتے تھے انکو جیسل گھوڑے اور اہل عرب
جسوقت اُنکا ذکر اپنی مجلسونمین کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اُنکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سُنا دامس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اُسکے
کامونکا مسلمانونکے ساتھ قریب تھا کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا انھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہو اے برادر
عربی پس قسم ہی خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو میرے ہاتھونپر پس جب سُنا عبداللہ بن قرط
نے کلام ابوالہول کا دیکھا اُنکی طرف گوشہ چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے بیٹے عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہی
تمھارے نفس نے ایسی اُمید کی کہ نہ پہونچو گے تم اُسکو اور ایسی چیز کی کہ نپاؤ گے اُسکو افسوس ہی تمپر آیا نہین سُنا ہی تمنے کہ شہسواران
مسلمین اور دلیران موحدین سبکے سب اُسکو گھیرے ہین اور اُسکے ساتھیونسے لڑتے ہین وباانیہمہ کوئی کچھ اُسکا نہین کرسکتا ہی
تحقیق کر اور فریب کیا ہی اُسنے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہی زمین کے زبردستونپر پس جب سُنا دامس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط
کا خشمناک ہوے اور کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم ہی مجھپر تمھارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ ابتدا کرتا مین تمھین
سے ہنسیرا اُنکے پس اعتبار کرد تم لوگونکے حقیر جاننے سے پس اگر تم دوست رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اُن لوگونسے
جو موجود ہین میرے گھروالونسے اور اُس چیز کو جو گذر گئی ہی میرے کامونسے جنکے بیان کرنیسے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگی مین پڑتے
ہین سینے کتنے مشرکونسے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہی مین نے اور کتنے گروہونکو ہلاک کردیا ہی مینے اور کتنی جگہ تاخت و تاراج
کی ہی مین نے اور ڈرانیوالی جگہونمین در آیا ہون مین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہی مین نے اور بہت مالونکو لوٹ لیا ہی مینے اور بہت جنگلونکو
قطع کیا ہی مین نے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پیچھا کیا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر کسی ہمسایہ نے
اور نہین لاحق ہوئی مجکو کوئی تنگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی پھر چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو حالت خشم
اور غصہ مین اور روانہ ہوے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی نرم کرد تم اپنے نفس کو واسطے قسم ہی
خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور ہی سے نزدیک اور امر سخت اُسپر آسان ہوجاتا ہی اور تحقیق وہ شخص مضبوط ہی کہ نہین ڈراتے ہین
اُسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتے ہین اُسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہی تو ابتداے لڑائی کو پہونچتا ہی جس جگہ کو طلب کرتا ہی اور نہین چھوڑتا ہی
اُسکو جو بھاگتا ہی پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہی تعریف اور توصیف کو اور مین اُمید رکھتا ہون اسلامر کی کہ کرے
اللہ تعالیٰ اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے پھر کوشش کی قوم نے چلنے مین تا اینکہ آگئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے پاس اور وہ اُترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون نے قلعہ کو ہر طرفسے پس جب قریب پہونچے سب
قوم مسلمان آراستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی
انھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہ سے اور استقبال کیا
اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا اُنپر اور سلام کیا انھون نے ابو عبیدہ بن الجراح پر اور اُتری ہر قوم اپنے ٹھکانون اور گروہ مین اور یوقنا
کا حال تھا کہ باانیہمہ دمہر اُسکو بھیجتا تھا مسلمانون کیطرف اپنے لوگون کو اور ڈالتا تھا اُنپر لڑائی کو اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانون سے

دنکو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر راتکو اور اکثر لکلنا اُسکا حالت غفلت مسلمانون مین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا آنیوالے مسلمانون نے
اس رات مین تو دیکھا اُنھون نے اور منسرا ور بنہان اور حضر موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاط مین اور متوجہ ہوے دامس
بنی طریف کی طرف جنکے پاس وہ اُترے تھے اور کہا اُنسے کہ تم کو قسم ہی خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے سے ہو اُنھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے
دامس نے کہا کہ دشمن تمھارا قلعہ کی چوٹی پر ہی اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہی جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر تمھارے
سامنے ہی جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمھارا کس وجہ سے ہی اور یہ کیا تمھاری بے آرامی ہی اُنھون نے کہا کہ لے ابوالہول
مالک اس قلعہ کا گرمنحوس بدفال ہی کہ اُمید وار رہتا ہی ہماری غفلت اور نا آزمودگی کا اور آپڑتا ہی ہمارے کنارون پر پس مار ڈالتا
ہی وہ ہمارے لوگونکو اور آتا ہی ہماری امن کی جگہون مین پس اسحالت مین کہ دامس بات جیت کرتے تھے اپنی قوم سے کہ اُسیوقت
ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف لشکر مسلمانون مین پس اُٹھ کھڑے ہوے دامس درانحالیکہ نکال لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے
پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا اُس جانب کو جس طرف آواز سُنی تھی تا آنکہ پہونچے وہان پس وہ یوقنا تھا بجمعیت پانسو سوار
دلیر اور گرامی کے اور پایا تھا اُسنے غفلت کو مسلمانون سے جب دیکھا دامس نے رومیون کو جا پڑے اُنکے دلیرون کے بیچ مین
اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اُنکے منھون مین اپنی تلوار کو اور اُنکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران
بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا یوقنا نے اُس چیز کو جو اُتری اُسپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دوسو آدمی اُسکے لوگون سے مارے گئے اور
دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھا کیا اُنکا اصل قلعہ تک اور قوم کندہ اُنکے پیچھے تھی پس پکارا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہی میری طرفسے
تمپر کہ نہ پیچھا کرے اُنکا تم مین سے کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے ای ابوالہول سردار قسم دیتے ہین تمپر اور ہمپر پھر نیکی سے بھرے تم
رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس پھرے دامس اپنی قیامگاہ کیطرف اور پھری قوم اپنے اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلاے
آزمایش نیک ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوے رومیون کی ہلاکی اور مارے جانے اُنکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اُنھون نے یکجا
ہوے واسطے نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہو چکی نماز متفرق ہوے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن
الجراح کے سامنے مگر چند مسلمان اور رئیس اُنکے پس ذکر کرتے تھے آپسمین رات کے سانحہ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکھے
اللہ تعالیٰ سردار کو بتحقیق دیکھا مین نے رات کیوقت قوم کندہ کو مبتلاے آزمایش نیک ہوے تھے اور بیشی اور ثابت قدمی کی تھی اُنکے
دلیر لوگون نے اور دور کیا اُنھون نے ہمسے دشمن کی بدی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہی خدا کی ای ابا سلیمان
بتحقیق یاری اور مدد دی لوگونکو قوم کندہ نے اپنی ثابت قدمی اور جرأت سے اور مین نے سُنا تھا اُنکو کہ کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور
نیک کوشش کی دامس ابوالہول نے اور نہین دیکھا مینے اُس مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اُٹھ کھڑے ہوے ایک شخص
روساے قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن مرداس بن مکرب الکندی تھا پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال کرے
اللہ تعالیٰ سردار کو دامس ابوالہول غلام بنی طریف کے ہین وہ ساتھ اُس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہی اور دامس ایسے شخص ہین کہ عاجز
کردیتے ہین لوگونکو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور رسوا کرتے ہین بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈراتی ہی انکو جماعت اور نہین

دشوار گذرتا ہی اُنپر تاخت وتاراج کرنا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ آیا سُنا تمنے کلام سراقہ بن مرداس کا اُنکے غلام کے
کے باب مین پس کہا خالد رضہ بن الولید نے کہ نیک حال رکھے اللہ سردار کو وہ سچے ہین اپنے کلام مین اور تحقیق مینے سُنا ہی ذکر انکا اور کہا
کیا گیا ہو تمین اُنکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہی مجکو اُنکے درد نے جنکا نام عمرو بن عنبر الہری ہی اس امر سے کہ دامس نے تاخت کی تھی اُنپر تنہا اور
وہ کنارے دریا کے تھے اور دامس نے ایسا مکر و فریب کیا تھا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تھے وہ اُنکو ہُش مکر سے تا اینکہ تنہا لیلیا تھا تمام حلہ کو اور
جو کچھ اُنمین تھا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تھے اور دامس در پے طلب اُنکے تھے واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر تھا اور قوم ڈرتی
تھی اُنسے اور اُنکی بُرائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تھے مع اپنے مال و اولاد اور جانورونکے بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف
اُنکے مکر کے اور دامس پوچھتے تھے اُنکے حال و اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اُنکو اُترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا دامس نے
اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنیکے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اُنپر اور نہین نکلا اُنمین سے کوئی شخص دامس کے ساتھ اور حال یہ تھا کہ دامس
آگاہ تھے شہرونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوے دامس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف
اور اُٹھا لیا اپنے پشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکھا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے دامس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ
اپنے خیمہ سے اور پشتوارہ اُنکے سر پر ہی آئے کچھ لوگ قوم کے اُنکے پاس اور کہا اُنسے کہ کہانتک جاؤگے اے ابو الہول اور یہ کیا چیز ہی جسکو ہم تمہارے
ساتھ دیکھتے ہین پس کہا ابو الہول نے اُنسے کہ مین ارادہ رکھتا ہون تاخت کا بنی شعرا پر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے
عار و ننگ کو پس کہا اُنسے گروہ کے بڈھے لوگون نے کہ نہین دیکھا ہی ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رائے سے اور تم جانتے ہو ہم امر کو کہ
بنی شعرا ستر مرد ہین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اُنپر لیوے وہ اپنے ساتھ کچھ کپڑونکو نہین سُنا ہی ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے
ہین کہ تم جوذار کے پاس جاتے ہو اور جوذار لونڈی تھی حساس کی حضرموت سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تھی جسکا نام سفلہ تھا اور دامس
اُسکو دوست رکھتے تھے اور جو کچھ پاتے تھے مال و اونٹ اور گھوڑے وغیرہ سے اُسکو دیتے تھے کہ نہین بڑا جانتے تھے اس مال کثیر کو اور اُسکے واسطے
تھوڑے پر راضی نہین ہوتے تھے اور نہ سیر ہوتے تھے اُسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذار کے پاس جاتے ہین پس کہا
اُنسے دامس نے کہ قسم ہی خدا کی جو تم گمان کرتے ہو وہ جھوٹھ ہی اور قریب تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر
واقف ہو جاؤگے تم اس معاملہ سے پس پھیری قوم اور چھوڑا تنہا اُنکو اور روانہ ہوے دامس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم پر پس لی ایک
اونٹنی اُنکے اونٹون سے اور کوچ کیا اُسپر اور رکھ لیا اپنی تلوار اور ڈھال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکھ لیا اپنے نیچے پشتوارہ کو پالان اونٹنی پر
اور چلے وہ ایک دن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچھلی رات پھیری سواری بجانب بعض جنگل کے اور اُترے وہان اور باندھا اسباب کو
اور باندھ دی اُنکی باگ اُسمین پھر چھوڑ دیا اُسکو اور وہ بندھی چرتی تھی پھر چھپ رہے وہ درمیان پتھرون کے اور تھے قریب قوم سے
اور وہ ڈرتے تھے اس امر کو کہ دیکھے اُنپر کوئی شخص پس جب گذر گیا اُنپر دن اُنکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اونٹنی کے پاس پس بٹھایا
اُسکو اور رکھا اُسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچھ تھوڑی سی رات دیکھا قوم کی آگ روشن
کو پس پھیرا اپنی اونٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئی اونچی زمین پر جو بلند تھی قوم اور سامنے زمین مین درخت طلح

اور کنارے کے تھے پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھا دیا اُن درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس سنین قوم آواز اُسکے چرنے اور کف لگانے
کی پس جب باندھ دیا اُسکو گئے وہ بجانب اپنے پشتوارہ کے پس کھولا اُسکو اور نکالا اُسمین سے ازارونکو اور لیلیا درختون کی شاخونکو
اور لیتے تھے ہر لکڑی کو بقدر اپنے قد کے اور لاتے تھے لکڑی کو پس کھڑی کرتے تھے اُسکو اور مضبوط کرتے تھے اُسکو ساتھ پتھرونکے
پھر ڈالتے تھے اُسپر ازار کو اور ایساہی کرتے تھے تا آنکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اُنکی ایک صف سامنے گھرون کے دروازون
اور خیمون کے پھر لٹکایا اُنھون نے اپنی تلوار اور ڈھال کو اور پہن لیا ایک ازار سُرخ ارجوان کو پھر اُترے وہ بلندی سے جسمین متفرق
کر دیا تھا کپڑونکو لکڑیون پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھومے گرد اُنکے خیمون کے اور فکر کی اُنکے کام مین کہ کیونکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی
تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اُنکو آفتاب کے نکلنے تک پھر روانہ ہوے بجانب ساحل کے اور تلوار اُنکی برہنہ اور سپر اُنکے ہاتھ مین تھی
پس جب نزدیک ہوے اُنسے آواز دی اُنکو کہ نزدیک ہوئی ہلاکی تمھاری مین ابوالہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھ سختی کے اور لیے
گئے تم خشکی اور دریا کیطرف سے پھر پکارتے تھے کہ اے آل طریف اے آل کندہ پس جب پڑی آواز اُنکی قوم کے کانونمین بھول گئے اپنے تئین سوتے ہوئے
اور چلا مین عورتین اُنکی اور نکل بھاگی قوم اُنکی سامنے سے ہوکر گھرون سے بجانب پہاڑ کے اور دامس اُنکے پیچھے تھے پس جب تنہا دیکھا قوم نے
انکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھرے اُنکی طرف درآنحالیکہ وہ لڑتے تھے دامس سے اور اُمید کی تھی اُنھین بسبب اسکے کہ اُنکو تنہا دیکھا
تھا اور اُنکے پیچھے اور کسی کو نہین دیکھا پس دوڑے طلب اُنکے ہوے پس دامس حملہ کرتے تھے اُنپر اور پیچھے پھرتے تھے لنگے اور مار ڈالتے تھے ایک مرد
کو بعد ایک مرد کے پس جب دیکھا قوم نے اُنکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو چاہا اُنھون نے کہ سبقت کر جاوین وہ دامس پر بجانب بلند زمین
کے تاکہ درآوین اُنپر اُنکے پیچھے سے پس جب دیکھا دامس نے اُنکی طرف کہ نزدیک ہوے ہین وہ اُن لکڑیونسے جنپر شلوارین اور کپڑے تھے
ڈرے اس امر کو کہ دیکھیگی قوم اُنکی طرف پس اُمید کرینگے اُنمین اور واقف ہوجاوینگے دامس کے مکروفریب پر پس پھرے ساتھ کوشش کے
اُنکے سامنے تاکہ سبقت لیجاوین اُنپر پس کوشش کی تا آنکہ سبقت لیگئے اور ہوگئے آگے اُنکے پھر آئے وہ لکڑیونکی طرف درآنحالیکہ کلام
کرتے تھے اُنسے گویا کہ وہ کلام کرتے تھے لوگونسے اور وہ کہتے تھے اے آل طریف اے آل کندہ آگئی ہی تمپر قوم قصد کیا ہی تمھارا لوگونے پس حملہ
کرو تم اُنپر پس بڑھایا قوم نے لگاہونکو وقت آورد نیکے دامس کے اونچی زمین کیطرف پس دیکھا اُن لکڑیونکو جنپر کپڑے تھے اور نہین شک کی اُنھون نے
اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اُٹھائی اُنھون نے درآنحالیکہ پھرنیوالے تھے بجانب ریگ کے پس پکارتے تھے دامس کہ اے قوم قسم دیتا ہون مین
ہر مرد پر تمسے اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہ سے اور نہ اُترے اپنے مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمھارے واسطے مشقت قوم کو پس پھر
قوم مہرہ اپنی لشکرونکی طرف دوڑتی ہوئی کسی نے اپنے پیچھے سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسی نے اپنے بیٹے کو اور کسی نے لیلیا تھا اسقدر اسباب
اپنے گھر کا جسپر وہ قادر ہو سکا اور پھرے ابوالہول بجانب گروہ کے پس نہین پایا اُنمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان وزنان پیر کو
پس حکم دیا دامس نے غلامونکو نزدیک جانے اور لینے اونٹونکے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین باندھین
غلامونکی اور اُٹھا لیا جو کچھ گروہ مین تھا اور روانہ ہوے باراده اپنی قوم کے پس جب آئے وہ راہ پر توقف کیا اور پکھڑ رہے ان لوگونسے اور گذرے
اور گئے مثل ہولے تندکے اور لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئے لوگونمین اور روانہ ہوے یہانتک کہ پہونچے اپنی قوم کے گروہ مین پس تعجب کیا

عرب نے اُنسے اور اُنکے کامونسے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال دامس کا خالد بن الولید سے متوجہ ہوکر اقرین کرم
الکسندری کی طرف اور کہا اُسنے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں میں اُنکو اور سُنوں میں کلام اُنکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سُراقہ
لائے اُنکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم دامس ہو اُنھون نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو پس کہا ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے
کہ مین نے عجیب و غریب تمھارے حالات سُنے ہین اور تم قسم ہی خدا کی کہ لائق اُن کامونکے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگونسے اور جانو تم
اس امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین زم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعونکو اور تحقیق در آگئے تھے اور ڈالی تھی تمنے
رانکو دشمن خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو ہر طریق پو قنا سے پس کہا دامس نے کہ نیک
حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو مین نے تاخت کی ہی قوم مہرہ پر اور کئی مرتبہ لیلیا ہی مین نے اُنکے مالونکو اور پہاڑ اُنکے بلند اور
ڈھیلے پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط اور باز رکھنے والا ہی اُن پہاڑونسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا
ہون پس آیا کتا ہی تمھارا دل تمسے ہر قلعہ کے باب مین کسی امر کو پس کہا اُنسے دامس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو جانو تم اس امر
کو کہ جب مین آیا تمھارے یہان ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مین نے اثنار راہ مین ایک خواب کہ دلالت کرتا ہی وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ
تعالیٰ نے پس کہا اُنسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہی دامس نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان
قدم کے زمین پر درانحالیکہ مین کوشش کرنیوالا ہون بطلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اُنسے اور سبقت کر گئے ہین
وہ مجھپر بجانب ایک تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہی اُنھون نے ایک قوم پر پس اُسحال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین
اُنکے پاس پایا مین نے قوم کو ٹھہرے ہوے اور وہ متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مین نے اُنکو کہ ای قوم تمھارا کیا حال
ہی اور کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو چلنے سے پس کہا اُنھون نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہی ہمارے آخر اس
راہ مین کہ نہین ہی ہمارے واسطے اُسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مین نے کہ رہو تم اپنی روش زم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم
اس شگاف کو ہر پہاڑ مین پس کہا اُنھون نے افسوس ہی کہ نہین راہ ہی اُس مین پس کہا مین نے کہ یہ کیونکر ہی اُنھون نے کہا کہ
اُس مین ایک بڑا اژدہا ہی اسواسطے کہ آگ نکلتی ہی اُس کی سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اُسکے
نہین ہی پس کہا مین نے اُن سے کہ ای قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اُس کی پشت کے پیچھے سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم
نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اُس کے ڈیل کے پس چھوڑا مین نے اُنکو اور تلاش کیا مین نے
اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مین نے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا مین اُس مین پس نہین مالک ہوا
مین اُس کا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا اینکہ آیا مین بجانب اژدہے کے اُسکے
پیچھے سے پس مار ڈالا مین نے اُس کو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تبعیت کی اُنھون نے میرے نشان قدم
کی پس نہین پہونچے مجھ تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور
دیکھا اُنھون نے اژدہے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ بیٹھ رہتے تھے اپنے دشمن سے بیدار رہا ہوا

ف۱ ذکر بلانے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا دامس ابو الہول کو اپنے سامنے اور بیان کرنا دامس کا اپنے خواب کو ۱۲

ف۲ ذکر خواب دامس ابو الہول کا ۱۲۱۲

مین درانحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے
اور تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہی واسطے مسلمانون کے اور زیان کاری ہی واسطے ہمارے دشمنون کے پس کہا دامس نے کہ ای سردار
یہ کیونکر ہی پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور پکارکے کہا اپنی بلند آواز سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصرہ واحیانا
بالظفر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہی پس نزدیک آوے وہ تاکہ سُنے وہ اور جو شخص مجھسے نزدیک ہی پس سنے وہ اسواسطے کہ بیچ بیان
خواب دامس کے عبرت ہی اُسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہی اُسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے مسلمان دوڑے ہوے اُنکی
طرف بحالت خوشی کے اور سُننے والے تھے اُنکے کلام کے پس جب یکجا ہوے مسلمان آگے اُنکے پاس اُٹھ کھڑے ہوے حضرت ابو عبیدہ
بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اُنپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
تحقیق اللہ پاک اور برتر نے کہ اُسی کیواسطے خاص تعریف ہی وعدہ فرمایا ہی ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا ہمارے دشمنون پر
اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو اپنے انبیار سے خلاف نہین کرتا ہی اور مین نے
یہ نذر کی ہی اگر فتح کریگا اللہ تعالیٰ اس قلعہ کو میرے ہاتھ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگون کے ساتھ جسقدر کہ استطاعت ہوگی
مجکو اور اب لگ گیا ہی میرے دلمین اور در آیا ہی یہ امر کہ تحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اُنپر جو اُسمین ہی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور سب
قوت اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہی راہ بتائی ہی مجکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے
ہاتھ سے گلا ہاتھ دامس کا اور کہا اُسنے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر بیان کرو اپنے بھائیون سے جو دیکھا ہی تمنے خواب مین پس اُٹھ کھڑے
ہوے دامس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مین نے یہ باتین دیکھین ہین اور بیان کیا اُنسے تمام خواب اول سے آخر تک
پس جب فارغ ہوے وہ خواب کے بیان سے متوجہ ہوے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار تحقیق
سنا ہی ہمنے قول دامس کا پس تعبیر اُسکی کیا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا اُنھون نے
ذکر کیا ہی کہ دیکھا اُسکو بلند اور دشوار گذار وہ بیشک دین اور سُنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
اُنھون نے اور ناگمان در آئے وہ اُسپر پس کوئی امر ہی کہ دوست رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے ہونیکو اُنکے دونون ہاتھو پر کہ خوش
ہونگے مسلمان اُسکے سبب سے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ خوش ہوے لوگ ساتھ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا اُنھون نے
کہ ای سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ
و ظاہر مین پھر اُٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر دے رغبت اور صبر کیے جاؤ تم اپنے اپنے
مکانون کی طرف نگاہ رکھے تمکو اللہ تعالیٰ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتھیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب
تمہارے دشمنونکے مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور رائے سوا اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو
برائی سے اور مشورہ کرنے مین اُن لوگو نسے جنپر اعتماد رکھتا ہون اپنے گروہ سے پس کہا مسلمانونے کہ توفیق بہتری کی دیوے اللہ تعالیٰ
تمہاری رائے کو ای سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنونپر وہ سُننے والا دعا کا ہی پھر متفرق ہوے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہونکی طرف

اور مصروف ہوے اپنے کام مین پس کوئی تیز کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور تیمارداری کرتا تھا اپنے گھوڑے کی اور باقی دن اور رات بھر برابر اسی کام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اُنھون نے بلایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامس کو اور کہا اُنسے کہ ای بندہ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے باب مین تمھاری کیا راے ہی اور کون حیلہ اور فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہی پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہی کہ عاجز کرتا ہی گروہونکو اور باز رکھتا ہی آنیوالے اور طلب کرنیوالیکو نہ فائدہ کریگا اُسکے لوگونمین محاصرہ کرنا اُسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سینے اُنکے لڑائی سے سواے اُسکے کہ مین نے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہی جسکو مین کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے ہونیکی اُسپر رکھتا ہون پس ہوگی اُس حیلہ مین ہلاکی اُنکی اور ملکیت مین آجاوین گی اللہ کے حکم سے زمین اور گھر اُنکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہی پس کہا اُنھون نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائگان کرنے مین برائی ہی اور جو شخص چھپاتا ہی اپنے بھید کو ہوتی ہی بہتری اور نیکوئی اُسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا چیز ہی جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس نے کہا کہ میری راے یہ ہی کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیون کے اور اُترو تم سامنے قلعہ کے تا کہ ظاہر ہو اُنپر تمھاری طرف سے ہیبت اور خواہش لڑائی کی اور مین اُس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین اُمید اُسکے پورے کرنیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابوعبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادی کو کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اُترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اُنھون نے اور ظاہر کیا اپنے ہتھیارونکو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اُنپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اُنھون نے مسلمانون کی جماعت کو پس خوفناک کیا اُنکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے وحشت کو اُنکے دلون مین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطر ہوے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اُنمین سے بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اُنسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھ رہینگے اپنے قلعہ مین اسواسطے کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی راے اُنکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے مسلمانون پر پتھر اور تیرونکو اور ایکدن اور رات اسی طرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائی کو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے سینتالیس دن اور باانیہمہ دامس ابو الہول سب مکر اور فریب اُنکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اُنکو نہ پہونچائی پس بعد سینتالیس دن کے آئے دامس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اُنسے کہ ای سردار مین نے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان خدا پر پس نہین پائی مین نے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور اُمید رکھتا ہون بسبب اُسکے اللہ کے فتحیابی اور غلبہ کی اپنے دشمنونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کیا ہی دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے روسار قوم سے تیس مردونکو اور حکم دو اُنکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے میرے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری راے پر ابوعبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اُنکے تیس مردونکو شہسواران مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوے وہ لوگ متوجہ ہوے ابوعبیدہ رضہ بن الجراح اور کہا اُنسے کہ ای گروہ مسلمانونکے مین نے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اُنکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اُنکے

ف ذکر حیلہ و فریب دامس ابو الہول کا بہ نسبت قلعہ کے ۱۲

ق ذکر حیلہ و فریب دامس ابو الہول کا ۱۲

حکم کا اور جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین نے اسوجہ سے اُنکو تمپر سردار نہین کیا ہی کہ وہ بہتر ہین تمسے حسب اور نسب مین اور زہد و درجہ
سوار کار آزمودہ اور سخت لڑنیوالے اور خصومت کرنیوالے ہین اور کوئی شخص تم مین کا اپنے دل مین یہ بات نہ لائے کہ مین نے سردار کیا تمپر ایک غلام کو
از روے ناچیز جاننے کے اور مین بقسم خدا کہتا ہون کہ اگر کاروبار اس لشکر کا میرے ذمہ نہوتا تو مین سبکے پیدل اُنکے ساتھ تمہاری جماعت
مین جاتا اور مین اللہ تعالیٰ سے اُمید اس امر کی رکھتا ہون کہ فتح کرے وہ تمہارے ہاتھو نپر پس متوجہ ہوے وہ سب ابو عبیدہ بن الجراح
کی طرف اور کہا اُنھون نے نیک حال رکھے اللہ تعالیٰ سردار کو ہم لوگ کچھ شک اور شبہہ نہین رکھتے ہین تمہاری نسبت اپنی تعظیم کرنے اور
پہچاننے مرتبونکے تمہارا کلام پہلے ہی ہمارے دلو نمین اثر کر گیا تھا اور اب ہم تمہارے مطیع اور تمہارے سامنے ہین اگر سردار کرو تم کسی گربہ یعنی
بریدہ کو تو ہم تمہاری راے اور تجویز سے باہر نہین ہونگے جبکہ جان لیا ہے کہ تم نہین چاہتے ہو مگر خیر خواہی دین اور نگہبانی مسلمانونکی اور ہم مطیع
حکم ہین اللہ کے پھر تمہارے اور اُس شخص کے جسکو تم سردار مقرر کرو ہمپر کسی طرح کے لوگونسے وہ ہو پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی گفتگو سے اور
اعتماد کیا اُنکے کلام پر اور دعا جزاے خیر کی دی اُنکو اور شکریہ بیان کیا اُنکا اور کہا اُنسے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ میرا دل مجھسے یہ کہتا ہے
کہ اللہ تعالیٰ فتح کر دیگا اس قلعہ کو اس شخص کے ہاتھ پر اسواسطے کہ یہ شخص باریک بین اور بڑا مبصر ہے پس روانہ ہو تم اُنکے ساتھ اور بھروسا
اور اعتماد کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور تم لوگ جانتے ہو اس امر کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سردار مقرر فرمایا تھا اپنے غلام کو اوپر بہادر
عرب سلمین اور اشراف لوگون پر اُنکے قبیلہ سے پھر متوجہ ہوے ابو عبیدہ رضہ بن الجراح دامس کی طرف اور کہا اُن سے کہ اے دامس
ابو الہول اب تم کس امر کو دوست رکھتے ہو پس کہا دامس نے کہ اسیوقت کوچ کر جاؤ تم مع اپنے لشکر کے اور ہو جاؤ ہم سے ایک
فرسخ کے فاصلے پر لیکن تر دو تم مع اپنے ساتھیون کے وہان اور حکم دو اپنے ہمراہیونکو کہ چلنے پھرنے اور چھپے رہتے کا جہانتک اُنسے
ہو سکے اور مقرر رہین تمہاری طرف سے ایسے دو مرد جنکی عادت نیک ہے اور ہون خیر خواہ مسلمانون کے جن پر تم اعتماد رکھتے ہو در آنحالیکہ تلاش
کرتے رہین وہ ہمارے حالات اور انتشار نکو بدون اسکے کہ کوئی اُنسے آگاہ ہووے اور ہون وہ دونون بدون ہتھیار کے مگر خنجر اُنکے پاس
ہون پس جسوقت دیکھین وہ دونون ہمارے غلبہ کو ہمارے دشمنونپر تو مین اُنسے یہ چاہتا ہون کہ جا ملین وہ تم مین اور خوشخبری
پہونچا دین تمکو تاکہ آملو تم ہم مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور رہین وہ شخص جدا جدا اور نہ ٹھہرین وہ ایک جگہ مین کہ یہی بات اُن کیواسطے
موجب بہتری اور سلامتی کی ہوگی اور اللہ تعالیٰ اعانت طلب کیا گیا ہی ہر حال مین پھر دامس متوجہ ہوے اُن لوگون کی طرف
جو اُنکے ساتھ تھے اور جنپر وہ سردار تھے پس کہا اُنسے چلو تم میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر تاکہ چھپ رہین ہم بعض جگہ اس راہ
مین جبتک کہ لوگ پھیلنے والے ہون واسطے کوچ کے اور سامنے ہون اور دیکھین رومی اُنکے کوچ کر نیکو اسواسطے کہ نہو سکیگا ہمسے
تلاش کرنا کسی جگہ پوشیدہ ہونیکا جسوقت کہ بلند ہونگے اور دیکھینگے رومی اپنے قلعہ سے اور ہر شخص کے پاس سواے تلوار اور ڈھال
کے تیر اور کمان ساتھ نہو نپس ایسا ہی کیا لوگون نے پس جب اوس سے اور مسلح ہو گئے وہ دامس کے سامنے اُٹھ کھڑے ہوئے دامس اور پہنا
اپنی زرہ کو اور لٹکایا اپنے خنجر کو کپڑے کے نیچے اور لیلیا اپنے توشہ دان کو اور چلے اُنکو ساتھ لیکر تا اینکہ جب چھوڑا اُنھون نے لشکر کو چھپاتے تھے
اپنے تئین اور چلتے تھے یہانتک کہ آئے وہ ایک غار کے بیچ مین پس حکم کیا اُنکو داخل ہونیکا غار مین پس داخل ہوے وہ لوگ اور بیٹھے دامس اسکے دروازہ پر

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کوچ کا دیا لوگونکو بعد اسکے کہ آراستہ کیا لوگونکو جیسا کہ بیان کیا اُنسے دامس نے اور کوچ کیا مسلمانون نے اور بلند ہوا اُنسے ایک بڑا شور اور غل ڈرانیوالا پس بلند ہوئے اُنپر اہل قلعہ اور دیکھا اُنکو کوچ کرتے ہوے پس خوش ہوے وہ اس حال سے اور اپنی زبان مین بات چیت کی لیٹین اور بہت خوش ہوئے اور کہا اُنھون نے کہ عرب کوچ کر گئے اور شور و غل کیا مسلمانون نے ہر سمت اور ہر جگہ سے کوچ کرنے مین تا اینکہ نہین باقی رہا مسلمانون سے کوئی شخص اور روانہ ہوئے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے ساتھیونکے یہانتک کہ پوشیدہ اور دور ہوگئے وہ حلب سے اور بہت خوش ہوئے رومی اس معاملے سے اور آئے وہ اپنے بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای سردار کھولدے تو ہمارے واسطے دروازے کو تاکہ نکلین ہم بجانب عرب کے جنھون نے کوچ کیا ہی پس شاید کہ ہم مار ڈالین اور گرفتار کریوین بعض کو اُنمین سے پس منع کیا اور باز رکھا بطریق نے اُنکو اس ارادے سے اور اسی حال مین رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ ہوا وقت نماز عشا کا کہ اُسی وقت متوجہ ہوے دامس اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ کون شخص جائیگا بجانب قلعہ کے پس شاید کہ وہ لائے ہمارے واسطے کوئی خبر قلعہ کی یا قدرت پاوے کسی مرد کے گرفتار کرلینے پر پس لا دے اُسکو ہمارے پاس تاکہ دریافت کرین ہم اُس سے کسی خبر کو پس نہین جواب دیا دامس کو کسی نے قوم سے پھر دوبارہ کہا اُسی کلام کو دامس نے پس نہین جواب دیا کسی نے اُنکو پس کہا دامس نے اُنسے کہ مین جانتا ہون کہ نہین ہی جماعت مین کوئی شخص مگر یہ کہ وہ بخیل ہی اپنی جان پر اور بڑا جانتا ہی موت کو اور مین تمھارے عوض مین ہون پس دیکھتا ہون مین کہ تم لوگ کس حال پر ہوتے ہو پھر چھوڑا اُنکو دامس نے اور روانہ ہوے پس غائب رہے ایک ساعت اور اُسیوقت آئے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ ای جوانمردو تم لو اُسکو اور سوال کرو اُس سے پس کلام کیا مسلمانون نے اُس سے پس وہ باتین کرتا تھا مسلمانون سے اور مسلمان نہین سمجھتے تھے پس کہا دامس نے مسلمانون سے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب ہوے دامس یہانتک کہ لائے وہ دوسرے گبر کو پس وہ بھی مثل اپنے ساتھی کے کلام کرتا تھا اور مسلمان نہین جانتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہی پس کہا دامس نے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر پھر غائب رہے وہ تھوڑی دیر تک اور واپس آئے اور اُنکے ساتھ چار گبر اور تھے پس سوال کیا اُنسے مسلمانون نے پس نہین سمجھتے کہ وہ کیا کہتے ہین پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور تین گبر اور لائے پس نہین تھا اُنمین کوئی شخص جو سمجھے لغت عرب کو پس کہا دامس نے کہ لعنت کرے اللہ تعالیٰ اُنپر کیا وحشی ہی لغت اُنکی اور زیادہ ہو تو تلاش گبرونکا پس چھوڑا دامس نے اُنکو اور روانہ ہوے پس غائب رہے وہ تا اینکہ آدھی رات گذر گئی اور وہ واپس آئے پس سخت بیقرار ہوے اُنکے ساتھی اُنپر اور رنج کیا اُنھون نے دامس کے غائب ہونے پر اور کہا بعضون نے بعض سے کہ ہم گمان کرتے ہین کہ دامس سے لوگ آگاہ ہوگئے پس مار ڈالے گئے دامس یا گرفتار ہوگئے اور نہین جاری ہوا یہ معاملہ بیچ مشقت کے اور ارادہ کیا قوم نے پھر جانیکا بجانب اپنے لشکر کے پس وہ مایوسی کی حالت مین تھے کہ اُسیوقت آئے اُنکے پاس دامس اور وہ کھینچے ہوے لیے آتے تھے ایک مرد کو رومی سے پس اُٹھکر دوڑے مسلمان اُنکی طرف اور بوسہ لیا اُنکا اور پوچھا اُنسے سبب دیر کرنیکا اور کہا اُنھون نے کہ ای دامس تحقیق بُری باتین کین ہمارے دلون نے ہمیشہ تمھارے بابت اور سخت گذرا ہمپر دیر کرنا تمھارا پس کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو ہم سے پس کہا دامس نے کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر کہ مین جسوقت جدا ہوا تمسے اور روانہ ہوا مین یہانتک کہ نزدیک گیا مین شہر پناہ قوم سے اور ٹھہر گیا مین پس لوگ نکلتے اور گذرتے تھے اور تو تلاش کرتے تھے اپنی لغت

فصل در ذکر نکلنے دامس ابوالہول کا اور گرفتار کرنا اُنکا چند گروہ اہل قلعہ حلب کو ١٢١٢ ١٢١٢

مین اور مین نہین تعرض کرتا تھا قوم سے یہ سب اسواسطے تھا کہ مین درپے طلب اُس شخص کے تھا جو زبان عرب مین کلام کرتا ہو پس نہین دیکھا مین نے کسی کو تا اینکہ نا امید ہوا اور قصد کیا مین نے پھر آنیکا کہ اُسیوقت سُنا مین نے ایک آواز سخت کو جو واقع ہوئی تھی شہر پناہ کے اوپر سے پس دوڑا مین اُسکی طرف تاکہ دیکھون مین کہ وہ کیا ہی پس اُسیوقت مین اِس مرد کے پاس تھا اور تحقیق کہ گرا دیا تھا اسنے اپنے تئین اُس قلعہ سے نیچے شہر پناہ کے پس گرفتار کر لیا مین نے اور لایا مین تمھارے پاس اُسکو پس دیکھو تم کہ وہ کون ہی پس نزدیک ہوے مسلمان اُس سے اور کلام کیا پس نہین کلام کیا اُسنے مگر اپنی لغت مین اور دیکھا اُسکو تو پیر اُسکا اُکھڑ گیا تھا اور اُسکی پیشانی پر ورم آگیا تھا پس کہا مسلمانون سے دامس نے کہ اِس شخص کیواسطے کوئی امر ہی اور تم مین کوئی ایسا نہین ہی جو اُسکے کلام کو سمجھے پس رہو تم اپنی روش پر کہ مین لاؤنگا تمھارے لیے اُس شخص کو جو زبان عربی مین کلام کرتا ہو اور جلد روانہ ہوے دامس اُنکے پاس سے اور تھوڑی دیر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ ایک مرد تھا کہ چھوڑ دیا تھا دامس نے اپنے عمامہ کو اُسکی گردن مین اور اُسکو کھینچتے تھے تا اینکہ لائے اُسکو سامنے اپنے ساتھیونکے پس کہا مسلمانون نے اُس سے کہ تو شہر کا رہنے والا ہی یا قلعہ کا اُسنے کہا کہ مین اہل قلعہ سے ہون پس کہا دامس نے اُس سے کہ تو رومی ہی اُسنے کہا نہین بلکہ مین عرب متنصرہ سے ہون پس کہا اُس سے کہ ای شخص ہو سکتا ہی تجھسے کہ آگاہ کرے تو ہمکو کسی پوشیدہ راہ اِس قلعہ سے اور ہم چھوڑ دیوین تیرے واسطے راہ کو اور نہ پیش آوے تیرے ساتھ کوئی شخص ہم مین کا ساتھ بُرائی کے اُسنے کہا کہ مین اس قلعہ کی کوئی پوشیدہ راہ نہین جانتا ہون اور اگر جانتا مین تو نہ سماتی میرے دین مین یہ بات کہ راہ بتا دیتا مین تمکو ایسا نہوگا قسم ہی مجھے پیشوا مسیح کی پس خشمگین ہوے دامس اُس سے اور اُسکے کلام سے اور کہا اُس سے کہ سوال کر تو اُن قیدیون سے کہ آیا ہی کوئی شخص اُن مین شہر کے لوگون سے اسواسطے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین صلح ہی پس سوال کیا اُس شخص نے زبان رومی مین پھر کہا اُسنے دامس سے کہ اُن قیدیون مین شہر کا کوئی نہین ہی بلکہ وہ قلعہ کے لوگ ہین اور مین اُنکو پہچانتا ہون دامس نے کہا کہ تو سوال کر اور دریافت کر ہمارے واسطے اِس مرد سے کہ کسوجہ سے اُسنے اپنے تئین اِس شہر پناہ کے اوپر سے گرا دیا تھا اور کیا چیز باعث اِس امر کی ہوئی پس سوال کیا اُس سے اور متوجہ ہوا وہ دامس کیطرف اور کہا کہ وہ بیان کرتا ہی کہ ملک یوقنا خشمگین ہوا تھا شہر والونپر بسبب اُنکی صلح کرنیکے تمسے اور دھمکایا تھا پس جب پھر گئے عرب اُترا یوقنا قلعہ کے اوپر سے پس جمع کیا اُسنے ہمارے رئیسونکو اور جرمانہ کیا اُسنے ہمکو قلعہ کی طرف اور طلب کیا اُسنے اسقدر مال کو جسکی قدرت ہم نہین رکھتے تھے پس جب دیکھا مین نے اِس امر کو جو نازل ہوا تھا مجھپر بھاگا مین اور گرا دیا مین نے اپنے تئین قلعہ سے بطلب کشود کار اور بنجات پانیکے قلعہ اور سختی سے پس نہین خبردار ہوا مین مگر اُسوقت کہ تم قابض ہو گئے مجھپر اور مین اہل شہر سے ہون پس اگر تم لوگ عرب ہو تو مین تمھاری ذمہ داری اور امان مین ہون پس نہ پھر دو اور نہ بیوفائی کرو تم اور اگر سوا مسلمانون کے اور لوگ ہو پس مانگو تم مجھسے جسقدر تمکو منظور ہو مین عوض دیکر چھڑا لونگا اپنی جان کو تمسے پس کہا دامس نے اُس عرب متنصرہ سے کہ کہدے کہ ہم اِس شخص سے کہ ہم اہل عرب سے ہین اور تیرے واسطے کوئی سختی اور ڈر نہین ہی اور ہمسے تجھکو کوئی بُرائی نہین پہونچیگی اور ارادہ کیا دامس نے اِس امر کا کہ دکھا دین وہ اُس شہر والے کو وہ چیز جو کرینگے اُسکے دشمنون کے ساتھ پس نکالا رومی اور متنصرہ کو اور مارین گردنین اُنکی اور نہین چھوڑا سوائے اُس شہری کے پھر رہا کر دیا اُسکو اور متوجہ ہوے دامس اپنے توشہ دان کیطرف اور نکالی اُسمین سے ایک کھال بکری کی

پس ڈالدیا اُسکو اپنے بدتر اور نکالا توشہ دان سے ایک خشک روٹی کو اور کہا اپنے ساتھیونسے بسم اللہ کرو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے اور بھروسا کرو ہمپر اور چھپاؤ اپنے کام کو اور آگے کرو تم نیکیون کو اپنے کامونمین اسواسطے کہ مین ارادہ اور میل کرنیوالا ہون ہن اُنکی فتح پر اس رات مین اگر چاہا اللہ تعالے نے پس کہا لوگون نے کہ اے دامس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر و بزرگ کے پھر اُٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ جلدی کرنیوالے تھے اور دامس اُنکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصون کو اپنے ساتھیون سے کہ آگاہ کرین وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اُنکے حال سے اور کہین اُن سے کہ بھیجو تم ہمارے واسطے لشکر کو وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونون شخص اور چلے دامس مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو نیچے تاریکی رات کے اور دامس اُنکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اُنکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چارون ہاتھ پیر سے کھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ و ذرا آہٹ پاتے تھے توڑتے تھے روٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان اُنکے پیچھے تھے کبھی چھپ رہتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپتے تھے پتھرون کی آڑ مین پس برابر وہ لوگ اسی طرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے قلعے سے پس سُنی اُنھون نے آواز نگہبانون اور لوگونکی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس دامس مع اپنے ساتھیون کے گرد قلعہ کے گھومتے تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجون کیطرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ مین کوئی برج اُس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا دامس نے مسلمانون سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہین ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ مین بسبب شدت نگہبانی اور بیداری ان میونکے پس کس کام کرنیکی صلاح دیتے ہو تم مجکو اور کیا تدبیر تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانیکی ہے تا کہ پہونچ جاوین ہم قلعہ کے بیچ مین پس کہا اُنسے قوم نے کہ اے دامس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہمپر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم تمہارے سامنے ہین پس جب امر مین تم بہتری مسلمانونکی دیکھوگے پس دیکھتے رہینگے ہم اُس سے اور قسم ہے خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان تر ہے ہمپر لپٹ جانے بلا فائدہ سے پس تمہارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا ہے اور اطاعت کرنا ہے پس نہین ہے ہم مین کوئی ایسا کہ پھیر رہیگا وہ اور منھ پھیرینگے ہم گر نیچے سایہ تلوارونکے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیونکی رضامندی مین پس کہا دامس نے کہ شکر کرے اللہ تعالے تمہارے کامونکو اور مدد دیوے وہ تمکو تمہارے دشمنونپر پس جب خواہش و ارادہ تمہاری یہ ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو اُس کام کو دامس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اُنتالیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور گئے اُس سے رات مین کہا دامس نے آیا ہے کوئی تم مین ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانیکی اس قلعہ پر پس کہا اُنھون نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہین اور کس چیز کیواسطے اُسکی بلندی پر پہونچ سکینگے پس کہا دامس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پھر اختیار کیا اور لیا دامس نے اُنمین سے سات شخصونکو جو مثل شیرون جست کرنیوالے تھے کہ تحقیق مشقت اختیار کی اُنھون نے اُٹھا لینے الحمد کی اپنے شانونپر بسبب سخت اور بڑے ہونے اُس کام کے اُنپر پھر لیا دامس نے ایک شخص کو اُنمین سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اور حکم کیا اُنکو اس امر کا کہ پکڑ لیوے دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو دامس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر اور بیٹھ جاوے مثل بیٹھنے پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے شانہ پر یہانتک کہ جب جانا دامس نے اس امر کو کہ ساتون آدمی ایک دوسرے کے شانونپر بیٹھ چکے ہین حکم کیا

سلہ ذکر حیلہ اور فریب کرنے دامس کا اور داخل ہونے قلعہ حلب کے ۱۲
سلہ ۳ ذکر چڑھنے دامس کا اور اُنکے ساتھیون کا دیوار قلعہ حلب پر ۱۲
۱۲ ۱۲ ۱۲

اُس شخص کو جو سبکے اوپر تھا کھڑے ہوجانیکا اپنے ساتھی کے شانہ پر پھر کھڑا ہوگیا وہ شخص اور پکڑ لیا اُسنے قلعہ کی دیوار کو پس جب کھڑا ہوا پہلا شخص کھڑا ہوا دوسرا پھر کھڑا ہوا تیسرا پھر کھڑا ہوا چوتھا پھر کھڑا ہوا پانچوان پھر کھڑا ہوا چھٹا پس ہر شخص نے ٹیکن سے سہارا دیوار کا لیا تھا پھر کھڑے ہوے واسطے اسکے پیچھے اور اُسیوقت پہونچ گیا اوپر والا شخص دیوار کے کنگرون تک اور پکڑ لیا اُسنے کنگرون کو پھر جست کی اُس شخص نے پس وہ پھاند پڑا اندر کیطرف اور دیکھا اُس برج کے چوکیدار کو بحالت خواب کے اور بیہوش تھا وہ شراب سے پس لیلیا مرد مسلمان نے اُسکے ہاتھ اور دونون پاؤن کو اور پھینکدیا اُسکو برج کے اوپر سے نیچے کو پس جب نیچے گرا وہ کاٹ ڈالا اُسکو مسلمانون نے ٹکڑے ٹکڑے اور ملے اُس مرد مسلمان کو دو ساتھی اُس چوکیدار کے در آنحالیکہ وہ دونون بیہوش تھے شراب سے پس ذبح کر ڈالا مرد مسلمان نے اُن دونون کو اپنے خنجر سے اور ڈالدیا اُنکو اپنے ساتھیونکی طرف پھر لٹکایا اُس مسلمان نے اپنے عمامہ کو اپنے ساتھی کی طرف جسکے مونڈھے پر وہ کھڑا ہوا تھا پس پکڑ لیا اُسنے عمامہ کو اور کھینچ لیا اُس مسلمان نے اُسکو اپنی طرف پس پہونچ گیا وہ دیوار کے اوپر اور یہ دونون ایساہی کرتے رہے اپنے ہمراہیونکے ساتھ تا اینکہ پہونچے واسطے تک پس لٹکایا مسلمانون نے اپنے عمامونکو اور ہر ایک نے اعانت کی انکے پڑھا لینے مین تا اینکہ پہونچ گئے واسطے اُنکے ساتھ دیوار پر پس کہا واسطے انکے کہ دیکھو اور دریافت کرو تم گذرگاہ دیوار کو اور کوئی شخص تم مین سے حرکت اور جنبش نکرے تا اینکہ دریافت کرون مین تمھارے لیے خبر قوم کی پھر متوجہ ہوے واسطے بلندی واسطے قلعہ پر پس دیکھا اُنھون نے سرداران اور رئیسان قوم کو ایک مجلس مین اور اُنکے سامنے پتلیان سونے اور چاندی کی تھی اور یوقنا اُنکے بیچ مین دیباج سرخ سنہری کے فرش پر بیٹھا تھا اور وہ سوتی آبدار پہنے اور سربند جڑاو جواہرات کا باندھے تھا اور قوم کھاتی پیتی تھی اور مشک اُنپر چھڑکا جاتا تھا پس لوٹے واسطے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ قوم ایک جماعت کثیر مین لڑنے والی ہے اور اگر ہم ناگہان در آوینگے اُنپر تو پیدا ہوگا یہ کہ غلبہ سے بسبب اُنکی کثرت کے ولیکن ہم چھوڑتے ہین اُنکو کھانے پینے مین پس جب آویگا وقت صبح کا ناگہان در آوینگے اُنپر ساتھ اپنی تلوارون کے پس اگر فتحیاب ہونگے ہم اُنپر اور ذلیل و خوار کریگا اللہ تعالی اُنکو ہمارے ہاتھون پر پس یہ بات ہماری خواہش کی ہے اور اگر سوا اسکے دوسرا امر واقع ہوا تو ہونگے ہم نزدیک صبح سے اور بیشک اُن دو مردون نے آگاہ کیا ہوگا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو ہمارے کام سے پس بھیجینگے وہ ہمارے واسطے لشکر اور مدد ہمکو پس کہا مسلمانون نے واسطے اُسکے کہ ہم کسی بات مین تمھارے حکم سے عدول اور نافرمانی نکرینگے اور تحقیق در آئے ہین ہم گبرونکے قلعہ مین اور نہ نجات ملیگی ہمکو قسم ہے خدا کی مگر بشدت ارادے اور ہوشیاری کے پس جب سنا واسطے اُسنے یہ کلام اُنکا کہا اُنسے کہ رہو تم اپنی روش پر پس شاید کہ مین مار ڈالون دروازے کے نگہبانونکو اور کھولدون تمھارے واسطے دروازہ پس واقدی نے بیان کیا ہے کہ قلعہ مین دو دروازے تھے اور اُن دونونکے بیچ مین دہلیز تھی بند کرتے تھے نگہبان لوگ دونون دروازونکو اندر کیطرف اور لوگ وہان پاسبان اور ہتھیار بند تھے ہر رات کو تین آدمی باری باری نگہبانی پر رہتے تھے پس جب آئے واسطے طرف دروازے کے پایا اُسکو بند اندر کیطرف سے پس دشوار گذرا اُنپر یہ امر پھر قصد کیا اُنھون نے بجانب ستون دروازے کے پس کھولا اور نکال لیا اُنمین سے ایک پتھر کو اور داخل ہوے دروازے کے اندر پتھر کی جگہ سے پس پایا اُنھون نے قوم کو سوتے ہوے پس اُسیوقت کھینچ لیا واسطے اپنے خنجر کو پس مار ڈالا اُنکو پھر کھولدیا اُن دونون دروازونکو جو ایک اُنمین کا باہر کیطرف قلعہ کے اور دوسرا اُسکے اندر کیطرف تھا پس چھوڑا دونون دروازونکو کھلے ہوے

اور واپس آئے اپنے ساتھیونکے پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا انھون نے کہ ای جوانمردان عرب آگاہ ہو تم مین نے کھولدیا تمھارے واسطے دروازونکو اور مار ڈالا مین نے لوگونکو جو وہان تھے پس لو تم دروازونکو اور سبقت کرو اُسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اُسپر پس تحقیق یہ لوگ کاٹے ہوئے تلوارونکے اور لقمہ تمھارے خنجرون کے ہین اگرچاہا اللہ تعالی نے پس اُٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا انھون نے اپنی تلوارونکو میان سے اور لٹکا لیا ڈھالونکو اور چھپاتے تھے وہ اپنے تئین اور اپنے کام کو پس جب پہونچے وہ سب قلعہ کے دروازے پر ٹھہرا ہر ایک اُنمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑے رومی اُنکی طرف اور قصد کیا اُنکا دلیرون نے اور آئے اُنپر سردار لوگ پس چلائے رومی کہا اپنی لغت مین کہ ہائے مصیبت کیونکر پورا ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نے کہا کہ خشمناک ہوئے مسیح اور صلیب اکبر ہمپر اور بعض نے اُسکے سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اُنمین اور چلایا اُنکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اُسکے اور حملہ کیا دونون گروہ نے اور ظاہر کیا انھون نے معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سے اور بلند ہوا شور اور خنجر دار ہوگئے نیزے اور کام کیا اُسوقت تلوارون نے اور جاری ہوئے خون بہنے والے اور کاٹے گئے ہاتھ اور شانے اور آئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس القریشی نے بیان کیا ہو کہ لڑا تھا مین لوگون سے اور خصومت کی تھی مین نے بزدلون سے پس نہین دیکھا مین نے کسی بڑے شدید اور سخت لڑنے والے کو دامس سے اور تحقیق شمار کیا تھا مین نے اُسکے بدنمین بعد جدا ہونے لپنے کے لڑائی سے تہتر زخمونکو اور تھے ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے رنج مین اور زخمی ہوئے تھے لوگ ہمارے اور ہم قریب بہلاک پہونچ گئے تھے اور یجاتا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا ہمکو اپنے سبکی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اُسدن اٹھائیس آدمی تھے پس مار ڈالے گئے ہم مین سے اوس بن عامر الجہری اور ابو خالد بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن مسیب التیمی اور مزارہ بن شداد العنوی اور ربیع بن جابر العبدری قوم بنی عبد دار سے اور ہلال بن یعرب الخثعمی اور امیہ بن قادح الداری اور اسود بن ملاعب بن مقدلم بن عروۃ الحضرمی رحمت کرے اللہ تعالی اُنپر **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عویلم بن خارج سے جو دامس کے ساتھ حلب کے قلعہ مین تھے روایت کی ہو کہ کہا عویلم نے کہ جب مار ڈالے گئے آٹھ آدمی ہمارے ساتھیون سے اور باقی رہے ہم مین سے بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نے ہمپر بجماعت زیادہ چار ہزار ہتھیار بند کے تو مایوس ہوگئے تھے ہملوگ اپنی جانون سے کہ اُسیوقت پہونچے ہمارے پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمعیت ایکہزار سوار کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اندوہگین اور بے آرام تھے ہم لوگونپر اور درپے تلاش ہماری خبر دینکے تھے اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسے پس پہلے اُنھین سے ملاقی ہوئے وہ دونون ہمراہی ہمارے جنکو دامس نے خبر رسانی کو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اُن دونون نے خالد بن الولید کو ہملوگون کے چڑھجانے سے قلعہ پر پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا انھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید رض کے آنیکا شور کیا آپسمین رومیون نے اور چھوڑا انھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ قلعہ کی دیوارونپر اور دیکھا انھون نے اُس لشکر کو حسین خالد بن الولید تھے اُسنے بیان کیا ہو کہ جب سُنی ہمنے آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئے دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی مین اور مارا ہمنے اُنپر ضربات رنج دہندہ اور سخت لڑائی لڑے ہم اور گرفتار کرلیا ہمنے بہت لوگونکو اُنمین سے

فصل ذکر لڑائی دامس ابو الہول کا اور اُسکے ساتھیون کا حلب کے قلعہ مین ۱۲
۳۰
ذکر پہونچنے خالد کے لشکر کے واسطے کمک دامس کے وقلعہ حلب مین ۱۲

پس چڑھ آئی قلعہ پر ہمارے پاس ایک جماعت کثیر مسلمانون سے پس جب دیکھا رومیون نے اس حال کو جانا اُنھون نے کہ اُن کو طاقت
مقابلے کی ہمارے ساتھ نہین ہے پس ڈالدیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور چلائے وہ اس کلمہ سے لفون لفون[سلہ] پھر بچایا اُنھون نے اپنی
جانون کو پس باز رہے مسلمان اُن کے قتل سے اور وہ اسی حال مین تھے کہ پہونچے اسی وقت ابو عبیدہ بن الجراح رضہ ساتھ
جماعت شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم اجمعین کے پس آگاہ کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کو
ایک جماعت نے اس امر سے کہ رومی امان طلب کرتے ہین اور مسلمانون نے اُٹھالیا ہے تلوار کو اُنپر سے اور موقوف کیا ہے اُن سے
لڑائی کو بانتظار تمھارے حکم دینے کے اپنی رائے سے اُنکے مقدمہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ توفیق دیے گئے اور راہ راست پر
لائے گئے مسلمان پھر حکم کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے واسطے حاضر لانے مردان اور زنان رومیون کے اور عرض کیا اُنپر اسلام پس پہلے
جسنے اسلام قبول کیا وہ بطریق اُنکا یوقنا رحمہ اللہ تھا اور تبعیت کی بطریق کے اسلام قبول کرنے مین ایک جماعت نے اُسکے سردار
اور رئیسان اور بطارقہ سے پس پھیر دیا اُنکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اُنکے مال اور لڑکے بالون کو پھر باقی رہے
اُنمین سے لوگ نواحی قلعہ کے اور کاشتکار لوگ پس منت اور احسان کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنپر اور معاف کردیا اُنکے جرائم کو اور
لیلیا اُنسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ نہ پیش آوین وہ کسی مسلمان کے ساتھ مگر ساتھ نیکی کے پھر چھوڑدیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے اُنکے بڈھے
مردون اور بڈھی عورتون کو پس چلے گئے وہ لوگ بجانب گھاٹی پہاڑون کے اور نکالا مسلمانون نے قلعہ سے سونا اور چاندی اور ظروف
سونے اور چاندی کے اسقدر جسکا شمار نہین ہوسکتا ہے پس نکالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے پانچوین حصہ کو واسطے بیت المال
کے اور تقسیم کردیا باقی کو مسلمانونکے لشکر پر اور ذکر کیا مسلمانون نے قصہ دامس ابو الہول اور اُنکے مکر و فریب کرنیکا اور علاج کیا اُنھون نے
دامس کے زخمون کا اور اقامت کی مسلمانون نے وہان تا اینکہ اچھے ہوگئے دامس اور ساتھی لوگ اُنکے جو زخمی ہوگئے تھے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو اپنے پاس اور مشورہ کیا اُنسے کام مین پس کہا اُنھون نے کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے اور اُسی
کیواسطے تعریف ہے فتح کیا اُس قلعہ کو ہمارے ہاتھو پر اور نہین باقی رہی ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ جہان ہم ارادہ کرین مگر انطاکیہ کہ وہ
دار السلطنت رومیونکی ہے اور کرسی اُنکی عزت کی ہے اور اُسمین باقی ملوک اُنکے ہمراہ ہرقل بادشاہ کے ہین پس کیا رائے ہے اینکا نزدیک تم لوگونکی ہے
پس متوجہ ہوا یوقنا جو حاکم حلب تھا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح کیطرف اور کہا اُنسے کھلی ہوئی اور صاف زبان عربی مین کہ جانو تم اے سردار اس امر کو
کہ اللہ غالب اور بزرگ نے تائید کی تمھاری اور مدد دی تمکو اور فتحیاب کیا تمکو تمھارے دشمنو پر اور یہ امر نہین ہوگا مگر اسوجہ سے کہ
تمھارا دین مضبوط اور راہ راست ہے اور نبی تمھارے بالضرور نبی ہین جنکا ذکر توریت اور انجیل مین ہے اور وہی ہین جنکی بشارت
عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے دی تھی اسمین کوئی شک اور شبہہ نہین ہے اور بتحقیق کہ ذکر کی ہے اللہ تعالیٰ نے صفت اُنکی اپنی انجیل مین
عیسیٰ علیہ السلام سے کہ وہ خاتم الانبیاء ہین اور جدا کرنیوالے حق اور باطل کے ہونگے اور وہ یتیم ہونگے جنکے مان باپ مرجاوینگے
اور اُنکے دادا اور چچا اُنکی کفالت کرینگے پس آیا واقع ہوا ہے یہ امر ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہا ہان وہی ہمارے نبی ہین اور تم اے یوقنا کل
کے روز لڑتے تھے اور آپڑتے تھے ہمارے لشکر پر اور کاٹتے تھے ہماری راہ کو اور سد کے لوگو پر آج تم ایسی باتین کرتے ہو اور ہمنے سنا تھا کہ تم

عربی نہیں جانتے پس یہ گفتگو اور زبان تمکو کہان سے حاصل ہوئی پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آیا تعجب کرتے ہو تم اے
سردار اس حال سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان یوقنا نے کہا کہ مین شب گذشتہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا تمھارے کام مین کہ کیونکر مدد
اور غلبہ دیگئے تمکو کہ میرے حال اگر کوئی گروہ تم سے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک نہ تھا پس دل مین ڈالا مین نے تمھارے معاملہ کو تو سو گیا
مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھا مین نے کیفیت انکی پس کہا گیا مجھ سے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہین
پس گویا مین سوال کرتا ہون کہ اگر یہ نبی صادق ہین تو درخواست کرین اپنے پروردگار سے کہ آگاہ اور تعلیم کر دیوے مجکو پروردگار
ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہین وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے اس امر کی پس بیدار ہو گیا مین اس
حال مین کہ زبان عربی مین کلام کرتا تھا پس اٹھ کھڑا ہوا مین اور گیا مین اپنے بھائی یوحنا کے گھر کیطرف پھر کھولا مین نے خزانہ انکی کتابونکا
پس پڑھا مین نے انکی کتابونکو اور پایا مین نے بعض کتاب مین صفت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی اور انکے حالات کو جو واقع ہونگے
اور اسی طرح زیادہ دشمن انکے لوگ سب ہونگے آیا یہ امر واقع ہوا ہی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہی یہ قوم بشدت انکی طلب
اور تلاش مین لگی رہی یہانتک کہ مدد اور غلبہ دیئے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اوپر اور لے لیے قلعہ اور شہر پناہ مین انکی اور مار
ڈالا انکے دیر تکو یوقنا نے کہا کہ مین نے انکی صفت کتاب مین یہ پائی ہی کہ اللہ تعالیٰ وصیت کریگا انکو انکے اصحاب اور بیعت کرنیوالون
کے واسطے اور اعانت کرینگے وہ یتیم اور مسکین کی آیا واقع ہوا ہی یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ہان حال وصیت کرنے اللہ تعالیٰ
کا انکو واسطے انکے اصحاب کے یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی واخفض جناحك لمن اتبعك من المؤمنين اور یتیم اور مسکینونکے حق مین فرمایا الم يجدك يتيما
فاوى ووجدك ضالا فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی نسبت صفت
ضلالت کی کیون بیان کی ہی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے معاذ اللہ یہ معنی
اسکے نہیں ہین بلکہ معنی یہ ہین ووجدك ضالا في تيه محبتنا فهديناك الى مشاهدتنا وايضا سهل لك الوصول الى منازل المكاشفة
ووفقناك للوقوف في مقام المشاهدة وايضا ووجدك ضالا في بحار الطلب على مراكب الطلب فاواك الى سواحل
الحق وقربك الى ظل حقائق الصدق وايضا افكرت بقلبك على عجيب الاعتبار وبهت في قيعان الفيافي
طالعا بعيون الاستتار متحيرا بساعات الوصول والتلاق ولكن ليس لك منا خبر ولا معك
منا اثر حتى العذالك لوائح المرضى وكشفنا لك عن واضح الفضاء اما علمت يا عبد الله انه لا كنز
اعود للمؤمن اوفى من العلم ولا مال اربح من الحلم ولا حسب ارفع من الغضب ولا قرين ازين من العقل ولا رفيق اشد من الجهل
ولا شرف اعز من التقى ولا كرم اوفر من ترك الهوى ولا عمل افضل من الفكر ولا حسنة اعلى من الصبر ولا سيئة اخزى من الكبر ولا دولة

م اور دشمنی مین ... زیادہ برتر ہیبت اور نہ کوئی برا کام زیادہ رسوا اور خوار کرنے والا اظہار بڑائی اور عز و درت اور نہ کوئی دولت زیادہ مناسب ۱۲

الین من الرفق ولا داء اوجع من الخوف ولا رسول عادل من الحق ولا دلیل اوضح من الصدق ولا فقر اذل من الطمع ولا غنا
اشفی من الجمع ولا حیوٰۃ اطیع من الصحۃ ولا معیشۃ اھنا من الحفۃ ولا عبادۃ احسن من الخشوع ولا تزھد خیر من القنوع ولا حارس
احفظ من الصمت ولا غائب اقرب من الموت پس جب سُنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مین نے شب گذشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتاب مین اور یوحنا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہی کہ پایا اُسنے اِن
مضمونکو توریت کے حاشیہ مین اور اب مضبوطی پکڑ لی تمھارے دین نے میرے دلمین اور جان لیا مین نے کہ یہی دین حق ہی اور قریب نز
رہونگا مین تمھارے دشمنون سے اور دور کرونگا مین اپنی خطاہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ ای عبد اللہ مشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کسطرف کا ہم قصد کرین پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم ای سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہی اور
قوت دیا گیا ہی ساتھ لوگون اور سامان اور توشہ کے اور حاکم وہان کا میرے کا چچا بیٹا ہی جسکا نام داورس ہی اور سخت اور مضبوط ہی
لڑائی اور شمشیر زنی مین اور اگر تم اُسکو چھوڑ دو گے اور جاؤ گے نواحی انطاکیہ کو تو تاخت و تاراج کرے گا وہ حلب اور قنسرین اور
ارض العواصم کو اور برائی پہونچا دیگا وہانکے لوگونکو اور کبھی گرفتار کر لیگا اُنکو پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اُسکی
کرنا چاہیے پس کہا یوقنا نے کہ ای سردار مین نے تجویز کیا ہی ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہون مین اللہ تعالیٰ سے کہ اُسکو پورا
کرے پس کہا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے کہ کہو تم گویا کرے اللہ تعالیٰ تمھاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اُنھون نے کہ جانو تم
ای سردار اس امر کو کہ مین نے یہ تجویز کیا ہی کہ سوار ہون مین اپنے گھوڑے پر اور میرے ساتھ کرو تم ایکسو سوار ونکو مسلمانون سے اور وہ لباس رومیونکا
پہنے ہون اور مین اُنکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہون پھر روانہ ہو ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑون
ہون اور مین آگے لشکر کے بجمعیت ایکسو سوار کے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہون اس صورت سے کہ گویا مین تمسے بھاگنے والا ہون اور وہ ہزار
آدمی درپے طلب میرے ہین پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچینگے تو پکارونگا اور شور کرونگا مین اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو داورس
حاکم وہانکا بالضرور آویگا وہ ہمارے پاس اور لجاویگا ہم مین پس جب سوال کریگا وہ میرے حال سے تو آگاہ کرونگا مین اُسکو اور کہونگا یہ امر کہ مین
مسلمان ہوا تھا براہ مکر کے پھر بھاگا اور نکل آیا مین اور عرب درپے طلب میرے ہین اور جب وہ یہ حال مجھسے سنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر
اور یو خیدہ ٹھہرینگے تمھارے سردار نزدیک جگہ مین ہمسے ایک گانو مین جسکا نام بھزہ ہی پس جب آویگی آدھی رات تو فتح کرینگے ہم بیچ قلعہ مین اور مارینگے
اور رکھینگے تلوار دنکو اپنے دشمنون پر پس جب ہوگا وقت نماز صبح کا لجاوینگے تمھارے سردار ہم مین مع اپنے ہمراہیونکے پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا اُنھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اس معاملہ مین پس کہا اُن دونون صحابی نے کہ اے امین الامۃ یہ مضبوط راے اور تجویز ہی بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نہ کرے اور اپنے دین کیطرف نہ پھر جاوے پس کہا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے ان دبك لبالمرصاد پس کہا یوقنا نے نہین ہی یہ امر قسم ہی خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ نکیلا اور دور کر دیا اللہ تعالی نے میرے دل سے اُس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دلمین سوائے محبت اللہ غالب اور بزرگ کے جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے جنکو مین نے خواب مین دیکھا اور معجزات اُنکے معائنہ کیے پس اگر تملوگ میرے ساتھ گمان بد رکھتے ہو پس نہ چھوڑو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام مین جو مین نے بیان کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانون کی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمھارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس تبعیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اُسکے سبب سے کہ بقاے ہمارے دین کی راستی ہی اور تبعیت طریقہ تمھارے ساتھی مسلمین پر ہی تحقیق مومن صادق کی غذا وہ ہی جو میسر ہو اور لباس اُسکا اسقدر ہی جو چھپاوے چھپانیکی جگہ کو اور گھر اُسکا وہ ہی جہان وہ ہو پس نہ ہول اور نہ اندوہگین کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہی تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہی وہ نیست ہونیوالا ہی اور جسکے تم درپے طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہی کہ نعمت دینا جاتی رہتی ہی اور عالم آخرت نیک اور باقی ہی اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور مبرا ہوگنا ہون سے مثل اُسدن کے کہ نکلے تھے تم اپنی ماں کے پیٹ سے اور جانو تم اس امر کو کہ الدنيا سجن المومن والقبر مضجعه والخلوة مجلسه والاعتبار فكره والقرآن حديثه والله انيسه والذكر رفيقه والزهد قرينه والحزن شانه والحيوة شعاره والجوع ادبه والحكمة كلامه والتراب فراشه والتقوى زاده والصمت غنيمته والصبر معتمده والتوكل حسبه والعقل دليله والعبادة حرفه والجنة داره اور جانو تم اے یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا کہ اتعجب لثلثة غافل ليس مغفول عنه ومومل الدنيا والموت يطلبه وبانى قصور والقبر مسكنه اور تحقیق کہ فرمایا ہی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے من اعطى اربعا اعطى اربعا وتفسير ذلك فى كتاب الله عز وجل من اعطى الذكر ذكره الله لقوله تعالى اذكرونى اذكركم ومن اعطى الدعا اعطى الاجابة لان الله عز وجل يقول ادعونى استجب لكم ومن اعطى الشكر اعطى الزيادة لان الله تعالى يقول لئن شكرتم لازيدنكم ومن اعطى الاستغفار اعطى المغفرة لان الله عز وجل يقول استغفروا ربكم انه كان غفارا

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے عامر بن اوس سے روایت کی ہی کہ کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اُن رومیون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوئے تھے ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مین نے ان مین

کوئی بڑا سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننے والا طریقہ لڑائی رومیونکا یوقنا سے قسم ہی خدا کی کہ خیرخواہی
کی تھی اُسنے مسلمانونکی اور جہاد کیا تھا منکرین مین اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیون مین کیا تھا جو کسی اُس کے
ابنائے جنس نے نہین کیا تھا رضی اللہ عنہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ رضہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
یوقنا کو اور فارغ ہوے وہ نصیحت سے تو ساتھ کیے یوقنا کے ایکسو سوار دنکو مسلمانونسے اور پہنائین اُنکو زرہین اور کپڑے رومیونکے
اور ہر دس آدمی اُنمین ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نہد اور خزاعہ اور نبیس اور نمیر اور خفاعہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد
اور تمیم اور مقرر کیا ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طے کے جزعل بن عاصم اور نہد پر مرہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی
اور نبیس پر مسروق بن نبہان اور نمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے
پس مرتب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اُنھون نے مسلمانون سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تمپر مین بھیجنے
والا ہون تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے جسنے ہبہ کیا اپنی جان کو اللہ اور رسولؐ کے واسطے اور تمھارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہی جسکو مین نے
سردار کیا ہی تمپر پس اطاعت کرو تم اس شخص کی جبتک وہ اللہ تعالی کی رضامندی مین قائم رہے پس کہا مسلمانون نے کہ سُنا اور منظور
کیا ہمنے اطاعت کو **راوی** نے بیان کیا ہی کہ لباس پہنا اور سوار ہوے اور روانہ ہوے یوقنا آگے اُنکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا
اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوے اور پہونچے وہ ایک فرسخ تک مقرر کیا ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور
ساتھ کیا اُنکے ایکہزار سوار کو اُنکی قوم سے پس کہا اُنسے کہ ای ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندۂ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع
کرتا ہی ہمارے واسطے پس جب پہونچو تم قریب اعزاز کے پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے بھائیون کیواسطے توفیق دیوے تمکو اللہ
تعالی اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ ہوے مالک اشتر آگے ایکہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہونچے
میرہ گانؤن مین پس پایا اُسکو خالی رہنے والونسے پس پوشیدہ ہوے وہان اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اُنھون نے شاہراہ کو اور چلے وہ
بطلب اعزاز کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے جزعل بن عاصم سے روایت کی ہی کہا جزعل نے کہ تھا مین گروہ یوقنا مین
جسکو بھیجا تھا ہمکو ابو عبیدہ رضہ بن الجراح نے ساتھ اُنکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ ای جوانمردان عرب
ہم پہونچ گئے ہین دشمن کے شہر مین پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم مین کا کچھ کلام نکرے سواسطے کہ تمھاری لغت رومیونپر پوشیدہ
نہین ہی اور مین مترجم تمھارا ہون اور ہوشیار رہو تم اپنے کام مین پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی مین نے حاکم اعزاز پر پس
تیزی اور جلدی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوے یوقنا حالانکہ اُنکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی **واقدی** رحمہ اللہ نے
بسلسلہ راویونکے اکوع مازنی سے روایت کی ہی کہا اکوع نے کہ تھا مین ساتھ مالک اشتر نخعی کے اُنکے ایکہزار لشکر مین جسوقت روانہ
ہوے تھے ہم پیچھے بطریق حلب کے تاانیکہ پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم میرہ گانؤن مین بانتظار صبح ہونیکے اور اُسیوقت دیکھا ہمنے اپنے
پیچھے ایک لشکر کو اور مالک اشتر پیچھے تھے حال اُس لشکر کا ہمسے پس ارادہ کیا اُنھون نے لشکر کا پس جو دیدہ وہ ہمسے غائب ہے
در واپس آئے اور اُنکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اُسکو گاڑی کی جگہ مین کہا مالک اشتر نے کہ ای جوانمردان عرب سُنتے تم اُس چیز کو

ف ذکر نفر دو مرتب ہونے مسلمانون کا اور جانا یوقنا کا بجانب قلعہ اعزاز کے ۱۲ ف نقیب بہتر وداننده قوم ۱۲ ف اصراح ذکر خبر طارق بن سنان سالمتجا امرا اعزاز کے ۱۲ ۱۲ ۱۲

ف ذکر گرفتار کرلینے حاکم اعزاز کا یوقنا اور اسکو مسلمانون کو دغا اعزازی سے ۱۳۱۲

جو شخص کہتا ہی پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہی مالک اشتر نے کہا کہ تم اُس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اس سے اور کہا کہ تو کن لوگونسے ہی اُسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیسا ہی اُسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہی تجکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہمسے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنون سے جانتا ہو اُسنے کہا قسم ہی خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تمسے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن باختیاط کرو تم اپنی جانونپر قبل آنے اپنے دشمن کے مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی پس کہا طارق نے کہ تم بارادۂ مکر و فریب اپنے دشمن کے آئے ہو حالانکہ تمھارے دشمن نے تمھارے ساتھ فریب کیا ہی پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہی طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا دریس کا جاسوس تمھارے پاس اور نام اُسکا عصمہ بن عرقطہ التمیمی ہی اور وہ سنتا تھا تمھارے اس مشورہ کو جو مکر و فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سُنا جاسوس نے اس تجویز کو لکھا اُسنے اُسیوقت ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اُسکے پاس تمھارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کے اُسی دن قبل تمھارے نماز ظہر کے پس پڑھا حاکم نے اس رقعہ کو بھیجا اُسنے مجکو بجانب حاکم راوندانکے جسکا نام لوقا ابن شامس ہی بطلب کمک کے تمھارے اوپر اور پہونچایا مین نے لوقا کو پیام اُسکا اور یہ وہ ہی کہ آتا ہی بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اُسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور سچا جانو تم مجکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اُسکے مقابلے کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا انھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اُسنے اپنی جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اُنکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایک ہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوائے اُن لوگونکے جنھون نے اطراف اُسکے شہر سے اُسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو نہین دہم دلایا اُسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہوگیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا گویا بوسہ دیگا اُنکی رکاب کو اور تھی اُسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قضا سے زیادہ روان تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اُس نے یوقنا کی رکاب کو پس اُسی وقت پراگندہ ہوے یوقنا اور گرے وہ سر کے بل اور پڑے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اُن کو یہانتک کہ قابض ہوگئے اُنپر اور باندھ لیا اُنکو پس جب ہوے یوقنا رومیون کی قید مین تھوک مارا دریس ملعون نے یوقنا کے منھ پر اور کہا یوقنا سے کہ تحقیق کہ غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے دین اُسکا اور رجوع کیا تو نے اُسکے دشمنون کیطرف پس قسم ہی حق مسیح کی کہ مین ضرور تجکو ملک روم کے پاس بھیجونگا پس سولی دیگا وہ تجکو انطاکیہ کے دروازہ پر بعد اُسکے ماریگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا دریس اُنکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ایک امر پورا کرنے کام مسلمانونکا اللہ تعالی کیطرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال پوشیدہ رکھا مالک اشتر نخعی کا جمعیت ایک ہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سُنا انھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی انھون نے اور انکے ساتھیون نے اپنی جانو نپر اور مضبوط باندھا تنصرہ کو اور پھرے وہ بانتظار حاکم راوندانکے پس جب تھوڑی
رات گذری سنی انھون نے آواز اگامون اور آواز گھوڑونکی ساتھ ہتھیارونکے پس نہین کلام کیا اُنسے مالک اشتر نے یہانتک کہ
پیچ گاڑے مین آگیا لشکر اور اُسیوقت در آئے اُنپر مالک اشتر ساتھ دیران مسلمین اور شہسواران موحدین کے اور گھومے گرد اُنکے مثل گھومنے
چکی کے اور گھیر لیا مسلمانون نے اُنکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اُسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک آدمی پر پس پکڑ لیا
انکو پھر مضبوط باندھا انکو اور لےلیے کپڑے اور لباس اُنکے پس پہن لیا ان کپڑونکو اور بلند کیا اُنکے نشانون اور صلیبون کو جیسے کہ وہ تھے
اور متوجہ ہوے مالک اشتر اُس تنصرہ کیطرف اور کہا اُس سے کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ پھرے تو بجانب دین اللہ غالب و بزرگ اور دین
اللہ کے نبی کے اور دور کیجادین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کے اور صبح کریگا تو ہمارے ساتھ منجملہ برادران ایمان کے
پس کہا طارق نے کہ نجدا دل میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہی اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
ہاتھ پر ہمراہ اپنے بادشاہ جبلہ بن الایہم کے اور مین نے سُنا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دین کو پس
قتل کردو تم اُسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہو ولیکن منسوخ ہوگیا ہی یہ حکم اللہ تعالی کے قول سے فرماتا ہی الا من تاب و امن و عمل صالحا الآیۃ
تحقیق کہ قبول فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کیا تھا اور اُسکے حق مین آیات قرآنی نازل ہوئی تھین پس جب سُنا غسانی نے یہ کلام کہا اُسنے اشہد ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے اللہ تعالی توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اُسنے
کہ اے عبد اللہ مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اُسکو ساتھ آنے حاکم راوندانکے اُسکی مدد دینے کو پس کہا
غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہی اور مین اس کام کو کرونگا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر تم کو میرے معاملہ مین کچھ شک ہی پس بھیجدو تم میرے
ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے کہ رات آدھی آچکی ہی اور نگہبانی اور چوکیداری مین
شدت ہی اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس مین کلام کرونگا رومیون سے کنارہ خندق کے پس ساتھ کیا اُس کے مالک اشتر
نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اُنکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوے وہ دونون بجانب
اعزاز کے پس پایا اُنھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار تھے اپنی دیوارونپر اور رومی نرسنگھے اور قرنا بجاتے
تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہی حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہی یہ مگر آثار لڑائی کے پھر
خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھے آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہی جو طارق بن سنان نے کہا ہی **واقدی**
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اصل معاملہ اس آواز کا یہ تھا کہ دادریس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجتا تھا اپنے بیٹے لاؤن
کو ساتھ تحف اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور لاؤن یوقنا کے پاس قلعہ مین مہینا دو مہینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا
لاؤن پاس یوقنا کے ایک مرتبہ عید صلیب مین جو اُسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ
کے پاس پس دیکھا تھا اُس نے یوقنا کی بیٹی کو ساتھ اُس کی لونڈیون اور بیش خدمتون کے اور وہ آراستہ تھی

لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اُسکی مثل روشن چاند کے تھی پس در آئی محبت شدید اُسکی لاونکے دل مین اور چھپایا
اُسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کے اور شکایت کی اُسنے اپنی مان سے پس کہا اُسکی مان نے کہ ای میرے بیٹے ٹھنڈی رکھ
تو اپنی آنکھون کو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اُس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ
کردیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اُسکا جب سُنا اُسنے کلام اپنی مان کا اور اُنھین دنون مین آئے عرب اور
محاصرہ کیا اُنھون نے قلعۂ حلب کو پس مشغول ہوگئے دل اُنکے پس جب آئے یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اُنکا جو ہوا اور قابض
ہوگیا داور پس بیٹا اُنکے چچا کا اُنپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا داور پس نے اُن سب کو اپنے بیٹے
لاون کے گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اُسکو اُنپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے
ہین علم دین کو اور اگر وہ حق کو اُن عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اُنکی بیعت نہ کرتے سواے اسکے بادشاہ لوگ اُن کا مقابلہ نہ کرسکے اور
اللہ تعالی نے مدد دی ہی اور غالب کردیا ہی اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے اور میرے دل کو تعلق ہی یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی
کی رائے اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرونمین اُنکے دین کی طرف کہ حق وہی ہی اور پہونچونگا
مین اُسکے سبب سے فوز عظیم کو مالک کریم کیطرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو
اُسکے سبب سے پس جب کہی اُسکے دل نے اُس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی طرف اور بیٹھا اُنکے سامنے اور کہا اے چچا مین نے ارادہ
اور میل کیا ہی تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور مین نے برگزیدہ اور اختیار کیا ہی تمکو اپنے
باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہی ولیکن ایمان زیادہ توفیق دینے والا ہی کفر سے اور مین نے جان
لیا ہی اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اُنکی غالب ہی اور ذکر اُنکا تہلیل اور تسبیح ہی اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیونکے
رہا کرنیکو اس شرط پر کہ تم میرا بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کردو اور مہر اُسکا جو تم لوگے میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیونکا چھوڑ دینا
ہی یوقنا نے کہا کہ ای میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہی پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے
اللہ تعالی کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اس کام پر جو تو کریگا اور مین انشاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچاؤنگا اور حاصل
ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی کہا لاون نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ پھر چھوڑ دیا اُسنے یوقنا اور
اُنکے ساتھیونکو اور دیدیے اُنکو ہتھیار اُنکے اور کہا اُنسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو تم کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے
پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہی اور بیہوش ہی شراب سے پس مار ڈالونگا مین اُسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئے لاون
اپنے باپ کے گھر کیطرف پس پایا اُسنے اپنے باپ کو مُردہ بدون مرنے کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اُسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے
ساتھ یہ امر کیا ہی پس کہا اُن عورتون نے کہ ہمنے کیا ہی پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے کیا ہی پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہم نے
اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور تحقیق سُنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اُسکے ساتھیون سے پس خوف کیا
ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہوسکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا ہے اور غلبہ کرے گی قوم مسلمانون پر جماعت

رومیون کی اور پہونچیگی تیری خبر تیرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجکو پس حملہ کیا ہمنے اور سخت گیری کی اُسپر پیشتر تجھ سے بسبب دیکھنے
تیری تیزی عقل و فہم کے پس خوش ہوے لادن اس حال سے اور پھر گئے وہ بجانب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور آگاہ کیا اُنکو
حقیقت حال سے اور بلند کیا اُنھون نے آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وسلم پر اور مارا اور رکھا تلوارون کو رومیون میں پس جنبش مین آیا قلعہ اُن کی تکبیرون سے اور جست کی اور نکل پڑے
رومی اپنی جگہون سے اور وہ حیران اور بھول گئے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ مین اور دوڑ پڑے رومی اپنی جگہ سے
پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیون سے اور اُسیوقت آئے طارق بن سنان اور مالک اشتر کے چچا کے بیٹے پس جب جب
ہوے اور کان لگایا اُنھون نے آواز پر اور جانا اُنھون نے حال لڑائی کو پھرے وہ دونون بجانب مالک اشتر کے اور بیان کیا
اُنسے جو کچھ کہ سُنا تھا دونون نے اعزاز مین پس کہا مالک اُشتر نے اپنے ساتھیون سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑون کو رات کی تاریکی مین اور نہین
ہوتی ہی قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اُسیوقت چھوڑدین مسلمانون نے باگین گھوڑونکی اور راست کرلیا نیزونکو تا انکہ
پہونچے وہ اعزاز کے دروازے پر اور پائی آہٹ اُنکی لادن بن داودریس نے پس حکم کیا اُسنے اپنے غلامون کو کھولدینے پوشیدہ دروازے کا
پس ایسا ہی کیا غلامون نے بعد اُسکے کہ کہا تھا لادن نے اُنسے کہ حاکم راوندان ہماری مدد دہی کو آیا ہی پس جب آگئے مالک اُشتر اور ہمراہی
اُنکے اعزاز مین اعلان کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل و رتکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے
اُس معاملہ کو جو در آیا اُنپر اور جانا اُنھون نے کہ ہم لوگ ہلاک ہونگے پس پھینکدیا اُنھون نے ہتھیارونکو اور چلا آئے وہ اس کلمہ سے لفون
لفون پس اُٹھا لیا مالک اشتر نے تلوار کو اُنکے اوپر سے اور لیلیا جو کچھ اس قلعہ مین تھا مال اور لوگون اور لڑکیان اور لڑکون اور قیدیونسے
اور شکریہ ادا کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیونکا پس کہا یوقنا نے کہ شکریہ ادا کرو تم اللہ تعالیٰ کا اور اس لڑکے کا پھر بیان کیا سب حال اُسکا
پس کہا مالک اُشتر نے اذا اراد اللہ امرا ھیّا اسبابہ **واقدی** رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن جبیر سے روایت کی ہی کہا جبیر نے کہ پوچھا
مینے ابولبابہ بن المنذر سے جو شام کی سب لڑائیون مین ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل داودریس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہی اس
حال سے اور مین صحت اسکی چاہتا ہون پس کہا ابولبابہ نے کہ جب رکھدیا اہل عرب نے بوجھ اور ہتھیارونکو اور یکجا کیا مالک اشتر نے قیدی
اور مال اور کپڑے اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اُنھون نے اُس سبکے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اُسپر قیس بن سعید
کو اور قیس بن سعید حاضر ہوے تھے یرموک کی لڑائی مین اور پہونچا تھا اُنپر ایک تیر پس یک چشم کردیا تھا اُسنے اُنکو اور یہی حال ابولبابہ
بن المنذر کا ہوا تھا اور یہ دونون صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پس جب باقی نہ رہا
کوئی اعزاز مین اُٹھ کھڑے ہوے مالک اُشتر درانحالیکہ چلتے تھے اور پھرتے تھے وہ قلعہ مین اور اُسکو دیکھتے بھالتے تھے پس مقتول دیکھا
اُنھون نے داودریس کو اور کہا اُنھون نے کہ کسنے قتل کیا ہی اس ملعون کو پس کہا لادن نے کہ میرے بھائی لوقا نے اسکو قتل کیا ہی
اور وہ مجھ سے سن مین بڑا ہی اور عقل مین مجھ سے زیادہ اور پورا ہی پس طلب کیا اُسکو مالک اُشتر نے اور کہا اُس سے تونے کیون اُسکو
قتل کیا ہی حالانکہ وہ تیرا باپ تھا اور ہمنے نہین سُنا ہی کہ قوم رومیو نمین کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقا نے کہا کہ اُٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمھارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قسیس زیادہ سن کا ہی
اور ہم اُس سے انجیل پڑھتے تھے اور وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کے اور لکھدیتا تھا ہمکو رومی خط سے اور مین ایکدن
اُسکے نزدیک کنیسہ مین تھا اور سوا ے میرے اُسکے پاس اور کوئی نہ تھا پس درآئی میرے دلمین یہ بات کہ سوال کرون مین اُس سے
کچھ چیزون اور حالات کا پس کہا مین نے اُس سے کہ ای باپ ہمارے آیا دیکھتا ہی تو کہ ملک شام پر کیونکر عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت
ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین اور شکست دی ہی اُنھون نے ہرقل بادشاہ کے لشکرون کو اور مٹا دیا ہی فوجون کو اور ہم اس امر کا
نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ انسے زیادہ ضعیف نہ تھا اور اللہ تعالی نے مدد دی
اور غالب کردیا اُنکو باوصف اُنکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑھا ہی تو نے اس حال کو کتب روم اور اُنکے ملاحم یونانیین مین یا نہین پس کہا
قس نے کہ ای میرے بیٹے ہان مین نے اس حال کو پڑھا ہی اور تحقیق کہ آگاہ کیا تھا ہمنے ہرقل بادشاہ کو قبل واقع ہونے اس حال کے
اور قبل آنے عرب کے بجانب شام کے اس امر سے کہ عرب بالضرور مالک ہوجاوینگے اُسکے تختگاہ تک اور ہمنے سُنا ہی کہ اُس قوم کے نبی
نے یہ فرمایا تھا زویت لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا پس کہا مین نے قس سے کہ ای باپ
ہمارے تو کیا کہتا ہی مسلمانونکے نبی کے باب مین پس کہا اُسنے ای بیٹے میرے ہماری کتابون مین یہ لکھا ہی کہ اللہ تعالی بھیجیگا ایک نبی کو حجاز سے
اور تحقیق کہ بشارت دی ہی اُنکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مین نے اس امر کو کہ وہ قس چھپاتا ہی حال کو
بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اُس سے پس چھپایا مین نے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکھا مین نے یوقنا اور اُنکے ساتھیون
قیدیونکو کہا مین نے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنھون نے مار ڈالا اپنے بھائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے اُنسے پھر رجوع کیا اُنکے دین کیطرف اور یہ امر
نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا اُنھون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ مار ڈالونمین اپنے باپکو اور چھوڑ دون یوقنا اور اُنکے
ساتھیونکو اور پھر جاؤنمین بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ وہی دین حق ہی اسمین کچھ شک نہین ہی پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش
تھا شراب سے پس مار ڈالا مین نے اسکو اور آیا مین واسطے چھڑانے یوقنا کے پایا مین نے اپنے بھائی لاون کو کہ بیشی کی تھی اُسنے مجھپر اس کام مین
پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ ای لڑکے کسواسطے تو نے یہ کام کیا لوقا نے کہا بسبب محبت تمھارے دین اور تمھارے نبی کے اور مین
گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ قبول کیا تجکو
اللہ تعالی نے اور توفیق دی تجکو پھر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چھوڑا اُنکے ساتھ اُن مسلمانونکو
جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بھیجا تھا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ اعزاز کی فتح اسی صورت
سے واقع ہوئی اور جو بیان کیا گیا ہی کہ داورئیس کی زوجہ اور اُسکی لڑکیون نے اُسکو مارا صحیح نہین ہی پھر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے
سعید بن عمرو الغنوی کے خدمت مذکور پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون اور مال اور غنائم کے پھر شمار کیا
اُنھون نے قیدیان اعزاز کا پس تھے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو بینتالیس مرد بڈھے اور راہب
تھے اور ایک ہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تھین اور ایک سو اسی بڑھیان تھین اور دیکھا مالک اشتر نے

ایک بڈھے راہب کو جو خوشنما پیر مین اور صاحب وقار تھا پس کہا اُنھون نے کہ اگر سچا ہی گمان میرا پس یہ راہب وہی ہی جسکا حال لوقا
برادر لادن نے مجھ سے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے لوقا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہی جسکا حال تمنے مجھسے بیان کیا تھا لوقا نے کہا ہان
پس کہا مالک اشتر نے اُس بڈھے سے کہ ہرگاہ ہی تو علمار اپنے دین سے پس کیون چھپاتا ہی تو امر حق کو اُسنے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین
چھپایا مین نے اُسکو اُسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا مین رومیون سے اہل مرکو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری اور بوجھ
ہوتا ہی پس کہا اُس سے مالک اُشتر نے کہ آیا پھر لیگا تو ہمارے دین کیطرف قس نے کہا کہ پھرونگا مین تمھارے دین کیطرف مگر یہ کہ مین سوال کرتا ہون
تمسے چند مسائل کا جنکو پایا ہی مین نے لوقا کی انجیل مین پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ مین سُنون اُسکو پس جب چاہا
قس نے کلام کرنا ساتھ اُن مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوے مسلمان اُسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور
نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھین وہ کہ مسلمانونکا کیا حال ہی اور گمان کیا اُنھون نے کہ رومیون نے مسلمانون کے
ساتھ غدر اور بیوفائی کی ہی پس اُسیوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانونکو کہ شور کرتے ہین اور کہتے ہین کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونکو اور ہوشیار
ہو جاؤ اسواسطے کہ ہم دیکھتے ہین ایک گروہ کو منبج اور براعہ کی راہ پر اور ہم نہین جانتے ہین کہ اس گروہ کے نیچے کیا ہی پس سوار ہوے مالک
ابن اشتر اور دیران مسلمین ہمراہی اُنکے اور متوجہ ہوے درانحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہی اور اُسیلو قست
دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے اُسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور سمہرتی نیزے اور عادی خود اور ہندی تلوارین اور لوگ عربکے اور اُنکے
آگے قیدی اور مال اور بندھے ہوے لوگ ہین پس جب دیکھا مالک اُشتر نے اُس لشکر کی طرف تو وہ ایکہزار سوار اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ہر ایک اُنمین کے دلیر نیزہ باز اور شیر سخت جھگڑنے والے ہین اور وہ لہو مین ڈوبے ہوے ہین اور پیشتر اُنکے فضل بن
عباس بن عبد المطلب بن ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بھیجا تھا اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اس لشکر
کے تاکہ تاخت تاراج کرین وہ منبج اور اُسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونون گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر نے فضل
بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اُشتر سے حال اُنکا پس بیان
کیا اُنھون نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل وخوار کیا ہر شخص کو جو اُسمین تھا اور بیان کیا سب حال مسلمانون اور
یوقنا کا اور کہا اُنسے کہ نہین باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے بجانب حلب کے مگر اس قس اور اُسکے سوال کرنے نے پس کہا فضل بن
عباس نے اس قس سے کہ کہہ جو تجھکو کہنا ہی کہا اُسنے اخبرنی ای شئ خلق اللہ من مخلوقاتہ قبل السموت والارض قال اول
ما خلق اللہ اللوح والقلم ویقال العرش والکرسی ویقال الوقت والزمان ویقال العدد والحساب ویقال خلق اللہ
ولا جوهرا فصیر منہ ماء ثم عالی منہ العرش لقولہ فی کتابہ وکان عرشہ علی الماء ویقال اول ما خلق اللہ العقل
لانہ اراد ان ینتفع بہ الخلق وقیل اول ما خلق اللہ نورا وظلمۃ ثم دعاهما الی الاقرار بربوبیتہ فانکر الظلمۃ واقر
النور فخلق الجنۃ من النور لرضائہ منہ والنار من الظلمۃ لسخطہ علیہا وخلق ارواح السعداء من النور وارواح
الاشقیاء من الظلمۃ لاجل ذلک یرجع کل واحد منہما الی مستقرہ ویقال اول ما خلق اللہ نقطۃ

۱ قولہ سمری بفتح السین وفتح الميم [illegible]
۲ ترجمہ اسکا یہ ہی کہ خبر دے مجھکو ساتھ امر کے کہ کس چیز کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات سے قبل آسمان اور زمین کے
۳ فضل ابن عباس نے کہا پہلے وہ چیز جو پیدا کی اللہ تعالیٰ نے لوح و قلم ہی اور بعض روایات مین عرش و کرسی ہی اور بعض روایات مین وقت و زمان ہی اور بعض روایات مین عدد و حساب ہی اور بعض روایات مین [illegible]

۵ ہو نیکا اس سے اور پیدا کیا آتش دوزخ کو تاریکی سے بسبب اپنے خشم کے اُسپر اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ارواح نیک کو روشنی سے اور ارواح بد لوگون کو تاریکی سے اسی سبب سے پھرتا ہی
ہر ایک ان مین کا بجانب اپنے قرارگاہ کے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

فنظر الیها بالهیبة فتضعضعت ومالت فصیرها الفا فجعلها مبتداء کتابه فبهات من الف کتابه من نقطة وخلق خلقه من علقة ثم یمیتهم بقبضه ثم یحییهم بنفخه پس جب سُنا قس اعزاز نے یہ کلام فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا کہا اُس نے اشهد ان هذا العلم الذی استاتوا به الانبیاء وانا اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له وان محمدا عبده ورسوله پس جب دیکھا اہل اعزاز نے اپنے قس کیطرف کہ مسلمان ہوگیا وہ اسلام اختیار کیا سبھون نے مگر تھوڑے لوگ اپنے دین پر رہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اہل اعزاز نے بوجہ مسلمان ہو جانے قس کے اسلام قبول کیا میل کیا کوچ کا فضل بن عباس اور مالک اشتر اور اُنکے ہمراہی مسلمانون نے بجانب حلب کے پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی خدا کی مین تو مسلمانون کو منھ نہ دکھاؤن گا اسواسطے کہ مین نے ایک بات کہی تھی اور ایک حیلہ تجویز کیا تھا پس نہین پورا ہوا وہ دشمنان خدا پر اور مین ارادہ اور میل رکھتا ہون انطاکیہ کے جانیکا شاید کہ اللہ تعالیٰ میری مدد کرے اور دشمنون پر مجکو فتحیاب فرماوے پس کہا اُسسے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی سے یہ ارشاد فرمایا ہی لیس لك من الامر شیئ پس تم اس امر کا اپنے دل مین بار نہ اُٹھاؤ پس کہا یوقنا نے کہ قسم ہی اُس خدا کی جسکے دین پر مین ہون کہ نہ پھر جاؤنگا مین مگر ساتھ ایسے کام کے کہ روشن اور سپید کریگا اللہ تعالیٰ اُس کے سبب سے میرے منھ کو نزدیک مسلمانون کے پھر دیکھا یوقنا نے کہ فضل بن عباس کے ساتھ دو سو آدمی یوقنا کے یکجدی اور قرابتی اور گھر والے ہین جنکے دلون مین ایمان نے جگہ پکڑی ہی اور وہ لوگ رئیس حلب کے ہین اور اُنکے لڑکے بالے حلب مین ہین پس لیا اُنکو یوقنا رحمہ اللہ نے اور روانہ ہوے وہ اُن کو ساتھ لیکر بارادۂ انطاکیہ کے اور پھرے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کے پس جب رات ہوئی روانہ ہوے یوقنا اور کچھ تھوڑی رات گذرے منتخب کر لیا اُنمین سے چار یا چالیس شخصون کو اپنے لیگا نون سے اور باقی لوگون سے کہا کہ تم راہ عم اور ارتاج سے جاؤ اسطرح سے کہ گویا تم بھاگنے والے ہو اہل عرب سے اور مین اور چار شخص اس راہ سے روانہ ہوتے ہین اور وہ راہ حارم کی ہی اور ایک جا ہونگے ہم تم سب انطاکیہ مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور یوقنا برابر چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُترے وہ دیر سمعان پر جو قریب تھا بحر اسود سے پس پایا یوقنا نے اُس مقام مین ایک گروہ کو کہ وہ حفاظت راہون کی کرتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے یوقنا اور چار شخص اُن کے ساتھیون کو دوڑے اُنکی طرف اور پوچھا حال اُنکا پس کہا یوقنا نے کہ مین حلب کا سردار ہون اور بھاگا ہون اہل عرب سے اور آیا ہون مین ہرقل بادشاہ کے پاس اُن لوگون نے کہا کہ یہ ہمراہی تمہارے ساتھ کون ہین یوقنا نے کہا کہ میرے قرابتی اور قبیلے کے لوگ ہین پس سچا جانا اُنھون نے کلام یوقنا کا اور مقرر کیا یوقنا کے ساتھ مالک اُس جماعت محافظین راہ نے چند سوارون کو اپنے ہمراہیون سے اور کہا اُن سے کہ لیجاؤ تم ان کو سامنے بادشاہ کے پس لائے وہ لوگ یوقنا اور اُن کے ساتھیون کو بادشاہ کے پاس پس پایا اُنھون نے بادشاہ کو اُسکے کنیسہ مین اور وہ نماز پڑھتا تھا پس ٹھہرے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اُسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا اُن سوارون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کو بادشاہ کے

پاس اور سجدہ تعظیمی کیا اسکا اور کہا اُس سے کہ بطرش سردار محافظ راہ نے جو دیر سمعان کے نزدیک ہی تیرے پاس بھیجا ہی ان لوگونکو
اور یہ شخص کہتا ہی کہ مین سردار حلب کا ہون پس جب سُنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا جانب یوقنا کے اور کہا کہ تم یوقنا ہو پس
کہا اُنھون نے ہان مین یوقنا ہون بادشاہ نے کہا کسوجہ سے تم یہان آئے ہو حالانکہ مین نے یہ سُنا کہ تم پھر گئے ہو بجانب دین عرب
کے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تونے حق بات سُنی ہی لیکن مین نہین مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادے سے کہ فریب اور مکر
کرونمین اُنکے ساتھ اور رہائی پاؤن اُنکی بُرائیون اور اُنکی زبون صورتون سے اور اُنکی بو باس سے اور مین نے اُن سے کہا تھا کہ
مین سپرد کردونگا تمکو اعزاز کو اور مار ڈالونگا وہان کے حاکم کو اور لیا تھا مین نے عرب سے ایک سو مرد اُنکے رئیسون سے اور روانہ
ہوا تھا مین اُنکو لیکر اور کہا تھا مین نے مسلمانونکے سردار سے کہ بھیجین وہ میرے پاس ایکہزار عرب کو تاکہ جسوقت پہونچینگے وہ اعزاز مین
سختی اور بلا ڈالونگا مین اُنپر یہانتک کہ اُنکو ساتھ لیکر چڑھ جاؤنگا مین قلعہ مین پس جب پہونچ جاوینگے وہ اعزاز مین قبضہ کرونگا مین اُنپر اور
بھیجونگا مین اُنکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ خادریس نے اور نہ آگاہ ہوا وہ اُس امر سے جو میرے دلمین تھا اور اعتماد کیا اُسنے
اپنے جاسوس پر اور نہ معتمد جانا اُسنے مجکو اور گرفتار کر لیا مجکو اور جب جا پہونچے عرب اعزاز کے قلعہ مین مارا اور رکھا اُنھون نے تلوار دن کو
وہان کے لوگون مین اور لوقا نے مار ڈالا اپنے باپ کو اور داخل ہوئے عرب اور چھڑایا اُنھون نے ہم سبکو قید سے پس جب مشغول ہوئے
وہ لڑائی اور لوٹ مین بھاگا مین اور یہ چار شخص جو ہمارے دین مین ہین تیری طرف کو اور اگر مجکو اپنے دین کے ساتھ محبت نہوتی تو
مین اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا مین عرب کی لڑائی اور اُنکے محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایکسال تک پس جب یوقنا نے
بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا مساعدت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اُنھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا سچے ہین پر
اور ہم مین کوئی شخص مثل یوقنا کے اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت مین نہین ہی یوقنا نے کہا کہ ای بادشاہ قریب ظاہر ہوجاینگے
کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانونکے ساتھ مین کرونگا اور یہ کہ کیونکر صرف کرونگا مین کوشش کو اُنمین پس جب سُنا ہرقل بادشاہ نے
یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اُسنے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اور پٹکا دیا اُنکو اور کہا کہ اگر حلب تجسے لیا گیا
ہے تو مین تمکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ سکندر رہو رد ستق یعنی مینچ اور والی ہمارے ہوگے پس تعظیم کی اور دعا دی اسکو
یوقنا نے اور ٹھہرے اُسکی خدمت مین پس وہ اس حال مین تھے کہ اُسیوقت محافظ لوہے کے پل کا آیا ہرقل کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ
آئے ہین ہمارے پاس دو سو بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان دوسے سے بیان کرتے ہین اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے
ہین اور وہ بھاگے ہین عرب سے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو لے سکندر ردستق اور جا تو اس قوم پر پس اگر وہ تیرے
قرابتی ہین پس پہونچ گئے تم اپنے یگانونمین اور مین اُنکو تم مین ملا دونگا اور وہ تمہارے ساتھ رہینگے اور اگر وہ تمہارے قرابتی نہین ہین
پس لاؤ تم اُنکو میرے پاس تاکہ مین اُنکے باب مین رائے زنی کردن اور احتیاط کرو تم اس امر سے کہ وہ بھیجے ہوئے عرب کے اور ان لوگونسے
ہون جنھون نے رجوع کی ہی اُنکے دین کیطرف اہل شیراز اور حماۃ اور رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران سے پس کہا یوقنا نے کہ ای
بادشاہ مین ایسا ہی کرونگا پھر اُسیوقت سوار ہوئے یوقنا اور سوار ہوئے اُنکے ساتھ ہر قلبہ اور سرمدیہ پہونچے لوہے کے پل تک پس ہم

وہ وہان اور حکم کیا اُنھون نے اُن دو سو کے سامنے لانے کا پس جب دیکھا یوقنا نے اُنکو انکار کیا اُنکی شناسائی سے گویا کہ اُنھون نے قبل اسکے اُنکو نہین دیکھا تھا پھر پوچھا یوقنا نے حال اُنکا پس آگاہ کیا اُنھون نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگے ہوئے ہین اہل عرب سے آئے ہین بادشاہ کے شہر دنمین تاکہ اقامت کرین اُنمین پس مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اُن لوگون نے حشمت اور خلعت بادشاہ کو یوقنا پر تو پاپیادہ ہو گئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اُنکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے ہاتھ سے پس کہا اُنھون نے کہ ہم لوگ نکلے تھے اُنکے سردار کے ساتھ بارادہ منبج اور براعہ کے پس جب پھرے ہم بارادہ حلب کے لیلیا ہمنے اپنی راہ کو بجانب اعزاز کے پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب رات ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے شہر دنکو راوی نے بیان کیا ہی کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اُنکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوکے وہ اور روانہ ہوئے یوقنا اُنکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اُسکے مصاحبون نے جو سُنا تھا پس خلعت دیے باشاہ نے اُنکو اور اُتارا اُنکو ساتھ بزرگی اور بخشش نیک کے اور دیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ ای بادشاہ تو جانتا ہی کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہی اور اسکے طالب کو بمنزلہ کتون کے بیان کیا ہی کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اسکو جیسا روایت کی گئی ہی کہ تحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اسکے پوست کو پس دیکھا اسکو بہت بُری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہی پس کہا اسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہی اور باطن میرا بُرا ہی اور مین نے یہ مثل تجھسے اسواسطے بیان کی ہی کہ کوئی حسد حسد سے خالی نہین ہی پس جب متوجہ ہوتی اور آتی ہی دنیا کسی کے پاس تو بہت ہو جاتے ہین حاسد اسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے حسد کرنیوالون سے اس امر کو کہ کلام کرین حاسد میرے باب مین اور دور کرین مجکو ایسے کامونکے اظہار سے جو مجھسے نہوے ہون پس اگر تیرا دل مجھسے نفرت کرتا ہی پس دور کر تو مجھسے اس کام کو جسپر تو نے مقرر کیا ہی اور مین تیرے ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ ای دستق مین نے نہین مقرر کیا تمکو اس کام پر مگر یہ کہ میرے دلکو تمپر اعتماد ہی اور جو شخص تمھارے باب مین کچھ کلام کریگا مین اُسکو تمھارے سپرد کرونگا کرو تم اُسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہو گا پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا بیچ اُس کام پر جسپر بادشاہ نے اُنکو مقرر کیا تھا اور اُسیوقت ایک دو قاصد دنگا ہرقل کے پاس دمشق سے آیا اور بیان کیا اُنھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی زیتون کے بھیجے ہوے ہین اور وہ خوفناک ہی اہل عرب سے اور وہ چاہتی ہی تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ تیرا معاملہ مسلمانون سے کیا ہوتا ہی اور طلب کیا ہی اُسنے ایک لشکر تجھسے تاکہ بیڈر ہو جاوے دل اُسکا پس جب سُنا اس حال کو بادشاہ نے کہا اُسنے کہ ای دستق یوقنا سوائے تمھارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہی پس بوسہ دیا یوقنا نے بادشاہ کے ہاتھ کو بعد کہا کہ تیرا حکم بخوشی واطاعت منظور ہی اور ساتھ اُنکے بادشاہ نے دو ہزار سوار لوندجیہ اور نیاصرہ سے مقرر کیا پس روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اُنکے سر پر اور ہمراہ تھے اُنکے کوتل گھوڑے اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے زیور ون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوے سُنہری تار دن سے اور روانہ ہوا وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا اینکہ پہونچا وہ دمشق مین اور لیا اُنھون نے زیتون دختر ہرقل کو جو اُنکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اسکو اس مین اور معاذ کلھا کم اور اُسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کر دیا تھا

فـ ذکر آنے قاصد کا زیتون دختر ہرقل کے پاس سے ۱۲
فـ ذکر جانے یوقنا کا دمشق کو اور پھرنا وہان سے ہمراہ دختر ہرقل کے اور ملاقی ہونا لشکر ابہم بن جبلہ غسانی کا بمقام مرج الدیباج کے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور نسطورس کو لوگ سیف النصرانیہ کہتے تھے بسبب اُسکی شجاعت کے اور وہ مرگیا تھا یرموک کی لڑائی مین بسبب زخمی ہونیکے **واقدی** رحمۃ اللہ
نے بیان کیا ہی کہ جب لیا یوقنا نے ہرقل کی بیٹی کو اور پھرے وہ بطلب انطاکیہ کے پس لیا اُنھون نے بڑی شاہراہ کو اس خیال سے کہ شاید
ملے اُنکو کوئی جاسوس مسلمانونکا یا کوئی شخص معاہدین سے پس بھیجین وہ خبر اپنی بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس شرح
سے کہ بحکومت قرار پکڑا ہی اُنھون نے انطاکیہ مین پس پہونچے وہ ایک رات مین بمقام مرج الدیباج کے اور وہ وقت آدھی رات کا تھا
اور اُسیوقت چرکنے ہوئے گھوڑے رومیون کے اور وہ گروہ جو بطور طلیعہ کے تھا مثل برق کے تیچھے کو پھرا پس کہا یوقنا نے اُن سے
کہ تمھارے تیچھے کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای دستق ہم قریب پہونچے مرج کے پس دیکھا ہمنے ایک اُترے ہوئے لشکر کو پس
جاسوسی کی ہمنے اُنپر تو معلوم ہوا کہ وہ عرب ہین اور سوتے ہین اور جانور اپنا دانہ چارہ کھاتے ہین اور وہ بیشک مسلمان ہین پس جب
سُنا یوقنا نے اس حال کو خوش ہوے وہ لپنے دلمین اور کہا اپنے ساتھیونسے کہ احتیاط کرو تم اپنی جانونپر اور ہوشیار کرو تم اپنے
دلون کو اور آگاہ کرو تم اپنے بھائیون کو اور کوشش کرو اور لڑو اپنے دشمنونسے اور لڑو بادشاہ کی آبرو کے واسطے اور نہ سپرد
کرو تم اُسکو اپنے دشمنونکے اور ہو جاؤ تم بہترین گروہ کے اور لڑو تم اپنے مالک کی نعمت کی طرف سے پس جب در آوے لڑائی ہمارے
اور اُنکے بیچ مین پس قصد کرو تم اُنکے گرفتار کرنے کا اور احتیاط کرو تم مار ڈالنے سے اور جان لو تم اس امر کو کہ اہل عرب مع اپنے سردار کے
کل ضرور بادشاہ کا مقابلہ کرینگے پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہم مین سے تو ہمکو قیدیون سے معاوضہ کی گنجائش ہوگی اور بعض
کتب حکما مین یہ بات لکھی ہی جو انجام کار مین نظر کریگا وہ امان مین رہیگا اور جو چھوڑیگا اپنے کام کو اپنے حال پر تنگی مین پڑیگی جان اُسکی اور جو
غدر اور بیوفائی کریگا آویگا اُس پر مکر و فریب دوسرے کا حیلہ تم ساتھ برکت اور اعانت مسیح کے پس بلند کیا ان لوگونے نیزونکو اور
ڈھیلا کر دیا باگونکو اور قصد کیا اُن لوگونکا جو مرج الدیباج مین تھے پس جب آہٹ پائی رومیونکی نگاہبانان لشکر نے جگایا اُنھون نے
اپنے ساتھیونکو اور کہا اُنسے کہ ہم آواز لگامون اور گھوڑونکی سُنتے ہین اور ہم نہین جانتے ہین کہ وہ کون قوم ہین پس بیدار ہوا اور سوار
ہوئی قوم اور استقبال کیا اُنھون نے یوقنا کا اور پکارا اُنھون نے کہ ہم لوگ تابع مریم اور صلیب اور مسیح کے ہین پس تم کون ہو دور
ہو جاؤ قبل اُسکے کہ حکم کرین تلوارین تمھارے سرونپر پس جب سُنا یوقنا نے کلام اُنکا کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم
ہرقل بادشاہ کے ہمراہی ہین اور ہم تابع بادشاہ حرب ایہم بن جبلہ الغسانی کے ہین اور پیشرو ہمارا اُسکا بیٹا ایہم ہی پس جب سُنا یوقنا نے
یہ کلام پاپیادہ ہوگئے وہ واسطے تعظیم پسر جبلہ کے اور پاپیادہ ہوگئے وہ سب دو ہزار دو سو ہمراہی یوقنا کے ایک ہی ساتھ اور سلام کیا اُسنے
اور سلام کیا رومیونے متنصرہ پر اور کہا ایہم بن جبلہ نے یوقنا سے کہ تم کہانسے آئے ہو یوقنا نے کہا مین مرعش سے ہمراہ دختر بادشاہ کے آیا ہون
پس تو کہان سے آتا ہی اُسنے کہا کہ مین ہمراہ اور غمہ سے آتا ہون لیا تھا مین نے رسد کو دہانکے لوگونسے پس جب پھرا مین بارادے بادشاہ کے گذر کیا
مین نے مرج دابق مین پس ملاقی ہوا مین ایک گروہ سوارونسے اور وہ قریب دو سو کے تھے اور نہین ظاہر ہوتی تھی اُنسے سوا نیلی آنکھ کے پس جب ہم
قریب پہونچے اُنکے دوڑے وہ ہماری طرف بقصد لڑائی شدید کے اور پیشرو اُنکا نہین چلتا تھا لڑائی کی آگ سے اسواسطے کہ وہ سوار حملہ کنندہ اور دلیر
ڈرانیوالا اور خیر ڈکارنیوالا تھا پس تحقیق ہلاک کیا اُسنے ہمارے مردونکو اور زمین پر گرا دیا دلیرونکو اور مین بجاعت ایکہزار سوار دلیر نیزہ باز اور تیز خصومت کرنیوالونکے تھا

پس نہین تھا وہ شخص ہم مین مگر مثل آگ کے ٹکڑے یونہین پس کہ ابر ہم اوپر حملہ کرتے تھے اور وہ ہمپر حملہ کرتے تھے یہانتک کہ گرفتار کر لیا ہمنے ان سب کو بعد اسکے کہ مار ڈالا انھون نے ہم مین سے اپنے دو چند کو اور کوئی سوار اُنکا نہین مارا جاتا تھا مگر یہ کہ مار ڈالتا تھا وہ ہم مین سے دو تین سوار ونکو اور باقی رہا سوار اُنکا سکے پیچھے پس نہین قدرت ہوئی ہمکو اوپر اور نہین پہونچا ہم مین کا کوئی اُن تک پس قصد کیا ہمنے اُنکے گھوڑے کا ساتھ تیرونکے اور مار ڈالا ہمنے گھوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گھوڑے سے ناگہان در آئے ہم اسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اسکو اور جب پوچھا نسب اُنکا تو معلوم ہوا وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بلشیر واس گروہ کے ضرار بن الازور بن طارق ہین اور وہ سب ہمارے ساتھ قید اور بندھے ہوے ہین لیے جاتے ہین ہم اُنکو بجانب بادشاہ کے پس جب سُنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا بیقرار ہوا اور دھڑکنے لگا دل اُنکا لیکن صبر دلایا انھون نے اپنے دل کو اور مضبوط کیا خوشی اور سرور کو اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ ہر آئینہ پہونچا تو ساتھ بڑی بزرگی اور عزت کے بسبب گرفتار کرنے اُس جوان یعنے ضرار کے اور مین نے سُنا ہی جو کچھ کیا ہی انھون نے ساتھ دلیران شام اور شہسواران روم کے پھر روانہ ہوئی قوم بارادۂ ہرقل بادشاہ کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا مسلمانون نے اعزاز کو اور چھوڑا وہان مالک اشتر نے سعید بن عمرو الغنوی کو اور ملاقی ہوے وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پھرے مسلمان ساتھ مال غنیمت کے بجانب حلب کے اور خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بسبب سلامتی لوگون اور فتح اعزاز کے اور پوچھا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے بر سبیل اخفا کے حال اُنکا اور یہ کہ روانہ ہوے ہین بجانب انطاکیہ کے تاکہ سختی اور بلا ڈالین وہ سگ رومی پر اسوجہ سے وہ تمہارے پاس پھر نہین آئے کہ انھون نے تجویز کیا تھا ایک حیلہ اور فریب کو اور نہین پورا ہوا مطلب اُنکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اُنکو مددگار اور فتحیاب کریگا اُنکے دشمنون پر اور نگاہ رکھیگا اُنکو پھر لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح عاملہ بالشام الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ اما بعد فان اللہ علینا منن یستوجب بہا الشکر والحمد من جمیع المسلمین اذ فتح علینا ما استصعب من قلاع الکفار وبلاد الاشرار واذل لنا ملوکہم واورثنا ارضہم ودیارہم واموالہم وان اللہ عز وجل قد فتح علینا قلعۃ حلب واد فہا باعزاز ولان بطریق یوقنا اسلم وحسن اسلامہ وقد مرجع عونا للمسلمین الی الکافرین وقد کتبت ہذا الکتاب ونحن معولون علی المسیر الی انطاکیۃ نقصد طاغیۃ الروم وابقی سواہ من قلاع لا غلبنا ونحن طامعون من اخذ سریرہ وکنوزہ للموعد نانبینا صلوات اللہ وسلامہ علیہ فرودنا بالدعاء فانہ سلاح المؤمن ودمار الکافر والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچوین حصہ کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا اُسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھ کیا اُنکے ایکسو سوار مہاجرین اور انصار سے جسمین قتادہ بن العمرو اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگون کے تھے پس لیا انھون نے مال خمس کو اور روانہ ہوے پھر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھ کیا اُنکے دو سو سوار اُنکو اور حکم اُنکو کیا اس امر کا کہ قصد کرین وہ بجانب ر شام کے اور تاخت تاراج کرین پس سوار ہوے ضرار بن الازور اور

دو سو سوار آئے اور روانہ ہوے ساتھ اُنکے سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور برابر چلے جاتے تھے ضرار بن الازور اور
ساتھی اُنکے اور آگے اُنکے ایکمرد معاہد تھا جو اُنکو راہ بتلاتا تھا پس جب پہونچے وہ مرج دابق تک کہا معاہد نے اُنسے کہ دانہ چارہ دو تم اسپنے
گھوڑونکو اور آرام کرو تم ایک ساعت پس جب صبح ہوگی قصد کرنا تم اللہ تعالیٰ کی قوت اور اطاعت سے پس اُترے وہ لوگ وہان
اور دانہ چارہ دیا اپنے گھوڑونکو اور سو رہے پس نہین آگاہ اور خبردار ہوے وہ مگر اُسوقت کہ ابہم بن جبلہ ناگہان آپڑا اُنپر پس جب
واقع ہوئی آواز سوار ہوے ضرار بن الازور اپنے گھوڑے پر اور ایکسو ہمراہی اُنکے اُنسے نزدیک تھے اور ایک سو باقی
ماندہ نہین بیدار ہوے مگر اُسوقت کہ چھپالیا اُنکو گھوڑون نے اپنی ٹاپون سے اور بھاگ گئے گھوڑے اُنکے شور و غل سے پس لڑے
وہ پیدل ہوکر اور نہین پہونچے اُن تک دشمن اُنکے تااینکہ مارڈالا ہر ایک نے اُنمین سے اپنے خصم کو اور ضرار بن الازور کا یہ حال تھا کہ پکارا
اُنھون نے اپنے ساتھیون کو اور کہا کہ ای جوانمردان عرب یہ دشمن تمھارے ہین کہ ناگہان در آئے ہین تمپر بوقت تمھاری غفلت کے
اور وہ عرب ہین مثل تمھارے اور یہ اچھا وقت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک پس آگے کرو تم اپنے ارادون کو اور نہ بد دلی کرو اسواسطے کہ تم جانتے
ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی الجنة تحت ظلال السیوف اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کم من فئة قلیلة غلبت
فئة کثیرة باذن اللہ واللہ مع الصابرین سمرہ بن عامر نے جو مرج دابق مین ضرار بن الازور کے ساتھ تھے بیان کیا ہی کہ ربیعہ بن معبر
بن ابی عون ہمارے ساتھ تھے اور تھے وہ فصحاے عرب سے اور نہین کلام کرتے تھے وہ مگر ساتھ خوش اسلوبی اور وزن اور قافیہ کے
اور جب وہ بدیہہ کلام کرتے تھے تو سننے والے متحیر ہوتے تھے اُنکی خوش کلامی سے اور اُن کے کلام مسجع کو سنتے تھے اور اُسکو یاد کر لیتے
تھے پس جب سُنا اُنھون نے ضرار بن الازور کو کہ وہ ترغیب دیتے ہین لڑائی پر اور گشت کرتے ہین ہمارے بیچ مین کہا ربیعہ نے یافیتة
ببیة ومضرهذا یوم له مابعده وقد علمتم قربه وبعده ولن تنالوا الجنة الا بالصبر علی المکاره وسعة عرضها السموات جنة محفوفة بالمکاره واعلی
الدرجات درجة الشهادة فارضوا علام الغیب والشهادة فهذا الجهاد قام علی ساقه فبدا النفاق فلسواقدموا اخفی نفاقه فی اسواقه انما انتم اصحاب
بنی المصرا فالبسوا تمر بالثبات والصبر واروح للمصطفی بثباتکم وقد موا الزم بصفانیاتکم وایاکم ان تولوا الادبار فتستوجبوا غضب الجبار
واعلموا ان الصبر والثبات جندان منصوران فمن ظاب دار البقاهان علیه ما یلقی فصحوا طلبکم تنالوا ربکم وحققوا حملتکم تنالوا بغیتکم واخلصوا
الصدق وتنالوا الحوض وشرعوا الا انفسکم تنالوا الجنة واعتمدوا الصبر تنالوا النصر وایاکم ان توافقوا الکفار من حملهم واعدلوا عن طریق توهمهم
وفعلهم قال اللہ تعالیٰ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصلحٰت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ثم قال معلنا ولیمکنن
لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا ثم بین من یعلم السر المکنون قال یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک
فاولئک هم الفاسقون سیروا فقد سبق لعدوکم واجتهدوا فقد فاز المجتهدون یاایها الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون

موجب سا کہ چاہیے اور نہ مرو تم مگر مسلمان باایمان ہو

ابن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ تحقیق کھل گئے دل ہمارے اُنکے کلام سے اور حملہ کیا ہمنے منصرہ پر اور ضرار بن الازور ہمارے آگے تھے اور وہ یہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار بن الازور نے اور ہم اُنکے پیچھے تھے اور جرح کیا ہمنے اپنے نیزون اور تلوارون کو منتصرہ مین اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہین ہو سکتا ہی اور ضرار بن الازور مثل آگ کے لکڑی مین تھے اور ایہم بن جبلہ تعجب کرتا تھا بوقت لڑائی اور حملون اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اُسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کرین اُن کے گھوڑے کا اپنے تیرون اور نیزون سے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار بن الازور رضہ اُسکی پشت سے اور ہجوم کیا اُنپر منصرہ نے پس لیلیا اُنکو اور مشکین باندھلین اور باقی اُنکے ہمراہیون کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار بن الازور کے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلا اور بھاگے سفینہ بامید پہونچنے کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اُنکے ایک بڑا شیر اثنائے راہ مین پس کہا اُنھون نے کہ ای ابا الحارث مین سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور یہ میرا حال ہی پس متوجہ ہوا شیر درانحالیکہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو مین اور ڈکارا اُسنے سفینہ نے بیان کیا ہی کہ چلا مین اور وہ شیر میرے پہلو مین تھا تا اینکہ آیا مین اپنی صلح کی جگہ مین پھر چھوڑا اُسنے مجکو اور چلا گیا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر مین اور آگاہ کیا اُنھون نے مسلمانون کو حال قید ہونے ضرار بن الازور اور اُنکے ہمراہیون سے پس سخت دشوار گذرا یہ امر مسلمانو پر اور روئے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما ضرار بن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس کہا اُنھون نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن ام لیت شعری فی السلاسل اغلقوک ام بالحدید قیدوک پھر وہ بیان کرتی تھین رنج واندوہ اپنا اشعار مین **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوئین وہ عورتین عربیہ خولہ کے گھر مین جنکے یگانے ضرار بن الازور کے ساتھ قید ہوے تھے پس وہ روتی تھین اپنی اولاد پر اور منجملہ اُنکے مزروعہ بنت عملوق حمیریہ تھین اور وہ بڑی فصیح تھین اپنے زمانہ مین لوگونسے اور وہ روتی تھین اپنے بیٹے صابر بن اوس پر جو قید ہو گئے تھے پس پکارتی تھین اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھین پس جب فراغت پائی اُنھون نے گریہ اور بکا اور اشعار سے کہا اُنسے سلمہ بنت سعید نے جو بڑی
زاہدہ اور عابدہ تھین کہ آیا اسی کام کا تمکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہی نہین حکم دیا ہی اُسنے مگر صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمسے کیا ہی آیا نہین سنا
ہی تمنے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبة قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات
من ربہم ورحمة واولئک ہم المہتدون اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب مین عوض ہی تمہاری مصیبتون کا اور جو بات
دنیا کے گذر جانے سے تمہارے نزدیک ٹھہری ہوئی ہی اُسین یہ معاملہ تمہارے رنج اور اندوہ کا پند اور نصیحت ہی پس خاموش
ہوئین عورتین اور تعزیت کی آپسمین ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا مال خمس کا اور خط
ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ابن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ طیبہ مین واقع
ہوا شور اُنکے آنیکا پس یکجا ہوے لوگ مسجد شریف مین تاکہ سُنین وہ حال حلب در ماجرا وہانکے محاصرہ اور لڑائی اور فتح کا پس جب آئے
رباح سلام کیا اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھون کا اور دو رکعت نماز پڑھی روضۂ مقدس مین اور سلام کیا
قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر رض کے اور سپرد کیا خط اُنکو پس جب پڑھکر سنایا خط حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون کو شور کیا اُنھون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اُنھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
اور لکھا حضرت عمر رض نے ابو عبیدہ رض بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہان کے جانے سے اور روانہ کیا
جواب ساتھ رباح بن غانم کے واقدی رض رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا جواب خط کا پاس ابو عبیدہ رض بن الجراح کے روانہ ہوے
وہ اُسی دن بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اُنکے ساتھیونکا یہ گذرا کہ روانہ ہوے وہ بجانب انطاکیہ کے
اور بشیر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اُسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور دو سو قیدی کے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کنیسہ کے آراستہ کرنے اور اُسمین فرش بچھانے کا اور روشنی
تیرات اور خلعتین غرباے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اُنکی ملاقات کے ہمراہ اُسکے بھتیجے فورین کے اور داخل ہوئی
قوم اپنے لباس اور زینت مین اور پاپیادہ ہو گئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور نکلے سب رہنے والے
انطاکیہ کے اور تھا وہ دن مجمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بندھے ہوے تھے اور رومی
گالیان دیتے تھے اُنکو اور گرد تھے اُنکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر مین اور داخل ہوے لوگ بادشاہ
کے پاس اور جھکے وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیے اُسنے ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگونکو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے اپنے اور وہ رسیونمین بندھے تھے پس جب ٹھہرے وہ لوگ سامنے اُسکے چلا کر کہا اُسنے مصاحبون اور خادمون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کے پس نہین التفات کیا صحابہ نے اُنکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوے اُنکے کلام مین پس کہا اُنسے سردرندر نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تھا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدے کے اُسکے سامنے پس کہا ضرار ابن الازور نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکھتے ہین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے ہرقل کے گفتگو کی اُسنے صحابہ سے بدون واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اُسنے اس گفتگو بلا واسطے سے اس امر کا کہ بطارقہ اور مصاحبون نے اُسکی نہین سُنین تھین وہ باتین جو باتین کی تھین اُسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے پاس اور حال یہ گذرا تھا کہ ہرقل نے یکجا کیا تھا اپنے بطارقہ اور مصاحبین کو اور کہا تھا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت مجکو مسیح نے دی ہی اور حاکم وقت کے ہونگے اور امت اُنکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اُنکا بدلا نجاویگا اور ضرور دین اُنکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ بھر لیگا پورب اور پچھم کو پھر کہا تھا اُنسے ہرقل نے واسطے ادا ے جزیہ کے پس جب سُنا اُنھون نے اس کلام کو گھبرائے اُسکے قول سے اور ارادہ کیا تھا اُسکے مار ڈالنے کا پس چاہا اُسنے اسدن اس امر کو کہ ظاہر کرے اُنکے واسطے حقیقت اپنے کلام سابق کی اور اُسنے اس امر سے سوائے اصلاح اور بہتری اُنکے حالونکے اور کچھ نہین چاہا تھا پس کہا اُسنے صحابہ سے کہ کون شخص جواب دیگا تم مین سے میرے سوالات عظمی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے مسن اور واقف کل حالات اور معجزات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اُنھون نے بادشاہ سے کہ کہہ تجکو جو کہنا ہو پس کہا ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوئی تھی اُنپر وحی ابتداے کار مین پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد نے اہل مکہ سے جسکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اُسوقت حاضر تھا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی ہی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہی مجھپر وحی مثل نرم آواز شہد کی کھیونکے اور اُسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہی پھر منقطع ہوجاتی ہی وہ آواز مجھسے اور تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہی اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہی اور مجھسے کلام کرتا ہی پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہی کہ اُترتی تھی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جاڑے کے دن مین پس منقطع ہوتی تھی وحی اُن سے اور اُنکی پیشانی مبارک سے پسینہ جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدای وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ اچھی خوابون کے تھی اور نہین دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتا تھا مثل سپیدی صبح کے پھر دوست رکھتے تھے آپ اپنی تنہائی کو پس تنہا جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذرانتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا اینکہ آیا امر حق اور وہ غار حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اُنکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اُنسے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپنے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ لیلیا اُس فرشتہ نے مجکو دوبارہ یہانتک کہ محنت اُسکی مجکو معلوم ہوئی پھر چھوڑ دیا اُسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لیلیا اُسنے سہ بارہ مجکو اور ڈھانپ لیا مجکو پھر چھوڑ دیا

وقائع ذکر سوال ہرقل کا قیس ابن عامر الانصاری سے

اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پس پھرے وہان
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درانحالیکہ جنبش کرتا تھا گوشت میان کتف اور گردن مبارک کا پس داخل ہوے خدیجہؓ بنت
خویلد کے پاس اور فرمایا کہ کپڑا اُڑھاؤ مجھپر پس کپڑا اُڑھایا لوگون نے آپ پر تا اینکہ جاتا رہا خوف آپسے پس آگاہ فرمایا آپنے خدیجہ کو
حال سے اور کہا مجکو اپنی جان کا بڑا خوف ہے پس خدیجہؓ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اللہ تعالیٰ آپکو کبھی اندوہگین نکریگا اسواسطے کہ آپ
پاس یگانگت کا کرتے ہین اور بار اُٹھاتے ہین یتیم کا اور تیمارداری کرتے ہین محتاج کی اور مہمانی کرتے ہین مہمان کی اور بیان کیا قیس نے
تمام اس حدیث کو اور کہا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُسی حال مین کہ مین چلا جاتا تھا دفعۃً سُنا مین نے ایک آواز کو
آسمان سے پس بلند کیا مین نے اپنی نگاہ کو پس تھا وہ ایک فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس غار حرا مین اور وہ بیٹھا تھا ایک کرسی پر آسمان اور
زمین کے بیچ مین پس خوفناک ہوا مین اُس سے اور واپس آیا مین اور کہا مین نے کہ کپڑا اُڑھاؤ مجکو پس نازل فرمایا اللہ غالب اور بزرگ
نے اس آیت کو یا یہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر پس آئی وحی اور پے درپے آنے لگی اور کہا قیس بن
عامر نے بادشاہ روم سے کہ تھا مین ایک روز ہمراہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد شریف مین کہ اُسیوقت آیا آپکے پاس
ایک مرد شتر سوار پس بٹھایا اُسنے شتر کو صحن مسجد مین اور رسی مین باندھ دیا اُسکو پھر کہا اُسنے کہ تم لوگون مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون شخص ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکیہ دیے بیٹھے تھے پس کہا ہمنے کہ روشن اور سپید رنگ تکیہ دینے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین تب کہا اُس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یا ابن عبد المطلب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین نے منظور کیا تیرے
جواب دینے کو پس کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین آپ سے سوال کرونگا اور بار گران ڈالونگا آپ پر مسائل مین پس نہ
بے نیاز کرین آپ میرے اوپر اپنی ذات مبارک کو پس فرمایا آپنے سوال کر تو اُس چیز سے جو ظاہر ہوئی ہے تجکو پس کہا اُس مرد نے کہ
سوال کرتا ہون مین بہ قسم آپکے پروردگار اور پروردگار سابقین کے آیا اللہ تعالیٰ نے آپکو سب آدمیون پر بھیجا اور نبی کیا ہے آپ نے فرمایا
کہ ہان پھر اس نے کہا کہ قسم دلاتا ہون مین آپکو خدا کی کہ آیا اللہ تعالیٰ نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا آپ کو حکم دیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا ہان
اُسنے کہا کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم ایک مہینے کے روزہ کا تمام سال مین دیا ہے پس
ارشاد فرمایا ہان کہا اُسنے کہ سوال کرتا ہون مین آپسے بہ قسم آپکے پروردگار کے کہ آیا اللہ تعالیٰ نے حکم اس امر کا آپکو دیا ہے کہ لیوین
صدقے کو ہمارے دولتمندون سے پس تقسیم کرین آپ اُسکو محتاجون پر آپ نے فرمایا ہان اُس مرد نے کہا کہ ایمان لایا مین
ساتھ اُس چیز کے جسکو آپ لائے ہین اور مین ایلچی ہون اور میرے پیچھے ایک قوم ہے اور مین ضمام بن ثعلبہ ہون ایک شخص
قوم بنی سعد بن بکر سے ہرقل نے قیس بن عامر سے کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے دین کی کہ کیا معجزات تمنے اُنکے دیکھے ہین قیس نے کہا کہ تھا
مین ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین پس آیا ایک اعرابی اور نزدیک ہوا اُنسے پس فرمایا اُس سے مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اُس اعرابی نے کہا کہ کون شخص اس کلام کا گواہ ہے آپنے فرمایا یہ
درخت بلایا اُس درخت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ کنارے میدان مین تھا پس آیا وہ درخت درانحالیکہ پھاڑتا تھا زمین کو تا اینکہ ٹھہر

سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس طلب گواہی کی آپنے اُس سے پس کہا اُسنے انت محمد رسول اللہ پھر واپس گیا وہ اپنی
جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے کہ پاتے ہین اپنے علم اور کتابون مین اس امر کو کہ ایک مرد انکی اُمت سے جسوقت ایک گناہ کریگا
تو لکھا جاویگا اُسپر ایک ہی گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکھی جاوینگی اُسکے واسطے دس نیکیان پس کہا اُس سے قیس بن عامر نے
کہ یہی صفت ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اسواسطے کہ ہمارے قرآن مین مذکور ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها
ومن جاء بالسيئة فلا يجزى الا مثلها پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہے وہ گواہ
ہونگے دنیا مین اور گواہ ہونگے لوگوپر قیامت کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہین دنیا مین جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا اور گواہی انکی عالم آخرت مین پس
کہا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ مین وجئنا بك على هؤلاء شهيدا اور گواہی اُنکی اُمت کی پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا
لتكونوا شهداء على الناس پس کہا ہرقل نے کہ وہ شخص جنکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے بندونکو اس امر کا کہ جاوین
وہ انکی حیات مین اُنکی طرف اور درود بھیجین اُنکی حیات مین اور بعد اُنکی موت کے اُنپر پس کہا قیس نے ہان اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب
مین فرمایا ہے ان الله وملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ
مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمانپر اور کلام کریگا اُنسے پروردگار انکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب و بزرگ نے
کہا ہے سبحن الذى اسرى بعبده ليلا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تھا اور وہ سنتا تھا ہمارے کلام کو اور
وہ اصل تھا انکے دین مین پس کہا اُس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تونے ذکر کیا وہ بعد ازین معبوث ہونگے ضرار بن الازور نے
کہا کہ جھوٹی ہے یہ داڑھی ناپاک تیری اے کتے روم کے اور وہی نبی عربی معبوث اور مشہود توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان مین
اور وہ ہمارے نبی ہین مگر پردۂ کفر نے باز رکھا ہے تمکو اُنکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے بے ادبی کی جبکہ کاٹا تمنے ہمارے کلام کو ہمارے
دین مین پس تم کون ہو قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی صاحب معرکہ ہاے مشہور ہین پس کہا بادشاہ نے
کہ یہ وہی ہین جنکا حال مینے یون سُنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہین اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہین اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہین
قیس نے کہا کہ ہان وہی ہین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سُنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اُسکے کلام
کو سامنے بادشاہ اور مصاحبین اور بطارقہ کے چھپایا اُسنے غصے اور خشم کو اور اُٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوے
بطارقہ اور مصاحبین بسبب بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اُن لوگون کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اُن لوگون سے پس
کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم ضرار کو اپنی تلوارونسے پس لیلیا ضرار کو تلوارون نے ہر طرف سے اور پہنچے اُنپر وار تلوار کشونکے پس مارے اُنھون نے
چودہ وار تلوار کے مگر وہ کارگر نہین ہوے تھے بسبب اُسکے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال بیٹھا وہ
اور کہا اُسنے کہ کاٹ ڈالو تم اُنکی زبان کو پس جب سُنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اُنھون نے اپنے بیٹے سے جو انکسوکی جماعت مین تھے
کہ قسم ہے خدا کی نہ چھوڑونگا مین اس لعین کو کہ جگہ پکڑے وہ کسی مرد پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس آ گئے

بڑھے یوقنا اور بوسہ دیا زمین کو اور کہا کہ اے بادشاہ یہ بات بہتر نہین ہی بلکہ رائے مناسب چھوڑ دینا اس جوان کا اُسکے حال پر پس اگر زندہ رہیگا جوان کل کی صبح تک تو نکالینگے ہم اسکو شہر کے دروازے پر اُسکی گردن مارینگے ہم روبرو لوگونکے پس آرام حاصل کرینگے اس امر سے دل رومیونکے اسواسطے کہ انکے دلون پر وہ امر ہی جو بیان نہین ہو سکتا ہی بسبب بارڈالنے اس جوانکے اُنکے پدران اور پسر انکو علاوہ برین پہونچیگی خبر عربکو پس بڑی سستی مین ڈالینگے ہملوگونکو اس معاملہ سے اور نہین چاہا تھا یوقنا نے اس کلام سے مگر نجات ضرار بن الازور کی اسوقت مین اور کہا تھا یوقنا نے کہ جب گذریگی رات ٹوٹ جائیگا غصہ قوم کا اُنسے راوی نے بیانکیا ہی کہ بہتر جانا بادشاہ نے یوقنا کی رائے کو اور کہا اُسنے یوقنا اور اُسکے بیٹے سے کہ لو تم دونون اس شخص کو اپنے پاس اور نگاہ رکھو تم رات بھر اسکو پس لیا یوقنا اور اُسکے بیٹے نے ضرار بن الازور کو اور لائے وہ دونون اُنکو اپنے گھر مین برہنہ کیا اُنکے بدن کو اور دیکھا نشان زخم تلوارونکو کہ نہین کاٹا تھا کسی رگ اور پٹھے کو بسبب لطف اور مہربانی اللہ کے اُنکے حال پر پس ٹانکے لگائے یوقنا اور اُسکے بیٹے نے اُنکے زخمون پر اور ڈالا انمین دوا کو اور کھانا کھلایا اور پانی پلایا اُنکو پس کھولا ضرار نے اپنی آنکھونکو اور نہین جانتے تھے کہ یوقنا نے بُرائی اور بلا ڈالی ہی رومیون پر بلکہ وہ جانتے تھے کہ یوقنا مرتد ہوگئے ہین پس کہا ضرار نے اُنسے کہ اگر تم دونون کافر ہو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمابردار کیا ہی تمکو میرے واسطے تا اینکہ علاج کیا تمنے اس چیز کا جو رنج دیتی تھی میرے بدنکو اور اگر تم دونون مسلمان ہو پس خوشحالی اور مبارکی ہو تمکو اور شاید کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے میری پریشانی کو ساتھ ایک ضعیفہ بزرگ کے حجاز مین کہ بلند ہوتی تھی اُنسے آواز نالہ اور رونیکی اور دعا کرتی تھین وہ دن رات حالانکہ وہ جانتی تھین میرے اندازاور بیشتر آنے ایسے معاملات کو اسواسطے کہ مین ایک باقی ماندگان اُنکے دوستونسے ہون اور میری ایک بہن ہی ہمارے لشکر مین تحقیق پوشیدہ ہی حال میرا اُنپر پس اگر ممکن ہو تمسے تو پہونچاؤ تم میری بہن کو سلام اور آگاہ کرو تم اُنکو میری جگہ اور حال سے اور کیونکر ہو سکتا ہی کفار سے کلام میرا پس بہن میری آگاہ کردیگی میری ماںکو اور لکھینگی وہ حال میرا اُنکو اور کہا کہ لکھو تم میری طرف سے میری بہن کو پھر لکھا یا اُنکو اور پڑھے اُنھون نے یہ اشعار اشعار

الا ایہا الشخصان باللہ بلغا	سلامی الی اتلال مکۃ والحجر
آگاہ ہو اے وہ شخص واسطے اللہ کے پہونچاؤ تم دونون	میرے سلام کو بجانب آثار اور توودہ ہاے مکہ اور حجر کو
ولقیتما ماعشتما فی الف نعمۃ	بعز واقبال یدوم مع النصر
اور ملو تم دونون جبتک زندہ رہو تم ہزار نعمت کو	ساتھ بزرگی اور اقبال کے ہمیشہ رہے وہ اقبال ساتھ مدد اور غلبہ کے
ولاضاع عند اللہ ماتصنعانہ	فقد خف عنی ما وجدت من الفر
اور نہین رائگان ہو نزدیک اللہ کے جو کچھ کیا ہی تم دونون نے نیکی سے	پس تحقیق سبک ہوگئی اور جاتی رہی مجھسے وہ چیز جو پایا تھا مین سختی اور بدحالی سے
بصنعکما لی نلت خیرا ورحمۃ	کذلک فعل الخیر بین الوری یجری
بسبب نیکی کرنے تم دونونکے میرے ساتھ پہونچا مین بہتری اور آرام اور مہربانی کو	اسیطرح کار نیک درمیان خلائق کے جاری اور یادگار رہتا ہے
ومالی وبیت اللہ موتی وانما	ترکت عجوزا فی المہامۃ والقفر
اور وہ خواہش اور آرزو جو مجکو ہی وہ بیت اللہ مین مرنا میرا ہی اور نہین ہی وہ آرزو	کہ چھوڑا تھا مینے ایک ضعیفہ کو بیچ بیابان اور زمین بے آب وگیاہ کے

ضعیفة حیل لیس فیہا جلادة
سُست اور ضعیف ہین وہ تدبیر کی نہین ہے انمین مضبوطی

علی الشیح والقیصوم والعشب والزهر
نام گیاہ ۱۲ نام گیاہ ۱۲ گیاہ تر ۱۲ شگوفہ تر ۱۲
اوپر شیخ اور قیصوم اور عشب اور زہر کے

واطعمہا من صید کفی ارانبا
اور کھلاتا تھا مین انکو اپنے ہاتھ کے شکار سے خرگوش

مع البقر الوحش والمقیمات فی البر
ساتھ گاو وحشی اور رہنے والے دشت کے

وانی اردت اللہ لا شئ غیرہ
اور مین نے چاہا تھا اللہ کو نہ کسی چیز کو سوائے اُسکے

لعلی انال الفوز فی موقف الحشر
شاید کہ پہونچون مین رستگاری اور نیکی کو قیامگاہ محشر مین

کذلك اختی جاهدت کل کافر
اسی طرح میری بہن نے جہاد کیا ہر کافر پر

الا یا اخی مالی علی البین من صبر
آگاہ ہو اے میرے بھائی نہین ہے مجھکو جدائی پر صبر

اذا سافر الانسان من ارض اهلہ
جسوقت سفر کرتا ہے آدمی اپنے گھر بار کی زمین سے

وتولا غریب مات فی قبضة الکفر
اور کہو تم غریب بیکس مرگیا بیچ اختیار کافرون کے

الا یا حمامات الاراك تحملی
آگاہ ہو اے کبوتران سبزو شور مزہ کے اٹھاؤ اور لیجاؤ تم

الی عسکر الاسلام والسادة الغر
طرف لشکر اسلام اور رئیسان بزرگ کے

علی نائبات الحادثات التی تجری
اوپر مصیبتون وقائع کے جو آتی ہو رجاری ہوتی ہین

وکنت لہا دکنا ازوم رضاءها
اور تھا مین انکے واسطے خلوم اور کارکن چاہتا تھا مین

من الوحش والیربوع والضب والعفر
وحشی اور موش صحرائی اور سوسمار اور گوشت خشک کیا ہوا

واحمی حلہا ان تقام فلم یزل
اور نگاہ رکھتا تھا مین انکی نگاہ رکھنے کی چیزونکو اگر کھڑی

وجاهدت فی جیش الملاعین بالسمر
اور جہاد اور کوشش کیا مین نے بیچ لشکر ملعونونکے

فمن خاف یوم الحشر ارضی الہہ
پس جو شخص ڈریگا قیامت کے دن راضی کریگا وہ اپنے پروردگار

وما برحت فی الطعن فی الکر والفر
اور نہین جدا ہوئین وہ نیزہ بازی مین بیچ حملہ اور دوبارہ کے

الا یا اخی هذا الفراق فمن لنا
آگاہ ہو اے میرے بھائی ہے یہ جدائی کو پس کون شخص ہے ہمارے واسطے

فاما هلاك او رجوع الی الدهر
پس یا ہلاکی ہوتی ہے یا پھر آنا بجانب بعد افتقت زمانہ کے

ضریح طریح بالسیوف مقطع
خستہ اور افتادہ ساتھ تلوار کے کاٹا گیا

رسالة صب لا یفیق من السکر
پیام ایسے عاشق کا جو نہین آرام پاتا ہے بیہوشی

وقولی ضرار فی القیود مکبل
اور کہو تو ضرار بیچ بیڑیون کے قیدی ہین

معودة سکنی الفقاع مقیمة
عادت رکھنے والی ہین وہ سکونت زمین بے آب گیاہ کی قیام

واکرمہا جہدی وان مسنی فقری
اور بزرگداشت کرتا تھا مین بقدر اپنی کوشش کے اگرچہ لاحق

مع الظبی والغزلان والنیق بعدہ
ساتھ آہو اور بچگان آہو اور نیق بعد اس کے

لہا ناصر فی موقف الشر والضر
تھا مین مددگار انکا بیچ جگہ ٹھہرنے بدی اور تنگی کے

وارضیت خیر الخلق اعنی محمدا
اور راضی کیا مین نے بہترین خلایق یعنی محمد صلی اللہ علیہ و

وقاتل ابناء الصلیب ذوی الکفر
اور قتل کریگا ابنائے صلیب کافرون کو

تقول وقد جاء الفراق بحینہ
کہتی تھین وہ کہ بہ تحقیق نزدیک ہوئی جدائی اپنے وقت سے

بحسن رجوع قادم منك بالبشر
اچھے پھر نیوالے اچھے آنیوالے تمھارے پاس سے ساتھ

الا بلغاها عن اخیہا تحیة
آگاہ ہو پہونچاؤ تم دونون انکے بھائی کیطرف سے دعا کو

علی نصرة الاسلام والطاہر الطہر
اوپر مدد دین اسلام اور پاک سب پاکون کے

حمائم نجد بلغی قول شائق
اے کبوتر زمین بلند کے پہونچا تو پیام آرزومند کا

بعید عن الاوطان فی بلد وعر
دور ہین وطن سے بیچ جگہ دشوار کے

حمائم نجد اسمعی قول مفرد
ای کبوتر زمین بلند کے سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بان دموعی کالسحاب وکالمطر
اسطور پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند بادلون کے اور مطر
حمائم نجد ان اتیت خیامنا
ای کبوتر زمین بلند کے اگر آوے تو ہمارے خیمون مین
له علة بین الجوانح والصدر
اُسکو بیماری ہے درمیان استخوانہاے پہلو اور سینہ کے
وفی خده خال محته مدامع
اور اُسکے رخسارہ و پر ایک تل تھا جسکو بہا دیا انکھون
فوافاه ابناء اللئام علی غدر
پس پہونچ گئے اُسپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے
الا یا حمامان الحطیم وزمزم
آگاہ ہوا ے کبوتر حطیم اور زمزم کے
بقبر غریب لایزاد من النکر
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے زبونی

غریب کئیب فی ذلة الاسر
دور از وطن ایسا کہ ہے بیچ خواری قید کے
حمائم نجد عزوی عنه موطنی
ای کبوتر زمین بلند کے خوش آوازی کر اور اچھی بولی
فقولی کذلك الدهر عسر علی یسر
پس کہہ تو اسیطرح رہیگا زمانہ دشواری کا اوپر
له من عداد العمر عشر وسبعة
واسطے اُسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
علی فقد اوطان وکسر بلا جبر
اوپر جدائی اور دوری گھرون اور خستگی اور تباہی اٹھانے
الا فاد فنانی بارك الله فیکما
آگاہ ہو پس چھپا دو تم دونون مجکو خاک مین برکت
الا فاخبری امی ودلی علی امری
خبر دے تو میری ماں کو اور مطلع کر تو میرے حال پر

وان سألت عنی الاحبة فاخبری
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھسے دوست لوگ پس
وقولی ضرار قد یحن الی الوکر
اور کہہ تو ضرار نالہ دردناک کرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے
وقولی لهم ان الاسیر بحرقة
اور کہہ تو اُنسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کے ہے
وواحدة عند الحساب بلا فکر
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضی سائرا یبغی الجهاد تبرعا
روانہ ہوا تھا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے
واکتبا هذا الغریب علی قبری
اور لکھدو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر
عسی تسمح الایام عنها بزورة
شاید کہ موافقت کرے زمانہ اُنکو ساتھ ایکبار زیارت

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا یوقنا نے ضرار کے اشعار کو ختم کیا اُنھون نے خط کو اور سپرد کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے جسپر وہ اعتماد رکھتے تھے پہونچا دینے خط کو بجانب مسلمانون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور اُنھون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہ نے کہ تھا مین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اُس زمین مین تھے جسکا نام بلاط تھا کہ اُسیوقت آئے معین بن ادریس قبیلہ مخزوم سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے مقدمہ لشکر پر پس لائے وہ ایکمرد رومی کو اور کہا ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ لو تم اِس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اُس سے ابوعبیدہ بن الجراح نے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون میرے پاس ایک خط ہے تمھارے نام کا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کس کی طرف سے ہے اُسنے کہا کہ تمھارے ایک قیدی کی طرف سے ہے جو انطاکیہ مین ہین اور نام اُنکا ضرار بن الازور ہے پس لیا ابوعبیدہ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سُنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرار کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنسے کہ یا امین الامة سُناؤ تم مجکو شعرین میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اُسکو پس انا للہ پڑھا خولہ نے اور کہا لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخنت نبادہ **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہو کہ یاد کرلیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پھرایا اُن اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اُن پر
خالد رضی اللہ عنہ تھے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہو کہ اہل حازم اور راوندان اور عم اور ارتاج اور سوا
اُنکے اور مقامات کے قلعون کو مسلمانون نے از روے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلتے تھے مع مسلمانون کے
تا اینکہ پہونچے اُنکو لیکر لوہے کے پُل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دلمین اور حکم کیا اُسنے اپنے بطارقہ کو
واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کھڑے کرنے اپنے خیمے کے قریب پُل لوہے کے اور کھڑا کیا ملوک نے اپنے خیمون کو اور کھولدیا بادشاہ نے
خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا ہتھیارون کو اپنے لوگون لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا اُن سے کہ اے دستق حاکم کیا
مین نے تمکو اس سب لشکر پر پس بند و بست کرو تم اُسکا پھر سپرد کی اُسنے یوقنا کو ایک صلیب کہ جو قسون کے کنیسہ مین تھی
اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اُسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اُسنے کہ اے دستق اپنے آگے کرلو تم اس صلیب کو اور اعتماد
کرو تم اُسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اُسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اُسکے اُٹھانے کا سامنے اپنے پھر
ہرقل نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اُسیوقت بجانب کنیسہ قسیسین کے اور سوار ہوے اُسکے ساتھ ملوک اور
بطارقہ اور حجاب اور راہب تا اینکہ پڑھی اُنھون نے نماز مدد کی پس جب پڑھ چکے وہ نماز اور بیٹھا بادشاہ اور گرد ہوے اُسکے
حجاب حکم کیا اُسنے اپنے سامنے لائے جانے مقیدین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اُنکی کرے پس بوسہ دیا یوقنا
نے اُسکے ہاتھ کو اور کہا کہ اے بادشاہ نہین حکومت اور نصرت دیا تجکو اللہ تعالیٰ نے بندون اور شہرون پر مگر اسوجہ سے
کہ معلوم کیا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ حلم اور بُردباری تیری اُٹھادیگی اس بوجھ کو اور حکیم دیسورقورس نے کہا ہو کہ عقل پایہ نردبان
بزرگ ہو اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہو اسواسطے کہ عقل عزت ہو جسمون کی اور چراغ ہو خلائق کی اور جان تولے
بادشاہ اس امر کو کہ عرب نے قصد کیا ہو ہمارا ساتھ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اُنسے لڑنا ہو اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ
کسکے لیے ہو پس اگر مار ڈالیگا تو ان عرب کو اور پڑجاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتھون مین تو وہ نہ باقی رکھینگے اُسکو اور بہتر
ہی چھوڑ دینا اُنکا اُنکے حال پر یہانتک کہ دیکھین ہم کہ کس جانب کو رجوع کرتا ہو کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمرا ہیان
بادشاہ سے تو معاوضہ کرینگے ہم اُنسے ارباب دولت نے کہا کہ اے بادشاہ سچا ہو یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کہا
ایک بطریق نے کہ اے بادشاہ حکم کر تو قیدیون کے لانیکا اس کنیسہ مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچھا ہو اور بھرا ہو عورتون
اور لڑکیون سے اور پیش کر تو اُنسے سوال نصرانی ہونے کا اسواسطے کہ جب وہ دیکھینگے ہماری عورتون اور لڑکیونکی خوبصورتی
اور اُنکی بوے خوش شاید کہ جھکین دل اُنکے بجانب دنیا اور اُسکی زینت اور آسائش کے اور پھرین وہ ہمارے دین کی طرف
اور ہووے یہ امر باعث ضعف اور سُستی مسلمانون کا پس حکم کیا بادشاہ نے اُنکے لانے کا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا
قسون نے آوازونکو ساتھ پڑھنے انجیل کے اور دھونی کی خوشبودار چیزونکی اور ظاہر کیا اپنے تکلفات اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر اور کہا اُنھون نے کذب الکاذبون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

سلہ ترجمہ ـــ دور ہو گا ہم سے مشرک بجھکر ... ساتھ اللہ کے اور گمراہ ہوے وہ گمراہی دور کی ۱۲

وخبرو اخسرا نامبینا ما اتخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الٰہ اور تھے صحابہ مین ایک وصحابی مین ہو انکے علماے جو جانتے تھے کتب حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اور نام انکا رفاعہ بن زہیر تھا کہتے تھے وہ شعر کو اور آراستہ کرتے تھے کلام کو اور انھون نے جب دیکھا کنیسہ اور اسکے کافرونکو اور دیکھا انکو کہ بزرگداشت کرتے ہین وہ صلیبانکی اور سجدہ کرتے ہین تصویرونکو کہا انھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کذب حزب الشیطٰن ولا الٰہ الا الرحمٰن الذی لیس فی عدد محسوب انہ فرد لا الی شئ منسوب لیس لہ ضد ولا ند ولا قد ولا حد اوجد الموجودات صور المصنوعات ہو خلق المخلوقات ہو دبر الکائنات بلا ولی لا افتتاح لوجودہ وانہ لا عدم لشہودہ لا یموت ولا یفنی ولا یزول ولا یبلی لا شریک لہ ولا وزیر ولا صاحبۃ ولا مشیر لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر راوی نے بیان کیا ہے کہ جنبش مین آیا کنیسہ انکے قول سے اور جھکے راہب لوگ ساتھ اپنے عصاؤن کے انکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کے دربانون نے راہبون کی طرف کہ چھوڑ دو اس شخص کو اسکے حال پر پس جدا ہوے راہب ان سے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہے رفاعہ نے کہا کہ اے بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہے حالانکہ مین تمھاری جنس سے نہین ہون جو مجھسے تم پوچھو گے پس کہا البطریق نے کہ اے بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہے کہ ہماری جنس نہین ہے اور نہ وہ علم ومسائل حکمت سے آگاہ ہے کہ پوچھین ہم اس سے بلکہ وہ بدوی ہے کہ نہین جانتا ہے مگر سکونت جنگلون اور صحبت بدوون کی اور حکمت ہمارے شہرون مین ظاہر اور ہمارے حکما مین مشہور رہی ہے جوش مارا حکمت نے یونانیین سے اور بھر لیا ہے اسکو سریانیین کے سینون نے پس کہان ہے اہل عرب مین حکمت اور علوم جو پہونچا دین اور پڑھین اسکو آپس مین اسواسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون مین ہین اور عدالت ہمارے بادشاہون مین ہے ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارمول اور جبرل اور ارسطاطالیس اور فیثاغورس تو جنید سے جسنے انطاکیہ کو بنایا تھا اور ارمیون جو نبی اور بادشاہ تھے اور طاطاغورس اور اسنے بنایا تھا ہالا اور ہلیچ کو اور بلینس اور یہ شخص کاہن تھا اور خبر دی تھی اسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اسکے واسطے ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اسکے ہاتھون پر فیلاطون یعنی فرعون اور منافطیش حکیم اور معنی اس لفظ کے دریاے علوم ہین اور ہماری قوم سے ارمنیو تھا جسنے بنایا تھا رومۃ کبری اور اسی کے نام پر اسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون سے تھا سیطانیوس اور وہی بنانے والا اس پہلی کتاب کا ہے جس مین صورتین زمین کی مع اسکے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون اور جانورون کے مین اور بیان کیا ہے اسی نے ہر اقلیم کا حال مع انکی رنگتون کے اور بیان کیا ہے اسی نے ہر اقلیم کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہے اسی نے سب زمین کی نہرون کو انکے نامون سے اور اسی طرح بیان کیا ہے اس نے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ نہین کہا البطریق نے اس کلام کو سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے عرب پر تاکہ سنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو اور رد دے

اُس مقام مین موجود تھا اور سبب عداوت کا اُس بطریق اور جبلہ کے بیچ مین یہ تھا کہ بطریق نے ایک بڑا دیر بنایا تھا اور ہر سال مین اُسکے واسطے ایک میلہ مقرر کیا تھا کہ آتے تھے رومی ہر جگہ سے ساتھ نذرون اور مالون اور جانورون اور موم کے اور یہ بسبب رسم بطریق کے تھا پس دی ہرقل نے وہ زمین جبلہ کو پس غالب ہو گیا جبلہ دیر پر اور بنایا اُسنے گرد اُسکے ایک شہر اور اپنے نام پر اُسکا نام رکھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا رفاعہ بن زہیر نے قول بطریق کا ہنسے وہ اُسکے کلام سے اور کہا کہ ای بترک تحقیق تعریف کی تو نے ایسی قوم کی کہ اُنکے واسطے کوئی راہ بزرگی کی نہین ہے اور نہ کوئی اُنمین فاضل اور بزرگ ہے اور نہ کوئی اُنمین سے ایسے اللہ بزرگ کی توحید کا قائل ہوا ہے جسکا مثل اور مانند نہین ہے اور نہین ہے بزرگی مگر واسطے ولد اسمعیل بن خلیل کے جنکے واسطے بیت الحرام اور زمزم اور مقام اور مشعر الحرام ہے اور اُنمین سے بتالعہ اور اقبال اور جماقہ اور انسال ہین جو مالک ہوے زمین کے طول اور عرض مین اُنھین سے ملک الصعب ذومراثد (اسکندر اول) تھے جو مالک ہوے تھے دنیا کے اور گئے تھے ظلمات مین اور داخل ہوے تھے اُنکی اطاعت مین زمین کے لوگ اور پہونچے تھے جاے طلوع اور غروب آفتاب تک اور ذلیل و خوار کیا تھا اُنھون نے زمین کے ملوک کو اور کیا تھا اُنکے واسطے انکو مددگار اور لشکر اللہ تعالیٰ نے اُنکا نام ذوالقرنین رکھا اور اُنھین سے شداد بن عاد اور شدید بن عاد اور ذوالنار اور لقمان ابن عاد اور ہدہاد اور عمرو ذوالازعار اور ہزار بن سکسک اور ہازیل بن عیان اور یہ شخص کلام حکمت کا کرتے تھے اور ہم مین سے سبا بن یشجب اور وہ پہلے پہننے والے تاج کے ہم مین تھے پھر والی ہوے بعد اُنکے حمیر بیٹے اُنکے پھر اور اُنکے تبع ہوے اور وہ بھی پہننے والے تاج کے تھے پھر مالک بن حمیر پھر عاد بن حمیر ہوے پھر ہم مین سے نبی اللہ خنظلہ بن صفوان نبی اہل الرس ہوے پھر ہم مین سے نفیلہ بن عبد المزان بن حشرم پانسو برس زندہ رہے اور اُنھین نے بنایا تھا قلعہاے مضبوط اور نکالا تھا اُنھون نے خزانون کو اور تابع کیا تھا لشکرون کو اور وارث کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکو نبی خنظلہ بن صفوان کے علم کا اور ختم کیا اللہ نے ہماری بزرگی کو اور بلند کیا ہمارا مرتبہ جسوقت کہ کیا اُسنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم مین سے پس ہملوگ رئیس ہین اور تم غلام ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو روایت پہونچی ہے کہ یہ شخص رفاعہ بن زہیر بن زیاد بن علیدہ بن سریۃ الجرہمی جاننے والے تھے عرب کے نسلون اور اُنکے حالات اور اُنکے بادشاہون کے اور پڑھا تھا اُنھون نے کتب ہود اور صالح اور خنظلہ علیہم السلام کو پس جب کلام کیا اُنھون نے سامنے فلیطس یعنی ہرقل بادشاہ کے ان کلمات سے ارادہ کیا تھا بترک نے اس امر کا کہ عاجز کرے اُنکو کسی سوال مین پس کہا بترک نے کہ ساتھ ہمت بلند اور طبایع پاک کے پہونچتے ہین دل بجانب ہواے خوش اور رزم ہے عقل روحانی کے اور پہونچتی ہین بجانب ترقی بہ مقام ملکوت روشنی اُن صورتون کی جو آنکھون سے پوشیدہ ہین وہ آنکھین جو گھیرنے والی ہین حدود کی اور پہونچتے ہین بجانب ترقی ایسی ریاضات عقلیہ کے جو صاف ہین پلیدی اور نجاست سے اور بجانب افکار اور خیالات باطلیہ کے بسبب صاف اور روشن ہوجانے اُن عادات کے جو محیط بافکار ہین صور تہاے جسمانیہ سے پس بحالت حاصل ہونے روشنی اور صفائی اور جدا ہونے تیرگی کے ایسی زندگانی ابدی اور انکو حاصل ہوتی ہے جسمین کوئی نقصان اور نیستی نہین لاحق ہوتی ہے پس اُسوقت

ملجاتا ہی ایک عنصر دوسرے سے اور دے دیتی ہی روشنی کو اور نیچے بیٹھ جاتی ہی تیرگی اور ملجاتی ہی تیرگی مین پس رفاعہ بن زہیر رحمۃ اللہ
نے کہا کہ ای قس نہین صواب کو پہونچا تو اپنے اس کلام مین قس نے کہا کیونکر ہی یہ بات رفاعہ نے کہا کہ کیونکر میل کرینگے دل بجانب
علام الغیوب کے درانحالیکہ چھپائی گئی ہی اُن سے راہ پہونچانیوالی اور کیونکر رہائی پاوینگی اور جدا ہوگی روشنی تاریکی سے
بدون پاک ہونیکے کفر سے اور کیونکر پا دینگے افکار مشکل بھیدون پوشیدہ کو درانحالیکہ وہ افکار پردۂ غفلت مین ہین جبکہ پہونچی
ہین خواہشین اپنے پہونچنے کی جگہون تک اور نزدیک ہوتی ہین ہمتین اپنے مقر اور مسکن تک اور پھرتی ہی فکر اپنے عناصر تک اور
پھرتی ہین چیزین جنبش دینے والی زیرکی اور دانائی کی اپنے مسکنون تک اور پہونچتے ہین اذہان بلند اپنی جگہون تک اور جدا ہوتے ہین
اشکال اشکال سے بسبب تاثیر خواہش کے انمین اور اوندھی گرتی ہین اپنی صورتون پر گرانا اپنے عناصر سے پھر کہا رفاعہ نے کہ ای بترک یہ
کلام اُن عرب کا ہی کہ گمان کیا تھا تو نے کہ حکمت اُنکے اخلاق سے نہین ہی اور اُنکی بازارون مین نہین بیچی جاتی ہی اور تھا ایک بادشاہ
ملوک یمن سے جسکا نام سیف بن ذی یزن تھا کہ اُسنے خوشخبری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دی تھی سات سو برس
قبل اُنکے ظہور کے اور وہ کلام کرتا تھا ساتھ مشکلات علوم کے اور اچھی طرح سے نثر اور نظم کو قافیہ دار کرتا تھا کلام کیا ہی اُسنے
اپنی زبان پر ساتھ حکمت اور شکر نعمت کے اور منجملہ اُسکے جو کچھ کہا ہی ایک فصیح نے ہماری فصحا سے جسکا نام قس بن ساعدۃ الایادی
تھا اُنکے اشعار ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہی کہا عبداللہ نے کہ کہا مینے
رفاعہ بن زہیر سے جب چھوٹے وہ روم کی قید سے کہ ای چچا کیونکر سمجھا تھا بترک تمہارے قول کو اور تم اُسکے کلام کو رفاعہ نے
کہا کہ ای میرے بیٹے نہین دیکھا مینے زیادہ فصیح ملعون سے کلام عربی مین اور پوچھا تھا مین نے اس حال کو یوقنا سے پس کہا
یوقنا نے کہ آیا نہین جانتے ہو تم کہ ملک بادشاہان روم اور بطارقہ کا نہین قائم اور پایدار رہتا ہی مگر اس حال مین کہ کلام کرین
وہ ساتھ زبان عرب کے اسواسطے کہ وہ قریب ہین عرب سے حجاز مین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیان کی رفاعہ نے مسلمانون سے
کیفیت اپنے مناظرے کی بترک سے تو لکھا اُسکو اکثر لوگون نے واقدی علیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رفاعہ بن زہیر کے ایک
بیٹے تھے جو اُنکے ساتھ گئے تھے اور دل اُنکا میل کرتا تھا بجانب کفر کے اور باپ اُنکے دعا کرتے تھے اُنکے واسطے اور جب داخل
ہوے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قسون کنیسہ مین اور مشغول ہوے رفاعہ ساتھ بترک کے مناظرہ مین
متوجہ ہوے تھے بیٹے اُنکے عامر درانحالیکہ وہ تیز نظر سے دیکھتے تھے بجانب کنیسہ اور اُسکی آرایش اور تکلفات اور تصویرون اور
صلبان کے اور تماثیل دیکھتے تھے وہ رومیون کی عورتون اور اُنکے لباس اور خوبصورتی کو پس اُسیوقت فریب کیا اُنکے ساتھ
شیطان نے پس دوڑے وہ بجانب بوسہ دینی صلبان اور تصویرون کے اور اختیار کیا شرک کو ساتھ اللہ پاک کے پس جب دیکھا اُنکی
طرف اُنکے باپ رفاعہ نے روئے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر آیا کافر ہوگیا تو بعد ایمان کے سختی ہو تجھپر دور کیا گیا تو دروازے رحمان سے سختی ہو
تجھپر آیا کفر کیا تونے ساتھ بادشاہ عوض لینے والے کے اور رانده گئے قدرت کے ای دور کیے گئے حضوری کے ای سختی ہو تجھپر
کیونکر ناسپاسی کی تونے ساتھ صاحب قدرت کے قسم ہی کہ نہ غمگین ہونگا مین تجھپر تیری جدائی سے دنیا مین کہ چھوڑ دینا کا

ضرور ہے اور نہوگا غم میرا تیری جدائی سے مگر عالم آخرت مین جبکہ چلیگا تو ایک راہ مین اور مین ایک راہ مین جبکہ تو جائیگا شیطان کے
گھر کی طرف اور اُٹھایا جائیگا تو ان راہبون اور قسون کے ساتھ اور ہوگا تو چھٹوین طبقے آگ مین اور مین جاؤنگا ساتھ اُمت
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ گھر مین جسمین ازواج اور نعمتین باقی ہونگی ای بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو ای بیٹے نہ اختیار
کر عالم آخرت پر خواہش نفس کو جو نیست ہونیوالی ہے افسوس ہوگا مجھپر میری ندامت کا تیرے کامون سے جبکہ ٹھہرے گا تو
سامنے ذات بزرگ اور مالک کے اے بیٹے میرے تحقیق تونے رسوا کیا اپنے باپ کے بڑھاپے کو جبکہ کفر کیا تونے ساتھ جاننے والے
پوشیدہ اور ظاہر کے اے بیٹے میرے تحقیق زیان کار ہوئی اُمید میری تیرے باب مین ای بیٹے میرے کیونکر خوش ہو اول تیرا دوری
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور وہ ایسے ہین کہ کل کے روز لوگ اُن سے شفاعت طلب کرینگے پھر پڑھے اُنھون نے
اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رفاعہ کے بیٹے نے اُنسے کہا کہ تحقیق ای باپ ڈالا گیا ہے
پردہ اور بند کیا گیا ہے دروازہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بطریق نے چھوڑ دینے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اُنکے نہلانے کا
آب معمودیہ سے اور گرد ہوے قس اور شماسہ اور رہبان اور پہنائی گئین اُنکو خلعتین بطارقہ اور ملوک کی طرف سے اور نصرانی کیا
اُنکو اور دیا بادشاہ نے ایک گھوڑا خاص اپنی سواری کا اور دی ایک عورت جوان اُنکو اور کر دیا اُنکو ہمراہیان جبلہ بن ایہم الغسانی
مین پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ ای عرب کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو اس امر سے کہ پھر و تم
ہمارے دین کی طرف جیسا کہ تمھارے ساتھی نے کیا ہے در انحالیکہ حاصل کروگے تم نعمتہاے دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ
کی پس کہا صحابہ نے کہ باز رکھا ہے ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے دین اور پائداری ہماری یقین مین اور ہملوگ ان لوگو مین
نہین ہین کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالین اگرچہ مار ڈالے جاوین ہم تلوارون سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا
ہے تمکو مسیح نے اپنے دروازے اور درگاہ سے پس کہا رفاعہ ابن زہیر نے کہ اللہ تعالیٰ اُس امر کو خوب جانتا ہے کہ ہم ہین اور
تم مین سے کون راندا گیا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری ہین تمسے اور تم اُنکے دشمن اور اُنپر جھوٹی تہمت کرتے
ہو اور وہ دشمن ہونگے تمھارے میدان قیامت مین سامنے اللہ غالب و بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد بندے
ہین اور بھیجا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکو تمھارے پاس پس مخالفت کی تمنے اُنکی اور بدل ڈالا تمنے اُنکی شریعت کو اور نہین سمجھے
تم اُس چیز کو جو وہ تمھارے پاس لیکر آئے تھے اور ہمارے نزدیک تم گمراہ ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو مسیح پر
بسبب کہنے تمھارے امر خلاف واقع کے اُنپر اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے والکافرون ہم الظالمون پس کہا ہرقل نے
رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو ای شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ خوب آگاہ اور دانا ہے اپنے بندونکے حال سے اور کلام بہت ہے اور
نہین دوست رکھتے ہین ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پھر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمھارے خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہے حالانکہ
پہونچا ہے اُنکے پاس ہمارا مال اور خزانہ بیقدر جسکا بیان نہین ہو سکتا ہے پس کس چیز نے باز رکھا ہے اُنکو اس امر سے کہ وہ ساتھ
تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہین رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکھا ہے اُنکو اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے

کہ اُنکے دارالامارۃ کا حال کیا ہو رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہی ہرقل نے کہا کہ اُنکے مصاحب اور دربان کون ہین رفاعہ نے کہا کہ دربان اُنکے محتاج اور غریب مسلمان ہین ہرقل نے کہا کہ فرش اُنکا کیا ہو رفاعہ نے کہا کہ فرش اُنکا عدالت کرنا اور تمکین ہی ہرقل نے کہا کہ تخت اُنکا کیسا ہو رفاعہ نے کہا کہ تخت اُنکا پاکدامنی اور یقین ہی ہرقل نے کہا کہ خزانہ اُنکا کیا ہی رفاعہ نے کہا کہ خزانہ اُنکا اعتماد رکھنا ساتھ پروردگار عالم کے ہی ہرقل نے کہا کہ لشکر اُنکا کون ہی رفاعہ نے کہا کہ لشکر اُنکا دلیران موحدین اور شہسواران مسلمین ہین آیا نہین جانا اور سُنا تو نے ای بادشاہ کہ ایک جماعت نے اُنسے کہا تھا کہ یا عمر تحقیق مالک ہو گئے تم خزانہ سلاطین روم کے اور ذلیل و خوار کیا تمنے بطارقہ اور اکاسرہ کو پس تم کیون لباس اچھا نہین پہنتے ہو پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تم لوگ آرایش و تکلفات دنیا کو چاہتے ہو اور مین رضامندی پروردگار دنیا و آخرت کی چاہتا ہون اسیلیے عجب ہی اُنھون نے ظاہر کیا اس کام کو تو اشارہ کیا اس کلام کیطرف پکارنے والے مالک ندا زے ہر چیز نے الّذین ان مکنّاھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر راوی نے بیان کیا ہو کہ حکم کیا بادشاہ نے مسلمانونکے قید خانے مین لیجانے کا پھر نکلا وہ کنیسہ سے اپنے لشکر کیطرف تاکہ آوے خیمون مین پس دیکھا اُسنے کہ خیمے بطارقہ کے کھڑے کیے گئے ہین اور سامنے ہر خیمے کے کنیسے لکڑی کے تھے جنپر سونے کا کام بنایا گیا تھا اور گھنٹے اُنکے دروازون پر تھے راوی نے بیان کیا ہو کہ وہ کنیسے لکڑی کے جنمین وہ ہونکتے تھے اور آپسمین فخر کرتے تھے اُنکی خوبی ساخت کا رہتے تھے ساتھ اُنکے سفرون مین اور لشکرون مین پس گشت کی ہرقل نے اپنے تمام لشکر مین اور قصد کیا انطاکیہ کے جانیکا کہ اُسیوقت چند سوار گھوڑے دوڑاتے ہوے اُسکے پاس آئے پس کہا بادشاہ کے دربانون نے اُنسے کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہی کہا اُنھون نے کہ آگئے عرب لوہے کے پل پر اور مالک ہو گئے اُسکے راوی نے بیان کیا ہو کہ اس کلام کے سُننے سے یقین ہوا ہرقل کو اپنے ملک کے زوال کا اور کہا اُسنے کہ کیونکر لیلیا عرب نے دونون برجونکو حالانکہ اُسمین تین تین سو مرد لڑنے والے ہین سوارون نے کہا کہ ای بادشاہ جو اُن تین سو کا بشیر وہی اُسی نے سپرد کیا دونون برج کو مسلمانونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ اچھا کام اللہ غالب اور بزرگ کا مسلمانونکے ساتھ یہ تھا کہ دربان بادشاہ کا ہر روز اپنے لشکر مین جاتا تھا پُل تک اور تاکید اور وصیت کرتا تھا اُن لوگونکو جو دونون برجونمین تھے حفاظت اور نگہبانی کی اور گیا تھا وہ ایک دن وہان موافق اپنی عادت کے پس پایا اُن لوگونکو حالت شراب نوشی مین اور اُن لوگون مین احتیاط اور ہوشیاری نہ تھی پس مارا اُسنے ہر ایک کے اُنمین سے پچاس کوڑے اور قصد کیا اُسکے بشیر کے مار ڈالنے کا پھر باز رہا اُس سے از روے احتیاط اور خوف کے خشم بادشاہ سے پھر چھوڑ دیا اُنکو اور پھر آیا بادشاہ کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے اور در آیا کینہ اُن لوگونکے دلونمین پس جب آئے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمان دونون برجون تک لیلیا اُن لوگون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے اپنے واسطے امان کو اور کھولدیا اُنکے واسطے دروازے کو پس داخل ہوا لشکر مسلمانون کا برجون مین پس داخل ہوا ہرقل بادشاہ اپنے خیمے مین اور حکم کیا اُسنے اپنے ہمراہیونکو مسلح اور آمادہ ہونیکا واسطے لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اُنھون نے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب روانہ ہوے مسلمان بجانب ارض انطاکیہ کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہ ای ابا سلیمان تحقیق چلتے ہین ہم کلب روم کے شہر مین اور ابھی پہونچو گے تم اُنکے

لشکر پر پس تمھاری کیا رائے ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ ای امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ ومن رباط الخیل ترھبون بہ عدو اللہ وعدوکم اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ اور باسامان ہو جاویں وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اسکے لشکر کے اور ایک لشکر ایک کے پیچھے ہو اور بلند کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو پس ویسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سبکے پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص ہیں منجملہ اُن دس کے جنسے اللہ تعالی نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار مہاجرین اور انصار سے اور روانہ کیا اُنکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ کئے اُنکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اُنکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق کے اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار یمن سے اور بھیجا اُنکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ کئے اُنکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اُنکو پیچھے مسروق عبسی کے پھر بنایا پانچواں نشان اور سپرد کیا اُسکو خالد بن الولید کے اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا جبکہ بھیجا تھا اُنکو بجانب الیہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور بہ جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اُن باقیماندہ مین عمرو ابن معدیکرب المزبدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبدالرحمان بن ابو بکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور عبداللہ بن ظفیر اور عبید بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن علیہ اور رافع بن عنجدہ اور عبداللہ بن قرحا الازدی اور واجد بن ابی العون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل اُن رئیسوں کے تھے رضی اللہ عنہم اور پیچھے اُنکے وہ عورتیں تھیں جنکے لیگانے قیدین تھے اور اُن مین خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت غفار اور مرزدعہ بنت الملوق حمیرۃ اور ام ابان بنت علبہ تھیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اُن سب عورتوں مین خولہ بنت الازور سے زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور اُنھوں نے اپنے بھائی کے قید کے باب مین اشعار کہے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے پس اسی حال مین کہ رومی اپنے پڑاؤ اور خیموں مین تھے کہ دفعتًا واقع ہوا شور عرب کے آنیکا پس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑوں پر اور آراستہ کیا اُنھوں نے اپنی صفوں کو پس جو سبکے پہلے دکھائی دیے اور بالمقابل ہوئے رومیوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشانکے پھر پیچھے اُنکے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اُنکے خالد بن الولید پھر بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس ٹھہرا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانوں کے لشکر کو کہ

اُترے وہ گرد اُنکے چھوڑا اُسنے اپنے لشکر کی حفاظت کے واسطے اپنے بڑے مصاحب لطاروس کو اور وہ بہادر اور دلیر لڑائی کا تھا
پھر داخل ہوا ہرقل کنیسہ قسیس میں اور بلایا اُسنے ملوک اور بطارقہ اور حجاب کو اپنے پاس اور کھڑا ہوا اُنکے بیچ میں بحالت خطبہ
پڑھنے کے اور کہا اے اہل دین نصرانیہ اور نبی معمودیہ کے بتحقیق نزدیک ہے وہ امر جو بیان کیا تھا مینے تمسے درباب زوال تمھارے ملک اور جانے
تمھاری عزت اور بزرگی کے زمین سوریہ سے اور ڈرایا تھا مینے تمکو اس معاملہ سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قصد کیا تمنے میرے
مار ڈالنے کا اور یہ قوم بتحقیق در آئے ہیں تمھارے ملک اور تمھارے تاج بزرگی کے گھر میں پس لڑو تم اُنسے واسطے اپنے گھر بار اور مال
اور جانون کے اور احتیاط کرو تم خوف اور بددلی سے اور نہ لاحق ہو تمکو لڑائی میں سستی اور کاہلی پس بتحقیق بہت کوشش کی مین نے
تمھارے واسطے اور تلف کیا مینے مال اور خزانہ اور لوگو نکو تمھارے دین اور ملک کے واسطے پس نہ مساعدت اور یاری کی نیکبختی
نے اور نہ پہونچا مین اس قوم سے کسی ارادے کو پس اگر بددلی کروگے تم اور پھروگے اپنی جگہون پر اور نہ قصد کروگے واسطے اپنے
ملک کے اور نہ کوشش کروگے اب عرب کے واسطے تلوار ارادے سے تو ہوگی ننگ اور عار تمپر اور پہونچیگی اذیت تمکو کہان ہین باپ تمھارے
اور گذرے ہوئے کہ مرگئے وہ بحالت بزرگی اور جوانمردی کے اور وہ ناکس تھے اور سکونت کی اُنکے گھرون مین عرب فرومایہ نے پس اُنکے
کنیسونکی مسجدین بنائین اُنھون نے اور ویران کردیا اور کھود ڈالا اُنکے دیرون کو اور ذلیل و خوار کردیا تمھارے بادشاہون کو اور لونڈی
اور غلام بنایا تمھاری عورتون اور لڑکون کو مالک ہوگئے وہ تمھارے پناہ کی جگہون کے اور غالب ہوگئے وہ تمھارے قلعون اور
شہرون پر اور بہ تحقیق گذرا جو گذرا پس اب سر نو سے احتیاط کرو تم کام مین اور لڑو تم پس بہت گروہ ہلاک ہوئے ہین بیشتر تمھارے اپنے
ملک اور حکومت کی حمایت اور اپنے گھربار کی غیرت پر اور میری دانائی کا نتیجہ تمھارے واسطے یہ تھا کہ مصالحہ کرلو تم اپنے اور اُن
عرب کے بیچ مین انکار کیا تمنے اس امر سے اسواسطے کہ تاریکی تمھاری جہل نے نہین قبول کیا روشنی حکمت اور دانائی کو آیا نہین جانا
اور سُنا تمنے اس امر کو کہ پایا گیا تھا ایک تختہ سبز پتھر کا صمادوت کی قبر پر جسمین کلمات حکمت کے اس مضمون سے لکھے تھے جسنے کھودیا عالم
اعلیٰ کے چڑھنے کی سیڑھی کو پس تحقیق کھودیا اُسنے مرتبہ قرب اور نزدیکی کو اپنے پیدا کرنے والے سے حکمت اور دانائی زندگانی ہے عقل کی
اور دولت ہے ذہنون کی اور دور رکھنے والی ہے جانون کو پلیدی سے اور روشنی عقلون کی ہے جو شخص حکیم اور دانا نہین ہے وہ
ہمیشہ بیمار اور بدحال رہتا ہے جو کوئی انجام کار سوچیگا وہ دیکھیگا اور جو دیکھیگا پہچانے گا وہ اپنے خالق کو اور جو پہچانے گا وہ عمل
نیک کریگا اور جو عمل نیک کریگا تیز ہوجاویگی بوجھ اور عقل اُسکی اور جو شخص آراستہ اور پاک ہوجاویگی عقل اُسکی صاف
اور روشن ہوجاویگی روح اُسکی پس اُٹھ کھڑا ہوا جبلہ بن ایہم اور کہا اُسنے کہ اے عظیم روم نہین ہے لڑائی اس قوم کی مگر بسبب
ہونے اُنکے خلیفہ عمر رض کے مدینہ منورہ مین پس اگر اجازت دے تو مجکو تو بھیجون مین ایک شخص کو قوم غسان سے کہ جا کر ناگہان
مار ڈالے اُنکو پس جب سُنینگے یہ لوگ حال اُنکے مارے جانیکا پیٹھ پھیر لینگے ہمسے اور ہو گا یہ امر سبب اُنکے مٹجانے اور نکلجانے ملکون
شام کا جسکے وہ مالک ہوگئے ہین اُنکے ہاتھون سے پس کہا ہرقل نے کہ یہ خواہش اور آرزو ہے کہ نہین صحیح ہے اُمید اُسکی
اور نہ گھٹیگا کسی سے وقت اُنکا اسواسطے کہ اوقات مقرر اندازہ کیے گئے ہین اور جان اور دم معین ہین مگر یہ

اطلاع بر خطبۂ ہرقل
اور نصیحت کرنے ہرقل کا اپنی قوم کو
اور صلاح دینا جبلہ غسانی کا
ایک شخص بھیجنے کا
قتل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے

ایک بات ہی کہ خوش کرتی ہی دلونکو سننے کے وقت پس کر تو حیلہ مکر کا تو نے ارادہ کیا ہی پس مقرر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور بیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائی میں پس کہا اُس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس شاید تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمرؓ کے اور قتل کرے تو اُنکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اسقدر مال ور اس سے زیادہ ملک تجکو پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ساتھ لوگون کے اور دعا مانگی اور پڑھی اُسقدر جسکی اُنکو اجازت تھی پھر نکلے وہ باہر مدینہ کر مہ کے تاکہ دریافت کرین وہ خبر مجاہدین شام کی پس سبقت کر گیا اُنپر باہر جانے میں وہ منتصر اور بیٹھا وہ اُنکے واسطے ایک درخت پر جو اُنکی راہ مین سامنے باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اُسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پھر معاودت کی اُنھون نے تنہا اور نزدیک ہوے اُس درخت سے اور سور ہے ابی دحداح کے باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا منتصر نے درخت سے اُترنے کا اُنکی طرف اور نکالدیا اُسنے اپنے خنجر کو کہ اُسی وقت شیر آیا سر سے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جھومتا ہوا انگرائی کرتا تھا اپنے گرد و پیش کی اور نالہ کرتا تھا وہ مثل آرزو مند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لاپھلی کو تا اینکہ آیا اور گھوما گرد حضرت عمرؓ کے اور چاٹے اُسنے اپنی زبان سے دونون قدم حضرت عمرؓ کے اور اُنکا ہسبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمرؓ پھر چھوڑا اُس شیر نے اُنکا ہسبانی کو اور چلا گیا پس اُترا منتصر درخت سے اور بوسہ دیا اُنکے ہاتھ کا اور کہا اُنسے یا عمرؓ عدلت وامنت شیر عنت یا بی واللہ من الکائنات تحفظہ والسباع تحرسہ والملائکۃ تکنفہ والجن تعرفہ پھر بیان کیا اُس منتصر نے سب حال اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدیؒ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسمون کے کینسے مین او رقسم طلب کی اُنسے ہرامر کی کہ نہ شکست اُٹھاوین وہ مرجاوین سبکے سب پس قسم کھائی اُنھون نے پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑھنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور و غل اہل کفر اور طغیان سے اور چلے اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے پس اُسیوقت سوار ہوے ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانون کا اپنی جگہہ پر اور ظاہر کیا نشانہاے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازون کو ساتھ ذکر بادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑھتے تھے وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اُس صورت اور وضع سے جس وضع سے پہلے دن آئے تھے اور ارشاد کیا اُنھون نے ربیعہ بن عمر کو اور یہ ابو عمر بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان دان تھے کہ نہین بات کرتے تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہم نے بیشتر ذکر کیا ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم نیزہ ہاے اپنے وعظ اور نصیحت کو بجانب دلہاے مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا و مشرکین پر پس بڑھے اور آئے ربیعہ آگے صفون کے اور تھے وہ بلند آواز کہ سنتے تھے اُن کی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اُنھون نے ایہا الناس الی متی ہذہ المہلۃ فتہیوا للحملۃ فہذہ طیور الارواح قد عولت علی افتراق اقفاص الاشباح وقد لہا ناحت الی بارئہا واجابت

صرت منادیها وهاهی مخاطبنا بصوت اشارتها من نطق عبارتها ماهذا التوقف عن بذل انفسکم وقد اشتراها مولکم فاخذتم الی الحیوٰة الفانیة لانفس الفانیة وهذا وفاتکم بالنصر موبدة وهمتکم عن طلب زینة الدنیا متحة والمواعظ الصادقة بکلام الحق مفیدة اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة وهذا طوالع سعود الاقبال طالعة وتشجعوا لنا بالتایید بالغة ونبه درهم قد نورت نجوم المحبة فی افلاک ارادتهم وبدا لهم فجر العشق فی سماء شوقهم واشرقت شموس المعرفة من مشارق عشقهم فلما هموا بالحملة وحققوا قدموا همم النفوس الی رضاء القدوس واستبقوا ازدحم بعضهم بعضا ولم یفرقوا فنود وامن صفاء سرایرهم من المومنین رجال صدقوا

واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے صابر ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا صابر بن اوس نے کہ مین موجود تھا ابو عبیدہ بن الجراح کی لڑائی اور صف بندی مین انطاکیہ پر جسوقت کہ وعظ اور نصیحت کی تھی ربیعہ بن معمر نے پس سبکے پہلے جو نکلا واسطے مقابلے کے رومیون سے بہادر رومیون کا بسطورس بن رمند تھا اور گویا وہ ایک برج لوہے کا تھا پس جب آیا وہ میدان مین طلب کیا اُسنے لڑنیوالے پس نکلے اُسکے مقابلے کو دامس ابو الهول غلام بنی طریف کے جنہون نے قلعہ حلب کو فتح کیا تھا اور وہ اچھے دن گھوڑے پر سوار تھے پس فوراً حملہ کیا ایک نے دوسرے پر پس جب روشن ہوئی آگ لڑائی کی دونون کے بیچ مین لڑ کھڑایا اور ٹھوکر لی دامس کے گھوڑے نے پس گر پڑے دامس اُسکی پشت سے پس جھکا اُنکی طرف بسطورس اور گرفتار کر لیا اُنکو اور کھینچتا ہوا لے گیا اُنکو بحالت حقارت کے اپنے خیمے تک اور سُپرد کیا اپنے بعض ہمراہیوں کے پھر واپس آیا بسطورس اور طلب کیا لڑنیوالے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ضحاک بن حسان الطائی اور ضحاک مشابہ خالد بن الولید کے تھے سوار کاری اور حالت اور درازی قد اور صورت مین پس جب نکلے وہ کہا ایک شخص نے رومیون سے جسنے دیکھا تھا خالد بن الولید کو لڑائیون مین اور پہچانتا تھا اُنکو یہ کہ وہ شہسوار مسلمانون کے ہین جنہون نے فتح کیا ہی ہمارے شہرونکو اور مالک ہو گئے ہین ہمارے قلعونکے اور مار ڈالا ہی ہمارے بطارقہ کو اور گرفتار کر لیا ہی ہمارے حامیونکو پس ہر شخص لشکر انطاکیہ کا در آنحالیکہ دیکھتا تھا لڑائی کو اور وہ ضحاک بن حسان کو خالد بن الولید سمجھتے تھے پس پھیر کی لوگون نے اور ٹوٹ گئین رسیان خیمونکی اور منجملہ اُن خیمونکے جنکی رسیان ٹوٹ گئی تھین خیمہ بسطورس کا تھا پس گر پڑا خیمہ اُسکے تخت پر پس ڈرے فراش لوگ اس امر سے کہ اگر بسطورس واپس آویگا اور دیکھیگا اپنے خیمے کو اس حال سے مار ڈالیگا اُنکو اور نہ پایا اُنھون نے کسیکو جو اعانت کرے اُنکی خیمے کے بلند کرنے مین اسوا سطے کہ ہر شخص لشکر کا مشغول تھا بسطورس اور اُسکے خصم کی لڑائی دیکھنے مین پس متفق ہوئی تجویز فراشونکی جو تین آدمی تھے دامس کے کھولدینے پر قید سے اور کہا اُنھون نے دامس سے کھولدینگے تمکو تمھاری قید سے اس شرط پر کہ ہماری اعانت کرو تم اس خیمے کی چوب اُٹھانے مین پھیر دینگے ہم تمکو بجانب قید کے جیسے کہ تم تھے اور جسوقت بطریق آویگا ہم درخواست کرینگے اُس سے تمھارے باب مین پس چھوڑ دیگا وہ تمھاری راہ کو پس کہا دامس نے کہ ہان مجکو یہ شرط منظور ہی پس کھولدیا فراشون نے اُنکو قید سے پس جب پایا دامس نے آرام اور رہائی قید سے ناگہان در آئے وہ فراشون پر اور لیا ایک کو داہنے ہاتھ اور دوسرے کو بائین سے اور در آیا تیسرا فراش پس بسبب اُن دونون کے پس غالب ہو گئے دامس اُسپر اور گر پڑا وہ شدت صدمے سے

اور مار ادامس نے ایک فراش کو دوسرے پر پس مار ڈالا اُسکو اور قصد کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اُسکو پھر کھولا اُنھون نے ایک
صندوق کو صندوقون سے اور دیکھا تو اُسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اُنھون نے اُن کپڑون کو اور سوار ہوے
وہ ایک تیز رو گھوڑے پر اُسکے گھوڑون سے اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن
یغوث الغسانی کے اور بیشیر و کیا تھا جبلہ نے حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے
مرتبے والے یگانون کے بائین جانب لشکر بادشاہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس
اور ضحاک بن حسان کے بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون گھوڑے حملے اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسی نے اُنمین سے
اپنے دشمن پر پس جدا ہوے وہ دونون اور پھر البسطورس بطلب اپنے خیمے کے تا اینکہ آرام حاصل کرے اُسمین اُس مشقت اور محنت
سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اُسکو پس پایا اُسنے خیمے کو پڑا ہوا زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا دامس کو پس جانا اُسنے
کہ یہ مصیبت اُنھین کے ہاتھ سے ہی پس گیا اور آگاہ کیا اُسنے بادشاہ کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہو مجکو اپنے دین کی کہ
نہین ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابوالہول کے کام سے اور کہا اُنھون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر
متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اُنکے مجلس ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا دامس نے لشکر اور اُسکی جنبش کو پس جانا
اُنھون نے کہ یہ امر اُنکے سبب سے ہی اور نکال لیا اُنھون نے اپنی تلوار کو میان سے بر سبیل غفلت کے اور لیا تھا اُنھون نے
اُس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اُس سے حازم بن عبد یغوث کو پس جدا کر دیا اُسکے سر کو
اُسکے دھڑ سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گھبرا گئے متنصرہ دامس کے کامون سے اور روکا اور باز رکھا اللہ تعالی نے غسانکے ہاتھون کو دامس
سے پس بحالت خوف اور دہشت قوم غسان کی چھوڑی اور ڈھیلی کر دی دامس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب کیا مسلمانونکے
لشکر کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اُنکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے دامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور سلام کیا
اُنکو پس جب بیان کیا اُنھون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمھارے ہاتھ راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد یغوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا
جبلہ طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اُسکے واسطے اور کہا کہ ای عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہی ہمکو
حملہ کرنا ان عرب پر کہ تجاوز کیا اُنھون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس
امر کا کہ حکم کرے اپنے بطارقہ اور حجاب کو حملہ کرنیکا مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اُسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمھارے
پیچھے کیا خبر ہی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ تیری کمک کو فلیطانوس حاکم رومۃ الکبری کا آیا ہی اور اس شہر کا نام فلیطانوس کے دادا کے نام پر
رکھا گیا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ بنایا گیا تھا رومۃ الکبری مین ایک مکان ترسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا تھا اور بیچ
بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تھا اور اُس مکان کے سات دروازے سونے کے تھے اور ہر دروازے
پر ایک بنا تھی جسکے سر پر گھومتا تھا ایک مرد اور اُس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تھین کہ ہر سال مین بلند کرتا تھا وہ مرد ایک

تختی کو اُس بنا پر جانب آفتاب کے پس دیکھتا تھا وہ ہر چیز کو جو اُس بنا سے ثابت ہوتی تھی اُس تختی مین پس معلوم کرتا تھا وہ
اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی اُس اقلیم مین جو خاص اور متعلق تھی اُس تختی سے اور یہی حال ہر بنا کا تھا اُن ساتون سے پس معلوم
کر لیتے تھے رومۃ الکبریٰ کے لوگ اُس چیز کو جو واقع ہوتی تھی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمونکے اور اُن مکانون کے بیچ
مین ایک گنبد ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تھا جسپر سونے کا کام تھا اور اُسکو ایک دیوار گھیرے تھی پھر آتا تھا اس
دیوار کو اُس قبہ پر بڑا قسان اُسکا جسکے سر پر ایک صورت پتھر کی تھی کہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ وہ کیا ہی بلکہ وہ پتھر سیاہ
تھا پیوند کیا ہوا ساتھ سفیدی کے پس جب ہوتا تھا موسم اعتدال و بہار زیتون کا پورب اور پچھم کی زمین مین سنتے تھے لوگ قسان سے
آواز ڈرانیوالی کو کہ قریب تھا کہ عقلین جاتی رہین اُس آواز کے صدمے سے پس جب ہوتا تھا دوسرا دن آتی تھین اُن تینون کیطرف
زرازیر جنگلی جو پنجون اور پانؤن مین زیتون ہوتا تھا پس ڈالتی تھین وہ چڑیان اُن زیتون کو اُس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی
تھین تا اینکہ پر ہوجاتا وہ قسان عظیم جو بھراتا تھا اُس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تھے لوگ زیتون سے اُسکے روغن
کو اُسقدر کہ کفایت کرتا تھا اُنکو اُس سال سے دوسرے سال تک اور رہتا اندر اُس مکان بلند کے ایک مقفل گھر کہ نہین کھولا گیا تھا
وہ جبسے کہ شہر رومۃ الکبریٰ بنایا گیا تھا اور جب قصد کیا تھا فلیطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دہی ہرقل کے ضرورت
ہوئی تھی اُسکو مال کی تاکہ کھلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ اُس بند گھر کی طرف اور قصد کیا اُسکے کھولنے کا پس کہا اُس سے
عطماوس نے جو اُس مکان بلند اور کنیسے کا مہتمم اور برپا رکھنے والا تھا کہ ای بادشاہ اس گھر مین جبسے قفل لگایا گیا ہی اُسکو سات سو
سال گذرے ہین ایکسو ستر برس پیشتر ظہور مسیح عیسیٰؑ سے اور نہین تھا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تھا اہتمام اس مکان کے مگر یہ
کہ وصیت کرتا تھا اس گھر پر اس امر کی کہ نہ کھولا جاوے وہ اور نہ دور کیجاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تھا اُسکو
اُن لوگون نے جو تجھسے پیشتر تھے حکما اور بادشاہون سے اور بنایا تھا اس شہر کو اور مضبوط کیا تھا ان مکانون کو تیرے دادا سو نے
اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال اور وصیت کرتا تھا وہ اس گھر کے نہ کھولنے کی پھر حکومت کی بقطانیہ
مین تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تھی اُسنے مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح سو برس سے تو اس ملک مین
حاکم ہی پس غور کر تو اُس حکمت اور طلسمون کو جسکو اُن لوگون نے بنایا تھا پس اصرار کیا فلیطانوس نے اُسکے کھولنے کا پس جب
کھولا اُس گھر کو نپایا اُس گھر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ پایا ایک گھر کو جسمین تصویرین بنی تھین پس دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُس گھر مین
صورت بیت المقدس و بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک شام کی ہی اور اخیر مین صورت ہرقل کی ہی اور گویا وہ دیکھتا ہی ایک
تختی مین جو اُسکے سامنے ہی اور اُسمین بزبان یونانی یہ مضمون لکھا ہی کہ ای ڈھونڈھنے والے علم کے تجھپر لازم ہی بہت پڑھنا علم کا ہو واسطے کہ جب بار بار ہو
گذرنا اچھی اور باریک باتونکا کانونمین اور سنینگے کان اُن باتونکو تو ہوگا یہ امر سخت کرنیوالا واسطے قوت علم کے اور بڑا حکم کرنیوالا
واسطے دست اندازی علم کے اسواسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرنا نہین ہوتا ہی مگر بسبب
کثرت محنت اور کوشش کے علم مین اور علم زیرکی اور دانائی پایان کار دیکھنے کی ہی اور پایان کار دیکھنا جگہ اور محل علم کا ہی اور علم جگہ عقل

اور عقل پوری کرنیوالی صورتون علم کی ہی اور تحقیق ہمنے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ مین یہ امر کہ ابر کوری اور سایہ گمراہی کا
جسوقت ہٹجاجائیگا صفحۂ زمین پر تو ظاہر ہوگا اور نکلیگا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے پس لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی
نادانستگی کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہی اور بلادینگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف واسطے توحید
خالق کے اور وہ صاحب شتر کبود چشم کے ہونگے پس دور کرینگے وہ دینون اور ملک کو اور اطاعت کریگی انکی زمین نرم اور پہاڑ
پس جب بلند ہوگی پاکی اُنکے نور کی ہر موٹی اور زبون چیز پر اور جائیگی روح اُنکی بجانب عالم روحانی کے تو حکومت کرینگے بعد اُنکے
ایک مرد لاغر جسم کہ دل اُنکا روشن ہوگا ساتھ نور راستی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اُنکے دین اور شریعت کو سختی ہوگی شام پر جب
در آویگی وہ سختی اُسپر ایک مرد سیاہ دور کرنیوالے ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا اور دیدہ وحلہ اُس مرد کا کشادہ اور
فراخ ہوگا صورت اُنکی عدالت کرنا صفت اُنکی ہوگی اور پابندی حق کی ہنر اُنکا ہوگا آرائش دیویگی اُنکو گدڑی اُنکی اور تلوار اُنکی
ورہ اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین دور کیجاوینگی دولتین اور بدل جائینگی اور نیست ہوجاوینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور
اوقت اس معاملہ کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویرین حکمت کی گھیرنے والی نعمت کی ہین پس پاکی اور خوشی ہو جیو
اُس شخص کو جسکے دل مین حکمت نے بمضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوے ہین چراغ حکمت کے اُسکی خالص عقل مین
اور پیروی کی ہی اُسنے حق کی اور پہچانا ہی اُسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اُسنے باطل سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب
پڑھا فلیطانوس نے اُس چیز کو جو تختی مین تھا لاحق ہوا اُسکو تعجب اور کہا اُسنے عطاوس سے جو مہتمم اُس مکان کا تھا
کہ ای پدر مہربان تو اس حکمت کے باب مین کیا کہتا ہی اُسنے کہا کہ ای بادشاہ نہین قریب ہی امر کلام کرونین اُس حکمت
مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور نہین پہونچتے ہین علوم مشکلہ مگر اُس ادراک تک جو قائم کی گئی ہی ساتھ روشنی
عقل کے اور تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہرقل کی گذر گئی اور ستون اُسکی عزت کے گر پڑے
اور کھود ڈالا گیا قبہ اُسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا ملک روم کا اس زمین سے بجانب استنبول یعنی قسطنطنیہ کے
اور اسی حال سے آگاہی اور خبر دی ہی مہراس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اُسنے اسلاروس یعنی
جوہر الحکمۃ رکھا تھا اور بعض اُسکے کلمات حکمت کا مضمون یہ ہی کہ جب ظاہر ہوگا نور یتیم کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کے
پہاڑون سے اور روشن ہونگے اذہان تاریک اُس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی خیمے والے آسمان نادانستگی کی بسبب قوت عزم
اور ارادہ صاحب اُس نور کے اور بلادینگے وہ لوگونکو اللہ تعالیٰ کی طرف ساتھ اچھے اور نرم بلانیکے اور کھینچینگے اُنکو اپنی طرف ساتھ مہاردن
نیکی اور نرمی کے اور بلند ہونگے اور جائینگے وہ آسمانون پر عشق ہوگی زمین ایلیا پر دبدبہ اُنکے صحابی اور ساتھی سے جو آراستہ ہونگے ساتھ
حمائل ہیبت کے اور تاج دینے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات زمین کے اور ذلیل کرنیوالے اُسکے سلاطین کے ہونگے
عدل ترازو اُنکا ہوگا اور مرقع لباس اُنکا ہوگا اُنکے زمانے مین اُستدمی ہوجائینگی ہیکلہ اور ویران ہوجاوینگی تصویرین اور گھر ترسایان کے
اور ناپدید ہوجاوینگی جگہین قربانی کی اور خوار و ذلیل ہونگے لوگ مار معمودیہ کے پس نہ نجات ہوگی اُنکے حملہ اور دبدبہ سے مگر ساتھ

پیروی کرنے شریعت اُنکے مالک اور سردار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال مہتمم مکانات اباسوفیا سے
پوشیدہ کیا اُسنے حال کو اپنے دلمین اور کہا کہ ضرور ہی مجکو دیکھنا عربکا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق پہونچا ہی
مجکو خط بطریق اسطوس کا جو قائم اور پائدار رکھنے والا ہی شریعت مسیح کا اور اُسنے بلایا ہی مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر
توقف کرونگا مین اور پیچھے رہونگا مین ناامید کریگا وہ مجکو پھر اختیار کیا اُسنے لشکر رومہ سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تھی
اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہ پر اپنے بیٹے اسفیلوس کو اور نکالا اُسنے بیت الحکمہ سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تھا ساتھ
سونے اور چاندی اور موتیون کے اور نشان وہ تھا جسکو ظاہر اور بلند کیا تھا اسکندر نے بروز فتح زاحات کے ارض بلیوس سے اور
وہ نہین ظاہر کیا جاتا تھا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ اباسوفیا کے اور وہ ایکدن عید صلیب کا تھا اور ایکدن شعانین کا تھا
اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اُترا باب اورس پر معنی اس لفظ کے باب
فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب ثقیل جانا اُنھون نے اس کلمہ کو اور پوچھے معنی اُسکے پس کہا گیا کہ فارس ہین پس اُنھون نے دروازے
کا نام باب فارس رکھا راوی نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کھڑا کیا گیا خیمہ اُسکا سامنے
بادشاہ کے اور خوش ہوے رومی اور شگون نیک جانا اُنھون نے واسطے مرد کے اور بجائے گئے گھنٹے اور پھونکے گئے ناقوس اور
واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکرون مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوے مسلمان وقت
سُننے آوازون رومیون کے اور اُسیوقت جاسوس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے جو معاہدی لوگ تھے آئے
اُنکے پاس رومیون کے لشکر سے اور آگاہ کیا اُنکو فلیطانوس ملک رومہ اور اُسکے ہمراہیون کے آنے سے پس بلند کیا ابوعبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دونون ہاتھون کو اور کہا اللہم شتت شملہم و فرق کلمتہم و دمر جیوشہم و زلزل اقدامہم
واجعل کلمتنا العلیا و کلمتہم السفلی وانصرنا کنصرک لنبیک یوم الاحزاب اللہم کیہم فی نحورہم وانصرنا علیہم اور
آمین کہا مسلمانون نے اُنکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے
لشکر کے تو خوفناک ہوے مسلمان مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکھا اُنکو اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اُنکے ساتھ تین ہزار قوم طے وغیرہ سے تھے اور کہا انسے کہ ای صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تحقیق کہ رومی یکجا ہوتے ہین کنارے دریای شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرہای
واقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکھو اور حفاظت کرو تم مسلمانونکی ورنہ لائے جاوین لوگ تمھارے سامنے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ روانہ
ہوے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گھیر لیا اُنھون نے اُسکے مالونکو اور لیا اُسکے غنائم کو اور پایا اُنھون نے باب جبلہ پر اُسکے حاکم
عنان بن جبہم غسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اُسکے ساتھ ایکہزار جانور بار گیہون اور جو کے تھے واسطے لشکر بادشاہ کے اور یکجا کیا تھا
اُسنے غلہ کو طرابلس اور عکہ اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بھیجا تھا اُسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتھ اپنے مصاحب کے بجانب
ہرقل کے پس جب پہونچا وہ مصاحب شہر جبلہ تک سُپرد کیا اُسنے وہ غلہ تنصرہ کو اور واپس گیا پس جا پہنچا اُسپر معاذ بن جبل اور دونا

شہر کے دروازے پر تھا اور وہ لوگ راہ دیکھتے تھے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کرین اُسکو بجانب انطاکیہ کے پس لیلیا اُس غلہ کو
معاذ بن جبل نے اور پھرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور خچرون اور غلہ کے پس بلند ہوا شور
مسلمانون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور سُنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بھیجا اُسنے اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس
غائب رہے جاسوس کچھ دیر اور لائے اُسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لے لینا مسلمانون کا اُس رسد کو جسپر اُسکو اپنے
لشکر کے واسطے اعتماد تھا اور کہا اُسنے اپنے بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے اُس قوم کے بیچ مین مگر لڑائی اور دیگا اللہ تعالیٰ
مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بھیجا اُسنے سرداران صاحب نشان اور بطارقہ اور ہرقلیہ اور قیاصرہ اور ارمن کو ساختگی اور آمادگی
کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئے اُسکی طرف فلیطانوس حاکم رومہ اور حاکم مرعش اور حاکم قلعہ اسکبارس اور حاکم طرسوس اور
مصیصہ اور انطاکیہ اور دراس اور ماہیہ اور راقصر اور انتہاے قیساریہ اور فاغنہ اور مارحہ کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی
کہ آئے یوقنا در آنحالیکہ مرتب اور آراستہ کرتے تھے وہ صفون کو بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹھہرا ہر بادشاہ ساتھ اپنے
لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اُنھون نے حملے اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا
فلیطانوس ملک رومہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے سبب اپنے لڑنے کے عرب سے پس جھکا وہ اپنی کوہان زین
پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اُسنے کہ اے بادشاہ نہین چھوڑا ہی مین نے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین
دو سو فرسخ سے مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو حجاب اور بطارقہ وغیرہ تیرے سامنے ہین وہ سب لڑ چکے
اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آجکے دن بجانب ان عرب کے اور تسکین دون مین اپنے
دل کو اُنسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اُسکے دل کو اور کہا اُسنے کہ ٹھہر تو اور لازم پکڑ اپنی جگہ اور نہ پھاڑ تو دبدبہ
ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجھسے سلطنت مین اور چھوڑ تو اپنے سوا دوسرے کو اس کام کیواسطے کہ نہین پہونچا ہی حال
اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اُنکے مقابلہ کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارے واسطے باقی رہا ہی ساتھ
ان عرب کے حالانکہ بیکار اور مہمل کر دیا ہی اُنھون نے ہمارے کام کو اور ذلیل وخوار کیا ہی اُنھون نے ہمارے بزرگان دین کو اور
جہاد سب چھوٹے بڑے پر فرض ہی اور بادشاہ اور بازاری اسمین برابر ہین آیا نہین جانا تو نے اے بادشاہ اسبات کو کہ جو شخص
دیکھیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکھ سے کھینچیگا اُسکو قصد خواہش ہاے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی اُسکی
آرائش کے پس جب وہ ایسا کریگا اور آویگی بدلی گندگی اور زیادتی جہل کی اُسکے کنارہ سینہ پر پس بازرکھیگا یہ امر طلب آخرت سے
اور جو شخص دوڑیگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتھ چھوڑ دینے تلاش خواہش ہاے جسمانی کے ترقی اور بلندی
حاصل کریگا وہ طرف گرد دائرے پاک کے بیچ جگہ محبت کے اور جب جائیگا قدیم ازلی سیلان تمھارے دلونکا جو چھپے ہوے
پردہ ہاے غفلت سے ہین بجانب طلب اُن چیزون کے جو نیست اور معدوم ہوتی ہین مسلط اور غالب کریگا ضعیف ترین گروہ کو
پس دور کر دینگے وہ تمکو تمھارے ملکون اور گھرون سے اور نہین ہی یہ امر مگر بسبب ہمیشہ رہنے تمھارے کے بجانب

خواہشون کھینچنے والی کے طرف غار ہلاکی کے اسواسطے کہ تونے حکم کیا خلاف حق کے اور ظلم کیا تمنے رعیت پر بیچ لینے اُنکے مالون اور
برباد کرنے اُنکی جانون کے اور کثرت زنا اور تبعیت یہود کیونکے پس اسی سبب سے نہ مدد دیے گئے تم اور ہوا احاطہ برائیکا
تمپر پس کلام کیا بادشاہ کے بڑے حاجب نے اور چلایا وہ فلیطانوس پر کہ ای سردار نہ بار ڈال تو بادشاہ کے دل پر محنت اور مشقت
کا اُسقدر کہ وہ نہین طاقت رکھتا ہو کہ تجھسے زیادہ لوگون نے اُسکو نصیحت کی تھی پس نہین سُنا اُسنے قول ناصح کا واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ سخت اور دشوار گذرا فلیطانوس پر چلانا حاجب کا اُسپر اُسوقت مین سامنے بادشاہ کے اور
بُرا معلوم ہوا اُسکو یہ امر جبکہ نہ باز رکھا بادشاہ نے اُس حاجب کو اس کلام سے اور چھپایا فلیطانوس نے معاملے کو رات
تک پس گذری تھوڑی رات بلایا اُسنے اپنے ساتھیون اور خاص لوگون کو اپنی قوم سے جو مرتے تھے اُسکے مرنے مین اور جیتے
تھے اُسکے جیتے مین اور کہا کہ پسند کرتے ہو تم اس امر کو کہ ڈانٹے مجھکو حاجب ہر قل کا اور جھڑکے مجھکو اور کم کرے میرے مرتبے کو بادشاہو
بیچ مین اور تملوگ جانتے ہو اس امر کو کہ میرا گھر اور نسب اُسکے گھر اور نسب سے بڑا ہی اور میرا ملک اُسکے ملک سے مقدم ہی اور تحقیق کہا ہی اطلیس
حکیم نے کہ بڑھا تو اپنے قدم کو واسطے اُس شخص کے جو دیکھے تجھکو کم اور پست اپنے سے پس ہو جاویگا تو حقیر اور کم نزدیک
اُسکے اور عزیز کر تو اپنے نفس کو بمقابلہ بڑائی اُسکے غرور کے اسواسطے کہ عزت نفوس کی مقابلہ کرتی ہی مرتبے بادشاہونکو اور نہ کر تو
کوئی نیکی ساتھ غیر مستحق نیکی کے اسواسطے کہ کھینچے گی وہ تجھپر برائی کو اُسکی طرف کسواسطے کہ احسان بہتر ہوتا ہی نزدیک آبرو مرتبے
والونکے اور چھپ جاتا ہی نزدیک احمقون فرومایہ کے اور نہ وصف کر تو اپنے دوست ناکس کا اسواسطے کہ تو طلب کرتا ہی اُسکی منفعت
کو اور وہ چاہتا ہی خواہش اپنے نفس کو ساتھ تیری اذیت دینے کے اور تحقیق آئے ہین ہم دو سو فرسخ بلکہ زیادہ اسے طرف ایک مرد کے
کہ دکھلایا ہمکو ہمارے قصد نے دار السلطنت اور تاج عزت اُسکا اور ہم منجملہ اُسکے توابع کے ہین پس تحقیق نور عقل کا جو پائدار کیا گیا
ہی ساتھ جوہر ادراک کے باز رکھتا ہی مجھکو تبعیت جہل تاریک کرنیوالی جو اس سے اور میرا دل انکار کرتا ہی اس امر سے اسواسطے کہ بزرگی
کی جگہ بڑی ہی اور مقام اُسکا بزرگ ہی اور ذلت و خواری گران اور ناگوار ہی اور صاحب ذلت کا حقیر ہی اور تحقیق مین نے قصد اور میل
کیا ہی اس امر پر کہ جاؤن مین ان عرب کی طرف اور داخل ہوؤن مین اُنکے دین کو پس تحقیق در آیا ہی میرے دل مین یہ امر کہ دین اُنکا صحیح
اور درست اور شریعت اُنکی مضبوط اور ثابت ہی ساتھ حق کے تائید کی گئی ہی ساتھ راستی کے پس جو شخص ہوگا اُس شریعت پر بخوف
ہو جاویگا وہ اپنی جائے بازگشت مین بڑے ڈر اور دہشت سے پس تملوگ اس باتمین کیا کہتے ہو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ کیونکر پاک
اور خوش کریگا تو اپنے دل کو ساتھ چھوڑ دینے اپنے دین اور ملک کے اور تبعیت کریگا تو ایسی قوم کی جنکے واسطے بزرگی نہین ہی
اور نہ اُنمین حکمت ہی کہ بلند کرے اُنکی قدر کو فلیطانوس نے کہا کہ حکمت کامل کا ٹھکانا اُنھین کے نزدیک ہی اور اُنھین کے دلونمین اُسکا
گھر ہی اسواسطے کہ نور اُنکی توحید کا بسبب صفائی اُنکے ذہنون کے ہی اور نور اُنکے ایمان کا برکت اُنکے سردار کے ہی جو نام رکھے
گئے ہین ساتھ علام الغیوب کے اسواسطے کہ مقناطیس اُنکے حکمت ربانیہ نے کھینچ لیا قوم کے جوہر عقلونکو بجانب اپنی تبعیت اور پیروی اپنی
شریعت کے اور جو شخص ارادہ کریگا ترقی کا بجانب اعلیٰ علیین کے پس بیٹھیگا وہ کنارے زمین جہل پر آیا نہین جانا تمنے اس امر کو کہ نور روشن کرنے والے

تاریکی کا ہو اور مرجانا انتہاے زندگانی ہو پس جب سُنا انھون نے کلام اُسکا کہا کہ ای بادشاہ نہین تبعیت کی ہو ہمنے تیری اس غرض سے
کہ طلب کرین ہم اُس بزرگی کو کہ جسکا انجام اور نہایت کار ذلت اور غلبہ ہو پس اگر تلاش کرتا ہو تو ایسی راہ کو جو پہونچا دیگی بجانب
بقا کے اور دور کریگی بدبختی کو پس سزاوار ہی تبعیت کرنا امر حق اور درست کا اور ہم لوگ تیرے تابع ہین اور تیرے ساتھی ہین پس کہا فلیطانوس
نے اُنسے کہ نہین برگزیدہ اور اختیار کیا ہو مین نے تمھارے واسطے مگر اُس چیز کو کہ اختیار کیا ہو مین نے اُسکو اپنی ذات کیواسطے اور وہ
امر حق ہو اور اگر نہ موافقت کروگے تم میرے اس امر پر چلا جاؤنگا مین تنہا اسواسطیکہ مین نے جان لیا ہو اس امر کو کہ وہی راہ سلامتی اور بہتری
کی دنیا اور آخرت مین ہو پس آیا خوش ہوتے ہین دل تمھارے اس کلام پر پس کہا انھون نے کہ ہان فلیطانوس نے کہا پس ہوشیار ہو جار
تم پس جب ہوگی رات سوار ہونگے ہم سب اسطرح کہ گویا گھومتے ہین گرد لشکر کے اور نگہبانی کرتے ہین ہم اُسکی اور طلب کرتے ہین لشکر عرب کو قوم
نے کہا کہ ہم کرینگے اور متفرق اور جدا ہوگئے وہ لوگ اور لیا فلیطانوس نے اپنے مال اور اسباب وغیرہ کو اور قصد کیا اُسنے اس امر کا جو ہمنے بیان
کیا ہو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب ارادہ کیا فلیطانوس نے جانیکا بجانب لشکر عرب کے آئے یوقنا بھیجے ہوے ہرقل بادشاہ کے پس جب ادا کیا
اُنھون نے پیام کو اور ارادہ کیا کھڑے ہونیکا کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ تم کون ہو جواب بادشاہ سے اُنھون نے کہا کہ مین یوقنا حاکم حلب کا ہون فلیطانوس
نے کہا کہ کیونکر چھوڑ دیا ہو تمنے اپنے ملک کو اور غالب ہوگئے عرب اُسپر پس بیان کیا یوقنا نے سب سرگذشت اپنے قلعے اور محصور ہونیکی
اور نہین آگاہ کیا اُسکو اپنے اسلام سے پس کہا فلیطانوس نے اُنسے کہ مجھکو خبر پہونچی کہ حاکم قلعہ حلب کا پھر گیا ہو دین عرب کیطرف پس کہا اُسسے
یوقنا نے کہ پہلے ایسا ہی ہوا تھا پھر رجوع کی بجانب بادشاہ اور اسکے دین کے پس کہا فلیطانوس نے کہ کیا حال ظاہر ہوا تھا تمکو اس قوم سے یوقنا نے
کہا کہ ای بادشاہ مین پھرا تھا اُنکے دین کیطرف جبکہ آگہی حاصل کی مین نے اُنکے حال پر اور ظاہر ہوگیا تھا مجھکو امر پوشیدہ اُنکا اور
دیکھا تھا مین نے اُنکو کہ نہین تبعیت کرتے ہین وہ باطل کی اور نہین میل اور کنارہ کرتے ہین وہ حق سے اور نہین سوتے ہین وہ رات کو بسبب
مجاہدہ اور ریاضت کے اور نہین کلام کرتے ہین بدون یاد کرنے اپنے پروردگار کے داد دلاتے ہین مظلوم کی ظالم سے اور سلوک اور
غمخواری کرتے ہین دولتمند اُنکے ساتھ اُنکے محتاجونکی سردار اُنکے بلباس عریان رہتے ہین اور بزرگ و کم رتبہ اُنکے نزدیک امر حق مین برابر
ہین پس کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ہرگاہ تم اُنکے بھید پر واقف ہوگئے تھے اور دیکھی تھی تمنے بزرگی اُنکی پس کس چیز نے باز رکھا تمکو اس
امر سے کہ مقیم ہو تم اُنکے بیچ مین یوقنا نے کہا کہ باز رکھا مجھکو اس امر سے محبت میرے دین اور صحبت میری قوم نے اسواسطے کہ مین نے نہ چاہی
جدائی اُنکی فلیطانوس نے کہا کہ تحقیق نفوس پاک اور عقلین احتیاط کرنیوالی جسوقت دیکھتے ہین امر حق کو کھینچتے ہین اُنکو یقین بجانب تلاش خلاص نجات
اور رہائی کے بُری زندگانی سے تا اینکہ ترقی کرتے ہین وہ نفوس اور عقول اعلی علیین کو راوی نے بیان کیا ہو کہ نکلے یوقنا فلیطانوس کے پاس سے
اور تحقیق در آیا اور مضبوط ہوگیا تھا اُنکے دلمین قول فلیطانوس کا اور کہا اُنھون نے کہ قسم ہو خدا کی کہ نہین کہی اُسنے کوئی بات مگر یہ کہ لکھی گئی
ہو وہ بات کنارے اُسکے سینے پر اور کلام اُسکا گواہی دیتا ہو ساتھ قبول کرنے اُسکی عقل کے صحت دین اسلام کو اور گذارا ان یوقنا نے نہایت
بے آرامی کے اس امر سے تا اینکہ آئی تاریکی رات کی پھر کوئی سبب گردانا اُنھون نے بحالت پوشیدگی کے اور آئے فلیطانوس کے پاس پس دیکھا اُسکو
بہ ہیئت سواری کے جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہو پس جب ٹھہرے یوقنا سامنے اُسکے کہا اُنسے فلیطانوس نے کہ ای یوقنا دیکھتے ہو تم کہ کسی دھنی

فصل ذکر کلام فلیطانوس

ڈھانپ لیا ہی گمراہونکو تبعیت کرنے مسلمانون سے اور حق ظاہر ہوتا ہی اس شخص پر جو تلاش اور طلب کرتا ہی اسکو اور باطل گھیر لیتا
ہی اُس شخص کو جو اُسکی پیروی کرتا ہی پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ کیا معنی اس کلام کے ہین جو تونے مجھسے کہا فلیطانوس نے کہا کہ
اگر دیکھتے تم اُس چیز کو جو دیکھا مین نے ساتھ آنکھ دلیل اور حجت کے نہ پھرتے تم اُنکے طریقے اور شریعت سے اور نہ طلب کرتے تم
عوض کو اُنکے غیر سے اور نہین طلب کیا تمنے مگر اُس نعمت کو جسکی بازگشت بجانب زوال کے ہی اور پہونچاتی ہی وہ اپنے صاحب کو
طرف عذاب کے راوی نے بیان کیا ہی کہ سکوت کیا یوقنا نے اور نکلے وہ فلیطانوس کے پاس سے اور دریافت کرتے رہے وہ حال فلیطانوس
٥ کا اور ٹھہرے اُسکے انتظار مین مسلمانون کی راہ مین پس جب سوار ہوا فلیطانوس اور نکلا وہ اپنے خیمے سے پایا اُسنے اپنے یگانون کو
کہ باساز و سامان ہوگئے تھے وہ لوگ اور وہ چار ہزار آدمی تھے یگانے اور رئیس قوم فلیطانوس سے اور آگئے کیا اُنھون نے اپنے قصد کو اور چلے
وہ سبکے سب درانحالیکہ طلب اور تلاش کرتے تھے موحدین کے لشکر کو اور تحقیق چھوڑ دیا تھا اپنے ملک اور عزت کو پس جب نزدیک
ہوے مسلمانون کے لشکر سے ظاہر ہوئے اُنکو یوقنا اور اُنکے ہمراہ دوسو آدمی تھے اُنکے یگانون سے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ قصد
کیا ہی تونے اس امر کا کہ آپڑے تو مسلمانون کے لشکر پر فلیطانوس نے کہا کہ نہین قسم ہی ذات بزرگ کی نہین جاتا ہون مین اُنکی طرف
مگر اس غرض سے کہ داخل ہون مین اُنکے دین مین اور ہوجاؤن مین اُنکے زمرے سے اسواسطے کہ جو شخص دیکھیگا بجانب دنیا کے ساتھ
آنکھ نیست اور معدوم ہونیکے کام کریگا وہ آخرت کا پس کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو اس امر سے کہ موافقت کرو تم ہماری اس کام پر جسکا
ہمنے قصد کیا ہی پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تحقیق کھینچ لیا ہی تجھکو کھینچنے والے حق نے گمراہی کی راہ سے پھر بیان کیا اُس سے یوقنا نے اپنا
سب حال اور یہ کہ وہ قصد غدر اور فریب کا رومیونکے ساتھ رکھتے ہین پس کہا فلیطانوس نے کہ تم کیونکر اس امر پر قدرت پاؤگے
اور مین نہین دیکھتا ہون تمھارے ساتھ مگر چند لوگونکو تمھاری قوم سے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تحقیق شہر کے اندر دوسو مرد
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین کہ وہ بیس ہزار کا مقابلہ رومیونکے لشکر سے کرسکتے ہین مین یہ امر مناسب دیکھتا ہون کہ تو مع
اپنی قوم کے پھر جا اپنی جگہ پر اور نہ جلدی کر تو اور تحقیق بھیجینگے ہم ایک مرد کو سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس کہ آویگا وہ شخص
اُنکو اس ارادے سے جسکا ہم قصد رکھتے ہین پس جب ہو دیگا کل کا دن ٹھہرنا تو مع اپنے لشکر کے گرد ہرقل کے اور داخل ہونگا مین شہر مین اور
چھوڑدونگا مین قید سے دوسو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدونگا مین اُنکو اُنکے ہتھیار دینے اور حملہ کریگا سب لشکر عرب کا
اور حملہ کرنا تو مع اپنے لشکر کے ہرقل کے لشکر پر اور قصد کرنا تو بذات خود ہرقل کا اور قابض ہوجانا اُسپر پس ہوگا تو ایسا کہ گویا تونے
جہاد کیا اُنپر اور بست کرونگا مین اور یگانے میرے اور دوسو صحابی اندر شہر کے پس ملک ہمارا ہوجاینگے ہم اُسکے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور اگر چاہتا
ہی تو اس امر کو کہ پھر جاوے تو بجانب اپنی دار السلطنت کے اور معاملہ تیرا پوشیدہ رہے رومیونسے پس سپرد کر تو کام اپنے لشکر کا اُس شخص
کو جسپر تو اعتماد رکھتا ہی اپنی قوم سے فلیطانوس نے کہا کہ نہین کیا ہی مین نے اس کام کو حاصل مین کہ میری نیت ہو دنیا کی سکونت مین اور جبکہ گذر
جائیگا یہ معاملہ اور مدد دونگا مین اسلام اور اُسکے لوگون کو تو جاؤنگا مین بیت المقدس کو اور مقیم رہونگا مین وہان یہانتک کہ مرونگا پس
کون شخص جائیگا بجانب عرب کے ساتھ ہمارے پیام کے اور آگاہ کریگا اُنکو ہمارے عزم سے پس کہا یوقنا نے کہ جان تو اے امیر کہ عرب کے

فلیطانوس بادشاہ یوقنا سے ۱۲

جاسوس ہین ہمارے نزدیک اہل حلب سے جو داخل ہین فرمانبرداری مین اور مین آگاہ کرونگا انکو ساتھ اس حال کے اور خبر دیونگا وہ ابوعبیدہ بن الجراح کو اس حال سے راوی نے بیان کیا ہی کہ اُسی حال مین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور انکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے راستے پر دے مین کہ اُسیوقت قصد کیا ایک مرد دلیر نے انکی طرف پس جب نزدیک آئے وہ مرد دلیر دیکھا انکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمری ساعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اُنھون نے یوقنا اور اُنکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جزاے خیر دے اللہ تعالی تمکو تمھارے دین کیطرف سے اور اُنھون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اُنسے حال حاکم رمہ اور بات چیت کا اپنی قوم سے اور اُسکے قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی ابوعبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جائیگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور دور ہو جاوینگے رومی اُس سے واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہی کہ ابوعبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اُنپر اور ارشاد فرماتے ہین یا اباعبیدۃ ابشر رضوان اللہ ورحمتہ غدًا تفتح المدینۃ صلحًا علی یدیک وان صاحب دومۃ الدکری قد جری من امرہ مع یوقنا کذا وکذا وہم بالقرب من جیشک فتنفذ الیہم بانجاز الامر راوی نے بیان کیا ہی کہ بیدار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اُنھون نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمری کو جیسا کہ بیان کیا ہمنے پس جب سُنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور تھرتھرانے لگا بدن اُسکا اور کہا اُنھون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی دین پائدار اور وہ راہ راست ہی پھر معاودت کی اُنھون نے اور گھوسے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی پس اُسی حال مین کہ یوقنا جدا ہوے تھے مع اپنے ساتھیون کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا اُنھون نے اپنے ارادے کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہی کہ اُسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے اُنکے اور مشعلین اُسکے سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اُسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور میل کیا تھا بادشاہ نے اُنکے قتل پر اُس رات مین پس جب دیکھا انکو یوقنا نے کہا اُنھون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنیکا ارادہ کیا ہی بادشاہ نے اُنکے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہی اُسنے اُنکے قتل کا اور ڈالیگا کل اُنکے سرون کو بجانب مسلمانون کے پس جب سُنا یوقنا نے یہ حال اندھیرا ہو گیا دن اُنکی آنکھو نمین اور کہا اُنھون نے کہ اے حاجب کبیر تو جانتا ہی اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونیوالی ہی ہمارے اور عرب کے بیچ مین پس جب مارڈالوگے تم ان لوگونکو اور پھینکوگے اُنکے سرونکو عرب کی طرف پس شر پاوینگے وہ ہم مین سے کیسکو مگر یہ کہ مارڈالینگے وہ اُسکو پس ڈر تو اللہ کو اور نہ جلدی کر تو اور پھیر تو بادشاہ کو اُنکے معاملے مین اور چھوڑ دے تو انکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھے تو کہ کس چیز کیطرف بازگشت ہوتی ہی ہمارے اور اُنکے معاملہ کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیون کو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تنہا اور بات چیت کی اُسکے ساتھ اُنکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دے تو انکو دستق کے ہاتھ مین پس پھرا حاجب یوقنا کے پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اُنکو کہ تمھین مہتمم ہو انکی حفاظت کے پس لیا اُنکو یوقنا نے اور تنگ ہوگئے اُنکو اپنے خیمے اور دشوار گذرا اُنپر نکلنا اُنکا انطاکیہ سے اسواسطے کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اُنکے سبب سے مالک ہوجانے شہر کا پس جب آئے وہ یوقنا کے

رہا کر دیا انکو قید سے اور دے دیے انکو ہتھیار اور بیان کیا اُسنے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہو جانیکے باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ راضی کرینگے ہم پروردگار کو کل وقت اپنے جہاد کرنیکے اسکی راہ مین اور نہین رکھا اور چھوڑا یوقنا نے انکو اپنے خیمے مین بلکہ متفرق اور جدا کر دیا انکو اپنے یگانون کے پاس اور ہر مرد کے پاس انمین سے ایک کو بھیجدیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جسنے حکم دیا نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قید خانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تھا اور ہرقل نے لیلیا تھا انکو اور ڈالدیا تھا انکو اپنے قید خانہ مین اور نہین جانا تھا یوقنا نے کہ بعد اسکے بادشاہ نے اُنکے ساتھ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تھا اُنکے نکالنے کا قید خانے سے واسطے قتل کے مگر بالیس بن ریبوس غلام بادشاہ نے اور دیکھا تھا آئینہ بادشاہ نے اپنے خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اُترا ہے آسمان سے اور پلٹ دیا اُس شخص نے اُسکو تخت سے اور گویا تاج اسکا اُڑ گیا اُسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہوا زوال تیرے ملک کا سو رہ سے اور تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی سختی اور لایا اللہ تعالیٰ مذہب اہل اتفاق کو اور گویا اُس شخص نے پھونکا اسکے لشکر مین پس روشن کر دیا اُسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اُسنے اس خواب کی ساتھ زوال اپنے ملک کے اور یکجا کیا تھا اُسنے خزانے اور اسباب اور اُن چیزونکو جسپر وہ اعتماد رکھتا تھا اور ڈالدیا تھا اس سبکو کشتیون مین قبل اُترنے مسلمانونکے اسکی طرف اور بہت جمع کیا تھا کھانے اور سامان اور لڑائی کو پس جب دیکھا اُسنے اس رات مین وہ معاملہ جو دیکھا اُسنے اپنے خواب مین بھیجا اُسنے اپنی بیٹی اور سب عورتونکو بجانب کشتیونکے بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بلایا اُسنے اپنے گھر والونکو اور آگاہ کیا انکو معاملے خواب سے اور بیان کیا اُسنے اُنسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا انکو اپنے ساتھ نکلنے کا پھر بلایا اُسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تھا ساتھ ہرقل کے صورت مین اور پہنایا اُسکو لباس اور ٹپکہ اور تاج اپنا اور کہا اُس سے کہ تو کل میری جگہ پر ٹھہر اسواسطے کہ مین ارادہ کرونگا فریب کا عرب کے ساتھ رکھتا ہون اور بطور کے دیکھے بیٹھونگا مین پیچھے انکے پھر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گھر والونکے بعد اسکے کہ پہنایا تھا اپنے غلام کو لباس اور ٹپکہ اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہو گیا پس اُسی وقت حکم دیا تھا بالیس نے ساتھ نکالنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوے تھے اُنسے یوقنا اور ہوا معاملہ اُنکا وہ جو بیان کیا واقدی رحمہ اللہ نے پس اسلئے راویونکے بیان کیا ہے کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اور سبب اُسکا یہ ہوا تھا کہ اُسنے لکھا تھا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہے نہین سکون ہوتا ہے اُسمین پس روانہ کرو تم میرے واسطے کسی دوا کو پس روانہ کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس جب رکھا ہرقل نے اُسکو اپنے سر پر ٹھہر گیا درد اُسکا اور جب اُتار لیا اُسنے کلاہ کو پھر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اُسنے اس حال سے اور حکم کیا اُسکے اُدھیڑنے کا اور دیکھا تو اُسمین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا اُسنے کہ کیا اچھا اور بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالیٰ نے مجکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانونکا اور آگے بڑھے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا سب لشکر کا فرونکا اور گرد اُن کے فلیطانوس کا اور سوار ہوے یوقنا اور انکے ساتھ اُنکے عزیز اور یگانے اور وہ دو سو صحابی رسول مقبول تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسبیح و تکبیر لبیک فیہ

وہ چھپائے ہوئے تھے اپنے تئین نیچے ہتھیار دنکے ایک جداگانہ جماعت مین کہ سوا اُنکے اور کوئی ساتھ نہ تھا پس سبکے پہلے حملہ کیا
خالد بن الولید نے ساتھ لشکر زحف کے اور ریعت کی اُنکی سعید بن زید بن عمر بن نفیل العدوی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ربیعہ بن قیس بن ہبیرہؓ
اور حملہ کیا بعد اُنکے میسرہ بن مسروق العبسی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ذوالکلاع
الحمیریؓ اور حملہ کیا بعد اُنکے فضل بن عباس بن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حملہ کیا بعد اُنکے مالک اشتر نخعی نے اور حملہ کیا بعد
اُنکے عمرو بن معدیکرب الزبیدی نے اور حملہ کیا بعد اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ باقی لشکر کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور ڈھا دیا
لیا لوگون نے بسبب کثرت کے بعض کو پس ملگئی لڑائی حملہ کیا یوقنا اور اُنکے عزیزون یگانون نے اور حملہ کیا ضرار بن الازور اور اُنکے ساتھیون
نے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری ضرار بن الازور کی کر دیا تھا اُنھون نے تلوار کو حق اُسکا اور لیا تھا اپنے عوض کو رومیون سے اور
جب مارڈالتے تھے وہ کسی رومی کو پکارتے تھے وا ثارات ضرار اور تھا قصد اُنکا واسطے لشکر عرب تنصرہ کے اور مسلمان ہمراہی اُنکے
نہین جدا ہوتے تھے اُنسے اور رفاعہ زبیر الحمیری نصیحت کرتے تھے اور شجاعت دلاتے تھے اور کہتے تھے احملوا وایا کون تفشلوا واعلموا ان الجنۃ
قد زخرفت قصورھا اشرفت حورھا وسرج ولدانھا وتجلی دیا تھا پھر پکارا اُنھون نے یا فتیان العرب الیکم یرغب فی تزویج الحود
ویجعل بذل نفسہ لمھور لو بدعروسا فی الجنان من یحب ان یفوز مع الولدان من یرغب فیما قال الدیان متکئین علی رفرف خضر وعبقری
حسان ایکم یوافق ہمہ من شہر بدا وحنین پس اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور حملہ کرتے تھے دشمنون مین اور چکھاتے تھے اُنکو
شراب تباہی کی کہ دفعۃً لاقی ہوئے وہ ایک سوار سے جو توڑتا تھا اور پریشان کرتا تھا لشکر دین کو اور وہ چلا کر کہتا تھا وا ثارات ضرار پس
بتامل نظر دیکھا ضرار نے اُس سوار کو تو وہ اُنکی بہن خولہ تھین پس کہا اُنسے کہ واسطے اللہ کے ہے یادگاری تمھاری اے بیٹی ازور کی
مین قسم ہے خدا کی تھا بھائی ضرار ہون پس متوجہ ہوئین خولہ اور سلام کیا ضرار اور کلام ڈالنا چاہا اُنکی طرف پس کہا ضرار نے اُنسے کہ الگ رہو تم
مجھسے اسواسطے کہ مارڈالنا اُن کافرون کا بہتر اور بزرگ ہے بات جیسے آئی بیٹی میری مانگی لالو تم اپنی باگ کو میری باگ سے اور اپنے
نیزے کو میرے نیزے سے اور جہاد اور کوشش کرو تم اللہ تعالی کی راہ مین پس اگر مریگا ایک ہم مین سے تو ملیگا اُسکو دوسرا قیامت
کے دن نزدیک حوض سید البشر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین کہ ضرار بن الازور کلام کرتے تھے اپنی
بہن سے کہ دفعۃً لشکر رومیون کا اپنے پیچھے کو پھرا اور گروہ اُنکے بھاگ نکلے اور باعث اُسکے فلیطانوس حاکم رومہ ہوئے اسواسطے
کہ جب دیکھا اُنھون نے لڑائی کو بھڑکایا ہے اُسنے آگ کو اور اونچی ہوئی ہین چنگاریان اُسکی حملہ کیا اُنھون نے مع اپنے ساتھیون کے اور
قابض ہوگئے بائیں پر اور وہ اُسکو ہرقل بادشاہ جانتے تھے اور پکار کر کہا پکارنے والے نے کہ پکڑ لیا ہرقل کو اُسکے دشمن حاکم روم
نے پس پیٹھ پھیری رومیون نے اور میل کیا اُنھون نے بجانب فرار کے اور قتل عظیم کیا مسلمانون نے اُنمین کہ نہین مارے
گئے تھے رومی اُسقدر مگر اجنادین اور یرموک مین اور مارےگئے تنصرہ سے قریب بارہ ہزار کے اور تلاش کیا
مسلمانون نے جبلہ بن الایہم اور اُسکے بیٹے ایہم کو پس نہ دیکھا کوئی اثر و نشان اُنکا اور نہ پائی کچھ خبر اُنکی راوی نے
بیان کیا ہے کہ بھاگ گئے وہ دونون اور بہتیرے لوگ اُنکے قوم کے بجانب دریا کے اور سوار ہوئے ہرقل بادشاہ کی کشتیون پر اور منجملہ اُن تنصرہ کے

جو جبلہ اور اُسکے بیٹے ساتھ بھاگے پانسو آدمی اور رئیس اُسکی قوم کے تھے کہ منجملہ اُنکے عرفطہ بن عصمہ اور عردہ بن واثق
اور مرہف بن واقد اور ہجام بن سالم اور سوا اُنکے اور لوگ تھے اور اُنھین کی نسل سے افرنج ہین اور لے لیا مسلمانون
نے خیمون اور گھوڑون اور ساز و سامانکو جسکی شمار اللہ تعالی کو معلوم ہی اور بیس ہزار آدمی رومیون سے گرفتار ہوے اور ستّر
ہزار مارے گئے اور بھاگے رومی اور متنصّرہ پس بعض اُنمین کے گئے بجانب انطاکیہ کے اور بعض نے طلب کیا قیساریہ کو بجانب
قسطنطین پسر ہرقل کے اور بعض اُنمین کے جلائے کنارے دریا کی طرف پس جب رکھا اہل عرب نے اپنے ہتھیارون کو اور
ٹھنڈی ہوئی آگ لڑائی کی یکجا کیا مال اسباب قیدی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب دیکھا اُنھون نے اُسکو
سجدہ شکر ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بشارت دی بعض مسلمانے بعض کو اور آئے ضرار بن الازور و ساتھی اُنکے اور یوقنا اور
یگانے اُنکے پس سلام کیا مسلمانون نے اُنپر اور خوش ہوے اُنکی رہائی پر اُنکے دشمنون کے ہاتھ سے اور آئے فلیطانوس اور ہمراہی
اُنکے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس استقبال کیا اُنکا ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ فروگذاشت کے اور
اُٹھ کھڑے ہو مسلمان واسطے اُنکی ملاقات کے اور آگے بڑھے واسطے اُنکی صاحب سلامت کے بڑے بڑے صحابی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و سلم نے اور دیکھا فلیطانوس نے اُنکی تواضع اور صفات پسندیدہ پس کہا اُنھون نے کہ قسم ہو خدا کی یہ وہی قوم ہین جنکی بشارت
مسیح نے دی تھی پھر مسلمان ہوے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے ہاتھ پر اور مسلمان ہوے ساتھی فلیطانوس کے راوی نے
بیان کیا ہی کہ لائے فلیطانوس سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے بالیس کو پس پیش کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسپر اسلام کو اور انکار
کیا اُسنے اور ماری گئی گردن اُسکی راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب مضبوطی انطاکیہ اور اُن لوگونکے جو اُسمین
تھے پس دعا مانگی اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا و افتح لنا فتحا مبینا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ انطاکیہ مین بادشاہ کیطرف سے
ایک حاکم تھا جسکا نام صاحب بن قطس تھا اور وہ جاہل اپنی قوم مین تھا پس ارادہ کیا اُسنے لڑائی کا شہر پناہ کی دیوار کے اوپر سے پس یکجا ہو
رئیس لوگ رات کو بطریق کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ جا تو بجانب ان عرب کے اور مصالحہ کر تو ہمارے اُنکے بیچ مین جسقدر پر تجھسے ہو سکے
پس نکلا بطریق طرف ابو عبیدہ بن الجراح کے اور بات چیت کی اُسنے صلح کی پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کو اور مقدار
اُسکی جسپر اہل انطاکیہ نے صلح کی تھی تین لاکھ دینار تھے پس جب قرار پائی صلح کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم کھا تو ہمارے واسطے اس
امر کی کہ نہ غدر اور بیوفائی کرو تم لوگ ہمارے ساتھ اسواسطے کہ شہر تمھارا مضبوط اور باز رکھنے والا اور بہت پہاڑون اور
ڈھیلون والا ہی اُسنے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کون شخص قسم دیگا اُسکو پس کھا یوقنا نے اپنا ہاتھ بطریق کے ہاتھ پر پس
کہا اُسنے کہ کہہ تو واللہ چالیس مرتبہ ورنہ کاٹ ڈالون مین اپنے زنار کو اور توڑ ڈالون مین اپنی صلیب کو اور لعنت
کرین مجھپر شماسہ اور دیر کے لوگ اور مخالفت کرونمین دین نصرانیہ کی اور ذبح کرونمین اونٹ کو مادہ معمودیہ مین اور نجس کرونمین
اُسکو ساتھ پیشاب لڑکے کے اور مار ڈالونمین ہر سامنے آنیوالیکو ورنہ پھاڑ ڈالونمین کپڑے مریم کے اور ہر منبر اُسکا بناؤنمین
ورنہ ذبح کرونمین قسونکو اور رنگون اُسکے خون سے دُلھن کے کپڑے کو ورنہ رکھونمین مذبح مین زعفران کو اور تکذیب کرونمین شمعون انجیل کی

ورنہ جانون مین مسیح کو ایسا مردہ کہ نہ اُٹھ کھڑا ہو ورنہ جانون مین مریم کو زنا کرنیوالی ورنہ رکھونمین ندیج مین خون حیض یہودیہ کو ورنہ
بجھادونمین قندیلون کنیلسہ ما سرجس کو ورنہ بیاہ کرونمین ساتھ یہودیہ حائضہ کے یہانتک کہ نہ پاک ہو نمین کبھی ورنہ دھوؤنمین اپنے
کپڑون کو جمعہ کی صبح کو ورنہ کھودڈالونمین کنائس اور دیرون کو اور قبول کرون عیدون اور جماعت کو ورنہ عبادت کرونمین
لاہوت کی اور انکار کرونمین ناموس کا ورنہ کھاؤن مین اونٹ کے گوشت کو عید شعانین مین ورنہ روزہ رکھونمین رمضان کا
بحالت پیاس کے ورنہ کھاؤنمین اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے دانت سے ورنہ نماز پڑھونمین یہود کے کپڑے دونمین اور کھونمین
علیٰسی بنانیوالے جمڑون کے تھے اگر غدر اور بیوفائی کرونمین تمھارے اور تمھارے ہمراہیونکے ساتھ اور واقع ہوا داخل
ہونا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ مین اور اُنکے سامنے وہ نشان تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ نے اُنکے واسطے
بنایا تھا اور داہنی جانب اُنکے خالد بن الولید اور بائین جانب میسرہ بن مسروق تھے اور قاری پڑھتا تھا سورہ فتح کو اُنکے
سامنے اور برابر چلے جاتے تا اینکہ پہونچے وہ باب النخان تک پس اُترے وہان اور بنایا اُسکی جگہ پر ایک مسجد کو کہ ابتک دیکھی
اور پہچانی جاتی ہی اور لیا سولی پر چڑھایا وہان کے حاکم کو پس چوماوہانکے والی نے صلیب کو پس رد ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُسکو
میسرہ بن مسروق بن عمرو الخزاعی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور رصاف اور بہت پانی اور اچھی چیزونکے پس
نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اُسکو اور دوست رکھا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹھہرتے ہم اُسمین ایک مہینہ تو
آرام حاصل کرتے ہم اپنی مشقتون سے پس نہین چھوڑا ہمکو ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے وہان ٹھہرنے کو مگر تین دن پھر لکھا اُنھون نے
ایک خط فتح کا بنام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح
سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو علیٰ ما رزقنا من الفتح والغنیمۃ والنصر اعلمک یا امیر المومنین ان اللہ قد فتح علی المسلمین
کرسی النصرانیۃ ومدینۃ الطاغیۃ العظمیٰ انطاکیۃ وقتلت اہلہا وکسرت عساکرہم ونصرنا اللہ علیہم وہرب ہرقل فی بحر ہم اکبہ
وانی لم اقم بہا الطیبہا وانی خشیت علی المسلمین ان یوافقہم حسن ہواہا وان یغلب حب الدنیا علی قلوبہم فیقطعہم
ذلک عن طاعۃ ربہم وانی معول علی المسیر الی حلب وانا منتظر امرک فان امرتنی ان اسیر الی خر الدروب فنلب وان امرتنی
بالمقام اقمت واعلم یا امیر المؤمنین ان العرب العظام قد نظروا الی نساء الروم وبناتہم فدعتہم انفسہم الی التزویج فمنعتہم من ذلک وانی اخشے
علیہم الفتنۃ الا من عصمہ اللہ وشرح صدرہ فعجل امرک وسلام علیک وعلی المسلمین ورحمۃ اللہ پھر لپیٹا خط اُنھون نے اور
مہر کی اُسپر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانونکے کون شخص تم مین کا لیجاوے گا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ منظوری
کے زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار مین پہونچا دونگا اُسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
ابو عبیدہ رضی بن الجراح نے کہ اے زید تم مختار اپنے کام کے نہین ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ کہ تمھارا ارادہ جانیکا ہی تو پوچھیو تم اپنے مالک
عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلدی گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جھکے اُنکے سر پر اور بوسہ لیا سر کا پس نازر کھا اُنکو
اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تھا کہ عمرو مرد پرہیزگار تھے اور نہین مالک تھے وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار اور ایک نیزہ اور ایک اونٹ

اور ایک گھوڑا اور ایک توشہ دان اور ایک کاسہ اور ایک مصحف کے اور جب پاتے تھے وہ اپنے حصے کو مال غنیمت سے نہین
جمع کرتے تھے اُسمین سے کسی چیز کو اور نہین لیتے تھے اُسمین سے مگر بقدر رکھانیکے اور دیدیتے تھے اپنے گھروالونکو اور بھیجتے تھے باقی کو بجانب
عمرو بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیتے تھے غربای مہاجرین اور انصار کو پس جب آئے زید بن وہب
پاس عمرو بن سعید کے تاکہ بوسہ لیوین اُنکے سر کا باز رکھا اُنھون نے زید کو اس امر سے اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو زید نے کہا کہ ای
میرے مالک اجازت دو تم مجھکو اس امر کی کہ ہون مین قاصد مسلمانونکا ساتھ خوشخبری کے بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پس
کہا عمرو بن سعید نے آیا چاہتے ہو تم اس امر کو کہ ہو تم خوشخبری پہونچانے والے مسلمانون کو اور مین باز رکھون تمکو اس امر سے
تو مین اس حال مین ناکس و بخیل ہونگا جاؤ تم جسطرح سے چاہو کہ تم آزاد ہو واسطے خوشنودی اللہ تعالی کے اور مین امید رکھتا
ہون بسبب تمھارے آزاد کرنیکے اس امر کی کہ حرام کرے مجھپر میرا پروردگار آتش کو خوش ہوے زید بن وہب اور لیا اُنھون نے خط کو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے پھر بعد اسکے کہ بیان کیا اُنھون نے حال اجازت دینے اپنے مالک کا پھر سوار ہوے وہ اوٹنی پر
جو دی تھی اُنکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے شترہای یمن سے اور وہ تیز رو اوٹنی تھی اور زید چلے جاتے تھے اور طلب
کرتے تھے راہ نزدیک کو زید بن وہب نے بیان کیا ہو کہ آیا مین مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور باقی تھے ذیقعدہ کے
مہینے مین پانچ دن اور دیکھا مین نے مدینہ منورہ مین انقلاب اور وہان کے لوگون مین ایک شور عظیم اور وہ لوگ دوڑتے تھے بجانب
دروازے بقیع کے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ اُنکے واسطے کوئی معاملہ درپیش ہو پس متابعت کی مین نے اُنکی تاکہ دیکھون مین کہ اُنکا
حال کیا ہو اور مین کہتا تھا کہ وہ کسی لڑائی کا ارادہ رکھتے ہین پس سلام کیا مین نے ایک مرد مسلمان پر تاکہ حال پوچھون مین اُس سے
پس جواب دیا اُسنے مجھکو سلام کا اور جب دیکھا اُنھون نے میری طرف پہچانا مجھکو اور کہا کہ تم زید بن وہب ہو مین نے کہا ہان
اُس مرد نے کہا اللہ اکبر ای زید تمھارے پیچھے کیا خبرین ہین پس کہا مین نے بشارت اور فتح اور غنیمت ہو پس کہا کام کیا ہا امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اُس مرد نے کہا کہ امیر المومنین باہر مدینہ منورہ کے ہین ارادہ رکھتے ہین حج بیت اللہ الحرام
کا اور نکلے ہین وہ ساتھ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تاکہ حج ادا کرین اُنکے ساتھ اور لوگ اُنکو رخصت کرتے ہین
زید بن وہب نے بیان کیا ہو کہ اُترا مین اوٹنی سے اور باندھا مین نے اُسکو ساتھ بڑھی ہوئی اُسکی مہار کے اور گیا مین
دوڑتا ہوا تا اینکہ ٹھہرا مین سامنے امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور وہ جاتے تھے پاپیادہ اور پیچھے اُنکے غلام
بر قا چلاتے تھے اُنکے اونٹ کو اور تحقیق اُسکو آراستہ کیا تھا ساتھ گلیم قطوانیہ کے اور توشہ اور کاسہ اُنکا اُسی پر تھا اور
ہودج سواری کے اُنکے سامنے چلنے والے تھے اور داہنی جانب اُنکے حضرت علی رض اور بائین جانب حضرت عباس رض تھے
اور پیچھے اُنکے ایک جماعت مہاجرین تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے اُنکو واسطے حفاظت مدینہ منورہ کے پس جب
ٹھہرا مین سامنے اُنکے پکار کر کہا مین نے السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت عمر رض نے کہا وعلیک السلام تم کون
ہو اور کہانسے آئے ہو پس کہا مین نے کہ یا امیر المومنین مین وہب مولی عمرو بن سعید کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے حضرت

عمرؓ نے کہا خوش رکھے اللہ تمکو ساتھ نیکی کے کیا خوش خبری ہی تمھارے پاس کہا مین نے یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہؓ کا ہی
خبر دیتے ہین وہ تمکو اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ نے فتح کیا شہر انطاکیہ کو پس جب سنا حضرت عمرؓ نے ذکر انطاکیہ اور اسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے
اللہ کے بحالت سجدے کے در آنحالیکہ رگڑتے تھے اپنے منھ کو مٹی مین پھر اُٹھایا اُنھون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ تھا منھ
اُنکا اور داڑھی اُنکی اور وہ کہتے تھے اللھم لک الحمد والشکر علی نعمتک البالغۃ پھر کہا اُنھون نے لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالیٰ
تمپر پس سپرد کیا مین نے خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے مضمون خط کو رو دیے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے
ہی رونا تمھارا حضرت عمرؓ نے کہا اُس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق نفس بڑا حکم کرنیوالا ہی برائی کا پھر دیا حضرت
علی کو پس پڑھا اُنھون نے اُسکو انتہا تک زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ پھر دیکھا مین نے حضرت عمرؓ کو جدا ہوکے کہ سکون ہوا اُنکو رونے
سے زیادہ ہوئی خوشی اُنکی پھر متوجہ ہوکے وہ میری طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور
انجیر اور انگور انطاکیہ کے کھانے سے پس شکر کرو تم اللہ تعالیٰ کا پس کہا مین نے یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے
نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمرؓ زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عمر الی عاملہ بالشام سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ واشکرہ
علی ما وھب من نصر المسلمین وجعل العاقبۃ للمتقین ولم یزل معینا لطیفا واما قولک انک لم تقم بانطاکیۃ لطیبہا فان اللہ
عز وجل لم یحرم الطیبات علی المتقین الذین یعملون الصالحات فقال فی کتابہ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا
انی بما یعملون علیم وکان یجب علیک ان تریح المسلمین من تعبہم وتدعہم یرعون فی مطعمہم ویریحون الابدان بما قد نصبت
فی قتال من کفر باللہ واما قولک انک منتظر امری الذی امرک ان تدخل الدروب خلف العدو فانک شاہد واذا
غائب وقد یری الشاہد ما لا یری الغائب وانت بحضرۃ عدوک وعیونک یاتیک بالاخبار فی کل وقت فان رایت
ان دخولک الی الدروب بالمسلمین صواب فابعث الیہم السرایا وادخل معہم الی بلادہم وضیق علیہم المسالک وابعث مع
السرایا من یدلہم علی الطریق ممن یثق بہ من المتنصرۃ وان طلبوا منک الصلح فصالحہم واوف بما تقدم واما قولک ان العرب
ابصرت نساء الروم وبناتھم فرغبت فی التزویج فمن احب ذلک فدعہ ان لم یکن لہ اھل بالحجاز ومن اراد ان
یشتری الاماء فدعہ فلذلک امنون لفروجہم والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا
خط کو اور ثبت کیا اُسپر مہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور دیدیا زید بن وہب کو اور کہا اُسنے
روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور شریک کرو تم عمر کو اپنے ثواب مین پس لیا زید بن وہب
نے خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھون سے اور قصد کیا اُنھون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے
اُنکی طرف حضرت عمرؓ اور کہا کہ ٹھہرو تم اپنی روش نیک نرم پر اے زید تاآنکہ توشہ دین تم کو عمرؓ
اپنے کھانے سے پھر حضرت عمرؓ نے بٹھایا اپنے اونٹ کو اور نکالا اُنھون نے زید کے واسطے

صاع خرمے اور ایک صاع ستو کا اور کہا اُن سے کہ لو تم اُسکو اور معذور جانو عمرؓ کو اسواسطے کہ اسی قدر اُن کے امکان مین تھا پھر بوسہ لیا حضرت عمرؓ نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا مین اس حد کو کہ بوسہ لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمھین پر ختم کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اربعین کو پس روئے عمرؓ اور کہا اُمید رکھتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمھاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مین نے چلنے کا پس سُنا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ یہ کہتے تھے اللھم احملہ علیہا واطولہ البعید وسہل لہ القریب انک علی کل شئی قدیر پس خوش ہوا مین حضرت عمرؓ کی دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہین رد کرتا تھا حضرت عمرؓ کی دعا کو اور چلتا تھا مین اور زمین لپٹی جاتی تھی نیچے قدمون میری اونٹنی کے اور تھا مین تیرھوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تھا اُنھون نے انطاکیہ سے اور اُترے تھے وہ ازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مین نے اُنمین ایک بڑا شور جو ہوتا تھا دائین جانب لشکر سے اور پوچھا مین نے اُن سے کہ کیا سبب اس شور کا ہی پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اُس چیز کے ہی جو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر اور حال اُسکا یہ ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تھے بجانب کنارہائے دریائے فرات کے اور تاخت کی تھی اُنھون نے اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور تابلس پر اور لیلیا تھا اُنھون نے مال اور غنائم کو وہان کے اور مصالحہ کیا تھا اُن لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر پر پورا اقرار کہ پھیر دیوین خالد بن الولید اُنکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور تحقیق پھیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اُنکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اُن مقامات کو ازروے صلح کے اور واقع ہوئی فتح منبج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تھا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سنہ اٹھارہ ۱۸ہجری مین مصالحہ کیا تھا وہان کے لوگون نے بعد اُسکے کہ پھیر دیا تھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اُنکے مالونکو ڈیڑھ لاکھ دینار پر اور چھوڑ دیا تھا خالد بن الولید نے وہان کے حاکم جرفاس کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام اور گروہ کے بجانب شہرہائے روم کے اور حاکم کیا تھا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع یمنی کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اس پل کا اُنھین کے نام سے رکھا گیا اور حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور تابلس پر بادر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اُنکے واسطے ایک قلعہ اور اُنھین کے نام پر اُسکا نام رکھا اور پھرے تھے خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہی کہ آیا مین بجانب خیمہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے اور وہ بیٹھے تھے اور اُنکے پہلو مین خالد بن الولید تھے اور آگے لایا گیا تھا اُنکے واسطے مال صلح کا پس بٹھایا مین نے ناقہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مین نے اُنپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیا مین نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو حضرت عمر کے کلام سے پس توڑا اور کھولا اُنھون نے خط کو اور پڑھا اپنے دل مین

پھر اعادہ کیا مسلمانوں پر اُسکے پڑھنے کا آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بذات خود مسلمانوں پر اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
تحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہی معاملہ داخل ہونے ان پہاڑون کے درونمین مجہپر اور کہا ہی اُنھون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے ہو
اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمھاری راے سے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس
چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اُنکو پس اعادہ کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ ای گروہ مسلمانون کے
اس شام کا اللہ تعالیٰ نے تمکو مالک کردیا اور ظاہر کردیا تمھارے دشمنونکو اُس نے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کردیا تمکو اللہ تعالیٰ نے
اُنکی زمین اور گھرون اور مالون کا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ہسے اللہ اور اُسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اہل امر مین
آیا داخل ہوگے تم ان درونمین بجانب اپنے دشمنونکے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابوعبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسری مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہی آیا بددلی لاحق ہوئی ہی تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہی
بعد خوشی کے یا اکتفا کیا ہی تمنے کارہاے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر بُرائیان اور نیکیان تمھاری بہت نہین تمپر کوئی
گناہ اور بُرائی پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تو ہی پس خواہش کرو تم اُسکی طرف اور سوال کرو تم اُس سے اس امر کا کہ
اعانت کرے وہ تمھاری جہاد پر کہ یہ امر بہتر ہی تمھارے واسطے دنیا اور اُس چیز سے جو دنیا مین ہی پس سبکے پہلے جواب دیا اُنکو میسرہ
بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ ای سردار ہم نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی بے صبری کے
کہ چھپالیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین کے دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم ای سردار اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہی اور
نہ کوئی کام سواے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنے اُس چیز کے جو اللہ کے نزدیک ہی اور ہم تمھارے سامنے
ہین پس جس کام کا تم حکم کروگے ہم اُسکو کرینگے پس تمھارا کام حکم دینا ہی اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ اور واسطے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہی آیا نہین ہی یہ امر کہ مین نہین مالک ہون مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو تم
مجکو جہان کہین چاہو کہ پاؤگے تم فرمانبرداری کرنیوالا پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای گروہ مسلمانونکے جس کسی کی کوئی راے ہو
اور موجود ہو اُسکے پاس کوئی مشورہ پس بیان کرے وہ اُسکو اور ظاہر کرے اُس امر کو جو اُسکی راے ہو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم خدا کی کہ پھر جانا ہمارا طلب اور تلاش قوم سے سُستی اور عاجزی ہی ہمپر اور
سرزنش ہی ہمارے دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنونکا مال غنیمت اور تائید ہی اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون ای مرد امین
وہ یہ ہی کہ بھیجو تم لشکر کو ہر گھاٹی اور درے کیطرف ان درونسے پس یہ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دل کا ہوگا اور ٹھنڈی ہوگی
اُسکے سبب سے آنکھین مسلمانونکی پس دعا خیر دی اُنکو ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے کہ یا ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون
کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین اُنکو اور اُنکے ساتھ مین کے لوگ ہون اسواسطیکہ پہلے اُنھین نے
جلدی کی ہی اس راے مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہی اُنھون نے اُسکا پس درآوین وہ درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اُن
مقامونپر جو نزدیک ہین دشمن کے شہرونسے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُنکی حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اُسکے خالد بن الولید نے

مشورہ کرنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا مسلمانون سے

اور بھیجنا ان کا میسرہ بن مسروق کو بجانب درون پہاڑون کے

کہا کہ پہونچے تم اچھی رائے کو رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک بورئے نیزہ کو اور بنایا اُسکے سر پر ایک نشان کو مثل نشان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اُسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور جنبش دی نشانکو اپنے ہاتھ مین
اور سپرد کیا اُسکو میسرہ بن مسروق العبسی کے اور کہا کہ اے میسرہ تم پہلے مشورہ دینے والے ہو مسلمانون پر ساتھ روانگی کے بجانب شہر روم اور دراّ
درونکے اُنکی طرف پس لو تم نشان کو اور رہو تم انجام دینے والے اس کام کے اور ایسی فتح کرو تم اُسمین کہ ہووے فتح مین نام اور ذکر تمھارا دنیا مین
اور ذخیرہ اندوختہ عالم آخرت مین اور منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے گروہ یمن اور وہانکے دلیر و نمین سے تین ہزار مرد کو اور ایکہزار غلام کو پس جو
قبائل یمن کے تھے وہ کندہ اور کہلان اور طی اور نبہان اور سنبس اور ارفر اور مذحج اور ذبیان اور احمس اور خولان اور عک اور ہمدان اور لخم اور
جذام سے تھے اور اُنمین تمیز اور بزرگ لوگ تھے اور پہنا تھا اُنھوں نے اپنے پورے ہتھیارونکو اور ظاہر کیا تھا اُنھون نے اپنے اُس لباس کو جو قبائل مین
مشہور تھا اُسپر چادرین اور رحمی اور عمامے عدنی تھے اور کمر بند اُنمین زرد چمڑے کے تھے اور جو غلام تھے پس پہنا اُنھون نے سُرخ رنگ کپڑے کو اور اُنکے
سرون پر زرد عمامے تھے حائل سکیسے تھے وہ تلوارونکو اور اُنکے ہاتھ مین حربے اور تازیانے چمکنے والے تھے اور ہر غلام اُنمین کہتا تھا اُسپر دلمین کہ وہ ایک لشکر
پر حملہ کریگا اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دامرا ابو الہول کو مقدم اور سردار غلامونپر اور کیا ابو الہول کو تحت نشان میسرہ بن
مسروق کے اور کہا کہ اے ابو الہول ہو تم آگے ان غلامونکے کہ وہ تحت اطاعت تمھارے ہین اور تم تحت نشان میسرہ بن مسروق کے ہو اور مخالفت
نکرو تم انکی جسمین وہ تمکو مشورہ دیوین اسواسطے کہ وہ اچھے ہین مشورہ دینے مین وہ بزرگ ہین اور وہ رستی پر ہین کام مین امس نے کہا کہ مجکو
برغبت اور اطاعت یہ منظور ہی اور یکسو ہوئے ابو الہول ور ساتھ اُنکے غلام تھے اور قبول کیا گروہ عرب نے قول ابو عبیدہ بن الجراح کو لیکن کچھ
لوگ قوم طے نے ناپسند کیا ہونا انکی کو تحت نشان میسرہ بن مسروق کے پس کہا بعض اُن لوگون نے بعض سے کہ کیونکر بنایا ابو عبیدہ بن الجراح
نے نشان کو واسطے ایک مرد کے قوم عبس سے اور چھوڑ دیا اُنھون نے رئیسون اور بادشاہون یمن کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی پہونچی یہ
خبر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس بلایا اُنھون نے اُنکو اور کہا کہ اے آل طے کے تم تعریف کیے گئے ہو نزدیک مسلمانونکے اور لڑنا تمھارا
نہین ہی مگر مسلمانونکی طرف سے پس در نہ آوے تمھارے دلونمین بڑائی اور بزرگی کر ہلاک ہو تم اُسکے سبب سے اور جان لو تم اس امر کو کہ نہین
مدد اور غلبہ ہوتا ہی بسبب کثرت شمار کے اور نہ بسبب شدت مضبوطی کے بلکہ نہین عاجز اور مغلوب ہوتے ہین دشمنان خدا مگر ساتھ مدد کے
اللہ تعالیٰ کے فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم اور بزرگ ہم مین کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا پرہیزگار اور ڈرنیوالا ہم مین
کا ہی قسم ہی خدا کی کہ میسرہ مقدم ہین تمسے از روے سبقت کے بجانب اسلام اور ہجرت طرف دار اسلام اور صحبت رسول علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کے
پس جب یہ ہو رہی قوم طے وقت سننے اس کلام کے اور جلدی کی اُنھون نے قبول کرنیمین تا اینکہ ٹھہرے وہ تحت نشان میسرہ بن مسروق کے
پس جب پورے اور آمادہ ہوے وہ سب چلنے پر آئے میسرہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار مین نہین جانتا ہون
راہ کو اور اس ملک مین ناواقف ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کہان داخل ہوؤن اور کہان کو متوجہ ہون اور زمین ہلاک کرنیوالی ہی اُس شخص
کو جو نہین جانتا ہی اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حکم کیا ہی تمکو اپنے خط مین اس امر کا کہ مقرر کرو اور بھیجو تم ہمارے ساتھ رہبرونکو اور ضرور
ہی ہمکو راہبر سے کہ راہ بتاوے اور کر دیوے وہ ہمکو ایسی راہ پر کہ چلین ہم اُسپر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ہر آئینہ یاد دلایا تمنے مجکو وہ امر جو مین بھولا تھا

اور ضرور ہے تمکو راہبر پس سامنے کیا اُنکے ابو عبیدہ بن الجراح نے ہر جگہ کے معاہدین کو جو داخل ذمہ تھے اور جانتے تھے اچھائی اور برائی کو انکی اور خیر خواہی اُنکی واسطے مسلمانونکے پس اختیار کیا میسرہ نے انمین سے چار شخص کو اور ذمہ داری کی اُنکے واسطے مزدوری کی اور دور کر دیا اُنسے جزیہ کو اور مشورہ کیا اُنسے کہ کس درے مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا بطلب اور تلاش دشمن کے پس سبھون نے مشورہ دیا اُنکو بڑے دربکا شہر قورص سے اور کہا ہر ایک نے کہ اے سردار یہ شہر مثل اُن شہرونکے نہین ہین جنکو تمنے فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے پتھرون والا اور سخت جاڑے والا ہے اور راہین تنگ اور گھاٹیان اور غار اور جنگل ہین پس کہا اہل یمن نے راہبر سے کہ چل تو آگے ہمارے پس تحقیق تو دیکھیگا ہمسے کارہاے عجب انگیز کو پس اُسیوقت جنبش دی میسرہ بن مسروق نے نشانکو اپنے ہاتھ مین اور چلے وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے بعد اسکے کہ سلام کیا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونپر اور وہ لوگ شور کرتے تھے ساتھ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید پڑھنے کے عطا ابن جعد الغسانی نے بیان کیا ہے چلے ہم در آنحالیکہ ہم کوشش کرتے تھے چلنے مین اور راہبر ہمارے آگے آگے تھا تا اینکہ آئے ہم بقعہ جندراس تک پھر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا ہمنے نہر ساجور کو اور متوجہ ہوے ہم طرف قورص کے پس اُترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوے بجانب درونکے اور برابر چلتے تھے ہم بیچ راہون گھیرنیوالی دشوار گزار اور درختون باہم در آئے ہوے اور پانیون بہتے ہوے اور تنگ گلیونکے کہ نہین تھی اُنمین سوار کو جگہ پھرنیکی پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ اگر بُرا ہوا ہمپر معاملہ ان جنگلونکا تو ڈرتا ہون مین مسلمانونپر اس امر سے کہ فتحیاب ہو جائے اُنپر دشمن اُنکا اور چلے راہبر لوگ آگے مسلمانونکے اور لیگئے وہ مسلمانونکو اونچے لانبے پہاڑون پر پس دشوار گذرا مسلمانونکے گھوڑون پر چڑھنا پہاڑون کا پس نہین باقی تھا کوئی شخص مگر یہ کہ پا پیادہ ہوگیا وہ اپنے گھوڑے سے اور کھینچا اُسکو اپنے پیچھے سے عبدالرحمٰن ابن عبید نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے اُنکے سریہ مین اور تحقیق در آئے اور پہاڑ اتھا اُنھون نے ہمارے ساتھ درونکو پس دیکھا مین نے اونچے اور موٹے پہاڑون اور باہم در آئے ہوئے درختونکو اور میرے پاس موزے تھے یمن کے چمڑے سے پس جب اُترا مین گھوڑے سے پہن لیا مینے اُسکو اور روانہ ہوا پس قسم ہے خدا کی تھوڑے عرصہ مین تلے اُسکے اُتر گئے اور باقی رہے پانون میرے در انجام لگے بہاتے تھے وہ خون کو دشواری راہ اور اُسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تھے ہمارے ساتھ اور ہم اُنکے پیچھے تھے تین دن تک اور نہین تھا کوئی ایسا دن کہ چلتے تھے ہم اُسدن مگر راہبر کہتا تھا مسلمانونکو کہ ہوشیار رہو اور احتیاط رکھو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر سیدے گا دشمن تمپر جگہ گذرنیوالی کو تو ہلاک ہو جاؤ گے پس جب ہوا چوتھا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کی طرف اور تھا داخل ہونا ہمارا در زمین آغاز گرمی مین اور نہین تھا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکالا ڈالا تھا اُسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم زمین کی طرف پھرا ہر مرد مسلمانون سے در انحالیکہ پہنا تھا اُسنے اُس لباس کو جو پہنتا تھا وہ جاڑون مین اور طلب کرتا تھا گرمی کو اور ہم دیکھتے تھے برف کو کہ چمکتی تھی وہ ہمارے داہنے اور بائین جانب سے اور داس ابو الہول داخل ہوے تھے ہمارے ساتھ اور رکھی اُنپر زرہ لڑائی کی اور نہین لیا تھا اُنھون نے مگر خفتان اور دو چادرون ہی کو پس جب داخل ہوے وہ زمین بلند پر مس کیا اُنکو شدت جاڑے نے اور پہونچی اُنکو سردی اور نہین تھی اُنکے ساتھ وہ چیز جو کفایت کرے

اُنکو واسطے گرم ہونیکے بس کہا اُنھون نے کہ بُرا کرے اللہ کافرون بے خلقہ بریہ کا ہرگاہ اسقدر سردی اُنکے شہر مین گرمی کے موسم
مین ہی بس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہی کہ مار ڈالے اُنکو اللہ تعالیٰ اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ بس
دیکھا اُنکی طرف ایک مرد نے مسلمانون سے بس کہا اُسنے کہ ای ابو الہول کیا ہوا ہی تمکو کہ رونگٹے تمھارے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دس اُسنے کہا کہ لاحق ہوئی
ہی مجکو سردی مسلمانون نے کہا کیا سبب ہی کہ نہین گرماتے ہو تم دس اُسنے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہون میرے پاس اور کچھ نہین ہی اور یہ مجکو
نہین گرماتا ہی بس آگاہ کیا اُس مرد نے میسرہ بن مسروق کو اس حال سے بس دیا میسرہ نے اُسکو ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا
اُسکو ابو الہول نے اور گرم ہوا بدن اُنکا کہا اُنھون نے کہ ای میسرہ پہناوے اللہ تعالیٰ تمکو ایک قطیفہ[لغ] قطیفہاے بہشت سے بس کہا اُنسے میسرہ
بن مسروق نے کہ یا ابو الہول بخل کیا تمنے مجپر ساتھ حلّے کے حالانکہ حلہ اچھا ہوتا ہی قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگونکو ساتھ لیکر اور نشان
قدم پر چلتے تھے اور برابر وہ لوگ چلتے رہے شہر ہاے روم مین تا اینکہ پہنچے زمین پاک بہت پانی اور کھجور کے درختون والی مین بس حکم کیا میسرہ نے
لشکر کو اُترنے کا اور سبب یہ ہوا کہ ہمنے نہین دیکھا کسیکو رومیون سے اپنی راہ مین بس اُترے لوگ اس مقام مین تا اینکہ پورا ہوا لشکر پس جب پورے
اور یکجا ہوگئے لوگ کوچ کیا اُنکو لیکر میسرہ بن مسروق نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور ہم نہین دیکھتے تھے کسیکو راہ
مین اسواسطے کہ رومیون نے اختیار کیا تھا احتیاط اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین دیکھا ہمنے کسیکو رومیون
سے پس جب ہوا پانچوان دن اور ہم چلے جاتے تھے کہ دفعتہً ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ شگاف جڑ پہاڑ کے پس جلدی کی گروہ
مسلمانون نے بجانب سیاہی کے پس جب نزدیک ہوے وہ اُس سے دیکھا کہ ایک گانون ہی وہان رومیونسے پہاڑ کی جڑ کی شگاف مین خالی ہی
لوگونسے نہین ہی اُس مین کوئی مگر یہ کہ سُنی مسلمانون نے بانگ مرغونکی اور آواز بکریونکی اور نہین تھا کوئی اُسمین دور کرنے والا اور نہ مانع تھا
پس جب دیکھا ہمنے یہ حال جانا ہمنے کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہین ہمسے بس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اُنھون نے ہوشیار ہوجاو اور احتیاط کرو تم اسواسطے
کہ مین گمان کرتا ہون کہ قوم نے جانا ہی ہماری جگہ کو بس وہ بھاگ گئے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ دوڑے لوگ بجانب گانون کے پس لیا اُنھون نے
جو کچھ اُسمین تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مینے ابو الہول کو کہ وہ اُٹھائے ہوے تھے اپنے کاندھے پر تین کمل
اور دو چادرونکو بس کہا مینے اُنسے کہ یا ابو الہول یہ کیا تمھارے پاس ہی اُنھون نے کہا کہ ای سعید یہ واسطے جاڑے اس شہر کے ہی بس کہا مینے اُنسے
آیا نہ کفایت کریگا تمکو بس کہا اُنھون نے کہ باز رہو تم مجھسے پس تحقیق ہلاک کیا ہی مجکو اس شہر کے جاڑے نے لیکن اسکو کبھی نہ بھولونگا ای بیٹے عامر کے
راوی نے بیان کیا ہی کہ لیلیا مسلمانون نے جو کچھ اُس گانون مین غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوے میسرہ اور مسلمان اُنکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچایا ہمکو
راہبر نے ایک مرج[لغ] مین جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام ڈرانیوالا اور بہت لانبا اور دراز تھا پس جب پہنچے ہم مرج پر پھیل گئے گھوڑے
مسلمانونکے اُسمین داہنے اور بائین کو بس اُترے میسرہ اُس مقام مین اور مشورہ کرتے تھے اپنے دل مین پھر جانیکا بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے
اور سبب اُسکا یہ تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا اُنکو اس امر کا کہ نہ دور رہون وہ اُنسے اور نہ ناگہان در آوین کسی شہر
مین اور ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے رہین بس وہ اس حالت مین تھے اور گھوڑے پھیلے ہوے اور لوگ بیدار تھے ایسے دشمن سے کہ
در آوے اور ہجوم کرے ناگہان کہ دفعتہً آئے ایک مرد مسلمانون سے اور اُنکے ساتھ ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے اپنے پیچھے سے وہ مشرق جوہا رہا کے

لغ قطیفہ یعنی چادر ریشمدار ۱۲
لغ ذکر لوٹنے میسرہ بن مسروق کے اور اُنکے ساتھ مسلمانونکا اور واقع ہونا اُنکا مرج القبائل میں ۱۲
لغ مرج بمعنی [illegible] ۱۲

تا اینکہ ٹھہرایا اُسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اُنسے میسرہ نے کہ اس گبر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اُنھون نے
کہ ای سردار مین نے سبقت کی تھی اپنے ساتھیون پر چلنے مین پس دیکھا مین نے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تھا وہ کبھی اور چھپ جاتا تھا
اُبھی پس جلدی گیا مین اُسکی طرف پس وہ یہی شخص تھا مین نے اسکو پکڑا پس بلایا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سے جو اُنکے
ساتھ تھے جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کر تو اِس گبر سے کہ کیا خبر ہی اُسکے نزدیک خبر رومیون سے پس متوجہ ہوا معاہدی در آنحالیکہ
سوال کرتا تھا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اُسکے ساتھ کلام کو اور لوگ چپ تھے پس جب طول دیا معاہدی نے
گفتگو کو ساتھ رومی کے کہا اُس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سخت ہو تجھپر یہ گبر کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ ای سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ
در آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اُسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گھر والون کے اور قصد کیا اُسکے پاس کے بھاگے ہوے
رومی اور سوا اُنکے اور دشمن نے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح ہو گئی از روے صلح کے اور مارا گیا حاکم اُسکا
سولی پس دشوار گذرا بادشاہ پر یہ امر اور رویا اور کہا اُسنے السلام علیك یا ارض سوریۃ الی یوم القیامۃ پھر بلایا کیا
اُسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا مین ڈرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہو دین وہ ہماری تلاش کو بجانب درون کے
پھر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کے حفاظت کرتے ہین وہ اُسکی واسطے درون کے
پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اُنکے بیچ مین کسقدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان کرتا ہی کہ تمھارے اور اُنکے
بیچ مین دو فرسخ ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جھکا لیا اُنھون نے سر کو بجانب زمین کے در انحالیکہ نہین
پھیرتے تھے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تھے بات چیت کو پس کہا اُنسے ایک مرد نے قوم سہم سے جنکا نام عبد اللہ بن
حذافہ سہمی تھا اور وہ دلیران اور بہادران مسلمین سے تھے اور اُنکے پاس ایک عمود لوہے کا تھا کہ اُس سے لڑتے تھے لڑائی مین اور اُٹھا نے
تھے وہ سوا اُسکے اور تھے وہ نرم اور مہربان لوگون مین پس اُنھون نے میسرہ سے کہا کہ کیا ہوا ہی مجکو کہ مین دیکھتا ہون تمکو اے سردار
سر جھکائے ہوئے بجانب زمین کے مثل سر جھکائے گھوڑے کے آواز لگام سے حالانکہ ایک مرد ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا
میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی یا عبد اللہ کہ نہین سر جھکایا مین نے از روے خوف اور بے صبری کے ولیکن ڈرتا ہون مین مسلمانو پر اس امر کو کہ
مبتلاے بلا و مصیبت ہو وین میرے نشان کے نیچے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہی در ونمین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجھپر
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو جوابدہ ہی پوچھا گیا ہی وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے ہین
ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم درگذر نے مین اسواسطیکہ ہمنے بیچڈالا ہی اپنی جانونکو اللہ تعالی کے ہاتھ مین اور جو شخص
جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانے والا ہی اس دنیا کے گھر سے بجانب گھر آخرت کے پس نہین پروا کریگا وہ اُن چیز کی جو پہونچیگی اُسکی
طرف کافرون سے پھر کہا میسرہ نے کہ ای لوگو آیا مناسب دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہون اور پھرین اُنسے اپنی اسیجگہ پر یا
چلین ہم بجانب اُنکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچھو تم اس گبر سے کہ اگر ہو وے یہ جگہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی جگہ سے
تو ٹھہرین ہم پس پوچھا معاہدی نے گبر سے پس کہا اُسنے کہ نہین بعد عمور کے کوئی جگہ زیادہ کشادہ اس مرج سے پس اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر

کی لڑائی کا پس ٹھہرو تم اور اگر پھر جاؤ گے تم اپنے پیچھے کو تو یہ بہتر ہوگا تمھارے واسطے بشری زندگی دے تم پر دشمن تمھارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اس گبر پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے پس حکم کیا میسرہ نے اُسکے قتل کا پس لوگ اس حال میں تھے کہ دفعۃً بلند ہوا اور دکھائی دیے نشان اور صلیبان رومیون کے پس اُترے وہ لوگ نزدیک جگہ مین مسلمانونسے اور تھے وہ مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس پاسبانی کیا اُنھون نے اپنی آگون کو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑھی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگون کے پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے کھڑے ہوئے اُنمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا اُنھون نے ایھا الناس ھذا یوم لما بعدہٗ لانّ رائینکم ھذا اول رایۃ دخلت الدروب واعلموا ان جیش اخوانکم متطاول یفعلکم واعلموا ان الدنیا دار غرور والآخرۃ دار مستقر واسمعوا ما قال نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنۃ تحت ظلال السیوف فلا تنظروا الی قلتکم وکثرۃ اعدائکم فقد قال تعالیٰ کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین پس کہا مسلمانون نے کہ ای میسرہ سوار ہو تم ہمکو لیکر بجانب اُنکے ٹھہرنے کے پس تحقیق ہم امید رکھتے ہین مدد اور غلبہ کی اُنپر اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پس خوش ہوئے میسرہ اُن کے کلام سے اور اُسی وقت وہ سوار ہوئے اور اُن کے سوار ہونے سے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوئے غلام عرب کے اور ٹھہرے وہ پیچھے نشان ابوالہول کے اور آکر مجتمع ہوئے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہوگئے وہ اپنی جانون پر واسطے اپنے دشمنون کے اور طلب مدد کی اُنھون نے اللہ تعالیٰ سے جو بہترین مددگار نیوالونکا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل اپنے حملہ کرنے کے بطور وصیت کے ایھا الناس انی اوصیکم بتقوی اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ وکونوا کقوم اشرف علیھم الموت فلم یجد فامنہ مہربا ولاحت لھم الجنۃ بحذافیرھا وانظروا الی ما اعداللہ لھم فیھا فاحبوا السرعۃ لدخولھا وھذہ الجنۃ امامکم وانتم الیوم جیش الاسلام پھر آراستہ کیا میسرہ نے اُنکو میمنہ اور میسرہ اور قلب اور دونون بازو مین پس مقرر کیا اُنھون نے میمنہ پر عبداللہ بن حذافۃ السہمی کو اور میسرہ پر سعد بن سعید الحنفی کو اور آگے غلامونکو اور وہ ایک ہزار غلام تھے ساتھ لباس رنگین سرخ کے اور اُنکے ہاتھونمین حربے اور تلوارین تھین اور ٹھہرایا اُنکو آگے فوج قلب کے اور نشان ابوالہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابوالہول پر پس نہین سنا گیا ابوالہول سے کوئی کلمہ بلکہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر رومیونکا اور بڑھایا اُنھون نے اپنی صفون کو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اُنکے صلیبان اور اُن لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اُنکی نکلا ایک مرد رومیون کے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ تنصرہ عرب غسان سے پس نزدیک ہوا وہ مسلمانونکے لشکر سے اور کہا اُسنے کہ ظالم کو اُسکا ظلم پھیرتا اور روکتا ہے آیا نہین کفایت کی تمکو اُس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم بڑے ملک شام سے تا اینکہ در آئے ان دروں اور بلند پہاڑون مین ہماری طرف کو نہین لائی ہین تمکو مگر موتین تمھاری اور یہ تیس ہزار باگین اُن لوگون سے ہین جنھون نے قسم کھائی ہے صلیب کی اہل مریم کہ نہ شکست اُٹھاوینگے وہ کبھی یا مار ڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ اپنی زندگی

تمکو بس منظور کرو تم قید ہو جانے کو تاکہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کرے وہ تمھارے بارے مین جس حکم کا وہ ارادہ کرے
پس نکلے بجانب اُس متنصرہ کے ابوالہول دامس اور اُنکے ہاتھ مین نشان تھا کہ جنبش دیتے تھے اور کہا اُنھون نے کہ سچا ہی تو اپنے
کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ روکتا ہی ظلم اُسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتھونکو تمھاری طرف تاکہ باقی رکھو تم ہمکو پس اُسوقت مین
تو ہی ظالم ہی بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تونے بدون ہمارے آزمانیکے اپنی طرف سے اور مین ایک غلام ہون غلامان
عرب سے کہ میرے واسطے رہنے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہی پس نزدیک ہو تو مجھسے تاکہ ڈالدوئین تجکو زمین پر بحالت
بیہوشی کے تیرے خون مین پھر دامس نے آگے کیا نیزہ کو اور نشان اُنکے ہاتھ مین تھا اور نیزہ مارا اُسکو پس گرادیا اُسکو گھوڑے سے
بحالت مردگی کے پس جب وہ گرا مردہ ہوکر خوش ہوئے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اُنھون نے اپنے نیزے کو اور کہا
اُنھون نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر پھر گرادیا اُنھون نے ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور ظاہر کیا اور چمکایا اپنے نشانکو پس دیکھا
رومیون نے بجانب ابوالہول کے کہ مارڈالا ہی اُنھون نے اُنکے ساتھی کو اور خشمناک ہوئے وہ اس حال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا
شخص گبران عجم سے پس نہین چھوڑا دامس ابوالہول نے اُسکو کہ نزدیک آوے وہ تا اینکہ نیزہ مارا اُسکے سینے مین پس مارڈالا اُسکو پس ڈرایا
رومیونکو ابوالہول کے کام نے اور دیکھا اُنھون نے ابوالہول کو اور کہا اُنھون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہی غلامان عرب سے کہ کی ہی اُسنے ہمارے ساتھ
وہ چیز جو تم دیکھتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ساتھ اُنکے رئیسون اور بہادرون کے پس نہین دلیری کی کسی رومی نے دامس کے مقابلے مین نکلنے
کی پس اُسیوقت حملہ کیا اُنپر ابوالہول نے ساتھ نشان کے اور تھے وہ پاپیادہ پس مارڈالا اُنھون نے ایک کو فوج قلب سے اور پھر سے
وہ پس اُسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اُنھون نے حملہ کا مسلمانونپر اور مسلمانون نے بھی تعجب کیا دامس کے
کام سے پس اُسی حال مین کہ دامس پھرتے تھے دونون صفونکے بیچ اور پکارتے تھے لڑنے والے کو اور ڈرلتے تھے اور ڈکارتے تھے
وہ مثل شیر کے کہ دفعتہً حملہ کیا اُنپر ایک صلیب والے نے رومیون سے جسکے نیچے دس ہزار رومی تھے اور ناگہان ہجوم کیا اُنھون نے
دامس پر ساتھ لشکر کے اور دیکھا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اُنھون نے اُنکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق
نے مسلمانونکو الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور لگگئے قوم میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہی واسطے اللہ تعالیٰ
کے بھی نیکوکاری غلامونکی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑادیا اُنھون نے دامس ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتھ لیا
اُنھون نے دامس کو بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا
ہی کہ برابر جاری رہی اُنمین لڑائی دن اُنکے لڑنے کے بلا فصل کہ نہین جدا ہوا بعض اُنمین کا بعض سے تا اینکہ ٹھہرا آفتاب درمیان آسمان کے گرم اور تیز
ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی مار دھاڑ اور یہ جنگی مسلمان یقین رکھنے والے تھے ساتھ تائید خدا کے اور کافر یقین رکھنے والے تھے ساتھ خرابی
خواری کے اور جدا ہوئے دونون لشکر ماندگی سخت اور لڑائی سے اور مارےگئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور
وہ عامر بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن صابر اور عون بن قارب اور مشعر بن حسان اور مفرح
بن علقمہ اور نبہان بن مرہ اور عدی بن شہاب تھے اور مارےگئے پچاس مرد منجملہ اُنکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبد اللہ بن صابر

جریر بن صالح اور عبید بن باہر اور نعمان بن بجیر اور زید بن ارقم اور ضرادہ بن حاتم اور رواحہ بن سہیل ور مثل ان کے بہت سے تھے اور پکڑ لیے گئے رومیوں سے نوسو آدمی اور مارے گئے اُنمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوئے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے دامس کو پس نہ دیکھا اُنکو اپنے بیچمین پس بڑا رنج کیا مسلمانون نے اُسپر اور بے آرام ہوے لوگ بسبب اُنکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اُنکو مقتولونمین پس نہین دیکھا اُنکو پس زشت جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے پس بتحقیق مبتلائے رنج و مصیبت کیے گئے مسلمان اُنکے سبب سے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہین ہم اُس چیز کی جو پہونچی ہمکو گم ہونے ابو الہول دامس اور پکڑے جانے مسلمانون سے پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلیگا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابو الہول دامس اور اُنکے ہمراہی مسلمانونکی جو گرفتار ہوگئے ہین پس نہین جواب دیا اُنکو کسی نے اس امر مین راوی نے بیان کیا ہی کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانونپر اور سخت لڑائی لڑے وہ تا آنیکہ ایکمرد مسلمان پر دس دس اور ایک سو رومی تک جمع ہوتے تھے پس مار ڈالتے تھے اُسکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق بجماعت چار ہزار عرب اور غلامونکے اور رومی تیس ہزار تھے پس بتحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ کی راہ مین جیسا کہ چاہیے تھا اور میسرہ بن مسروق پکارتے تھے اُن درمیان ہین اور کہتے تھے ایہا الناس اذکروا الاٰخرة واعلموا انہا اقرب الی احدکم من رجوعہ الی اھلہ فاستقبلوا الاٰخرة استقبال الوالدة لولدھا ولا تدبروا عنہا وتولوا کما تولی المعز من فزع الاسد فان اصاب القوم ما خشیت ان یکون ذلک وھنا منا وجرءة منہم علینا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے حطموا اجفون سیوفکم واقبضوا علی انصا دھا یا یمانکم فذلک طریق النجاة زید بن وہب نے کہا ہی کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے جبکہ سُنا اُسنے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈالدیا تھا اُسنے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اس لڑائی کا ساتھ دو نامونکے وقعت مرج القبائل اور دوسرا نام وقعة الحلیہ بسبب اُسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارونکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ لڑے مسلمان تلوارونسے یہانتک کہ جانا اُنھون نے کہ وہ نہ لوٹینگے اور مسلمان بھروسا رکھتے تھے اللہ غالب ہی رب بزرگ پر اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور باین ہمہ وہ کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے کشتو کا رکوا اُنپر اور غلام لوگ موت کی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمان کا شعار اُسد ن النصر النصر اور غلام کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی لاحق ہوا مجکو مسلمانونپر اندوہ اور ہم بڑے رنج اور سختی مین تھے کہ دفعةً سُنی مین نے واسطے رومیونکے ایک آواز ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس بتامل نظر دیکھا مین نے اُس غبار کو تو دفعةً دور اور پراگندہ ہوگیا وہ غبار اور ہوئے غبار کے پیچھے لشکر رومیونکے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہی کہ اُنکی طرف آیا ہی پس چھوڑ دی مین نے باگ اپنے گھوڑے کی اور در آیا مین غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہی اور تھے وہ رومی بڑی لڑائی مین ساتھ ایک گروہ مسلمانون کے اور مسلمان اُنکے بیچ لشکر مین تھے اور شور اُنکا بلند تھا اور سُنا مین نے ایک کہنے والیکو کہ وہ کہتا تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا مین نے کہ یہ آوازین فرشتونکی ہین پس نزدیک گیا مین نے آواز کی تو وہ آواز دامس ابو الہول کی تھی اور وہ ٹھہرے تھے نیچے اپنی سپر کے اور گرد اُنکے مسلمان تھے کہ نیچے تھے وہ

اپنی رانونکے بھل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اُنپر اور نہین سستی کرتے تھے وہ مسلمانونکی لڑائی مین اور ابو الہول جہاد اور کوشش کرتے تھے
اُنپر تنہا اور باز رکھتے تھے اپنے ساتھیونسے جب حملہ کرتا تھا مسلمانونپر کوئی گروہ مارتے تھے ابو الہول ایک دار تلوار کا یمن اور آزمائش کرتے
تھے اُنپر اور سُنا مین نے اُنکو کہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے پس پکارا مین نے کہ اے دامس تمھارے پیچھے کیا ہے اور تم کہان تھے کہ تحقیق رنج آگئین ہوئے
مین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمھارے سبب سے پس کہا اُنھون نے کہ اے بھائی نہین تھا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار
ہوگیا اور نا اُمید ہوگیا تھا مین اپنی جانسے یہانتک کہ چھڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پوچھنے کا نہین ہے
عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کے اور اُنھون نے رنگین کردیا تھا نشان کو کفار کے
خون سے پس پکارا مین نے اُنکو کہ اے سردار خوشخبری ہو تمکو اُنھون نے کہا کیا خوشخبری ہے تمھاری رحمت کرے اللہ تمپر آیا آئی ہے ہمکو مدد اور
کمک تمھارے ساتھیونکے پاس سے پس کہا مین نے کہ نہین ولیکن آئی ہے ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس سے اور تحقیق رہائی پائی دامس ابو الہول نے اور اُنکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اُسی حال مین
کہ مین بات چیت کرتا تھا میسرہ بن مسروق سے کہ اُسیوقت آئے ابو الہول اور ساتھی اُنکے اور وہ گویا ڈر آئے اور بیٹھے تھے خون کے
دریا مین عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوے دونون لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہین مارے گئے ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے
یا دو کم پچاس سے اور مارے گئے تھے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا اُنکے کہ مار ڈالا تھا ابو الہول اور اُنکے ساتھیون نے اُس لشکر سے
جنھون نے گھیر لیا تھا اُنکو پس ابو الہول کیطرف میسرہ بن مسروق آئے اور قصد کیا اُنھون نے پاپیادہ ہونیکا اپنے گھوڑے سے تاکہ سلام کرین
ابو الہول پر پس قسم دلائی اُنکو ابو الہول نے اس امر کی کہ نکرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اُنکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اُنکے
ہاتھ کا اور کہا کہ اے دامس کیونکر تھا حال تمھارا دامس نے کہا کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تھا اور ڈر لائے
تھے ہمکو بیڑیون مین اور ایسا ہی کیا تھا اُنھون نے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور نا اُمید ہوگئے تھے ہم اپنی جانون سے پس جب چھپایا رات نے
سو گیا مین پس دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور گویا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لا باس علیک یا دامس و اعلم ان
منزلتی عند اللہ عظیمۃ پھر کھینچا آپ نے اپنے بزرگ ہاتھ سے بیڑیونکو پس کھلگئین وہ اور طوقونکو پس دور ہوگئے وہ اور ایسا ہی کیا آپنے میرے
ہمراہیون کے ساتھ اور فرمایا ابشر وابشر اللہ فانا محمد رسول اللہ پھر پوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلوارونکو اور کھینچ لیا ہمنے
اُنکو قوم کے بیچ سے اور حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اُنپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال درمیان ہمارا ہے پس شور کیا مسلمانون نے
ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تھا جب
دیکھا اُس چیز کو جو در آئی تھی اُنکے ساتھیونپر یکجا کیا اُسنے اُنکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی تحقیق زیاں کار ہوا بادشاہ اور تم اُسکی
حمایت کرنیوالے ہو اور اگر نہ لڑوگے تم ساتھ سختی قصد اور ارادہ کے ہر آئینہ مار ڈالونگا مین تمکو بیشتر اُنکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمھارے
حال سے پس قسم کھائی اُنھین قوم نے اس امر کی کہ شکست اُٹھادینگے وہ کبھی یا مار ڈالیجاوینگے پس جب عہد لیلیا اُنسے حکم کیا آگ کے روشن
کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑ دن اور جابجا خوف اور بھیجکر بلایا اُسنے تمام اُن شہر کے لوگونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف اور ہر جگہ سے مثل

پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس نہین گذرے تھے اس مرکو دو دن تا اینکہ آئے رومی اور مسلمانونے نہین پروا کی اُنکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز
خوف کی پڑھی میسرہ نے ساتھ مسلمانونکے اور وہ پہلے اُن لوگونکے ہین جنھون نے نماز خوف پڑھی تھی اندر درونکے اور پہلا نشان جو داخل ہوا
تھا درون مین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تھا جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز سے کھڑے ہوکر وہ لوگو مین بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا
ایھا الناس اصبروا فی المنازل بکم فان الصبر عند نزول المصائب و ھذہ رحمۃ بین اللہ لنا اذا طق فی صد الاعداء وقد
دارنا جیش عظیم و نحن لا نقاتلھم الا بنصر اللہ و ان الامیر ابا عبیدۃ کان قد امرنی ان لا العبد بکم و بیننا و بین الجیش سبعۃ
ایام و مما کان ظن الامیر انا ملاقی فی مثل ھذا الجیش العرمرم پس کہا اُنسے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے میسرہ
کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالی کے سخت
پیاس سے طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا ہے مین نے اس کلام سے مگر تمھارے مشورہ کو اور مین مناسب دیکھتا ہون
اس امر کو کہ روانہ کرونمین کسیکو بجانب امین الامۃ کے شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اُنسے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر
ہے جو کہا اور مناسب دیکھا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اُس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب
سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اُنکو کہ گروہ دشمن کے آ لئے ہین ہم مین
قلعون اور زمینون اور سب اُنکے شہرونسے اور اُترے ہین وہ ہمارے مقابلے مین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہے کہ پہنا معاہد نے
لباس رومیونکا اور جدا ہوا مسلمانونکے لشکر سے بوقت غفلت کے اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی اُسنے
اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پھرا تھا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور اُترے ہوئے تھے ابو عبیدہ بن الجراح حلب
مین پس قصد کیا اُسنے سردار کے خیمہ کا اور نہین باز رکھا اُسکو کسی نے تا اینکہ ٹھہرا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے مثل
بو موہی خنجر کے بسبب اُسکے کہ پہونچی تھی اُسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس جب دیکھا اُسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال مین
جانا اُنھون نے کہ اُسکے واسطے کوئی معاملہ ہے پس منگایا اُسکے واسطے کھانے اور پانی کو پس کھایا اور پیا اُسنے پس جب احتیاج
پانی اُسنے کہا اُنھون اُس سے کہ تیرے پیچھے کیا ہے اے بھائی ذمی آیا ہلاک ہوا لشکر اُسنے کہا نہین خدا کی قسم اے سردار ولیکن
روانہ کیا اُنپر دشمن نے ہر قلعہ اور شہر سے لوگونکو اور گھیر لیا اُنکو لشکرون نے ہر طرف سے پھر آگاہ کیا ہے اُسنے اُنکو اُس
حال سے جو گذرا تھا اُنکے واسطے معاملہ لڑائی کا اور توڑ ڈالنا اُنکا تلوارون کے میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول
کا اور کھلجانا اُنکے اور اُنکے ساتھیونکی قید کا اور ہونا اُنکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح
وقت سننے حال کے معاہد سے اور اُٹھ کھڑے ہوکر وہ بحالت جلدی کے تا اینکہ وہ خالد بن الولید کے خیمے مین آئے پس پایا اُنکو
اُس حال مین کہ درست کرتے اور دیکھتے اور بھالتے تھے وہ اپنی زرہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اُٹھ
کھڑے ہوکر وہ واسطے اُنکی تعظیم کے اور سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا خیر تو ہے اے سردار پس لیلیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے ہاتھ اُنکا اور لیگئے اُنکو قیامگاہ کی طرف اور کہا معاہد سے اُٹھ کھڑا ہو اور بیان کر اُنسے جو کچھ تونے دیکھا ہے پس کھڑا ہوا معاہد اور

بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اُسنے اپنے کلام کو پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ان اللہ سبحانہ امدنا بنصرہ ولم یخذلنا فلہ الحمد علی ذلک وقد امرنا بالصبر علی الشدائد فقال یا ایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون بعد اُسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ مع الصابرین اور مین نے تحقیق قید کیا ہی اپنے نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب اور بزرگ اور اُسکے رسول پس شاید کر دیوے میرے تئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ نروزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ جانب اپنے خیمے کے اور پہن لیا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو رکاب مین اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانونمین اور متوجہ ہوئے وہ بحالت جلدی کے دوڑتے تھے ہر سمت اور جگہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ باز رکھتے انکو ابو عبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سبکے سب پس منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اُنکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویونکے بیان کیا ہی کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد ہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اُنھون نے اللھم اجعل لنا الیھم سبیلا واطولنا البعید ولا تسلط علینا من لا یرحمنا ولا یحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اور درآئے وہ درونمین اور حال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اُنکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس نہین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیونکی بڑھتی جاتی تھی حالانکہ قتل اُنمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی تھی اُنسے موت **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوئے خالد بن الولید تاکہ ملجاوین وہ میسرہ سے سجدہ طولانی کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اُنھون نے اللھم انی اسألک بمن قرنت اسمک باسمہ وعرفت فضلہ لانبیائک وسلک الاطویت لھم البعید وسھلک علیھم الصعب الشدید والحقھم باصحابنا یا اللہ العالمین راوی نے بیان کیا ہی کہ میسرہ اور ہمراہی اُنکے منتظر تھے کسی کشود کار کے کہ آوے اُنکیواسطے یا کسی مدد کے کہ اُترے اُنپر عبد اللہ بن الولید الانصاری نے ثابت بن عجلان اور اُنھون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہی کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کی لڑائی مین اور ہر دن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلوارونکے میانونکو اور رومی آتے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانونکے اور ہم صبحکو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایک دن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اُسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اُسکے سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اور اوپر اُسکے صلیب جوہر کی تھی اور اُسکے ہاتھ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا اونٹ کا ہاتھ پس گرھوا دیا اُسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بلایا اُسنے بجانب نکلنے کیواسطے لڑائی کے اپنی رومی زبانمین اور یہ بطریق اُن بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیونکے ساتھ بھیجا تھا پس کھوادیا اُسنے اپنے گھوڑے کو اور بُلاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے اور تو تلا پن کرتا تھا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ گبر ملعون کیا کہتا ہی مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اور بُلاتا ہی واسطے لڑائی کے اور کہتا ہی کہ نکلین میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمھارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے

دے لیا تو نے اُسکے نام کو اپنے نام سے اور شناسا کر دیا تو نے ان کی بزرگی اپنے پیغمبرون کو کر لیپٹے تو اُنکی راہ اور ملادے تو ہمکو ہمارے ساتھیون میں اے معبود عالم کے ۱۲

اسے گروہ مسلمانون کے کون شخص جائیگا بجانب لڑائی کے اور کفایت کریگا اُس کی بدی کو بس جلدی کی قبول
کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے رُومیونکے پہنے تھے بس جب نکلے مرد مسلمان بطریق کیطرف جانا اُسنے
کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہین اور منظور کیا ہی اسلام کو اور مسلمان ہوگئے اور نکلے ہین بارادہ لڑائی کے بس کلام کرتا تھا گبر اُسنے بھی
زبانین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اُسکے کلام کو سمجھتے ہین بس جب دیکھا اُسنے کہ وہ نہین سمجھتے ہین اُس کلام کو جو وہ کہتا ہی حملہ کیا اُسپر بحالت
درشتی کے اور مارا اُسپر ایک وار عمود کا جو اُسکے ہاتھ مین تھا بس اپنے پیچھے کو پھر نخعی دور آیا گھوڑا اپنے پیچھے کو بس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر اور
گر پڑا گھوڑا اُسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنے پانؤنکے بل اور قصد کیا اس امر کا کہ در آوین وہ گبر پر ساتھ وار تلوار کے بس مہربانی کی
میسرہ بن مسروق نے اور کہا کہ ای میرے بھائی نخعی پھرو تم اپنے پیچھے کو اور نہ ڈالو تم اپنے ہاتھ کو بجانب ہلاکی کے بس فوراً پھرا نخعی اپنے پیچھے کو
اور تعاقب کیا اُنکا گبر نے بہ ارادے مارنیکے اور نخعی پیدل تھے اور گبر سوار تھا بس جب قصد کیا گبر نے اُنکے مارنیکا دوڑے اُسکی طرف
عبداللہ بن حذافہ سہمی اور چلا کر ڈانٹا گبر کو بس متحیر ہوگیا وہ اُسکے سبب سے اور متوجہ ہوا بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل
ہوئے وہ مسلمانونکے لشکر مین اور حملہ کیا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اُسپر لڑائی کے میدان مین اور سخت ہوا ان دونوں کے بیچ مین گرد
اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر کچھ نہین کام کرتی تھی تلوار اُنکی گبر مین بسبب کثرت اُسکے ہتھیارونکے اور گبر جب مارتا تھا
عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو اپنی ڈھال پر تا اینکہ سُست کردیا اُسکو بوجھ لوہے اور گرانی اُسکے مارنے اور بڑھ گئی اُن دونونکے بیچ مین
لڑائی اور ملاقی ہوئے وہ دونون اور دن ہے کہ جلدی کی اُسپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے بس پڑی تلوار اُسکی ڈاڑھی کے نیچے اور طلب
کیا اُسنے سینے کو اور ملگئی اُسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اُسکی گردن تک بس اُڑگیا سر اُسکا اُسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑے
نے نکلجانیکا اُسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اُسکے ساتھیونکی طرف بس دوڑے اُسکی طرف عبداللہ بن حذافہ بس لیلیا اُسکو اور اُترے
وہ بجانب کافر کے اور لیلیا اسباب اُسکا اور پھرے بجانب مسلمانونکے بس دشوار گذرا یہ امر رومیو پر عبداللہ بن حذافہ نے بیان
کیا ہی کہ غمگین کیا رومیونکو مارے جانے اُنکے بطریق نے اور اُس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ لڑنے
کو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اُسنے کہ ساتھی بادشاہ کا مارڈالا گیا اور ضرور ہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اُس شخص کی طرف
جسنے مارڈالا ہی بطریق کو بس گرفتار کرونگا اُس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اُسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اُس سے کہ یہی
مارنیوالا تیرے بطریق کا ہی بس کر تو اُسکے ساتھ جو تو چاہتا ہی پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑے ڈیل کے شہری پر اور
آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق مقتول کی جگہ گرنے پر حالانکہ لیلیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اُسکا اور سر اُسکا جدا تھا اُسکے بدن سے بس
رویا بطریق پر بنظر مہربانی کے اُسکے واسطے اور قسم کھائی اُسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہی مجکو اُسکا بدلا لینا اور چلا تھا
وہ یہانتک کہ نزدیک ہوا مسلمانونکے لشکر کے اور کہا اُسنے زبان عربی فصیح مین کہ ای گروہ مسلمانونکے قریب ہی کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک
کریگا تمکو بسبب تمھارے ظلم اور زیادتی کرنیکے ہمپر اور بوجہ تمھارے کامونکے ہمارے ساتھ بس نکلے میرے مقابلے کو مارنے والا اُس بطریق کا
تاکہ لون مین اُس سے عوض کو اور مجپر لازم ہی یہ امر کہ نہ باقی رکھون مین کسی کو بعد اُسکے ساتھیونسے بس جب سُنا عبداللہ بن حذافہ

سبھی نے کلام اُسکا قصد کیا اُنھون نے نکلنے کا اُسکی طرف پس منع کیا اُنکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کے بسبب مہربانی کے اُنکے حال پر اسواسطے کہ اُنھون نے ماندگی اور مشقت اُٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قصد کیا میسرہ بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلین وہ اُسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبداللہ کو بسبب اپنی ذات کے پس کہا عبداللہ بن خدافہ نے کہ ای سردار ہمارے بُلاتا ہے میرا نام لیکر اور پیچھے رہجاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نامضبوطی کرنیوالا میسرہ بن مسروق نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمھاری مشقت اُٹھانیکے عبداللہ بن خدافہ نے کہا کہ آیا مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اُٹھانے سے دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ لڑونگا نکلیگا اُسکی طرف کوئی شخص واسطے میرے پھر نکلے عبداللہ بن خدافہ اور اُنکی سواری مین گھوڑا البطریق کا تھا جسکو اُنھون نے مارڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اُنھون نے سامان اپنی لڑائی سے کسی چیز کو اور اُنکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اُسنے کہ عبداللہ بن خدافہ یہی قاتل ہین اُسکے ساتھی کے پس نہین مہلت دی اُسنے عبداللہ کو اس امر کی کہ وہ گرداوا دیوین تا اینکہ جست کی اُسنے ساتھ اپنے گھوڑیکے بجانب عبداللہ کے اور حملہ کیا اُنپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اور پنچہ گل مارا اُنپر اور کھینچا اُنکو اپنی طرف اور جدا کرلیا اُنکو زین سے اور گرفتار کرلیا اور لایا اُنکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اُنکے اور بُلایا کچھ لوگونکو اپنی قوم سے اور کہا اُسنے کہ مضبوط کرو تم اُنکو ساتھ لوہے کے اور لادیجاؤ تم اُنکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھہراؤ اُنکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اُسکو کہ یہی قاتل فلیص بن جریج کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ قید کیے گئے عبداللہ ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے اور پھر اوہ بطریق اپنی لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھرا وہ بجانب لڑائی کے پس نکلے اُسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ ای بیٹے مسروق کے آیا نہین شرماتے تم اللہ تعالیٰ سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان مسلمانون کے اور تم کشادہ ہوکر دیکھو اُنکو حالانکہ گرفتار رہو گئے عبداللہ بن خدافہ اور نکلے ہین اس ملعون کیطرف تین شخص مسلمانون سے اور تم پیچھے رہتے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمھارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے بروز حساب اور پرسش کے پھر بُلایا اُنھون نے سعید بن زید بن عمر بن نفیل لعدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اُنکو وہ نشان جو بنایا تھا اُنکے واسطے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤن مین طرف اس ملعون کے پس اگر مارڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب اور بزرگ پر ہے اور اگر مارڈالونگا مین اُسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبداللہ بن خدافہ کے پس لیلیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنیوالے تھے پس گرداوا دیا اُنھون نے بطریق پر اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور حملہ کیا اُنھون نے بطریق پر اور بطریق نے حملہ کیا اُنپر اور گرداوے دیے دونون نے دیر تک اور بڑھ گیا اور دشوار ہوگیا کام اُن دونون کے بیچ مین پھر نزدیک ہوے دونون آپس مین اور جست کی ایک نے دوسرے پر اور چھپ گئے دونون نیچے گرد کے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اُٹھائے ہوئے دیکھتا تھا اُن دونون ساتھیونکی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کے واسطے

مدد کی تا اینکہ ظاہر ہوئے وہ دونون غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونون واسطے جدا ہونیکے آپس مین نزدیک تھے پس کہا گبر نے میسرہ بن مسروق سے کہ اے مسلم قسم ہے تمکو تمھارے دین کی آگاہ کرو تم مجکو کہ یہ کیا نشان ہے جو نکلا ہے ہمارے لشکر کے پیچھے سے پس نہین التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اُسکے کلام پر اور کہا اُنھون نے وما ذلک علی اللہ بعزیز پس کہا گبر نے کہ قسم ہے مجکو میرے دین کی کہ نہین کہا ہے مین نے تمسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوئے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے اپنے کے اس امر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانونپر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اُس امر کے جو بطریق نے اُنسے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے اُنپر اور ٹھہرایا اپنے ہاتھ کو اُنپر تاکہ جدا کر لیوے اُنکو جگہ سے کہ دفعتہً ظاہر ہوا نشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید مخزومی کے ہاتھ مین پس جب دیکھا اُسکی طرف مسلمانون نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب بزرگی اور دبدبہ اُنکی تکبیر کے ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ در آنحالیکہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانونکا ہے پس ہاتھ مارا اصحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور قصد کیا اُنھون نے اُسکے جدا کر لینے کا اُسکی زین سے پس نہین پائی اُنھون نے کوئی راہ اُس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا لوہے مین پس کھینچتے تھے وہ اپنے ہاتھ کو بقصد اُسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک ہوا ہے اُس سے اور وہ ارادہ رکھتے ہین اُسکی طرف کا پس جانا اُسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہے پس بلند کیا اُسنے تلوار کو بارادے مارنے میسرہ بن مسروق کے پس چھوڑا اُسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اُتری اُسپر تلوار اور پڑی اُسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اُسکو اور پھرے میسرہ اپنے زین کیطرف اور پھر البطریق بجانب اپنے ساتھیونکے حالانکہ ہاتھ اُسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا بسبب پہونچنے رنج اور درد کے پس ملے اُسکو غلام اور مصاحب اُسکے اور لادا اُسکو اپنی گردنون پر اور لائے اُسکے خیمہ مین اور داغ دیا اُنھون نے اُسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اُنسے میسرہ بن مسروق نے جو گذرا تھا اُنپر رومیونسے اور حال گرفتار ہو جانے عبد اللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ پر ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا کہ گرفتار ہو گئے مثل عبد اللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اُنسے خالد جبتک نہ چھڑا دینگے عبد اللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی نے اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اُنھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا وہ رومیون کے لشکر سے اور وہ لباس بال کا بنا ہوا پہنے تھا پس آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید کے پس ہاتھ زر رکھا اُسکو خالد بن الولید نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد رکھتا ہے واسطے اطاعت کے اور اُسنے جب سے کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمھاری طرف کو جانا ہے اُسنے اس امر کو کہ نہین طاقت ہے اُسکو تمھارے مقابلے اور لڑائی کی اور وہ کہتا ہے کہ آیا منظور ہے تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمھارے قیدی کو اور دیوین ہم تمکو جسقدر مال کہ تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہرون اور ہماری لڑائی سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتونکے فیصلے پر اور مقدمہ قیدیکا پس اگر چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روئے اطاعت اور فرمانبرداری کے تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دوگے تم قیدی کو از روئے سختی اور ناپسندیدگی کے پس کہا اُس مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان پس کہا اُسنے کہ اگر مناسب دیکھو تم اس امر کو تو توقف کرو تم لڑائی مین آج کے

دن اور رات بس کرو تم اس کام کو تا کہ فکر کرین ہم آئین اپنے مین اور آرام پاوے یہ بطریق اپنے ہاتھ کے درد سے اور آویگا تمہارے
پاس بس منظور کریگا اس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا ہمنے منظور کیا تمہاری اس درخواست کو بس پھر گیا وہ بوڑھا اپنی قوم
کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اُنھون نے منظور کیا اور رکھدیا لڑنیوالون نے اپنے ہتھیارون کو اور اُترے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ پس جب رات ہوئی حکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیون کو روشن کرنے آگ کا خیمونکے دروازونپر اور زیادتی کرنیکا اُسکے
روشن کرنے مین پس ایسا ہی کیا قوم نے اور رکھولڈالا اُنھون نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑدیا خیمونکو اُنکی حالت پر اور آگ
شعلہ زن تھی خیمونکے دروازونپر اور روانہ ہوے وہ ابتداے شب سے پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اُنکا نہ تھا پس جب
دوسرا دن ہوا سوار ہوے خالد رضؓ بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اُنھون نے اس امر کا کہ نکلے اُنکی طرف کوئی شخص رومیون مین
سے پس نہ دیکھا اُنھون نے کسی کو پس جانا مسلمانون نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیونکو
غصے سے اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی اُنھون نے اُنکے ناگہان نکلجانے پر اپنے ہاتھون سے اور قصد کیا چلنے کا اُنکی جستجو مین پس
باز رکھا اُنکو میسرہ بن مسروق نے اس ارادے سے اور کہا اُنھون نے کہ یہ شہر دشوار گزار اور دور ہین مسافت مین اور بہتر یہ ہی کہ پھر چلو
تم بجانب لشکر مسلمانو نکے پس لیا مسلمانون نے خیمون اور باقی اسباب قوم کو اور پھرا لشکر مسلمانون کا بحالت فتحمندی کے اور لوگ
غمگین تھے عبداللہ بن حذافہ پر تا اینکہ پہونچے وہ سب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس پس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اُنسے
اور خوش ہوے اُنکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اُنھون نے امین الامۃ پر پس معانقہ کیا ابو عبیدہ رضؓ بن
الجراح نے اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گزرا تھا رومیون سے اور جسقدر مارے گئے تھے رومی
اور نہین مارے گئے تھے مسلمانون سے مگر بیاسی آدمی پس جب سُنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری عبداللہ
بن حذافہ کا دشوار گزرا اُنپر یہ امر اور کہا اللّٰھم اجعل لہ من امرہ فرجا ومخرجا پھر لکھا اُنھون نے خط امیر المومنین عمر ابن الخطاب
رضی اللہ عنہ کو مشعر حال پہونچنے لشکر کا بجانب دروں اور سرگذشت مسلمانون اور حال گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے
پس جب پہونچا خط ابو عبیدہؓ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر رضؓ کے اور پڑھا اُنھون نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی حال
مسلمانون اور اُنکے غالب ہونیکے اُنکے دشمنونپر مگر اندوہ ناک ہوے وہ بسبب گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا
اُنھون نے کہ قسم ہے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی بعیت کی کہ لکھونگا مین خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے
میرے پاس عبداللہ بن حذافہ کو اور بھیجونگا مین اُسکی طرف لشکرون اور فوجون کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط
بنام ہرقل کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العٰلمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا
وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ محمد علیہ السلام ہذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی ہذا فابعث الی
بالاسیر الذی فی اسرک وھو عبداللہ بن حذافہ فان فعلت ذلک رجوت لک الھدایۃ وان ابیت بعثت الیک
رجالا لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اُسکو

ابو عبیدہ رض بن الجراح کے پاس ور حکم کیا اُنکو اُسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس بلایا اُنھون نے ایک مرد کو معاہدین سے اور ذمہ وار کیا اُسکے واسطے اجرت کے اور دیا اُسکو خط اور روانہ
ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کے پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دیگئی اُسکے حال سے بادشاہ کو اور کہا گیا کہ وہ ایلچی
عرب کا ہی پس کہا ہرقل نے کہ نگہداشت کرو تم اُسکی پھر بلایا ہرقل نے عبد اللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبد اللہ بن
حذافہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین ہرقل کے پاس اور تاج اُسکے سر پر تھا اور بطارقہ اُسکے گرد تھے پس جب ٹھہرا مین
سامنے اُسکے کہا اُسنے مجھسے کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایک مرد ہون قبیلہ قریش سے پس کہا اُسنے کہ تم اپنے نبی کے گھر والون
سے ہو مین نے کہا کہ نہین بلکہ اُن کے بنی عم سے ہون اُسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تمسے کہ تابعیت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دون مین
تمھارے ساتھ بیٹی ایک بطریق کی اپنے بطارقہ سے اور کر دون مین تمکو اپنے بڑے مصاحبون سے پس کہا مین نے کہ مین نہین چھوڑنیوالا اور
جدا ہونیوالا ہون دین اسلام سے اور اُس چیز سے جسکو لائے ہین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے
دین کو تاکہ دون مین تمکو اسقدر مال سے اور منگوایا اُسنے ایک جامہ دان جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہوگے تم میرے دین
مین تو دیدونگا مین یہ جواہرات تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ
دیدیوے تو مجکو سب وہ چیز جسکا تو مالک ہی کہا اُسنے کہ اگر نہ پھروگے تم بجانب میرے دین کے پھر البتہ مار ڈالونگا مین تمکو بُری طرح
سے پس کہا مین نے کہ مین کبھی ایسا نکرونگا پس کر تو جس امر کا کرنیوالا ہی پس خشمناک ہوا وہ میرے کلام سے اور کہا اُسنے کہ ایک سجدہ
کرو تم صلیب کے واسطے اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس کہا مین نے کہ مین نکرونگا پس کہا اُسنے کہ کھالو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا مین
تمکو پس کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین وہ نہین ہون کہ یہ کام کرون اُسنے کہا کہ پیلو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا مین تمکو پس
کہا مین نے کہ قسم ہی خدا کی مین ایسا کبھی نہ کرونگا پس کہا اُسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاؤگے تم اس گوشت کو اور پیوگے تم اس شراب کو
پھر کہا اُسنے اپنے غلامون سے کہ بند کرو تم انکو ایک گھر مین اور کرو انکے نزدیک گوشت سور کا اور شراب سوا اُسکے کہ جب تنگی سے
انکو بھوک ہوگی تو کھاوینگے اُس گوشت کو اور جب پیاسے ہونگے پینگے وہ شراب کو **راوی** نے **بیان** کیا ہی کہ زبیح مرکیا غلامون
نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا اور اکیلا کردیا اُنھون نے عبد اللہ بن حذافہ کو ایک گھر مین اور اُنکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب بھی
اور بند کرلیا اُنھون نے دروازے کو اور چھوڑ دیا انکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل مرگیا تھا بعد بھاگنے کے انطاکیہ
سے بسبب رنج کے جو وارد آیا تھا اُسکے دل پر جدائی زمین سوریہ سے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان مراد ہی جسنے معاملہ
عبد اللہ بن حذافہ سے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا بیٹا قسطنطین تھا اور بجائے اُسکے باپ کے لقب اُسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب
ہوا جو تھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ یہ مرد بزرگ ہی اپنی قوم مین اگر نہ اختیار کریگا ذلت کو
اور جو کچھ ہم کرینگے اس قیدی کے ساتھ مسلمان بھی وہی کرینگے ساتھ اُس شخص کے جسکو گرفتار کرینگے اور ہو پڑ جاویگا انکے ہاتھون مین ہم مین سے
مین بلایا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا شراب اور گوشت کو لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ شبہہ سا ہی بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اُسکے

کھانے سے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمکو اُس چیز سے
اور حرام کیا ہے اُسکو پھر علاوہ بریں وہ حلال ہو گیا پھر بعد تین دن کے دلکین چھوڑ دیا مینے اُسکو تاکہ بور و طعن مسلمانونکا نہون اور راوی
نے بیان کیا ہے کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو
ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے بہادرون کے دروں تک اور پھر آئے وہ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس اور دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنکو تو سجدہ شکر کیا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مبارکباد و سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ موتی پس جب دیکھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا انہون نے
اُسکی قیمت کو اور کہا انہون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہے پھر کہا انہون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے تمکو پس ہم
اُسکو برکت دے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے یکجا ہونیکا اپنے پاس جمع ہوے وہ تا اینکہ
بھر گئی مسجد لوگوں سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا انہون نے یا ایہا الناس ان ملک الروم قد جلب الی تحفۃ اللؤلؤ
ھدیۃ وقد جعلوا المسلمون منہا فی حل فتقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالیٰ تمکو اُسمین اور سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولادہم المہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ بعمر بتبعۃ المتبعۃ یوم القیامۃ پھر حکم کیا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سلم نے روایت کی ہے کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہے مینے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن
ابن الجراح حلب مین منتظر اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ مین کیا ہوتا ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو ثقات سے
روایت اہل مرکی پہونچی ہے کہ اہل معرات اور کفر طاب اور قاسیہ اور وہ جبال بنی قبیس جو شام مین ہے اور اُسکے نزدیک کے قلعون
اور شہر دکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب
قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سعید بن حمرہ
نے بیان کیا ہے کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین جو بات گھر دنسے اور اُسمین خوشے
انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مینے اُسکو پس ہم زی کی نزدیک ہوا سخت جاڑا
مجکو پس کہا مینے پھر یاد کرے اللہ تعالیٰ ان بے نتنہ بڑہدہ کا فردن کا شہر اُنکا سرد ہے اور اُنکے انگور سرد مین اور ریان میں کانہ پہرر
ہم ذرتے ہین ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہر کے پس سُنا ایک مرد نے نصارا ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ طرف
میری پس کہا اُسنے کہ ای مرد عربی مجھے تیرے کلام سے تعجب ہی رکھو نہین اور نہ مارو اُنکو پس کہا اُسنے کہ یہ رداد عربی اگر بیان کے

ذکر روانگی عمرو بن العاص کی بجانب قیساریہ

لگو میں لگو سردی معلوم ہوتی تھی پس ہیلو تم پانی یہاں کا پس راہ بتلاؤ اُسنے مجکو ایک پانی کھو دیجسمیں پانی تھا پس پیا میں نے
اور ایک جماعت عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر میں اور تھا یکہ مجکو بچھ بہت تھی پس جانا میں نے عمرو بن العاص سے
ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھوں نے یہ حال ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پس لکھا ابو عبیدہ نے لکھو یہ عبارت بعد حمد
من شرب محتاجا بعیب ولاحد لا ینتقل کما صرف ولا تحت فی ثلوہ لاحد یہیں جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو پاس بلایا انھوں نے
سعید بن حمزہ اور اُنکے ساتھیوں کو جنھوں نے شراب پانی تھی پس تازیانے سیاط کے مارے عمرو بن العاص نے سعید بن حمزہ نے
بیان کیا ہے کہ جب تازیانے لگائے گئے عمرو بن العاص اور رہ گئے میں کہا انھوں نے مجکو کہ میں قسم ہے خدا کی پانی تھا جو
میں اُس گھر کے جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہ گمان کہ پایا میں نے اُسمیں سے دریا میں نے پانی پیا اور گیا میں اُس گانون میں اور
تلاش کیا میں نے گھر کو اور پایا میں نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُسپر نکال لیا میں نے تلوار کو اور قصد کیا میں نے اُسکے مارڈالنے
کا پس پیچھے پھیری اُسنے مجھے بات جنگل کے اور بچا لیا میں نے اُسکو اور وہ کہتا تھا کہ میں نے تھا رایک گناہ کیا ہے پس کہا میں نے
کہ تھی جو تجھپر اسواسطے کہ تونے راہ بتلائی مجکو اس چیز پر جسکی وجہ سے وہ غضبناک ہوتا ہے پس کہا اُسنے کہ قسم ہے خدا کی کہ میں نے نہیں
جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہے سعید بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا حیف ہے کہ تو نہ قتل کرتا
بعد اُسکے میں کہ وہ داخل ذمہ داری میں ہے پس چھوڑ دیا میں نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا
اُسنے کہ کھاؤ تم اسکو اسکے ساتھ کہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کھایا میں نے اسکو اور پایا میں نے اُسمیں پاکی اور خوشبو کو پس
کہا میں نے اُس سے کہ جزا دے تیرا اللہ تعالیٰ کہاں تھا تو اس چیز ونسے … حال میں پس خبر اُسنے کہ … تازیانوں سے سعید
بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو ساتھ لیکر اُترے ہم ایک گانون میں جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر یہ قسطنطین
پسر ہرقل کو اور بنا دالی تھی اُسکے پاس اُن لوگوں نے جو بھاگ گئے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیوں اور بطارقہ نے اور ہوا
تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد میں اور بلایا اُسنے ایک منصور کو پس کہا اُس سے کہ جاؤ اور دریافت کرو خبر عرب کی اور تعداد لشکر
کی کہ کسقدر ہے اور لاؤ میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس بنکر داخل ہوا وہ عرب کے لشکر میں اور دیکھا اُسنے اولاد و حشم لشکر کو پس
گذرا وہ ایک قوم میں پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھ گئے تھے … سنتا تھا وہ … کو جب
دیکھا اُسنے اُٹھنے اور کھڑے ہونیکا … پایا وہ اپنے واسطے سبب اور کہا اُسنے ثعلبہ کے … ایک کلمہ کو …
جب سُنا میں نے اُسکے قول کو جانا اُنھوں نے کہ وہ منصور اور جاسوس روم کا ہے پس جست کی ان لوگوں نے اُسکی طرف اور مارڈالا اُسکو
اور واقع ہوا شور لشکر میں اور نکلے عمرو بن العاص اور ایک شور … پس پوچھا اُنھوں نے کہ کیا حال ہے پس بیان کیا لوگوں نے
اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھوں نے اہل … پاس اور
کہا کہ اے لوگو کس چیز نے اُبھارا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا میں اُس سے …
ہمارے بھیدوں میں … واسطے ہمارا ہوا سطیکہ … اللہ تعالیٰ کے … بتا دیتا … پس عمرو بن العاص

کھلانے سے عبد اللہ بن خذافہ نے کہا بخوف نافرمانی خدا اور اُسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالی نے ہمکو اُس حرام سے
اور حرام کیا ہی اُسکو ہمپر علاوہ برین وہ حلال ہو گیا ہمپر بعد تین دنکے ولیکن چھوڑ دیا مینے اُسکو تاکہ مورد طعن مسلمانونکا نہون لم اوی
نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اُسنے خط کو پس دیا اُسنے عبد اللہ بن خذافہ کو بہت مال اور
کپڑے اور چھوڑ دیا اُسنے اُنکی راہ کو اور دیا اُنکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اُسنے ایک گروہ کو
ساتھ عبد اللہ بن حذافہ کے پہاڑون کے دردن تک ور پھر آئے وہ اُنکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش ہوئے وہ اُنکے آنے سے اور بھیجا اُنکو مدینہ طیبہ مین پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے پاس اور دیکھا حضرت عمر رضنے اُنکو تو سجدۂ شکر کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکباد و سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ موتی پس جب دیکھا حضرت عمر رضنے موتی کو پیش کیا اُسکو سوداگران مدینہ طیبہ پر پس نہین جانا اُنھون نے
اُسکی قیمت کو اور کہا اُنھون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پھر کہا اُنھون نے کہ یا امیر المومنین تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہی تمکو پس لوتم
اُسکو برکت دے اللہ تعالی تمکو اُسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکے یکجا ہونیکا اپنے پاس جمع ہوئے وہ تا اینکہ
بھر گئی مسجد لوگونسے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اُنھون نے یا ایھا الناس ان کلب الروم قد حا الی بھذا اللولؤ
ھدیۃ وقد جعلنی المسلمون منہا فی حل فما تقولون مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اُسمین ای سردار مسلمانونکے پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ان کنتم جعلتمونی منہا فی حل فکیف اصنع بمن غاب من المسلمین ومن فی البطون
والاصلاب من اولاد والمہاجرین والانصار والمجاہدین فی سبیل اللہ واللہ لا طاقۃ بعم بمطالبتہم یوم القیامۃ پھر بیچڈالا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اور کر دیا اُسکی قیمت کو مسلمانونکے بیت المال مین عمرو بن سالم نے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ رض
بن الجراح نے انطاکیہ از روے صلح کے اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اقامت کی اور ٹھہرے ابو عبیدہ رض بن
بن الجراح حلب مین بانتظار اُسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیسارہ مین کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجکو ثقات سے
روایت اس امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاعت اور قامیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام مین ہی اور اُسکے نزدیک کے قلعون
اور شہرونکو فتح کیا تھا مسلمانون نے از روے صلح کے اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب
قیساریہ کے پانچ ہزار مسلمان تھے جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سیع بن حمزہ رض
نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر مین دو ہاتھ گھر دنسے اور اُسمین خوشے
انگور کے لٹکتے تھے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اُسمین سے ایک انگور اور کھایا مینے اُسکو پس سردی کی اور لاحق ہوا سخت جاڑا
مجکو پس کہا مینے برا کرے اللہ تعالی ان بے ختنہ بریدہ کافرون کا شہر انکا سرد ہی اور اُنکے انگور سرد مین اور پانی اُنکا سرد ہی اور
ہم ڈرتے مین ہلاک ہو جانے کو بسبب سردی اُنکے شہرونکے پس سُنا ایک مرد نے نصارائے ملک شام سے میرے کلام کو اور متوجہ ہوا وہ میری
طرفکو بار اور نزدیکی حاصل کرنیکے مجھسے اپنے کلام سے تاکہ باقی رکھو نمین اور نہ مار ڈالو نمین اُسکو پس کہا اُسنے کہ ای برادر عربی اگر یہان کے

انگور مین تمکو سردی معلوم ہوئی ہی پس پیلو تم پانی یہان کا پس راہ بتلائی اُسنے مجکو ایک بڑی مٹھور پر جسمین پانی تھا پس پیا مین نے
اور ایک جماعت نے عرب سے پانی کو اور آئے ہم اپنے لشکر مین در آنحالیکہ جُھکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سُنا عمرو بن العاص نے
ہماری خبر کو اور لکھ بھیجا اُنھون نے یہ حال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اُنکو ہی عبارت سے اما بعد
من شرب فحدہ علیہا واقم حدود اللہ تعالی کما امر ولا تخش فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کے پاس بلایا اُنھون نے
سبیع بن حمزہ اور اُنکے ساتھیون کو جنھون نے شراب پی تھی پس تازیانے سباط کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے
بیان کیا ہی کہ جب تازیانے لگائے میرے عمرو بن العاص نے اور درد آگین کیا اُنھون نے مجکو کہا مین نے قسم ہی خدا کی ہر آئینہ مار ڈالونگا
مین اُس گبر کو جسنے راہ بتلائی تھی مجکو شراب پر یہانتک کہ پیا مین نے اُسمین سے اور لیا مین نے اپنی تلوار کو اور گیا مین اُس گانون مین اور
تلاش کیا مین نے گبر کو اور پایا مین نے اُسکو پس جب پڑی نگاہ میری اُس پر نکال لیا مین نے تلوار کو اور قصد کیا مین نے اُسکے مار ڈالنے
کا پس پیٹھ پھیری اُسنے مجھسے بحالت بھاگنے کے اور پیچھا کیا مین نے اُسکا اور وہ کہتا تھا کہ مین نے تمھارا کیا گناہ کیا ہی پس کہا مین نے
کہ سختی ہو تجھپر اسواسطے کہ تونے راہ بتلائی مجکو اُس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہی پس کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی کہ مین نے نہین
جانا تھا اس امر کو کہ وہ تمپر حرام ہی سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا احتیاط کرو تم اُسکے
مار ڈالنے مین کہ وہ داخل ذمہ داری مین ہی پس چھوڑ دیا مین نے اُسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور جوز کو اور کہا
اُسنے کہ کھاؤ تم اُسکو اُسکے ساتھ کہ وہ گرم کردیگا تمکو پس کھایا مین نے اُسکو اور پایا مین نے اُسمین پاکی اور خوشبو کو پس
کہا مین نے اُس سے کہ برا کرے تیرا اللہ تعالی کہان تھا تو ان چیزون سے ابتدائے حال مین بیشتر اُسکے کہ مار اجاؤن مین تازیانون سے سبیع
بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اُترے ہم ایک گانون مین جسکا نام نخل تھا اور پہونچی خبر یہ قسطنطین
پسر ہرقل کو اور پناہ لی تھی اُسکے پاس اُن لوگون نے جو بھاگے تھے اُسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور پورا ہوا
تھا لشکر اُسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اُسنے ایکمرد متنصرہ کو پس کہا اُس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور تعداد اُنکے لشکر
کی کہ کسقدر ہی اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکھا اُسنے اول و آخر لشکر کو تا اینکہ
گزرا وہ ایک قوم یمن پر اور وہ آگ کے گرد تھی پس رجوع کی اُسنے اُنکی طرف اور بیٹھا اُنکے بیچ مین در انحالیکہ سُنتا تھا وہ اُنکی باتونکو پس جب
ارادہ کیا اُسنے اُٹھنے اور کھڑے ہونیکا لڑکھڑایا وہ اپنے دامن کے سبب سے اور کہا اُسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کو کہ لڑکھڑایا اُسکی زبان پر پس
جب سُنا اہل یمن نے اُسکے قول کو جانا اُنھون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہی پس جست کی اُن لوگون نے اُسکی طرف اور مار ڈالا اُنھون نے اُسکو
اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سُنا عمرو بن العاص نے ایک شور ڈرانیوالے کو پس پوچھا اُنھون نے کہ کیا حال ہی پس بیان کیا لوگون نے
اُنسے حال جاسوس اور اُسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوے عمرو بن العاص اس معاملے سے اور بلایا اُنھون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور
کہا کہ ای لوگو کس چیز نے اُٹھایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کسواسطے نہ لائے تم اُسکو میرے پاس کہ خبر پوچھتا مین اُس سے پس کتنے ہین جاسوس
ہمپر اور پھرتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگون کے اللہ تعالی کے اختیار مین ہین پھیر دیتا ہی اُنکو جسطرح چاہتا ہی پھر پکار دیا عمرو بن العاص نے

اپنے لشکر مین کہ جو شخص پاوے کسی غریب یا جاسوس کو پس لاوے اُسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہی جب دیر کی جاسوس کی خبر نے قسطنطین پر جانا اُسنے کہ وہ مار ڈالا گیا پس روانہ کیا اُسنے دوسرے کو تاکہ خبر لاوے اُسکے واسطے پس آیا جاسوس گانون مین اور دیکھا اُسنے مسلمانون کے لشکر کو اور نگاہ کی اور اندازہ کیا اُسکا اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور بلند ہوا مین مسلمانون کے لشکر سے اور اندازہ کیا مین نے اُنکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہین وہ شیر دلیر اور کرگس پیر اور بزرگ مین کم جانتے اور دیکھتے مین وہ موت کو بجاے مال غنیمت کے اور سمجھتے مین زندگی کو تاوان پس جب سُنا قسطنطین نے یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی مسیح اور صلیبان اور انجیل اور قرآن کی ہر آئینہ خرچ کرونگا مین اُنکی لڑائی مین اپنی کوشش کو اور لڑونگا مین اُنسے سخت ارادے سے پس پہونچونگا مین مطلب کو یا مر جاؤنگا مین بحالت صبر کے پھر اکٹھا کیا اُسنے اپنے بطارقہ اور راجیہ اور ندیجہ کو اور اختیار کیا اُنمین سے دس ہزار سوار کو کہ وہ سب ہتھیار بند تھے اور بنایا ایک نشان چاندی کے نیزے پر اور اُسکے سر پر ایک صلیب سرخ سونیکی تھی اور سپرد کیا اُس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام ہسکان ذکر ہوا اور وہ افسر اُسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ تحقیق حاکم اور سردار کیا مین نے تجھکو ان لوگون پر پس روانہ ہو تو اُنکے ساتھ اور تو طلیعہ ہی میرے لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار کے اور اُسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اُسکو لشکر کے دمستق کو کہ نام اُسکا ہر بیس تھا اور ساتھ کیا اُسکے دس ہزار کو اور حکم کیا اُسکو چلجانیکا پیچھے بطریق کے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کے اور چھوڑا اُسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے نسطاویل کو اور چھوڑا اُسکے نزدیک بیس ہزار فوج کو یسار بن عوف نے بیان کیا ہی کہ اُسی حالین کہ ہم نخل گانون مین تھے کہ دفعۃً قریب اور بلند ہوا ہمپر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک ہوا وہ ہمسے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نگاہ اور اندازہ کیا ہمنے اُسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوگئے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچہزار سوار ہین اور دشمن ہمارے دس ہزار ہین اور ہر مرد ہم مین کا لڑیگا دو رومیو نسے پس ہم اُسی حال اور خوشی مین تھے کہ دفعۃً ظاہر ہوا دوسرا بطریق اور اُسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انه من اراد الله تعالی والیوم الاخر فلا یرتاع من کثرة العدو ولا من تزائد المدد فان الجهاد اوفی متجر دا ای فخر اعلی ممن تقتل فی صفوف الکفار ویکون حیا ابدا یرتع فی مروج الجنة وینال من الله سابغ النعمة قال الله عز وجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون ولو ان الجاسوس الذی قتلتموه لم تعجلوا علیه لکان قد اخبرنا بمسیر هذه الجیوش وکثرتها الینا ولکنا قد اخذنا علی انفسنا بالاحوط ولکن امر الله عز وجل لا یغلب پھر بلایا عمرو بن العاص نے اپنے پاس دلیرونکو اور کہا اُنہون نے کہ تحقیق مناسب دیکھتا ہون مین اس امر کو کہ بھیجون مین امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کرین وہ ہمارے ساتھ لشکر کی اسواسطے کہ یہ بڑا لشکر ہی اور کہا اُنہون نے کہ بتاؤ کون شخص سوار ہوگا اور جائیگا بجانب امین الامۃ کے اور آگاہ کریگا اُنکو اُس چیز سے کہ جسمین ہم واقع ہوئے ہین شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین جیسا کہ مدد کی اُنہون نے ہمکو ساتھ یزید ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہ رہے ہین اور امر اُسکا اللہ غالب اور بزرگ کے ہی کہا ربیعہ بن عامر نے کہ ای عمرو ملاقی ہو اور ٹھہر و تم ہمکو لیکر دشمن سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب اور بزرگ پر اسواسطے

فائدہ راوی کا قیساریہ اور علاقا قسطنطین کا سنانا خاکا واسطے راوی نے اسکے نوٹ ترجمہ بیان ہو شخص ہم کو گرانس مرکو جو شخص جایگا لشکر اور دین آخرت کو پس نزدیکی وہ کثرت دشمن اور زیادتی مدد سے اسواسطے کہ جہاد بڑا اور بہت اجر دینے والا ہی اور کون ہی کی بہتر ہوگی اُس شخص سے حال ہوا جنت کا کا فرونکی صفون مین اور ہمیشہ زندہ رہیگا وہ کہ جنت کے باغون مین چرتا ہو وہ اللہ تعالی سے پوری نعمت کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی نہ جانو تم اُن لوگو کو کہ مارے گئے اللہ کی راہ مین بلکہ زندہ ہین اپنی جانون پر اور ملکن ہو دشمن کو ہی نہ وہ خبر دیتا ہمکو ان لشکرونکی اور کثرت کی لیکن ہمنے پکڑا احتیاط کو اور جاسوس کو جلدی قتل کرا دیا ہم نے

۱۴ اس لشکر کی روانگی اور کثرت سے ہماری طرف کو لیکن اختیار کیا ہمنے اپنی جانون پر احتیاط کو اور اللہ غالب اور بزرگ کا حکم نہین مغلوب ہوتا ہے ۱۲۱۲

کہ جسنے مدد دی تھی ہمکو بہت جنگھون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اسکا ہو کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہم کو
باقی کافرون پر راوی نے بیان کیا ہو کہ نفع حاصل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت سے اور کہا انھون نے
کہ قسم ہو خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا انھون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوے مسلمان اور بلند
کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور درود بھیجے بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اُنکی تہلیل اور تکبیر کا
پہاڑون اور ریگون اور ڈھیلون اور درختون نے اور سکناے اُس زمین نے آبادیون سے اور خوفناک ہوے مشرکین وقت سننے آواز
مسلمانون کے اور گویا زمین ہلنے والی اور چلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ معلوم ہوا
اُسکی آنکھ مین اور کہا اُسنے کہ قسم ہو اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہو
تعداد اُنکی اور زیادہ ہوئی مدد اُنکی اور نہین شک ہو کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہو اُنکو ساتھ فرشتون کے اور باپ میرا دانا اور بینا تھا
ان عرب کے حال کا اور نہین ہو میرا لشکر زیادہ ان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ اُنسے یرموک مین دس لاکھ سے اور تحقیق مدد
حاصل کی مین نے اپنے نکلنے پر اُنکے مقابلے کو اور مین قریب تر فکر کرونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پھر بلایا اُسنے ایک بڑے
مرتبے والے کو اپنے نزدیک اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اُس سے کہ سوار ہوکر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت
کر تو اور کہہ تو اُنسے کہ بادشاہ چاہتا ہو تمسے اس امر کو کہ روانہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط
دلکا ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کے اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار
ہوا خچر استر پر اور لی اُسنے اپنے ہاتھ میں ایک صلیب جواہر کی اور چلا تا اینکہ پہونچا قریب لشکر مسلمانون کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ
سُنتے تھے مسلمان کلام اُسکا اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمھارے پاس بادشاہ رحیم قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے
اور وہ چاہتا ہو تمسے صلح کرنیکو اور نہین خواہش رکھتا ہو تمھاری لڑائیکی اسواسطے کہ وہ عالم ہو اپنے دین کا اور وہ دانا ہو
اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہو خونریزی اور تباہ کرنے صور تونکو پس نہ ظلم اور نہ زیادتی کرو تم ہمپر اسواسطے کہ ظالم مغلوب کیا
جاتا ہو اور مظلوم مدد دیا جاتا ہو اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہو کہ نہ لڑو تم مگر اُس شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ
چاہتا ہو کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک مرد کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص فرومایگان عرب سے پھر سکوت کیا اُس قس نے راوی نے
بیان کیا ہو کہ جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام اُسکا کہا اُنھون نے کہ اے لوگو تحقیق سُنا تمنے جو کچھ کہا اس خبیث نابرہنہ نے پس کون شخص تم مین سے دوڑیگا
بیجا تب خدامندی اور پسندیدگی اللہ تعالی اور رسول کے اور دیکھے اور دریافت کریگا اُسکا جو کچھ کہ سنا گر دمی بیان کریگا پس کہا بلال
بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد لوگون مین مثل درخت بلند کے تھی سیاہی انکی
رنگ کی اور دونون آنکھین اُنکی سُرخ تھین مثل خون بستہ کے اور وہ بلند آواز تھے پس کہا اُنھون نے کہ یا عمرو مین اُسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو
بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہو تمکو تمھارے رنج نے مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ برین تم حبش کے نفس سے
ہو اہل حبشہ مین سے ہو اور اہل عرب کے کلام بزرگ اور فصیح اور مسجع اور مقفی مین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہو تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہا امیر

کہ چھوڑ دو تم مجکو کہ جاؤن مین اُسکی طرف کو پس کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور نہ ڈرو تم اس سے کلام کرنے مین اور فصاحت بیانی کرو تم جواب مین اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت اسلام کی بلال نے کہا کہ قریب تر پاؤ گے تم مجکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ اور تھے وہ مثل درخت بلند کے چوڑے تھے دونون شانے اُنکے گویا وہ قوم شنوہ کے لوگ سے تھے اور اُنکے ڈیل ڈول کی بڑائی سے دیکھنے والے ڈرتے تھے اور اُسدن وہ قمیص کرابیس شام کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے عمامہ صوف کا تھا لٹکائے ہوئے تھے اپنی تلوار اور توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا اُنکا اُنکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلے وہ مسلمانونکے لشکر سے اور دیکھا اُنکی طرف قسطنطین نے زشت اور زبون جانا اُسنے اُنکو اور کہا اُسنے کہ مسلمانونکی آنکھونمین مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف دکھائی دیا ہی پس جب بلایا ہمنے اُنکو کہ آپسمین بات چیت کرلین تو بھیجا اُنھون نے ہمارے پاس ایک مرد کو اپنے غلامون مین سے بسبب ہمارے اندک اور حقیر ہونیکے اُنکی آنکھونمین پس کہا اُسنے کہ ای غلام پھر جا تو اور کہدے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہی کسی سردار کو تم مین سے تاکہ وہ کلام کرے جو ارادہ رکھتا ہی پس کہا اُس سے بلال نے کہ ای مرد مین بلال بن حمامہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اور نہین ہون عاجز تمھارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا اُسنے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تا کہ آگاہ کردون مین بادشاہ کو تمھارے حال سے پھر واپس گیا وہ اور ٹھہرا سامنے قسطنطین کے اور کہا کہ ای بادشاہ قوم نے بھیجا ہی میرے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے تاکہ وہ بات چیت کرین تجھسے اور نہین یہ امر مگر اسوجہ سے کہ ضعیف اور سست معلوم ہوئے ہین ہم اُنکی آنکھونمین اور وہ غلام سیاہ رنگ دراز قامت بھاری ڈیل ڈول کے ہین اور بیان کی اُسنے صفت بلال بن حمامہ کی تا اینکہ در آیا اُسمین خوف بلال کی صفت سے پس کہا قسطنطین نے پھر جا تو اُنکی طرف اور کہہ تو اُنسے کہ بھیجا تھا نصرانیہ بادشاہ کے بیٹے نے تمھارے پاس بارادہ طلب بعض تمھارے سردارونکے جس سے وہ بات چیت کرے اور تم بھیجتے ہو اُسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلامونسے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمسے کہتا ہی کہ ہم غلام سے بات چیت کرنا نہین چاہتے ہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ تمھارے لشکر کے مالک اور تمھارے سردار سے بات چیت کرین پس پھرے بلال در آنحالیکہ وہ شکستہ دل تھے اور آگاہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص کو اُس حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اُسکے پاس مین جاتا ہون پس کہا اُنسے شرجیل بن حسنہ نے کہ ای ابا عبد اللہ ہرگاہ کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر چھوڑ دو گے تم اس گروہ مسلمانونکو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مہربان ہی اپنے بندونپر اور وہ بڑا مہربانی کرنیوالا ہی اپنی خلقت پر مگر لو تم نشان کو اور بطور امیر خلیفہ کے ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر قوم غدر اور بیوفائی کریگی پس اللہ تعالیٰ مالک اور خلیفہ ہی تمپر پس ٹھہرے شرجیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور لیا نشان کو اور نکلے عمرو بن العاص اور چلے بجانب قوم کے اور وہ زرد گھوڑے پر سوار تھے اور جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اُنکے زرد رنگ عمامہ مصری تھا کہ پھیر لیا تھا اُنھونے اپنے سر پر بطور پیچ کے اور لٹکا دیا تھا اُسکی چوٹی کو کمر مین اُنکی ٹپکا دوال کا تھا اور لٹکا لیا تھا اُنھون نے اپنی تلوار کو اور رکاب مین لگا لیا تھا اپنے نیزے کو پس برابر وہ چلے گئے تا اینکہ پہونچے وہ سامنے اُس ترجمان کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا پس جب دیکھا اُنکو ترجمان نے ہنسا وہ پس کہا اُس سے عمرو بن العاص نے

ف ۱ ذکر قصہ بیداد در جانا عمرو بن العاص کا پاس قسطنطین پسر ہرقل بادشاہ کے بات چیت کرنا از زبان قسطنطین ۱۲

کہ کس چیز سے تو ہنستا ہی ای برادر نصرانیہ اُسنے کہا کہ تمھارے لباس اور تمھارے اُٹھانے اور لینے سے ان ہتھیارونکو کیا کام کروگے
تم اُنسے اور کیا ارادہ کروگے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اُٹھانا اور لینا ہتھیارونکا لباس اہل عرب کا ہی اور وہی بچھونا
اُنکا اور اوڑھنا اُنکا ہی اور نہین لیا مین نے ہتھیارونکو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاؤنگا
تمھارے نزدیک لڑائی مین پس ہونگے ہتھیار جائے پناہ میرے واسطے میرے دشمن سے اور بچاؤنگا مین اُسکے سبب سے اپنی جان کو
کہا ترجمان نے اُنسے کہ ہم لوگ اہل بیوفائی اور مکر سے نہین ہین تم دلکو مطمئن رکھو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سُنا اُسنے
مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ ای بادشاہ سردار عرب کے تیرے پاس آئے ہین اور وہ ایسا لباس پہنے ہین پس ہنسا بادشاہ قسب
کے کلام سے اور کہا اُس سے کہ کہہ تو اُنسے کہ آوین وہ میرے پاس اور داخل ہون جیسے کہ ہین وہ اپنے لباس مین پس لیا بادشاہ نے
ساختگی کو بسبب آنے عمرو بن العاص کے اُسکے پاس اور آراستہ کیا اُسنے اپنے ملک کو اور بٹھرایا بطارقہ اور ندیحہ کو دائین بائین
اور حجاب کو گرد اپنے اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اُنسے کہ ای برادر عربی چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہی تمکو پس علم
ہوئے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قیساریہ کا تعجب کرتا تھا اُنکے لباس سے تا اینکہ پھرے وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازہ پر پھر
پاپیادہ ہوے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اُنکے تا اینکہ پڑی آنکھ اُنکی قسطنطین پر پس سلام کیا اُنھون نے ساتھ دعا عرب کے
پس نزدیک بُلایا اُنکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اُنسے اور کہا کہ مرحبا ای سردار اپنی قوم کے حکم کیا اُنکو تخت پر بیٹھنے
کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اُنھون نے کہ فرش اللہ تعالیٰ کا پاک ہی بہتر فرش سے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہی زمین
کو اور کیا اُسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اُسنے ہمارے واسطے اُسکو پس ہم سب اُسمین برابر ہین اور مین نہین چاہتا ہون بیٹھنے کو مگر اُس چیز پر جو مباح
کیا ہی اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا نیزہ کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی رانپر
اور کہا قسطنطین سے کہ کہہ تو جو چاہتا ہی ای عظیم روم کے اور سوال کر تو جس چیز سے تجکو منظور ہی پس کہا اُنسے قسطنطین پسر ہرقل نے تمہارا
نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام عمرو ہی مین عرب بزرگ ور ارباب بیت الحرم سے ہون جسکی قوم تعظیم کرتے ہین قسطنطین نے کہا کہ تم جوان
بزرگ ہو عرب بزرگ سے ای عمرو اور اگر تم عرب سے ہو تو ہم روم سے ہین اور ہمارے تمھارے بیچ مین نسبت اور قرابت اور یگانگیت نزدیک ہی اور
ہم تم نسب مین ملتے ہوئے ہین پس جو لوگ کہ نسب مین متصل ہین نہین چاہیے اُنکو کہ خونریزی کرین بعض اُنمین کے بعض کی عمرو
بن العاص نے کہا کہ ہمارے نسب ملے ہین ہمارے باپ دادو نسے اور بڑا نسب ہمارا دین اسلام کا ہی اور جب بھائی بھائی کے ساتھ
ہو اور رہ دونون جدا ہون دین مین پس حلال ہی بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو اور منقطع ہو گیا نسب اُن دونون کے بیچمین اور جو تونے کہا
کہ تیرا نسب ہم مین ملتا ہی پس کیونکر ہمارا تمھارا نسب ایک ہو سکتا ہی حالانکہ ہم قریش بزرگ سے ہین اور تملوگ روم سے اُسنے کہا کہ
ای عمرو آیا نہین ہین باپ ہمارے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہین اور روم بن العیص بن اسحاق سے ہین اور وہ دونون
اولاد ابراہیم کی ہین اور نہین دوست رکھتا ہی بھائی اس امر کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی پر اور ظلم کرے اُسپر اُس تقسیم مین جو بانٹ دی
ہی اُنکے گلے یا پونجی مین اُسکے بیچمین عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہی اپنے اس کلام مین کہ عیص بیٹے اسحاق کے ہین اور اسمین سچا عیص کے ہین اور ہم لیکن

باپ کی اولاد ہین اور باپ ہمارا نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہین اور اگرچہ نوح نے تقسیم کردیا تھا زمین کو بیچ اولاد مین لیکن اُنھون نے تقسیم کیا تھا اُسکو بحالت درگزر کر کے اُنسے جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان تو اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی تھی اس تقسیم پر مدت تک اور غالب ہوگئے بعض اُنکے بعض پر اور یہ زمین جسمین تم ہو تمھاری نہین ہو بلکہ عمالقہ کی ہو جو تمھارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا اُنھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اسکے ہو یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان اور طسم اور جدیس اور عمالقہ ابو العمالیق جبابرہ کہ بیچ تھے شہرون مین اور یہی جبابرہ مین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور دی تھی نوح نے حام کو زمین مغرب اور سواحل کی اور اُترے تھے یافث زمین پر جو بیچ مین پورب اور پچھم کے تھی اور زمین خالص ملکیت اللہ تعالی کی ہو وارث کرتا ہو جسکو چاہتا ہو اپنے بندون سے اور نکوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہو اور ہم چاہتے ہین کہ پھر دیوے تو ہمکو تقسیم کو اور کرے تو اُسکو تقسیم برابری کی پس لیوین ہم اس چیز کو جو تمھارے ہاتھو مین ہو شہرون اور رحلون مضبوط اور پانی جاری اور زمین فراخ سے اور لو تم اس چیز کو جو ہمارے ہاتھو مین ہو درخت خاردار اور پتھرون اور ملک خالی نہرون اور آبادی سے پس جب سنا قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اُسنے کہ یہ مرد بزرگ ہین پس کہا اُسنے سچے ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہوچکی اور اگر نہ راضی ہوگے تم اسپر تو ہوگے تم ظالم کرنیوالے ہمپر اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ نہین برانگیختہ کیا اور اُٹھایا ہو تمکو اس امر پر اور نکالا ہو تمکو تمھارے شہرونسے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اُسسے عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ جو تونے گمان کیا ہو کہ کوشش نے نکالا ہو ہمکو ہمارے شہرونسے پس ہان ایسا ہی ہو جیسا کہ تو نے بیان کیا ہو اسواسطے کہ ہم کھاتے تھے روٹی جو اور جو کی پس جب دیکھا ہمنے تمھارے کھانیکو اور کھایا ہمنے اُسکو پس نجدا ہونگے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہرونکو تمھارے ہاتھونسے اور بنادینگے ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ انکے درخت بلند اور شاخون سبز پتے دار اور اچھے پھلون والے کے پس اگر باز رکھو گے تم اُس چیز سے جو چکھی ہو ہمنے تمھارے شہرونمین چیزین مزہ دینے والی زندگانی سے پس نہ تم آ ویگے اور نہ لینگے تمکو مگر وہ مرد کہ دوست رکھتے ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمھاری لڑائی کے بہ نسبت دوست رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست رکھتے ہین لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس جیسا ہوا اور باز رہا وہ اُنکے جواب سے اور بلند کیا اُسنے اپنے سر کو اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہو حق کنائس اربعہ اور قربان اور مسیح اور صلبان کی کہ ہمارے واسطے اُنکے مقابلے مین استواری اور پائداری نہین ہو پس عمرو بن العاص نے بیان کیا ہو کہ بالیمین نے راہ اُنکی نصیحت کرینگی اور کہا مین نے کہ جان تو اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب ہو ہر بزرگ نزدیک کردیا ہو تمپر اس چیز کو جسکو تم طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرونکو داخل ہو تم ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کی ساتھ مقولات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہو پس کہو تم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نجدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اُسی پر مرگئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر نہ یون جانتا ہو تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کی طرف سے جبکہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین منظور

کر سکتا ہون مین تمھارے واسطے اس امر کو اسواسطے کہ رومی ادائے جزیہ پر میری اطاعت نہ کرینگے حالانکہ میرے باپ نے ان سے جزیہ کیواسطے بیشتر کہا تھا پس ارادہ کیا تھا اُنھون نے اُسکے مار ڈالنے کا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ یہ کچھ میرے پاس تھا عذر خواہی اور ڈرانیسے اور تحقیق ڈرایا مین نے تم لوگونکو جہانتک ممکن ہوا اور نہین باقی ہر مگر تلوار ہمارے تمھارے بیچ مین حکم کرنیوالی اور اللہ تعالی جانتا ہر اس امر کو کہ مین نے بلایا تمکو ایسے کام کیطرف جسمین تمھاری نجات تھی پس نافرمانی کی تمنے اُس سے جیساکہ نافرمانی کی تھی تمھارے باپ عیص نے اپنی مان کی پس نکل گئے قرابت سے آگے اپنے بھائی یعقوب کے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ تملوگ نزدیکتر ہو نسب مین اور ہم بیزاری ظاہر کرتے ہین طرف اللہ غالب کے اور بزرگ کے تمسے اور تمھاری قرابت سے جس حالمین کہ تم ہو حالانکہ تم ناسپاسی اور کفر کرتے ہو ساتھ اللہ مہربان کے اور تم اولاد عیص بن اسحاق سے ہو اور ہم اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ہین اور اللہ غالب اور بزرگ نے اختیار اور برگزیدہ کیا ہمارے نبی کیواسطے نسلونکو پشت آدمؑ سے تاانیکہ نکلے وہ اپنے باپ عبداللہ کی پشت سے پس کیا اُسنے بہترین لوگونکا اولاد اسمعیل کو اور سکھلایا اُسنے اسمعیل کو عربی مین کلام کرنیکو اور چھوڑا اُسنے اسحاق کو اُنکے باپ کی زبان پر پس اولاد اسمعیل کی عرب ہین پھر کیا اللہ تعالی نے بہترین عرب کا کنانہ کو پھر بہترین کنانہ کا قریش کو پھر بہترین قریش کا بنی ہاشم کو پھر بہترین بنی ہاشم کا بنی عبدالمطلب کو پھر بہترین بنی عبدالمطلب کا ہمارے نبی کو صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ پس بھیجا اُنکو رسول اور کیا اُنکو نبیؐ اور اُترے اُنپر جبرئیل ساتھ وحی کے اور کہا جبرئیلؑ نے کہ پھرا مین پورب اور پچھم مین پس نہین پایا مین نے بزرگ زیادہ تمسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرو بن العاص نے بیان کیا ہر کہ کھڑے ہوگئے رونگٹے اُنکے بدن کے اور فروتنی کی اُنکے اعضا بدن نے جسوقت کہ ذکر کیا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جنبش مین آئے دل اُنکے اور داخل ہوا خوف قسطنطین کے دل مین اور کہا اُسنے عمرو بن العاص سے کہ تم سچے ہو اپنے کلام مین اسیطرح انبیا بھیجے جاتے ہین بزرگ خاندان اپنی قوم سے آگاہ کرو تم مجکو اس امر سے کہ آیا تمھارے ان ساتھیونمین کوئی مثل تمھارے ہر کہ جلد جوابدے وہ جسوقت کہ مخاطب کیا جاوے مثل تمھارے جواب دینے کے کہ جب سوال کیا گیا جوابدیا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ سب ہمراہی میرے ایک ہی زبان پر ہین اور اُنمین سے ایسے لوگ ہین کہ اگر کلام اور سوال کریگا تو جانیگا اس امر کو کہ مین نہین اندازہ کیا جاتا ہون اُنکے ساتھ مقابلے مین پس کہا بادشاہ نے کہ محال ہر یہ امر کہ ہو وین تمھارے ساتھیونمین مثل تمھارے اور نہ تمام عرب مین عمرو بن العاص نے کہا ہان قسم ہر خدا کی اور اگر دوست رکھیگا بادشاہ اس امر کو تو لاؤنگا مین اُنکو تاکہ واقف ہوجائیگا بادشاہ میرے صحت کلام پر پھر جست کیا عمرو بن العاص نے اور چلے اپنے گھوڑے کی طرف اور سوار ہوئے اور آئے اپنے لشکر مین پس شکر کیا اللہ تعالی کا مسلمانون نے اُنکی سلامتی پر اور رات گذرانی اُنھون نے بحالت نگہبانی کے پس جب صبح کی اُنھون نے نماز صبح کی پڑھی عمرو بن العاص نے ساتھ مسلمانونکے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونیکا واسطے لڑائی اُنکے دشمن کے پس جلدی کی مسلمانون نے اس امر مین اور سوار ہوئے وہ اپنے گھوڑونکی پشتون پر اور صف بستہ ہوگئے واسطے لڑائی کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہر کہ جب لڑائی کا دن ہوا قسطنطین نے اپنے لشکر کی تین صفین کین اور آگے کیا اُسنے تیراندازون کو اور آراستہ کیا میمنہ اور میسرہ کو اور بلند کیگئی صلیب آگے اُسکے اور پیشقدمی کی اُسنے آگے اپنے لشکر کے اور دیکھا عمرو بن العاص نے

بجانب قسطنطین کے حالانکہ اُسنے مرتب کیا تھا اپنے لشکر کو اور قصد کیا تھا لڑائی کا پس آراستہ کیا اُنھون نے مسلمانونکو اور ایک
صف کی اُنکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور اُنکے ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ضرار بن حنانہ اللیثی اُنکے بائین جانب تھے اور ضرار بن حنانہ شہسواران مسلمین مین فرد تھے پس
اُسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اس حیثیت سے کہ دفعتہً نکلا ایک سوار مشرکین سے اور وہ کپڑے ریشمین اور زرد
اور زرہ جوشن پہنے تھا اور اُسکے گلے مین ایک صلیب سونیکی تھی پس حملہ کیا اُسنے تا اینکہ خط کھینچدیا اُسنے زمین پر اپنے نیزہ سے میمنہ
سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ بمقابلے لشکر مسلمانونکے اور گاڑ دیا اُسنے اپنے نیزہ کو سامنے اپنے
اور لیا کمانکو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑھایا اُسنے اُسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اُسپر اور زخمی کیا
اُسکو اور چلایا اُسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مارڈالا ایک کو پس جب دیکھا اُسکو اور اُسکے کام کو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اُنھون نے
مسلمانونسے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس گبر ملعون اور اُسکے کام کو جو اُسنے اپنی کمانسے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اُسکے
کام مین اور پھیریگا مسلمانونسے اُسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اُسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا
عمامہ پہنے تھے اور اُنکے ہاتھ مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑھایا اُنھون نے اُسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ یہانتک کہ آئے گبر کے پس دیکھا گبر نے
ثقفی کو اس حال مین کہ نہین ہے اُنکے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپا دے جسم کو مگر پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس
حقیر جانا گبر نے اُنکو اور اُنکے تیر کو اور چھوڑا اُنکی طرف ایک تیر اپنی کمانسے پس پڑا تیر اُسکا ثقفی کے سینہ پر اور در آیا تیر پوستین مین اور کارگر
نہوا اور وہ ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اُسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تیر اُسکا اُسمین اور بہہ نکلیا تھا اُسنے
پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اُسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے تیر کو اور چلایا اُسکو بجانب
گبر اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اُسکی چھٹائی کے اور پوشیدہ ہونے جگہ اُسکی رکھنے کے پس در آیا وہ تیر گبر کے حلق مین اور نکلا
اُسکی گردن کے نیچے سے پس نہ قدرت اور طاقت پائی مشرک نے بیہوش ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے ثقفی اُسکے گھوڑے کی طرف اور
لیلیا اُسکو اور سوار ہوے اُسکی پشت پر اور رکھ لیا اُنھون نے مشرک کے خود کو اپنے سر پر اور کھینچے ہوے لائے اُسکو جانب مسلمانونکے
پس استقبال کیا ثقفی کا اُنکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اُنسے پس نہین جواب دیا اُنکو ثقفی نے بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کلام
سے پس کہا اُنکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجھکو جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس
آئے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اُنکو اور دیکھا مشرکین نے ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اُنکو اس امر
نے اور نہین جانا اُنھون نے کہ کیونکہ مارڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب آسمان کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ
کہتے ہین کہ ملائکہ نے مارڈالا اُنکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور سخت گزرا یہ امر اُسپر اور کہا اُسنے
بعض بطارقہ سے کہ نکل تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اُسکے
نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن اُستوار تھے اور اُسکی گردن مین سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اُسکے ساتھ ایک غلام اور اُسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور

اُسکے پاس نہ ڈھال تلوار تھی پس نکلا وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچمین اور درخواست کرتا تھا لڑائیکی پس جب دیکھا مسلمانون
نے اُسکی طرف متوجہ ہوئے وہ دور آنحالیکہ دیکھتے تھے وہ اسکے گرداوے اور حملہ اور سوارکاری کو لیکن کوئی اُسکے مقابلے کو نہ نکلا پس
کہا عمرو بن العاص نے کہ ای لوگو کون شخص نکلیگا اُسکے مقابلے کے واسطے اور کفایت کریگا لوگونکے واسطے اُنکی بُرائی کو اور نذر کریگا
اپنی جانکو واسطے اللہ غالب اور بزرگ کے پس نکلا اُسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا
عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ تم مین اور تمھارے ارادے مین برکت دیوے اور اُسیوقت حملہ کیا اُس مرد مسلمان نے بطریق
کیطرف بحالت مضبوطی کے اور پیشی کی اُسکی جانب بطریق نے اور ایکساعت وہ دونون گرداوے دیتے رہے اور شمشیرزنی
کرتے رہے تا اینکہ راست ہوئے اُن دونوکے وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار
ڈھال پر اور پھاڑ ڈالا اور کردیئے اُسکے ٹکڑے اور تھی وہ ڈھال چمڑیکی بغیر استر اور دوسری تہ کے اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان
پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک وار تلوار کا بیچ اُسکے پس کاٹا اور پھاڑ ڈالا خود کو پس پہنچے کو پھر البطریق اور نہین پہونچا اُسپر اثر تلوار کا
پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اُسنے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُسکو
حملہ کیا اُسنے مرد مسلمان پر اور مارا اُسنے مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اُنکو زخم نمایان سے پس پھرے وہ مرد مسلمان
بجانب مسلمانونکے پس آواز دی اُنکو ایک مرد عرب نے اُنکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان سے کہ افسوس ہی تمپر جو شخص ہبہ کرتا ہی
اپنی جان کو واسطے اللہ تعالیٰ کے وہ پھرتا ہی اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہی تمکو وہ چیز
جو دیکھی ہی تمنے اس تلوار کے وار سے تا اینکہ سرزنش کرتے ہو مجھپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہین حکم دیا ہی مجکو اس امر کا کہ ڈالونمین اپنے
ہاتھونکو بجانب ہلاکی کے پھر وہ باندھا اُنھون نے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کی جگہ کو اور پھرے وہ طرف لڑائیکے اور دشوار گزرا تھا
اُنپر جو اُنکے چچاکے بیٹے نے کہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائیکے کہا اُنسے اُنکے چچاکے بیٹے نے جنھون نے پہلے گفتگو کی تھی کہ پھر آؤ
اور لیلو تم اس خود کو اور رکھلو اُسکو اپنے سر پر واسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لیلو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ
چپ رہو تم اعتماد اور بھروسا میرا ساتھ اللہ تعالیٰ کے بڑا ہی بھروسے سے تمھارے لوہے پر پھر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق
کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے راوی نے بیان کیا کہ دعا کی مسلمانون نے اُنکے واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اُنھون نے
اللّٰھم اعطہ ماتمنی اور حملہ کیا اُنھون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت
کرے اللہ تعالیٰ اُنپر عمرو بن العاص نے کہا ھذا رجل اشتری الجنۃ من اللہ تعالی بنفسہ اللّٰھم اعطہ ماتمنی **واقدی** رحمہ اللہ
تعالیٰ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تھا تو بھیجا تھا اُسنے اُسکے ساتھ ایک بطریق کو
بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تھا اور وہ شہسواران روم مین سے تھا اور بادشاہ کا ماموں تھا اور وہ بڑا بھاری لشکر فارس اور
ترک اور جرامقہ سے اور وہ ملعون تمام فنتین یاد رکھتا تھا پس کہا اُسنے قسطنطین سے کہ ضرور ہی مجکو لڑنا ان عرب سے اسواسطے
کہ جہاد مجھپر فرض کیا گیا ہی پس نہ قادر ہوا قسطنطین اُسکے باز رکھنے پر پس قیدمون نے زرہ اپنی لڑائیکی پہنی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا

پس جب دیکھا اُسکو مسلمانون نے کہ نکلا ہی وہ مثل پہاڑ کے اور جو چیز اُسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانون نے درآنحالیکہ وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب ٹھہرا وہ میدان مین آیا وہ درآنحالیکہ تو تلاپن کرتا تھا اپنی زبان مین اور طلب کرتا تھا لڑنے والیکو پس متوجہ ہوئے شہسواران عرب درانحالیکہ دوڑتے تھے اُسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اُسکے مار ڈالنے کو بسبب اُس لباس اور اسباب کے جو اُسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہی تمھارے واسطے اُس چیز سے جو اُسکے جسم پر ہی پس نہ نکلے کوئی شخص درآنحالیکہ طلب کرتا ہو اُسکے اسباب کو پس ہوگا نکلنا اُسکا اسباب کے سبب سے پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اُس چیز کی راہ مین جسکی طلب مین وہ نکلا ہی اور تحقیق سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے من کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھجر الیہ راوی نے بیان کیا ہی کہ نکلا تھا ایک جوان اور اُسکی مان اور بہن اُسکے ہمراہ تھین درآنحالیکہ وہ سب ارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اُسکی اُس سے کہتی تھی کہ ای بھائی کوشش کرو تم ہمارے ساتھ چلنے مین تاکہ پہونچین ہم بجانب شہر ہای فراخ حال کے اور کھائین ہم اچھی چیزین شام کی بسبب اچھے ہونے اُسکے اور اُسکی نعمتونکے پس کہا تھا اُس سے اُسکے بھائی نے کہ نہین جانتا ہون مین مگر اس سبب سے کہ لڑون مین واسطے رضامندی اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کرون مین اُسکی راہ مین شاید کہ پاؤن مین شہادت کو اور تحقیق سُنا ہی مین نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے ان الشہداء احیاء عند ربھم یرزقون پس کہا اُسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہین حالانکہ وہ مر گئے ہین اُسنے کہا کہ سُنا ہی مین نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے سُنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ان اللہ تعالی یجعل ارواحھم فی حواصل طیر خضر من طیور الجنۃ فتاکل تلک الطیور من ثمار الجنۃ وتشرب من انھارھا فتغذ وا ارواحھم فی حواصل الطیور فھو الرزق الذی جعل اللہ لھم پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ مین نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کے بعد از ینکہ رخصت کیا اُسنے اپنی مان اور بہن کو مثل رخصت موت کے اور کہا اُنسے کہ ملاقات ہماری تمھاری نزدیک حوض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کے اور اُسکے ہاتھ مین ایک نیزہ جوڑا ہوا گرہون کا تھا اور اُسکی سواری مین گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اُسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اُس کے پس درآئی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ مین پس نہ قادر ہو سکا وہ جوان اُسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے پس تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا اُس کو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اُسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُسپر اور کیا گرد اوا قید مون نے اُسکے گرنے کی جگہ پر پھر طلب کیا اُس نے لڑنے والے کو پس نکلے اُسکے مقابلے کو ابن قثم پس مار ڈالا بطریق نے اُن کو پس جب دیکھا اس حال کو شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے درآنحالیکہ ختم کرتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اُنھون نے کہ ای نفس بد تو کشائش اور سیر کرتا ہی مسلمانون سکے

قتل پر پھر نکلے وہ اور اُنکے ہاتھ مین وہ نشان تھا جسکو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اُنکے واسطے بروز روانگی کے بجانب شام کے بنایا تھا پس جب دیکھا اُنکو عمرو بن العاص نے کہ میل کیا ہو اُنھون نے نکلنے کا کہا عمرو بن العاص نے کہ ای عبد اللہ گاڑ دو تم نشان کو تاکہ نہ مشغول کرے وہ تمکو پس گاڑ دیا اُسکو شرجیل بن حسنہ نے پس ٹھہرا وہ نشان مثل درخت کے اور در آیا پتھر مین گویا وہ اُسی سے نکلا تھا پس شگون لیا اُنھون نے اس امر سے مدد اور غلبہ کا اور نکلے وہ بجانب بھڑنے قیدمون کے اور مسلمان دعا کرتے تھے اُنکے واسطے مدد اور غلبہ کی اُنکے دشمن پر پس جب دیکھا اُنکو بطریق نے ہنسا وہ اُنکے لباس سے اُس ملعون کی آواز مثل رعد تند تھی اور وہ موٹا تھا لوگون سے اور شرجیل بن حسنہ لاغر جسم تھے بسبب کثرت روزہ رکھنے کے اور شب بیداری کے پس جب برابر ہو البطریق میدان مین حملہ کیا ہر ایک نے ان دونون سے اپنے ساتھی پر اور سبقت کی دونون نے دو وار تلوارون سے اور پہلا وار شرجیل بن حسنہ کا تھا پس کچھ کارگر نہوئی اُن کی تلوار دشمن خدا کی زرہ پر اور اُچھل آئی تلوار اپنے پڑنے کی جگہ سے اور پڑی تلوار قیدمون کی شرجیل بن حسنہ پر پس توڑا اُسنے اُنکے سر کو پھر پاپیادہ ہوگئے وہ دونون گھوڑون سے سعید بن روح نے بیان کیا ہو کہ وہ دن بہت بدلی اور جاڑے کا تھا پس اُسی حالت مین کہ وہ دونون لڑ رہے تھے کہ دفعتہً نازل ہوا پانی مونھون مشکون کے اور اُترے وہ دونون گھوڑون سے اور کشتی کرتے تھے دلدل اور مٹی مین اور سوا اسکے کہ دشمن خدا نے حملہ کیا شرجیل بن حسنہ پر پس ملا را اُسنے اپنے ہاتھ کو اُنکے پیٹ کی نرم جگہ پر پس اُٹھا لیا اُنکو زمین سے اور ڈالدیا اُنکو پیٹھ کے بھل پھر در آیا وہ اُنکے سینہ پر اور قصد کیا اُنکے ہلاک کرنیکا پس پکارا اور کہا شرجیل بن حسنہ نے یا غیاث المستغیثین پس نہین تمام کیا تھا اُنھون نے اپنے کلام کو تا اینکہ نکلا ایک سوار رومیون کے لشکر سے اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اسکی سواری مین اصیل گھوڑا تھا پس قصد کیا سوار نے بطریق کی جگہ کا اور شرجیل بن حسنہ نے گمان کیا اُنکی نسبت کافر کے اس امر کا کہ نہین نکلا وہ سوار مگر واسطے دینے گھوڑے کے بطریق کو اور اُسکی اعانت کریگا قتل شرجیل بن حسنہ پر پس جب نزدیک ہوا وہ اُن دونون سے پاپیادہ ہو گیا وہ اپنے گھوڑے سے اور جھکا طرف البطریق کے اور کھینچ لیا اُسکو اپنے پیر سے شرجیل بن حسنہ کے سینے سے اور کہا اُسنے کہ ای بندہ خدا اُٹھ کھڑے ہو تم پس تحقیق آئی تمکو مدد فریاد رس فریاد کرنیوالیکے پاس سے پس دیکھتے تھے شرجیل بن حسنہ اُسکی طرف در آنحالیکہ وہ تعجب کرنیوالے تھے اُس سے اور اُسکے کلام اور اُسکے کام سے اور دیکھا تو ایکمرد ڈھاٹا باندھے تھا اور نکال لیا اُسنے اپنی تلوار کو اور مارا البطریق پر ایک وار پس کاٹ ڈالا اُسکے سر کو اور کہا شرجیل بن حسنہ سے کہ ای بندہ خدا لیلو تم اُسکے اسباب کو پس کہا اُس سے شرجیل بن حسنہ نے کہ قسم ہو خدا کی نہین دیکھا مین نے زیادہ تر تعجب انگیز معاملہ تیرے کام سے اور دیکھا مین نے تجکو کہ آیا تو مشرکین کے لشکر سے پس تو کون شخص ہو اُسنے کہا مین وہ بدبخت رانده گیا طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون کہ دعوی کیا تھا مین نے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جھوٹھ باندھا تھا مین نے اللہ تعالی پر اور گمان کیا تھا مین نے اس بات کا کہ میرے اوپر آسمان سے وحی اوترتی ہو پس کہا مین نے اُس سے کہ ای میرے بھائی اللہ تعالی کی رحمت فراخ اور کشادہ ہو ہر چیز پر اور جو شخص توبہ کرتا ہو اور باز رہتا ہو گناہ سے اور رجوع کرتا ہو اللہ تعالی اُسکی توبہ کو قبول کرتا ہو بخش دیتا ہو اُسکے

گناہ کو اور نبی صلوۃ اللہ علیہ نے ارشاد کیا ہو التوبۃ تمحو ما قبلہا آیا نہین جانا تو نے ای بیٹے خویلد کے اللہ پاک اور برتر نے جب اُتارا اپنے نبی اور رسول پر اس آیت کو ورحمتی وسعت کل شیئ امید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اُتری یہ آیت فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ کہا یہود اور نصاریٰ نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور جب اُتری یہ آیت والذین ہم بایتنا یؤمنون کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لائے ہین اُس چیز کا جو اُتارا ہو اللہ تعالیٰ نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین پس چاہا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ہو اس کلام سے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوریۃ والانجیل یامرہم بالمعروف وینہٰہم عن المنکر آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہو خدا کی کہ میرے واسطے ایسا نہ نہین ہو کہ رجوع کرون مین بجانب اسلام کے اور قصد کیا اُسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس باز رکھا اُسکو شرجیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجکو پس چل تو میرے ساتھ بجانب لشکر مسلمانون کے پس کہا اُسنے کہ نہین باز رکھا ہو مجھ کو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر اس بدخواہ اور نہ سخت دل یعنی خالد بن الولید نے اور مین ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالینگے پس کہا مین نے اُس سے کہ اے میرے بھائی وہ ہمارے ساتھ نہین ہین اور یہ لشکر عمرو بن العاص کا ہی شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہو کہ چلا وہ اور رجوع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوے مسلمانون کے دوڑے لوگ ہماری طرف کو اور کہا اُنھون نے کہ ای عبداللہ یہ کون شخص تمھارے ساتھ ہو کہ تحقیق اُسنے نیک کام تمھارے ساتھ کیا ہو شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہو کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اُسکو اسواسطے کہ وہ ڈھاٹا باندھے تھا اپنے بڑے ہوئے عمامہ سے پس کہا مین نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اُسنے بجانب اللہ تعالیٰ کے پس کہا اُسنے کہ مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ تعالیٰ کے اُس چیز سے جو مجھ سے واقع ہوئی ہی شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا مین اُسکو بجانب عمرو بن العاص کے پس سلام کیا اُنھون نے اُسپر اور مرحبا کہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہو کہ روایت پہونچی ہو مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کیا تھا اور واقع ہوئی تھین اُس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سُنا تھا اُس نے اُس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنھون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اُسنے اپنے کو نبی کہا تھا پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور بھاگا رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کے اور طلب ہمسائگی کی اُسنے ایک قوم کلب سے اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسائگی مین لیا اُس مسلمان نے اور بیٹھا اُسکے نزدیک تا اینکہ پوچھا اُسکے حال کو پس بیان کیا اُس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیونکی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعویٰ کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا وہ مرد کلبی کلام اُسکے سے اور کہا اُسنے کہ قسم ہو خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ تعالیٰ نے تجھسے اُس مال کو لیکن واجب ہو دولتمند و پر یہ امر کہ مواسات کرین اُس چیز سے جو اُنکے پاس ہو ساتھ فقرا کے کہ یہ بزرگون

اخلاق سے ہو پھر دور کر دیا اُس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اُسنے اپنے
کام سے پس جب سُنا اُسنے کہ ابوبکر صدیق اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اُسنے کہ گئے وہ شخص جنہین لیے تلوار کو تیز کیا تھا
پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اُنکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اُسنے کہا کہ یہ بڑے بدخو اور سنگدل ہین
اور ڈرا وہ حضرت عمرؓ سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسی کو اُسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھینگے اُسکو شام مین
اور مار ڈالینگے اُسکو پس ارادہ کیا اُسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین
پس جب دیکھا اُسنے قسطنطین کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانونکے کہا اُسنے کہ جاؤنگا مین ساتھ اس لشکر کے پس شاید کہ
ڈالونگا مین اس لشکر کو کسی رنج مین اور ڈھونڈونگا مین اُسکے سبب کسیقدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالیٰ اور
مسلمانونکے پس جب دیکھا اُسنے شرحبیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اُسنے کہ نہین صبر ہے مجکو ہر حال مین اور نکلا اُنکی طرف اور
چھڑایا اُنکو جیسا کہ ہمنے بیان کیا ہے پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کے لشکر گزاری کی اُنھون نے اُسکے کام کی اور بشارت دی
اُسکو توبہ کی پس کہا اُسنے کہ اے عمرو بن العاص مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھینگے وہ مجکو پس مار ڈالینگے وہ
میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون کہ کر تو اسکو اور بے ڈر ہوجا تو اپنی ذات پر دنیا و
آخرت مین اُسنے کہا کہ وہ کیا چیز ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھدونگا مین تجکو ایک دستاویز مشعر اُس کام کی جو تو نے
کیا ہے اور اُسمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اُسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دیدے اُنکو اور ظاہر کر تو اُن سے توبہ
اپنی پس وہ قبول کرینگے تجھسے توبہ کو اور قریب تر مقرر کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب مشرکین کے پس مٹ جائینگے اُسکے
سبب سے گزرے ہوے گناہ تیرے پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھدیا اُسکو عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مشعر اُس کام کے جو اُسنے کیا تھا اور لی اُسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس خط کو لیا طلیحہ نے
اور روانہ ہوا اُسکو لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو مدینہ منورہ مین
اور کہا گیا اُس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین پس روانہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اُسنے حضرت عمرؓ کو کعبہ مین پکڑے ہوے
تھے وہ پوشش اور پردہ ہاے کعبہ کو پس پکڑا اُسنے پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنیوالا ہون بجانب اللہ
غالب اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اُس چیز سے جو واقع ہوئی مجھسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہے اُسنے
کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اُس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجھپر مین تو معاف کردونگا تجھے پس
کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ غالب اور بزرگ کے بمقدمہ خون عکاشہ محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا اے
امیر المومنین عکاشہ ایک مرد تھے کہ نیکبخت کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھو ہنر اور بدبخت ہوا مین اُنکے سبب سے اور مین اُمید رکھتا ہون
اللہ تعالیٰ سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو بسبب اُس کام کے جو کیا ہے مینے پس نکالکر دیا اُسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط
عمرو بن العاص کا پس جب پڑھا اُسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھے اُسکے مطلب کو خوش ہوے اُسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ خوشی

تجکو اسواسطیکہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہی اور حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسکو اپنے ساتھ رہنے کا بکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کے پس ٹھہرا وہ حضرت عمرؓ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اُسکو بجانب ملک فارس کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجیل بن حسنہ نے اُس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اُنکو پھر وہ دونون بجانب عمرو بن العاص کے اور تھا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ باز رکھتا تھا لوگونکو لڑائی سے اور مسلمانونکو اُسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطے کہ اکثر ونکے پاس خیمہ و خرگاہ نہ تھے پس پناہ لی اُنھون نے طرف جابیہ کے اور چھپے وہ اُسکی دیوارونکی آڑ مین اور ہوا رحمت اللہ سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی دہشت اور کاہلی درستی قسطنطین کے دلین بسبب مارے جانے قیدمون کے اور تھا وہ باعث اُسکی قوت کا پس مشورہ کیا اُسنے اپنے ساتھیون سے درباب پھرنے کے بجانب قیساریہ کے اور کہا اُسنے کہ اے گروہ رومیون کے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر یرموک نے نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلے مین اور میرے باپ نے منھ پھیرا بجانب قسطنطنیہ کے اُنکے اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اُنکے آنے سے اور تحقیق مالک ہو گئے وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اُنکے واسطے سوا اس حال کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری آوے اُنکے آگے سے اور مالک ہو جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق تر ہی یہانکے مقام سے پس منظور کیا اُنھون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تھا سعید بن جابر راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ سب اللہ غالب اور بزرگ کی مہربانی تھی ہمارے حال پر پس جب چوتھا دن ہوا اور رہا پانی اور ظاہر ہوا آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے بطلب لڑائی کے رومیون سے پس نہ دیکھا ہمنے کوئی اثر اور نشان اُنکا پس قسم ہی خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تھی قوم کے کوچ کر جانے سے پس لکھا عمرو بن العاص نے خط اس حال مین بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بجانب حلب کے اس مضمون اور عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امین جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ اما بعد یا صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فان قسطنطین بن ہرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معہم علی تخل و اسر شرجیل بن حسنہ وکان الذی اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد جہتہ بکتابی الی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انہزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بھیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اُٹھانے دشمن کے مسلمانون سے اور لکھا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرأت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب معول بالمسیر الی صور وعکہ وترابلس والسلام پھر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اُنکو پھر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اُنکے پاس عبداللہ بوقنا رحمہ اللہ اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانیکو قبل تمھارے بجانب ساحل

پس تاکہ پہونچون مین قوم سے ساتھ کسی فریب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبد اللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ
نزدیک کریگا تمکو اللہ تعالی سے پس تحقیق پاؤگے تم اسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اُٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو
اور بلایا تھا اُنھون نے اپنے ساتھ اُن شخصونکو جو اُنکی خدمت کرتے تھے حلب مین جب وہ سردار حلب کے تھے اور اُن سبھون نے
رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ ہمت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھے مسلمانونکے
لشکر مین اور لوگ بھی بطارقہ سے جو مسلمان ہوئے تو زیادہ تین ہزار سے سوا ہمراہیون یوقنا کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ
راویونکے بیان کیا ہی کہ جب شکست اُٹھا کر گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کے اور پناہ لی اُسنے اُسمین کہلا بھیجا اُسکے پاس
اہل طرابلس نے کہ روانہ کرے وہ اُنکے پاس ایسی کمک کو کہ وہ حاصل کرین فتح مسلمانونپر اُسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اُنکے
پاس تین ہزار سوار بطارقہ باسامان سے اور پیشوا اُنکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس بطلب طرابلس کے مع اپنے ساتھیونکے پس نزدیک ہوا
طرابلس سے اُترا وہ ایک چراگاہ مین تاکہ دانہ چارا دیوے اپنے گھوڑونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو مسلح ہونیکا تاکہ ظاہر کرین وہ اپنی آرایش کو
واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اُسی حال مین تھے کہ اسیوقت پہونچے اور بلند ہوئے یوقنا اور ہمراہی اُنکے رومیونپر اور یوقنا کے ساتھ فلیطانوس حاکم
رومۃ الکبریٰ اور اُنکے ہمراہی تھے یہی کہ ارادہ اور میل کیا تھا اُنھون نے زیارت بیت المقدس اور ٹھہرنے کا اُس مقام مین پس بلند ہوئے
یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اُسی لباس مین تھے نہین بدلا تھا اُنھون نے اُس لباس سے کسی چیز کو اور جب دیکھا اُنکی طرف جرفاس نے
سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اُنکے حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اُنسے سلام کیا اُنپر اور مرحبا کہا اُنکو اور پوچھا
کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہین کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب اُن عربکے اور طلب کفایت کی ہمنے اُنکی بڑائی سے اور
گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہین اور دیکھا تو وہ لوگ فرومایہ ہین کہ نہین دین ہی اُنکے نزدیک پس بھاگے اپنے دین کیطرف ہم لوگ اہل
اصحاب قنسرین اور حلب اور اعزاز عم اور تاج اور انطاکیہ کے اور ہم جاتے ہین بادشاہ قسطنطنیہ کے پاس تاکہ ہو جاوین ہم اُسکے
بازو کے سایہ مین پس جب سُنا جرفاس نے یہ حال قوم سے اُنس حاصل کیا اُنسے اور مرحبا کہا اُنکو اور کہا اُسنے کہ اُترو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایکساعت مشقت سے کہ بیشک تم راتدن چلے اور ڈرے ہین دل تمھارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تملوگ کہان جاتے
ہو اُسنے کہا بھیجا ہی ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تملوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو
اسواسطے کہ وہ سردار عرب کا جسکا نام ابو عبیدہ رضؓ کہا جاتا ہی چھوڑا ہی ہمنے اُنکو بیچ ارادے آنیکے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز
نفع دیگی ہمارے احتیاط کرنیکو حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور زمانہ ہمارا جاتا رہا اور نہین دیکھتا ہون مین صلیب کو کہ بے پروا کرے
وہ اپنے لوگونکو کسی چیز سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اُترے یوقنا اور ساتھی اُنکے رومیونکے نزدیک ایکساعت اور پیش کیا رومیون
نے اُنکے واسطے اپنی زادراہ کو پس کھایا اُنھون نے پھر چھوڑا رومیون کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اُسکے ساتھیون نے
سوار ہونیکا بسبب اُنکے سوار ہونیکے پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہ تو اپنے ساتھیونمین اور پہنا تو اُنکو اچھا لباس اور آراستہ
کر اُنکو اسواسطے کہ یہ کام ڈالیگا دہشت اور خوف کو تمھارے دشمنونکے دلونمین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین داخل ہوئے تھے

کنارہ دریا مین تا اینکہ مضبوط کر لیا تھا اُنھون نے مکر اور فریب کو اور حال یہ گزرا کہ لیا تھا اُنھون نے اپنے ارادہ کو وادی بن احمر کیطرف
کہ مسلمانونکی صلح مین داخل تھا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑا تھا وہان حارث بن سلیم کو مع اُنکے اعمام کے کہ چلاتے
تھے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تھے اہل عرب سے پس تاخت کی اُنپر یوقنا نے اور لیلیا اور مشکین باندھ لین اُنکی اور اُنکو لیکر
پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اُنسے یوقنا نے اُس حال مین کہ لیجا کیا تھا اُنکو اپنے پاس پوشیدگی مین
کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پھر گیا ہون دین اسلام سے اور نہین کیا ہی مین نے تمھارے ساتھ اس امر کو مگر اسواسطے کہ گمان کرین
رومی اور ساحل کے لوگ یہ بات کہ مین نے فریب اور مکر کیا عرب پر اور لیلیا مین نے اُنکو پس مطمئن ہوئے مسلمان یوقنا کے کلام
سے اور کہا اُنھون نے کہ اگر تم ارادہ اور قصد قائم کرنے دین خدا کا رکھتے ہو پس خدا مدد کریگا تمھاری دشمنون پر اور فتحیاب کریگا
تمکو راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا یوقنا نے لوگونکو کہ چلاتے تھے جانورونکو اور نہین مطمئن ہوا تھا جرفاس اور ساتھی اُسکے
یوقنا پر مگر جبکہ دیکھا تھا اُنھون نے یوقنا کے ساتھ قیدیون کو عرب سے اور اونٹون اور بکریونکو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی
اُنکے دیکھا اُنھون نے رومیونکو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پھر طلب کیا اُنھون نے راہ طرابلس اور عرفہ کو اور جب رہے
وہ اُنکو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تھا اس سامان کو جو اُسکے ساتھ سلاح خانہ مین تھا اپنے ساتھیو پر
ٹھہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور کھایا گھوڑون نے اپنے دانہ چارے کو پھر برابر ہوے وہ راہ پر پس جب برابر ہوے
وہ گاڑیکی جگہ مین آ پڑے اُنپر یوقنا اور ساتھی اُنکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اُنکے اور گھیر لیا اُنکو اور نہ مہلت دی اُنکو لڑنے
کی اور لیلیا اُنکو از روے غلبہ اور پکڑ لینے کے ہاتھ مین اور پھیل گئے گرد اُنکے تا کہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب
آئے رومی اُنکے قبضے اور نیچے مضبوطی اُنکے قید کے ارادہ کیا اُنھون نے چھوڑ دینے حارث بن سلیم اور اُنکے ساتھیون کا
حارث نے کہا کہ مین تمھارے واسطے یہ مناسب دیکھتا ہون کہ چھوڑ دو تم ہمکو ہمارے حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالیٰ کا
نیک لوگون کے رہتا ہی اور صبح کرو تم ہمکو دشمن کے شہرون مین پس تحقیق تم نہ پہونچوگے کسی شہر مین شہرہاے کنارۂ دریا سے مگر فتح کریگا
اللہ تعالیٰ تمھارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچھی راے دی تمنے راوی نے بیان کیا ہی کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتھیونکو کہ مضبوط
باندھین وہ قیدیان جرفاس اور اُسکے ساتھیون کو اور پوشیدہ کرکے بٹھایا یوقنا نے اپنے اور فلیطانوس کے ساتھیون سے
ہمراہ قیدیون کے اور وہ تین ہزار تھے اور کہا اُنسے کہ جب آوے تمھارے پاس پیام میرا پس آؤ تم پھر پہنایا یوقنا کے ہمراہیون نے
لباس اُن اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کر لیا تھا اُنھون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین
نکلا ہر شخص شہر کا اُنکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تھا خط قسطنطین کا اُنکے پاس اس مضمون سے کہ اُسنے روانہ کیا اُنکی طرف تین ہزار سوار
ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیون کے تا اینکہ ٹھہرے وہ دار الامارہ مین اور وہ لوگ منتظر تھے آنے
لشکر کے آراستہ ہونیوالے تھے واسطے لشکر کے اپنے لشکر سے اور نہین شک کیا اُنھون نے اس امر مین کہ وہ لشکر بادشاہ کا ہی پس
نہین باز رکھا اُنکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑھے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اُنمین سے پس جب ٹھہر گئے وہ یوقنا کے پاس

فصل ذکر لڑائی قیساریہ اور گرفتار کرنا یوقنا کا جرفاس بن لطریق اور اُس کے ساتھیون کا

فصل بیچ ذکر لڑائی طرابلس اور فتح کرنا یوقنا کے طرابلس کو

حکم دیا اُنھون نے اپنے ساتھیون کو پس قبضہ کرلیا یوقنا کے ہمراہیون نے اُنپر اور کہا اُنھون نے کہ اے اہل طرابلس کے تحقیق اللہ پاک
نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اُسنے اپنے دین کو اور غالب کیا اُسکو سب دینو ںپر اور تحقیق تھے ہم لوگ کہ ہاتھ پیر
مارنے تھے شب کوری اور تاریک کرنیوالی مین سجدہ کرتے تھے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تھے ہم تصویرون اور قربان کی اور گردانتے
تھے ہم واسطے اللہ تعالیٰ کے زوجہ اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے اُس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے انکے سبب
اور ملا دیا ہمکو اُنکے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دین مین اور وہ نبی اُمی بھیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہی اور بشارت دی ہی اُنکی
مسیح بن مریم نے اور تحقیق دین اسلام حق ہی اور قول اہل اسلام کا سچا ہی امر کرتے ہین وہ ساتھ معروف کے اور باز رکھتے ہین
امور زشت سے اور پڑھتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کرتے ہین اور تبعیت کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ
غالب اور بزرگ کی اور پاکی اُسکی بیان کرتے ہین زن ہمنشین اور اولاد سے اور کوشش جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے
مال و رجانون سے اور یہ وہ دین ہی کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے اپنے انبیا اور رسولونکو پس با پھرو تم بجانب دین اسلام کے
یا ارادہ کرو جزیہ کو ورنہ بھیجدونگا مین تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میرے پاس یہی ہی والسلام راوی نے بیان کیا کہ جب سُنا قوم نے
قول یوقنا کا جانا اُنھون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا اُنپر اور لیلیا اُنھون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ اے سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہی پس بعض اُنمین سے مسلمان ہوگئے اور بعض راضی ہوے ادائے جزیہ پر اور
پھرے یوقنا اور کہلا بھیجا اُنھون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ ٹھہرنے والونکے پاس پس آگئے وہ لوگ ساتھ مالون اور قیدیونکے پس عرض
کیا یوقنا نے اُنپر اسلام کو پس انکار کیا اُنھون نے پس حکم دیا یوقنا نے اُنکے مار ڈالنے کا اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بھیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتھ جنکو وادی بن الاحمر سے لیا تھا اور کہا کہ ہو تم واسطے سردار اپنے کے
خوشخبری پہونچانیوالے ساتھ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور روانہ ہوے وہ ساتھ خط
کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اُنکو پس جب پڑھا اُنھون نے خط کو اور جانا اُسکے مطلب کو بہت خوش ہوے
اور کہا اُنھون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین اجازت دی تھی مین نے تمکو اور تمھارے بنی اعمام کو جانیکی بجانب وادی بن الاحمر کے
اُنھون نے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کسنے پہونچایا تمکو طرابلس مین حارث نے کہا کہ پہونچایا ہمکو حکم خدا نے اور حال یہ
گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا ہمکو پھر سب حال مفصل بیان کیا پس متعجب ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اُنھون نے
الحمد للہ الذی نصرنا و ایدنا بہ بنصرہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ عمرو بن العاص جب کھل گیا یا فی جابیہ سے تو اُترے وہ قیساریہ کے
دروازہ پر اور یوقنا رحمہ اللہ کا حال و رقصہ یہ ہی کہ جب مالک کیا اُنکو اللہ پاک اور برتر نے طرابلس کا اور حادی ہوگئے وہ اُسپر اور مضبوط
کرلیا اُسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چھوڑا اُنھون نے اپنے ہمراہیونکو دروازہ پر اور کہا اُنسے کہ نہ چھوڑو تم کسی کو کہ نکلے اُس
وہ شہر سے اور آئی تھین مقام گھاٹ مین بہت سی کشتیان پس لیلیا اُنکو یوقنا نے اور چڑھائی اور رکھی اُنپر ہر چیز احتیاج کی
اسباب سفر دریا سے بحالت پوشیدگی کہ اہل شہر سے تا کہ نجانے کوئی اہل ساحل سے اس کام کو جو کیا اُنھون نے **واقدی** رحمہ اللہ نے

بیان کیا ہی کہ پھر اپن بعد چند ایام کے بہت کشتیان قریب بجاس کے لیکر پس چھوڑا اُنکو یوقنا نے یہانتک کہ اُترین اکثر انمین طرف
شہر کے اور حکم کیا یوقنا نے اُنکی نسبت پس لائی گئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچھا یوقنا نے اُنکے حال کو اور کہا کہ تم کہانسے آتے ہو
اُنھون نے کہا کہ ہم جزیرہ قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاذن سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمھارے ساتھ کیا چیز ہی اُنھون نے کہا کہ
ہمارے ساتھ لوگ اور غلہ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین پسر ہرقل کے پس ظاہر کیا یوقنا نے اُنکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو
اور خلعت دیا اور کہا اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھارے ساتھ اُسکی خدمت مین پھر حکم کیا اُنکو مہمان خانے مین بیجانیکا اور نگہبان
مقرر کیا اُنپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بھیجا اُن لوگون کے پاس جو کشتیو نمین تھے پس اُتارا اُنکو ساتھ رئیسونکے اور لایا گیا اُنکے
واسطے کھانا رنگارنگ اور بہت قسمونکا پس کھایا اُنھون نے پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمھاری ہمراہی
مین ساتھ توشہ اور دانے چارہ اور سامان ہتھیارونکے بجانب ملک قسطنطین کے لیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنیکا میرے واسطے
تین دن تک پس کہا اُنھون نے اسی طریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور ملامت سے
اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اُنسے درخواست کرتے رہے تا اینکہ
منظور کیا اُنھون نے اس امر کو اور اقرار یوقنا سے ٹھہرنیکا کیا پس کہا یوقنا نے اُنسے کہ مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ کرو تم اپنا کام
رات مین اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرو تم میرے دلکو اور میل کرو تمین بجانب تمھاری بات چیت کے اور اُتارو تم بادبانون
اور مستولون کو اور رہو تم میرے نزدیک شہر مین تا اینکہ روان کرو تمین اپنے حاجات اور کامونکو پس منظور کیا اُنھون نے اس
امر کو اور ملا دیا اُنھون نے کشتیونکو شہر پناہ کی دیوار سے اور اُترا ہر شخص جو کشتیو نمین تھا اور نہین باقی رہے ہر کشتی مین سوا اُنکے
جو نگہبانی کرتے تھے اُسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے اُن سب پر پس جب
رات ہوئی سپرد کیا طرابلس کو بنی عم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور پھر اکشتیون مین اسباب کو اور قصد کیا چڑھنے کا اُسپر
اس حالمین کہ وہ کشتیونکے چڑھنے کی نیت مین تھے وقت چھپ جانے آفتاب کے کہ اُسیوقت آئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ ایکہزار
سوار لشکر زحف کے پس جب دیکھا اُنکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا شہر کو اُنکے اور بیان کیا
ماجرا اور وہ حال جسپر قصد اور میل کیا تھا اُنھون نے پس کہا اُنسے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالیٰ مدد اور تائید کریگا تمھاری پھر یوقنا سوار
ہوئے اُسی رات مین اور روانہ ہوئے وہ ہمراہی اُنکے بجانب شہر صور کے اور تھا شہر صور مین ایک بڑا دستہ بہت بڑا لشکر قسطنطین کا
جسکا نام ارمویل بن قسطہ تھا اور اُسکے ساتھ چار ہزار سوار تھے پس نہین صبح کی یوقنا نے مگر یہ کہ پہونچ گئے تھے وہ صور کے پنارے پر پس
حکم کیا نرسنگھونکا پس بجائے گئے وہ اور حکم کیا نشانونکا پس ظاہر کیے گئے وہ اور اُٹھے دمشق اُسکے باب البحر پر اور چڑھ گئے شہر پناہ پر
عوام الناس شہر کے پس بھیجا دمشق نے کسی کو واسطے دریافت کرنے اُنکی خبر کے پس پھر آیا وہ شخص اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ یہ لوگ
اہل قبرس اور جزیرہ افریطش بن لاذن کے ہین کہ متوجہ ہوئے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگونکے اور دانہ چارہ اور غلات
کے قصد رکھتے ہین قیساریہ کا طرف خدمت مالک قسطنطین کے پس خوش ہوئے اہل صور اس حال سے پھر حکم کیا اُنکو دمشق نے اُترنیکا پس اُترے

فصل ذکر لڑائی قیساریہ اور قبضہ کرنا یوقنا کا کشتیون کے

مع اپنے ساتھیون اور اُن لوگونکے جنکو خاص کر لیا تھا اپنی ذات کیواسطے پس بنایا اور تیار کیا دمشق نے اُنکے واسطے بڑا کھانا اور بچھایا
دستر خوان مختلف الالوان کو اور دیا اُنکے سردارونکو خلعت اور بزرگداشت کی اُنکی اور یوقنا راہ دیکھتے تھے رات کی اور اُسکی
تاریکی کی تاکہ تیزی اور حملہ کرین وہ مع اپنے ساتھیونکے اور وہ سب جو اُترے تھے یوقنا کے ساتھ نو سو تھے اور چھوڑا تھا اُنھون نے
باقی لوگونکو اور کہا تھا پیشتر اُترنے کشتی سے اگر نہ پورا ہووے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور
قدرت پاوین ہم اُنپر پس جدا ہو تم اپنی کشتیونسے اور روانہ کرو تم کسی کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم
اُنکو سرگذشت سے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ نہین سُنا مین نے زیادہ تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئے یوقنا اور
نو سو ہمراہی اُنکے شہر صور مین اور رکھا یا اُنھون نے کھانا دمشق کا اور خلعت دیا گیا اُنکے بڑے لوگونکو آیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدگی
مین ایک مرد بنی عم یوقنا سے جسکے دل پر گمراہی حاکم ہو گئی تھی اور گھیر لیا تھا کفر نے اُسکے جسم کے ملک کو اور سبقت کیا تھا اُسکے واسطے بدبختی
نے اُسکے بنانیوالے کیطرف سے کہا اُسنے کہ ای دمشق مین بنی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اور بٹھایا تو نے اُنکو اپنے
دستر خوان پر اور ہم سے نزدیک کیا تو نے اُنکو پس میل کر تو اُنکی طرف اور نہ فریب مین آ تو اُنکی بات پر اور قریب ہے ظاہر ہو گی تجکو وہ چیز جسکا اُنھون
نے ارادہ کیا ہے اور جان تو اس امر کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالین وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کے پس بیان کیا اُسنے
حال یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تھا اُنھون نے مکر و فریب سے اور آگاہ کیا اُسنے دمشق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ عرب کے ہمراہی
ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اُنھون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہی بطریق جرفاس بن صلیبا مصاحب بادشاہ اور
اُسکے ساتھیونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا دمشق نے یہ حال اُس مرد سے نہین جھوٹھ جانا اُسنے کسی چیز کو سوائے
اُسکے کہ سوار ہوا ساتھ اپنے ہمراہیونکے اور قابض ہو گیا یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیونپر اور بلند ہوئین آوازین اور بہت ہوا شور پس
سُنا اُسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیونپر تھے اور جانا اُنھون نے کہ یہ شور آواز کا بسبب اُنکے ہمراہیونکے ہی پس بہت غمگین ہوئے وہ لوگ
اس حال سے اور ڈرے وہ جانونپر دشمن سے کہ آوے وہ اُنکی طرف کہا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب مضبوطی سے قید کر لیا اُنکو دمشق اور مویل
بن قسطہ نے لگا نگہبان مقرر کیا اُنپر ایک ہزار سوار کو اور کہا اُنسے کہ لیجاؤ تم اُنکو بجانب بادشاہ کے تاکہ کرے وہ اُنکے ساتھ جو کچھ اُسکو
منظور ہو اور بہتر معلوم ہو پھر متوجہ ہوئے وہ لوگ در آنحالیکہ سرزنش کرتے تھے وہ یوقنا پر اور کہتے تھے اُنسے کہ کیا چیز دیکھی تمنے
عرب کے دین مین تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی اور چھوڑ دیا تمنے اپنا اور اپنے باپونکے دین کو تحقیق راندا تمکو مسیح نے اپنے دروازے سے اور دور کر دیا تمکو اپنی
درگاہ سے اور چھپایا تمکو اپنے پردے سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب قصد کیا اُنھون نے اُنکو لیکر چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازے پر اور چلے اور
بھاگے گانون والے لوگ جو نزدیک تھے صور کے بسبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اُنسے پس کہا اُنھون نے کہ ہجوم کیا اور سختی ڈالی اور آگئے
عرب تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے تھے عمرو بن العاص قیسارہ پر تو بھیجا تھا یزید بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار کے
بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اُسکا پس جب سُنا دمشق نے یہ حال بند کر لیا اُسنے شہر کے دروازونکو اور حکم کیا اُسنے اپنے لوگونکو چڑھ جانے
کا شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازہ پر اور ٹھہرے وہ برجونمین اور کھڑا اور بلند کیا اُنھون نے ڈھیا و اسون زرعا و انکو اور حکم کیا

دمشق نے بہ نسبت یوقنا اور اُنکے نو سو ہمراہیوں کے اس امر کا کہ لیجاوین اُنکو صور کے قصر مین اور مضبوطی سے قید کرین اُنکو تاکہ ہوی
ہووے اُسپر اُنکے ہاتھونسے وہ چیز جسکو وہ زبون جانتا تھا اور رات گذرانی قوم نے درانحالیکہ وہ نگہبانی کرتے تھے اور روشن کیا تھا اُنھون
نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پیتے تھے شراب اور ناچتے تھے باجونکی آواز و نپر تمام رات **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دوسرا
دن ہوا بلند اور ظاہر ہوا اُنپر دمشق پس دیکھا اُسنے لشکر یزید بن ابی سفیان کو پس سبک اور خفیف جانا انکو اور اُمید کی اُسنے
اور کہا کہ قسم ہی حق مسیح کی ضرور ہی مجکو نکلنا اُنکے مقابلے مین اور ہین یہ گروہ اندک اور ناچیز پھر پہنایا دمشق نے اپنے لوگونکو
اچھا لباس اور تلوارین اور زرہین اور حکم کیا انکو نکلنے کا اور چھوڑا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی حفاظت پر اپنے چچا کے
بیٹے باسیل بن منخائیل رحمہ اللہ کو اور تھے یہ باسیل کہ پڑھا تھا اُنھون نے کتب گذشتہ اور اخبار ماضیہ کو اور دیکھا تھا اُنھون نے
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بحیرا راہب کے دیر مین جبکہ نکلا تھا بحیرا اُنکی طرف درآنحالیکہ زیارت کرتا تھا وہ اُنکی اور اتفاق یہ ہوا
کہ قافلہ قریش کا آیا تھا اور اونٹ زبیر رض بنت خویلد کے قافلے کیساتھ تھے اور اُسی قافلے مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اور دیکھا اُسنے
ابر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سر پر کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب کی گرمی سے اور ڈھیلے اور پتھر سجدہ کرتے تھے اُنکا پس جب ظاہر ہوا
اُسکو یہ حال کہا اُسنے کہ قسم ہی خدا کی یہی صفت اُن نبی کی ہی جو مبعوث ہونگے تہامہ سے پھر دیکھا اُسنے کہ قافلہ اُترا ہی اور اُترے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اکیلے نزدیک درخت خشک کے اور تکیہ دیا اُسپر پس پھوٹ آئی کونپل اُسکی اور جھکٹ گئین شاخین اُسکی اور پختہ ہو گئے
پھل اُسکے اور بحیرا راہب دیکھتا تھا اُنکو اور باسیل زیارت کرنیوالا بھی دیکھتا اور اُمید رکھتا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ
جب دیکھا یہ حال بحیرا راہب نے تیار کیا اُسنے قریش کیواسطے کھانیکو اور بلایا اُنکو واسطے کھانیکے پس داخل ہو وہ لوگ دیر مین اور باقی رہے سیدالمرسلین
اور وہی جو مقصود تھے ساتھ اونٹونکے درانحالیکہ چراتے تھے اُنکو پس جب دیکھا بحیرا نے ابر کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
سر پر تھا کہ وہ اپنے حال پر ہی اور سایہ کرتا ہی اُنپر آفتاب سے باقی ہی ساتھ اُنکے جانا اُسنے کہ وہ نہین آئے ہین پس کہا اُسنے قوم قریش سے
بر سبیل سرزنش کہ اے گروہ قریش کے آیا باقی ہی کوئی شخص تم مین سے اُنھون نے کہا ہان ایک جوان ہم مین سے باقی ہین جو چھوٹے رہ گئے
ہین واسطے نگہبانی قافلہ اور چرانے اپنے اونٹونکے بحیرا نے کہا کہ اُنکا نام کیا ہی لوگون نے کہا محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحیرا نے کہا
آیا مان باپ اُنکے مر گئے ہین لوگون نے کہا کہ ہان بحیرا نے کہا کہ آیا کفالت اور پرورش کی ہی اُنکے دادا اور چچا نے لوگون نے کہا ہان پس کہا
بحیرا نے کہ اے قریش بزرگداشت اور تعظیم کرو تم اُنکی اسواسطے کہ بتحقیق قسم ہی خدا کی کہ وہ سردار تمھارے ہین اور اُنکے سبب سے زیادہ ہوگی
دنیا مین بزرگی تمھاری اُنھون نے کہا کہان سے جانا تو نے اس امر کو بحیرا نے کہا کہ جب تم ظاہر ہوئے تھے مجھپر میدان سے نہین باقی تھا
کوئی درخت اور پتھر نہ ڈھیلا مگر یہ کہ مُنھ کے بل گرا تھا وہ اُنکے واسطے سجدہ مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ باقی رہا باسیل تحیر
اپنے معاملہ مین اُس چیز سے جو دیکھا تھا اُسنے اور اُس خبر سے جو آگاہ کیا تھا اُسے بحیرا نے اور جانتا تھا اُسنے کہ بحیرا نہین کہتا ہی مگر کلام حق اور
راست پس چھپایا اُسنے اپنے معاملہ کو تا اینکہ گرفتار ہوئے یوقنا اور ہمراہی اُنکے اور مقرر کیا باسیل کو دمشق نے اُنکی نگہبانی پر کہا اُنھون نے قسم ہی خدا کی
کہ دین اسلام دین مضبوط اور راہ راست ہی اور یہ وہی دین ہی جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور شاید کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مجکو جبکہ چھوڑ دون مین

ذکر لڑائی قیساریہ اور قصہ بحیرا باسیل اور داخل دمشق ہونا رسول اللہ

اس دین اسنوار کے لوگونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ اچھی اور عمدہ تدبیر اللہ غالب و بزرگ کی اپنے مسلمان بندونکے
واسطے یہ تھی کہ جب نکلا تھا دمشق واسطے لڑائی کے یزید بن ابی سفیان سے نہین چھوڑا تھا اُسنے کسی جوان شہر کو مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیلیا تھا
اُسنے اور باقی رہے تھے عوام اور بوڑھے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی دیوار پر درانحالیکہ دیکھتے تھے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہی آگے
اور سوار مسلمانونکے بیچ مین دیکھا باسیل بن منجائیل نے شہر اور اُسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکے اُس چیز مین جو نازل ہوئی
تھی اُنپر اور شہر صور خالی ہی آدمیون سے جمع کیا اُنھون نے اپنی رائے کو یوقنا اور اُنکے ساتھیونکے چھوڑ دینے پر پس آئے باسیل اُنکے پاس اُنکو جبکہ
متوجہ ہوئے یوقنا کیطرف اور کہا اُنسے کہ ای بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چھوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادے کی دین کو جو بیشتر تمھارے تھے اور پھر
تم بجانب دین ان عربکے اور وہ کیا چیز ہی جو دیکھی ہی تمنے اُنکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت کی تمنے اُنکی حالانکہ رومی و رسلاطین اُنکے تمکو اپنی
قوت اور پشت پناہ گردانتے تھے پس کہا یوقنا نے کہ ای باسیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی تمکو پس پہچانا تمنے اُسکو
اور پکار کر کہتا تھا مجھسے غیب کا پکار نیوالا کہ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہی باسیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہی واسطے
اُس اللہ کے جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چھوڑا یا اُسنے ہمکو راستے ہلاکی سے اور کیا اُسنے ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اُسنے
ہماری رہائی کو تمھارے ہاتھو پر راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا باسیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اُن کا اور راست اور
درست ہوا ایمان اُنکا اور مضبوط ہوئی تصدیق اُنکی پھر کہا اُنھون نے کہ قسم ہی خدا کی ای یوقنا تحقیق جاری کیا اللہ تعالیٰ نے تمھاری
زبان پر حق کو اور گویا کیا اُسنے تمکو ساتھ کلام راست کے اللہ تعالیٰ نے اور اُسی کیواسطے تعریف اور شکر ہی دور کردیا تھا
پردہ غفلت کا میرے دل سے جبکہ دیکھا تھا مین نے ان عربکے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلے مین تھے اور
دیکھا تھا مین نے اُنکی پہچان سے یہ امر کہ نہین چلتے تھے وہ زمین پر مگر یہ کہ درخت اُنکے ساتھ چلتے تھے پھر دیکھا تھا مین نے ابر کو اُنکے سر
کہ سایہ کرتا تھا اُنپر آفتاب سے اور اُنھون نے تکیہ دیا تھا ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہوگیا تھا اور پھل لایا تھا اور پختہ ہوگئے تھے
پھل اُسکے اور خبر دی تھی مجکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اُسنے پڑھا اور پایا تھا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے
تکیہ دیا تھا اُس درخت پر اور بیٹھے تھے وہ اُسکے نیچے پس جب تکیہ بنایا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور پتے دار ہوگئی
تھین شاخین نکلی اور پختہ اور رسیدہ ہوگئے تھے پھل اُسکے تعجب کیا تھا مین نے اس امر سے اور سنا تھا مین نے بحیرا سے درانحالیکہ وہ کہتا تھا کہ
قسم ہی خدا کی یہ وہی نبی صلعم ہین جنکی بشارت مسیح نے دی ہی پس ہلاکی اور خوشی ہو اُس شخص کو جو تبعیت کریگا اُنکی اور ایمان لاویگا اُنپر اور
تصدیق کریگا اُنکی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ پھر آگاہ کیا باسیل نے یوقنا کو اس امر سے کہ نہین باز رکھا تھا اُنکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پھرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اُنھون نے بجانب قسطنطنیہ
کے اور در آئے دریا مین واسطے تجارت کے شہر روم کے اور کہا باسیل نے کہ ٹھہرا مین جبتک چاہا اللہ تعالیٰ نے پھر واپس آیا مین
قیساریہ مین اور دیکھا مین نے رومیونکو آشوب اور فتنہ مین پس پوچھا مین نے اُنکے حال کو پس کہا گیا مجھسے کہ بتحقیق ظاہر
ہوئے ہین نبی حجاز مین جنکا نام محمد ؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہی اور نکالا ہی اُنکو اُنکی قوم نے مکہ سے اور ہجرت کی اُنھون نے

بجانب مدینہ کے جسکو تبع نے بنایا تھا اور تحقیق غالب ہوے ہین وہ اپنی قوم پر اور شکست دی ہی اُنکو اور اُنکی مدد کی ہی اللہ تعالی نے قوم
پر پس برابر مین پوچھتا رہا اُنکے حال اور اخبارات کو اور وہ اخبار ہر روز زیادہ ہوتے تھے اور بڑھتے تھے تا اینکہ بلا لیا اللہ تعالی نے
اُنکو اپنی طرف اور اختیار کیا اللہ تعالی نے اُنکے واسطے اُس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر متولی اور
سردار ہوے اُنکے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پس روانہ کیا اُنھون نے اپنے لشکر کو بجانب شام کے پس نہین ٹھہرے وہ مگر تھوڑی
مدت تک اور انتقال کیا اُنھون نے اس عالم سے پھر متولی ہوے اُنکے بعد یہ مرد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اُنھون نے ہمارے
شہرونکو اور ذلیل کیا ہمارے بادشاہونکو اور شکست دی ہمارے لشکرونکو اور مین باینہمہ اُمید رکھتا تھا اُنکے آنیکی اس ساحل کیطرف
تا اینکہ لایا اللہ تعالی اُنکو پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ کس امر کا تمنے ارادہ کیا ہی پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہی مین نے قسم ہی خدا کی اس امر کا
کہ چھوڑ دونگا مین اپنے باپ دادے کے دین کو اور تبعیت کرونگا مین تمھاری اسواسطے کہ حق ظاہر ہی پھر کھولدیا باسیل نے یوقنا اور
اُنکے ساتھیون کو اور سپرد کیا اُنکو اُنکے سامان اور ہتھیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کنجیان شہر کی میرے پاس ہین اور
لشکر سب شہر کے باہر ہی اور مشغول ہی عرب کی لڑائی مین اور نہین ہی شہر مین کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس اُٹھو تم اللہ تعالے
کا نام لیکر پس کہا اُنسے یوقنا نے کہ جزاے خیر دیوے اللہ تعالی تمکو اے باسیل بتحقیق ہدایت کی اللہ تعالی نے تمکو بجانب دین اسلام کے
اور چلایا اُسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمھارے واسطے نیکی کو اور واجب ہوا تمپر اب اور ہمپر یہ کہ قوی ہوجاوین ہم اپنی جانونپر
اور بھیجین ہم کسیکو اُن لوگون کیطرف جو کشتیو نمین ہین تاکہ اُتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہوجاوین ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت
باسیل نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا پھر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کھولا اُنھون نے باب البحر کو اور تھے اُس دروازے پر ایک
مرد بنی عم یوقنا سے پس بیان کیا باسیل نے اُنسے حال کو اور سوار ہوے اُنکے ساتھ ایک چھوٹی کشتی پر اور جا پہونچے وہ
دونون بجانب کشتیونکے اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گھاٹ کے اور اُترے وہ کشتیون
سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر پناہ کے اندر سے اور اندھا کردیا اللہ تعالی نے ظالمین کی آنکھونکو پس جب
قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اُنکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر مین کہا یوقنا نے کہ یہ امر میری راے کے موافق نہین
ہی اور مین چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ ہبہ کردے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور چھپادے اپنے کام کو اور نکلے
وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانونکے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کے پاس آگاہ کرے اُنکو ہمارے حال سے
پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سُنینگے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کریگا یہ امر اُنکو پس کہا ایک مرد نے قوم
سے کہ اس کام کو مین کرونگا پھر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کرلیا باسیل نے اُس مرد کے پیچھے شہر کے دروازیکو پس پہونچا وہ
مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اُنسے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ کیا اُنکو اُس چیز سے جسپر عزم کیا تھا اُن دونون نے پس
سجدۂ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اُسیوقت بجانب مسلمانونکے ایک خط کو تاکہ ہوشیار ہوجاوین اپنی جانونپر واسطے
ناگہان در آنیکے قوم پر ایسا ہی کیا اُنھون نے اور یوقنا رحمہ اللہ نے جب جانا اس امر کو کہ پہونچگئی ہی خبر مسلمانونکو کہا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے

کہ چڑھا جاوے اُنمین سے ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ ان لوگون سے جو شہر مین کہا باسیل نے اُنسے میری راے
نہین ہی اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اُنکا اعتبار نہین ہی اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کردیوے اُنکو بجانب اسلام کے
ولیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہ اُترنے اور آنے شہر پناہ کو تا کہ نہ اُترے تمپر کوئی شخص اُنمین سے یا یہ
کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اُنکی راے کو اور مقرر کیا تھا اُنھون نے لوگونکو شہر پناہ کے آنے کی جگہ پر پھر شور کیا
یوقنا نے جنبش دینے والا شور ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اُنھون نے کلمہ توحید کو سُنا
اُسنے جو شخص شہر مین تھا اور دیوار پر تھا پس جانا اُنھون نے کہ یوقنا اور اُسکے ہمراہیان نے رہائی پائی قید سے اور تیزی اور حملہ کیا
اُنھون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اُنکی اور جنبش مین آئے دل اُنکے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر اور ٹھہرے وہ حیرت مین
پس جو شخص تھا اپنے گھر مین نہین قدرت پائی اُسنے نکلنے کی پھر یزید بن ابی سفیان نے جب سُنا شور کو شہر مین جانا اُنھون نے اس امر کو
کہ مسلمان ٹھہرے اور راست ہوے شہر مین پس تکبیر اور تہلیل کی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ سُنا دمشق نے شور کو شہر سے پس جانا اُسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اُسکے چھوٹ گئے قید سے اور اُنہین لوگون نے
یہ امر کیا ہی پس واقع ہوا خوف مشرکین کے دلونمین اور دیکھا اُنھون نے کہ آگ شعلہ زن ہی مسلمانونکے لشکر مین اور وہ آمادہ
ہوے ہین حملہ کرنیکو پس باقی رہا اُنمین صبر اسواسطے کہ دل اُنکے متعلق تھے اپنے مال اور اولاد اور گھر بار پر شہر کے اندر اور شہر
قیساریہ محصور تھا اور نہ تھی اُنکے واسطے یاری اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کیطرف سے پس پھیرا اُنھون نے پیٹھونکو اور میل
کیا بجانب فرار کے اور پیچھا کیا مسلمانون نے اُنکا اور ہلاک کیا اُن سبھون کو اور مالک ہو گئے وہ خیمونکے **واقدی** رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہی کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کھولدیا یوقنا نے مسلمانونکے واسطے دروازہ شہر کا پس داخل ہوے یزید بن ابی سفیان
اور ہمراہی مسلمان اُسکے شہر صور مین اور گھیر لیا اُنھون نے رومیونکے مالونکو اور پکارا اُن لوگون نے جو دیوار پر تھے لفون لفون
یعنی الامان الامان پس امان دی اُنکو مسلمانون نے پس اُترے وہ دیوار سے پس کہا اُنسے یزید بن ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ
تحقیق اللہ تعالی نے اور اُسی کیواسطے تعریف ہی فتح کیا ہمپر اس تمھارے شہر کو از روے قہر اور غلبہ کے ساتھ تلوار کے اور تم لوگ
اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین کرین تمھارے ساتھ اور تمپر ولیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اُسکو پورا
کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہمنے تمکو امان اور ذمہ داری جانون کی ولیکن لے لیوینگے جزیہ
اُس شخص سے جو نہ داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا پس منظور
کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوے اکثر اُنمین کے اور پہونچی یہ خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اسی امر کی کہ شہر
صور لے لیا گیا اور داخل ہوگئے مسلمان اُسمین پس جانا اُسنے کہ وہ نہین برابری کر سکتا ہی عرب کی پس نگاہ رکھا اُسنے
فرصت کو اور لے لیا اُسنے اپنے خزانے اور مال اور گھر والون اور مصاحبونکو اور سوار کرایا اُنکو رات مین اور چلا وہ بارادہ
ملجانے کے اپنے باپ سے بجانب قسطنطنیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب دیکھا اہل قیساریہ نے اُس کام کو جو

قسطنطین پسر ہرقل نے کیا تھا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کے سپرد کر دینے پر پس مضبوط ہوئی صلح اُنکے بیچ مین دو لاکھ درم اور تمام اُس چیز پر جو چھوڑا تھا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب اور کپڑے اور جانور اپنے اُس لشکر کے جو اُسکے ساتھ تھے کشتیون مین سوار ہو گئے تھے پس منظور کیا اُن لوگون نے اس امر کو اور لکھدی دست آویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص ور مسلمان قیساریہ مین اور لین اُنھون نے وہ چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اُسکے اُٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اُنپر جزیہ کو آئندہ سال سے ہر مرد پر چار دینار اور اُسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو اُسپر جسکا نام باسیل بن عون ابن مسلمہ تھا اور وہ مرد بڈھے مسن صالح تھے حاضر ہوے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے غزوہ حنین اور نضیر مین اور مارے گئے بھائی اُن کے حنین کے دن اور بھائی اُنکے سخت لڑے تھے پس مارا تھا اُنکو مالک بن عون النضیری نے پس بھیجا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اُنکے ساتھ ایک سو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے تھے اور حکم کیا تھا عمرو بن العاص نے اُنکو عدالت کرنے کا اُن لوگون مین اور ڈرنے کا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روے صلح کے دو لاکھ درہم اور اُس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال ور اسباب سے داخل ہوے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرۂ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اُنیس مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال و رچھ مہینے زمانہ خلافت مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور دیتہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور لبریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اُنھون نے مسلمانان سے اور اسیطرح اہل جبلہ اور بیروت اور لاذقیہ نے اور مالک کر دیا اللہ غالب ور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا برکت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ الاخیار وآلہ الابرار وازواجہ الاطہار

وهذا ما انتهى الينا من فتوح الشام على التمام والكمال ونعوذ بالله من الزيادة والنقصان

ذکر صلح اہل رملہ وغیرہ و فتح تمام ملک شام ۱۲

فہرست مضامین فتوح المصر

خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر روانگی عمرو بن العاص بجانب مصر کے مع یزید بن ابی سفیان و یوقنا علیہم الرضوان۔	۵
ذکر جانے خط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ حاطب کے پاس مقوقس کے اور راہ مین ملنا تین کافرون کا اور مار ڈالنا حاطب کا اُن تینون کو۔	۸
ذکر طلب کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کو بعد معلوم ہونے حال اُن کے فریب کے زبانی اپنے جاسوسون کے اور نصیحت کرنا یوقنا کا اپنے لوگون کو اور واقع ہونا لڑائی کا۔	۱۶
ذکر لکھنے مقوقس کا جواب خط ملکہ کو اور آنا عمرو بن العاص کا پاس یوقنا کے اور گرفتاری ملکہ اور اُسکے ہمراہیون کی۔	۲۱
ذکر آپڑنے چار ہزار سوار قبطیون کا مسلمانون پر بحالت نماز جمعہ کے اور مار ڈالنا نمازیون کی دو صفون کا اور اُسی وقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور قتل ہونا اُن سب قبطیون کا۔	۳۷
ذکر ملاقی ہونا خالد بن الولید وغیرہ کا بمقام عقبۂ ایلا کے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف سے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے کمک عمرو بن العاص کے مدینہ منورہ سے بھیجا تھا اور روانہ ہونا اُن سب کا باتفاق بجانب مصر کے:	۴۳
ذکر ملاقی ہونے خالد بن الولید و رفاعہ وغیرہ مسلمانون کا اور اثناء راہ مین ملنا تین ہزار عرب تنصرہ سے جو واسطے کمک ارسطولیس بادشاہ مصر کے جاتے تھے اور مار ڈالنا مسلمانون کا ایک ہزار تنصرہ کو اُن مین سے اور گرفتار کر لینا دو ہزار کا اور گردن مارنی اُنکی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بہ لباس اُنھین عرب تنصرہ کے بجانب مصر کے۔	۴۳
ذکر بھیجنے خالد بن الولید کا نضر بن ثابت کو اثناء راہ سے پاس ارسطولیس بادشاہ مصر کے واسطے اظہار اس امر کے کہ عرب تنصرہ واسطے اُس کی مددہی کے آتے ہین اور روانہ ہونا نضر کا اور بھیجنا نعیم بن مرہ کو پاس عمرو بن العاص کے واسطے بیان اس بات کے کہ ہم لوگ براہ فریب بہ لباس عرب تنصرہ آئے ہین تم مسلح باسامان رہنا اور جب ہماری آوازین تہلیل اور تکبیر کی قبطیون کے لشکر مین سُننا تو تم بھی مع اپنے لشکر کے حملہ کرنا۔	۴۹
ذکر پہنچنے خالد بن الولید وغیرہ کا مع اپنے لشکر کے مصر مین اور جانا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا اُنکو	۵۲
ذکر حملہ کرنے خالد بن الولید وغیرہ کا قبطیون کے	۵۵

خلاصۂ مطالب	صفحہ
لشکر مین رات کے وقت اور حملہ کرنا عمرو بن العاص کا مع اپنے لشکر کے اور بھاگ جانا ارسطوبیس بادشاہ کا مع اپنے لشکر کے بجانب اسکندریہ کے اور فتح ہونا شہر مصر کا بطور صلح کے ارجانوس اور مقوقس سے اور امان دینا مسلمانون کا ارجانوس اور سکناے مصر کو اور داخل ہونا مسلمانون کا شہر مصر مین۔	
ذکر جانے یوقنا کا بطور ایلچی کے مع بیس سوارون کے پاس مرزبان حاکم ومربوط کے اور قید ہوجانا یوقنا وغیرہ کا اور پہنچنا خالد بن الولید کا مع لشکر کے باعانت پسر مرزبان کے اور قبضہ کرا دینا شہر پر اور چھوڑنا یوقنا وغیرہ کا	۵۹
ذکر گرفتار ہونے ضرار وغیرہ مسلمانون کا بدست لشکر ارسطولیس کے ساحل رملہ پر اور رہائی پانا اُنکا خالد بن الولید کے ہاتھون پر۔	۶۵
ذکر پہنچنے خالد بن الولید کا مع لشکر کے اسکندریہ مین بقصد فتح اُسکے اور آمادہ ہونا ارسطولیس بادشاہ کا لڑائی پر۔	۷۲
ذکر فتح اسکندریہ۔	۷۸
ذکر فتح دمیاط۔	۸۳
ذکر فتح جزیرۂ تینس۔	۸۷
ذکر فتح قلعۂ مدینہ اور بلقارہ بطور صلح کے۔	۹۸
ذکر فتح قصر شید اور دارود اور عریش کا بطور صلح کے۔	۹۹

بعون خلاق کون و مکان فضل خالق زمین و زمان جل شانہ

فتح المصر

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من المسلمین ونصر الانصار والمهاجرین علی اعداء الدین و فضلنا علی امم السابقین بان امنا بخاتم النبیین والصلوٰة والسلام علی رسوله وحبیبه محمد سید المرسلین و شفیع المذنبین و آله الذین هم سفینة النجاة عن تلاطم امواج الابتلاء فی الدنیا والدین واصحابه الذین بذلوا جهدهم فی ترویج احکام الشرع المبین۔ **اما بعد** مخفی نرہے کہ یہ ناقد الادراک والتمیز اضعف عباد اللہ رب المشرقین سید مہدی حسین النقوی المداری السید نپوری ابن منشی محمد حسین صانہ اللہ عن کل شین خدمت ارباب صدق وصفا مین التماس کرتا ہی کہ اس خاکسار کو بسا اوقات یہ امر جاگزین خاطر تھا کہ کوئی ایسی کتاب خاص زبان عربی کی دیکھنا چاہیے جس سے فی الجملہ استعداد اور مناسبت ترجمہ وعلم لغات ومحاورات عرب حاصل ہو بالفعل کہ حسن اتفاق سے کتاب فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمہ مع فتوح المصر مطبوعۂ کلکتہ جناب عم معظم قبلہ گاہی منشی سید عنایت حسین صاحب مدظلہ العالی تک پہونچی اس حقیر نے جناب ممدوح کی خدمت مین گذارش کیا کہ اگر ترجمہ اس کا عربی سے بہ زبان اُردو ہوجاوے تو ہر کم سواد قلیل الاستعداد اُس کے مضامین کثیر المنفعت سے حظ وافر اُٹھاوے نظر برآن جناب موصوف نے باوجود ضیق فرصت بوجہ مشاغل دنیاوی کے ترجمہ فتوح الشام کا بہ زبان اُردو تحریر فرمایا اور ترجمہ فتوح المصر کا اس احقر کی تحریر پر محول فرمایا چنانچہ حقیر نے امتثالاً للامر ترجمہ فتوح مصر کا بطرز وروش ترجمہ فتوح الشام کے لکھ کر جناب موصوف کی خدمت مین گذرانا اور جناب معظم الیہ نے اس کو پسند فرمایا اب ناظرین انصاف پسند کی خدمات مین عرض یہ ہی کہ اگر کسی مقام مین کوئی سقم اور غلطی پاوین تو عیب جوئی سے اغماض فرماوین کہ احقر واقعی کم استعداد ہی اور غرض خاص اس ترجمے سے نفع عام پیش نہاد ہی والان اشرع فی البیان راجیا برحمة اللہ المنان وعلیہ التکلان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے یحیی بن شاکر المدنی سے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ غالب اور بزرگ نے سواحل شام کو عمرو بن العاص اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھون پر لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امین الامۃ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص بن وائل السہمی الی امین الامۃ اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ الذی اخبر بہ الامیر ان اللہ جل و علا فتح علینا ما کان بقی من الساحل فتحنا قیسارۃ صلحا وھرب منہا قسطنطین بن الملک الھرقل باموالہ وذخائرہ وذریتہ ورکب المراکب وسار فی البحر ونحن بقیساریۃ ننتظر امرک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور روانہ کیا خط کو راوی نے بیان کیا ہی کہ لکھا یزید بن ابی سفیان نے بھی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر خبر فتح صور کے اپنے اور بندہ نیک یوقنا کے ہاتھون پر اور لکھا اُس خط مین حال یوقنا کا اور رہائی دینا اللہ تعالی کا اُنکو قید سے باسیل بن میخائیل کے ہاتھ پر اور مسلمان ہونا باسیل کا اور روانہ کیا اُس خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس پہونچے وہ دونون خط اُنکے پاس اُس حالت مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے حلب سے بارادہ طبریہ کے اور ملے اُنکو خط راہ مین جب کہ اُترے تھے وہ زراعہ مین پس جب پڑھا اُنھون نے خطون کو روشن ہو گیا چہرہ اُن کا بسبب خوشی کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور اُسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب کے درآنحالیکہ بشارت دیتے تھے اُنکو اُس چیز کی جسکو فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتھون پر اور لکھا اُسمین حال یوقنا کا اور روانہ کیا خط کو ساتھ عرفجہ بن مازن کے پس سوار ہوئے عرفجہ اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے وہ بارادہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور چلتے رہے رات دن تا اینکہ پہونچے مدینہ مین عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا مین مدینہ مین اور میرے پاس ایک کپڑا ریشمی رومی تھا کہ فخر کرتا تھا مین اُسکے سبب سے اور میرے سر پر ایک چادر ریشمی بہت اچھی سونے کے تارون کی بنی ہوئی تھی اور حضرت عمر نکلے تھے

مدینہ منورہ سے بارادہ خودلڑ کے پس جب بغور دیکھا مین نے اُنکو پہچانا مین نے اُنکو اور اپنی اونٹنی کو چار زانو بٹھا کر باندھ دیا مین نے اُسکو
اور جلدی سامنے آیا مین اُنکے اور سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام دیا اُنھون نے مجکو اور دیکھا میری طرف پس نہین پہچانا مجکو اور کہا
کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین عرفجہ بن مازن ہون پس کہا اُنھون نے کہ ای بیٹے مازن کے آیا نہین تھی تمکو اچھی پیروی ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بتحقیق یہ کپڑا ریشمی حرام ہی ہم مردون پر کسواسطے کہ اس کپڑے کی صلاحیت اور زیبایش سوائے عورتون کے اور
کسی کو نہین ہی اور یہ تمہارے پاس ہی اسکو تصدق کردو تم فقرائے مدینہ طیبہ پر آگاہ ہو قسم ہی کہ داخل ہوا تھا مین ایک روز رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین اُس حالت مین کہ آپ آرام فرماتے تھے ایسے تخت پر جو بُنا گیا تھا خرمے کے پوست سے اور نہین تھی درمیان
بدن مبارک اور اُس تخت کے کوئی چیز اور نشان بن گیا تھا بسبب اُسکے آپکی جلد نرم اور نازک مین پس رویا مین یہ حال دیکھکر تب آپنے
فرمایا کہ ای عمرؓ کس چیز نے رولایا تمکو مین نے کہا کہ قسم ہی خدا کی یا رسول اللہ بیشک مین جانتا ہون اس امر کو کہ آپ بزرگ ہین نزدیک
اللہ کے کسری اور قیصر سے اور وہ دونون عیش کرتے ہین مملکت دُنیا مین اور آپ اللہ کے رسول ہوکر اس حالت مین ہین پس فرمایا
آپ نے کہ ای عمرؓ آیا نہین راضی ہو تم اس امر سے کہ دُنیا اُن لوگون کے واسطے ہو اور آخرت ہمارے لیے عرفجہ نے بیان کیا ہی کہ دیا مین نے
خط حضرت عمرؓ کو پس اُنھون نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکے خط چمکنے لگا چہرہ اُنکا اور بہت خوش ہوکر حمد اور شکر اللہ کا
بجالائے پھر گیا مین اپنی خالہ کے گھر مین جنکا نام عفیرہ بنت ابی ایوب الانصاری تھا پس شب گذرانی مین نے وہان اور
جب صبح ہوئی بُرا جانا مین نے اس امر کو کہ جاؤن مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس حالت سے یعنی وہ کپڑا ریشمی
پہنے ہوئے پس دیدیا مین نے وہ کپڑا اور عمامہ اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے اُنکو کہ اُسکو بیچ کر تصدق کردین فقرائے مدینہ طیبہ پر
اور نکلا مین بارادہ جانے کے حضرت عمرؓ کے پاس پس جب آیا مین اُنکے پاس سلام کیا مین نے اُنپر پس جواب سلام کا دیا
اُنھون نے مجکو اور دیکھکر ہنسے اور کہا کہ ای بیٹے مازن کے وہ ریشمی کپڑا کیا کیا تم نے مین نے کہا کہ یا امیر المومنین دیدیا مین نے
اپنی خالہ کو اور حکم کیا مین نے واسطے بیچنے اور تصدق کرنے اُسکے فقرا اور مساکین مدینہ طیبہ پر پس پڑھا حضرت عمرؓ نے یہ آیہ وما
تفعلوا من خیر فان اللہ بہ علیم بعد اُسکے حکم کیا مجکو بیٹھنے کا پس بیٹھ گیا مین اور منگایا اُنھون نے قلم اور دوات اور کاغذ اور لکھا
ایک خط بنام ابو عبیدہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم والعاقبۃ للمتقین من عبد اللہ امیر المومنین الی ابی عبیدۃ عامر
بن الجراح اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلے علی نبیہ وقد فرحت بما فتح اللہ علی المسلمین مما وعدنا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من کنوز قیصر سیفتح علینا کنوز کسری ان شاء اللہ تعالی وقد بلغنی ان دیۃ الاعراب قد استیھدوا الی البلاد وزینتہا وتمسکوا بذیل غرورھا
ونسوا الجنۃ وقصورھا ودفنوا فی ثیاب الدیباج واکلوا الحلوا وخبز الحنطۃ والہاھم ذلک عن الآخرۃ حتی تہاونوا بالصلوۃ ونسوا المفترضۃ
فنہوا لہم عتاق الہمم واغلظ علیہم ولا تکن لہم حاملا فیطمعوا فیک ومن اخل بشیء مما افترضہ اللہ علینا فتم فیہ حد اللہ عز وجل واعلم

اگرچاہا اللہ تعالی نے اور
بتحقیق معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر
کہ بدوی عربون نے تکیہ کیا
ہی دُنیا اور اسکی زینت پر
اور [illegible]
[illegible]
ہی جنت اور اسکے محلون کو اور
[illegible] ہین وہ ریشمی کپڑون پر
اور کھاتے ہین حلوا اور روٹی
[illegible]
باتون سے یاد آخرت سے تا اینکہ
سستی کرنے لگے ہین نماز مین
[illegible]

[illegible]

[illegible]

انك راع وكل راعٍ مسئول عن رعيته وكونوا من الذين ذكرهم الله عزوجل فی كتابه العزيز اذ يقول الذين ان مكناهم فی الارض
اقاموا الصلوٰة واٰتوا الزكوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور وقد قال فيك رسول الله صلى الله عليه واٰله
وسلم ابو عبيدة امين هذه الامة فاعط الامانة حقها ومن ترك صلوٰة فاضرب عليها ولقد كان رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم
يحدثنا ونحدثه فاذا حضرت الصلوٰة فكانه لم يعرفنا ولم نعرفه اشتغالاً بعظمة الله تعالى وعنه صلى الله عليه واٰله وسلم قال ان الله تعالى
يقول ان بيوتی فی الارض المساجد وان زوارى عمارها فطوبیٰ لعبد تطهر فی بيته ثم زارنی فحق على المزور ان يكرم زائره
وقال صلى الله عليه واٰله وسلم اتقوا الله واعلموا ان الله عزوجل فترض جميع المفروضات على فی الارض الصلوٰة فان الله عز
وجل افترضها على السماء واذا قرأت كتابی هذا فامر عمرو بن العاص ان يتوجه الى مصر بعسكره وابعث معه عامر
بن ربيعة العامرى ومشائخ من اصحاب رسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم يعتضد بهم عند مشورته وابعث من
يعتمد عليه الى الارض ربيعة وزياد الحارث بن صالح والله اسأل ان يكون لكم عوناً ومعيناً والسلام عليك ورحمة الله و
بركاته على جميع المسلمين راوى نے بيان كيا ہی كہ لپيٹا حضرت عمر رضى الله عنہ نے خط كو اور مُہر كركے عرفجہ بن مازن كے حوالے
كيا اور حكم كيا اُنكو روانگى كا بعد اُسكے كہ حكم كيا اُنكو واسطے دينے زادراہ كے بيت المال سے عرفجہ نے بيان كيا كہ ليا مين نے
خط كو اور سوار ہوا مين اپنى اونٹنى پر اور روانہ ہوا مين تمار كى راہ سے پس ملى مجكو نزديك ايار لخم كے ايك قوم اہل
وادى القرى سے پس پوچھا مين نے اُنسے حال ابو عبيدہ بن الجراح كا اُنھون نے كہا كہ ٹھہرے ہين وہ غباغب مين
بارادہ روانگى طبريہ كے پس چلا اور گذرا مين ابار لخم سے بطلب غوبر اور رجولان كے اور قصد كيا مين نے طبريہ كا پس ملاقى ہوا مين
بعد چند دن كے ابو عبيدہ بن الجراح سے اردن مين اور سامنے آكر سلام كيا مين نے اُنكو پس جواب سلام كا ديا اُنھون نے
مجكو پھر ديا مين نے اُنكو خط امير المومنين عمر بن الخطاب رضى الله عنہ كا پس كھول كر پڑھا اُسكو بآواز خفى اور جب پڑھ چكے سب
مسلمانون كو جمع كيا اور پڑھا اُنكے سامنے خط كو بآواز بلند جب فارغ ہوے اُسكے پڑھنے سے كہا كہ اى گروہ مسلمانون كے
جب مجكو معلوم ہوگا كہ چھوڑا ہى كسى شخص نے نماز كو يا چھوڑا ہى اُسنے اُس چيز كو جسكو فرض كيا ہى الله تعالى نے اُس پر تو دُرّے
لگاؤنگا مين اُسكے پس جب ہوا دوسرا دن پہونچنے خط سے آئے خالد بن الوليد رضى الله عنہ مع اپنے لشكر كے طرابلس
سے پس اُنكو بھى پڑھكر سُنا ديا ابو عبيدہ بن الجراح رضى الله عنہ نے خط امير المومنين رضؓ كا پھر روانہ كيا اُس خط كو پاس عمرو بن العاص
كے اور وہ اُس دن قيساريہ مين تھے پس جب پہونچا اُنكو خط كھول كر پڑھا اُنھون نے اُس كو اور جب مطلع ہوے وہ
اُس امر سے جو اسمين لكھا تھا حكم روانگى كا بجانب مصر كے احتياط كى اُنھون نے اپنى جان پر اور آمادہ بروانگى ہوے
واقدى رحمہ الله نے ثقات سے روايت كى ہى كہ جب پہونچا خط امير المومنين عمر بن الخطاب كا عمرو بن العاص كے
پاس بحكم روانگى مصر كے احتياط كى اُنھون نے اپنى جان پر اور آمادہ بروانگى ہوكر چلے وہ مع اپنے لشكر كے اور ہمراہ اُنكے

یزید بن ابی سفیان اور عامر بن ربیعۃ العامری اور ایک جماعت صحابہ کبار کی تھی اور عبد اللہ یوقنا بھی بجمعیت چار ہزار سوار کے اپنے صحابہ اور بنی عم سے اُنکے ہمراہ تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے نہین کوچ کیا تھا ساتھ عمرو بن العاص کے طرف شہر پناہون کے بلکہ اپنے داہنی جانب چھوڑ دیا اُنھون نے جنگل اور قلعجات رفع اور عریش اور عداد اور بکارہ اور قرمہ کو جو مصر کی راہ مین تھے اور روانہ ہوے وہ پچھم کو گویا وہ حجاز کا ارادہ رکھتے تھے اور عنقریب ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح ہونے اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالےٰ نے پس جب دور نکل گئے یوقنا تا اینکہ پہونچے وہ اُس موضع مین جسکو نار غوبر اور عقبہ ابلات کہتے تھے میل کیا اُنھون نے بطلب زمین مصر کے اور تھی زمین مصر کی حدود نوبہ سے ساحل بحر اسکندریہ اور عقبہ کبیرہ اور کنایس اور دیر زجاج تک اور یہ تمام مواضع بادشاہت قبط مین تھے اور اُس زمانے مین بادشاہ قبطیون کا مقوقس بن راعیل تھا اور یہ بادشاہ صاحب عقل اور بزرگی اور تدبیر اور شاگرد حکیم تاذمون کا تھا اور حکیم تاذمون وہ شخص ہے جسنے بنایا تھا ایک جھانجھ اس ضرورت سے کہ غالب ہوگئے تھے سانپ مصر کی زمین مین اور خراب کر دیا تھا اُسکو پس بنایا اُس حکیم نے ایک جھانجھ کہ جب حرکت دیتا تھا اُسکو تو سُنی جاتی آواز اُسکی بفاصلہ ایک پرتاب تیر کے پس نکلتے تھے سانپ سوراخون سے اور جو بھاگ جاتا وہ بچ جاتا تھا اور جو ٹھہر جاتا تھا مرجاتا تھا اور مقوقس اپنے زمانے کا بڑا عالم تھا اور اُسکی سلطنت مین قبطی لوگ عیش پسندیدہ اور مراتب بلند مین تھے اور مقوقس متوقع ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رہتا تھا اور اُسکے عہد مین شہر مصر مین ایک حکیم تھا جسکا نام عطماوس تھا اور اُسنے بنایا تھا چرخ اور چکی ہوا کی بہت مدت مین اور پہونچگیا تھا وہ حکمت کے بھیدون پر اور جانتا تھا وہ خواص سونے اور چاندی کے اور آگاہ تھا اُن حرکات سے جو جنبش دیتے ہین ہوا کے چلنے کو اور جانتا تھا اقسام ہوا کو اور آگاہ ہوا تھا اُن علوم کے پڑھنے سے جو کتب گذشتہ مین تھے اس امر پر کہ اللہ غالب اور بزرگ مبعوث کریگا ایک نبی عربی کو زمین تھامہ سے جو بلاوینگے لوگون کو بجانب اقرار وحدانیت اللہ تعالی اور اُسکی عبادت کے اور ظاہر کرینگے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو اور پھیل جائیگا دین اُنکا روے زمین پر اور بلند ہوگا کلمہ اُنکا اور مالک ہو جائینگے اصحاب اُنکے شہرون پچھم سے پورب تک اور بنایا تھا حکیم عطماوس نے بزور اپنی حکمت کے زمانہ راعیل بن قطماوس بن مقوقس مین ایک بڑا حظیرہ تانبے کے ستونون پر موضع عین شمس مین اور بنائی تھین اُس حظیرے پر کئی تصویرین خولدار اور رکھے تھے منھ اُن تصویرون کے بجانب مصر کے اور لکھی تھی اُسپر زبان اور خط قبطی مین یہ عبارت اذا دارت ہذہ الاشخاص وجوہہا الی الحجاز فقد قرب ملک العرب راوی نے بیان کیا ہے اُسی حال مین کہ مقوقس بعض ایام مین سوار ہوا تھا بارادہ شکار کے اور یہ سوار ہونا اُسکا زمانہ ہجرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا پس جب پہونچا مقوقس موضع مین عین شمس تک بلند ہوئین آوازین اُن تصویرون سے اور پھر گئے منھ اُنکے بجانب حجاز کے پس یقین کیا بادشاہ نے اپنی عزت وملک کے زوال کا پس پھرا وہ اپنے سے اور باز رہا شکار سے اور داخل ہوا اپنے محل مین اور تخت پر جلوس کر کے جمع کیا قبطیون

اور راہبون اور اکابر قبطہ کو اور کہا اُنسے کہ ای لوگ دین نصرانیہ کے آگاہ ہو تم کہ زمانہ تمھارا گذر گیا اور بادشاہت تمھاری جاتی رہی اور یہ زمانہ اُن نبی کا ہی جو مبعوث ہونگے آخر زمانے مین اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اور وہ مبعوث ہونگے ساتھ تلوار اور ڈرانے کے اور ضرور ایک شخص اُنکے اصحاب سے مالک ہو جائیگا شہرون کا اور ذلیل کریگا بندون کو اور مقہور کریگا بادشاہون کو اور مالک ہو جائیگا میرے پاے تخت تک پس فکر کرو تم اپنے کام مین اور صلح رکھو آپسمین اور مہربانی کرو اپنی رعیت پر اور ظلم نہ کرو تم اپنے حکام مین پیروی ظلم سے پس بتحقیق ظلم گران اور ناگوار ہی مظلوم پر اور خبر آگاہ اُسکی زبان کاری ہی اور دو تم حق اپنے ذمہ کا اور نہ دست درازی کرے قوی تمھارا تمھارے ضعیف پر اور جانو تم اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے پاس قبل تمھارے تاکہ ہمیشگی کرے وہ تمھارے ساتھ اور جسطرح کہ تمنے ملکیت دُنیا حاصل کی ہی ان لوگون سے جو تمھارے قبل تھے اسیطرح ملکیت اُسکی حاصل کرینگے اور قوم جو تمھارے بعد ہونگے پس نیک اور درست رکھو تم اپنی نیتون کو اُن امور مین جو تمھارے اور تمھارے پیدا کرنیوالے کے بیچ مین ہین پس اگر تم ایسا کروگے تو امید رکھونگا مین تمھارے واسطے فتح کی تمھارے دشمنون اور اُن لوگون پر جو تمسے لڑنیکا ارادہ کرینگے اور اگر تابع ہو گے تم خواہش نفسانی کے تو ظاہر ہو گی تمھارے لیے ہلاکی تمھاری **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے حمید بن طویل سے اور اُنھون نے ابن اسحاق راوی غیر ذات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ جب ہجرت فرمائی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے بجانب مدینۂ طیبہ کے اور بیعت کی آپ سے قبیلۂ اوس اور خزرج نے لکھے آپ نے خطوط تمام بادشاہان زمین کے نام اور لکھا آپ نے بشمول اُن خطوط کے ایک خط بنام مقوقس بن راعیل حاکم اور بادشاہ مصر اور اسکندریہ کے اور کاتب اُس خط کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور وہ خط اس عبارت سے تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی صاحب مصر والاسکندریۃ اما بعد فان اللہ تعالی ارسلنی رسولہ وانزل علی قرانا مبینا وامرنی بالاعذار لا الانذار ومقاتلۃ الکفار حتی یدخلوا الناس بدینی ویدخلوا فی ملتی وقد دعوتک الی الاقرار بوحدانیۃ اللہ تعالی فان فعلت سعدت وان ابیت شقیت والسلام پھر لپیٹا آپ نے خط کو اور ثبت کی اُسپر مُہر اپنی پھر پہن لیا اُسکو اپنی انگشت مبارک مین اور تھی وہ مہر چاندی کی اور اُسپر تین سطرین تھین پہلی سطر مین لفظ محمدؐ اور دوسری مین لفظ رسول اور تیسری سطر مین لفظ اللہ تھی پس نہین کندہ ہو سکتی ہی یہ عبارت کسی شخص کی انگوٹھی پر ثمرہ بن عوف نے بیان کیا ہی کہ پوچھا مین نے حمید بن طویل سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی مین رنگ تھا یا نہین اُنھون نے کہا مجھ کو نہین معلوم اور پوچھا ایک شخص نے جابر بن عبد اللہ الانصاری سے کہ کس ہاتھ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی پہنے تھے اُنھون نے کہا کہ دائین ہاتھ مین **ابن عباس** نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوے دائین ہاتھ مین اور فرماتے تھے کہ دایان ہاتھ زیادہ مستحق ہی واسطے زینت کے بائین ہاتھ سے وہ پہن لی آپ نے انگوٹھی دائین ہاتھ مین پھر پھیر لیا اُسکو آپ نے بائین ہاتھ مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ پہنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین اور جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

اور عثمانؓ اور علیؓ اور حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہم پہنتے تھے انگوٹھی کو بائین ہاتھ مین راوی نے بیان کیا جب چھاپا آپ نے
خط کو اپنی مہر سے فرمایا کہ ای لوگو کون شخص تم مین کا جائیگا یہ خط میرا لیکر بجانب حاکم مصر کے اور مزدوری اُسکی اللہ تعالیٰ کے
ذمہ ہوگی پس جلد اُٹھ کھڑے ہوے آپکے حضور مین حاطب بن ابی ثعلبۃ القریشی اور کہا اُنھون نے کہ مین جاؤنگا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ تم مین حاطب نے بیان کیا ہی کہ لیا مین نے خط کو اور روانہ ہوا مین
بجانب اپنے گھر کے اور کسا مین نے اپنی سواری کو اور رخصت کیا مین نے اپنے اہل وعیال کو اور سوار ہو کر اپنی اونٹنی پر چلا مین
مصر کی راہ پر پس جب دور ہوا مین مدینہ منورہ سے تین دن کی راہ پر پہونچا مین ایک چشمۂ پانی پر قوم بدر سے پس چاہا مین نے
درلانا اپنی اونٹنی کا پانی مین کہ ناگہان دکھائی دیے مجکو تین شخص دو شتر سوار اور ایک تیسرا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا پس جب دیکھا مین نے
اُنکو ٹھہر گیا مین واسطے اُنکے دریافت حال کے کہ اُسیوقت وہ اسپ سوار نزدیک ہوا مجھسے اور کہا کہ ای شخص تو کہانسے آیا ہی اور کہان کا ارادہ
رکھتا ہی پس کہا مین نے کہ ای شخص سوال نہ کر تو مجھ سے اُس چیز سے جس سے پڑے تو رنج مین اور مین ایک مرد مسافر اور چلنے والا راہ کا ہون
پس کہا سوار نے کہ تو خوف نہ کر ہمنے تیری طرف کا قصد نہین کیا ہی بلکہ ہم ایک قوم ہین کہ جلتے ہین محمد بن عبد اللہ کیطرف واسطے لینے اپنے عوض کے
اور حلف کی ہی ہمنے آپسمین اس بات کی کہ داخل ہووین ہم شہر یثرب مین وقت غفلت کے اور ناگہان در آوین ہم اُنپر پس شاید کہ پاوین
ہم اُنھین غفلت مین اور مار ڈالین ہم اُنکو پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ قسم ہی خدا کی کہ اگر قدرت دیتا مجھ کو خدا تعالیٰ ان لوگون پر
تو جہاد کرتا مین اُنہین اگرچہ بہ مکر ہوتا کسواسطے کہ سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے الحرب خدعۃ
پس مین اُس سوار سے باتین کر ہی رہا تھا کہ ناگاہ دو شتر سوار میری طرف متوجہ ہوے اور سختی اور ترشروئی سے کہا مجھسے کہ افسوس ہی تم پر
تم اصحاب محمدؐ سے ہو مین نے کہا کہ قریب تھا کہ بھٹک جلتے تم دونون راہ راست سے حالانکہ مین ایک مرد ہون مثل تمھارے اور
چاہتا ہون مین بھی اُس چیز کو کہ جسکو تم طلب کرتے ہو اور قصد یثرب کا رکھتا ہون اور بتحقیق خواہش کی ہی مین نے تم دونون کی
صحبت کی تا کہ ساتھ رہون مین تمھارے لیکن مین نے بھی اُس راہ مین سُنا ہی معتمد شخص سے کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھیجا ہی
ایک ایلچی کو اپنے صحابہ سے بجانب حاکم مصر کے مع اپنے خط کے اور مین راہ اُسکی دیکھتا ہون کہ شاید کہ دیکھ پاؤن مین اُسکو اور میرے
گمان مین وہ شخص اس جنگل مین پوشیدہ ہی حاطب نے بیان کیا ہی کہ اشارہ کیا مین نے بجانب ایک جنگل کے جو مجھ سے نزدیک تھا
جسکو وادی الادراک کہتے تھے اور اکثر مین اُسمین ٹھہرتا تھا پس کہا مین نے کہ بھیجو تم میرے ساتھ کسی کو جو بڑا مضبوط دل تم مین کا
اور بڑا تیز ہو نیزہ بازی مین تا کہ کھولین اور ڈھونڈین ہم اس جنگل مین پس جا پڑین ہم اُسپر تو مار ڈالین اُسکو پس کہا
اسپ سوار نے مجھ سے کہ مین تمھارے ساتھ چلونگا پھر آگے ہوا وہ میرے اور چھوڑا اپنے دونون ساتھیون کو بحالت سواری کے
اپنی اونٹنیون پر اور آیا مین اور وہ سوار اُس جنگل مین اور چھپ گئے ہم اُسمین پس جب دور لے گیا مین اُسکو اُسکے
دونون ساتھیون سے سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا کیا نام ہی اُسنے کہا کہ میرا نام سیلاب بن عاصم الہمدانی
ہی پس کہا مین نے اُس سے کہ آگاہ ہو تو اس امر سے کہ نہین قدرت رکھتا ہی داخل ہونے کی شہر یثرب مین مگر وہ شخص جو بڑا

مضبوط اور قوی دل ہو سیلاب نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی مین نے کہا اس سبب سے کہ وہان سردار روے زمین اور جوانمردان
عرب کے ہین مثل عمرؓ اور علیؓ اور فلان فلان کے مگر تلوار تیری کیسی ہی اُسنے کہا کہ تلوار میری تیز اور روان ہی مین نے کہا کہ دکھا تو
مجکو پس کھینچ لیا اُسنے تلوار کو میان سے اور حوالے کیا مجکو پس لیا مین نے تلوار کو اُسکے ہاتھ سے اور جنبش دی مین نے اُسکو اور کہا
مین نے کہ اے سیلاب یہ تلوار روان ہی پھر پڑھا مین نے اس شعر کو ۵ه سیوف حداد یالوی بن غالب * حداد و لکن این بالسیف
ضارب * اُسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنی ہین مین نے کہا کہ اے بیٹے عاصم کے تلوار تیری بنائی ہوئی قوم عاد کی ہی اور نہین پایا ہی عرب نے
کسی تلوار کو زیادہ روان مثل اس تلوار کے لیکن واجب ہی مجھپر بزرگی تیری اور مین چاہتا ہون تجھسے نزدیکی کو بسبب ایک کسی حیلے
کے کہ آگاہ کرون مین تجکو اُس سے تاکہ قتل کرے تو بسبب اُسکے اپنے دشمن کو اُسنے کہا قسم ہی تمکو ذمہ داری عرب کی کہ ایسا ہی کرو
تم مین نے کہا جسوقت ہووے تو لڑائی کی جگہ مین اور لڑے تو اپنے دشمن سے اور چاہتا ہی اُسکے قتل کو پس جنبش دے تو اس تلوار کو
تاکہ چمکنے لگے باڑھ اسکی اور مار تو اُسکے کنارے سے اپنے دشمن کو کہ وہ جلد کارگر ہوگی واسطے مارنے اور کاٹ ڈالنے دشمن کے پھر پکارا حاطب
نے اُسکو اور کہا کہ اے سیلاب دیکھتا ہی تو اُس سوار کو جو آتا ہی ہماری طرف جنگل کے سرے سے کہ میرے گمان مین وہ ہمارے دشمنون سے ہی
پس متوجہ ہوا سیلاب درآنحالیکہ بتامل نظر دیکھتا تھا بجانب جنگل کے پس مارا حاطب نے تلوار کو اُسکی گردن پر اور اُسیوقت سر اُسکا اُڑ گیا
اُسکے بدن سے اور مُردہ ہوکر گر پڑا وہ دشمن خدا زمین پر حاطب کہتے ہین کہ دوڑا مین بجانب اُسکے گھوڑے کے اور لیکر باندھ دیا مین نے
اُسکو ایک درخت مین تاکہ نہ بھاگ جاوے وہ اُسکے ساتھیون کے پاس پھر چھوڑا مین نے اُسکو بندھا ہوا اور جلد آیا مین بجانب
اُن دونون ساتھیون سیلاب کے اور وہ دونون دیکھتے تھے پس جب دیکھا اُنھون نے مجکو آیا میرے نزدیک ایک شخص اُن دونون کا
اور کہا کہ کیا حال ہی تمھارے پیچھے اور سیلاب کہان ہی پس کہا مین نے اُن دونون سے کہ بشارت ہو تمکو بسبب عوض لینے اور دور ہوجانے
ننگ و عار کے آگاہ ہو تم دونون کہ بتحقیق پایا ہی ہمنے دو شخصون کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور دونون ہوتے ہین اور
بھیجا ہی مجکو تمھارے ساتھی یعنی سیلاب نے تمھارے پاس تاکہ چلے ایک شخص تم مین کا میرے ساتھ کہ قوت اور قدرت حاصل کرین ہم اُن
دونون پر اور ٹھہرے ایک شخص تم دونون کا یہان کسواسطے کہ یہ جنگل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے خالی نہین ہی پس کہا اُن دونون
نے کہ کیا اچھی رائے ہی یہ اور چلا دوسرا شخص ساتھ میرے اور جلدی کی مین نے اُسکے ساتھ چلنے مین اور پھر گیا مین راہ مقتول یعنی سیلاب
سے اور لیا مین نے اُسکے ساتھ جنگل کی راہ کو پھر سامنے آیا مین اُسکے اور کہا مین نے اُس سے کہ تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا کہ عبد اللات مین نے
اُس سے کہا کہ ہوجا تو پاپیادہ اور احتیاط کر خوف سے پس جسوقت ناگہان درآوین ہم اُن دونون شخصون پر پس تو ہوشیار رکھنا اپنے
دل کو پھر مین اپنے داہنے بائین دیکھنے لگا پس کہا اُسنے کہ کیا ہوا ہی تمکو مین نے کہا کہ مین غبار دیکھتا ہون اور بیشک اُسمین وہ قوم ہین
جنھون نے میل کیا ہی بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس بتامل نظر دیکھنے لگا وہ بجانب غبار کے مثل بیخود اور حیران کے پس ماری
مین نے اُسکو ایک ضرب تلوار کی بحالت غفلت کے اور ڈالدیا مین نے سر اُسکا جدا کرکے اُسکے بدن سے پس گر پڑا وہ زمین پر مُردہ ہوکر اور پھرا
مین تیسرے شخص کیطرف پس جب اُسنے اکیلا دیکھا مجکو یقین کیا اُسنے ساتھ بُرائی کے اور سامنے آیا میرے پس مار کوٹ کی اُسنے مجھپر اور مین نے اُسپر اور

۵ه تلوارین تیز ہین اے بیٹے غالب کے مگر ہاے دیکھین کہان ہی مارنے والا تلوار کا ۱۲

صدمہ پہونچایا اُسنے مجکو اور مین نے اُسکو مگر یہ کہ خدا تعالیٰ نے اعانت کی میری اور غالب کر دیا مجکو اُسپر پس مار ڈالا مین نے اُسکو
اور لیا مین نے دونون اونٹون اور گھوڑے کو اور چھوڑا مین نے کل اسباب کو نزدیک ایک شخص کے عبد الشمس سے اور وہ میرا ابرادست
تھا زمانہ جاہلیت مین اور سوار ہوا مین اپنے اونٹ پر اور متوجہ ہوا مین بجانب مصر کے اور شب و روز چلا جاتا تھا مین تا اینکہ پہونچا
مین مصر مین پس جب دیکھا قبطیون نے مجکو متوجہ ہوے بجانب میرے اور کہا مجھ سے کہ کہانسے آیا ہی مین نے کہا کہ مین بطور ایلچی کے
آیا ہون تمھارے حاکم کے پاس اُنھون نے کہا کہ تو کسکا ایلچی ہی مین نے کہا کہ مین ایلچی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس
جب سُنی اُنھون نے یہ بات مجھسے گھیر لیا مجکو ہر طرف سے اور چلے مجکو ساتھ لیکر تا اینکہ لائے وہ مجکو بادشاہ کے محل تک اور مجھ کو
دروازے پر ٹھہرا کر اجازت طلب کی اُن لوگون نے مقوقس سے پس حکم کیا اُسنے میرے حاضر لانیکا پس جب گیا مین سامنے اُسکے
تو دیکھا مین نے اُسکو بیٹھے ہوے اپنے تخت پر جو مرصع بجواہر تھا اور یاقوت کے نگینے اُسکی دیوارون مین چمکتے تھے اور حجاب اُسکے
سامنے کھڑے تھے پس ٹھہرا مین سامنے اُسکے اور متوجہ ہوا مین بجانب اُسکے ساتھ دعاے اسلام کے پس کہا ایک حاجب نے اُسکے
حجاب سے کہ اے برادر عربی کہان ہی خط تمھارے سردار کا پس دیا مین نے خط اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے ہاتھ مین اور لیا اُسکو بادشاہ نے
مجھسے ساتھ توجہ کے اور بوسہ دیکر رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور کہا کہ فراخی اور مبارکی ہو خط نبی عربی کو پھر دیا اُسنے وہ خط اپنے
وزیر کو کہ جسکا نام باکلین تھا اور کہا اُس سے کہ پڑھکر سُنا تو مجکو پس پڑھا وزیر نے خط کو آخر تک پس کہا بادشاہ نے اپنے غلام سے
کہ لا تو اُس جامہ دان کو جو مین نے تجکو سپرد کیا ہی پس لے آیا اُسکو غلام اور رکھا اُسکو سامنے بادشاہ کے پس کھولا اُسکو بادشاہ نے
اور نکالا اُسمین سے ایک جامۂ نگارین کو جسمین تصویر اور تعریف آدم اور تمام انبیا علیہم السلام کی تھی اور سب کے اخیر مین تعریف رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی پس کہا بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہ کہہ تو اس عربی سے کہ بیان کرے وہ ہمسے تعریف اپنے
نبی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسطور سے کہ گویا مین اُنکو دیکھتا ہون پس کہا وزیر نے حاطبؓ سے کہ اے برادر عربی بادشاہ تمسے
کہتا ہی کہ تعریف کرو تم مجھسے اپنے سردار کی حاطب نے کہا کہ کس شخص کی طاقت ہی تعریف کرنے ایک عضو کی اعضاے مبارک
ہمارے سردار رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس کہا وزیر نے کہ ضرور ہی تمکو جواب دینا سوال کا حاطب نے بیان کیا کہ کھڑا ہوا
مین قدمون کے بل اور بیان کیا مین نے ان صاحبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وسیم قسیم معتدل القامۃ بعید الہامۃ
بین کتفیہ شامۃ وھی علامۃ کالقمر اذا بزغ صاحب خشوع ودیانۃ وعفۃ وصیانۃ صادق اللہجۃ واضح البہجۃ
اشم العرنین واضح الجبین سہل الخدین رقیق الشفتین براق الثنایا بعیسیۃ دعج وبحاجبیہ زجج وباسنانہ فلج وانفہ عیۃ
ذی عنج وصدر یترجرج وبطن کطی الثوب المدرج ولسان فصیح ونسب صریح صلی اللہ علیہ والہ قد رحسنہ وجمالہ راوی
نے بیان کیا ہی کہ جب سُنی بادشاہ نے تعریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہا اس نے کہ سچے ہو تم اے عربی اس امر
مین جسکو تم نے بیان کیا ایسی ہی تعریف اور حلیہ اُن کا ہمارے پاس ہی راوی کہتا ہی کہ اُسی حالت مین کہ حاطب

تھے بادشاہ سے مخاطب اور بادشاہ اُن سے کہ بچھایا گیا دسترخوان اور لایا گیا کھانا حاطب کہتے ہین کہ حکم کیا
ہ کو بادشاہ نے آگے آنے کا واسطے کھانا کھانے کے پس باز رہا مین اُس سے ہنسا بادشاہ اور کہا اُس نے
ہ ای برادر عربی مین جانتا ہون اُس چیز کو جو تم پر حلال اور جو حرام ہی اور حکم کیا ہی مین نے کہ لایا جاوے
مھارے سامنے گوشت چڑیا کا پس کہا مین نے کہ ای بادشاہ ہم ان چاندی اور سونے کے برتنون مین نہین کھاتے ہین
سواسطے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وعدہ کیا ہی ہم سے ان برتنون مین بہشت مین کھانے کا پس اُسیوقت حکم کیا
رشاہ نے رکھنے کھانے کا مٹی کے واسطے مٹی کے برتنون مین تب آگے بڑھا اور کھانے لگا مین پس پوچھا مجھ سے
دشاہ نے کہ ای برادر عربی کون کھانا دوست رکھتے ہین سردار تمھارے مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ کدو کو
س جب آتے تھے ہم کھانے پر اور ہمارے سامنے کدو ہوتا تھا تو ہم اُسکو آپ کے نزدیک کردیتے تھے اور ایکبار
شریف لے گئے تھے آپ ایک گھر مین اپنی قوم کے پس سامنے لایا گیا آپ کے ایک بڑا کاسہ جسمین ثرید تھا اور اُسکے
پر کدو رکھا تھا پس آپ نے اُسکے ساتھ کھایا کدو پس ہمیشہ دوست رکھتا ہون مین کدو کو کسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ
لیہ وآلہ وسلم اُسکو دوست رکھتے تھے بادشاہ نے کہا کہ ای برادر عربی کس چیز مین آپ پانی پیتے ہین مین نے کہا کہ پانی
پیتے ہین آپ ایک پیالے مین جو لکڑی کا ہی اُس نے کہا کہ آیا قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو مین نے کہا کہ ہان اور
رماتے تھے آپ لو دعیت الی کراع لاجبتہ ولو اھدی الی ذراع لقبلتہ بادشاہ نے کہا کہ قبول کرتے ہین آپ
صدقے کو مین نے کہا نہین بلکہ قبول کرتے ہین آپ ہدیے کو اور سُنا ہی مین نے آپکو کہ فرماتے تھے لو سلم الناس
تھادوا من غیر جوع اور بہ تحقیق دیکھا ہی مین نے آپ کو جس وقت کہ آتا ہی آپ کے پاس ہدیہ اقسام کھانے سے
نہین کھاتے ہین آپ اُس کو جب تک کہ آپ کے اصحاب نہین کھاتے ہین مقوقس نے کہا کہ آیا سُرمہ لگاتے ہین
پ مین نے کہا ہان سُرمہ لگاتے ہین آپ داہنی آنکھ مین تین بار اور بائین آنکھ مین دو بار اور فرمایا آپ نے
جو شخص چاہے سُرمہ لگانا زیادہ لگاوے اُس سے یا کم اور سُرمہ آپ کا سنگ اثمد کا ہی اور دیکھتے ہین آپ
ئینے کو اور برابر کرتے ہین اور لٹکاتے ہین موہاے مبارک کو کنگھی سے اور نہین جدا ہوتی ہین آپ سے
چند چیزین آئینہ اور سُرمہ دان اور کنگھی اور مسواک سفر مین نہ حضر مین اور دیکھا مین نے آپ کو کہ زینت
ر آراستگی کرتے ہین آپ واسطے ملاقات اپنے ساتھیون کے سواے زینت اور آراستگی کے واسطے اپنی
ں کے اور کہا ایک دن آپ سے آپ کی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُس حالت مین کہ دیکھا تھا
پ نے بیچ ایک رکابی کے جسمین پانی تھا اور برابر کیا آپ نے بالون کو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے
ن اور باپ آپ پر تصدق ہون پانی مین دیکھکر برابر کرتے ہین آپ بالون کو حالانکہ آپ بہترین مخلوقات
اکے اور اُسکے رسول ہین آپ نے فرمایا کہ ای عائشہ بہ تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی اپنے بندے کے

واسطے جس وقت نکلے اپنے بھائیون کی طرف اُس امر کو کہ زینت کرے وہ واسطے اُن لوگون کے مقوقس نے کہا کہ جسوقت سوار ہوتے ہین آپ ساتھ کسی لشکر کے تو کون چیز اُٹھائی جاتی ہی آپکے سر پر مین نے کہا کہ سیاہ و سفید نشان جسمین یہ لکھا ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مقوقس نے کہا کہ آپکے پاس کوئی تخت ہی جسپر آپ جلوس فرماتے ہین یا قبہ جسمین بیٹھا کرتے ہین آپ مین نے کہا ہان ایک تخت ہی کہ پائے اُسکے لوہے کے ہین اور دیکھا ہی مین نے آپکے پاس ایک قبہ مدور چمڑے کا جسمین قریب چالیس آدمی کے بیٹھ سکتے ہین مقوقس نے کہا کہ گھوڑون مین سے کس قسم کے گھوڑے کو آپ دوست رکھتے ہین مین نے کہا کہ دوست رکھتے ہین آپ اُس گھوڑے کو جس کے اوپر کے لب مین سفیدی ہو اور ہاتھ پیر اُسکے سفید ہون اور یال اور دم اُسکی سُرخ اور آگے دوڑنے والا ہو چھوڑا ہی مین نے آپکے پاس ایک گھوڑا جسکا نام مرعرع ہی پس جب سُنا مقوقس نے کلام حاطب رض کا منتخب کیا اُسنے اپنے گھوڑون سے ایک گھوڑا جو بہت اچھا اور مشہور تھا اُسکے گھوڑون مین جسکا نام مامون تھا اور زین پوش اور لگام سے درست کر کے آپکے واسطے نامزد کیا اور ایک حمار جسکا نام عقیر تھا اور استر موسوم بہ دلدل اور ایک لڑکی سیاہ رنگ کی جسکا نام بریرہ تھا اور ایک لڑکی خوبصورت سفید رنگ کی قبط کی لڑکیون سے جنکا نام ماریہ تھا اور ایک غلام موسوم بہ مجبوبہ اور مشک اور عود اور چیزین خوشبو کی اور عمامے قبطی سفید باریک کتان کے جو مصر مین بنے جاتے تھے اور حکم کیا اپنے وزیر کو لکھنے جواب خط آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من المقوقس

الی محمد اما بعد فقد بلغنی کتابک وقرأته وفهمت ما فیه وانت تقول ان الله تعالیٰ ارسلك رسولاً مفضلاً تفضیلاً وانزل علیك قرآناً مبیناً وقد کشفنا یا محمد فی علمنا من خبرك فوجدناك اقرب داع الی الله واصدق من تکلم بالصدق ولولا انی ملکت ملکاً عظیماً کنت اول من سار الیك لعلمه انك خاتم الانبیاء وسید المرسلین وامام المتقین والسلام ورحمة الله وبرکاته الی یوم الدین

حاطب نے بیان کیا ہی کہ دیا بادشاہ نے خط مجکو مع ہدیے کے اور بوسہ دیا درمیان میری دونون آنکھون کے اور کہا کہ قسم ہی اللہ کی تم کو اے حاطب اسی طرح بوسہ دینا تم درمیان دونون آنکھون محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے میری طرف سے بعد اُسکے حکم کیا اُس نے ایک گروہ کو اپنے ہمراہیون سے چلنے کا ساتھ میرے پس روانہ ہوا مین اور رات دن چلتا تھا مین اور قبطی لوگ میرے ساتھ تھے تا اینکہ داخل ہوا مین عرب کے شہرون مین اور پایا مین نے ایک قافلے کو شام سے آتے ہوے بارادے مدینۂ طیبہ کے پس پھیر دیا مین نے ہمراہیان بادشاہ کو اور روانہ ہوا مین ساتھ قافلے کے تا اینکہ پہونچا مین مدینہ منورۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین پس متوجہ ہوا مین بجانب مسجد شریف کے اور بیٹھا کر اپنی اونٹنی کو باندھ دیا مین نے اور ہدیے کو مسجد کے دروازے پر رکھکر اندر مسجد کے داخل ہوا اور آیا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور مین اور سلام کیا مین نے آپ کو اور اُن لوگون کو جو سامنے آپ کے تھے اصحاب سے اور ٹھہرا مین دونون قدمون کے بل اور پڑھنا شروع کیا مین نے ان اشعار کو

تَعِمْ صَبَاحًا وَسِيْلَةُ اُمَّةٍ
ساتھ ناز و نعمت کے صبح کرین آپ ہر روز ای وسیلہ امت کے ۱۲

اَطْوِی الْمَهَامَةَ کَالْجِهِیْنِ الْمُعْتَفِ
لپیٹنے والا تھا مین بیابان کو مثل کوشش کرنے والے سخت کے ۱۲

فَقَرَا کِتَابَكَ حِیْنَ فَكَّ خِتَامَهُ
پس پڑھا اُسنے آپ کے خط کو جب کہ توڑا اور جدا کیا اُس نے اسکی مہر کو ۱۲

مَاذَا یُرِیْبُكَ مِنْ کِتَابٍ مُشْرِفٍ
کس چیز نے تازہ کیا تجکو اس خط بزرگ سے ۱۲

قَالُوْا وَهِمْتَ فَقَالَ لَسْتُ بِوَاهِمٍ
کہا اُنھون نے کہ غلط سمجھا ہی تو پس کہا اُسنے کہ نہین ہون مین غلط سمجھنے والا ۱۲

خَطٌّ یَلُوْحُ لِنَاظِرٍ مُتَوَقِّفٍ
خط روشن اور چمکنے والا ہی واسطے دیکھنے والے امید رکھنے والے کے ۱۲

تَرْجُو النَّجَاةَ غَدًا بِیَوْمِ الْمَوْقِفِ
امید رکھتی ہی امت نجات کی کل دن قیامت کو ۱۲

حَتّٰی رَاَیْتُ بِمِصْرَ صَاحِبَ مُلْکِهَا
تا اینکہ دیکھا مین نے مصر مین وہان کے سردار کو ۱۲

فَاَظَلَّ یَرْعِدُ کَاهْتِزَازِ الْمُرْهِفِ
پس ہوگیا وہ درآنحالیکہ کانپتا تھا مثل جنبش تلوار تنک اور باریک کے ۱۲

قَالَ اسْکُتُوْا یَا وَیْلَکُمْ وَتَیَقَّنُوْا
کہا اُسنے کہ چپ رہو تم بُرا ہو تمھارا اور سچ جانو تم ۱۲

لٰکِنْ قَرَاْتُ بِبَانِ خَطِّ الْاَحْرُفِ
لیکن پڑھا اور پایا مین نے آپ کے خط لکھے ہوے کو ۱۲

هٰذَا الْکِتَابُ کِتَابُهُ لَكَ جَامِعًا
یہ خط اُسکا ہی آپ کے نام درانحالیکہ جامع ہی آپ کے فضائل کا ۱۲

اَنِّیْ مُضَیَّبٌ اِلَی الَّذِیْ اَرْسَلْتَنِیْ
تحقیق گیا مین اُس کی طرف جہان کو بھیجا تھا آپ نے مجکو ۱۲

فَبَدَا اِلَیَّ مِثْلَ قَوْلِ الْمُنْصِفِ
پس آغاز کلام کیا اُس نے میرے ساتھ مثل کلام شخص انصاف کنندہ کے ۱۲

قَالَ الْبِطَارِقَةُ الَّذِیْنَ تَجَمَّلُوْا
کہا اُن افسرون نے جو یکجا تھے ۱۲

هٰذَا کِتَابٌ لَا مَحَالَةَ مِنْ مُصْحَفٍ
کہ یہ خط ہی روشن مجمع خطا اور کتابون سے ۱۲

فِیْ کُلِّ سَطْرٍ مِنْ کِتَابِ مُحَمَّدٍ
بیچ ہر سطر کے نامہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ۱۲

یَا خَیْرَ مَبْعُوْثٍ بِفَضْلِكَ نَکْتَفِیْ
ای بہتر بھیجے گئے ساتھ تیری بزرگی کے اکتفا کرتے ہین ہم ۱۲

پھر دیا مین نے خط مقوقس کا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پس دیا آپ نے وہ خط امام برحق علی کرم اللہ وجہہ کو اور فرمایا کہ یا علی پڑھو تم اُسکو پس جب پڑھ چکے حضرت علیؑ فرمایا آپ نے کہ برکت دیوے اللہ قبطیون کو اُنکی دُنیا مین پس تحقیق پہچانا اُن لوگون نے امر راست کو اور ظاہر کیا خطاب کو پھر حکم کیا آپ نے لانے ہدیے کا پس لایا گیا سامنے آپ کے وہ ہدیہ سب تب آپنے فرمایا کہ ہر فری روح خاص ہی میرے واسطے پس خاص کیا آپ نے ماریہ قبطیہ کو اپنے واسطے اور مقرر کیا مہر اُنکا آزادی اور پیدا ہوئے اُنسے ایک بیٹے جنکا نام مبارک ابراہیم تھا علیہ السلام الی یوم القیام اور زندہ رہے وہ دو سال تک خواہ کم اس سے پھر وفات پائی پس جب وفات پائی اُنھون نے گہن لگا سورج مین پس کہا مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ یہ گہن لگنا آفتاب کا نہین ہی مگر بسبب وفات آپکے بیٹے ابراہیم کے آپ نے فرمایا کہ نہین گہن لگتا ہی چاند اور سورج مین بسبب وفات کسی شخص کے اور واسطے کہ یہ نشانیان ہین اللہ تعالی کی نشانیون سے پس جب گہن لگے اندنون مین رجوع کرو تم بجانب نماز کے پھر لیا آپ نے اُس سیاہ رنگ لڑکی اور غلام اور استر اور گھوڑے اور حمار کو اور باقی ہدیے کو برابر تقسیم کر دیا آپ نے اپنے اصحاب کرام کو صلی اللہ علیہ و آلہ قدر حسنہ و جمالہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب جدا ہوے **عمرو بن العاص** ساحل شام سے تو چلے وہ بارادے مصر کے پس پہونچے وہ ایک موضع مین جسکو رفح کہتے تھے جدا ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اہل عرب سے اور کہا اُنھون نے **عمرو بن العاص** سے کہ تم ارادہ اس امر کا رکھتے ہو کہ ناگہان آؤ تم زمین مصر مین مع اپنے لشکر کے شاید کہ لیلو تم اُسکو ہجوم اور سختی سے اور مالک ہو جاؤ اُسکے بر سبیل غفلت کے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تمسے علٰحدہ اور اکیلا

ہو کر تا سے پیشتر جاؤن شاید کہ پہونچ جاؤن مین اپنے مقصد کو جسکا ارادہ کیا ہی مین نے اور ملکیت حاصل کرون مین اُسکی
تمہارے واسطے ساتھ فریب اور مکر کے عمرو بن العاص نے کہا کہ روانہ ہوا ور جاؤ تم توفیق دے اللہ تعالی تمکو اور اعانت
اور حفاظت کرے تمہاری پس چلے یوقنا مع اپنے لشکر کے رفع سے وقت شب کے اور نہین متعرض ہوے وہ عریش اور وارده
اور بلقاره سے اور یہ تینون مقام شہر پناہ مضبوط اور آباد تھے اور رہنے والے یہانکے ایک قوم عرب متنصره سے تھے جو خراج گذار
مقوقس بن اعیل کے تھے اور جلد ذکر کرینگے ہم کیفیت فتح اُن قلعجات کی اگر چاہا اللہ تعالی نے راوی نے بیان کیا ہی کہ یوقنا
دن رات چلے جلتے تھے تا اینکہ پہونچے وہ قرمہ مین اور وہان ایک حاکم مقوقس کیطرف سے تھا جسکا نام دیندان تھا اور قرمہ کنارے
دریاے تیس کے نسبت مشرق اُسکے واقع تھا پس جب آئے اسپر یوقنا مع اپنے لشکر کے دیکھا اُنھون نے بڑے خیمون کو کھڑے
ہوے پس جب قریب ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے واقع ہوا شور اور سوار ہوا حاکم وہانکا مع لشکر بادشاہ کے راوی نے بیان
کیا ہی کہ اخبار ملک شام کے اور وہ کام جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وہان کرتے تھے ہر روز اُنکو وہان پہونچتے تھے
پس جب مالک ہوگئے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سواحل شام اور قیساریہ کے اور بھاگا وہانسے قسطنطین بن ہرقل
پہونچی یہ خبر بھی اہل مصر کو اور بہت غمگین ہوے وہ لوگ اس باعث سے اور سبب اس رنج کا یہ تھا کہ قسطنطین بن ہرقل نے
نکاح کیا تھا مقوقس کی بیٹی ارمانوسہ کے ساتھ اور مقوقس نے ارمانوسہ کو مع مال و اسباب اور لونڈیون کے آراستہ
کرکے روانہ کیا تھا بجانب بلبیس کے تا کہ وہ اپنے شوہر قسطنطین کے پاس جاوے پس جب پہونچے وہ قاقوس تک
خبر پہونچی اُسکو اس امر کی کہ عرب لوگ آکر اُترے ہین شام کے سواحل پر اور مالک ہوگئے ہین وہانکے شہرون اور قلعجات
کے اور بادشاہ وہانکا قسطنطین پسر ہرقل مع لونڈیون اور اہل و عیال اور خزانے کے کشتیون مین سوار ہو کر بارادۂ قسطنطنیہ کے
روانہ ہوا ہی پس جب پہونچی اُسکو یہ خبر پھرے وہ بجانب بلبیس کے اور بھیجا اُسنے ایک اپنے حاجب کو جسکا نام ثمیلالوش تھا
مع دو ہزار سوار کے واسطے نگاہبانی قرمہ کے اور حکم کیا اُسکو وہانکی حفاظت کا اہل عرب کے خوف سے واقدی رحمہ اللہ نے
بسلسلہ راویون کے ایک مرد قبطی سے جو داخل اسلام اور رہنے والا بادشاہ کے لشکر کا تھا روایت کی ہی کہ پوچھا مین نے اُس سے
کہ کیا حال تھا تمہارا جسوقت پہونچی تھی تمکو یہ خبر کہ عرب مالک ہوگئے شام اور شہرون اور قلعون کے اور مار ڈالا اُنھون نے
وہانکے جوانمردان اور بطارقہ کو اور بھگایا اور شکست دی وہانکے بادشاہون کو اُسنے کہا کہ جب پہونچی یہ خبر مقوقس کو بھیجا اُسنے اپنے
قاصدون کو بطرف اُن شہرون کے جو قریب ہین شام سے پاس اپنے عاملون کے واسطے اس امر کے کہ نہ اُترنے اور داخل ہونے دین
وہ کسی رومی اور نہ کسی اور کو سکناے بلاد شام سے زمین مصر اور شہرہاے ملک مقوقس مین اور یہ سب باتین اس خوف سے
تھین کہ بیان کرینگے وہ لوگ معاملات عرب کو ساتھ لشکر شام کے اور کیفیات اُنکی جنگ اور قتال کی پس داخل ہوگا خوف عرب کا
قبطیون کے دلون مین اور سست اور ڈھیلے ہو جائینگے وہ بسبب خوف کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب متوجہ ہوے یوقنا
جانب زمین مصر کے اور پہونچے وہ عریش تک آئے لوگ وہانکے اور کہا کہ اے بطریق آگاہ کرو تم ہمکو اپنے حال سے کہ کیا باعث ہی

تمھارے آنیکا یوقنا نے کہا کہ ہم قوم روم اور لشکر ہرقل بادشاہ سے ہین اور عرب لوگ مالک ہو گئے ہین ہمارے شہرون کے اور پراگندہ کردیا ہی انھون نے تمام بادشاہون کو نکالدیا اُنکو اُنکے شہرون سے اور قلعون سے اور سکونت اختیار کی ہی اُسنکے ملکون مین اور ہم ایک قوم ہین کہ آئے ہین بارادہ مصر کے اور رہینگے ہم ہمراہ اور تحت رکاب بادشاہ کے اور زندگی بسر کرینگے ہم اُسکی نعمتون سے اُن لوگون نے پوچھا کہ قسطنطین پسر ہرقل حاکم قیساریہ نے کیا کام کیا یوقنا نے کہا کہ اُسکے حال پوچھنے سے تمھارا کیا مطلب ہی انھون نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا ہی اُسکو اپنی زوجہ ارمانوسہ بیٹی مقوقس بادشاہ سے حالانکہ مقوقس اُسکے باپ نے اسکو مع مال اور اسباب اور نوکرون اور لونڈیون وغیرہ کے آراستہ کیا ہی تا کہ بھیجے اسکو بجانب قسطنطین کے یوقنا نے کہا کہ اسکا علم مجکو نہین ہی راوی کہتا ہی کہ جب سُنا یوقنا نے اس بات کو کشادہ ہو گیا دل اُنکا اور مضبوط ہو گیا ارادہ اُنکا بسبب اُس چیز کے جو سُنی اُنھون نے اور تجویز کیا ایک فریب کو اپنے دل مین اور روانہ ہوے وہ اُس حالت مین کہ کھل گئے تھے اُنکے واسطے دروازے مکر اور فریب کے پس جب پہونچتے تھے وہ کسی قلعہ پر اپنی راہ مین اور لوگ وہانکے پوچھتے تھے حال اُنکا اور سبب اُنکے آنیکا تو کہتے تھے وہ اُنسے حال اپنا اور جواب دیتے تھے بمقتضاے حیلہ کے اور تھے یوقنا مرد عاقل پہچاننے والے ہر چیز کے واقف تھے لڑائی کے کامون اور اُسکے مواقعات سے صاحب تدبیر اور مکر اور فریب تھے پس جب اُن قلعجات کو طی کرکے قرمہ مین پہونچے تو دیکھا وہان خیمون کو نصب کیے ہوے پس واقع ہوا شور بسبب اُنکے آنیکے اور والی قرمہ کا مع اپنے حجاب اور کل لشکر کے جو وہان تھا سوار ہو کر آیا پاس یوقنا کے اور پوچھا حال اُنکا یوقنا نے حاجب سے کہا کہ اے سزاوار جان تو اس بات کو کہ بادشاہ قسطنطین نے بھیجا ہی مجکو واسطے لیجانے ملکہ ارمانوسہ کے تا کہ اسکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جاملون مین بادشاہ سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام اُنکا اور دیکھا بجانب حشمت اور دبدبے اور کثرت اُنکے لشکر کے سچا جانا اُنکو اور در آیا اور چل گیا اُسپر مکر اور فریب یوقنا کا اور کہا اُسنے کہ ملکہ ارمانوسہ کو اُسکے باپ نے آراستہ کرکے مع مال اور اسباب وغیرہ کے بھیجنا چاہا تھا لیکن نہین باز رکھا اُسکو روانگی سے مگر خوف اہل عرب نے اور معلوم ہوا ہی اسکو بھی کوچ کرنا اپنے شوہر کا قیساریہ سے بجانب قسطنطنیہ کے آیا تمکو اُسکی روانگی کا علم ہی یوقنا نے کہا کہ مین روانہ ہوا تھا اُسکے پاس سے اُس حال مین کہ وہ نیت روانگی اور سواری کی رکھتا تھا اور حکم کیا تھا اُسنے مجکو لے آنے اپنی زوجہ کا تا کہ اُسکو لیکر روانہ ہون مین براہ دریا کے اور جاملون اُس سے قسطنطنیہ مین پس جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے کہ ٹھہرو تم یہان مع اپنے لشکر کے تا اینکہ جاؤن مین پاس ملکہ ارمانوسہ کے آگاہ کرون اُسکو تمھارے حال سے پھر تاکید کی اُسنے وہانکے حاکم کو دربارۂ یوقنا کے اور مضبوط کیا تاکید کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا ملکہ کے پاس اور زمین مین جھکا واسطے اُسکی تعظیم کے بعدہ بیان کیا اُسنے حال یوقنا اور اُنکی گفتگو کا ملکہ نے کہا کہ لا تو اُسکو میرے پاس پس سوار ہوا انیلاطوس اور یوقنا کے پاس آکر حکم کیا اُنکو سوار ہو کر چلنے کا پاس ملکہ کے پس سوار ہوے یوقنا مع اپنے لشکر کے اور پہونچے وہ ارمانوسہ کے لشکر مین اور تھا وہ بڑا لشکر زیادہ دس ہزار سوار سے پس پا پیادہ ہو گئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور جا کر ٹھہرے خیمے کے دروازے پر تا اینکہ اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے آنیکا پس جب گئے یوقنا سامنے اُسکے جھکے زمین مین واسطے تعظیم کے

پس حکم کیا ملکہ نے اُنکے واسطے ایک کرسی لانے کا پس لائی گئی کرسی لوہے کی اور حکم کیا اُنکو بیٹھنے کا پس بیٹھے وہ اور ٹھہرے حجاب سلطنت ملکہ کے اور نوکر چاکر دائین بائین تب کلام کیا ملکہ نے بلاواسطہ کسی مترجم کے اور تھی زبان قبطہ کی غیر مشابہ زبان روم سے لیکن بادشاہ لوگ یاد کرتے تھے اکثر زبانون کو واسطے استعمال وقت حاجت کے پس کہا ملکہ نے رومی زبان مین کہ کتنی مدت ہوئی تمکو بادشاہ سے جدا ہوے اُنھون نے کہا کہ ایک مہینہ گذرا ملکہ نے کہا کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوا تھا یا نہین یوقنا نے کہا نہین بلکہ جدا ہوا مین اُس سے اُسوقت کہ بھیجا اُسنے مجکو ملکہ کی خدمت مین پس چلا مین اور وہ ارادہ سوار ہونیکا دریا مین رکھتا تھا پس جب پہونچا مین مقام غزہ مین تو معلوم ہوا مجکو یہ امر کہ بادشاہ کشتیون مین سوار ہوکر روانہ ہوا بارادہ قسطنطنیہ کے اور اُسنے بیان کی تھی مجھسے تخلیے مین یہ بات کہ نہین طاقت ہی مجھ کو عرب سے لڑنے کی اور باپ میرا بھاگ گیا انطاکیہ سے بخوف عرب کے اور جانو تم اے یوقنا کہ باپ میرا لڑا عرب سے مع اپنے لشکر کے اور مدد طلب کی اُسنے اُن لوگون پر جو رہنے والے شہر ہاے نصرانیہ سے اور بھیجا اُسنے ہاہان ارمنی کو چھہ لاکھ سوار سے سوا عرب متنصرہ کے بجانب یرموک کے پس شکست دی عرب نے میرے باپ کے لشکر کو اور قتل کیا اُن لوگون نے میرے باپ کے سردارون اور ہاہان کو اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ اپنے اہل وعیال اور خزانہ اور نوکر چاکر لیکر جالون مین اپنے باپ سے ورمون مین قسطنطنیہ مین پناہ سے اپنی جان اور اہل وعیال اور مال پر اور بعد اس گفتگو کے بھیجا ہی مجکو بادشاہ قسطنطین نے تیرے پاس کہ تجکو لیکر روانہ ہون مین کشتیون مین اور جالون مین اُس سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ارمانوسہ نے کلام یوقنا کا سر جھکالیا اُسنے پھر سر اُٹھاکر کہا کہ مجکو کسی کام کرنے کی طاقت بغیر حکم بادشاہ کے نہین ہی اور بہت جلد لکھکر آگاہ کرتی ہون مین اُسکو اس حال سے پھر حکم کیا ارمانوسہ نے یوقنا کے پلٹ جانیکا پس زمین چوم کر باہر آئے یوقنا اُسکے سامنے سے پس پایا اُنھون نے اپنے لوگون کو کہ کھڑا کیا تھا اُنھون نے اپنے اور یوقنا کے خیمون کو پس اُترے یوقنا اپنے خیمے مین اور آئین اُنکے لیے ضیافتین ملکہ کی طرف سے اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کے لیے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ پہونچی ہی مجکو یہ روایت کہ جب آئی تاریکی رات کی اُسی دن پہونچے جاسوس ارمانوسہ کے اُسکے پاس اور بیان کیا اُس سے کیفیت فتح قیساریہ اور بلاد شام اور روانگی عمرو بن العاص بجانب مصر اور گفتگو یوقنا کی اور جدا ہونا اُنکا عمرو بن العاص کے پاس سے بہ قصد فریب کے اور ڈرایا جاسوسون نے ارمانوسہ کو یوقنا سے اور کہا کہ یوقنا حاکم حلب کا ہی اور وہ داخل ہوا ہی عرب کے دین مین اور وہ ایسا شخص ہی کہ فتح کیا ہی اُسنے طرابلس اور صور کو مکر سے پس جب سُنی ارمانوسہ نے یہ بات اپنے جاسوسون سے ڈر آیا خوف اُسکے دلمین اور یقین کیا اُسنے اس امر کا کہ کہنا اُنکا سچ ہی اور بیشک یوقنا ارادہ فریب کا رکھتے ہین پس بُلایا اُسنے اپنے حاجب کو اور بیان کی اُس سے تمام گفتگو جاسوسونکی اور حکم کیا اُسکو آراستگی لشکر اور پہننے ہتھیارون اور ہوشیار رہنے کا اور کہا اپنے غلامون اور نوکرون چاکرون سے کہ جسوقت آوے یہ رومی اور مصاحب اُسکے پس قبضہ کرلو تم ان سب پر اور جب مالک اور قابض ہوجاوینگے ہم اُنپر تو ذلیل اور خوار ہوجائینگے ساتھی اُنکے پس جب درست کیا ملکہ نے اس ترتیب کو بھیجا اُسنے اپنے ایک خادم کو یوقنا کے پاس خادم نے آکر کہا کہ اے بطریق کبیر ملکہ ارمانوسہ بُلاتی ہی تمکو کہ بات چیت کرے تمسے اس مقدمے مین جو کہلا بھیجیگی اپنے باپ کے پاس یوقنا نے کہا کہ پھر جا تو اُسکے پاس اور کہہ اُس سے کہ بہ خوشی منظور ہی ابھی مین سوار ہوتا ہون مع اپنے

ف ذکر حاضر کرنے ملکہ ارمانوسہ کا یوقنا کو بعد معلوم ہونے حال اُسکے وزیر سے زبانی اپنے جاسوسون کے اور نصیحت کرنا یوقنا کو اپنے لوگون کو اور واقع ہونا لڑائی کا ۱۲

مصاحبون کے اور چلتا ہون اُسکے پاس پھر جمع کیا یوقنا نے اپنے اکابر اصحاب کو اور کہا اُنسے کہ اے اولاد میرے چچا کی
آگاہ ہو تم اس امر سے کہ اُس قوم کی ملکہ نے بھیجا ہے میرے پاس ایک شخص کو اور بلایا ہے مجکو اور نہین بھیجا اُسنے میرے
پاس مگر یہ کہ جان لیا ہے اُسنے ہمارے کام اور ارادے کو اور جان لو تم اس امر کو کہ اگر پڑ جائینگے ہم اُنکے ہاتھون مین
تو پکڑ کر مار ڈالینگے وہ ہمکو اور کرینگے ہمکو ضرب المثل اُن مسلمانون کے واسطے وہ جو بعد ہمارے آوینگے پس مرو تم حالت
بزرگی مین اور نہ پڑو تم اپنے ہاتھون سے قتل مین اور مرین ہم مدد دہی اُس دین مین کیونکہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگے اور نہین
قریب ہے یہ بات کہ امید بہتری کی رکھین ہم اس دنیاے فریب دہندہ سے جسکا حال یہ ہے کہ نہین صاف اور خالص کیا اُسنے اپنی
دوستی کو ساتھ کسی کے کہ بدل ڈالا اُسکو ساتھ کدورت اور رنج کے اور بتحقیق دیکھا ہے اُن چیزونکو جسپر تھے تم امر اور نہی سے پھر جاتی ہے
وہ بات تمسے پس بناؤ تم اب آخرت کے گھر کو جہاد کرو قوم پر شاید کہ راضی کرو تم بسبب اپنے جہاد کرنیکے اپنے پروردگار کو اور مٹا ڈالو
تم اُن چیزون کو جو گذر گئی ہین تمھارے کفر سے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب سُنا قوم نے اپنے سردار یوقنا سے وعظ کو کھل گئین
آنکھین اُنکی اور قوی ہو گیا ایمان اُنکا اور عزم مصمم کیا اُنھون نے اپنے دشمنون سے جہاد کرنے پر اور لیا اُنھون نے ہتھیارون
اور سامان لڑائی کو اور بھروسا کیا اُنھون نے سب کامون مین اپنے پروردگار پر **راوی** کہتا ہے کہ جب پھر گیا خادم ملکہ ارمانوسہ کا
اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کے جواب سے انتظار کی اُسنے انکی اور اُنکے ساتھیون کے آنے کی اور آمادہ ہوئی اُنکے پکڑ لینے پر لیکن
یوقنا اُسکے پاس نہین آئے پس جب دیر ہوئی اُنکے آنے مین بھیجا اُسنے ایک اور خادم کو دوسرے بار جو برانگیختہ کرتا تھا اُنکو
آنے پر پاس ملکہ کے پس کہا یوقنا نے کہ پھر جا تو اور کہہ ملکہ سے کہ نہین جاری ہے عادت بادشاہون کی اس بات مین کہ برانگیختہ
کرین اور بلاوین وہ ایلچیون کو مگر واسطے کسی نئے کام کے اور دنکو تو مین اُسکے پاس تھا پس کیا چاہتی ہے وہ مجھسے
آدھی رات کو پس پھر گیا خادم بجانب ملکہ کے اور آگاہ کیا اُسکو یوقنا کی گفتگو سے پس اُسیوقت ظاہر ہوئی اُسکو سچائی
اپنے جاسوسون کی اور ثابت ہوئی اسکو یہ بات کہ نہین آئے ہین یوقنا مگر بارادۂ بلا ڈالنے کے اُسپر اور گرفتار کرنے اور
قابض ہو جانے کے اُسکے باپ اور اُسکے ملک پر پس سوار ہوئی ملکہ اُسیوقت مع اپنے لشکر کے اور گھیر لیا یوقنا اور اُنکے
ساتھیون کو تا اینکہ دور ہوئی تاریکی رات کی اور روشن ہوا دن پس اُسیوقت آیا ایک حاجب ملکہ کا پاس یوقنا کے
اور کہا کہ اے بطریق کبیر کس چیز نے برانگیختہ کیا تمکو اور تمھاری قوم کو چھوڑ دینے دین مسیحؑ اور اُس چیز پر جسپر تمھارے باپ دادا
تھے اور چھوڑ دیا تمنے مسیحؑ اور اُنکی مان کو اور آئے تم اُس حالت مین کہ حیلہ اور فریب کرتے ہو ہم پر مگر یہ کہ مسیحؑ برہم ہوے تمپر اور
مسلط کیا ہم کو تمپر پس نہ باقی رکھین گے ہم تم مین سے کسی کو یوقنا نے کہا کہ مسیحؑ بندے اللہ کے ہین نہین طاقت اور قدرت رکھتے ہین
وہ کسی چیز پر بدون حکم اللہ تعالیٰ کے اسواسطے کہ وہ بندۂ محکوم اور مکلف ہین اور بتحقیق گویا کیا تھا اُنکو اللہ نے اس کلام سے
گہوارے مین اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَمَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ
مَا دُمْتُ حَیًّا وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ

وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا اور جسکو حکم کیا جاتا ہی نماز اور زکوٰۃ کا اور جو مر جاتا ہی وہ خدا نہین ہی اور نہین ہی وہ مگر بندہ مکلف واسطے عبادت کے مثل ایک شخص کے ہم مین سے اور بیشک اللہ تعالیٰ کی نہین مثال ہی کسی مخلوق سے اسواسطے کہ وہ ایسا خالق ہی کہ پیدا کیا ہی اُسنے تمام دُنیا کو اور شیطان نے بھٹکایا ہی تمکو اور بولس نے گمراہ کیا ہی اور باز رکھا ہی تمکو راہ حق سے بسبب کہنے کے مسیح پر غیر حق کو اور ہم بھی مثل تمھارے تھے کہ بوسہ دیتے تھے ہم صلیبون کو اور بزرگ جانتے تھے ہم تصویرون اور قربانی کرنے کو اور مسیح کو خدا کا بیٹا جانتے تھے اور گردانتے تھے ہم ساتھ اللہ کے دوسرا خدا تا اینکہ ظاہر اور معلوم ہوا ہمکو حق اور جانا ہمنے کہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہی دین ہی جسپر قبل اُس کے انبیا علیہم السلام تھے پس ہدایت کی ہمکو اللہ تعالیٰ نے بجانب اُس دین حق کے اور آگاہ ہوے ہم اس بات سے کہ عیسیٰ مسیح بیٹے مریم کے اور روح اللہ کے اور کلمے اُس کے اور نبی اُس کے اور رسول اُسکے بجانب خلق کے ہین اور اسیطرح بقول اللہ تعالیٰ کا اُسکی کتاب مین جسکو اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بطور خبر کے واقع ہی مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ اور ہم بھی کہتے تھے کہ ابراہیمؑ اسحاقؑ یہ دونون نصرانی تھے پس جھٹلایا ہمکو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اس عبارت سے اور بزرگ ہی کہنے والا اُسکا مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور بھی فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین واسطے ثبوت دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اب ہم آئے ہین تا کہ جہاد کرین تمپر مگر یہ کہ کہو تم لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **راوی** کہتا ہی کہ جب سُنا حاجب نے کلام یوقنا کا کہا اُسنے اپنی قوم سے کہ لو تم ان شخصون کو جو آئے ہین بارادے تمھارے قتل اور مالک ہو جانے تمھارے شہرون اور لوٹنے تمھارے مال اور لونڈی غلام بنانے تمھاری عورتون اور لڑکون کے پس حملہ کیا قبطیون نے یوقنا اور اُسکے ساتھیون پر اور شور کرکے گھیر لیا اُنکو پس لڑے یوقنا اور ساتھی اُن کے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا اله الا الله محمد رسول الله کے اور لڑے وہ سخت لڑائی لیکن قبطی دس ہزار تھے اور یوقنا اور ساتھی اُن کے چار ہزار سوار تھے اور مبتلا ہوے یوقنا ایسی آزمایش مین جس کی اُن کو طاقت نہ تھی اور ایک جماعت اُن کے ساتھیون سے شہید ہوئی اور بہت لوگ زخمی ہوے لیکن قبطی بہت مارے گئے اور صبر کیا یوقنا نے مثل صبر کرنے بزرگ لوگون کے اور اسی طرح وہ سخت لڑائی لڑ رہے تھے کہ دور ہوئی روشنی دن کی اور آئی تاریکی رات کی پس متفرق ہوگئے دونون لشکر اور پھر گئی ملکہ ارمانوسہ بجانب اپنے خیمے کے درانحالیکہ خوفناک ہوگئی تھی وہ بسبب دیکھنے ثابت قدمی یوقنا اور شدت اور سختی اُسکے ساتھیون کی لڑائی مین

واقدی رح نے بسلسلہ راویون کے عبداللہ بن حفص سے روایت کی ہو کہ جب خبر دی تھی جاسوسون نے ملکہ کو حال یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص سے بجانب مصر کے تو لکھا تھا ملکہ نے اُسیوقت ایک خط بنام اپنے باپ مقوقس کے اور لکھا تھا اُسمین قصہ یوقنا اور روانگی عمرو بن العاص کا مع لشکر کے بجانب مصر کے اور قصد اپنا اُنکی لڑائی پر اور طلب کی تھی کمک اور لکھا تھا کہ مین منتظر جواب اور کمک کی ہون اور بھیجا تھا خط اور کہا تھا قاصد سے کہ جلد جانا اور جواب لیکر جلد آنا پس روانہ ہوا وہ قاصد اور جب پہونچا وہ بادشاہ کے پاس براہ اطاعت کے سلام کرکے دیا وہ خط بادشاہ کو اور بادشاہ نے کھولکر پڑھا اُسکو جب پڑھ چکا اور مطلع ہوا وہ اُسکے مضمون پر بلایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُنسے کہ کام تمام ہو گیا اس اسطرح پر پس تمھارا مشورہ کیا ہی اُن سبھون نے کہا کہ ای بادشاہ کمک کر اور بھیج تو ملکہ کے پاس ایک لشکر کو بعد اُسکے روانہ کر خط کو اطراف بلاد مین اپنے ایلچیون کے ہاتھ اور طلب کر اُنسے کمک کو پس وہ روانہ کرینگے لشکر کو کہ اُنین سے حاکم بجاۃ اور حاکم بربر کے ہین اور بھیج تو کسی کو بجانب اپنے نائب کے جو اسکندریہ مین ہی تاکہ وہ روانہ کرے تیرے واسطے اُن لوگون کو جو اُسکے پاس ہین لشکر سے اور اسی طرح پر بجانب اپنے نائب کے جو صعید الاعلی پر ہی کہ مدد کرے وہ تیری پس جسوقت یہ لشکر جمع ہو جاوے تو پیش آ اور جا پڑ تو ان عرب پر ساتھ اُس لشکر کے اور نہ چھوڑ اُنکو اُنکے حال پر تاکہ سختی کرین وہ تجھپر اور طمع کرین تیرے ملک مین جس طرح پر سختی کی اُنھون نے تیرے غیر پر اور مالک ہو گئے اُنکے شہرون کے اور بھگا دیا وہان کے بادشاہون کو مقوقس نے کہا کہ ای لوگ دین نصرانیہ اور بنی ماء معمودیہ کے جانو تم اِس بات کو کہ بادشاہ محتاج ہوتا ہی بطرف سیاست کے اور جو شخص غالب ہو گیا اپنی عقل پر غالب ہو گیا وہ اپنی تجویز کام مین اور جو شخص غالب ہوا اپنی تجویز پر بے ڈر ہو گیا وہ مکروہات زمانے سے اور نہین ہوتا ہی غلبہ بسبب کثرت کے بلکہ بسبب خوبی اور حسن تدبیر کے ہوتا ہی اور قسم ہی خدا کی ہرقل بادشاہ روم کا بہت بڑا تھا مجھ سے لشکر مین اور وسیع تھا شہرون مین اور بزرگ تھا سامان مین اور جمع کیا تھا اُسنے بادشاہان روم کو یونان سے بلاد جیوہ اور اندلس تک اور مدد طلب کی تھی اُسنے ہم لوگون اور غیر ہم لوگون سے پس نہین نفع کیا اُسکو اُسکی کثرت نے کسی چیز سے اور نہ قادر ہو سکا وہ اس امر پر کہ پھیر دے قضا و قدر کو اور جانو تم سب اس بات کو کہ عقل جڑ اور بنیاد آدمی کی ہی جو مامور بہ اطاعت اور بزرگی دیا گیا ہی بسبب عقل کے تمام مخلوقات زمین پر پس جو شخص مالک اور غالب ہو گا اپنی عقل پر مالک ہو گا وہ اپنے کام کا اور جو شخص نہ پہونچے گا اپنے کام کو تو اپنی جہل پر بہت راضی رہیگا اور جانو تم اس امر کو کہ نہین پہونچتا ہی کوئی شخص حکمت کو مگر بسبب عقل کے اور حکیم ماییوس نے کہا ہی کہ حکمت کی سیڑھی بزرگ ہی اور خواہشمند اُسکا ہوشیار اور چھوڑنے والا اُسکا خوار ہی کسواسطے کہ حکمت بزرگی خاتون اور قوت دلون کی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ مین نہین کلام کرتا ہون ساتھ کسی خواہش نفسانی کے لیکن مجھ کو لائق ہی کہ سچ کہون مین اور صدق کے ساتھ بات کرون مین اور تم جانتے ہو اس امر کو

کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کے نبیؐ نے بھیجا تھا میرے پاس نامہ اپنا در انحالیکہ بلاتے تھے وہ مجکو بجانب اپنے دین کے
پس طلب راہ کی مین نے اُنکے قول کی سچائی پر بسبب اُنکے خط کے اور اُس چیز پر جو ظاہر ہوئی لوگون کو اُنکے معجزات سے
اور تحقیق سُنی ہی مین نے یہ بات کہ جب مبعوث ہوے تھے تو نہین سُنا تھا کسی شخص نے ذکر اُنکا مگر یہ کہ ڈر گیا تھا اُنسے
اور قبول کیا تھا اُنکی دعوت کو اور معلوم ہوئی ہی مجکو اُنکے بعض معجزات سے یہ بات کہ ماہتاب دو ٹکڑے ہوا تھا اُنکے واسطے
اور قبول کیا تھا اُسنے اُنکے بلانے کو اور سلام کیا تھا اُنپر اور ایک معجزہ اُنکا یہ ہی کہ گوشت دست زہر دار بکری نے بات کی
اور کہا اُنسے کہ یا رسولؐ اللہ مجکو آپ نہ کھائین کہ مین زہر دار ہون اور منجملہ اُنکے معجزات کے یہ ہی کہ کلام کیا ہی اُنسے سوسمار نے
اور پتھر نے اور سجدہ کیا اُنکا درخت نے اور گواہی دی اُنکی رسالت کی اور گئے تھے وہ آسمان پر اور در آئے اور داخل ہوے تھے
پانی کی موج پر اور پہلے اُنھین کی قوم نے اُنسے دشمنی کی تھی اور اُنکے یگانے اُنسے لڑے تھے اور انکار کی تھی اُنکے کلام اور
احکام دین کی اور وہ یہی لوگ ہین جنھون نے فتح کیا ہی ملک شام کو پس جب جانا لوگون نے کہ وہ آئے ہین ساتھ حق کے
اور کلام اُنکا سچا ہی ایمان لائے وہ لوگ اور مدد دی اُنکو اور جہاد کیا سامنے اُنکے اور اب یہ وہی لوگ ہین کہ نکال دیا
ہی رومیون کو اُنکے ملک سے اور مالک ہوگئے ہین اُنکے شہرون اور قلعون کے اور بیشک آئے ہین وہ ہماری طرف بارادہ
کرنے اس کام کے جو کیا ہی اُنھون نے ہمارے غیر کے ساتھ اور اب جو تم انکار کرتے ہو اور زبون جانتے ہو اُنکے کام کو تو
نہین ہین وہ لوگ مگر یہ کہ حکم کرتے ہین اچھے کامون کا اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور قائم رکھتے ہین اُن احکام خدا کو
جنکا حکم اُنکو ہی اور نہین ہی اُنکی کتاب مین کوئی حکم یا کوئی چیز مگر یہ کہ انجیل مین بھی مثل اُسکے ہی اور بیشک گمراہ کیا ہی تم کو بولس نے
اور بھٹکایا ہی تم کو بسبب کہنے اپنے کے کلام ناراست کو اور فریفتہ کیا ہی تمکو اور بدل ڈالا ہی اُسنے تمھاری شریعت کو ساتھ
ایسے نام کے جو نہین لائق ہی اور یکسو کیا ہی تمکو راہ سے اور حلال کیا ہی تمپر اُن سب چیزون کو جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے تمپر
تمھاری اُس کتاب مین جسکو اُتارا تھا تمھارے نبی پر اور یہ بات عین محال اور اندھے پن کی خواہش ہی کہ تابع ہو تم بولس کے
کہنے کے اور چھوڑ دو تم اُس چیز کو جو کہا ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین جسکو اُتارا تھا اُسنے تمھارے نبی پر اور کیونکر لائق ہی
عیسیٰ بن مریم کو یہ کہ حکم کرین وہ تمکو خلاف اُس چیز کے جسپر اُنکو اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف بھیجا اور ہرگز نہین لائق ہی
یہ امر کہ بولس تمسے یہ کہے کہ مسیح نے مجھسے خواب مین کہا ہی کہ حلال کیا ہی اُنھون نے تمھارے لیے گوشت سور کا اور وہ
حکم کرتے ہین تمکو گناہ ظاہری اور باطنی کرنے کا پس اطاعت کی تمنے اُسکی اور سچا جانا تمنے قول اُسکا حاشا کہ مسیح اس طرح
کرتے ہون یا بات بھی کی ہو بولس سے اور تمام نبی اُسی طریقے پر تھے جسپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے ہین اور نہین تھا
کوئی حکماے سابقین سے مگر یہ کہ کلام کرتا تھا وہ ساتھ وحدانیت اللہ غالب اور بزرگ کے اور تحقیق کہا ہی حکیم دمو یانے
اور وہ ایسا شخص تھا کہ بنایا تھا اُسنے دیر تراحیم کو اور گردانا تھا اُسکو مثل واسطے اُستون آیندہ کے اس وقت سے آخر
زمانے تک اور بنایا تھا اُس نے تصویرین حکما کی اور ایک تصویر بنائی تھی جسکے سر پر چار سطرین زبان

یونانی مین لکھی تھین پہلی سطر یہ تھی مَنْ خَافَ الْوَعِيْدَ سَنَّ عَمَّا يُرِيْدُ اور دوسری سطر یہ تھی مَنْ خَافَ فِيْمَا يُعَيِّدُ بِيَدِهٖ صَارَ
مَافِيْ يَدِهٖ بِهٖ اور تیسری سطر یہ تھی اِنْ كُنْتَ تَطْلُبُ الْخَزْرِيْ فَلَا تَنْزِرْ وَلَا تَقِلْ اور چوتھی سطر یہ تھی بَادِرْ قَبْلَ نُزُوْلِ
مَانُحَاذِرُ پس جن لوگون کا ایسا کلام ہو وہ کیونکر خلاف اُسکے کرینگے اور یہ کلام ایک فریضہ ہے فرائض مذہب محمدیہ سے پس جھکالیا
قوم نے اپنے سرون کو زمین کی طرف بادشاہ مقوقس پر برہم ہوکر بسبب کہنے مقوقس کے ایسے کلام کو راوی نے
بیان کیا ہے کہ نہین یہ کلام کیا تھا مقوقس نے تا اینکہ عہد لے لیا تھا اُسنے اپنے نوکرون اور حجاب سے اور
ٹھہرالیا تھا اُسنے ایک ہزار ہتھیار بند غلامون کو اپنے سر پر اسواسطے کہ پہونچی تھی اُسکو خبر ماجراے ہرقل کی
وقت وعظ اور نصیحت کرنے اُس کے اپنے بطارقہ کو اور یہ کہ ہرقل کے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا اُن لوگون نے
پس اسی سبب سے عہد لے لیا مقوقس نے اپنے ساتھیون سے تا اینکہ ایسی گفتگو کی تھی اُس نے پھر متوجہ ہوا مقوقس
بجانب اپنے وزیر کے اور کہا اُس سے کہ لکھدے تو میری بیٹی کو ایک خط اِس مضمون سے کہ مہربانی کرے قوم کے
ساتھ اور اُن کو امان دیوے اور روانہ کرے اُنکو میری طرف کو تاکہ آرام پاوین دل اُن کے اور خلعت دون مین اُنکو
اور رہینگے لوگ ساتھ ہمارے اور لڑینگے ہمارے دشمنون سے اور اُس سے جو ہمارے ملک کا قصد کریگا اور نہین تھا
قصد بادشاہ کا اس مضمون سے مگر رہائی یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی قبطیون کے ہاتھ سے اسواسطے کہ بادشاہ
جانتا تھا کہ مسلمان لوگ حق پر ہین پس لکھا وزیر نے خط بنام ملکہ کے اور روانہ کیا اُسکو اور قاصد سے کہا کہ جلد جا تو
پس روانہ ہوا قاصد مع خط کے اور بہت جلد چلتا تھا تا اینکہ پہونچا وہ ملکہ ارمانوسہ کے پاس اُس حالت مین کہ دن
گذر گیا تھا اور لوگ لڑائی سے باز رہے تھے اور قبطی لوگ اپنے خیمون مین پھر گئے تھے اور یوقنا بھی مع اپنے ساتھیون
کے اپنے خیمون مین آئے تھے پس جب پہونچا قاصد مع خط کے ملکہ ارمانوسہ کے پاس براہ اطاعت سلام کیا اُسنے
اور خط دیا ملکہ کو پس لیکر دیا ملکہ نے وہ خط اپنے حاجب کو اور پڑھا اُسنے ملکہ کے سامنے پس جب سُنا
ملکہ نے مضمون خط کا لے لیا خط اُسکے ہاتھ سے اور لپیٹ کر سپرد کیا اپنے خادم کو اور حکم کیا اُسکو لیجانے خط کا پاس
یوقنا کے پس روانہ ہوا خادم خط لیکر اور آیا پاس یوقنا کے اور دیا خط اُنکو اور کھولکر پڑھا اُسکو یوقنا نے پس
جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے متوجہ ہوے بجانب خادم کے اور کہا اُس سے کہ پھر جا تو بجانب ملکہ کے اور
کہہ اُس سے کہ بہتر ہے مگر مشورہ کرلین ہم اپنے دلون سے خط کے مطالب مین پس جب لوٹ گیا قاصد متوجہ ہوے یوقنا
جانب اکابر اپنی قوم کے اور کہا اُنسے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک دور کیا اللہ تعالیٰ نے پردہ غفلت اُس بادشاہ کے دل
سے اور ظاہر ہوئی اُسکو وہ چیز جو ظاہر ہوئی تھی ہمپر حق سے پس کیا راے تم لوگون کی ہے اُن لوگون نے کہا کہ ہم سواے
تمھارے قول کے اور کسی کی بات نہین سُنتے ہین یعنی جو تم کہتے ہو وہ ہم کو منظور ہے یوقنا نے کہا کہ مہلت دو تم مجکو تاکہ
راے زنی کرون مین پس چھوڑا اُنھون نے یوقنا کو بموجب اُن کے ارادے کے پس جب رات ہوئی اور خوش

ہوگیا تھا دل اُنکا اور بے ڈر ہو گئے تھے ساتھی اُنکے اپنی جانون پر بسبب پھر جانے قبطیون کے اُنکی لڑائی سے تو کھڑے
ہوے یوقنا واسطے ادا اُس نماز کے جو فوت ہوگئی تھی اُنسے پس اُسی حال مین کہ وہ نماز پڑھتے تھے کہ دفعتہً آیا
اُنکے پاس ایک شخص اور جب آگاہ ہوے یوقنا اُس شخص سے اور دیکھا اُس کو کھڑے ہوے اپنے پاس
مختصر کیا اُنھون نے اپنی نماز کو پس جب فارغ ہوے وہ نماز سے سلام کیا اُنکو اُس شخص نے پس جواب سلام کا دیا
یوقنا نے اور پہچانا اُنکو تو وہ عمرو بن امیۃ الضمیری تھے اور دیکھا تھا اُنکو یوقنا نے انطاکیہ کی لڑائی مین اُسوقت کہ آئے تھے
بطور ایلچی کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے پس جب پہچانا اُنکو یوقنا نے خوش ہوے اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا چیز ہی
ای مرد بزرگ اُنھون نے کہا کہ ای یوقنا سردار عمرو بن العاص نے بھیجا ہی مجکو تمھارے پاس کہ دریافت کرون مین خبر تمھاری
اور لوٹ جاؤن مین اُنکے پاس یوقنا نے کہا کہان چھوڑا ہی تمنے اُنکو اُنھون نے کہا کہ نزدیک ہین وہ تمسے تمھارے اُنکے
بیچ مین تین کوس یا کم اس سے فاصلہ ہی پس بیان کیا یوقنا نے حال اپنا اور کیفیت اپنی ساتھ ملکہ ارمانوسہ کے اور کہا کہ ای
عمرو پھر جاؤ تم بجانب سردار کے اور کہو اُنسے کہ جلد آؤ تم ہماری طرف کو پس پھرے عمرو بن امیۃ الضمیری بجانب سردار
عمرو بن العاص کے حالت جلدی مین اور آگاہ کیا اُنکو یوقنا کے قصے سے پس چھوڑا عمرو بن العاص نے کل اسباب
اور باربرداری اور غنائم وغیرہ کو جو اُنکے ساتھ تھی غنیمت روم اور ساحل سے اور نگہبان چھوڑا اُن سب پر ربیعۃ العامری کو
بجمعیت ایکہزار سوار کے اور خود روانہ ہوے مع اپنے لشکر کے رات کو پس تھے وہ قریب طلوع فجر کے نزدیک یوقنا اور اُنکے ساتھیون
کے اور آفتاب نہین طلوع ہونے پایا تھا کہ گھیر لیا اُنھون نے قبطیون کو اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازون کو ساتھ تکبیر اور
تہلیل کے اور آپڑے قوم پر اور گرد ہوگئے قبطیون کے اور رکھا اُنمین تلوار کو پس نہین بلند ہوا تھا آفتاب تا اینکہ مار ڈالا
اُنھون نے قبطیون سے پس کچھ زیادہ ایکہزار سوار کو اور قید کر لیا ایک بڑی جماعت کو اور پیٹھ پھیری باقی لوگون نے
بحالت بھاگنے کے بارادہ مصر کے اور مالک ہوگئے مسلمان خیمون وغیرہ کے اور قابض ہوگئے بادشاہ کی بیٹی ملکہ ارمانوسہ پر
اور لے لیا تمام مال اور لونڈی اور اسباب اُسکا پھر آئے عمرو بن العاص یوقنا کے پاس اور سلام کرکے مبارکباد دی اُنکو
بسبب اُنکی سلامتی کے پس ٹھہرے وہان سب مسلمان اُس حال مین کہ بہت بڑی غنیمت حاصل کی تھی اُنھون نے اور آملے عمرو
بن ربیعۃ العامری بھی مع ہودج سواری زنان اور اموال غنائم کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ جب مالک ہوگئے مسلمان ملکہ
ارمانوسہ اور اُسکے مال اسباب اور لونڈی غلام کے اور قرار پکڑا اپنے اپنے خیمون مین حکم کیا **عمرو بن العاص** نے اکابر صحابہ کو
اپنے پاس جمع ہونے کا پس جب آکر بیٹھے وہ لوگ سامنے اُنکے کہا اُنھون نے کہ ای اصحابؓ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جانو تم اس بات کو کہ بیشک اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی کہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
راوی کہتا ہی کہ وہ اکابر اصحاب جو جمع ہوے تھے **عمرو بن العاص** کے پاس یہ تھے یزید بن ابی سفیان اور
ہاشم بن سعید الطائی اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور خالد بن سعید السہمی اور عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہم اجمعین

پس کہا اُن لوگون نے کہ اس کہنے سے تمھارا کیا مطلب ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ کشایش اور
خوشی دی تھی اللہ تعالیٰ نے اُس بادشاہ کو کہ لکھا تھا اُسنے خط ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور بھیجا تھا آپکے
واسطے تحفہ جات اور ہم زیادہ مستحق ہین معاوضے کے اپنے نبی کی طرف سے اور میرے نزدیک یہ بات مناسب معلوم
ہوتی ہی کہ بھیجون مین بادشاہ کے پاس اُسکی بیٹی کو مع تمام مال اور اسباب اور لونڈی اور غلام کے جو ہمنے لیا ہی
اور ہم ایسی قوم ہین کہ تبعیت کرتے ہین سنت اپنے نبی کی جبکہ فرماتے تھے آپ اِرۡحَمُوا عَزِیۡزَ قَوۡمٍ ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوۡمٍ اِفۡتَقَرَ
پس اچھی اور بہتر جانی سب لوگون نے راے عمرو بن العاص کی اور کہا کہ بہتر ہی جو حکم تمھارا ہو پس روانہ کیا
عمرو بن العاص نے ملکہ ارمانوسہ کو بجانب اُسکے باپ مقوقس کے بحالت تعظیم کے مع مال اور اسباب کے ہمراہ قیس رض
بن سعید کے راوی کہتا ہی کہ یہ حال تو سردار عمرو بن العاص کا تھا لیکن قبطی لوگ پس جب بھاگ کر پہونچے وہ مصر مین
اور آئے بادشاہ کے پاس بڑے لوگ قوم کے اور بیان کیا حال تمام ہونے لشکر اور مقتولین اور اسیرین اور قید ہوجانے
اُسکی بیٹی کا تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اس سانحے کے اور متفکر ہوا وہ اپنے کام مین کہ کیا تدبیر کرے حالانکہ عرب سے لڑنے کو
اُسکی نیت نہ تھی پس وہ اسی حال مین تھا کہ آیا اُسکے پاس خوشخبری دینے والا ساتھ آنے اُسکی بیٹی کے مع مال واسباب وغیرہ کے
پس خوش ہوا وہ اور دور ہو گیا کسی قدر ملال اور رنج اُسکا اور جانا اُسنے اس بات کو کہ قوم مسلمان فتح پاوینگے پس جب
داخل ہوئی ارمانوسہ اپنے باپ کے محل مین حکم کیا بادشاہ نے حاضر لانے قیس رض بن سعید کا پس جب آئے وہ سامنے بادشاہ
کے بزرگداشت اور تعظیم کی اُسنے اُنکی اور اکابر دولت اور حجاب آئے تھے اُسکے پاس واسطے مبارکباد سلامتی اور آنے اُسکی بیٹی کے
پس اُسیوقت متوجہ ہوا بجانب قیس رض کے اور سوال کیا اُسنے چند چیزون کا تاکہ سُنین ارباب دولت اُسکا اور نرم ہوجائین دل اُنکے
اور وہ لوگ دیکھتے اور تعجب کرتے تھے قیس کے لباس سے بادشاہ نے کہا کہ اے برادر عربی تمھارا کیا نام ہی اُنھون نے کہا قیس اُسنے
پوچھا کہ تم لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن لوگون سے ہو جنھون نے جہاد کیا تھا سامنے اُنکے قیس نے کہا ہان بادشاہ نے
کہا کہ بیان کرو تم مجھ سے حال اپنے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ کس گھوڑے پر سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ سوار ہوتے تھے آپ
اُس گھوڑے پر جو سُرخ اور سپید تھا اور پیشانی اُسکی سپید تھی اور چارون ہاتھ پانون اُسکے سفید تھے اور اُن اوصاف کا ایک گھوڑا
تھا آپکے پاس جسکا نام مرتجل تھا اُسنے کہا کہ اے برادر عربی معلوم ہوتی ہی مجکو یہ بات کہ آپ صرف حمار اور اونٹ پر سوار ہوتے تھے
اور ارادہ کیا بادشاہ نے اِس کلام سے ثبوت عاجزی اور انکساری کا قیس رض پر اسواسطے کہ حمار اُن لوگون کے نزدیک بجاے کمینے کے
تھا قیس نے کہا کہ بیشک اللہ نے بزرگی دی ہی اونٹ کو جبکہ کہا اُس سے کہ ہو جا پس ہو گیا وہ اور نکالا اور پیدا کیا اونٹنی کو سنگ خارے
بزرگ سے اور خاص کیا اُسکو عرب کے لیے سواے اورون کے اور آپ اُسپر اس جہت سے سوار ہوتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسکو مبارک پیدا کیا
کہ قناعت کرتا ہی وہ بقدر رزق کہ پاتا ہی اور صبر کرتا ہی کوشش اور اُٹھانے بوجھ اور سختی چلنے پر اور صبر کرتا ہی پانی پر اور ذکر کیا ہی ہمارے پروردگار نے
اپنی کتاب مین وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ اور فرمایا ہی اللہ نے وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اور پہلی

لڑائی جو آپ دشمنان دین کے ساتھ لڑے وہ لڑائی دین کی تھی پس تھے آپکے ساتھ ایکسو اونٹ آبکش اور دو گھوڑے کہ سوار تھے ایک پر مقداد بن اسود الکندی اور دوسرے پر مصعب بن عمرو التیمی اور ٹھہرے ہم لوگ قریش سے باوجود کثرت اور بسامانی اُن لوگون کے پس بھگا دیا اللہ تعالیٰ نے اُن لوگون کو بسبب برکت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقوقس نے کہا کہ آیا حمار پر آپ نہین سوار ہوتے تھے قیس نے کہا کہ آپ اُس حمار پر سوار ہوتے تھے جسکو تو نے آپکے واسطے بطور ہدیہ کے بھیجا تھا اور پیچھے بٹھلاتے تھے اُسپر آپ اپنے یار کو جسکا نام معاذ بن جبل ہے اور تھا اُس حمار پر ایک چارجامہ پوست خرمے کا اور لگام پوست خرمے کی اور آپکے عادات سے یہ امر تھا کہ پارہ دوزی کرتے تھے موزون مین اور پیوند لگاتے تھے قمیص مبارک مین اور فرماتے تھے آپ مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي اور آپکے پاس ایک قمیص روئی دار تھا جسکا طول کم تھا اور دو آستین بھی کم تھین اور اُسمین راہ گریبان کی نہ تھی ہدیہ بھیجا تھا آپکے واسطے دیر دو نے اور ایک حلہ اور تھا جو مول لیا گیا تھا آپکے واسطے بعوض تینتیس ۳۳ اونٹون کے اور ایک ہی بار آپنے اُسکو پہنا تھا اور ایک جبہ شام کا بطور ہدیے کے آیا تھا آپکے واسطے پس سیا آپ نے اُسکو تا اینکہ پھٹ گیا وہ اور دو موزے تھے آپ نے اُنکو پہنا تک پہنا کہ وہ دونون پھٹ گئے اور ایک چادر تھی جسکا طول چار گز اور عرض ڈھائی گز تھا کہ اُسکو آپ اوڑھتے تھے اور ایک کپڑا تھا جسکو پہنتے تھے آپ وقت آنے وفود کے اور تھے آپ شیرین ترین آدمیون کے وقت کلام کرنے کے اور جب بات کرتے تھے آپ ساتھ کسی کے تو تین بار اُسکو فرماتے تھے اور جب گذرتے تھے کسی قوم پر تو سلام کرتے تھے اُنپر اور جب بات کرتے تھے تو تبسم کرتے تھے اور جب بیٹھے ہوتے تھے آپ کسی جماعت مین اور ارادہ اُٹھنے کا کرتے تھے تو فرماتے تھے آپ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ہم لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کلمات آپکی عادات ہو گئے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام نے انھین کلمات سے میری زیارت کی ہے اور جان تو اے بادشاہ کہ جب انتقال فرمایا آپ نے تو نکالا تھا آپکی زوجہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر اور ایک ازار پرانی اور کہا کہ اسمین انتقال فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس نے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہی اخلاق انبیا کے ہین پس خوشی اور کشایش ہو اُسکو جسنے بیعت کی آپکی اور بیشک امت اُنکی وہی امت ہے جسکا وصف انجیل مین ہے پس بول اُٹھا ایک قس کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ کہ جو امت اللہ کے نزدیک افضل ہے وہ امت ہم ہین پس برہم ہوا بادشاہ اور کہا کہ کس چیز سے تم لوگ افضل ہو نزدیک اللہ کے آیا بسبب حرام کھانے کے اور گناہ کرنے کے اور کرنے کامون بد کے اور دور ہونے کے نیکیون سے اور رعیت پر ظلم کرنے سے اور خواہش کرنے بجانب دنیاے دنیہ کے اور کہان ہو تم اُن قوم سے کہ گذرا تھا اُنپر اسکندر پس دیکھا اُنکو کہ نہ کوئی اُسمین حاکم ہے نہ کوئی قاضی ہے اور نہ کوئی امیر ہے ساتھ امارت کے نہ اور کوئی ایسا شخص ہے کہ خاص ہو ساتھ مالداری کے اپنے دوسرے بھائی سے اور نہ کوئی مبتلاے محتاجگی ہے جو رسوا کرے اُسکو برابر ہین وہ لوگ ہر چیز مین کھانا پینا اُن لوگون کا ایک ہے نہ ایکدوسرے کی نفی کرتا ہے اور نہ ضد کرتا ہے بلکہ آپسمین محبت اور دوستی رکھتے ہین پس تعجب کیا اسکندر نے اِس امر سے جو دیکھا اور پوچھا اُنکے عقلمندون سے حال اُنکا پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ ہملوگون نے پایا تھا ایک کاسہ سر کا جسپر یہ لکھا تھا یا ابن اٰدم الهٰك املك حتى كانك خال من عملك فاعجلك اجلك فصرت الى التراب فحثنا عليك الاحباب وخلون بماقل متا ما صالها فسية اما غير صلم فمد حيث

وتخفیت ان یکون ذلك الى الدنيا مرجع لترجع من الذى المالك وتقلع فلم ترجع فطوبى للكيس العاقل الذى
ليس بوان ولا غافل تزود الى ماليس له مصير قبل بكائك على التقصير وبادر الى الخير قبل الفوت واغتنم حياتك قبل
الموت فكانك بالحق قد حلك وفارق كلما املك پس عبرت حاصل کی ہمنے اے بادشاہ ان نصیحتون کامل اور پہونچنے والی پر اور
پہنا ہمنے اُسکے پورے اور ٹھیک لباس کو اسکندر نے پوچھا کہ کیا حال ہے تمھاری مسجدون کا کہ متفرق اور دور ہین اور
قبرین تم لوگون کی نزدیک اور قریب ہین اُن لوگون نے کہا کہ مسجدین ہماری پراگندہ اور دور اسواسطے ہین کہ بہت
اجر ہو بسبب چلنے کے اُنکی طرف اور قبور ہماری اسوجہ سے نزدیک ہین کہ یاد رکھین ہم موت کو تاکہ باز رہین ہم گناہون سے اسکندر
نے پوچھا کہ کیا ہے مجکو کہ دیکھتا ہون مین تمھارے دروازون کو بغیر زنجیرون کے اُن لوگون نے کہا اسواسطے کہ ہم مین کوئی
چور نہین ہے اسکندر نے کہا کہ کیا ہے مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی امیر اور نہ حاکم اُنھون نے کہا اسواسطے کہ
نہین پاتے ہین ہم اپنے مین کسی زبردست اور ظالم کو اسکندر نے کہا کیا ہے مجکو کہ نہین دیکھتا ہون مین تم مین کوئی فقیر اور غریب
اُنھون نے کہا اسواسطے کہ روزی اللہ کی ہم لوگون مین برابر ہے سب چھوٹے بڑے کو بعد اُسکے نکالے اُن لوگون نے اسکندر
کے لیے دو بڑے پُرانے کاسے سر کے اور کہا کہ ان دونون مین سے تو کس کو چاہتا ہے ایک کاسہ سر مرد ظالم کا ہے اور ایک مرد
عادل کا ہے اور یہ دونون اسی بازگشت کی طرف گئے ہین اور نہین بے پروا کیا ان دونون کو بڑی جماعت نے لیکن عادل
خوش ہے اور ظالم شرمسار اور حیران ہے پہونچے گا مطلب کو پرہیزگار اور محروم رہیگا بدکار پس طلب آگہی کی کر تو اس چیز سے جو
تو دیکھتا ہے تو قبل خبردار ہونے کے کہ تو پیچھے ان دونون کاسہ سرون کے ہے مالک ہوا تو اے بادشاہ پیشانیون کا اور جاری
ہوا حکم تیرا پست اور بلند پر اور خلیفہ کیا تجکو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اور حکم کیا تجکو استعمال عقل کا اور فرض کا پس یاد کر تو اپنی
جاے بازگشت اور قبر کی مٹی کو اور عمل کر تو واسطے اپنی ذات کے اور جان تو یہ کہ نہ نفع دیگا تجکو لشکر تیرا جسوقت کہ روح
تیری قبض کیجاویگی اور پکڑیگی تجکو زمین پس چھوڑ دے تو احکام اور خواہش شیطان کو اور لے تو حکم رحمان کو اور پرہیز کر
اُسکی منہیات سے اور نہ فریفتہ کرے تجکو شیطان مردود پس پھرے تو ساتھ گناہ عظیم کے اور یاد کر تو اے بادشاہ اُس چیز کو جو کیا تھا
شیطان نے تیرے باپ آدمؑ کے ساتھ جسوقت کہ مقرر کیا تھا اُنپر اپنے مکر کو اور گھیر لیا تھا اُنکو ساتھ اپنے حیلے کے اور مقرر
کیا تھا اُنکے لیے حرخراہٹ عداوت کو اور فریفتہ کیا تھا اُنکو ساتھ دوستی ایک دانے گندم کے پس کہا قیسؓ نے کہ اے بادشاہ
آیا جانتا ہے تو کہ وہ لوگ کون تھے مقوقس نے کہا نہین قیس نے کہا کہ وہ لوگ ایک قوم مومن تھے قوم موسی بن عمران علیہ السلام سے
اور بیشک خبر دی ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین انھین لوگون کی اس عبارت مین ومن قوم موسى امة يهدون بالحق وبه يعدلون
اور دیکھا تھا اُنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس رات مین کہ گئے تھے آپ آسمان پر پس جب پھرے آپ تو گذرے
اُنپر اور آگاہ کیا ہمکو اُنکے اس حال سے پس عرض کیا ہمنے کہ یا رسول اللہ یہ قوم ایمان لائے ہین ساتھ نیکی کے آپ نے فرمایا
ہان اور ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات کا کہ آگاہ کرے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات سے کہ وہ لوگ افضل ہین قوم موسیٰ سے

توکہا اللہ تعالیٰ نے اُنکے حق مین وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون پس کہا مقوقس نے قیس سے کہ ای برادر عربی لوٹ جاؤ
تم اپنے ساتھیون کی طرف اور آگاہ کرو اُنکو اُس چیز سے جو سُنا تمنے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو قرار پاوے ہمارے اور تمھارے بیچ مین قیس نے کہا
کہ جان تو ای بادشاہ اس بات کو کہ ضرور ہی ہمکو مقابلہ کرنا تمسے اور نہ نجات دیگی کوئی چیز ہمسے تمکو مگر مسلمان ہونا یا جزیہ دینا یا لڑائی مقوقس
نے کہا کہ عنقریب بیان کرونگا مین اپنی قوم سے وہ چیز جو بیان کی تمنے اور مین جانتا ہون کہ وہ لوگ اس بات کو منظور نہ کرینگے ہواسطے
کہ دل اُنکے سخت ہو گئے ہین بسبب کھانے حرام کے محمد بن اسحاق الاموی نے بسلسلہ راویون کے سلیمان بن یحییٰ سے روایت کی ہی کہ مقوقس
بادشاہ مصر اور اسکندریہ نے مقرر کیا تھا اپنے واسطے ایک اچھے طریقے کو رمضان کے مہینے مین پس جب دیکھا جاتا تھا چاند رمضان
کا یکسو اور علیحدہ ہوتا تھا وہ اپنی رعیت سے بہ طلب تنہائی کے ایک مکان مین جسکو بنایا تھا اُسنے اس رسم کے واسطے پس
نہین ظاہر ہوتا تھا وہ کسی پر اپنے ارباب دولت سے اور نہین جاتا تھا کوئی اُسکے پاس سوا اُن لوگون کے جو کھانا کھلاتے تھے
اور پانی پلاتے تھے اُسکو اور خدمت پر مقرر تھے پس جب گذر جاتا تھا مہینہ رمضان کا نکلتا تھا اور وہ بیٹھتا تھا تخت بادشاہت پر
اور یہ گفتگو مقوقس اور قیس رضی بن سعید سے آخر ماہ شعبان مین واقع ہوئی تھی پس روانہ ہوئے قیس رضی بادشاہ کے پاس سے بجانب عمرو بن العاص
کے اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ کی گفتگو سے راوی نے بیان کیا ہی کہ آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ اپنے اُس گھر خلوت مین جسکو مقرر
کیا تھا رمضان کے مہینے مین اور تھا میل اُسکا بجانب اسلام کے اور نہین منظور تھا لڑنا اُسکو عرب سے اور بیٹھا بیٹا اُسکا ارسطولیس تخت پر
اسواسطے کہ ولیعہد اسکا وہی تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بیٹھا ارسطولیس تخت پر اور تھا وہ سخت اور باطل کوش اور جب سُنی تھی اُسنے
گفتگو اپنے باپ کی ساتھ قیس رضی بن سعید کے جانا تھا اُسنے کہ میل اُسکے باپ کا بجانب اسلام کے ہی اور وہ عرب سے نہ لڑیگا اور قریب ہی کہ
سُپرد کر دیگا ملک اپنا اُنکو پس اُسیوقت جمع کیا اُسنے اپنے ارباب دولت اور روسائے قبطیون کو اور کہا اُنسے کہ جانو تم اس بات کو
کہ مالک ہوئے تم اس ملک کے بعد غرق یعنی طوفان نوح کے اور باپ میرا ارادہ رکھتا ہی سپرد کرنے ملک کا عرب کو اور یہ بات اسطرح پر
ہی کہ سُنا ہی مین نے کلام اُسکا اور وہ جو گفتگو کی اُسنے پس جانا مین نے کہ گفتگو اُسکی نزدیک ہی اس امر سے اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ
جان تو اس بات کو کہ حکومت تیرے اختیار مین ہی اور تو ہی ولیعہد اُسکا اور حاکم ہی بعد اُسکے پس کر تو وہ امر جو بہتر ہو تیرے اور ہمارے
اور رعیت کے حق مین بعد اُسکے رخصت ہوئے وہ سب لوگ اور بادشاہ کے بیٹے نے عزم مصمم کیا اپنے باپ کے مار ڈالنے کا پس آیا وہ پاس اُس
شخص کے جو پانی پلاتا تھا اُسکے باپ کو اور دیا اُسکو ایکہزار دینار اور مقرر کی اُسکے واسطے کچھ زمین بطور جاگیر کے اور قسم لی اُس سے اس بات پر
کہ پلا دے زہر اُسکے باپ کو پس قبول کیا اُس شخص نے اس بات کو اور زہر پانی مین ملا کر پلا دیا اُسکو پس اُسیوقت مر گیا وہ پھر آیا ارسطولیس
کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے باپ کی موت سے پس گیا ارسطولیس اپنے باپ کی نعش پر اور بہت رویا بعد اُسکے حکم کیا اُسکے خادمون کو دفن
کرنے کا اُسکے لباس شاہی مین جو پہنے تھا اور قتل کیا اُن لوگون کو بھی جنھون نے زہر پلایا تھا اور بیٹھا ارسطولیس تخت سلطنت پر مثل اپنی معمولی
عادت کے جب کہ باپ اُسکا پوشیدہ ہوتا تھا اپنی رعیت سے اور کسی شخص کو یہ نہ معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا راوی کہتا ہی کہ یہ حال ارسطولیس
اور اُس امر کا تھا جسکو اُسنے اپنے باپ کے ساتھ کیا لیکن حال عمرو بن العاص کا پس گئے قیس رضی بن سعید اُنکے پاس اور آگاہ کیا اُنکو بادشاہ

ترجمہ اور ان لوگون سے جنکو پیدا کیا ہی ہمنے ایک فرقہ راہ بتاتے ہین حق سی اور اُسی سے انصاف کرتے ہیں ۱۲ ترجمہ

کے ارادے اور گفتگو سے تو قصد کیا اُنھون نے لڑائی اور محاصرہ مصر کا بشرط نہ جواب دینے بادشاہ کے حسب خواہش مسلمانون کے اسلام
لانے یا جزیہ دینے سے پس کوچ کیا اُنھون نے مع تمام لشکر کے اور اُترے وہ ایک موضع مین جو مشہور بہ قلیوب تھا اور وہان ٹھہر کر بھیجا
اُنھون نے قاصدون کو بجانب دیہاتی لوگون کے اور اُن لوگون کے دلون کو مطمئن کر کے کہلا بھیجا کہ تم لوگ خوف نہ کرو اور
ہماری طرف سے تمکو امان ہے اور ہم قناعت کرینگے اُتنے ہی پر جو بھیجو گے ہمارے پاس اپنے غلے سے پس منظور کیا اُن لوگون نے
اس بات کو اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے قلیوب سے تا اینکہ پہونچکر اُترے وہ مقام مجر الحصا مین جو خاص مصر سے تھا پس جنبش
مین آیا شہر مصر بسبب اُترنے عرب کے وہانکے لوگون پر اور واقع ہوئی تشویش اُنمین اور بلند ہوا شور اور بند کر لیا اُن لوگون نے
دوکانون کو اور چلے گئے بہت لوگ دروازون مین اور قیام کیا ہر درے والے نے اپنے درے مین مع اپنے ساتھیون کے مسلح ہو کر
واسطے بچانے مال اور اسباب اور لڑکے بالون کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب اُترے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے مقام
مجر الحصا مین حکم کیا اپنے ساتھیون کو کھودنے خندق کا گرد لشکر کے پس ایک خندق کھودی گئی اور آئین اُنکے واسطے اچھی چیزین اور
خورش جانورون کی دیہات سے اور مضبوط ہو گیا ٹھہرنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا مصر مین پس ٹھہرے رہے وہ برابر وہان اور نہ دیکھا وہان تکے
بادشاہ کیطرف سے کوئی ایلچی اور نہ کچھ خبر پس قصد کیا عمرو بن العاص نے بھیجنے ایلچی کا پاس مقوقس بادشاہ مصر کے اور تھا اُنکے پاس ایک
غلام جو مقام رملہ مین اُنکو ہاتھ لگا تھا اور وہ زبان قبطی جانتا تھا پس متوجہ ہوئے عمرو بن العاص اُسکی طرف اور کہا اُس سے کہ اے
دروان تو ایسا شخص ہے کہ جانتا ہے زبان قبطیون کی اور مین ارادہ رکھتا ہون کہ بھیجون تجکو بادشاہ مصر کے پاس بطور ایلچی کے
دروان نے کہا کہ اے مولا میرے مین تابع تمھارے حکم کا ہون اور کسی بات مین خلاف تمھارے کہنے کے نکرونگا راوی نے بیان کیا ہے
کہ عمرو بن العاص چاہتے تھے کہ بھیجین ایک خط ارسطولیس بادشاہ مصر کے نام دروان کے ہاتھ کہ اُسیوقت ایک شخص قبطی کنارے
خندق پر کھڑا ہوا بزبان عربی فصیح یہ کہتا تھا یامعاشر العرب ان ولی عہد الملک ولدہ ارسطولیس یرید منکم ان تبعثو الیہ رسولا من
عندکم لیخاطبہ مما فی نفسہ لعل اللہ تعالی ان یصلح الامر بینکم و بینہ پس جلدی گیا ایک مرد اہل عرب سے عمرو بن العاص
کے پاس اور آگاہ کیا اُنکو اس بات سے پس کہا عمرو بن العاص نے یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید الطائی اور عبد اللہ
بن جعفر طیار اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو اُنکے نزدیک موجود تھے کہ مین جانتا ہون بات چیت ملوک روم کی اور اپنے سوا
اور کسیکو نہین دیکھتا ہون جو جاوے بجانب قبطیون کے اور مین چاہتا ہون کہ دیکھون اُنکے حاکم کو اور بات چیت کرون اُس سے
جس انداز سے کہ وہ بات چیت کرے اور معلوم کرون مین اُنکی تجویز اور ارادے کو شاید کہ نہ چھپی رہے کوئی بات اُنکی مجھپر سبھون نے
کہا کہ اے سردار مضبوط اور قوی کرے اللہ تعالیٰ تمھارے ارادے کو اور کشادہ کرے تمھاری راہ کو ہم لوگون نے نہین دیکھی
تمسے کوئی بات سوائے خیر خواہی مسلمانون کے اور فکر اُنکے حال مین ساتھ ایسی چیز کے جو اُنکے لیے آسان ہون پس اگر دیکھو تم
کہ تمھارے جانے مین بجانب اس قوم کے نیکی اور بہتری ہے تمھاری اور مسلمانون کے واسطے پس قصد کرو تم اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا
ہے اور دیکھو تم اُس چیز کو جو دکھاوے تم کو اللہ تعالیٰ پس بلایا عمرو بن العاص نے شرجیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ

درابانفتح دروازہ فراخ اور کوچہ خرد و دروازہ کلان ۱۲
صلہ بفتق فی الجبال ۱۲ منہ
ترجمہ اے گروہ عرب ولیعہد اور بیٹا بادشاہ کا ارسطولیس چاہتا ہے کہ بھیجو تم اُسکے پاس ایک ایلچی کو تا کہ بیان کرے وہ جو اپنے دل میں ہے بات کو شاید کہ اللہ تعالیٰ بہتری کرے کام میں اُسکے اور تمھارے بیچ میں ۱۲ منہ

علیہ وآلہ وسلم کو اور عہدہ دار کیا اُنکو مسلمانون کے کام کا اور وصیت کی اُنکو حفاظت لشکر کی اور کہا کہ لازم پکڑو تم میری جگہہ کو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اُس بادشاہ کے اور معلوم کرون مین اُس چیز کو جو اُسکے پاس ہی اور لاؤن مین خبرین وہانکی شرحبیل نے کہا کہ جاؤ تم اللہ راہ نمائی کرے اور مضبوط رکھے تم کو راوی نے بیان کیا ہی کہ پہنا عمرو بن العاص نے ایک کپڑے کو یار جہاے شام سے اور نیچے اُسکے ایک جبہ بنا ہوا بالون کا تھا اور لٹکا لیا اپنی تلوار کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اور روانہ ہوے وہ اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا بارادے مصر کے اور گرد شہر کے نہ کوئی دیوار تھی اور نہ کوئی خندق جو مانع ہوتی لیکن مضبوط کیا گیا تھا درون سے پس پایا باہر درے پر سوارون اور پیدلون کو پس دروان نے آگے بڑھ کر گفتگو کی اُنکی زبان مین اور کہا کہ اے قوم یہ شخص ایلچی عرب کا آیا ہی بجانب تمھارے پس کشادہ کر دو تم اُسکے لیے راہ کو اُن لوگون نے کہا کہ ہم کسی کو بغیر حکم بادشاہ کے نہ آنے دینگے پس یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ آیا ایلچی ارسطولیس کا اور وہ وہی شخص تھا جو پہلے عمرو بن العاص کے پاس آیا تھا پس حکم کیا اُسنے مالک درون کو کھولنے راہ کا اُنکے واسطے اور کہا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اُنکو آنے سے پس کشادہ کر دیا اُن لوگون نے عمرو بن العاص اور اُنکے غلام کے لیے راہ کو اور چلے وہ مع اپنے غلام اور ایلچی بادشاہ کے بجانب قصر شمع کے تو دیکھا اُنھون نے کہ چیدہ اور منتخب لشکر اور حجاب اور اکابر دولت نے ظاہر کیا تھا اپنے کو ساتھ اچھے لباس اور زرہون اور جوشنون اور پہنی ہوئی زرہون کے اور ہاتھون مین اُنکے چڑھی ہوئی کمانین تھین اور ظاہر کیا تھا لشکر مصر نے جو کچھ ممکن ہوا انکو حشمت اور ہتھیار اور آراستگی سے پس جب پہونچے عمرو بن العاص محل کے دروازے تک اجازت طلب کی اُنکے واسطے حاجب نے ارسطولیس سے پس اجازت دی اُسنے آنے کی اور حجاب باہر آئے اور حکم کیا عمرو بن العاص کو گھوڑے سے اُترنے کا سو اُتر پڑے اور جب چلے وہ تو حجاب نے چاہا کہ نکال لین وہ تلوار کو اُنکی گردن سے پس کہا اُنھون نے کہ نجاؤنگا مین بغیر اپنی تلوار کے اور اگر چاہتا ہی بادشاہ تمھارا اس بات کو کہ نکلوالے تلوار کو میری گردن سے تو پھر جاؤنگا مین جس حیثیت سے کہ آیا ہون اسواسطے کہ ہم ایک ایسی قوم ہین کہ عزت دی ہی اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسلام کی اور مدد دی ہمکو ساتھ ایمان کے اور تائید کی ہماری بسبب تلوار کے اور اسی تلوار کے سبب سے ذلیل کیا ہمنے مشرکین کو اور اسوقت تمھین نے ہمکو بلایا ہی اور ہمنے تمھاری خواہش کی پس آگاہ کیا حجاب نے بادشاہ کو عمرو بن العاص کی گفتگو سے اُسنے کہا کہ چھوڑ دو تم اُنکو آوین وہ جسطرح سے چاہین پس اُسیوقت داخل ہوے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا دروان اور آئے سامنے ارسطولیس بادشاہ کے اُس حالت مین کہ وہ بیٹھا تھا تخت بادشاہت پر اور حجاب سامنے اُسکے اور غلام اُسکے دائین بائین کھڑے تھے اور ہاتھ اُنکے تلوارون کے قبضون پر تھے اور وہ قبائین ریشمین رنگین پہنے تھے اور اُنکی کمرون مین پٹکے جڑے ہوے ہر قسم کے نگینون سے اور اُنکے ہاتھون مین سونے کے کنگن تھے پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے اِن چیزون کو ہنسے وہ اور پڑھی یہ آیت فما اوتیتم من شیٔ فمتاع الحیوة الدنیا وما عند اللہ خیر وابقی للذین اٰمنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون راوی نے بیان کیا ہی کہ اس محل کو بنایا تھا اولاد بادشاہ ریان بن الولید بن ارسلادس نے جسنے خلیفہ کیا تھا حضرت یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوة والسلام کو مصر پر بعد عزیز کے پھر ویران ہو گیا تھا

ترجمہ پس جو کچھ تمکو دی گئی ہی سو برخورداری اور منفعت زندگانی دنیا کی ہی اور جو اللہ کے یہان ہی بہتر ہی اور باقی رہنے والا ہی واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین

اور پانچ سو برس تک ویران پڑا رہا تا اینکہ کوئی نشان اُس سے نہین باقی رہا اور مالک ہوا بعد اُسکے فرعون بادشاہت مصر کا اور دعویٰ کیا اُسنے جو دعویٰ کیا اور بنایا اُسنے اُس محل کو اسطرح پر جیسا کہ تھا وہ اور مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اور ہلاک کیا فرعون کو اُنکے ہاتھون پر پھر ویران ہوگیا وہ محل تا اینکہ مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اور پھیلی دعوت اُنکی اور رہوا اُنکا کام جو ہوا اور اُٹھا لیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اور پراگندہ ہوگئی اُمت اُنکی کئی فرقون پر اور دعوے کیا اُن لوگون نے بیجا دعوے کیا جھوٹ باتون سے اور مالک ہوا ملک مصر کا بادشاہ ارجالیس بن مرقالیس اور بنایا اُسنے اُس محل کو اور کیا اُسکو اچھا جیسا کہ تھا اور نام رکھا اُسکا قصر شمع اسواسطے کہ شمع سے وہ خالی نہین رہتا تھا جب بنا چکا وہ بلایا اُسنے اُن حکما کو جو شہر خمیم مین تھے اور سب سے بڑا انمین حکیم فریانس تھا ارجالیس نے سب سے کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ پڑھا ہے مین نے بہت کتابون کو جو آسمان سے اُتری ہین انبیا علیہم السلام پر پس پایا مین نے اُنمین یہ امر کہ اللہ غالب اور بزرگ آخر زمانے مین مبعوث کریگا ایک نبی کو عرب سے کہ کلام اُنکا سچ اور دین اُنکا حق ہوگا اور اخلاق اُنکے پاک اور شریعت اُنکی ظاہر اور روشن ہوگی اور مسیح علیہ السلام نے بھی خوشخبری دی تھی اس بات کی پس اے حکما کیا کہتے ہو تم اس امر مین جسکا ذکر مین نے تمسے کیا فریانس حکیم نے کہا کہ جو کچھ پڑھا اور کہا تو نے وہ سب صحیح ہے کبھی نہ بدلیگا بادشاہ نے کہا کہ ضرور یہ بات ہوئی ہے اور پیچھے کوئی مخالفت کرے حکما نے کہا ہان ایسا ہی ہوگا اور پیچھے کوئی مخالفت کرے پس کہا حکیم فریانس نے کہ اے بادشاہ مین چاہتا ہون کہ ایک تصویر بنا کر رکھون مین تیرے محل کے اوپر اور بناؤن مین اُس مین بزور حکمت کے ایک راہ اور رکھون مین اُسکے منھ کو قریب اور طرف تیری کنیسہ دیر بالیس کے اور وہ کنیسہ بنایا گیا تھا واسطے بادشاہ کے اور نام اسکا دیر بالیس رکھا گیا تھا یعنی بیت العبادۃ اور بناؤن مین ایک دوسری تصویر اور رکھون مین اُسکو اُس پہلی تصویر کے مقابلے مین اور رہے منھ اُسکا قریب اُس تصویر کے جو تیرے محل کے اوپر ہوگی پس جب ہوگا وقت بعثت اُن نبی عربی کا تو پھیر لیگی ہر تصویر اپنے مُنھ کو اپنے مقابل کیطرف سے اور جب مبعوث ہونگے وہ نبی تو گر پڑیگی اپنے منھ کے بل وہ تصویر جو کنیسے کے اوپر ہوگی اور جان تو اے بادشاہ کہ یہ مقام جگہ عبادت اُن قوم کا ہوگا جو تبعیت اُن نبی کی کرینگے اور انھین کے سبب سے قیام اُنکی شرع کا ہوگا پس انعام دیا اُنکو بادشاہ نے اور شروع کیا اُنھون نے بنانا تصویرون کا جیسا کہ ہمنے بیان کیا پس جب مبعوث ہوے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھیر لیا ہر تصویر نے اپنے منھ کو اپنے مقابل سے اور گر پڑی وہ تصویر بھی جو کنیسے کے اوپر تھی اپنے منھ کے بل اور اب ہے بجاے اس کنیسے کے جامع مسجد ہے اور وہ تصویر جو محل کے اوپر تھی پس پھر گیا مُنھ اُسکا اُسکی جانب مقابل کیطرف سے اور ہمیشہ قائم رہی وہ اپنی جگہ پر تا اینکہ داخل ہوے عمرو بن العاص قصر شمع مین پس سُنا لوگون نے اُس تصویر سے ایک بڑی آواز دہشت ناک کو پھر گر پڑی وہ اپنے منھ کے بل پس جنبش مین آگیا بادشاہ اور ارباب دولت اُسکے اور دہل گئے دل سب کے تب کہا اُن لوگون نے زبان قبطی مین کہ نہین گر پڑی یہ تصویر وقت داخل ہونے اس مرد کے مگر بسبب کسی بڑے کام کے اور بیشک یہی شخص کھود یگا جڑ ہماری دولت کی اور مالک ہو جائیگا ہمارے شہرون کا راوی نے بیان کیا ہے کہ جسوقت داخل ہوے عمرو بن العاص بادشاہ کے یہان اور دیکھا بجانب اُسکی حشمت اور ارباب دولت کے جسمین وہ لوگ تھے زینت ظاہری سے تحیت ادا کی اُنھون نے بادشاہ کی اور بیٹھ گئے سامنے

اُسکے اور رکھ لیا تلوار کو اپنے زانو پر اور دیکھا بجانب محل کے کہ آراستہ تھا چاندی سونے سے اور جڑا تھا رنگارنگ نگینون سے تمام محل اُنکا
پس پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن لبیوتھم سقفا من فضۃ و
معارج علیہا یظھرون ولبیوتھم ابوابا وسررا علیہا یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والاخرۃ عند ربک للمتقین
پھر کہا اُنھون نے کہ اُٹھائے جاؤگے تم ننگے بدن ننگے پانوُن پھر پڑھی یہ آیت کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین
قسم ہی خدا کی ہر آئینہ پوچھے جاؤگے قیامت کے دن اُس چیز سے جو تم کرتے ہو پس ڈرو تم اللہ سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہی اور
جانو تم اس بات کو کہ دنیا گھر زوال اور فنا کا ہی اور آخرت گھر بقا کا ہی آیا نہین سُنا تھا اُس چیز کو جسپر تھے تمھارے نبی عیسیٰ علیہ السلام
پرہیزگاری سے لباس اُنکا بالون کا تھا اور بچھونا اُنکا بیٹھ کا تھا چراغ اُنکا ماہتاب تھا اور سُنا ہی ہمنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ کہ اللہ غالب اور بزرگ نے وحی کی بجانب اپنے نبی عیسیٰ کے یا عیسیٰ نح علی نفسک فی الفلوات وعاینہا فی
الخلوات وسارع الی الصلوۃ واستعمل الحسنات وتجتنب السیأت وانک علی نفسک بکاء من ودع الاھل والاولاد واضح
وحیدا فی البلاد وکن یقظانا اذا نامت العیون خوفا من امر لا بد ان یکون پس جبکہ عیسیٰ جو روح اللہ اور اُسکے
کلمے تھے ڈرائے گئے اس دھمکی سے تو بندہ مکلف اور ضعیف کی کیا حقیقت ہی اور جانو تم اس بات کو کہ اُنھون نے گہوارے مین
بات کی اور کہا کہ مین اللہ کا بندہ ہون پس جبکہ عیسیٰ نے اپنی عبدیت کا اقرار کیا تو تم لوگ کیونکر اعتقاد رکھتے ہو اُنکی نسبت ربوبیت
کا اور بیشک اللہ غالب اور بزرگ پاک ہی شرکت سے اور تنہا ہی ساتھ وحدانیت کے اور بزرگ ہی ساتھ الوہیت کے اور کیا
بزرگ ہی وہ شخص جسنے یہ کلام کیا ہی ما اتخذ اللہ من ولد ولا یشرک فی حکمہ احدا پاک ہی اللہ تعالیٰ دوستون اور اولاد
سے اور شرکت اور اضداد سے نہ اُسکے کوئی ہمنشین ہی نہ کوئی اُسکا بیٹا ہی نہ کوئی اُسکا شریک ہی اور نہ کوئی وزیر ہی نہ اُسکے پہلے
ہونے کی ابتدا ہی اور نہ اُسکے پچھلے ہونے کی انتہا ہی کوئی جگہ اور مکان اُسکو نہین گھیرے ہی لیکن وہ ہر جگہ اور مکان مین بغیر حلول
کے موجود ہی نہ اُسکے جسم ہی جو مس کیا جائے اور نہ جوہر ہی جو حس کیا جائے کوئی شخص اُسکی تعریف ساتھ حرکت اور سکون اور
نفع اور نقصان کے نہین کرتا ہی بعد اُسکے پڑھی اُنھون نے یہ آیت شریف ان کل من فی السموات والارض الا اتی الرحمٰن
عبدا لقد احصاھم وعدھم عدا وکلھم اتیہ یوم القیمۃ فردا پس بعد اس گفتگو کے ارسطولیس بادشاہ نے
کہا کہ یہ بات تمھارے نزدیک بھی صحیح ہو چکی کہ مسیحؑ نے گہوارے مین بات کی تھی عمرو بن العاص نے کہا ہان بادشاہ نے
کہا کہ یہ ایک فضیلت تھی مخصوص عیسیٰ علیہ السلام کو جمیع انبیا پر عمرو بن العاص نے کہا کہ اُنکے سوا اورون نے بھی کلام
کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ سوائے اُنکے اور کسنے کلام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ ساتھی جریج اور ساتھی اخدود نے کلام کیا ہی بادشاہ
نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہی عمرو بن العاص نے کہا کہ بنی اسرائیل مین جریح نام ایک شخص تھا ایک دن وہ اپنے صومعے
مین نماز پڑھتا تھا کہ آئی مان اُسکی اور بُلانے لگی اُسکو اپنے پاس اُسنے کہا کہ اے پروردگار مین نماز پڑھتا ہون اور مان

بلاتی ہی پھر مشغول رہا وہ اپنی نماز مین اور کچھ جواب نہ دیا اُسکو تب اُسکی مان چلی گئی پس جب دوسرا دن ہوا پھر آئی
مان اُسکی اور اُسدن بھی وہی حال گذرا تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا تب اُسکی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے نہ موت
دے اُسکو تا اینکہ دیکھے وہ چہرہ ہاے منحوس کو راوی کہتا ہی کہ بنی اسرائیل مین جریح کی عبادت کا تذکرہ ہونے لگا اور اس
زمانے مین بنی اسرائیل مین ایک عورت زانیہ فاحشہ تھی جسکے حُسن کا شہرہ مثالون مین زبان زد تھا اُسنے لوگون سے کہا کہ اگر تم
چاہو تو مین اس شخص کی آزمائش کرون پس گئی وہ عورت پاس جریح کے اور پیش کیا اپنے تئین اُسکے سامنے مگر اُسنے
کچھ التفات نہ کیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریح کے صومعے کے نیچے رہتا تھا اور اُس سے مرتکب فعل شنیعہ کی ہوکر
حاملہ ہوئی پس جب جنی وہ بیان کیا اُسنے کہ یہ لڑکا جریح کا ہی پس آئے وہ لوگ جریح کے پاس اور اُتارا اُسکو اُسکے
صومعے سے مارتے ہوے جریح نے کہا کہ تم لوگون کا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ تونے اس عورت فاحشہ کے ساتھ زنا کی
ہی کہ اُسکے ایک لڑکا تجھسے پیدا ہوا اُسنے کہا کہ تم اُس لڑکے کو میرے پاس لے آؤ پس لے آئے وہ لوگ لڑکے کو جریح نے کہا کہ ٹھہراؤ اُسکو تا اینکہ
نماز پڑھ لون مین پس ٹھہرایا لوگون نے اُسکو تب جریح نے نماز پڑھ کر دعا مانگی پس جب نماز اور دعا سے فارغ ہوا لڑکے کے سامنے
آکر اپنے ہاتھ کو اُسکے پیٹ مین چبھویا اور کہا کہ ای لڑکے کون شخص تیرا باپ ہی لڑکے نے کہا کہ فلان چرواہا میرا باپ ہی تب بنی اسرائیل
نے جریح کی بہت تعظیم کی اور مبارک جانا اُسکو اور کہا کہ ہم تیرے صومعے کو سونے چاندی سے بنا دیوین اُسنے کہا نہین بلکہ
مٹی سے اُسکو بنا دو جیسا کہ وہ تھا پس ایسا ہی کیا اُنھون نے پھر عمرو بن العاص رض نے کہا کہ دوسرا قصہ یہ ہی کہ بنی اسرائیل مین
ایک عورت بیٹھی تھی اور اُسکی گود مین ایک لڑکا دودھ پی رہا تھا کہ اُسی وقت ایک مرد سوار خوبصورت رودار اُدھر ہوکر نکلا
لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ میرے لڑکے کو تو مثل اُسکے کر دے پس چھوڑ دین لڑکے نے چھاتیان اپنی مان کی اور کہا کہ ای
میرے اللہ نکرنا تو مجکو مثل اُسکے یہ کہکر دودھ پینے مین مشغول ہوا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی اس حدیث کے بعد روایت
حدیث کے کہتے تھے کہ گویا مین اُسوقت دیکھتا ہون بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درآنحالیکہ آپ بیان فرماتے ہین
کیفیت دودھ پینے اُس لڑکے کی اپنے کلمے کی اُنگلی کو دہن مبارک مین رکھکر اور چوستے ہین اُسکو صلے اللہ علیہ و آلہ قدر حسنہ و جمالہ
پھر عمرو بن العاص رض نے کہا کہ نکلی اُس لڑکے کی مان کی طرف ایک لڑکی اور اُسکے ساتھ بہت سے آدمی اُسکو مارتے تھے اور
کہتے تھے کہ زنا اور چوری کی تونے اور وہ لڑکی کہتی تھی حسبی اللہ ونعم الوکیل یہ حال دیکھ لڑکے کی مان نے کہا کہ ای اللہ تو
میرے لڑکے کو مثل اِسکے نہ کرنا تب لڑکے نے اپنی مان کی چھاتیان چھوڑ دین اور کہا کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا پس اُسوقت لڑکے کی
مان نے اُس سے کہا کہ نکلا ایک خوبصورت مرد پس دعا مانگی مین نے کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اسکے کرنا پس تو کہتا ہی کہ
ای اللہ مجکو تو مثل اُسکے نہ کرنا بعد اُسکے نکلی ایک لڑکی اُس حالت سے کہ لوگ اُسکو مارتے ہین اور کہتے ہین کہ چوری اور زنا
کی تونے مین نے دعا کی کہ ای اللہ میرے بیٹے کو مثل اُسکے نہ کرنا پس کہا تونے کہ ای اللہ تو مجکو مثل اُسکے کرنا لڑکے نے کہا ہان
سچ ہی وہ مرد ظالم اور سرکش تھا مین نے کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اسکے نکرنا اور اس لڑکی نے نہ زنا کی تھی اور نہ چوری مین نے

کہا کہ ای اللہ مجکو مثل اُسکے کرنا تھی تب ارسطولیس نے کہا کہ ای برادر عربی آیا اللہ تعالیٰ نے تمھارے بنی کو سوائے زبان عربی کے ساتھ اور زبان کے کبھی گویا کیا تھا عمرو بن العاص نے کہا نہین اور خبر دی ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ مین اسطرح سے [51] وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم فيضل الله من يشاء ويهدي من يشاء ارسطولیس نے کہا کہ آیا بھیجا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور بنی عربی سوائے تمھارے بنی کے عمرو بن العاص نے کہا ہان ہود اور صالح اور شعیب اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بادشاہ کے وزیر نے عمرو بن العاص سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم ستارون اور اُنکی تاثیر کے بارے مین اور وہ وزیر حکیم تھا اور نام اُسکا قبطس تھا جسکے معنی بحر العلوم ہین اور وہ راہب دیر عدس کا تھا پس جب ارسطولیس تخت پر بیٹھا تھا بجائے مقوقس کے طلب کیا تھا اُسکو دیر سے اور مقرر کیا تھا وزیر اپنا اور تھا وہ بڑا جاننے والا علم حکمت اور نجوم کا عمرو بن العاص نے کہا کہ ستارون کے واسطے نہ کوئی تاثیر ہی اور نہ کوئی حکم ہی اسواسطے کہ وہ محکوم ہین اُن سے خدمت لیجاتی ہی کوئی حکم اور اختیار اُنکو نہ اپنے اور نہ غیر کے اُمور مین ہی ولیکن ضرور ہی ہمکو شناخت اور معرفت منازل کی اسواسطے کہ ضرور ہی ماہتاب کے واسطے کوئی ایسی جگہ اور منزل جسکی طرف وہ جاتا ہی اور تحقیق خبر دی ہی ہمکو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اپنی کتاب بزرگ مین [52] والقمر قدرناه منازل حتى عاد كالعرجون القديم اور منزلین وہی بارہ برج ہین حمل اور ثور اور جوزا اور سرطان اور اسد اور سنبلہ اور میزان اور عقرب اور قوس اور جدی اور دلو اور حوت اور ستارے سات ہین زحل اور مشتری اور مریخ اور قمر اور شمس اور زہرہ اور عطارد پس جو شخص کہ قائل ہوا ساتھ قطع اور تاثیرات کے پس نکلگیا وہ ہماری ملت سے اور معنی قطع اور تاثیر کے یہ ہین کہ ستارہ جسوقت قطع کریگا ساتھ تاثیر کے تو ضرور پانی برسے گا پس ہوگی گرانی اور ارزانی اور یہ علم ایسا ہی کہ نہین خاص کیا اُسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنی خلق سے مگر یہ کہ ستارہ جسوقت نزدیک دوسرے ستارے کے ہوگا تو یہ امر باعث احتراق وانعکاس کا ہوگا پس صاحب اس ستارے کو انعکاس پہونچے گا اور یہ بات ہوتی ہی اور نہین بھی ہوتی ہی اور اسیواسطے فرمایا ہی ہمارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [53] من صدق كاهنا او منجما فقد كفر بما جاء به ابو القاسم محمد اور بھی فرمایا ہی [54] اذا انشأت ماغية يعوبحا به فتلك عين غديقة اور اسی طرح پر برق بھی ہی جسوقت چمکی بجانب یمن کے تو کہتے ہین [55] هذا برق خلب یعنی پانی نہ برسے اور اسواسطے فرمایا ہی ہمارے بنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [56] اصبح من الناس مومن وكافر فمن قال برحمة الله مطرنا فهو مؤمن بالله كافر بالكواكب ومن قال بالكواكب الفلاني مطرنا فهو كافر بالله ومؤمن بالكواكب بعد اُسکے پڑھی عمرو بن العاص نے یہ آیت [57] ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث ويعلم ما في الارحام وما تدري نفس ماذا تكسب غدا وما تدري نفس باي ارض تموت ان الله عليم خبير پس جب سُنا قبطس وزیر نے کلام عمرو بن العاص کا اور دیکھا اُنکی فصاحت بیانی کو کہا اُسنے زبان قبطی مین بادشاہ سے کہ ای بادشاہ بتحقیق یہ بدوی فصیح زبان ہی اور

مضبوط ہی دل کا اور میری دانست مین یہی شخص بیشرو عرب کا اور مالک اُس لشکر کا ہی جو ہمارے یہان آیا پس اگر قبضہ
کرلیوین ہم اُس پر تو بھاگ جائینگے ساتھی اُسکے اور چلے جائینگے وہ لوگ ہمارے یہان سے **راوی** کہتا ہی کہ دروان
غلام عمرو بن العاص کا سُنتا تھا گفتگو وزیر کی بادشاہ سے پس کہا بادشاہ نے وزیر سے کہ نہین جائز اور سزاوار ہی ہمکو کہ
غدر کرین ہم ایلچی کے ساتھ خصوصًا اس حالت مین کہ جب ہمنے خود بلایا ہو پس اُسی وقت دروان نے عمرو بن العاص سے
کہا کہ کیا ہی مجکو جو مین تمکو دہشت ناک دیکھتا ہون آیا گمان کرتے ہو تم کہ ارسطولیس بادشاہ تمپر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہی
حالانکہ تم اُسکی امان مین ہو وہ ایسا نکریگا پس جب سُنا عمرو بن العاص نے کلام دروان کا جان لیا اُنھون نے مطلب
اُسکے مشورے کا اور پہچان گئے کہ وہ ڈراتا ہی اُنکو تب بیدار اور ہوشیار کیا اُنھون نے اپنے دل کو پس کہا ارسطولیس بادشاہ
نے کہ ای برادر عربی کیا چیز چاہتے ہو تم لوگ ہمسے تا اینکہ ہمارے یہان آکر اُترے ہو تم ہماری زمین مین اور ہم قوت اور
طاقت اور دبدبے کے لوگ ہین اور نہین قصد کیا ہماری طرف کسی نے بادشاہون سے مگر یہ کہ پھرا وہ ساتھ زیانکاری کے
اور نوبت اور بجاہ کا لشکر ہماری کمک کریگا اور مین نے اُنکو بلایا ہی گویا کہ تم اُنکے سامنے ہو اور وہ متوجہ ہوے ہین میری
طرف کو عمرو بن العاص نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہین کہ نہین ڈرتے ہین لشکرون کو اگرچہ وہ بہت ہون پس نہ ڈراؤ تم لوگ
ہم کو اسواسطے کہ اللہ پاک اور برتر نے وعدہ کیا ہی ہمسے مدد کا زبان مبارک ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہی
مضمون نازل کیا ہی اپنی کتاب بزرگ مین اور فرمایا ہی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی
الصالحون ۝ اور ہم بلاتے ہین تم کو بجانب اس بات کے کہ کہو تم لوگ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ
ورسولہ پس اگر انکار کروگے تم لوگ اس بات سے تو غالب ہوگی تمپر بدبختی پس ادا کرنا ہوگا تمکو جزیہ در الحالیکہ تم ذلیل
ہوگے اور اگر اس سے بھی انکار کروگے تو حکم کرو تم لڑائی کا اللہ سے پس جب سُنی بادشاہ نے یہ بات عمرو بن العاص کی کہا
اُسنے کہ ای برادر عربی جانو تم اس بات کو کہ نہین ممکن ہی ہمسے یہ امر کہ کرین ہم کوئی کام بغیر صلاح اور مشورے بادشاہ مقوقس
کے اور اب وہ خلوتخانہ مین ہی جو مقرر کیا ہی اُسنے اپنے واسطے رمضان کے مہینے مین لیکن جب گذریگا مہینا رمضان کا
اور بادشاہ نکلے گا تو کام کریگا وہ اپنی راے سے لیکن ای برادر عربی میرے گمان مین تمھارے ساتھیون مین کوئی شخص
مثل تمھارے تیز زبان اور مستقل اور مضبوط دل کا نہین ہی عمرو رض بن العاص نے کہا کہ مین گونگا ہون بہ نسبت اپنے ساتھیون کے
اور بعض اُنمین ایسے ہین کہ اگر کلام کرے تو ای بادشاہ اُنسے تو جانے کہ قیاس میرا اُن پر نہین ہوسکتا ہی بادشاہ نے کہا کہ یہ
بات محالات سے ہی کہ تمھارے ساتھیون مین مثل تمھارا ہو عمرو بن العاص نے کہا ہان ای بادشاہ اور اگر تو چاہتا ہی تو
بلاؤن مین تیرے سامنے دس آدمیون کو اُنمین سے تاکہ جانے تو صحت میرے کلام کی بادشاہ نے کہا کرو تم اس کام کو
پھر اُسنے اپنے وزیر سے زبان قبطی مین کہا کہ جس وقت منظور ہوا ہم کو کہ اس شخص کو قید کرلین تو قید کرنا دس شخصون کا بہتر ہی
پھر عمرو بن العاص سے کہا کہ بھیجو تم اُنکے پاس کسی کو تاکہ لے آوے اُنکو اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ وہ لوگ قاصد کے

ترجمہ اور لکھدیا ہمنے زبور مین بیچ نصیحت کے کہ زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے ۱۲

بلانے سے نہ آوینگے پس اگر تو چاہتا ہی تو خود مین جاؤن اور لے آؤن اُنکو بادشاہ نے کہا کہ ایسا ہی کر وپس اُٹھ کھڑے
ہوے عمرو بن العاص اور نکل کر جلدی سے سوار ہوے اپنے گھوڑے پر اُس حالت مین کہ اُنکو اپنے بچنے کا یقین نہ تھا اور چلے
اور غلام اُنکا دروان آگے آگے تھا تا اینکہ نکل کر باہر ہوے مصر سے اور جب چلے گئے عمرو بن العاص اور غلام اُنکا بادشاہ نے
اپنے وزیر سے کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی اگر لے آئے گا یہ شخص اپنے ساتھیون کو تو سب کو مین قتل کرونگا راوی نے بیان
کیا ہی کہ جب نکلے عمرو بن العاص مع اپنے غلام کے آگاہ کیا اُنکو دروان نے اس بات سے جو ٹھنی تھی اُسنے وزیر سے
کہ وہ کہتا تھا بادشاہ سے اُنکے قید کرنے کو عمرو بن العاص نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی مین نہ پھرونگا ایسی بات کی طرف
قسم ہی خدا کی ای دروان مین تیرے ساتھ اُسکے عوض مین نیکی کرونگا کہ عوض نیکی کا نیکی ہی اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے اپنے لشکر مین پس جب دیکھا اُنکو مسلمانون نے کہ آتے ہین جلد چلے سب لوگ واسطے اُنکی ملاقات کے اور سلام
کرکے مبارکباد دی اُنکو اُنکی سلامتی کی اور کہا کہ ای سردار تحقیق بُرے ہوے گمان سبھون کے بہ نسبت تمھارے اس لیے
کہ دیر کی تمنے تب عمرو بن العاص نے بیان کیا سبھون سے وہ امر جو گذرا تھا اُنپر بادشاہ کی طرف سے کہ کیونکر ارادہ کیا تھا
اُنکے قید کرنے کا اور آگاہ کرنا دروان کا اُنکو اُس حال سے اور بیان کی یہ بات کہ نہ نجات پاتے وہ اگر نہ ذمہ دار ہوتے
بادشاہ سے وہ لانے دس آدمیون کے اپنے ساتھیون سے پس متعجب ہوے سب لوگ اور شکر کیا اللہ تعالیٰ کا اُنکی سلامتی
اور رہائی پر قبطیون کے ہاتھ سے اور کاٹی اُنھون نے وہ رات پھر جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑہائی عمرو بن العاص نے
مسلمانون کو اور جب نماز سے فارغ ہوے حکم کیا مسلمانون کو درستی سامان اور ہتھیارون اور سوار ہونے کا لڑائی پر
کہ اُسیوقت ایلچی ارسطولیس بادشاہ کا کھڑا تھا کنارہ خندق پر اور کہتا تھا کہ ای گروہ عرب کے ارسطولیس بادشاہ منتظر ہی
تمھارے ایلچی کا مع اُسکے دس ساتھیون کے پس خبر دی لوگون نے عمرو بن العاص کو اس بات کی اُنھون نے سامنے آکر
کہا کہ ای شخص بیشک غدر اور فریب ہلاک کرتا ہی اُسکو جو غدر کرتا ہی اور باغی پر گھومتے ہین دائرے ہزیمت کے بُرا ہو تیرا
طلب کیا تیرے مالک نے ایلچی کو پس جب گیا مین اُسکے پاس چاہا اُسنے مجکو قید کرنا اور ایسا ایسا کچھ کہا بُرا ہو تیرا کون
شخص بچا سکتا ہی تجکو جسوقت کہ ارادہ کرین ہم تیرے مار ڈالنے کا ولیکن ہم ایسا نہ کرینگے اسواسطے کہ ہم لوگ وفا کرتے ہین
وعدے کو اور نہین توڑتے ہین ہم عہد و پیمان کو لوٹ جا تو اپنے مالک کے پاس اور کہہ اُس سے کہ سُنا مین نے جو کلام کیا
اُسنے اپنے وزیر سے دربارہ میرے قید کرنے کے اور بیشک نجات دی مجکو اللہ تعالیٰ نے اُسکے مکر سے اور اب کبھی مین اُسکے
پاس نجاؤنگا راوی نے بیان کیا ہی کہ اسطرح تھا ماجرا عمرو بن العاص کا ساتھ ارسطولیس بن مقوقس بادشاہ مصر کے
اور بعد اِس معاملے کے جب پیش آتا کوئی امر عمرو بن العاص کو اور چاہتے تھے وہ حلف کرنے کو تو کہتے تھے کہ قسم ہی اُسکی جسنے
نجات دی مجکو قبطیون کے بادشاہ سے راوی کہتا ہی کہ پھر گیا قاصد بجانب ارسطولیس کے اور بیان کیا اُس سے مقولہ
عمرو بن العاص کا پس جانا اُسنے کہ جان گئے وہ اس رائے کو جبکہ بیان کیا تھا وزیر نے اُس سے پھر کہا اُسنے وزیر سے کہ

کہان سے جانتا ہی یہ شخص ہماری زبان کو حالانکہ وہ بدوی ہی وزیر نے کہا گمان کرتا ہون مین کہ جو شخص ساتھ اُنکے
تھا وہ جانتا تھا ہماری زبان کو پس ڈرایا اُسنے اپنے ساتھی کو ہمسے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا رائے ہی تیری ان عرب
کے بارے مین اور بیشک یہ قوم ہشیار اور بیدار ہین اپنی جانون پر پس کوئی شخص مکر اور فریب سے اُن تک نہ پہونچیگا وزیر نے
کہا کہ معلوم ہوا ہی مجکو یہ امر کہ اس قوم کے واسطے ایک ایسا دن ہی کہ تعظیم کرتے ہین وہ اُسکی اور وہ دن جمعے کا ہی جسطرح کہ تعظیم
کرتے ہین ہم لوگ اتوار کی اور میری رائے یہ ہی کہ گاڑا بٹھلاؤن اُنکے واسطے قریب جبل مقطم کے پس جب شروع کرین قوم اپنی
نماز کو نکلے گاڑا اُنپر اور رکھے تلوارون کو اُنمین پس نہ بچیگا کوئی شخص اُنمین کا پس بہتر جانا بادشاہ نے اُسکی رائے کو اور
توقف کیا بانتظار آنے دن جمعے کے تاکہ بٹھلاوے اُنکے واسطے گاڑے کو جسطرح سے کہ وزیر نے بیان کیا تھا راوی نے
بیان کیا ہی کہ جب رہائی پائی سردار عمرو بن العاص نے بادشاہ قبطیون کے ہاتھ سے اُس دن تو دوسرے دن
اُسکے بلایا اُنھون نے عبداللہ یوقنا کو اور کہا اُنسے کہ اے عبداللہ جانو تم اس بات کو کہ اس قوم نے تاخیر کی ہی لڑائی مین
اور ہم مقیم اور منتظر اُنکی لڑائی کے ہین اور اب ہمارے پاس نہ کھانا رہا ہی نہ دانہ چارہ جو ہم کو اور ہمارے جانورون کو
کفایت کرے پس جاؤ تم مع اپنے لشکر اور بنی عم کے بجانب دیہات کے اور مول لو تم توشے اور دانے چارے کو جو کافی ہو
ہمارے اور ہمارے جانورون کے واسطے ان ایام مین یوقنا نے کہا کہ بخوشی اور اطاعت مجکو منظور ہی پھر سوار ہوے یوقنا
مع اپنے بنی عم اور لشکر کے اور اُس دن وہ چار ہزار سوار تھے اور ساتھ لیا اُنھون نے نوکرون اور غلامون اور خچرون کو
اور روانہ ہوے وہ سب ایک ہی ساتھ بہ طلب جوفؔ کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مل گئے تھے مسلمانون مین کچھ لوگ
جاسوس قبط کے اور سُن لیا اُنھون نے اُس مشورے کو جو مسلمانون نے آپس مین کیا تھا در باب اپنے جانے کے بجانب
جوف کے واسطے لانے رسد کے پس گئے وہ لوگ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس بات سے پس خوش
ہوا وہ اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے دن جمعہ کے اور جب ہوا دن پنجشنبے کا بُلایا ارسطولیس نے اپنے چچازاد بھائی کو
جس کا نام ماسیوس تھا اور وہ کل لشکر کا سردار تھا پس چار ہزار سوار کو لشکر مصر سے منتخب کر کے اُسکے ساتھ کیا مطابق شمار
ہمراہیان یوقنا کے اور حکم کیا اُسکو ساتھ لینے جانورون اور خچرون کا جنپر بوجھ اور رسد اور دانہ چارہ اُنکے گھوڑون کا بھی
ہو تاکہ نہ شبہہ کرے کوئی شخص اس امر کا کہ یہ وہ مسلمان نہین ہین جو رسد لینے کو گئے تھے اور کہا کہ جا تو رات کو اور گاڑے مین
بٹھلادے لوگون کو پیچھے جبل مقطم کے اور کچھ لوگ بطور نگاہبانی کے مقرر کر تاکہ دیکھتے رہین وہ بجانب مسلمانون کے پس جب
مشغول ہون وہ لوگ نماز مین آگاہ کرین وہ لوگ تم کو اُنکے حال سے پس نکلو تم مسلمانون پر اور جانور اور خچر وغیرہ تمھارے
ساتھ ہون اسلیے کہ مسلمان اُنکو دیکھ کر شبہہ مین نہ پڑین تمھاری نسبت جب کہ نکلو تم اور متوجہ ہو اُنکی طرف راوی
کہتا ہی کہ روانہ ہوا ماسیوس رات کو مع اپنے لشکر کے بجانب پشت جبل مقطم کے اور چھپ رہا وہان اور بندوبست کیا اُسنے
اپنے کام کا جیسا کہ حکم کیا تھا اُسکو بادشاہ نے اور مقرر کیا نگاہبانون کو بجانب فارسودا نکے راوی نے بسلسلۂ راویون کے

بیان کیا ہی کہ اسطرح پر بندوبست کیا بادشاہ قبطا ارسطولیس نے مسلمانون کے واسطے اور بٹھلایا اُسنے گاڑے کو ناحیہ حراسے ٹیلہ نور تک اور اب وہان مسجد موسیٰ ہی اور باقی رہے کچھ لوگ پہاڑ مقطم کی پشت پر اور درمیان پہاڑ اور مقام حجر الحصا کے نصف میل سے کم مسافت تھی اور رات گذرانی قوم نے گاڑے مین اور مسلمانون کو کچھ اس امر کی خبر نہ تھی پس جب صبح ہوئی اور ہوا دن جمعہ کا اور آفتاب بلند ہوا اور قریب ہوا وقت نماز کا اور جمع کیا مسلمانون نے چار جامے اور شلیطے جانورون اور اونٹون کے اور تلے اوپر رکھا اُنکو واسطے خطبہ پڑھنے کے اور جمع ہوے سب لوگ واسطے نماز کے اور وہ مکر اور فریب اپنے دشمن سے بیخبر تھے اور عمرو بن العاص باتین کرتے تھے مسلمانون سے لڑائی کی اور ترغیب دیتے تھے سبکو جہاد کی تا اینکہ اذان کہی مسلمانون کے موذنون نے پس جب اذان سے فراغت ہوئی چڑھ گئے عمرو بن العاص اُن شلیطون پر اور اچھا خطبہ پڑھا اور بیان کین اُسمین بزرگیان جہاد کی اور وہ چیز جو مقرر کی ہی اللہ تعالیٰ نے واسطے مجاہدین کے اجر اور ثواب سے اور پڑھی اخیر مین یہ آیت یا ایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۃ تؤمنون باللہ و رسولہ و تجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ؕ پھر بیان کین بزرگیان جہاد اور ماہ رمضان کی راوی نے بسلسلۂ راویون کے شداد ابن اوس سے بیان کیا ہی کہا شداد نے کہ ہم لوگ جمع تھے واسطے نماز کے جمعے کے دن اور عمرو بن العاص بیان کرتے تھے ہم لوگون سے معاملہ لڑائی کو ہمارے دشمن سے اور ذکر کرتے تھے بزرگیان جہاد کی اور ترغیب دیتے تھے ہمکو اُسپر ہملوگون نے کہا کہ ای سردار کس چیز نے باز رکھا ہی تمکو ہمارے دشمن کی لڑائی سے اُنھون نے کہا کہ قسم ہی اللہ کی نہین باز رہا ہون مین لڑائی سے بسبب بے صبری اور خوف کے ولیکن جانتے ہو تم لوگ قصہ اس بادشاہ مقوقس اور اُسکی دانشمندی کا اور وہ مقر ہی رسالت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور اب وہ اپنے اُس خلوت خانے مین ہی جو بنایا ہی اُسنے اپنے واسطے مہینے رمضان مین اور اس مہینے کے پانچ دن باقی رہ گئے ہین پھر نکلے گا وہ اور اپنے تخت بادشاہت پر جلوس کریگا تب بھیجین گے ہم اُسکے پاس ایک ایلچی اپنا اور دیکھین گے ہم کہ وہ کیا جواب دیگا صلح اور لڑائی سے شداد بن اوس کہتے ہین کہ ہم سب سُن رہے تھے باتین عمرو بن العاص کی کہ اُسی وقت آیا ایلچی ارسطولیس لعین کا اور خندق کے کنارے پر ٹھہر کر اجازت آنے کی مانگی عمرو بن العاص نے اجازت دی اُسکو اور چکر کھا کر آیا وہ زمین ہموار کی طرف سے اسواسطے کہ تھی خندق گرد مصر اور اُسکے درون کے قریب جبل مقطم کے پس جب آیا وہ سامنے عمرو بن العاص کے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ ای سردار عرب کے بادشاہ کے ولیعہد نے تمکو سلام کہا ہی اور یہ پیغام دیا ہی کہ مین طاقت اور قدرت نہین رکھتا ہون کسی کام کرنے کی صلح اور لڑائی سے بغیر حکم بادشاہ کے اور اُسکو جانتے ہو تم کہ خلوت مین ہی اور باقی رہے ہین اُسکے نکلنے کو پانچ دن بعد اُسکے بیٹھے گا وہ اپنے تخت بادشاہت پر اور بندوبست کریگا اپنی رعیت کا جیسا وہ چاہے گا عمرو بن العاص نے کہا کہ منظور کیا ہمنے اس بات کو اور اگر نہوتا بادشاہ اس حالت مین اور وہ امر جو معلوم ہی ہمکو اُسکے یقین سے نسبت

ترجمہ اے ایمان والو مین بتاؤن ایک سوداگری کہ بچاوے تمکو ایک دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہی تمھارے حق مین اگر تم سمجھ رکھتے ہو

اقرار نبوت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو نہ چھوڑتے اور نہ مہلت دیتے ہم تمکو ایک دم کی والسلام تب ایلچی چلا گیا
راوی کہتا ہو کہ نہین بھیجا تھا ارسطولیس ابلیس نے قاصد کو اُس وقت مگر اس غرض سے کہ خوش اور مطمئن ہوجائین دل
مسلمانون کے تاکہ جاری کرے اللہ تعالی اُس کام کو جو ہونے والا تھا پس بعد چلے جانے قاصد کے اذان کہی موذن نے
اور خطبہ پڑھا عمرو بن العاص رضؓ نے اور ڈرایا لوگون کو دوزخ کی آگ سے اور ترغیب دی بجانب جہاد کے اور اشتیاق
دلایا جنت کا پس جب فارغ ہوے وہ خطبے سے کھڑے ہوے واسطے نماز کے اور مسلمانون نے حکم کیا تھا غلامون کو اس
بات کا کہ دیکھتے رہین وہ بجانب شہر مصر کے بخوف دشمن کے اس بات سے کہ ناگہان آپڑین وہ حالت نماز مین شداد
کہتے ہین کہ ہمنے نہین دیکھا تھا کسی کو اہل مصر سے جو ظاہر اور معلوم ہوتا نہ کوئی سوار نہ کوئی پیدل پس درست کیا ہمنے
صفون کو اور برابر ہوے ہم پیچھے عمرو بن العاص کے واسطے نماز کے اور ہمکو کوئی دشمن نہین نظر آیا جس سے ہم ڈرتے پس جب
پیش امام ہوے عمرو بن العاص ہمارے اور سبھون نے اُنکے پیچھے نیت باندھی اور پہلی رکعت پڑھکر عمرو بن العاص نے رکوع کیا
اور رکوع مین گئے ہم سب اُنکے ساتھ اور بعد رکوع کے قصد سجدے کا کیا کہ اُسیوقت ظاہر ہوے اونٹ اور خچر بوجھ کے لدے ہوے
اور لشکر اُنکے پیچھے تھا اور وہ سب وہی لوگ تھے جنکو گاڑے ہین بٹھلایا تھا دشمن خدا ارسطولیس نے اور وہ ہم عہد ہمراہیان
یوقنا کے یعنی چار ہزار سوار تھے پس جب دیکھا اُنکی طرف ہمارے غلامون نے گمان کیا اُنھون نے کہ یہ لوگ ہمارے ساتھیون
مین سے ہین کہ رسد لیے آتے ہین پس خوش ہوے وہ اور کہا کہ آئے یوقنا اور ساتھی اُنکے اور اسی طرح چلے آتے تھے وہ تا اینکہ قریب
ہوے ہمسے بطرف زمین ہموار کے اور آملے ہم مین اُس حالت مین کہ ہم نماز مین تھے اور رکھا اُنھون نے تلوار کو ہم مین جب کہ
ہم سجدہ کرتے تھے دوسری رکعت مین سامنے اللہ تعالی کے اور تلوار برابر کاٹتی تھی مسلمانون کے گوشتون کو اور کوئی مسلمان
سجدے سے نہ اُٹھا اور نہ نماز کو چھوڑا اور تھا یہ حملہ اخیر صف مین اور اُس صف پر جو اُنکے قریب تھی اور اُنہین قوم مین
اور بجیلہ کے اور کچھ لوگ وادی القرے اور طائف اور وادی نخلہ کے تھے عباد بن مصعب نے بیان کیا ہو کہ شہید ہوے
لوگ دونون صفون کے قبطیون کی تلوار سے اور ہمنے بھی ہلاکی کا یقین کیا اس لیے کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا جسنے نماز سے
مُنھ پھیرا ہو کہ دفعتہً آئے عبداللہ یوقنا اور ساتھی اُنکے مع رسد کے پس دیکھا اُنھون نے ہماری طرف کو کہ تلوارین چلتی ہین
پس زبون جانا یوقنا نے ہمارے معاملے کو اور پھینک دیا اُس چیز کو جو اُنکے سر پر تھی اور چلائے اپنے ساتھیون اور بنی تمیم مین
اور کہا قسم ہو اللہ کی مصیبت سخت مین پڑے ساتھی ہمارے آگاہ ہو کہ جو شخص باز رہیگا تم مین سے دشمن کے جہاد سے
اور نہ خرچ کریگا وہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین تو مواخذہ کیا جائیگا اُس سے دن قیامت کے آگاہ ہو کہ بیشک دشمن
خدا نے فریب کیا ہمارے یارون کے ساتھ کہ گھیر لیا اُنکو اور تنگ پکڑا اور رکھا تلوار کو اُنمین اور احتیاط کرو تم لوگ
اس بات کی کہ رہائی پاوے انین سے کوئی پھر حملہ کیا یوقنا اور اُنکے ساتھیون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا اُنکو پس
جب دیکھا قبطیون نے ناگہان در آتے مسلمانون کو اُٹھا لیا اُنھون نے تلوار کو نمازیون سے اور متوجہ ہوے وہ بجانب یوقنا

ف — برآمد ہونا چار ہزار سوارون قبطیون کا مسلمانون پر عالت نماز جمعہ کے اور مارڈالنا نمازیون کے دو صفون کا اور اُسیوقت پہونچنا یوقنا کا مع اپنے لشکر کے اور واقع ہونا لڑائی کا اور مارا جانا قبطیون کا ۱۲

اور اُنکے ساتھیون کے **راوی** نے بیان کیا ہی کہ فارغ ہوے عمرو بن العاص نماز سے اور بہت جلد اپنے گھوڑے پر
سوار ہوے اور سب مسلمان بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور بہت سخت حملہ کیا اُنھون نے دشمنان خدا پر اور گھیر لیا
اُنکو اور حائل ہوگئے اُنکے اور مصر کے بیچ مین اور رکھا اُنمین تلوار کو پس قسم ہی اللہ کی کہ نہین نجات پائی اُنمین سے کسی نے
گویا وہ چڑیان تھین کہ صیاد کے جال مین پھنسی تھین پس چھوڑا اُن سب کو مردہ زمین پر اور کسی مخبر نے بھی نجات نہین پائی
اور مارا گیا ماسیوس چچازاد بھائی بادشاہ ارسطولیس کا اور جب لڑائی ختم ہوچکی مبارکباد دی بعض مسلمانون نے
بعضون کو بسبب سلامتی کے اور شکر کیا اُنھون نے اللہ تعالیٰ کا اُس چیز پر جو عطا کیا مسلمانون کو فتح سے اور تعریف کی
یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی اور لے لیا قبطیون کے گھوڑون اور اُنکے ہتھیارون اور جانورون وغیرہ کو مع اُس رسد
کے جو بار کر لائے تھے اور ایک بڑی غنیمت ہاتھ لگی اور تعداد شہیدون کی چارسو چھتیس[۴۳۶] شمار کی گئی خاتمہ کیا انکا اللہ تعالیٰ نے
شہادت پر پس خاص لوگ اُنمین سے یہ ہین حمزہ[۱] بن سالم الیشکری اور ربیعہ[۲] بن صابر السہمی اور مسیب[۳] بن خویلد الیشکری اور زینب[۴] بن غالب
الیشکری اور نصر[۵] الیشکری اور سائق[۶] بن مزید العجلی اور مزید[۷] بن سعید الیشکری اور خزام[۸] بن عمرو العجلی اور قیس[۹] بن ماجد التنوخی اور طلحہ[۱۰]
بن ثابت المخزومی اور نصر[۱۱] بن الاخیل مولی عیاض بن غانم الطائی اور تھے یہ بڑے چڑھنے والے گھوڑے پر اور نصر عبد مناۃ اسلمی چچازاد
بھائی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کامل[۱۳] بن سعید بن غازم النجیبی اور مقدام[۱۴] بن ساریۃ النجیبی اور سعید[۱۵] بن مرشد الحضرمی اور
رفاعہ[۱۶] بن مسروق اللبنی اور جعفر[۱۷] بن دانیہ جو اپنی مان کی نسبت سے مشہور تھے اور ایک شخص قوم بنی عامر بن صعصعہ سے تھے اور
عروہ[۱۸] بن شامل الثقفی اور نعم[۱۹] بن طاعن الزبیدی العامری اور عائش[۲۰] بن سمرۃ العامری اور رافع[۲۱] بن سہیل العامری اور عبد اللہ[۲۲]
بن قاہر الکلابی اور مالک[۲۳] بن نقیط العامری اور مکرم[۲۴] بن غالب العامری اور معمر[۲۵] بن خلیفۃ الداری اور ماجد[۲۶] بن مرۃ الخزرجی
اور دہمان[۲۷] ابن عوض بن مسلم العجلی اور طارق[۲۸] بن معلن السلمی اور لبانہ[۲۹] بن طاعن العیسی اور ہیاج[۳۰] بن عمرو التیمی اور ساہم[۳۱] بن مفرج
التیمی اور احوض[۳۲] بن یربوع التیمی اور یاسر[۳۳] بن مفرج النبہانی اور ہلال[۳۴] بن خویلد الغطفانی اور ہجام[۳۵] بن عتبۃ الغطفانی اور طوق[۳۶] بن
حبیب الکلبی کل ساٹھ آدمی بزرگترین قوم کے تھے کہ خاتمہ کیا اُنکا اللہ تعالیٰ نے شہادت پر اور نماز پڑھی اُنپر عمرو بن العاص نے
ساتھ جماعت مسلمانون کے اور دفن کیا سب کو وہین بجانب پورب حجر الھما کے اور قبرین اُنکی اس جگہ مشہور ہین اور رہینگی
دن قیامت تک **راوی** نے بیان کیا ہی کہ پہونچی ارسطولیس کو خبر مارے جانے اُسکے چچازاد بھائی اور چار ہزار سوار کی پس سخت
گذرا یہ معاملہ اُسپر اور یقین کیا اُسنے اپنی زوال سلطنت کا اور بلایا اُسنے اپنے بطارقہ اور ارباب دولت کو اور مشورہ کیا اُنسے
اس امر مین اُن لوگون نے کہا کہ ای بادشاہ جانتا ہی تو اس بات کو کہ دنیا ہمیشہ نہین رہی ہی کسی کے ساتھ قبل تیرے تا کہ ہمیشہ
رہے تیرے ساتھ اور اسی طرح ہمیشہ بادشاہ لوٹتے اور شکست کھاتے ہین پھر عود کرتے ہین اور تو اول اُن لوگون کا نہین
ہی جنھون نے ہزیمت پائی ہی بادشاہون زمین سے اور سُنا ہی ہمنے اس بات کو کہ داریوس بن اردیس بن ہرمز بن
کیتبعان بن یزدجرد فارسی کو سکندر نے ستر بار ہزیمت دی اب تجکو چاہیے کہ نکل تو ہم لوگون کو ساتھ لے کر واسطے

لڑائی اس قوم کے اور شروع کر تو اُنکے ساتھ لڑائی کو اور نا امید نہو تو فتح سے کہ مسیح تیری مدد کرینگے اور یہ قس اور راہب اور شماسہ اور بطارقہ تیرے واسطے دعاے مدد کرینگے پس قبول کیا بادشاہ نے مشورہ اپنے ساتھیون اور اکابر دولت اور حجاب کا اور اپنے باپ کا خزانہ کھول کر کھانا دیا لشکر کو اور ہتھیار تقسیم کیے اور حکم کیا اُنکو نکلنے کا واسطے پیش آنے اور لڑائی کے عرب سے پس نکلے وہ اور خیمے اُنکے نصب کیے گئے اور آراستہ ہوے سب لوگ واسطے لڑائی دشمن کے اور لکھا ارسطولیس نے خطوط اور روانہ کیا بجانب حاکم نوبہ اور حاکم بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور توقف کیا اُسنے بانتظار آنے کمک کے محمد بن اسحاق بسلسلہ راویون کے عبد الرحمٰن بن حبیب سے اور اُنھون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جب ہوا کام مسلمانون کا وہ جو بیان کیا ہم نے مقدرات سے ناگہان درآئے دشمن سے اُنپر تو لکھا عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس مضمون سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعاقبة للمتقين من عمرو بن العاص بن وائل السهمي الى امير المومنين عمر بن الخطاب سلام عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو واصلي على نبيه اما بعد فاني وصلت الى مصر بسالها وجرى لنا على بلد بلبيس مع ابنة الملك المقوقس كذا وكذا ونصرت عليهم ودخلت منها الى مصر ونزلت بجيوا العصا وخندقنا حولنا خندقا وصالحت اهل القرى والاطراف الى ارض يقال لها الحوف ليعينونا ويميرونا بالزاد والعلوفة ويجيبوا الناس خيرات بلادهم نبتاع منها شيئا من المؤنة والعلوفة فبعثنا يوقنا وبني عمه وجنده الى تلك القرى ليشتروا لنا منهم طعاما وسرحنا رسولا بنفسي الى ملك القبط ارسطوليس بن المقوقس نكلمه وجاوبته وهو بالقيض على قصتها في الله تعالى ومكن لنا كمينا واشغلنا برسول أتى منه مكرا وخديعة فلما كان يوم الجمعة واصطفينا للصلوة واخذنا في صلاتنا وركعنا وسجدنا فلم نشعر الا والخيل لبسنا ونحن في السجود وبذلوا فينا القبط السيوف ونحن مقبلون على ربنا في صلاتنا فقتلوا منا اربع مائة وستة وثلاثين رجلا وما فينا من الوى عن صلوته وان الله عز وجل انجدنا بالفضل منه في تلك الساعة بيوقنا وجنده فاقبلوا علينا والسيوف تعمل فينا فصاح يوقنا في جنده وحمل على القبط واحاط بهم ودفعوا السيف عنا واشتغلوا بيوقنا فبذل فيهم السيف فقتل القبط جميعا فلم ينج منهم احد من سيفه وسيوف جنده وقتل مقدم القوم ماسيوس وهو ابن عم الملك ارسطوليس وغنمنا الله تعالى خيلهم وسلاحهم واسلابهم وما كان معهم من مال ودواب وبغال

ونحن الآن یا امیر المؤمنین فی بحر بینا لاطم امواجه من کثرة العدو فانجدنا یا امیر المومنین وادرکنا بعسکر من المسلمین لیعینا علی قتال المشرکین والسلام علیك وعلی جمیع المسلمین ورحمة اللہ وبرکاتہ اور لپیٹا خط کو اور مہر کرکے سپرد کیا عبد اللہ بن قرط الازدی کو اور حکم کیا انکو روانگی کا بجانب امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پس سوار ہوئے عبد اللہ بن قرط اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوئے درانحالیکہ کوشش کرتے تھے وہ چلنے مین رات اور دن تاآنیکہ وارد ہوئے مدینہ منورہ مین اور اونٹنی کو دروازۂ مسجد پر باندھ دیا اور داخل ہوئے مسجد نبوی مین اور دو رکعت نماز پڑھی پھر متوجہ ہوئے بجانب قبر مطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سلام کے اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نزدیک قبر شریف کے بیٹھے تھے عبد اللہ نے روایت کی ہے کہ سلام کیا مین نے قبر شریف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بعد اُسکے متوجہ ہوا مین بجانب عمر رضی اللہ عنہ کے اور سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور دیر تک میری طرف دیکھا کیے اور جب پہچانا مجکو کہا کہ عبد اللہ ہے مین نے کہا ہان یا امیر المومنین رض فرمایا شاباش ہو تم کو پس بوسہ دیا مین نے اُنکے ہاتھ کو اور دیا خط تب فرمایا کہ تم کہان سے آتے ہو ای عبد اللہ مین نے کہا کہ یا امیر المومنین مصر سے آپ کے عامل عمرو بن العاص کے پاس سے آیا ہون مین فرمایا مرحبا ہو تمکو ای بیٹے قرط کے بعد اُسکے کھول کر پڑھا خط کو پس جب پہونچے اخیر تک کہا لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پھر کہا من ترك العزم وداء ظهره تباعدت عنه نجعات منه الخطا قسم ہے اللہ کی نہین جانتا ہون مین عمرو بن العاص کو مگر ہوشیار عقل مین اور اچھا تدبیر مین ضابطا اپنے کام مین اچھا سیاست مین لیکن جب آتا ہے حکم پروردگار کا تو آنکھین اندھی ہوجاتی ہین بعد اُسکے لکھا اُسیوقت ایک خط بنام سردار لشکر مسلمانون کے ملک شام مین یعنی ابو عبیدہ بن الجراح کو اور لکھا اسمین ماجرا عمرو بن العاص کا اور حکم کیا اُنکو بھیجنے بہت لشکر کا پاس عمرو بن العاص کے اور روانہ کیا خط کو ہاتھ سالم مولی ابو عبیدہ بن الجراح کے عبد اللہ بن قرط نے بیان کیا ہے کہ توقف کیا مین نے مدینہ منورہ مین دو دن پھر اجازت چاہی مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے روانگی کی پس زاد راہ دیا اُنھون نے مجکو بیت المال سے اور لکھا ایک خط بنام عمرو بن العاص کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیك فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیه وقد وصلنی کتابك وقرأته وعلمت ماجری علیکم من عدوکم وغدرہ لکم فذلك لما سبق فی ام الکتاب وکان یجب علیك یا ابن العاص لا تطمئن الی عدوك ولا تسمع له کلاما وما اعرفك یا ابن العاص الا حسن الرای والتدبیر ولکن لیقضی اللہ امرا کان مفعولا فاستعمل النشاط فی امرك ولا تتوان فی مصالح المسلمین واعلم ان کل راع مسؤل عن رعیته فدبر امرك ولا تامن عدوك واستعمل الحذر فان امامك واللہ

ومابات الا علی حذر ولاکذب خبرا واللہ یعیننا وایاک علی طاعۃ وقد نفذت الی امین الامۃ ابی عبیدۃ عامر بن الجراح لیسیر الیک جیشا والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور خط لپیٹ کر کے مہر کی اُس پر اور حوالے کیا عبداللہ بن قرط کے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا عبداللہ کہتے ہین کہ خط کو لیکر سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور روانہ ہوا در انحالیکہ کوشش کرتا تھا مین روانگی مین رات اور دن پس پہونچا مین مصر مین بعد دس دن کے اور آیا پاس سردار عمرو بن العاص کے اور سلام کر کے دیا مین نے اُنکو خط امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کا پس کھولکر پڑھا آہستہ اُس کو اور خوش ہوے پھر پڑھا اُس کو باآواز بلند مسلمانون مین پس بہت خوش ہوے سب مسلمان مضمون خط سے اس لیے کہ اُس مین کمک کا ذکر تھا اور توقف کیا عمرو بن العاص نے بانتظار آنے کمک کے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس سے راوی کہتا ہی کہ جب اوپر پڑی ماری لشکر ارسطولیس نے مسلمانون پر اُس حالت مین کہ وہ نماز مین تھے دن جمعہ کے اور پھرا دائرہ بُرائی کا کافرون پر اور مارا گیا ماسیوس چچا زاد بھائی ارسطولیس کا مع چار ہزار سوار اپنے لشکر کے اور نہین نجات پائی اُن مین سے کسی نے تو برہم ہوا بادشاہ اور قسم کھائی اُس نے معتقدات اپنے دین کی کہ ضرور بدلا لونگا مین اُسکا مسلمانون سے پس حکم کیا حجاب کو اس امر کا کہ جمع کرین وہ امرا اور اکابر دولت اور عظما بطارقہ کو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا حجاب نے ایسا ہی کیا اور رکھی واسطے بادشاہ کے ایک کرسی پس بیٹھا وہ اُس پر بعد اسکے کھڑا ہوا وہ بحالت خطبہ پڑھنے کے اور کہا کہ ای لوگو دین نصرانیہ اور بنی ما معمودیہ کے خوب جانو تم اس بات کو کہ ملک تمہارا عظیم اور شہر تمہارا عظیم ہی اور وہ شہر فراعنہ کا ہی اور دار السلطنت تھا واسطے اُن بادشاہون کے جو قبل تمہارے تھے آل حمیر سے مثل منسبغان اور بلبیتق اور حلجان کے جو بنانے والا ان اہرام[۳] کا ہی اور مرثد بن عنیان اور شداد بن عاد اور لقمان ابن عاد اور شدید بن عاد اور ذو القرنین جو بادشاہ مالک شمشیر تھا اور جاتا رہا ملک اُن سب کا اُنسے اور گذر گیا زمانہ اُنکا اور پھرا بطرف غیر کے ملک سبا اور بلاد یمن اور حضر موت اور قصر عمران وغیرہ سے بعد اسکے مالک ہوئی اُس سرزمین کی قوم قبطی آباو اجداد تمہارے اسطلیس اور بلیوس اور ریان بن ولید جسنے خلیفہ کیا تھا یوسف علیہ السلام کو بعد اسکے دوسرا ولید اور اقبطس تھا جسکی کنیت فرعون تھی کہ ہلاک کیا اللہ تعالیٰ نے موسی ابن عمران علیہ السلام کے ہاتھ پر بعد اُسکے طیماوس بعد اُسکے دادا میرا دراعیل بعد اُسکے باپ میرا مقوقس اور نہین مالک ہوا کوئی کسی زمین کا مگر یہ کہ حسد کیا اُسنے ہماری سلطنت پر ملک مصر مین اور یہ عرب طماع ہین کہ امید کی ہی ہم مین اور آئے ہین ہمارے یہان بارادے مالک ہو جانے ہمارے شہرون کے اور نکالدینے ہمارے کے ہمارے ملک سے جسطرح کہ طمع کی اُنھون نے ملک شام مین اور لے لیا اُسکو قیاصرہ کے ہاتھون سے اور مار ڈالا اُنکے بہادرون کو اور لوٹ لیا اُنکے مالون کو اور لونڈی غلام بنایا اُنکی عورتون اور لڑکون کو پس اگر تم بھی باز ہو گئے اُنکی لڑائی سے تو امید کرینگے وہ تم مین اور قتل کرینگے تمہارے بہادرون کو لوٹ لینگے مال تمہارا اور لونڈی اور غلام بناوینگے تمہاری عورات اور لڑکون کو اور سکونت اختیار کرینگے تمہارے مکانون اور ملکون مین اور تمہارے معبدگاہون کو اپنی مسجد بناوینگے اور اب بادشاہ مقوقس نے

حکم کیا ہی مجکو لڑائی کا ان عرب سے اور نہ نکلیگا وہ اپنے خلوت کے گھر سے جبتک کہ دیکھ لیگا وہ امر جو ہوگا تمھارے اور ان
عرب کے بیچ مین پس کیا کہتے ہو تم اور کس بات پر متفق ہی راے تم لوگون کی اُنھون نے کہا کہ ای بادشاہ آیا نہین ہین
ہم لوگ غلام اس دولت کے اسواسطے کہ اس دولت نے اپنا مطیع کیا ہی ہمکو اپنی بزرگی کے سبب سے اور نعمتین اُسکی ہمپر ہمیشہ ہین
اور اب ہم لڑینگے اُنسے بسبب اپنی محبت کے اس دولت سے پس شاید کہ مسیح ہماری مدد کرین یا مرجاوین ہم سب ایک ہی
تلوار پر پس شکر ادا کیا بادشاہ نے اُنکی باتون پر اور خلعت دیے اُنکو اور کہا کہ نکالو تم سب اور نصب کرو اپنے خیمون کو باہر شہر کے
اور طول دو لڑائی کو قوم سے تا اینکہ بلاؤن مین کمک حاکم نوبہ اور بجاۃ کے پاس سے پس اُن سبھون نے کہا کہ بہتر ہی جو بادشاہ
کہتا ہی بعد اُسکے نکلے وہ سب لوگ بادشاہ کے پاس سے اور حکم کیا اپنے غلامون کو خیمون کے نکالنے اور نصب کرنیکا قریب
ٹیلہ نو اور صد کے پس ایسا ہی کیا اُن لوگون نے محمد بن اسحاق الاموی نے بیان کیا ہی کہ اُسیدن کہ باہر نکلے وہ لوگ آئے وہ
ایلچی جنکو بھیجا تھا ارسطولیس نے بجانب حاکم نوبہ اور بجاۃ کے بہ طلب کمک کے اور بیان کیا اُنھون نے کہ واقع ہوئی لڑائی درمیان
حاکم نوبہ اور بجاۃ کے اور پھر گئے وہ آپس سے اور کوئی اُن دونون سے ارسطولیس کی کمک نہ کریگا پس دشوار گذرا یہ معاملہ بادشاہ پر
اور گھبرا گیا قبطیون نے اپنے اپنے خیمون کو گرد خیمون بادشاہ کے پس جب دیکھا مسلمانون نے کہ قبطیون نے نکال نکال کر خیمے
نصب کیے ہین احتیاط کی اُنھون نے اپنی جانون پر اور آمادہ ہوے وہ واسطے لڑائی دشمن کے اور باری باری نگاہبان مقرر
کیے اپنے واسطے بسبب خوف مکر اور بیوفائی قوم کے تاکہ نہ پورا ہو اُنپر کوئی امر جسطرح کہ واقع ہوا تھا پہلے مرتبہ ناگہان
آپڑنے سے پس پہلے جو مقرر ہوا واسطے نگہبانی کے سردار عمرو بن العاص تھے پہلی رات کو بذات خود ساتھ ایک جماعت
مسلمانون کے اور گھومتے رہے وہ گرد لشکر کے آخر رات تک غرض کہ اسی طرح کرتے رہے مسلمان بحالت خوف اور پرہیز کے
اور نور چمکتا تھا اُنکے لشکر پر اور آوازین اُنکی بلند تھین ساتھ تہلیل اور تکبیر اور درود اوپر بشیر و نذیر کے رات اور دن باری باری
راوی کہتا ہی کہ یہ تھا حال قبطیون اور مسلمانون کے لشکر کا پھر راوی نے بیان کیا ہی کہ پہونچا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا عبیدہ
عامر بن الجراح کو پس کھولکر پڑھا اُنھون نے اُسکو اور مطلع ہوے اُسکے مضمون سے اور اُسی وقت آئے ابو عبیدہ خالد بن الولید
کے پاس اور کہا کہ ای ابا سلیمان کیا راے ہی تمھاری یہ خط امیر المومنین عمر بن الخطاب کا ہی حکم کیا ہی اُنھون نے مجکو بھیجنے لشکر
کثیر کا عمرو بن العاص کے پاس خالد نے کہا کہ جب امیر المومنین حکم کرتے ہین تم کو بھیجنے کمک کا پس کمک اور مدد کرو تم عمرو
بن العاص کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ ای ابا سلیمان جانو تم اس بات کو کہ راہ مصر کی سخت اور دور اور بیابان
لانے والی ہی پس اگر بھیجون مین تھوڑے لشکر کو تو ڈرتا ہون مین اُن کی ہلاکت کو خالد نے کہا کہ کتنے لوگون کے بھیجنے کا
قصد کیا ہی تمنے ابو عبیدہ نے کہا کہ بھیجونگا مین ہزار سوار خالد نے کہا کہ اگر یہی ارادہ تمھارا ہی پس بھیجو تم چار
شخصون کو مسلمانون سے کہ ہر ایک برابر چار ہزار سوار کے ہون ابو عبیدہ نے کہا کہ وہ کون چار شخص ہین خالد نے
کہا کہ ایک اُن مین کا تمین ہون اور دوسرے مقداد بن اسود الکندی اور تیسرے عامر بن یاسر الکندی

اور چوتھے مالک بن اشتر النخعی پس جب سُنی ابوعبیدہ نے خالد سے یہ بات روشن ہو گیا چہرہ اُنکا خوشی سے اور
کہا کہ اے ابا سلیمان کرو تم جو تمھاری راے ہو کہ بیشک راے تمھاری مبارک ہے پس بُلایا اُن لوگون کو خالد نے اور
مطلع کیا اُنکو اپنے قصد سے اُن لوگون نے کہا کہ منظور ہے ہم کو بخوشی اور اطاعت واسطے اللہ اور اُسکے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خالد نے کہا کہ آمادہ اور مستعد رہو تم لوگ واسطے روانگی کے پس جب گذر گیا دن اور ہوئی رات اور نماز
پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے مغرب کی مسلمانون کے ساتھ آئے تینون شخص خالدؓ کے پاس اُس حالت مین کہ درست کیا تھا
اُنھون نے سامان اپنا اور ٹھہرے تھے وہ اپنے خیمے کے دروازے پر پس سوار ہوے خالد اور روانہ ہوے وہ سب بطرف
خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور جب خیمے کے قریب اپہونچے تو نکلے ابو عبیدہ بن الجراح اُنکی طرف اور سلام کر کے رخصت کیا
چارون شخصون کو اور ہمراہ کیا اُنکے ایک راہبر کو جو راہ بتاتا تھا اُنکو شونک اور وادی موسیٰ کی پس روانہ ہوے وہ بارادۂ
مصر کے اور ہمیشہ کوشش کرتے تھے چلنے مین تا اینکہ نزدیک ہوے عقبۂ ایلا کے کہ اُس وقت وہان گھوڑے اور
اونٹ زیادہ ایک ہزار اسپ سوار اور شتر سوار سے نظر پڑے پس خالد اور اُن کے رفیقون نے اُن کی طرف
جلد جاکر سلام کیا پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے تب خالد نے پوچھا کہ تم کہان سے آتے ہو اور کہان جاؤ گے
اُنھون نے کہا کہ ہم قبیلۂ ثقیف اور طے اور مرو اس سے ہین بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے بطرف مصر
کے ہمراہ رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف کے واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس خوش ہوے خالد ان کے
آنے سے اور شکر ادا کیا اُنکے کامون کا اور وہ لوگ بھی بسبب خالد اور اُن کے رفیقون کے خوش ہوے اور سب ایک
ساتھ ہو کر روانہ ہوے اور خالدؓ نے بھی بیان کیا اُنسے کہ جاتے ہین وہ واسطے کمک عمرو بن العاص کے پس بزرگداشت
کی عرب نے خالد کی اور مبارک جانا اُن کو اپنی راہ مین راوی نے بسلسلۂ راویون کے نضر بن ثابت سے بیان کیا
ہے کہا نضرؓ نے کہ تھا مین ہمراہ اُس گروہ کے جس کو بھیجا تھا امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ہمراہ رفاعہ بن قیس
اور بشار بن عوف کے پس ملے ہم خالد اور اُن کے ساتھیون سے قریب عقبۂ ایلا کے اور وہان سے ایک ہی ساتھ
بارادہ مصر کے روانہ ہوے پس جب قریب پہونچے ہم مصر کے اور باقی رہا ہمارے مصر کے بیچ مین راستہ
دو دن کا پس اُسی حالت مین کہ ہم لوگ چلے جاتے تھے ایک رات کو اور رات اندھیری تھی کسی کو مجال نہ تھی کہ
اپنی ہتھیلی تک دیکھ سکے اور نہ اپنے ساتھی کو دیکھ سکتا تھا بسبب زیادتی اندھیرے کے دفعۃً سُنی ہمنے ایک آہٹ
دور سے پس توقف کیا ہم نے واسطے سُننے اُس آہٹ کے نضرؓ بن ثابت کہتے ہین کہ سوار تھا مین اپنی
اونٹنی پر پس اُترا مین اُس کی پشت سے زمین پر اور اُس کو اپنے ساتھی کے حوالہ کر کے پیادہ چلا مین بجانب
اُس آہٹ کے اور چھپایا مین نے اپنے تئین تا اینکہ نزدیک ہوا مین اُس آہٹ سے تو دیکھتا ہون مین کہ
وہ ایک بڑا لشکر ہے گھوڑون اور اونٹون کا پس چھپ کر بیٹھ گیا مین زمین مین اور دریافت کیا مین نے

ف ۱ ذکر ملاقی ہونا خالدؓ ابن الولید وغیرہ کا بمقام عقبۂ ایلا کے رفاعہ ابن قیس اور بشار ابن عوف سے جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے کمک عمرو بن العاص کے مدینۂ منورہ سے بھیجا تھا اور روانہ ہونا ان سب کا بالاتفاق بجانب مصر کے ۱۲

ف ۲ دریافت ہونے خالد بن الولید و رفاعہ وغیرہ مسلمانون کا اثناء راہ مین تین ہزار عرب متنصرہ سے جو واسطے کمک ارسطالیس بادشاہ مصر کے جاتے تھے اور مار ڈالنا مسلمانون کا ایک ہزار متنصرہ کو اس مین سے اور گرفتار کر لینا دو ہزار کا اور گردن مارنی اُن کی بسبب نہ قبول کرنے دین اسلام کے اور روانہ ہونا مسلمانون کا بنیاس اُنھین عرب متنصرہ بجانب مصر کے ۱۲

قوم کو تو وہ لشکر عرب متنصرہ کا تھا زیادہ تین ہزار سوار سے اور سُنتا تھا مین کہ کیا کہتے ہین وہ لوگ تاکہ ثابت ہو جائے مجکو کام اُنکا پس نہین چلا مین ساتھ اُنکے مگر تھوڑی دیر تا اینکہ سُنا مین نے کہ کہتے تھے وہ یہ کہ ذلیل کرے اللہ ہمارے دشمنون کو اے قوم کہ پہونچے اور رلے ہم سختی اور کوشش کو جس دن سے کہ نکلے ہم مدین سے اور نہین پایا ہمنے کسی کو اپنی راہ مین اب مصر قریب ہی ہم سے پس اُترو تم لوگ تاکہ چندے آرام کرین ہم اور گھوڑے ہمارے اور دانہ چارہ دیوین اپنے گھوڑون اور اونٹون کو اس واسطے کہ بیشک ماندے ہو گئے ہین وہ چلنے اور بھوک سے پس کہا ایک مرد نے اُن مین سے جو سردار قوم کا تھا کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین رنج پہونچایا ہم نے اپنی جانون پر مگر واسطے آرام اور حصول مال کے بادشاہ ارسطولیس سے لیکن جب قصد کیا تم نے آرام کا پس اُترو تم اور سو رہو رات بھر اور صبح کے وقت کوچ کرو تم پس اُتری قوم ایک چشمے پر جس کو عوَیر کہتے تھے اور متوجہ ہوے وہ واسطے جمع کرنے گھاس وغیرہ کے تاکہ تیار کرین اپنے واسطے کھانے کو اور دانہ چارہ دین گھوڑون کو اور چھوڑ دیا اونٹون کو واسطے چرنے کے نضر رضؓ بن ثابت کہتے ہین کہ جب جانا مین نے اُنکے کام کو اور آگاہ ہوا مین اُن کی خبر سے کہ وہ عرب متنصرہ ہین قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے تو پھرا مین بطرف اپنے ساتھیون کے اور آگاہ کیا مین نے خالد کو اُنکے ارادے اور اُس چیز سے جو سُنی مین نے اُن کی باتون سے پس خوش ہوے خالد اور تعریف و شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے راوی نے بیان کیا ہی کہ آئے رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خالد رضؓ بن الولید کے پاس اور کہا کہ اے سردار ہماری راے یہ ہی کہ چھوڑ دو تم قوم کو تا این کہ سو رہین وہ لوگ اور آرام لیوین واسطے اپنی جانون کے تب جا پڑین ہم اُن پر وقت غفلت کے اور شبخون مارین اُنپر پس نہ نجات پاوے گا اُن مین سے کوئی خالد نے اُن کی راے کو بہتر جانا اور کہا کہ بہتر ہی جو تم کہتے ہو پس اُسی وقت آئے بشار بن عوف اور رفاعہ بن قیس اپنے ساتھیون کے پاس اور حکم کیا اُنکو درستی سامان اور پہننے ہتھیارون اور سوار ہونے کا اُن لوگون نے ایسا ہی کیا اور حکم کیا اپنے غلامون کو نگاہبانی اونٹون اور اسباب وغیرہ کا اور توقف کیا مسلمانون نے ناگہان آپڑنے مین اُن پر بانتظار بجھنے آگ مشرکین اور سو جانے اُن کے اور تاکید کی بعضون نے بعضون کو اس بات کی کہ ہوشیار رہین وہ اس امر سے کہ نہ نجات پاوے اُن مین کا کوئی تاکہ پہونچے وہ بجانب ارسطولیس کے اور آگاہ کرے اُسکو مسلمانون کے حال سے پس ہوشیار ہو جاوے وہ مسلمانون سے راوی کہتا ہی کہ توقف کیا مسلمانون نے اپنے مشورے کے سبب سے تا اینکہ بجھ گئی آگ قوم کی اور سو رہے وہ لوگ اور موقوف ہو گئی آہٹ اُن کی پس جان گئے مسلمان یہ حال اُن کا اور پوشیدہ نکل کر چلے اُن کی طرف مثل قطار جانورکے تا اینکہ پہونچے اُن کے مقابلہ مین اور کچھ حس و حرکت اُن مین نہ پائی پس اُسی وقت ناگہان اُن پر آکر گھیر لیا اُن کو مسلمانون نے مثل گھیرنے سپیدی کے آنکھ کی سیاہی

کو اور رکھا تلواروں کو اُنھین پس جھپٹی قوم اپنے سونے کی جگھون سے اُس حالت مین کہ سُستی نیند کی اُنکی آنکھون مین بھری تھی اور حیران ہوگئے تھے دل اُنکے اور عقلین اُنکی دہشت مین پڑی تھین اور نکال لیا تھا اپنی تلوارون کو اور مارتا تھا بعض اُنمین کا بعض کو اندھیری رات مین اور توقف کیا رفاعہ بن قیس اور بشار رضؓ بن عوف اور خالد بن الولید نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے ساتھیون سے راہ پر پس جو بھاگتا تھا اُن مین سے بارادے جان بچانے کے تو قبضہ کرتے اور گرفتار کر لیتے اور رسی مین باندھ لیتے تھے اُس کو نضر بن ثابت کہتے ہین کہ برابر کام کرتی تھی تلوار اُن مین تا اینکہ صبح ہوئی اور تھی قوم درمیان مقتولین اور اسیرین کے اور ہمین نے مقتولون کا شمار کیا تھا تو وہ ایک ہزار تھے اور باقی قیدی قریب دو ہزار کے پس قبضہ کر لیا خالد نے اکابر قوم پر اور مار ڈالا سب قیدیون کو بعد اُس کے متوجہ ہوئے خالد بطرف اُن اکابر کے جن پر قبضہ کر لیا تھا اور کہا اُن سے کہ آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے کہ کہان تک تمھارا قصد تھا اُنھون نے کہا کہ ہم قوم عرب متنصرہ سے ہین چچازاد بھائی جبلہ بن الایہم کے خالد نے کہا کہ کہانتک جانے کا ارادہ رکھتے تھے تم اُنھون نے کہا کہ ہم شام مین تھے پس جب مالک ہوئے تم شہرون کے اور بھگا دیا تمنے ہرقل کو اور وہ مع اپنی اولاد اور خزانے کے قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور جبلہ بن الایہم بھی اپنے بنی عم اور اکابر قوم کے ساتھ بھاگا اور وہ سب براہ دریا کشتیون مین سوار ہو کر روانہ ہوئے جزائر مین تو ارادہ کیا ہم نے سرزمین مدین کا تمھارے خوف سے اور وہان پہونچکر لکھا ہم نے بادشاہ مقوقس حاکم مصر کو تا کہ ہو وین ہم اُس کے لشکر سے اور مدد دیوین اُسکو اُسکے دشمن پر اور اجازت چاہی ہمنے اپنی روانگی کی پاس اُسکے پس انکار کیا اُسنے تب بھیجا ہمنے تحفہ جات اور گھوڑے وغیرہ بجانب اُسکے ولیعہد ارسطولیس کے اور لکھا ہمنے اُس کو کہ دوست رکھتے ہین ہم کہ ہو وین تمھارے ساتھیون اور لشکر سے اور زندگی گذرانین ہم زیر سائے تمھارے پس جب پہونچے اُس کے پاس وہ تحفہ جات مرسلہ ہمارے اور پڑھا اُسنے ہمارے خط کو بھیجا اُسنے خلعت وغیرہ ہمارے پاس اور حکم کیا ہمکو روانگی کا اپنی طرف کو پس روانہ ہوئے تھے ہم بارادۂ مصر کے کہ آپڑے تم لوگ ہمپر اور حکم کیا تمھاری تلوارون نے ہم مین پس ہنسے خالد بن ولید اُسکے کلام سے اور کہا کہ من حفر لاخیہ المومن بیرا القاہ اللہ فیہ قریبا بعد اُسکے عرض کیا اُنپر اسلام کو مگر سبھون نے انکار کیا پس ماری گئین گردنین اُنکی نضر کہتے ہین کہ لیکر جمع کیا ہم لوگون نے اُنکے گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیارون اور کپڑون وغیرہ کو جو از قسم مال و اثاثہ و توشہ وغیرہ سے تھا اور لے لیا ہمنے ان خلعتون کو جنکو ارسطولیس نے بھیجا تھا واسطے بڑے سردار اُنکے لشکر کے اور خالد نے اُن خلعتون کو لیکر رفاعہ رضؓ بن قیس کو دیدیا تب روانہ ہوئے ہم بارادۂ مصر کے اُسی دن قریب وقت عصر کے کہ ناگہان ہمکو دکھلائی ایک دیر نظر پڑا جو مشہور بہ دیر مرقس تھا اور وہ دیر راہبون کی جہت سے آباد تھا پس قصد کیا ہمنے اُسکا اور اُسکے گرد اُترے ہم پس لوگ وہانکے ہمارے پاس آئے اور کہا کہ تم لوگ عرب سے کون قوم ہو ہم نے کہا کہ ہم لوگ ہمراہی اُن بادشاہ ہرقل کے

لہ جو کوئی کھودتا ہے واسطے اپنے بھائی مسلمان کے کنواں تو جلد ڈال دیتا ہے خدا اوسی کو اس کنوئین مین ۱۲

قوم عرب ساکنان شام سے ہمراہیان جبلہ بن الایہم غسانی سے ہین آئے ہین ہم بارادۂ مدد دہی ارسطولیس تمہارے
حاکم کے اسواسطے کہ بھیجا تھا اُسنے ہمارے پاس قاصد کو ساتھ خلعتون اور اموال کے اور حکم کیا ہمکو آنے کا اپنے یہان تاکہ
مدد دین ہم اُسکو ان عرب محمدیون پر تب وہ لوگ بہت خوش ہوے اور دعوت کی ہماری اور دیکھا ہمکو اُنکے بڑے بطرک
نے جو شام کے قسون سے بڑا قس عالم اور دانا اور پہچاننے والا آل غسان کا تھا لوگون مین اس لیے کہ وہ شام کے قسون سے
تھا اور پرورش پائی تھی اُسنے ملک شام مین اور ہرقل بادشاہ نے جدا کر دیا تھا کچھ زمین کو ایہم بن جبلہ کے واسطے پس
مالک کر دیا تھا ایہم نے اس قس بولیس بن لوقا کو اس زمین کے خراج لینے پر پس جب فتح کیا مسلمانون نے بعلبک اور
حمص کو بھاگا یہ قس بولیس بجانب اطرابلس کے مصر تک اور جب مصر مین پہونچا تو پہونچی خبر اُسکی مقوقس بادشاہ کو پس
طلب کیا بادشاہ نے اُسکو اور جب سامنے آیا وہ حال اُسکا پوچھا بادشاہ نے پس اُسنے سب حال اپنا بیان کیا اور مقوقس
بادشاہ نے اُسکو خلعت دیا اور ٹھہرایا اُسکو کنیسہ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا پس ٹھہرا وہ وہان اور ہو گیا بجاے بابیوس
کے بسبب کثرت علم اور دانائی کے اور بابیوس مصریون کے نزدیک وہی بطرک کبیر تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ جب روانہ ہوے
مسلمان بجانب مصر کے بارادے اُسکے مالک ہو جانے اور لڑنے وہان کے بادشاہ سے قبل ماہ رمضان کے پس جب اُترے
وہ لوگ وہان اور ہوا اُنکے کام سے جو ذکر کیا ہمنے اور آیا مہینا رمضان کا اور داخل ہوا بادشاہ مقوقس اپنے اُس خلوت
کے گھر مین جو اُسنے اپنے لیے بنایا تھا اور بیٹھا بیٹا اُسکا تخت بادشاہت پر اسواسطے کہ وہی ولیعہد اسکا تھا بعد اُسکے پس
محتاج ہوا وہ بجانب اُس شخص کے جو مشورہ دیوے اُسکو پس اُسیوقت بھیجا اُسنے قاصد کو بطرف دیر مرقس کے اور بلایا وہان
کے بطرک کبیر کو جو موسوم بہ بابیوس تھا پس جب آیا وہ سامنے متوجہ ہوا ارسطولیس اُسکی طرف اور مشورہ چاہا اُس سے
اُن کامون مین جو بیان کیا اُس سے اور مشورہ لیا اُن لوگون نے اُس کنیسۂ معلقہ مین جو قصر شمع مین تھا اور بھیجا
اُس قس ملعون بولیس بن لوقا کو بجانب دیر مرقس کے پس رہا وہ وہان تا اینکہ آئے اور اُترے عرب مسلمان گرد
دیر کے نضر بن ثابت نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے ہم دیر مین آیا اور دیکھا اُسنے ہم کو اور تھا وہ بڑا پہچاننے والا
خالد بن الولید کا کہ دیکھا تھا اُسنے اُنکو بہت جگہون مین ملک شام مین اور ہربیس حاکم حمص نے بھی بھیجا تھا اُسکو
بطور ایلچی کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے جب کہ اُترے تھے مسلمان پہلی مرتبہ قبل اُسکی فتح کے پس وہ ملعون
تمیز کرتا تھا ہمارے چہرون کی اور دیکھتا تھا ہمارے لباس کو اور کہا اُسنے کہ کن عرب سے تم لوگ ہو اور تھا
وہ بڑا فصیح زبان عربی مین پس کہا ہمنے کہ ہم لوگ عرب متنصرہ شام کے اصحاب ہرقل سے ہین کہ آئے ہین
واسطے کمک تمہارے سردار کے لڑینگے ہم اُس کے دشمنون سے اور بتحقیق بھیجا تھا اُسنے اپنے ایلچی کو ہمارے پاس
ساتھ خلعتون اور بخششون کے اور کمک چاہی اُسنے ہمسے پس کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی نہین ہو تم غسان اور نہ
عرب متنصرہ سے بلکہ تم عرب حجازی ہو اور نہین نکلے ہو تم اپنے شہرون سے مگر اسی مرتبہ اور نہین حاضر تھے

تم ملک شام اور نہ وہان کی لڑائی مین اور کہتا تھا وہ ملعون ہمراہیان رفاعہ بن قیس سے کہ کیونکر مشابہ ہو سکتا ہی
لباس تمھارا غسان کے لباس سے حالانکہ تھے غسان ملوک شام کے اور شراکت کی اُنھون نے رومیون کی اُنکے
لباس مین اور پہنے اُنھون نے کپڑے اطلس اور ریشم کے اور سوار ہوے جڑاؤ زین پوش والے گھوڑون پر اور کوتل رکھے
سپید رو گھوڑے اور بلند کرتے تھے اپنے سرون پر صلیبان سونے اور چاندی کی اور بیشک تم عرب محمدی ہو کہ آئے ہو تم ساتھ
اپنے فریب کے تاکہ غالب ہو تم ارسطولیس بادشاہ پر اور مالک ہو جاؤ اُسکے شہرون کے جیساکہ کیا تمنے ملوک شام کے ساتھ
اور چھین لیا تمنے ملک اُنکا اُنکے ہاتھون سے اور مار ڈالا تمنے بطارقہ اور ہرقلیہ کو اور مین دیکھتا ہون تمھارے
بیچ مین اُس شخص کو جسنے فتح کیا ملک شام کو اور ہلاک کیا وہان کے لوگون کو اور مار ڈالا بطارقہ اور بہادرون کو
اور بھگا دیا بادشاہون کو اور عنقریب لکھونگا مین بادشاہ کو اور آگاہ کرونگا مین اُسکو تمھارے حال سے تاکہ قبضہ
کر لیگا وہ تیر نامر بن ہبار نے روایت کی ہی کہ کہا ہمنے اُس سے کہ ہمکو اس حال سے جو تو کہتا ہی کچھ خبر نہین ہی اور
یہ تیرا خیال خام ہی آیا نہین جانا تو نے اس امر کو کہ مسلمانون نے سب کچھ سامان ہمارا جو تو بیان کرتا ہی لوٹ لیا اور صبح
کی ہمنے بعد عزت کے ذلت مین اور بعد توانگری کے فقیری مین اور لکھ بھیجی تھی ہم نے ارسطولیس بادشاہ کو یہ بات کہ
آوین ہم اُسکے پاس اور رہوین ہم اُسکے لشکر سے اور لڑین اُسکے دشمن سے اور بھیجا اُسنے ہمارے پاس خلعتون کو
اور خوش کیا ہمارے دلون کو عام کہتے ہین کہ ہنسا وہ ملعون میرے کلام سے اور کہا کہ اکثر لوگ غسان کے زبان روم
کو جانتے ہین پس کون شخص تم مین ہی جو کلام کرے میرے ساتھ اُس زبان مین پس کہا ہم نے کہ ہم لوگ سواے اپنی
زبان کے اور زبان نہین جانتے ہین پس کہا ملعون نے کہ قسم ہی میرے دین کی کہ تم قوم غسان سے نہین ہو اور
اب ٹھیک ہوا کلام میرا تمھارے باب مین اور تم اصحاب محمد سے ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا ہم نے
کہ بُرا ہو تیرا اگر ہوتے ہم اُن لوگون سے جن کو تو کہتا ہی تو نہ طاقت ہوتی ہمکو اس امر کی کہ ظاہر ہوتے ہم دن کو
بلکہ چھپتے ہم دن کو اور چلتے ہم رات کو ولیکن طلب مغفرت کی کرو مسیح سے اس بات پر کہ نئی امت کو تو نے اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ٹھہرایا اور یہ بڑا گناہ ہی پھر چھوڑا اُسنے ہم کو اور نہین کلام کیا ہم سے پس کہا اُس سے
راہبان دین نے کہ اے باپ ہمارے اگر قوم اُن مین سے ہوتی جن کا تو نے ذکر کیا تو نہ آتے وہ مصر کو دن کی روشنی
مین اور نہ اُترتے آبادیون مین پس کہا اُسنے کہ قسم ہی اپنے دین کی مجھکو کہ مین بڑا پوچھنے والا اُنکا ہون اور یہ
قوم اصحاب محمد سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس باز رہو تم اُنسے ورنہ نکالو تم کھانا وغیرہ اُن کے واسطے اور
قریب ہی مین بھیجونگا بادشاہ کو خبر اُنکی اور آگاہ کرونگا مین اُسکو اُنکے حال سے تاکہ ہوشیار رہین وہ لوگ اُن کے تمام
بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ تھا مہربانی اور کرم اللہ تعالے سے ہمارے ساتھ یہ امر کہ جب شمار ہوے ہم بولیس
سے یہ حال کہا بعضون نے بعض سے اگرچہ ہمکو طرح سے پہچان لیا ہی قس نے اُن کو بہس نہ رہو

ہم کو یہ امر کہ صلح کر لیوین ہم اپنے واسطے اُنسے پس ہونگے ہم امن مین اُن کے فریب سے اپنے دیر مین پس کہا
ایک راہب نے اُنمین سے جو بڑا دانا اور عالم اور عاقل تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو اچھا کروگے ولیکن نہین جانتے ہین
ہم یہ امر کہ کسکے واسطے ہو دائرہ لڑائی کا اور فریقین سے کون شخص فتح پاوے ہمارے سردار کے واسطے تو ڈرتے
ہین ہم اُس قس لعین سے اُس امر کو کہ آگاہ کردیگا بادشاہ کو ہمارے حال سے پس مار ڈالے گا وہ ہم کو اور یہ
ملعون ہمارے غیر مذہب پر ہی اور ہر روز کفر کرتا ہی ہمارے ساتھ اسواسطے کہ وہ نسطوری ہی اور ہم یعاقبہ ہین پس
اگر قصد کیا ہی تم نے اس قوم سے مصالحہ کرنے کا اور چاہتے ہو لینے لیے اُنسے امان کو پس قید کر لو تم اُس ملعون کو اور
سپرد کردو تم اُس کو مسلمانون کے کرین وہ اُسکے ساتھ جو وہ چاہین اور مصالحہ کرو تم قوم سے پس اگر ہوگی فتح اُسکے
واسطے تو یہی مطلب تمھارا ہی اور اگر ہوگی فتح واسطے ہمارے سردار کے پس بچ جاوینگے ہم اُس سے اور بادشاہ ہمارا
حال نہ جانے گا پس اچھی جانی اُن لوگون نے راے راہب کی اور اتفاق کیا قس کے قید کر لینے پر اُس حال مین کہ وہ
نہین جانتا تھا پھر متوجہ ہوے وہ لوگ اُسکی طرف اور پکڑ لیا اسکو اور مشکین باندھین اُسکی اور آئے عرب کے پاس
اور کہا کہ قسم ہی تمکو اُسکی جسکے تم معتقد ہو اور جسکی طرف تم اشارہ کرتے ہو آیا تم اصحاب محمد ہی ہو یا نہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پس بتحقیق ہم نے قبضہ کر لیا ہی قس پر اور ہم چاہتے ہین کہ سپرد کرین اُسکو تمھارے اور صلح کرین ہم تم سے اور
لے لیوین ہم اپنے لیے تم سے عہد اور امان کو اسواسطے کہ ہم ایسی قوم ہین جو نہین جانتے ہین لڑائی کو اور نہین پیدا کیے گئے
ہم واسطے لڑائی کے پس کہا مالک بن اشتر نخعی نے کہ جب ارادہ کیا تم نے ہماری صلح کا پس نہین ہین ہم اُن
لوگون سے جو چھپاوین اپنے حال کو تم سے اور نہین پسند کرتے ہین ہم جھوٹ بولنے کو کہ ہمارے نزدیک جھوٹ
بہت بُری چیز ہی خصوصًا اسلام نے باز رکھا ہے ہم کو اُس کے استعمال اور تبعیت سے اگر ہووے تلوار کسی ایک کے
سر پر ہم لوگون سے اور سوال کیا جاوے وہ اپنے دین سے تو اُس حالت مین مباح ہی اور ہم لوگ اصحاب محمد رسول اللہ
سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھارے واسطے امان ہی امان اللہ اور اُسکے رسول کی پس جب سُنی راہبون نے مالک اشتر
نخعی سے یہ بات اُترے وہ اور کھول دیا اُنھون نے دروازہ دیر کا اور نکالا بولیس قس کو اور سپرد کیا اُسکو مسلمانون کے
پس کہا خالد نے اُس سے کہ اے دشمن خدا ارادہ کیا تھا تو نے ہمارے ساتھ ایک کام کا اور چاہا اللہ غالب اور بزرگ
نے سواے اُسکے پھر عرض کیا اُس پر اسلام کو پس انکار کیا اُسنے اور کہا کہ بھاگا مین شام سے مصر مین پھر ڈالدیا مجکو
مسیح نے تمھارے ہاتھون مین نہین شک کرتا ہون مین اس بات مین کہ مسیح مسلم ہین اور مین کافر ہون تمھارے
دین کے ساتھ پس ماری خالد نے گردن اُسکی عامر بن ہبار نے بیان کیا ہی کہ لے آئے راہب لوگ کھانا اور دانہ چارہ
اپنے دیر سے پس کھایا ہم نے اور کھلایا اپنے گھوڑون کو اور ٹھہرے ہم وہان رات بھر پس کہا راہب کبیر نے جسنے مشورہ دیا تھا
راہبون کو قید کرنے بولیس کا خالد بن الولید سے کہ اے سردار جانتا اور دیکھتا ہون مین تم مین شجاعت کو تم کون ہو

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنھون نے کہا کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون پس کہا راہب نے کہ قسم ہی اپنے دین کی کہ تم وہی ہو جس نے فتح کیا شام کو اور ذلیل کیا بادشاہون اور بطارقہ کو اور تعریف اور صفت تمھاری میرے نزدیک موجود ہی پھر گیا وہ اپنے دیر مین اور غائب رہا تھوڑی دیر اور پھر آیا تو ساتھ اُسکے ایک جزدان تھا پس کھولا اُسکو اور نکالی اُسمین سے ایک بڑی کتاب تو درمیان اوراق کتاب کے صفت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور صورت اُن کی اور لباس اُن کا اور صورت ابو عبیدہ اور صورت خالد کی تھی اور تلوار برہنہ اُنکے ہاتھ مین تھی پھر کہا اُسنے خالد سے کہ ای سردار ہمیشہ امیدوار رہا مین تم لوگون کا اور سُنتا تھا مین خبرین تمھاری تا اینکہ داخل ہوئے تم ملک شام مین اور فتح کیا تم نے شام کے بعض شہرون کو اُس حال مین کہ تم سردار تھے پس جب معزول کیا تمکو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اور حاکم کیا سوائے تمھارے دوسرے کو متعجب ہوا مین اس حال سے اور حال تمھارا ہمارے نزدیک اسطرح پر لکھا ہی کہ فتح کرنے والے شہرون کے تمھین ہو گے پس کیا سبب تھا اُسکا خالد نے کہا کہ ای راہب جان تو اس امر کو کہ عمر بن الخطاب امام اور خلیفہ ہین اور جب جس کام کا حکم وہ ہم کو کرتے ہین تو ہم بجالاتے ہین اُسکو اور حکم اُنکا اطاعت کیا گیا ہی ہم لوگون مین پس ہرگز نہین پھرتے ہین ہم اُس سے اور اسی بات کا حکم کیا ہی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب بزرگ مین جس جگہ کہ فرمایا ہی یاأیھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم پس اطاعت اُنکی ہمپر فرض ہی اور وہ حکم کرتے ہین ساتھ عدل اور اچھے کامون کے اور منع کرتے ہین بُرے کامون سے اور وہی مالک ہین بلاد مفتوحہ اور اُس چیز کے جو یکجا کیا ہمنے اُنکے واسطے مالون سے اور ہمیشہ حکم اُنکا تعریف کیا گیا ہی اور ہمیشہ وہ طریقہ بے خواہشی دنیا پر ہین بحالت انکسار اور خاک نشینی کے اور لباس اُنکا گدڑی ہی اور پیدل چلتے پھرتے ہین وہ بازارون مین بسبب عاجزی کے واسطے اللہ تعالی کے لباس اُنکا تقوی ہی اور بنیاد اُنکی ذکر خدا ہی اور شعار اُنکا عدل ہی رعیت کے حق مین مہربانی کرتے ہین وہ یتیم پر اور نرمی کرتے ہین بیوہ عورتون اور مسکینون پر اور اعانت کرتے ہین مسافرون کی سخت ہین وہ اللہ کے دین مین اور درشت ہین اُس شخص پر جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالی کے قائم کرنے والے احکام اللہ کے ہین نہین شرم کرتے ہین وہ امر حق سے اور نہین جبر بے بانی کرتے ہین خلق مین راہب نے کہا کہ آیا یہی ہیبت اُنکی تمھارے نبی کے زمانے مین بھی تھی خالد نے کہا ہان سُنا ہی مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہتے تھے وہ کہ اجازت حضوری طلب کی ایک دن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اُسوقت آپکی حضوری مین قریش کی عورتین تھین جو کلام اور شکایت کرتی تھین آپ سے اپنے حال کی ساتھ آواز بلند کے پس جب اذن دیا آپ نے عمر کو حضوری کا دوڑین وہ عورتین واسطے پردے کے پس ہنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس کہا عمر نے بطور دعا کے ہنستا رکھے اللہ تعالی آپ کے دندان مبارک کو ای رسول اللہ کے آپ نے ارشاد کیا کہ ای عمر تعجب کیا تم نے ان عورتون سے جو جھپٹ کر بھاگین واسطے پردے کے تمھارے خوف سے عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ زیادہ مستحق ہین اس بات کے کہ ڈرین وہ آپ سے پھر کہا اُن عورتون سے عمر نے کہ ای دشمن اپنی جان کی

ڈرتی ہو تم مجھ سے اور نہین ڈرتی ہو تم اللہ کے رسولؐ سے اُنھون نے کہا ہان تم بہت درشت اور سخت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہی مجکو اُسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی اے عمرؓ ملے گا تم کو شیطان کسی دن چلتا ہوا راہ مین مگر یہ کہ چلا جاویگا وہ دوسری راہ کو راوی کہتا ہی کہ جب سُنی راہب نے یہ بات کہا اُسنے کہ رحمت اور برکت اور رسالت تمھارے نبیؐ کی پھر آئی تمھارے امام اور تم لوگون پر پس کہا خالدؓ نے کہ کس چیز نے باز رکھا ہی تجکو داخل ہونے سے ہمارے دین مین اُسنے کہا کہ جب چاہیگا پروردگار آسمانون اور زمین کا خالدؓ نے کہا کہ چاہتا ہون مین تجھ سے یہ امر کہ نکال دے تو ہم کو صلبان اپنے دیر کی اور زنار بھی پس نکال لایا وہ صلیب مذبح کو کہ وہ بڑی صلیب چاندی کی تھی اور صلبان بھی چھوٹی چھوٹی اور زنار بھی پس خالد نے اُنکو لیکر رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کے سپرد کیا پس لیا مسلمانون نے اُنکو اور آراستہ ہوے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ کے جنکو راستے مین مار ڈالا تھا اور سوئے رات بھر دیر مین پس جب صبح ہوئی کوچ کیا خالدؓ نے مع ساتھیون کے بعد ازین کہ ٹھہرایا دیر مین دس آدمیون کو وادی القریٰ سے تاکہ نہ نکلے اُنمین سے کوئی اور جاکر آگاہ کرے بادشاہ کو اُنکے حال سے اور کوچ کیا خالدؓ نے دیر سے مع اپنے ہمراہیون کے بہ لباس متنصرے کے اور مضبوط کر لیا زناررون کو اپنی اپنی کمر مین اور بلند کیا صلبانون کو اپنے سرون پر اور روانہ ہوے بارادۂ مصر کے اور انکے اور مصر کے بیچ مین وہی دن تھا راویؒ نے بیان کیا ہی کہ متوجہ ہوے خالدؓ بن الولید نضر بن ثابت کی طرف اور کہا اُنسے کہ اے نضر جاؤ تم بادشاہ کے پاس اور خوشخبری دو اُسکو ہمارے آنے کی اور کہو اُس سے کہ عرب متنصرہ آئے ہین تیری مدد دہی کیواسطے پس چلد گئے نضر بن ثابت تا اینکہ قریب ہوے وہ قبطیون کے لشکر سے نضر کہتے ہین کہ جب قریب اور سامنے ہوا مین لشکر قبط کے دوڑے لوگ میری طرف اور کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین ایلچی عرب متنصرہ کا ہون آیا ہون خوشخبری دینے بادشاہ کو بسبب آنے عرب متنصرہ کے اُسکے پاس راوی نے بیان کیا ہی کہ لیا لوگون نے نضر کو اور لے گئے اُنکو ارسطولیس کے سامنے اور اجازت چاہی اُس سے پس اذن دیا اُسنے اور جب داخل ہوے نضر بادشاہ کے پاس ڈانٹا اُنکو حجاب نے واسطے اس بات کے کہ تعظیم کرین وہ مجلس بادشاہ کی سجدہ کرنے سے نضر کہتے ہین کہ قسم ہی اللہ کی نہین التفات کیا مین نے بجانب اُنکی آوازون کے اور ارادہ کیا مین نے یہ کہ سجدہ نکرون لیکن ڈرا مین اس امر سے کہ نفرت کر بیٹھے دل قوم کے مجھسے اور نہ پورا ہوگا ارادہ ہمارا اور یہ بات اُن لوگون کو ٹھیک معلوم ہو چکی تھی کہ جو شخص ہوگا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ سجدہ نکریگا کسی بادشاہ روے زمین کو جو کفر کرتا ہی ساتھ اللہ کے پس کہا مین نے اپنے دلمین کہ نیت کرتا ہون مین واسطے اللہ کے اور سجدہ کرتا ہون رب العالمین کیواسطے اور سُنا تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ انما الاعمال بالنیات ولکل امرء مانوی پس سجدہ کیا مین نے پروردگار عالم کا اور جب اُٹھایا مین نے اپنے سر کو سجدے سے کہا مجھسے بادشاہ کے وزیر نے کہ اے برادر عربی پہونچ گئے ساتھی تمھارے مین نے کہا ہان اب وہ قریب جبل مقطم کے ہین راوی کہتا ہی کہ جب سُنی وزیر نے یہ بات حکم کیا اُسنے حجاب اور اکابر دولت کو نکلنے کا واسطے ملاقات عرب کے پس سوار

ہوے قبطی ساتھ آراستگی کے اور کوتل رکھا غلامون نے گھوڑون کو اُنکے سامنے ساتھ بڑی زینت کے اور زین پوشون جڑاؤ
کے ساتھ نگینون جواہرات اور لگامون جلا کی ہوئی ساتھ سونے اور روپے بند بُنے ہوے ساتھ موتیون کے اور سوار ہوا اُنکے
ساتھ ارسلاؤس قبطی سردار لشکر کا اور خلعت دیا بادشاہ نے نضر بن ثابت کو جبکہ آئے تھے وہ ساتھ خوشخبری کے اور روانہ
ہوئی قوم واسطے ملاقات عرب کے درانحالیکہ گمان کرتے تھے کہ وہ عرب متنصرہ ہین اور نہین جانتے تھے معاملہ تقدیر کو یہ تو
حال نضر بن ثابت اور نکلنے قبطیون کا واسطے ملاقات عرب کے تھا لیکن حال خالد بن الولید کا پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے جبل مقطم تک ابن اسحاق نے بسلسلۂ راویون کے نعیم رضی مرہ سے روایت کی ہی کہا نعیم نے کہ تھا مین منجملہ اُن
لوگون کے جنکو عمر رضی الخطاب نے بھیجا تھا اہل وادی نخلہ سے اور وادی القریٰ اور خالد بن الولید دوست رکھتے تھے مجکو
اسواسطے کہ میرے باپ شریک تھے عاص رضی بن وائل السہمی کے اور سفر کیا تھا اُنکے واسطے مالون کے بصریٰ کی بازار تک پس
جب جانا خالد بن الولید نے اس بات کو کہ قبطی اصحاب بادشاہ ارسطولیس کے اُنکے استقبال کے واسطے نکلے ہین ڈرے
وہ اس امر پر کہ تشویش مین پڑینگے دل مسلمانون کے اس حال سے جبکہ دیکھین گے مسلمان اُنکی طرف اور ڈرے عمرو
بن العاص پر بھی اس بات سے کہ سستی مین پڑین گے وہ پس آئے میرے پاس اور کہا مجھسے کہ ای ابن مرہ مین
چاہتا ہون تمسے ایک بات کہنا پس سمجھ لو تم اُسکو مجھ سے مین نے کہا کہ ای ابا سلیمان وہ کیا بات ہی اُنھون نے کہا
کہ جانو تم اس امر کو کہ عمرو بن العاص اور ساتھی اُنکے جب دیکھین گے ہم کو کہ آئے ہین ساتھ لباس متنصرہ کے اور صلیبان
ہمارے سرون پر ہین اور قبطی لوگ سوار ہوے ہین ہمارے استقبال کے واسطے تو تشویش مین پڑینگے دل اُنکے ہمارے
حال سے ولیکن مین چاہتا ہون تمسے اس امر کو کہ اُترو تم اپنے گھوڑے سے اور سپرد کرو تم اُسکو اپنے غلام کے اور چھپ رہو
تم اس پتھر کی آڑ مین پس جب دور چلے جاوین ہم لوگ تمسے اور تنہا رہو تم نکلو اور قصد کرو لشکر مسلمانون کا اور جاؤ تم عمرو
بن العاص کے پاس اور بیان کرو اُنسے حال ہمارا کہ قصد کیا ہی ہمنے فریب اور مکر کا ساتھ قوم کے تاکہ مطمئن ہو جاوے یہ
دل اُنکا اور باسامان رہین وہ اپنے کام مین اسواسطے کہ وہ سوا تمھارے اور کسی پر مطمئن نہونگے کہ پہچانتے ہین وہ تمکو اور
کہو تم میری طرف سے اُنکو سلام اور یہ بات کہ باسامان رہین وہ اور لشکر اُنکا اپنے کام مین پس جب سُنین وہ تکبیر ہماری قبطیون
کے لشکر مین بلند کرین وہ اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرین وہ قوم پر پس کہا مین نے خالد سے کہ بخوشی
منظور ہی مجھکو پھر اُترا مین اپنے گھوڑے سے اور سپرد کیا مین نے اپنے غلام دارم کے اور چلا مین طرف پہاڑ کے اور چھپ رہا
مین پیچھے ایک بڑے پتھر کے اور چلے خالد بن الولید مع اپنے ساتھیون کے درانحالیکہ آراستہ تھے وہ ساتھ لباس عرب متنصرہ
اور اُن خلعتون کے جن کو بادشاہ نے متنصرہ کے واسطے بھیجا تھا اور پہنے بن رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف نے وہ
دونون خلعتین جو بادشاہ نے بطریق پیشوائی کے بھیجا تھا اور بلند کیا صلیبانون کو اپنے سرون پر اور کھول دیا نشان
متنصرہ کو اور بلند کیا صلیبان سونے اور چاندی کی جو دیر رہبان سے لیا تھا اور بدل دیا خالد نے بھی اپنے لباس کو اور

اسی طرح مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی نے بھی تبدیل لباس کیا تھا پس اسی حال مین کہ وہ چلے جاتے تھے کہ سامنے ہوا اُنکے لشکر قبطیون کا اور سردار لشکر کا ارسلاؤس اور حجاب بادشاہ کے پس متوجہ ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اپنے ساتھیون کی طرف اور کہا اُنسے کہ پیدل ہوجاؤ اور جھکو تم سامنے اُنکے کہ نہین ہی اس امر سے تمپر پیروی اور اسی عاقبت کی اور قسم کھاؤ مسیح اور سیّدہ کی اور نہ غلطی کرے کوئی تم مین کا کہ یاد کرے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس آگاہ ہوجاوین قوم ہمارے حال سے اور کرو تم اپنی ہمتون کو اپنی آنکھون کے آگے اور بھروسا کرو تم اللہ تعالیٰ پر اپنے کامون مین پس ویسا ہی کیا قوم مسلمانون نے جو حکم کیا اُنکے سردارون نے اور پیدل ہوے اور جھُکے وہ واسطے تعظیم حجاب اور سردار لشکر ارسلاؤس کے اور دعائین دین اُنکو پس متوجہ ہوے حجاب اُنکی طرف اور بزرگداشت کی اُنکی اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے کا پس سوار ہوکر روانہ ہوے وہ تا اینکہ پہونچے سراپردے تک اور حکم کیا اُنکو حجاب نے اُترنے کا پس اُترے وہ اپنے گھوڑون پر سے اور ٹھہرے سراپردہ کے دروازے پر اور اجازت طلب کی بادشاہ سے پس اذن دیا اُسنے آنے سرداران لشکر اور اکابر کا پس داخل ہوے رفاعہؓ بن قیس اور بشار بن عوف اور نہین داخل ہوا کوئی سواے اُنکے اور ٹھہرے خالد اور مقداد اور عمار اور مالک اور باقی عرب ہمراہی رفاعہؓ اور بشار کے دروازے پر پس جب داخل ہوے رفاعہ ابن قیس اور بشار بن عوف سراپردے مین مبارکباد دی اور جھکے وہ واسطے تعظیم کے سامنے بادشاہ کے پس متوجہ ہوا بادشاہ اُنکی طرف اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے بتحقیق جان لیا تمنے محبت ہماری اپنے ساتھ اور قرب ہمارا اپنے واسطے اور بلایا ہمنے تمکو اسلیے کہ رہو تم ساتھ ہمارے اور لڑو ہمارے دشمنون سے اور ہووین ہم تم ایک ہی ساتھ اُن عرب محمدیون پر پس اگر تم خیرخواہی کروگے ہماری اور لڑوگے ہمارے دشمنون سے اور حمایت کروگے ہماری دولت کی تو ہونگے ہم موافق تمھارے حکم کے اور تقسیم کردینگے ہم تمکو ملک اپنا اور مالک کردینگے ہم تمکو اپنی نعمتون کا رفاعہؓ نے کہا کہ بشارت ہو تجکو اے بادشاہ قریب دیکھیگا تو وہ چیز جو خوش کریگی تجکو اور خرچ کرینگے ہم تیرے سامنے اپنی کوشش کو اپنے دشمن کی لڑائی مین پس شکریہ ادا کیا اُن کا بادشاہ نے اور بہت اچھی دو خلعتین دین رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کو اور پہنا اُنھون نے اُن دونون خلعتون کو اُن خلعتون پر جو پہلے سے پہنے تھے کہ اُنھین کو پہنکر وہ بادشاہ کے سامنے گئے تھے پس اسیوجہ سے مطمئن ہوگیا تھا دل بادشاہ کا کہ اُسی نے وہ خلعتین اُنکے واسطے بھیجی تھین اور اس سبب سے یقین کیا کہ وہ عرب متنصرہ ہین راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہی کہ جب آئے خالد بن الولید اور مقداد اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف اور وہ لشکر جسکو امیر المومنین عمر بن الخطاب نے اہل وادی القوی اور طائف اور وادی نخلہ سے بھیجا تھا اور ہوا معاملہ اُنکا اسطرح پر جیساکہ بیان کیا تھا ہمنے اور متوجہ ہوے وہ بجانب لشکر بادشاہ ارسطولیس کے اور رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف خلعتین پہنے تھے اور نشان اور صلیبان اُنکے سرون پر تھے پس دیکھتے تھے مسلمان لشکر عمرو بن العاص کے اُنکی طرف اور تعجب کرتے تھے اُنکے حال سے پس کہا معاذ بن جبل نے عمرو بن العاص سے کہ قسم ہی خدا کی اے عمرو یہ لوگ عرب متنصرہ نہین ہین اور میرا جی نہین مانتا ہی اس بات کو اور بیشک وہ ہمارے ساتھیون سے ہین اور مین نے

اور جانا رفاعہ بن قیس اور بشار بن عوف کا سامنے بادشاہ کے اور خلعت دینا بادشاہ کا انکو

ایک ایک کو اُنمین سے دیکھا پس دیکھا مین نے اُنمین لباس وادی نخلہ اور طائف اور وادی القریٰ کے شرجیل بن حسنہ نے
کہا کہ مین اس سے زیادہ تر تعجب کی بات تمسے کہتا ہون کہ مین نے اُن سبھون کے بیچ مین خالد ابن الولید کو دیکھا ہی اور ظاہر
ہوا مجکو عمامہ اور وہ کپڑے اُنکے جو پہنکر طرابلیس مین داخل ہوے تھے یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ مین نے قسم ہی خدا کی
مالک اشتر نخعی کو دیکھا ہی اور پہچانا مین نے اُنکو بسبب اُنکی درازی قد اور رکاب کے اور وہ گھوڑے کی زین پر مثل برج کے
ہین عمرو بن العاص نے کہا کہ قریب ہی تمکو حال معلوم ہو جاویگا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے راوی کہتا ہی کہ گذر گیا دن اور آئی
رات ساتھ تاریکی کے کہ اُسی وقت آئے نعیم بن مرہ پہاڑ کی طرف سے بارادہ لشکر مسلمانون کے اور اس رات مین سعید بن زید
بن نفیل واسطے نگہبانی کے مقرر تھے پس جب دیکھا اُنھون نے بجانب ذات نعیم بن مرہ کے کہ آتے ہین وہ اُنکے لشکر کی طرف
جلد متوجہ ہوے مسلمان اُنکی طرف اور کہا کہ تم کون ہو مختصر کہو حال اپنا پس کہا اُنھون نے کہ مین نعیم بن مرہ ہون پھر سلام
کیا نعیم نے مسلمانون کو پس جب پہچانا مسلمانون نے اُنکو مرحبا کہی اُنکو اور پوچھا کہ تم کہان سے آئے ہو پس آگاہ کیا
نعیم نے اُنکو سرگذشت سے پس لیگئے مسلمان اُنکو عمرو بن العاص کے پاس نعیم کہتے ہین کہ جب پہونچا مین عمرو بن العاص کے
خیمے مین سلام کیا مین نے اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے مجکو اور کہا کہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ مین نعیمؓ ہون اُنھون نے
کہا کہ مرحبا ای نعیم تمھارے پیچھے کیا حال ہی آگاہ کرو تم مجکو اپنی خبر سے ای بیٹے میرے بھائی کے بیٹھ جاؤ تم پس بیٹھ گیا مین اُنکے
سامنے اور سب حال اول سے آخر تک بیان کیا مین نے اُنسے پس بہت خوش ہوے وہ اور بشارت حاصل کی ساتھ مدد اور
غلبے کے اور سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا بجا لائے اور اُسی وقت بُلایا اُنھون نے معاذ بن جبل اور شرجیل بن حسنہ کو پس جب آئے وہ لوگ
اور بیٹھے سامنے اُنکے متوجہ ہوے عمروؓ بن العاص اُنکی طرف اور کہا کہ ای اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نعیم
بن مرہ خبر لیکر میرے پاس آئے ہین اور ایسا ایسا کچھ مجھ سے بیان کرتے ہین پھر کہا نعیم سے کہ ای بیٹے میرے بھائی کے بیان
کرو تم ان لوگون سے وہ چیز جو بیان کی تمنے مجھ سے پس نعیم نے ابتدا سے انتہا تک اُنسے بیان کیا پس بہت خوش ہوے
وہ لوگ اور کہا کہ ہم اللہ غالب اور بزرگ سے اُمید اس بات کی رکھتے ہین کہ یہ معاملہ سبب ہووے ہمارے غلبے کا
ہمارے دشمنون پر پھر نعیم نے عمرو بن العاص سے کہا کہ ای سردار سوار ہو تم اور حکم کرو سواران مسلمین اور لشکر کو سوار
ہونے کا اور آمادہ اور باسامان رہو تم اپنے کام مین پس جب سُنو تم تکبیر کو قبطیون کے لشکر سے کہ بلند ہوئی ہی تو بلند کرو تم
بھی اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور حملہ کرو تم دشمن کے سر پر ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ اللہ تعالیٰ
کو اپنی خلق کے کام مین نگرانی انجام کار کی ہی اور معاملہ اُسکا یون ہی کہ جب رات ہوئی تو جمع کیا ارسطولیس نے حجاب
اور سردارون کو اور کہا اُن سے کہ تنگی مین پڑا ہی سینہ میرا ان عرب کے سبب اور اُنکے قیام سے ہمارے
یہان اور نرخ غلے کا ہمارے یہان گران ہو گیا ہی کہ حاکم ہو گئے ہین دیہاتون اور زمین والون پر اور باز
رکھا ہی اُنھون نے اور شہر والون کو اس امر سے کہ پہونچا دین وہ ہمارے پاس کسی چیز کو پیداوار

شہرون سے اور اُنکے گروہ بھی جاتے ہین ریف اور صعید تک اس جانب سے اور اہل توبہ اور بجاۃ کسی نے بھی ہماری کمک نہین کی اور اُنکے آپسمین فساد اور جھگڑا پڑگیا ہی سو میری راے تو یہ ہی کہ شروع کرون مین لڑائی کو ان عرب سے اور مدد اور غلبہ دیوین مسیح جسکو چاہین پس کہا حجاب اور سردارون نے کہ اے بادشاہ کر تو جو چاہتا ہی کہ ہم لوگ کسی امر مین تیرے خلاف نکرینگے پس کہا ارسطولیس نے کہ نکلو اور چلو تم لوگ اسی وقت اور آگاہ کردو لشکر کو کہ کل لڑائی ہوگی اور حکم دو اُنکو کہ پہنین وہ لباس حرب کا اور آمادہ ہوون واسطے لڑائی کے اور آفتاب نہ نکلنے پاوے کہ وہ لوگ پہاڑ پر پہونچ جاوین کہ شاید دفعۃً در آوین ہم عرب پر بوقت غفلت کے پس نکلے حجاب بموجب حکم بادشاہ کے اور نہ تھی بادشاہ کو آگہی اُس معاملہ سے جو پورا ہوچکا تھا قصر شمع مین اور تھی اچھی تدبیر اللہ تعالیٰ کی اپنے مسلمان بندون کے واسطے یہ کہ مقوقس کا ایک حقیقی بھائی تھا جس کا نام ارجانوس تھا اور مقوقس اُسکو بہت دوست رکھتا تھا اور کوئی کام بدون اُسکے مشورے کے نہین کرتا تھا اور دونون ساتھی سوار ہوتے تھے اور ساتھی اُترتے تھے اور نہین جدا ہوتے تھے آپس سے بسبب محبت ایک کی دوسرے سے موافق اپنی عادت کے اور مقوقس داخل ہوچکا تھا اپنے خلوت کے گھر مین رمضان کے مہینے مین جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہین اور بھائی اُسکا نکلنے کی راہ دیکھتا تھا جس وقت کہ تمام ہوا مہینا پس جب پورا ہوگیا مہینا رمضان معظم کا اور مقوقس بادشاہ نہ نکلا تو سخت گذرا اُسپر یہ حال اور بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور آیا وہ اپنے بھائی کے خلوت خانے کی طرف در انحالیکہ پوچھتا تھا اُن لوگون کو جو اُسکی خدمت مین مقرر تھے پس نہ دیکھا اُنہین سے کسی کو تاکہ پوچھے حال اپنے بھائی کا اور یہ کہ کیا سبب اُسکے دیر کرنے کا ہی نکلنے سے پس نہ پایا اُنمین سے کسی کو اور شک کی کام مین اور آیا بجانب ارسطولیس بیٹے اور ولیعہد اپنے بھائی کے پس پایا اُسکو بیٹھا ہوا تخت پر اور حکم اُسکا جاری تھا ملک مین پس نہایت بُرا جانا اُسکے معاملے کو اور متوجہ ہوا ارسطولیس کی طرف اور پوچھا اُس سے حال اُسکے باپ اور سبب اُسکے دیر کرنے کا پس کہا ارسطولیس نے کہ بادشاہ نے اپنے طالع کو بمقابلہ اُن عرب کے ضعیف دیکھا اور حکم کیا مجکو ٹھہرنے کا اپنی جگہ پر اور بندوبست کرنے معاملے کا اُسکے اور عرب کے بیچ مین مصالحہ کرلون مین اُنسے یا لڑون مین اُنسے پس جب سُنی ارجانوس نے یہ بات ارسطولیس سے چپ ہو رہا اور کچھ جواب اُسکو نہین دیا اور چھپایا معاملے کو اپنے دل مین اور جان گیا اس امر کو کہ ارسطولیس نے اپنے باپ کو مار ڈالا راوی کہتا ہی کہ ارجانوس بھائی مقوقس کا بھی اعتقاد رکھتا تھا نبوت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جانتا تھا کہ دعوت اُنکی پھیلے گی زمین مشرق اور مغرب تک اور بادشاہ لوگ سُست ہو جائینگے اُنکے صحابہ کے زمانہ مین اور وہ لوگ غالب ہو جائینگے شہرون پر پس نکلا وہ اپنے بھتیجے ارسطولیس کے پاس سے اور نہین ظاہر کیا اُسنے کسی سے وہ امر جو اُسکے دلمین تھا اور ارسطولیس نے ارادہ لڑائی کا عرب سے کل کے روز پر رکھا تھا پس نکلا ارجانوس اُسکے پاس سے رات کے وقت اور گیا قصر شمع مین اور یکجا کیا اُسنے اُن لوگون کو جنکو اُسکے بھتیجے نے اکابر دولت سے اُسمین چھوڑا تھا اور اُن لوگون کو جنپر اُسکو

اعتماد تھا اپنے کام اور اپنی حفاظت مین پس داخل ہوا ارجانوس اُنکے پاس کہا اُسنے اُنسے کہ جانو تم لوگ اس امر کو کہ عقل
سبب پائداری بنی آدم کی ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے خاص کیا بنی آدم کو ساتھ عقل کے سواے اپنے اور سب مخلوقات
کے اور مقوقس کو اُسکے بیٹے نے ضرور مار ڈالا ہے بسبب خواہش دنیا کے اور تھا مقوقس مہربان تم لوگون پر اور مطیع تھا
تمہارا اور جانو تم اس امر کو کہ یہ عرب وہ ہین کہ پیش آنیوالا اُنکا وہ تھا جسکا ملک تمہارے ملک سے بڑا تھا اور
لشکر اُسکا تمہارے لشکر سے زیادہ تھا پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ عرب کے سامنے اور نہین ہے زمانہ جاتے رہنے اور سُست ہوجانے
تمہاری دولت کا مگر اسقدر کہ پھرین اور مقابل ہون دونون لشکر پس اگر فتح پائینگے تمپر عرب تو مار ڈالینگے وہ تمکو اور لوٹ
لینگے وہ تمہارے مال کو اور لونڈی غلام بنا دینگے تمہاری عورات اور لڑکون کو اور رہینگے تمہارے گھرون مین جسطرح
کہ کیا انھون نے تمہارے غیر کے ساتھ اُن لوگون نے کہا کہ اے سردار کیا راے ہے اس معاملہ مین اُسنے کہا کہ راے یہ ہے کہ
ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی جانون پر اور بند کر لو تم دروازہ اپنے قصر کا اور نہ آنے دو اُسمین کسی کو بادشاہ کے لشکر سے اور
نہ اُسکو اسواسطے کہ اُسکو قوت تمہاری لڑائی کی نہوگی اس حال مین کہ عرب اُسکے پیچھے ہونگے اور وہ عبور کریگا بجانب غربی
کے اور چلا جاویگا اسکندریہ کو اور مین بعد اُسکے صلح کر لونگا اپنے اور تمہارے واسطے ان عرب سے اور بے ڈر ہو جاوینگے ہم
اپنی جانون اور مالون اور اولاد پر اور بعد اُسکے جو ارادہ کریگا تبعیت کا اُنکے دین پر تو اُسکے واسطے کوئی مانع نہوگا
اور جو کوئی اپنے دین پر استقامت کریگا وہ اُنکو جزیہ دیگا اور محفوظ رہیگا خون اُسکا اور مال اُسکا اور لڑکے بالے
اُسکے راوی کہتا ہے کہ جب سُنی اُن لوگون نے یہ بات اُسکی بہتر جانا اسکی راے کو اور سمجھے وہ کہ حق اسی کے ساتھ ہے پھر
راوی نے بیان کیا ہے کہ ارجانوس سوار ہوتا تھا ساتھ ایکہزار سوار کے اپنے غلامون سے پس گھیر لیا ارجانوس نے قصر
شمع اور اُس چیز کو جو اُسمین تھی خزانے اور مال اور اسباب اور غلے وغیرہ سے اور بند کر لیا اُسنے دروازے کو اور چڑھ گیا
مع اپنے لوگون کے اوپر کے مکان پر اور بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہے کہ آئے بعض غلام ارسطولیس
کے جو واقف ہو گئے تھے اس معاملہ سے اور آگاہ کیا اُسکو اُسکے چچا ارجانوس کے حال سے پس جب سُنا ارسطولیس نے یہ حال یقین
کیا اُسنے اپنے زوال ملک اور اُسکے نکلجانے کا اپنے ہاتھ سے اور حیران رہگیا اپنے کام مین اور قصد کیا اُسنے داخل ہونے قصر کا
رات کو کہ اُسیوقت بلند ہوئی آواز تہلیل اور تکبیر کی اُسکے وسط لشکر سے اور عرب نے حملہ کیا راوی کہتا ہے کہ جب سُنی عمرو بن العاص
نے آواز تکبیر کی کہ بلند ہوتی ہے قبطیون کے لشکر مین اور سوار ہو چکے تھے وہ اور سب لشکر اُنکا پس اُسیوقت تکبیر کہی عمرو بن العاص اور
مسلمانون نے اور حملہ کیا اُنھون نے قبط کے لشکر پر اور عمل کیا تلوار نے اُنمین پس جب دیکھا ارسطولیس نے بجانب اُس چیز کے جو
نازل ہوئی اُسپر آپڑنے عرب سے اور ثابت ہو گیا اُسکو یہ امر کہ وہ عرب جو آئے تھے بطور کمک کے لباس متنصرہ مین اُنھون نے
حملہ کیا اُسکے لشکر پر پس جانا اُسنے کہ یہ بات فریب عرب سے تھی اور یہ کہ اُسکو طاقت اُنکے مقابلے کی نہین ہے اور سوار ہوا وہ اُسیوقت
اور سوار ہوے حجاب اور بطارقہ اور امرا اور غلام اُسکے اور اُٹھا لیا خزانے اور مال اور اسباب کو اور اس سبکو اُن لوگون نے

اپنے آگے کرلیا اور روانہ ہوے وہ رات کو اور در آئے وہ اور قطع کی مسافت شہر مصر کی تا اینکہ پہونچے پہلے پل پر اور اُسپر سے عبور کرکے چلے بجانب مربوط کے پس چھوڑا مردمان باقی کو وہان مع تین ہزار سوار کے اور روانہ ہوے وہ سب بارادہ اسکندریہ کے راوی کہتا ہی کہ پکارا پکارنے والے نے کہ ارسطولیس بادشاہ بھاگ گیا نہ ٹھہر سکا کوئی شخص اُسکے لشکر کا اور پیٹھ پھیر کر بھاگے وہ سب اور تلوار کام کرتی تھی اُنمین اور مدد اور غلبہ دیا اللہ غالب اور بزرگ نے اصحاب رضؓ اپنے نبی کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن اسحاق نے ثقات سے روایت کی ہی کہ مارے گئے اس رات مین لشکر قبطیون سے پانچہزار سوار اور غنیمت مین پایا مسلمانون نے اُنکے خیمون اور اُس چیز کو جو اُنمین تھی مال اور اسباب سے پس جب صبح ہوئی آئے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو اور اُنکے ساتھیون کو اور سلام کیا بعض مسلمانون نے بعض کو اور آئے رفاعہ رضؓ بن قیس اور بشار بن عوف طرف عمرو بن العاص کے اور سلام کیا اُنکو پس متوجہ ہوے عمرو بن العاص اُن سبکی طرف اور سلام کیا اُنکو اور مرحبا کہی اور دعا دی اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور بیان کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص سے تمام ماجرا جو گذرا تھا ساتھ عرب متنصرہ کے اور ہلاک کرنا اُن سب کا اور مالک ہوجانا اُس چیز پر جو ساتھ اُنکے تھی گھوڑون اور اونٹون اور ہتھیار اور لباس وغیرہ سے اور گفتگو اہل دیر اور اُنکے رہبان کی اور مارا جانا مقوقس کبیر کا اور لینا اُن لوگون سے صلیبان اور زنارون کا اور داخل ہونا ارسطولیس کے یہان ساتھ مکر اور فریب کے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اُنکی باتون سے اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا اس معاملے پر اور دعا دی خالد اور سب مسلمانون کو اور کوچ کیا مقام مجر الحصا سے مع اپنے لشکر کے اور روانہ ہوے تا اینکہ آئے سفرمین اور مالک ہوئے اُسکے درون کے اور اُترے خالد اور عمار اور مقداد اور مالک اشتر قصر شمع پر پس ظاہر ہوا اُنپر ارجانوس بن راحیل بھائی مقوقس کا اور کہا اُنسے عربی زبان مین کہ ای جوانمردان عرب جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے مدد کی تمھاری ساتھ غلبے کے اور مالک ہوے تم شہرون کے اور جانو تم اس بات کو کہ مین نے تمھارے حق مین بہ نیکو خواہی سے ایسا ایسا کچھ کیا ہی اور اگر نہ فریب کرتا مین ساتھ بیٹے اپنے بھائی کے تو نہ شکست کھاتا وہ تمسے اور اب ہم صلح کرتے ہین تمسے اور سپرد کرتے ہین تمکو یہ قصر اس شرط پر کہ نہ تعرض کرو تم ہماری کسی چیز سے اور نہ دراز کرو تم اپنے ہاتھون کو ہماری طرف ساتھ کسی بُرائی کے اور جو شخص ہم مین کا چاہے کہ داخل ہو تمھارے دین مین پس کوئی اُسکو مانع نہوگا اور جو باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض کرو تم اُس سے اور دیا کریگا وہ جزیہ پس کلام کیا اُس سے معاذ ابن جبل نے اور کہا کہ جان تو اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے غلبہ دیا ہمکو کافرون پر بسبب صدق ہماری نیتون اور اچھائی ہمارے کامون اور نیت کرنے ہمارے حق کی اور ہم لوگ نہین کہتے ہین کوئی بات مگر سچ اور نہین عہد اور اقرار کرتے ہین ہم کسی بات کا مگر یہ کہ پورا کرتے ہین ہم اپنے عہد کو اور نہین عمل مین لاتے ہین ہم بیوفائی اور فریب کو اور تمھارے واسطے امان ہی تمھاری جانون اور مالون اور اولاد پر اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے اور داخل ہوگا ہمارے دین مین تو قبول کرینگے ہم اُسکو اور جو کوئی باقی رہیگا اپنے دین پر پس نہ تعرض اور بُرائی کرینگے ہم اُس سے اور اکتفا کرینگے ہم اُس سے جزیہ پر پس جب سُنا ارجانوس اور مشائخ مصر اور اُسکے سرداروں نے یہ کلام خوش ہوے دل اُنکے اور اُترا

ارجانوس اور کھول دیا اُسنے دروازہ قصر کا اور لیکر آیا اُنکے پاس کنجیان اور سپرد کیا اُنکو پس لیا خالدؓ اور اُنکے ساتھیون نے ارجانوس اور مشائخ مصر اور وہان کے رئیسون کو ساتھ اپنے اور لیکر آئے پاس عمرو بن العاص کے اور ٹھہرایا اُن لوگون کو سامنے اُنکے اور بیان کیا اُنسے خالدؓ نے حال صلح اور اُس چیز کا جسپر وہ لوگ متفق ہوے تھے پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور متوجہ ہوے اُنکی طرف اور کہا کہ اے قوم جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ نے غالب کیا ہمپر اور شکست دی اور بھگا دیا ہمنے تمھارے بادشاہ کو اور اب تم لوگ ہمارے قبضے مین ہوا اور ہو گئے تم غلام ہمارے اسواسطے کہ فتح کیا ہمنے تمھارے شہر کو بزور تلوار کے اور اب تم ہمارے مغلوب ہو پس کہا ارجانوس نے کہ اے سردار آیا نہین ہے یہ بات جو سُنی ہے ہمنے تمسے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے ٹھہرایا ہے مہربانی کو تمھارے دلون مین اور تم لوگ معاف کر دیتے ہو اُسکو جو تمپر ظلم کرتا ہے اور نیکی کرتے ہو تم اُسکے ساتھ جسنے تمسے بُرائی کی ہو اور تم جانتے ہو کہ ہم لوگ رعایا اور محکوم ہین اور اگر ہوتا حکم ہمارے اختیار مین تو بیعت کرتے ہم تمھاری پس نرمی کرو تم اب ہمارے ساتھ اور دیکھو ہمارے حال کو پس کہا عمرو بن العاص نے صحابہؓ سے کہ کیا کرون مین ان لوگون کے معاملے مین شرحبیلؓ بن حسنہ نے کہا کہ اے سردار کرو تم اُنکے ساتھ وہ امر جسکا حکم کیا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے عدل سے اور نیکی کرو تم اُنکے ساتھ اور خوش کرو تم اُنکے دلون کو کہ مالک ہو جاؤگے تم اور شہرون کے بھی ایسا کرنے سے بسبب اسکے کہ سُنینگے لوگ اور خبر پہونچیگی شہر والون کو اسکی پس سپرد کر دینگے وہ شہرون کو بغیر لڑائی جھگڑے کے اور گفتگو کی معاذ بن جبل اور اکابر صحابہؓ نے اور کہا اُنھون نے کہ اے سردار بات وہی ہے جو شرحبیل بن حسنہ نے کہی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگ مصر کے بتحقیق امان دی ہمنے تمکو تمھاری جانون اور مالون اور گھر بار اور اولاد پر بسبب اپنے احسان کے تمپر اور معاف کر دیا مین نے تمکو جزیہ اس سال کا اور سال آیندہ مین لیوینگے ہم تمسے جزیہ کو ہر شخص بالغ سے چار دینار اور جو شخص مسلمان ہوگا تم مین سے تو قبول کرینگے ہم اُسکو پس جب سُنا ارجانوس نے کلام عمرو بن العاص کا کہا اُسنے کہ عدالت کی تمنے قسم ہے خدا کی اسیوجہ سے مدد اور غلبہ دیے گئے تم اور پڑ گئی میرے دلمین اب صحت تمھارے دین کی اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ اور جو کچھ چھوڑا ہے میرے بھائی کے بیٹے نے قصر شمع مین خزانے اور مالون اور ہتھیار اور اسباب وغیرہ سے وہ سب ہدیہ ہے میری طرف سے تمکو بعوض اُسکے جو تمنے میرے شہر والون کے ساتھ کیا راوی کہتا ہے کہ جب دیکھا اہل مصر نے بطرف اپنے سردار ارجانوس کے کہ ایمان لایا اور مسلمان ہوا وہ داخل ہوے بہت لوگ اُنکے دین اسلام مین راوی نے بیان کیا ہے کہ قصد کیا اور گئے عمرو بن العاص بجانب اُنکے کنیسے کے پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور اسی سبب سے مشہور ہے وہ آجتک بنام جامع عمرو بن العاص کے اور یکجا کیا عمرو بن العاص نے اُس مال کو جو لیا تھا اُنھون نے قبطیون کے خیمون سے جو بھاگ گئے تھے اور نکالا اُنمین سے پانچوان حصہ واسطے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے اور تقسیم کر دیا باقی کو مسلمانون پر اور دیا ہر ذی حق کو حق اُسکا پھر لکھا ایک خط بنام خلیفہ عمرؓ بن الخطاب کے مشعر فتح مصر کے اور حال وہان کا اور روانہ کیا خط اور خمس کو ساتھ علم بن سارؓیہ کے اور ساتھ کیا اُنکے ایک سو سوار کو اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب مدینہ منورہ کے پس روانہ ہوے وہ درانحالیکہ کوشش

کرتے تھے چلنے مین رات دن تا اینکہ پہونچے وہ مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوے علم بن ساریہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضؓ کے پاس اور سلام کرکے دیا خط اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنکو حضرت عمرؓ نے اور لے لیا خط کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے ہو علم بن ساریہ نے کہا کہ مصر سے عمرو بن العاص کے پاس سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ تمھارا کیا نام ہو اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین مین علم بن ساریہ ہون حضرت عمرؓ نے کہا کہ شاباش ہو تمکو اے علم پھر کھولا خط اور پڑھا اُسکو آہستہ تا اینکہ پہونچے آخر تک پس سجدہ شکر اللہ کا ادا کیا پھر اُٹھایا اپنے سر کو اور پڑھا خط کو باواز بلند مسلمانون پر پس خوش ہوے وہ لوگ اس معاملے سے اور بلند کیا اُنھون نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود اوپر بشیر و نذیر کے پھر حکم کیا حضرت عمرؓ نے لیجانے مال خمس کا مسلمانون کے بیت المال مین راوی نے بیان کیا ہو کہ پہونچی ہو مجکو یہ روایت لوگون سے کہ آئے علم بن ساریہ امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کے پاس اور کہا کہ یا امیر المومنین عمرو بن العاص نے سلام کہا ہو آپکو اور کہا ہو کفارون نے دریاے نیل مین ہر سال ایک طریق مقرر کیا ہو اور وہ یہ ہو کہ جب دیر کرتی ہو روانی دریاے نیل کی اُن لوگون پر تو لیتے ہین وہ لوگ ایک لڑکی کو اور آراستہ کرتے ہین اُسکو ساتھ اچھی زینت کے اور ڈالتے ہین اُسکو دریاے نیل مین پس آجاتا ہو پانی جب سُنی یہ بات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین عمر بن الخطاب الی عمرو بن العاص سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو و اصلی علی نبیہ فاذا وصلک کتابی ہذا فاطلب اعداء اللہ حیث کانوا من البلاد وایاک ان تلین جانبک لہم وانظر فی احوال الرعیۃ و اعدل فیہم ما استطعت واطلب العفو من اللہ بالعفو من الناس واجر المسلمین علٰے قوانینہم وقرر لہم واجبًا فی دواوینہم واحی الرسوم العافیۃ بالعدم فی الرعیۃ فانما ہی ایام تمضی ومدۃ تنقضے افاما ذکر جمیل واما خزی طویل والسلام پھر لکھا دوسرا خط بنام نیل مصر کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من عبد اللہ امیر المومنین الی نیل مصر اما بعد فانک مخلوق لا تملک ضرا ولا نفعا فان کنت تجری بحولک وقوتک فانقطع فلا حاجۃ لنا فیک وان کنت تجری بحول اللہ وقوتہ فاجر کما کنت تجری والسلام پھر لپیٹا دونون خطون کو اور سپرد کیا علم ابن ساریہ کے اور کہا اُنسے کہ سلام کہنا تم عمرو بن العاص کو اور کہنا اُنسے کہ ڈال دو تم اس خط کو دریاے نیل مین بعد اُسکے حکم کیا اُنکو روانگی کا علم بن ساریہ نے بیان کیا ہو کہ لیا مین نے دونون خطون کو اور سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور سوار ہوے وہ ایک سو سوار بھی جو آئے تھے ساتھ میرے ہمراہ مال خمس کے اور روانہ ہوے ہم بارادہ مصر کے اور کوشش کی ہمنے روانگی مین رات اور دن تا اینکہ پہونچے ہم مصر مین اور آئے ہم پاس عمرو بن العاص کے اور سلام کرکے دیا مین نے دونون خط اُنکو پس کھولکر پڑھا آہستہ اسکو اور مطلع ہوے اُسکے مطلب سے جو حکم کیا تھا اُنکو امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب نے ولیکن وہ خط جو دریاے نیل کے نام تھا پس ڈالدیا اُسکو عمرو بن العاص نے نیل مین حالانکہ ناامید ہو گئے تھے لوگ کھیتی سے اُس سال مین پس قسم ہو اللہ کی کہ نہین صبح ہونے پائی تھی اُس رات کی کہ بڑھا دریاے نیل مثل دریاے زور و شور

کرنے والے کے جسکی موجین تھپیڑ مارتی تھین راوی نے بسلسلۂ راویون کے یحییٰ بن عوف سے روایت کی ہی کہا یحییٰ نے کہ مجکو
روایت پہونچی ہی اس امر کی کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے مصر کو آئے وہ بجانب اُسکے بڑے کنیسے کے پس پایا اُنھون نے اُسمین
ایک گھر مقفل اور کھولا اُسکو تو اُسمین ایک صورت چاندی کی تھی اور آگے اُس صورت کے دوسری تصویر تھی جسکے ہاتھ مین بُت
تھے اور یہ صورت اور وہ تصویر مثل اس صورت اور تصویر کے تھی جسکو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبے مین پایا تھا ہنگام فتح
مکہ معظمہ کے پس فرمایا تھا آپنے کہ یہ صفت ابراہیم علیہ السلام اور صفت اُنکے باپ آزر کی ہی راوی کہتا ہی کہ ہانسے عمرو بن العاص
اور پڑھی اُنھون نے یہ آیت ماکان ابراہیم یہودیًا ولا نصرانیًا ولکن کان حنیفًا مسلمًا وماکان من المشرکین ۵ معاذ بن جبل
نے کہا کہ جب آیا تھا مین یمن سے سُنا تھا مین نے ابا ہریرہ کو کہتے تھے وہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یلقی ابراہیم ابوہ آزر یوم القیمہ وعلی وجہہ قترہ وغبرة فیقول لہ ابراہیم الم اقل لک ولا تعصنی فیقول لہ ابوہ الیوم لا اعصیک فیقول
ابراہیم یارب انک وعدتنی انک لا تخزینی یوم یبعثون فای خزی اخزی من ہذا فیقول اللہ عزوجل انی حرمت الجنة علے
الکافرین ثم یقول یا ابراہیم انظر ما تحت قدمیک فینظر فاذا ہو بالریح ملتطم فیوخذ لقوائم ازر فیلقی فی النار راوی نے
بیان کیا ہی کہ اسیوقت حکم کیا عمرو بن العاص نے اُن دونون کے توڑنے کا پس توڑی گئین وہ دونون پھر حکم کیا عمرو
بن العاص نے لشکر مسلمانون کو عبور کرنے کا بجانب عربی کے پیچھے دشمن کے پس عبور کیا لشکر نے اور آگے اُس لشکر کے
خالد بن الولید اور رفاعہ بن قیس اور مقداد بن اسود الکندی اور عمار بن یاسر اور مالک اشتر نخعی اور عبد اللہ
یوقنا اور قوم اور لشکر اُنکے تھے اور چلے وہ سب بارادہ دمربوط کے پس جب عبور کیا اُنھون نے بجانب عربی کے بھیجا
خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بطرف مردمان ساتی کے اور اُنکے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور لشکر سے پس روانہ
ہوے یوقنا اُنکو لیکر تا اینکہ آئے وہ دمربوط مین اور ٹھہرے سامنے شہر کے پس دیکھا اُنکو شہر والون نے آئے وہ مردبان
ساتی کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اُنکے حال سے پس بھیجا اُسنے اُنکے پاس اپنے غلامون کو بغرض پوچھنے اُنکے حال کے پس
پوچھا غلامون نے کہا یوقنا نے کہ مین ایلچی ہوکر آیا ہون تمہارے پاس سردار عرب کی جانب سے پس پھر گئے غلام اپنے
سردار مردبان کے پاس اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے پس حکم کیا اُسنے غلامون کو اُنکے لانے کا اپنے پاس پس
آئے غلام اُن کے پاس اور کھول دیا اُنکے واسطے دروازے کو اور داخل ہوے اُن کو لے کر پاس مرزمان کے پس
ٹھہرے یوقنا اور ساتھی اُنکے سامنے اُسکے کہا اُسنے کہ کون چیز تم کو ہمارے پاس لے آئی ہی یوقنا نے کہا کہ
عربون کے سردار نے بھیجا ہی مجھ کو تیرے پاس بطور ایلچی کے اور وہ اختیار دیتے ہین مجکو اس امر کا کہ عمل
کرے تو اپنے اور اپنے توابعین قوم کی جان بچانے پر اور مین تجکو نیک مشورہ دیتا ہون کہ سپرد کر دے تو

یہ شہر اُنکو اور تیرے واسطے امان ہو گی تیری جان اور مال اور اولاد پر اور تجکو یہان کے قیام مین اختیار ہو گا کہ اگر منظور ہو گا تجکو رہنا تحت حکومت اسلام کے پس کوئی تجھکو مانع نہ ہو گا اور اگر چاہیگا تو چلے جانے کو مع اپنے مال اور لڑکے بالے اور قوم کے پس چلا جا تو جسطرح تجکو منظور ہو اور جس گانوٗن کو تو جانا چاہیگا ہم تجکو پہونچا دینگے والسلام پس جب سُنا مردبان نے یہ کلام ہنسا وہ قہقہہ مار کر اور کہا کہ قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ بیوفائی عادت تمھاری ہی اور مکر لباس تمھارا ہی اور نہین فلاح پائی اُسنے جسنے پناہ لی تمھاری طرف اور نہ وہ جو داخل ہوا تمھارے دین مین اور مین اُن لوگون سے نہین ہون کہ رسوا کرون بادشاہ کو اور سپرد کر دون شہر اُسکا اور مین اور وہ ایک ہی جگہ مین ہین اور قریب تر بھیجونگا مین خط بادشاہ کو اور آگاہ کر دونگا اُسکو تمھارے حال سے اور قریب تر جانوگے تم اس امر کو کہ کس شخص پر دائرہ لڑائی کا پھرتا ہی اور آخر کون شخص نقصان رسیدہ ہوتا ہی پھر حکم کیا اُسنے اُن لوگون کے گرفتار کر لینے کا اور کہا اُسنے یوقنا اور اُنکے ساتھیون سے کہ اے گروہ روم کے کفر کیا تمنے ساتھ مسیح کے اور انکار کی تمنے سیدہ مریمؑ کی اور باہر ہو گئے تم طریقہ بجوار مین سے اور داخل ہوے تم ان عرب بھوکے ننگون کے دین مین پس قسم ہی حق مسیح کی ہر آئینہ بھیجونگا مین تم کو بادشاہ ارسطولیس کے پاس کہ مار ڈالیگا وہ تمکو اور مقابلہ کریگا تمھارا بسبب تمھارے کفر کے پھر حکم کیا اُسنے اُنکو قیدخانے مین لیجانے کا بعد لے لینے اُنکے ہتھیارون کے اور لیگئے لوگ اُنکو ایک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور مضبوط کیا اُنکو ساتھ لوہے کے اور ارادہ کیا اُنکے بھیجنے کا بجانب اسکندریہ کے اور توقف کیا بانتظار غفلت کے تاکہ روانہ کرے اُنکو پھر مقرر کیا اُسنے اُنپر ایک لونڈی کو اپنی لونڈیون سے جسکا نام رینا تھا بعد اسکے کہ اُتارا انکو ایک تاریک گھر مین جو دار الامارۃ مین تھا اور حکم کیا اُس لونڈی کو اُنکی حفاظت کا اور سپرد کی اُسکو کنجی اُس گھر کی اور کہا اُس سے کہ جایا کرے اُنکے پاس ساتھ اُس چیز کے جو سبب بقاے بدن انکا ہو کھانے اور پینے سے پس بجالائی وہ حکم اُسکا راوی نے بیان کیا ہی کہ مشغول ہوا دشمن خدا مردبان کھانے پینے مین تا اینکہ بیہوش ہو گیا وہ نشۂ شراب سے اور غلام اُسکے بھی پس جب دیکھا رینا لونڈی نے مردبان سیاف کو بیہوش ہی وہ اور غلام اُسکے بے ڈر ہو گئی وہ اپنی جان پر اور آئی اُس گھر کی طرف اور کھولا اُسکو اور داخل ہوئی یوقنا اور اُنکے ہمراہیون کے پاس اور کہا اُسنے کہ تمھارے لیے کچھ خوف نہین ہی اور جانو تم اس امر کو کہ اللہ نے ڈالدیا مہربانی کرنے تمھارے ساتھ میرے دل مین اور مین بہن ماریہ قبطیہ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے تمھارے نبی کیواسطے ہدیہ بھیجا تھا اور جب مین رہا کر دون تم لوگون کو تو مین تمسے یہ چاہتی ہون کہ تم مجکو اپنے نبی کے مدینے تک پہونچا دو کہ شاید دیکھون مین اپنی بہن اور مین نے قصد کیا ہی اس امر کا کہ چھوڑا دون تم لوگون کو تمھاری قید سے اور سپرد کر دون تمکو سامان تمھاری لڑائی کا یو[قنا] نے کہا کہ ہم ایسا ہی کرینگے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے مگر یہ کہ ڈرتا ہون مین تجھپر دشمن خدا سے کہ آگاہ ہو جاوے وہ تیرے حال پس نہ پہونچ سکے تو اپنے قصد اور ارادے کو اور مار ڈالے ہمکو اور تجکو پس کہا رینا نے کہ مین نہین آئی ہون تمھارے پاس مگر ایسے حال مین کہ دشمن خدا اور غلام اُسکے بیہوش ہو گئے ہین پس کہا یوقنا نے کہ عاقل کو ضرور ہی کہ ڈرتا رہے خوف کی

پس آگاہ کر تو ہمکو کہ کیونکر ہوگا نکلنا ہمارا حالانکہ دروازہ شہر کا بند ہے اُسنے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ ہوگا نکلنا تمھارا سوا ے دروازہ
شہر سے اور ہوگا نکلنا تمھارا اوسط دار الامارۃ سے باہر شہر کے اُس راہ سے جو نکلی ہے زمین کے نیچے ہوکر طرف مقابر کے ایک قبہ تک
جو آٹھ کھنبون پر بنا ہے اور دروازہ نکلنے کا قبے کے نیچے ہے جاتا ہے اُسمین جانیوالا اور نکلتا ہے اُمین سے نکلنے والا اور دروازہ مثل
قبر کے ہے پس جو کوئی دیکھیگا اُسکو گمان کریگا وہ کہ کسی بادشاہ کی قبر ہے اور جانو تم یہ بات کہ جسنے اس شہر کو بنایا تھا وہ ایک
عورت تھی عاد بن کی مان جسکا نام قمقامات بنت عاد تھا اور اُسنے یہ مقابر بنائے تھے جسکو تم بہ صورت مضبوط محلون کے دیکھتے
ہو پس کہا یوقنا نے کہ کر تو جو تجکو منظور ہو بہتری سے اور وہ چیز جو نزدیک کرے تجکو اللہ برتر سے اور شاید کہ نکالے تو ہمکو اس
راہ سے اور نہ آگاہ ہو کوئی ہمارے حال سے اور پہونچین ہم اپنے لشکر تک اور آگاہ کرین ہم اُنکو اس کیفیت سے شاید کہ داخل
ہوجاوین وہ شہر مین اس راہ سے اور مالک ہوجاوین شہر کے جبتک کہ مردبان اور ہمراہی اور غلام اُسکے بیہوش ہین ریمانے
کہا کہ قریب تر ایسا ہی کرونگی مین پھر نکلی وہ اور آئی طرف مردبان کے اور قریب ہوئی اور دیکھا اُسکو اور اُسکے غلامون کو کہ
بیہوش ہین وہ شراب سے پڑے سوتے ہین پس جلد پھری وہ طرف دروازے تہ خانے کے تاکہ کھولے اُسکو کہ ناگاہ پشت دروازے
سے ایک آہٹ پائی تہ خانے مین پس ڈری وہ اور ٹھہر گئی درانحالیکہ سنتی تھی وہ آہٹ کو راوی نے بسلسلہ راویون کے اوس
بن ماجد سے روایت کی ہے اور تھے وہ اُن لوگون سے جو موجود تھے فتوح مصر اور اسکندریہ مین اور تھے یاد رکھنے والے حالات
لڑائی مسلمانون کے اوس بن ماجد کہتے ہین کہ تھا مین ہمراہیان خالد بن الولید مین جبکہ بھیجا تھا اُنکو عمرو بن العاص نے بجانب
اسکندریہ کے اور جب اُترے ہم دمربوط پر مع اپنے لشکر کے اور بھیجا خالد نے یوقنا کو بطور ایلچی کے بجانب مردبان ساقی کے اور یوقنا
کے ساتھ بیس سوار تھے اُنکے بنی عم اور قوم سے اور پکڑ لیا اُنکو مردبان ساقی نے اور ٹھہرے خالد بانتظار اُنکی واپسی کے پس دیر کی
اُن لوگون نے آنے مین اور گذر گیا دن اور آئی رات ساتھ تاریکی کے اور نہ پھرے وہ جانا خالدؓ نے کہ شہر والون نے گرفتار کرلیا
اُنکو پس رہے وہ رنج مین بسبب یوقنا اور اُنکے ساتھیون کے اور تھے خالد بڑے صاحب ارادہ اور ہمت والے کہ نہین سوتے تھے
وہ رات کو بسبب خوف کے مسلمانون پر اور ساتھ رہتے تھے جاسوس اُنکے ہر شہر کے جسکے وہ مالک ہوتے تھے اور معاف کردیا تھا
اُنسے جزیہ کو اور دیتے تھے اُنکو پوری مزدوری تاکہ لاوین وہ اُنکے واسطے خبرین سلاطین اور لشکرون کی پس اُس حال مین کہ خالد
اُس رات کو جسمین یوقنا اور ساتھی اُنکے قید ہوگئے بیچین اور رنج مین تھے بسبب اُنکے زیر کرنے کے اور دل اُنکا اُنسے طرح طرح کی باتین
کرتا تھا کہ اُسیوقت آئے جاسوس اُنکے پس خبر دی اُنھون نے خالد کو اس امر کی کہ بیٹا مردبان ساقی کا آیا ہے بادشاہ ارسطولیس کے
پاس سے ساتھ خلعتون اور تحفون کے بہ جمعیت پانچسو سوار کے بارادہ دمربوط کے پس پہونچی اُسکو خبر تمھارے اُترنے کی شہر پر پس
ڈرا وہ تمھاری طرف سے اور اُترا ہے ساتھ لشکر کے فاصلے پر شہر سے اور نکلا ہے وہ پاپیادہ تنہا مع دو نوکرون کے اور چلا ہے پوشیدہ بجانب
شہر کے اور ہم نہین جانتے ہین کہ اُسنے کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے پس جب سُنا خالدؓ نے یہ حال اپنے جاسوسون سے جلد اُٹھ کھڑے
ہوے وہ اور ساتھ لیا اپنے غلام ہمام اور چار شخصون کو بنی مخزوم اور چار کو لشکر مسلمانون سے اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک

مقابر کے پہونچے اور بیٹھے وہ سب ایک ہی ساتھ پہاڑ کی جڑ مین اور لیٹ رہے وہ زمین پر دور راہ سے اور کر لیا راہ کو سامنے اپنے
کہ اُسیوقت بیٹا مردبان کا اور دو خادم اُسکے آئے اور برابر چلے جاتے تھے وہ تا اینکہ آئے وہ اُس قبے تک جو وہان تھا اور در آئے
اُسمین پس نکلے خالد اور ساتھی اُنکے اور ہمام اور متفرق ہوگئے وہ گرد قبے کے اور آپڑے اُنپر قبے مین اُسوقت کہ وہ لوگ مٹی کو
ہٹاتے تھے پس جب ناگہان در آئے خالد اور ساتھی اُنکے اُن لوگون پر ڈرے وہ لوگ اور مردبان کا بیٹا اور خادم کنپتے تھے خوف سے
پس کہا اُنسے خالد نے کہ تمھارا حال کیا ہی نہ ڈرو تم پس اگر آگاہ کروگے تم مجکو اپنے حال سے اور سچ کہدوگے مجھ سے تو تمکو امان ہی اور اگر
جھوٹ بولوگے تو مین پھینکدونگا کاٹ کر سر تمھارے پس کہا لڑکے نے کہ مین بیٹا مردبان ساقی کا ہون اور مین ارسطولیس بادشاہ
کے پاس تھا اور بتحقیق روانہ کیا اُسنے میرے ساتھ پانچسو سوار کو بطور کمک کے واسطے حفاظت اُس شہر کے پس جب تھا مین راہ مین ملے مجکو
جاسوس میرے اور خبر دی اُنھون نے مجکو تمھارے اُترنے کی اس شہر پر پس حکم کیا مین نے لشکر کو اُترنے کا پھر چھوڑا مین نے اُنکو اور آیا مین
ساتھ اُن دونون خدمتگارون کے اس قبے تک خالد نے کہا کہ تم اس قبے سے کیا چاہتے ہو آیا تمھارے واسطے یہان کچھ مال ہی
یا ہتھیار ہین اُسنے کہا نہین خالد نے کہا سچ کہہ تو مجھسے ورنہ مین تیرا سر اُڑا دونگا لڑکے نے کہا کہ ای سردار اگر امان دو تم مجکو تو
بیان کرون مین تمسے خالد نے کہا کہ تیرے واسطے امان ہی اگر سچ بولیگا تو پس بوسہ دیا لڑکے نے خالد کے ہاتھ کو اور کہا کہ ای
سردار چاہتا ہون تمسے امان اپنے لیے اور اپنے باپ اور اُسکے واسطے جو اُسکے ساتھ پناہ لیوے خالد نے کہا کہ تمھارے
سب کے واسطے امان ہی لڑکے نے کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ اس قبر مین جو اس قبے مین ہی دروازہ تہخانہ کا ہی اور یہ تہخانہ پہونچا
ہی میرے باپ کے دارالامارۃ تک اور دارالامارۃ بیچ شہر مین ہی پس جب سُنا خالد نے یہ حال لڑکے سے روشن ہوگیا چہرہ اُنکا
خوشی سے اور گرفتار کر لیا خالد نے اُس لڑکے اور دونون خدمتگارون کو اور حکم کیا اپنے بعض ساتھیون کو اُنکی نگہبانی کا اور
متوجہ ہوے خالد اور ہمام واسطے کھولنے قبر کے اور دور کرتے تھے وہ اُس مٹی کو تا اینکہ ظاہر ہوا اُنکو تہخانہ اور وہ بند نہ تھا پس
داخل کیا خالد نے اُسمین کسی چھوٹی چیز کو تو پایا ایک بند دروازے کو پس دھکا دیا اُسکو خالد نے تا اینکہ کھولا اُسکو پس اُسیوقت
متوجہ ہوے خالد اپنے غلام ہمام کیطرف اور کہا اُس سے کہ جلد جا تو لشکر مین اور طلب کر تو دلیران اور اکابر کو بحالت اخفا کے اور
لا تو اُنکو میرے پاس پوشیدہ بغیر شور اور آہٹ کے پس جلد گیا ہمام اور بلایا دلیران مسلمین اور بہادران موحدین کو مثل
عمار بن یاسر اور یزید بن ابی سفیان اور شرجبیل بن حسنہ اور مالک اشتر اور ربیعہ بن عامر اور غطریف اور رفاعہ بن زید
اور کہلان بن عمرو اور خزعیہ ابن سلم اور معمر بن صاف اور جابر بن سراقہ اور سعید بن زید اور مثل اُن سردارون کے اور
برابر ہمام بلاتے تھے لوگون اور دلیرون کو تا اینکہ پورا کیا اُنکو تعداد مین تین سو مرد دلیران مسلمین سے اور لٹکایا اُنھون نے
اپنی تلوارون اور ڈھالون کو اور جلد روانہ ہوے وہ در انحالیکہ چھپایا اُنھون نے اپنی آہٹ کو اور لیا تھا ساتھ اپنے
مشعلین جو اُنکے سامنے روشن تھین مقابر تک اور تھا درمیان قبے اور شہر کے ایک بڑا اور بلند ٹیلا پس جب چڑھتا تھا
کوئی شخص دیوار شہر پناہ پر تو نہین دیکھتا تھا وہ اُس شخص کو جو پشت ٹیلے پر ہو پس جب پہونچے مسلمان قبے مین حکم کیا اُنکو

خالد نے

خالد نے ٹھہرتے کا تہ خانے کے دروازے پر اور داخل ہوے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اُسکے تہ خانے مین تا اینکہ پہونچے وہ
دروازہ جوابی تک پس تھا پہونچنا اُنکا اُس دروازے پاس اِس حال مین کہ رینا خواہر ماریہ کی قصد اسکے کھولنے کا رکھتی تھی پس
جب سُنا رینا نے آہٹ کو کہا اُسنے کہ تم کون ہو پس کہا خالد نے لڑکے سے کہ جواب دے تو اس کلام کرنیوالے کو اور کہہ اُس سے
کہ کھول دیوے دروازے کو اور نہ آگاہ کرے تیرے باپ مردبان کو پس کہا لڑکے نے کہ کون شخص ہو تو اس دروازے کے پیچھے
لونڈی نے اُس حال مین کہ پہچان گئی تھی وہ لڑکے کے کلام کو کہا کہ مین تیرے باپ کی لونڈی رینا ہون لڑکے نے
اُس سے کہا کہ کھول دے تو دروازے کو اور نہ آگاہ کر میرے باپ کو راوی کہتا ہو کہ نہ باقی رہا تھا اسکا اختیار مین کہ کھولے
دروازے کو بسبب خوف کے پھر کھولدیا اُسنے دروازے کو اور داخل ہوے خالد اور پسر مردبان اور خدمتگار اور گرفتار کر لیا
خالد نے لونڈی کو راوی کہتا ہو کہ داخل ہوے مسلمان تہ خانے مین ایک بعد دوسرے کے تا اینکہ داخل ہوے تین سو مرد
راوی نے بیان کیا ہو کہ جب گرفتار کر لیا خالد نے رینا لونڈی کو اور تھی وہ فصیح زبان عربی مین پس کہا اُسنے خالد اور
مسلمانون سے کہ نہ گرفتار کرو تم مجکو حالانکہ تھی مین کوشش کرنیوالی تمہارے ساتھیونکی رہائی مین اور کھولتی تھی مین انکے واسطے
اس دروازے کو اور چھوڑ دیتی مین اُنکو کہ چلے جاتے وہ تمہارے پاس اور پھرتے وہ تمکو ساتھ لیکر مجھ تک تا اینکہ مالک ہو جاتے تم
اُس شہر کے اور مین رینا خواہر ماریہ قبطیہ زوجہ تمہارے نبیؐ کی ہون جنکو مقوقس بادشاہ نے اُنکے واسطے ہدیہ بھیجا تھا پس جب
سُنا خالد نے یہ کلام اُس سے خوش ہوے اور کہا کہ ہمارے ساتھی کہان ہین پس لیگئی وہ خالد اور اُنکے ہمراہیون کو اُس گھر
مین جہان یوقنا اور اُنکے ساتھی تھے پس داخل ہوے خالد اور اکابر صحابہ اُنکے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکی دی اُنکو ساتھ سلامتی کے
اور دور کیا اُنسے زنجیرون کو اور نکالا اُنکو اور آئے خالد مع اپنے ہمراہیون کے بطرف دارالامارۃ کے پس پایا مردبان اور اُن کے
ساتھیون کو بیہوش شراب سے مثل مردے کے پس مقرر کیا اُنپر خالد نے ایک جماعت کو مسلمانون سے اور بھیجا ایک جماعت مسلمانون سے
بطرف شہر پناہ کے پس قبضہ کر لیا اُنھون نے اُن لوگون پر جو تھے وہان نگہبانون اور پیدل لوگون سے اور اُترے شہر کے دروازے پر تو
انمین دو دروازے تھے پس توڑ ڈالا اُنھون نے قفلون کو اور دور کر دیا زنجیرون کو اور کھولا دونون دروازون کو اور بھیجا خالد نے
ہمام کو لشکر مین اور حکم کیا لانے آنے سب لشکر کا پس جلد گئے ہمام بجانب لشکر کے اور حکم کیا اُنکو سوار ہونے اور چلنے کا طرف شہر کے پس سوار
ہوے وہ سب اور جلد چلے بجانب شہر کے اور داخل ہوے شہر مین رات کو اور مالک ہو گئے اُسکے اور ٹھہرے خالدؓ شہر مین تا اینکہ صبح ہوئی
پس بیدار ہوا مردبان اپنے خواب سے اور ہوش مین آیا وہ نشہ شراب سے پس اُسیوقت حکم کیا خالدؓ بن الولید نے مسلمانون کو بلند کرنے
آوازون کا ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر اور نذیر پر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پس جب سُنین مردبان اور اُسکے ہمراہیون نے
آوازین مسلمانون کی شہر مین کہ بلند ہوئی ہین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اُٹھ کھڑا ہوا مردبان اور غلام اُسکے وقت سننے آواز مسلمانون
کے شہر مین در انحالیکہ خوفناک ہو گئی تھین عقلین اُنکی اور دھڑکنے لگے تھے دل اُنکے اور بند ہو گئی تھی زبان مردبان کی اور ارادہ کیا اُسنے
نکلنے کا دارالامارۃ سے تاکہ دیکھے وہ کہ حال کیا ہو کہ یکایک دیکھا اُسنے مسلمانون کو جو مقرر تھے دروازے پر پس کپنے لگا دل اُسکا اور

ہل گئے جوڑ جوڑ اُسکے پس متوجہ ہوے اُسکی طرف خالد اور کہا کہ ای دشمن خدا کے اگر نہ دیچکا ہوتا مین امان تیرے بیٹے کو تو مار ڈالتا مین تجکو بُری طرح سے ولیکن لے لے تو اپنے لڑکے بالے اور مال کو اور چلا جا تو جسطرح سے تجکو منظور ہو کہ ہملوگ وہ قوم ہین کہ جو کہتے ہین سو سچ کہتے ہین اور جب وعدہ کرتے ہین ہم تو پورا کرتے ہین اُسکو پس اُسیوقت جا نام دربان ساقی نے یہ امر کہ جو مصیبت پہونچی اُسکو وہ بسبب اُسکے بیٹے کے ہی پس نکلا دشمن خدا مع اپنے لڑکے کے اور مال کے اور بچھڑ رہا اُس سے بیٹا اُسکا اور کہا اُسنے خالد سے کہ ای سردار میرے مجکو یقین اس امر کا ہی کہ اگر مین اپنے باپ کے ساتھ جاؤنگا تو مار ڈالیگا وہ اور ارسطولیس بادشاہ مجکو اور مین نہین چاہتا ہون کسیکو سوائے تمھارے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس کہا خالد نے کہ ہرگاہ مسلمان ہوگیا تو پس تیرے واسطے ہی محل تیرے باپ کا اور وہ چیز جو چھوڑ گیا ہی وہ اُسمین اور عرض کیا خالدؓ نے اسلام کو اہل دمربوط پر پس مسلمان ہوے اکثر لوگ انمین کے پھر آئے خالد عبد اللہ یوقنا کے پاس اور کہا کہ ای عبد اللہ بشارت تمکو ساتھ رضامندی اللہ اور اُسکے ثواب اور مغفرت کے کہ پہونچ گئے تم اُس چیز کو جو چاہی تمنے اللہ غالب اور بزرگ سے بسبب اپنے صبر کرنے کے سختیون پر اور تمھارے صبر کے سبب سے فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ہمپر اس شہر کو یوقنا نے کہا نہ قسم ہی خدا کی بلکہ ہوئی فتح ساتھ مہربانی اللہ اور برکت اُسکی رسول کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی نے بیان کیا کہ نہ گذاشت کی خالد نے رینا خواہر ماریہ کی اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور اچھی تعریف کی اُنکی اور مسلمان ہوئین وہ ساتھ اُن لوگون کے جو مسلمان ہوے اور وعدہ کیا اُنسے خالد نے ہرطرح کی نیکی کا اور شامل کرلیا اُنکو مسلمانون کی عورتون مین اور لکھا خالدؓ نے بجانب عمرو بن العاص کے خط دمربوط کا اور عمرو بن العاص مقیم تھے اُسوقت تک مصر مین اور لکھا خالد نے یہ بھی کہ مین بارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ توقف کیا خالد نے دمربوط مین بضرورت علاج ذوالکلاع الحمیری کے کہ اُنکو سخت بیماری لاحق ہوگئی تھی پس ٹھہرے وہان ایک مہینہ کامل اور نہ قدرت پائی خالد نے اُنسے جدا ہونے کی اور وہ منتظر صحت ذوالکلاع الحمیری کے تھے پس مرگئے وہ اپنی موت سے بحکم خدا کے اور سخت اندوہگین ہوے خالد اور مسلمان اُنکے مرنے سے اور تھے ذوالکلاع الحمیری بادشاہ حمیر کے اور قبل مسلمان ہونیکے سوار ہوتے تھے اُنکی سواری مین بارہ ہزار غلام حبشی جنکو اُنھون نے اپنے مال سے مول لیا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہی کہ دیکھا تھا مینے ذوالکلاع الحمیری کو بعد اس حشمت کے جبکہ داخل ہوے تھے وہ اسلام مین کہ چلتے پھرتے تھے وہ بازارون مین اور اُنکی پشت پر ایک کھال بکرے کی تھی اور یہ امر اُسوقت تھا جبکہ آئے تھے وہ زمانۂ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بارادۂ جہاد کے اور جب مرگئے ذوالکلاع الحمیری تو لیگئے اُنکی لاش کو اُنکے بھتیجے عجدان بن مضاض الحمیری بجانب مصر کے اور قصد کیا لاش کے لیجانے کا یمن کو راوی نے بسلسلہ راویون کے معمر بن شدید مازنی سے روایت کی ہی کہا معمر نے کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون پر دمربوط کو گذرا معاملۂ موت ذوالکلاع الحمیری کا جو گذرا کوچ کیا خالد نے مع لشکر مسلمانون کے بارادہ اسکندریہ کے پس اُترے وہ مع ہمادگون کے ایک گانؤن مین جو مشہور بنام شجرہ تھا اور جب فتح کیا مسلمانون نے دمربوط کو پہونچین خبرین اُسکی فتح کی ارسطولیس بادشاہ کو اور وہ اسکندریہ مین تھا ساتھ ایک قوم کے اپنے جو ہمیں سے پس

تنگی مین پڑا سینہ اُسکا اس سبب سے پھر تھوڑے دنون مین پہونچا اُسکے پاس مردبان ساقی مع اپنے مال اور لڑکے بالون کے اور
آگاہ کیا اُسکو ساتھ عبور مسلمانون کے طرف جانب غربی کے اور بیان کیا اُسنے سب حال اپنا اول سے آخر تک اور کیفیت گرفتار
کر لینے یوقنا اور اُنکے ساتھیون کی وقت آنے اُنکے بطور ایلچی کے اور فتح کرنا مسلمانون کا شہر کو اُسکے بیٹے کے ہاتھ پر اور داخل ہونا
مسلمانون کا شہر مین تہخانے کی راہ سے بدون لڑائی جھگڑے اور کشت و خون کے پس جب سُنا یہ حال بادشاہ نے مردبان ساقی
سے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہرآئنہ تنگی کرونگا مین عرب پر ہر تدبیر سے کہ قدرت اُسکی رکھتا ہون اور چھپایا
اُسنے اپنے دلمین وہ امر جسکے کرنیکا ارادہ رکھتا تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ شہر اسکندریہ آباد نہ تھا اور نہ تھی آبادی مگر شہر اسلاروس
مین اور یہ شہر بھرا تھا لوگون سے اور یہی شہر موسوم بہ مربوط تھا اور سبب اس نام کے رکھنے کا یہ تھا کہ اسمین ایک حکیم تھا حکماے
قبط سے اور وہ بڑا دانا اور عالم اور نام اسکا بوط تھا اور لوگ مشورہ لیتے تھے اُس سے اور فائدہ مند ہوتے تھے اُسکے علم سے اور معتقد
جانتے تھے اُسکے قول کو اور کہا تھا اُسنے شہر والون سے کہ عنقریب ظاہر ہونگے حجاز سے ایک ایسے نبی کہ تمام کر دیگا اللہ تعالی اُنپر نبوت
اور رسالت کو اور پھیلیگی دعوت اُنکی بیچ عرب اور عجم مین پس جب مبعوث ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہجرت فرمائی آپنے بجانب
مدینہ طیبہ کے اور وفات پائی اور مالک ہوے خلافت کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بھیجا اُنھون نے اپنی فوجون کو بجانب
۹۷ ترجمہ شام کے اور پہونچی خبر حکیم اسلاروس یعنے بوط کو پس لیے حکیم نے تین جوڑے کبوتر کے اور توڑا اور گرا دیا ایک کے بازو کو تاکہ نہ اُڑ سکے
وہ اور نوچ ڈالے پر دوسرے کے اور چھوڑا تیسرے کو مع پر و بال اُسکے حال پر تاکہ حاصل رہے اُسکو قوت اُڑنے کی پھر بند کر دیا
اُسنے دروازہ اپنا اور کوچ کر گیا وہ بحالت غفلت کے اہل شہر سے بطلب عرب کے پس جب دو دن گذرے ڈھونڈھا لوگون نے
اُسکو مگر نہ پایا اُسکو تب در آئے وہ اُسکے گھر مین پس دیکھا اُنھون نے تین چڑیان قسم کبوتر کی کہ ایک کے بازو ٹوٹے ہین اور دوسرے کے
پر نچے ہین اور تیسری پر دار ہی کہ ارادہ اُڑنے کا رکھتی ہی پس کہا اُنکے غلامون نے کہ اُسنے مثال دی ہی تمھارے واسطے اور کہا ہی اپنی
زبان اشارے سے یہ کہ جو شخص طاقت رکھتا ہو تم مین سے کوچ کر جانیکی اس شہر سے پس ایسا ہی کرے وہ کہ جانا اُسکا ہوگا وہ سلامتی کو
مثل اس چڑیا پر دار کے جو اُڑ سکتی ہی اور جو شخص ہو بار دار بسبب لڑکے بالون کے پس چلا جاوے آہستہ آہستہ مثل اس چڑیا بازو
ٹوٹی ہوئی کے اور جو شخص کہ ہو محتاج مال سے اور بار دار اہل و عیال ہے پس وہ مثل اُس چڑیا کے ہی جسکے پر نہین ہین پس اگر ٹھہریگا
وہ تو ہلاک ہو جائیگا اور نہ طاقت ہو گی اُسکو کوچ کرنے کی پھر باہر نکلے وہ لوگ اُسکے گھر سے درانحالیکہ وہ کہتے تھے دیکھو مربوط یعنی گیا
نام اُس شہر کا اسلاروس سے طرف و مربوط کے اور چلے گئے اکثر باشندے اُسکے اسکندریہ کو اور آباد ہو گیا اُسی وقت سے شہر اسکندریہ
اور بہت ہو گئے باشندے اُسکے اب ہم رجوع کرتے ہین طرف بیان اصل حال کے کہ جب پہونچی خبر فتح و مربوط کی ارسطولیس بادشاہ
کو بدون لڑائی اور کشت خون کے سخت برہم ہوا وہ اور کہا اُسنے کہ قسم ہی حق مسیح کی ہرآئنہ تنگ پکڑونگا مین عرب کو جہانتک مجکو
قدرت ہو گی پھر بھیجا اُسنے بیس کشتیون کو دریا مین اور چنکر بٹھایا اُسنے اُسمین جوانمردان اور دلیران اپنے لشکر کو زیادہ چار ہزار
مرد سے اور حکم کیا اُنکو روانگی کا بجانب ساحل یافا کے اور کہا کشتیون کے سردار سے کہ جب پہونچے تو ساحل تک تو نہ اُتر خشکی مین

جبتک کہ نہ بھیجے تو جاسوسون کو کہ لے آوین تیرے واسطے خبر پڑاؤ عرب کی پس جہان کہین اُنکے اُترنے کی خبر دین وہ تجکو
پس چھوڑ دے تو اُنکو رات ہونے تک اور ملا دے تو کشتیون کو خشکی مین رات کو اور اُتر تو اُنکی طرف اور ناگہان جا پڑ تو اُنپر اور
کوشش کر اس امر مین کہ حتی الامکان کسی کو اُنمین سے قتل نکر اور لا تو اُنکو میرے پاس قید کر کے سردار نے کہا کہ بخوشی و اطاعت مجکو
یہ امر منظور ہی قریب تر ایسا ہی کرونگا مین جیسا کہ حکم کیا ہی تو نے مجکو پھر کوچ کیا اُنھون نے اُسیدن اور کھولدیے بادبان کشتیون کے
اور چلے وہ دریا مین دن رات پس لیگئی اُنکو ہوا ساحل شام پر اُس موضع مین جو مشہور بہ یافا تھا پس گذر گئے وہ ساحل یافا سے
کسواسطے کہ نہین دیکھا اُنھون نے وہان کسی پڑاؤ کو اور روانہ ہوے وہ تا اینکہ نزدیک ہوے ساحل رملہ سے تو وہان پڑاؤ عرب
کے تھے پس جب ظاہر ہوے اُنکو پڑاؤ ملا دیا اُنھون نے اپنی کشتیون کو خشکی مین اور احتیاط کی اپنی جانون پر تا اینکہ آئی رات سیاہ تاریک
کے اور عرب نے روشن کیا تھا اپنی آگ کو پس اُترے وہ لوگ اپنی کشتیون سے اور قصد کیا اُنھون نے آگ کیطرف راوی کہتا ہی کہ تھا وہ
پڑاؤ جسکا قصد کیا اُنھون نے دوس بنی عم ابی ہریرہ کا اور ضرار بن الازور بھی اُس جماعت مین تھے اور وہ بیمار تھے اور بہن
اُنکی اُنکا علاج کرتی تھین اور خبر گیری کرتی تھین اُنکے حال کی اور ابی عبیدہ بن الجراح نے حکم کیا تھا ان لوگون کو اسجگہ مین اُترنیکا
اور وہ لوگ مقیم تھے اُس زمین مین اور بیڈر تھے کسی دشمن سے جو در آوے اُنپر رات کو اسواسطے کہ دولت روم کی گھٹ گئی اور ایام اُنکے
برگشتہ ہوگئے تھے پس نہ خبردار ہوے وہ لوگ مگر اُس حال مین کہ قبطی آ پڑے اُنپر پس مار ڈالا قبطیون نے بعض کو اُنمین سے جسنے باز رکھا
اُنکو اپنی ذات سے اور گرفتار کرلیا اُنھون نے سب اُن لوگون کو جو پڑاؤ مین تھے اور ضرار اور اُنکی بہن بھی اُنمین تھین اور لیگئے وہ سبکو کشتیون
مین مردون اور عورتون اور غلامون اور لونڈیون کو پس کل تعداد قیدیون کی ایکہزار ایکسو تھی اور کوچ کیا اُنھون نے اُنکو لیکر اُسی رات کو
دریا مین اور چلے وہ بارادۂ اسکندریہ کے ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے سکونت اختیار کی طبریہ مین اور اچھی
معلوم ہوئی تھی وہ جگہ اُنکو پس رہتے تھے وہان بوجہ کثرت اُسکی اچھی چیزون اور اعتدال اُسکی ہوا کے اور نزدیک ہونے اُسکے اردن
اور دمشق اور بلاد سواحل سے پس جب پہونچی خبر بیماری ضرار کی ابا عبیدہؓ کو تنگی مین پڑا سینہ اُنکا اُنکے بیمار ہونے سے کہ وہ
ضرار کو بہت چاہتے تھے بسبب اُنکی دینداری اور کوشش کرنیکے جہاد مین اور اسیطرح سب مسلمان اُنکو دوست رکھتے تھے پس کہا ابو عبیدہ
نے ابو ہریرہ سے کہ ضرار بیمار ہین اور مین چاہتا ہون کہ کسی شخص کو اُنکے پاس بھیجون تا کہ لاوے وہ شخص خبر اُنکی میرے واسطے پس کہا
ابو ہریرہ نے کہ وہ شخص مین ہونگا اور ابو ہریرہؓ نے اس ضمن مین زیارت اپنی قوم کی بھی چاہی پس روانہ ہوے ابو ہریرہؓ اور چلے اُنکے
ساتھ ایک اور شخص ہم عہد اُنکے قوم بجیلہ سے جنکا نام محارب بن طاعن تھا پس چلے وہ دونون تا اینکہ پہونچے پڑاؤ کی جگہ تک
پس پایا اُنھون نے گھرون کو گرے ہوے اور آدمیون کو قتل کیے ہوے اور زخمی پایا کچھ لوگون کو پڑاؤ والون سے اور تھا آنا ابو ہریرہؓ
اور اُنکے ہم عہد کا اوپر پڑی کے صبح کو پس پوچھا اُنھون نے زخمیون سے کہ کسنے مصیبت اور سختی ڈالی تمپر اور ایسا کچھ تمھارے ساتھ کیا پس کہا
اُنھون نے کہ ہمکو علم نہین ہی اُن قوم کا جو آ پڑے ہمپر کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور نہین خبردار ہوے ہم مگر اُسوقت کہ تلوارون نے ہمکو
لیلیا اور لیلیا اُنھون نے گروہ اور اُس چیز کو جو وہان تھی پس کہا ابو ہریرہؓ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشہد ان اللہ علی کل شیء قدیر

پھر روانہ ہوے ابوہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے تا اینکہ آکر ٹھہرے وہ کنارہ دریاے پر اور نگاہ کی اُنھون نے پس نہ دیکھا کسی چیز کو پس جب قصد کیا اُنھون نے پھرنے کا تو دیکھا اُسیوقت ایک تختے کو کہ بہا چلا آتا ہی اور موجین اُسکو اُچھالتی ہین اور اُس تختے پر ایک شخص ظاہر ہوا پس ٹھہر گئے وہ ایکساعت تا اینکہ نزدیک ہوا وہ تختہ کنارے سے اور ملگیا خشکی مین اور اُٹھکر چلا وہ شخص تختے سے بجانب خشکی کے پس متوجہ ہوے ابوہریرہؓ اور ہم عہد اُنکے بجانب مرد کے تو وہ سردار قوم دوس لحبان بن عون چچازاد بھائی ابوہریرہؓ کے تھے پس جب دیکھا اور پہچانا اُنکو ابوہریرہؓ نے پاپیادہ ہوگئے ابوہریرہ اور معانقہ کرکے سلام کیا اُنکو اور کہا کہ ای بیٹے میرے چچا کے تمھارا کیا حال ہی اُنھون نے کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہ تحقیق دشمن ناگہان در آئے ہمپر رات کو اور گرفتار کرلیا اور لیگئے ہمکو کشتیون مین اور چلے وہ ہمکو لیکر دریا مین جب بیچ دریا مین پہونچے ہم بھیجی اللہ غالب اور بزرگ نے ایک تند ہوا کشتیون پر پس غرق ہوگئین دو کشتیان اُن لوگونکی جو اُنمین تھے قیدیون سے سواے میرے اور غرق ہوگئے مشرکین اور وہ ایک جماعت کثیر تھی پس غرق ہوگئے وہ سب اور نہین نجات پائی دو کشتیون کے سوارون سے کسی نے سواے میرے اور آسان کیا اللہ تعالیٰ نے مجھپر بسبب اُس تختے کے کہ چاہا اُسنے میری نجات کو پس در آیا اور سوار ہو بیٹھا مین اُسپر جیساکہ دیکھتے ہو تم تا اینکہ پہونچا مین اِس جگہ تک پس شکر ہی میرے پروردگار کا ابوہریرہؓ نے کہا کہ ای بیٹے چچا کے وہ دشمن کون تھا اُنھون نے کہا کہ وہ مصر کے قبطی تھے اور سُنا تھا مین نے اُنمین سے بعض کو جو جانتے تھے لغت عرب کو کہ وہ بیان کرتے تھے حال اسکندریہ کا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا ابوہریرہؓ نے اپنے چچازاد بھائی اور اپنے عہد کو نزدیک خیمون کے اور حکم کیا اُنکو یکجا کرنے خیمون اور مال و متاع اور اسباب کا کہ بار کرین اونٹون اور گھوڑون اور جانورون پر اور اُٹھاوین زخمیون کو اور کوچ کرین بجانب رملہ کے اور پھرے ابوہریرہ بحالت جلدی کے تا اینکہ پہونچے ابی عبیدہ کے پاس اور سامنے آئے اُنکے درانحالیکہ وہ روتے تھے اور بیان کیا اُنسے وہ حال کہ جو گذرا تھا پڑاو پر اور آگاہ کیا اُن لوگون کے حال سے جو مارے گئے اور زخمی ہوے پس استرجاع کی ابوعبیدہ نے اور کہا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم[1] انا للہ وانا الیہ راجعون اعوذ باللہ من الآفات الّتی ہم[1] ہی اللہ کی اگر پہونچگئے وہ لوگ اسکندریہ تک تو نہ باقی رکھیگا اُنکو حاکم وہان کا بقدر چشم زدن بھی اور مرجائینگے ضرار اور روان ہوگا خون اُنکا بحالت مباح ہونے کے پھر لکھا اُسیوقت ابوعبیدہؓ نے ایک خط عمرو بن العاص کو درانحالیکہ آگاہ کرتے تھے اُنکو اُس چیز سے جو گذری مسلمانون پر حاکم اسکندریہ کے ہاتھون سے اور یہ کہ گرفتار ہوگئی ایک جماعت مسلمانون کی قوم دوس اور بجیلہ سے اور تھے ضرار بن الازور جہان اُنکے بسبب بیماری کے اور ہین اُنکی اُنکے ہمراہ تھین پس جب پہونچے تمکو یہ خط میرا تو کوشش کرو تم اُنکی رہائی مین اور اگر پڑ جاوے تمھارے ہاتھ مین قبطیون سے کوئی ایسا شخص جو اُنکے نزدیک عزت دار ہو تو معاوضہ کرین ہم اُس سے اپنے قیدیون کا اور بھیجا خط کو مع زید الخیل ابیض الرکبان کے پس لیا اُنھون نے خط کو اور روانہ ہوے وہ بارادہ مصر کے اور تھے زید پہچاننے والے راہون کے اور اکثر گئے تھے اُن راہون مین زمانہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین پس چلے وہ اُس راہ سے جنکو وہ جانتے تھے اور جلدی کی اپنے چلنے مین تا اینکہ داخل ہوے مصر مین اور آگئے عمرو بن العاص کے پاس اور سلام کیا اُنکو پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے پھر دیا اُنکو خط ابوعبیدہ کا پس لیا اُسکو عمرو بن العاص نے اور کھولا

[1] لاحول کا ترجمہ نہین ہوسکتی ہی طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر عظیم کے ہم اللہ کے ہین اور اُسی کی طرف پھرنے والے ہین

[1] یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اُن آفتون سے جو تباہ کرنیوالی ہین ۱۲

اور پڑھا اسکو پس جب جانا اُسکے مضمون کو سخت گذرا اُنپر وہ امر جو گذرا تھا اور وہ ضرار کو بہت دوست رکھتے تھے پس روئے اور
استرجاع کی اور لکھا ایک خط خالد بن الولید کو اور لکھا اُسمین حال قیدیان اور ضرار بن الازور اور خولہ اُنکی بہن کا اور برانگیختہ کرتے تھے
اُنکو روانگی پر بجانب اسکندریہ کے اور یہ کہ کوشش کرین قیدیون کی رہائی مین راوی کہتا ہی کہ چلا قاصد عمرو بن العاص کا مع اُنکے
خط کے پاس خالد کے پس پایا اُنکو اُس حال مین کہ کوچ کیا تھا اُنھون نے دمر بوط سے اور اُترے تھے وہ قریہ شجرہ مین جیسا کہ
بیان کر چکے ہم نزدیک اُسکے پس آیا قاصد عمرو بن العاص کا خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور دیا خط عمرو بن العاص کا پس کھولا اُسکو
خالد نے اور پڑھا پس جب آگاہ ہوے وہ اُسکے مضمون سے سخت گذرا اُنپر وہ معاملہ اور تنگی مین پڑا سینہ اُنکا بسبب قید ہو جانے
مسلمین اور ضرار اور اُنکی بہن کے اور روئے وہ اور کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم راوی نے بسلسلۂ راویون کے روایت کی ہی کہ جب
پکڑ گئی قوم دوس اور رحیلہ اور ضرار اور بہن اُنکی اور ڈوب گئین دو کشتیان مع دشمنان خدا کے اور پہونچے باقی اسکندریہ مین اور آگاہ
کیا لوگون نے بادشاہ ارسطولیس کو اس حال سے بہت خوش ہوا وہ اور حکم کیا اُسنے اُنکے حاضر لانیکا پس لائے گئے وہ سامنے اُسکے
اور قصد کیا بادشاہ نے اُنکے مار ڈالنے کا پس کہا اُسکے اکابر دولت نے کہ نہ جلدی کر تو اُنپر اور جان تو اس امر کو کہ عرب متوجہ
ہین تیری طرف کو اور ضرور ہی ہمکو اُنسے لڑنا پس اگر قید ہو جائیگا ہم مین سے کوئی شخص جسکو ہم بزرگ جانتے ہونگے تو معاوضہ کرینگے ہم
اُسکا اُن قیدیون سے اور شاید کہ صلح کر لیوین ہم عرب سے اُنکے سبب سے پس بہتر جانا بادشاہ نے راے اُن لوگون کی اور روانہ کیا
قیدیون کو بجانب اُس دیر کے جو بنام دیر زجاج مشہور تھا اور روانہ کیا اُنکے ہمراہ دو ہزار سوار کو قبطیون سے کہ پہونچا دین اُنکو دیر تک
راوی نے بیان کیا ہی کہ مقرر کیا تھا خالد بن الولید نے جاسوسون کو معاہدین سے جو لاتے تھے خبرین ہر شہر کی اور آگے اُنکے چلتے تھے
اور پھرتے تھے ساتھ خبرون کے اُنکے پاس اور ایک جماعت اُنمین کی پیشتر جا چکی تھی شہر اسکندریہ کو پس جب دیکھا اُنھون نے
بادشاہ کو کہ حکم کیا ہی اُسنے اُنکے جانیکا بجانب دیر زجاج کے نکلے وہ اسکندریہ سے بحالت جلدی کے چاہتے تھے وہ خالد بن الولید
کو تا آگاہ کرین اُنکو اس حال سے پس ملے وہ خالد کو راہ مین اور خالد جاتے تھے اسکندریہ کو پس آگاہ کیا اُنھون نے خالد کو قیدیون
کے حال سے اور کہا کہ بادشاہ نے روانہ کیا ہی اُنکو بجانب دیر زجاج کے پس جانا خالد نے حقیقت حال کو بہت خوش ہوے وہ اور کہا
امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے اس امر کی کہ ہووے رہائی اُنکی میرے ہاتھون پر پھر کہا اُنھون نے اپنے لشکر سے کہ چلو تم میرے ساتھ
اور جلدی کرو کہ شاید کہ ہم پہونچ جاوین دیر تک قبل پہونچنے قبطیون کے مع قیدیون کے اور یہ امر اسوجہ سے تھا کہ خالد نزدیک تھے دیر سے
بہ نسبت اسکندریہ کے اُس سے پس روانہ ہوے وہ بحالت کوشش کے تا اینکہ قریب دیر کے پہونچے پس جب پہونچے دیر تک اور ٹھہرے
گرد اُسکے سامنے آیا اُنکے ایک راہب بوڑھا خوبصورت بڑھاپے کا جسکا نام سماح تھا راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ راہب بحیرہ کا شاگرد
تھا پس جب آیا وہ نزدیک خالد کے کہا اُس سے خالد نے کہ اے راہب کیونکر اور کس حال پر تو دیکھتا ہی دُنیا کو اُسنے کہا کہ دُنیا لاغر کرتی ہی
بدن کو اور کاٹتی ہی امید کو اور نزدیک کرتی ہی موت کو اور کاٹتی ہی آسایش کو خالد نے کہا کہ اسکے لوگون کا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ جو
شخص پہونچگیا اُسمین سے کسی چیز کو تو نہین آسودہ اور سیراب ہوتا ہی وہ اور جس سے کہ کم ہو گئی کوئی چیز اُسکی تو حسرت ہوتی ہی اُسکو

خالد نے کہا کہ کیا ہی اچھائی لوگونکی دنیا مین اُسنے کہا کہ عمل نیک اور پرہیزگاری خالد نے کہا کہ کیا ہی بُرائی لوگونکی دُنیا مین اُسنے
کہا کہ پیروی نفس اور خواہش کی خالد نے کہا کہ سچ فرمایا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحکمۃ ضالۃ المؤمن یاخذھا حیث وجدھا پھر خالد نے
کہا کیونکر اچھی معلوم ہوتی ہی تنہائی تجکو اُسنے کہا کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو خالد نے کہا کہ آیا پہونچا تو اُسمین کسی فائدے کو اُسنے
کہا ہان پہونچا مین راحت کو بسبب تواضع آدمیون کے خالد نے کہا کہ کیا خوب ہوتا اگر ہوتا یہ امر دین اسلام اور توحید مین اُسنے کہا مین نہین
چاہتا ہون سوائے اُسکے اور کسی چیز کو خالد رض نے کہا کہ کیا کہتا ہی تو محمد بن عبد اللہ کے دین مین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم راہب نے کہا کہ وہ سردار
رسولون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے اور برگزیدہ برگزیدگان اور حجۃ اللہ ہین کفار پر خالد نے کہا پس کیون نہین رہتا ہی تو شہر ہاے
اسلام مین کہ بہتر ہوگا تیرے واسطے اِس مقام سے راہب نے کہا میرا دل آلودہ ہی دنیا کی محبت مین اور پڑھے اُسنے اشعار اِس مضمون کے خالد
نے کہا کہ ای راہب آیا تجکو کچھ حال اُن عرب قیدیون کا معلوم ہی جنکو ارسطولیس بادشاہ نے تیرے پاس روانہ کیا ہی اُسنے کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی
ولیکن آیا تھا میرے پاس رات کو ایک بطریق اور ایک اسقف اور پانی پیا اُنھون نے میرے اِس کنوئین سے اور پوچھا تھا مین نے اُن دونون
سے یہ کہ تم دونون کہان سے آتے ہو پس کہا تھا اُنھون نے کہ وہ آئے تھے بطور ایلچی کے از جانب ملک کیداوش حاکم زمین برقا کے ارسطولیس بادشاہ
کے پاس اِس درخواست سے کہ بھیجے ارسطولیس اُسکے پاس ایک مرد کو قیدیان عرب سے تاکہ دیکھے وہ انکی وضع اور لباس کو اور پوچھے اُنسے حال
اُنکے دین کا اور ارسطولیس نے منظور کیا اِس امر کو اور وعدہ کیا بھیجنے دو قیدیون کا اور پھرے تھے وہ دونون شخص یہ جواب لیکر اپنے حاکم کے پاس
اور پانی پیا اُنھون نے میرے اُس کنوئین سے اور چلے گئے اور اِسکے سوا اور کسی بات کی اُنھون نے مجکو خبر نہین دی پھر کہا راہب نے خالد
سے کہ شاید تم اُن مسلمانون سے ہو جنھون نے فتح کیا ملک شام کو خالد نے کہا ہان ہم وہی لوگ ہین پس کہا راہب نے کہ ہر روز کی
خبرین تمھاری میرے پاس موجود ہین اور دیکھا تھا مین نے ایک دن تمھارے نبی کو اُس حال مین کہ مین بحیرا راہب کے دیر مین تھا
اور آئے تھے نبی تمھارے ایک قافلہ قریش سے بارادہ شام کے اور دیکھے مین نے معجزات اُنکے جو دیکھے پھر بیان کیا اُسنے حال اُس درخت کا
کہ بیٹھے تھے رسول اللہ صلعم اُسکے نیچے اور سرسبز اور ہرا ہو گیا تھا وہ اُسیوقت بعد اُسکے کہ خشک تھا وہ پھر جب مر گیا بحیرا آیا مین اِس دیر مین
اور جانو تم اِس امر کو کہ نہین باقی رہا ارض الکنائس اور نہ ارض عقبہ اور نہ عرض زیادہ مین کوئی قس اور راہب مگر یہ کہ آیا میری زیارت کو
اور پوچھا اُسنے مجھ سے حال تمھارے نبی کا اور کہا اُنھون نے کہ تھا تو اُنکی راہ پر بحیرا کے دیر مین اور دیکھا تو نے اُنکو پس بیان کر تو ہمسے حال
اُنکا اور صفت اُنکی پس بیان کیا مین نے اُنسے حال تمھارے دین کا اور آگاہ کیا مین نے اُنکو تمھارے نبی کے معجزات سے جو مین نے دیکھے
تھے اور واقع ہوا میرے اُنکے بیچ مین جھگڑا اور گفتگو اور بھی واقع ہوا میرے اور سار راہب کے بیچ مین جو مجھ سے نزدیک رہتا ہی
ایک مناظرہ اور کہا اُسنے مجھسے کہ وہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ بن مریم نے دی ہی وہ حجاز سے ظاہر ہونگے اور جائینگے وہ آسمان پر
اور کلام کریگا اُنسے پروردگار اُنکا اور نہین سُنی ہمنے یہ بات کہ یہ شخص آسمان پر بھی گئے پس کہا خالد رض بن الولید نے کہ ہان قسم ہی
اللہ کی چڑھائے گئے تھے وہ آسمان پر اور کلام کیا اُنسے اُنکے پروردگار نے اور خبر دی ہی اُسکی اللہ غالب اور بزرگ نے اپنی کتاب
بزرگ مین جسجگہ کہ فرمایا سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ آخر آیت تک اور

کہا خالد رضؓ نے کہ سُنا ہی مین نے ابا ذر کو کہتے تھے وہ کہ سُنا ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آپ لما اسری بی الی المسجد الاقصیٰ وعرج بی الی السماء وبلغ بی الی السماء الدنیا فاستفتح فقال الملک الموکل بہ من ھذا قال جبریل قال ومن معک قال محمد قال ارسلت الیہ قال نعم ففتح لھما فلما دخل بی الی السماء نظرت واذا رجل جالس وعن یمینہ اسودۃ وعن یسارہ اسودۃ فاذا نظر عن یمینہ ضحک واذا نظر عن شمالہ بکی ثم قال للرجل لجبریل من ھذا معک قال جبریل ھذا محمد قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح فقلت یا جبریل من ھذا قال ابوک ادم تقدم وسلم علیہ فتقدمت وسلمت علیہ فرد علی السلام وھنانی بما اعطانی اللہ من الکرامۃ فقلت یا جبریل فما ھذا الاسود الذی عن یمینہ قال ھم السعداء من اولادہ والاسود الذی عن شمالہ الاشقیاء من اولادہ فالسعداء الی الجنۃ والاشقیاء الی النار ثم عرج بی الی السماء الثانیۃ ولم یزل کذلک یعرج بی من سماء الی سماء الی ان بلغت الی السماء السابقۃ ثم انطلق بی الی سدرۃ المنتہیٰ عند ھا جنۃ الماویٰ فدخلتھا ورایت ما اعد اللہ فیھا من النعیم لاھلھا

راوی کہتا ہی کہ بیان کیا خالد نے راہب سے حدیث معراج اور اُن چیزون کو جو دیکھا اُسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجائبات سے پس تعجب کیا راہب نے خالد اور اُنکے کلام سے اور جانا اُسنے کہ وہ سچّے ہین اور جو کچھ کہا سو سچ کہا پس متوجہ ہوا اُنکی طرف اور کہا کہ ای برادر عربی تمہارا نام کیا ہی اُنھون نے کہا کہ میرا نام خالد ہی اُسنے کہا کہ ای خالد جانو تم اس امر کو کہ اس پہاڑ کے اوپر ایک دیر ہی موسوم بدیر مسیح اور اسمین ایک بطریق بطارقہ قبطہ سے رہتا ہی اور وہ بڑا ظالم اور سخت ہی اور اُسکے نزدیک ایک مرد مسلمان ہی عرب سے کہ قید کر رکھا ہی اُسنے اُس مرد کو مدت سے اور مجکو معلوم ہی یہ امر کہ وہ شخص اصحاب تمھارے نبی سے ہی اور آیا تھا وہ واسطے تجارت کے مصر مین مقوقس بادشاہ کے زمانے مین پس بیچا اُسنے مال اپنا اور خرید کیا اور مال اور گیا مصر سے اسکندریہ کو پس وہان بھی مال بیچا اور دوسرا مال مول لیا اور روانہ ہوا ارض برقہ کو ہمراہ ایک بڑے قافلے کے پس جب آئے وہ نزدیک اس پہاڑ کے نکلا اور آپڑا یہ بطریق مع اپنے غلامون کے قافلے پر اور لوٹ لیا مال اُنکا اور بار برداری اُنکی اور چھوڑ دیا مال والون کو پس جب دیکھا اُسنے تمھارے یار کو اور دیکھا اُنپر لباس عرب کا طمع کی اُنمین اور گرفتار کر لیا اُنکو اور اب وہ اُسکے نزدیک بندھے ہین ایک درخت مین نزدیک دیر کے اور بہ تحقیق اُگی ہی گھانس اُنکے آنسوون سے اور بطریق کسی دن نہین کھاتا پیتا ہی جبتک نہین مار لیتا ہی اُنکو اور کہتا ہی اُنسے کہ نہین ہی تمکو میرے ہاتھ سے رہائی مگر یہ کہ پھر جاؤ تم اپنے دین سے اور رجوع کرو میرے دین کی طرف اور قائل ہو تثلیث کے اور ہو گئے ہین وہ مثل خلال کے اور بطریق نہین باز رہتا ہی اُنکے مارنے سے اور نہین کمی کرتا ہی اُنپر عذاب کرنے سے اور وہ شخص کہتے ہین اپنی مناجات مین یا اللہ قد بذلت جسمی من اجلک فابذل لہ رحمتک ؀ جب باز رہتا ہی بطریق اُنکے مارنے سے تو لاتا ہی وہ بعد اُسکے ایک تصویر تانبے کی جسکے سر پر عمامہ سیاہ اور اُسکے سینہ پر یہ لکھا ہی ھذا النبی العربی محمد پھر پیتا ہی وہ شراب کو اور ڈالتا ہی فضلہ کا اُسکا تصویر پر اور کہتا ہی اُنسے کہ یہ تمھارے نبی ہین سوال کرو تم اُنسے اپنے چھڑانیکا میری قید سے اور وہ مسلمان پناہ مانگتے ہین اللہ تعالیٰ سے بسبب کفر اس بطریق کے راوی کہتا ہی کہ جب سُنا خالد نے یہ حال دشوار گذرا اُنپر اور سخت برہم ہوے پھر منتخب کر لیا اُنھون نے اپنے ساتھیون سے شرحبیل بن حسنہ اور عامر ابن ربیعہ اور یزید بن ابی سفیان اور ہاشم بن سعید اور قعقاع اور مقداد اور رفاعہ بن قیس اور تین مردون کو جنکے نام پر مجکو آگہی نہین ہوئی

مقدمہ جسکے پاس جنت الماوی ہی پہر داخل ہوا مین اُسمین اور دیکھی مین نے وہ چیزین جو مہیا کی ہین اللہ تعالیٰ نے اُسمین نعمتون سے لوگون کے واسطے ۱۲ ؀ ترجمہ ای میرے اللہ بہ تحقیق یالا اور خرچ کیا مین نے اپنے جسم کو تیرے واسطے پس خرچ کر تو اپنی رحمت کو ۱۲-

اور چھوڑا لشکر کو نزدیک دیر کے اور تاکید کی اُنکو ہوشیار رہنے کی تا واپسی اپنے اور روانہ ہوے خالد مع دس آدمیون کے اور چڑھ گئے
پہاڑ پر پس جب پہونچے وہ پہاڑ کی پشت پر ظاہر ہوا اُنکو وہ دیر اور درخت راوی کہتا ہی کہ بطریق نکلا تھا اُسدن واسطے شکار کے پس
جا پڑا وہ ایک جنگلی بیل پر اور شکار کیا اُسکو اور لایا اُسکو دیر مین پس اُترا وہ اُس درخت کے نیچے جو دیر کے دروازے پر تھا اور حکم کیا اُسنے اپنے
غلامون کو دور کرنے کھال اُس جانور کا پس جب دور کیا غلامون نے اُسکی کھال کو حکم کیا اُنکو آگ جلانیکا پس روشن کیگئی آگ اور کاٹتا تھا
وہ ٹکڑے گوشت اُس جانور کے اور بھونکر کھاتا تھا پھر منگائی اُسنے شراب پس لائے غلام اُسکے شراب کو سامنے اُسکے پس پیتا رہا وہ تاآنکہ
خوب مدہوش ہوا پھر چلایا وہ اپنے غلامون پر اور کہا کہ لاؤ تم اُس محمدی کو پس لیگئے اُن مسلمان کو غلام اُسکے اور دراآئی تھی اُنپر
خواری اور اُنکی گردنمین ایک زنجیر لوہے کی تھی پس کہا اُنسے بطریق نے کہ غالب ہو گیا تو ہمپر اے مسلم بسبب اپنے محمد کے (صلی اللہ علیہ وسلم)
پس قسم ہی مجکو اپنے دین کی کہ نہ اُٹھاؤنگا مین تیرے اوپر سے عذاب کو تا آنکہ پھرے تو میرے دین کیطرف اور قائل ہو تثلیث کا اور نہین تو
مین تیرا قاتل ہون پس کہا اُس مرد مسلمان نے کہ کر تو جو تیرے اختیار مین ہی اسواسطے کہ مین خوب جانتا ہون اس امر کو کہ تمام چیزین
موقوف خدا کی خواہش اور ارادے پر ہین اور بندے اُسکے اختیار مین ہین اور آسمان بلند کیے گئے ہین اُسکی قدرت سے اور زمین بچھائی گئی
ہی اُسکی حکمت سے اور سخاوت اور بخشش اُسکی خلق مین اُسکے علم مین ہی اور علم اُسکا کل اشیا پر محیط ہی اُسکے واسطے اُسکی خلق مین نظر ہی انجام کار
پر اُسکا کوئی مثل نہین ہی اُسکے واسطے ملک ہی اُسکا کوئی وزیر نہین ہی پس جب سُنا بطریق نے کلام مسلمان کا اور توحید اور تعظیم اُنکی
واسطے اللہ تعالیٰ کے بہت برہم ہوا وہ اور لیا اپنی تلوار کو اور قصد کیا نکالنے تلوار کا میان سے اور اُسکے مارنے کا مرد مسلم پر کہ اُسیوقت آئے
اور پہونچے خالد اور دس ساتھی اُنکے اُسپر درانحالیکہ وہ قابض تھا اپنی تلوار پر پس چلائے خالد بن الولید اور ڈانٹا اُسکو اور کہا کہ باز رہ
تو اے دشمن خدا اللہ کے ولی سے اور تکبیر کہی اُنھون نے ان الفاظ سے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ ونصر وحیانا بالظفر وکن سیوفنا من رقاب
من کفر اور ناگہان درآئے خالد بطریق پر پس جب دیکھا بطریق نے اُنکے ناگہان درآنے کو اُٹھ کھڑا ہوا وہ اپنے پیرون کے بل اور نکال لیا
اپنی تلوار کو اور قصد حملے کا کیا خالد پر پس پیش آئے اُسپر خالد ساتھ اپنے چھوٹے نیزے کے اور مارا اُسکے سینے مین ایک نیزہ کہ پار ہو کر
چمکنے لگا وہ اُسکی پشت سے اور حملہ کیا اصحابہ نے بطریق کے غلامون پر پس مار ڈالا اُن سب کو اور اُترے خالد اور ساتھی اُنکے کنوئین پر
بارادہ محاصرۂ دیر کے پس آئے سامنے اُنکے راہب لوگ اور کہا اُنھون نے کہ ہم قوم راہب ہین ہم لڑائی کے لوگ نہین ہین جو تمسے لڑین
اور تمھارے نبی نے منع کیا ہی تمکو قتل رہبان سے پس کہا خالد نے کہ دیدو ہمکو جو کچھ اس بطریق کا تمھارے پاس ہو مال اور اسباب وغیرہ
سے اور تم لوگ ہماری طرف سے اللہ کی امان مین ہوگے اور ہم تعرض نہ کرینگے تمسے اُنھون نے کہا کہ ہم بخوشی واطاعت یہ امر کرینگے
پھر نکالا اُنھون نے مال بطریق کا اور اسباب اور لڑکے بالے اُسکے پس لیلیا خالد نے اُس سب کو اور آئے وہ طرف قیدی کے اور کھولی
زنجیر اُنکی اور پوچھا کہ تم کس عرب سے ہو اُنھون نے کہا کہ مین امیر بن حاتم طائی ہون قید ہوا مین آخر زمانہ خلافت ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہ مین اور صورت یہ ہوئی کہ پہونچا مین اسکندریہ مین پس بیچا مین نے مال اپنا اور خریدا دوسرا مال اور چلا مین
اسکندریہ سے مع اپنے مال کے ارض برقا کو ساتھ ایک جماعت سوداگرون کے پس نکلا ہمپر یہ بطریق اور لوٹ لیا ہمارے مالون کو

ترجمہ اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے اللہ نے فتح دی اور مدد کی اور مالک کیا ہمکو ساتھ فتح کے اور کر دے ہماری تلوارون کو کافرون کی گردنون پر ۱۲

اور چھوڑ دیا تا جران قاتلون کو اور نہین قید کیا کسیکو سوا میرے اسواسطے کہ اُنمین سوا میرے کوئی عربی نہ تھا اور تھا حکم اللہ کا ہونیوالا پس مبارکباد دی اُنکو مسلمانون نے ساتھ تلافی کے اور بشارت دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کیطرف سے ساتھ بزرگی کے اور پھرے خالد اور ساتھی اُنکے بارادہ دیر راہب کے اور مال واسباب بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے گھوڑون پر اُنکے آگے تھے اور برابر چلتے رہے وہ تا اینکہ اُترے پہاڑ سے اور قریب دیر کے پہونچے پس دیکھا جب مسلمانون نے خالد کو کہ آتے ہین اُنکی طرف مع اپنے ساتھیون کے اور مال بطریق کا اور لڑکے بالے اُسکے اُنکے سامنے ہین خوش ہوئے مسلمان اُنکی سلامتی سے اور بلند کین آوازین اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود کے بشیر ونذیر پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور استقبال کیا اُنھون نے خالد اور اُنکے ساتھیون کا اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی قیدی کو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور بہت خوش ہوا راہب بسبب رہائی امیر اور ہلاک بطریق کے راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بیان کرتے تھے راہب سے ماجرا بطریق کا اور بطریق سنتا تھا اُنکے کلام کو کہ اُسیوقت آوازین گھوڑون اور کھڑکھڑاہٹ لگامون کی اور چلانا اور رونا عورتون اور لڑکون کا اور آوازین نالۂ مردونکی معلوم ہوئین اور قبطی چلاتے تھے اُنپر پیچھے اور آگے سے اور گفتگو سوارونکی اور حرکت نشانون اور صلیبونکی سُنی اور دیکھی گئی اور کنواری عورتین روتی تھین ساتھ ذلت اور عاجزی کے اور خولہ بنت الازور آگے تھی پیچھے اُنکے رہائی اُنکے سامنے اُنکے چلے جاتے تھے ذلت قید مین اور خولہ روتی تھین اور یہ اشعار بطور بین مصیبت کے پڑھتی تھین اشعار

بدال المصاب نعم الوینی والحرب	والعین باکیة والدمع منسکب	ونادت الارض مما قد رمیت به
بدن ہوگئی مصیبت بین سے لیا سختی اور لڑائی نے	اور آنکھین روتی ہین اور آنسو جاری ہین	اور تر ہوگئی ہین بسبب اُس چیز کے جو ڈالا ہین نے اُسپر تری آنسو
حتی توھمت ان الارض تنقلب	جاءت بنی القبط فینا عند غفلتنا	واستحکموا القبط لما ذلت العرب
تا ہونگے گمان کیا ہین نے برابر کہ زمین بدل جائیگی	ظلم کیا قبطیونکے ہاتھ نے ہم مین وقت ہماری غفلت کے	اور مضبوطی کی قبطیون نے اپنے کام مین جبکہ عاجز اور ذلیل ہوئے عرب
لهفی علی بطل قد کان عدتنا	فیه العفاف وفیه الدین والادب	قد کان ناصرنا فی وقت شدتنا
رنج اور افسوس ہے میرا ایک دلیر پر جو تھا ساز وسامان ہمارا	تھی اُسمین پارسائی اور دینداری اور پرہیزگاری شائستہ ہر چیز کی	تھا وہ مدد کرنیوالا ہماری سختی کے وقت مین
اعنی ضرار الذی للحرب ینتدب	فیه الحمیة والاحسان عادته	فیه التعصب والاحسان والحسب
یعنی ضرار کہ وہ واسطے لڑائی کے منتخب کیے جاتے تھے	تھی اُنمین غیرت اور نیکی کرنا عادت اُنکی	تھی اُنمین سختی اور نیکوکاری اور بزرگی
فلو کان یقدر ان یرقا مراکبه	کان العدو ربنا والعرب ملتهب	او کان خالد فینا حاضر الشفینا
اگر قدرت رکھتے وہ سوار ہونے کی اپنی سواریون پر	تو جلایا گیا ہوتا دشمن ساتھ آگ لڑائی کے	یا موجود ہوتے ہمارے ساتھ خالد تو ہر آئینہ آرام حاصل ہوتی
وزال عنا الذی تکشوا ونتعب	او کلن یسمع صوتی فلاح بی عجلا	مهلا فقد زال عنك البوس والعطب
اور دور ہوتی ہمسے وہ چیز جسکی شکایت کرتے ہین	یا سُنتے وہ میری آواز کو تو پکارتے وہ جلد اور کہتے	کہ ٹھہر یہ تحقیق جاتی رہی اور دور ہوئی تجھسے سختی اور ہلاکی

راوی کہتا ہے کہ نہین فارغ ہوئی تھین خولہ بنت الازور اپنے اشعار سے مگر یہ کہ خالد نے سُنا شعر پڑھنا اور پکارنا اُنکا پس جواب دیا اُنکو خالد نے ان الفاظ سے لبیک لبیک قد جاءك الفرج ونحن معك... لیلو تکبیر کہی اور حملہ کیا خالد اور مسلمانون نے قبطیون پر اور جھکے اُنپر ساتھ تلوار روشن اور نیزون چمکنے والون کے اور شور کیا عربی گھوڑون نے پس پریشان ہوگئین عقلین قبطیون کی

اور کانپنے لگے دل اُنکے اور پکڑلیا اُنکو لرزے نے اور دو ٹکڑے کیا اُنکے سرون کو صحابۂ ابرار کی تلوارون نے پس تھوڑی دیر مین
مسلمانون نے سات سو مرد کو قبطیون سے مار ڈالا اور گرفتار کرلیا تیرہ سو مرد کو اور لے لیا مسلمانون نے گھوڑے اور ہتھیار اور کپڑے
اُنکے اور رہائی پائی مسلمان قیدیون نے اور سلام کیا بعض نے بعض کو اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور
مبارکباد دی ضرار کو بسبب اُنکی رہائی کے اور آئے ضرار خالد کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کام کا پس مرحبا کہی اُنکو
خالدرضؓ نے اور بزرگداشت کی اُنکی اور مبارکباد دی اُنکو بسبب سلامتی اور رہائی کے اور دیا خالد نے ہر مرد کو مسلمان قیدیون سے ایک گھوڑا
قبطیون کے گھوڑون سے اور ہتھیار ایک مرد کے اور باقی گھوڑون پر سوار کرلیا عورتون اور لڑکون کو اور بار کرلیا اسباب کو اور رخصت
کیا خالدرضؓ نے راہب کو بعد اسکے کہ لکھدی اُسکو ایک دست آویز واسطے ہر چیز کے جو احتیاج کھانے اور پینے اور کپڑے سے ہو اُسکو اور
اُس شخص کو جو رہے اُسکے پاس اُسکے دیر مین اور یہ کہ پہونچینگی اُسکو سب چیزین اسکندریہ سے جبتک زمانہ رہیگا اور روانہ ہوے خالد
مع اپنے لشکر اور قیدیون کے درانحالیکہ وہ بندھے ہوے تھے سامنے اُنکے رسیون مین تا اینکہ پہونچے اسکندریہ مین اور اُترے امیر مع
اپنے لشکر کے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب اُترے خالد مع اپنے لشکر کے اسکندریہ پر تنگی مین پڑا سینہ ارسطولیس بادشاہ کا ہمن ہیبت سے
اور حکم کیا اُسنے اپنے حجاب کو اس امر کا کہ پکار دین وہ اپنے لشکر مین واسطے درستی سامان لڑائی اور سوار ہونے اور نکلنے کے باب اسدرہ
کیطرف بمقابلہ عرب کے اور واقع ہوا شور شہر مین عرب کے آنے اور اُنکے اُترنے کا شہر پر پس کانپنے لگے دل وہان کے لوگون کے اور
آئے سرداران قبط اور حجاب ارسطولیس بادشاہ کے پاس اور کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ کیا راے ہی تیری ان عرب کے معاملہ مین
اُسنے کہا کہ بہت قریب ہی یہ کہ تجویز کرون مین کوئی راے اور بندوبست کرون حالانکہ در آیا ہی خوف تم لوگون مین اور جگہ پکڑی ہی
اُنکے ڈرنے تمھارے دلومین اور طمع کی ہی اُنھون نے تمھارے ملک مین بسبب کمی تمھاری کوشش کے اور ذلیل جانا ہی اُنھون نے تمکو
اور جان لیا ہی اُنھون نے یہ امر کہ نہین حمایت کرتے ہو تم اپنے شہرون کی اور نہین لڑتے ہو تم اپنے اہل و عیال کیطرف سے اور اگر لڑتے
ہو تو ہوتی ہین خواہشین تمھاری جدا اور رائین تمھاری غیر متفق لہذا اُن لوگون نے ہلاک کیا تمھارے حامیون کو اور مار ڈالا
تمھارے دلیرون کو اور نہین ڈرتے تمسے لڑنے کو اور اب وہ اُترے ہین تمھارے میدان مین اور شہر پر اور وہ قصد تمھاری لڑائی کا
رکھتے ہین اور نہین ہی کوئی باز رکھنے والا اُنکا اور اگر میرے نزدیک ہوتے وہ ساتھی اُنکے جنکو قید کیا اور بھیجدیا مین نے بجانب وزیر
زجاج کے تو مصالحہ کرلیتا عرب سے بسبب اُنکے اور دور کرتا مین عرب کو اپنے یہان سے اور تجاوز کیا مین نے حد سے اُن دو ہزار کے
بارے مین جنکو مین نے قیدیون کے ساتھ بھیجا پس اگر ہوتے وہ لوگ میرے پاس تو لڑتا مین اُنکو لیکر عرب سے حسب طاقت اپنے پس کہا
اُسکے وزیر نے کہ ای بادشاہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے یہ امر کہ بھیجے تو عرب کے پاس کسی ایلچی کو کہ گفتگو کرے اُنسے صلح کے باب مین اس شرط پر کہ ہم
سپرد کرینگے اُنکے قیدیون کو جو ہمارے قبضے مین ہین پس کہا بادشاہ نے کہ یہ عرب نہین باقی رہے ہین اس حال پر کہ بیڑ رہو دین ہمسے
اور نہین قبول کرتے ہین وہ ہماری طرف سے ایلچی کو جیسے کہ آپڑے تھے ہم اُنپر اور وہ اُترے تھے بمقام مجرالصھا کے وزیر نے کہا کہ کیا ضرر ہی
تجکو ایلچی کے بھیجنے مین اُنکے پاس پس قصد کیا بادشاہ نے ایلچی کے بھیجنے کا اور وہ مشورہ کرتا تھا اس بارے مین اپنے دل سے کہ اُسوقت آئے

اُسکے پاس نگہبان دریا کے جو گھاٹ پر مقرر تھے اور خبر دی اُسکو اس امر کی کہ ایک کشتی ظاہر ہوئی ہے بحر کی طرف سے اور ہم نہین جانتے ہین
کہ اُسکا کیا حال ہی اور وہ کہان سے آئی ہی پس سُنا بادشاہ نے یہ حال نگہبانون سے ملتوی کیا اُسنے روانگی ایلچی کو اور آمادہ ہوا
واسطے آنے اُس کشتی کے اور گمان کیا اُسنے اپنے دلمین کہ وہ کشتی حاکم برقا بادشاہ کیماؤش کی ہی پس نہین گذرا تھا تھوڑا عرصہ تا اینکہ
لنگر انداز ہوئی وہ کشتی گھاٹ مین اور اُترا اُسپر سے ایک بوڑھا قس خوبصورت رودار سیاہ ریشمی کپڑے پہنے اور سر پر سُرخ عمامہ
رکھے ہوے اور اُترے اُسکے ساتھ دس آدمی قسون اور راہبون سے پس جب اُترے وہ کشتی سے آئے انکے واسطے گھوڑے بادشاہ کے
پاس سے آراستہ ساتھ زین پوشون کا مدار کے جنمین نگینے جواہر کے جڑے تھے اور لگامین اُنکی سُنہری تھین پس سوار ہوے وہ اور نکلے اُنکی
ملاقات کیواسطے امرا اور حجاب اور آئے اُنکے پاس اور تعظیم کی اُنکے مرتبون کی اور بزرگداشت کی اُنکی اور چلے سامنے اُنکے بادشاہ کے محل تک
پس اُترے وہ اور ٹھہرے ایکدن اور رات اور آئین اُنکے واسطے دعوتین اور اچھی چیزین بادشاہ کے پاس سے اور رات گذرانی
اُنھون نے اچھے حال سے پس جب صبح ہوئی دوسرے دن کی سوار ہوے وہ اور نکلے طرف لشکر کے اور آئے بجانب سراپردہ ارسطولیس
بادشاہ کے اور اُترے وہ گھوڑون پر سے اور داخل ہوے بادشاہ کے پاس پس اُٹھ کھڑا ہوا بادشاہ اُنکے واسطے اور تعظیم کی اُنکی اور بٹھلایا
اُنکو اپنے ساتھ تخت پر محمد بن اسحاق راوی نے بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو ثقات سے اس امر کی کہ ارسطولیس بن مقالیس نے
بھیجے تھے بہت اچھے تحفے واسطے کیماؤش بادشاہ کے جو حاکم سرزمین برقا کا تھا حدود فرطجانہ تک اور یہ سب جزائر ہین بحرین مین اور
کیماؤش ان سب کا بادشاہ تھا اور تھا وہ بڑا بادشاہ بڑے لشکر والا اور مالک کر دیا تھا اُسنے اپنے بیٹے افلاعورس کو فرطجانہ کے خزائن پر
اور تھا لشکر اُسکا دو لاکھ آدمی قوم روم سے پس جب بھیجا ارسطولیس نے ان دونون باپ بیٹون کیواسطے تحفہ تو بھیجا اُنکو خط بھی جسمین ڈرایا
تھا اُنکو عرب سے اور خط کا مضمون یہ تھا کہ ای بادشاہ دنیا گھر زوال اور کوچ کرنے کا ہی اور نہین دی دُنیا نے کوئی چیز مگر یہ کہ پھیر لیا اُسکو
اور نہین خوش کیا اُسنے کسیکو مگر یہ کہ زیان کار کیا اُسکو پس مغرور وہ ہی جسنے چنگل مارا اُسکے دامن غرور مین اور مطئن ہوا اسپر اور نیکبخت
وہ ہی جسنے پہنا لباس خوف کا اور کام کیا واسطے گھر آخرت اور پائدار کے آیا نہین دیکھا تو نے ای بادشاہ بزرگ فلیطس یعنے ہرقل کو جو حاکم شام
اور زمین سوریہ کا تھا بلاد قسطنطنیہ تک کہ کیونکر جاتا رہا ملک اُسکا اور خالی ہو گئے اُس سے شہر اُسکے اور پوشیدہ اور دور ہو گئے اس سے
غلام اُسکے اور لشکر اُسکا اور یہ معاملہ اسوقت ہوا کہ جب ڈالا اُسکو دُنیا نے اپنے مصائب مین اور تیر اندازی کی اُسپر ساتھ تیرون اپنے
رنج رسائی کے بعد اسکے کہ تھی دنیا اسکے چہرے پر شادمان اور چمکنے والی اور نار استی کی دنیا نے اُسکے ساتھ تا اینکہ روند ڈالا اسکو دشمنون نے
اور اتری اسپر حاجتمندی اور بلا کی بعد ایسی درگاہ کے کہ زندہ تھی اُسکے سبب سے بزرگی اور جوانمردی اور بعد ایسے دبدبے کے کہ آراستہ تھین ساتھ
اُسکے خوبیون کی خصلتین بتحقیق ملتی تھی زمین اُسکے قدمون کے نیچے اور ہوے تھے آسمان مطیع اُسکے پس جب دیکھا زمین نے تازہ روئی اور شادمانی
اسکی گیاہ ناک ہوئی وہ اور اگر دیکھا اُسنے جفا اور ستم اُس سے خشک بے گیاہ ہو گئی وہ ہر آئینہ تھا رادے اور ادہام لشکر اسکے اور رات دن
مددگار اسکے تھے پس کون ہی ایسا کہ دور کرے حکم اُس ذات کا جسنے آراستہ کیا برجون کو اپنے بندون کیواسطے اور موجود کیا اُسنے ستارونکو
واسطے اپنی ایسی ہیبت کے کہ اگر چاہے وہ تو باندھ دیوے ہوا کو سخت کر دیوے پانی کو اور جدا کر دیوے ترکیب آسمان کو اور الفت دیوے

ب پانی مین اور باز رکھے روشنی کو سورج اور چاند سے اور باز رکھے اُن دونون کو چلنے اور سفر سے اور اگر چاہے تو بند کر دیوے وہ
ہ بہنے اور چلنے ہوا اور آندھیون کو اور کھولدیوے میان برقون چمکنے والی کے اور اُگا دیوے تر گھانس کو دریاؤن پر اور بہا دیوے
ت کو روشنی دن کی اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ نہین یہ مثالین دین مین نے تیرے واسطے مگر بسبب اپنے علم کے اس بات پر
دُنیا کی بازگشت طرف زوال کے ہی اور یہ محمدی لوگ غالب ہو گئے ہین شہرون پر اور ذلیل کیا اُنھون نے اپنی تلوارون کے سبب سے
دون کو اور شکست دی اُنھون نے لشکرون اور فوجون کو اور برپا کیا اُنھون نے اپنے دین کو ساتھ تلوارون تیز کے اور مالک ہو گئے اور
لیا اُنھون نے شام کو قیاصرہ سے اور آیا ہی ایک گروہ انکا میری طرف کو اور مالک ہو گئے ہین وہ بعض ہمارے شہرون کے اور حکومت
صل کی ہی انمین اور جھگڑتے ہین وہ ہمسے باقی ہمارے ملک مین اور کوشش کرتے ہین ہمارے نکالدینے مین اس ملک سے پس جب
عت پاوینگے وہ ہمسے تو نہ بے پروائی ہوگی اُنکو تم سے اور بہتر یہ ہی کہ آمادہ ہو تو انکے واسطے ہمتون کے پاؤن سے اور مدد دے تو ہمکو
پنے لوگون سے اُنپر جنھون نے سرکشی اور ظلم کیا ہی اور کمک کر تو ہماری کہ ہم تیرے ہمسایہ ہین اور ہم سب تیرے لشکر اور تیرے مددگار
ن راوی نے بیان کیا ہی کہ جب پہونچا ہدیہ اور خط بادشاہ کیماؤش کے پاس پڑھکر سُنایا اُسنے اپنے ارباب دولت کو اور کہا اُسنے
کیا کہتے ہو تم لوگ اس امر مین جو سُنا تمنے ارسطولیس کے خط مین اور کیا راے ہی تمھاری پس کہا اُنھون نے کہ اے بادشاہ سلاطین ہمیشہ مدد
ب کرتے ہین بادشاہون سے اور جو بات حاکم اسکندریہ نے لکھی ہی وہ بہتر ہی اور جان تو اس امر کو کہ عرب جسوقت مالک ہو جاوینگے ملک قبط
توضرور متوجہ ہونگے وہ ہمارے شہرون کی طرف پس بھیج تو قبطیون کے واسطے کمک ہم لوگون کی تاکہ قوت دے وہ کمک انکو انکے
نون پر اور مسیح مدد دیوینگے ہمکو پس جب سُنا ملک کیماؤش نے کلام اپنے سردارون کا بہتر جانی اُسنے راے اُنکی اور خلعت دیا اپنے بھائی
طفانوس کو اور منتخب کیا اُسکے ساتھ چار ہزار سوار کو اور حکم کیا اسکو روانگی کا واسطے قوت دہی حاکم اسکندریہ کے پھر بھیجا کیماؤش نے
خادم کو پاس بڑے بطرک کے جو عالم تھا انکے دین کا اور برپا رکھنے والا انکی شرع کا اور نام اُسکا سیطس تھا اور تھا مقام اُسکا ایک دیر مین
شہور بہ دیر کنایس تھا اور اس بطرک کی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور تھا وہ شاگرد زیروشا کا اور زیروشا شاگرد مرقش کا اور مرقش
گرد یحینا کا اور یحینا ولیمی بھائی حواری مسیح عیسیٰ بن مریم کا تھا اور بطرک سیطس نے پڑھا تھا علمون کو اور مطالعہ کیا تھا کتابون کو اور وہ
ن رکھتا تھا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جانتا تھا صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور امید رکھتا تھا آپکے ظہور کی اور سُنتا تھا آپکے اخبار کو
امیدوار تھا آپکے زمانۂ بعثت کا پوچھتا تھا آپکی نشانیون اور معجزات کو پس جب پہونچی اسکو خبر مبعوث ہونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ظاہر ہوئین نشانیان اور معجزات آپکے تو ایمان لایا وہ آپکا اور قصد رکھتا تھا آپکی حضوری کا پس نہین مدت گذری مگر اندک تا آنکہ پہونچی
خبر وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس رویا وہ آپکی وفات سے اور اختیار کیا گوشۂ غمگینی کو اور نہین ظاہر ہوا وہ کسی کے واسطے اپنی
سے ایک سال کامل اور اگر ہوتا وہ مشغول عبادت مین تو نہ نکلتا اور نہ ظاہر ہوتا وہ پھر بنایا اُسنے اپنے واسطے ایک صومعہ راہ پر
جب آتا تھا کوئی قافلہ اُسکی طرف تو پوچھتا تھا وہ اس سے حال لشکر مسلمانون کا اور یہ کہ وہ کس سرزمین مین ہین اور پوچھتا تھا
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون خلیفہ ہوا پس کہا گیا اُس سے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے پس جب وفات پائی

ابو بکر صدیق نے پہونچی اُسکو خبر اُنکی وفات اور خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی بعد اُنکے پھر پہونچی اُسکو خبر فتوح شام اور روانگی صحابہ کی
بجانب مصر کے پس جب ہوئی یہ نوبت تو بھیجا اُسکو بادشاہ کیماوُش حاکم ارض برقانے بسواری کشتی کے بادشاہ ارسطولیس کے پاس
واسطے بشارت دہی آنے کمک کے مع اصطفانوس بھائی بادشاہ کیماوُش کے بہ جمعیت چار ہزار سوار کے اور قریب تر پہونچے
وہ لوگ ارسطولیس کے پس جب حاضر ہوا اسطس سامنے بادشاہ ارسطولیس کے اور آگاہ کیا اُسکو اس حال سے تو خوش ہوا بادشاہ اور
کہا اس سے کہ ای باپ ہمارے مین چاہتا ہون تیری بخشش اور احسان سے یہ بات کہ جا تو ان عرب کے پاس بطور ایلچی کے میری طرف سے
اور دریافت کر تو میرے لیے خبر اُنکی اور دیکھ تو اس چیز کو جو اُنکے نزدیک ہی اور اُس چیز کو جسکا وہ عزم رکھتے ہین اور یہ کہ غرض اُنکی
لڑائی ہی یا صلح پس اگر ہی غرض اُنکی صلح کرنا تو میرے پاس اُنکے قیدی ہین اور وہ ایک بڑی جماعت ہین کہ بھیجدیا ہی مین نے انکو بجانب
دیر زجاج کے پس اگر مصالحہ کرین وہ ہمسے تو مین سپرد کردونگا قیدیون کو انکے اور دونگا مین اُنکو کسی قدر اپنے مال سے اور باندھ لونگا مین
انکے ساتھ عہد اس بات کا کہ نہ پھرین وہ ہماری طرف کو اور نہ تعرض کرین ہمسے پس کہا بطرک نے کہ جو حکم تیرا ہی اسکو مین کرونگا ولیکن
ای بادشاہ جان تو اس امر کو کہ مین نے پڑھی ہی کتابون مین اور سُنی ہی اخبار گذشتہ سے یہ بات کہ اللہ غالب اور بزرگ بھیجیگا آخر
زمانے مین ایک نبی عربی کو زمین تہامہ سے اور پیش کیے اور دکھائے جائینگے انکو تمام زمین کے خزانے پس نہ توجہ کرینگے وہ خزانون کی
طرف اور اختیار کرینگے فقر کو دولتمندی پر اور اصحاب انکے بھی تبعیت کرینگے انکی راہ کی اور قائم رکھینگے انکی سنت کو اور مین جانتا ہون
ای بادشاہ کہ امتحان کرونمین انکے حال کا پیشتر اپنے جانیکے انکی طرف بادشاہ نے کہا کہ کس چیز سے آزمایش کریگا تو اُنکی اُسنے کہا کہ ای
بادشاہ حکم کر تو کسی ایک غلام کو اپنے غلامون سے کہ زین پوش باندھے وہ ایک خچر پر بہتری سواریون سے اچھے زین پوش اور سامان
کے اور گلے مین ڈالے اُسکے حمیلین انواع جواہرات اور یاقوتون کی اور چھوڑدے اُسکو مسلمانون کے لشکر کی طرف پس اگر لے لیوینگے وہ اُسکو
تو جان لینا تو اس امر کو کہ وہ دنیا کے طالب ہین اور لڑائی اُنکی دنیا کیواسطے ہی اور نہین چاہتے ہین وہ آخرت کو اور اگر وہ پھیر دینگے
اُسکو تمھاری طرف کو پس جان لینا یہ بات کہ وہ طالب آخرت اور اُس چیز کے ہین جو اللہ غالب اور بزرگ کے نزدیک ہی پس حکم کیا
بادشاہ نے اپنے سائیسون کو اس امر کا کہ درست اور آراستہ کرین وہ ایک خچر کو اُسکی اچھی سواریون سے ساتھ زین پوش سُنہری جڑاؤ
جواہرات کے اور سُنہری لگام لگادین اُسپر اور لٹکادین اُسکے گلے مین حمیلین موتیونکی اور چھوڑدین اسکو بجانب لشکر مسلمانون کے پس
ایسا ہی کیا اُنھون نے راوی کہتا ہی کہ تھے مسلمانون کی نگہبانی پر اُسدن شرجیل رض بن حسنہ کاتب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پس جب نزدیک ہوا وہ خچر مسلمانون کے لشکر سے اور دیکھا اُسکو اور اُسکی زینت اور جواہرات کو شرجیل بن حسنہ نے ہنسے وہ
اور کہا کہ دشمنان خدا چاہتے ہین اسکے سبب سے ہماری آزمایش کو اسبات پر کہ ہملوگ طالب دنیا کے ہین یا آخرت کے قسم ہی
اللہ کی نہین ہی ہم مین کوئی شخص ایسا جو جھکے اُس چیز کی طرف کہ نیست ہونیوالی ہی اور نہین ہی خواہش ہماری مگر اس چیز مین جو
باقی اور پایدار ہی پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال
والاولاد آخر آیت تک پھر پکڑلی باگ خچر کی اور لائے اُسکو قبطیون کے لشکر کی طرف پھر چھوڑدیا اُسکو راوی کہتا ہی کہ جب

دیکھا بادشاہ نے اس حال کو سخت ہو گیا چہرہ اُسکا اور کہا قسم ہے اللہ کی اس سبب سے غلبہ دیے گئے وہ لوگ اور خوار و ذلیل کیے گئے ہم اور بابِ مراد انا اور آگاہ تھا انکے حال سے پھر حکم کیا اُسنے بطرک سیطس کو جانیکا مسلمانون کی طرف پس چلا بطرک پا پیادہ بجانب لشکر مسلمانون کے پس جب نزدیک ہوا اُنسے متوجہ ہوے شرحبیل بن حسنہ اُسکی طرف اور پوچھا اُسکے حال سے پس کہا اُسنے کہ مین ایلچی ہون ارسطولیس بادشاہ کا بجانب سردار عرب کے پس لیا اُسکو شرحبیل نے اور لیگئے اُسکو لشکر مین بارادہ خیمہ خالد بن الولید کے پس جب داخل ہوا بطرک سیطس مع شرحبیل بن حسنہ کے مسلمانون کے لشکر مین دیکھتا تھا وہ عرب کی طرف اور وہ لوگ بیٹھے تھے پس دیکھا اُسنے ایک قوم کو کہ چھوڑ دیا ہے اُنھون نے دنیا کو بعض اُنمین سے قرآن شریف پڑھتے ہین اور بعض اُنمین سے ذکر خدا مین مشغول ہین اور بعض نماز مین مصروف ہین اور دیکھا اُنمین آرام دہندگان کو اور نور روشن کہ بلند ہے انپر پس جب پہونچا وہ خالد بن الولید کے خیمے تک اجازت چاہی اُسکے واسطے شرحبیل بن حسنہ نے پس اجازت دی اُسکو خالد نے داخل ہونیکی پس جب داخل ہوا وہ خالد کے پاس اُنکے خیمے مین پایا اُنکو بیٹھے ہوے زمین پر اور نہ تھا اُنکے واسطے کوئی حاجب اور دربان اور سامنے اُنکے ایک جماعت صحابہ کی تھی پس سلام کیا اُنکو سیطس نے اور کہا کہ کون تم مین کا سردار ہے پس جواب سلام کا دیا اُنھون نے اور اشارہ کیا خالد کی طرف پس کہا بطرک نے کہ آیا تم سردار اس قوم کے ہو خالد نے کہا کہ ایسا ہی سمجھتے ہین یہ لوگ مجھکو کہ مین انکا سردار ہون جبتک رہون مین حق پر اور تبعیت کرون مین عدل کی حکم اور انصاف مین اور ڈرون مین اللہ تعالیٰ سے نیکی کرنیوالا ہون مین واسطے نیک کے اُنمین سے اور سختی کرنیوالا ہون بد پر جبکہ نکلجاؤن مین ان چیزون سے تو نہین سرداری ہے مجھکو انپر پس کہا بطرک نے کہ تم قسم ہے اللہ کی وہ قوم ہو کہ بشارت دی ہے تمھارے نبی کی مسیح پسر بتول نے اور حق تمھارے ساتھ ہے نہ جدا ہوگا تمسے راوی کہتا ہے کہ حکم کیا اُسکو خالد نے بیٹھنے کا پس بیٹھا وہ اور کہا اُسنے کہ اے گروہ عرب کے آگاہ کرو تم مجکو اپنے نبی کے حال اور انکے حسب نسب سے خالد نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ نے برگزیدہ کیا اولاد آدم سے عرب کو اور برگزیدہ کیا عرب سے مضر کو اور مضر سے کنانہ کو اور کنانہ سے قریش کو اور قریش سے ہاشم کو اور ہاشم سے عبد المطلب کو اور عبد المطلب سے عبد اللہ کو اور عبد اللہ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر کہا خالد نے کہ سوال کیے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت سے پس فرمایا آپ نے کنت نبیا وآدم بین الماء والطین اور فرمایا آپ نے لما خلق اللہ تعالی العرش کتب علی ساق العرش لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فلما وقع آدم فی الزلۃ واخرج من الجنۃ راے مکتوبا علی ساق العرش لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقال آدم یا رب من ہذا محمد قال ولدک یا آدم الذی لولاہ لما خلقتک قال آدم بحرمۃ ہذا الولد ارحم الوالد قال اللہ عز وجل یا آدم لو تشفعت الینا بمحمد فی اہل السموات والارضین لشفعناک پھر اللہ غالب بزرگ نے کیا آپ کے نام کو نزدیک اپنے نام سے اور ذکر کیا آپکا ساتھ نام اپنے ذکر کے اور نام رکھا آپ کا مثل اپنے نام کے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان اللہ بالناس لرؤف رحیم اور فرمایا آپکے حق مین بالمؤمنین رؤف رحیم اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق مین یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور اللہ غالب اور بزرگ نے بلند کیا ذکر آپ کا اور بڑائی کی آپ کے فخر کی اور بزرگ کیا آپ کے کام کو پس فرمایا اللہ بزرگ اور برتر نے ورفعنا لک ذکرک اور یہ امر انتہاے بزرگی اور تعظیم اور تکریم ہے اور فرمایا اللہ بزرگ نے

یا محمد لا اذکرا و تذکر و لا عرفنا و یتعرف ومن سبک فقد سبنی ومن مجدک فقد مجدنی ومن انکر بنبوتک فما عرفنی وانا اقسم بنبوتک ان
جحدت وخالفوک علیہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویقول الذین کفروا لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم اور فرمایا ہو اللہ تعالیٰ نے
وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ راوی کہتا ہو کہ جب سُنا بطرک نے یہ حال خالد سے خوش ہوا وہ اور کہا اُسنے قسم ہو اللہ کی
بہ تحقیق نجات پائی اُسنے جسنے تبعیت کی اُنکی اور رسوا انکار ہوا وہ جو جدا ہوا اُنسے پھر تجدید کی بطرک نے اپنے اسلام کی خالد کے ہاتھ پر اور
بیان کیا اُنسے حال اپنا ابتداء سے انتہا تک کہ کیونکر ایمان لایا وہ ساتھ اللہ کے اور تصدیق کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس
خوش ہوے خالد اور مسلمان اُسکے اسلام سے اور کہا خالدؓ نے کہ کسواسطے آیا ہو تو ارسطولیس بادشاہ کے پاس سے پس بیان کیا اُسنے خالد
سے کل حال بادشاہ ارسطولیس کا اور یہ کہ ہدیہ اور خط بھیجا تھا اُسنے سردار برقا کے پاس بطلب کمک کے تمہارے خوف سے اور بھیجا
اُسکے واسطے ملک کیاؤش نے اپنے بھائی اصطفانوس کو بہ جمعیت چار ہزار سوار کے بطور کمک کے اور مین نے سبقت کی اُسپر دریا مین
بادشاہ ارسطولیس کیطرف تاکہ خبر دون مین اُسکو اس حال سے اور بھیجا مجھکو ارسطولیس نے تمہارے پاس بطور ایلچی کے چاہتا ہو وہ
صلح کرنا تمسے اور نہین خواہش رکھتا ہو تمسے لڑنے کی اور کہا ہو اُسنے کہ صلح کرلو تم اُس سے اس امر پر کہ دیویگا وہ تمکو کسیقدر اپنے مال
سے اور سپرد کر دیگا تمھاری ایک قوم کو عرب سے جنکو گرفتار کر لیا ہو اُسنے ساحل بحر شام سے پس کہا خالد نے کہ ساتھی ہمارے پس
چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اُنکی قید کو اور یکجا کر دیا ہمکو اور اُنکو اور غالب کیا ہمکو قبط ہمراہیان بادشاہ پر پس مار ڈالا ہمنے اُنمین سے
سات سو سوار کو اور قید کر لیا ہمنے تیرہ سو مرد کو پھر حکم کیا خالدؓ نے سامنے بطرک کے لانے کا اُن قیدیون کو پس سامنے اُسکے لائے گئے
وہ پھر عرض کیا اُنپر خالد نے اسلام کو پس انکار کی اکثرون نے اور جسنے اسلام قبول کیا چھوڑ دیا خالد نے اُسکو اور نیکی کی ساتھ اُسکے اور
جسنے انکار کی اسلام سے حکم کیا خالد نے اُسکی گردن زدنی کا راوی کہتا ہو کہ بطرک نے سلام کیا خالد اور مسلمانون کو اور پھرا وہ بطرف
ارسطولیس بادشاہ کے اور کہا کہ جان تو اے بادشاہ کہ یہ وہ قوم ہین کہ نہین مملوک ہو سکتی ہو برگزیدگی اُنکی اور وہ ہوشیار اور
احتیاط کرنیوالے ہین پھر آگاہ کیا اُسکو حال اُسکے ساتھیون اور رہائی اُن مسلمان قیدیون سے جنکو بھیجا تھا اُسنے بجانب دریر ذجلج
کے پس جب سُنا بادشاہ نے یہ حال بطرک سے گر پڑی وہ چیز جو اُسکے ہاتھ مین تھی اور یقین ہو گیا اُسکو زوال اپنے ملک کا اور کہا
اُسنے اپنے ارباب دولت سے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم اپنی جانون پر واسطے پیش آنے اور ٹھہرنے اُن عرب کے پس گویا لشکر ملک کیاؤش حاکم
برقا کا آگیا ہو تمھارے پاس پس لڑو تم ساتھ دلون مضبوط اور اسرار پاک اور لطیف کے اور مسیح مدد دیگا تمکو راوی کہتا ہو کہ وہ رات
بادشاہ نے بہ نیت لڑائی کے اور قصد کیا اُسنے لڑائی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن اسحاق نے روایت کی ہو کہ
بادشاہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات در حالیکہ وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریاے خواب مین اور بند ہوئین آنکھین اُسکی
دیکھا اُسنے اپنے خواب مین کہ سامنے آیا اُسکے ایک شخص سرخ و سفید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اُسکے ساتھ تھا ایک شخص اور ہر ظاہر خوبی اور
پاکیزگی کا بصورت نور والا مکین صورت نیک پیدایش اور نورانی صاحب ہیبت و بزرگی پس کہا اُس مرد سرخ و سپید نے ارسطولیس کو کہ
اے بادشاہ مین مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہون اور یہ شخص جو ہمراہ مین ہین وہی نبی عربی ہین جنکی بشارت دی تھی مین نے قبل اُنکے مبعوث

ہونے کے محمد عربی سردار پیغمبرون کے اور پورے کرنیوالے انبیاؤن کے ہین پس جو ایمان لاویگا اُنکا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اُنکی
نبوت کی وہ گمراہ ہوگا اور بھٹکتا پھریگا اور بتحقیق آئے ہین ہم واسطے مدد دہی اُنکے اصحاب کے اور مقام ہمارا اُس قبہ مین ہی جو برج پر ہی
راوی کہتا ہی کہ تھا وہ قبہ ایک بلند برج پر قریب دروازۂ اخضر کے پس اگر ہی تو میری امت سے تو ایمان لا تو اُنکا اور اُنکی نبوت کا
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب بنایا تھا سکندر نے سکندریہ کو تو نام اُسکا اپنے نام پر رکھا تھا پس جب بنایا اُسنے اُس برج کو تو رکھا تھا اُسپر
اُس قبے کو پس رہتے تھے اُسمین خضر اور بنایا تھا اسکندر نے دروازے کو اور نام رکھا تھا اُسکا باب الاخضر جیسا کہ تھا وہ اصل
برج مین اور خضر رہتے تھے وہان اور یہ دروازہ مشہور رہیگا قیامت تک راوی کہتا ہی کہ جب کہا عیسیٰ نے بادشاہ سے یہ حال تو
چلے گئے وہ دونون شخص ایک ہی ساتھ اور جگا بادشاہ اپنی خواب سے درانحالیکہ وہ خوفناک تھا خواب سے پس جب صبح کی بادشاہ نے
متوجہ ہوا وہ اپنے امرا اور حجاب اور اکابر دولت کی طرف اور بیان کیا اُنسے جو حال دیکھا تھا اُسنے خواب مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ ای بادشاہ یہ خواب شوریدہ اور پریشان ہین اور نہین ہو سکتے ہین مسیح اُن لوگون سے جو چلین ساتھ نبی عربی کے حالانکہ وہ نبی
دشمن مسیح کے ہین پس سُن لیا بادشاہ نے اُنکی باتون کو اور سوار ہوا وہ اور بجائے گئے نقارے اُسکے اور شور کیا قرناؤن نے اور
بلند کیے گئے نشان اُسکے اور سوار ہوا لشکر اُسکا اور آراستہ ہوئے دو صفون مین پس جب دیکھا مسلمانون نے لشکر قبط کو کہ سوار
ہوا ہی وہ اور صف بندی کی ہی لیا اُنھون نے اپنے سامان لڑائی کو اور وہ بھی سوار ہوئے اور آراستہ ہوئے صفون مین اور خالد
پھرتے تھے اُنمین اور آراستہ کرتے تھے اُنکو اور نصیحت کرتے تھے اور برانگیختہ کرتے تھے اُنکو جہاد پر اور تھین صفین اُنکی قریب دروازہ
اخضر اور دریا کے اور ٹھہرا ارسطولیس بادشاہ اپنی صلیب کے نیچے اور دیکھتا تھا وہ قبے کو اور نور ظاہر اور روشن تھا قبے پر پس در آیا
وہم بادشاہ کے دلمین اُس خواب سے جو اُسنے رات کو دیکھا تھا اور کہا اُسنے کہ قسم ہی اللہ کی جو مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہی وہ
سچ ہی اُسمین شک نہین ہی محمد بن اسحاق راوی نے بسلسلہ راویون کے احوص سکاسکی سے روایت کی ہی کہ کہا احوص نے کہ تھا
مین خالد بن الولید کے لشکر مین بروز لڑائی اسکندریہ کے پس جب ٹھہرے ہم لڑائی کی جگہ مین اور برابر ہوئین صفین دونون لشکرون
کی اور ہمنے عزم کیا تھا حملے کا کہ اُسیوقت نکلا ہماری طرف کو لشکر قبط سے ایک بطریق بڑے ڈیل کا اور اُسکے بدن پر ایک زرہ سونے
کے کام کی تھی جسمین طرح طرح کے جواہر جڑے تھے سوار تھا وہ اچھے عربی گھوڑے پر پورا تھا ہتھیارون مین پس جب ٹھہرا وہ
درمیان دونون صفون کے پکارا اُسنے ساتھ زبان فصیح عربی کے اور کہا اُسنے کہ ای گروہ عرب کے پھر جاؤ تم ہماری طرف سے کسو اسطے
کہ ہم تمسے لڑنا نہین چاہتے ہین پس بتحقیق مالک ہوگئے تم ہمارے ملک سے مصر اور سعید اور اکثر مقامات ریف کے اور باقی رہا ہمارے
پاس تھوڑا ہمارے ملک سے اور مالک ہوگئے تم اکثر اُسکے اور ہم نہ جھگڑا کرینگے تمسے اُس چیز مین جو لے لی ہی تمنے ہمسے اور ہم تبعیت کرینگے
تمھاری باقی ملک مین پس اگر مصالحہ کروگے تم ہمسے تو مصالحہ کرینگے ہم تمسے ایسا مصالحہ کہ رجوع کریگی بہتری اُسکی ہمپر اور تمپر اور عدل
کروتم ہمارے ساتھ اور نہ ظلم کرو تم ہمپر صلح مین پس اگر انکار کروگے تم اس امر سے تو پیش آوینگے ہم تمسے ساتھ بھیدون پاک اور دلون
مضبوط کے اور پھیر دینگے ہم تمکو تمھاری پشتون کی طرف درانحالیکہ شکست اُٹھانیوالے ہوگے تم اور نیچ دامنون اپنی ذلت کے

بھاگنے والے ہوگے اسواسطے کہ نہین دشمنی کی کسی نے اس دین کے لوگون سے مگر یہ کہ ذلیل ہوا وہ اور شکست اُٹھائی اُسنے کیونکہ ہم ایسی
قوم ہین جنکے واسطے کنیسے اور صومعے اور قس اور رہبان اور انجیلی اور تذبیح اور صلبان ہین پس تمھارے پاس اسکا کیا جواب ہی راوی
کہتا ہی کہ یہ گفتگو کرنیوالا بادشاہ ارسطولیس پسر مقوقس کا تھا پس نہین فارغ ہوا تھا وہ اپنے کلام سے تا اینکہ نکلے اُسکی طرف شرحبیل
بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جواب دیا شرحبیل نے اور کہا کہ سختی ہو تجھپر اظہار بڑائی کا کیا تونے ساتھ ایسی چیز کے
جو پھیریگی تجکو طرف ہلاکی کے اور عذاب مین ڈالیگی تجکو بڑے گھر مین سختی ہو تجھپر آیا بڑائی کرتا ہی تو ہمپر ساتھ کفر اور نافرمانی اور عبادت صلبان
اور شرک ساتھ رحمان کے اور ہم لوگ صاحب پرہیزگاری اور ایمان اور رستگاری اور خوشنودی خدا اور قبلہ و قرآن اور حج اور احرام
اور نماز اور روزہ ہین دین ہمارا بہتر اور بزرگ دینون کا ہی اور نبی ہمارے مبعوث ہوے ساتھ معجزات اور بیان اور آیات اور برہان کے ایسے
تھے وہ جنپر قرآن اُترا جسنے تبعیت کی اُنکی پہونچا وہ بخشش کو اور جو پھرا اُنکی بعثت اور دلیل سے پھرا وہ ساتھ غضب کے ایسے پاداش دینے والے سے
کہ ہی وہ اور نہین ہی مکان اُسکے واسطے اور نہ دہر و زمان ہی اُسکے واسطے گواہی دی اُسنے اپنی ذات پر اپنی ربوبیت کی اور ازلیت اپنی
صفات کی اور احدیت اپنی ذات کی اور ہمیشگی اپنے ملک کی غلبہ اُسکا ظاہر ہی اور تدبیر اُسکی استوار ہی اور حکم اُسکا مضبوط ہی عرش اُسکا
بلند ہی صفت اُسکی نادر ہی نہ وہ کسی کا باپ ہی نہ کسی کا بیٹا ہی اور نہ اسکی ذات کیواسطے کوئی حد مقرر ہی اور نہ اُسکی بقا کیواسطے کوئی وقت شمار
کیا گیا ہی فروتنی کرتی ہین گردنین واسطے اُسکی بزرگی کے اور ذلیل ہین قوی لوگ بمقابلہ اُسکی قوت کے نہین گھیرا جاسکتا ہی کمال اُسکا اور
نہین نیست ہوتی ہی بخشش اور عطا اُسکی اور نہین معدوم ہوتی ہی بزرگی اُسکی سختی ہو تمپر کیونکر خوش اور اچھا معلوم ہوا تم لوگون کو کفر ساتھ
اُسکی معبودیت کے اور شرک ساتھ اسکی ربوبیت کے اور یہ کہ مقرر کرو تم واسطے اللہ کے بیٹے کو اُسکی وحدانیت مین پھر پڑھی اُنھون نے یہ آیت
یوم یحشر اعداء اللہ الی النار فھم یوزعون پھر کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اللہ کے ایسے بھی بندے ہین کہ جسوقت قسم دلاوین وہ اُسپر اس امر کی کہ
ریزہ ریزہ کردیوے اللہ اُنکے واسطے اس دیوار شہر پناہ کو تو ایسا ہی کریگا وہ اور اشارہ کیا شرحبیل نے اپنے ہاتھ سے شہر پناہ کیطرف پس
گر پڑی وہ دیوار زمین پر اور ظاہر ہوئے اور دکھلائی دیے گھر اور عمارتین شہر کی راوی کہتا ہی کہ کپنے لگے اعضا بادشاہ کے وقت دیکھنے
اس حال کے بڑائی قدرت سے پھر پھیرا اُسنے سر اپنے گھوڑے کا بجانب اپنے لشکر کے اور اُڑنے لگے دل قبطیون کے اس حال کے دیکھنے سے
اور ڈر گئے قبطی بڑائی اس معاملے سے جو دیکھا اُنھون نے اور متحیر ہوے وہ اور پھر سے بجانب اپنے خیمون کے اور نہ ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا
اور اسیطرح پر مسلمان بھی پھر گئے اپنے خیمون کی طرف اور گذر گیا دن پس جب رات ہوئی لیا بادشاہ نے خزانہ اور وہ چیز جو عزیز تھی اُسکو
ور اہل وعیال اور لونڈیان اپنی اور سوار ہوا کشتیون مین اور روانہ ہوا اُسی رات سے بارادہ جزیرۂ اقریطش کے پس جب صبح ہوئی
واقع ہوا شور شہر مین بادشاہ کے بھاگ جانیکا اور اکیجا ہوے رئیس لوگ قبطیون کے بعض اُنین سے بعض کے پاس اور کہا اُنھون نے
کہ بادشاہ نے پیٹھ پھیری اور چلا گیا ہمارے یہان سے اور آج ہمارے سلیے کوئی ایسا نہین ہی جو مدافعت کرے ہمسے اور تحقیق باز رہے ہین
قوم مسلمان ہمسے اور اگر چاہتے وہ داخل ہونے کو ہماری طرف تو داخل ہو جاتے لیکن وہ ایسی قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالیٰ نے رحمت اور
مہربانی کو اُنکے دلونمین پس چلو تم لوگ اب ہمارے ساتھ اُنکے پاس تاکہ لیوین ہم اپنے لیے اُنسے عہد اور ذمہ داری کو اور مصالحہ کرلین ہم

اُنسے اپنے شہر کے واسطے اور بچاوین ہم اپنے لڑکے بالون کو اُس چیز پر جسپر ہمارے اور اُنکے اتفاق واقع ہو راوی کہتا ہے کہ متفق
ہوئی راے اکابر کی اس امر پر اور نکلے وہ بجانب لشکر مسلمانون کے اور چاہی اُنھون نے حضوری سامنے سردار خالد بن الولید کے
اور آئے اُنکے پاس بعد اجازت کے پس جب ٹھہرے اُنکے سامنے سلام کیا اُنکو جو شخص جانتا تھا زبان عربی کو پس جواب سلام کا دیا
اُنکو خالد نے اور پوچھا سبب اُنکے آنیکا اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو پس آگے بڑھے اکابر سے وہ لوگ جو زبان عربی جانتے تھے اور کہا اُنھون نے
کہ اے سردار اللہ تعالی نے غلبہ دیا تمکو ہمپر بسبب سچائی اور صفائی تمھارے دلون اور نیتون کے اسواسطے کہ تم ایسی قوم ہو کہ ٹھہرایا ہی اللہ
تعالی نے رحمت کو تمھارے دلون مین اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ معاملہ کرو تم ہمسے ساتھ شفقت کے اور دیکھو ہماری طرف کو مہربانی
کی آنکھ سے اور حکم کرو ہم مین ساتھ عدالت کے اُن لوگون کے طریقہ پر جو پیشتر تمھارے تھے ہمارے ساتھ قوم روم سے پس کہا خالد نے ہان ہم وہ
قوم ہین کہ ٹھہرایا ہی اللہ تعالی نے رحمت کو ہمارے دلونمین اور غلبہ دیا ہمکو ساتھ نشانیون ہمارے دین کے اور مدد دی ہمکو ہمارے دشمنون پر
اور ہم کرینگے تمھارے ساتھ وہ معاملہ جیسا کہ جاری ہوئی ہین عادتین ہماری ساتھ تمام اُن لوگون کے جنکے شہر ہمنے فتح کیے اور اگر اب ہم چاہین
داخل ہونے کو تمھارے شہر مین بزور تلوار کے تو ایسا کر سکتے ہین اور آسان ہی ہمپر یہ امر و لیکن بہتر آدمیون کا وہ ہی جسنے قدرت پائی اور معاف کر دیا
اور اب ہم چاہتے ہین تمسے تمھاری صلح پر ایک لاکھ دینار تمھارے اچھے اور بہتر مالون سے اوپر صلح کے تمھاری جانون اور اہل و عیال پر اور بعد
اُسکے بلاوینگے ہم تمکو طرف اسلام اور توحید اللہ تعالی اور تصدیق شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی پس جو کوئی تم مین کا قبول کریگا
اس امر کو تو ہمارا اُسکا حال یکسان ہوگا اور جو انکار کریگا اسلام سے تو لیوینگے ہم اُس سے جزیہ سال آیندہ سے فی کس تم مین سے اور لڑکے بالغ سے
چار دینار اور بیش کرینگے ہم تمپر کچھ شرطین کہ قبول کروگے تم اُنکو اور وہ شرائط یہ ہونگے کہ نہ سوار ہو کسی جانور پر اور نہ بلند اور اونچے کرو تم اپنے
گھرون کو مسلمانون کے گھرون پر اور نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو مسلمانون پر اور نہ بناؤ تم اسلام مین کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر اور نہ تازہ کرو
اُس چیز کو جو پُرانی ہوگئی رسومات تمھارے دین اور شریعت سے اور ملاقات کرو مسلمانون سے ساتھ عاجزی اور فروتنی کے اور جلدی کرو تم واسطے
اجراے اُنکی حاجتون کے اور اُس چیز کے جو چاہین وہ اپنی بہتری حال کیواسطے اور تعظیم کرو تم اسلام اور اُسکے لوگون کی اور جو کوئی گناہ کریگا تم مین
سے تو حد جاری کرینگے ہم اُسپر اور جو پھر جائیگا ہمارے عہد اور قول سے تو مار ڈالینگے ہم اُسکو اور باندھو تم زنارون کو اپنی کمرون مین واسطے اظہار
اپنے دین اور شناخت اپنی عبادت کے اور نہ جاؤ تم اور نہ بلند کرو صلیب کو اور نہ قوت اور غلبہ چاہو درمیان مسلمانون کے ساتھ کسی چیز کے
اپنے دین اور کفر کی باتون سے اور جب نماز پڑھو تم اپنے کنیسون مین تو نہ بلند کرو تم اپنی آوازون کو انجیل کے پڑھنے مین پس کہا اُن لوگون نے
کہ اے سردار دشوار ہی ہمپر چھوڑنا اپنے دین اور اُس چیز کا جسپر ہمارے باپ دادا تھے پیشتر سے پس ہنسے خالد رض اُنکی باتون سے اور پڑھی اُنھون نے
یہ آیت و اذا قیل لہم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ آباءنا او لو کان الشیطان یدعوہم الی عذاب السعیر پس کہا اُنھون نے کہ
اے سردار تحقیق منظور کیا ہمنے جو تمنے کہا اور ہم چاہتے ہین تمسے اس امر کو کہ حاکم مقرر کرو تم ہمپر ایک مرد کو اپنے ہمراہیون سے تا اینکہ یکجا ہو جائے وہ مال
جو تم ہمسے مانگتے ہو پس کہا خالد نے کہ ہم نہین جانتے ہین حال تمھارے ساتھیون کا اور ہمکو نہین معلوم کہ اُنمین سے صاحب مقدور کون ہی اور
ضعیف و غریب کون ہی پس دیکھو اور تجویز کرو تم اپنے رئیسون سے ایسے شخص کو جسکا تم لوگ یکجا کرنے مال کا اختیار رکھتے ہو پس حکم مقرر کرو تم

اور جب کہا جاتا ہے انکو کہ پیروی کرو اس حکم کی جو اتارا اللہ نے کہتے ہین اور ہم تو پیروی کرینگے اُسکی جسپر پایا ہمنے
اپنے باپ دادون کو بھلا اور جو شیطان بلاتا ہو اُنکو دوزخ کی مار کو ۱۲

اُسکو ان لوگون پر اور اُسکے ساتھ ایک شخص ہمارے ہمراہیون سے بھی رہیگا کہ قوت دیگا وہ اُسکو اس کام پر اُن لوگون نے کہا کہ اچھا پھر اشارہ کیا اُن لوگون نے بجانب ایک مرد رئیس کے اپنے اکابر سے جسکا نام شعیا بن شماس اور رئیس اور بشیر تھا قبطیون مین پس حاکم مقرر کیا اُسکو اُن لوگون پر بحکم خالد کے اور مقرر کیا خالد نے ساتھ اُسکے ایک مرد کو اپنے ساتھیون مین سے جسکا نام قیس بن سعد تھا اور حکم کیا اُن دونون کو یکجا کرنے مال کا اور کہا اُنسے کہ جو کوئی تنگ حال اور ضعیف ہو اُسکو چھوڑ دو اور لو تم ہر مرد سے بقدر جسکا وہ متحمل ہو اور نیکی کرو تم کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والون کو اور نہ ظلم کرو تم کسی محتاج اور رانڈ اور یتیم پر راوی کہتا ہے کہ داخل ہوے وہ شہر مین اور متوجہ ہوے مال کے یکجا کرنے مین اور لیتے تھے وہ ہر مرد سے اتنا جسکا وہ متحمل ہوتا تھا اور جو تنگ حال اور ضعیف تھا اُسکو چھوڑ دیتے تھے قیس بن سعد بموجب حکم خالدؓ کے راوی نے بسلسلہ راویون کے مازن بن خثیمہ سے بیان کیا ہے کہا خثیمہ نے کہ موجود تھا مین جب کہ داخل ہوے شعیا بن شماس اور قیس بن سعد شہر مین تا کہ تحصیل کرین وہ مال کو اور یکجا ہوے وہ قصر مقوقس مین قریب باب الرشید کے اور مقرر کیا اور بھیجا شعیا بن شماس نے اپنے غلامون کو درحالیکہ یکجا کرتے تھے وہ مال کو اور مین اُنکے پاس موجود تھا اور حصے کر دیے تھے اُنھون نے مال کے شہر والون پر پس جو بڑا دولتمند اور بہت مالدار اُنمین کا تھا اُسکا حصہ برابر دس قیراط کے ہوتا تھا اور اوسط مالدار کا حصہ دو قیراط کہ اُسی وقت آئے وہ ایک مرد کے پاس اپنے ساتھیون سے جسکا نام یونس بن مقوقس تھا نہین جانتا تھا کوئی کہ وہ کسقدر مال اور نعمتون اور برکت کا مالک ہے اور تھا وہ بڑا بخیل اپنے وقت کے لوگون مین پس کہا اُس سے رئیس قوم شعیا بن شماس نے جو خراج یکجا کرنے پر مامور تھے کہ بتحقیق واجب ہوا تجھپر اس حصہ سے ایک دینار اُسنے کہا قسم ہے حق مسیح کی کہ مین ہرگز اُسکو ادا نہ کرونگا اگرچہ مر جاؤن مین اور صدقہ دینا میرا کنیسہ پر بہت اچھا ہے میرے دینے سے عرب کو پس کہا اُس سے قیس بن سعد نے کہ برا ہو تیرا جو کچھ لیتے ہین ہم تجھ سے حلال ہے نہ حرام ہے برا ہو تیرا اے ان تو کہ بتحقیق داخل ہوے ہین ہم لوگ تمھارے شہر مین بزور تلوار کے آیا نہ مارا جاتا تو اور تیرا مال پہلے لوٹا جاتا پس کہا شعیا بن شماس نے اُس بطریق سے کہ زیانکار کرے تجکو اللہ تعالی اور لعنت کرے تجھپر سب لوگ ایکدن یہ جانتے ہین کہ تو ایسا محتاج تھا کہ نہین قدرت رکھتا تھا دنیا کی کسی چیز پر اور دیا تجکو اللہ تعالی نے اپنی مہربانی سے اور کتنا بیش کیا تجھپر اپنا روزی کو پس کہا ملعون نے کہ آیا نہین ہے یہ بات کہ وارث ہوا مین مال کا باپ دادا سے مجھپر اللہ تعالی کی کوئی بزرگی اور مہربانی نہین ہے پس برہم ہوے قیس بن سعد اُسکے کلام سے اور اُٹھ کھڑے ہوے اُسکی طرف اور ماری اُسکو ایک لکڑی جو اُنکے ہاتھ مین تھی اور کہا کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا اور دشمن اُسکے رسول کا بلکہ بزرگی اور احسان خاص ہے واسطے اللہ کے اسواسطے کہ روزی دیتا ہے وہ ہمکو اپنی مہربانی اور احسان سے اور پوری اور فراخ کیا اُسنے ہمپر اپنی نعمتون کو اور اگر شمار کرو تم سب لوگ اللہ کی نعمتون کو تو نہ گھیر سکو گے اُسکو شمار مین پھر کہا قیس نے اللهم انه اجحد نعمتک وکفر بها فانزل بها عقوبة راوی کہتا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین گذرا تھا وہ دن اُنکا تا اینکہ آئی خبر کہ ہلاک ہوئین اُسکی گائین اور بکریان اُسکی مر گئین اور باغات اُسکے سوکھ گئے اور سب مال اُسکا جاتا رہا پس کہا قیس بن سعد نے کہ اللہ اکبر یہ بات اسطرح کی ہے جو سُنی تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور ابوہریرہ میرے پہلو مین بیٹھے تھے پس فرمایا تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنی اسرائیل مین تین شخص تھے ایک کوڑھی جسکا بال سفید تھا دوسرا گنجا تیسرا اندھا پس چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے یہ کہ آزمایش کرے

ہے بتحقیق اسکے انکار کی بڑی نعمت سے … اور نا سپاسی کی اسکی … سب نعمتون کو … سے

اُنکی پس بھیجا اُنکے پاس ایک فرشتے کو اور آیا وہ فرشتہ کوڑھی کے پاس اور کہا اُس سے کہ کون چیز بہت پیاری ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھی جلد بدن کی پس مس کیا فرشتے نے اُسکے بدن کو پس جاتا رہا وہ مرض اُسکا اور اچھی کردی جلد اسکے بدن کی پھر کہا فرشتے نے کہ کون مال زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا کہ اونٹ پس دی اُسکو ایک اونٹنی دس مہینے کی باردار اور کہا فرشتے نے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پس کہا کہ کون چیز زیادہ دوست ہی تجکو اُسنے کہا کہ اچھے بال پس مس کیا فرشتے نے اُسکو اور جاتا رہا مرض اُسکا اور اچھا کردیا اُسکے بالون کو پھر کہا کہ کس مال کو تو بہت دوست رکھتا ہی اُسنے کہا مادہ گاؤ پس دی اُسکو مادہ گاؤ حاملہ پھر کہا اُس سے کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس پس کہا اُس سے کہ کون چیز تجکو بہت پیاری ہی اُسنے کہا کہ پھیر دیوے اللہ تعالی میری بصارت کو تا کہ دیکھون مین اُسکے سبب سے لوگون کو پس مس کیا اُسکو فرشتے نے اور پھیر دی اللہ تعالی نے بصارت اُسکی پس کہا فرشتے نے کہ کون مال تجکو بہت دوست ہی اُسنے کہا بکری پس دی فرشتے نے ایک بکری بچے دینے والی اور کہا کہ برکت دیوے اللہ تجکو اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعد اسکے مل جل گئے وہ تینون آپسمین اور بچے دیے کوڑھی کی اونٹنی اور گنجے کی گائے اور اندھے کی بکری نے پس آیا وہ فرشتہ پاس کوڑھی کے بصورت ولباس فقیر کے اور کہا کہ مین اللہ کی راہ مین تجھ سے سوال کرتا ہون ای شخص بواسطہ اُسکے جسنے دی تجکو اچھی جلد اور اچھا رنگ اور مال ایک اونٹ کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسپر اپنے سفر مین پس کہا اُسنے کہ مجھپر حقوق حق دارون کے بہت ہین فرشتے نے کہا کہ گویا مین تجکو پہچانتا ہون آیا نہ تھا تو کوڑھی کہ پلید اور نجس جانتے تھے لوگ تجکو اور محتاج تھا تو پس بخشش کی تجھپر اللہ تعالی نے پس کہا اُسنے کہ نہین وارث ہوا مین اِس مال کا مگر اپنے بزرگون اور باپ دادا سے فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہی تو کر دیگا اللہ تعالی تجکو جیسا کہ تو تھا پس پھیر دیا اللہ تعالی نے اُسکو طرف اُس چیز کے جیسا کہ وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس بہ لباس فقیری کے پس کہا اُس سے جیسا کہ کوڑھی سے کہا تھا پس ویسا ہی جواب دیا اُسنے جیسا کہ کوڑھی نے جواب دیا تھا پس کہا فرشتے نے کہ ای پروردگار میرے اگر یہ جھوٹا ہی تو کر دے اُسکو جیسا کہ وہ تھا پس پھر گئی بطرف اس چیز کے جسپر وہ تھا اور آیا وہ فرشتہ اندھے کے پاس لباس فقیری سے اور کہا کہ مین مرد غریب اور مسافر ہون قطع کیا ہی مین نے پہاڑ کو اپنے سفر مین پس نہین ہی اب کوئی چیز میری پہونچانے والی مگر ساتھ اللہ کے پھر تجھ سے سوال کرتا ہون مین بواسطہ اُسکے جسنے پھیر دیا تجھپر تیری بینائی کو اور دیا تجکو مال سوال کرتا ہون مین تجھ سے ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤن مین اُسکے سبب سے اپنے سفر کو اُسنے کہا کہ تھا مین اندھا پس پھیر دی اللہ تعالی نے مجھپر بصارت میری اور عطا کیا اُسنے مال پس لے تو جو چیز تجکو منظور ہو قسم ہی خدا کی نہ انکار کرونگا مین تجھ سے آج کے دن کسی چیز کو جسکو تو اللہ کی راہ مین لیویگا پس کہا فرشتے نے کہ رکھ تو اپنے پاس مال اپنا کہ نہین ہون مین مگر آزمایش کرنیوالا پس بہ تحقیق راضی ہوا اللہ تجھ سے اور خشمگین ہوا تیرے دونون ساتھیون پر راوی نے بیان کیا ہی کہ یکجا ہوا مال اور نکلے اور آگئے وہ لوگ ساتھ مال کے پاس خالد بن الولید کے پس لیا خالد نے مال کو اور داخل ہوے وہ شہر مین اور لے لیا اُنکے بڑے کنیسے کو پس بنایا اُسکو جامع مسجد اور چھوڑا اُنکے واسطے چار کنیسون کو واسطے اداے رسوم اُنکے دین کے اور لکھا عمرو بن العاص کو خط بشارت فتح کے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت خوش ہوے وہ اس حال سے اور حاکم مقرر کیا مصر مین ابا ذر غفاری کو ساتھ ایک جماعت مسلمانون کے اور کوچ کیا عمرو بن العاص نے بجانب اسکندریہ کے اور داخل ہوے وہان اور بنائی اُسمین ایک مسجد بیچ مین اور وہ مسجد اب تک بنام

جامع عمرو بن العاص مشہور ہی راوی نے بیان کیا ہی کہ بعد تھوڑے دن کے آئے لوگ رشید اور تنوتا اور محلہ اور دمیرہ اور سمنود اور بحیرہ کے
واسطے صلح کے اور صلح کی اُنسے عمرو بن العاص نے اُس چیز پر کہ اتفاق کیا اُنھون نے اُسپر پھر بھیجا عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی
اور ضرار بن الازور اور رفیع بن عمیرۃ الطائی اور شاکر بن مرزوع اور نوفل بن طاعن اور راجح بن عیاض اور عاصم بن عبد اللہ اور
قدار بن معمر اور عطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن عدی اور عمیر الجہنی اور کعب بن مالک اور سعید بن عبادہ اور یزید
بن خطاب اور حطیہ بن ماجد اور دخیم بن عاطل اور صعصعہ بن صدیان اور ہشام بن سعید اور حبلہ بن الشرید اور مزروع بن ثابت
اور یاسر بن الاشرس اور مجمع بن سعید اور بکر بن راشد اور مرہ بن الحکم اور زاہر بن قیس اور حنظلہ بن کامل اور عبیدہ بن اوس
اور رافع بن اسید اور مرداس بن طاعن اور اسود بن یحیی اور غانم بن الاخوص اور عبد اللہ بن جابر اور حازم بن ناصر اور حامد بن خزام کو
پس یہ سب جنکے نام ہمنے ذکر کیا چھتیس ۳۶ آدمی تھے اور چار شخص اور تھے جنکے نامون پر ہمکو واقفیت نہین ہوئی پس یہ سب چالیس ۴۰ مرد
تھے بزرگ صحابہ سے اور سردار کیا اُنپر عمرو بن العاص نے مقداد بن اسود الکندی کو اور چلتا کیا اُنکو روانگی کا بجانب دمیاط کے راوی
نے بیان کیا ہی کہ تھا حاکم دمیاط کا ہامرگ ماموں مقوقس کا اور وہ سوار ہوتا تھا ساتھ بارہ بیٹون کے اور تھے ہر بیٹے کے قبضے اور اختیار
مین پانچسو سوار دلیران قبط سے اور مضبوط کیا تھا اُسنے دمیاط کو ساتھ لوگون اور غلات وغیرہ کے پس جب پہونچے وہان مقداد مع
اپنے چالیس مردون کے اور دیکھا ہامرگ نے بجانب اُنکی قلت کے ہنسا وہ اور کہا اُسنے کہ قوم نے بھیجا ہی ہماری طرف چالیس مردون
کو تا کہ مالک ہوجاوین وہ ہمارے شہر کے ہر آئینہ وہ لوگ سست راے اور اندک ہین عقل مین راوی کہتا ہی کہ بڑا بیٹا ہامرگ کا
شہسوار مشہور تھا اہل کے شہرون مین اور اُسکا نام ہزبر تھا اور باپ اُسکا اعتماد رکھتا تھا اُسکی شجاعت اور دانشمندی پر اور اُسکی
نگاہ مین کوئی شہسوار نہین جنچتا تھا پس جب دیکھا اُسنے صحابہ اور اُنکی قلت کو امید کی اُسنے اُنکی لڑائی مین اور پہنے ہتھیار اپنے اور ہوا
ساتھ اپنے سامان کے اور سوار ہوا اور نکلا مع اپنے بیٹون اور لشکر کے اور متوجہ ہوا بجانب میدان لڑائی کے اور صف بندی کی اپنے
ساتھیون کی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا مسلمانون نے بجانب لشکر دمیاط کے کہ نکلا ہی واسطے لڑائی مسلمانون کے اور صف بندی کی ہی
سوار ہوے مسلمان بھی اور ٹھہرے اُنکے مقابلے مین پس نکلا قبطیون کے صف سے ہزبر بڑا بیٹا ہامرگ کا اور گردا وا دیا اُسنے اپنے
گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس نکلے اُسکی طرف ضرار بن الازور اور حملہ کیا اُسپر اور نیزہ مارا اُسکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا
اُسکی پشت سے پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر زمین پر اپنے گھوڑے کی پشت سے اور لوٹنے لگا اپنے خون مین اور حملہ کیا ضرار نے ہامرگ کے
لشکر پر اور پھیر دیا اُسکو شہر پناہ تک پس پناہ مانگی ہامرگ نے ضرار اور اُنکے حملون سے اور در آیا خوف اُسکے لشکر اور لوگون کے دلون مین
اور تنگی مین پڑا سینہ اُسکا بسبب اپنے بیٹے کے اور افسوس کیا اُسپر اور رویا اور پھرا بجانب شہر کے مع اپنی اولاد اور لشکر کے اور بند کر لیا شہر کے
دروازون کو اور آیا ہامرگ اپنے قصر مین اور اکٹھا کیا اُسنے اپنے پاس اکابر دولت کو اور بہ تحقیق سخت اور دشوار گذرا اُنپر وہ امر جو نازل
ہوا اُنپر صحابہ کیطرف سے پس کہا بادشاہ نے اپنے ساتھیون سے کہ کیا راے ہی تم لوگون کی اس قوم کے بارہ مین جو آئے ہین ہماری طرف
اور اُترے ہین ہمارے شہر پر اور وہ ہماری لڑائی اور لینے ہمارے شہر کے پس کہا اُنھون نے کہ ای بادشاہ راے وہی درست ہی جو مجھ کو

مناسب معلوم ہو بادشاہ نے کہا ضرور ہی ہمکو راے اور تدبیر سے راوی کہتا ہی کہ تھا واسطے قوم کے شہر مین ایک حکیم کہ اعتماد رکھتے تھے
وہ لوگ اُسپر راے اور مشورہ مین اور وہ حکیم صاحب عقل اور مشورہ اور شناسا امور کا تھا پس حکم کیا بادشاہ نے اُسکے حاضر لانے کا
اور حاضر ہوا وہ سامنے بادشاہ کے پس دیکھا بادشاہ نے اُسکی طرف اور کہا کہ ای حکیم دانا کیا مشورہ دیتا ہی تو ہمکو ان عرب کے مقدمہ مین
حکیم نے کہا کہ جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ جوہر عقل کی قیمت نہین ہی اور جسنے روشنی حاصل کی اُس سے پہونچاتی ہی وہ اُسکو جانب
راہ اُسکی نجات کی اور کھینچتی ہی اُسکو طرف نشانیون اُسکی بہتری کے اور اس قوم کو کوئی راے ذلیل نہین کرتی ہی اور نہین پھیرتا ہی
اُنسے کوئی مطلب کو اور بتحقیق فتح کیا ہی اُنھون نے شہرون کو اور ذلیل کیا ہی بندون کو اور مشہور ہو گیا ہی کام اُنکا اور بلند ہو گیا ہی
ذکر اُنکا اور پھیل گئی ہی خبر اُنکی اور بلند ہوا ہی کلمہ اُنکا اور بھر لیا ہی اُنکی طلب اور دعوت نے زمین کو پس کوئی اُنپر قادر نہین ہو سکتا ہی اور
اُن تک نہین پہونچ سکتا ہی اور نہین زیادہ سخت ہین ہم شام کی فوجون سے مضبوطی مین اور نہ بہت شمار مین اور نہ مضبوطی شہر مین
اور یہ قوم تائید کی گئی ہی ساتھ فتح اور غلبے کے اور غالب ہوئے ہین ساتھ دباؤ کے اور مہربانی اُنکے دلون مین ہی اور نہین کوئی عہد کیا
اُنھون نے جسمین خیانت کی ہو اور نہین کوئی قسم کھائی اُنھون نے جسکے خلاف کیا ہو اور بہ تحقیق معلوم ہو چکا ہی تجکو یہ امر جسپر وہ ہین
دین اور نگہبانی اور راستی اور امانت داری سے اور میری راے تو یہ ہی کہ صلح کرے تو اُنسے واسطے ہم لوگون کے پس پہونچےگا تو اُسکے سبب
سے بہتری اور رہائی خونریزی اور حفاظت لڑکے بالون کو اور صلح کر لینگے ہم قوم سے اور دیوینگے ہم اُنکو کسی قدر اپنے مالون سے کہ باز رکھینگے
ہم اُنکو بسبب اسکے اپنے سے راوی کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام حکیم کا کہا اُسنے کہ بُرا ہو تیرا میرا بیٹا مارا گیا اور تو مشورہ دیتا ہی مجکو
سپرد کر دینے میرے شہر کا پھر حکم کیا اُسنے حکیم کی گردن مارنے کا پس جب دیکھا حکیم نے موت کو کہ ڈھانپ لیا ہی اُسکو کہا اُسنے اللھم
انی بری مما یشرکون لا شریک لک ولا صاحبۃ لک ولا ولد لک اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ راوی
کہتا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے یہ کلام اُس سے جست کر کے کھڑا ہو گیا اور کھینچ لیا اپنی تلوار کو اور مارا اُسکی گردن پر اور کاٹ کر پھینک دیا
اُسکے سر کو اُسکے بدن سے پس جب دیکھا اُسکے ساتھیون اور ارباب دولت نے اُسکے کام کو ساتھ حکیم کے نہین جرأت کی کسی نے اُنمین
سے کوئی مشورہ دینے کی اور باز رہے وہ لوگ گفتگو سے پس اُسیوقت متوجہ ہوا ہامرگ اُنکی طرف اور حکم کیا اُنکو درستی سامان لڑائی
اور سوار ہونے کا پس لیا قوم نے اپنے سامان کو اور سوار ہوے وہ اور نکلے باہر شہر کے اور کھڑے کیے خیمے اپنے اور قصد کیا لڑائی کا صحابہ
سے راوی نے بیان کیا ہی کہ گذر گیا وہ دن اور نہ ہوئی لڑائی اور سوئے وہ لوگ رات کو اور تھا حکیم زبرقان کا ایک بیٹا عاقل
اور دانا اور وارث ہوا تھا وہ اپنے باپ کی بزرگیون کا اور صاحب عقل اور تدبیر تھا پس جب مار ڈالا بادشاہ ہامرگ نے اُسکے باپ
کو ظاہر کیا اُسنے خوشی اور دعا کو واسطے بادشاہ کے اور کہا کہ آرام دی مجکو بادشاہ نے اس سے اور اُسکی بُرائی سے اسواسطے کہ ذلیل
کرتا تھا اور مارتا تھا وہ مجکو راوی کہتا ہی کہ پہونچی خبر کلام پسر حکیم کی بادشاہ کو پس بُلایا اُسکو اور خوش کیا اُسکے دل کو اور خلعت
دیا اُسکو پس جب رات ہوئی کہا حکیم کے بیٹے نے کہ قسم ہی خدا کی ہر آئینہ لونگا مین عوض اپنے باپ کا اور تھا گھر حکیم کا ملا ہوا شہرپناہ
سے پس کھودا حکیم کے بیٹے نے ایک کشادہ سوراخ اور نکلا اُسمین سے اور نہین آگاہ ہوا اُس حال سے کوئی شخص اور قصد کیا اُسنے

بجانب صحابہ کے پس جب آہٹ پائی اُسکی لوگون نے اُسکے پاس اور کہا اُس سے کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ جان لو تم اس امر کو کہ باپ میرا مارڈالا گیا تم لوگون کے سبب سے اور ایک کشادہ سوراخ کھودا مین نے شہر پناہ مین اور نکلا مین اُسمین سے اور آیا تمھارے پاس تاکہ در آؤ تم شہر مین پس اُٹھ کھڑے ہو تم اللہ کی برکت اور مدد پر تاکہ داخل اور مالک ہوجاؤ تم شہر کے پس کہا اُس سے ضرار نے کہ بُرا ہو تیرا جسنے کہ تجھکو اس کام پر بھیجا ہی اُسنے تیرا مارڈالنا چاہا ہی آیا نہین جانتا ہے کہ احتیاط عادت ہماری ہی اور ہوشیار رہنا خاصہ ہمارا ہی راوی کہتا ہی کہ قصد کیا اُسکا ضرار نے پس کہا اُنسے مقداد نے کہ اے ضرار جلدی نہ کرو تم کہ دیکھا ہی مین نے اس رات مین جبکہ میری آنکھ لگ گئی تھی خواب مین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہین میرے پاس اور آپ ہمکو بشارت دیتے ہین اور یہ لڑکا ہمارے سامنے کھڑا ہوا یہی کلام کررہا ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست بزرگ سے اشارہ فرماتے ہین اُسکی طرف پس بتامل دیکھا مین نے اُسکو اے ضرار پس پایا تھا مین نے اُسکو خواب مین اِس حالت پر جو سوقت ہی اور دیکھا تھا مین نے اُسکی کمر مین ایک کمربند چمڑے کا جسمین کڑیان چاندی کی تھین پھر کہا مقداد نے کہ اے لڑکے کھول تو اپنی کمر کو پس اُٹھایا اُسنے اپنے کپڑے کو تو کمربند اُسکی کمر مین تھا پھر کہا لڑکے نے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ پس سامنے آئے مقداد اور ضرار اُس لڑکے کے اور مصافحہ کیا اُس سے اور بہت خوش ہوے صحابہ اس حال سے اور سوار ہوے مقداد اور ضرار اور چالیسون مرد اپنے گھوڑون پر بدون جلدی اور گھبراہٹ کے اور چلے وہ تاریکی مین اور لڑکا اُنکے آگے تھا تا اینکہ آئے وہ اُس شہر پناہ تک جسمین لڑکے نے سوراخ کیا تھا پس کشادہ کیا اُس سوراخ کو صحابہ نے اور داخل ہوے اُسمین مع اپنے گھوڑون کے پھر بند کردیا اُنھون نے سوراخ کو پتھرون اور مٹی سے پس تحقیق نے لیا تھا اللہ تعالیٰ نے اُنکے دشمنون کی بینائی کو پس نہین دیکھا اُنکو کسی نے شہر والون سے اور داخل ہوے صحابہ حکیم کے گھر مین اور چھپ رہے اُس مین ابن اسحاق نے روایت کی ہی کہ خبر پہونچی ہی مجکو اس امر کی کہ حکیم کے بیٹے کے چچازاد بھائی اور یگانے اُسکے باپ کے اسّی مرد تھے پس گیا لڑکا اُن لوگون کے پاس رات کو اور آگاہ کیا اُنکو اپنے کام سے اور وہ لوگ بھی خشم آگین تھے بسبب مارے جانے حکیم کے پس آئے وہ لوگ اُسکے ساتھ گھر کی طرف اور داخل ہوے صحابہ کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور رات کاٹی اُنکے نزدیک پس جب صبح ہوئی کھولا گیا دروازہ شہر کا اور نکلے وہ لوگ دمیاط کے واسطے قوت دہی اور کمک بادشاہ کے عرب کی لڑائی پر اور نہین ٹھہرا شہر مین کوئی سوائے عورتون اور لڑکون کے اور سوار ہوا ہامرگ مع اپنے لشکر کے اور طلب کیا اُن لوگون نے صحابہ کو پس نہ پایا اُنکو اور نہ معلوم ہوئی اُنکو خبر اُنکی لیکن واقع ہوا شور اس امر کا کہ عرب بھاگ گئے پس اُسی وقت جلا گیا بیٹا حکیم کا اور اسّی مرد یگانے اُسکے بجانب دروازہ دمیاط کے پس بند کرلیا اُنھون نے دروازے کو اور ٹھہری اُنمین سے ایک جماعت واسطے نگہبانی دروازے کے اور حملہ کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر مین ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور مالک ہوگئے وہ شہر کے اور سپرد کیا اُسکو حکیم کے بیٹے اور اُسکے یگانون کے اور نکلے صحابہ رض اُس دروازے سے جسکو باب النعیم یعنی باب الجہاد کہتے تھے اور اسی نام سے وہ ابتک مشہور ہی راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے صحابہ کو کہ نکلے ہین وہ شہر سے جانا اُسنے کہ شہر قبضے مین آگیا اُنکا اور نہین باقی رہا اُسکو پہونچنا شہر مین اور نکل گیا شہر اُسکے ہاتھ سے دشوار گذرا اُسپر یہ امر اور ڈرے لوگ ہمراہی اُسکے اپنے لڑکے کے بالون پر اور حیران

ہوے وہ اپنے کام مین راوی کہتا ہی کہ جب نکلے صحابہ دروازے سے آراستہ ہوے وہ واسطے لڑائی کے اور ارادہ کیا اُنھون نے لڑائی کا ہامرگ اور اُسکے ساتھیون سے اور ہامرگ نے اپنے ہمراہیون کو لڑائی کے واسطے مرتب کیا پس جب فارغ ہوا وہ ترتیب سے ٹھہر آگے اپنے لشکر کے نیچے اپنی صلیب کے اور ٹھہرا شطا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اسواسطے کہ ہامرگ اُسکو بہت دوست رکھتا تھا سوا اُسکے اور بھائیون کے بسبب اُسکی عقل اور اُسکے اجتہاد کے اپنے دین مین کہ تھا وہ عالم اور عاقل بہت ہوشیار بڑا ادب والا تحصیل کرتا تھا راہبون کی اور صحبت رکھتا تھا اپنے دین کے عالمون سے اور پیدایش اور ایام طفولیت سے نہین کھایا تھا اُسنے گوشت سور کا اور نہین پی تھی شراب اور نہین سجدہ کیا تھا کسی تصویر کا اور نہین بوسہ دیا تھا کسی صلیب کو اور نہین مرتکب ہوا تھا حرام کا اور چاہا تھا اُسنے یہ کہ بناوے اپنے لیے ایک صومعہ اور اکیلا ہوکر رہے اُسمین پس نہین چھوڑا اُسکے باپ نے اور باز رکھا اُسکو اس ارادے سے بسبب زیادتی محبت کے اُسکے ساتھ راوی کہتا ہی کہ یہ لڑکا شطا گفتگو کرتا تھا حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس جب پہونچے صحابہ اُنکے شہر مین اور ہوا معاملہ اُنکا جیسا کہ بیان کیا ہمنے اور نکلے صحابہ شہر سے بعد اسکے کہ مالک ہوگئے اسکے اور ٹھہرے ایک صف مین اور مرتب کیا ہامرگ نے اپنے لشکر کو قبطیون مین اور ٹھہرا بیٹا اُسکا داہنی جانب اُسکے اور دیکھتا تھا شطا صحابہ کی طرف پس کھولدیا اللہ تعالی نے اُسکی بینائی کو بسبب اسکے کہ چاہا اُسکی راہنمائی کو پس دیکھا اُسنے جو دیکھا کہ چمکتا ہی اُنپر پس اُسی وقت اُٹھایا اُسنے اپنی نگاہ کو آسمان کی طرف پس کھولدیا گیا معاملہ اُسپر اور دیکھا اُسنے جو دیکھا پس چلا وہ شور کرکے اور جھکا اپنے گھوڑے پر سے اور رکھا اپنے منھ کو اوپر زمین پر بحالت غشی کے پس میل کیا ساتھ شوق اور حرص کے باپ اُسکے نے اس حال سے اور آیا اُسکے پاس اور روکا اُسکو بخوف اُسکے گر پڑنے کے زمین پر پس جب ہوش مین آیا اور کہا اُسکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کیا ہوا اور کس چیز نے صدمہ پہونچایا تجکو اُسنے کہا کہ ای باپ ظاہر ہوا مجھ کو قسم ہی خدا کی امر حق اور جان لیا مین نے حقیقت ایمان کو اور دیکھا مین نے ان عرب پر ایک بڑے نور کو اور دیکھا مین نے اُنکے ساتھ کچھ لوگون کو سبز کپڑے پہنے ہوے اور اُنکے ہاتھون مین زرد نشان جو چمکتے تھے ساتھ نور کے اور وہ لوگ ابلق گھوڑون پر سوار تھے پھر دیکھا مین نے زمین آسمان کے بیچ پس دیکھے مین نے گنبد لٹکتے ہوے بدون کسی گاؤ کے اُنکے اوپر سے اور بدون ستونون کے اُنکے نیچے سے اور اُسمین کچھ مرد ہین کہ نہین دیکھا مین نے بہت اچھا کسی کو اُنسے اور چمکتا تھا اُنکے چہرون سے پس کہا مین نے کہ یہ لوگ کون ہین پس اُسی وقت کہا ایک کہنے والے نے کہ یہ وہ شہید لوگ ہین جو مارے گئے اللہ کی راہ مین پھر دیکھا مین نے ایک بڑے گنبد چمکنے والے کو پس دیکھتا تھا مین اُسکی طرف اور دیکھا مین نے اُسمین ایک حور کو جو بہت نور والی تھی کہ اگر ظاہر ہو جاوے وہ کسی اہل دنیا پر تو مرجاوین وہ اُسکے شوق مین اور جان تو ای باپ میرے کہ بہ تحقیق اللہ غالب اور بزرگ نے نہین کھولدیا میری آنکھ کو اور دیکھا مین نے جو دیکھا مگر واسطے میری ہدایت کے اور چاہا اُسنے میری بہتری کو اور نہین ہو سکتا ہی بعد اس خواب کے کہ رہو نہین گمراہی پر یا اور نہ پیچھے رہون اُسکی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ کے اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پھر جنبش دی اُسنے گھوڑے کو اور کہا اپنے غلامون

اور لوگون سے کہ جو کوئی دوست رکھتا ہی مجکو تبعیت کرے میری پس تبعیت کی اُسکی قوم سے ایکہزار مرد نے اور جاملے صحابہ مین
راوی کہتا ہی کہ جب متوجہ ہوا شطا اور ساتھی اُسکے بجانب صحابہ کے پھینک دیا اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو اور ظاہر کیا کلمۂ توحید کو
اور توحید بیان کی اللہ غالب اور بزرگ کی پس متوجہ ہوے صحابہ اُنکی طرف اور بہت خوش ہوے اور مبارکباد دی اُسکو ساتھ
سلامتی کے اور خوشخبری دی اُنکو اللہ غالب اور بزرگ کی طرف سے ساتھ بزرگی اور قبولیت کے پس جب دیکھا ہامرگ نے اپنے
بیٹے شطا اور اُسکا ایمان لانے کو ساتھ اللہ غالب اور بزرگ کے اور اُسکے جاملنے کو صحابہ مین کہا اُسنے کہ نہین ایمان لایا بیٹا میرا مگر
یہ کہ دیکھ لیا اُسنے حق کو اور مین نہین شک رکھتا ہون اُسکی عقل اور اچھائی راے مین پس ظاہر کیا ہامرگ نے کلمۂ شہادت کو
اور جاملا ساتھ اپنے بیٹے شطا کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا اُسکی اولاد اور سرداران اور اکابر دولت نے بادشاہ کو کہ مسلمان ہوگیا
وہ اور ملگیا اپنے بیٹے شطا کے ساتھ کہا اُنھون نے کہ اگر نہ ظاہر ہوتا اُنکو حق تو نہ مسلمان ہوتے پس مسلمان ہوگئے وہ سب اور جاملے
اپنے بادشاہ ہامرگ . . . پس خوش ہوے صحابہ اس معاملے سے اور متوجہ ہوے اور آئے ہامرگ کے پاس اور بلند کیا اُسکے اور اُسکی
اولاد اور اُسکے امرائے مرتبون کو اور شکریہ ادا کیا اُنکے کامون کا اور تجدید کی اُن سبھون نے اپنے اسلام کی صحابہ کے ہاتھون پر
اور کھول دیے گئے دروازے شہر کے اور داخل ہوے صحابہ اور بادشاہ اور اولاد اور لشکر اُسکے شہر مین پس جو ایمان لایا برقرار رہا
اپنے اسلام پر اور جسنے انکار کی اسلام کی اور ارادہ کیا ٹھہرنے کا اپنے دین پر چھوڑ دیا صحابہ نے اُسکو اور نہین جبر کیا اُسپر اور نکالدیا
اُسکو دیہات اور جزائر کی طرف راوی کہتا ہی کہ کھولا مقداد نے اُس گھر کو جسمین سے داخل ہوے تھے شہر مین اور حکم کیا اُسکے
بنانے کا پس بنایا گیا ایک دروازہ اور نام اُسکا باب النصیم رکھا اور وہ بیٹا حکیم کا تھا راوی کہتا ہی کہ چھوڑا اُنکے پاس مقداد نے
ایک مرد کو صحابہ سے جنکا نام یزید بن عامر تھا تاکہ سکھا دین وہ اُنکو مسائل دین اسلام کے اور روانہ ہوے مقداد دمیاط سے
بجانب اسکندریہ کے اور بیان کیا عمرو بن العاص سے کیفیت فتح دمیاط اور مسلمان ہونے ہامرگ اور اُسکی اولاد اور اُسکے لشکر
اور شہر والون کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اس حال سے اور لکھا اُنھون نے ایک خط حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو مشتمل بشارت فتح اسکندریہ اور رشید اور رفود اور دمنھور اور بحیرہ اور دمیاط کے اور بھیجا خط کو مع عامر بن لوی راوی نے
بسلسلۂ راویون کے نصر بن مسروق سے روایت کی ہی کہا نصر نے کہ جب فتح کیا دمیاط اور ہوا معاملہ اُسکا جو ہوا کہا ہامرگ نے
اپنے بیٹے شطا سے کہ اے میرے بیٹے بہ تحقیق اللہ پاک اور برتر نے چھڑایا ہمکو دوزخ کی آگ سے اور ہدایت کی ہمکو بجانب راہ راست
اور بہشت کے اور یہ بزرگی اور بخشش اللہ کی ہی کہ پیشتر لکھ گئی تھی ہمارے واسطے اور یہ مقام تنیس نزدیک ہی ہمسے اور وہ جزیرہ ہی کہ
نہین پہونچ سکتا ہی کوئی وہان مگر کشتیون مین اور بہتر یہ ہی کہ ہم لکھین وہان کے حاکم اباثوب کو اور بلاوین اُسکو بجانب اللہ تعالی
اور دین ہمارے نبی کے پس اگر قبول کیا اُسنے تو بہتر ہی ورنہ چلین ہم اُسکی طرف اور لڑین اُس سے اور اللہ تعالی مدد دیگا پس
کہا شطا نے کہ یہ اچھی تجویز ہی اور مین بذات خود ایلچی ہوکر جاؤنگا اُسکی طرف پس کہا بادشاہ نے کہ اے میرے بیٹے جاؤ تو اللہ کی
برکت اور اُسکی مدد پر راوی کہتا ہی کہ سوار ہوا شطا اور چار مرد اُسکے غلامون سے پس کہا یزید بن عامر نے شطا سے کہ مین تمہارے ساتھ

ذکر فتح جزیرہ تنیس

چلونگا بجانب حاکم تنیس کے اس واسطے کہ اگر وہ پوچھیگا تمسے کوئی بات ہمارے دین کی تو تم سوال کے جواب سے آگاہ
ہوگے اور ہم خدا کے فضل سے مسائل اپنے دین کے جانتے ہین اور جواب سوال کا دے سکتے ہین اور ہم مین کوئی شخص ایسا نہین
ہی جو غرور اور بڑائی ظاہر کرے کسواسطے کہ خواہش ہماری عالم آخرت اور کام ہمارا وہ ہی جو نزدیک کردیوے ہمکو اللہ غالب اور
بزرگ سے شطا نے کہا چلو تم میرے ساتھ راوی کہتا ہی کہ روانہ ہوا شطا اور چار غلام اُسکے اور یزید بن عامر اور برابر وہ چلتے
رہے تا اینکہ آئے وہ دریاے تنیس پر تو وہان کشتیان وہان کے حاکم کی طرف سے مقرر تھین پس جب دیکھا کشتی کے لوگون نے
شطا اور اُسکے چارون غلام اور اُن کے ساتھ ایک مرد کو عرب سے کہا اُنھون نے کہ تم کون ہو شطا نے کہا کہ مین شطا بیٹا بادشاہ
ہامرگ سردار دمیاط کا ہون اور میرے ساتھ یہ مرد اصحاب رسول اللہ سے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایلچی ہوکر ہم تمھارے پاس
آئے ہین پس بھیجا قوم نے ایک مرد کو ابی ثوب حاکم جزیرہ تنیس کے نزدیک واسطے خبر رسانی اور طلب اجازت عبور دریا اور
اُسکے پاس آنے کے پس اجازت دی ابی ثوب نے اُنکے واسطے پس پھر آیا وہ مرد اُنکے پاس ساتھ اجازت کے اور پیش کیا اُن لوگون نے
واسطے شطا اور اُسکے غلامون اور یزید بن عامر کے ایک چھوٹی کشتی کو پس سوار ہوے وہ لوگ اُسمین اور لیکر چلے وہ لوگ اُنکو تا اینکہ
آئے جزیرہ کے گھاٹ پر اور اُسیوقت بادشاہ ابو ثوب نے بھیجے تھے گھوڑے برسم سواری کے پس اُترے وہ کشتی سے اور چاہا شطا نے
یہ کہ سوار ہون یزید اُنکے ساتھ گھوڑون پر پس انکار کی یزید نے سوار ہونے سے پس موافقت کی اُنکی شطا اور اُسکے غلامون نے اُس
امر مین اور پیادہ چلے وہ تا اینکہ پہونچے قریب محل ابی ثوب کے اور اجازت طلب کی اُس سے پس اجازت دی اُسنے اُنکو داخل
ہونے کی پس جب بیچ محل مین آئے وہ پایا اُنھون نے ابا ثوب کو بڑے دبدبے اور دولت اور زینت مین اور حجاب اُسکے سامنے
تھے اور وہ اپنے رتبے کی جگہ مین تھا اور غلام اُسکے سامنے خدمتگزاری مین کھڑے تھے پس جب داخل ہوے یہ لوگ اور ٹھہرے
سامنے اُسکے تو جلدی کی ابو ثوب نے اُنپر سلام کرنے مین پس کہا یزید بن عامر نے السلام علی من اتبع الہدیٰ انا قد اوحی الینا
ان العذاب علی من کذب وتولی راوی نے بیان کیا ہی کہ یہ ابو ثوب اُن عرب سے تھا جو زمین عریش مین رہتے تھے اور تھا
وہ عرب متنصرہ غسان اور جبلہ بن الایہم کے یگانون سے اور تھا وہ صاحب مال اور جاہ کا اور جب مالک ہوگئے مسلمان ملک
شام کے اور ذلیل کیا اُنھون نے رومیون کو اور شکست اُٹھا کر بھاگا ہرقل بجانب قسطنطنیہ کے اور بھاگا جبلہ بن ایہم بھی مع اپنے مال
اور لڑکے بالے اور اکابر قوم کے اور سوار ہوے وہ دریا مین اور طلب کیا اُنھون نے جزائر کو بھاگا یہ ابو ثوب مع اپنے مال اور لڑکے بالے
اور اپنے بھائی بندون کے بجانب زمین جفار کے اور اُترا وہ خشکی مین درمیان عریش اور رفح کے اور قابو مین کیا اُس زمین کو
اور اقامت کی وہان راوی کہتا ہی کہ بادشاہ مقوقس نکلا تھا ایک دن مع اپنے اُمرا اور اکابر دولت کے بقصد شکار کے
پس پہونچا وہ اپنے شکار مین زمین عریش تک پس بھاگی اُسکے سامنے ہوکر ایک ہرنی اور پیچھا کیا اُسکا بادشاہ نے اپنے گھوڑے پر
تا اینکہ بھگایا اُسکو فرودگاہ ابی ثوب مین کامل بن صعصعہ تک پس ماندہ ہوگیا گھوڑا بادشاہ کا اور بچگئی ہرنی اور ابی ثوب
بیٹھا تھا اپنے خیمے مین پس جب دیکھا اُسنے مقوقس بادشاہ کو کہ متوجہ ہوا ہی اُسکے خیمے کی طرف جلد اُٹھکر چلا بادشاہ کیطرف

ترجمہ سلامتی ہو اُس شخص پر جو تابع ہو ہدایت کا تحقیق وحی کیا گیا ہمکو کہ عذاب ہی اوپر اُس کے جو جھٹلاوے اور منھ پھیرے ۱۲

اور نہین پہچانا اُسکو بلکہ دیکھا اُسکی حشمت اور لباس شاہانہ کو پس جانا اُسنے کہ یہ بادشاہ ہی پس جب پہونچا اُس تک بزرگداشت کی اُسکی اور تعظیم کی اُسکے مرتبے کی اور پکڑا اُسکی رکاب کو اور اُتارا اُسکو اور حکم کیا اپنے غلامون کو بادشاہ کے گھوڑے کے لینے اور اُسکے ٹہلانے اور آرام دینے کا اور داخل ہوا بادشاہ کو لیکر خیمے مین اور بٹھایا اُسکو اور حکم دیا غلامون اور لونڈیون کو بکریان ذبح کرنے اور کھانا پکانے کا راوی کہتا ہی کہ اُسی وقت لشکر اور غلام بادشاہ کے بھی اُسکے پیچھے آ پہونچے پس اُتارا اُنکو ابو ثوب نے اور جب تیار ہوا کھانا تو لائے گئے بڑے کانسے بھرے ہوے گوشت اور ہر طرح کے کھانون سے راوی کہتا ہی کہ بادشاہ اور اُسکے لوگون نے تین دن ابو ثوب کے نزدیک توقف کیا پس جب چوتھا دن ہوا چلا بادشاہ مع اپنے ہمراہیون کے بارادۂ مصر کے پس سوار ہوا ابو ثوب بھی اُسکے ساتھ اور برابر بادشاہ کے ساتھ تھا تا اینکہ قسم دلائی اور پھیر دیا اُسکو بادشاہ نے بعد اُسکے کہ اچھی تعریف کی اُسکی اور وعدہ کیا ہر طرح کی نیکی کا اُسکے ساتھ اور چلا مقوقس بادشاہ تا اینکہ داخل ہوا مصر مین اور بیٹھا تخت سلطنت پر پس اُسیوقت حکم کیا اُسنے اپنے وزیر کو کہ لکھدیوے ابی ثوب کو ولایت تنیس اور اُسکے متعلقات کی اور روانہ کیا اُسکے واسطے ساتھ فرمان کے خلعتون اور غلامون کو پس جب پہونچا فرمان بادشاہ کا اور خلعتین اور غلام ابی ثوب کو خوش ہوا اور قبول کیا اُسنے اُس زمین کو اور روانہ ہوا مع اپنے لڑکے بالون اور یگانون کے بجانب قرمہ کے اور سوار ہوا وہان سے کشتیون مین اور گیا تنیس کو پس جب قرار پکڑا اُسنے اپنی ولایت مین بھیجا اُسنے لوگون کو واسطے لانے اپنے بھائیون اور باقی قوم کے اور آئے وہ لوگ اُسکے پاس پس حاکم کیا اُسنے اپنے بھائی ابا معینا کو جزیرۂ صدف پر اور حاکم کیا اپنے بیٹے مصاص کو زیویر اور حاکم کیا اپنے غلام قنیا کو ابالاج پر راوی کہتا ہی کہ قرار پکڑا حکومت پر ابو ثوب نے اور بھٹک گیا اور مغرور ہو گیا وہ اور گذری مدت اس حال مین تا اینکہ آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصر مین اور ہوا حال بادشاہ کا اُس طرح پر جیسا کہ بیان کیا ہم نے مارا جانا اُسکا اُسکے بیٹے ارسطولیس کے ہاتھ سے اور کیفیت اُسکے ہلاک ہونے کی پس جب پہونچی یہ خبر ابو ثوب کو روکا اُسنے اُس محصول کو جو مقوقس کے بیٹے ارسطولیس کے پاس بھیجتا تھا اور دیکھا اُسنے اپنے کو ایک ایسے جزیرہ مین کہ باز رکھتا تھا اُسکو جو پہونچے اُس تک آدمیون سے اور پناہ مین رکھا اپنے تئین اُسی جزیرے مین پس جب مالک ہو گئے مسلمان مصر اور اسکندریہ اور اُسکے اطراف کے شہرون اور دمیاط کے اور مسلمان ہو گیا ہامرگ اور اولاد اور فوج اُسکی روانہ ہوے شطا اور غلام اُسکے اور یزید بن عامر بطور ایلچی کے بجانب ابو ثوب کے پس جب داخل ہوے وہ لوگ وہان اور ٹھہرے اُسکے سامنے اور دیکھا اُنکو ابو ثوب نے تو ظاہر کیا اُسنے غرور اور تکبر کو اور نہین اُٹھایا اُسنے اپنے سر کو اُنکی طرف اور کسی کو اُسکے حجاب سے جرأت اس امر کی نہوئی کہ اُن لوگون کو اجازت بیٹھنے کی دیوے پس جب دیکھا یزید بن عامر نے یہ حال پڑھا اُنھون نے یہ کلام اللہ تعالیٰ کا ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پھر بیٹھ گئے وہ اور بیٹھے اُنکے پہلو مین شطا اور دیکھا یزید نے تخت ابی ثوب کو تو وہ سونے کا تھا اور اُس مین تصویر ایک درخت خرمے کی اور اُس درخت کے نیچے تصویر مریم کی تھی اور مسیح علیہ السلام اُنکی گود مین تھے پس

> ترجمہ زمین ہی اللہ کی اسکا وارث کرے جسکو چاہے اپنے بندون مین اور آخر بھلا ہی ڈر والون کا ۱۲

پڑھا یزید رضی اللہ عنہ نے کلام اللہ تعالیٰ کا فنادٰیھا من تحتھا الا تحزنی قد جعل ربک تحتک سریا وھزی الیک بجذع
النخلۃ تساقط علیک رطبا جنیا فکلی واشربی وقری عینا اور برابر پڑھتے رہے یزید ان آیات کو اس آیت تک
انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا وبرا
بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا پس جب سُنا ابو ثوب نے
یزید بن عامر کو یہ آیات پڑھتے ہوے بدل گیا رنگ اُسکا اور بہت برہم ہوا پس جب فارغ ہوے یزید پڑھنے آیات سے
متوجہ ہوا ابو ثوب اُنکی طرف اور کہا اُسنے غضب اور غصے سے کہ یہ کیا کلام ہی جو تم نے کہا یزید نے کہا کہ یہ کلام اللہ غالب
اور بزرگ کا ہی کہ اُتارا ہی اُسنے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ نہین مٹین گے عجائبات اُسکے اور نہ بدلینگے کلمات اُسکے اور
نہ مثل ہوگا اُسکی آیات کا ابو ثوب نے کہا کہ جو تمنے ذکر کیا اُسکے کیا معنی ہین یزید نے کہا کہ معنی اُسکے یہ ہین کہ جو خبر دی ہی اللہ غالب اور
بزرگ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ معلوم کیا عیسیٰؑ نے حق کو اور حق کلام کیا اُنھون نے اپنی ذات پر اسطرح سے کہ
وہ بندہ اللہ کے ہین نہین ہین بیٹے اللہ واحد اور پاک کے اور جو اُنھون نے یہ کہا کہ اوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ تو مطلب اُنکا
یہ ہی کہ مین حکم کیا گیا ہون ساتھ بندگی اللہ اور اُسکی فرمانبرداری کے مثل ہم لوگون کے اور نماز پڑھتا ہون مین واسطے اپنے
پروردگار کے اور یہ کہ ہی میرے مال مین حق اللہ تعالیٰ کا اور معنی اُنکے اس کلام کے والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث
حیا یہ ہین کہ عیسیٰؑ نے آگاہ کیا لوگون کو اس امر سے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین نہین استحقاق رکھتے ہین معبود ہونے کا اور جو کوئی مریگا
اُسکے واسطے کوئی بزرگی اور بڑائی نہین ہی اور معنی اس قول کے ابعث حیا یہ ہین کہ آگاہ کرتے ہین عیسیٰؑ لوگون کو اس امر سے کہ
عیسیٰؑ اور وہ سب اُٹھائے جائینگے روز قیامت کے جو دن افسوس اور پشیمانی کا ہوگا اور اگر ہوتے وہ دونون معبود تو نہین ہوتین
اُن دونون کیواسطے خواہشین اور بڑ جانا خلاف دونون کے بیچ مین ولیکن دیکھ اور فکر کر تو اے مرد اس امر مین کہ دیکھتا ہی تو
حکمت کو کہ نہین بگڑتی ہی اور وہ اللہ کی وحدانیت پر گواہ ہی پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام یزید بن عامر کا متوجہ ہوا اُنکی طرف
اور کہا کہ بہ تحقیق تمنے چنگل مارا اور بھروسا کیا ساتھ جھوٹی باتون کے اور ڈوبے تم لوگ دریاے گمراہی مین پس کہا یزید
بن عامر نے کہ اللہ خوب جانتا ہی اُسکو جو سرگردان ہی چنگل مارا اور بُرائی مین شریک کرنیوالا ہی ساتھ بادشاہ برتر کے اللہ ایسا
قدرت رکھنے والا ہی کہ نہ آسمان اُسپر سایہ کر سکتا ہی اور نہ زمین اُسکا بوجھ اُٹھا سکتی ہی اور نہ رات اُسکو تاریک کر سکتی ہی
ورنہ دن اُسکو چھپا سکتا ہی اور نہ کوئی روشنی اُسپر غالب ہو سکتی ہی اور نہ کوئی تاریکی اُسکو چھپا سکتی ہی اور کوئی بادشاہ اُسکو
مغلوب نہین کر سکتا ہی اور کوئی زمانہ اُسکو بدل نہین سکتا ہی اور ہر ساعت اُسکو ایک دھندھا ہی آیا نہین ہی تمکو سوجھا یا نہین
ہی تم مین کوئی ایسا جو دیکھے اور عبرت حاصل کرے اور فکر کرے بادشاہ قہار کی قدرت مین آیا نہین ہی کوئی تم مین ایسا کہ نصیحت
کرے اپنے نفس کو بسبب جانے دن روشن اور آنے رات تاریک کے آیا نہین ہو سکتا ہی تم سے کہ واحد جانو تم اللہ کو اور
عبادت کرو اُسکی اور پاک جانو اُسکو شرکت سے اور اقرار کرو اُسکی یکتائی کا آیا نہین سُنا تمنے کلام اُس شخص کا جسکی تم لوگ

عبادت کرتے ہو اور اشارہ کرتے ہو اُسکی طرف اور تعظیم کرتے ہو اُسکی یعنی کلام عیسیٰؑ بن مریم کا کہ اقرار کیا اُنھون نے اللہ کی
وحدانیت اور معبودیت کا اور کہا کہ مین بندہ اللہ کا ہون اور بشارت دی عیسیٰؑ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
قبل مبعوث ہونے کے اور آگاہ کیا لوگون کو ساتھ بزرگی ہمارے نبی اور نزدیکی اُنکی اللہ برتر سے آیا نہین سُنا تمنے آپ کے
معجزات کو اور وہ جو کچھ ظاہر کیا آپنے حق کو اپنے معجزات اور نشانیون اور دلیلون سے آیا نہین دو ٹکڑے ہوا چاند اُنکے
واسطے آیا نہین بات کی اُنسے سوسمار اور پتھر نے آیا نہین مخاطب ہوا اُنسے اونٹ اور درخت آیا نہین ہین وہ اچھے گھر والے
قبیلہ مصر مین راوی کہتا ہے کہ چپ رہ گیا ابو ثوب جواب دینے سے اور نہ رہی اُسکے واسطے کوئی چیز جسکے سبب سے وہ حجت
اور دلیل کو اُٹھا دے مگر یہ کہ کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ پہونچے ہین ہمکو وہ سب کام جو تمھارے نبی نے کہا تھا لیکن تھا وہ جادو
قدیم سے چلا آتا اور اگر یہ گفتگو تمھاری سچ ہے پس دعا کرو تم اللہ سے اور وسیلہ گردانو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر کہ
برساوے اللہ پانی پس اگر برسے گا پانی تو جانینگے ہم کہ کلام تمھارا حق ہے اُسمین کوئی شک نہین ہے اور ایمان لاوینگے ہم
ساتھ اللہ برتر کے اور تصدیق کرینگے ہم رسالت محمدؐ کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید بن عامر نے کہا کہ اللہ غالب اور بزرگ قادر ہے
اس بات پر جو تونے کہی وان اللہ علی کل شئی قدیر اور بندہ نیک خالص جب دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے تو اللہ قبول کرتا ہے اُسکی
دعا کو اور اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے پھر اُٹھ کھڑے ہوئے یزید بن عامر اور نکلے ابی ثوب کی مجلس سے پس کہا اُنسے ابو ثوب نے
کہ کہانتک جاؤگے ای یزید اُنھون نے کہا کہ دعا کرونگا مین اللہ سے ایسا اللہ کہ اگر چاہے تو اُتارے تمھارے اوپر عذاب کو
آسمان سے پھر پڑھا اُنھون نے کلام اللہ تعالیٰ کا بل اتبع الذین ظلموا اھواءھم بغیر علم فمن یھدی من اضل اللہ
وما لھم من ناصرین راوی نے بسلسلۂ راویون کے وقاص بن جبیر سے روایت کی ہے کہ نہین طلب کیا ابو ثوب نے پانی کو
اور اسیقدر پر کفایت کی مگر اس وجہ سے کہ اُسکی ایک زراعت تھی فاصلے پر دریاے نیل سے پس نہین قدرت رکھتا تھا وہ اُسکے
سینچنے کی اور نہین پہونچ سکتا تھا وہان تک پانی اور نہین سینچی جاتی تھی وہ مگر آسمان کے پانی سے اسواسطے کہ ابو ثوب نے
اُس کھیتی کے واسطے گڑھے اور تالاب بنائے تھے کہ یکجا ہوتا تھا اُن مین پانی باران کا اس قدر کہ کفایت کرتا تھا اُس
زراعت کو ایک سال سے دوسرے سال تک پس جب موقوف ہوجاتا تھا برسنا پانی کا گرمیون کے دنون مین تو سینچا تھا
وہ اُس زراعت کو اُن تالابون سے اور اُس سے کھیتی کو قوت ہوتی تھی اور لگائے تھے اُسنے درخت سب پھلون کے
اور اس سال مین کہ آئے تھے یزید بن عامر ابو ثوب کے پاس روکا تھا اللہ تعالیٰ نے پانی کو جاڑون کے دنون مین اور
چُک گیا تھا وہ پانی جو تالابون مین یکجا تھا اور پیاسی ہوئی تھی کھیتی اور قریب بہ خشکی پہونچی تھی گرمیون مین اور ابو ثوب
بہت محتاج تھا پانی کا اُسوقت مین کہ یزید بن عامر اُسکے پاس آئے تھے اور گذرا حال اُن دونون کا وہ جو بیان کیا ہمنے
اور طلب کیا ابو ثوب نے یزید سے پانی برسنے کو حالانکہ وہ زمانہ برسات کا نہ تھا پس کہا یزید نے کہ اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے پھر نکلے یزید اور قصد کیا دریا کا اور وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر بلند کیا اپنے سر کو

آسمان کیطرف اور کشادہ کر دیا دونون ہتھیلیون کو اور دعا مانگی ان الفاظ سے اللھم انك قد امرتنا بالدعاء ووعدتنا
بالاجابۃ وانت اصدق القائلین اذ تقول واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان وقد
دعوتك كما امرتنی فاستجب كما وعدت یاذا المعروف الذی لا ینقضی ابدًا ولا یحصیه غیرك احدًا اسقنا غیثك
بحق محمد ن المصطفی واٰله الشرفا واصحابه اهل الوفاء انك علی كل شئ قدیر و قاص بن جبیر نے بیان کیا ہی
کہ مجکو ثقات سے یہ حال معلوم ہوا ہی کہ یزید بن عامر دعا کرتے تھے کہ اُسیوقت اونچی ہوئی بدلی زمین آسمان کے بیچ مین
اور ٹھہری وہ مثل ٹھہرنے شخص عاجزی اور فروتنی کرنے والے کے اور بلند ہوئی مثل بازو چلنے والے تیز کے اور پھیل گئی اور
آسمین ملگئی اور رعد حملہ کرتا تھا اُسپر مثل حملے شخص غضبناک کے اور رعد اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا تھا اور ڈپٹتا تھا مثل
ڈپٹنے شیر غضبناک کے اور وہ اُسکو ساتھ آواز برق کے مارتا اور چلاتا تھا اور طرح طرح کی آواز کرتا تھا اُسپر اور بدلی اللہ کی
آسمان قدرت پر بجالت فرمانبرداری کے چلتی تھی اور اللہ قادر نے مقرر کیا تھا بدلی پر فرشتگان رحمت کو درانحالیکہ باندھے تھے
وہ کمرون مین پٹکے خدمتگزاری کے چلاتے تھے وہ بدلی کو ساتھ خزانون رحمت اللہ کے کھینچتے تھے اُسکو مہار قدرت سے
ساتھ ہاتھون اُسکے دبدبے اور حملے کے اور بدلی رکھے ہوے تھی بازو اطاعت کے موافق منطوق ویسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ
من خیفتہ اور بدلی چلتی تھی مثل چلنے تیز رو کے اور جلدی کرتی تھی مثل جلدی ڈرنے والے کا اور رعد تسبیح کرتا تھا مثل تسبیح اُس
شخص کے جو سجدہ کرتا ہی واسطے بزرگی اللہ کے وتری الودق یخرج من خلاله پس جب سیراب اور پوری ہوئی وہ اور
باربردار ہوئی ساتھ پانی کے اور کشادہ ہوئی زمین آسمان کے بیچ مین اور پھیل گئی اور رعد چلاتا تھا اُسکو اور برق مارتی تھی
اُسکو ساتھ آواز اپنی چمک کے اور چمکتی تھی اُسکے درمیان سے چلی بدلی پر ہوائے قدرت اللہ کی درانحالیکہ پھیلی تھی وہ ہوا
درمیان ہاتھون اُسکی رحمت کے تو اُسوقت کھل گئے پٹ اُسکے دروازون کے اور اُٹھ گیا پردہ اُسکے پانی کا پس روئی
وہ ساتھ آنسو اپنے پانی کے جدائی اپنے خزانہ پر اور پے در پے روان کیا زمین پر صاف پانی اپنے آنسوون کا پس خوش ہوئی
زمین وقت اُترنے اُسکے پانی کے اور آراستہ کیا پانی نے لڑی پھولون کی بیچ گردن اُسکے وجود کے پس نکالا زمین نے اپنی
پونجی جمع کی ہوئی سبزے کی از رو بے خوشی اور بشارت کے ساتھ رحمت اپنے پروردگار کے اور پکارا پکارنے والے قدرت
نے یہ انظر الی آثار رحمۃ اللہ کیف یحیی الارض بعد موتہا راوی نے بیان کیا ہی کہ برسا پانی درانحالیکہ برستا رہا وہ پانی
دن اور تمام رات تک تااینکہ سیراب ہوگئی زمین اُنکی اور بھر گئے تالاب اُنکے پس جب ہوا دوسرا دن آئے یزید بن عامر
ابی ثوب کی مجلس مین اور کہا اُس سے کہ کیونکر دیکھی تو نے صنعت اللہ صانع کی جو ذمہ دار ہی بندون کی روزی کا پس ہنسا
ابو ثوب اور کہا اُسنے کہ یہ جادو تمھارا عقیم ہی اور مکر تمھارا بُرا ہی اور جادو اس سے زیادہ کام کرتا ہی پس کہا اُس سے زید
نے کہ رحمت نہین ہوتی ہی مگر اللہ تعالی کی طرف سے کہ وہ نیکو کار اور قبول کرنیوالا توبہ کا ہی اور قسم دلائی مین نے اُس کو

[illegible]

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پس قبول کی اُسنے دعا میری پس رہ گیا ابو ثوب پھیرنے جواب سے جب کہ دیکھی اُسنے قدرت اللہ غالب اور بزرگ کی برسنے پانی اور ظاہر ہونے برکت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور کہا اُسنے کہ اب ظاہر ہوا مجکو حق اور ثابت ہو گئی مجکو یہ بات کہ دین تمھارا حق اور کلام تمھارا راست ہی اور مین ایمان لاتا ہون ساتھ اللہ کے تصدیق کرتا ہون رسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پھر کہا ابو ثوب نے کہ مین چاہتا ہون کہ عرض کرون مین اسلام کو اپنے جزیرے کے لوگون اور اپنے اہل و عیال اور اپنے ساتھیون پر اور کھود ڈالون مین کنیسون کو اور بناؤن مین مسجدون کو اور حکم کرون مین نیک کامون کا اور منع کرون مین بد کامون سے پس کہا یزید بن عامر نے کہ اگر تو ایسا کریگا تو راہ نیک پر ہوگا اور اگر نفاق اور خلاف کریگا تو اللہ تیری گھات مین ہی پھر نکلے یزید اور شطا اور غلام اُسکے ابو ثوب کے پاس سے اور پھر آئے ہامرگ حاکم دمیاط کے پاس اور بیان کیا حال ابو ثوب کا پس کہا ہامرگ نے کہ قسم ہی خدا کی مکر اور فریب کیا اُسنے تمھارے ساتھ اور چلایا تم پر تیر اپنے مکر کا پس کہا یزید نے ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ پہونچی مسلمانون کو یہ خبر کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی لشکرون کو تمام جزیرون سمینہ اور ابی مینا اور ابی سلود سے اور وہ بعد چند روز کے مسلمانون کے پاس ہوگا پس جب سُنا ہامرگ نے یہ حال کہا اُسنے یزید بن عامر سے کہ مدد طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور بھروسا کرتے ہین ہم اُسپر اور جو کوئی لڑیگا ہم سے لڑینگے ہم اُس سے اور بھیجا ہامرگ نے اپنے بیٹے شطا کو بجانب برلس اور دمیرہ اور اشمون اور اُن شہرون کے جو اُسکے قبضے مین تھے درانحالیکہ بُلاتا تھا اُنکو طرف جہاد کے پس آئی قوم اُسکے پاس ہر جگہ سے مع اپنے لوگون اور سامان کے اور کھڑے کیے اُنھون نے خیمے اپنے قریب پورب اور قبلہ رُخ دمیاط کے اور لکھا مسلمانون نے کل حال عمرو بن العاص کو اور یہ کہ ابو ثوب نے یکجا کیا ہی جماعتون کو اور وہ ارادہ ہماری طرف کا رکھتا ہی پس کمک کرو تم ہماری ساتھ لوگون کے دلیران مسلمین سے پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو اور پڑھا اُسکو روانہ کیا اُنھون نے ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ کو مع ایک ہزار سوار کے بادیہ اعراب اور وادی القری سے اور حکم کیا اُنکو روانگی دمیاط کا راوی نے بیان کیا ہی کہ حال ابو ثوب کا یہ ہوا کہ جب یکجا ہوئین اُسکے پاس جماعتین تو جائزہ لیا اُنکا باہر تنیس کے اور وہ بیس ہزار پیدل اور پانچ سو سوار قبط اور عرب متنصرہ سے تھے اور نکلا اُنکو ساتھ لیکر کشتیون مین اور چلے وہ تا اینکہ نزدیک دمیاط کے پہونچے اور اُترے مسلمانون کے مقابلے مین اور صف بندی کر کے ارادہ کیا لڑائی کا اور مقابل ہوے دونون لشکر پس پہلے جو نکلا مسلمانون کے لشکر سے وہ شطا بن ہامرگ تھے پس نکلے وہ اپنے گھوڑے پر اور حملہ کیا دشمنون پر پس مار ڈالا لوگون کو اور زمین پر گراد یا دلیرون کو اسواسطے کہ اُنھون نے مول لیا تھا ایمان کو بعوض اپنی جان کے اور کھل گیا تھا واسطے اسلام کے سینہ اُنکا اور مشتاق تھے وہ گھر سلامتی یعنی بہشت کے اور یہ امر اُسوقت تھا کہ ظاہر ہوے اُنکو یہ انوار اور کھولے گئے اُنکے واسطے دروازے اُنکے دل کے ساتھ معرفت کے اور برابر لڑتے رہے وہ باقی دن تک تا اینکہ آئی تاریکی رات کی

اور پھرے وہ قبطیون کی لڑائی سے طرف نماز اور شب بیداری ساتھ کھڑے رہنے کے پس بہت رات تک کھڑے رہے
قدمون کے بل بیچ خدمت بادشاہ جاننے والے پوشیدگیون کے بحالت خوف اور شرمندگی کے سر جھکائے ہوئے خجالت
مین پروردگار غالب اور بزرگ سے پس جب آدھی رات ہوئی اور سہیل ستارے نے طلوع کیا سوگئے وہ پہلو کے بل
پس جب ہوا وقت تاریکی کا اور نزدیک ہوئی صبح اور پراگندہ ہوئی روشنی صبح کی بیدار ہوئے شطا در انحالیکہ وہ روتے
تھے پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ ای میرے بیٹے کس چیز نے رُلایا ہی تمکو اُنھون نے کہا کہ دیکھی مین نے خواب مین وہ چیز
جو کبھی نہین دیکھی اور سُنی مین نے وہ چیز جو کبھی نہین سُنی تھی اور دُنیا مجھ سے چھوٹتی ہی پس کہا اُنسے اُنکے باپ نے کہ پناہ
مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے اس کلام سے اور شاید کہ یہ خواب پریشان ہی پس کہا شطا نے کہ قسم ہی خدا کی یہ خواب
پریشان نہین ہی ولیکن یہ قرب اور نزدیکی ہی بادشاہ علام الغیوب سے جسنے کہ جاری کیا قلمون کو اور پیدا کیا روشنی
اور تاریکی کو اور بھیجا محمدؐ سید الانام کو بجانب خلائق کے ساتھ راہ و روش اسلام کے اور مین نے دیکھا ہی خواب مین کہ
گویا دروازے آسمان کے کھولے گئے اور روشنی ہدایت کی بلند ہوئی اور چمکتی ہی پس دیکھا مین نے فرشتگان آسمان دنیا کو
اس حال مین کہ بعض اُن مین کے سجدہ مین ہین کہ نہین کھڑے ہوتے اور بعض رکوع مین ہین کہ نہین سیدھے ہوتے
اور بعض اُن مین کے کھڑے ہین کہ نہین بیٹھتے اور وہ سب اللہ کے خوف سے روتے ہین کہ نہین خشک ہوتی ہین
آنکھین اُنکی اور اسی طرح پر دیکھا مین نے ایک آسمان کو بعد ایک کے ساتوین آسمان تک پھر دیکھا مین نے ساتوین
آسمان مین ایک گنبد زمرد سبز کا جسمین قندیلین سفید موتی کی ہین کہ وہ چمکتی ہین ساتھ روشنی کے اور روشن ہین
بدون آگ کے اور اُس گنبد مین چالیس حورین ہین جو ایسی پوشاک پہنے ہین کہ نہین دیکھا مین نے مثل اُسکے
اور نہ مثل اُنکی شکلون کے اور چہرے اُنکے مثل انسان کے چہرون کے ہین لیکن نور اُنکا ماند کرتا ہی سورج کے نور کو
اور اُنکے پاؤن مین یاقوت سُرخ کی نعلین ہین کہ لپٹتی اور چلتی ہین وہ اُسکو پہنے ہوئے فرش ریشمین اور زنگارین اور
رنگین پر اور پھرتی ہین سرور کے تختون پر پس پکارا مجکو ایک نے اُنمین سے اور وہ یہ کہتی تھی یامفتون بدار العز وس اما لك
ان تذكرنا وترغيب فی قوبنا اما علمت ان من اجلك خلقنا دبنا وحجل مهرنا منك الجهاد فما هذا البحر والبعاد
الف الجفان فما هكذا صنع اهل الوفاء والآن فقد نفذت الميقات والنفت المساعات فيستيقظ من المنام و بادر الى
الرحيل واقصد دار السلام وارفع راسك ترى ما اعد الله تعالى للقوم الليل وعيش الانسار
والمجاهدين الابرار. پس بلند کیا مین نے اپنے سر کو تو دیکھا مین نے بہت گنبدون کو لٹکے ہوئے جنکی نہایت نہین
موافق شمار تارون اور قطرات باران کے ہر گنبد مین حورین ہین مثل اُنکے جو مین نے پہلے گنبد مین دیکھا تھا اور وہ اچھی پوشاک
اور زیور پہنے ہین اور نور اُنکا چمکتا ہی پس ظاہر اور سامنے میرے ہوئی ایک حور اُنمین سے کہ اگر ظاہر ہو وہ اہل دنیا پر
تو بے نیاز ہو جاوین اہل دنیا بسبب اُسکی روشنی کے سورج اور چاند سے اور وہ یہ اشعار پڑھتی تھی **اشعار**

انت یا مفتون یا ترح فی بحر المنام
تو ای مبتلا و فریفتہ کب تک کوشش کرے گا دریاے خواب غفلت مین

واہل ولا تلو علے اعدل الملام
اور ہوا اُشتر اور نہو بچہ اُشتر لدا ہوا بار ملامت سے

فی جنان الخلد والفردوس فے دار السلام
وہ ملک ہی بیچ باغ بہشت کے اور خواہش رکھتا ہون مین باغ کی بہشت مین

ولہا صدع علے اخذ کنون تحت لام
اور موے پیچان ہین اُسکے رخسارے پر مثل دائرہ حرف نون کے نیچے حرف لام کے

یا امانی ورجائے وعمادی وحرام
ای آرزو میری اور امید میری اور ستون میرے اور مقصد میرے

فانت یا سیدی تجدنی بعد نزحال الظلام
پس تو ای سردار میرے پاویگا مجکو بعد دور ہونے تاریکی کے ۱۲

فدع السہود بادر شل فعل المسقیام
پس چھوڑ تو آرام و راحت کو اور جلدی کر تو کام مین مانند آرزومند عاجز کے

ایہا اللائم دعنی لست اصغی الملام
اور کہہ تو کہ ای ملامت کنندہ چھوڑ مجکو نہ سنونگا مین ملامت کو

دعروسا فاقت الشمس مع بدر التمام
اور خواہش رکھتا ہون مین زن نو خواستہ یعنی حور بہشتی کی جو ہی مرتبے مین زیادہ سورج اور پورے چاند سے

احسن الاتراب قداً فی اعتدال وقوام
بہت اچھی ہی ہم سنون مین از روے قد کے اعتدال اور راستی مین

فاستمع منی کلامی وفکر فی النظام
سُن تو میری بات کو اور سوچ اور اندیشہ کر تو

وانشح الدمع علے ما اسفلتا
اور بہا تو آنسو اُسپر جو گذارا تو نے پہلے

انتی اطلب ملکا نیلہ صعب المرام
اسواسطے کہ مین خواہش رکھتا ہون ایسے ملک کی کہ پہونچنا اُسکا دشوار کام ہے

طرفہا یشرق بالحظ مشبہا بالسہام
آنکھ اُسکی روشن ہی ساتھ ایسے خط شعاعی کے کہ روشن اور ظاہر کرتا ہی وہ سہام کو

مہرہا من قام لیلاً وہو یبکی فے الظلام
مہر اُسکا وہ ہی جو شب بیداری کرے اور رو کے زاری کی مین نے خدا کے خوف سے

وغدا بادر الی الحرب واضرب بالحسام
اور کل جلدی کر تو طرف لڑائی کے اور شمشیر زنی کر تو

راوی نے بیان کیا ہی کہ جب سُنا ہامرگ نے وہ امر جو بیان کیا اُس سے اُسکے بیٹے شطا نے کیفیت خواب سے کہا اُسنے کہ ای میرے بیٹے جان تو کہ بعض خواب سچ ہوتے ہین اور بعض خواب پریشان ہوتے ہین پس نہ مشغول کر تو اپنے دل کو اُس چیز سے جو دیکھا تو نے خواب سے شطا نے کہا کہ نہ قسم ہی خدا کی ای باپ میرے یہ خواب پریشان نہین ہین بلکہ یہ بزرگیان ہین بادشاہ غیب دان کی اور نہین باقی رہی مجکو ای میرے باپ کوئی امید دنیا مین غرض کہ اسی طرح برابر روتے رہے شطا رات بھر اور عاجزی کرتے رہے اور کھڑے رہے نرمی اور فروتنی سے قدمون کے بل اور آنسو اُنکے جاری تھے پروردگار کے خوف سے تا اینکہ صبح ہوئی اور ظاہر ہوئی روشنی صبح کی اور سوار ہوے لوگ واسطے لڑائی کے اور چھوڑا شطا نے اپنے باپ اور گھر والون کو اور لیا اُنھون نے اپنا سامان لڑائی کا اور پہنا اپنے ہتھیارون کو اور سوار ہوے اپنے گھوڑے پر پس لپٹ گئے اُنسے باپ اُنکے اور کہا کہ ای میرے بیٹے قسم ہی تجکو میرے حق کی کہ نہ مبتلا کر تو مجھ کو اپنی جدائی مین پس کہا شطا نے کہ چھوڑ دو تم غصے کو کہ نزدیک آگیا زمانہ ملاقات دوستون کا پس اُسیوقت برپا ہوا ماتم اور جاری ہوے آنسو اور روان ہوا ایک چشمہ ہر آنکھ سے اور رخصت کیا ہامرگ نے اپنے بیٹے کو اور کہا کہ ای میرے بیٹے اگر ٹھیک ہو خواب تیرا اور کھڑا کرے تو اپنے خیمے کو بہشت مین پس یاد کر تو ہمکو اچھے طریقہ وفا سے اور عرض کر سلام میرا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راوی کہتا ہی کہ نکلے شطا بجانب میدان لڑائی کی اور رجاے نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے اور گرداوا دیا اپنے گھوڑے کو اور طلب کیا لڑنے والون کو پس نکلا اُنکی طرف ایک سوار ابی ثوب کے لشکر سے پس مار ڈالا اُسکو شطا نے اور نکلا دوسرا اور تیسرا پس مار ڈالا اُن دونون کو اور چوتھے اور پانچوین کو بھی قتل کیا اور برابر وہ جہاد اور کوشش کرتے رہے تا اینکہ

مار ڈالا اُنھون نے بارہ سوارون کو ابی ثوب کے لشکر سے پس جب دیکھا ابی ثوب نے اُس معاملے کو جو شطا نے اُسکے
سوارون کے ساتھ کیا نہ طاقت رہی اُسکو صبر کی غیر ازینکہ نکلا وہ بذات خود اور تھا وہ جوانمرد مشہور اور دلیران نامی
سے پس جب برابر ہوا شطا کی لڑائی کے میدان مین کہا اُسنے کہ ای لڑکے کیونکر چھوڑ دیا تونے دین رہبت اور تبعیت
کی تونے ان عرب کی اور داخل ہوا تو اُنکے ساتھ دین اسلام مین بہ تحقیق کام کر گیا تجھ مین جادو قوم کا اور سزا و اخشم
اور ملامت کا ہوا پھر بجانب دین صحیح ہمارے سید مسیح کے پس جب سُنا شطا نے کلام ابی ثوب کا خشمناک ہوے وہ اُسپر
اور کہا کہ ای مردود حکم کرتا ہی تو مجکو چھوڑ دینے ایسے دین راست کا جس دین پر ابراہیم اور موسی تھے اور بہ تحقیق ظاہر ہوئی
مجکو وہ چیز جو مہیا کی ہی اللہ تعالی نے میرے واسطے بڑی نیکی اور بہتری سے پس جب سُنا ابو ثوب نے کلام اُنکا غصے مین
آیا وہ اور حملہ کیا اُنپر اور بڑھایا اپنے نیزے کو اُنکی طرف پس پیش آئے شطا اُسکے سامنے ساتھ دل مضبوط او قصد روشن
اور تلوار چمکنے والی کے اور سخت لڑائی لڑے وہ دونون اور مقابلہ کیا آپسمین دونون نے اپنے گھوڑون پر اور برابر
مشغول رہے مار دھاڑ سخت مین تین گھڑی تک تا اینکہ بلند ہوا دن اور اوپر آگیا اُن دونون کے غبار اور تیزی پر
ہوا آفتاب اور رنج دیا شطا کو پیاس نے اور جان لیا پروردگار نے یہ حال اُنکا پس چاہا اللہ تعالی نے کہ خوش کرے
دل اپنے بندے شطا کا اور دکھادے اُنکو وہ چیزین کہ جو مہیا کی تھین اُنکے واسطے بزرگیون سے پس کھول دیا اُنکی بینائی
کو پس دیکھا شطا نے اُس گنبد کو جسکو خواب مین دیکھا تھا اور اُس حور کو جسنے اشعار پڑھے تھے اور اُسکے ہاتھ مین ایک
کانسہ جواہر کا بھرا آب کوثر سے تھا اور وہ یہ کہتی تھی یا شطا ہذا شراب من شربہ ما یسقے ولا یہرم ولا یسقم ولا یموت ولا
یبلی والساعۃ تصل الینا پس جب دیکھا شطا نے اس حال کو چلائے وہ اور کہا اللہ اکبر یہ وہی چیز ہی جسکا وعدہ کیا تھا
مجھ سے میرے پروردگار نے اور دکھلایا تھا مجکو میرے خواب مین اور روئے شطا اور جاری ہوے آنسو اُنکے اللہ غالب
اور بزرگ کے خوف سے پس کہا ابی ثوب نے کہ کس سبب سے ہی رونا تمھارا شطا نے کہا کہ مین نے ایسا ایسا کچھ دیکھا ہی
پس ہنسا ابو ثوب اُنکے کلام سے اور حملہ کیا اُنپر اور لڑے وہ دونون بڑی لڑائی پہلے مرتبے سے مگر یہ کہ ابو ثوب نے
سبقت کی شطا پر اور حملہ کیا اُنپر اور مارا اُسنے اپنے چھوٹے نیزے کو اُنکے سینے مین کہ نکلا نیزہ چمکتا ہوا اُنکی پشت سے
پس گر پڑے وہ زمین پر مُردہ ہوکر اور جلد لے گیا اللہ اُنکی روح کو طرف بہشت کے راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہرگس
نے اپنے بیٹے کو مُردہ نہ رہا اُنکو صبر سوائے اسکے کہ حملہ کیا اُنھون نے اور اُنکے ہمراہیون نے ابو ثوب پر در انحالیکہ
لڑنے لگین دونون جماعتین آپسمین اور بلند ہوا شور تا اینکہ ہوگیا دن مثل تاریکی کے کثرت گرد و غبار سے اور واقع ہوئی
ہزیمت ہامرگ کے لشکر پر پس چلے وہ بجانب شہر پناہ دمیاط کے اور امید کی اُمنین دشمن خدا ابو ثوب نے اور گمان
کیا اُسنے کہ مسلمان اُسکے قبضے مین ہین کہ اُسی وقت آئی مسلمانون کے واسطے کشایش اور آئے اُنکی طرف نشان
مسلمین کے اور اُنکے نیچے دلیران موحدین اور بشیر و اُنکے ہلال بن اوس اور صفوان مین ربیعہ تھے اور بلند کیا تھا اُنھون نے

اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر اور پڑھنے درود بشیر اور نذیر پر راوی کہتا ہی کہ جب دیکھا ہامرگ نے کہ آئے مسلمان
قوی ہوگیا دل اُنکا اور اُنکے ساتھیون کا اور زیادہ ہوئی خوشی اُنکی اور بڑا حملہ کیا اُنھون نے ابو ثوب اور اُسکے ہمراہیون پر
اور کہا اُنھون نے کہ ای دشمنان خدا کے آپہونچے تمھارے لیے راستی اور ایمان کے لوگ اور در آئی ہلاکی تم مین ای بندگان
صلیبون کے راوی کہتا ہی کہ حملہ کیا ہلال بن اوس اور صفوان بن ربیعہ نے مع اپنے ہمراہیون کے کافرون پر اور مارا
اُن مین شمشیرہای بران کو پس جب دیکھا ابو ثوب نے کہ ناگہان در آئے اُسپر عرب نیک متحیر ہوگیا وہ پس اُسی حال
مین کہ وہ اپنی حیرانی اور گمراہی مین تھا کہ ملے اُسکو یزید بن عامر پس کہا یزید نے اُس سے کہ ای دشمن خدا اور دشمن اپنی
جان کے آیا نہین نصیحت کی تھی مین نے تجکو ساتھ آیات اللہ کے آیا نہین ظاہر ہوئی تھی تجکو حقیقت اللہ کے دین کی
اور دیکھین تھین تو نے نشانیان اُسکی اور سُنی تھی تو نے وہ چیز جو لائے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق سے
اور یہ معجزات اُنکے ہین پھر جا پڑے یزید اُسپر ساتھ اپنے حملے کے اور قبضہ کر لیا اُسکی زرہ کے گردن بند پر اور کھینچا
اور جدا کر لیا اُسکو گھوڑے سے اور گرفتار کر لیا اور لیچلے اُسکو حالت ذلت مین اور پڑ گیا شور اس امر کا کہ ابا ثوب
گرفتار ہو گیا پس گردن رکھی اُسکی قوم نے واسطے قضا و قدر کے پس بعض اُنمین سے لڑے تا اینکہ مارے گئے اور بعض
اُنمین کے گرفتار ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے شکست اُٹھا کر اور گرفتار ہو گیا حاکم ابو مینا اور ابو شقا اور حاکم درنا اور
سمینا کا اور غلبہ اور مدد دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو اور خوار کیا مشرکین کو اور آئے مسلمان ہامرگ
کے پاس اور سلام کیا اُنکو اور مبارکباد دی بسبب سلامتی اور فتح کے اور تعزیت کی اُنکے بیٹے شطا کی پس کہا ہامرگ نے کہ
امید مزدوری اور سلام کی رکھتا ہون مین اُسکے واسطے نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے اور صبر کیا مین نے ساتھ حکم اللہ
برتر کے پس کہا اُنسے یزید بن عامر نے کہ بہ تحقیق بہشت مین کچھ ایسے درجے ہین کہ نہین پہونچ سکتے ہین اُن تک مگر
صبر کرنے والے اور یہ قول اللہ برتر کا اُسکی کتاب بزرگ مین ہی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبة قالوا انا للہ
وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمة واولئک ہم المہتدون راوی نے بیان کیا ہی
کہ دفن کیا لوگون نے شطا کو اُنھین کپڑون مین جنکو وہ پہنے تھے اور اُن مسلمانون کو بھی دفن کیا جو شہید ہوے تھے
اور اُترے مسلمان اپنے خیمون مین باقی دن تک اور رات کاٹی اُنھون نے پس جب صبح ہوئی آئے ہامرگ
یزید بن عامر کے خیمے مین اور کہا کہ ای صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیکھا مین نے رات کے وقت اپنے
بیٹے کو خواب مین کہ وہ اُس گنبد مین جسکو اُنھون نے خواب مین دیکھا تھا اور ایک حور اُنکے سامنے ہی پس کہا مین نے
کہ ای میرے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمھارے ساتھ کیا معاملہ کیا اُنھون نے کہا قبول کیا مجکو اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح
سے اور بخشش کی مجھ پر ساتھ بشارت اور عطیہ بے مثل کے اور اُتارا مجکو جوار رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
راوی نے بیان کیا کہ شہید ہوے شطا شب نصف شعبان کو پس کہا اللہ تعالیٰ نے اُس رات کو بطور موسم کے

پس نہین باقی رہا کوئی مسلمان اُس رات مین مگر یہ کہ زیارت کی اُنکی قبر کی راوی کہتا ہی کہ سلنے اپنے بُلایا ہلال بن
اوس نے ابا ثوب کو اور عرض کیا اُسپر اسلام کو پس مسلمان ہوگیا وہ اور اسی طرح سب قیدیون کو بُلاکر اسلام عرض کیا
اُنپر پس جسنے اسلام قبول کیا بزرگداشت کی اُسکی اور دعا دی اُسکو اور جسنے انکار کیا مسلمان ہونے سے ٹھہرا یا اُسکو
ادلے جزیہ پر سال آیندہ سے پس داخل ہوے سب لوگ بہ سواری کشتیون کے تنیس مین اور جامع مسجد بنایا اُنکے
کنیسون کو اور سب جزیرون مین ایسا ہی کچھ کیا اور نکالا ابو ثوب نے اپنے اور اپنے قوم کے مال سے خمس کو اور بھیجا اُسکو
طرف سردار مسلمین عمرو بن العاص کے مع مال اُن لوگون کے جو مارے گئے حالت کفر مین راوی کہتا ہی کہ اُترے ہلال بن
اوس ایک سُرخ ٹیلے پر جو باہر جزیرہ تنیس کے تھا بعد اُسکے کہ فراغت پائی اُنھون نے اور جزیرون اور وہان کے لوگون
سے پس جب اُترے ہلال بن اوس مع اپنے لشکر کے سُرخ ٹیلے پر ہامرگ نے کہا کہ ای سردار بے ڈر ہوگئے ہم ہر طرف سے
لیکن ایک جگہ سے ہمکو خوف باقی رہا ہی پس کہا ہلال بن اوس نے کہ مین نہین جانتا ہون کہ باقی رہا ہو تمھارے واسطے
کوئی دشمن جسکی طرف سے تم لوگ ڈرتے ہو لوگون نے کہا سچ ہی وہ لوگ قلعہ مدینہ کے ہین راوی نے بیان کیا ہی کہ تھا اُنکے
قریب مین گذرگاہ تنیس پر قریب پورب اُسکے ایک قلعہ اور حاکم وہانکا صامت بن مرہ تھا آل مرداس سے پس جب
ہلال بن اوس نے یہ حال سُنا روانہ ہوے اُسکی طرف بہ جمعیت تمام عرب ہمراہی اپنے اور لوگ اُس ضرزمین کے او قصد کیا
قلعہ کے محاصرہ کا پس قریب اور سامنے آکر دیکھا صامت بن مرہ نے مسلمانون کو کہ اُترے ہین وہ قلعہ پر اور ارادہ اُسکے محاصرہ
کا رکھتے ہین پس متوجہ ہوا وہ اپنے ساتھیون کیطرف اور حکم کیا اُنکو تیر چلانے کا مسلمانون پر اور اُس قلعہ مین ایکہزار تیرانداز تھے
پس چلایا اُنھون نے ایکہزار تیر ایک ہی ساتھ پس نام رکھا عرب نے اس قلعہ کا الف رمی اور ٹھہرے رہے ہلال بن اوس اُسپر
بحالت محاصرہ کے بنیل دن تک مگر نہ قادر ہو سکے اُسپر پس کہلا بھیجا اُنھون نے عمرو بن العاص کے پاس اور کمک طلب
کی اُنسے پس روانہ کیا عمرو بن العاص نے اُنکی طرف مقداد بن اسود الکندی کو بجمعیت پانچسو سوار عرب اور تین ہزار
اُن قبطیون کے جو مسلمان ہوے تھے پس جب آئی کمک ساتھ مقداد کے اور اُترے وہ قلعہ پر اور ارادہ کیا اُنھون نے محاصرہ
قلعہ اور لڑائی کا وہان کے لوگون سے اور دیکھا صامت بن مرہ نے اُن لوگون کے اُترنے اور اُنکی کوشش کو جانا اُسنے
کہ اب کوئی مددگار اور کمک کرنیوالا اُسکا باقی نہین ہی پس اُس حال مین مصالحہ کیا اُسنے مقداد سے چار ہزار دینار اور
چارسو اونٹنی اور ایکہزار بکری اور اس بات پر کہ مہلت دیوین اُسکو سال کے پورے ہونے تک پس اگر چاہے وہ تو
اسلام قبول کرے ورنہ کوچ کرجاوے مع اپنے لڑکے بالون اور مال کے اور سپرد کردیوے قلعہ کو پس منظور کیا اُس کو
مقداد نے اور مصالحہ کیا اُس سے اور لیا اُس سے وہ چیز جسپر مصالحہ کیا اُسنے اور بھیجا مقداد نے مال کو پاس عمرو بن العاص
کے اور کوچ کیا مقداد اور ہلال بن اوس نے ساتھ لشکر کے اور اُترے وہ بلقارہ پر اور تھا وہان ایک شخص عرب متنصرہ سے
جسکا نام باقرین تھا پس مسلمان ہوا وہ مع اُن لوگون کے جو اُسکے نزدیک تھے راوی ف٢ نے بیان کیا ہی کہ کوچ کیا مسلمانون نے

ف ١۔ ذکر فتح قلعہ بلینہ اور بلقارہ بطور صلح کے ۱۲

ف ٢۔ ذکر فتح قرشید اور وارداہ اور عین شمس کا بطور صلح کے ۱۲ منہ

بجانب قصر مشیدہ کے اور اُسکو بھی صلح سے فتح کیا اور کوچ کیا اُنھون نے طرف دروازہ کے اور اُترے اُسپر پس مصالحہ کیا وہان کے لوگون نے جس چیز پر کہ متفق ہوے وہ سب اور کوچ کیا مسلمانون نے بجانب عریش کے پس اُسکو بھی صلح سے فتح کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد شام کو ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور تمام صحابہؓ کے ہاتھون پر اور فتح کیا اللہ تعالیٰ نے بلاد مصر اور اسکندریہ اور دمیاط اور اُن دونون کے شہرون اور جزائر کو عمرو بن العاص اور خالد بن الولید اور عبد اللہ یوقنا اور اُنکے یگانون اور ہمراہیون کے ہاتھون پر اور یہ معاملہ آخر سنہ سولہ ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقع ہوا اور خلافت حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ساڑھے چار برس گذرے تھے تو لکھا عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمرؓ بن الخطاب کو ایک خط مشتمل بر خوشخبری فتح اور اُس چیز کے جو پوری کی اللہ تعالےٰ نے مسلمانون پر مدد اور مال اور فتح سے اور روانہ کیا خط کو پس جب پہونچا خط خلیفہ عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو اور پڑھا اُنھون نے اُسکو بہت حمد اور ثنا کی خداے برتر کی اور شکر کیا اُسکا غالب ہونے مسلمانون اور ہلاکی مشرکین پر پھر عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو حکم بھیجنے فوجون کا بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو کھولا اور پڑھا اُنھون نے خط کو اور جب سمجھے وہ اُسکے مطلب کو فرمانبرداری کی اُنھون نے حکم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی اور روانہ کیا لشکرون کو بجانب ارض ربیعۃ الفرس اور دیار بکر کے

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ ترجمۂ کتاب صداقت قباب جامع غزوات صحابۂ کرام فتوح الشام عن مرویات علامہ واقدی علیہ الرحمۃ مترجمۂ عالم نبیل فاضل جلیل الحبر الاعظم والشہیر المعظم مولوی سید عنایت حسین ابن مولوی نواز حسین ابن مولوی عبد الجامع سید نپوری ۔ و ترجمۂ فتوح المصر مترجمہ واقف اسرار فروع و اصول آئینہ حقیقت نمای منقول و معقول مولوی سید مہدی حسین النقوی المداری السید نپوری ابن منشی محمد حسین برادر سید عنایت حسین صاحب موصوف بخیر و خوبی تمام ہوا اور مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بہ ایماے راے بہادر منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع و باہتمام بابو منوہر لال صاحب سپرنٹنڈنٹ مطبع بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۴ھ مطابق ماہ فروری سنہ ۱۹۱۶ع بحسن خوبی طبع ہوا

فہرست کتاب غزوۂ عرب ترجمۂ فتوح عجم

خلاصۂ مطالب	صفحہ	خلاصۂ مطالب	صفحہ
ذکر دیار بکر و ارض ربیعہ	۳	ور فتح حیرہ وقادسیہ	
ذکر فتح قرقیسا	۱۷	ذکر فتح نہمشیر۔	۱۴۵
ذکر فتح ماکسین وشمسانیہ وغیرہ۔	۳۲	ذکر فتح ایوان کسریٰ اور در آنا مسلمانون کا	۱۵۲
ذکر فتوح قلعہ ماروین۔	۳۳	درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسپانیر جو اُس	
ذکر فتوح رہا وحران۔	۴۹	پار دجلہ کے تھا۔	
ذکر فتوح قلعہ راس العین	۵۲	ذکر فتح شہر نشاور یہ کہ یہ اخیر فتوح عجم وعراق ہے۔	۱۶۸
ذکر فتوح دارا و بیرحا دیا عما۔	۸۴	ذکر فتوح بلاد بہنسا و اہناس اور اُسکے اعمال	
ذکر فتح میافارقین وآمد۔	۸۶	ومضافات کا اور فضائل اُسکے جنابات	
بقیہ ذکر بلد آمد	۹۸	یعنے صحرا اور عرصات کے۔	۱۷۴
ذکر فتوح یانیہ وجبل جودی۔	۱۰۱	ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے	
ذکر فتح حصن لغوب۔	۱۰۶	اور اقامت پذیر ہونا زمین بہنسا مین۔	۱۷۷
ذکر فتح طنز و یمہر وسُغرد۔	۱۱۲	ذکر فتح بہنسا اور اُسکے فضائل کا اور	
ذکر فتح یدلیس وارزن ومضافات	۱۱۴	بیان ہو اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ	
ذکر فتح ارمینیہ واخلاط وقف وانظُر	۱۱۷	عنہم کے نسبت پیش آئے۔	۱۸۲
کر فتح ارزن وسُعرد وجبل مارون	۱۲۶	ذکر فتوح قلعہ بہنسا اور اُسپر نزول صحابہؓ کا	
ذکر فتوح اسماعیلیات۔	۱۲۷	اور قتل کرنا بطریق کو	۲۵۹
کر فتوح العراق	۱۲۹	خاتمہ کتاب از طرف مترجم	۳۱۴
کر فتوح خورنق وقتل نعمان بن المنذر	۱۳۱	خاتمۃ الطبع۔	۳۱۵

فہرست تمت

بعون خلاق کون و مکان بفضل خالق زمین و زمان جل شانہ

غزوہ بدر

ترجمہ اردو

فتح العجم

۱۹۱۶ء

در مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس وثناے خداوند عالم اگر ذرات بحر و بر کو نجوم ہفت آسمان سے ضرب دیجیے تو حاصل ضرب سے بمراتب فزون ہے اور نعت و مدح سرور انبیا اگر ذرات بحر قلزم سے بقلم اشجار کوہ دہامون کے املا کیجیے تو بمدارج زیادہ تر ہوگی اسیطرح زبان قاصر ہو اوصاف مین آل مصطفےٰ و اصحابؓ باصفا کے جنہون نے بھالون کی سوکھی لکڑیون سے پھل کھاے اور کھلاے اور اُنکے کلک خشک تیہہ مین ایسے تیز پر جمے تھے کہ شاہین پروازی سے مرغ دل شکار کرتے تھے اپنی تیغ آبدار کے وہ وہ جوہر دکھاے کہ بڑے بڑے شناوران بحر شجاعت کو تلوار کے گھاٹ اتار کر اقلیم روم و عجم قبضے مین لاے خم شمشیر چشمک ابروے ہلال دَور سپہر رشک بدر جمال اُن کی کمان تیر سے انگشت نما بسوے قوس سپہر اور لب سوفار سے گویا نہے قدرت خالق بحر و بر سلام اللہ علیہم الی یوم البعث والنشر اما بعد راقم ساکن شہر خموشان بشارت علی خان بن علی مردان خان بن مردان علی خان اسکنہما اللہ وایانا الجنان التماس کرتا ہے بعالی خدمات ارباب عز و شان کے کہ بعد ختم کتاب مغازی الصادقہ ترجمہ مغازی الرسول کے حسب ارشاد عالیجناب معلے القاب منشی نولکشور صاحب مالک مطبع اودہ اخبار خورشید اشتہار دامت حشمتہ ما اتصل اللیل والنہار ترجمہ فتوح عجم کا متن عربی سے بنام نہاد غزوۂ عرب ١٢٩٦ کے کیا کہ اعداد حروف مسمی سے تاریخ تالیف کی سال یکہزار دو دیست و نود نکلتی ہے صاحبان سیر خوش سیر سے داد خواہ ہون کہ سادہ بیانی اور محاورہ زبانی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرما دین اور از راہ قدر دانی کے خطاے انسانی سے معاف دیکھین آور واضح رہے کہ تمام دفاتر تواریخ مین

جو لطف سیر اس دفتر مین ہی وہ کسی کتاب مین نہین خصوص واقعات اقالیم فارس مین کیسے کیسے نوازل ممالک
روم پر گذرے اور کیا کیا زوال مُلک عجم پر آیا جو نہایت عبرت آگین وہم بصیرت افروز وحسرت گزین ہین جیسا کہ
اسکے حسب حال شاعر نے کہا ہے **بیت** از نقش ونگار در و دیوار شکستہ ❊ آثار پدید است صنادید عجم را ❊ اب
مین آغاز کرتا ہون وقائع بدائع روزگار بتوفیق خداوند کردگار

ذکر فتوح دیار بکر وارض ربیعہ

طریق عدنان بن یحیی الحارثی سے روایت ہے معز الجونی سے اور دوسرے طریق سے مروی ہی ابن عمیر التمیمی
وہ ناقل ہی مہلب اور طلحہ سے یہ سب بالاتفاق بیان کرتے ہین کہ جب حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ملک شام پر فتح دی
ہاتھ سے ابو عبیدہ عامر بن الجراح اور ہاتھ سے خالد بن الولید کے اور ملک مصر پر فیروزی بخشی نام سے عمرو بن العاص
ابن وائل السہمی کے تو اُس وقت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو عبیدہ کو اس مضمون سے نامہ لکھا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلٰى عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ الخ یعنے بندہ خدا امیر المومنین عمر کی جانب
سے عامر بن الجراح پر سلام ہو اور تم آگاہ ہو کہ مین حمد وثنا اس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی معبود لائق بندگی کے
نہین ہے اور درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین وبعد ازان واضح ہو کہ تمنے
قتل کفار مین تہ دل سے کوشش کی اور اپنی جان لڑائی اور رضاے خدا مین بڑی سرگرمی اور عرق ریزی کی اور تمنے
پیش خدا اپنے ایسے اچھے کامون کو پیشکش بھیجا ہے کہ روز پیشی تمہارے یعنی قیامت مین وہ تمہارے پیش آوینگے اور ہمنے
کسی جنگ مین کسی روز کسی پیش آنے والے مرد مبارز کو تمہین دیکھا کہ وہ تمہارے اداے فرض سے تم سے زیادہ ہو یعنے
جو تم پر فرض تھا جیسا تم نے اُس کو ادا کیا ہمنے تمسے زیادہ کسی جنگ آور کو کسی معرکہ مین نہین دیکھا اور تمنے اپنے نبی
کی سنت کو خوب قائم کیا اور راہ خدا مین جو حق جہاد وکوشش چاہیے تم اُسکو بخوبی بجا لاے حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہم سے
اور تم سے اِن کامون کو قبول کرے اور ہماری وتمہاری مغفرت وآمرزش فرماوے غرضکہ جسوقت یہ نامہ ہمارا تمہارے
مطالعہ مین درآوے تو فوراً سامان جنگ کا واسطے عیاض بن غنم الاشعری کے مہیا کر دو اور لشکر اُسکے ہمراہ کر کے طرف
سرزمین ربیعہ اور دیار بکر کے روانہ کرو تو مجکو حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اِن بلاد پر اُسکے ہاتھ سے فتح وظفر دیگا
اور اس کو خوب فہمایش کر دو کہ امور ناشایستہ مین خوف خدا رکھے اور جہاد وکوشش با طاعت خدا بجا لاوے
اور امور جہاد مین کچھ تاخیر وتراخی نہ کرے اور سیرت مومنین مجاہدین کی تبعیت کرے اور حق تعالیٰ نے سید المرسلین
صلعم کو جس کام پر مامور کیا ہے اور انپر نازل کیا ہے کہ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ یعنے اے نبی
تو جہاد وقتال کر کفار اور منافقین سے تو اس امر کی اتباع کرے یعنے اس بات کو ملحوظ خاطر رکھے باقی سلام

تم پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمۃ اللہ اور برکات خدا تم سب پر و بعد ازان ایک دوسرا نامہ بطور سند بنام عیاض بن غنم لکھا کہ ہم نے تم کو ولایت یعنی حکومت و سرداری دی تم ارض ربیعہ فارس اور دیار بکر کو روانہ ہو راوی کہتا ہو کہ یہ نامہ بدست ساعدۃ بن القیس المرادی کے ابلاغ کیا اور سامان اُسکے زاد و راحلہ کا بیت المال سے کر دیا اور حکم کیا کہ جلد جا پھر وہ روانہ ہوا تا آنکہ مقام طبریہ مین ابو عبیدہؓ کے پاس پہونچا اور نامہ امیر المومنین عمرؓ کا پیش کیا اور دوسرا نامہ عیاض بن غنم الاشعری کو حوالہ کیا جب ابو عبیدہؓ نے نامہ پڑھا تو کہا اطاعت خدا و امتثال امر امیر المومنینؓ بسر و چشم قبول ہو اور عیاض کو جہاد پر جانے کی مبارکبادی دی اور آٹھ ہزار آدمی کی جمعیت اُنکی ہمراہی کیلیے تیار کر دی اُن مین دو ہزار صحابی تھے از انجملہ خالد بن الولید تھے اور نعمان بن المنذر و ضرار بن الازور اور ابن سابق اور ضمرہ بن شجصل اور عمرو ابن ربیعہ و ذوالانمار بن قیس اور حکم بن ہشام اور مسیح بن خلف اور طلحہ اور عامر بن بہرام و مقداد بن الاسود اور عمار بن یاسر اور عبد اللہ بن یوقنا اور یہ لوگ سب پاس ابو عبیدہ کے بعد فتح مصر شہر شوال سنہ ۲۶ بست و ششم ہجری مین آئے تھے چنانچہ عیاض بن غنم مقام طبریہ سے جمعیت آٹھ ہزار مردم طرف جزیرہ کے روانہ ہوے اور مقدمۃ الجیش یعنی ہراول سہیل بن عدی تھے پس یہ لوگ برابر چلے گئے یہان تک کہ مقام بالس مین جا اترے اور یہ وہ مقام ہو کہ خالدؓ نے اُسکو بصلح فتح کیا تھا وہان لشکر کا تو مقام ہوا اور سہیل بن عدی طرف رقہ کے روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو اُسکے قلعہ کے قریب خیمے کیے اور اس قلعہ کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصاریٰ تھا اور اس کا نام یوحنا تھا اور وہ صاحب راس العین کا تھا یعنے بادشاہ نصاریٰ کی طرف سے وہان کا حاکم تھا وہ آمادہ و مستعد بجنگ ہوا اور سامان قلعہ جمع کرنیگا پھر جب اہل رقہ نے دیکھا کہ حاکم اُنکا تیاری اسباب جنگ و فراہمی سامان قلعہ مین مصروف ہو تو اُسوقت ایک دوسرے کے پاس مشورے کیواسطے گئے اور پھر سب جمع ہو کر بطریق کے پاس حاضر ہوے اور کہنے لگے آپ کا یہ کیا ارادہ ہو یعنی یہ ارادہ خوب نہین ہے کہ تم درمیان اہل شام اور اہل عراق کے ہو یعنے یہ سب تابع اسلام ہین ان قومونکے مقابلہ مین تم مقام و مقاومت نہ کرسکوگے یعنے اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکوگے راوی کہتا ہو پھر سب اہل رقہ باہم مشورہ کرکے پاس عیاض بن غنم مالک جیش کے بمقام بالس روانہ ہوے اور صلح کی درخواست کی تب عیاض نے اُن سے مصالحہ قبول کرکے سہیل بن عدی کو حکم بھیجا کہ انسے جس امر پر اتفاق ہو مصالحہ کرلو و بعد ازان خود عیاض نے بھی مقام بالس سے طرف رقۃ البیضا کے کوچ کیا اور آئے چنانچہ اسی باب مین سہیل بن عدی نے یہ اشعار پڑھے

أَخَذْنَا الرِّقَّةَ الْبَيْضَاءَ لَمَّا ۔ رَأَيْنَا الشَّهْرَ لَوَّحَ بِالتَّلَالِ

سَنَقْصِدُ رَاسَ عَيْنٍ إِذْ رَأَى ۔ غَدًا حَمْلِقٌ مَعَ جَيْشِ الضَّلَالِ

فَنَحْنُ أُولُو الْبَقِيَّةِ وَالْمَعَالِي ۔ وَنَحْنُ الصَّابِرُونَ بِكُلِّ حَالِ

إِلَى رَبِّ السَّمَاءِ دَنَا عُلُوًّا ۔ وَخَاطَبَهُ شِفَاهًا بِالْمَقَالِ

وَمَا دَفَنَا الْفُرَاةَ غَدَاةَ سِرْنَا ۔ بِجُودِ الْخَيْلِ فِي الْأَسَلِ الطِّوَالِ

وَأَزْعَجْنَا الْجَزِيرَةَ بَعْدَ خَفْضٍ ۔ وَقَدْ كَانَتْ تُخَوِّفُنَا الزَّوَالِ

وَقَصْدُ سُهَيْلٍ أَمَامَ جَيْشِ صِدْقٍ ۔ وَنَشْكُلُ فِي الْبَطَارِقِ لَا نُبَالِي

صَحَابَةُ أَحْمَدٍ خَيْرِ الْمَوَالِي ۔ نَبِيِّ الْعُلْيَا وَالرُّتَبِ الْعَوَالِي

یعنے ہم فرات کو پہونچے جس روز ہم نے کوچ کیا اور یہانے

ہمراہ جید اور تیز رو گھوڑے ہین اور نیزہ ہاے دراز بلند پھر ہمنے رقۃ البیضا کو جالیا جسوقت ہمنے تارونکو چمکتے ہوے
ٹیلونپر دیکھا تھا یعنے ہنگام شام اسوقت تنگی و ضغطہ مین پڑگیا جزیرہ باوجود وسعت عیش کے اور حال یہ کہ وہ جزیرہ
خوف زوال و تباہی کا رکھتا تھا قریب تھا کہ ہم قصد راس العین کا کرتے اسلیے کہ کل صبح کو اُسنے یعنے اسکے بطریق
نے ہمراہ اپنی فوج گمراہ کے ہمپر ارادہ حملے کا کیا تھا اور سہیل جو پیشوا لشکر راست رو کا ہی ارادہ رکھتا تھا کہ سرداران
نصاریٰ کو بیدریغ تہ تیغ کرے اور ہم لوگ اہل فضائل آبائی اور صاحب درجات عالیہ ہین اور ہم لوگ ہر حال مین صابر و
شاکر ہین اصحاب محمد بہترین یاران و دوستداران بلند ہونیوالے مدارج برتری اور مراتب بزرگی کے ہین اور وہ
محمد وہ ہے جو علو مرتبت سے مقرب ہے پروردگار ارض و سما کا اور حق تعالی نے اس سے خطاب کرکے زبانی کلام کیا اور واقدی
رحمہ اللہ نے کہا جب رقۃ البیضا بطریق صلح کے فتح ہوا تب عیاض ابن غنم نے وہان سے بقصد راس العین کے
کوچ کی تیاری کی اور ان روزون مالک جزیرہ کا بادشاہان روم مین سے ایک بادشاہ تھا جس کا نام شہریاض
بن فرینون تھا اور جمعیت اسکے لشکر کی لاکھ آدمی کی تھی اور اُسکی عملداری مین تحت حکومت اسکے نصاریٰ عرب
سے ہمراہ سلطان بن ساریۃ الثعلبی و ہبیرہ کے تیس ہزار جوان تھے چنانچہ جس وقت جزیرہ والون کی اخبار فتح رقہ کی
پہونچی اور یہ بھی خبر ان کو پہونچی کہ اہل اسلام ہمراہ عیاض بن غنم اور خالد اور مقداد کے اپنے قصد آنیکا رکھتے ہین تو وہ
لوگ شہریاض بادشاہ کے پاس راس العین مین حاضر ہوے اور کہنے لگے ای بادشاہ ہوشیار ہو بہ تحقیق کہ اصحاب محمد
ہمارے دیار مین آگئے ہین اور ہماری طرف اُن کا قصد ہی اور مطلب اُس قوم کا یہ ہی کہ ہم اُنکے دین مین داخل ہون پس
لازم ہواے بادشاہ کہ آپ اپنے خیمے باہر نکالیے یعنے کوچ کیجیے اور فوج کشی کیجیے اور اُن سے بمقابلہ پیش آیئے آینہ
ہم کو نفع ہو خواہ ضرر غرضکہ بادشاہ نے اس امر کو قبول کیا اور کہا مجھکو سوا اس بات کے کوئی اندیشہ نہین ہے کہ تم
لوگ بھاگ جاوگے تب اُنھون نے اپنے عیال خواہ خدم و اموال کو رہاین مین یعنی گروہ مین دیا یعنے اُول دیا
آخر بادشاہ نے اُن سے عہد و وثوق لیکر اسباب قلعہ درست کرنا شروع کیا اور خزانہ و مال خزانہ سے نکالکر تنخواہ سپاہ
کی تقسیم کی اور قلعہ مین محفوظ رکھا اور قلعہ کی دیوار و نیز نگہبان اور دیدبان مقرر کیے اور قلعہ کی خندقون کو گہرا اور چوڑا
کھدوایا اور حکمن سے بطلب کمک بطرف بلاد جبلیین و کفرتوثا و دارا و ماردین و رہا و تل موزن و دیمون و موزن کے ایلاغ
کیے و بانتظار عیاض بن غنم کے بجاے خود قائم و قیام پذیر ہے عبد اللہ بن اسلم نے بواسطہ عاصم بن عبد اللہ و
اسحاق ابن اموی و یزید بن ابی حبیب کے راشد مولی یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہی کہ جسوقت عیاض
بن غنم نے بقصد راس العین براے جنگ شہریاض بادشاہ کے عزم کوچ کا کیا تو قبل از روانگی کے شعث بن عوبلہ
اور عبد اللہ بن غسان کو طرف دو قلعون کے جو بنام زبا اور زلوبیا کے مشہور ہین روانہ کرنیلگے اُسوقت عبد اللہ
یوقنا نے عیاض بن غنم سے کہا کہ سن اے امیر یہ دونون قلعے جن کا تو نے ذکر کیا یہ دونون قلعہ بہت بلند و استوار ہین

ایک بطرف شرق واقع ہی اور دوسرا بسمت غرب اور یہ دونون ایک زمانہ مین یعنی جب مین اسلام سے مشرف تھا
میرے تحت حکومت تھے اور اُس کا حاکم میری جانب سے میرے چچا کا ایک بیٹا تھا جس کا نام اشفکیاس بن ماریہ ہی
اور ماریہ اُسکی مان کا نام ہی وہ ان قلعون پر قابض و متصرف تھا پھر مین نے اپنی دختر سے اُسکا ازدواج کردیا تھا چنانچہ
اس دختر نے قلعہ شرقی کو جو جانب فرات ہی اپنے مہر مین لے لیا ہی پس میری رائے مین یہ آتا ہی کہ تم مجکو حکم کرو تا ان دونون
قلعون پر پہلے مین جاؤن یہان تک کہ قلعہ غربیہ مین داخل ہون اگر اسکو مین فتح کرون گا تو دوسرا بھی میرے قبضے
مین آجاوے گا عیاض نے کہا اے عبداللہ تیری رائے بہت نیک و صائب ہی تو اسلام اور اہل اسلام کا خیرخواہ ہے
حق تعالی تجکو جزاے خیر عطا کرے بہتر ان جزاؤن سے کہ اپنے اولیا اور دوستدارون کو دیتا ہی تو ہی روانہ ہو خدا تجکو
برکت بخشے اور تیری مدد کرے پھر جب کہ وہان تجکو تین دن کا توقف ہوگا تو مین تیرے پاس شعث اور عبداللہ اور اُنکے
ہمراہیون کو مسلمانون کو کمک روانہ کرون گا کہ بعد فتح انشاء اللہ تعالی تم سب میرے پاس حاضر آؤگے تب یوقنا نے کہا ہم
خدا ہی سے مدد طلب کرتے ہین اور اُسی پر توکل و تکیہ رکھتے ہین بعد ازان اُسنے اپنی جماعت کے صنادید سردارون مین سے
سو سردار اپنے ہمراہ لیے اور سوا اسکے کہ گھوڑون مین سے ایک گھوڑا کوتل ہمراہ لیا اور کچھ سامان گرانبار اپنے ساتھ نہین
رکھا اور عیاض بن غنم کو بالس مین چھوڑا اور اول شب کو کوچ کیا تمام رات چلے گئے اور قبل فجر جب سحر تھا تو خانوقہ کی چڑھائی
پر بلند ہوے وہان قوم ارمن سے ایکہزار آدمی نظر آئے کہ وہان تمامی اپنے ساز و سامان سے مقام رکھتے تھے پھر جب یوقنا اور
اُسکے ہمراہی اُس قوم کے سامنے آئے اور آپس مین رومی باتین کرنیلگے تو اُس قوم یعنے ارمنیون کو اُنسے انس ہوا اور
اُنکی احوال پرسی کی تب یوقنا کے ہمراہیون نے جواب دیا کہ یہ بطریق معظم یعنے یہ اعظم رئیس نصاری یوقنا ہی صاحب
حاکم حلب کا کہ عرب سے گریز کرکے براے نصرت صاحب اس قلعہ کے آیا ہی جب قوم ارمن نے یہ خبر سنی تو بہت خوش
ہوے اور وہ سب یوقنا کے آگے جھکے اور اُنمین جوانسر تھا اُسنے ایک چالاک سوار کو روانہ کیا اور اسکو حکم کیا کہ بہت
جلد پہونچکر اشفکیاس کو خوشخبری دے کہ یوقنا عرب سے گریز کرکے تیرے پاس آیا ہی اور اذن ملاقات کا طلب کرتا ہی
چنانچہ وہ سوار گیا اور اشفکیاس کو خبر کی اشفکیاس نے اس فکر مین سر جھکایا و بعد از تامل اپنے وزیر سے کلام
کیا کہ قسم ہی مسیح و انجیل کی آنا اس شخص کا خالی اس سے نہین ہی کہ کوئی مفسدہ ہمپر برپا کرے اور ان دونون قلعونکو
ہمسے انتزاع کرے جیسا کہ اُسنے طرابلس اور صوبہ کے باب مین کیا ہی اور مین اس سے امین و مطمئن نہین ہون پس اے
وزیر اس امر مین تیری کیا رائے ہی اور راوی ابن اسحاق نے کہا کہ مجکو یہ روایت پہونچی ہی کہ وزیر اہل قراۃ
مین سے تھا یعنے جملہ قاریان توریت و انجیل کے تھا اور دانائے فن آداب اور مرد عاقل و زیرک تھا اور ان لوگون مین سے
جو ناظرین کتب سابقہ یعنے صحف انبیا کے اور ماہرین اخبار ماضیہ یعنی تواریخ پیشینیہ کے تھے اور ملاحم دانیال یعنے
فتن و وقائع جنگ دانیال پیغامبر اسکی نظر سے گذرے تھے اور زمان بعثت نبی صلعم سے وہ ساکن دیر مرقیا کا تھا جو

مابین اثر و حلب کے واقع ہی پس اس دیر مین مدت درازسے مشغول بعبادت تھا یہان تک کہ ذکر اسکا درمیان اہل دین نصرانیہ کے مشتہر ہوا بعد ازان روم کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اس شخص کے پاس احملۂ حوافر حمار مسیح یعنے سمہاے عیسی علیہ السلام سے ایک حافر یعنے ایک سم ہی تو اہل روم اسکے لیئے نذرین اور صدقات لانے لگے اور اس بات کا چرچا پھیلا اور وہ دیر بنام دیر حافر مشہور ہوا اور ایسا ہوا کہ وہ دیرانی یعنے یہی وزیر انھین دنون مین ایک روز اپنے دیر سے طرف مزرعہ کے نکلا اور مزرعہ وہین قریب تھا ناگاہ ایک شخص جانب بیابان سے طے مراحل کرتا ہوا نظر آیا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور اُسوقت گرمی اور دھوپ کی شدت تھی تو وہ شخص دیوار دیر کے سایہ مین ٹھہر گیا اور اپنے ناقے کو بٹھا کر اتر پڑا اور ناقے کو عقال کیا یعنے چھاند دیا اور خود اسی سایہ مین سو رہا اور راہب یعنے وہ دیرانی اسکو دیکھ رہا تھا پھر جبکہ وہ شخص اپنے خواب مین غرق یعنے اپنی نیند مین خوب غافل ہو گیا تو اس راہب کے کھیت سے ایک سانپ نکلا اور اسکے منھ مین ایک گلدستہ شگوفہ نرگس سے تھا چنانچہ وہ سانپ اُس شخص کے پاس آکر وہ گلدستہ شگوفہ اسکو سنگھانے لگا تا آنکہ وہ شخص بیدار ہوا اور راہب یہ حال دیکھ رہا تھا آخر جب وہ شخص ہوش مین آیا تو راہب اسکے قریب گیا اور پوچھا تو کس قوم سے ہی اُسنے کہا مین عرب سے ہون تب راہب نے کہا خیر مجکو یہ تو معلوم ہوا پر مین تجھ سے یہ سوال کرتا ہون کہ تو کس دین پر ہے اُسنے کہا دین میرا اسلام ہے جو دین سارے انبیا علیہم السلام کا تھا اور وہ سب اسی دین اسلام پر تھے راہب نے کہا شاید تو اُس شخص کے دین پر ہے جو بالفعل زمین حجاز مین ظاہر ہوا ہے اُسنے کہا ہان اسی کے دین پر ہون راوی ابن اسحاق نے کہا وہ شخص بدوی ورقہ بن الصامت الہزلی خواہر زادہ رواحۃ الانصاری کا تھا اور صحابی رسول خدا صلعم کا تھا اور غزوۂ تبوک اور غزوہ سلاسل مین حاضر تھا اور صاحب فن ادب اور دانشمند و مرد شاعر تھا تکلم اُسکا بدون سجع کے نہ ہوتا تھا یعنے ہر کلام اسکا مسجع موزون ہوتا تھا اور ابو عبیدہ نے جسوقت لوگ حصار قلعۂ حلب مین تھے تو ورقہ بن الصامت کو طرف صاحب رقۃ البیضا کے روانہ کیا تھا کہ وہ اسکو دعوت اسلام یعنے قبول اسلام پر اسکو طلب کرے چنانچہ وہ راہب کہ نام اسکا شوجون بن کربان تھا کہنے لگا کہ مین نے سنا ہی تم لوگ کہتے ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے کسی مخلوق کو معظم تر و رحیم تر محمد سے خلق نہین کیا ہی اور ورلے اُنکے تم نے آدم و نوح و ابراہیم و اسحاق و یعقوب و اسباط یعنے آل یعقوب و موسی و داؤد و سلیمان و عیسی سارے انبیا کو ترک کر دیا تو مین چاہتا ہون کہ حقیقت اور وجہ اس امر کی مجھ سے تو بیان کر ورقہ بن صامت نے کہا جو کچھ مین کہتا ہون اُسکو سُن اور فضول باتون کے درپے نہ ہو کیا تجکو معلوم نہین کہ جب عالم ملائکہ طرف موقف بیت المعمور کے گئے اور جمع ہوے تو وہان درمیان اُنکے تصرفات اُمور مین جدال و قیل و قال واقع ہوئی چنانچہ کروبین نے روحانین پر اور مسبحین نے مقربین پر تفاخر کیا اور ابلیس نے بھی اپنی سیر عبادت سے مزاحمت و مقابلہ کیا یعنے اپنی کثرت عبادت کو پیش کیا اور بناے استوار ریاضت سے سبقت لے گیا اور کہنے لگا کہ مین شعلۂ آتش سے پیدا ہوا ہون جو عبادت

عزیز الجبار مین کامل العیار ہے اور تم لوگ میرے طول قیام کو جو مین قدمون ہمت پر ہزار برس تک کھڑا رہا ہون اور
میرے وفور تعبد یعنے خدا پرستی کو جو مین نے آسمانونکے اطراف وجوانب اور اُسکے فصیلون اور سطحونپر اور زمین کے کنارون
اور پہاڑون مین کیا ہی کہان پہونچسکتے ہو تب جبرئیل علیہ السلام اُس سے باعتراض پیش آئے اور معرفت حقائق مین
اُسکا امتحان کیا اور اسکے علم کو آزمایا تا آنکہ اُسکی دلیل افتخار اور دعوی سے اسکو پھیرا اور آزمائش مین یہ کہا کہ تو اِس
افتخار کرنے سے فروترین پستی جہل مین اوپا افتادہ ہی تو نہین جانتا کہ خدا کے عالم ملکوت مین خدا کا ایک بندہ پردہ نشین خلوت گزین
ہے اور ہر آئینہ اشتیاق ہمارا اسکی طرف بمرتبہ کمال بڑھا ہوا ہی وہر گاہ درود ہمارا امور خیر مین یعنے صدور خیر
ہم سے حسب ارادہ حق تعالی ہو تو اُسنے غایت عبادت اپنی ونہایت عبودیت ہماری یہ مقرر کی ہے کہ اس جملہ
نشین تہانخانہ قدس پر درود وصلوۃ بھیجا کرین بس تو اترائی کی چڑھائی سے نیچے اُتر یعنے اترانے سے باز آ اور
تُنے جو آفتاب دعاوی بلند کیا ہے اُسکو غروب مین لا یہ سُنکے ابلیس بولا یا رب آمین مگر اسکی ملاقات کی آیا کوئی سبیل
بھی ہے اور اس تک پہونچنے کی کوئی دلیل ہی جبرئیل نے کہا مسافت امید کی طے کر اور عز ربوبیت کے دریاے
اعتراف واقرار مین غوطہ لگا اور ریسمان توکل خدا کو مضبوط تھام تو عالم تکوین سے ایک ٹکڑا نور کا دیکھیگا کہ اُسپر
قلم تمکین سے لکھا ہوگا اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ یعنی تو معشر انبیاء مرسلین سے ہی غرضکہ عزازیل نے لباس عمل اپنا اتار
رکھا یعنے بندگی سے باز رہا اور بازوے آرزو سے پرواز مین آیا اور طوق دعاوی گردن سے نکال ڈالا اور کلاہ تکبر کو
سر سے اُتار پھینکا و بقوت شہپر طلب مستعد پرواز ہوا اور قول جبرئیل سے اسکے دل مین نہایت مرتبہ کا تعجب سمایا تھا
اور اپنے درست عزم کو سبب حصول مقصود کا قرار دیا اور بد انقلابی سے ڈرا یعنے ایسا نہ ہو کہ طاعات اُسکے منقلب
بسیات ہو جاوین اور کہنے لگا یا اللہ اَعْجَبُ یعنے خدا سے مجھے تعجب ہے کہ باوجود میری صدق نیت کے عمل مین اور راستی
انابت درستی خلوص بالی میری کے طلب زیادت مین کوئی مثل میرے ہو یا میرے درجہ کو درنیک کو پہونچے اور ایسا
کیونکر ہوگا کیونکہ جب مین تسبیح مین اپنا سر بلند کرتا ہون تو جو کچھ گرد اگرد عرش واقع ہی مین مشاہدہ کرتا ہون اور جب مین
از نظر عظمت حق سجدہ کرتا ہون تو جو کچھ زیر عرش تا فرش موجودات سے ہی معائنہ کرتا ہون چنانچہ پیش گاہ خداوند عز وجل سے
خطاب آیا کہ اگر تو اپنی مزید طاعت سے اور وفور اسباب اپنی بضاعت عبادت سے ہمپر اظہار افتخار کرتا ہی وحالانکہ ہم نے تجکو توفیق
اپنی طاعت اور طاقت عمل نیک کرنے کی دی ہی اور ہم نے تجکو توانائی و رسائی تمام اپنے روے زمین اور افق آسمان مین
پھرنے کی قوت عطا کی ہی بھلا کسنے تجکو ہماری عبادت پر قدرت بخشی ہی اور کسنے تجکو ہمارے ملائکہ کا معلم کیا ہی قسم ہی مجکو اپنے
عزت وجلال کی اگر احمد نہ ہوتا تو مین خلق نہ کرتا فلک کو اور حرکت مین نہ لاتا افلاک کو اور تابان نہ کرتا ماہتاب کو اور درخشان
نہ کرتا آفتاب کو اور جاری نہ کرتا قضا وقدر کو اور نہ قرار دیتا عرش اور نہ بچھاتا زمین کا فرش اور نہ پیدا کرتا بہشت و
نہ دوزخ کو اور نہ رواں کرتا نہرین نہ دریا اور طلوع وغروب مین نہ لاتا انکو اور مقرر نہ کرتا دنیا کے مشارق اور مغارب

یعنے اُسکے جہات کو پس اپنے جناح استعجال سے طلب آثار مین تو پرواز کرتا زمانیکہ خدا آنجا موت نے میان بہشت و دوزخ
کے یعنے خواہ جنت مین لیجاتے تجکو خواہ جہنم مین آخر وہ فلک تجرید یعنے عالم تجرد مین مراکب تفرید یعنے بے تعلقی کی سوار ہوکر
روانہ ہوا یہان تک کہ اُسنے درمیان عرش و کرسی کے گذر کی اور جال سے ہر ایک جنس جن و نوع انس کے خبردار ہوا
اور جب وہ جملہ اطراف مین سے ایک طرف گذرا تو منجملہ معانی و اسرار کے ایک سر معنی پر مطلع ہوا اور کیفیت اُسکی یہ ہی
کہ اُسنے قسم قسم ملائکہ کو دیکھا کہ وہ کوشش امور ماموره مین اور طاعات و اعمال موفورہ مین مختلف الاحوال ہین اور
جمیع پرستندگان اُن مین کے جو بندگان شکرگزار ہین وہ اُس عالم معانی مین متوقف یعنی منتظر مین اوپر ظہور خلقت
سرور دنیا و آخرت کے پھر جب کہ عزازیل اُن کے معنی و سر عبودیت سے خوب آگاہ ہوا اور آثار اُنکے ارادت کے مترتب و متحقق
ہوے تو اُسکو نسبت اُنکے نہایت تعجب ہوا اور موجودگی یعنے صورت پذیر ہونا اس معنی کا عالم تراب یعنی عالم خاکی مین
امر عظیم معلوم ہوا تب عزازیل نے عرض کی اے میرے پروردگار کیونکر مین اسکو پا سکتا ہون اور کسطرح ہم نشین اُس کا
ہو سکتا ہون اور کیا سبیل ہی کہ اسکی صحبت مین رسائی ہو فرمایا نہر سلسبیل پر جا تو وہان تجکو سبیل اسکے مشاہدہ کی
ملے گی پس وہ زیر قبہ مشیت تقدیری کے در آیا تا آنکہ اُس نہر پر پہونچا تو دیکھا ایک شعلۂ نور ہی کہ درخشان ہے اور
اسرار اسکا اپنی صفات سے مشک فشان ہی اور تمام گرد بگرد اسکے مقربین و روحانیین و مسبحین و صافون و راکعین
و ساجدین طواف کرتے ہین اور قطب ۱۲ اُنکی عبادات کا اُنکے استغفار پر دور کرتا ہی اسلیے استغفار سرمایہ افتخار ہے
اور جب وہ تسبیح اور سجدہ اور استغفار از برای بندگان نیکوکار کرتے ہین تو اُس سے کہا گیا کہ تو بھی اس زمرہ
مین داخل ہوا اور ان کی راہ روش اختیار کر یعنے شامل ان ملائکہ کے ہو جا جو واسطے اہل ایمان کے استغفار کرتے ہین
تاکہ تو بھی منجملہ اُنھین حضار یعنے قیام کنندگان مقام حسنات کے فائز بہ مشاہدات ہو جاوے بناگاہ اُسنے نور احمد مشاہدہ کیا
کہ اوج علا پر منور و ساطع ہی اور اپنے سراپردۂ قصر معلے سے جلوہ گر و طالع ہی یہ لمعان دیکھکر ملائکہ نے معنی عظمت سے
سجدۂ تعظیمی کیا اور اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی تیرا خلق عظیم ہی پھر جب کہ اُسنے یہ دیکھا کہ اس صاحب خلق عظیم پر نور پر
نور وارد ہوتے ہین اور انوار نے اسکو سراپا ڈھانپ لیا ہی اور وہ بزبان بدنی ساتھ مستفاد جسمانی اپنے کے گویا ہی
کہ وہ کون ہے جس نے کون و مکان کو اپنی عبادت سے پُر کر دیا اور وہ کون ہی جس نے خلوص و ریاضت نفسی و
تعب بدنی سے ملائکہ پر افتخار کیا یہ سُن کے اُسکو یارائے جواب نہ رہا ناگاہ اُس وقت ایک ندا آئی کہ اے گروہ ملائکہ
تم اپنی نظرون کو دیکھنے عانی یعنے رنج دہندہ و مغلوب نفسانی سے باز رکھو اور حق الیقین سے بسبب فضائل اور
اسرار معانی کے نگاہ کرو پس ملائکہ نے اپنی نظرون سے گرد اُس قصر معلے کے احاطہ کیا یعنے اُس طرف بغور دیکھا تو اُس
قصر کے جہات و جوانب مین چار چشمے دیکھے تب ملائکہ نے عرض کی کہ اے رب العزت ہم نے اس عانی کی طرف نظر
کرنے سے تو قطع نظر کی مگر حقیقت اسرار اس معنی کی کیا ہے فرمایا یہ عیون اُسی معنی کی نہرون کے چشمے مین اور تلاوین

ہین اُسکے انصار کی اور اُسکی سنت کے نشان ہین بلند آثار دروازے ہین اسکے علم کے اور جاے قرار ہین اُس کے حکم کے
زینت ہین اُسکے دین کی اور علم ہین اُسکے یقین کے اور اوّل عین یعنے پہلا چشمہ عین التصدیق ہے اور عین ثانی
عین تحقیق اور عین ثالث عین نور وحیا وتوفیق اور عین رابع عین العلم اور تشریق ہی یعنے شمس الضحی ہی پس عین
التصدیق صدیق دیار غار اُس سر معنی صاحب قصر دار القرار کا ہی اور عین العدل اُسکے فاروق کا ہی اور عین الحیاء
اسکے داماد رفیق کا ہی اور رافع العلم اُسکے برادر شقیق کا ہی دو شقیق نیمہ حصول سے یعنے ایک نور کے دو نصف ہوے
نصف محمد نصف علی علیہما السلام " پس لازم ہی اے ملائکہ کہ تم ان کو بچشم بزرگی نظر کرو اور وقار کرنے کی نگاہ سے دیکھو
اور اُنکے لیے دعا مین اکثار و استغفار کرو کیونکہ مین نے اُنکے حق مین کہا ہی اَلصَّابِرِيْنَ وَالصَّادِقِيْنَ وَالْقَانِتِيْنَ وَ
الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ یعنے یہ لوگ صبر و استقامت کرنے والے ہین اور صدق گفتار ہین اور فرمانبردار اور نماز مین
بادب قیام کرنے والے اور استغفار بجالانے والے ہین اوقات سحر مین یعنی قبل از صباح " الغرض جب شرجون کلام ورقہ
بن الصامت سے آگاہ ہوا تو اس سے کچھ رد و انکار نہین کیا اور بعد معرفت حق سواے تسلیم کے معترض نہین ہوا اور ان باتون
کو اپنے دل مین پوشیدہ رکھا اور اپنے دیر مین بدستور مقیم رہا یہان تک کہ اہل اسلام حلب پر فتحیاب ہوے اسی عرصہ مین
شرجون پاس اشفکیاص کے گیا اور اُس کا وزیر ہوا " پس یہ حکایت تھی اُس وزیر کی راوی کہتا ہی کہ پھر جب اشفکیاص نے بارہ
یوقنا کے وزیر سے مشورہ لیا تو اُسنے جوابدیا کہ سُن لے بادشاہ ہر آئینہ یوقنا سلاطین اور اولاد سلاطین مین سے ہے اور اسنے اگلی
کتابون کی خوب سیر کی ہی اور اُس کا بھائی اپنے دین مین اُس سے افضل تھا اور یوقنا ان عربون کی صحبت مین بہت رہا ہی
اور اُنکے راز و اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ہے اور اُنکے دین سے خوب ماہر ہی اور جب اُسکے نزدیک از روے امعان نظر
کے خوب ثابت ہوا کہ دین مسیح دین اہل عرب سے بہتر ہے تو اُنکے پاس سے گریزان ہوکر آپ پاس آیا ہی اب ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ اگر یہ شخص بغیر بار و انبار کے آیا ہی تو معلوم کیجیے کہ بے شبہہ اُس قوم کے نزدیک سے آپ پاس بھاگ آیا ہی درین صورت آپ
پر لازم ہی کہ بپاس اُسکے عظم و شان بلندی مکان کے اسکی ملاقات کیلیے استقبال کیجیے چنانچہ جب اشفکیاص نے یہ کلام
سُنا اور پسند کیا تو واسطے ملاقات یوقنا کے لشکر اپنا ہمراہ لیکر باہر نکلا اور قلعہ مین صرف وزیر باقی رہگیا اور جب دختر
یوقنا نے سنا کہ یوقنا اُس کا باپ آیا ہی فَنَزَلَتْ تُسْحِبُ فِيْ سِرْبَالِهَا تَحْتَ الْاَرْضِ یعنے پس وہ بھی دامن کشان ہمراہ
خادمان و کنیزان کے روانہ ہوئی اور قصد دوسرے قلعہ کا کیا یعنے قصد قلعۂ غربیہ کا جہان وزیر مقیم تھا پس وہان
جا کر دیکھا کہ اشفکیاص تو یوقنا اُسکے باپ کے استقبال کو گیا ہے اور وزیر اپنے مقام وزارت پر مستقر ہی چنانچہ
وزیر دختر یوقنا کے پاس گیا اور اسکے آگے سر نہوڑایا اور آداب خدمت بجالایا تب وہ دختر بیٹھی اور وزیر سے
باتین کرنے لگی اُس وقت شرجون وزیر نے اس دختر سے کہا تو اپنی ذات خاص کیلیے حذر و حفظ اختیار کر
کیونکہ بادشاہ اسکی ملاقات کو جو نکلا ہے تو مین ڈرتا ہون کہ یہ ملعون تیرے باپ پر حملہ و غلبہ کرے گا اور تو یقین

گر کہ تیرے باپ نے اتباع اور پیروی اہل عرب کی یون نہین کی ہے مگر یہ کہ اُسکے نزدیک خوب ثابت و متحقق ہو گیا ہے
کہ بتحقیق دین اُن کا حق ہی اور قول اُن کا صدق ہی یہ سنکے اُس لڑکی نے کہا بھلا دربارہ دین اُس قوم کے کیا
کہتا ہے یعنے تیری کیا راے ہی شرجون نے کہا واللہ وہ برحق اور دین صدق ہی اور مین اس راز کو اپنے دل مین
مخفی رکھتا تھا پس جب اُس لڑکی نے یہ بات سنی تو ہنسی اور کہنے لگی واللہ جس امر مین میرے باپ کی رضا ہی مین بھی
بدل و جان اسکی راضی ہون ولیکن تو میری جانب سے بھی اس بات کو مخفی رکھ **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ بالجملہ اشفکیاص
نے استقبال کرکے عبد اللہ یوقنا سے ملاقات کی و باہمدیگر سلام علیک ہوئی وَتَرَجَّلَ کُلٌّ مِّنْهُمَا لِصَاحِبِهٖ یعنے
ہر ایک ان دونون مین سے بپاس تعظیم و تکریم یکدیگر کے سواریون سے اُتر کر پیادہ پا دونون جانب سے چلکر باہم ملاقی
ہوے اور جس قدر عالم اشتیاق مین متالم ہوے تھے ہر ایک نے ان کی شکایت پیش کی یعنی فرط شوق اپنا اپنا
ظاہر کیا بعد ازان دونون سوار ہوے اور دونون جانب قلعہ راہی ہوے چنانچہ یوقنا اور اُس کے سب ہمراہی اُس
قلعہ مین اُترے اور زن اشفکیاص یوقنا اپنے باپ پاس آئی اور آداب سلام بجا لائی پھر رونے لگی تو یوقنا بھی رونے لگا
مگر اشفکیاص اِس گھات مین لگا تھا کہ کوئی حیلہ پاکر یوقنا کو گرفتار کرلیوے چنانچہ اُسنے یوقنا سے کہا اے بادشاہ عربون کے
دین کا کیا حال ہی اور اُنکے ملک مین اُنکی عدالت اور سیاست کی کیا کیفیت ہی یوقنا نے جواب دیا کہ وہ لوگ اپنے زعم
مین ارادہ ملک دنیا کا نہین رکھتے ہین بلکہ خواہش ملک آخرت کی کرتے ہین باوجود اسکے کہ وہ لوگ مالک و متسلط ملک شام
و ملک مصر پر ہو گئے ہین مگر اُنکے طبائع اور نفوس دینیہ کو ابتک کچھ تغیر نہین ہوا اور اول و آخر امر ان کا یہ ہی کہ وہ مکر و
حیلہ پیش آتے ہین یہانتک کہ اکثر بلاد کو اپنے تصرف مین لائے پس جب اسرار اُن کا مجھپر منکشف ہوا اور اُنکے اخبار و آثار
سے مین ماہر ہوا اور بیان اُنکا جسپر اُن کا اعتقاد ہی مین نے خوب سنا تو اُنکے پاس سے مین بھاگا اور اُن سے دور ہو گیا
بعد ازانکہ مین نے گمان کیا تھا پہلے مین جانتا تھا کہ وہ لوگ حقیر ہین تو مین نے اُنکی خیر خواہی کی تھی اور حدود طرابلس و
صور و الطاکیہ پر اُن کو قابض اور دخیل کردیا تھا پس مجکو اب اس بات کا یقین ہے کہ مجھپر مسیح کا غضب ہے اسلیے کہ مین نے
اُسکے دین کو چھوڑ دیا تھا اور جو کچھ اُسنے حکم کیا تھا باوجود وصیت بواسطہ مریحا دربارہ اصطباغ کے تھی اُس سے بھی دست
بردار ہوا سو مجکو اب یقین نہین ہی کہ مین پلیدی گناہون اور زشتی عیبون سے پاک ہون گا پھر بعد اس بیان کے
یوقنا نے اظہار گریہ و زاری اور ہاے واے اور گلہ گزاری شروع کی اور اشفکیاص نے جب حال اس کا ایسا
دیکھا اور کلام اُس کا سنا تو اُسکی تیمارداری کرنے لگا اور کہا اے ملک ہرگاہ آپ اپنی زشتی اعمال پر نادم و
پشیمان ہوے اور تہ دل سے طرف دین صحیح کے رجوع کی تو قبول توبہ اور زوال گناہون سے خوشی کیجیے اور خوب
یقین رکھیے اس بات پر کہ باب توبہ کا کھلا ہوا ہی اور علم قبول کا اہل ندامت کیواسطے بلند ہی اور عید صلیب کی بھی عنقریب
ہے کہ اسکے مین دن باقی ہین اور یہ فریاقوس راہب اِس زمانہ کا دیر سکرہ مین موجود ہی اور وہ بزرگ ترین اہل دین

نصرانیہ کا ہو اسکے پاس جایئے کہ وہ آپ کو آب اصطباغ مین غوطہ دیگا تو لوث گناہون سے پاک صاف ہو کر نکلوگے
یوقنا نے کہا مین یونہی کرون گا ولیکن تا زمان عید صلیب کون ضامن زندگانی ہو اُسوقت دختر یوقنا کھڑی ہوئی
اور سر عجز جھکا کر کہنے لگی اے والد بزرگ وار واللہ مین آپکو نہ چھوڑونگی کہ چلے جاؤ جبتک نگاہ بھر کر اور سیر ہو کر نہ
دیکھ لونگی یہ کلام یوقنا سے کر کے ہاتھ پر اشفکیاص اپنے شوہر کے بوسہ دیکر یعنے دست بوسی کر کے بولی اے میرے والی
مین چاہتی ہون میرے باپ کو اذن دو کہ وہ میرے ساتھ میرے قلعہ کو چلین اشفکیاص نے کہا وہ آج کی شب
میرے ضیف ہین اور کل کی رات تمھارے یہان مہمان ہونگے یہ سُنکے یوقنا کو اضطراب ہوا اور معلوم کیا کہ ناگزیر اسکے
ساتھ کھانا کھانا پڑے گا اور ضرور اُسکی میز پر گوشت خوک ہوگا اور شراب بھی خواہ مخواہ ہوگی تب یوقنا نے کہا اے
سردار مین جہان رہونگا تمھاری ہی نعمت مین متنعم ہون گا اور تمھاری ہی خیر و برکت سے متمتع ہون گا اس بات کو شرجون
وزیر سمجھا اور اشفکیاص سے عرض کی اے ملک ہر آئینہ ملک یوقنا اپنی دختر کیلیے بہت مشتاق دیدار ہین کیونکہ زمانہ دراز
سے نہ اُنھون نے انکو پایا اور نہ اُنھون نے اِن کو دیکھا اور آپ پر یہ بات خوب روشن ہو پس از روے صوابدید کے
مناسب یہ ہے کہ یہ امشب اپنی صاحبزادی کے مہمان ہون پھر شب فردا آپکے یہان فائز بضیافت ہونگے آخر اس بات کو
اشفکیاص نے قبول کیا اور کہا اچھا یون ہی کرو تب اُس لڑکی نے یوقنا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑا اور قلعۂ شرقیہ کی راہ لی
اور اصحاب یوقنا بھی ہمراہ رکاب چلے پھر جب وقت شب ہوا تو اُس لڑکی نے یوقنا سے کہا اے والد بزرگوار بعد ازانکہ
آپنے اہل عرب کی صحبت اُٹھائی اور اُنکے دین کی خیر خواہی کی پھر کیونکر ان کو چھوڑا کیا وہ لوگ باطل پر ہین اور آپکا پہلا
دین حق اُس سے افضل تھا کہ پھر آپنے اسی کی طرف رجوع کی یوقنا نے کہا اے پیاری بیٹی مین جو تیرے پاس آیا ہون
تو اسلیے کہ ہرگاہ شفقت میری تجھپر فزون تر ہے اور باوجود اسکے مین نے دنیا مین تجھ سے مفارقت کی ہے تو مین ڈرتا ہون
کہ آخرت مین کہین تجھ سے جدائی نہ ہو جائے یعنی اس صورت مین کہ مین مسلم ہون اور تو نصرانیت مین ہے کہ موجب
فراق اُخروی کا ہو اور مین بیقین جانتا ہون کہ یہ دونون قلعے نصب العین پیش نظر مسلمانون کے ہین یعنے اُن کی
نگاہون مین چڑھے ہوے ہین اور تو خوب جانتی ہو کہ یہ قلعہ ہمارا کچھ شام کے قلعون سے محکم تر و شدید تر نہین ہو کہ اُن سب
کو عرب نے فتح کر لیا اور اُنکے ملوک کو اُنکے ملک و بلاد سے نکالدیا پس اے میری بیٹی تو اپنے حق مین خدا سے خوف کر اور وہ
کام کر کہ تیری ذات کو نجات ملے شعلۂ آتش دوزخ سے جو نہایت سوزندہ اور گداز ندہ ہو اور تاکہ تو مخلصی پاوے ہمیشہ رہنے
سے جہنم مین پس چاہیے کہ تو عنقریب تر رجوع بخدا کر اور دین صلیب سے درگذر کہ واللہ ہرگز کوئی دین بہتر دین اسلام سے
نہین ہے اور مسیح بھی اور سارے انبیاے علیہم السلام اسی دین اسلام پر قائم تھے اور سواے اِسکے نہین ہے
کہ نصارا کو جس نے ورغلانا اور طریق حق سے پھیرا یا وہ شخص تھا جو خود رومی مین اُن کا وحید و منفرد تھا
جس کا نام پولس تھا اور وہ قوم یہود سے تھا پس وہ ہی نصاری کو راہ راست سے اغوا کر کے گمراہی قدیم

پر رہنما ہوا یہان تک کہ اُن لوگون نے طریقہ اور سنت ابراہیم خلیل اللہ کو ترک کر دیا اور یہ اہل عرب اسی امر
کی اتباع اور پیروی کرتے ہین جسکا حکم کیا ہے خداے عزوجل اور اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قول راجح اور
فیصل صالح اُن سب کے نزدیک اُنھین کے پاس ہو یعنی قول ان کا غالب اور فضل وکمال اُن کا اصلح ہو اسلیے کہ
انھون نے دنیا کو تین طلاق دیے اور اجتماع دنیا کو اس سے افتراق کیا پس جس امر کو تیرے باپ نے اپنے لیے اختیار کیا
ہے تو بھی اُسی کو اپنے لیے اختیار کر یہ سُنکے اُس لڑکی نے جواب دیا کہ جو کچھ آپنے فرمایا واللہ مین بھی اس بات کو خوب جانتی
ہون پس جو کچھ آپنے اپنے لیے قبول کیا ہو وہی مجھے بھی اپنے لیے قبول ومنظور ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ
أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہے
اور مین گواہی دیتی ہون کہ ہر آئینہ آقا ہمارا محمدؐ رسول ہو خدا کا چنانچہ یوقنا اُس لڑکی کے اسلام لانے سے بہت
مسرور ہوا پھر اس سے بطریق مشورہ یہ کہا کہ اے میری پیاری بیٹی اب ہم اس لعین فاجر کے بارہ مین کیا فکر کرین اُسنے
کہا واللہ کہ شر جون وزیر مجھ سے پہلے کہہ چکا ہو کہ اس ملعون کو آپ کی گرفتاری اور اسیری مین کمال اصرار ہو اسلیے
کہ وہ آپ کی نسبت گمان کرتا ہے کہ آپ اُسپر ارادہ غلبہ کرنے کا رکھتے ہین اور اسکا استیصال چاہتے ہین تو یوقنا نے
کہا ہرگاہ یہ بات ہو کہ وہ اپنے اس گمان سے میری گرفتاری کی فکر مین ہو تو اُسکے لیے سامان ضیافت کی تیاری کر
اور اسکے پاس جاکر اُسکے تئین اور اُسکے خواص اصحاب کو مدعو کر اور مین بھی اپنے اصحاب کو حکم کرتا ہون کہ جب وہ
سب آکر جمع ہون اور کھانے پینے مین مشغول ہون تو اُس کو اور اُن خواص لوگون کو یکبارگی مقبوض ومحبوس کر لیوین
پھر جب ہم ایسا کرینگے تو دونون قلعے ہمارے قبضہ مین آجاوینگے اور ہم ان اسیرون کو پاس اصحاب نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے سپرد کرکے لوگون پر ظاہر کرینگے یعنے مشہور کرینگے کہ ہم ان اسیرون مین سے عرب کے پاس سے بھاگے ہین یہانتک
کہ اس حیلہ سے قلعۂ قرقیسیا مین داخل ہو جاوینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اُس کو بھی ہمارے ہاتھ پر فتح کرے
پس بہرکیف یہ راے مستحسن ہے **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا جب وہ شب تمام ہوئی یعنے جس شب کو یوقنا
اپنی دختر کا مہمان تھا اور مشورہ کرتا تھا تو صبح کو اُس دختر نے اپنے خدام کے تئین واسطے تیاری اقسام طعام و
انواع حلویات وغیرہ کے مامور کیا پھر جب خادمون نے وہ سب کچھ تیار کیا اور میز لگا کر دسترخوان بچھایا اور اُسپر
ہر طرح کے کھانے گرم وسرد چن دیے تو دختر یوقنا اشفکیاص اپنے شوہر پاس اُسکے قلعہ مین گئی اور سر جھکا کر مؤدب بآداب
کھڑی ہوئی ادھر اشفکیاص بھی اُسکے تعظیم کیلیے کھڑا ہوا بعد ازان احوال پرسی کی کہ یوقنا بادشاہ بخیر ہین اور
اُن کا کیا حال ہو اُسنے جواب دیا اے بادشاہ وہ تو ساری رات نہین سوئے اور تمام شب ہول قیامت وخوف
عذاب دوزخ مین متفکر رہے اور آج ہی ارادہ روانگی طرف شہر قرقیسیا کے کیا اور قصد جانے کا پاس ارباب منظم
قریاقوس کے ہوا تب مین نے اُنکو روک رکھا اسلیے کہ آپ اُن کی ضیافت کرین اور آپ اُنکو اپنے ہمراہ لیکر پاس جرجیر

نہی کے جادین تاکہ وہ اپنے دین کی طرف رجوع کرین اور مین آپکے پاس اسوقت اسلیے آئی ہون کہ آپ مع جملہ اپنے خواص اصحاب کے میری میزبانی وضیافت مین تشریف لیچلئے اور جو کچھ اقسام طعام سے حاضر ہو تناول فرمایئے اور انواع شربات سے مثل بادۂ گلگون وغیرہ جو کچھ مہیا ہو نوش کیجیئے کہ یہ سب آپ ہی کے فضلۂ خوان کرم واحسان سے ہے اور قبول فرمانا آپ کا میری دعوت کو موجب سرور میری خاطر کا ہو چنانچہ اشفکیاص نے اس بات سے انکار کیا کیونکہ اُسکے دل مین یوقنا کی طرف سے ملال آیا اسلیے کہ وہ اول شب اُسکے پاس شب باش نہین ہوا تاکہ وہ یوقنا کو حسب مراد اپنی گرفتار کرلیتا تب شرجون وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بات میری رائے کے خلاف ہو کیونکہ آپکے انکار کرنے اور تشریف نہ لیجانے سے یوقنا کے دل کو آپ سے نفرت اور گریز ہو جائے گی ای بادشاہ آپ سے کسی نے کچھ خبر بیان کی ہو وحال آنکہ یوقنا اپنے کردار گذشتہ پر نہایت نادم وشرمسار ہین اور اپنے گناہ وخطا کا اقرار کرتے ہین اور آپ جسوقت اُنکی دختر کی ضیافت نوش فرماوینگے اور پھر آپ بھی اپنے خوان نعمت پر اُن سب کو مدعو کرینگے تو بعد ازان آپ جو چاہتے ہین بخوبی کرسکتے ہین راوی نے کہا یہ کلام شرجون کا اشفکیاص سے در پردہ وپوشیدہ تھا دختر یوقنا سے پس جب اشفکیاص نے یہ باتین شرجون وزیر سے سنین اُسیوقت اُٹھا اور متوجہ ضیافت ہوا اور وزیر سے کہا کہ تا وقت معاودت میرے تو بجای میرے حفاظت ونگرانی کر راوی کہتا ہے کہ اشفکیاص کی کوئی اولاد سے نہ تھا کہ وارث اسکے ملک کا ہو پس اسنے اپنے صنادید قوم اور حجاب نگہبانان اور اپنی اعمام یعنے عم زادگان کو اپنے ہمراہ لیا اور چلا اور زوجہ اسکی ان لوگونکے آگے آگے چلی اور غلامان وکنیزان شمع افروز سامنے اُنکے مشعل وفانوس بروشن کیے ہوے چلے وبہ تحقیق کہ وزیر خوب جانتا تھا کہ بعد اُسکے اُنمین سے کوئی ایسا باقی نرہیگا کہ اُسکے پاس پھر کر آوے آخر جب اشفکیاص قلعۂ زلوبیا مین داخل ہوا تو یوقنا مع اپنے اصحاب کے ملاقات کی خاطر بطریق استقبال کے دوڑا اور حال یہ کہ یوقنا اپنے اصحاب کو پیشتر سے فہمایش وتاکید کرچکا تھا کہ وہ لوگ اشفکیاص کے بارہ مین ایسا ہیا کرین پھر جب طرفین سے نگاہین چار ہوئین اور آنکھون سے آنکھین لڑین تو یوقنا اُسکے معانقہ کے واسطے پیش آیا آخر اسکو اپنی آغوش مین لپٹا کر دبوچ لیا جسطرح شیر اپنے شکار کو دبا بیٹھتا ہو اور اصحاب یوقنا نے بھی مثل یوقنا کے وہی چالاکی کی کہ ہمراہیان اشفکیاص سے ایک ایک کو پکڑ لیا اور اُسی حال مین انکو قتل کیا وَلَمْ تَنتَطِحْ فِيهَا شَاتَانِ یعنی اس مقدمہ مین دو بکریان بھی سینگون سے باہم نہ لڑین یہ کنایہ ہو عدم وقوع شر وفتنہ سے کہ برابر آویزش دو گوسفند کے بھی خطرہ وخرخشہ سرزد نہ ہوا اور کسی نے نہ جانا اور نہ سنا کہ ان لوگون نے کیا کیا وبعد ازان فوراً طرف قلعہ زبا کے راہی ہوے وہان شرجون سے ملاقات کی کہ وہ ان لوگون کا منتظر تھا جب اسنے سب کو دیکھا تو فرط خوشی سے ہنسا اور کلمۂ توحید بالاعلان زبان پر لایا اور کہنے لگا اے عبد اللہ یوقنا حق تعالی تم کو جزاے خیر عطا کرے جیسا کہ اُسنے تمھارے سینہ کو واسطے اسلام کے کشادہ کیا ہو اور تونے اپنے پروردگار کو رضامند وخوشنود کیا تب یوقنا نے بھی اسکو جزاے خیر کی دعا دی اور اُسکو سردار قلعۂ اشفکیاص کا کیا اور اس نواح کی رعایا وبرایا کو طلب کرکے اُنپر عرض اسلام کیا پھر جس نے قبول کیا یا جسنے انکار کیا سب کو رہا ورخصت کردیا مگر

بعضون کی ضمانت بعضون سے لی تاکہ کوئی اُمین سے بھاگ کر صاحب و مالک قرقیسا کے پاس نہ جانے اور اُسکو کردار یوقنا کی خبر نہ کرے پھر بعد کئی روز کے ان لوگونکے پاس عبداللہ بن غسان وسہیل بن عدی بھی دو ہزار سوار ونکے آپہونچے جیساکہ عیاض بن غنم نے یوقنا سے اُن لوگون کے بھیجنے کا وعدہ کردیا تھا پس یوقنا نے ازراہ توریہ وحیلہ کے ان لوگون سے مضائقہ ومعارضہ کیا وبظاہر پانچ روز تک اُن سے مصروف بمقابلہ رہا وحال آنکہ وہ لوگ خوب جانتے تھے کہ یہ یوقنا کی جنگ زرگری وبہانہ سازی ہی کیونکہ رات کو اُسنے خفیہ کہلا بھیجا تھا کہ یہ دونون قلعے میرے قبضہ مین مین رات کو ہم خالی کردینگے اور تمہارے سپرد کرکے ہم باہر نکل جاوینگے اور اپنا نکل بھاگنا طرف قرقیسا کے ظاہر کرینگے کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ اسکو بھی میرے ہاتھ پر فتح کردیوے پھر جب رات ہوئی تو یوقنا نے شرجون کو حکم کیا کہ ان دونون قلعونکو بدست عبداللہ بن غسان وسہیل بن عدی تفویض کردیئے گویا کہ عبداللہ اور سہیل وغیرہ مسلمانون کا تسلط ہوگیا چنانچہ مسلمانون کی صدائے تہلیل وتکبیر ہر طرف آشکارا ہوئی اور ہر سمت منادی کی پکار تھی اور جدھر دیکھتے تھے ادھر ہی چمک تھی تلوار کی اور ایسا ہوا تھا کہ اسی روز قبل از وقوع اس واقعہ کے صاحب قرقیسا نے تحف وہدایا طرف یوقنا کے بھیجے تھے اور مبارکبادی سلامتی اور خلاصی کی عرب سے اور شاباشی رجوع کرنے کی طرف دین اپنے کے کہلا بھیجی چنانچہ یوقنا نے ہدیہ قبول کیا اور رسولون کو یعنے ہدیہ لانیوالون کو اپنے اصحاب کے خیمون مین اُتارا تھا کہ خیمہ اُنکے جانب قلعۂ شرقی کے استادہ تھے پھر جسوقت مسلمانان اصحاب عبداللہ وسہیل قلعۂ زبا مین داخل ہوے تو یوقنا نے اظہار فریاد وخروش کا کیا اور کہنے لگا قسم اپنے دین کی یہ عرب کے لوگ شیاطین ہین بعد ازان مسلمانون نے مصلحۃً کچھ اسباب دختر یوقنا کا لوٹ لیا اور شاباش قرقیسا کو جالیا اور بنابر اس واقعہ کے ظریف بن احمد بن ربیعہ بن مالک نے یہ اشعار پڑھے اور وہ سائر وماہر مسلمین صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا

اتینا الی ارض الفرات مع الزبا
واغفی یوقنا علیہ تحیۃ
وصاح علی الملعون صاحب زلوبیا
یستحطی غدا بالبعث یوم معادہ

ونحن بروم الروم من کل فاجر
ینا صبہ للاعداء بحیلۃ غادر
فاوردہ فی الحال سکنی المقابر
بروح وریحان وحور قواصر

وقد امنا کیت الحرود وسہما
وقاتل ابناء الصلیب وحربہم
وملکنا القلعتین کلاہما

ہمام شجاع فی الذراعین قاصر
بحد حسام فاصل القطع باتر
سعد واقبال ونصرۃ قادر

یعنے ہم لوگ طرف سرزمین فرات کے قلعہ زبا مین آئے اور ہم جستجو مین روم کے ہر ایک فاجر بدکار کے ہین بیشتر وہمارا شیر جنگ ہی اور وہ تیر ہی پیکار کا بزرگ ہے شجاع ہی باوجود کوتاہی بازو کے (یعنے باعتبار خلقت کے انسان سست بنیان قاصر الذراعین ہی) اور مراد میری ان اوصاف سے یوقنا ہے اُسیر ہدیہ اسلام کہ وہ جنگ کرتا ہی دشمنون کے ساتھ حیلہ وخدع کے اور قتال کی اُسنے اولاد صلیب اور انکے لشکر سے ساتھ تیزی شمشیر قاطع دبران کے اور اُسنے نعرہ مارا اوپر اُس ملعون صاحب زلوبیا یعنے اشفکیاص کے پھر اسکو داخل کردیا فی الفور سکونت کرنے کیلیے قبر مین ان دونون قلعون کا ہم کو مالک کردیا وقت سعد واقبال اور نصرت خداداد نے قریب ہے کہ وہ یوقنا بہرہ مند ہوگا کل کے روز وقت بعث ونشر اور حشر کے ساتھ آسایش و

فتح اور حوران و بثنیہ کے روایت کی ہو سیف بن عمرو التیمی نے بواسطہ اپنی رواۃ کے محمد بن ابی الدقیلی ابن میسرہ سے
اُسنے کہا جب ایسا امر میان یوقنا اور اشفکیاص کے واقع ہوا جیسا کچھ ہم نے ابھی ذکر کیا اور یوقنا اپنی فکر خاطر
سے حیلہ گریز کا کرکے اپنی دختر اور اپنے اصحاب خاص اور اُن ایلچیون کو جو یہ لائے تھے ہمراہ لیکر قرقیسا کو چلا گویا کہ یہ سب
شکست کھا کر بھاگے جاتے تھے چنانچہ شام کو قرقیسا مین پہونچے اور ان ایلچیون نے یوقنا کو پاس شہریاض بادشاہ
کے داخل کیا اور خبر دی کہ مسلمانون نے قلعہ زبا اور زلوبیا دونون کو لے لیا اور ان عربون نے یوقنا اور اُسکے صحاب
کے ساتھ ایسا کچھ کیا یہ سُنکے شہریاض کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہوا تب یوقنا نے کہا اچھا میرے آقا آپ اندیشہ نہ کیجیے ہم
آپکے سامنے مقابلہ کرتے ہین یہان تک کہ ہم اپنی جان نثار کرینگے اگر عرب لوگ ہمپر اتر آوینگے اور ارادہ ہمارے حصار کا کرینگے
تو ہم آپ کو تماشا اپنی قتال کا اُن سے لڑکر دکھلاوینگے اور وہ ہرگز آپ کو کسی طرح کی برائی نہین پہونچا سکتے ہین یہ کلام
یوقنا کا سنکے ملک شہریاض کو وثوق و اعتماد ہوا اور بطیب خاطر اُس کو خلعت دیا اور اُسکے لیے جاے خالی کردی اور اسکو
ایک مکان مین قریب اپنے اُتارا اور اُسی رات شہریاض نے رسول اپنا پاس اپنے خال یعنی مامون کے روانہ کیا کہ وہ اُس زمانہ
مین سرزمین ربیعہ کا بادشاہ تھا راس العین کے مقام مین پس کہلا بھیجا اور لکھ بھیجا کہ عرب لوگون پر ہماری نصرت کرو اور
اُسکو بات کی خبر دی کہ عربون نے ہمارا قلعۂ زبا و زلوبیا لے لیا ہو اور یہ شخص معظم شاہ حلب کا یعنی یوقنا ۱۲ چند روز اُنکے یہان رہکر
اُن سے بھاگ آیا ہو اور ہمارے پاس موجود ہو اور وہ مرد اپنی طرف دیر مربع سے نکلا پھر وہان سے جانب مجدل طرف
مقام راس العین کے گیا وہان اس بادشاہ کو ایک قلعۂ منیع و مشید مین پایا کہ وہ تہیۂ آلات حصار مین مصروف تھا
اور قلعہ کی خندقون کو پہنا اور عمیق کراتا تھا اور خیمون کو اور پالون کو قلعہ کے پچھم طرف اوپر راہ نقب سرنگ کے برپا کیا
تھا و بانتظار آمد عیاض بن غنم اور اُسکے اصحاب کے آمادۂ ملاقات تھا اور تمام مردم عرب جزیرہ بنی تغلب وغیرہ سے
اُسکے پاس جمع تھے اور اُنکے لیے خوانہا ضیافت تیار کرایا تھا اور ان عربونکے امرا سب مدعو تھے مثل نوفل بن مازون
اور فرید بن تغلب بن عاصم اور اشجع بن وائل و میسرۃ بن وائل و میسرۃ بن عاصم و حزام بن عبد اللہ و قارب بن الاہتم
یہ سب جمع تھے اور ان لوگون سے وہ بادشاہ یہ کہتا تھا کہ اے جوانان عرب ہمیشہ سے تمھارے صغیر و کبیر اور حر و عبید
چروا ہی کرتے ہو اور ہم نے اپنی زمین کو تمھارے لیے مُباح و مجاز کر دیا ہو کہ تم اسکے حزن و سہل مین یعنے سخت و نرم
چڑھائی اور ترائی صحرا و کوہسار مین اپنے مواشی چرلتے ہو اور ہم تم سے رضامند ہین کہ تم ہمارا محصول قسم اور بارشیم
وغیرہ ادا کرتے ہو اور تم سب ہماری امن و امان مین ہو پس یہ لوگ تمھارے بنی اعمام یعنے تمھارے چچا زاد تمام مُلک
شام کے مالک ہوگئے ہین اور اسکے قلعہ اور سرزمین مصر جو حدود اُس سے متعلق ہین سب اپنے قبضہ مین کر لیا ہو اور
پھر اسپر اکتفا نہین کرتے یہان تک کہ ہماری طرف آئے ہین اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہم سے ہمارے مُلک پر مزاحمت
کرین اور ہم کو ہماری سرحدون سے نکالدین اور تم لوگ خوب جانتے ہو کہ اگر وہ لوگ تمپر ظفر یاب ہونگے تو وہ نہ تمھاری جان باقی

نہ تمھارا مال اور وہ تم سے رضامند نہونگے مگر اس صورت مین کہ تم انکے دین مین داخل ہوا ور وہ تم کو نہ چھوڑینگے یہانتک کہ تم اپنے دین کیواسطے اور اپنے اہل و اموال کیلیے اُنسے مقابلہ کرو پس لازم ہی کہ تم سب یکدست و یکدل ہو جاؤ کہ تم مین سے کوئی کسی بات سے باہر نہ ہو اور نہ کوئی بات تم مین سے نکلنے پاوے جیسا کہ حال جبلۃ بن الایہم اور آل غسان کا تھا رفاقت مین ہرقل بادشاہ کی پس اس قوم پر ظفریاب ہونگے تو ملک و زمین مین حصہ ہمارا تمھارا برابر ہے اور اگر امر دگرگون ہوا تو ہم تم دین واحد پر مرینگے اور ذکر و چرچا ہمارا ہمیشہ باقی رہیگا یہ کلام اس بادشاہ کا سنکر جزیرہ کے قبائل عرب نے امتثال امر کیا اور باہم تعاہد و تحالف کیا یعنے آپس مین قول و قسم سے یہ بات مقرر ہوئی کہ ایک ہی تلوار سے سب مرین یعنی اس جنگ مین سب ملکر جانبازی کرین بعد ازان بادشاہ نے ان کو مال و زر و سلاح بہت سا عطا کیا کہ وہ سب ہمراہ بادشاہ کے ہولیے بعد ازان اسی عالم مین ایلچی صاحب قرقیسا کا بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا اور نامہ اُسکے خواہر زادہ شہریاض کا اسکو حوالے کیا جب اُسنے نامہ پڑھا اور اُسکے مضمون سے مطلع ہوا کہ اُسنے اسمین بطلب مردم مبارز کے لکھا تھا اور یوریک الارمنی کو طلب کیا تھا اور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے بناے تل موزر یعنے تودہ ہاے موزر و سن و تل عرب و عابدین و سوائد کا کہ یہ سب گڑھیان بلندی تودو نہر واقع مین تیار کی تھین چنانچہ شاہ ربیعہ نے اس ارمنی کو چار ہزار فوج کے ساتھ روانہ کیا پھر جب کہ وہ ارمنی چار ہزار جمعیت سوار کے ساتھ قرقیسا مین پہونچا اور حال یہ ہی کہ یہان شہریاض بادشاہ نے پل قرقیسا کا جو خابور پر بنا تھا توڑ وا دیا تھا اُس مین آہنی ستون قائم تھے اور اُسپر بھاری بھاری زنجیرین تھین اور اُن زنجیرون پر تختیان جڑی تھین اور اسیطرح جانب فرات سے بھی پل شکست کر دیا تھا اور اپنے شہرون اور بستیونکے گرداگرد خندقین عمیق و پہنا در کھدوا دی تھین اور اپنے شہرون اور قریون کو مانند قلعون کے مستحکم و استوار کر لیا تھا اور اسمین اقامت رکھتے تھے اور انتظار لشکر اسلام کا کرتے تھے ۔

ذکر فتح قرقیسا

جب شرحبیل وزیر نے قلعۂ غربی زلوبیا کو بامر یوقنا سپرد عبد اللہ بن غسان کر دیا تھا اور عبد اللہ اسپر متسلط ہوا اور یوقنا عربون کو چھوڑ کر قرقیسا کی طرف بھاگا اسوقت شرحبیل مسلمانون کو طرف قلعۂ شرقیہ لیگیا اور اُسپر قابض و دخیل کر دیا اور اسمین جو کچھ مال و متاع اشفکیاص کا تھا اُسکو قبضہ مین لائے اور کسی کو پاس عیاض بن غنم کے خفیہ روانہ کیا اور جو جو کار نمایان یوقنا نے کیے تھے وہ پوشیدہ کہلا بھیجا چنانچہ عیاض اور سارے مسلمانون نے ملکر یوقنا کے حق مین دعاے خیر کی اور اسکی شکرگذاری مین زبان کھولی اور عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کو اس مضمون سے لکھ بھیجا کہ جو کچھ قلعۂ شرقیہ مین ہی تم دونون اُسکی حفاظت کرو اور اسمین سے بقدر ایک درہم کے بھی نہ لیا جاوے یہانتک کہ یوقنا وہ سب کچھ اپنی دختر کو تفویض کرے اور کسی معتمد کو اُس قلعہ کی حفاظت کیلیے چھوڑ کر تم دونون بطلب قرقیسا روانہ ہو اور اُسپر دھاوہ مارو و زیادہ والسلام چنانچہ جس وقت یہ نوشتہ پاس عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی کے پہونچا تو

جو کچھ عیاض نے اُسمین اُن کو حکم کیا تھا اُسکی تعمیل بجالاے کہ قلعہ غربیہ پر اخواص بن عامر کو متولی کیا اور اسکی ہمراہی مین ایک سَو سوار مقرر کیے اور قلعۂ شرقیہ پر زیاد بن الاسود کو حاکم کرکے ایک سَو سوار اُسکے ساتھ بھی تعینات کر دیے پھر بعد فراغ اس امر کے عبد اللہ اور سہیل طرف قرقیسا کے روانہ ہوے تا آنکہ درمیان اُنکے اور قرقیسا کے فرات حائل ہوئی تب اس سرزمین کے بعض باشندگان نے ان لوگون کو مقام مخاضہ کی طرف راہبری کی اور یہ لوگ وہان رات بھر ٹھہرے رہے علی الصباح روانہ ہوے اور اس سرحد مین پہونچے جہان وہ سب دشمنان خدا جمع تھے اور مسلمانون نے ایلچیون کو طرف ماجن ومجولہ وبدیل کے روانہ کیا اور اُنکے لیے امان بھیجی پھر اُنکے گھرون مین جا اُترے اور اُنکے مہمان ہوے پھر اُنسے یہ کلام کیے کہ اگر ہماری فتح ہوگی تو ہم تمہارے ساتھ احسان ونکوئی کرینگے اور اگر شکست ہوئی تو ہم تمہارے یہان سے پھر جاوینگے اور تم لوگ ہماری عدالت سے جو درمیان تمہارے مرعی ہوئی مشکور وممنون رہوگے چنانچہ باشندگان ماجن وغیرہ نے اس بات کو منظور کیا اور اُنکے ہاتھون غلہ بیچا **راوی** کہتا ہو مجھ سے **حدیث** بیان کی ہلال بن عاصم نے یحییٰ بن جبیر سے اُنھون نے سوار بن یزید سے کہ جب عبد اللہ بن غسان نے طرف اہل قریات ماجن وغیرہ کے ایلچی بھیجکر اُن کو رضامند اور اُن سے ساز کر لیا تو بعد کئی روز کے سہیل بن اساف التمیمی کو جو صحابۂ اولین مین سے تھے سَو آدمی مسلمین مین سے اُنکے ہمراہ کرکے واسطے رسد رسانی کے مقرر کیا تاکہ ماحیہ ماسکین سے غلہ وغیرہ لدوا لاوین تا آنکہ سہیل مع ہمراہیون کے روانہ ہوے جب سمسانیہ مین پہونچے تو اُسکو تاخت وتاراج کیا اور اسکے باشندون کا مال لوٹ لیا ناگاہ نوفل بن مازن جو سرداران لشکر شہریاض بادشاہ سے تھا پانسو سوارون سے آ پہونچا پس جو کچھ مسلمانون نے لوٹ لیا تھا اُن سے وہ سب چھین لیا پھر درمیان اُنکے قتال واقع ہوئی چنانچہ مسلمانون نے بخوشدلی تمام صفائی طینت ونکوئی نیت سے حملہ کرنا شروع کیا اور اس حالت مین قلب اُنکے منزہ تھے شک وریب سے بسبب وفور ایمان کے اور زبانین انکی ناطق تھین ذکر رحمان مین پس وہ سب برابر مشغول قتال رہے یہانتک کہ منجملہ ان مسلمانون کے تیس مرد شہید ہوے اور سینتالیس نفر منہزم ہوے اور ستائیس آدمی اسیر ہوے اور ان اسیرون مین سہیل بن اساف بن عدی بھی تھے پس جو کچھ نصاریٰ کے ہاتھون سے ان مسلمانون پر گذرا تھا اُن مفرورون نے جاکر اپنے اصحاب سے بیان کیا اُن کو سخت صدمہ پہونچا اور یہ امر اُنپر عظیم واقع ہوا **راوی** کہتا ہو مجھ سے **حدیث** بیان کی نوفل بن عامر نے سالف بن عاصم سے اُسنے سالم بن دوسی سے اُسنے کہا مین ہمراہ سہیل بن اساف کے حاضر تھا تو جس وقت ہم نے سمسانیہ پر غزوہ کیا ناگاہ نوفل ابن مازن ہمپر آپڑا اسوقت واللہ ہم نے ایسی قتال شدید کی کہ مثل اسکے مین کسی معرکہ مین حاضر نہ ہوا تھا یہانتک کہ ہو گیا اہل ہزیمت سے جو ہو گیا یعنے بھاگا جو بھاگا سالم بن عبد اللہ نے کہا کہ جب نوفل بن مازن نے لوگون کو اسیر کیا تو اُن کو رسیون مین جکڑ کر باندھا اور بعضون کو بعض سے ملا کر کس دیا اور اُنکے پاؤن کی رسیان اپنے گھوڑون سے باندھ دین اور انکو بطرف راس العین کے لیچلا پھر لوگون نے نوفل کو خبر

سہیل

خبر دی کہ شہریاض بادشاہ مقام مرج الطیر مین طرف شقب کے ہی تب نوفل اسیطرف چلا اور اسکے ساتھ اسکی چچا کی اولاد
سے چالیس بھائی تھے چنانچہ اُن قیدیون اصحاب نبی صلعم کو پاس شہریاض کے لے گیا اور روبرو اُسکے لیجا کر کھڑا کیا او
انکے احوال سے اُس کو خبر دی پس اُسنے ان سب کے قتل کا حکم کیا آخر وہ سب شہید کیے گئے اور ان مقتولونکے اخیر مین
سہل بن اساف باقی رہ گئے تھے اور وہ نہایت مرد وجیہ وصاحب حسن وجمال تھے تو ایک بطریق یعنی رئیس نصاری
نے اُن کی جان بخشی کیلیے سفارش کی شہریاض نے سہل کے تئین اُس بطریق کے حوالہ کیا اور اُسکو ہبہ کر دیا اور اُس
بطریق کا نام توتا ابن یورک تھا اور وہ حاکم کفر توتا کا تھا چنانچہ توتا نے سہل کو اپنے ہمراہ لیا اور وہ بمقام کفر توتا
اپنے قصر مین لایا اتفاقاً دختر توتا نے سہل کو دیکھا تو اُن کو اپنے باپ سے طلب کیا توتا نے کہا اے بیٹی ہر آئینہ مسیح نے
اس جوان کی مہر و محبت میرے دل مین ایسی ڈالدی کہ مین نے بادشاہ سے اُسکی سفارش کی اور جان بخشی کرائی
تو بادشاہ نے اس کو میرے حوالے کیا تو مجھ سے اسکو لے چنانچہ جب اُسنے سہل کو مانگ لیا تو اُن کو اپنے بستان مجلسرے
مین داخل کیا پھر کئی دن کے بعد جب وہ لڑکی اس بستان مین گئی اور سہل بن اساف پر نظر اُسکی پڑی تو بہت مسرور
ہوئی اتفاقاً سہل اسوقت تلاوت اس آیہ کی کر رہے تھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَیْنَہُمْ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاہُمْ فِیْ وُجُوْہِہِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ
یعنی محمد رسول ہی اللہ کا اور جو لوگ انکے ساتھ والے ہین وہ کافر پر سخت تر ہین اور آپسمین نرم و رحیم تر ہین تو اُنکو دیکھتا
ہی کہ وہ رکوع وسجود مین مشغول رہتے ہین اور فضل و رضا کے طلبگار ہین پیشانیان انکی نشان سجود سے انکے چہرہ نیر
نور افشان ہین آخر اس لڑکی نے جب قرات سہل کی سنی تو اُسکے دل کو تاثیر کر گئی وہ بولی کیا ہی یہ کلام فصیح اور پاکیزہ
اور آسان تر ہے واسطے فہم کے سہل نے کہا یہ کلام ملک علام کا ہی کہ اُسی نے اسکو ہمارے سید انام پر نازل کیا ہی تب
اُس لڑکی نے کہا اس کلام مین جو کہ ذکر محمد ہے پس وہ تو لامحالہ تمھارا نبی ہی مگر یہ کون لوگ ہین جنکی شان مین وَالَّذِیْنَ
مَعَہٗ واقع ہی سہل نے کہا وہ اس نبی کا مصاحب اور وزیر ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ
وہ صاحب ان فتوح کا اور بھیجنے والا لشکر اسلام کا عمر بن الخطاب ہے رضی اللہ عنہ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ وہ اُس نبی کا کاتب
وحی اور اسکا داماد عثمان بن عفان ہی رضی اللہ عنہ تَرٰىہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا وہ برادر محمد اور اسکا پسر عم اور مالک اسکی
تیغ کا علی ابن ابی طالب ہے رضی اللہ عنہ یہ سنکے وہ لڑکی اُنسے کلام کرنے لگی اور نام اس کا ابرتیا تھا اور وہ بخط توریت
و انجیل کتابت کرتی تھی اور زبان عرب مین کلام کرتی تھی اور اکثر وہ علمائے یہود و نصاریٰ سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استفسار
کیا کرتی تھی مگر کوئی اُنمین سے اسکو مفصل خبر نہ دیتا تھا یہانتک کہ سہل بن اساف اُسکے ہاتھ لگے پھر اُسنے پوچھا کہ جن کا ذکر
تو نے کیا ہی یہ کون ہین سہل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جب کچھ کلام کرتے ہین تو سچ بولتے ہین اور جب جہاد کرتے
ہین تو ثابت قدم رہتے ہین اور جب اسپ بشیر و سریع السیر پر سوار ہوتے ہین تو توفیق سبقت کی

پاتے ہین اور جب وادی طلب مین چلتے ہین تو پروا‌ے رفیق نہین رکھتے ہین اور جب علم افضال یعنی نشان نیزہ وسنان
کارزار کی جھلک دیکھتے ہین تو ہمہ تن اُسکے مشتاق ہوتے ہین اور اُنکے سینو نمین ندا دی گئی اور دلو نمین یہ الہام کیا گیا ہے
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ الخ یعنے وہ لوگ ہین کہ جس بات پر خدا سے عہد کیا اسکو سچ کیا یعنے وفا کیا بعد ازان یہ اشعار پڑھے

رِجَالٌ مِنَ الْاَحْبَابِ تَاهَبَ نُفُوسُهُم
يُنَادُوْنَهُ خَوْفًا وَيَدْعُوْنَهُ قَصْدًا
وَقَامُوْا بِلَيْلٍ وَالظَّلَامُ مُعَبِّسٌ

اِلٰى مَنْزِلِ الْاَحْبَابِ فَاسْتَعْمَلُ الْكَدَّا
يَحُثُّوْنَ حَثَّ الشَّوْقِ نَحْوَ مَلِيْكِهِمْ
وَقَصْدُهُمُ الْفِرْدَوْسُ مِنْ جَنَّةِ الْخُلْدِ

اُولٰئِكَ قَوْمٌ فِي الْعِبَادَةِ اَخْلَصُوْا
فَتَاهُوْا بِهِ شَوْقًا وَمَاتُوْا بِهِ وَجْدًا

یعنے یہ اشخاص وہ احباب ہین کہ نفوس
اُنکے شوریدہ وسرگردان ہین شوق آلہی مین یا یہ کہ دل اُنکے ہیبت زدہ وترسان ہین خوف معاصی سے اپنے پروردگار
کو پکارتے ہین خائف ہو کر اور اس سے دعا مانگتے ہین ارادت دلی سے کھڑے ہوتے ہین یعنی جاتے ہین حالت تاریکی شب
ناخوش کرنے والی مین طرف منزل احباب یعنی عبادت گاہون کے جو محبوب ہے پس عمل کرتے ہین بکوشش تمام یا یہ کہ عمل
بکوشش کرتے ہین اور آمادہ ہوتے ہین برانگیختگی شوق سے بطرف اپنے مالک کے اور قصد ان کا فردوس کا ہوتا ہے
جو جنت الخلد یعنے باغ بہشت ہمیشگی کا ہے یہ وہ قوم ہین کہ طرف عبادت کے خلوص ومیل رکھتے ہین پس سرگشتہ رہتے ہین
شوق مین اور مرتے ہین حالت وجد مین پھر بریتا نے سہل سے کہا مین نے نیسا راہب ویرقنا سے سنا ہے کہ ہر آئینہ
حق تعالی تمھارے نبی کی دعوت یعنی اُنکی دعوت اسلام کو شرق سے تا غرب انتشر ونافذ کرے گا اور مغرب ومشرق تمام
اسکے قبضہ اقتدار مین دے گا اور اہل اسلام اُنکے تئین اپنے پدر و مادر و برادر و خواہر سے افضل واولی جانین گے
اور ان سب سے زیادہ تر اسکو عزیز رکھینگے اور بعد وفات کے اُسکے مزار پر زیارت کو آوینگے اور جب اُن کے
روبرو اسکا ذکر ہو گا تو اسکے اوپر باکثار تمام درود وصلوۃ بھیجینگے تب سہل نے اس سے کہا کیا تجکو یہ معلوم نہین ہوا
کہ وہ اپنی ایام حیات مین اپنے اصحاب کے حق مین دعا کرتا تھا اور اُنکے لیے اور جو کوئی اسکے گھر مین داخل ہو کر اُسکا
اقرار اور تصدیق اسکی کرتا تھا اُن سب کے واسطے استغفار کرتا تھا چنانچہ عائشہ زوجہ نبی صلعم نے روایت کی ہے کہ جس
شب کو رسول خدا صلعم کے تشریف لانے کی میری پاس باری تھی جب ثلث اول یعنی پہلے تہائی رات کی گذری کہ
فلک تارونکے ساتھ دور کرتا تھا اور آسمان ستارون سے چمکتا تھا اور شیاطین پر شہاب ثاقب کی مار پڑتی تھی اور سراپردہ
انوار آلہی کے بازو کشادہ تھے اور ظلمت نے سیاہی اپنی ہر طرف کی تھی پس اس ہنگام مین کہ مین سوتی تھی اور میرے پہلو
مین افضل مرسلین واکرم مخلصین ومتوسلین تھے ناگاہ اُنکے کلام شریف نے مجھے بیدار کر دیا اور اسوقت وہ فرماتے تھے کہ
اے چشم سر گین بسرمۂ ثبات تو غافل ہے و اردات ہباتے سے بیدار ہو اپنے خواب سے اور مشغول ہو عمل خیر و ثواب از
روز زحام یعنے قیامت کے کہ اسوقت اولوالالباب اُٹھتے ہین اور اپنے رخسارونکو آستان عجز پر اور خاک نیاز مین
ملتے ہین عائشہ نے کہا پھر مین نماز کے لیے اٹھی اور مجھے حضرت نے کھڑا کیا اور آپ شفاعت امت کرتے تھے یہانتک

کہ روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور شگوفہ فجر کا شگفتہ ہوا تو حضرت نے مجھ سے فرمایا اُٹھ واسطے نماز و استغفار کے حاضر ہو اور پروردگار سے عفو طلب کر چنانچہ مین حضرت کی خدمت مین حسب ارادہ اُنکے کھڑی ہوئی اور مقصد و مراد کو پہونچی یعنے فائز بسعادت ہوئی پھر جس وقت حضرت تسبیح سے فارغ ہوے اور جسم اطیب سے خوشبو ہر طرف پھیل گئی اور مہکنے لگی تو اس وقت مین نے یہ دیکھا کہ حضرت دم سرد بھرتے ہین یعنی ٹھنڈی سانس لیتے ہین اور انگشت سبابہ سے جو ہر دندان ملتے ہین یعنی انگلی کو دانتو نپر مارتے ہین تو مین نے عرض کی اے سید موجودات و وجود اے بہترین از روے آبا و جدود بہ تحقیق کہ انگشت بدندان زدن عادت اہل عرب کی اس حالت مین ہے کہ جب کوئی امر اہم ان کو پیش آتا ہو یا کسی حال مین وہ متالم ہوتے ہین اِسکے جواب مین فرمایا کہ اِس وقت مین نے حال عصیان اپنی امت کا یاد کیا اور مجکو خیال مخلصین اپنی محبت کا آیا اسلیے کہ مجھے قول پروردگار کا یاد آگیا ہو لَاَمْلَاَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ یعنے حق تعالیٰ فرماتا ہو کہ البتہ جہنم کو مین جنون اور آدمیون سے بھرونگا تب مین نے عرض کی یارسول اللہ کیا حق تعالیٰ نے آپ پر یہ نازل نہین کیا ہو لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ یعنے تاکہ حق تعالیٰ تیرے گناہان گذشتہ و آیندہ بخش دیوے درین صورت واللہ کہ حق تعالیٰ بموجب قول خود بالضرور آپ اور آپ کی امت سے عفو کرے گا ۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے عنقریب پروردگار تیرا تجکو وہ کرامت و منصب شفاعت عطا کرے گا کہ تو رضامند و خرسند ہو جاے گا اور ہر آئینہ آپ وہ ہین جسکے نور سے حق تعالیٰ نے آسمانون اور زمینون اور عرش و کرسی کو خلق کیا اور آپ وہ ہین جسکے دروازے پر براق تقرب کا حاضر کیا گیا اور آپ وہ ہین جسپر عالم ملکوت منکشف ہوا اور جو بہ سمت بارگاہ قہر جبروت بلند کیا گیا اور آپ وہ ہین جس کو لیلۃ القدر دی گئی آپ صاحب بطحا و مالک حرم ہین آپکے آگے پتھر موم ہین یعنے آپ کے سامنے رفق و نرمی کرتے ہین اور درخت آپ پر سلام کرتے ہین اور آپکے لیے شق قمر ہوا بشب اسرا اور آپ پر نازل ہوا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ یعنے اے نبی جہاد کر کفار سے اور آپ مالک عرفات و منیٰ ہین اور آپ مخصوص ہین ساتھ شکر و ثنا کے یعنے حمد خدا بجالانا اور شکر اس کا ادا کرنا آپ ہی کا کام ہو اور قریب ہے کہ حق تعالیٰ آپ کو در بارہ اُمت کے منصب منت و احسان پر پہودے گا کیا حق سبحانہ تعالیٰ نے آپسے وعدہ مقام محمود کا نہین کیا ہو اور آپ کے لیے لواے محکم یعنے لواے حمد تیار نہین کیا ہے اور کیا آپ سے عہد حوض مورود یعنے حوض کوثر کا ساتھ کرم وجود کے نہین کیا ہے اور کیا انوار سعادت کو آپ کی اُمت پر تابان اور ابرہاے توفیق کو اپنے رحمت بار نہین کیا ہے اور کیا آپکے علم ظفر شیم کو جو ہاتھ مین آپکے اصحاب کے ہی بجواہر قبول آراستہ نہین کیا ہو اور اسکے پھریرے پر یہ نہین لکھا ہو عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب تر ہے کہ تیرا پروردگار تجکو مقام محمود یعنے مقام کرامت اور شفاعت پر فائز کرے گا پس آپ اپنی اُمت پر نزول عذاب کا کیون خوف کرتے ہین و حال آن کہ حق تعالیٰ نے بقول خود انکو

سائرالناس پر فضیلت دی ہو کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنے تم لوگ بہتر ہو اُس امت مین جو واسطے
ہدایت عوام الناس کے مقرر کی گئی ہو اے میرے آقا آپ خود جانتے ہین کہ آپ کے باپ آدمؑ نے بواسطہ آپکے
پروردگار سے خواستگاری شفاعت کی تو حق تعالیٰ اُن پر متوجہ و مہربان ہوا اور نوحؑ نے آپ کے وسیلے سے
غرق سے امان مانگی تو حق تعالیٰ نے ان کو نجات دی اور ابراہیمؑ کو باوصف اس علو قدر کے آپکے وسیلے سے حق تعالیٰ
نے آگ سے محفوظ رکھا اور موسیٰؑ نے باوجود اُس تقرب مرتبے کے اپکے وسیلے سے سوال شرح صدر اور یسر امر کا کیا راوی
کہتا ہو کہ غرض سہل بن اساف کی ذکر اس مناقب سے یہ تھی تا وہ لڑکی طرف دین اسلام کے رجوع کرے چنانچہ ایسا
ہی ہوا کہ جب اُس لڑکی نے کلام سہل سُنا تو بولی کہ تمھارے نبی کے دین مین جو کوئی داخل ہوا اور اسکے قول کا قائل
ہو تو اُسکے لیے کیا جزا ہے سہل نے کہا وہ اپنے گناہون سے مثل اُس روز کے پاک ہو جاے جس دن اپنی ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اُسکے سارے سیئات محو ہو جائین گے اور جزا اس کی رضوان اور جنان ہے بعد ازان
یہ آیت پڑھی مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یعنے جو کوئی عمل بد کرتا
ہے یا اپنے نفس پر ظلم یعنے گناہ کرتا ہے اور بعد ازان حق تعالیٰ سے طلب مغفرت کرتا ہو تو حق تعالیٰ کو آمرزگان
اور مہربان پاتا ہے پھر جب برتیا لڑکی نے یہ کلام سہل کا سُنا تو اُسکے دل پر اثر کر گیا اور عقل ورائے اُسکی اس کلام اور
دین اسلام کی طرف مائل ہوئی تو اُسنے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہ مین ادائے شہادت کرتی ہون اس بات کی کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود لائق عبادت نہین
کہ وہ فرد یکتا ہے کوئی اُس کا ہمسر و شریک نہین اور گواہی دیتی ہون اس امر کی بے شبہہ محمد بندہ خدا اور
رسول خدا ہے صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ سہل اُسکے اسلام لانے سے نہایت فرحت و مسرت اندوز ہوے بعد
ازان برتیا نے سہل سے کہا کہ اس راز کو رات تک مخفی و مکتوم رکھ یہانتک کہ پردۂ شب مین مین تیرے پاس
آؤن اور تیرے ہمراہ لشکر اسلام مین چلی جاؤن راوی کہتا ہے کہ مجھ سے روایت کی صاعد بن عدی النمیری
نے اور انھون نے اپنے باپ سے سنا کہ مدینہ مین لوگون سے بیان کرتے تھے اس زمانہ مین کہ عمر بن الخطاب رضی
اللہ عنہ کے سامنے تمام مال راس العین کا اور خزانہ شہریاض بادشاہ کا پیش کیا گیا تھا اسوقت راوی نے
بقیہ روایت مذکورۂ بالا اسطرح ذکر کیا کہ آخر وہ لڑکی یعنے برتیا سہل کے پاس سے اپنے محلات مین چلی گئی اور
وہان اپنے گھوڑون کو طلب کیا اور اپنے باپ کے مال سے ایکہزار دینار زادراہ لیا پس جس وقت شب
تاریک ہوئی تو بعد تجسس و تفحص احوال نگہبانون کے وہ دروازہ کھولا جو باب السر دروازہ تھا چنانچہ برتیا نے
یہ دیکھا کہ گرد قصر کے جتنے پاسبان ہین خواب مین ہین تو طرفۃ العین مین پاس سہل کے نظر آئی اور نظر بندی سے
ان کو وارستہ کر دیا اور اُسنے کہا بسم اللہ اُٹھ برکات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور راہی ہو پس سہل اُٹھکر دولے

پر آئے تب برتیا نے ان کو ایک زرہ پہننے کو دی اور آپ بھی ویسی ایک زرہ پہن لی اور یہ دونون اُسی دروازے سے نکلے تو وہان دو گھوڑے تیار تھے پھر وہ دونون سوار ہو کر چلے جب کفر توتا سے مسافت بمقدار دو فرسخ کے طے کر چکے ناگاہ اُن دونون نے اپنے پیچھے حس و صدا گھوڑونکی ٹاپون کی سنی اسوقت برتیا نے سہل سے کہا کہ اگر یہ لوگ رومی ہین تو مین اُنسے مکالمہ و مخاصمہ کرون گی اور اگر وہ عرب تنصرہ ہین یعنی جنھون نے تنصر اختیار کیا ہو تو چاہیے کہ تو اُنسے گفت و شنود کر چنانچہ تھوڑی سی دیر گذری تھی کہ ناگاہ ایک جماعت نمودار ہوئی کہ وہ تعداد مین تئیس سوار تھے اور وہ لوگ سبز لباس پہنے تھے اور وہ سب اشہب یعنی خنگ گھوڑونپر سوار تھے آخر جب سہل نے ان کو بتامل دیکھا تو پہچانا کہ یہ سب تو اسی کے اصحاب ہین جن کو شہریاض بادشاہ نے شہید کیا تھا پس سہل اُنکے قریب گئے اور انپر سلام کیا اور کہا سبحان اللہ کیا مین وقت قتل تمھارے حاضر نہ تھا یعنے کیا تم شہید نہین کیئے گئے ہو اُنھون نے کہا ہان ہم شہید ہوے ہین پر کیا تو نہین جانتا کہ ہر آئینہ شہدا زندہ ہین وہ مرتے نہین ہین بلکہ یہ مرگ یعنی قتل ہونا اُن کا نقل ہے ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے وبتحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ آج کی شب شہدا کی اروا حون کو بنا بر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجتا ہے اور وہ شب شب نیمہ شعبان تھی تب سہل نے ان شہیدون سے کہا مین بھی چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ چلون اور تمھاری صحبت مین رہون اُنھون نے جواب دیا یہ بات تیرے امکان مین نہین ہی کیونکہ ابھی تیری عمر مین اکتالیس دن باقی ہین کہ بعد ازان تو بھی ہم سے آملیگا اور اس لڑکی کے لیے حق تعالیٰ نے جنت مین وہ چیزین مہیا رکھی ہین جو اور اپنے مخلصین کے واسطے تیار کی ہین اور اُسکے لیے ایک قصر جواہر و یاقوت سُرخ سے کنارے نہر کوثر کے بنایا گیا ہے سراپرد اُسکے آویزان ہین اور انوار تجلیات سے روشن ہین اور قبے یعنے گنبد اُسکے منقش ہین سر یر تخت اُسکے زرنگار ہین اور فرش اسکے دنگل و گدا ز زمین سے اونچے اونچے بچھے ہوے ہین اور لب نہر کوزہاے خوشنما چنے ہین اور گوشہ ہاے قصر اشیاے نفیسہ سے پر ہین اِس مین ملبوسات دوختہ اندوختہ ہین اور خدام اُسکے بحسن و فاے تمام آراستہ و پیراستہ ہین اور اُسکے دروازے پر قلم سر مکنون یعنے راز در پردہ سے لکھا ہوا ہو اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے داخل ہو اُس جنت مین بعوض اپنے حسن اعمال کے پھر جب اُس لڑکی نے شہیدون سے یہ بات سنی تو بولی کہ مین کس وجہ سے مستوجب و سزاوار ان نعمتون کی ہوئی شہیدون نے کہا اس سبب سے کہ تو نے توحید اپنے پروردگار کی توفیق اور نبی ذیوقار کی تصدیق کی ہو یہ سنکے اُس لڑکی نے ایک نعرہ کیا اور جان بحق تسلیم کی چنانچہ سہل اپنے گھوڑے سے اُترے اور اُسکو دفن کیا اور وہ سب شہید نظرون سے غائب ہو گئے سہل کہتے ہین کہ پھر مین مسلمانون کے پاس پہونچا اور عبداللہ ابن غسان سہیل بن عدی سے یہ کیفیت بیان کی تو سارے مسلمین کا یقین اس امر عجیب سے زیادہ ہوا اور بعد اس واقعہ کے اکتالیس روز سہل بن یساف زندہ رہکے مرگئے رحمہ اللہ صفوان بن عامر نے روایت کی ہے

خویلد بن ماجد سے اُنھون نے عبد الرحمان بن النعمان سے اُنھون نے سُنا اس شخص سے جس نے اُنسے فتوح شام وارض ربیعہ فارس کا ذکر کیا اور کہا کہ جب لشکر مسلمین قرقیسا پر جا پہونچا اور عبد اللہ و سہل ساتھ تھے اُس وقت مسلمانون نے اپنی حفاظت کیلیے ایک خندق عمیق کھودی اور اسمین ایک مقام محفوظ مقرر کیا کہ اسی مین آمد شد رکھتے تھے راوی کہتا ہو کہ عیاض بن غنم اُسوقت بطرف رقۃ البیضا کے تھے اُن کو خبرین متصل پہونچتی تھین اور وہ اس تردد مین تھے کہ ابتداے جنگ کس سے کی جاوے شہریاض کے ساتھ یا اہل حران ورہا کے ساتھ تب اُنسے خالد بن الولید نے کہا کہ جو لشکر روبرو موجود ہو اور تم سے آمادہ قتال ہو اُسکو چھوڑ کر اور پر قصد کرتے ہو میری راے یہ ہے کہ پہلے اس دشمن یعنے شہریاض سے مقابلہ کرو پھر جسوقت اُسکو شکست دوگے تو تمھاری ہیبت ہر طرف غالب ہوجاوے گی بعد ازان جس بلد پر چاہنا قصد کرنا انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد فتح ہوجاے گا یہ سنکے عیاض تھوڑی دیر فکر مین متامل رہے بناگاہ خبرداروں اور جاسوسون نے آن کران کو اس بات کی خبر دی کہ ہر آینہ تم سے لڑنے کو شہریاض بادشاہ اور بہت سے صاحبان قلعہ مستعد و آمادہ ہین مثل نوفل وطریاطس صاحب جملین و آرمانوس صاحب تل سماوی دارجو صاحب بارعیہ و شہریاض صاحب ماردین درودس صاحب حران ورہا اور لشکر انکا دو لاکھ سوار سے جمع ہے اور اُنھون نے بادشاہ سے تمھارے مقاتلے و مقابلے کا ذمہ اور عہد کیا ہو اور وہ کہتے ہین کہ ہم جنگ کرینگے دشمن سے باتفاق اپنے اہالی و اولاد کے اور ساتھ اپنے مال موالی کے یہانتک کہ ہم مین سے کوئی گریز نہ کرے گا اور از روے ترتیب لشکر کے پہلے تمھارے مقابلے کو اقوام ارمن مقدم ہوے ہین اور بعد اُنکے روم ہین اور وہ سب فرات کے ادھر آپہونچے ہین جب عیاض نے یہ خبر سنی تو ولید بن عقبہ کو ان کی طرف روانہ کیا اور اس کو اپنا مطلب سمجھا دیا چنانچہ ولید نے پاس عرب بنی تغلب کے جاکر اُن کے رئیسون کو جمع کیا اور وہ سب نوفل بن مازن و عاصم و اشجع و میسرہ و حزام و قارب وغیرہ تھے تب ولید نے اُن سے کہا اے جوانان عرب آگاہ ہو کہ انجام کار پر نظر کرنا موجب امان کا ہوتا ہے ہلاکت سے کچھ تم لوگ بڑے تیز دندان اور بڑے قوی دل اور بڑے جری اور بڑے مرد میدان زیادہ بنی غسان سے نہین ہو اور تم مین سے کوئی مشابہ و ہمسر جبلۃ بن الایہم کا نہین ہے کہ وہ شصت ہزار مردم سے پیش آیا تھا تو اُس وقت حق تعالیٰ نے ہمین کو اُنپر نصرت و فتح دی اور ہم نے اُنکے بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا پس از روے صوابدید کے بہتر یہی ہو کہ تم لوگ ہماری طرف چلے آؤ اور ہمارے لشکر مین شامل ہوجاؤ چنانچہ اُن سب نے تو اس بات کو قبول کیا مگر ایک گروہ ابا ذالشمطا کا کہ وہ لوگ بلاد روم کی طرف کوچ کر گئے اور باقی سب عرب بنی تغلب جو مسلم تھے کافر شریک لشکر عیاض بن غنم ہوگئے اس بات سے سارے اہل اسلام خوشدل ہوے اور کہنے لگے اے گروہ عرب بہ تحقیق کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمھارے حق مین بڑی خیر کی اور اسنے چاہا ہے کہ تم کو برکت بخشے اس سبب سے کہ تم ہمسے آملے اور صلیب پرستون کو چھوڑ دیا حق تعالیٰ تم کو عنقریب اعزاز اپنے دین اور

اور شرف اپنے نبی کا دکھلاوے گا کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنے نبی سے ہمارے لیے وعدہ کیا ہے اور وعدہ اُس کا برحق ہے کہ وہ ہم کو ملک کسریٰ و قیصر پر فیروزمند کرے گا اور دونون کا خزانہ ہم کو دلاوے گا اور نبی اُسکا مخبر صادق ہے جسکی شان مین حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کہ منطوق کلام اسکا خواہش نفس سے نہین (یعنی کل انسان ناطق ہوا ہین کہ وہ اپنی ہولے خاطر سے نطق کرتے ہین مگر نبی وہ ناطق ہے کہ بدون وحی الٰہی من تلقاے نفس اپنے کچھ نطق نہین کرتا پس منطوق کلام اُسکا تمامتر وحی والہام ہے) اور کہا کہ ہمارے حق مین خداے عزوجل نے فرمایا ہے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ یعنی ہم نے کتاب بزرگ مین بعد ذکر اوصاف بندگان نیکوکار کے لکھا ہے یعنے یہ مقرر کیا ہے کہ وارث و والی روے زمین کے ہمارے بندگان صالحین ہون گے یہ سُنکے اُن عرب بنی تغلب مین جو کافر تھے وہ بھی مسلمان ہو گئے آخر وہ سب کے سب فائز بشرف اسلام ہوے **روایت ہے** خالد بن سعید سے کہ عیاض بن غنم کو جب بھاگ جانا ابا ذالشمطا کا طرف بلاد روم کے معلوم ہوا تو یہ خبر حضرت عمر بن الخطاب رضؓ کو لکھ بھیجی تب اُن حضرت نے ہرقل بادشاہ روم اور اسکے پسر قسطنطین کو نامہ لکھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم ابا ذالشمطا کو جو بنی تغلب عرب سے ہے اپنی سرحد سے ہماری طرف نہ پھیر دوگے تو ہم سارے نصرانیون کو جو ہماری عملداری مین ہین فنا کر دینگے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ جب یہ پیغام عمر رضی اللہ عنہ کا ہرقل بادشاہ اور اسکے پسر کو پہونچا تو انھون نے ابا ذالشمطا کو اسطرف بھیجدیا راوی نے کہا کہ بعد ازان عیاض بن غنمؓ نے قصد قتال اہل بلد شہر رہا کا کیا اور ادہر شہر ریاض صاحب قرقیسیا نے یہ بندوبست کیا کہ وہ رئیسان نصاریٰ کو جمع کرکے اُنسے کہنے لگا کہ آگاہ ہو اگلے بادشاہون کی سیرت سے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ وہ لوگ جب لشکرکشی کرتے تھے تو حیلہ سازی سے بھی غافل نہ رہتے تھے چنانچہ مین بھی ارادہ رکھتا ہون کہ کل صبح مین بعزم ملاقات عرب کے نکلون گا پھر جب صفوف سے مین باہر نکلون تو تم لوگ مجھے میرے گھوڑے سے اُتار کر پیدل کر دو اور مجھپر اپنی تلوارون کو اُٹھاؤ گویا کہ تم مجکو قتل کیا چاہتے ہو اُس وقت مین تم سے کہون گا کہ مین عذرخواہ ہون اور سواے اُسکے نہین ہے کہ مین نے تمھاری آزمائش کی تھی کہ تمھاری حمیت تمھارے دین مین کتنی ہے اور مجکو گمان غالب تھا کہ تم لوگ ان عربون سے خوف زدہ ہو گئے ہو پھر جب یہ باتین مجھ سے تم سننا تو پھر تم میرا اجلال و اعظام بجا لانا بعد ازان تم عرب سے حرب شروع کر دیجیو اُس وقت پھر تمھارے پاس سے مین عربون کی طرف بھاگ جاؤن گا اور اُنسے کہون گا کہ مین نے ارادہ کیا تھا کہ تمھارے تئین تفویض بلد کر دون اس بات سے قوم نے مجھپر یورش کی جیسا کہ تم نے خود دیکھا ہے اور اُنھون نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر مین از روے اعتذار کے بچگیا اب مین تمھارے پاس آیا ہون کہ مجکو تمھاری صحبت سے بڑی رغبت ہے پھر جس وقت وہ مجھے امان دیوینگے اور مجھ سے غافل ہو جاوینگے تو رات کو مین اُنکے امیر کو قتل کرون گا اور مین خوب جانتا ہون کہ وہ لوگ بعد قتل اپنے امیر کے اپنے امر مین سست ہو جاوینگے بعد ازان

مین وہان سے بھاگ آؤن گا یہ بات سُنکے اُسکے وزیر ارمنی نے کہا کہ آپ کیونکر اپنی جانپر یہ تعب اُٹھاوینگے اور اپنے تئین کیون ایسی تنگ گذرگاہ مین ڈالینگے اور اگر ایسا آپ کرینگے تو جانب عرب سے ہم آپ پر ایمن نہین ہین اور آپکے خال یعنے ماموں آپکے ہمپر عتاب کرینگے اور کہینگے تمنے اُن کو کیون چھوڑا اور عرب کی طرف کیون جانے دیا تو ہم کیا جواب دین گے بعدازان عبداللہ یوقنانے بھی کہا کہ ہرآئینہ یہ سردار اپنے قول مین سچا ہی یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ہم آپ کو چھوڑ دیوین اور آپ اُسطرف چلے جاوین بلکہ دربارہ اس قوم کے مین آپ کو ایک تدبیر بتاتا ہون کہ وہ اِس سے قریب تر اور آسان تر ہے تب شہریاض بادشاہ اور وزیر ارمنی نے کہا اے ملک وہ کیا تدبیر ہی یوقنانے کہا کہ کل صبح کو ہم اپنی جمعیت مردم ہمراہ لیکر نکلین اور اُنسے مقابلہ کرین اور آپ ہماری کوشش و جانفشانی ملاحظہ کیجیے جیسا کہ ہم بحسب اپنی طاقت کے مقاتلہ کرینگے بعدازان ہم مصلحةً شہر کے اندر بھاگ جاوین اور دروازے شہر کے خوب مضبوط بند کرکے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاوین پھر وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم بدستور اُنسے قتال کرتے رہینگے پھر جب ہم ایسا کرینگے تو عرب کو ہم سے طمع ہوگی اور ہمارے قریب تر آوینگے اور تم خوب جانتے ہو کہ اُنکے لشکر مین رومیون کی ایک جماعت ہی جو بے دین ہوکر اُنکے دین مین آگئے ہین تو جب وہ ہمارے قریب آوینگے اور ہم ارادہ کرینگے تو ہم اُن کو ایک نامہ لکھکر اُنکے دلون کو خوش کرینگے پھر ہم اُنکے پاس ایلچی بھیجکر طلب صلح کرینگے اور ہم کہلا بھیجین گے کہ تم اپنے عقلا مین سے صاحبان قول فیصل کو ہمارے یہان بھیجو تا ہم دیکھین کہ وہ ہم سے کیا ارادہ رکھتے ہین اور کیا عجب ہے کہ ہم تمھاری صلح کو قبول کرلیوین آخر جب وہ لوگ ایسا کرینگے اور ہمارے پاس اور ہمارے قابو مین آجاوینگے تو ہم اُن کو گرفتار کرلیوین گے اور اُنکے سر و نیز اپنی تیغین علم کرکے اُن سے کہین گے کہ یا تو تم لوگ ہمارے ملک سے کوچ کرجاؤ والا ہم تم کو قتل کرتے ہین پس وہ لوگ جب ہم سے ایسی جد و کد یعنے خطر دیکھین گے تو اپنے اصحاب سے درخواست ہماری صلح کی کرینگے اور ہمارے یہان سے کوچ کرجاوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب جب کچھ قول کرتے ہین تو اُس کو وفا کرتے ہین پھر اگر وہ لوگ شہریاض بادشاہ کو شکست دیوینگے اور بادشاہ کے شہر و نیز متسلط ہوجاوینگے تو بعد اپنے اِس کردار کے ہم اُن کی طاعت مین داخل ہوکر پھر اُنکے نزدیک سے طرف بلاد روم کے بھاگ جاوینگے **راوی** کہتا ہی سوائے اسکے نہین ہے کہ یوقنانے اپنے اس کلام سے دو امر کا ارادہ کیا ایک تو یہ کہ اُنکے نزدیک تہمت و اشتباہ سے بری ہوجاوے یہانتک کہ وہ لوگ اُس سے مطمئن خاطر ہوجاوین اور دوسرے یہ کہ تا اصحاب نبی مین سے ایک جماعت قلعہ مین داخل کردیوے اور حیلہ کرے کہ مسلمان میرے قابو مین ہین اور حال آنکہ باتفاق اُنکے اپنا دخل کرکے اور شہر مین اُن کا قبضہ کرادیوے یہ سُنکے وزیر ارمنی بولا کہ اس صورت مین اگر عرب اپنے صحابیک کو جو درویش بے خانمان ہین اور اپنے خادمون کو جن کا جینا اور مارا جانا یکسان ہی ہماری طرف بھیجین اور بالفرض کہ تو انکو گرفتار کرلیوے اور تو انسے وعدۂ قتل کرے یعنے قتل سے ان کو ڈراوے اور وہ کچھ اُسکی پروا نکرین اور اُنسے کوشش و اہتمام تمام ہمارے قتال مین واقع

ہوا اور وہ ہمارے یہان سے کوچ نہ کرجاوین تو پھر ہم کیا کرینگے یہ سُنکے یوقنانے اپنے تئین اُن کو خشمناک دکھلایا اور
کنارہ کشی ظاہر کی یعنی تا وہ سمجھین کہ اِن باتون سے غصہ ہوا اور کنارہ کیا پھر یوقنانے کہا قسم ہی مسیح کی تمھارے لوگون
مین اِس قوم کی ہیبت سماگئی اور تم اُنکے رعب مین آگئے بعد اسکے اب تم کبھی رستگاری نہ پاؤگے اور قسم ہی مجکو اُس امر کی جس کا
مجکو اعتقاد ہے کہ ہر آئینہ مین نے اپنے قلعہ حلب مین اُنسے قتال کیا اور لشکر اُنکے سوارون کا حلب کے سائر بلدان مین بہال بکھر
پھر لیے اور سرگردان رہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ایک غلام حبشی نے اُنکے غلامون مین سے جس کا نام دامس ابوالہول تھا اور
اسکے ساتھ اور بیس آدمی تھے کہ وہ لوگ میرے ساتھ حیلہ کرکے میرے قلعہ پر متسلط ہوے تو کبھی وہ اس قلعہ پر قادر نہ ہوسکتے
یعنے اگر یہ امر نہ ہوتا کہ وہ غلام مجھپر حیلہ گری کرتا تو وہ ہرگز مجھپر قدرت نہ پاتے پس حیلہ بازی ایسی کارگر ہوتی ہی اور ایسا
ہوا تھا کہ وہ اپنے بجمیع لشکرون جرار اور اپنے تمام دلاورون ذی الاقتدار کے مجھپر آپڑے تھے پس تمھاری کیا کیفیت ہے
وحال آنکہ تمپر نہین آیا ہی مگر ایک گروہ چند آدمیون کا اور تمھارا شہر و شہرپناہ بھی مثل قلعہ محکم کے استوار ہی اور اُسپر
قتال بھی دشوار ہے سوائے دو مقام کے ایک طرف جبل دوسرا جانب غرب سے اور تمھارے تئین کوئی عذر بھی باقی نہین
ہے اور جو کوئی ارادۂ رضامندی مسیح کا رکھتا ہو اور طالب اجر کا ہو تو چاہیے کہ اپنے دین کیلیے قتال کرے اور اپنے
اہل اور خانمان کو ان عربون سے بچاوے اور اگر اس امر کا خوف کرتے ہو کہ وہ لوگ ہماری طرف اپنے غلامون کو بھیجینگے یا
ایسون کو جن کی کچھ وقعت و قدر اُنکے نزدیک نہین ہی تو مین سارے آدمیون مین اُنکا بڑا آشنا سا ہوں کہ تمام اُن کے
شہسواران اور دلاورون کو اور اُنکے خادمون کو اور اُنکے خواص اصحاب کو خوب پہچانتا ہون پس تم اپنے ایلچیونکے ساتھ اُس
قوم کے نام بنام نامہ بھیجو کہ وہ سب نامی گرامی ہین انمین سے مقداد ہین اور نعمان و شرحبیل بن کعب و نوفل و عبدالرحمن
بن مالک و اسود بن قیس و خالد بن جعفر و ابن قیس و نعمان بن الحارث و مالک بن زوتہ و سلامۃ بن عامر یہ لوگ اشراف
واعیان قوم ہین یہ سُنکے وزیر ارمنی ہنسا اور کہا قسم ہی مجکو اپنے دین کی عرب لوگ ان اشخاص کے سبب ہرگز اپنے
کامون مین سستی نہ کرینگے یعنے اپنے ارادے سے باز نہ رہینگے مگر یہ کہ وہ تم سے رہائی یعنی گردی و عوضی جسکو اول ہندی
کہتے ہین طلب کرینگے تب یوقنانے کہا رائے تمھاری سُست ہوگئی اور دل تمھارے بودے ہوگئے تم اُنکے پاس ایلچی کے ہاتھ
نامہ بھیجو اگر اُنھون نے قبول کرلیا تو اس بات کو ہمارے سید مسیح کی برکات و غنیمات سے سمجھنا اور اگر وہ رہائی طلب کرینگے
تو ہم اہل شہر سے اپنے ضعفا یعنے کمترین مردم کو اور اُن کی اولاد کو لباس فاخرہ پہنا کر اُنکے یہان بھیجدینگے اور کہلا بھیجینگے
کہ یہ لوگ ہمارے بزرگان اور رئیسان شہر ہین تب شہریاض بادشاہ نے کہا قسم ہی قربان کی یعنی قربانی مسیح کے سوا اسکے
اس بات کے جو کچھ تو نے ہم کو حکم کیا ہی اور کچھ نہ کرون گا بعد ازان بادشاہ نے اپنے سردارون اور اپنے ارکان دولت
کو حکم کیا کہ وہ لوگون کو واسطے تیاری جنگ کے امر کرین چنانچہ اُن امرانے یون ہی حکم کیا پھر ان لوگون نے اپنے ہتھیار
لگانے اور آمادۂ قتال ہوے اور ادھر سالار لشکر اسلام نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہون چنانچہ خیل عرب سوار ہوے اور

درہ خندق سے باہر نکلے اور لشکر اعدا بلندی وادی سے ان لوگون کے سامنے آیا اُسوقت اہل اسلام یہ دعا پڑھنے لگے اللّٰھم انصُرنا علیھم کنصرِ نبیّک یومَ الاحزاب یعنے اے ہمارے پروردگار تو ہم کو نصرت دے جیسی تو نے نصرت دی تھی اپنے نبی کو روز مقابلہ لشکر کفار مکہ کے پھر ان لوگون نے اپنی صفین باندھین اور اس افسر نے لوگون کو وعظ کیا اور آخر وعظ یہ تھا کہ دیکھو ہم اب جانب طاغیہ روم کے حملہ کرتے ہین اور اُسکے صلیب پرستون پر چڑھائی کرتے ہین پس آؤ ہماری پیروی کرو اگر حق تعالی بہ قتل اُس طاغی اور صلیبیون کے ہم کو فتحیاب کرے گا تو اُس قوم کے قدم پر جا پڑینگے ان لوگون نے جواب دیا اے امیر تو نے ہم کو ایسے امر کی طرف دعوت کی یعنی بلایا ہی کہ وہ خود ہم کو نہایت محبوب ہے اور مرغوب تر ہے اُن باتون سے جو تو نے ذکر کین پس حملہ کر ہم بھی حملہ کرتے ہین چنانچہ محمد بن مسلمہ نے **روایت** کی ہی کہ آخر امیر لشکر اسلام اور اسکے ہمراہیون نے لشکر قرقیسیا پر حملہ کیا اور امیر مسلمانون نے کہ عبداللہ بن غسان اور سہیل بن عدی تھے پس بہ تحقیق کہ ان لوگون سے بقتال شدید مقاتلہ کیا اور راہ خدا مین وہ جہاد کیا جیسا حق جہاد کرنے کا ہی اور دشمنان خدا کو بھالے مارے اور تلوارین مارین اور اسی معرکہ مین عبداللہ بن مالک اشتر نے وزیر ارمنی کو جا لیا اور جب اسکی ہیبت و رشان کو دیکھا تو جانا کہ یہ کوئی اُنکے ملوک و سلاطین مین سے ہی آخر عبداللہ بن مالک نے اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ انی اُسکی اُسکے پشت سے پار نکل آئی اور نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اُسوقت جماعت مردم اُسکے گرد سے متفرق ہو گئی تو نعمان نے شہریاض پر وار کیا مگر وہ یہ نہین جانتا تھا کہ یہ صاحب و مالک بلد ہین بلکہ یہ سمجھا کہ کوئی منجملہ ملوک کے ہی آخر اُسپر حملہ کیا اور اسوقت یہ اشعار پڑھتا تھا ؎

وَاَنَا القَومُ فِی الحُرُوبِ لَیُوثُھَا
وَنُرغِمُ اُنُوفَ العِدَا وَنَزُودُھَا
مَلَکْنَا بِلَادَ الشَّامِ ثُمَّ مُلُوکَھَا
اِلٰی شَھرِیَاضَ لَکَ فِی ذَاکَ شَدِیدُھَا
وَنَمضِی اِلٰی حَرَانَ ثُمَّ سَرُوجَھُم
اَبِیدُ لَیُوثَ الحَربِ ثُمَّ اُسُودُھَا

وَتَشھَرُ مِنَّا فِی الوَغَا اُسُودُھَا
لَنَا الفَخرُ فِی کُلِّ المَوَاطِنِ کُلِّھَا
اِلٰی اَن بَدَّلنَا بِالنَّکَالِ عَدِیدَھَا
وَنَملِکُ دَارًا ثُمَّ جَمَلِینَ بَعدَھَا
کَذَاکَ الرُّھَا لِلمُسلِمِینَ نُعِیدُھَا

نُحَامِی عَنِ شَرعِ الھُدٰی وَنَصُونُہٗ
بِاَحمَدَ الھَادِی فَذَاکَ سَعِیدُھَا
سَوفَ نَقُودُ الخَیلَ جُودًا سَوَابِقًا
کَذَا رَاسَ عَینٍ وَالجُیُوشُ نَقُودُھَا
وَاِنِّی اَنَا النُّعمَانُ ذَاکَ بنُ مُنذِرٍ

یعنے مین حق مین اس قوم کے وقت جنگ کے شیر جنگ ہون بھاگتے ہین مجھ سے وقت وغا کے شیران کارزار شرع ہادی کی طرف ہم حمایت کرتے ہین اور اُسکی صیانت و اعانت کرتے ہین اور دشمنون کی ناکین گھستے ہین اور ہم اُنکے تئین دفع کرتے ہین ہمارے لیے ہر مقام مین فخر تمام تر ہے بطفیل احمد ہادی کے کہ یہی فخر اُس کل مواطن کی سعادت ہے ہم تمام بلاد شام اور ملوک ملک شام پر غالب ہوے یہانتک کہ ہم نے اُسکی عدید یعنے جماعات کو ساتھ نکال یعنے ہلاکت کے بدل دیا اور قریب ہے کہ ہم گھوڑے دوڑاوین گھوڑے تیز رو طرف شہریاض کے کہ یہ سخت تر ہے کتون مین اور ہم مالک ہونگے دارا کے بعد از ان جملین کے اور اسیطرح مالک ہونگے راس العین کے اور اسکے لشکر کو ہنکاتے ہین و بعد از ان ہم گذر کرینگے طرف حران کے بعد از ان طرف اُنکے سروج کے

۱۵ صلیب چلیپا ترسایان یعنی دو دار کہ سر گوشہ نشان ہا

۲ داستی سرجب ... نیسوک سرمتہ ...

(سرفوج نام بلدعجم ہی) اسیطرح رہا کہ ان سب کو واسطے مسلمین کے ہم پھیرینگے اور مین وہ نعمان ہون جو ابن منذر سے ہلاک
کرونگا مین ہر بران نبرد آزما پھر شیران جنگ کو غرضکہ نعمان بن المنذر شہریاض بادشاہ پر جا پڑا اور دفعتہً اسکو نیزہ
مارکر زمین پر ڈالدیا پھر جب لشکر قرقیسیا نے یہ دیکھا کہ ان کا بادشاہ مارا گیا تو وہ سب اپنے شہر کو پھر پڑے اور اپنے
شہر کو اپنا قلعہ کیا اور اسکو بند و بست سے مستحکم کیا چنانچہ ارمانوسہ ملکہ شہریاض نہایت خوف زدہ ہوئی اور اُسکے
دل مین رعب سمایا تب اُسنے عبد صالح یوقنا سے کہا اے عبد المسیح سوائے تیرے اب اپنا ہمارا کوئی باقی نہین
رہا کہ وہ بجز تیرے سیاست ہمارے ملک کی اور تدبیر ہمارے امور کی کرے یوقنا نے کہا اے ملکہ مین آپکے حضور مین خدمتگذاری
کو حاضر ہون بعد ازان ملکہ نے اپنے کامون کو یوقنا اور اُسکے اصحاب پر محول کیا اور یہ بات کہی کہ تم آگاہ اور خبردار
ہو کہ یہ شہر اور ملکہ تمھاری طرف ہی یعنے تمھارے بھروسے ہی یوقنا نے کہا ہم پر واجب ہی کہ ہم ملکہ کے حق خدمت
پر قائم رہین اور اسکی طرف سے قتال کرین بعد ازان یوقنا نے اپنے ہمراہیون کو سور بلد یعنے شہر پناہ پر چڑھا دیا
کہ وہ مسلمین سے قریب تر ہو گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کی فوج جو پیدل تھی وہ فلاخن سے ایسی سنگ اندازی
کرتی تھی کہ پتھر اُن کا کبھی نشانے سے خطا نہ کرتا تھا اور افسر پیدل لشکر پر اور گروہ موالی پر منذر بن العاصم تھے
کہ تمام حجاز و یمن مین کوئی شخص منذر سے زیادہ تر فلاخن انداز نہ تھا اور اُنکے قوت بازو کا حال یہ تھا کہ جب وہ
فلاخن سے سنگ انداز ہوتے تھے تو وہ پتھر برج سے بالاتر گذر جاتا تھا پس وہ برابر اسیطرح ہر روز سنگ اندازی
کرتے تھے کہ وہ پتھر ایک دو آدمی کا سر توڑ دیتا تھا چنانچہ عربنے نام عاصم کا برج المنذر رکھا تھا غرضکہ ان لوگون نے اہل
قرقیسیا پر نہایت سختی و تنگی کی تب ارمانوسہ ملکہ نے یوقنا سے کہا وہ تیری تدبیرین درباره اِن عربون کے کہان ہین
جس کا وعدہ تو ملک شہریاض سے کیا کرتا تھا یوقنا نے کہا مین اس امر مین خود متفکر ہون اور اس فکر سے مین غافل
نہین ہون بعد ازان یوقنا شہر پناہ پر جو مسلمین سے متصل تھا چڑھ گیا اور پکار کر کہا اے معاشر عرب درمیان ہمارے تمھارے
یہ امر طول ہوا کیا تم نے ملک شہریاض کو شکست نہین دی اور کیا تم راس العین پر مالک و غالب نہین ہوئے اور بعد
اسکے ہم بھی تمھارے ہین اور تم ہمسے مال طلب کرتے ہو آخر تمھارا ارادہ کیا ہی اور ہم خوب جانتے ہین کہ جو تم کہتے ہو وہ
کرتے ہو اور وفا کرتے ہو آخر جب یوقنا کو عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اور سب صحابہ نے دیکھا اور معلوم
کیا کہ اہل قرقیسیا پر اس کا ارادہ نصب جنگ کا ہی تب سہیل بن عدی نے یوقنا سے خطاب کر کے کہا اے دشمن اپنی جان کے
تونے ہم سے فریب کیا اور منصوبہ تیرا جو ہمپر تھا وہ تمام پورا ہوا کہ تو ہمارے دین مین داخل ہوا جب ہم تجھ سے مطمئن ہوئے
تو تونے فریب کیا کہ اپنے پہلے دین کی طرف پھر گیا آخر تو ہم سے اب کہان بھاگ کر جائے گا اور ہم سے کدھر روپوش ہوئے گا
اور ہم تیری طلب و تلاش مین ہین اور قریب ہے کہ ہم اس شہر پر بزور شمشیر غالب ہوتے ہین اور تیری گردن مارتے ہین (یہ کلام
مسلمین کا ساتھ یوقنا کے مصلحةً بطریق جنگ زرگری تھا) تب یوقنا نے جواب دیا اے جماعت عرب بہ تحقیق کہ مین نے تمھاری خیرخواہیان

اور تمھاری خدمتین کین اور تم سے بھی مین نے سوائے خیر کے اور کچھ نہین دیکھا ولیکن میرے دل کو اپنا دین بھایا اور
ایسا خوش آیا کہ آخر پھر مین نے اُسطرف کو میل کیا خیر اب جو ہوا سو ہوا آیندہ اس شہر مین پہونچنا تمھارا غیر ممکن ہے اور تم
اِسپر غالب و قادر نہین ہو سکتے اسلیے کہ وہ نہایت شدید و مستحکم ہے اور اسمین بڑے بڑے مردان کارزار ہین اور
رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس وافر ہے ولیکن تم اپنی جماعت مین سے دس آدمیون کو جو تمھارے معزز اصحاب ہون اور ہم
بھی انپر وثوق و اعتماد رکھتے ہون ہماری طرف روانہ کرو کہ وہ ہم سے اور ہم اُنسے قول و قسم کرین یہانتک کہ جب تم
راس العین پر فتح پاؤگے تو یہ شہر بھی ہم تم کو سپرد کر دینگے اور بالفعل درمیان ہمارے تمھارے بقیہ سال حال صلح ہے اور اس سال مین
کل چار مہینہ باقی ہین کہ اوّل ان مہینون کا رمضان ہے یعنی ابتداے رمضان سے چار مہینے باقی ہین یہ سن کے عبد اللہ
بن غسان نے کہا کہ ہم نے یہ معاہدہ تیرا قبول کیا مگر وہ دسون آدمی کون ہین جنکو تو چاہتا ہے کہ ہم اُن کو تیرے پاس بھیجین
یوقنا نے کہا ارادہ میرا ان لوگون سے ہے مقداد بن الاسود و اسود مولاے قیس و خالد بن جعفر و رواحہ بن قیس و ہمام
بن الحارث و سلامۃ بن عامر و ابن نعیم پس مین ان لوگون کو چاہتا ہون کہ میرے پاس آوین اسلیے کہ بدون صلاح
اُنکے امر صلح متعسر ہے آخر عبد اللہ نے اشخاص مذکور کو روانہ کیا اور یوقنا نے اُنکے لیے پھاٹک کھولدیا مگر عبد اللہ نے
یوقنا سے کہا کہ ہم بدون رہائن کے دربارۂ اپنے اصحاب کے سُستی و غفلت نہ کرینگے یعنے بغیر اسکے ہم کو اپنے اصحاب کے
حق مین اطمینان نہین ہے یہ سنکے یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور اسکو خبر دی کہ وہ قوم رہائن طلب کرتے ہین
ملکہ نے کہا بازاری لڑکون کو بھیجدو یوقنا نے کہا اے ملکہ حرب مین مکر و حیلہ کرنا عرب کے یہان سے نکلا ہے اور بادشاہون
کی شان کا یہ مقتضا ہے کہ جو کہین وفا کرین و حال آنکہ قول حکیم فارس کا ہے کہ جب غدر کرنا طبیعت اور عادت قوم
کی ہو تو وثوق و اعتماد ساتھ ہر کسی کے بہت دشوار ہے یعنے ہرگاہ عادت عرب کی مکر و حیلہ ہے اور بادشاہون کو اپنا
قول وفا کرنا لازم پڑا ہے تو انسداد ہر ایک مکر کا متعذر ہے و بہر کیف آپ جو ارادہ بھیجنے اطفال اہل شہر کا کرتی ہین
تو یہ بھی خالی از تردد نہین اس واسطے کہ آپ کے اہل بلد مین رؤسا و ملوک ہین کہ وہ بعد بادشاہ آپ کے شوہر کے
اگرچہ آپ کی شان کو عظیم جانتے ہین لیکن وہ آپ کو بچشم تانیث دیکھتے ہین یعنے آپ کی طرف اُس نظر سے نگاہ کرتے ہین
جسطرح نسوان کو بعین استضعاف دیکھا کرتے ہین اور اُن کا کچھ رعب نہین مانتے ہین اور میری طرف بعین غربت کرتے
ہین کہ مجھے مسافر اور بیرونی سمجھکر اپنے نزدیک میری جانب سے کچھ ہیبت نہین رکھتے ہین اور حال ہماری صلح کا عرب
کے ساتھ سنتے ہین تو ہم کو اس بات کا مالک مختار نہین جانتے ہین درین صورت ارادہ ہمارا اور آپ کا پورا
نہ ہوگا اور جب اہل بازار بھیجے جاوینگے تو وہ لوگ ہمپر جرأت و جسارت کرینگے و بتعرض و تمرد پیش آوینگے مثل
اسکے کہ جسطرح ساتھ ملک موصل اور صاحب ہنکاریہ کے معاملہ ہوا تھا اسیطرح یہ امر بھی دشوار ہو جائیگا تب
ملکہ نے کہا پھر اِس باب مین تیری کیا رائے ہے یوقنا نے کہا میری رائے یہ ہے کہ ہم اُنھین رئیسون کو پاس عرب

کے رہائن بھیجین **راوی** نے کہا یہ فعل یوقنا نے اسلیے کیا کہ جب اِن معزز لوگون کو حوالہ عرب کے کر دیوے تو شہر مین کوئی رئیس و از رؤسا مین سے ایسا باقی نہ رہے گا جو درمیان شہر کے عربون سے مزاحم و متعرض ہو گا غرض کہ ملکہ نے یوقنا کی رائے کو قبول کیا اور رؤساے بلد کو طرف عبد اللہ بن غسان کے بطریق رہائن روانہ کیا پھر جب یہ سب وہان پہونچے تو وہ دسون اصحاب نبی صلعم یعنے مقداد وغیرہ جن کو طلب کیا تھا آنکر داخل شہر ہوے اُن کو یوقنا نے حکم کیا کہ برج کبیر مین جا اترین اور وہ برج معروف بہ برج المنذر تھا اور یہ تدبیر یوقنا نے اسواسطے کی تا جو لوگ ملکہ کی طرف سے اُس برج مین مامور تھے وہ نافرمانی اور سرتابی نہ کر سکین کیونکہ اُس برج مین اموال اہل بلد کا سب جمع تھا آخر جب وہ دسون اصحاب اُس برج مین مسلط ہو گئے اس وقت یوقنا پاس ارمانوسہ ملکہ کے گیا اور کہا کہ اُن اشخاص عشرہ کو اپنے برج مین ٹھہرایا ہے اسلیے کہ کل صبح اُن سب کو بالاے برج یعنے اُسکے سطحے پر کھڑا کرونگا اور اُنکی قوم عرب کو دکھلاکر اُنسے خطاب کرونگا کہ یا تو تم ہمارے یہان سے کوچ کر جاؤ نہین تو ہم ان سب کو قتل کرتے ہین تب ملکہ نے کہا پھر ہم اپنے اصحاب رہائن کو کیا کرینگے اور اُن کی رہائی کیونکر ہوگی کیونکہ اگر ہم اُنکے اصحاب کے ساتھ ایسا کرینگے جیسا کہ تو نے ذکر کیا تو لامحالہ وہ بھی ہمارے اصحاب کے ساتھ ایسا ہی کچھ کرینگے اسوقت یوقنا نے جواب دیا کہ ہرگاہ آپ اپنے اہل بلد کیلیے گھبراتی ہین تو اس قوم سے مصالحہ در پیش کیجیے ملکہ نے کہا تو اپنے حسن رائے سے جو مناسب ہو وہ تدبیر کر یوقنا نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے بسر و چشم تعمیل حکم کرونگا اب مین ان دسون اصحاب پاس جاتا ہون اسلیے کہ اُنکے امیر نے اُن کو کس امر کا مامور کیا ہے اور ہم دیکھین کہ وہ ہم سے کس بات کے طلبگار ہین بعد ازان یوقنا ان اصحاب عشرہ کے پاس گیا اور جس بات پر تفویض بلد سے اس کا عزم تھا وہ اُس نے بیان کیا اور کہا جب تم لوگ شور و غل سنو گے تو ان لوگون کو جو اِس برج مین ہین تم سمجھ لیجیو یہ کہکے یوقنا اپنے اصحاب خواص کے پاس گیا اور ان کو دیوار شہر پناہ پر چڑھا دیا اور اُنکے ساتھ اہل بلد مین سے کسی کو نہ چھوڑا آخر شب جس وقت تاریکی شب ہوئی تو عبد اللہ یوقنا اپنے اصحاب کے پاس کہ وہ دو سو آدمی تھے گیا پھر اُن سب نے صداے تہلیل[۱] و تکبیر[۲] بلند کی اور دروازہ شہر پر پہونچکر پھاٹک کھولدیا اور فورًا عبد اللہ بن غسان سے کہلا بھیجا کہ جلد اپنا لشکر لاوے تا آن کہ وہ لوگ اندرون شہر آ پہونچے اور اہل بلد سے تلوار چلی پس اہل قرقیسیا تھوڑی دیر نہ ٹھہرے تھے کہ اہل اسلام ابنر بزو شمشیر تیز غالب آئے تب ان لوگون نے قصد برج اعظم کا کیا تو وہان اُن لوگون پر ان دسون اصحاب نے غلبہ و حملہ کیا بالآخر ارمانوسہ ملکہ کو معلوم ہوا کہ یہ سب حیلہ سازی و مکر بازی یوقنا کی تھی کہ ملکہ پر تمام ہوئی یعنے اسیر ہو گئی اور اسوقت وہ صداے الغیاث و شور فریاد اہل بلد سے سنتی تھی یہان تک کہ عبد اللہ بن غسان نے ان سب کو امان دی اور جو کچھ شہر مین تھا سب پر قبضہ کیا پھر مال و متاع سب جو کچھ اسمین تھا اور جو ذخیرہ و خزانہ برج اعظم مین تھا لیلیا پھر اسمین سے خمس نکالکر باقی سب مسلمین پر تقسیم کر دیا مگر پہلے انپر عرض اسلام کیا پھر جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکو اسکا اہل و مال پھیر دیا اور جسنے اسلام

[۱] تہلیل لا الٰہ الا اللہ ۱۲ لغت

[۲] تکبیر اللہ اکبر ۱۲ لغت

قبول نہ کیا اُسپر جزیہ یعنے محصول باندھا گیا و بعد ازان وہ سب جو مسلمان ہوے تھے جمع ہو کر سرداران لشکر اسلام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ہم تمہارے دین مین داخل ہوے تو چاہیے کہ ہمارے انگور کے باغات اور بستان میوہ جات ہم کو حوالہ کرو تب عبد اللہ بن غسان اور سہیل بن عدی نے اُن کو جواب دیا کہ یہ چیزین موقوف ہین بحکم امام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پر منحصر ہے کہ وہ جس کو چاہیگا اُس مین آباد کرے گا اور جسکے قبضہ مین یہ املاک و ضیاع ہونگے اُس سے خراج مقرر کرے گا اسلیے کہ حکم خراج و خمس و جزیہ بامر امام ہوتا ہو کہ وہ اسمین سے بقدر حاجت اپنے لیتا ہے اور باقی مصالح امور مسلمین مین صرف کرتا ہو **راوی** نے کہا کہ پھر ادا نو سہ ملکہ اسلام لائی اور سائر وابستگان و منتسبان اُسکے مشرف باسلام ہوے تاآن کہ عبد اللہ بن غسان نے اُنکے ساتھ بخوبی احسان کیا اور اُنکے لیے تجدید امان کی اور ان کو اُنکے اماکن و مساکن مین آباد ان کیا چنانچہ یہ تمام اخبار اہل بلاد کو پہونچے یہانتک کہ وہ سب داخل ہوے **ابن عطیہ** جنے ادراک و تفحص اس واقعہ کا کیا وہ کہتا ہو کہ فتح قرقیسیا اول شب یعنی پہلی تاریخ رمضان کی ہوئی اور سنہ بائیسوان تھا ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس قوم نے جو کنیسہ بنایا تھا کہ وہ بیعہ یعنے مسجد جہین بنی کی تھی اس کو مسلمانون نے جامع مسجد قرار دی اور جبتک اسمین نماز ادا نہ کی تھی وہان سے کوچ نہ کیا اور ملکہ کے اصحاب رہائن کو رہا کر دیا اور اسکی ولایت و سلطنت کو تفویض شرجیل بن کعب کے کیا اور شرجیل کی ہمراہی مین ایک سو پچاس مردان کارآموزدہ مقرر کیے اور بعد ازان عزم روانگی طرف ماکسین کے کیا اسوقت عبد اللہ بن غسان نے عبد اللہ یوقنا سے کہا کہ تم اپنی دختر کو حکم کرو کہ وہ اپنے قلعہ کو پھر جاے کہ ہمارے پاس اس بارہ مین حکمنامہ امیر عیاض بن غنم کا صادر ہوا ہو آخر دختر یوقنا نے وہان سے اپنے قلعہ کی طرف معاودت کی والحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ

ذکر فتح ماکسین و شمسانیہ وغیرہ

روایت ہو نہمان بن رقیم سے اُسنے روایت کی ہو صلب بن مخالد سے اُسنے قبیل بن میسور سے کہ جب عبد اللہ بن غسان مع لشکر قرقیسیا سے روانہ ہوے اور بمقام ماکسین پر آپہونچے تو فتح اس کی بر صلح ہوئی اور چار ہزار درہم اُنکے حصہ بلاد سے مقرر کیا اور نقد کے ساتھ ایکہزار گون گندم و جو کے بھی ٹھہرے چنانچہ یہ خراج سنگین اُنپر بارگران ہوا تب اُنکے لیے نصف چھوڑ دیا اور اسطرح معاملہ ساتھ اہل شمسانیہ کے ہوا بعد ازان ابن غسان نے قصد عریان کا کیا جب وہان پہونچے تو اہل عریان بھی اُنکے پاس حاضر ہوے اور مصالحہ کیا جس امر پر کہ اہل ماکسین نے صلح کی تھی بعد ازان مجدل کی طرف کوچ کیا پس اسپر بھی مسلط ہوے پھر وہان قیام کیا اور منتظر رہے کہ اُنکے امیر عیاض بن غنم کی پیشگاہ سے کیا خبر اور کیا حکم اُنپر وارد ہوتا ہو اور اُس عرصہ مین عیاض بن غنم نہر بلخ پر نازل تھے چنانچہ عبد اللہ نے اُنکو نامہ لکھا اور اس مین وقائع تسخیر بلاد جس جس کی فتح خداداد اس کے

ہاتھ پر ہوئی تھی مندرج کیے جب یہ فتحنامہ عیاض کے پاس پہونچا تو اُنھون نے جواب مین عبد اللہ کو لکھا کہ جب تک ہمارا حکم تم کو پہونچے تم اپنے اسی مقام پر مقیم رہو والسلام سہل بن مجاہد بن سعید نے بیان کیا کہ جب حقتعالی نے دست عبد اللہ بن غسان پر فتح ارض خابور کی بصلح کرادی اور عبد اللہ نے مقام مجدل مین قیام کیا اس زمانہ مین قیس بن حازم البجلی نے یہ ابیات کہے اور پڑھے اَقَمْنَا مِنَارَ الدِّیْنِ فِیْ کُلِّ جَانِبٍ وَصُلْنَا عَلٰی اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

وَدَانَ لَنَا الْخَابُوْرُ مَعَ کُلِّ اَهْلِهٖ	بِفُتْیَانِ صِدْقٍ مِّنْ کِرَامِ الْغَرَائِبِ	هَزَمْنَاهُمُ الْتَقَیْنَا بِمَاسِیحٍ
وَثَارَ عَجَاجُ النَّقْعِ مِثْلَ السَّحَائِبِ	وَکُلٌّ هُمَامٍ فِی الْحُرُوْبِ مُخَالَةٌ	یَکُرُّ وَیَحْمِلُ فِیْ صُدُوْرِ الْکَتَائِبِ
وَجَنْدَالَ وَزَیْنَکَ وَشَهْرِیَاضَ بَعْدَهٗ	تَرَکْنَاهُمُوْا فِی الْقَاعِ نَهْبًا لِنَاهِبٍ	وَمَا زَالَ نَصْرُ اللّٰهِ یَکْتَنِفُ جَمْعَنَا
وَیَحْفَظُنَا عَنْ طَارِقَاتِ النَّوَائِبِ	فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فِی الْمَسَاءِ وَبُکْرَةً	مَا لَاحَ نَجْمٌ فِیْ سُدُوْلِ الْغَیَاهِبِ

یعنے منارے دین کے ہم نے ہر طرف قائم کیے اور اپنے دشمنو پر ہمنے تیغہاے تیز دبران سے حملہ کیا اور شہر خابور مع اپنے کل باشندگان کے ہمارا مطیع ہوا اور جب ہم نے اعداے بشمشیر قاطع مقابلہ کیا تو باتفاق جوانان صدق شعار وان جملہ بکرمین یگانۂ روزگار کے اُنکو بھگا دیا اور اسوقت گرد وخاک مثل ابر کے اڑتی تھی اور ہر ایک مرد باہمت وقت جنگ کے منتخب زمانہ تھے کہ وہ بار بار حملہ کرتے تھے درمیان لشکرون کے اور جندل وزینک وبعد شہریاض سب کو ہم نے میدان جنگ مین کشتہ افتادہ چھوڑ دیا واسطے لوٹنے والونکے اور ہمیشہ نصرت خدا ہماری جمعیت کی حامی ہی اور جمیع آفات وبلاسے ہماری حفاظت کرتی ہی پس حمد ہے خدا کی صبح وشام جب تک ستارے روشن ہین اطراف تاریکی مین

ذکر فتوح قلعۂ ماردین

روایت ہے سواد بن کثیر سے اُسنے روایت کی ہی یوسف بن عبد الرزاق سے اُسنے کامل سے اُسنے مثنی بن عامر سے اُسنے اپنے جد سے کہ جب مدائن خابور بطریق صلح کے فتح ہوئی اور خبر قتل شہریاض ملک صاحب ارض ربیعہ وعین وردہ وراس العین کو پہونچی تو اسپر سانحہ عظیم گذرا اور اسکو بہت بڑا صدمہ ہوا تب اُسنے اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو جمع کیا اور وہ اُس عرصہ مین درمیان ارض الطیر کے وارد تھا چنانچہ ان سب عمائد سے کہنے لگا کہ ہمارے بلاد سے یہی تین مدائن تھین جن کا مین مالک ہون اور یہ دونون قلعے ہین اور حال یہ ہی کہ سارے عرب تا نصرہ یعنے نونصرانی ہمارے یہا سنے چلے گئے ہین یعنی جمعیت ہماری شکست ہوگئی ہی اس حالت مین تمھاری کیا رائے ہے یہ سنکے بطریق توتا نے جواب عرض کیا کہ اے ملک بہ تحقیق کہ لڑائی عرب کی ہم سے لابد ہے اور لامحالہ ہم کو بھی اُن سے لڑنا ضرور ہے اور نصرت وظفر بدست خدا ہی جس کو چاہے عطا کرے گا پر سواے اس کے اور کچھ میری راے مین نہین آتا ہی کہ آپ اپنے فرزند عمود کا عقد ازدواج ملکہ ماریہ دختر آرسوس بن جارس صاحب

ماردین و مرین یعنی قلعۃ المراۃ سے کردیجیے **راوی** نے کہا کہ سبب بنا ہونے ان دونون قلعون مذکور کا یہ تھا کہ
یہ شخص آرموس بن جارس اہل طیر زندہ سے تھا اور بڑا شجاع و دلاور مناع ولاور تھا اور اول جس شخص نے بنائے
مملکت ملک آرمینیۃ مین یعنے بنائے بادشاہت ارمنیہ کی ڈالی وہ یہی شخص ہی اور شہر طیر زندہ مین یہ شخص یکتا
تھا اور ہمیشہ جب چاہتا تھا تو بلاد روم مین غارتگری وڈاکہ زنی کیا کرتا تھا یہان تک کہ باشندگان اُن بلادنے
حضور مین بادشاہ اعظم کے عرضی لکھی اُسمین اسکے ہاتھ سے استغاثہ کرتے تھے تب ہرقل بادشاہ نے ایک شخص کو الطاکیہ
سے طرف ربیعہ کے اسکے پاس بھیجا اُسنے اس سے کہا کہ تو اپنے لیے ایک گڑھی بنالے اسمین رہا کر پھر جب کہ وہ درمیان
زمین جبل اردین کے گیا اور نیچے اترا تو ناگاہ ایک ٹیکرا پہاڑی کا نظر آیا وہان آتش فارسیون کی روشن تھی اور
فارس کے عابدون مین سے اس مقام مین ایک عابد رہتا تھا اور وہ بکثرت عبادت مین درمیان فارسیون کے مشہور
تھا اور اقصاے بلاد خراسان و عراق سے عمدہ چیزین اور نذرین اُسکے لیے آیا کرتی تھین اور اس کا نام دین
تھا چنانچہ ارموس اسکے پاس جا اترا اور اسکا ہر وقت منتظر ہوا اور اُسکے پاس تحفے اور ہدیے لیجانے لگا اور
وہ عابد اُس سے پوشیدہ اور جدا نہ رہتا تھا بلکہ ہمیشہ اسکے ساتھ صحبت رکھتا تھا یہان تک کہ ایک روز ارموس
نے اسکو تنہا پاکر قتل کروا ڈالا اور زمین مین خفیہ گاڑ دیا جب باشندگان اُس دیار نے اُس عابد کو نہ پایا تو گمان کیا
کہ دین عابد کہین جاکر مرگیا بعد ازان ارسوس نے اس جگہ ایک بڑا آتش خانہ بنام بیت النار تیار کیا اسکو اپنا حصن
قرار دیا اور اسکی ایک دختر تھی اس کا نام ماریہ تھا جب اُس دختر نے دیکھا کہ اسکے باپ نے اپنے لیے ایک مکان بنایا
اور اس کو اپنی گڑھی مقرر کی ہی اور اسمین بیت النار بھی ہی تو اس لڑکی نے بھی اُس مکان کے مقابل دوسرا
مکان بنوایا اور اسکو اپنا قلعہ ٹھہرایا اور اسمین اپنا سارا مال خزانہ اور تمام ذخیرہ جمع کیا اور حال اسکا یہ تھا کہ جب
کوئی شخص اسکا خطبہ یعنی خواستگاری شادی کی اس سے کرتا تھا تو وہ اسکو اپنے سے ادنی و کمتر سمجھکر انکار کرتی تھی
اسلیے کہ وہ خاندان مملکت سے تھی اور ایسا ہوا کہ اسکے قلعہ سے قریب سطح جبل پر ایک دیر تھا اور اسمین ایک راہب
دیرانی تھی اور وہ مجرد و تنہا اس دیر مین رہا کرتا تھا اور وہ صورت و شکل مین حسین ترین مردم تھا اور اسکا نام فرما تھا چنانچہ
ایک روز وہ دختر اس دیرانی یعنے فرما عابد کی زیارت کو آئی جب اُسکو دیکھا تو اسکی عاشق ہوگئی آخر اسکے پاس ہمیشہ
جانے آنے لگی اور اسپر جسارت و دلیری کرتی تھی یعنے بے تکلفی سے پیش آتی تھی یہانتک کہ درمیان ان دونون
کے صحبت گرمجوشی کی ہونے لگی پھر وہ دختر اسکے ہمبستر ہونے پر راضی ہوئی آخر اس سے حاملہ ہوگئی اور جب
حمل کے پورے دن ہوے تو خفیہ ولد نرینہ یعنے بیٹا جنی اور اس کو چھپا کر اپنی دایہ محرم راز کے سپرد کیا اور اُس سے
کہا کہ تو اس لڑکے کیساتھ کیا کرے گی یعنے کیونکر اسکی پرورش کرے گی اور مین اگرچہ اسکو چاہتی نہین ہون مگر اسکا
قتل بھی نہین چاہتی ہون اسواسطے کہ اگر میرا باپ یہ ماجرا میرا جانے گا تو مجکو اور اس کو دونو کو قتل کرے گا

بالآخر اسکے لیے مال گران بہا قسم جواہر نفیسہ نکالا اور اسکے گہوارے مین رکھدیا اور اُسپر یہ لکھدیا کہ جو کوئی اِس لڑکے کو لیوے تو یہ مال اسکی پرورش مین خرچ کرے بعد ازان اُسنے اس طفل کے بدن کا تفحص کیا تا کوئی علامت اُسکی شناخت کر رکھے ناگاہ اُسکے رخسارے پر ایک داغ سیاہ بقدر بہن ناخن کے پایا اور اسکا داہنا کان دیکھا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا چنانچہ دایہ نے اس طفل کو اُٹھالیا اور رات کے اندھیرے مین اس قلعہ سے لے اُتری اور اسکے ہمراہ ایک غلام تھا کہ وہ اسرار ملکہ سے ماہر تھا تب وہ دایہ اس طفل کو اُس قلعہ کے نیچے لائی اور شارع عام پر چلی جاتے جاتے ایک پتھر کا عمود یعنے ستون ملا کہ نصف سے زیادہ زمین مین دھنسا تھا اور وہ راست ایستادہ تھا اور بالاے سر عمود ایک قاعدہ یعنے ایک سطحہ بطور عرشہ کے اسپر تعبیہ تھا آخر دایہ نے اس قاعدہ پر گہوارہ طفل کا رکھدیا کیونکہ زمین پر رکھنے مین خوف درندون کا رکھتی تھی کہ اس کو کھا جاوین گے بعد ازان وہ دایہ اور غلام اس طفل کو وہان چھوڑکر بطرف قلعہ چلے گئے **راوی** لکھتا ہی کہ پھر بمقتضاے قضا و قدر الٰہی کے ایسا ہوا کہ صاحب موصل ملک انطاق شہریاض بادشاہ کی طرف سے برسم رسالت طرف ارسوس بن جارس کے بھیجا گیا جب وہ ہنگام سحر اُس راستے سے گذرا جدھر وہ عمود تھا تو اُسنے صداے گریہ طفل سنی پھر اُسکے نزدیک گیا اور اپنے گھوڑے پر سوار تھا تو ایک آدمی بچہ زرین پارچہ پیچیدہ دیکھکر اُٹھالیا اور ایک کنیز کو جو ہمراہ سفر تھی حوالہ کیا اور اس سے حکم کیا کہ اِس بچہ کی خوب حفاظت کر شک نہین کہ اسکے لیے کوئی شان ہی اور اسمین کچھ اسرار نہان ہی بعد ازان وہ روانہ ہوا یہانتک کہ اُسنے طرف صاحب ماردین کے تبلیغ رسالت کی پھر وہان سے طرف راس العین کے کوچ کرکے پاس شہریاض کے مع جواب معاودت کی اور خدا نے اسکی زبان پر جاری کردیا کہ اُسنے شہریاض بادشاہ سے قصہ اس طفل کا اور پانا اسکا قاعدہ عمود پر بیان کیا یہ سنکے شہریاض نے کہا وہ لڑکا مجھے دے کہ میرے کوئی اولاد نہین ہی جو میرے ملک کا مالک اور میرا جانشین ہوتا آن کہ اُس شخص نے لڑکے کو حاضر کیا اور بادشاہ نے اس سے لیکر خواصون اور دائیون کے حوالہ کیا ان سبنے اسکی پرورش و نگہداشت کی یہان تک کہ نشو و نما پاکر جوانی پر آیا اور گھوڑے پر خوب بیٹھنے لگا اور بادشاہ نے اُسکا نام بھی عمود رکھا اور وجہ تسمیہ وہی تھی کہ وہ بالاے عمود سے دستیاب ہوا تھا اور سائر مردم اسکا نام ولد الملک لیتے تھے چنانچہ وہ بڑے ناز و نعم مین پلا اور طریقہ و داب شاہی کا سکھلایا گیا اور جو کچھ بادشاہون کو ضرور ہی مثل شہسواری و تیراندازی اور گرفت و آویزش سے دشمن کو خمیدہ کرنا اور اسلوب جنگ اور پیچ و بند سے خصم کو زمین پر ڈالنا ان سب فنون کو تعلیم پایا یہانتک کہ ذکر اسکا مشہور ہوا اور لوگون مین فخر اُسکا مذکور ہوتا تھا اور وہ درمیان بلد عین وردہ کے اپنے مکان مین کمتر قیام کرتا تھا بلکہ اکثر صید و شکار مین مصروف رہتا تھا اور اُسنے اپنے لیے راس المغارہ پر ایک قصر بنایا تھا اور وہان رہنے لگا تھا اور اس قصر کا نام اپنے نام سے عمود رکھا تھا یعنے قصر عمود

اور ادھر ماریہ اسکی مادر کا حال یہ تھا کہ اسکو کچھ خبر نہ تھی اس بات کی کہ اُسکے فرزند کے ساتھ زمانہ نے کیا کیا اور اس بات کو ایک زمانہ گذر گیا اور کئی برس ہو گئے تھے یہانتک کہ لشکر اسلام بارادہ فتح ارض جزیرہ کے وارد ہوا پھر جس وقت بادشاہ نے اپنے اعیان دولت سے بامر عرب مشورہ کیا تب توتا نے اسکو مشورہ یہ دیا کہ آپ زدواج عمرو اپنے ولد کا ملکہ ماریہ سے کرا دیجیے کہ وہ اسی پسر کے لیے صلاحیت رکھتی ہے اور ابھی وہ باکرہ ہے اگرچہ عمر اُسکی تیس برس کی ہے و حال آنکہ اکثر شاہون و شاہزادون نے اسکی خواستگاری کی مگر وہ کسی سے راضی نہ ہوئی اسلیے کہ وہ اپنے سے کمتر سمجھتی ہے اور جسوقت آپ اسکو اپنے ولد کیواسطے طلب کرینگے تو اسکا باپ اس امر سے امتناع نہ کرے گا بلکہ وہ آپ سے سمدھیانہ ہونے کی بہت شادمانی کرے گا آخر بادشاہ نے اس بات کو قبول کیا اور طرف ارسوس بن جارس کے ہدیہ عظیمہ ہمراہ توتا کے روانہ کیا اور توتا سے کہا کہ تو ہی اس باتمین واسطہ ہو چنانچہ توتا چلا اور ارسوس کے پاس پہونچکر باریاب سلام ہوا اور ہدیہ گذرانا ارسوس نے وہ ہدیہ قبول کیا اور توتا سے باتین کرنے لگا اس درمیانمین توتا نے اصل مطلب بیان کیا ارسوس نے یہ بات قبول کی مگر اسکے مہر مین یہ چار چیزین طلب کین ایک لاکھ دینار اور دو قلعے بارعیہ و جملین و بیس آدمی امراے عرب سے تاکہ شب زفاف اپنی دختر کے ان امراے عرب کو واسطے نذر مسیح کے قربانی کرے توتا نے منظور کیا بعد ازان ارسوس طرف قلعہ اپنی دختر کے چلا اور اسکے پاس پہونچکر اس بات سے اُسکو خبر دی وہ بھی راضی ہوئی تب ارسوس اپنی دختر کے پاس سے نکلا اور راہبون اور قاریسیون کو جمع کرکے عقد تزویج اپنی دختر کا ساتھ عمرو کے کر دیا اور اُنکے تئین احکام تقدیری سے کچھ خبر نہ تھی راوی کہتا ہے کہ پھر یوقنا واپس خدمت مین شہریاض بادشاہ کی پھر آیا اور ابرام و استحکام امر سے مطلع کیا اور جو شرطین ارسوس نے دربارہ طلب قلعتین بارعیہ و جملتین و ایک لاکھ دینار اور بیس امیر امراے عرب سے واسطے قربانی اُنکی شب زفاف اپنی دختر کے کی تھی بیان کین ملک شہریاض اس بات سے خوش ہوا اور زر نقد تو بھیجدیا اور درباب قلعتین یہ وعدہ کیا کہ جب زفاف واقع ہوگی تو دونون قلعے پدر عروس کو تفویض کردونگا و بعد ازان اُسنے عمرو کو اپنے پاس بلایا اور اسکو خبر دی کہ مین نے عقد تزویج تیرا دختر ارسوس بن جارس سے کر دیا ہے اور تو آگاہ ہو اے فرزند کہ منجملہ صداق کے بیس آدمی بھی ہین روساے عرب سے پس تو تیاری کر اور لشکر ہمراہ لے اور قصد عرب کا کر اور اسکی ہمراہی کے لیے توتا وزیر اور رودس حاکم حران کو بھی حکم کیا اور اُن سے تاکید کی کہ اگر قابو پاؤ کہ عرب کو گرفتار کرلو تو جہانتک ہوسکے اس امر مین کوشش کرو آخر وہ سب روانہ ہوے اور ہمراہ اُنکے جمعیت لشکر بیس ہزار مرد جرار تھے راوی نے کہا کہ یہان عیاض بن غنم سے خبرداروں نے آکر جو کہ وہان کا ماجرا تھا بیان کیا اور کہا وہ لوگ آپ کی طرف روانہ ہو چکے ہین اور وہ لوگ رودس حاکم حران و توتا صاحب کفر توتا ہین اور عامر بن الملک دس ہزار آدمیون کی جمعیت سے ہے اور ان سب کا یہ ارادہ ہے کہ ہنگام شب اگر تم کو گرفتار کرلیوین

پس چاہیے کہ تم لوگ اپنی حفاظت کے لیے بیدار و ہوشیار رہو یہ سنکے عیاض بن غنم نے اعیان صحابہ کو طلب کرکے
اشارہ کیا تب خالد بن الولید نے مشورہ دیا کہ آپ اسیوقت عبد اللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھ بھیجیے
کہ وہ فوراً ہمارے پاس پہونچین اور ہم اُن کو خبردار کردین کہ دشمنون نے ایسا کچھ قصد کیا ہی تاکہ وہ لوگ بھی
اُن سے ہوشیار رہین اور ان کو فہمایش کی جاوے کہ جب وہ لشکر اعداسے قریب ہون تو کمینگاہ مین پنہان ہین
تاکہ انکو گرفتار کرلیوین اور ہمارے اصحاب اُن کی کمک کو پیچھے رہین اور ہم لوگ بھی انکے داہنے بائین کمینگاہ مین گھات
پر بیٹھین تا دفعتہً دشمنو نپر جا پڑین چنانچہ جمہور صحابہ نے اس مشورہ کو پسند کیا اور بالاتفاق بولے کہ یہ رائے باصواب
ہے بالآخر دو ہزار مردم جرار سے نکلا اور اسی وقت عبد اللہ بن غسان اور سہل بن عدی کو لکھا گیا کہ لشکر خالد سے
آکر لاحق ہو جاوین اور جو کام اُن سے متعلق کرنا منظور تھا وہ اُس نوشتے مین درج کیا اور وہ حکمنامہ
بدست سراقہ بن دارم روانہ کیا وہ اُسی روز اپنے ناقہ پر سوار ہو کر ان دونون مکتوب الیہما کے پاس پہونچا
اور نامہ پہونچایا انھون نے نامہ پڑھکر اسی ساعت کوچ کردیا اور ادھر صحابہ بھی انکی روانگی سے مطلع ہوکر سوار ہوکے
اور چلے اور اپنے عیون یعنے سراغ رسانون کو واسطے تجسس خبر اعدا کے روانہ کیا **راوی** نے کہا اما خالد پس وہ
عیاض کی خدمت سے ساتھ دو ہزار اہل کارزار کے روانہ ہوا اور اپنے ہمراہیون کو ایک ہی راستہ پر نہین لیگیا بلکہ ایکہزار
کو طریق یمین پر بھیجا اور اُن پر سعد کو سالار کیا اور ایکہزار کو طریق یسار پر خالد نے اپنے ہمراہ رکھا اور سعد کو فہمائش کردی
تھی کہ اس طریق سے دور نہ ہوجیو اور اپنے خبر رسانون کو روانہ کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بالاتفاق توتا و
رودس بہ جمعیت بیس ہزار سوار روانہ ہوے اور برابر چلے گئے یہانتک کہ درمیان اُنکے اور لشکر عیاض بن غنم کے فاصلہ
دس فرسخ کا باقی رہگیا تو ایک مکان پر مقام کیا وہان استراحت و آرام کرینگے اور اپنے گھوڑون کو دانہ چارہ دیا اور اپنی
اپنی زرہ و اسباب حرب آراستہ و درست کرینگے **واقدی** نے کہا اُسی عرصہ مین جیش عبد اللہ بن غسان کا تو اُن کے
پیچھے سے آیا اور خالد بن الولید اپنے لشکر کو لیکر اُنکے داہنے پر چلا جبیبہ بن سعد بائین طرف سے آپہنچے اور رومیونکو اصلا انکی
خبر نہ تھی پھر جب خالد کو معلوم ہوا کہ لشکر اسلام نے اس قوم کو ہر طرف سے گھیر لیا ہو تو مسلمین مین سے مردم واقفکار کو ایک سمت
کو روانہ کیا کہ وہ لوگ وقوع شور و صدا پر آمادہ رہین وہ سب استماع آواز پر مستعد رہے بعد ازان خالد بن ولید نے مسلمانون
مین سے پانسو مردان دلاور کو اپنے ہمراہ لیا اور پانسو مردان بہادر ساتھ عدی بن سالم الہلالی کے کردیے اور ان سے کہدیا کہ
جب تو آتش جنگ کو مشتعل اور شرارے اسکے اُڑتے دیکھیو تو اپنے کمینگاہ سے برجستہ نکل پڑیو بعد ازان خالد نے قصد جیش
عدو کا کیا اور اُنکے سامنے آیا اسوقت سارے مسلمان باواز بلند تہلیل و تکبیر کرینگے **راوی** کہتا ہے کہ جب رومیون نے اُنکی آوازین سنین تو
اپنے اپنے ہتھیار سنبھالے اور انمین سے سولے وردوس اور اسکے اصحاب کے اور کوئی سوار نہ ہوا اور وہ سب
پانچہزار تھے کیونکہ اُسوقت اُن مین سولے وردوس کے اور کوئی بیدار و خبردار نہ تھا اور توما عمرو کے ساتھ مصروف تھا

راوی کہتا ہے کہ اور صاحب حران بمقابلہ خالد کے آیا مگر اُسنے خالد کو جب جماعت قلیلہ کیساتھ دیکھا تو حقیر سمجھا اور اسکو اسکے ساتھ طمع ہوئی یعنے گمان اسکے لُوٹ مار لینے کا کیا اور اُسوقت اہل روم خالد اور اسکی جمعیت کو دیکھ رہے تھے اور رودس نے کہا کہ ہم اِنکے امر کو کافی ہین پس جس وقت وہ لوگ لشکر خالد کو دیکھتے تھے کہ خالد نے اس دشمن خدا رودس پر نعرہ مارا اور مثل ابر کے اسکو چھالیا اور برق کی طرح اُسپر آپڑا اور یہ ابیات زبان پر لایا اشعار

وَاِنَّا لَقَوْمٌ لَا تَكِلُّ سُيُوْفُنَا
وَاِعْزَازِ دِيْنِ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اِلٰى اَنْ مَلَكْنَا الشَّامَ قَهْرًا وَغِلْظَةً
اِذْ هَمْهَمَتْ اَسَدُ الْوَغَا فِي الْقَالِبِ

مِنَ الضَّرْبِ فِيْ اَعْنَاقِ سُوْقِ الْكَتَائِبِ
قَتَلْنَا بِهَا كُلَّ الْبَطَارِقِ عَنْوَةً
وَصُلْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا بِالْقَوَاضِبِ

سُيُوْفٌ ذَخَرْنَاهَا لِقَتْلِ عَدُوِّنَا
وَاَجْلَاءُ سُوْقِ الْمُلْكِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
اَنَا خَالِدُ الْمِقْدَامُ لَبِسَ عَشِيْرَتِيْ

یعنے ہر آئینہ ہم وہ قوم ہین کہ نہین کند ہوتی ہین تلوارین ہماری مارنے سے گردنین سرداران لشکرون کی اور ہتھیار ذکا ہمنے برائے قتل اپنے دشمنونکے ذخیرہ جمع کیا ہے و نیز جمع کرنا اسلحہ کا واسطے اعزاز و ترقی دین خدا کے ہی ہر جانب سے اور ہم نے کل رئیسان نصاریٰ کو قتل کیا غلبہ کرکے اور واسطے نکالدینے ارکان ملک و ملک کے ہر طرف سے یہانتک کہ ہم مالک ملک شام ہوئے از روے قہر و غلبہ کے اور ہم تسلط ہوئے اپنے دشمنونپر بزور شمشیرہاے تیز کے اور مین خالد ہون مقدمۃ الجیش اور مین اپنی قوم کا وہ شیر ہون جو شیران جنگ جنگاہ مین گونجتے ہین آخر خالد نے رودس کو نیزہ مارکر زمین پر گرا دیا پھر اسکے تئین ہمام غلام خالد نے باندہ لیا و بعد ازان خالد اور اُسکے اصحاب نے ہمراہیان رودس پر حملہ کیا اور اسی اثنا مین کہ وہ سرگرم کارزار تھے ناگاہ نجیبۃ بن سعد و عدی بن سالم مع اپنی جماعت کے نکل آئے و بعد ازان عبد اللہ بن غسان بھی اپنا لشکر لیکر سامنے سے نمودار ہوا یہانتک کہ تمام وہ سرزمین صداے مہیب و بانگ بزن سے پر ہوگئی اور اس دشت مین ہر طرف دشمنون کو تہلکہ پڑگیا اور اعدا کو عربی گھوڑونکے آگے دھر لیا د بنام خدا و ندارض و سما ہر سمت سے غلغلہ بلند ہوا اور ہر جانب سے دشمنون کو چھاپ لیا کیونکہ اسوقت توفیق آلٰہی صحابہ کی مصاحب و ہمدم تھی پس اہل روم کو اتنی مہلت و قدرت بہم نہ پہونچی کہ وہ اپنے گھوڑونپر سوار ہوتے مگر یہ کہ تلواران کا کام تمام کر رہی تھی تا آنکہ کتنون کو قتل و پامال کیا اور کتنون کو بھگا دیا اور بہتون کو اسمین سے اسیر کرلیا اور عمود و توتا کو بھی پکڑ لیا چنانچہ چار ہزار آدمی بندی تھے اور ایکہزار سات سو چھیاسٹھ آدمی قتل ہوئے اور باقی مردم بھاگ کر شہریاض بادشاہ کے پاس پہونچے اور اُس کو اس واقعات کی خبر سنائی فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنے روے زمین باوصف اس کشادگی کے اُسپر تنگ ہوگئی اور اسکو یقین ہوگیا کہ عہد دولت اسکا منقطع ہوگیا اور ایام سلطنت مضمحل اور آخر ہوگئے پس جو لوگ اُسکے ارباب دولت سے باقی رہگئے تھے اُن کو جمع کرکے استشارہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے اُن سب نے بالاتفاق ظاہر کیا کہ اے ملک اب ٹھہرنا ہمارا راس العین مین نادانی ہی کیونکہ درمیان ہمارے اور حران دریا و سروج کے بھی دوری ہوگئی

تو اس صورت مین عرب اور ہمارے بلاد مین طمع کرینگے بلکہ قرین راے صواب اندیش یہ ہو کہ ہم یہان سے کوچ کر چلین اور اپنے بلاد کے اوساط و درمیان مین ہو رہین جہان سے ہمارے قلعے بھی قریب پڑین اور ہر طرف سے رسد غلہ وغیرہ بھی ہمارے پاس پہونچسکے درین صورت اگر ہماری فتح اور عرب کی شکست ہوئی تو پھر ہم اُنسے اپنے سارے مقامات چھین لینگے اور اگر ہمارے لیے شکست ہوئی تو ہم اپنے قلعون کی طرف بھاگ جا وینگے اور مثل ماردین و قلعۂ ماذن و کفر توتا اور سمت چلین و تل توتا و بارعیہ و تل وسما و تل و قرع و صور و دجلۃ الجبل وغیرہ کے قصد کرینگے اور اپنے اوپر امین ہو جاوینگے اس مشورہ کو بادشاہ نے پسند و قبول کیا اور برج طیر سے کوچ کر کے پہلے قصد راس العین کا کیا اور وہان آلات و سامان حصار مہیا کیا اور دس ہزار فوج سے مرتودس کو شہر مین چھوڑا اور وہ مشاہیر شہسوارون مین سے تھا اور دختر ملک شہریاض اُس سے منسوب تھی پھر جب کہ بادشاہ یہ بندوبست وہان کا کر چکا تو مرج رغبان کو کوچ کر گیا **روایت** ہے **ابویعلی** سے اُسنے روایت کی ہو طاہر المطوعی سے اُسنے ابوطالب بن ملیحہ سے اسنے دہبان بن بشر بن ہزار سے اُسنے کہا مین نے وقائع فتوح اول سے تا آخر احمد بن عامر الحوفی کے سامنے پڑھا اُنھون نے سعدان بن حاصب سے اُنھون نے یحییٰ بن سعیدان المروزی سے اُنھون نے ابی عبداللہ بن محمد الواقدی سے کہ وہ ان روزون بجانب غربی قاضی تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب ملک شہریاض اپنا لشکر مرج رغبان مین لایا تو اسی عرصہ مین عیاض بن غنم نے بھی شہریاض کے پیچھے کوچ کر دیا یعنی تعاقب کیا اور قبل از کوچ نامہ اپنا مشتمل بر اخبار جنگ و حصول فتح قلعۂ ربا و قلعہ زلوبیا و فیروزی ملک خابور بحضور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روانہ کر دیا تھا اور التماس دعا لکھی تھی اور مکتوب کیساتھ خمس وغیرہ جو کچھ عمدہ چیزین قلعون سے دستیاب ہوئی تھین حبیب بن صہبان کے ہاتھ ارسال کین اور حبیب کے ہمراہ سو سوار کر دیے چنانچہ حبیب تو سب اشیا لیکر روانہ مدینہ ہوا اور عیاض بن غنم نے مع لشکر مسلمین تعاقب شہریاض کا کیا یہان تک کہ لشکر اسلام بھی طابق النعل بالنعل اُن اعدا کے مرج رغبان پر جا پہونچا اور اُنکے مقابلہ مین اترا **راوی** نے کہا کہ جب یہ خبرین ارسوس بن صاحب ماردین کو گذرین اور خبر اسیر ہونے عمو کی بھی پہونچی تو اُسنے اپنی دختر ماریہ کو اپنے پاس بلایا اور کہا اے بیٹی آگاہ ہو کہ شوہر تیرا اسیر ہو گیا اور وہ پسر ملک ہے اور مین ننگ و عار کرتا ہون اس بات کی کہ لوگ کہینگے دختر ارسوس کی اپنے مالک عمو کو راس نہ آئی کہ جب وہ اُسکی تزویج مین آئی تو وہ قید ہو گیا اور حال یہ ہو کہ یہ امر مجھکو سخت دشوار ہو گیا یہ سنکے ماریہ نے جواب دیا اے پدر بزرگوار قسم ہو مسیح کی آپنے حق کہا اور کلمہ صدق فرمایا پس آپکے نزدیک اس بات مین کیا راے ہو ارسوس نے کہا کہ تو ہی بتا کہ تیری کیا راے ہو اُسنے کہا کہ مین نے یہ حیلہ تجویز کیا ہو کہ اپنے تئین اجنبی بناؤن یعنے بھیس بدلون یہان تک کہ لشکر مسلمین مین داخل ہو کر انکے امیر کے پاس جاؤن اور اُس سے کہون کہ تیرے ہاتھ پر اسلام لانے کو آئی ہون اسلیے کہ مین نے اپنے خواب مین مسیح کو دیکھا کہ اُنکے ہمراہ حواریین ہین تو گویا کہ جو کچھ تم لوگون کے ہاتھ سے ہم پر

واردات ہوئی مسیح سے مین شکایت کرنے لگی اور گویا کہ مسیح مجھسے فرماتے ہین کہ تو اسلام قبول کر کہ وہ قوم حق پر
ہے اور گویا کہ اسی خواب مین مین تمھارے پاس اسلام لانے کو گئی اور گویا کہ مین نے تم کو اپنے باپ کے قلعہ کا مالک
کر دیا ہے اور تم نے مجکو میرے قلعہ مین چھوڑ دیا ہی پھر جس وقت امیر اُنکا مجھسے کہیگا کہ تو ہم کو اپنے باپکے قلعہ کا کیونکر مالک
کرے گی کیونکہ وہ جمیع حصون سے بلند و استوار تر ہے اور سائر قلعون مین محکم و پائدار تر ہی تو مین اس سے کہون گی کہ
تم اپنے صنادید و عمائد سے سَو سوار میرے ہمراہ کر دو کہ اُنکو مین اپنے قلعہ مین لیجاؤن پھر اُنکو صندوق مین بند کر کے اپنے
باپکے قلعہ مین بھیجدون اور مین بھی اُنکے ہمراہ پاس متولی قلعہ کے جاکر اس سے کہون کہ ان صندوقون مین میرا بہت سا
مال ہی اسکو تو میرے باپ کے خزانہ مین داخل کرے پھر جب کہ وہ قوم میرے قابو مین آجاوینگے تو مین اُنکو نہانخانہ یعنے
تہ خانہ مین ڈالدون گی اسوقت مین اُن لوگون سے کہون گی کہ مین تم کو نہ چھوڑون گی جب تک تم اپنے امیر سے کہلا
بھیجو کہ وہ میرے شوہر کو میرے پاس بھیجدیوے یہ سُنکے پدر ماریہ نے کہا کیا تو چاہتی ہی کہ اپنی جان کو ہلاکت مین
ڈالے کیونکہ عرب پر کسی کا حیلہ نہین چلتا بلکہ وہ خود صاحبان خدعہ و حیلہ مین یہ تیرا مکر اُنکے آگے پیش رفت نہ جاے گا
پھر ماریہ نے کہا اور اگر وہ لوگ مجھسے رہائن یعنی گرو و ضمانت طلب کرینگے تو جس وقت جو کچھ فدیہ و معاوضہ اُنکے
اصحاب کا قرار پاوے گا اسوقت اُسکے عوض مین رہائی اپنے شوہر کی طلب کرون گی آخر ارسوس نے اُس سے
کہا خیر وہی تدبیر کر جو تو ارادہ کرتی ہی کیا عجب ہے کہ اسی مین کوئی مصلحت درست ہو غرضکہ ماریہ اپنے گھر سے رات
کو نکلی اور قصد مرج رغبان کا کیا اور اسکے ہمراہ ایک خادم تھا اور چار غلام تھے جو اسکے بغلون یعنے اشتر و نکو ہانکتے
تھے اور اُنپر اشیاے پیشکش اور عمدہ ظروف بار تھے پھر جب کہ روانہ ہوئی تو ناگاہ اثناے راہ مین اپنے باپکے غلامون
اور ملازمون سے ملاقات کی کہ اُن کی حراست مین چالیس قیدی مسلمین کے تھے اُن مین عبداللہ بن غسان تھے اور
مثل اُنکے راوی نے کہا سبب اس واقعہ کا یہ ہوا کہ جب عیاض بن غنم نے مع ان سب سردارون کے بقصد
تسخیر راس العین کے کوچ کیا تو بحسب عادت کے عبداللہ ابن غسان کو با جمعیت مناسب طرف حران و سروج و رہا کے
بھیجا تاکہ رسد غلہ وغیرہ واسطے لشکر کے لدوالاوین چنانچہ عبداللہ روانہ ہوے جب بلاد روم کے وسط و درمیان
مین پہونچے تو یکایک سائس بن نقولا و جرجیس بن شمعون نے آکر اُن سے ملاقات کی کہ وہ بھی رسد غلہ وافراہ برلے
لشکر ملک شہریاض کے لیے جاتے تھے اور اُنکے ساتھ تین ہزار آدمی تھے جو غرق باآہن تھے یعنی زرہ و خود وغیرہ ساز
حرب مین ڈوبے تھے جب اُن لوگون نے قلت جماعت مسلمین کی دیکھی تو اُن مین اُن کو طمع ہوئی آخر وہ سب بہیم ہر جانب
انپر آپڑے اور پکڑ لیا اور ان سب مسلمانون کو اسیر کر کے پاس ملک شہریاض کے حاضر کیا شہریاض انکے قتل پر مستعد ہوا اُسوقت
اُسکے وزیر نے کہا اے بادشاہ یہ بہتر نہین ہے اسلیے کہ عمو پسر آپ کا اور زودس حاکم حران و توتا صاحب الجمات دشمنونکے ہاتھ
مین گرفتار ہین پس اگر آپ ان اسیرون کو قتل کرینگے تو وہ بھی آپکے اصحاب اور عمو ولد کو مار ڈالینگے بہتر یہ ہے کہ آپ

آپ ان قیدیوں کو قلعۂ ماردین یعنی قلعۃ المرأۃ مین بھیجدیجیے اور ملکہ ماریہ کے سپرد کردیجیے کہ یہ سب اُنکے پاس محبوس
رہین گے پھر جسوقت عرب ان لوگون کو آپسے طلب کرین تو آپ ان سے کہیے کہ وہ لوگ تو قلعۂ ماردین مین ہین
ہماری بندی مین نہین ہین اور جنکے پاس وہ قیدی ہین ہم کو ان سے کچھ کام نہین پس اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ
کی وقعت اور ہیبت انپر بہت غالب ہوگی آخر بادشاہ نے اس رائے کو پسند کرکے ان بندیون کو پاس ماریہ کے
ہمراہ ملازمان ارسوس پدر ماریہ کے روانہ کیا تھا چنانچہ یہ لوگ ان اسیرون کو لیے جاتے تھے کہ خود ماریہ سے باثنائے
راہ مقام ونیس مین ملاقات ہوگئی جیسا کہ پہلے ابھی مذکور ہوا ہے تب ماریہ نے یہ ماجرا سنکے ملازمون کو حکم کیا کہ بندیون کو
ہمارے قلعہ مین لیجاؤ اور خود بدستور جدھر جاتی تھی راہی ہوئی یہان تک کہ لشکر مسلمین مین کچھ رات گئے پہونچی اور
اسوقت سہیل بن عدی اور نخبتہ بن سعد مع ایک جماعت کے لشکر اسلام مین بطریق طلایہ و نگہبانی پھر رہے تھے
جب سہیل وغیرہ نے ماریہ کو دیکھا تو اسکے پاس آئے اور پوچھا تو کون ہے اور تیرا کیا کام ہے ماریہ نے کہا مین امیر
کے پاس جایا چاہتی ہون تب وہ لوگ اُس کو عیاض بن غنم کے پاس لیگئے جب سامنے گئی تو ہدایا پیشکش کیا اور
ارادہ کیا کہ حضور مین امیر کے سجدہ کرے انھون نے اس کو اس بات سے منع کیا اور کہا حق تعالی نے ہم کو عزت
دی اور ہدایت کی ہے بسبب اسلام کے اور ہم کو گمراہی سے نکالا ہے بطفیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے
دلون سے کینہ وحسد کو زائل کیا ہے اور ہم کو شرف بزرگی کا بخشا ہے ساتھ تحیت کے یعنے سلام کے اور ہم کو منزہ
اور دور رکھا ہے اس بات سے کہ کوئی ہم مین سے ایک دوسرے کو سجدہ کرے کیونکہ اس بات مین رغبت
نہین ہے مگر جبابرہ ومتکبرین ملوک کو اور حق تعالی نے فرمایا ہے اَلعَظَمَةُ رِدَائِیْ وَالْکِبرِیَاءُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ
فِیْهِمَا قَصَمْتُهٗ وَلَا اُبَالِیْ یعنے عظمت وجلالت میری چادر ہے اور کبریائی وبڑائی میرا پیراہن ہے پس جو کوئی ان دونو
چیزون مین مجھ سے نزاع کرے گا تو مین اسکی گردن توڑ دون گا اور کچھ پروا نہ کرون گا چنانچہ وہ کلام جو عیاض بیان
کرتے تھے ماریہ سمجھتی تھی جب کلام تمام ہوا تو ماریہ نے کہا اے امیر حق تعالی نے تم کو انھین سیرتون کے سبب بہت عالی
کیا تب عیاض نے اُس سے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین ماریہ دختر ارسوس صاحب ماردین کی ہون اور وہ شخص
جو تمھارے پاس اسیر ہے وہ میرا شوہر ہے مجکو اُسپر صبر نہین ہے اور وہ شخص وہ ہے جس کا نام عمرو ہے جس وقت مجھپر فکر نے
ہجوم کیا اور شوق میرا اسکی خاطر از حد فزون ہوا تو مین نے اپنے خواب مین مسیح اور حوارین کو دیکھا اور مسیح نے
مجکو تمھاری اتباع اور پیروی کا حکم کیا پس مین تمھارے پاس اس نیت سے آئی ہون کہ تمھارے دین کی تبعیت
کرون اور قلعہ اپنا اور اپنے باپ کا قلعہ دونون قلعون کو سپرد کردون بشرطیکہ میرا قلعہ میرے لیے باقی چھوڑ دو اور
میرے امور مین کچھ تغیر وتبدل نہ کرو تا آنکہ مین مع اپنے شوہر کے اُسمین مقیم رہون اور مین جانتی تو وہ اپنے
شہر پر حاکم رہون چنانچہ اسکی ان باتون سے عیاض بن غنم نے تبسم کیا اور کہا اے ماریہ آگاہ ہو تو ہمارے پاس نہین آئی

مگر اسواسطے کہ اپنے شوہر کے بارے مین تو ہم کو رنج واندوہ مین مبتلا کرے اور یہ شخص تیرا شوہر کیونکر بلکہ تیرا پسر ہے اور
قصہ اُسکا ایسا ایسا ہی جب ماریہ نے یہ حکایت عیاض بن غنم سے سنی تو رنگ اُس کا اڑ گیا اور چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے
لگی اے میرے سید و آقا آپ کو یہ حال کیونکر معلوم ہوا اور آپ پر کسطرح ثابت ہوا کہ عمرو میرا پسر ہی وحال آن کہ وہ
پسر ملک شہر یاض ہی تب عیاض نے کہا مین نے آج کی شب خواب مین حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت کی اور حضرت نے یہ ساری حکایت مجھ سے بیان فرمائی ماریہ نے کہا مین چاہتی ہون کہ اسکو دیکھون اگر
وہ میرا پسر ہے تو میرے لیے اسمین کچھ علامت وشناخت ہے کہ اُس سے مین اسکو پہچان لون گی پس عیاض نے اُس کے
احضار کا حکم کیا تو سعید بن زید نے اُس کو حاضر کیا جب ماریہ نے اس کو دیکھا اور نگاہ اسکی اسپر پڑی اور داغ اُس کے
رخسارے کا اور اسکا ایک کان کچھ بڑھا ہوا نظر آیا اور اپنے پارچہ عصابہ کو جس مین جواہر بندھا تھا معائنہ کیا تو بصدائے
عظیم ایک نعرہ مارا کہ حضار مجلس حیران واز خود رفتہ ہو گئے اور ماریہ نے اپنے تئین عمرو اپنے پسر پر ڈالدیا اور اُس کو
لپٹ گئی اور کہنے لگی اس مین کچھ شک نہین کہ یہ میرا فرزند ہی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کلام مین صادق
ہین اور اس لڑکے نے بھی اپنی مان کی طرف نظر کی اور اسکے خون نے جوش کیا تو شدت گریہ سے بیہوش ہو گیا جب
ہوش آیا تو وہ اور اسکی مان پھر دونون باہم ملکر خوب روے آخر جب وہ دونون خاموش ہوے تو عیاض نے انسے
کہا کہ تم دونو نپر واجب ولازم ہی کہ جسطرح حق تعالی نے تم دونو نپر اپنا فضل وکرم کیا ہی تو اس نعمت کی شکر گذاری
مین تم خدای وحدہ لاشریک کی توحید پر ایمان لاؤ کیونکہ حق تعالی شکر گذارونکے لیے اپنی نعمت وکرامت زیادہ کرتا
ہے اور رحمت اسکی نیکوکارون سے بہت قریب ہی اور عذاب اس کا مجرمون منکرون سے دور نہین ہی اور آگاہ
ہو کہ حق تعالی کیلیے نہ کوئی حد وانتہا ہی اور نہ اُسکے واسطے قد وبالا ہی اور نہ اسکے لیے قبل ہی کہ اُس سے کوئی شے پہلے
ہو اور نہ اسکے واسطے بعد ہے کہ وہ نہ ہو تو اسکے پیچھے کوئی چیز رہجاے وہی اوّل ہی کہ ہستی عالم کی اُسی پر محول و
موقوف ہے اور وہی آخر ہی کہ وہی شایان مفاخر ہی چنانچہ جس وقت عمرو نے یہ مقولہ عیاض کا سنا تو بولا واللہ تیرے قول
مین کچھ زور وفریب نہین ہی وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے اُس خدا کے جو یکتا ہی جس کا کوئی ہمسر نہین دوسرا کوئی آلہ لایق پرستش کے
نہین ہی اور بتحقیق محمد صلعم بندہ اسکا ہی اور رسول اُسکا ہی راوی کہتا ہی کہ جب ماریہ نے عمرو اپنے پسر کو دیکھا کہ مشرف
باسلام ہوا تو اُسنے بھی اسیوقت اسکی موافقت کی اور طریق بدی سے باز ہی وبالآخر وحدانیت حق تعالی کی شہادت
ادا کی اور رسالت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی مقر ہوئی پس عیاض بن غنم اور جماعت مسلمین حاضرین مجلس نے
کہا حق تعالی اسلام تم دونون کا قبول کرے اور حق تعالی تم دونون کو توفیق علم وعمل کی دیوے اور ہر آئینہ
حق تعالی نے اب تمھارے دلون کو قوی کیا اور تمھارے گناہون کو بخش دیا پس چاہیئے کہ تم سر نو سے اعمال کرو ولیکن

یہ تو بتاؤ کہ اِس قلعۂ منیعہ پر ظفر یابی اور وہان پہونچنے کی کیا سبیل ہی ماریہ نے کہا تم کو مژدہ ہو کہ جب تمھارے اصحاب قریب حران اسیر ہوے ملک شہریاض نے اُن اسیرون کو میرے پاس روانہ کیا تا کہ مین تم سے اُن لوگون کے فدا و سر بہا مین اس طفل عمود کو طلب کرون چنانچہ مین نے ان کو اپنے قلعہ کی طرف روانہ کر دیا تھا اور اب مین ان لوگون کے پاس جاتی ہون اور ان کو اپنے باپ کے قلعہ مین بھیجتی ہون پھر اُن کو قید سے رہا کر کے قلعہ کا مالک کرتی ہون انشاء اللہ تعالی یہ سنکے عیاض نے اُس سے کہا حق تعالی نے تجھے ہر حال مین توفیق بخشی اور تجکو بدیون سے نجات دی اور البتہ اسیری ہمارے اصحاب کی نہایت مجھپر صعب اور اِس صدمہ سے مجکو سخت تعب ہے اور اب تیری اس فکر صائب سے میرے دل کو تسلی ہوئی پس چاہیے کہ تو اپنے فرزند کو ہمارے پاس چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس جا جب تجھ سے ملاقات ہو تو اُس سے ظاہر کر کہ مین نے اپنے سارے مکر و حیلہ عرب پر تمام کیے مگر کوئی تدبیر در بارۂ رہائی عمود کے پیش رفت نہ گئی اور بعد اظہار اس بات کے پھر جس وقت تو ہمارے اصحاب کے پاس جائیو تو اسوقت جو بصلاح و صوابدید تیری بہتر ہو وہ عمل مین لائیو اسنے کہا سمعًا و طاعۃً یعنے بگوش دل مین نے سُنا بسر و چشم بجالاؤن گی بعد ازان ماریہ اپنے زوج یعنے اپنے پسر کو مسلمانون کے پاس چھوڑ کر اُسی شب کو طرف ماردین کے روانہ ہوئی جب وہان پہونچی تو معلوم ہوا کہ ارسوس پدر اُسکا خدمت ملک مین بمقام مرج رغبان گیا ہی مگر اس حاجب سے ملاقات ہوئی جسکے ہمراہ اسارے اہل اسلام تھے اور اسنے اُن اسیرون کو قلعہ ارسوس مین پہونچا دیا اور اسکے قبضہ مین سپرد کر دیا تھا اور حال اس حاجب کا یہ ہی کہ وہ عاقل ترین مردم اور توریت و انجیل و زبور پڑھا ہوا تھا اور مقام میدی امراۃ کا راہب تھا اور اسکا وہان ایک صومعہ یعنے معبد تھا کہ وہ بلند بلند پتھر کے ستونون پر ایک سقف مسطح تھا اسپر قبہ بنا تھا چنانچہ اس بالاخانے پر زینے سے چڑھ جاتا تھا اور زینہ ریسمان ابریشم سے بنایا تھا اور اس قبہ مین لٹکا دیا تھا اور اُس زینے مین دو لنگر آہنی زمین پر لگے تھے جب وہ قبہ پر چڑھتا تھا تو زینے کو اوپر کھینچ لیتا تھا اور یہ خبر اُسکی مشہور تھی اور چرچا اس کی عبادت و رہبانیت کا ہر ایک کی زبان پر مذکور رہتا پھر جب لشکر اسلام طرف اُن بلاد کے متوجہ ہوا اور ملک خابور بطریق صلح کے فتح ہوا اُسوقت گرد اس قبہ کے اجتماع خلائق ہوا اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یعنے اے بزرگوار ہمارے آپ ہمارے حق مین کیا مشورہ دیتے ہین کہ ہر آئینہ عربنے ہماری جانب رخ کیا ہی و حال یہ ہی کہ وہ لوگ فتح ملک شام اور اکثر عراق کر چکے ہین اور ہماری سرحد و سرزمین مین پہونچے ہین درینصورت ہم کیا تدبیر کرین یہ سنکے وہ راہب اپنے قبے سے جھانکنے لگا اور بولا اے گروہ نصرانی ہمیشہ نعمتین و برکات خدا کی ظاہر و باطن تمپر نازل رہین کہ تم لوگ اپنے بلاد مین باطمینان متمکن ہو اور گردنین خلائق کی تمھارے آگے جھکی ہین یعنی تمھارے مطیع ہین اور مسیح نے تم کو سائر امم پر نصرت بخشی ہی اور ساری امتون کا منہ تم سے پھیر دیا ہی اور تمھاری لیے زمین کو طول و عرض مین وسیع کیا ہی یعنے تمھارے ملک کو بڑی وسعت دی ہے جبتک تم اچھے کامون کا حکم کرتے اور برے کامون سے منع کرتے رہے اور ظالمون کو سزا اور مظلومون کی داد

دیتے تھے اور حکم بحق کرتے تھے اور اپنی شریعت کی پیروی کرتے تھے اور اپنے نفوس کو حرام خواری و زناکاری سے بزجرد
منع باز رکھتے تھے پھر جب کہ تم نے اِن سب باتون کو بدل ڈالا تو خدا نے اپنی برکتون کو بھی تم سے بدل دیا چنانچہ انجیل یحیی
و انجیل مرقس مین لکھا ہی کہ جو کوئی احکام حق کی پیروی کرتا ہی اور اپنی زبان کو راست گوئی پر لگاتا ہی اور اپنے پروردگار
کے حکمون پر عمل کرتا ہی اور اُن اعمال کی اعانت اور اسکی غایت کو اپنے نفس پر لازم کرتا ہی اور کسی کی امانت مین خیانت
نہین کرتا ہی اور اپنی نماز و عبادت کو بطریق دوام بجالاتا ہی اور موافق اپنی شریعت کے عمل کرتا ہی اور اپنی خواہش
و نفسانیت کی پیروی نہین کرتا ہی تب زہد اسکا اسکی تمنا کو پہونچتا اور پہونچاتا ہی اور جسنے جور و جفا کی اور ظلم و جبر روا
رکھا اور جو کوئی طریق حق سے منحرف ہوا وہ بہت جلد فنا ہوگا اور اپنے ہاتھ سے اپنا قاتل ہوگا اور وہ خانہ خراب
ہوگا اور انکار باعث اسکی خواری کا ہوگا اور خوف اسکا پیراہن ہوگا یعنے وہ ہمیشہ خوف و خطر مین رہیگا اور جہنم
اسکا دثار یعنے اُسکی ردا ہی کہ اسکو ڈھانپ لیگا اور توریت مین مرقوم ہی کہ ظلم نہ کر و خدا ظالم کو دوست نہین رکھتا
یعنے اسپر مہربانی نہین کرتا اور مین نے سنا ہی کہ قرآن مین بھی یہ مذکور ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ فَاَصْلِحُوْا
ذَاتَ بَیْنِکُمْ یعنے حق تعالیٰ مفسدون کے کامونکی اصلاح بخیر نہین کرتا پس چاہیے کہ تم اپنے کامون کو بصلاحیت
بجالاؤ انتہی اور خوف خدا ہمیشہ پیش نظر رکھو اور اپنے اہل اور خاندان کی حمایت کیلیے قتال کرو اور نبی کی
شریعت کی اتباع کرو اور اپنے دشمنون سے جہاد کرنے کو باہر نکلو اسلیے کہ جہاد آج افضل ہی جمیع عبادات مامور
بہا سے یعنے جن عبادات کی بجا آوری کیلیے تم مامور ہو تو جہاد ان سب سے بہتر ہے اور جو کوئی اعداے دین
سے جہاد کریگا تو جاے گاہ اُسکی بہشت ہے اے قوم آگاہ ہو کہ مین اپنے اس مقام سے اُترتا ہون پس چاہیے کہ کوئی
تم مین سے میری ہمراہی سے پیچھے نہ رہ جاے یہ کہکے اُسنے وہ زینہ ریشمی نیچے لٹکا دیا اور اُتر آیا جب لوگون نے اُسکو
نیچے اُترتے ہوے دیکھا تو بہ آداب و سلام پیش آئے اور اُسکے دست و پا پر بوسہ دیا اور وہ راہب اُن سب کو طرف
کنیسہ دمائر و کنیسہ باذا کے لیگیا اور اُن کو وہان نماز پڑھائی اور دعا کی پھر اُنکو جہاد کا حکم کیا اور قصد دیر ملوح کا کیا وہ
دیرہ ۱۲
قبلہ تھا باشندگان وادی روم کا اُسکے اندر ایک راہب رہا کرتا تھا چنانچہ اس راہب نے اس راہب دیر ملوح کو اسکا نام
لیکر پکارا اور کہا یہ وقت عبادت کا نہین ہی یہ سنکے وہ راہب بھی اپنے دیر سے نکلا اور ہمراہ ہولیا پھر وہ راہب اول
جو جمعیت مردم ہمراہ لایا تھا مع اس راہب ثانی کے نصیبین کی طرف روانہ ہوا اور اُسکی آمد سنکر ملک قرقیاقس استقبال کو
نکلا اور وقت ملاقات اسکے سامنے پیدل ہوگیا اور مصافحہ کیا اور اسکے ہمراہ بیعہ یعنے مسجد نصاریٰ تک گیا
وہان دیر یعقوب کی زیارت کی اور اہل نصیبین دوڑکر اسکے پاس مجتمع ہوے اسوقت اُسنے اُن کو وعظ و پند سنایا
اور امر جہاد کیا و بعد ازان عازم راس العین ہوا اور اسکی خبر پاس ارسوس بن جارس کے پہونچی چنانچہ جسوقت
عبد اللہ بن غسان اور اصحاب اُنکے اسیر ہوے تو وہ سب اسی راہب کے ہمراہ کہ اسکا نام میتا بن عبد المسیح تھا

بھیجے گئے تھے اور اُس سے اثنائے راہ مین ماریہ نے ملاقات کی تھی جیساکہ بالا مذکور ہوا اور اسی کو ماریہ نے حکم کیا تھا
کہ ان قیدیون کو ہمارے قلعہ مین لیجا اور جب میتا بن عبدالمسیح اُن قیدیون کو لیکر ماریہ سے جدا ہوا اور دو ر پہونچا
اتفاقاً پدر ماریہ بھی کہ اُس نواحی مین اپنے لشکر کے ساتھ اُس راہب سے ملاقات کو آیا تو اس سے استفسار حال کیا کہ کہان
سے آتا ہی اور کسلیے جاتا ہی اُسنے بیان کیا کہ ملک شہریاض نے ان اسیرون کو میرے ساتھ بھیجا ہی تب ارسوس نے پوچھا
تو کون ہی اُسنے کہا مین میتا بن عبدالمسیح ہون جب ارسوس نے یہ باتین سنین تو بہت مسرور ہوا اور کہا قسم ہے مجکو
اپنے دین کی کہ مین زمانہ دراز سے تمھارا منتظر و مشتاق تھا اور تمھاری راے اور صوابدید کا متمنی تھا بالفعل تم
ان لوگون کو لیجاکر میرے قلعہ مین پہونچاؤ اور تمھین بذات خود ان قیدیون کی حفاظت پر متولی ہو یہانتک کہ کوئی حکم
ہمارا تمھارے پاس صادر ہو اور ہمارا یہ خاتم تم لو چنانچہ میتا راہب نے بندیون کو لیجاکر قلعے مین پہونچایا اور
مجلس مین قید رکھا اور خود ان کی حراست مین مستعد رہا اور اکثر اوقات اُنکے حسن عبادت پر نظر کیا کرتا تھا
اور ان کی تجوید تلاوت یعنی خوش خوانی ولہجۂ لسانی سنا کرتا تھا تا آنکہ ایک روز ان کی طرف متوجہ و مخاطب
ہوکر پوچھا کہ تم لوگونکے یہان روز و شب مین کیا کیا اور کتنے فرض ہین عبدالصمد بن غسان نے جوابدیا کہ نماز پنجگانہ
ہمپر واجب ہے پھر جو شخص اسکو بجا لاے اور اسکے رکوع و سجود کو خوب ادا کرے تو وہ دوزخ مین بھیجا نہ جائیگا حق سبحانہ
تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنے محافظت کرو اپنی نمازون
کی ضایع و قضا ہونے سے خصوص حفاظت نماز درمیانی کی یعنی عصر کی کہ وہ مابین نماز ظہر و مغرب کے ہی اور بعض روایت مین مراد
ہے نماز صبح سے کہ وہ مابین دو نماز رات و دو نماز دن کے ہی اور بعض روایت مین مراد ظہر ہے ہی جو مابین صبح و عصر
کے ہی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الصلوٰة صلة مابین العبد وربه فیها اجابة الدعاء و قبول
الاعمال وبرکة فی الرزق وراحة فی الابدان وستر بینه وبین النار وثقل فی المیزان
وجواز علی الصراط یعنے نماز ایک علاقہ ہی درمیان بندگان اور یزدان کے اُسی نماز مین دعا قبول ہوتی ہی
اور اعمال قبول ہوتے ہین اور برکت و وسعت رزق ہوتی ہی اور بدنون کو راحت و صحت ہوتی ہی اور وہی نماز درمیان
نمازی اور دوزخ کے سد و حائل ہوتی ہی اور وزن میزان مین بہت بھاری ہی اور صراط پر تیزی سے گذرنیوالی
ہے اور کنجی جنت کی ہی پس یہ نماز فرض و واجب تھی ساری اُمتو نپر مگر ان لوگون نے اُس فرض کو ادا نہ کیا بلکہ
اُسمین تقصیر و کمی کی یہانتک کہ اس نماز کو حق تعالی نے ہمپر فرض کیا سو ہم نے ادا کیا اور یہ نماز جامع و مجموعہ تمیع
طاعات و عبادات کی ہی منجملہ اُن عبادات کے ایک جہاد ہی تو نمازی گویا کہ جہاد کرنے والا ہی ساتھ دو دشمن کے
ایک نفس امارہ دوسرا شیطان مرید اور نمازی سے متعلق ہے روزہ تو ہر آئینہ نمازی نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہی اور روزہ
پر زیادہ یعنی سوا روزہ کے اسی نماز مین تسبیح بنایا جاتا ہے پروردگار ہی یعنی نمازی اپنے پروردگار کی مناجات سنتا ہے دست بدامان ہوتا ہے

اور اس نماز سے حج کو بھی علاقہ ہے اور حج کیا ہے کہ قصد و عزم کرنا ہو طرف بیت حرام کعبہ کے پس نمازی عازم ہوتا
ہے طرف رب البیت کے اور حج پر زیادہ یعنی علاوہ حج کے نمازی اپنے پروردگار کے ملکوت سے تقرب پاتا ہو چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہو وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ یعنی سجدہ کر کے تقرب حاصل کر اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تمام مفترضات
کو حق تعالی نے زمین مین واجب کیا ہو سواے نماز کے کہ اُسکو آسمان مین بھی فرض کیا ہو اور مین جس وقت خدا کے قریب حضور
مین حاضر تھا یعنے معراج مین تو فرمایا اے محمد اس نماز کو ہم نے جمیع انبیا پر فرض کیا تھا سو ہم نے اسکو تیری اُمت کے
سپرد کیا اور اس نماز کو جمیع طاعات و عبادات کا جامع کیا اور فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس
جبرئیل آئے اور مجھ سے کہا کہ اے محمد کھڑے ہو اور جسطرح مین کرون آپ بھی ویسا ہی کیجیے سو جبرئیل نے آگے بڑھکر دو
رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے کہا یہ نماز صبح ہو پس یہ اول نماز ہے کہ حضرت نے اس کو ادا کیا اسی وجہ سے اس کا
نام صلوۃ الاولی ہوا بعد ازان جبرئیل نے دوسری بار نماز پڑھی جس وقت کہ ہر شے کا سایہ اُسکے مثل و برابر آیا
اور مجھ سے بیان کیا کہ یہ نماز ظہر ہے بعد ازان اول وقت نماز عصر پڑھی اور کہا یہ نماز عصر ہے بعد ازان
پھر وہی نماز پڑھی یعنے مکرر جس وقت کہ آفتاب مائل بزردی ہوا یعنے جب دھوپ زرد ہو گئی بعد ازان پھر جس وقت
آفتاب غروب ہوا تو نماز پڑھی اور کہا یہ نماز مغرب ہے بعد ازان وقت ذہاب حمرۃ غربیہ یعنے جس وقت شفق مغربی
غائب ہوئی تو پھر نماز پڑھی اور کہا یہ نماز عشا ثانی ہے بعد ازان پانچوین مرتبہ نماز پڑھی اور اسوقت فجر نمودار ہوئی
تھی تو کہا یہ نماز صبح ہو بعد ازان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازین فرض ہوئی تھین دو دو رکعت پھر زیادہ
ہوئین حضر مین پر نماز سفر مین چھوڑی گئی اپنی حالت پر یعنے وہ جو حضر مین زیادہ کی گئی تھی سفر مین قصر کی گئی یہ سُنکے
یوقنا نے عبد اللہ بن غسان سے پھر سوال کیا اے اخ العرب اے برادر عرب تم جو اپنی نمازون مین تکبیر کے ساتھ رفع یدین
کرتے ہو یعنے بوقت تکبیر پر دونون ہاتھ اُٹھاتے ہو اس کا باعث کیا ہو اور اسکے معنے کیا ہین عبد اللہ نے کہا تو نہین
دیکھتا ہے کہ ڈوبنے والا جب کوئی چیز پاتا ہو تو اپنے ہاتھون کو اسطرف بڑھاتا ہو اور اُٹھاتا ہو تا کہ اس سے لٹکیا
اور ڈوبنے سے نجات پاے اسی طرح بندہ نماز مین اپنے تئین غریق دریاے خطا و گناہ سمجھکر اپنے دونون ہاتھون
کو اُٹھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے پروردگار میری دستگیری کر کہ مین خطاؤن اور گناہون کے دریا مین
ڈوبتا ہون اور تجھ سے بھاگکر پھر تیری طرف رجوع کرتا ہون و اما معنے قرأت و تلاوت نماز مین یہ ہے کہ وہ خطاب
یعنے ہمکلامی و ہمزبانی ہو درمیان بندہ اور اُسکے پروردگار کے و اما معنے رکوع کے یہ ہین کہ مین تیرا بندہ ہوں
مین نے اپنے پہلوؤن کو تیری طرف جھکایا ہے و اما سر اُٹھانا رکوع سے اور کہنا بندے کا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
یعنے اے میرے پروردگار خاص تیرے ہی لیے تمام حمد سزا وار ہین اس سے مراد یہ ہو کہ مین تیری حمد کرتا ہون
اپنے قلو خلوص پر گناہون سے چنانچہ حق سبحانہ تعالی گویا کہ فرماتا ہے اَذْنَبْتَ کیا تو نے گناہ کیا تو بندہ کہتا ہے

اَنَاعَبۡدُكَ مین تیرا بندہ ہون پس حق تعالیٰ فرماتا ہے قَدۡ اَعۡتَقۡتُكَ مِنَ الذُّنُوۡبِ کہ مین نے تیری گلوخلاصی کی گناہون سے
وا اما معنے سجدہ اولی کے اور زمین پر پیشانی رکھنے سے مُراد بندے کی یہ ہو کہ اسی زمین سے تونے مجکو پیدا
کیا اور زمین سے سر اُٹھانے کے معنی یہ ہین کہ تونے مجکو اس سے نکالا ہو اور سجدۂ ثانیہ سے یہ غرض ہو کہ پھر
تو مجکو اسی زمین پھیرے گا یعنے پھر اسی خاک مین ملادے گا اور سر اُٹھانا دوسری بار غمایت اس سے یہ کہ پھر تو دوسری
بار مجکو اسی زمین سے نکالیگا اور سلام داہنی جانب سے مُراد یہ ہو کہ اے پروردگار میرے تو میرا نامہ اعمال میرے
داہنے ہاتھ مین دے اور میرے بائین ہاتھ مین نہ دے (یہ اسلیے کہ اہل جہنم کا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین دیا جائے گا)
اور جب کتاب اعمال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پیش ہوتی ہے تو فرماتے ہین جو شخص محافظت
نماز پنجگانہ کی کرتا ہو اسکی مثال یہ ہو کہ ایک نہر شیرین ہو تو جو کوئی تم مین سے اسمین ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے
کیا پھر اسکی کثافت سے کچھ باقی رہجاتا ہے پس یہی حال نماز پنجگانہ کا ہو کہ بندے پر کوئی گناہ باقی نہین چھوڑتی ہے
غرضکہ جب میتا راہب نے کلام عبد اللہ کا سنا تو کہنے لگا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تم لوگ حق پر ہو اور شک نہین
کہ دین تمھارا حق ہو اور قول تمھارا صدق ہو و بعد از ان وہ اسلام لایا اور بعد تھوڑے عرصہ کے ماریہ بھی پہونچی
کیونکہ اسکو معلوم ہوا کہ صحابہ اُسکے باپ کے قلعہ مین محبوس ہین پھر جب کہ بالاے قلعہ پہونچی تو اپنے باپ کے مکانون
مین اُتری اور ساری رات صحابہ کے قلق مین بسر کی جب صبح ہوئی تو میتا اسکے پاس آیا اور وہ آداب اسلام بجالایا
ماریہ نے اس سے کہا اے میتا عرب کے ساتھ تونے کیا معاملہ کیا اُسنے کہا مین نے ان کو حراست استوار مین رکھا ہو جب
تک کہ اُنکے بارے مین جو رائے ملک کی ہو ماریہ نے کہا واللہ تونے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی لیکن تو اُن کو
ہمارے بیعہ یعنے مسجد مین ہمارے ساتھ کردے تاکہ وہ ہمارے حسن عبادت کو دیکھین اور ہمارا پڑھنا انجیل کا سنین تو
کیا عجب ہے کہ وہ ہمارے دین مین داخل ہون میتا نے کہا سمعًا وطاعةً یعنے مین نے حکم آپ کا بگوش جان سُنا و بدل بجالایا
یعنے بسر و چشم بجالاتا ہون بعد از ان وہ اُن صحابہ کو بیعہ مین لیگیا جب رات ہوئی تو ماریہ بیعہ مین آئی اور صحابہ رضی
اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ سب پابزنجیر ہین اور اُس جگہ سواے میتا کے اور کوئی غیر نہین ہو تب ماریہ نے کہا اے میتا تو
ہمارے علماے دین مین سے ہے اور تجھ سے امر حق پوشیدہ نہین ہو اور تو ان لوگون کے دین پر بھی مطلع ہوا ہو پس تو بیان کر
کہ حق ہمارے ساتھ ہو یا اُنکے ساتھ یعنے حق پر ہم ہین یا یہ لوگ حق پر ہین میتا نے کہا اے ملکہ حق پر کچھ پردہ نہین ہے
یعنے حق پوشیدہ نہین ہو البتہ حق انھین عرب کیساتھ ہو اور جس مقدمہ مین تو آئی ہو اور جو عہد تو لائی ہو اسکو وفا کر
پیش از انکہ تو اسکو طلب کرے اور اسپر تجکو دسترس نہ ہو یعنی پیش از فوت وقت اُس کام کو کرلے اور حال یہ ہو کہ تو
اس قوم کا صدق بیان اور صدق دین دیکھ چکی ہے کہ حق تعالیٰ نے درمیان تیرے اور ولد تیرے عمرو کے جمع کردیا یعنے
تجکو اس سے ملادیا پھر جس وقت ماریہ نے یہ باتین ازکی میتا سے سُنین تو حیرت مین مبہوت ہوگئی اور اُس سے کہنے لگی کہ تجھ کو یہ اسرار

کہان سے معلوم ہوے یوتانے کہا مین نے یہ کیفیت اپنے خواب مین دیکھی ہی اور اس سے تمام وہ احوال بیان کیا گویا کہ وہ خود وہان اسوقت حاضر تھا تب ماریہ نے سجدۂ شکر کیا پھر جس وقت اُسنے سجدیسے سر اُٹھایا تو برجستہ اُٹھکر اصحاب کو زنجیرون سے کھولدیا اور اُنکے تئین ہتھیار دیا اور یوتا کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کا اکرام کر اور ہین اس امر کی فکر و تدبیر کرتی ہون کہ والی قلعہ کو کیونکر گرفتار کرلیوین اور قلعہ پر کسطرح متسلط ہوجاوین بعد ازان ماریہ نے اپنے قلعہ کی راہ لی اور اس قلعہ کا ایسے شخص کو والی کیا جس سے اُسکو طمانیت تھی فکر و اندیشہ سے اور قلعہ سے ان لوگون کو جن سے خوف و اندیشہ رکھتی تھی نکالدیا اور اس قلعہ کو بند و بست سے مستحکم کیا اور ادھر یوتا نے صحابہ کو بیت المذبح مین متمکن کیا اور اُن سے کہدیا کہ کل جس وقت صبح ہووے اور والی قلعہ نماز کیلیے آوے تو ان حاضران بیعہ پر دفعۃً نکل پڑیو حق تعالی تم کو اپنی نصرت دے گا راوی نے کہا پھر جب صبح ہوئی اور والی قلعہ اپنے خواص کے ساتھ نماز کیلیے بیعہ کیطرف (نماز نصاریٰ ۱۲) نکلا اور اجتماع مردم کیواسطے ناقوس پھونکنے لگے تب قس یعنی قسیس سردار ترسایان جو مالک بیت المذبح کا تھا آیا تاکہ دروازۂ مذبح کا کھولے اور قربانگاہ کے قریب جاوے پھر جسوقت اسنے دروازہ مذبح کا کھولا ایکبارگی عبد اللہ بن غسان مع اپنے چالیسون اصحاب کے نکل پڑے اور یکبارگی سب نے پکار کر تکبیر کی کہ قلعہ مین اور لوگون مین جو وہان تھے زلزلہ پڑگیا اور مسلمانون نے اُن مین خوب گردن زنی کی کہ ان سب کو قتل کیا اور قلعہ پر اور جو کچھ اس مین تھا سب پر قبضہ کیا چنانچہ رعایا نے یہ شور تکبیر سنکر یقین کیا کہ یہ اہل اسلام قلعہ پر متسلط ہوگئے تو دوستی انکی ساتھ سامنے بھاگے اور راوی کہتا ہی جب ماریہ نے شور و تکبیر اور غلغلہ آدمیون کا سنا تو یقین کیا کہ قلعہ اسکے باپ کا مسلمانون کے قبضے مین آگیا تب اپنے قلعہ کا دروازہ بند کرلیا اور شخص معتمد کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور اپنے حسن تدابیر سے اُن کو آگاہ کیا اُنھون نے حق تعالی کی نعمتون کا شکر ادا کیا اور اکثر مردم مفرور پاس ملک شہریاض کے پہونچے اُس کو اس واقعہ سے خبر دی کہ قلعہ ماردین پر مسلمانون نے عمل کیا اُسپر سخت صدمہ اور قلق ہوا اور اپنے زوال ملک کا یقین ہوگیا اور اسکے دل مین رعب سما گیا اور اسکے لشکر پر ہیبت طاری ہوگئی اور ارسوس کو بھی خبر پہونچی کہ اُس کا قلعہ چھین گیا اور خزانہ اسکا لٹ گیا چنانچہ اُسنے اس امر کو تا شب مخفی رکھا اور جن لوگون پر اُسکو وثوق و اعتماد تھا اُن کو ہمراہ لیکر بطلب تسخیر حران روانہ ہوا پس دوسری شب کو وہان پہونچا جب قریب پھاٹک کے آیا تو اُسکے روکنے کو نگہبان سامنا کیا اسوقت ارسوس نے ان لوگون پر شور کیا اور کہا دروازہ کھولدو اور دیکھو کہ یہ بطریق رودس ہی اور غرض اس سے یہ تھی کہ انکا پہلا بطریق ہی یعنی روذس قید عرب سے چھوٹ کر آیا ہی تب نگہبانون (سردار ترسایان ۱۲) دربانون نے دروازہ کھولدیا ناگاہ ارسوس داخل ہوا اور مالک شہر ہوگیا اور یہ اخبار تمام اس بلاد مین فاش ہوگئی کہ ارسوس صاحب ماردین نے اپنے حیلہ اور حکمت عملی سے حران کا مالک ہوگیا پھر اسکے پاس وہ سائر درہم دوڑ پڑے جو طالب دیوان تھے یعنی طالب ایسے شخص کے تھے جو لوگون کو جمع کرے پس اُن سب کے اجتماع سے ارسوس کے پاس ایک لشکر عظیم جمع ہوگیا

ذکر فتوح رہا و حران

راوی نے کہا کہ رودس صاحب حران کا ایک پسر تھا اسکو رودس نے قید و بند مین رکھا تھا کیونکہ اُس سے خائف تھا کہ وہ بڑا شجاع تھا اسکا نام ارغوک تھا پس اُسکو گرفتار کر کے مقام عمق مین محبوس رکھتا تھا اور ارغوک کی مادر کا نام بنت العسکر تھا وہ مالک و حاکم سمیساط کی تھی اور وہ اپنے اہل و اقربا کی ملاقات کو گئی تھی اور باعث مقید ہونے اپنے پسر کے خشمگین و پر غضب رہتی تھی پھر جب کہ اسکو یہ خبر پہونچی کہ ارسوس نے حران پر تسلط کیا ہے تو اُسپر سخت قلق و صدمہ گذرا چنانچہ وہ سوار ہوئی اور سمیساط سے عمق مین آئی اور اپنا اختلال خاطر اپنے بیٹے سے ظاہر کیا اور اسکو خبر دی کہ ارسوس حران پر مسلط ہو گیا ہے پھر اسکو حبس سے نکالکر اموال کثیر اسکے حوالہ کیا اور کہنے لگی کہ شہسوارون اور مبارزون سے اتفاق اور لشکر کو جمع کرا و اس شخص پر جا جسنے ایسا کام کیا ہے یعنی حران پر قبضہ کیا ہے چنانچہ ارغوک نے وہ مال خرچ کیا پس مردم کثیر اسکے پاس حاضر ہوے کہ ایک جیش عظیم ہو گیا پھر اسنے بقصد حران طرف فرات کے کوچ کیا اور یہ خبر ارسوس کو پہونچی تو وہ بھی اسکے مقابلہ کو نکلا اور دونون جماعت باہم مقابل ہوئی اور ارغوک کے لشکر کا پیشرو ایک مرد ارمنی تھا اس کا نام ارجوک اور وہ بڑا دلاور تھا اور اُسکے ہمراہ تین ہزار آدمی کی جمعیت تھی مگر ارمنی کو شکست ہوئی **روایت ہے عبد اللہ** بن اسید سے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی سالم بن ربیعہ نے دو مرد عادل تمیمی سے اور ان دونون نے محمد بن عمر الواقدی سے کہ جب یہ خبرین عیاض بن غنم کو پہونچین کہ ارجوک ارمنی نے طرف ارسوس کے کوچ کیا ہے تو عیاض نے رودس صاحب حران کو اپنے پاس بلا کر جو اخبار ارسوس کے اُن کو پہونچے تھے اُس سے ظاہر کیا اور کیفیت متسلط ہونے ارسوس کی حران پر بیان کی اور یہ کہا کہ اب ارغوک تیرے پسر نے ارادہ مقابلہ ارسوس کا کیا ہے اور مین قصد تیرے قتل کا رکھتا ہون لیکن تو اگر ہمارے دین مین داخل ہو جاوے تو قتل سے تجھے امان ہے رودس نے کہا کہ اگر تو مجکو چھوڑ دیوے تو جو جو قلعے میرے تحت مین ہین مین تمھارے سپرد کر دون اور کیا عجب ہے کہ مین حران مین بھی پہونچون کیونکہ وہان کے لوگ مجکو بہت دوست رکھتے ہین اسلیے کہ مین اُنکے حق مین احسان کرتا تھا اور میرا قول یہ ہے کہ جس وقت وہ لوگ مجکو دیکھینگے تو فوراً اس بلد کو میرے سپرد کر دینگے اور مین تمھارے تئین حوالے کر دون گا اِس شرط پر کہ تم مقام سویدا خواہ نصیبین الصغرا مجکو دو اور مین تم کو اس کا جزیہ یعنے محصول ہر سال دیا کرون گا چنانچہ ابن غنم نے ان باتون کو اور شرطون کو منظور کیا اور عبد اللہ یوقنا کو حکم کیا کہ اس سے حلف لیوین اُنھون نے حلف لیا اور بعد اخذ و قبول حلف کے اُسکو رہا کیا اور اسکے ہمراہ یوقنا کو بھی مع جماعت اُنکے روانہ کیا اور رودس کے خیام اور اسباب تمام اسکا پھیر دیا اور اسکی جماعت کو بھی اسکے ساتھ کر دیا پھر وہ سب آخر شب مقام مرج رغبان سے بقصد حران راہی ہوے جب قریب حران پہونچے تو جاسوسون کو بھیجا

اُن لوگون نے واپس آکر خبر دی کہ لشکر ارسوس کا بیرون حران نازل ہو اور لشکر ارغوک پسر رودس کا اسکے مقابلہ پر ہے اور سوائے اس امر کے کہ ارجوک اسیر ہوگیا ہو کہ اُسکو ارسوس نے گرفتار کرلیا ہے باقی لشکر ارجوک کا بدستور اپنے حال پر ہے مگر ارسوس نے اپنا ایلچی طرف لشکر ارجوک کے بھیجا ہے اور اُن کو اپنی طرف طلب کیا ہو کہ تم ہمارے شریک ہوجاؤ ہم تم پر انعام کرینگے اور یہ اسلیے کہ اُن کو اور اپنے لشکر کو لیکر رہا پر چڑھائی کرے اور اُسپر بھی تسلط ہوے کہ وہ بھی اُسکے تحت تصرف مین آجاے اور اُن لوگون نے جواب دیا تھا کہ ہم بیش خود ہا اس باب مین مشورہ کرتے ہین راوی نے کہا کہ جب رودس اور یوقنا دونون وہان گئے اور دونون نے لشکر کی جانب نگاہ کی اور دیکھا کہ آگ روشن ہے تو رودس نے یوقنا سے کہا کہ یہ آگ جو قریب روشن ہو شک نہین کہ میرے پسر کے لشکر کی آگ ہو پس ایک شخص کو وہان بھیجا تاکہ خبر لاوے تب اُس شخص نے جاکر معلوم کیا کہ وہ لوگ کون ہین اور واپس آکر خبر دی کہ وہ قوم یعنے جیش ارمن آمادہ ہین اس بات پر کہ ارسوس اُن سے عہد و حلف کرے تو وہ اسکے لشکر ہو جاوین یعنے شامل اسکے لشکر کے ہوجاوین اور یہ بات مقرر ہوئی کہ کل صبح ہوتے تو ارسوس اپنے اصحاب سے سو سوارون کو ہمراہ لیکر طرف دیر فرجا کے جو درمیان رہا و حران کے واقع ہو واسطے حلف کے جاوے اور لشکر ارغوک تیرے پسر سے پچاس مردم اکابر بھی اس دیر مین جاکر وہین باہم معاہدہ کرین یہ سنکے چہرہ یوقنا کا فرط سرور و فرح سے روشن ہوگیا اور رودس سے کہا خوش ہو کہ وہ قوم اب ہمارے قبضہ مین آئی بعد ازان وہان سے اس دیر کو چلے اور قریب اس دیر کے کمین گاہ کیا بعد ازان یوقنا کا ایک غلام تھا قوم شریف سے اسکو اُنھون نے پالا تھا وہ اُنکے ہمراہ حاضر تھا اُسکا نام شاماس تھا اور وہ بڑا دانشمند تھا سو یوقنا نے اس کو بھیجا اور اس سے کہا اے شاماس تو پاس صاحب رہا کے جس کا نام کیلوک ہو جا کر اس سے کہیو کہ اصحاب ارجوک مین جو لوگ مقدم ہین اُنھون نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے اسلیے کہ وہ تیرے لوگون مین سے ہو جاوین کیونکہ تو بھی اُنھین مین سے اور ان کا طرفدار ہو اور ارسوس اہل روم سے ہو اور وہ ہمارے لوگ دیر فرجا مین آتے ہین اور ارسوس اُنکے ساتھ ہو اسواسطے کہ اُنسے حلف و عہد کرے اور اُن سے بھی حلف و عہد لیوے مگر ارسوس تجھ سے ارادہ درخواست کا رکھتا ہو کہ تو دو سو آدمیون سے نکلکر قریب دیر سے ہمارے لیے کمین گاہ مین بیٹھے تاکہ جب ہم لوگ مردم ارجوک وہان پہونچین تو اسوقت نکلکر تو ہمپر چھاپہ مارے چنانچہ شماس روانہ ہوا اور پاس صاحب رہا کے پہونچا اور جو کچھ اسکے صاحب یوقنا نے اس سے کہدیا تھا اس سے بیان کیا غرضکہ قضا و قدر الٰہی سے وہ حیلہ جس کی فکر و تدبیر یوقنا نے کرکے صاحب رہا سے کہلا بھیجی تھی اور اکابر جیش ارجوک کی جانب سے پیغام بھیجا تھا ایسا ہوا کہ جب شاماس یوقنا کے پاس سے صاحب رہا کے پاس پہونچا اور اُس سے وہ باتین جو ابھی مذکور ہوئین بیان کین اور اس عہد کو اُس سے استوار کیا پس صاحب رہا چار سو آدمی اپنی قوم سے ہمراہ لیکر اور سلاح و ساز حرب سے مضبوط ہوکر نکلا و بقصد دیر فرجا روانہ ہوا اور یوقنا بھی مع اصحاب اپنے انسے قریب

قریب کمین گاہ مین مستعد تھے کہ شامس بھی اُن سے فرصت پاکر علیحدہ ہوگیا اور یوقنا کے پاس آکر خبر دی کہ صاحب رہا
فلان مقام مین تم سے قریب کمین نشین ہی اور ادھر حال ارسوس کا یہ تھا کہ جب اُسنے اپنا ایلچی طرف ارمن لشکر رجو کہ
بھیجا تھا تو رودس ارمن کے پاس آیا اور ان کو فہمایش کی کہ ارسوس تم سے حلف وعہد کرے اور تم اس سے حلف کرو
اس بات کا کہ تم اسپر حمرہ نہ کرو یعنے دوسرے گروہ کے ساتھ آمیزش نہ کرو اور اتفاق اس امر پر ہوا تھا کہ حلف دیر
فرحا مین واقع ہو پھر آخر شب ہوئی تو لشکر ارسوس اور جماعت ارمن از یکدیگر علیحدہ علیحدہ روانہ ہوے اس خوف
سے کہ کسی کی جانب سے غدر و عہد شکنی واقع نہ ہو اور صاحب رہا سے جو کچھ قرار داد ہوا تھا تو اسکی طرف سے ان لوگونکی
خاطر مطمئن تھی وبعد ازان گروہ ارمن نے قبل اپنے خروج اور کوچ کے اپنی جمعیت مین سے ہزار مرد شجعان کو ملباس اہل رہا کے
آراستہ کیا اور ان کو فہمائش کردی کہ خفیہ لشکر سے پیش روی کرکے لشکر رہا مین جا ملین اس طور سے کہ گویا مددگار صاحب رہا
کے ہین اور کہدیا تھا کہ کچھ کلام نہ کیجیو جب تک دیکھیو کہ صاحب رہا اپنی کمین گاہ سے باہر نکلا پھر جس وقت وہ برآمد ہوئے اور
تم اسکے سامنے سے آؤ تو با آواز بلند باخود ہا اظہار خوشی وخوشخبری کا کیجیو گویا کہ تم اُسکے ہمراہیون مین سے ہو یہانتک کہ
وہ تم سے مطمئن خاطر رہین درینصورت کہ شاید تم اسپر قدرت ودسترس پاؤ کہ اسکو گرفتار کر رکھو یہانتک کہ ہمارا امیر رجو کہ
بھی آپہونچے غرضکہ یہ کتبہ ہزار ارمن کا بطریق پیش روی کے اول شب سے روانہ ہوچکا تھا اور کسی کو انکی روانگی کی خبر نہ تھی
راوی نے کہا کہ جب ارسوس حوالی دیر مین جا پہونچا تو دفعتہً دو سو شہسوار اصحاب نبی صلعم سے کمینگاہ سے نکلکر اُسپر آپڑے اور
اُن کا افسر عمرو بن معدی کرب زبیدی تھا اور سبب یکایک خروج کرنے اصحاب کا یہ تھا کہ جس وقت عیاض بن غنم نے رودس
کو بھیجا اور یوقنا کو بھی مع اصحاب اُنکے اُسکے ساتھ کردیا تھا تو رودس کی طرف سے بدگمانی ہوئی اور کہا مین نے بہت
جلدی کی کہ ولی اللہ کو عدو اللہ کے ساتھ کردیا ہی تب خالد نے کہا اے امیر تو اپنی خاطر کو رودس کی طرف سے مشتغل نہ فکر
نہ کر اسلیے کہ ملوک روم جو قول کرتے ہین اسے وفا کرتے ہین اور وہ لوگ اس بات مین عار رکھتے ہین کہ انمین سے کوئی کچھ
قول کرے اور اسکو وفا نہ کرے عیاض نے کہا اے ابو سلیمان بہرحال ہم کو لازم نہین ہی کہ ہم اپنے اصحاب اور اُنکے
ساتھ والون سے غافل رہین بعد ازان اُنھون نے عمرو بن معدی کرب زبیدی کو دو سو سوارون سے روانہ کیا تھا
اور یہ لوگ حران کو جاتے تھے کہ اثنائے راہ مین ارسوس مل گیا کہ وہ دیر فرحا کو جاتا تھا آخر الامر اُسکو اور اسکے ہمراہیون
کو ان لوگون نے گرفتار کرلیا اور ادھر یوقنا نے کیلوک صاحب رہا کو پکڑ لیا اور بقیہ روز کمین مین پوشیدہ رہے رات کو
طرف رہا کے متوجہ ہوے جب قریب رہا کے پہونچے تو یوقنا نے اُسطرح کا لباس پہنا جس طرح کا لباس صاحب رہا پہنے
تھا اور صاحب یوقنا نے بھی ایسے لباس پہنے جیسے جماعت صاحب رہا پہنے تھے پھر جب رہا سے نزدیک ہوے اور مشعلین
روشن کیے ہوے تھے تو دربانون نے پھاٹک کھولدیا پس یہ لوگ رہا مین گھس پڑے اور جب اندر داخل ہوگئے
تو ان لوگون نے بصدائے تہلیل وتکبیر وثنائے رب قدیر کے اپنی آوازون کو بلند کیا پس عوام الناس مین سے

کسی کو جسارت نہوئی کچھ کلام کرسکے پھر رہا مین جس قدر ذخیرہ اور اشیاے تحفہ اور خزانہ و مال کیلوک کا تھا اُس سب کو یوقنا نے قبضہ مین کیا اور روساے رہا مین جن سے کچھ اندیشہ و خطرہ تھا اُن کو بھی گرفتار کرلیا و من بعد ایک شخص کو اپنے اصحاب مین سے جسپر وثوق و اعتماد تھا رہا پر حاکم مقرر کیا اور ایسا ہوا کہ کیلوک کے برادر عم زاد نے جب امان مانگی تھی تو عیاض نے اُس کو امان دی تب اُسنے تمام ان اشیاء و خزائن پر جس قدر کیلوک کا تھا بہری کی بعد ازان عیاض بن غنم نے ابن عم کیلوک کو اپنے ہمراہ آگے کرلیا اور بقصد حران روانہ ہوے جب وہان پہونچے تو یہ دیکھا کہ رودس نے حران کو فتح کرلیا تھا اور یہ اسطرح ہوا کہ جب عمرو بن معدیکرب زبیدی نے ارسوس کو گرفتار کرلیا تھا تو رودس مع بقیہ لشکر مسلمین[۵۱] وہان سے روانہ ہوا تا آن کہ حران مین پہونچا اور جو لوگ شہر پناہ کی دیوار و نیز حارس و نگہبان تھے اُن کو ندا دی جب اُنھون نے رودس کو پہچانا تو فوراً دروازہ کھولدیا اور اُسکے روبرو تعظیم کو جھکے اور اسکے دار الامارۃ مین اسکو لیگئے پھر جب رودس حران کا مالک ہوا اور رئیسان بلد اسکی خدمت مین حاضر ہوے اور اُسکی سلامتی کی مبارکبادی دینے لگے تو رودس اس مجمع مین خطبہ بیان کرنے کو کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم آگاہ ہو کہ بتحقیق حق تعالیٰ نے مجھے آفتون سے نکالا اور ہلاکت سے نجات دی اور ماجرا میرا ایسا ایسا گذرا اور مین نے امیر قوم مسلمین سے عہد کیا ہی کہ اس شہر کو مین اُن کے سپرد کردون اور وہ مجکو والی نصیبین صغریٰ و سویدا کرینگے اور مین نے امیر سے اس عہد پر حلف کیا ہی بے شبہہ مین اپنا عہد وفا کرونگا اور مین تمھارے سامنے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ جو جو دین خلاف دین اسلام ہین وہ سب باطل ہین وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ ہر آئینہ محمد رسول و فرستادۂ خدا ہے جب اہل حران نے یہ کلام رودس کا سنا تو کہنے لگے کہ حقتعالیٰ نے آپکے ساتھ ارادۂ خیر کیا پس ہم بھی آپکے ساتھ آپکے اسلام پر موافقت کرتے ہین چنانچہ وہ لوگ بھی اسلام لاے مگر کچھ لوگ انمین سے اسلام سے محروم رہے

ذکر فتوح قلعۂ راس العین

روایت ہی ربیعہ بن ہیثم سے اُسنے روایت کی ہی عبد اللہ تنوخی سے اُسنے عبدان بن عطیہ سے اُسنے کہا کہ اہل جزیرہ اسلام نہین لائے تھے مگر باعث اہل حران کے یعنی بسبب اسلام لانے اہل حران کے اہل جزیرہ ایمان لاے تھے پھر جب اصحاب نبی صلعم نے دیکھا کہ وہ سب داخل اسلام ہوے تو اصحاب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمْ عَلٰی دِيْنِكَ وَلَا تُمَكِّنْ مِنْ بَلَدِهِمْ عَدُوًّا یعنی اے پروردگار اُن لوگون کو تو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور ان کے بلد سے کسی شے پر اُنکے دشمنون کو مکنت و قدرت نہ دے پھر ان لوگون نے اُن شہرونکے کنیسون اور دیرون کو مسجدین اور جامع[۵۲] مسجد کر ڈالین اور جو کچھ حوالی و نواحی حران و رہا کے مضافات سے تھا وہ سب اُنھون نے تفویض اصحاب

کردیا و بعدازان عبد اللہ یوقنا رہا سے حران مین آئے اور اصحاب نبی صلعم کو مجتمع کرکے در بارہ ربا مشورہ کیا کہ اسکا
حکم کیونکر ہے تب سعید بن زید نے کہا کہ تھین نے اس شہر کو اپنے حیلون اور اپنے تدبیروں سے لیا ہے و ہر آئینہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اَلحَربُ خُدعَةٌ یعنے جنگ حیلہ سازی ہی اور البتہ یہ حیلہ پورا ہوگیا اور جو لوگ
اس بلد مین ہین وہ سب بندگان و کنیزان مسلمین ہین اور اُن کا سارا مال بھی مال مسلمین ہی تب یوقنا نے کہا تم خوب
جانتے ہو کہ جزیرے مین سے اکثر تمھارے قبضہ مین ابھی نہین آئے ہین اور وہان ابتک بڑے بڑے قلعہ مانع مداخلت
ہین پس صوابدید یہ ہے کہ ایسے خیر و خوبی کے کام کرو جس سے ذکر تمھارا بلند آوازہ ہے اور فخر تمھارا زیادہ ہو تب
سعید نے کہا ہرگاہ ایسا امر ہے اور یہ ارادہ ہی جیسا تم نے ذکر کیا تو یہانکے لوگون کو انکے حال پر چھوڑ دیا یہانتک کہ
ہم جاکر دیکھین کہ انکے بارہ مین عیاض بن غنم کی کیا رائے ہی چنانچہ یہی امر قرار پایا و بعدازان یہ خبرین شاہ شہریاض
کو متصل پہونچین کہ بلاد حران ورہا و سروج و سنجن و اکساس و عمق ان سب پر دخل عرب کا ہوگیا پس ان کو اپنے
ملک کے زوال کا یقین ہوا تب وہ اور اُسکے معتمدین موثقین بمقام راس العین مین داخل ہوئے اور بیعہ نسطوریا
مین جو آج جامع مسجد ہی اُنھون نے نماز پڑھی جب اپنی نماز سے فراغت پائی تو شہریاض ملک نے کہا اے معاشر
روم آگاہ ہو کہ ہر آئینہ اہل عرب ہمارے بلاد مین شریک ہوگئے ہین اور یہ سارے بلاد انکے معاقل و مآمن ہین
اُن مین وہ لوگ مجتمع ہوتے ہین اور وہان ان کے یار و معاون ہین اُن لوگون سے انکو رسد غلہ و علوفہ پہونچتا ہے
اور شہرون سے اُنکے پاس مالہائے خطیر آیا کرتے ہین اور ملک خابور تمام اُن کا ہی اور انھین کے حکم مین ہے
اور اب درمیان ہمارے اور اُنکے سوائے جنگ اس مرتبہ کے جو در پیش ہی اور کچھ باقی نہین ہی اگر ہماری فتح ہوئی
تو مقام و قیام عرب کا ہمارے درمیان نہ رہیگا اور اگر عرب کی فتح ہوئی تو یہ ہمارے سارے بلاد اُنکے ہین چنانچہ میری
رائے مین ایک بات آئی ہی کہ وہ صائب و با صواب ہی لوگون نے پوچھا وہ کونسی رائے ہی ملک نے کہا میری رائے
یہ ہے کہ جنگ سے ان کو دیر و درنگ مین رکھین یعنی جنگ مین ایام گذاری کرین اور اس عرصہ مین دونون شاہان جرگ
سفر و زعفرد کو نامہ لکھین کیا عجب ہے کہ یہ دونون تنہا اپنے لشکر سے ہماری کمک کرین اور ملک حرقناس بن فارس کو
اور ملک انطاق کو جو نینوی و بلاد نینوی کا مالک ہے نامے لکھین اور جبر بن صالح الہنکار یہ کو بھی لکھین کہ یہ سب
ہم کو مدد دیوین پھر جس وقت یہ ملوک ہمارے پاس اپنے لشکرون کو بھیجین تو ہم باستعانت مسیح کے مسلمانون
سے مقابلہ کرین کہ حق تعالی نصرت اپنی جس کو چاہے عطا کرے چنانچہ وہ سب بالاتفاق یک زبان ہوکر بولے
یہ رائے بہت خوب ہے پس وہ نامے لکھے گئے اور ایلچیونکے ہاتھون ملوک مذکورین کے پاس مرسل ہوئے و بعدازان شہریاض
اپنے لشکر مین واپس آیا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ عیاض بن غنم جو کہ اُس وقت جنگ قوم سے باز رہے
تو اسلیے کہ ان کی رائے مین فتح بلاد اُن کے اصحاب کے ہاتھ سے بدون قتال متصور تھی اِس وجہ سے اُنھون نے

جنگ کرنے مین تعجیل نہ کی اور اسلیے کہ وہ قوی پشت تھے باعث ان بلاد کے جن کی فتح ہوگئی تھی ونیز عیاض بن غنم نے عبیدہ بن الجراح کو بہ طلب خبر لکھ بھیجا کہ جو خبر قوم کی تمہارے پاس آوے اُس سے ہم کو مطلع کرو اور **راوی** نے کہا کہ جب نامے ملک شہریاض کے صاحبان اقالیم کو پہونچے تو انھون نے اُسکی نصرت کیلیے لشکر معین کیے اور نامہ شہریاض کا والی اخلاط کو پہونچا اسکی ایک دختر تھی نہایت صاحب حسن وجمال اور وہ از روے قوت کے منجملہ مردان شجاع کے تھی اُس کا نام طاریون تھا اور محل استقرار یعنے قرارگاہ اُس کا ایک جبل تھا جو ہمنام اس دختر کا تھا یعنے جبل طاریون اور حال یہ تھا کہ جو کوئی اس سے خطبہ وخواستگاری کرتا تھا وہ راضی نہ ہوتی تھی مگر بشرطیکہ میدان مین اس کا مقابلہ کرتی تھی اسلیے کہ اگر صاحب خطبہ اُس دختر پر غالب آوے تو وہ اس کا شوہر ہو چنانچہ وہ تمام اہل خطبہ پر غالب آئی تھی منجملہ خواستگاروں کے ایک لڑکا تھا سوسے نام پسر ملک سلنطور والی جبل السناسنہ کا اور وہ اپنے پدر کی طرف سے ہدیہ واسطے پدر طاریون کے لیکر اخلاط مین آیا تھا اور خواستگاری کی تھی چنانچہ اس دختر نے کہا میری وہی شرط ہے جو معروف ہے پس اس نے میدان مین اس جوان سے مبارزطلبی کی آخر اُسپر غالب آئی اور اسکی پیشانی کے بال کاٹ لیے اس بات کو چند روز وشب گذر گئے تھے پھر جبکہ ملک شہریاض نے ملوک کو بنابر استمداد نامے لکھے اور والی اخلاط کو بھی بہ طلب مدد نامہ لکھا تو والی اخلاط نے شہریاض کی طرف چار ہزار سوار روانہ کیے اور اس جماعت پر اپنی دختر طاریون کو افسر کیا اور اُس سے کہا کہ اے میری دختر ہر آئینہ مین نے تجکو لشکر پر مقدمۃ الجیش کیا ہے اور مین یہ چاہتا ہون کہ تو عرب پر ایسا غلبہ وحملہ کر جیسا کہ تو شہسوار ونیز حملہ وغلبہ کرتی ہے یہان تک کہ تو نزدیک امت مسیح کے مشکور ہو اور **راوی** نے کہا کہ ملک سناسنہ نے بھی اپنی ایک جماعت مردان کارزار کو ہمراہ لشکر طاریون کے کر دیا اور افسر اس جماعت کا سوسی اپنے پسر کو کیا تھا چنانچہ وہ لڑکا مصاحبت وہمراہی مین طاریون کے چلتا تھا اور یہ لڑکا یعنے سوسی بکمال شاندار وطرحدار اور جمال مین بغایت وجیہ حسن دار تھا ہلال ابرو اُس کا بدر نما تھا اور وصف خوبروئی مین وہ خوبان زمان سے یکتا ویگانہ تھا آخر جب نظر طاریون کی اُسکے چہرۂ جمیل پر پڑی تو اُسکو بچشم محبت ورغبت دیکھنے لگی اور دل اُس کا اُسکے دام عشق مین پھنس گیا پھر اُسنے اپنے لوگون کو حکم کیا کہ اسکی جماعت کے ساتھ ساتھ چلین **واقدی** نے کہا اس واقعات فتوح مین بہترین وقائع یہ ہے کہ اس لڑکی یعنے طاریون کا ایک برادر عمزاد تھا اسکا نام یرغون تھا وہ بھی طاریون کے عاشقون مین تھا اور اس کو بہت چاہتا تھا مگر یہ استطاعت نہ رکھتا تھا کہ اس کو اپنا احوال سناوے اور یرغون بھی مرد شجاع اور سخت گیر تھا اور اُسکے قبضہ مین معاقل ومآمن بہت تھے مثل حران ومعدن وایرون ووقف النظر ویدلیس وازرن اور وہ بھی واسطے نصرت شہریاض کے اپنی تین ہزار فوج سے چلا تھا پھر جس وقت لشکر اسکی عمزادی طاریون کا بدلیس مین پہونچا تو اُسنے اُس لڑکی کے لیے بڑا اہتمام اور اسکا بڑا اعزاز واکرام کیا اور تحف وہدایاے وافر اسکے پیشکش کیے اور اسکے ہمراہ کوچ کیا یہانتک کہ یہ سب فوجین قلعۂ لیفا مین پہونچین پھر وہان سے طرف موزرکے اپنا راستہ لیا اور ایک قلعہ پر جو

معروف بالھتاج اور راہ نہر پر واقع ہی جا اُترتے اور یرغون برادر عمزاد طاریون نے اپنے جاسوس و ہرکارے مقرر کیے
تھے کہ وہ اسکو احوال دختر سے مطلع کرتے رہتے تھے پھر جب طاریون مقام نہر پر اُتری تو اس جوان سوسی کے پاس ایک آدمی
بھیجکر کہلا بھیجا آگاہ ہو کہ محبت صادقہ نہین ہوتی مگر بعد افراط عداوت کے یعنے بعد فرط عداوت کے اگر محبت ہوجاتی ہو تو
پھر محبت صادقہ ہوجاتی ہے اور مین پشیمان ہوئی امر گذشتہ و از دست رفتہ پر کہ مجھ سے جو کچھ تیرے ساتھ ہوا یعنے رد خطبہ
بعد غلبۂ میدان کے اور مجکو معرفت اس بات کی حاصل ہوئی کہ جب ہم قتال اعدا سے مراجعت کرینگے اسوقت تو اپنا ایلچی
میری خواستگاری مین میرے باپ پاس بھیجیو اور بالفعل مین چاہتی ہون کہ وقت شب تو میرے ابن عم یرغون
سے چھپکر میری ملاقات کرتا درمیان میرے اور تیرے عہد و میثاق ہوجاوے کہ تو مجھ سے حلف کرے میری خواستگاری
کا میرے باپ سے اور مین تجھ سے حلف کرون کہ سوا تیرے اور کسی کو مین قبول نہ کرون اور جب یہ پیغام اپنے
ایک خادم کی زبانی کہلا بھیجا تو اسکے ساتھ کچھ قسم حلویات وغیرہ سے ہدیہ بھی بھیجا اور مثل اسکے کچھ شیرینی وغیرہ اپنے
ابن عم یرغون کیلیے اور اسی طرح سارے امرا و ندما کیلیے بھی بھیجا تا کوئی اسکے راز کو نہ جانے یعنے اس واسطے کہ
بوجہ ہدیۂ عام کے ہدیۂ سوسی کی خصوصیت پہچانی نہ جاوے **راوی** نے کہا کہ یہ خادم جو ہدیہ و پیغام لے گیا اور اس
کیفیت سے آگاہ ہوگیا وہ پروردہ اسکے ابن عم یرغون کا تھا کہ اُسنے اس کو اپنی گود مین پالا تھا اور اس سے محبت
شدید رکھتا تھا چنانچہ اس خادم نے وہ سب باتین طاریون کی جو نسبت سوسی بن سلنطور کے واقع ہوئی تھین
یرغون سے بیان کین اور کہا کہ طاریون آج کی شب ارادہ اسکی ملاقات کا رکھتی ہی تا اس سے قول و قسم اس بات
مین محکم کرے کہ مین تیرے سوا کسی غیر کو قبول نہ کرون گی یہ سنکے یرغون نے اس بات کو اور اپنے ارادے کو اپنے دل مین
مخفی رکھا پھر جسوقت تاریکی شب نمودار ہوئی تو اُسنے اپنے لشکر کے امیرون اور افسرون کو طلب کیا اور انسے کہنے لگا تم
لوگ آگاہ ہو مین تمپر والی اور حاکم اس وجہ سے ہوا ہون کہ مسیح کے علم مین میری عقل و دانشمندی تمھارے عقول سے
بہت زیادہ ہے اُن لوگون نے کہا اے صاحب ہمارے آپ کا جو ارادہ ہو ارشاد کیجیے تا ہم آپ کا فرمان بجا لاوین
اور امتثال آپکے امر کی کرین یرغون نے کہا کہ اے قوم تم جان لو اس بات کو کہ ہم لڑائی پر جاتے ہین اور حال یہ ہی کہ
تم تھوڑے عرصہ مین دیکھ لوگے کہ گھوڑے ہم کو پامال کرینگے اور روند ڈالینگے اور نیزے ہم کو گھیر لینگے اور چھید ڈالینگے تب ان لوگون
نے کہا یہ بات کیونکر ہے یرغون نے کہا کہ عرب نہ خواب غفلت مین ہین اور نہ کچھ دور ہین اور البتہ نصرت انکی جانب عائد ہی
اور تم خوب جانتے ہو کہ ملک شہریاض از روے وفور ہمت اور از روے کثرت لشکر کے ہرقل بادشاہ اور دیگر ملوک روے
زمین سے بزرگتر اور زیادہ تر نہین ہی اور حال یہ ہی کہ عرب انکی دولت و سلطنت پر متسلط ہوگئے اور اُنکے معاقل و
مامن کو لے لیا اور وہان کے ملوک کو گرفتار کرلیا یا دور کردیا اور مجکو یقین ہی کہ ملک شہریاض کو روز جنگ عرب کے مقابلے
مین ثبات و قرار نہ ہوگا کیونکہ اسکے بلاد پر وہ لوگ مالک ہوگئے ہین کہ شہرہاے حران و رہا و سروج و بیرہ و خابور و ماردین

وقلعۂ ماردین یعنے قلعۃ المراۃ کو تسخیر کرلیا اور مارسوس کو اسیر کرلیا اور اُسکی دختر ماریہ کو بھی لیلیا اور گویا کہ تم بھی عرب کے امکان مین ہو کہ وہ مالک دیارشہر یاض کے ہوکر تمھاری طرف پھر پڑینگے تو تمھارے دیار پر بھی غالب آوینگے اور تمھارے حرم یعنے اہل وعیال کو بندی کرینگے اور خوب جان لو کہ وہی لوگ حق پر ہین اور سیرت ان کی یہ ہو کہ جب وہ جو بات کہتے ہین تو اس کو پورا کرتے ہین اور وہ اپنے قول و قرار کو وفا کرتے ہین اور جو کوئی اُن کا مطیع ہوجاتا ہے وہ اپنی جان کی امان پاتا ہو اور اپنے اہل وعیال و مال سے امین ہوجاتا ہو چاہے وہ اُنکے دین مین آوے خواہ اپنے دین پر رہے الغرض تم آگاہ ہو کہ اس لڑکی طاریون کی طرف سے میرے دل مین آگ بھڑکتی ہو اور مین نے اسکو پیغام بھیجا تھا تاکہ وہ میری زوجیت مین آوے اور مین اُس کا شوہر ہون مگر اُسنے اس بات سے انکار کیا اور اب وہ ابن ملک سناسنہ کو چاہتی ہو پس اگر اِس لڑکی نے عقد تزویج اپنا اس سے کیا تو یہ سب یکدست و یکدل ہوکر ہمارے معاقل و مامن کو لے لیوینگے اور ہمارے قلعونکے مالک ہوجاوینگے پھر ہم کو ان کے ساتھ یارائے مقاومت نرہیگا فلہذا میری رائے یہ ہو کہ مین آج کی رات طاریون کو گرفتار کرلون بعد ازان یرغون نے وہ سب باتین جو خادم نے کہی تھین ان پر یون سے بیان کین تب ان لوگون نے جواب دیا کہ اے ملک جب آپ اسکو گرفتار کرلینگے تو کون سی زمین آپکی جائے پناہ ہوگی اور کون سا قلعہ آپ کا حامی ہوگا یرغون نے کہا مین ارادہ لشکر عرب کا رکھتا ہون کہ ہم اُنسے امان حاصل کرینگے اُنھون نے کہا ہرگاہ آپ اس امر پر آمادہ ہین تو عزم کیجیے یرغون نے کہا تم اپنی تیاری کرو اور کوچ پر مستعد رہو پس اُنھون نے یون ہی کیا **واقدی** رح نے کہا پھر جب تاریکی شب ہوئی تو پیش ازآنکہ سوسی پوشیدہ ہوکر آوے یرغون خود بجائے سوسی چھپکر گیا اور سراپردہ طاریون مین پہونچا جب دختر نے اس کو دیکھا تو سوسی سمجھکر برجستہ اسکے سامنے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اسپر سلام کیا اور تعظیم کیلیے آگے جھکی اور طاریون نے یہ کیا تھا کہ پہلے سے نگہبانون اور غلامون اور دربانون کو اپنے پاس سے دور کردیا تھا تاکہ کوئی اسکے اسرار سے مطلع نہو و بعد ازآن کہ طاریون کو ثابت ہوا کہ وہ اس کا برادر عمزاد یرغون ہے تو شرمندہ و ترسندہ ہوئی اور اس سے سوائے اسکے اور کچھ بن نہ آئی کہ نہایت الحاح و التجا سے اسکی مدارات کرنے لگی یرغون نے کہا اے طاریون تجھے یہ گمان تھا کہ مین تیرے راز دربردہ پر واقف نہو سکونگا اور تیرے امر کا تفحص نہ کرونگا و لے تجھپر بھلا کیا مناسب ہے درمیان روم و ارمن کے تا آن کہ تو طرف ابن ملک سناسنہ کے مائل و راغب ہوئی اور مجھ ایسے کو ترک کیا بعد ازان یرغون اُسپر بغضب متوجہ ہوا اور اسکو گرفتار کرلیا اور اُسکے منھ کو کسی گندی چیز سے بند کردیا یعنے کپڑا وغیرہ مثل لقمہ کے منھ مین بھردیا اور اسکے دونون بازو باندھکر اپنے لشکر مین لیگیا اور اپنے اصحاب کو دیکھا کہ وہ اپنا رخت و سلاح آراستہ کیے ہوئے گھوڑون پر سوار ہین اور خیمے اکھڑوا چکے اور اسباب لدوا چکے ہین پس یرغون نے وہان پہونچکر طاریون کو استر پر سوار کرلیا اور فوراً وہان سے کوچ کردیا اور اصحاب سوسی کوچ کرنا یرغون کا دیکھکر اپنے لشکریون سے کہنے لگے کہ تم لوگ کوچ کرنے مین توقف کرو جبتک کہ صبح روشن ہوجاوے

اسلیے کہ راستہ تنگ ہے اسمین گھوڑون اور اشترون کا اژدہام و ہجوم ہوجاویگا چنانچہ ان لوگون نے ویساہی کیا کہ
ٹھہرے رہے اور یرغون نے راہ روی مین شتابی کی یہان تک کہ اسکو صبح نہ ہوئی مگر مقام سور پر پہونچکر بس وہان اتر
پڑا اور آتا وہ لڑکا یعنے سوسی پس اُس شب کو طاریون کے پاس نہ گیا اور نہ اُس سے کچھ سوال کیا اور اس خوف سے اُسکے
پاس نہ گیا کہ ایسا نہ ہو اُسنے کچھ مکر و فریب اسکی گرفتاری کا کیا ہو ولیکن جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنے خادمون اور ملازمون
کو حکم کوچ کا دیا اور خود سوار ہو کر طاریون کے سراپردے کے قریب آیا اور اُسکے لوگون کو دیکھا تو وہ منتظر تھے کہ طاریون
اپنے سراپردہ سے برآمد ہو جب دیر ہوئی تو ایک خادم طاریون کا اندر خیمہ کے گیا اور باہر نکلکر کہنے لگا کہ ملکہ اپنے خیمے
مین نہین ہی امراس کا کچھ معلوم نہین ہوتا اور نہ اُسکے غائب ہو جانے کا کوئی سبب معلوم ہوتا ہی یہ سنکے اُسکے سب
اصحاب مضطرب و حیران ہوے اور ارادہ بازگشت کا کیا اسوقت ملکہ کے ایک مصاحب رفیق نے کہا اگر ہم پھر جاوینگے
تو ہم ملک سلنطور سے امین نہین ہین اس بات مین کہ وہ ہماری گردنین مارے گا اور کہیگا تم لوگون نے یہ کیسی غفلت
کی کہ میری دختر کو تمھارے درمیان سے کوئی پکڑ لے گیا پس تمھارے حق مین خیر نہین ہی اور ملکہ کو سواے یرغون اُسکے ابن عم
کے اور کوئی نہین لیگیا ہے اسلیے کہ اس کے دل مین اسکی طرف سے بہت کچھ خیال تھا بعد ازان وہ سب
سوار ہوے اور اسکے طلب و تلاش مین کوشش کرینگے **راوی** کہتا ہے کہ یرغون جب مرج سور مین اترا تھا
تو وہان آرام کیا اور آمادہ کوچ تھے کہ ناگاہ وہ قوم یعنے اصحاب طاریون ان کے سر و پر جا پہونچے تو شور و
غوغا کرینگے کہ لے یرغون تو ہلاک ہو ملکہ کو اپنے قید سے چھوڑنے اور قبل از حصول اپنی خواہش و پیش از وقوع اپنی
مرگ کے اسکو بند سے رہا کر مگر یہ کہ یرغون نے اس جماعت اور اپنے بنی اعمام یعنے عمزادون کو اور اسکے اعزہ و
اقربا کو جو ہمراہ اس لشکر کے تھے حقیر و خوار سمجھا پس اس حالت مین اپنے بنی اعمام سے خطاب کر کے کہنے لگا تم خوب
جان لو اس بات کو کہ اہل عرب اپنے اعدا پر فیروزمند نہین ہوتے مگر بسبب صدق اپنے دین کے اور اس وجہ سے
کہ قتال کرنا اُن کا واسطے دین خدا کے ہوتا ہی اور آگاہ ہو کہ یہ قوم جن کی طلب مین ہم چلے ہین وہ لوگ ایسے نہین
ہین کہ اپنے امور مین غافل ہون خصوص جب کہ اُن کو معلوم ہو جاے کہ ہم لوگ انپر قصد رکھتے ہین اور انکا ارادہ
کرتے ہین اور وہ قابو مین نہ آوینگے مگر طریق عقل و تدبیر کامل سے اور ہر آئینہ دین اُن کا ہمارے دین سے برتر ہے اسلیے
کہ وہ خداے یکتا کی وحدانیت کا اعتقاد رکھتے ہین اور ہم لوگ صلیب اور صورتون کو سجدہ کرتے ہین اور ہم لوگ قائل
اس بات کے ہین کہ خدا کے لیے زوجہ اور پسر ہے و حال آن کہ وہ یکتا فرد اور مستغنی عن الغیر ہی اور مجکو قول اُنکا معلوم ہی جس بات کے
وہ قائل ہین کہ مقتول اُنہین کا جنتی ہی اور مقتول ہم مین کا جہنمی ہی کیونکہ ہم لوگ اُنکے نزدیک کافر ہین غرضکہ اگر
تم لوگ اپنے اعدا پر ظفر چاہتے ہو تو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرو اور کلا اِلٰہَ اِلّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کہو آخر انھون نے کلمہ
توحید بالاعلان زبان پر جاری کیا کہ اُنکے شور و صدا سے پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر اور درختون اور

اور پتھرون مین غلغلہ پڑ گیا پھر جب دشمنان خدانے اُن کی آوازین سنین اور اُنکے کلمات سے آگاہ ہوے تو معلوم کیا کہ جماعت یرغون دین اسلام مین داخل ہوگئی بعد ازان سو سی نے باتفاق اپنی جماعت کے یرغون کو گھیر لیا اور کہنے لگا اے یرغون تجھپر ویل و ہلاکی ہو کیا تجکو یہ بات کفایت نہین کرتی کہ تو لوگون کے درمیان مین غادر اور دین نصرانی مین کافر ہوگیا تجکو یہ گمان ہی کہ تو نے اُنکے دین مین رجوع کی ہی تو وہ ہمپر تیری نصرت و مدد کرینگے اور عرب کہان ہین جو تیری صدائے استغاثہ اُن تک پہونچے گی اور عنقریب ہم تجھ سے فراغت کرتے ہین اور بُرے حال سے تم سب کو قتل کرتے ہین اب تم محمد کو پکارو کہ وہ تمھاری مدد کرین وبعد ازان اِن لوگون نے یرغون اور اسکے اصحاب پر حملہ کیا پس ان لوگون نے بھی آگے بڑھ کے بصدق نیت و بہ توفیق ارادت مقابلہ کیا اور اظہار کلمۂ حق کا اور اعلان درود کا سید خلق پر کیا اور اپنی تلوارون کو خون اعدا سے رنگین کیا اور اُن کو آب دم شمشیر سے سیراب کیا اور اُنسے جہاد کرنے مین منازل جنت کے طالب ہوے اور دنیا کو طلاق ثلاثہ یعنے طلاق بائن[1] دیا یا آن کہ اُنکے صدق شوق کی آگ بھڑکی تو زراعت کفر جلادی اور اس کو ہوا اڑا لے گئی پھر جب شمعین اُنکے افطار کی پرتو فگن اور مشعلین انکے انوار کی روشن ہوئین تو انھون نے سواے اس پروردگار واحد یکتا کے اور کسی شے کو ایسا نہ پایا کہ اسکی طرف اشارہ بوحدانیت یا صفت اُسکی بالوہیت یا نعت اسکی بازلیت کرین پس اُنھون نے توسن عبودیت کو میدان عذر خواہی مین جولان کیا اور بزبان اقرار پکارنیلگے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ یعنے ہم ایمان لاے ساتھ اس پروردگار کے جو کل عالم پر غالب ہے اور کہنے لگے اُسکے سوا ہم غیر کی عبادت کیونکر کرین وحال آنکہ بجز اُسکے کوئی ہمارا معبود نہین پس واے بر خجلت و ندامت جب ہم روبرو اسکے کھڑے ہونگے اُس روز سامنے اسکے حسب پیش کیے جائینگے دریںصورت ہم کس بضاعت اور سرمایہ سے اسکی رضا و خوشنودی کی خواہش کرینگے چنانچہ منادی قرآن اُنھین کی طرف اشارہ کرتا ہی وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْھِمْ یعنے اور دوسرے وہ لوگ جو اپنے گناہون کا اعتراف و اقرار کرتے ہین وہ ہین جنھون نے اعمال صالحہ اور افعال قبیحہ کو باہم مختلط کر ڈالا قریب ہی اور کچھ بعید نہین کہ حق تعالیٰ اُن کی توبہ قبول کرے پھر جب اُنکو ہول قیامت سے خوف ہوا تو انھون نے لشکر طاعات آراستہ کیا اور پاہاے امید رکاب اقبال مین رکھے اور اپنے لشکر عز و جلال کیساتھ جولان گر ہوے اور آفتاب اُن کے اسلام کا فلک اطاعت و انقیاد پر درخشان ہوا اور منادی جہاد ان کو ندا دینے لگا کہ اے اخیار نیکوکار تمپر سلام کہ بسبب تمھارے صبر و استقامت کے تمھارا کیا خوب گھر آخرت کا ہی **راوی** کہتا ہی کہ آخران ناکسون نے یرغون اور اسکی جماعت کو گھیر لیا اور وہ اشرار اُنپر چڑھ آئے یہان تک کہ یرغون اور اصحاب اسکے جس وقت معرض ہلاکت مین پہونچے یکبارگی دروازہ سور کا کھلا اور اس مین سے سو سوار مانند شیران غضبناک کے نکل آئے و بآواز بلند تہلیل و تکبیر کرتے ہوے پکار کر کہنے لگے کہ اے کلمۂ توحید کے کہنے والو نصرت و تائید سے خوش دل ہو دیکھو ہم آ پہونچے اور

[1] طلاق تین ہوتے ہین دو تک طلاق رجعی ہی کہ شوہر رجوع کر سکتا ہی اور تیسرا بائن ہی کہ حرام مؤبد ہو جاتا ہی ۱۲

تمھاری پکار پر ہم حاضر ہوے اور تمھاری مدد کو ہم نکلتے ہین عنقریب تم کو امر ہولناک سے ہم چھڑاتے ہین ہم لوگ
اصحاب نبی ہین صلی اللہ علیہ وسلم **واقدی** رحہ نے کہا اور یہ سو ر جسکے اندر سے یہ سو سوا نکلے تھے قلعون مین سے
وہ قلعہ جس کو میتا نے سپرد اصحاب رسول علیہ السلام کے کیا تھا اور وہ سوار وہ تھے کہ عیاض بن غنم نے عبدالرحمن
بن ابی بکر صدیق کو وہ سو سوار ہمراہ کرکے واسطے رسد غلہ لانے کے بھیجا تھا اور ان مین مقداد بن الاسود ضرار بن
الازور وسعد بن غنم الاسدی ومعمر بن ماجد السلمی و باری بن مرۃ القنوی و ہلال بن عامر الانصاری وغینہ بن رافع
الجہنی وحضر بن العیشور الفرازی اور مثل انھین بزرگوار ونکے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین پھر جب یہ سب اصحاب قلعۂ سول
مین پہونچے تھے تو طالوت والی حصن سول نے اُن سے ملاقات کی اور ان کو باکرام تمام اپنے یہان مہمان کیا اور اُن کی
ضیافتین کین چنانچہ یہ لوگ وہان تین روز سے طالوت کے پاس ٹھہرے ہوے تھے کہ یرغون اس نواحی مین وارد ہوا
اور اِسکو وہ امر پیش آیا جو مذکور ہوا پھر جس وقت ان اصحاب نے صدائے تکبیر اُنسے سنی تو باخود ہا کہنے لگے یہ لوگ
ایسے معلوم ہوتے ہین کہ ہمارے دین مین داخل ہوے ہین پس ہم پر ان کی نصرت واجب ہی تا آنکہ وہ سب دوڑ پڑے
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور اُن دشمنان خدا پر حملہ کیا اور یرغون اور اسکے ہمراہیون کی مدد کی اور وہ سب اشرار
شکست پاکر رات کو طرف مرج رغبان کے بھاگ کر پاس ملک شہریاض کے پہونچے اور جو کچھ انپر گذرا تھا ملک سے
بیان کیا یہ سنکے اُس کو زوال ملک اپنے کا یقین ہو گیا چنانچہ صبح ہوئی تو یرغون پاس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے گیا اور اُنکے روبرو شکر و سپاس خدائے عزوجل بیان کرنے لگا کیونکہ حق تعالی نے اس کو اور اسکے ہمراہیون
کو دشمنون کے ہاتھ سے اُن اصحاب مستطاب کے ہاتھ پر نجات دی اور یرغون اور اسکے اصحاب کا ایمان و اعتقاد
زیادہ ہوا اور اصحاب سے اپنی ساری حکایت نقل کی اور اُنکے ساتھ عیاض بن غنم کی خدمت مین روانہ ہوا پھر جب
یہ سب ماردین مین پہونچے تو ان لوگون کے پاس میتا بھی حاضر ہوا اور سارا ماجرا ان لوگون کا سن چکا تھا پس اُسنے
آکر اُنپر سلام کیا اور ان کی سلامتی کی مبارکبادی دی اور اسوقت میتا نے یرغون اور اُسکے اصحاب سے یہ بات
کہی کہ اگر تمھارا ارادہ ثواب جزیل کا ہو خداوند جلیل سے تو تم اپنے اسلام کو باتمام پہونچاؤ اس کام سے جو مین تعبیر
حالی کردن یرغون نے کہا وہ کون سا کام ہی میتا نے کہا تم اور تمھارے اصحاب یہین ٹھہرے رہو جب شام ہو
تو بعنایات و برکات خدائے عزوجل کفرتوتا کا قصد کرو پھر جب وہان رات کو پہونچو تو وہان کے باشندون سے
ظاہر کرو کہ ملک نے ہمین تمھارے پاس از برائے حفاظت شہر کے بھیجا ہی پھر جس وقت اندر شہر کے داخل ہو جاؤ تو
بنام خدا و برکت رسول خدا سے اسمین دخل و عمل کر لو چنانچہ یرغون نے ایسا ہی کیا کہ وہان متوقف رہا جب اندھیری
رات ہوئی تو اپنا لشکر اور اسباب ضروری ہمراہ لیکر روانہ ہوا اور اصحاب نبی کو وہین چھوڑا کہ وہ لوگ رسد غلہ
لیکر اپنے لشکر کو راہی ہوے اور یرغون جب کفرتوتا مین پہونچا اس وقت شب تمام ہو گئی تھی اور فجر کا ظہور تھا

تب یرغون نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہان کی بول چال مین اپنی آوازون کو بلند کرین یعنے اُنکی شناخت شغا
کی بولیان بولین تا وہ قوم ناآشنا وغیر سمجھکر وحشت نہ کرے اور ان کا اسباب بھی خچرون پر لدا ہوا وہان پہونچگیا پھر جب
اہل کفر توتا نے شور لشکر سنا تو بالاے سور شہر پناہ پر چڑھکر انپر مشرف ہوے اور جھانکنے اور پوچھنے لگے کہ تم لوگ کون ہو
اُن لوگون نے کہا ہم ملک شہریاض کے لشکر سے بھیجے ہوے تمھاری مدد کو آئے ہین اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا اس
قصہ مین عجب تر اور طرفہ تر یہ امر ہے کہ پیش ازین ملک شہریاض نے اپنا شتر سوار اہل کفر توتا کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا تھا
کہ ہم تمھارے لیے ایک لشکر ہمراہ حاجب کے روانہ کرتے ہین جس وقت وہ پہونچین تو تم اُن کے لیے دروازہ کھولدینا کیونکہ عرب
اُنکے آثار و عقب پر آوینگے چنانچہ جب یرغون اور اصحاب اُسکے وہان پہونچے اور اہل کفر توتا سے کہا کہ ہم لشکر
ملک سے آئے ہین تو اُن لوگون نے بے تامل دروازہ کھولدیا اور یہ سب اندر شہر کے داخل ہوگئے اور یرغون نے
کچھ کلام نہ کیا یہان تک کہ دار الامارۃ یعنے مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور مستقر بجلوس ہوا اور پھاٹک شہر اور
جو جو دروازے تھے سب مضبوطی سے بند کروالیے اور اپنے لوگون کو دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھادیا اسوقت اہل بلد
کو حکم کیا کہ اب تم لوگ اپنے اپنے گھرون مین جاکر آرام کرو کیونکہ ملک نے ہم کو واسطے نگہبانی بلد کے تعینات کیا ہے تب ان
لوگون نے بھی کہا ہمارے سردار ہر آئینہ حکمنامہ بھی ملک کا ہمارے پاس آیا تھا اسمین یہی لکھا تھا جو تم کہتے ہو کہ حاجب کو متولی
حفاظت بلد کا کرکے بھیجتے ہین پھر جب یرغون نے اُن کا کلام سنا تو معلوم کیا کہ بے شبہہ ارادہ ملک کا یہان لشکر بھیجنے
کا ہے تب یرغون نے ان سے کہا تم اپنے گھرون کو پھر جاؤ اور خبردار کوئی ہرگز تم مین سے رات کو گھر سے باہر نہ نکلے کیونکہ
اگر کوئی تم مین شب کو ہمارے سامنے پڑجاوے گا تو مارا جاے گا آخر وہ سب اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے یہان تک کہ سواے
والی بلد کے جو توتا کی جانب سے تھا اور سواے اُسکے غلامان وخدام کے اور کوئی اہل بلد سے پاس یرغون کے باقی نہ رہا پھر
جب ایسا موقع ہوا تو یرغون نے والی بلد اور اسکے غلامان کو گرفتار کرلیا اور اُن کو قتل کرکے اُن برجون مین جو خالی پڑے تھے
ڈلوادیا اور اپنے اصحاب سے فرمایا خوب ہوشیار اور بہت خبردار رہو اسلیے کہ ملک شہریاض اپنا لشکر اس شہر مین بھیجنے والا
ہے پھر جس وقت تم انکو دیکھو کہ وہ آپہونچے تو فی الفور اتر کر دروازہ کھولدو لیکن ایک پٹ پھاٹک کا بند رکھو اور
ایک کھلا پھر جو جو سوار آوے تو اُسکو دروازے کے باہر رکھو تاکہ وہ گھوڑے سے اُتر پڑے تب اسکے ہتھیار لیلو اور اسکو
باندھکر برج مین ڈالدو **راوی** کہتا ہے اسی حالت مین کہ یرغون اپنے اصحاب کو یہ باتین تعلیم کر رہا تھا ناگاہ لشکر
آپہونچا اور وہ ہزار سوار تھے اور افسر انپر ایک بڑا ندیم و مصاحب بادشاہ کا تھا تب اُنھون نے پکار کر کہا دروازہ
واسطے لشکر بادشاہ کے کھولدو اسوقت اصحاب یرغون مبادرت کرکے آئے اور پھاٹک کا ایک پٹ کھولدیا اور
دوسرا پٹ بند رکھا اور کہنے لگے کہ ہم آنے نہ دینگے مگر ایک ایک کو اسلیے کہ ہم کو خوف یوقنا اور اسکے اصحاب کا ہے ایسا
نہ ہو کہ وہ تمھارے شمول مین گھس آوین پھر جو جو سوار آتا تھا اسکو بیرون دروازے گھوڑے سے اتار لیتے تھے اور جب وہ اندر

پہونچتا تھا تو اُسکا ہتھیار لے لیتے تھے اور اس کو باندہ لیتے تھے یہانتک کہ وہ ہزار سوار اور بعد اُنکے وہ حاجب دوسرے اسب
یون ہی داخل ہوے اور باندھ لیے گیے پھر جب ان سب سے فراغ کر چکے تو باآواز بلند اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے لگے اور کہنے
لگے حق تعالی نے ہم کو فتح و نصرت عطا کی اور ہم کو فیروزمند کیا چنانچہ اس صداے کفر توتا مین زلزلہ پڑگیا اسکے باشندون
کے دلون مین اضطراب و رعب سما گیا اور ان کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ یعنی اہل اسلام اُن کے شہر پر مسلط ہوگئے پھر کسی کو
ان مین سے جسارت نہ ہوئی کہ شہر مین گھر سے باہر نکلے اور جو نکلا وہ قتل ہوا آخر جب صبح ہوئی تو یرغون نے اکابر و
مشایخ شہر کو اور بطارق بلد یعنی راہبان شہر کو طلب کیا جب وہ سب حاضر ہوے تو اُن کو گرفتار کر کے پاس عیاض
بن غنم کے روانہ کیا اور جو کچھ کیا تھا اور جیسا کہ گذرا تھا لکھ بھیجا پھر جس وقت یہ نامہ عیاض کے پاس پہونچا تو وہ سجدات
شکر بجا لائے اور پیشتر ایسا ہوا تھا کہ جب عبد الرحمن بن ابی بکر اور اُنکے ہمراہی رسد غلہ لیکر اپنے لشکر مین پہونچے تھے
تو اُنھون نے عیاض بن غنم اور مسلمین سے ماجرا یرغون کا اور جانا اسکا طرف کفر توتا کے بیان کیا تھا تو سارے مسلمین
منتظر تھے کہ اسکے پاس سے کیا خبر آتی ہے آخر جب اُن کو خبر فتح پہونچی تو حمد و سپاس خداے عز و جل بجا لائے اور فتح و
نصرت کی فال مبارک سے شادمان ہوے اور **واقدی** رح نے کہا پھر عیاض بن غنم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ چلو
سوار ہو اور قوم کو ہمراہ لو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ یعنی توانائی و قوة حاصل نہین ہوتی مگر باعانت و عنایت
خداوند برتر و بزرگ کے اور خالد ابن الولید کو حکم کیا کہ اپنے اصحاب کو لیکر میمنہ قوم پر رہے اور عمرو بن سالم سے فرمایا کہ وہ
اپنی جماعت کیساتھ میسرۂ قوم پر رہے اور حکم دیا کہ تم پہلے خروج نہ کیجیو جب تک کہ آتش جنگ مشتعل نہ ہووے اور برق
سنان و شمشیر نہ چمکے اسوقت حملہ کیجیو اور تلوارون سے لڑیو کہ یہ ترتیب بہتر ہے اور چاہیے کہ شعار تمھارا یعنی علامت شناخت
درمیان تمھارے تہلیل و تکبیر رہے اور اپنی مدت عمر کو آخر اور امید زندگانی فانی کو منقطع سمجھو اور حیات ابدی باقی سے
رغبت رکھیو اور دور بھاگو اس دار ناپائدار سے کہ مقام رنج و محن و محل حوادث و ہلاکت ہے پس تم فریب دنیا مین
نہ پڑو کہ وہ تم کو خدا سے غفلت و بے پروائی مین ڈالے گی پس ہمت کرو استقامت اور ثابت قدمی پر مثل و قوف
و ثبات ان لوگون کے جو حلاوت وصال آلہی مین مبتلاے بلا ہوے مگر مصون و محفوظ رہے اور یہ کہ حق تعالی نے
ان کو امر کیا کہ ہماری طاعت پر قائم رہو پس ان لوگون نے سر تسلیم خم کیا اور جمیع علایق سے مجرد ہو کر رات کو اس کی
عبادت مین قیام کیا اور رہر گاہ وہ لوگ محبت آلہی مین ایسے شوریدہ سر و از خود بیخبر ہوگئے تو حق سبحانہ تعالی نے
ان کی مدح و ثنا فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا یعنے وہ لوگ ہین جنھون نے اعتقاد کیا کہ اللہ جل شانہ
ہمارا پروردگار ہے پھر اسی عقیدے پر قائم و مستقل رہے **راوی** کہتا ہے پھر وہ اصحاب مستطاب اُن جہات
مقررہ پر جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا یعنے میمنہ اور میسرہ پر جا کر مستعد ہوے اور موحدون نے صفین جنگ کی
مرتب و آراستہ کین اور پھریرے نشانونکے اڑنے لگے اور شقے علمون کے کھل گئے اور باہم وعدے ملاقات

روز موعود کے کرینگے اور کہتے تھے اِلٰھُنَا مَا لَنَا سِوَاکَ مِنْ نَصِیْرٍ فَاَنْتَ نِعْمَ الْمَوْلیٰ یعنے اے خداوند ہمارے تیرے
سوا کوئی ہمارا یاور نہین ہو اور تو ہی کیا خوب مولیٰ ہو اور کیا ہی اچھا مددگار ہے **راوی** کہتا ہو اور لشکر روم
مین پکار پڑی کہ مسلمانون نے اپنی صفین درست کین اور بڑھ آئے مین آخر وہ بھی مستعد بجنگ ہوے اور زرہ وغیرہ
لباس حرب سے چست و درست ہو گئے اور آخرت سے گریز کر کے طرف صلیب کے تضرع و زاری کرنے لگے اور جب
نشانون کو اُٹھایا تو اُنکے قسیسین و رہبان اُنپر تلاوت انجیل کرنے لگے اور باعث ان کے شرک کے دروازے
دوزخ کے انپر کھل گئے اور انکے لشکر پر بسبب کفر مانند دخان کے تیرگی سی چھا گئی اور پیشروان کے لشکر کا شیطان
تھا اور ان لوگون مین شور بلند تھا اور وہ اضطراب مین پڑے تھے پھر جس وقت اہل اسلام نے ان کی کثرت
جمعیت کو دیکھا کہ تمام قوم ان کی مجتمع تھی تو اُنھون نے حکم قضا و قدر تسلیم کیا اور کہنے لگے ہم راضی بقضا و قدر ہین
اس وقت غیب سے ان کو ندا پہونچی یعنے الہام ہوا کہ ہم نے تمھاری جانون کو مول لیا اور تم سے قبول کیا تمکو چاہیے کہ حکم خداوند
عزوجل پر صبر و استقامت کرو اور منہ نہ پھیرو اور پیٹھ نہ دو کیونکہ حکم سابق ہو چکا اور قلم لوح پر جاری ہو گیا اور
اُسنے بامر خداوند تقدیر کے یہ لکھا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی یعنے خداوند عالم نے مول لیا پس وہ بولے جس کے لیے منت
شایان ہو اور سراسر اُس کا احسان ہو وہ ہم سے کیا چیز ہے جو مول لے گا تب ہاتف غیب نے جواب دیا
کہ تمھاری جانون کو مول لیا اور تمھارے اموال کو قبول کیا عوض مین جنت کے کہ تمھارے لیے
بدلا ہے جنت سے اُنھون نے کہا بہر حال ہم نے تسلیم و رضا اختیار کی تا کہ ہم عشرۃ کدہ بہشت مین فائز ہون
پھر اُنپر القا ہوا کہ تم بطرف بازار خرید و فروخت آخرت کے کوچ کرو کہ وہان تمھارے لیے ہم نے مژدہ ہاے بہار مہیا کیے ہین
اور تمھاری بعض ارواح کے واسطے خداوند عزوجل جلوہ گر ہے پس یہ مژدہ پاکر ان سب مشتاقون نے
خداوند عالم کی تسبیح کی اور سجدے کیے اور آوازین اپنی ساتھ توحید و تمجید کے بلند کین پھر جب اُن کو یقین وصال ہوا
تو سہیل حال یعنے کوکب نیر مے بال طالع ہوا اور اشجار اُنکے احوال کے شگوفہ آور ہوے اور نقیبان ملاء اعلیٰ سپہر
برین پر اُن کو منجانب رب العالمین ندا دیتے تھے کہ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ یعنے مین تمھارے اعمال خیر سے خبردار ہون
پھر اُنھون نے جب سنا کہ منادی خاطر اُن کو شام و سحر بشوق لقا ندا کرتا ہو تو اُنھون نے اپنی جانون کو نثار کیا اور
اپنے پروردگار کو راضی کیا اور جہاد مین کمال جہد کی اور حملہ کرنے مین شتابی کی اور حوض شہادت پر وارد ہو کر سیراب
ہوے اور جنگ دشمن سے پسپانہ ہوے اور برابر پیکار کفار مین مشغول رہے یہان تک کہ جب دن تمام ہوا اور
شام ہوئی تو مجاہدین اسلام کہتے تھے کہ کاش ہمارے لیے برابر دن رہتا اور تاریکی رات کا غلبہ ہمپر نہ ہوتا **راوی**
نے کہا جب تیرگی شب گذر گئی اور روشنی صبح کی ہر طرف پھیل گئی تو مسلمانون نے مبادرت کی طرف حرب و ضرب
کے اور مہلت نہ دی بعض نے بعض کو پیش ازان کہ واقع ہو حملہ مشرکین کا مسلمین پر پس اُنکے لشکر میمنہ کو شکست ہوئی

پھرانکے لشکر میسرہ نے شکست پائی اور اصحاب سوال نین گھس گئے اور تمام روز قتال کرتے رہے پھر جب شب
ہوئی تو از ہمدیگر جدا جدا ہوگئے اور جب تیسرا روز ہوا تو لشکر اسلام مین خالد بن الولید متولی و مہتمم جنگ ہوا
اور اُسنے لشکر کو بترتیب شایستہ آراستہ کیا کہ میمنہ پر قبیلہ باہلہ اور طے کو مقرر کیا اور میسرہ پر بنی عدی وغیرہ و فزارہ
کو قرار دیا اور مقابلہ اعدا پر اپنے چپ و راست قوم کندہ و عاملہ و مرۃ کو قائم کیا اور قلب لشکر مین دلیران انصار کو جو جانبازان
کارزار اور اہل انتصار تھے برپا رکھا اور علم میمنہ بدست عامر بن طرقہ و لواے میسرہ بدست ضرار بن الازور دیا اور نشان لشکر
اپنے امین و الیسر کا عبدالرحمٰن بن الاشتر کو سپرد کیا اور رایت قلب لشکر کا حوالہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے کیا پھر جب اس
اسلوب سے ترتیب لشکر ہو چکی تو خالد نے لوگون سے خطاب کیا کہ ڈرتے رہو اُس خدا سے جسکی طرف تمھاری بازگشت ہے
اور خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی تمھاری تائید اور نصرت کا متکفل و ضامن ہے اور تم خبردار ہو اس بات سے
کہ اہل اسلام تمھارے سامنے سے قتل کیے جاوین اور تم جنگ مین پیروی ان لوگون کی کرو جنھون نے تم سے پہلے ملک
شام کی فتح کی اور جو کوئی تم مین منھ پھیرے گا اور پیٹھ دے گا اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور اسپر غضب خدا متوجہ ہوگا اور
خوب جان لو اس بات کو کہ حق تعالی نے جہاد کو اور قتل عناد کو تمپر فرض و واجب کیا اور یقین کرو اس بات کو کہ
محبوب تر بیش خداوند عز و جل دو قطرے ہین ایک تو قطرۂ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور دوسرا قطرہ اشک جو خوف خدا
مین بہے اور آج وہ روز ہے جسکے اجر و جزا کا کچھ شمار نہین اور اے بندگان خدا اختیار تقوی کرو واسطے خداوند عز و جل کے
اور ایسے مقام پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم بڑے بڑے مقامونپر جا رہے ہو اور دور رہو بودے ہو جانے سے کہ تمھاری
ہیبت جاتی رہے گی اور اپنے نبی کی شریعت کو برپا رکھو اور یقین رکھو اس امر کا کہ حق تعالی صابرون کے ساتھ ہے
اور وہ اجر نیکوکارون کا ضایع نہین کرتا ہے اور اب مین تمھارے بھائیون مین سے ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر طرف
صلیب کے جاتا ہون اور مین پھرنے والا نہین ہون مگر گرد صلیب کے ساتھ شکست دینے کافرون اور مشرکون کو
چنانچہ خداوند جل ذکرہ نے فرمایا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے نصرت کرنی مومنین کی ہمپر لازم ہے پھر جس وقت
کہ تم دیکھو کہ صلیب قوم مائل بطرف زمین ہوا تو فوراً حملہ کرنا اور درنگ نہ کرنا اور نہ مہلت لینے دینا پھر جب خالد انکو
وعظ کر چکا تو ہر ایک علمدار و نشان بردار کو اپنی اپنی جا پر بترتیب قائم کیا اور دلاوران اہل اسلام مین
سے جس کو انتخاب کرنا تھا منتخب کر لیا اور پھر لوگون سے تاکید کی کہ جس وقت تم دیکھو کہ صلیب زمین پر گرا فی الفور
حملہ کیجیو حق تعالی تم کو نصرت دے گا یہ کہکے خالد اور اسکے اصحاب نے حملہ کیا اور طرف لواے ملک شہریاض کے اُسکے
صلیب بزرگ پر قصد کرکے جا پڑے اور کثرت لشکرون کی اُن کو حملہ کرنے سے روک نہ سکی **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہا مجھے روایت پہونچی ہے اُس شخص سے جس پر مجھے وثوق حاصل ہے کہ جب خالد اور اسکے ہمراہیون نے حملہ کیا تو کفار
کے لشکرون کو پراگندہ کر دیا اُنکے مبارزون کو ہلا دیا اور اُنکے دلیرون کو انکے مقامون سے ہٹا دیا اور سرداران نصرانیہ

کوانکے مراتب سے اتار دیا اور ان کو سوائے اپنی تلوار ونکے اور کسی پر اعتماد و تکیہ نہ تھا اور انھون نے صفوف اعدا کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا تھا جب ملک شہر یاض نے شجاعت اصحاب رسول اللہ صلعم کی اس مرتبہ کو دیکھی تو تاج سر اپنے سر سے پھینکدیا اور رئیسان نصاریٰ و خوانین و سلاطین وغیرہ سب خوفناک ہوے اور کہنے لگا اے مشعر روم بنی اصفر خوب یقین کر لو اس امر کو کہ درمیان زوال دولت و سلطنت تمھارے یہی آج کا روز ہو پس چاہیے کہ تم مقاتلہ کرو اپنے دین کیلیے اور واسطے اپنے خاندان اور ملک اور اپنے اہل و اولاد کے اور خبردار کہ تم پیٹھ پھیرو پھر جو شخص منہ پھیرے گا اُسپر غضب مسیح کا ہوگا کہ مسیح اسکو داخل جہنم کرے گا اور **راوی** کہتا ہو مجکو روایت پہونچی ہو کہ اسی روز متبرک بزرگ اسکا جس سے اُنکے دین مین مشورہ کیا جاتا تھا وہ بھی وہان آ پہونچا اور اُسکے ساتھ تمام قسیسین و شماس ورہبان ارض جزیرہ کے آئے تھے تاکہ اہل روم کو قتال پر آمادہ و مستعد کرین اور اس متبرک کا نام روم مین دین الدیر تھا اور وہ دیر مین رہا کرتا تھا اور اس دیر کو دیر فرقوت کہتے تھے اور یہ لوگ قبل حملہ کرنے مسلمین کے پہونچے تھے اور وہ دین الدیر درمیان صفوف لشکرون کے کھڑا ہو کر وعظ کرتا تھا کہ جو کوئی تم مین سے اپنی حرمت کو شکست دے گا یعنے اپنے خاندان کو فرار کرنے سے رسوا کرے گا تو اس کو مسیح کبھی قبول نہ کرے گا بعد ازان کہ وہ وعظ کر چکا تو اس قوم سے مع اپنے ہمراہیونکے جدا ہوا اور ایک رایت پر شناخت کی علامت و نشانی باندھی اور قوم مین بلند کیا اور صلیبون کو اونچا اور انجیلون کو وا کیا اور خدائے یکتا کے ساتھ شرک کرنے والے ہوے **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی عبد اللہ بن مالک نے اُسنے موسی بن ابی الغام سے اُسنے اشعث سے اُسنے یحیی سے اُسنے کہا مجھ سے روایت بیان کی بشیر بن عامر نے کہ وہ ان لوگون مین سے تھا جو جنگ مرج رغبان مین حاضر تھے اور یہ روز یعنے جو یہان مذکور ہو رہا ہو جنگ روز سہ شنبہ تیسری شہر صفر ۱۵ ہجری کو تھا اور ایسا ہوا کہ ملک شہر یاض نے شہر راس العین اور اپنے تمام شہرون مین سوارون کو بھیجکر وہان کے اہل و اولاد اور لشکریون کے عیال و اطفال کو اور تمام بزرگان نصاریٰ اور اُنکے زنان و فرزندان کو بلوا لیا اور روز جنگ ان سب کو دروازہ خیام پر کھڑا کیا اور ان کو حکم کیا کہ ہر ایک عورت اپنے بچے کو ہاتھون پر اُٹھائے اور اپنے شوہر اور اپنے برادر کا نام لیکر شور مچائے اور یہ اسواسطے کیا تاکہ وہ لوگ قتال مین ثابت قدم رہین چنانچہ صدائے شور و غوغا ہر طرف سے بلند ہوئی اور تلوارین چلنے لگین اور اہل روم نے بسبب اپنی زنان و فرزندان و بپاس تبرک یعنی دین الدیر کے بغایت عظیم ثابت رہے اور اُنکے مقابلے مین مردان مین کھڑے ہوے اور پیکان پہنا ور سے اُن کو تیر مارتے تھے اور خالد بن الولید نے باتفاق اپنے اصحاب کے اس وقت حملہ کیا اور قصد صلیب کا رکھتا تھا اسوقت عیاض بن غنم سے لوگون نے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے **شعر**

سنحمل في جمع اللئام الكواذب
بفتيان صدق من كرام الاعاذب

ونقري رؤوسا منهم بالقواضب
فيا معشر الاصحاب جدوا وجندوا

وننصر دين الله في كل مشهد
وكروا على خيل كرام المناصب

فَدُونَکُمْ اقصدَ الصَّلِیْبَ فَبَادَرُوْا لَنَرضِیَ لَہُ الْخَلْقَ مُعْطِی الْمَوَاہِبَ × یعنے قریب ہی کہ ہم حملہ کرین اس جماعت مین
جو لیئم و کاذب ہین اور کاٹین ہم سر اُنکے تلوارون سے اور نصرت کرین ہم دین خدا کی ہر جگہ جو ہمارے حاضر ہونے
کی ہے یعنے جہان ہم حاضر و موجود ہون اور نصرت کرنا ہمارا باتفاق ان جوانون کے جو صادق الوفا ہین بزرگان
عرب سے پس اے گروہ اصحاب کوشش کرو اور اعدا کو سنگسار کرو اور بار بار حملہ کرو سوار ہوکر اسپان بزرگ
نژاد پر اور باز نہ رہو قصد صلیب سے بلکہ مبادرت کرو اس قصد مین تا ہم رضامند کرین خداوند خلق کو جو بخشنے والا
مواہب و عطایا کا ہی **راوی** کہتا ہی کہ بعد ازان خالد نے باتفاق ہمراہیان اپنے بقصد صلیب حملہ کیا اور حال
یہ تھا کہ ملک شہریاض نے جب اپنے لشکر کی صفین مرتب کی تھین تو گرد صلیب اعظم کے بارہ ہزار سوار زرہ پوش کھڑے
کیے تھے اور اُنکے آگے خارہاے آہنی بکھیر دیے تھے تا کوئی اُن تک نہ پہونچے جب خالد اور اُسکے اصحاب نے حملہ کیا
اور صلیب کے قریب پہونچے اور اُن کے گھوڑون کی ٹاپین ان لوہے کے گوکھروٗن پر پڑین تو وہ گھوڑے منہ کے بل
گر پڑے اور پشت زین سے سوار بھی گرے اور اہل روم بھی اپنی شدت غیظ و خشم سے ان سوارون پر آگرے اور بہ
شدائد تمام ان کو پکڑ لیا اسلیے کہ سواران خالد بسبب خار آہنی کے جو کہ گھوڑون سے زمین پر گر پڑے تھے تو رومیون
نے یکبارگی جمع ہوکر ان کو گرفتار کر لیا اور ہر جانب سے شورش و صداے دار و گیر بلند ہوئی اور وار تلوارون
کا کرنے لگے پھر جس وقت امیر عیاض بن غنم نے سنا کہ خالد اور اصحاب اُسکے ایسی آفت مین پھنس گئے اور اِس
مصیبت مین پڑ گئے تو اِسپر بہت شاق و دشوار گذرا اور اپنے دل سے کہنے لگا کہ اے ابن غنم پیش خدا تیرا کیا عذر
ہوگا کہ تیرے نشان کے تلے اُن بزرگوارون پر کیا گذری تب عیاض نے باواز بلند شور کیا اے گروہ مسلمین حملہ کرو اور
دیر نہ کرو اور اپنی ہمتون کو بلند کرو اور تعجیل کرو کہ ان سردارون سربازون کو دشمنون کی قید سے مخلصی دو
اور حق تعالی سے طلب نصرت کرو **راوی** کہتا ہی جس وقت عیاض درمیان مسلمین کے صیحہ کر رہے تھے اور رومیون
نے خالد اور اسکے اصحاب کو اپنی صفونکے سامنے کھڑا کیا تھا اُس وقت وضاح بن مجید بن خافور بن عمرو بن سالم
بن النابغۃ الدنیانی نہایت غمناک و اندوہگین ہوا اور وہ فصیح ترین مردم تھا از روے کلام کے اور جواںمرد ترین از روے
اکرام کے اور تیز تر تھا زبان مین اور بلیغ ترین بیان مین اور وہ حلیف خالد بن الولید کا تھا اور اسی روز مرج
رغبان سے آیا تھا چنانچہ اُسنے مسلمین سے خطاب کیا اور کہا اے گروہ مومنین بہ تحقیق کہ صبر و ثبات یہ دونون دو شکر ہین
تو ایسا نہو کہ یہ دونون تمپر غالب آوین کہ تم بے صبر و ثبات ہوجاؤ آج کا روز سخت روز مصیبت ہی کیا ہوا وہ تمہارا
فخر اور کیا ہوئی تمھاری مروت اور کہان ہی دین تمھارا کہ تم اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو دشمنونکے ہاتھون
مین چھوڑتے ہو پس تم کو لازم ہی کہ اُن کو اس آفت و ہلاکت سے نکالو اور ڈرو اُس خدا سے کہ اُسی کی طرف تمھاری بازگشت
ہے اور خوب جان لو کہ ترک کرنا اشیاے نفیسہ کا اور اختیار کرنا کالاے خبیثہ کا لائق نہین ہی تم کو کیا متحقق نہین ہوا کہ

دُنیا مائل بزوال و فنا ہی اور آخرت عشرت کدۂ بقا ہی اور کیا تم کو معلوم نہین ہی کہ اولو العزمی روحانیہ اور کالبد جسمانیہ یہ سب سرائے دنیا سے طرف دار آخرت کے انتقال کرتے ہین پس دنیا سے کوچ کرنا لابدی ہی اسواسطے کہ بقا دنیا کی بہت قلیل ہی پس زاد لے لو اے معاشر ارواح کیونکہ رواح[٥١] قریب ہی یعنے وقت مراجعت آخر روزگار نزدیک ہی اور قصد تمھارا مین جانتا ہون اور مراد تمھاری مین سمجھتا ہون اور حال یہ ہی کہ یہ سفر تمھارا لا اتفاق ہی آمین احتیاج زاد راحلہ کی ہی لوگون نے کہا وہ کونسی زاد ہی جو ہم لیوین اور اُس سے کوتاہی نہ کرین تو کہا زاد وافی وہ ہی جسکو حق تعالیٰ فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی یعنے زاد سفر لے لو کہ بہترین زاد تقوی و پرہیزگاری ہی تب ان لوگون نے کہا یہ تو وہ زاد ہی کہ ہم مین سے بعض اُسپر قادر ہین اور بعضے وہ ہین جو اُسپر قادر نہین ہین تو کہا گیا دو رہو اسبات سے کہ باز رہو اس سفر سے بغیر اعمال کے پس سفر چاہتا ہی کہ عمل اُس روز کا کرو کہ جس مین نہ بیع ہی نہ دوستی پھر جس وقت ان لوگون نے زاد اخلاص اپنا درست کیا اور مردار دنیا سے کنارے ہوگئے تو ان کو خلعت فضل و انعام کا پہنایا گیا اور تاج عز و اکرام کا اُنکے سر پر رکھا گیا اور فردوس اُن کا مقام مقرر کیا گیا چنانچہ حق تعالیٰ اُنکے حق مین فرماتا ہی کَانَتْ لَھُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا یعنے اُن کے لیے باغہاے فردوس مہمان خانہ ہی اور کہا گیا کہ سنو جو کچھ حق تعالیٰ نے ان کے بارہ مین فرمایا ہے فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ یعنے بعضے اُنمین وہ ہین جنھون نے اپنی مدت زندگی تمام کی اور بعضے اُن مین سے منتظر ہین **راوی** کہتا ہی کہ یہ کلام وضلح کا سُنکے مسلمانون نے اپنی خاطر عالی اور ہمت وافی سے رومیو پر حملہ کیا اور اُنکے سینون مین نیزے مارے کہ اُنکے سرونپر طائر اجل پر مارنے لگا اور اُنکے لشکر مین گھسکر ایسی تیغزنی کی کہ اُنپر وہ دن شامت کا ہوگیا **راوی** کہتا ہے کہ درمیان اُنکے بقیۂ روز سے تاشب ہنگامہ کارزار گرم رہا شبان گاہ لشکر طرفین قتال سے کنارے ہوے اور اہل اسلام حال پر خالد و اصحاب کے متاسف اور اُن کی اسیری پر غمگین پھرے جس وقت خالد اور اسکے اصحاب اسیر ہوگئے اور شام کو دونون لشکر از یکدیگر جدا ہوے تو ملک شہریاض نے ان قیدیون کو ہمراہ اپنے حاجب[٥٢] نقیطا بن عبدوس کے طرف شہر راس العین کے روانہ کیا اور اُسکے ہمراہ ہزار سوار کردیے اور حکم دیا کہ ان کو شبا شب لیجاؤ اور راہ طے کرنے مین بہت تعجیل کرو اور ان کو لیجا کر والی راس العین کے سپرد کردو چنانچہ وہ لوگ اُن قیدیون کو لیکر روانہ ہوے اور ہنوز فجر نے طلوع نہ کیا تھا کہ راس العین مین پہونچگئے اور ملک شہریاض نے ایک ایسے شخص کو بھیجا تھا جو والی راس العین کو اِس قصے سے آگاہ کرے پس والی مذکور اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر ان لوگون کی ملاقات کے خاطر باہر تک آیا اور شہر راس العین مین ان لوگونکی آمد کا شور وغل پڑگیا اور کوئی ایسا نہ تھا کہ پیچھے رہگیا ہو بلکہ وہ روز ان کا روز مشہود تھا کہ تمامی مردم شہر حاضر و مجتمع ہوے آخر والی راس العین نے اُن سب قیدیون کو بڑے کنیسہ مین جو کہ اب مسجد جامع ہی ڈالدیا اور طوق و زنجیر مین جکڑدیا **راوی** کہتا ہی کہ مجھ سے **روایت** بیان کی قاہم الیشکری نے بشار بن عدی سے اُسنے مراقتہ بن زہیر سے اُسنے خزیمۃ بن عازم سے اُسنے اپنے جد عبداللہ بن عامر سے اُسنے

کہا ایسا اتفاق واقع ہوا کہ جب رہا وحران وسروج کی فتح ہوئی تھی تو یوقنا نے رودس اور اسکے اصحاب کو مجتمع
کیا اور ان سے کہا تم لوگ آگاہ ہو اس بات سے کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اِن بلاد یعنے رہا وحران وسروج
وغیرہ کو تو ہم پر فتح کردیا باقی رہا راس العین سو وہ شہر عظیم ہو اور حال یہ ہو کہ اہل راس العین نے بہت سے آلات
حصار وسامان پیکار مہیا کیے ہین یہان تک کہ امر اسکا صعب وسخت تر ہو گیا اور فتح اس کی مسلمانون کے ہاتھ
سے دشوار ومتغیر ہو گئی اور مین بے شبہہ آمادہ ہون اس بات پر کہ اپنی جان کو راہ خدا مین فدا کرون اور
اپنے اصحاب کو لیکر وہان جاؤن کیا عجب ہے کہ اندرون راس العین کے داخل ہون اور امید ہو کہ حق تعالیٰ میرے
ہاتھ پر اُس کو فتح کردیوے یہ سُنکے سعد بن زید نے اُس سے کہا حق تعالیٰ تیرے عزم کو استوار کرے اور تیرے امر کو
پایدار کرے **راوی** نے کہا کہ یوقنا اُسی شب کو روانگی پر آمادہ ہوا اتفاقاً جاسوسان ومخبران مسلمین حران کی طرف
سے آپہونچے اور یوقنا کو خبر دی کہ عاصم بن رواحہ متنصر یعنے جو نصرانی ہو گیا تھا وہ پانسو سوار اپنی قوم اباذالشمطا
کی جانب سے لیکر آیا ہو کیونکہ اباذالشمطا ہنگام فتح حران وغیرہ کے اپنی قوم کو لیکر طرف قسطنطنیہ کے گیا تھا اور
اِس باب مین نامہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پاس ہرقل بادشاہ کے اس مضمون سے پہونچا تھا کہ اسکو
اپنے ملک سے نکالدو چنانچہ بادشاہ نے اس کو نکالدیا تھا اور وہ ساری قوم ہر طرف متفرق ہو گئی تھی پس اُنھین
مین سے عاصم بن رواحہ نے پانسو سوارون سے ملک شہریاض کو نامہ لکھا اور اس مین یہ لکھا کہ مین بلاد قسطنطنیہ
سے نکلکر آپ کے بلاد مین آپ کی خدمت گذاری کیلیے حاضر ہوا ہون اور اس نامہ کو بدست ایک شخص کے
اپنے عمزادون مین بھیجا اور نام اُس شخص کا رفاعہ بن ماجد تھا چنانچہ یہ شخص پاس ملک کے پہونچا اور نامہ سپرد
کیا ملک عاصم کے آنے کی خبر سنکر نہایت خوش ہوا اور اس سے امر کیا کہ بہت جلد عاصم اور اسکے ہمراہیون کو
حاضر لاوے اور ملک نے کسی کو طرف والی راس العین کے بھیجا اور حکم بھیجا کہ شہر مین ایک مکان واسطے عاصم
اور اُسکے ہمراہیون کے خالی کردو کہ جس وقت وہ پہونچین تو وہ اسی مکان مین اُترین پھر جس وقت یوقنا نے
جاسوسون خبر رسانون سے یہ خبر سنی نہایت شادمان ہوا اور پوچھا کہ تم کس راہ سے آتے ہو انھون نے کہا راہ
سروج سے ہم آتے ہین اور درمیان ہمارے اور انکے ایک رات کی راہ باقی ہو یہ سنکے یوقنا کو نہایت خوشی حاصل
ہوئی اور اسکے ہمراہی اور مصاحب اسکے مثل عمر بن معدی کرب سعید بن زاہد اور جو لوگ اُنکے ساتھ تھے سب
بہت خوش ہوے پھر سب کو ایک مقام کمین اور گھات مین بٹھایا اسلیے کہ اُن کو معلوم ہوا کہ عاصم مع اپنے
ہمراہیون کے اسیطرف سے گذر کرے گا پھر جس وقت شب نے اپنے خیام ظلمت کے زمین پر برپا کیے اور رخافقین
مین اپنے اعلام سیاہ قایم کیے ناگاہ سواران عاصم سامنے آپہونچے اور کمین نشینان یوقنا نے ٹاپون کی آہٹ سنی اور
گھوڑون کا سنکر متوقف رہے یہان تک کہ وہ لوگ ہر طرف سے وسط اور درمیان مین آگئے پھر جب اُنھون نے

اُن کو بیچ مین کرلیا تو ہر ایک اپنی کمین گاہ سے یکبارگی نکل پڑا اور مجموع سب نے اُن سوارون کو ہر سمت سے گھیر کر پکڑ لیا
اور اُن مین سے ایک بھی بھاگنے نہ پایا اور اُسکے اسباب و شتران پُر بار کو قبضہ مین کرلیا اور اپنے کمین گاہ کی طرف
پھر آئے اور اپنے گھوڑون سے اترے تب سعید بن زید نے ان اسیرون سے کہا تم مین امیر کون ہو کہ جس سے ہم کلام و
خطاب کرین اُنھون نے بطرف عاصم بن رواحہ کے اشارہ کیا تب سعید بن زید نے کہا اے ابن رواحہ تم مین اور ہم
مین کیا مناسبت ہے کہ تو نے اُن سے آمیزش کی اور اُنکی طرف مائل ہوا اور عرب العربا کو جو خاص عرب ہین چھوڑ دیا اسلیے کہ
تو ہم مین سے ہو اور ہماری طرف کا ہو اور حسب و نسب تیرا وہی ہو جو حسب و نسب ہمارا ہو اسواسطے کہ قبیلۂ نزار و ایاز و ربیعہ
و مضر ان سب کی رجوع و نسبت اور علاقہ و واسطہ سب کا اندازبن معد بن عدنان کے ہو اور حق تعالی نے اِن سب کی سکونت
کے واسطے اپنا حرم یعنے مکہ مقرر کیا اور اپنے خانۂ کعبہ کے جوار مین تم سب کا مسکن پسند کیا ہو اور حال یہ ہو کہ ہم سب بت پرستی
کرتے تھے اور عمل بقسمت الازلام[۵۱] کرتے تھے اور حرام راہون کی پیروی کرتے تھے یہان تک کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اور ہماری طرف بھیجا اور اُسپر یہ وحی نازل کی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
یعنے اے محمدؐ تو اپنے عزیز و اقربا کو خدا سے ڈرا اور اس نبیؐ کو حکم کیا کہ بمقام دار الخیزران[۵۲] اقامت کر پھر اس نبی نے لوگون
کو طرف خداپرستی و خداشناسی کے طلب کیا اور اُسنے سب کو فہمائش کی کہ تم لوگ اولاد اسمعیل بن ابراہیم خلیل سے
ہو و بہ تحقیق کہ خداوند عزوجل نے تم کو اپنی خلق پر فضیلت دی اور تم کو اپنے بلد حرم محترم اور بیت معظم اور مقام زمزم
مین آباد کیا اور پھر مین تم کو دیکھتا ہون کہ بتون کی پرستش پر متوجہ ہوا اور عمل بالازلام کے قائل ہوا اور شباب کفر
پر مائل ہو کیا تمھارے تئین عقل نہین ہو کہ تم کو باز رکھے اور کیا تمھارے تئین بینائی نہین ہو کہ تم کو روک لیوے کیا تم
صاحب حکمت بالغہ نہین ہو کیا تم اہل رائے بلند نہین ہو کیا اسی واسطے تم کو خدا نے پیدا کیا ہو کیا اسی کام کا تم کو
خدا نے حکم کیا ہو کہ تم پتھرون سے بتون کو تراشتے ہو اور فسق و فجور کی راہون پر چلتے ہو اور ایسے واحد جلیل جبار کے
ساتھ کفر کرتے ہو جس نے نہرون اور چشمون کو جاری کیا اور فلک دوار کو حرکت مین لایا اور لیل و نہار کو خلق کیا کیا تم
اس صانع کارساز کی شکر گزاری نہین کرتے جسنے نجوم و کواکب کو طلوع کیا اور اسی کی طرف کل عالم کی رجوع ہو اور جب
بُت پرستون نے کہا تھا اے محمدؐ تجھکو کس نے حکم کیا ہو کہ تو ہمارے خدا معبودون کو بد کہتا ہو اور ہمارے احلام و عقلا کو
احمق سمجھتا ہو تو اُسنے جواب دیا تھا کہ علم آلہی نے مجھکو حکم کیا اور عقل خدا آگاہی نے مجھے سمجھایا ہو کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو
شخص مصنوعات مین نظر و فکر کرتا ہو وہ خوب جانتا ہو کہ مصنوعات کیلیے کوئی صانع ضرور ہو کہ اسکو کسیطرح کا تغیر و زوال
نہین ہے پس مخلوقات مین نظر کرنی حکمت ہے اور خدا کی صنعت مین فکر کرنا مصلحت ہے اور اقرار بوحدانیت خدا نعمت ہے
اور ایمان بخدا رحمت ہو تب ان لوگون نے کہا کہ آخر تو کس کی پرستش کرتا ہو فرمایا مین اسکی عبادت کرتا ہون
جسنے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے وجود مین لایا اور اپنے عرفان کے لیے میرے دل کو کشادہ کیا اور میری آنکھون کو

[۵۱] قسمت بالازلام کی ایام جاہلیت مین تیرون سے اپنے کام اور مقاصد دنیاوی کی نسبت تفاول کرتے تھے ۱۲

[۵۲] خیزران بستان یعنے حجاز ۱۲

بینا کیا اور سائر مخلوقات کو خلق کیا اور تمام موجودات کو مقدر کیا اور کل مصنوعات مین صنعت اپنی ظاہر کی
اور ساتھ قضا و قدر کے اقسام رزق نازل کیا اور ہر ایک کیلیے روزی مناسب اتاری اسکی مشیت مین چون
وچرا کو گنجایش نہین ہو اور اسکی قضا و رضا مین مجال نہین ہو وہ کلام کرتا ہو مگر نہ بالفاظ زبان و دہان اور
وہ ارادہ رکھتا ہو پس ارادہ اس کا ظاہر نہین ہوتا وہ سنتا ہو اور دیکھتا ہو مگر نہ بگوش و چشم سر اور وہ برتر ہے
احاطۂ مکان و قید زمان سے اور منزہ ہو مشابہت و مباینت سے اور اُسنے فرمایا ہو لَا تَتَّخِذُوْا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ یعنے
دو خدا کا اعتقاد نہ کرو کیونکہ خدا واحد ہو بس اے ابن رواحہ کیا تو جانتا نہین ہو کہ جو کچھ مین نے بیان کیا ہو وہی حق
ہے اور قول میرا صدق ہو اور حق تعالی نے کسی نبی کو مبعوث نہین کیا مگر یہ کہ اسکی امت کو واسطے پیروی دین اسلام
کے حکم کیا چنانچہ قرآن مین فرمایا ہو مَا کَانَ اِبْرٰهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰکِنْ کَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ط
یعنے ابراہیم نہ یہودی تھا اور نہ نصرانی ولیکن وہ حقانی اور مسلم تھا اور نہ تھا مشرکین مین سے اور فرمایا خداوند عزوجل نے اَلْیَوْمَ
اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا یعنے آج مین نے تمھارا دین کامل کیا اور نعمت اپنی تمپر
تمام کی اور تمھارے اسلام سے جو دین تمھارا ہو مین راضی ہوا اور فرمایا وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰهِیْمَ هُوَ
سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ یعنے حق تعالی نے تمپر تمھارے دین مین کوئی عسر و حرج نہین ڈالا ہو سو تم ملت و طریقہ اپنے باپ براہیم
کا اختیار کرو کہ اُسنے تمھارا نام مسلم رکھا ہو پہلے سے پس اے عاصم تو خوب جانتا ہو کہ اس وقت تم لوگ ہمارے قبضۂ اختیار مین ہو کیونکہ
تم سب ہمارے بندی ہو اگر تم ساتھ خداے عزوجل کے ایمان لاؤگے اور تصدیق رسالت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی کروگے تو جو کچھ ہمارے لیے ہو وہی تمھارے لیے ہوگا اور جو کچھ ہمپر گذرے گا تمپر بھی گذرے گا اور اگر تم انکار کروگے تو ہم تم سب
کو قتل کرینگے **راوی** کہتا ہو کہ جب یہ کلام سعید بن زید کا عاصم بن رواحہ نے سنا تو کہنے لگا کہ اگر ہم تمھارے قول کی طرف
رجوع اور تمھارے دین کی پیروی کرین تو کیا ایسا ہو سکتا ہو کہ جو کچھ ہم نے حق تعالی کی ربوبیت و وحدانیت مین شرک
کیا ہے اور غیر خدا کو سجدہ کیا ہے اس صورت مین وہ ہماری مغفرت کرے گا سعید نے کہا البتہ وہ آمرزش کرے گا اسلیے
کہ اسلام جو کچھ قبل اسلام عمل مین آیا وہ اسکو واگذار کرتا ہو اور قبل اسلام جو کچھ تم سے فروگذاشت ہوا حق تعالی اُسکا
مطالبہ نہین کرتا ہو اور تم اپنے گناہون سے ایسا صاف و پاک ہو جاؤگے جسطرح مان کے پیٹ سے نکلتے ہو بعد ازان
وضاح نے یہ آیت پڑھی قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ط
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط یعنے حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ میری جانب سے میرے بندون سے بیان کر کہ اے میرے بندو
وہ بندے جنھون نے اپنی جانپر اسراف و ظلم کیا ہو یعنے گناہگاری و نافرمانی کی ہو تو وہ رحمت خدا سے ناامید نہون
بتحقیق کہ حق تعالی سارے گناہون کو بخشدیتا ہے کہ وہ آمرزگار و رحم کنندہ ہو پھر جب عاصم نے یہ کلام سعید کا سنا تو
کہا اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سواے

اللہ کے کوئی معبود بحق نہین ہو اور مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول اور فرستادہ خدا ہو پھر جس وقت
ہمراہیان عاصم نے دیکھا کہ عاصم اسلام لایا تو وہ بھی سب کے سب اسلام لائے چنانچہ اہل اسلام اس بات سے نہایت
مسرور ہوے اور کہنے لگے البتہ اب ہم پر واجب ہے کہ ہم ان لوگون کے دلون کو محظوظ کرین بعد ازان وہ سب وہان
سے کوچ کرکے حران کو گئے اور عاصم وغیرہ نومسلمانون کو وہان آتارا اور حران کو انپر چھوڑ دیا یعنے حران کو انکے حوالے
کیا اسوقت یوقنا نے کہا قسم ہو رب کعبہ کی اب ہم فتح راس العین کرینگے تب سعید نے کہا اے عبد اللہ تو کیونکر فتح کریگا
یوقنا نے کہا کہ عنقریب اس بیان کی خبر مین تجھے دونگا اور تجھے دکھلا دونگا بعد ازان یوقنا نے عاصم بن رواحہ سے درمیان
اپنے اور اسکے تخلیہ کرکے راز درپردہ بیان کیا اور کہا مین تجھ سے یہ چاہتا ہون کہ تو مجکو اور میرے چالیس اصحاب کو مشکین باندھکر
پیچھے شتران باردار کے شباشب راس العین مین لیجا اور والی راس العین پر ظاہر کر کہ جب ہم نے فرات سے عبور کیا تو یہ لوگ
ہمپر بطریق تاخت آپڑے۔ مگر ہم کو مسیح نے انپر غالب کیا اور فتح دی سو ہم نے بعضون کو قتل کیا اور باقی اِن سب کو
اسیر کر لیا ہو اور ان کو تمھارے پاس لائے ہین مگر خبردار اس کو ایسی قدرت اور ایسا اختیار ہمپر نہ دیجیو کہ وہ ہم مین سے کسی کو
قتل کر سکے اگر وہ ارادہ قتل کا کرے تو اُس سے کہیو کہ درمیان ملک شہریاض اور عرب کے جنگ برپا ہو تو کیا جانتا ہو کہ کون ہمارے
لوگون مین سے اُنکے یہان گرفتار ہو جاوے تو ہمارے پاس اُس کا یہی فدیہ ہوگا یعنے انھین مین سے عوض سربہا کاوے کر اپنا
قیدی چھڑا لینگے تب عاصم نے کہا بھلا ہم سارے اپنے اصحاب کو کیون نہ لیجاوین یوقنا نے کہا ابھی اسلام قوم کے دلون مین
جاگزین نہین ہوا ہو ہم اندیشہ کرتے ہین کہ کوئی اِن مین سے اشارہ وغمازی کرکے حال ہمارا زبون و فاسد کر دیوے
اور اعتماد و وثوق ہر ایک کے ساتھ متعذر ہو تب عاصم نے کہا واللہ بہ تحقیق قول تیرا درست ہو پھر عاصم نے حران مین
ان پانچون سوارون کو اپنے بنی عم کے یہان آتار دیا اور یہ بات جو یوقنا نے کی تو اس تدبیر سے تھی تاکہ وہ سب بطریق
رہاین یعنی بطور اول کے رہین **راوی** کہتا ہو کہ آخر عاصم اور اسکے رازدارون نے باز دیوقنا اور اسکے چالیسون
اصحاب کا باندھکر اور ان کو ابا ذ اشمطا کی حراست و قبضہ مین کرکے حران سے رات کو لیچلے اور راہی بطرف راس العین
ہوے پھر جب ایک مقام پر جو معروف بعلوی تھا پہونچے تو ناگاہ صدائے سم اسپان گوش زد ہوئی مگر اُسنے اپنا امر مخفی رکھا
یہان تک کہ جب اُنکے نزدیک گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ چار سو پچاس غلام حبشی کہ وہ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور
بعضے اُن مین تسبیح کر رہے تب اُنکو دیکھکر سعید بن زید اور ہمراہی اُسکے آگے بڑھے اور مثل انکے یہ بھی تکبیر کرنے لگے اور انسے قریب
ہوے تو دیکھا اور پہچانا کہ وہ سب موالی[1] اصحاب رسول خدا کے ہین اور افسر انپر واس ابو الہول ہو اور سبب ان لوگون کے
اسطرف آنے کا یہ ہوا کہ عیاض بن غنم نے نامہ اپنا بطلب کمک بنام ابو عبیدہ کے لکھا تھا اور کیفیت اجتماع قوم کفار
سے اطلاع دی تھی کہ یہ سب بمقام مرج رغبان جمع ہین سو جس وقت ابو عبیدہ نے نامہ پڑھا تو واس کو واسطے نصرت
اسلام کے حکمنامہ بھیجا اور یہ واس اور اسکے اصحاب ملک سمیاط اور اُسکے شہرون مین رہتے ہین اور جب سے سمیاط

[1] غلامان آزاد ۱۲

فتح ہوا تھا یہ سب اُسی دیار مین بود و باش رکھتے تھے چنانچہ جس وقت نوشتہ ابوعبیدہ کا واسس کو پہونچا تو اُسنے سمیطا
مین کسُی اپنے معتمد کو جسپر وثوق رکھتا تھا مقرر کر کے اس جمعیت غلامان حبشی کو جس کا ابھی مذکور ہوا ہمراہ لیکر اسطرف
آیا تھا غرض جب سعید بن زید نے اُن سے ملاقات کی اور باہم بسلام علیکم تعارف ہوا تو باعث اجتماع و اتفاق اپنی
جماعت کے خوش ہوے اور واسس نے شتران باردار کو دیکھا کہ اسپر یوقنا اور اسکے اصحاب سوار ہین تو کہنے لگا کیا تم نے
اِن اونٹون کو مع اسباب راہ لوٹا ہے تب سعید نے کہا یہ یوقنا عبداللہ ہے اور باقی سب اُسکے اصحاب ہین کہ ان لوگون
نے خدا کے واسطے جان نثاری کی ہے اور احوال سے اسکو مطلع کیا پھر جب ابوالہول نے کلام سعید کا سُنا تو اپنے گھوڑے کے
قربوس پر سجدۂ شکر کیا اور عبداللہ نے یوقنا کے پاس آکر سلام کیا اور کہنے لگا مرحبا و شاباش ہے اس قوم کے لیے جنھون نے
دنیا کو زہد و پرہیزگاری سے چھوڑ دیا اور مرضیات حق تعالیٰ کو طلب کیا بعد ازان ابوالہول نے سعید سے کہا اے
صاحب رسول اللہ اس حیلہ و تدبیر مین ہم کو بھی اپنے ساتھ شریک کروگے سعید نے کہا ہان تم بھی شریک رہو مگر ان شتران
باردار کو بطور ساربانون کے کھینچے چلو اور اپنی زرہین و ساز حرب چھپالو اور اسپر کمر بند کس لو اور آگے آگے اونٹون کو ہانکے
چلو گویا کہ تم لوگ ہمارے عبید و خدام ہو اس صورت مین جو لوگ تم کو دیکھین گے تو نہ پہچانین گے چنانچہ ان لوگون نے یون ہی
کیا جس طرح سعید نے فہمایش کر دی تھی کہ اُنھون نے اپنے ہتھیارون کو حمالون کے بیچ مین چھپا دیا اور اونٹون کو کھینچے
چلے جب زلیخہ تک پہونچے تو وہان اُتر پڑے اور زرہین وغیرہ ساز حرب کو پہن لیا اور پھریرے نشانون کے اور اُن
صلیبون کے جو اباذالشمطا کے ہمراہ تھے کھولدیے اور یوقنا اور اسکے اصحاب کو گھیر لیا اور بطور اسیرون کے بیچ مین کر لیا
اور لیچلے یہان تک کہ جب راس العین سے قریب ہوے تو سعید نے ایک شخص کو پاس والی راس العین کے بھیجا اور
وہ شخص عاصم بن رواحہ کے ہمراہیون مین تھا جو اسلام لایا تھا اور وہ اہل راس العین کا حلیف بھی تھا اور اسکو
پیشتر اسلیے بھیجا تھا کہ وہ والی راس العین کو آمد عاصم بن رواحہ اور اباذالشمطا کی خوشخبری دیوے پھر جب وہ فرستادہ
پاس والی کے پہونچا تو وہ اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر واسطے ملاقات و پیشوائی کے نکلا اور اُس فرستادہ نے اسبات کی
بھی خبر دی تھی کہ یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب بھی بندی مین آتے ہین چنانچہ اِس خبر کو منادی نے راس العین مین
پکار دیا تھا تو کوئی باقی نہ رہا مگر یہ کہ ہمراہ والی راس العین کے حاضر ہوا آخر سب نے ملاقات اُن اصحاب کی کی جو
قبضہ مین اباذالشمطا کے اسیر تھے بعد ازان گرد بگرد عاصم بن رواحہ کے آئے اور والی راس العین عاصم کو دوست
رکھتا تھا اور اسکو پہچانتا تھا جب اُسنے عاصم کو دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اور دونون نے آگے بڑھکر باہم معانقہ کیا
اور دونون طرف کی جماعتونمین بھی باخود ہا صاحب سلامت ہونے لگی اور حاکم راس العین نے عاصم سے پوچھا کہ تو نے
اِن لوگون کو اور راس مارق[1] یعنے یوقنا کو کیونکر گرفتار کر لیا ہے عاصم نے کہا جب ہم فرات پر پہونچے اور وہان سے عبور کیا تو
یوقنا اپنی جماعت کو لیکر ہمپر آیا پھر ہم نے اُن سے مقاتلہ کیا آخر ہم کو مسیح نے انپر فیروزمند کیا کہ ہم نے انمین سے پچاس آدمیونکو

[1] المارق الراغب عن الدین یعنی مارق وہ ہے کہ جو دین سے نکل گیا ہو ۱۲

قتل کیا اور ان لوگون کو گرفتار کرلیا اور باقی بھاگ گئے یہ سنکے حاکم راس العین بہت مسرور ہوا و بعد ازان طرف یوقنا کے
متوجہ و مخاطب ہوکر بزجر و درشتی کلام کرنے لگا مگر یوقنا نے کچھ جواب نہ دیا اور اہل روم یوقنا کو بشماتت گالیان دینے لگے پر
یوقنا اُنکی طرف نظر نہ کرتا تھا اور نہ اُنسے کلام کرتا تھا یہانتک کہ وہ داخل راس العین ہوے پس حاکم نے ان کو حکم کیا کہ ان
اسیرون کو پاس اُن اسیرونکے کرد و جو بیعہ[۵۱] نسطوریا مین بند ہین اور ان کی خوب محافظت رکھو اور ہم ملک شہریاض کو
لکھتے ہین کہ اِن لوگون کے باب مین اِسکی کیا راے ہو آخر ان سب کو نزدیک خالد اور اسکے اصحاب کے پہونچا دیا بعد ازان
عاصم نے حاکم سے کہا تو خوب جانتا ہو کہ درمیان ہمارے اور اہل عرب کے عداوت ہو اور یہ عرب یعنی قیدی مقدار جمعیت مین
مثل ہمارے ہین اور تو جو کسی کو روم یا ارمن سے اُنکی حفاظت کیلیے مقرر کرتا ہو اور یہ لوگ اُنسے باتمین کرینگے تو مین اُن
عرب کے اطلاق اور طلاقت لسانی سے اندیشہ کرتا ہون ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو ہموار اور ساز گار کرکے ملک کو اور تمکو ضرر پہونچاوین
لہذا صواب دید یہ ہو کہ ہم مین سے بعضون کو اندر بیعہ کے مقرر کردو اور بعضون کو بیرون بیعہ متعین رکھو کیونکہ جو کوئی جہاد و جہد
کرتا ہے وہ مائل براحت نہین ہوتا اور جو شخص دنیا مین اندک بھی تعب و رنج اُٹھاتا ہو وہ آخرت مین بہت چین و آرام پاتا
ہو چنانچہ والی راس العین نے عاصم کی راے صائب کو پسند و قبول کیا اور اس کو مع اُن اصحاب رسول خدا صلعم کے جو بہ
تبدیل ہیئت اسکے ہمراہ تھے بیعہ مین اُتار دیا اور یوقنا وغیرہ کو خالد کے شمول مین کردیا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بہ
اس صورت مین جمعیت مسلمانون کی چھ سو سوارون سے ہوگئی پھر جب یہ لوگ بیعہ مین مستقر و مستقل ہوگئے اور رات
تاریک ہوئی اُسوقت سعید نے خالد کے پاس جاکر سلام کیا اور کشود کار کی خوشخبری دی تب خالد نے کہا اے ابن زید
مجکو یہ خوشخبری اسیوقت سے معلوم ہوئی ہو جب یہان کے لوگ ذکر کرتے تھے کہ یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب بندی
مین آلیے ہین تب مین نے نور ایمان کو روشن دیکھکر اس امر کو صحیح معلوم کیا پھر سعید نے کہا کہ والی راس العین نے ملک شہریاض
کو خوشخبری گرفتاری یوقنا اور اسکے چالیس اصحاب کی اور بشارت آمد عاصم اور اسکے ہمراہیون پانسو اصحاب کی لکھی
ہو **راوی** کہتا ہو کہ جب ملک شہریاض کو یہ خبر پہونچی تو اُسنے حکم کیا کہ بوقات یعنی نرسنگے اور قرنے پھونکے جاوین پھر اس
بات کو مسلمانون نے سنا تو آپس مین کہنے لگے کہ قرنا بجانا اور نرسنگا پھونکنا نہین ہوتا مگر بسبب امر مہم کے اور جب عباد
بن بشیر عیاض بن غنم کے پاس گیا ہو تو عیاض اسکیلیے کھڑے ہوگئے اور اُسپر سلام کیا اور کہا اے ابن بشیر کس بات
کی بشارت تو لایا ہے خدا تیری آنکھون کو ٹھنڈا کرے مگر عباد نے کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ اُسکے ساتھ تخلیہ کیا اور
سارا ماجرا اُس سے بیان کیا پھر جس وقت عیاض نے بشارت عباد بن بشیر کی سُنی تو سجدۂ شکر خدا ادا کیا پھر عباد نے
کہا اے امیر سعید بن زید اور اسکے اصحاب نے آپ کو اور آپکے اصحاب کو سلام کہا ہو اور کہدیا ہو کہ تیاری جنگ
کی کرو امید ہو کہ حق تعالی تمہارے ہاتھو پر فتح کردیوے اسلیے کہ درمیان تمہارے اور فتح راس العین کے کچھ باقی نہین
مگر اسی قدر کہ وہ شکست پاکر فرار کرین اور تم فتح کرو عیاض نے کہا مجھے توکل ہو خداے عزوجل پر پھر جس وقت

[۵۱] بیعہ یعنی مسجد و معبد نصاری کا جو بمقام نسطوریا واقع تھی اور اسمین خالد ابن الولید اور اصحاب اسکے قید تھے کہ ان لوگون کو شہریاض نے جنگ میں بوقت گرفتاری کے پاس والی راس العین کے بھیجا تھا

ف صاحبان نشان
جس جس کی جماعت مین نشان تھا وہ خبردار و نشان
برادران ۱۲ * ۱۲

رات تاریک ہوئی تو عیاض نے سارے صاحبان نشان کو جمع کیا اور اُن سے باتین کین اور اُنکو تاکید کی کہ کسی سے کسی امر کو بیان نہ کرو کیونکہ خوف جاسوسان روم کا ہی اور ایسا نہ ہونے پاوے کہ صبح نمایان ہو جاوے مگر یہ کہ تم ساز و سامان حرب سے درست ہو راوی کہتا ہی کہ ہنوز صبح روشن نہ ہوئی تھی کہ مسلمان اپنے اسباب حرب سے آراستہ ہو گئے پھر جسوقت آفتاب برآمد ہوا اور زمین پر دھوپ پھیلی تو خود اپنے اور بارگیر اپنے اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور آتش حرب افروختہ ہوئی اور شرارے اُسکے اڑنیلگے اور قبائل ازیکدیگر متفرق ہو گئے اور آتش جنگ مشتعل ہونیلگی اور شیرون اور دلیرون نے حملہ کرنا شروع کیا اور اپنے رخسارونکو خاک پر وقت دعا کے ملتے تھے اور اپنے شدائد احوال پر صبر و شکیب رکھتے تھے اور مدتہاے عمر آخر ہو چکی تھی اور اجل قریب آپہونچی تھی پس وہ یعنے اہل اسلام جنگ مین وفاداری اور پورا کام کرتے تھے اور دشمنونکے لشکر سے قریب ہوتے جاتے تھے اور جنگاہ مین بحالت اضطراب آمد و رفت کرتے تھے اور گرد نبرد کے بگولے بلند تھے اور دخان جنگ تمام جنگاہ مین چھایا تھا ہر طرف غل پڑا اور ہر سو شور مچا تھا اور ہر سمت خون کے فوارے تھے اور لہو کی بوچھار تھی اور اسباب جابجا لوٹ کیلیے پڑے تھے اور گوشت مقتولون کے واسطے طائرون اور درندون کے رزق و خوراک تھے خروش ابر سے کانون کو خراش تھی اور تابش آفتاب سے بدنون اور جانون کو بیتابی و بے آرامی تھی حرب نے لوگون کی مدتہاے عمر قطع کر دی تھی اور زندگی سے دامن برزدہ اور مرگ پر کمر باندھے تھے تنور کارزار ہر جانب گرم دفروزان تھے اور چشمہ ہاے پیکار ہر سمت جاری ورواں تھے صفین ملگئی تھین اور یورش کا ہیجان تھا تمام لشکر غبار کے بادل مین نہان تھا ہر ایک مقدم سے جیش اسکا بیخبر اور عیش صافی اسکا مکدر تھا اور گھوڑے بار بار رو مین جاتے تھے اور ہر بار پھر آتے تھے تلوارون سے خود و سپر چوگان ہو جاتے تھے اور دم شدت عنا مین خفقان کرتے تھے اور غبار بدنونپر ایسے جمے تھے گویا تن پر زرہین سیاہ سجی تھین اور غارون مین اسطرح اُڑ اُڑ کر پڑی تھی گویا چادرین بچھی تھین طائرون کا ہجوم تھا اور قیامت کی دھوم تھی چنانچہ اس مصاف بزرگ اور ستیز سترگ مین مسلمانون نے استقبال کیا تو حسن معاد مین جن چیزون کی رغبت رکھتے تھے اپنی تمنا کو فائز ہوے اور اہل روم کہ اُنھون نے اپنی جانون کو خواری مین ڈالا تو اُنپر غضب و عتاب آیا کہ وہ سخت عذاب کو پہونچے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ناگاہ عبداللہ بن عیاض بن وائل اور عبداللہ بن قرط یہ دونون ملک شہریاض پر جا پڑے اور حال یہ تھا کہ ملک عزم گریز کر چکا تھا کیونکہ اُسکے لشکر والے اپنی اپنی نفسی نفسی مین ایسے مشتغل تھے کہ نصرت ملک سے غافل تھے اور ملک کے پاس سواے اُسکے دس غلامون کے کوئی نہ رہا تھا چنانچہ عبداللہ بن قرط اور عبداللہ بن عیاض نے ملک کو گھیر لیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجکو معلوم نہین ہوا کہ اِن دونون مین سے پہلے کس نے بھالا مارنے مین سبقت کی آخر اُسنے شہریاض کے سینے مین نیزہ مارا کہ اسکی پشت سے انی پار نکل گئی اور اسکے غلامون نے جب اپنے ملک کو کشتہ دیکھا تو پشت پھیر کر بھاگے اور عبداللہ نے گھوڑے سے اُتر کر شہریاض کا

سر کاٹ لیا اور اپنے نیزے پر بلند کیا اور گھوڑے پر سوار ہو کر باواز بلند پکارنے لگا کہ اے مسلمانو و اے رومیو دیکھو تحقیق کہ مین نے ملک کو قتل کیا ہی پھر اب جس کو تم مین سے قائم رکھنا جنگ کا منظور ہو تو قائم رکھے و بعد ازان مسلمانون نے اعداء اللہ پر حملہ کیا اور اُنکے درمیان تیغ زنی کرنیلگے یہان تک کہ قتل ہوا جو قتل ہوا اور اُن مین سے گرفتار ہوا جو گرفتار ہوا اور باقی بھاگ گئے اور سارا اسباب و مال و خیمہ وغیرہ سب بجنسہا چھوڑ گئے تا آنکہ اُسپر مسلمانون نے قبضہ کیا حدید بن ناشب الضمیری نے کہا مین بڑا حریص تھا اس بات کا کہ جسوقت ہنگامۂ جنگ موقوف ہوجاے تو مین شمار مقتولان روم کا کرون تا آن کہ مین نے ایک توبڑا یعنے تھیلا اپنے دوش پر لٹکایا اور اپنی آغوش مین سنگریزے بھر لیے پھر جس وقت جس مقتول پر گذر کرتا تھا تو ایک کنکری اُس تھیلے مین ڈالدیتا تھا بعد ازان مین نے اُن سنگریزونکا شمار جو کیا تو وہ اسی ہزار سات سو پچاس تھے مگر قیدیون کا شمار نہین کیا گیا پھر جب ہنگامۂ جنگ برطرف ہوا تو عیاض بن غنم نے حکم کیا کہ سارا اسباب اور سب اسیر کفر توتا مین روانہ کیے جاوین اور یہ سب ساتھ صلیب بن مازن کے بھیجا گیا اور اسکے ہمراہ ہزار سوار کیے گئے اور ان کو حکم کیا وہان سے تجاوز نہ کرین تا وقتیکہ راس العین فتح ہو و بعد ازان عیاض بن غنم نے تمام شب تلاوت قرآن کی اور صبحکو اِس جنگ سے پیچھے لگے ہوے طرف راس العین کے یکبارگی کوچ کردیا اور وہ رومی جو جنگگاہ سے شکست پاکر بھاگتے تھے وہ سب بحال تباہ راس العین مین جا پہونچے اور شہر مین ہر سمت شکست لشکر اور قتل شہریاض کی پکار پڑگئی اہل بلد پر سانحہ عظیم گذرا اور مرسیوس والی راس العین نے شہر اور دیوار شہر پناہ کی بڑی مضبوطی کی اور قصد اس بات کا کیا کہ کل کی صبح کو قیدیون کو قتل کرے اور روم کا دستور یہ تھا کہ جب کوئی دشمن اُن کا مارا جاتا تھا تو بالعوض اسکے اپنے دشمنونکے اسیرون مین سے سو آدمیون کو قتل کرتے تھے آخر جب دوسرے دن صبح ہوئی تو وہ دشمن خدا سوار ہوا اور وسط شہر مین آیا اور حکم احضار قیدیون کا کیا اور وہ قیدی وغیرہ تھے اور جو خالد کے ہمراہی تھے تا کہ اُن سب کو قتل کرے ناگاہ جب اسکے ملازمون نے ارادہ کیا کہ اسیرون کو حاضر کرین تو دفعتہً صبح ہوتے ہی عیاض بن غنم مع لشکر وہان جا پہونچے پس وہ لوگ اسطرف مشغول ہوگئے اور قیدیون کے امر سے ذہول ہوگیا اور عیاض بالشکر مسلمین باب اسطاحون پر جا کر اُترے اور وہ باب شرقی تھا راس العین کا اور اس باب پر ایک خیمہ کپڑے کا واسطے مرسیوس عدو اللہ کے ایستادہ تھا اور قریب خیمہ ایک منجنیق[1] بزرگ بپا تھا اسکی رسن کشی اور اسکے اہتمام مین چالیس آدمی مقرر تھے اور مالک و مہتمم اُسکا برادر عمزاد ملک کا تھا جس کا نام ترقیس بن اشفکیاص تھا کہ اسی کا باپ قبل شہریاض کے بادشاہ تھا اور یہی ترقیس صاحب و مالک دینارہاے اشفکیاص کا تھا چنانچہ جس وقت عیاض بن غنم مسلمین کو لیکر واسطے قتال کے پیش آئے تو وہ اعداء اللہ قتل خالد وغیرہ سے باز رہے بلکہ مستعد بقتال ہوے پس فلاخن سے سنگ اندازی اور کمانون سے تیراندازی کرنے لگے اور حسن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ایک نوجوان اہل شہر راس العین سے جس کا نام جمیل بن سعد الدارمی تھا عیاض سے آملا اور وہ تیراندازی مین فائق ترین

[1] لہ منجنیق فلاخن آلات سنگ اندازی

مردم تھا اور یون ہوا کہ اسکی مادر پیر ضعیفہ بھی اُس سے آکر ملی تو جمیل نے کہا اے مادر مین ارادہ رکھتا ہون کہ آج راہ خدا مین وہ جہاد کرون جیسا کہ حق جہاد کرنے کا ہی تو مجکو امید ہی کہ مین اُن بھائیون اور اپنے جد سے ملاقات کرون جو سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوے یہ کہکے جمیل نے اپنی مادر کو وداع کیا اور چلا تب اسکی مان نے کہا اے فرزند سدھار حق تعالی تیری نصرت و تائید کرے غرضکہ وہ آگے بڑھا اور آڑ پکڑ کر کھڑا ہوا اور یہ ذکر اُس کا درمیان عرب کے مشہور و شایع تھا کہ جب وہ طائر کو ہوا[۱] مین دیکھتا ہی تو کہتا ہی مین قدرت رکھتا ہون اس بات کی کہ اس طائر کو بحالت طیران مین جس جگہ اور جہان کہو تیر مارون چنانچہ وہ اسی حالت مین اُسے مارتا تھا کہ وہ زمین پر گر پڑتا تھا اور تیر اسی مقام پر لگا ہوتا تھا جہان وہ کہکے مارتا تھا پھر جب قتال شروع ہوا تو جمیل آگے بڑھا اور سرداران نصاریٰ کو جو بالاے دیوار شہر پناہ کے دیدبان تھے تیر مارنے لگا تو کوئی تیر اس کا خالی نہین جاتا تھا مگر یا تو سینہ مین لگتا تھا یا آنکھ پر پڑتا تھا یہان تک کہ اُن مین سے تیس بطریق[۲] کو قتل کیا اُن مقتولون مین سے اور اس دیوار پر سے کوئی بطرف شہر اندرون شہر گرتا تھا اور کوئی بیرون طرف خندق مین گر پڑتا تھا یہان تک کہ وہ برج جسپر وہ سب دیدبان تھے خالی ہو گیا **راوی** کہتا ہی کہ وہ عدو اللہ مرسیوس والی راس العین صاحب منجنیق جس کا ذکر ابھی اوپر گذر گیا ہی وہ بھی فلاخن انداذون مین بڑا سنگ انداز تھا پس وہ بھی سنگ اندازی کرنے لگا تب لوگون نے جمیل بن سعد سے کہا اے نوجوان دور کھڑا ہوتا کہ اسکا سنگ فلاخن تجھپر نہ پہونچے کیونکہ ہم کو اس سے تیرے لیے بڑا اندیشہ ہی تب جمیل نے جواب دیا کہ ای قوم مین نے رسول خدا سے سنا ہی وہ کتاب خدا مین بیان کرتے تھے اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یُدۡرِکۡکُّمُ الۡمَوۡتُ وَلَوۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ بُرُوۡجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین ہوگے موت تم کو لے لیگی اگرچہ تم بڑے مستحکم و استوار برجون مین متمکن ہوگے پس ضرور ہی کہ مین اُنکے سبب فائز بہ ثواب ہون بعد ازان جمیل نے اُن لوگون مین سے جو رسن فلاخن کھینچتے تھے ایک کو تیر مار کر قتل کیا پھر دوسرے کو پھر تیسرے کو بھی قتل کیا آخر وہ سب بطارقہ رسن کش وہان سے بھاگنے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان کے مارے ہم کو اس جگہ ٹھہرنے کی طاقت نہین ہی تب مرسیوس نے حکم کیا کہ تم لوگ زرہین پہن لو اور آڑ پکڑ کر ٹھہرو چنانچہ اُنھون نے ویسا ہی کیا کہ رسن کشی فلاخن پر مستعد ہوے اور مرسیوس نے فلاخن سے ایک ایسا پتھر مارا کہ ایک شخص کو جو قبیلہ بجیلہ سے تھا بڑے زور کا پتھر لگا کہ وہ شہید ہوا پھر برابر وہ اسی طرح سنگ اندازی مین مصروف رہا یہانتک کہ اسنے مسلمانون مین سے چھ آدمیون کو قتل کیا اور **راوی** کہتا ہی کہ جمیل بن سعد جو تیر چلاتا تھا وہ خطا نہ کرتا تھا اور کہتا تھا وَاشَوۡقَاہُ اِلَی الشَّہَادَۃِ یعنے مجکو کمال شوق شہادت ہی اور مجکو بڑی آرزو ہی اس بات کی کہ مین دار الامان اور مقام شہادت کو پہونچون پس اُسکے باطن سے ندا آئی اور الہام ہوا کہ اگر تیرا ایسا ارادہ ہی تو اس امر کی طرف مستعد و آمادہ ہو جا اور دل مین کچھ خوف نہ لا اور عنان توسن عزم کو میدان طلب مین ہاتھ سے چھوڑ دے اور خبردار کہ ہمارے دروانے سے تخلف کرے اور دور رہجاوے کیونکہ جو کوئی ہماری طرف ارادہ کرتا ہی ہم بھی اسکی طرف ارادہ کرتے ہین اور جو شخص ہم کو دوست

[۱] ہوا یعنے درمیان آسمان و زمین ۱۲

[۲] بطریق یعنے سردار نصاریٰ ۱۲

رکھتا ہی ہم بھی اُس کو دوست رکھتے ہین تب جمیل نے اپنے دل سے جواب دیا کہ مین اسی دم اس امر مین اقدام کرتا ہون کیونکہ درحقیقت میرے دل کو کسی طرح کا کچھ تالم وتوہم نہین ہی وبتحقیق کہ مین نے اپنی جان تیرے ہاتھ فروخت کی تو اُس کی خرید کیلیے متوجہ ہو پس قریب ہی کہ مین جنت مین داخل ہون اور اس شی مبیعہ کو وہان دیکھون چنانچہ اسکے قلب پر القا ہوا کہ ہم نے تیری جان کو قبول کیا پس شادکام وشادمان ہو اور ہمارے شکر مین رطب اللسان ہو کیونکہ جو کوئی اپنی جان ہمارے ہاتھ بیچے گا اُسکو نقصان نہ ہوگا اور سُن اُس کلام کو جو ہمنے کتاب مکنون مین لکھا ہی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنے وہ لوگ جو راہ خدا مین قتل ہوے اُنکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ لوگ زندہ مین اور اپنے پروردگار کے قرب بارگاہ مین روزی پاتے ہین **راوی** نے کہا اور اسی کیفیت مین کہ جمیل مشغول بعالم وجدانی تھا ناگاہ اس عدو اللہ مرسیوس نے فلاخن سے جمیل کو پتھر مارا اور اسی دم جمیل نے بھی قصد کیا کہ اسکو تیر مارے مگر وہ پتھر جمیل کے سینے پر ایسا جا پڑا کہ پشت تک توڑ گیا پس جمیل نے کہ چلّے سے تیر جوڑ چکا تھا جب دیکھا کہ پتھر کام تمام کر گیا تو معلوم کیا کہ اب مین مر چکا اُس وقت طرف اپنے برادر عمزاد کے جس کا نام رافع بن خالد تھا نظر کی اور کہا کہ میری مادر ضعیفہ کو میرا سلام پہونچا دیجیو اور اُس کے سامنے یہ اشعار پڑھکر سنائیو چنانچہ جمیل یہ ابیات کہکر فائز بدرجہ شہادت ودواخل جنت ہوا **اشعار**

ایا دافعا الا حملت رسالتی
مخبرا انی لقیت حمامی
وان سالت عن العجوز فقل لہا
من الحجر الصلد الاصم عظامی
وان جئت امی واخوتی وعترتی
قتیل حجار لا قتیل سہامی
والست ابالی ان قتلت لانی
فخصہم عنی بکل سلامی
طریحا بباب الحصن لما تطائرت
ارجو بقتلی فی الجنان مقامی

یعنے اے رافع تو کیون نہین میرے پیام کا حامل ہوتا ہی کہ خبر دینے والا ہو اس امر کا کہ ہر آئینہ مین نے مرگ سے ملاقات کی اور اگر تو میری مان اور بہنون اور اولاد کے پاس جاوے تو میری جانب سے انہین ہر ایک کو میرے سلام سے مخصوص کر اور اگر تجھ سے میری مادر ضعیفہ میرا حال پوچھے تو اس سے کہیو جمیل کشتہ سنگ ہے نہ کشتہ تیر اور دروازہ قلعہ پر اس حال سے پڑا ہی کہ سنگ سخت خاموش سے استخوان کے پرزے اڑ گئے ہین **راوی** نے کہا جب عیاض کو حال جمیل سے آگاہی ہوئی تو اُسکی مادر کے احوال پر رحم کرکے بہت بکا کی اور بعد نماز جنازہ کے اُسے دفن کرا دیا بعد ازان یہ خبر مادر جمیل کو پہونچی تو اُسنے صبر کیا جیسا کہ مردان کرام وعظام صبر کرتے ہین پھر اس پیر ضعیفہ نے کہا یَا بُنَيَّ عِشْتَ سَعِيْدًا وَمِتَّ شَهِيْدًا وَسَلَكْتَ سَبِيْلَ آبَائِكَ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ وَاٰنَسَ غُرْبَتَكَ وَنَفَعَنِيْ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ یعنے اے میرے فرزند تو زندہ تھا تو سعید تھا اور مرا تو شہید ہوا اور تو اپنے باپ دادا کی راہ پر گیا حق تعالی تجھپر رحم کرے اور اس مسافرت آخرت مین وہ تیرا انیس ہو اور مجکو بھی تیری شہادت سے روز قیامت نفع پہونچے پھر اس ضعیفہ نے یہ آیت پڑھی اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یعنے وہ لوگ جو صابر ہین جب انپر مصیبت پڑی

لہ بیعہ نسطوریا یعنی مسجد و معبد ترسایان جو محلہ نسطوریا مین واقع تھی ۱۲ لہ مذبح قربانگاہ یعنی مذبح جہان قربان کرتے ہین یا قربانگاہ مسیح جو قرب بیعہ بطریق شبیہ بنا لیتے تھے ۱۲

ہے تو وہ کلمہ استرجاع زبان پر جاری کرتے ہین کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ یعنی ہم خدا ہی کے ہین اور اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہین **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ہی معمر بن الجون النبھانی نے جس کا جد سُراقہ اُن لوگون مین تھا جو فتح راس العین مین حاضر تھے اُسنے بیان کی جب جمیل بن سعد شہید ہوا تو اہل روم بہت خوش ہوے اور اُس عدو اللہ مرسیوس نے جو بعد شہر یاض مالک امر تھا جب دیکھا کہ اہل اسلام قلعے پر قصد کرنے والے ہین تورات کو بیعہ نسطوریا مین گیا اور نماز پڑھی اور قربانگاہ کے قریب گیا وہ ہر گاہ بغض و کینہ اُس کا مُسلمانون سے اس مرتبہ بڑھا تھا کہ اُسنے دروازہ بیعہ پر کسی شخص عرب کی تصویر کھچوائی تھی اور اسپر لکھا تھا ھٰذَا نَبِیُّ الْعَرَبِ کہ یہ شخص عربونکا نبی ہی چنانچہ جو کوئی اس بیعہ مین داخل ہوتا تھا وہ اُس تصویر پر تھوکتا جاتا تھا اور اندر بیعہ کے شبیہ عرصۂ قیامت و میزان و صراط و جنت و نار کی بنوائی تھی اور اُسی مرقعہ مین پیکر عیسے بھی کھنچی تھی اِس ہیئت سے کہ اُنکے ہاتھ مین صلیب تھا اور زیر لوا اُنکی مادر مریم صدیقہ تھین **راوی** کہتا ہی کہ جب وہ عدو اللہ مرسیوس اپنی نماز سے فارغ ہوا تو اُس نے عاصم بن رواحہ سے کہا کہ اس شب مین میرا ارادہ ہی کہ ان قیدیان عرب مین سے دس نفر کو مقام مذبح مین ذبح کر کے تقرب بخدا حاصل کرون یہ سُنکے عاصم نے اُس کو جواب دیا اے ملک یہ میری راے نہین ہی کیون کہ آپ دیکھتے ہین جو کچھ امور عرب درپیش ہین اور یہ امر تو آپکے قبضۂ اختیار مین ہی یہ سُنکے وہ خاموش رہا اور وہان سے باہر نکلا اور عاصم نے رومیون مین سے کسی کو اندر بیعہ کے رہنے نہ دیا سب کو وہان سے باہر نکال دیا اور دروازہ بیعہ کا باستحکام تمام بند کر دیا پھر جس وقت اس بیعہ مین کوئی رومی باقی نہ رہا اور دروازہ اسکا مستحکم ہو گیا تو وہ صحابہ جو اسیر تھے اُس بیعہ کے اندر اندر بیت المذبح مین داخل ہوے کیونکہ مذبح متصل و ملحق بیعہ سے تھا تو وہان دیکھا کہ بہت ہتھیار مجتمع ہین کیونکہ اہل روم جسقدر قسم سلاح بطریق نذر اس بیعہ و مذبح مین لائے تھے اور چڑھا جاتے تھے وہ سب وہین بطور سلاح خانہ جمع رہتا تھا چنانچہ ان صحابہ نے وہ اسلحہ اُٹھا لیے اور قصد کیا کہ کل صبحکو جس وقت اہل شہر مشتغل بقتال ہون گے تو ہم لوگ اندرون شہر غرغہ کر دیوین **راوی** نے کہا پھر جس وقت رات ہوئی تو وہ صحابہ اُٹھے اور نماز اور قیام اللیل یعنی نماز شب اور ذکر اللہ مین مشغول ہوے اور اُن تصویرون اور شبیہ عرصۂ قیامت اور صراط و میزان اور نار و جنت کو دیکھتے تھے اسوقت عاصم بن رواحہ نے سعید بن زید سے کہا کہ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑنا کیا ایمان کو زیادہ کرتا ہی تب سعید نے کہا ہان البتہ پیروی دین خدا و رسول کی موجب مزید یقین ہی کیونکہ جب روز قیامت آوے گا اور دن حسرت و ندامت کا ہوگا اور ہوا ے تند و باد صرصر قیامت کی چلے گی اور ساری خلق خدا محشور ہوگی اور جہنم سامنے ہوگا اُس شخص کے جو اس کا سزاوار ہوگا اور جب صفین کھڑی ہون گی پرہیزگارونکی اور ہڈیان بوسیدہ زندہ کی جاوینگی متقین و نمازگذارون کی اور جب رایات اہل حق کے گڑنے لگین گے اور پھر یرے نشانون اہل صدق کے اُڑنے لگین گے اور جب منبر ہاے انبیا و مرسلین

نصب کیے جائینگے اور وسادہ ہاے ابرار و صدیقین حسب مراتب مرتب ہونگے اور جب روحین موحدین کی شادمان ہونگی
اور کافرون کی جانین تنگی و نقصان مین پڑینگی اور تباہی اور خواری پڑے گی اوپر مشرکین کے اور دھتکار و للکار ہوگی
واسطے ظالمین کے اور جب ذلیل و خوار ہونگے ملوک و حکام جور و ستم اور سرنگون سو ہونگے شاہان روم و عجم اور جب مسرور مستبشر
ہونگے ابرار و دیندار اور محزون و متحیر ہونگے فجار و بدکار اور جب ندا دیگا ملک جبار یعنی بادشاہ غالب کردگار لِمَنِ الْمُلْكُ
الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنے جسکے لیے آج بادشاہت ہے وہ یکتا و زبردست ہے یعنی پروردگار اور اسکے ساتھ یہ فرمائیگا کہ کیا
ہم نے تجکو عذاب دوزخ سے نہین ڈرایا تھا کیا تمھارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہین آیا تھا کیا تم نے نہین سنا ہی کہ پروردگار
نے سید مختار صلی اللہ علیہ وآلہ الاطہار پر کیا نازل کیا ہی قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ یعنی اے سید ابرار تو اوپر قوم کفار کے تبلیغ
حکم کرے کہ بہرہ مند ہو تو دنیا مین آخر کو ٹھکانا تمھارا جہنم ہی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ یعنی وہ وہ روز فیصل
ہے کہ تم کو اور پہلے والون کو ہم جمع کرینگے غرضکہ وہ روز عرصہ ہی کہ اعمال سب کے پیش کیے جائینگے وہ روز وفا ہی کہ حق تعالیٰ
اپنا وعدہ پورا کرے گا اور لوگ بدلا اپنا پورا پا وینگے وہ دن جزا کا ہی حسنات سے اور دن سزا کا ہے سیئات سے
وہ روز تمام کون و مکان کو زلزلہ مین لانے والا ہے وہ روز قریب آنیوالا ہی وہ دن فضل و داوری کا ہی وہ دن
عدل و دادگری کا ہی اسوقت ہر موقف اپنی جا پر کھڑے ہونے والون کو پراگندہ کرے گا اور ہر جاہل بعذر لاعلمی
سرافگندہ ہوگا حسرت سے لوگ اپنے ہاتھون کو دانتون سے کاٹینگے اور دل اُنکے شدت خوف سے کانپینگے اور منادی ہاتف
پکارے گا کہ کنارے ہو جاؤ اے قوم بدکار بہ تحقیق کہ فرمانبردار رستگار ہوگئے کیا تم نے کتاب مکنون مین نہین سنا ہے
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ یعنے اے منکرو آج جدا اور دور ہو جاؤ مومنون کے نزدیک سے چنانچہ اِس حالت
مین تشنگی اُن کو بیتاب کرے گی اور دہشت اُن کو اضطراب مین لاوے گی بڑی تنگی مین پھنسینگے سخت خستگی مین پڑینگے
اپنے عرق مین غرق ہونگے منادی ملائک ندا دینگے اور یہ سب سنین گے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ یعنے اِن کو
کھڑا رکھو کہ ان سے بازپرس ہی اور کہیگا ان کو ٹھہرا رکھو یہان تک کہ ہماری ہیبت اور ہماری مملکت کو دیکھین انکو
ٹھہرا رکھو کہ ہماری سلطنت و عظمت پر نظر کرین ان کو ٹھہرا رکھو یہان تک کہ یہ پیش کیے جاوین ہماری جناب مین اُن کو
کھڑا رہنے دو یہانتک کہ اِن سے مناقشہ کرین ہم حساب مین کہان ہین وہ لوگ جنھون نے انکار و نافرمانی کی کہان ہین
وہ جنھون نے اصرار و طغیانی کی مین بہت بڑا جبار و غالب ہون پر کسی پر ظلم نہین کرتا مین بڑا رحیم
ہون مگر بے رحمون پر رحم نہین کرتا کہان ہین امت نوح ع جو صبح و شام مرتکب تھے بامور قبوح کدھر ہین
قوم ہود ع کہان گئے آل ثمود ع کدھر گئے امت شعیب ع کہان ہین امت سوار براق کیران ع کہ
یہ سب واسطے جائزے کے حاضر ہون کہ رب الارباب حاضر و ناظر ہے لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ یعنے آج کسی پر ظلم نہین ہی اس لیے کہ حق سبحانہ تعالیٰ بر سر حساب ہے اور اُس وقت مصطفےٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماعت خدم وخیل وحشم دباد بدبہ حشمت وفروزینت ہونگے اور اُنکے سر پر تاج رضاے خدا ہوگا اُسپر بقلم امضا لکھا ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا ایسا کچھ دیگا کہ تو رضامند ہوگا اور اُنکے ہاتھ مین لواے حمد ہوگا اور داہنے اُنکے انبیا اور بائین اُنکے اولیا ہونگے اور ملائکہ سامنے کھڑے ہونگے اور اہل موقف حضرت کی طرف دیکھتے ہونگے اور امت اُنکی اُنپر درود پڑھتی ہوگی اور چہرے ان لوگون کے فرح وسرور سے درخشان ہونگے جامہ اسلام ان کا زیب تن اور ہاتھون مین اِنکے اُسکا دامن ہوگا پکارتے ہونگے اپنے پروردگار کو بکلمات تمجید اور شور کرتے ہونگے اہل موقف باقرار توحید کے نور ایمان اُن کا تابان ہوگا اور جائزہ اُن کا پیش خداوند جہان ہوگا گواہ کرینگے ہم اُن کو ساری امتونپر اور قبول کرینگے ہم اُن کی شہادتون کو اُنپر تاب رنج و بلا کے اُن سے غائب ہوجادینگے اور ہول قیامت سے امن پاوینگے منادی ملک اُن کو ندا کرے گا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم بہترین اُمت ہو کہ واسطے ہدایت اور اُمتون کے انتخاب کیے گئے تھے اہل موقف اُنکے جمال پر بحیرت نظر کرینگے اور اُنکے فر وجلال پر متحیر ہونگے اور اور کہین گے رستگار وہی ہین جنھون نے ان کی ملت کی پیروی اور ان کی شریعت کی تصدیق مین پیشروی کی چنانچہ فرمایا ہے رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ یعنی سائر کفار بیشتر یہی آرزو کرینگے کہ کاش اہل اسلام مین ہوتے غرضکہ ایسے ہنگام مین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقام محمود مین وارد ہونگے اور وہان طول قیام کرینگے اور آرزومندی سے ہاتھون کو پھیلاوینگے اور نیازمندی سے طلب وسوال مین بلبلا دینگے اور عرض کرینگے اے میرے پروردگار مین تجھ سے سوال کرتا ہون کہ میری امت گنہگار کے حق مین میری شفاعت قبول کرنا گاہ بارگاہ الٰہ سے ندا آویگی کہ قسم ہے مجکو اپنے عزت وجلال کی کہ مین تجھ سے خلف وعدہ نہ کرونگا اور اپنے عہد کو جو تجھ سے کیا ہے نہ توڑونگا یہان تک کہ اہل موقف کو تیرا علو شان اور تیرا مرتبہ شایان دکھلاؤنگا اور وہ مرتبہ تجکو عطا کرونگا کہ تو راضی ہوگا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنے قریب ہے کہ پروردگار تیرا وہ نعمت وکرامت تجکو عطا کرے گا جہان تک کہ تو راضی ہو راوی کہتا ہے کہ جب ان کلمات ہدایت آیات کو عاصم نے سعید سے سنا تو اُسکے ایمان کو ترقی ہوئی پھر جس وقت ہنگام سحر ہوا تو وہ صحابہ اقدام حرب پر مستعد ہوکر اہل شہر پر برجستہ نکل پڑے اور استعانت بخدا کرکے کہنے لگے اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا كَنَصْرِ نَبِيِّكَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ یعنے اے ہمارے پروردگار ہماری ویسی مدد کر جیسی تو نے اپنے نبی کی امداد کی تھی روز جنگ خندق وغیرہ کے اسوقت خالد نے کہا خبردار تم لوگ از یکدیگر متفرق نہ ہونا کہ تمھاری ہیبت جاتی رہے گی اور خوف رکھو اس پروردگار سے جس کی طرف تمھاری بازگشت ہے اور اِس بات کو خوب سمجھ لو کہ یہ سب دشمنان خدا تمپر ہجوم کرینگے اسطرح کہ مرد اُن کے تم سے مقاتلہ کرینگے اور عورتین ان کی تمپر پتھر مارین گی اس وقت تم دور رہو اور ہوس سے کہ درمیان جنگ کے کسی مرد عورت کی طمع دیر دا کرو بلکہ حرب وضرب مین ثابت قدم وبایکدیگر ہمدم رہو کیونکہ سب مردون کا ظاہر

نہین ہوتا ہی مگر ہنگام ملاقات ہول و خطر کے اور ہم لوگ گھبرانے والون مین نہین ہین مگر بسبب ہجوم مرگ و ضرر کے اسلیے
کہ ہمپر خوب ثابت و متحقق ہی کہ ہمارے ہر ایک کیلیے مدت اجل معین ہی کہ اُس سے تجاوز نہین کرتا درین صورت جو
کوئی اپنے تیئن خطرۂ عظیم مین ڈالیگا وہ امر عظیم کو پہونچیگا اور حال یہ ہی کہ اس شہر کا بڑا نام ہی اور اس مین کثرت و
جمعیت مردم بہت ہی اور یہ شہر دیار ربیعہ کا قصر و پائگاہ ہی اور ہم لوگ اس قوم کے بیچ مین اور اس شہر کے وسط
مین ہو گئے ہین درینصورت اگر تم طالب ظفر ہو تو صبر و استقامت رکھو اور عجلت نہ کرو اسلیے کہ صبر قرین حصول مرام
ہے اور تعجیل موجب لغزش اقدام ہی اور استقامت نصرت انجام ہی اور خوب جان لو کہ یہ بیعہ اُن کا بہت بڑا بیعہ
معظمہ ہے اور ضرور ہے کہ وہ لوگ نماز کیلیے وہان آتے ہین پھر جس وقت سالار اُن کے لشکر کا مع ہمراہیان وہان داخل
ہو تو دفعتہً ہر طرف سے ہم انپر جا پڑین اور گھیر لیوین اور قتل کرنا شروع کرین پھر جس وقت ملوک اُنکے اور امراے نصاریٰ
مارے جاوینگے تو پھر کسی کو جرأت و جسارت ہاتھ اُٹھانے کی ہمیر نہ ہوگی اور باقی عوام کا کچھ اعتبار نہین ہی یہ سنکے عاصم
بن رواحہ نے کہا اے امیر خدا تیری نیکوئی کو زیادہ کرے امور حرب مین کیا خوب تجکو خبر و آگاہی ہے کلام تیرا باصواب
ہے اور خطاب تیرا مستحسن و لاجواب ہی پھر سعید نے کہا تم کو لازم ہی کہ ہر ایک تم مین سے اپنے اپنے مقام پر
ٹھہرا رہے اور ہتھیار اپنی اپنی عباؤن مین چھپاے رکھے پھر جس وقت وہ قوم اپنی نماز مین مشتغل ہون تو یکبارگی ہم
اُنپر حملہ کرین اور اُنپر خوب فراخ دستی کرین پس سبنے اِس راے کو پسند کیا اور وہ سب صحابہ ایک بڑے مکان مین جو متعلق بیعہ سے
تھا مقیم تھے اور اِس مکان مین مال و متاع نذر اس کثرت سے جمع تھا جو شمار و حساب سے افزون تھا راوی نے کہا مجھسے
روایت بیان کی عبداللہ بن یانس نے اپنے جد فیاض بن زید سے کہ وہ منجملہ اُن صحابہ کے تھا جو فتح راس العین مین
حاضر تھے اُسنے کہا قصہ ہمارا اسطرح ہوا کہ پہلے ہم نے جو تدبیر کی تھی پھر اُس سے باز رہے چنانچہ امر مقدر آلہی سے جسرو زنے
ہمنے وہ تدبیر کی تھی کہ ہم ہتھیار عباؤن مین چھپائین اور جس وقت کہ وہ لوگ مشتغل بحرب ہون تو ہم لوگ یکبارگی انپر
جا پڑین اتفاقاً اس روز لشکر راس العین مین سے کسی نے اقبال نہ کی اور اس کا سبب یہ ہی جو ہم ذکر کرتے ہین
راوی نے کہا چنانچہ قضاے آلہی سے یون ہوا کہ والی راس العین کا ایک بھائی تھا کہ وہ بڑا زیرک و دانشمند
تھا اور تدبیر اور راے اسکی صائب تھی اور وہ عارف اس حکمت کا تھا جس کی وصیت فہرابس نے اسکو کی تھی اور
فہرابس منجملہ حکماے یونانیین کے تھا وہ عالم تواریخ اور رازدار شہریاض کا تھا کہ شہریاض بے مشورہ اسکے کچھ نہ کرتا
تھا چنانچہ اس برادر حاکم راس العین کو قتال عرب سے منع کیا تھا اور اسکو فہمایش کی تھی کہ عرب سے قتال کرنے مین
تیرے حق مین خیر نہین دیکھتا ہون تو اس امر کو اپنے نفس پر لازم کر پھر جب کہ ملک شہریاض کا وہ حال ہوا اور لشکر اُسکا
مارا گیا اور بھاگا اور بعد شہریاض کے مریبوس مالک امر ہوا تو اُس سے بھائی نے فہمایش کی اور نام اسکا ارساوس
تھا اور معنے ارسالوس کے زبان یونان مین حکیم زمانے کا پس وہ کہنے لگا اے برادر معلوم کر کہ مرد عاقل و مرد کامل کیلیے

سزاوار نہین ہو کہ وہ اپنے نفس کو غیر موقع مین ڈالے اور نام خواہش نفسی کا رام ہوجاے یعنی نفس امارہ کے
اختیار مین ہو جاوے اور جو کوئی اطاعت نفس کی کرتا ہو وہ ذلت مین پڑتا ہو اور منسوب بجہالت ہوتا ہو اسلیے
کہ خواہش دنیا خواری ہو اور پیروی نفس کی بیماری ہو اور طلب لذات سبب مہلکات ہو کیونکہ اُس لذات مین
کیا مزہ ہو جو منجر بفنا ہے اور صاحب لذت کے حق مین مورث رنج و عنا ہو شہوات نفسانی ہلاکت دشمنانہ ہے اور آرزو
نیاز عیب سفاہت سے تمتع وام اور حب دنیا دام ہو عاقل پشیمان نہین ہوتا اور جاہل مرد میدان نہین ہوتا جلد باز
کو تامل نہین اور مضطر کی رائے مستقل نہین خائن نیکوکار نہین ہوتا اور دروغگو راست گفتار نہین ہوتا مرد حقیر شریف
نہین ہوتا اور شریف خفیف نہین ہوتا جس کسی نے فائدہ پہونچانے مین پہلوتہی کی وہ عبوبیت کو نہ پہونچا اور جو
کوئی تعلقات دنیا مین مسرور رہا وہ آخرت سے محروم رہا مرد ستمگار رستگار نہین ہوتا اہل رشد محروم نہین رہتے اور
نادم ہونیوالے مذموم نہین ہوتے توبہ کرنے والے کیلیے خوف نہین ہو اور رجوع کرنے والے کو روک نہین ہو جسنے
پیروی کی راہ صواب کی اُسنے نجات پائی ذلت عذاب سے اے برادر خوب جان لو کہ قیام ریاست کا سیاست سے ہوتا
ہے اور دوام دولت کا عدالت سے رہتا ہے تقویٰ خیر ہے واسطے اصحاب اخیار کے اور ہوا و ہوس شر ہو حق مین
برادران دیندار کے جو کوئی موافق اپنی حیثیت کے میانہ روی رکھیگا اس کو ذلت نہ ہوگی اور جو کوئی اپنی حقیقت کو
بھول جاوے گا اسکی کچھ رفعت نہ ہوگی تعلق رکھنا آمال و متمنیات سے موجب تضییع اعمال و اوقات ہو حسن اخلاق کیا
خوب سبب وفاق ہو اتفاق اہل خلت کا سبب نجات ہے ہلاکت سے سریع الزوال کو جلد طلب کرنا پیام اجل کا آنا ارتکاب
عصیان کا نشان ہو خذلان کا علامت توفیق کی آسانی ہو طریق کی جو کوئی انجام کار دیکھتا ہو وہ ہلاکت سے امن پاتا
ہے جس نے دنیا کو بچشم فنا دیکھا اُسنے آخرت مین اپنی تمنا کو حاصل کیا آگاہ ہولے برادر کہ جملہ اخبار سے جو ہمارے سامنے
مذکور ہوا ہو ایک یہ ہو کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک طائر کو دیکھا کہ وہ بہت خوبصورت اور خوشنمائی پرون سے کامل مزین
تھا تب مسیح نے اس طائر سے پوچھا تو کون ہو اُسنے کہا مین دنیا ہون کہ ظاہر میرا ملیح ہو اور باطن میرا قبیح ہو حضرت مسیح
نے کہا مجکو عجب آتا ہو اُس غافل سے کہ وہ امید تمام کرنے کسی شی کی رکھتا ہو وحال آن کہ مرگ اسکو بلاتی ہو پس مین
نے اس بات کو تجھ سے بطریق تمثیل بیان کیا ہو تاکہ تو وعظ سمجھے اس مثال کو اور اس زوال کو جو ملک شہر یاض پر
واقع ہوا کہ کل بساط پر موجود تھا اور آج صراط پر حاضر ہے کل وہ اپنی سلطنت و مملکت پر فخر و ناز کرتا تھا آج قبر
مین باسوز وگداز پڑا ہے کثرت لشکر کام نہ آئی و وفور خزانہ و بسیاری سامان جنگ سے کچھ منفعت نہ ہوئی والعبد
وہ ذلیل ہوگیا و باوجود کثرت کے قلیل ہوگیا جو کوئی اپنے افعال پر نازان ہو وہ اپنے اعمال مین مرتہن و پشیمان
ہے تو اپنے زعم مین راہ خدا پر چلتا ہے وحال آن کہ تو پیروی ان لوگون کی کرتا ہے جن کو خدا نے ہلاک کیا ہو
پس کوئی فعل تجکو نافع نہین ہو اور کوئی عمل تیرے تابع نہین ہو تجکو لازم ہو کہ اپنی جان کیلیے اور اپنے اہل ملت

واہل بلد کے واسطے خدا سے خوف کر اور اپنے لیے انجام بخیر طلب کر ان عربون سے از روے صلح کے اور جو کچھ مین نے
تجھ سے از راہ نصیحت کے کہا ہو وہ قبول کر خونریزی سے درگذر عورتونپر رحم کر لوگون کو بچا کہ تو بھی بچا رہے گا اور
یہ قوم جو بات کہتے ہین وہ کرتے ہین کیونکہ صدق ان کا دین ہو اور ایمان ان کا یقین ہو وہ لوگ طالبان
ملک مین سے نہین ہین کہ ملک پر نزاع کرین اور اسکی طرف مائل ہون بلکہ وہ طالب آخرت ہین اور جو کچھ اُنکے
لیے پیش خدا مہیا ہو اسی کے وہ خواہان ہین اور دیکھو کل رودس صاحب حران کے ساتھ کیا وفا کی کہ وہ اپنے دین
سے نکلکر اُن کے دین مین داخل ہوا اور اسی طرح ملکہ ماریہ بنت ارسوس اور بڑے بڑے ملوک روم شل یوقنا ویزعون
وعمود و مینا جو کہ ہمارے دین مین وہ ہم سے بڑا عالم تھا یہ سب اُنکے دین مین داخل ہوگئے وحال آنکہ یہ لوگ مالک
ایسے بڑے ملکون کے تھے جو طول وعرض مین بہت وسیع وفراخ تھے اور حال یہ ہو کہ محاصرہ وحصار داری وہی شخص
کرسکتا ہو جسکے پاس غلہ رسد وافر وکثرت لشکر وسامان وسلاح بتوافر ہو اور حفاظت بلد پر قادر ہو وحال آن کہ
یہ شہر عظیم ہو اور جو کچھ سامان اسمین موجود ہو وہ ایک سال بلکہ کمتر سال کیلیے بھی مردمان شہر کو وفا نہین کرسکتا
پس اگر تو اسلام نہ لاوے گا تو اہل شہر لامحالہ اسلام لا دینگے اور تیری گردن باندھکر مسلمانون کے حوالے کردینگے
اور تو انکے عظم شان پر خیال کر کہ اُنکے قبضہ مین حران ہو اور کفرتوتا اور رہا وسروج وسجستان وماردین وصور وخابور
اور فرات سے تا بہ شام اور زمین مصر تک یہ سب اُن کا ہو اور انکے لشکرون سے سارا ملک عراق گھرا ہوا ہے
اور تمام آفاق پر ہو اور مجھے خبر پہونچی ہو کہ ملک کسریٰ نے طرف مقام محاق کے چڑھائی کی ہے تو چاہیے کہ امیر
اہل عرب کے پاس اپنا ایلچی بھیجکر اعانت طلب کرتا کہ تجکو کسریٰ پر فیروزمندی حاصل ہوا اور وہ تیری ایسی امداد
کرے گا کہ تو اپنی جان اور اپنے مال وعیال سے خوش رہے گا اور اس قوم کے ظل حمایت مین تو خوشی سے
زندگانی بسر کر خواہ تو انکے دین مین داخل ہو خواہ اپنے دین پر وہ کسی حال مین تجھ سے بغض وعداوت نہ رکھینگے
راوی نے کہا مرسیوس نے جب یہ کلام اپنے برادر حکیم ارسالوس کا سنا تو اُسپر غضب ہوا اور اسوقت اُسکے ہاتھ
مین کوڑا تھا تو اُسنے ارسالوس کو کوڑا مارا اور کہنے لگا تو وہ ہو کہ مسیح نے تجکو پیدا نہین کیا مگر ذلیل وخوار تجکو کیا ہو
جو مجھے تو یہ مشورہ دیتا ہے کہ مین اپنا ملک عربونکے حوالے کردون لامحالہ تو میری ہلاکت کا باعث ہوتا ہو تو ہلاک
ہو میرے پاس سے دور ہو اگر پھر میری نگاہ تجھپر پڑے گی تو مین تجکو قتل کردون گا **راوی** کہتا ہو کہ آخر ارسالوس
وہان سے غضبناک چلا گیا مگر مرسیوس لعین نے اپنے ارکان دولت کو حکم کیا کہ وہ سب کنیسہ بیعہ نسطوریا مین
جمع ہون تا کہ اُن سب سے حلف لیوے چنانچہ چاوش ونقیب اُسکے گئے اور اہل شہر ومشائخ بلد اور وہان
کے جمیع اکابر ورؤسا کو جمع کیا اور علما وعباد نصاریٰ کو اس کنیسہ مین حاضر لائے اور پادریون اور دیر کے مجاورون
کو بھی بلا لائے تا کہ اہل شہر سے حلف لیوین پھر جب یہ سب بیعہ مین داخل ہوے تو اُس کا پھاٹک بند کردیا

تاکہ کوئی عوام مین سے اندر نہ آوے چنانچہ یہ سب مجتمع تھے اور ملک مرسیوس اور مقربان دیر بیٹھے ہوے لوگون سے حلف وعہد لیتے تھے اور وہ سب کے سب خطرات سے مطمئن وایمن تھے ناگاہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکبارگی تیغ بکف نکل پڑے وبآواز بلند تہلیل وتکبیر پکارتے ہوے کہنے لگے کہ ہم امت تنزیل اور اصحاب نبی جلیل ہین ہم محافظان قرآن اور صاحبان صیام رمضان ہین حق تعالیٰ نے تمہاری گناہگاری کے سبب تمہاری جاے امن کو تم سے لے لیا اور تمھارا پردہ فاش کیا اور غم والم کو تم پر مسلط کیا اب وہ تمھارے صلیب پرست کہان ہین اور وہ صور وپیکر جن کی تم پرستش کرتے ہو کدھر ہین اور تقرب تمھارا قربانگاہ سے کیا ہوا اور تدبیر تمھاری شبان گاہ کی کیا ہوئین اب تم اپنے ارباب وخداؤن کو بلاؤ کہ تمھاری مدد کرین واللہ کہ باطل تمھارا جاتا رہا اور جاہل تمھارا باعث شرک کے ہلاک ہوا تمھارے ایام سُست ومضمحل ہو گئے دولت تمھاری زائل ہو گئی یہ کہکے اصحاب نے ان کو تلوارون کے آگے دھر لیا اور مرگئے اُنکو جلد پکڑ لیا چنانچہ بطارقہ رئیسان نصاری کو بہ نیت صادقہ قتل کیا پھر جس وقت اہل روم نے ان کی خرابیون کو دیکھا تو باخود ہا شور وفریاد کرنے لگے اُس وقت خالد نے مسلمانون سے خطاب کیا اے اولیاء اللہ خوب تلوارین مارو اعداء اللہ کو اور مشرکون کا خون بہاؤ پھر جب بڑے بڑے افسر مارے گئے اور اونچے اونچے اہل کفر فرقہ تیغ ہو گئے تو یہ حال دیکھکر اور یہ خبر سنکر عوام خلائق شہر پناہ کی دیوار دونپر بھاگ گئے اور آگاہ ہو گئے کہ اِن کی قوم جہنم واصل ہوئی اور بلا اُنپر نازل ہوئی اُسوقت دامس نے جاکر پھاٹک شہر کھولدیا کہ تمام لشکر اسلام تہلیل وتکبیر کرتے ہوے داخل ہوے اور قتل عام راس العین مین ہونے لگا یہان تک کہ وہ موارد ہلاکت کو پہونچے جمعیت مشرکین کی پراگندہ ہو گئی شریعت سید المرسلین کی مسلمانون کی موید ہوئی **راوی** نے کہا کہ فتح راس العین شہر ربیع الاول ۱۸؁ سنہ سترہ مین ہوئی تھی چنانچہ تمام مال وہان کا جمع کیا گیا اور سب آدمی شہر کے فراہم کیے گیے اور یہ لوگ بیس ہزار آدمی تھے اور اُنمین سے دس ہزار مرد محارب وکارزار تھے غرضکہ اس قوم سے اکثر آدمی اسلام لائے اور حکیم ارسالوس بھی مع اپنے ہمراہیونکے ایمان لایا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ دیار بکر مین سے سواے راس العین کے اور کوئی ملک تلوار سے نہین لیا گیا یعنے اس اقلیم مین جملہ بلاد بصلح وتدبیر ہاتھ آئے مگر راس العین بزور شمشیر قبضہ مین آیا وبعد ازان میر لشکر اسلام عیاض بن غنم نے کل مال سے خمس نکال کر خدمت مین امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارسال کیا اور ایک نامہ اس مضمون کا لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم عیاض بن غنم الاشعری کی جانب سے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بعد سلام عرض یہ ہے کہ مین حمد کرتا ہون اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود بہ حق نہین ہے اور مین درود پڑھتا ہون اُسکے نبی پر بعد ازان واضح ہو کہ جو جو امر دشوار تھا حق تعالیٰ نے اسکی فتح بآسانی کرادی ہمارے نوجوانون کے شعاع انوار نے مثل برق خاطف کے آنکھون مین چکاچوند ڈالدی پھر جس وقت اُس قوم نے ہمپر عرصہ مقابل تنگ کردیا اور ہم پر اژدہام کیا اسوقت ہم نے

ایک لشکر عظیم کو دیکھا کہ وہ ہمارے سامنے سد بلند ہو گئے اور فوج فوج پیش آئے اور موج موج بہم آپڑے ہر جانب سے نصرت اُنکی عیان ہوئی اور وہ ہر قسم کے ساز و حرب مین نمایان ہوے اور تابش آہن کی مانند شعلے کے تھی تلوارون کی کرچین اُڑتی تھین اور برچھیونکے پرخچے ہوتے تھے چنانچہ خصومت اُسطرف برطرف ہوئی اور آتش جنگ جبھی بجھی اور رخت حرب تنون سے جب اُترے کہ مسلمانون نے طاغیون اور فاسقون کو قتل کر لیا اور حق تعالیٰ نے نصرت کافی بخشی اور سرکشون کو ذلت قرار واقعی دی دشمنون نے پیٹھ پھیری اُن کی مضرت سے نجات ملی سارے شہر اُنکے کفر سے پاک ہوے رئیس اُنکے اندوہناک ہوے بادشاہ اُن کا اول مخذول ہوا اور بدترین حالی سے مقتول ہوا وبعد ازان حق تعالیٰ نے ہم کو فتح راس العین کی عنایت کی اور بعد اسکے ہم عازم دیار بکر کے ہوے ہین حق تعالیٰ معین ہو اور اس سے استعانت کرتے ہین وبس اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور ہماری طرف سے تحیۂ سلام عرض کیجیے قبر سید المرسلین پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجمعین بعد ازان ابن غنم نے اس نامہ پر مہر ثبت کی اور لفافہ کر کے مع مال خمس حوالے عبد اللہ بن جعفر الطیار کے کیا اور اُنکے ہمراہ سو سوار مہاجرین انصار مین سے کر دیے چنانچہ عبد اللہ مع ہمراہیان اپنے روانہ ہو گئے اور مسلمانون نے راس العین مین ایک مہینہ مقام کیا اور بیعہ نسطوریا کو مسجد جامع بنایا اور اسمین نماز ادا کی اور سارے کنیسون کو مسجدین بنا ڈالین پھر عیاض نے عرفجہ بن مازن العامری کو وہان کا والی مقرر کر دیا اور اسکے ہمراہ سو سوار تعینات کر دیے وبعد ازان مال رہا و کفر توتا سے بھی خمس نکالکر بعد عبد اللہ بن جعفر کے سلامۃ بن الاحوص کے ساتھ روانہ کیا اور اسکے ہمراہ پچاس سوارون کو بھیجا

ذکر فتح دارا و بیرحا و یاعما

راوی نے کہا جب عیاض بن غنم راس العین سے کوچ کر کے کفر توتا مین وارد ہوے تو وہان ان کی خدمت مین وہ لڑکا یرغون حاضر ہوا اسکو مرحبا کہا اور کفر توتا کا اسکو والی کیا اور اس لڑکی طاریون کے روبرو اسلام پیش کیا وہ بھی اسلام لائی اسکا عقد تزویج یرغون اسکے عمزادے سے کر دیا اور بیعہ کو جامع مسجد بنایا پھر وہان سے طرف دارا کے کوچ کیا جب وہان پہونچکر خیمے کیے تو اہل دارا سب حاضر ہوے اور صلح کی درخواست کی اور جس مقدار محصول پر اہل دارا نے صلح کی وہ بیس ہزار مثقال سونا تھا یعنے اشرفی تھی اور تیس ہزار چاندی یعنے درم اور اپنے ہتھیار دے دیوین آخر اُنھون نے یہ سب کچھ منظور کر لیا بعد ازان اُنکے کنیسون کو جامع مسجد بنایا اور اُن مین سے بہت تھوڑے آدمی اسلام لائے اور باقی مردم نے اقرار ادائے جزیہ کا کیا بعد ازان عیاض دارا سے کوچ کر کے بیرحا کو گئے وہان والون نے بھی صلح کی اور مصالحہ اہل بیرحا کا مقدار محصول اہل دارا کے چہارم پر ہوا ولیکن ہرگاہ بنی اسرائیل بیرحا کی تعظیم بہت رکھتے تھے اور وہان نذرین لاتے تھے اور بانی بیرحا

کاخرقیا ابن تورخ بن بازیا تھے اور خرقیا انبیاے بنی اسرائیل مین سے تھے تو لوگ وہان کے پاس عیاض بن غنم
کے پھر حاضر ہوے اور مصالحہ اسقدر پر چاہا جس مقدار پر معاملہ ساتھ اہل دارا کے ہوا تھا مگر اس شرط سے کہ
انکے مقدم نے یہ درخواست کی کہ مین مادام حیات اپنے مالک اس بلد کا رہون یہان تک کہ مرگ سے ملاقات کرون
پھر اہل بلد مین سے جو کوئی ارادہ کرے گا کہ تمھارے دین مین داخل ہو تو اسکو کوئی مانع نہ ہوگا یہ سنکے عیاض
نے کہا تیرا نام کیا ہی اُسنے کہا میرا نام طریاطس ہی تب عیاض نے کہا ای طریاطس ہم تم کو عدل پر حکم کرتے ہین اسلیے
کہ خدانے ہم کو فتح جودی ہی تو محض بسبب پیروی امر حق اور راہ روی طریق صدق اور باعث عدل و داوری
درمیان خلق کے اور ہم جور وظلم سے اجتناب رکھتے ہین پس اسی وجہ سے جو ہم قصد کرتے ہین تو اپنے مقصود کو پہونچتے ہین
اور تم دیکھتے ہو کہ جیسے تم لوگ ہمارے پاس آئے تو ہم تمھارے سوالات برابر قبول کرتے ہین اور ہم تم سے وہ معاملہ کرتے
ہین جس طور سے اہل دارا کے ساتھ ہمنے مصالحہ کیا ہی پھر طریاطس نے کہا کہ اہل معرین سے اسیطرح مصالحہ کرو جیسا
اہل بیرحا کے ساتھ کیا ہی چنانچہ عیاض نے اس کو بھی منظور کرلیا و بعد ازان یاعما اور دیر پر وارد ہوے وہان بھی
حسب درخواست طریاطس و موافق اسکی راے کے معاملہ کیا اور عیاض نے جو ہر ایک امر مین طریاطس کا کہنا مانا
تو اسلیے کہ تا اُسکی طبیعت کو ملائم کرے اور تا کہ تالیف قلوب کرے سو ایسا ہی ہوا کہ جب یہ خبرین اہل دیار بکر کو
پہونچین تو وہ لوگ جوق جوق لطیب خاطر آنے لگے اور بلا منازعت تسلیم اطاعت کرنیلگے وحال آن کہ عیاض کو
خبر معلوم ہوئی تھی کہ بلاد اُنکے بہت مستحکم اور قلعے ان کے نہایت استوار و دشوار گذار ہین **راوی** کہتا ہی کہ پھر طریاطس
نے مال کثیر و زخطیر اپنے خزانہ سے نکالا اور اہل بلد سے کچھ نہین لیا اور وہ سب حوالہ عیاض کردیا اور عیاض نے
قبول کیا پھر جب اہل نصیبین نے بھی خبر حسن سیاست اور شہرت عدالت مسلمین کی سنی اور جودت و خوبی احکام
اسلام معلوم ہوئی تو اکثر اُن مین سے اسلام لائے و منجملہ اُنکے جو مشرف باسلام ہوے اصحاب دیر المند ور تھے کہ
اُنھون نے دیر مندور کو مٹا کر اسکا جامع بنایا اور عیاض نے نصیبین مین ایک ماہ قیام کیا پھر جب وہان
سے ارادہ کوچ کا کیا تو طریاطس پاس عیاض کے آیا اور کہنے لگا تم لوگ ہماری نگاہون مین عظیم تر نظر آئے اسلیے
کہ تمھاری صلوت و عبادت کو بہترین طاعات دیکھتے ہین آخر طریاطس اسلام لایا اور اسلام اس کا بہت خوب
و درست ہوا پھر وہ بدستور ہمیشہ ملک و مالک اس دیار کا رہا یہان تک کہ بعہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کے اُسنے وفات پائی اور اسی عرصہ مین اسامہ بن عامر الکندی مع اپنے دس نفر برادر عمزادے مسجد کندہ مین
اترے تھے اور عیاض نے دیار یاعما وغیرہ سے فارغ ہوکر کوچ کیا اور زیر قلعۃ المرأۃ کے جا اُترے اُس قلعہ مین ماریہ
تھی اور اس کا بیٹا عمود بھی تھا یہ لوگ عیاض کے پاس مہمانی لائے اور لوازم ضیافت سے پیش آئے بعد ازان
عیاض نے وہان سے کوچ کیا اور ساتوین شہر جمادی الاول شہر کو آمد پر داخل ہوے

ذکر فتوح میافارقین و آمد

مروی ہو کہ بلد آمد مین دو برادر تھے صاحب جلالت و فر ایک کا نام پطرس تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور پطرس اُس بلد کے جانب مشرق رہتا تھا اور یوحنا سمت مغرب سکونت رکھتا تھا اور یوحنا کی ایک لڑکی تھی اسکا نام زغورۃ تھا اور پطرس کی بھی ایک بیٹی تھی بنام صفورا اور وہ دونون پطرس و یوحنا اس بلد مین مشغول رہتے تھے چنانچہ یوحنا نے ارادہ اپنے عقد تزویج کا کیا اور پاس مرطاؤس صاحب دارکے پیغام بھیجکر اُسکی دختر مریم نام سے عقد کیا اور مریم کو اسکے باپ کے شہر سے اپنے پاس بلالیا اور یہ عورت بڑی پر مکر و حیلہ گر تھی جب بلد آمد مین داخل ہوئی تو دیکھا کہ اُس شہر مین مال و متاع بکثرت اور نعمتین فراخ ہین اور باشندے وہان کے متحصن و مطمئن ہین اسلیے کہ دیوار شہر پناہ بہت مستحکم و بلند ہے اور باغات اُسکے تمام سرسبز ہین یہ دیکھکر وہ اپنی دایہ سے تخلیہ مین کہنے لگی کہ اے دایہ مین نے اِس شہر سے بہتر اور کوئی شہر محکم و بلند تر نہین دیکھا کیا تو نہین دیکھتی ہے کہ وسط شہر مین نہرین جاری ہین اور دائرہ پہاڑ کی ہر طرف سے پائداری ہو اور مُراد اسکی پہاڑ سے دیوار سیاہ شہر پناہ کی تھی پھر اُس نے دایہ سے پوچھا کہ اصل بانی اس شہر کا کون تھا دایہ نے کہا آگاہ ہو کہ مالک تمام بلاد روم کا اول بلاد یونان سے آخر بلاد عمویہ تک وہ بادشاہ تھا جس کا نام طیماؤس تھا وہ بیٹا ارساؤس بن میطاط بن مرکلاڈکن بن الاصغر بن العیض بن اسحاق کا تھا اور یہ اول وہ شخص ہو جس نے بیت حکمت اپنے بلد رومیہ کبریٰ مین بنایا کہ اس سے اس کے بہت سے مطالب حاصل ہوے تھے اور عجائب امور روے زمین کے اسپر منکشف ہوتے تھے اور اس نے اس فن کو اپنی طبیعت سے ایجاد کیا تھا اور اس حکمت کو بصرف زر کثیر ممالک روے زمین مین جاری کیا اور اُس کی منفعت سے متمتع ہوا اور اس کا ایک بیٹا تھا استنبول نام سو اُس لڑکے نے اپنے باپ طیماؤس سے کہا کہ مین اپنے نام سے یہان ایک شہر بسایا چاہتا ہون جس سے میرا شہرہ رہے بادشاہ نے کہا اے فرزند یہ شغل بہتر ہے تم اپنے نام پر شہر آباد کرو پھر بادشاہ نے سامان اُس کا مال و زر و مردمان مہتمم و کاریگر سے مہیا کردیا چنانچہ استنبول نے دیوار شہر پناہ کی چھ فرسخ مین کھچوا کر شہر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام سے استنبول رکھا اور اُسکے وہ چار برس بعد تک زندہ رہا اور ایک بیٹا اپنا چھوڑ کر مرگیا اُس کا نام قسطنطین تھا تب اُس شاہزادے نے بقیہ بنا شہر کی تمام کی اسلیے یہ شہر دونون نام سے مشتہر ہوا استنبول تو باپ کے نام پر اور قسطنطنیہ بیٹے کے نام پر مشہور ہوا اور ایسا اتفاق ہوا تھا کہ پدر اُس کا یعنے طیماؤس بادشاہ جب تسخیر بلاد کرتا ہوا یہان تک پہونچا تو یہان کے چشمہ سار اور دجلہ کو دیکھکر اس سرزمین کو بہت پسند کیا اور اپنے ارکان دولت اور ارباب سلطنت کو طلب کیا کہ وہ سب بہتر شخص باسم ملک موسوم تھے یعنے وہ سب ملک کہلاتے تھے چنانچہ اُنسے مشورہ کیا کہ مین یہان ایک شہر بنایا چاہتا ہون اور وہ شہر

ایسا ہو کہ روے زمین پر مثل اسکا محکم تر و بلند تر نہ ہو ولیکن وہ اسطور پر بنے کہ ہرایک تم مین سے اپنی اپنی ذات سے ایک ایک شہر اور ایک ایک برج تیار کرے کہ مجموعًا ایک شہر عجیب و عظیم آباد ان ہوجاوے یہ سنکے اُن سب نے قبول کیا اور کہا اے بادشاہ ہم حکم آپ کا بجالاتے ہین پھر وہ سب سوار ہوے اور اپنی اپنی حد و شہر کا خط کھنچوایا اور بنوانا شروع کیا اور اطراف بلاد و اقصاے ممالک سے معمار و کاریگرون کو بلوا کر ہرایک ملک نے بطور خاص اپنا اپنا شہر و برج و حمام و کنیسہ تیار کرایا جب بناء اُن شہرون کی تمام ہوچکی تو ناگاہ وہ بادشاہ مرگیا تو اس شہر کا نام آمد رکھا گیا اسوجہ سے کہ جب مدت بناے شہر اختتام کو پہونچی تو مدت عمر بادشاہ کی بھی تمام ہوئی پھر وہ سب ملوک اور ملوک زادے ہمیشہ وہان کے وارث رہے یہانتک کہ وراثت منتہی ہوئی طرف اُن دونون برادر بطرس و یوحنا کے یہ سنکے مریم کو دایہ کے بیان سے تعجب ہوا اور اس راز کو مخفی رکھا اور بطرس کا ایک بیٹا تھا لاوُن نام چنانچہ بطرس نے اپنے بیٹے کیلیے اپنے بھائی یوحنا سے اُسکی بیٹی صفورا کی خواستگاری کی اور اس سے یہ شرط کی کہ تو اپنی بیٹی کا عقد تزویج میرے بیٹے سے کرے تو مین اپنی بیٹی کا عقد تیرے بیٹے سے کردون مگر یوحنا نے منظور نہ کیا اسلیے درمیان اُن دونون کے شر و فتنہ عظیم برپا ہوا اور اس شہر کے وسط مین دیوار حد کھینچی ہوئی تھی اور اس مین دروازے تھے سو وہ سب دروازہ بند کیے گیے اور ہرایک اپنی اپنی سرحد مین مشغول بکارخود ہوا پھر جب مریم نے یہ ماجرا دیکھا تو درمیان اُن کے برابر صلح و اصطلاح کے درآئی اور کہنے لگی کہ یہ بات تم دونون کیلیے جائز نہین ہے کیونکہ تم دونون بھائی ہو اگر باہم ایسے تنازع برپا رکھوگے تو ملوک دیار بکر بطمع ملک تمہیر عزم کرینگے غرض کہ مریم سوار ہوئی اور درمیان اِن دونون بھائیون کے صلح کرادی اور دروازے حد اندرونی کے کھلوادیے اور طعام ضیافت بسامان عظیم تیار کرا کے بطرس اور اسکے بیٹے لاوُن اور اسکی بیٹی صفورا کی بڑی دھوم سے دعوت کی تا آنکہ ان سب نے طعام ضیافت تناول کیا بعد ازان اُنکے لیے شراب منگوائی اس مین زہر ملا ہوا تھا جب اُن کو وہ شراب پلائی تو وہ سب کے سب مرگئے اور اسیطرح اُسنے یوحنا اپنے شوہر اور اسکے بیٹے کو بھی وہی شراب زہر آمیز ملا کر مار ڈالا پھر خود مالک و ملکہ اُس ملک و شہر کی ہوئی اور ایک ایسا بیعہ بنوایا کہ تمام بلاد روم مین ویسا بیعہ کہین نہ پایا گیا اسکے اندر و باہر صحن مین نگینے جڑوائے اور سنگ رنگ برنگ کے نصب کراے اور اسکی دیوارون کو لاجوردی کار سے مرصع بنگار کردیا اور اُس مین پردے دیباج زرتار لٹکوادیے اور شہر شہر کے مردمان مشاہیر کو طلب کیا اور اہل بلد سے جو کچھ انیز حیف و قلق تھا دور کردیا اور ان مین ایسی عدالت گستری کی کہ تمام اہل بلد اُس سے راضی ہوے اور اُسکے حسن سیرت کی شکر گذاری کرینگے اور ان لوگون کو اعلیٰ خدمات پر مامور کیا اور اُن کو مزید انعام و اکرام سے مشکور کیا پھر شہرہ اُسکی دادری و دادگری کا ہر طرف و ہر جگہ سے خلایق آنکر مجتمع ہوئی غرضکہ ملکہ مریم کی سلطنت کو بلاد آمد مین بارہ برس گذرے تھے کہ بعد ازان اسپر نزول عیاض بن غنم اور ورود اُن کے اصحاب کا ہوا اُن سب نے آکر

مدینۂ آمد کو گھیر لیا **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا مجھے یہ **روایت** پہونچی ہی کہ عیاض بن غنم نے سعید بن زید کو باب الروم پر مامور کیا اور معاذ کو باب الجبل پر مقرر کیا اور خالد کو باب الماء پر تعینات کیا جب ملکہ مریم نے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ صحابہ حصار کی چڑھائی پر مستعد ہین تو خود سوار ہو کر اپنے کنیسے مین آئی اور اپنے ارباب دولت کو جمع کرکے اُن سے کہنے لگی کہ تم سب اِس بات کو خوب یقین کر لو کہ یہ عرب تمھارے شہر مین آ پہونچے اور تمھارے گھرون مین داخل ہو گئے ہین اور اُن کے دلون مین اِس شہر کے لے لینے کی طمع ہی اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ شہر دیار بکر کا قفل ہی جب اُسکو اُنھون نے کھول لیا اور فتح کیا تو تمام دیار بکر میرے باپ کے قبضہ سے چھین لینگے اِس صورت مین دین مسیح بالکل مضمحل و سُست ہو جاوے گا پھر اِن شہرون مین مطلق ذکر اس کا باقی نہ رہیگا اور مین خوب جانتی ہون کہ جو ملوک دین نصرانیہ مین مشار الیہم و نامور ہین وہ سب منتظر ہین کہ ہماری جانب سے کیا تدارک ہوتا ہے اور تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ یہ شہر تمھارا ایسا متحصن و مستحکم ہی کہ اگر عرب سو برس مقاومت و محاصرہ کرینگے تو اُسپر قادر نہ ہونگے اور قابو نہ پاوینگے لاجرم لازم ہی کہ اپنے حریم و خاندان و مال و متاع کیلیے قتال کرو اور بالاے دیوار شہر پناہ پر چڑھ جاؤ اور ان عربون سے مقابلہ کرو و بعد ازان ملکہ نے قسیسین و رہبان و اکابر و بزرگان نصاری کو طلب کرکے اُن کو حکم کیا کہ اہل بلد اور مردم لشکر سے حلف و عہد اس امر کا لیوین کہ یہ سب بالاتفاق یکدل و یکدست ہو جاوین روپوشی نہ کرین اور گھرون مین چھپ نہ رہین چنانچہ اُن سے ان باتون پر حلف و عہد لیا گیا آخر وہ لوگ دیوار ہاے شہر پناہ پر چڑھ گئے اور ہتھیار لگاے اور اسباب حرب و آلات ضرب تمام تر درست کیے اور صلیب و رایات برپا کیے اور الگ الگ گروہ کو واسطے حفاظت برجونکے متولی کیا **راوی** نے کہا جب عیاض بن غنم نے دیکھا کہ وہ لوگ بالاے دیوار شہر پناہ سے آمادۂ قتال ہو گئے تو اپنے لشکر کے سردارون کو جمع کرکے اُن سے فرمایا کہ یہ مدینۂ حصینہ جو دیار بکر کا سر ہے جس وقت حق تعالی نے اُسکو ہمپر فتح کر دیا تو ہم مالک سارے دیار بکر کے ہو جاوینگے تم لوگونکی کیا راے اور کیا صلاح ہی اسلوب جنگ کس طور پر کیا جاے گا اور حال یہ ہی کہ ان اعداء اللہ نے اِس قلعۂ بلند کی بڑی مضبوطی کی ہی تب خالد رضی نے جواب دیا اے امیر ہم لوگ جو مالک بلاد ہوے ہین تو محض بعنایت خدا نہ بقوت و کثرت خود ہا اور نہ بسبب اسباب و سامان کے بلکہ حق تعالی نے ہمارے لیے آسان کر دیا اور ہم امید رکھتے ہین کہ حق تعالی ببرکت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِسکو بھی فتح کریگا کیونکہ اُسنے اپنے نبی سے وعدۂ فتح اسلام کیا ہی اگر یہ قوم اپنے شہر کے ہر چہار طرف واسطے قتال کے پھیل گئے ہین تو ہم کو امید ہے کہ یہ امر ہمارے لیے زیادہ تر سہل ہی اور اگر وہ اجتماع پر اقامت کرینگے تو تم صبر و استقامت رکھو کہ انجام صبر کا نصر ہے اور چاہیے کہ اس عورت کو ایک نامہ لکھو جو مشتمل ہو اوپر خوف و رجا کے یعنے اِسکو ڈراؤ بیم ہلاکت سے اور مژدہ دو امید کرامت سے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالے اسکے دل کو ایمان کے لیے ملائم کرے یا وہ مُلک اپنا بطریق صلح کے ہمارے تسلیم کرے چنانچہ عیاض نے قلم دوات

وکاغذ منگوا کر اُس عورت کو یہ نامہ لکھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَصَلوٰتُہٗ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ مِنۡ عِیَاضِ ابۡنِ غَنۡمٍ اَمِیۡرِ جُیُوۡشِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ بِاَرۡضِ رَبِیۡعَۃَ وَدِیَارِ بَکۡرٍ اِلٰی مَرۡیَمَ الدَّارِیَۃِ اَمَّا بَعۡدُ الخ یعنے بنام خداوند رحمان ورحیم اور بعد صلوۃ اوپر ہمارے سید وآقا کے کہ وہ محمد ہین اور اوپر اُنکی آل کے یہ نامہ ہو منجانب عیاض بن غنم کے کہ وہ امیر لشکر ہاے مسلمین کا ہو جو حدود ربیعہ ودیار بکر مین وارد ہین لکھا جاتا ہو طرف مریم داریہ کے واضح ہو کہ حق سبحانہٗ تعالی نے ہم کو نصرت امداد کی ہو اور تمام قوم کفار پر ہم کو فیروزمندی بخشی ہو اور ملوک کفار پر قابض وقادر ہونے مین ہماری تائید فرمائی ہے ہم جس جس بلد پر نازل ہوے اُسکے مالک ہوے اور جو جو لشکر ہمارے مقابلہ مین آیا اُس کو ہم نے شکست دی کیونکہ غلبہ وتسلط مخصوص واسطے حق تعالی کے ہو اور واسطے اسکے رسول اور واسطے مومنین کے اور قلعہ تیرا کچھ بہت بلند اور بڑا محکم قلعۂ تدمر سے نہین ہے کہ وہ قلعہ منیعہ بنایا ہوا سلیمان بن داؤد کا ہے اُس پر اہل اسلام نازل ہوے اور اس کو فتح کرلیا اور اسیطرح قلعۂ بعلبک وحلب وانطاکیہ پر جو دار الملک ہرقل بادشاہ کا ہو مسلط ہوگئے اور ہمارے تئین کوئی ایسی مشکل پیش نہین آئی مگر یہ کہ حق تعالی نے ہمپر آسان کردی اور اسی امر کا حق تعالی نے اپنی کتاب مین ہم سے وعدہ کیا ہو وَکَانَ حَقًّا عَلَیۡنَا نَصۡرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ یعنے نصرت مومنین کی ہم پر واجب ولازم ہے پس جس وقت ہمارا یہ نامہ تجکو پہونچے تو بیدرنگ ہمارے امر کو تسلیم کر کہ اس صورت مین تو بسلامت رہے گی اور پرہیز کر ہماری مخالفت سے والا ندامت اُٹھاوے گی اور جس وقت ہم نے ارادہ کیا فوراً ہم تیرے یہان پہونچینگے اور ہم وہ نہین ہین کہ تیرے دین پر یا تیرے کسی اہل بلد کے دین پر زبردستی کرین کیونکہ حق تعالی نے فرمایا ہو لَآ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ یعنے امر دین مین اجبار کرنا جائز نہین ہو اور اگر تو باعث اپنی خودداری کے ہم سے بے اعتنائی کریگی تو نتیجہ اسکا تجکو عنقریب معلوم ہوگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَضۡعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یعنے قریب ہے کہ تم جانوگے کہ کون عاجز تر ہے اِس بات مین کہ اسکا کوئی ناصر ویاور نہین ہو اور کون کمتر ہے کثرت انصار وسامان کارزار مین اور سلام ہو اوپر بندگان خاصان خدا کے وبعد ازان نامہ لپیٹا اور لفافہ سربمہر کرکے ایک شخص کے حوالے کیا جو معاہدین مین سے تھا اور اسکو حکم کیا کہ قریب اس قلعہ کے جا اور وہان کے لوگون کو نامہ حوالے کرکے بانتظار جواب توقف کر چنانچہ وہ شخص زیر قلعہ پہونچا اور ان کو اُن کی زبان مین پکارا اور نامہ دکھلایا اور اشارہ کیا تب لوگون نے اوپر سے رسی لٹکادی اس شخص نے وہ نامہ اُس رسن مین باندھ دیا اُنھون نے کھینچ لیا اور نامہ بر نیچے منتظر ٹھہرا رہا اور لوگون نے وہ نامہ ملکہ مریم کے پاس پہونچایا اور پڑھا گیا پھر جب مریم نے اس کا مضمون سمجھا تو اپنے اعیان دولت کو جمع کرکے مشورہ کیا اور فرمایا جو کچھ امیر لشکر عرب نے ہم کو لکھا ہے اِس باب مین تم کیا کہتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا اے ملکہ جو رائے آپ کی ہو وہی بہتر ہے اور ہمارے تئین آپ جو حکم کیجیے ہم وہ بجا لاوین تب مریم نے کہا اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ ناگوارا ہو نہ عار اور جب کہ ان عربون کا

امر تسلیم کرینگے تو اہل روم ہم سے ننگ و عار رکھینگے اور کہینگے کہ تم نے کیونکر اپنا بلد و قلعہ حوالہ کردیا کہ محاصرہ تمہارا نہ سال بھر کا ہوا نہ ایک مہینا نہ دس دن کا وحال آن کہ یہ بلد تمہارا دیگر بلاد روم سے محکم تر ہی اور جب تم کو حاجت ہوتی تو تم لوگ اندرون حصار کے زراعت بھی کرتے اور تمہارے پاس پانی بھی موجود تھا اور تمام چیزین جنکی تم کو احتیاج ہوتی وہ سب قلعہ مین مہیا تھین علاوہ میرے پاس ملوک دیار بکر نے نامے لکھے ہین اور مجھ سے وعدے کیے ہین کہ وہ اپنے اپنے یہان سے لشکر میری نصرت کو بھیجین گے یہ سنکے اہل مشورہ نے عرض کی اے ملکہ یہ رائے آپ کی بہترین رائے ہی چاہیے کہ آپ اس قوم کو ایک نامہ ایسے مضمون کا لکھیے تا وہ ہم سے قطع طمع کرین چنانچہ نامہ لکھا گیا اسمین یہ درج کیا کہ تمہارا نامہ پہونچا مطلب تمہارا معلوم ہوا تم نے جو کہ اپنے حق مین ذکر نصرت خدا کا کیا تو کیا تم نہین جانتے ہو کہ مسیح نے تم کو مہلت دی ہی اور تم کو مہمل مطلق العنان نہین چھوڑا ہی اور بالفعل تم سے درگذر نہین کیا ہی مگر اسلیے کہ بعد اسکے وہ تم سے مواخذہ کرے گا اور گویا کہ تم نے سر دست ملوک اور ملوک زادو نپر قبضہ و تسلط کیا ہی تو ہر آئینہ مین تمپر اُن لوگون کو بھیجتی ہون جو نہایت سخت بازو ہین اور تلوارین ان کی تیز ہین اور روانہ کرتی ہون لشکر پر لشکر اور کمک پر کمک کہ وہ تم سے بدلا لیوینگے اور بندگان مسیح سے عقدہ عار وا کرینگے یعنے اُن کو جو تم سے مغلوب ہونے کا ننگ و عار ہی تو وہ اس کا تدارک کرینگے اور مین وہ نہین ہون کہ اپنا قلعہ کبھی تمہارے حوالے کرون پس چاہو تم یہان مقام رکھو چاہو کوچ کر جاؤ والسلام پھر اس نامہ کو ایک تیر مین باندھکر اس معاہد نامہ بر کے آگے لٹکا دیا اس نے کھول لیا اور اس کو خدمت مین عیاض بن غنم کی پہونچا دیا پھر اُنھون نے جب وہ نامہ پڑھا اور اُس کا مضمون سمجھ لیا تو فرمایا ہم نے توکل کیا خداوند عزوجل پر اور اپنے امر کو اسی کے تئین سپرد کیا اور یہ آیت پڑھی وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا یعنے جو کوئی خدا ہی پر تکیہ و توکل کرتا ہی تو حق تعالیٰ اسکے لیے کافی ہے یعنے اُسکے قضاے حوائج کے واسطے بس ہی کیونکہ حق تعالیٰ بالضرور اپنے امر کو بالغ و کامل کرنے والا ہے و ہر آئینہ اللہ نے ہر شے کیلیے ایک مقدار معین کی ہے **راوی** کہتا ہے کہ پھر عیاض بن غنم آمادہ اس بات پر ہوے کہ شہر آمد پر اقامت کرین اور دستہ سوارون کا واسطے تاخت و تاراج کے اوپر شہرہاے ہتلج و میافارقین وغیرہ بلاد کے بھیجا جاوے **راوی** نے کہا اسی عرصہ مین ناگاہ صداے ناقوس گوش زد ہوئی تو عیاض نے لوگون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہے لوگون نے کہا وہ کیا کہتا ہے عیاض نے کہا یہ کہتا ہے کہ جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے برادر عمزاد علیؑ کو بھیجا تھا اور ایک جماعت مسلمین کو اُنکے ہمراہ کردیا تھا تاکہ اطراف و جوانب تبوک پر تاخت و تاراج کرین اسوقت گذر اُن کا ایک راہب کے دیر مین ہوا تھا سو وہ راہب اپنا ناقوس پھونکتا تھا تو علیؑ نے اپنے ہمراہیون سے کہا تم جانتے ہو یہ ناقوس کیا کہتا ہی اُن لوگون نے بولے یا اللہ و رسول بہتر جانتے ہین اور یا علیؑ یا تم جانتے ہو علیؑ نے کہا کہ ناقوس یہ کہتا ہے مَهْلًا مَهْلًا يَا بَنِي الدُّنْيَا مَهْلًا مَهْلًا اَنَّ الدُّنْيَا قَدْ اَغْوَتْنَا وَاسْتَغْوَتْنَا وَاشْتَغَلَتْنَا غَدًا اِلٰهِي

مَا تَرَیٰ مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا لَنَا اَوْ عَلَیْنَا یَا بَنِی الدُّنْیَا جَمْعًا جَمْعًا یَا بَنِی الدُّنْیَا شَرْطًا شَرْطًا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا
اَثْقَلَ ظَهْرًا مِنَّا مَا مِنْ یَوْمٍ یَمْضِیْ عَنَّا اِلَّا مَا دَمْنَا جَهْلًا قَدْ ضَیَّعْنَا دَارًا تَبْقٰی وَاسْتَوْطَنَّا دَارًا تَفْنٰی یعنے اے
دنیادار والے دنیادار و جلدی نہ کرو سمجھ بوجھ کے بتامل کام کرو کیونکہ دنیا ہم کو اغوا کرتی ہو اور فریب مین ڈالتی ہو
اور ہم کو اپنے امور مین مشغول کرتی ہے کل ہم دیکھینگے جو کچھ دیکھینگے یعنے قیامت مین جو کچھ دیکھنا ہے دیکھین گے کوئی
دن ہم سے یعنے ہمپر سے نہین گذرتا ہے مگر یہ کہ وہ ہماری بھلائی کا ہوتا ہے یا ہماری بُرائی کا اے دنیا کے بچو
اپنے امور کو جمع رکھو اے دنیا والو اپنے کامون مین مستعد و آمادہ رہو جو جو روز ہمپر گذرتا ہو وہ ہماری پیٹھ کو بار گناہون
سے بوجھل کرتا جاتا ہے اور کوئی زمانہ ہمپر نہین گذرتا ہو مگر یہ کہ وہ ہماری غفلت و نادانی مین بسر ہوتا ہے یہان تک
کہ ہم دار البقا کو ضایع کرتے ہین اور دار فنا کو اپنا وطن سمجھتے ہین یہ سنکے اصحاب علیؓ نے کہا اے فرزند عم رسول اللہ کیا یہ
باتین نصرانی جانتے ہین او سمجھتے ہین علیؓ نے کہا اِن باتون کو سوا نبی اور صدیقین کے اور کوئی نہین جانتا
راوی نے کہا مجھ سے روایت بیان کی ربیع ابو سلیمان نے موسیٰ بن عامر سے اسنے اپنے جد سے کہ اُسکے جد نے
اسپر یہ روایت پڑھی تھی مقام حضرا مین جو مضافات عسقلان سے ہو کہ آخر عیاض بن غنم نے شہر کے آگے چار
مہینے قیام کیا بعد ازان حکم بن ہشام نے لشکر کے پرے سے نکلکر عیاض سے طلب اذن کیا کہ میافارقین پر یورش
کرے اور دوڑ مارے چنانچہ عیاض نے اس کو اجازت دی تو اس نے مہاجرین انصار مین سے سو صحابہ کو اپنے
ساتھ لیا اور وہ لوگ بعد نماز ظہر کے روانہ ہوے تا آن کہ دجلہ کے پار اُترے اور چلے تو اُن کے لیے طے الارض
ہوا یعنے زمین سمٹی جاتی تھی یہان تک کہ وہ لوگ تھوڑی ہی سی رات گذرے تھوڑی دور نہ چلے تھے کہ میافارقین
مین پہونچگئے اور اُس کو گھیر لیا تا بجدے کہ اُس برج تک پہونچے جو معروف بہ برج شاہ تھا اس وقت حکم بن ہشام
نے کہا مین حق تعالیٰ سے آرزو رکھتا ہون کاش یہ شہر میرے ہاتھ سے بلا قتال فتح ہو جاوے راوی نے کہا
ہنوز یہ کلام حکم بن ہشام کا پورا نہ ہوا تھا کہ دفعتہً ایک برج کے حاطے کا ایک دروازہ اُن کے لیے خود بخود
کھل گیا ناگاہ یہ سب اندر دھنس پڑے اور اس وقت اہل شہر وسط شہر سے اپنے بڑے کنیسے تک جو معروف
بہ بیعہ ماریہ تھا راستہ صاف کرتے تھے اسلیے کہ اس شب کو نصاریٰ کے یہان عید تھی پھر جب وہ لوگ نماز
کے واسطے متوجہ ہوے تو دیکھا کہ باب بیعہ پر اہل اسلام نازل ہین تب وہ شور و غوغا کرنے لگے اور لوگون نے
اُن کا غلغلہ سنا تا کہ صاحب بلد جس کا نام اسلاعورس تھا وہ یہ غل سنکر آیا اور عربون کو دیکھکر بولا تم لوگ کون
ہو حکم نے کہا ہم ہین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس نے کہا کہ تم کہان سے آتے ہو حکم نے کہا کہ
ہم اپنے لشکر سے آتے ہین اُسنے کہا کہ تم اپنے لشکر سے کب چلے کہا بعد نماز ظہر اُس نے کہا ہمارے شہر کا پھاٹک
کس نے تمھارے لیے کھولدیا حکم نے کہا ہمارے واسطے اُس شخص نے دروازہ کھولدیا ہے جس کے ہاتھ مین جمیع امور کی

کھینیان ہین اُسنے کہا تم نے ہمارا کچھ باک نہ کیا حکم نے کہا ہم کو کیا خوف ہی مخلوق سے کہ نہ وہ ضرر پہونچا سکتے ہین نہ نفع بلکہ زیر فرمان حکم آلہی کے ہین وہ ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ یعنے اے ایمان والو تم کافرون سے نہ ڈرو اگر تم مومن ہو تو بس مجھی سے ڈرتے رہو تب اسلاعورس نے کہا کہ تمھارا دین حادث جدید ہے اور ہمارا دین قدیم و مدید ہی اور حال یہ ہی کہ قدیم کو محدث پر فضیلت ہے حکم نے کہا اگر یہ قول حق ہی تو تفضیل ابلیس کی آدم پر لازم آتی ہی اسلیے کہ ابلیس مقدم تر ہی آدم سے کیا تجکو معلوم نہین ہوا کہ طینت آدم یعنے مادہ آدم کا بصورت مشکوۃ تھا چنانچہ حق تعالی نے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ یعنی حق تعالے جس کا قلب واسطے اسلام کے کشادہ کرتا ہی وہ اپنے پروردگار کے نور کرامت سے منور ہی چنانچہ اندر اس مشکوۃ کے وقت جلوہ گری یعنے ہنگام نفخ روح کے نور اُسکے قلب کا روشن ہوا اور مرتبہ اتقا پر استعلا و عروج کیا جب ابلیس نے اُس کو دیکھا تو چونکہ وہ اپنے پیراہن عبودیت و بندگی کو ضو توحید سے سفید جانتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ اِسکو شرک سے سیاہ نظر آیا پس صفت اصلی و قدیمی اسکی بصفت وقت و بصورت حال نمودار ہوئی بقولہ تعالی وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ یعنے ابلیس اپنی اصل خلقت مین زمرۂ کافرین سے تھا یعنے درحقیقت وہ سالک طریق شرک اور زیر سایہ جہل ناعاقبت اندیش کے تھا اور قطع منازل عبادت بعجب و ریا کرتا تھا اور واقع مین وہ مشاہدہ جمال جلال سے عالم نابینائی مین تھا پس جس وقت وہ نور آلہی مشکوۃ ابدیت سے منور ہوا تو اُسنے اپنا منھ آگ سے بھڑکایا یعنے اُسنے اُس نور سے طلب ناری اور اس سے اخذ آتش کیا اسکا مفاد یہ مفہوم ہوا اِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىْ یعنے ہر آئینہ تجھپر میری لعنت اور میری رحمت سے تیرے لیے دوری ہے اور اصل آدم کی یہ ہی کہ جب اُسنے جو طلب مین آشیانہ و پائگاہ بشریت سے بازوے ہمت و قصد کے پرواز کرکے حیطۂ انسانیت سے تجاوز کیا یہان تک کہ نار محن و آتش آلام سے قریب ہوا تو انوار الہیہ نے اس سے مفارقت کی اور بازو اسکے اصطفائیت و برگزیدگی کا ٹوٹ گیا اور طائر اس کی بلند پروازی و ترقی کا سست پر ہو گیا تو دام مین وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ کے گر پڑا یعنے آدم نے اپنے پروردگار کا عصیان کیا پھر جب وہ وادی محبت مین سرگردان ہوا اور ابرہاے محنت و اندوہ نے پے در پے اسپر ہجوم کیا اور برق اِهْبِطَا کا تازیانہ لگا اِهْبِطَا یعنے اے آدم اور اے حوا تم دونون باغ جنت سے اُتر کر دنیا مین جاؤ پھر جب آدم علیہ السلام صحراے کربات مین آنکلے تو یکایک آیت بشارت دینے والی اُن کی برگزیدگی کی اُنسے آکر لپٹ گئی یعنے آملی کہ پھر پروردگار نے انکو اپنا برگزیدہ کیا فَتَابَ عَلَيْهِ یعنے حق تعالی اُسپر متوجہ ہوا اور توبہ اور انابت اُن کی قبول کی غرض کہ اسلاعورس نے اُن صحابہ کو حکم کیا کہ اندر بیعہ کے داخل ہون اُس وقت حکم بن ہشام نے کہا کہ ہم تمھارے بیعہ مین جا کر کیا کرین اُس نے کہا اُسکے اندر جا کر تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو یعنے نمازین پڑھو حکم نے کہا ہم لوگ ایسے نہین ہین کہ واسطے ذکر اپنے پروردگار کے

بلائے جاوین تو پھر اُس سے تاخیر کرین آخر صحابہ نے اپنے گھوڑے باندہ دیے اور اندرون بیعہ داخل ہوے اور
اسلاعورس کا ارادہ صحابہؓ کے اندرون بیعہ جانے سے یہ تھا کہ یہ آرایش بیعہ کی نمایش کراوے اسلیے کہ اسکے اندر ملمع زنگاری
کی بڑی تیاری کی تھی اور اُس مین شبیہ بیت المقدس کھنچوائی تھی اور اُس مین صخرہ اور سلسلہ بیت المقدس کا بطور تبرک
کے رکھا تھا اور اس مین محراب داؤد اور گھوارہ عیسیٰ کا بنایا تھا اور اسمین تصویر مسیح و مریم علیہما السلام کی لکھی تھی پھر
جس وقت اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندرون بیعہ داخل ہوے اور اسمین یہ تماشا دیکھا تو حکم بن ہشام
اس آیت کی تلاوت کرنیلگے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِن دُونِ
اللّٰهِ یعنے حق تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ پسر مریم کیا لوگون سے تو نے کہدیا ہو کہ تم لوگ مجکو اور میری مادر کو سواے
خداے واحد کے دو خدا سمجھو چنانچہ اس آیت کو باواز بلند پڑھا اور کہا واللہ یہ سب کوئی چیز نہین بلکہ قول ہمارا
سواے اسکے نہین ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ **راوی** کہتا ہے کہ اُن
کی اس صدا سے بیعہ زلزلہ مین آیا اور اُس قوم کو گھبرا دیا اور قندیلین ایک دوسرے سے ٹکرا گئین اور
اس کا مجاور ایک شخص تھا کہ وہ سب دینون اور شریعتون کا عالم تھا اور اُس کا نام عبد المسیح تھا جب
اسنے یہ خرابیان بیعہ اور قندیلون کی دیکھین تو اُسکے چہرے پر عبرت اور اس ساری قوم پر جو اسکے اندر تھی
ہیبت غالب ہوئی تو ان سب نے اپنے ملک اور مالک سے کہا کہ تو نے ہماری ہلاکت کا ارادہ کیا ہو اسوجہ سے
کہ تو نے عرب کو اندرون بیعہ کے ہمپر داخل کیا ہو آیا تو نہین دیکھتا ہو کہ ان لوگون کا یہان آنا گویا غضب مسیح کا ہمپر ہوا ہے
تب اس بطریق یعنے رئیس نصاریٰ نے کہا قسم ہو مسیح کی جو تم سمجھتے ہو ایسا نہین ہو بلکہ کام اُن کا توحید خدا اور ذکر
اپنے نبی کا ہو چنانچہ معجزہ اُنکے نبی کا تمپر خوب ظاہر ہوا اور تم نے اسکو دیکھ لیا ولے ہو تمپر ہر گاہ پھاٹک شہر
خود بخود اُنکے لیے کھل گیا اور وہ ہمپر آ پہونچے پھر جب کہ وہ داخل بیعہ ہوے تو کیونکر بیعہ جنبش ولغزش مین نہ آئے
اور قندیلین آپس مین کیونکر نہ ٹکرا جاوین اور جو کچھ مین نے باتین کہین تو پہلے مین شک مین تھا اور اب مین مژدہ
دیتا ہون اُس شخص کو جو ان کے دین پر ہو **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ شخص خادم بیت المقدس کا تھا اور جب روز
بیت المقدس ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتح ہوا ہو تو یہ خادم بیت المقدس مین موجود تھا اور اُس نے
اُن تبرکات سے جو اندرون قدس کے تھے یہ آواز سنی کہ یہ یعنے عمر رضی اللہ عنہ وہ شخص ہو کہ طول وعرض زمین
مین فتح کرے گا اور محمدؐ وہ شخص ہو جس کی بشارت مسیح بن مریم نے دی ہو اور اسی زمانہ مین ایک شخص نے اُس
خادم سے سوال کیا تھا کہ مین نے مسلمانون کو دیکھا ہو کہ وہ صخرہ بیت المقدس کی بڑی تعظیم کرتے ہین اور اسپر جو عیسیٰ
کا قدم بنا ہے بوسے دیتے ہین پس ہم مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ وہ قدم مسیح کو چومتے ہین تب اس خادم نے کہا
اے فرزند ہم لوگ کہتے ہین کہ وہ قدم مسیح کا ہو وحالانکہ وہ قدم انھین کے نبی محمد بن عبد اللہ کا ہے جب کہ اُسنے

واسطے معراج کے بطرف آسمان عروج کیا تھا تب لوگون نے کہا کیا ایسا ہوا تھا وہ اس عروج کو پہونچا ہے اُسنے کہا ہان سچ ہے مکہ سے بیت المقدس تک اس کو سیر کرائی گئی اور وہان اُسنے سب نبیون کو نماز پڑھائی ہی پھر وہان سے اُسنے طرف آسمان کے سیر فرمائی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا او رکیفیت اِس سیر کی حکم نے اسطرح سنائی کہ جب آن حضرت صلے اللہ علیہ آلہ سلم کی بشارت دہی سے نفوس مردم مستبشر ہوے اور خبر رسالت مشتہر ہوئی اور کمالات اُنکے مشہور آفاق ہوے اور انوار جمال نے عالم کو منور کیا اور ارادہ باری تعالی یہ ہوا کہ آنحضرت صلعم قرابت قاب قوسین سے تمام اہل کونین پر اشرف وافضل ہوئے پس تمام عالم ملکوت مین ندا دی گئی کہ اب تم درستی اپنے احوال واعمال کی کرلو اور تہذیب وآداب سے آراستہ ہو جاؤ کیونکہ یہ شب قرب حضوری کی ہی یہ شب آزادی کی ہے جہنم سے یہ شب شادمانی وسرور کی ہی یہ شب ابتہاج ہی یہ شب معراج ہی سلئے فرشتو نردبان پیغامبری کا لگادو اور کرہ ہاگر یوہ ہاے ہائلہ کو ہموار کردو اور پا نگاہ آداب پر مودب کھڑے ہو رہو اے جبرئیل جنتون کو آراستہ کر حورون کو اور غلمانون کو بزیب وزینت جلوہ دے لے جبرئیلؑ ام ہانی کے گھر مین نازل ہو ہمارے حبیب کو بیدار کر اور براق پر سوار کرتا کہ ہم اپنی آیات ونشانیان اُس کو مشاہدہ کرادین چنانچہ جبرئیلؑ نے وہ مرکب اپنے ہمراہ لیا جس کی خلقت عجیب اور صفت اُسکی غریب تھی اور اسکی لگام جبالہ تقرب سے تھی اور زین اُس کا ساز حب سے تھا کہ جبرئیلؑ نے اُس براق کو میدان کون ومکان مین نکالا اور بہ تلاوت اس آیہ کے ندا دیتے تھے سبحٰن الَّذِیۡ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ یعنے سزاوار تسبیح وہ خدا ہی جو اپنے بندے کو سیر ومشاہدہ اپنی آیات کا کراتا ہے چنانچہ جبرئیلؑ اس مرکب کو لیکر دروازے پر اس شہسوار عرصہ رسالت کے کھڑے ہوے وبعد رفع حجاب اسرار کے جبرئیلؑ نے حضرت کو دیکھا کہ وہ اپنی عبادت وتذلل مین بسوے معبود مائل ہین اور سجادہ نشین اپنے وسادہ عمل کے ہین اور اشتیاق نے نحیف وزار کر دیا ہے اور آرزومندی سے دردمند ہین پس جبرئیلؑ انوار سعادت سے انپر نور افشان ہوے اور وفاے وعدہ سے مژدہ رسان ہوے اور کہا یَاۤ اَیُّهَا الۡمُدَّثِّرُ یعنے اے چادر پیچیدہ اے گلیم پوشس اپنی قدم ہمت پر کھڑا ہوا اور کمر بند عزم کو چست کرا ور سوار ہو اور طرف آسمان کے صعود کر اور معراج قرب اور اوج ترقی پر عروج کر یہ سنکے سید عالم بشتابی تمام اُٹھ کھڑے ہوے اور مرکب تحیت وسلام پر سوار ہوے اور جبرئیلؑ نے بالاے ابر چڑھالیا اور خانہ کعبہ سے لے چلے اُس وقت ذکر خدا جلیس تھا اور یاد خدا انیس تھی اور شوق اسکا راہبر تھا اور جبرئیلؑ خلیل تھے جب دائرہ قدس مین داخل ہوے اور زیر مسجد اقصے پہونچے تو وہان ارواح انبیا بلباس انوار حاضر ہوے اور بسلام وتحیت پیش آئے اور روبرو جلوہ گر ہوے اور بصلوۃ و درود وثنا نوانی کرنے لگے اور ہر ایک نے وصف اپنی اپنی منزلت اور ذکر اپنی اپنی فضیلت کا شروع کیا چنانچہ پہلے آدم علیہ السلام نے بیان کیا کہ حمد ہے اس خدا کو جس نے مجھے اپنے دست قدرت سے خلق کیا اور مجھ مین روح امر اپنا دمیدہ

کیا اور ملائکہ کو میرے لیے سجدہ کا حکم کیا اور دار کرامت مین مجھے ساکن کیا اور ادریسؑ نے کہا حمد کرتا ہون مین اس خداوند کا جس نے میرے تئین مکان برتر پر مرتفع کیا اور مقام نورانی مین جگہ دی اور نوحؑ نے کہا مین شکر گذار ہون اُس پروردگار کا جس نے مجھے قوم ظالمین سے نجات بخشی اور میرے تئین مومنون کا باپ اور مجکوان کا مامن مقرر کیا اور ابراہیمؑ نے کہا مین حمد کرتا ہون اُس کردگار کا جس نے مجکو اپنا خلیل فرمایا اور جس نے مجپر نار کو خنک و گوارا کیا یعنے کہ آتش کو گلزار کردیا اور میری زوجہ جو بانجھ تھی اسکی اصلاح کی اور موسےٰؑ نے کہا سپاس ہے اس خالق کا جس نے مجھے نو آیات بینات یعنے نشانیان روشن عطا کین اور میرے لیے لوحون مین ہر چیز کا وعظ و پند لکھا اور ہر شے کو بہ تفصیل بیان کیا اور فرعون میرے دشمن کو ہلاک کیا اور میری قوم کو اُسکے ہاتھ سے بچایا اور میرے لیے دریا کو شگافتہ کیا اور مجھ سے بہ طور تکلم کلام کیا اور سلیمانؑ بن داؤدؑ نے کہا مین شکر کرتا ہون اس خداوند کا جس نے تمام جنس و جان کو میرا مطیع کیا اور طیور و ہوا کو میرا مسخر کیا اور میرے تئین طائر کی گویائی اور ان کی زبان سکھلائی اور مجھے وہ ملک و سلطنت بخشی جو بعد میرے ویسی کسی کے لیے شایان نہین ہوئی اور عیسیٰؑ نے کہا ستایش ہو اس خداوند کی جس نے مجھے گندگی نطفہ سے پیدا نہین کیا اور اُسنے میرے لیے مردہ کو زندہ کیا یعنے مجھ سے مردہ کو زندہ کرایا اور میرے واسطے کور مادرزاد اور سفید بدن اچھا کیا یعنے عوارض و امراض کو میرے ہاتھ سے اچھا کرایا پھر جس وقت جملہ انبیا نے اپنی اپنی کرامتون کا فخر کیا اسوقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی فرمایا کہ حمد ہے خدائے عزوجل کا کہ اُسنے مجکو اپنے لب لباب انوار سے پیدا کیا اور میری قدر و منزلت کو زمین و آسمان مین بلند کیا اور میرے نام کو اپنے ساق عرش پر لکھا اور میرے نام کو اپنے نام سے مقرون کیا اور میرے ذکر کو معالم و مقام قدس مین مصطفےٰ کیا اور میرے سینہ کو کشادہ کیا اور میرے امر کو مجپر آسان کردیا اور میری قدر افزائی کی اور میرے گناہان گذشتہ و آیندہ کی آمرزش فرمائی اور کفار پر مجکو موید کیا اور مجھے ساتھ رعب و دبدبہ کے مبعوث کیا اور دین حنیف کا مجھے رسول کیا اور مجھے منصور و مظفر کیا اور میری امت کو بہترین امت کیا اور میری اطاعت تمام عجم اور عرب پر فرض کی اور تمام روے زمین میرے لیے مسجد قرار دی اور خاک کو میرے واسطے مطہر اور پاک کرنے والی کردیا اور مجکو روز قیامت میری امت کا شفیع بنایا اور میری شریعت سے تمام شرائط کو منسوخ کرڈالا اور ساری امت سابقہ کو میری شفاعت مین داخل کیا اور کعبہ کو میرا قبلہ گردانا اور میرے بعد مجکو میری امت کی صلوۃ کا شنوا کیا یعنے مین اُن کی صلوٰۃ کو سنا کرون گا تاکہ روز قیامت مین ان کی شہادت ادا کرون اور حق تعالیٰ نے مجکو شاہد کل کا گردانا اور میری امت کو شاہد اوپر منکرین اور ظالمین کے کیا ہے میرے نام کو سائر افلاک پر لکھا ہو اور حق جل و علا نے فرمایا ہے اِنَّا اَرۡسَلۡنٰکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا یعنے ہم نے تجکو تمام خلق پر شاہد و مبعوث کیا ہے اور مژدہ دینے والا اور ڈرانیوالا بھیجا ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت بطریق میا فارقین یعنے اسلاعورس حاکم میا فارقین نے حکم بن ہشام

سے یہ سارا کلام سنا تو کہنے لگا واللہ تمھارے دین مین کچھ شک نہین ہو بے شبہہ تم حق پر ہو وہر آئینہ مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیت المقدس مین اسلام لایا تھا و بعد ازان مین اس شہر مین آیا اور اُسکا جو والی تھا وہ مرگیا تو بعد اُسکے مین والی ولایت ہوا اور پھر اپنے دین اول کی طرف مین نے رجوع کی اور اب مین نے توبہ کی اور تمھارے دین مین آیا تو آیا ہو سکتا ہے کہ حق تعالی مجھ سے قبول کرے گا باوجودیکہ مین نے ارتکاب گنا ہون کا کیا تب حکم نے جواب دیا کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہو ایک روز اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ آدمی کس چیز سے بہت خوش ہوتا ہو لوگون نے عرض کی کہ اپنے اہل سے یہ سُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اندکے خاموش رہے اور اصحاب بھی چپ رہے پھر فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ نہین آدم زاد اُس بات سے بہت شادمان نہین ہوتا بلکہ جس وقت وہ کسی رہگذر مین ہوا اور اُسکے پاس اسکا شتر سواری کا بھی ہوا اور اُسپر اسکا زاد راہ اور پانی اور اسکے نفع وآرام کی چیزین بار ہون پھر جس وقت کسی ایسی راہ پر اس کا گذر ہو کہ اسوقت اسپر شدت تمازت آفتاب کی بہت ہو اور وہ کہین سایہ مین جاکر اپنے ناقے سے اُتر پڑے اور اپنے بازو کا تکیہ لگاکر سو رہے و بعد ازان وہ بیدار ہو اور وہ دیکھے کہ ناقہ اسکا جاتا رہا اور گم ہوگیا اور اُسپر اسکا کھانا پانی اور صرف سفر تھا اور اُسکے فائدے کی چیزین تھین آخر اسکی طلب و تلاش مین نکلا اور چپ و راست ڈھونڈھتا پھرا مگر دستیاب نہ ہوا تب وہ اسی مقام پر جہان سے شتر مفقود ہوا تھا پھر پھرا اور اپنی موت کا اُس کو یقین ہوگیا پھر وہان جب سو رہا و بعد ازان جب بیدار ہوا ناگاہ اُسنے وہین اپنے ناقہ کو مع مال بجنسہ پایا اور اُسکی مہار تھام لی و بعد ازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس شخص کو اپنا زاد و راحلہ پانے سے جیسی خوشی ہوئی اُس سے زیادہ حق تعالے خوش ہوتا ہے بندہ مومن کے توبہ کرنے سے **راوی** کہتا ہو کہ جب اسلاعوس نے یہ کلام حکم بن ہشام کا سنا تو اُس کی آنکھون سے اشک جاری ہوے پھر اُن سب صحابہ کو اپنے دار الامارۃ مین لیگیا اور کہنے لگا واللہ حق ثابت ہوا اور صدق ظاہر ہوگیا غرضکہ وہ اسلام لایا اور اسلام اس کا بہت خوب اور پسندیدہ ہوا پھر اُسنے اپنی جماعت کو طلب کیا اور آخر وہ سب بھی اسلام لائے بعد ازان اُسنے اکابر و صنادید بلد کو طلب کیا اور اپنے اسلام سے ان کو خبر دی اور کہا کہ جو کچھ مین اپنی ذات خاص کیلیے پسند کرتا ہون وہی تمھارے لیے بھی چاہتا ہون وہر آئینہ دین ان لوگون کا بہتر ہے اُسپر کوئی دین غالب نہین ہے پس جو جو تم مین سے اسلام لاوے گا وہ دنیا اور آخرت دونون جگہ امن و امان پاوے گا اور یہ لوگ ہر گاہ بلد آمد مین نازل ہوے تو کچھ شک نہین کہ تمام دیار بکر انھین کا ہے درین صورت جو کوئی اُن کی مخالفت و نافرمانی کرے گا بالضرور اس کا شہر لوٹ لینگے اور اُس کے اہل و اطفال کو بندی کرلیوینگے اور بندگی مین لین گے پھر اگر تم لوگ اسلام لاؤ تو تم اپنی جان و مال و بلاد سے امین رہوگے تب اُن سب نے جواب دیا اے صاحب و مالک ہمارے ہم کو تین دن کی مہلت دیجیے

تاہم فکر و مشورہ کرین کہ ہمارے حق مین کیا مناسب و مصلحت ہی چنانچہ اسلاعورس نے اُن کو رخصت کیا وہ سب اُس کے پاس سے واپس آئے پھر جب رات ہوئی تو وہ سب مجتمع ہوے اور آپس مین اُنھون نے حلف و عہد کیا کہ ہم دین عرب کا قبول نہ کرین اگرچہ وہ ہم سب کو مار ڈالین پس چاہیے کہ قتال پر صبر و استقامت کرین پھر جب تین روز گذر گئے تو اسلاعورس نے ان کو طلب کیا تو اُن مین سے تھوڑے سے لوگ آئے اور باقی نہین آئے اور خبرداروں نے اسلاعورس کو اُنکے عزم و ارادے سے خبر دی آخر اہل بلد مسلح ہو کر اُس سے لڑنے کو آئے تب اسلاعورس بھی اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اُن سے لڑنے کو نکلا اور اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی اُسکے ساتھ تھے تاآن کہ جنگ شدید واقع ہوئی جب رات ہوئی تو اسلاعورس نے صحابہ سے کہا کسی کو اپنے امیر کے پاس بہت جلد روانہ کرو کہ وہ ہم لوگون کے لیے کمک و مدد بھیجے آخر اُن صحابہ مین سے ایک کو روانہ کیا وہ ہنوز بلد سے تھوڑی دور نہین گیا تھا کہ صدائے سم اسپان سنکر متحیر ہوا پھر جب اُن کا تفحص کیا تو وہ سب لشکر اسلام سے تھے اور وہ پانسو سوار تھے اور افسر انپر خبتہ بن عدی تھے اور سبب اُن سوارون کے آنے کا یہ تھا کہ عیاض بن غنم نے اپنے خواب مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے قصد میافارقین اور ماجرا اہل بلد کا ارشاد کیا اور بنا بر روانگی لشکر کے حکم فرمایا جب عیاض خواب سے بیدار ہوے تو خبتہ بن عدی کو پانسو سوار کے ساتھ روانہ کیا اور حکم خداوند عزوجل سے طے الارض ہوا یعنے زمین ایسی سمٹ گئی کہ وہ لوگ اسی رات کو میافارقین مین پہونچگئے تب وہ صحابی جو بطلب مدد جاتا تھا اُن سب سوارون کو خفیہ دروازے کی طرف سے لایا اور اس دروازے پر کچھ لوگ بنا بر محافظت کے تعینات تھے تب اُس صحابی نے اُن محافظون کو آواز دی تو اُنھون نے دروازہ کھولدیا اور سب سوارون کو اندر داخل کر لیا پھر سوارون نے سوال کیا کہ ہمارے آنیکی تم کو کس نے خبر دی تب صاحب بلد اسلاعورس نے جواب دیا کہ تمھاری خبر مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دی ہی کہ ہر گاہ قتل اہل بلد سے میرا دل تنگ ہوا اور مین سویا تو مین نے حضرت کے وجود با جود کو خواب مین دیکھا وہ تمھارے آنے کی خوشخبری مجھ سے فرماتے تھے غرض کہ جب یہ سب پہونچگئے اور قتال اہل بلد کے واسطے آمادہ ہوے تو مسلمانون نے اہل بلد کو پکارا اور کہا اے دشمنان خدا بہ تحقیق کہ ہلاکی تمپر اتر چکی ہے کہ تم کو اصحاب مستطاب نے گھیر لیا اور تم کو تلوارونکے آگے دھر لیا ہے یہ سنکے وہ لوگ اپنے گھرون کو بھاگے اور اپنے مکانون مین جا گھسے اور دروازے خوب مضبوط بند کر لیے اسلیے کہ ان کو یقین ہوگیا نزول اس بلا کا جس کی تاب و تحمل انھین نہ تھی یہان تک کہ الغیاث و فریاد پکارینگے اور امان مانگنے لگے اسوقت اسلاعورس نے کہا جو کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا وہ امان پاوے گا آخر وہ سب حاضر ہوے تب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا بہ تحقیق کہ ہم نے تم کو امان دی تمھاری جان و مال پر مگر یہ کہ تم اپنے ہتھیار حوالے کرو پس اُنھون نے اپنے سارے ہتھیار جو اُنکے پاس تھے حوالے کر دیے پھر جب کہ سب

قوم نے صدق قول صحابہ کا دیکھ لیا تو وہ اسلام لائے مگر کچھ لوگ انین سے محروم رہے وبعد ازان ابن ہبیرہ کبیر کا جامع مسجد بنایا اور وہان صحابہ نے تین روز مقام کیا اور اس قوم نے حکم بن ہشام کو چھوڑا اور اسکے ساتھ اور دس صحابی مقرر کر دیے تاکہ وہان والون کو شرائع دین تعلیم کرین اور خبتہ بن عدی اپنا لشکر لیکر عیاض بن غنم کے پاس آیا اور اُن سے سارا ماجرا بیان کیا یہ سُن کے عیاض بہت خوش ہوے

بقیۂ ذکر بلد آمد

جب کہ اہل آمد نے دروازہ شہر کا نہ کھولا اور نہ مقابلہ کیا تو اِس بات سے عیاض بن غنم اور جملہ اصحاب تنگ ہوے **واقدیؒ** نے کہا کہ صحابہؓ پانچ مہینے تک بلد آمد کو گھیرے رہے چنانچہ خالد بن الولید جیسا مذکور ہوا باب الماء پر مامور تھے ہر روز سوار ہوتے تھے اور اپنا لشکر لیکر گرد بلد آمد کے پھرتے تھے جب رات آتی تھی تو اپنے مقام پر پھر آتے تھے اور ہمام اُن کا غلام ہر شب کو ایک روٹی جو کی پکا کر حجرہ مین رکھ دیتا تھا کہ بعد مراجعت بعد نماز مغرب اُسی روٹی کو کھا لیا کرتے تھے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ تین دن و رات برابر گذرے کچھ نہ ملا جس سے افطار کرتے تب خالد نے ہمام اپنے غلام سے کہا اے فرزند کیا تیرے پاس کچھ نہین ہو کہ تو مجھے افطار کرا دے یہ تیسری رات ہو کہ تو نے میرے لیے کچھ نہین پکایا اُسنے کہا اے میرے آقا واللہ مین بدستور ہر شب روٹی پکا کر آپ کے لیے حجرے مین رکھدیا کرتا ہون مجھے معلوم نہین کہ وہ کیا ہو جاتی ہو بلکہ مجکو تو یہی یقین تھا کہ آپ نوش کرتے ہین چنانچہ جب چوتھی رات آئی تو ہمام نے موافق عادت کے روٹیان پکا کر حجرے مین رکھدین اور وہ آپ چھپ کر بیٹھا تاکہ دیکھے کون وہ روٹیان نکال لیجاتا ہے ناگاہ ہمام نے دیکھا کہ ایک کتا شہر کی جانب سے آیا اور اندر حجرے کے گھسا اور وہ روٹیان نکال لے چلا تب ہمام اُس کے پیچھے لگا کہ کہان لیجاتا ہے تا آن کہ وہ کتا اُس تالاب سے جس پر خالد مامور تھے نکلکر طرف دیوار شہر پناہ کے گیا آخر ہمام اُسکو چھوڑ کر پھر آیا جب خالد نماز سے فارغ ہوے تو افطار طلب کیا تو اسوقت ہمام نے کہا کہ اے میرے آقا ایسا ایسا امر واقع ہوا خالد نے کہا اے ہمام تو مجھے وہ مقام جہان کتا روٹی لے گیا ہے دکھا دے تب ہمام خالد کے آگے آگے ہو لیا اور لیجا کر وہ مقام جس مین کتا روٹی لیکر گھس گیا تھا دکھا دیا جب خالد نے یہ دیکھا تو کہا اللہ اکبر ہر آئینہ حق تعالیٰ نے اب ہم کو فتح و نصرت بخشی پھر وہان سے پھر آئے اور اپنے اصحاب کو بلا کر یہ قصہ اُن سے بیان کیا اور اُن سے کہا مین قصد رکھتا ہون کہ اس تالاب مین ایک منفذ ہے مین اُس مین سے اندرون شہر کے داخل ہون گا اور مین چاہتا ہون کہ تم مین سے سو آدمی اپنی جانون کو خدا کے لیے فدا کرین اور تم خوب جانتے ہو کہ دنیا مقام صدق ہے اُسکے لیے جو اُس کو صدق سے بسر کرے اور دنیا مقام وفا ہے یعنے پورا پانے کی جگہ ہے جو اُس سے اخذ کرے اور دنیا امید گاہ ہے جو کچھ چاہے اُس سے زاد آخرت لے لیوے اور دُنیا دار نجات ہے جو چاہے اُس سے نجات حاصل کرے اور دُنیا

جاے نزول وحی خداے بزرگ و برتر ہو اور مصلی یعنی جاے نماز ملائکہ کی ہو اور مسجد یعنی سجدہ گاہ ہے احبا و دوستداران خدا کی پس تم اس دنیا کو اپنی کھیتی سمجھو حق تعالی ہم پر اور تمپر رحم کرے گا چنانچہ ہمارے اور تمھارے لیے یہ بات ہو کہ جو کوئی اِس دنیاے فانی سے زاد آخرت کا چاہستا ہو تو چاہیے کہ وہ تجارت سودمند کو اختیار کرے اور طول مدت کے فریب مین نہ پڑے یہان تک کہ تقصیر عمل مین مطمئن اور بے پروا ہو جائے آگاہ ہو کہ مین نے تو اپنی جان کو خدا کی راہ کیلیے بیچا اور اُسنے مول لیا بعد ازان خالد نے یہ آیت تلاوت کی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یعنے حق تعالی نے مومنون سے اُنکی جانون کو مول لیا ہے اور اُن کے مالون کو قبول کیا ہے بعوض اس بہا کے کہ اُنکے لیے جنت ہے پس جو کوئی اپنے تئین بیچتا ہو وہ چاہیے کہ دلیری و دلاوری کرے اور جس چیز سے وہ ڈرایا جائے اُس سے ہرگز نہ گھبرائے کیون کہ ہمارے تمھارے درمیان مین وعدہ گاہ عرصۂ قیامت ہی اور وہ موقف حسرت و ندامت ہی لہذا تم کو لازم ہی کہ اپنے اسلاف کرام اور دین اسلام کی پیروی اور خدا کی برکت اور اُسکی اعانت پر تکیہ کرکے مستعد ہو جاؤ بعد ازان خالد نے اپنے اصحاب مین سے سو جوانون کو انتخاب کر لیا اور اُن کو حکم کیا کہ اپنے اپنے ہتھیار لگا لیوین بعد ازان سوار ہو کر پاس عیاض بن غنم کے گئے اور اپنے عزم پر اُن کو آگاہ کیا کہ منفذ چشمہ سے مین اندرون شہر داخل ہونے والا ہون اور تم اپنے ساز و سامان سے تیار رہو گوش برآواز رہو صداے تکبیر و تہلیل پر اُنھون نے کہا مجھے معلوم ہوا الحمد للہ مین تیار رہون گا تم جاؤ حق تعالی تمھاری اعانت و نصرت کرے اور چاہیے کہ عون و برکت خدا پر توکل کرکے روانہ ہو چنانچہ خالد نے عیاض کو وداع کیا اور اپنے اصحاب پاس پھر آئے تو اُن کو مستعد و تیار پایا تب اُن کے آگے آگے راہی ہوے اور یہ سب پیادہ پا تھے تا آن کہ در چشمہ پر پہونچے اور اُس وقت آدھی رات تھی پس حق تعالی نے حارسان و دیدبانان دیوار شہر پناہ پر نیند غالب و مستولی کر دی کیون کہ حق تعالی جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہی تو اُسکے تئین انجام کو پہونچاتا ہی اور اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی راوی نے کہا اول جو شخص اُس چشمہ کے اندر سے داخل بلد ہوا وہ خالدؓ تھے اور اُنکے پیچھے لگے ہوے عامر بن الاخوص اور حذیفہ بن ثابت و عمران بن بشر تھے اور اسیطرح سب ایک منفذ و سوراخ مین جو اندر چشمہ کے ہو کیا تھا داخل ہو گئے مگر جو اُن مین سے جسیم و فربہ اندام تھے وہ گھسنے سے عاجز رہے اور اپنے حرمان شہادت پر تاسف کرتے ہوے واپس آئے چنانچہ جتنے لوگ اندر شہر کے اُس منفذ سے پہونچگئے وہ اسّی آدمی تھے اور سواے ان لوگون کے جو منفذ چشمہ سے داخل ہوے اور کوئی اُن کی معیت مین نہ پہونچسکا ولیکن بعد جانے ان لوگون کے ایک شخص ان لوگون مین سے جو باعث جسامت کے دخول منفذ سے قاصر رہا تھا اُس نے بھی اُس سوراخ کے فراخ کرنے کی تدبیر کی کہ اُسکو کھود کر کشادہ کیا آخر وہ بقیہ مردم بھی اندر داخل ہو گئے اور اپنے یارون کو جا لیا اور وہ سب وسط شہر مین پہونچگئے تھے تا آن کہ اُنکے پاؤن کی آہٹ

سے سوتے ہوے جاگ اُٹھے اور بیٹھے ہوے اُٹھ کھڑے ہوے تب خالد نے قصد اُن لوگون کا کیا جو دیوار شہر پناہ پر دیدبان تھے تا آن کہ اُن کو پتھرون کی مار سے نیچے اُترنے نہ دیا پھر خالد نے اپنے اصحاب مین سے دس آدمی کو باب شہر پر بھیجا کہ اُنھون نے قفلون کو توڑ کر دروازے کھولدیے اور ادھر عیاض بن غنم سوار ہو کر لوگون کو بیدار و ہوشیار و آمادۂ کارزار کر رہے تھے تا آن کہ جس وقت خالد اور اُنکے اصحاب نے باواز بلند تکبیر کی تو فوراً عیاض مع لشکر باب شہر پر جا پہنچے ہو اُسکو کھلا ہوا پاکر اندرون شہر گھس پڑے اور اہل شہر طرف دیوار و بروج شہر پناہ کے بھاگے تاکہ اُسپر پناہ لیوین اور رات بہت تاریک تھی کہ اندھیرے نے اُن کو ڈھانپ لیا تھا چنانچہ کوئی ایسا نہ تھا جو اپنی خوابگاہ سے اٹھا ہو مگر یہ کہ تلوار اُسکے سر کو اسکے تن سے اُتار لیتی تھی اور جو کوئی اپنے فرزندان دلبند کے پاس سے باہر نکلا شمشیر نے اُس کا جگر چاک اور بند بند جدا کیا اور خالدؓ باتفاق اپنے اصحاب کے برابر پکار پکار تکبیر کہتے تھے اور اہل آمد کے لیے عالم اسباب منقطع ہو گیا تھا اور ان کو عذاب نے گھیر لیا تھا **راوی** نے کہا پھر اسیطرح برابر جنگ برپا رہی اور لاش پر لاش گرتی تھی اور مسلمین کے دلون کو شگفتگی و کشادگی ہوتی تھی اور مشاغل اُن کے منقطع ہو گئے اور شجاعان عرب سرہاے کفار عجم ٹکراتے تھے اور تلوار و نیزہ تلوارین پڑتی تھین اور ناکین اشرار کی کٹتی تھین اور نابکارونکے دل دہلتے تھے اور نامردونکے بدن تھراتے تھے آنکھون سے اشک بہتے تھے فریاد کرنے والے کا شور کوئی نہین سنتا تھا اور کوئی کسی کی شفاعت و سفارش نہین کرتا تھا کوئی منع کرنے والا نہ تھا جو کسی کو باز رکھتا اور کوئی کسی سے دفع بلا نہین کرتا تھا اور کسی کا دل اُنپر ترس نہین کھاتا تھا یہان تک کہ رات نے پیٹھ پھیری اور گریز کر گئی اور صبح آمادۂ طلوع ہوئی اور خالد بصدا بس بس شور کرتے تھے تا آن کہ رات نے اپنی چادر تیرہ و سیاہ کو تہ کیا اور آثار ضیا کے نمودار ہوے اُس وقت اہل بلد نے اپنی خواریون اور خرابیون کو دیکھکر طرف دار الامارۃ قصر شاہی کے رجوع کی اور ملکہ مریم کو ڈھونڈھنے لگے تو اُس کو نہ پایا اور نہ کچھ اُس کا پتہ ملا آور سبب اس کا یعنے اُسکے غائب ہو جانے کا یہ ہوا کہ جس وقت اُسنے داخلہ صحابہ کا اندرون شہر کے سُنا تو اُس کو یقین ہو گیا کہ اُنکے ہاتھ سے مخلصی نہ ملے گی تب اُسنے اپنے تئین اور نہ اپنے رفیقون کو مخفی کیا اسطور پر کہ جسقدر قسم زر و جواہر سے لے سکے لے لیا اور اسکے دار الامارۃ مین ایک نقب تھی چنانچہ اس سرنگ سے نکلکر دامن کوہ مین اُتر گئی اور بلاد روم کی راہ لی **واقدی** رح نے کہا جب اہل شہر کو یقین ہوا کہ ملکہ اُن کی بھاگ گئی تو الغیاث و الامان پکارنے لگے اُس وقت صحابہ نے تلوارون کو روک لیا اور ہاتھون کو کھینچ لیا اور اُن سب کو میدان شہر مین روبروے عیاض بن غنم کے جمع و مجتمع کیا تب عیاض نے اُن سے خطاب کیا اور بعد حمد خدا وند عزوجل و نعت سید رسل کے یہ بیان کیا کہ ہر آئینہ حق تعالی نے ہمکو تمپر فتح و نصرت دی اور ظفریاب و کامیاب کیا اگر حق سبحانہ و تعالی ہمارے نبی کو نبی الرحمۃ مبعوث نہ کرتا اور مومنون کے دلون مین رحم نہ ڈالتا تو بالضرور ہماری تلوار تم مین سے کسی کو نہ چھوڑتی

ولیکن ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب مین ہم کو واسطے ضبط غصہ و عفو کرنے کے حکم کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے جو لوگ پی جانے والے ہین غصہ کے یعنی جو ضبط خشم کرتے ہین اور لوگون سے بعفو درگذرتے ہین تو حق تعالی ایسے نیکوکارون کو دوستدار رکھتا ہی بعد ازان عیاض نے ان کے حق مین یہ تجویز کیا کہ جو کوئی انمین سے اسلام لایا اسکا اسلام قبول کیا اور جو اسلام نہ لایا اُسپر جزیہ یعنی محصول سالانہ بہ سال مقرر کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ فتح آمد مین درمیان اس جماعت کے زید بن حالوک یہودی بھی حاضر تھا اور وہ قوم یہودیہ و نصرانیہ کا بڑا عالم تھا اور وہ بنابر اپنے گمان کے اولاد داؤد علیہ السلام سے تھا اسلیے بنی اسرائیل اسکی شان مین بڑی تعظیم و تکریم کرتے تھے اور اُسکے لیے ہدیہ و تحفے نذر لایا کرتے تھے چنانچہ عیاض بن غنم جب آمد پر ظفریاب ہوے اور اہل آمد میدان مین جمع کیے گئے اور موافق گفتار اس قوم کے اُنکے شیخ نے کلام کیا اسوقت وہ عالم یہودی درمیان اپنی قوم کے اُٹھ کھڑا ہوا اور نام اُسکا ملیا بن حنیتا تھا اور اہل اسلام بھی اسکے رتبہ سے آگاہ تھے کہ وہ پیشواے بنی اسرائیل اور اولاد داؤد علیہ السلام سے ہی پس وہ کہنے لگا کہ تم اصحاب نبی الرحمۃ ہو بہ تحقیق کہ حق تعالی نے رحمت کو پیدا کیا اور اسکو تمھارے دلون مین جگہ دی دہر آئینہ حق سبحانہ تعالی نے سائر امم پر تم کو افضل کیا و صحف ابراہیم و موسی مین اسطرح نازل کیا ہی کہ آخر زمانہ مین ایک نبی امی[٥١] مبعوث کرونگا اور اس کی امت کو ساری امتون پر فضیلت و برتری دونگا اور رحمت کو اُنکے دلون مین متمکن کرونگا اور اُنکے سبب سے اپنے ملائکہ پر مین فخر و مباہات کرونگا اور روز حشر آثار ضیا و انوار بہا سے ان کو غر المحجلین اُٹھاؤنگا یعنے پرتو برکات وضو سے اُنکے چہرے درخشان و دست و پا تابان ہونگے اور جب داؤد علیہ السلام مبتلاے گناہ ہوے اور وحشیان[٥٢] صحرا اُنسے بھاگنے لگے تو وہ اس سرزمین کے ایک صحرا کی طرف باہر نکلے اور مناجات کرنے لگے کہ الٰہی بحق اس نبی عربی کے جس کو تو آخر زمانہ مین مبعوث کرے گا میرے گناہون کو بخشدے چنانچہ حق تعالی نے اُنکی دعا قبول فرمائی یہ سنکے عیاض نے کہا ہر آئینہ حق تعالی عفو کو دوست رکھتا ہے تو بہ تحقیق کہ ہم نے تم سے عفو کیا تب اہل شہر نے جواب دیا کہ جو تم نے ہم سے عفو کیا تو اب ہم تمھارے دین کی طرف رجوع کرتے مین آخر انمین سے اکثر اسلام لائے اور بعضے جو اُن مین اسلام نہین لائے تو اُنپر سال آیندہ سے جزیہ باندھا اسطرح پر کہ ہر ایک بالغ سے چار مثقال طلا یعنے فی بالغ چار چار دینار سالانہ مقرر کیا اور اُنکے ہتھیار[٥٣] لے لیے اور اُنکے اموال مین کچھ مال بھی اُن کو حوالہ کردیا اور باقی لے لیا اور بیعہ کو مسجد بنایا جو بالفعل معروف بہ جامع مسجد ہے پھر وہان بارہ روز تک مقام کیا اور صعصعۃ العبدی کو وہان کا والی و حاکم کیا اور پانسو عرب اُسے کے بنی اعمام سے اُسکے پاس تعینات کردیے

ذکر فتوح یمانیہ و جبل جودی

راوی نے کہا کہ بعد فتح بلد آمد کے عیاض بن غنم نے پھر طرف اور قلعون کے کوچ کیا اور وہ قلعے بڑے بڑے سرکشون

کے تھے چنانچہ وہان کے باشندون کی طرف جو متوجہ ہوے وہ سب اسلام لائے وبعد ازان نعمان بن مغرف کو طرف اہل انکل کے بھیجا تو وہ سب بھی اسلام لائے اور نام انکل کا یمانیہ رکھا گیا اسلیے کہ فتح اُسکی ہاتھ پر حذیفہ بن الیمان کے ہوئی تھی بعد ازان عیاض نے بجانب جابیہ عزم کیا پس وہ بھی بصلح فتح ہوا بعد ازان رخ کیا طرف کوہ جودی و بطرف سیوان وذو الغرض کے آخران مقامات کے باشندون نے بھی صلح کی اور جس امر کو درمیان مین قرار دیا اُسپر عہد لیا بعد ازان مسلمانون نے ہتاج پر عزم کیا مگر اہل ہتاج نے اقبال اسلام واطاعت سے رد وانکار کیا اور آمادۂ قتال ہوکر ساز وسامان جنگ مرتب وفلاخن بزرگ نصب کیا یہ دیکھکر عیاض بن غنم پر گران گذرا اور کہا یہ قلعہ مانع اور منیع ہے اگر اس کو ہم چھوڑ دینگے اور اس سے درگذر کر چلے جاوینگے تو یہ لوگ ہمارے بلاد کے لوگون کو آزار پہونچاوینگے اور اُنپر تاخت اور تاراج کرینگے وحالانکہ جو لوگ اسلام لائے ہین یا جنھون نے صلح کی ہے وہ سب ہمسے متعلق ہین اور ہمکو اُنسے تعلق ہے دریںصورت ہم اس قلعہ سے درگذر نہ کرینگے یہانتک کہ اس کو فتح کرین انشاء اللہ تعالی تب خالد نے کہا اس قلعہ پر ہمارے ساتھ چلو کیا عجب ہے کہ کار دشوار آسان ہو جائے **واقدی** رحمۃ اللہ نے کہا کہ حاکم ہتاج ایک بڑا شیطان وسخت سرکش تھا اسکا نام یانس بن کلیوس تھا اور اُسنے عقد تزویج کیا تھا میرونہ بنت پریونہ سے جو دختر پریول بن کالوس کی تھی اور یہ پریول صاحب لشکر اور مالک قلعہ استوار کا تھا چنانچہ میرونہ کہ ہنوز نوعروس تھی شوہر کے پاس سال بھر رہکر اپنے باپ ومان کی ملاقات کو گئی اور ایک مہینا اپنے میکے مین مقیم رہی پھر جب باپ مان سے رخصت ہوکر طرف ہتاج کے اپنے شوہر پاس چلی تو نیم راہ مین پہونچکر یہ خبر سنی کہ اہل اسلام قلعۂ ہتاج پر وارد ونازل ہین یہ سُنکے اُسنے وہین اُسی منزل پر مقام کر دیا اور وہان سے کسی طرف تجاوز نہ کیا اور حال یہ تھا کہ وہ دشمن خدا شوہر اُسکا اُسکو بہت چاہتا تھا اور بغیر اُسکے اُسکو صبر وقرار نہ تھا پھر جب دیکھا اُسنے کہ اہل اسلام اُسپر نازل ووارد ہین تو اُسکو یقین ہوا کہ وہ اپنی زوجہ کی ملاقات پر قادر نہین ہوسکتا کیونکہ نہ وہ اِدھر آسکتی ہے نہ یہ اُدھر جا سکتا ہے تب اُسکی رائے نے یہ فکر کی اور ایسا مکر واندیشہ کیا کہ بحیلہ وخدع مسلمانون سے پیغام صلح کرے تا زوجہ اُسکی پاس اُسکے آجاوے پھر عہد شکنی کرے اطاعت سے انحراف وسرتابی کرے چنانچہ یانس بن کلیوس نے اپنا ایلچی پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ اگر تم اپنی بقیہ عمر یہان اقامت کروگے اور محاصرہ رکھوگے تو بھی ہم پر قادر نہ ہوگے ولیکن تم ایک سال شمسی کامل ہم سے مصالحہ رکھو اگر اس مدت مین تم نے فتح کرلی تو دیار بکر مین سے پھر کچھ باقی نہ رہجاوے گا اور اسوقت ہم تمھاری طاعت پذیرا کرینگے اور اگر تم فتح بلاد پر قادر نہ ہوے تو اطاعت تمھاری ہمپر لازم نہ آوے گی زیادہ والسلام چنانچہ یانس نے وہ نامہ پاس عیاض بن غنم کے ایک مرد عرب متنصرہ کے ہاتھ روانہ کیا یعنے اصل اس نامہ بر کی عرب تھی مگر ایک دو پشت سے نصرانی ہوگیا تھا اور ملک ربیعہ الفرس کے باشندون مین سے تھا اور یہ شخص مدبر ومنتظم شہر ہتاج کا تھا اور اُسکے برادران عمزاد انتظام بلد مین اُسکے شریک اور اعوان تھے اور نام اسکا مرہف بن واقد تھا اور میل ورغبت اسکی جانب

عرب کے روم سے بہت زیادہ تھی پس جب اُسنے نامہ خدمت مین عیاض کے پہونچایا اور عیاض نے صلح کو قبول کیا تاکہ اقامت اس مقام کی طول نہ ہو تو مرہفت نے قصد مراجعت کا کیا مگر وقت روانگی کے اُسنے عیاض سے کہا آگاہ ہوا ے امیر مین وہ نہین ہون کہ خیر خواہی عرب سے باز رہون اور خیر خواہی جدین کی کرون حال یہ ہو کہ اس گمراہ نے ایسی ایسی فکر کی ہے اس صورت مین اگر تم لوگ یہان سے کوچ کرکے کہین کمینگاہ مین اسکی زوجہ کی گھات پر رہو اور اسکو مع اُسکے ہمراہیون کے گرفتار کر لو تو جسطرح اور جو اطاعت یانس سے چاہوگے وہ فی الفور اور بے تامل تسلیم کرے گا اور اپنا شہر بھی حوالہ کردیگا پس چاہیے کہ جو مین کہتا ہون وہ کرو یہ سُن کے عیاض رضؓ نے جواب دیا ہم ایسے نہین کہ قول کرکے وفا نکرین اور امید ہے کہ حقتعالیٰ ہمارے صدق پر نظر کرکے ہم کو فتحیاب وفیروز کرے **راوی** کہتا ہے مجھسے **روایت** کی مالک بن بشر عامر نے اور وہ اُن لوگو مین تھا جو فتوح شام و دیار بکر و دیار ربیعہ مین حاضر تھے چنانچہ اُسنے کہا جسوقت مرہفت وہ باتین عیاض سے کہرہا تھا ناگاہ سامنے سے گرد اُڑتی ہوئی نمودار ہوئی یہ دیکھکر عیاض نے میسرہ بن مسروق سے کہا سوار ہو کر جا دیکھ تو یہ کیسی گرد ہے تب میسرہ اور ایک جماعت صحابہ مین سے سوار ہو کر گئے تا آنکہ میسرہ فوراً پھر آیا اور کہنے لگا اے امیر آپ کو مژدہ ہو اور فتح مبارک ہو عیاض نے پوچھا اے ابن بشر وہ کیا خبر ہے اُسنے کہا کہ یہ لشکر ابن ہبیرۃ المازنی کا ہے کہ بہت سے بلاد کفار کو تاراج کرتا ہوا آیا ہے اور مال کثیر اور آدمیون کو اسیر کر لایا ہے یہ خوشخبری سُنکے چہرہ عیاض کا روشن ہوگیا اور واسطے پیشوائی ابن ہبیرۃ المازنی کے آگے بڑھے یہان تک کہ مازنی داخل ہوا اور عیاض و جماعت مسلمین پر سلام کیا و متاع و غنائم سامنے عیاض کے رکھا اُسوقت مرہفت بن واقد بتامل دیکھ رہا تھا یہانتک کہ ایک لڑکی رومیہ بھی پیش کی گئی کہ اسکے جمال و تجمل سے خورشید خجل تھا اور اُسپر شان شاہان عجم کی عیان تھی یہ دیکھکر مسلمانون نے طرف زمین کے اپنی نگاہین پست کین اور آداب الٰہی موافق اُسکے ارشاد کے بجا لائے قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ یعنے اے نبی تو مومنون سے کہدے کہ اپنی نگاہین نیچی رکھین پھر جس وقت مرہفت نے اُس لڑکی یعنے میرونہ کو دیکھا تو بے اختیار کہنے لگا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ و ہر آئینہ اے مسلمانو دین تمہارا حق ہے اور قول تمہارا صدق ہے تب عیاض نے کہا اے شخص تیرا کیا حال ہے اور تجھپر کونسا امر منکشف ہوا جو تو نے اقرار شہادتین کا کیا اُسنے کہا یہی لڑکی زوجہ یانس مالک ہتاج کی ہے جس کا ذکر ابھی مین تم سے کرتا تھا حق تعالیٰ نے اُسکو تمہارے ہاتھ لگا دیا یہ سُنکے عیاض نے سجدہ شکر پروردگار ادا کیا پھر جب سجدے سے سر اُٹھایا تو کہا جو کوئی تقوی کرتا ہے اور خدا سے ڈرتا ہے حق تعالیٰ اُسکو رستگار کرتا ہے اور اُسے روزی دیتا ہے جدھر سے اُسکا گمان ہے اور اُدھر سے جو اسکے گمان سے باہر ہے **واقدی** رحؒ نے کہا کہ جب میرونہ اپنے میکے سے چلی اور اُسکے ہمراہ بہت سی لڑکیان اعیان نصاریٰ کی تھین اتفاقاً اُسی سرزمین پر جس راہ سے قافلہ میرونہ کا جاتا تھا گذر قیس بن ہبیرۃ المازنی کا مع لشکر ہوا تو مازنی نے میرونہ اور اُسکے ہمراہیون کو گرفتار کرلیا اور عیاض بن غنم کے حضور مین حاضر لایا اُسوقت عیاض نے

مرہفت سے کہا تو یانس کے پاس پھر جا اور اپنے اسلام کو مخفی رکھ اور جو کچھ تو نے یہان دیکھا اور سنا ہو اُس سے بیا نکر
کہ اہل اسلام کے ساتھ خیر خواہی کر اور اس سے کہدے کہ اگر وہ اپنے اہل کا ارادہ رکھتا ہو یعنے اگر اسکو اپنی زوجہ
کی خواہش وطلب ہو تو وہ اپنا قلعہ ہمارے تئین تفویض کرے اور جو ادرہم اُس سے چاہین وہ قبول کرے چنانچہ مرہفت
یہان سے مراجعت کی اور یانس کے پاس گیا اور سارا ماجرا بیان کیا تو یہ امر اسپر بہت شاق اور صدمہ عظیم ہوا تب مرہفت
سے مشورہ کیا کہ اب تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا کہ آپ یقین جانیے کہ یہ قوم عرب جو قول کرتے ہین اسکو وفا کرتے ہین اور
اسی سبب سے یہ لوگ ہمپر ظفر یاب ہوے ہین پس میرے نزدیک مصلحت اور خیر اسی مین ہے کہ اگر آپ قلعہ اُن کو تسلیم
کر دیجیے تو وہ آپ کو زوجہ آپ کی اور جملہ جو کچھ آپ کا ہے دیدینگے اور مین اس بات کی ضمانت کرتا ہون یانس نے کہا
اے مرہفت تو اُنکے پاس جا اور اُن مین سے دس مرد معتمد طلب کر کہ وہ ہمارے پاس آکر ہمارے ایفاے مطلوب پر حلف
کرین پس اگر وہ اس بات مین عہد وفا کرینگے تو اُنکے لیے مین قلعہ خالی کر دونگا اور ہمارے پاس ایسے شخص کو لانا
جس کا قول مقبول عند الجمہور اور فعل اسکا مشکور ہو تاکہ میری خاطر کو اُن سے وثوق ہو اور چاہیے کہ وہ شخص ایسا
ہو جس کا ذکر شجاعت مشہور ہو اور فتح کرنے مین بلاد شام کے وہ معروف ہو اور قیود ایسے اوصاف سے مراد اُسکی
طلب خالد بن الولید تھی اور یہ تجویز اُس ملعون کی اس ارادے سے تھی کہ اُن لوگون کو اس حیلہ اور مکر سے طلب کر کے
گرفتار کر لیوے اور اُنکے بدلے مین اپنی زوجہ کی مخلصی کرا لے چنانچہ مرہفت پاس عیاض کے آیا اور جو کچھ یانس نے کہدیا تھا
وہ بیان کیا تب عیاض نے کہا اے مرہفت اس مردود کا ارادہ یہ ہے کہ وہ ہم سے خدع و فریب کرے اور ہم اپنے پروردگار
سے امید رکھتے ہین کہ مکر اسکا اُسیکی طرف عائد ہوگا اور یہ آیہ پڑھا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یعنے خداے تعالی مفسدونکے
کام درست نہین کرتا اور انجام کار ان کا بخیر نہین ہوتا یہ سنکے خالد نے عیاض سے کہا اے امیر مجھے جانیدو مین اس قلعہ پر
چڑھ جاونگا حق تعالی راہ راست کا موفق ہے عیاض نے کہا بہتر ہے برکات و عنایات خدا پر تکیہ کر کے عزم کرو۔ لَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے قدرت و قوت خدا داد ہوا کرتی ہے چنانچہ خالد و مقداد و عمار و سعید بن زید و عمر بن معدیکرب
ومسیب بن نجبہ وقیس بن ہبیرہ وضرار بن الازور و عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اجمعین یہ سب بہادر روانہ
ہوے اور اُنکے آگے آگے مرہفت تھا یہان تک کہ یہ سب باب قلعہ پر پہونچے اور اس دشمن خدا نے یہ تدبیر کر رکھی تھی کہ
غلامون خادمون کو درکات و درہ قلعہ مین بٹھا کر حکم دیا تھا کہ جب وہ لوگ داخل ہون تو اُنکے ہتھیار کھلوالیوین چنانچہ اُن غلامون
نے ایسا ہی کیا کہ سب کے ہتھیار لے لیے مگر خالد و عبد الرحمن و ضرار ان تینون نے ہتھیار نہین دیے اور کہنے لگے ہم
وہ نہین ہین جو اپنے ہتھیار غیرون کے حوالے کرین اگر اُس کو منظور ہو تو ہم اُسکے پاس مسلح جاوینگے اور نہین تو ہم جدھر
سے آئے ہین اُدھر ہی پھرے جاتے ہین تب مرہفت پاس یانس کے گیا اور کہا سب نے ہتھیار حوالے کیے مگر تین آدمیون نے
ہتھیار نہین کھولے پر وہ کیا قدرت رکھتے ہین اور کیا کر سکتے ہین اُنکے حال پر چھوڑ دیجیے جسطرح چاہین چلے آوین بالفرض

اگروہ آگ بھی ہونگے تو بھی ہم کو کچھ گزند نہین پہونچا سکتے ہین پس چاہیے کہ تو جزاع و ہراس کو اُنپر ثابت نہ ہونے دے
تا اُنکو طمع و حوصلہ ہو یہ کلام سُنکر یانس نے کہا قسم ہی حق مسیح کی بے شبہہ تو سچ کہتا ہی کہدے اُنسے کہ وہ سب ہتھیار باندھے ہوے
آدین تا اُن سب پر ثابت ہو کہ ہم اُنسے کچھ خوف نہین کرتے ہین اور سوا اسکے اس صورت مین اُنکے دلون مین ہم سے
وحشت بھی نہ رہے گی غرضکہ مرہٹ گیا اور غلامون کو حکم کیا کہ جس جس کا ہتھیار لیا گیا ہو واپس کر دو پھر اُن کو ہتھیار دیکر
ہمراہ لیچلا جب وسط قلعہ مین پہونچے تو یکایک یانس سے ملاقات ہوئی کہ وہ وہان منتظر کھڑا تھا پھر جس وقت اُسکی آنکھین
صحابہؓ سے دوچار ہوئین تو اُسکے دل مین رعب چھا گیا اور ہیبت سما گئی اِس وجہ سے کہ جو کوئی خدا سے خوف رکھتا ہی اُس سے
ہر شئے ڈرتی ہی چنانچہ یانس تھرانے لگا اور گرا پڑتا تھا دحالانکہ اُسنے پہلے سے اپنے خواص اصحاب کو فہمائش اس بات کی
کردی تھی کہ جب مجکو دیکھو کہ مین اُن سے قریب ہوا ہون اور اُن سے مصافحہ کرتا ہون تو یکبارگی تم اُنکو گرفتار کر لیجیو پھر
جب خالدؓ نے ان لوگونکے بشرے کی طرف نگاہ کی تو اُنکے مافی الضمیر کو بتفرس دریافت کرکے یانس سے خطاب کیا کہ اے
بطریق برجاے خود باش تو نہین جانتا ہم وہ قوم ہین کہ ہم مکر و کید نہین کرتے ہین و ہر آئینہ ہم نے بہت سے ملوک کو مقہور
و ہلاک کیا اور اُنکے بلاد لے لیے یہ کہکے اپنی تلوار ہلانے اور چمکانے لگے اور یانس کو خوف مین لائے اور اُس کو دہشت
مین ڈالا یہان تک کہ یانس کے خیال مین یہ سمایا کہ جتنے لوگ قلعہ مین تھے سب انھین مین سے اُسکو نظر آنے لگے
آخر خالدؓ آگے بڑھے اور یانس کی رگ گردن پر ایسی ضرب شمشیر لگائی کہ اُسکے سینہ تک اُتر گئی اور دیگر صحابہ یکبارگی
اہل قلعہ پر ہجوم و یورش کرکے تلوارین مارنے لگے اور کشتونکے پشتے کر دیے اور حال یہ تھا کہ دیہات ہتاج سے باشندگان
فسطاس و فرساط کو واسطے قتال مسلمین کے یانس نے جمع کر رکھا تھا چنانچہ جس وقت یانس کو خالدؓ نے قتل کیا اور اہل
فسطاس (نام مقام ۱۲) و فرساط (نام مقام ۱۲) نے صحابہ کی استقامت و ثابت قدمی قتال اہل قلعہ پر اس شد و مد سے دیکھی تو وہ لوگ آپس مین
کہنے لگے تم خوب جانتے ہو کہ اہل عرب اپنے اصحاب و ہمراہیون سے غافل و بے پروا نہین رہتے ہین بلکہ اُنکے معاون
و مددگار رہتے ہین و بتحقیق کہ اُنھون نے ہرگاہ بلد آمد اور دیگر بلاد کو فتح کر لیا ہی تو شہر ہتاج وغیرہ کب ان کو مانع ہو سکتے
ہین پس چاہیے کہ ہم لوگ اپنے لیے مسلمین کے نزدیک رسوخ اختیار کرین اور اُنکے ہمراہ ہوکر اہل قلعہ سے لڑین چنانچہ ایسا
ہی کیا کہ انھون نے بھی تلوارین میان سے لین اور مسلمین کے ساتھ ہوکر قلعے والون کو قتل کرنا شروع کیا اور ادھر لشکر اسلام
مین جو بیرون قلعہ گوش بر آواز تھے سو جس وقت عیاض بن غنم نے اندرون قلعہ سے شور و غوغا سنا تو کہنے لگے کہ آگاہ ہو اے
مسلمانو کہ ہر آئینہ یانس نے ساتھ خالد اور اُسکے ہمراہیونکے غدر و عہد شکنی کی پس اے مجاہدین لازم ہی کہ اپنے تئین اُنتک
بہت جلد پہونچاؤ یہ سنتے ہی ابوالہول مع چار سو اصحاب کے فوراً نکل پڑا اور وہ سب پیدل تھے چنانچہ یہ سب پہاڑی پر
چڑھکر قلعے کی طرف اُتر پڑے پھر جو جو اہل قلعہ مین سے بھاگے جاتے تھے اُنکو تہ تیغ کیا یہان تک کہ اُنمین سے کوئی بھاگ کر
نہ بچا اور ہنوز ابوالہول اور اُسکے اصحاب داخل قلعہ نہ ہوے تھے کہ خالد نے قلعہ فتح کر لیا اور اُسپر تسلط بخوبی کر چکے تھے د

بعدازان عیاض اور سائر مسلمین قلعہ مین در آئے اور جو کچھ اس قلعہ مین تھا سب پر قبضہ کیا اور عیاض نے اپنے مولا یعنے غلام آزاد کردہ کو اس قلعہ پر والی و حاکم کیا اور اُسکے ہمراہ سو آدمی تعینات کیے اور اہل فسطاس و فرساط کیلیے اور واسطے بقیہ مردم قلعے کے ایک نوشتہ لکھا اس باب مین کہ وہ لوگ کبھی کسی عورت سے زناکاری نہ کرین اور اس بات پر شاہد کیے گئے خالدؓ و مقدادؓ و عمارؓ و معاذؓ و شرحبیلؓ و عبدالرحمن بن ابی بکرؓ و ضرارؓ اور عیاضؓ نے اُن اسیرون کو بھی رہا کیا جن کو قیس بن ہبیر گرفتار کر لائے تھے و بعدازان عیاض نے بطلب میافارقین کوچ کیا تا آن کہ اثناے راہ مین باشندگان کوہ میافارقین اور اہل جزیرہ اور مردمان قلب و امتنان حزب الکلاب پیشروی کر کے بہم پاس عیاض بن غنم کے حاضر ہوگئے سو عیاض نے اُن کو امان دمی اور اُنپر جزیہ مقرر کر لیا اور اُن سبھو نکو اُنکے شہرون کو رخصت کر دیا اور اکابر میافارقین کے عیاض کی ملاقات کو آئے اور اُنکی حسن سیرت اور طبیعت پر شکرگذاری کی اور واسطے عیاض اور مسلمین کے سامان ضیافت مہیا کیا اور عیاض نے دامن کوہ مین بطرف میدان خیمہ گاہ کیا اور دس روز وہان مقام رکھا بعدازان سائر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمع کر کے اُن سے مشورہ طلب کیا اور کہا میرا ارادہ کوچ کا طرف دیار ارمنیہ اور طرف ارض روم کے ہے تو چاہیے کہ تم لوگ بحکم اللہ مجکو مشورہ دو کہ کس راستے پر اور کدھر سے ہم ادھر کو چلین تب ایک شخص نے معاہدین مین سے جو سبھون سے زیادہ اُن بلاد کا عارف تھا عرض کی کہ اے امیر اگر مجکو اجازت ہو تو مین عرض کرون عیاض نے کہا جسکے پاس کوئی راے اور تدبیر ہو چاہیے کہ وہ بیان کرے تب اُسنے عرض کی آپ خوب یقین کیجیے کہ اگر آپ ابھی قصد ارمینہ کا کرینگے تو آپ کو وہان ایک زمانہ طویل گذرے گا لہذا بالفعل بہتر یہ ہے کہ یہان سے قریب ایک قلعہ بلند و محکم واقع ہے اُس کا نام حصن لغوب ہے اور نام والی قلعہ کا یطالقون بن کنعان بن عمیدیوس ہے اور وہ صاحب جیش عرمرم یعنے خداوند لشکر اعظم ہے اسپر عزم کیجیے نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

ذکر فتح حصن لغوب

بعدازان اس شخص نے کہا اے امیر جاننا چاہیے کہ بہت سی گڑھیان اور اکثر قلعے یطالقون کے تحت حکومت اور زیردست مین اور بارہا وہ یہان سے سوار ہو کر بطمع تاراج باشندگان ان شہرون کے جاتا ہے اور غارتگری کرتا ہے لہذا راے یہ ہے کہ اگر آپ اُسپر لشکر کشی کیجیے تو امید ہے کہ حق تعالی آپکو فتح کرے کیونکہ اگر آپ اُس قلعہ کو فتح کر لیوینگے تو پھر جہان کہین کا آپ ارادہ کرینگے وہان جا سکینگے و نیز موجب خوشدلی و طمانیت قلبی اُس شخص کی ہوگی جس کو آپ اپنے اصحاب مین سے اپنی طرف سے یہان کا خلیفہ مقرر کر جاوینگے یہ سنکے عیاض نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ اس شخص نے کلام کیا تم نے سنا اس مین تمھاری کیا راے ہے تب خالدؓ نے کہا کہ کلام اُس شخص کا حق اور نطق اس کا صدق ہے آپ عزم کیجیے اور حق تعالی پر تکیہ و توکل رکھیے بعدازان وہ لوگ عیاض کے پاس سے اپنے

اپنے مقامون پر آئے اور تمام شب اس فکر مین بسر کی کہ کس شخص کو طرف اِس قلعہ کے بھیجنا چاہیے آخر ہر ایک نے بالاتفاق
یوقنا کو اختیار کیا اور یوقنا کو پاس عیاض کے بلوایا تب عیاض نے یوقنا سے کہا اے عبد اللہ یوقنا جمیع اصحاب
کی رائے نے تجھپر اتفاق کیا ہی کہ تو ہی اس قلعہ مین جا اس امر مین تیری کیا رائے ہی یوقنا نے کہا حق تعالیٰ امیر کے
امور کی اصلاح کرے مین نے سنا ہی کہ یہ قلعہ سخت دشوار گذار ہی اور جب مین وہان پہونچون تو احتمال طول امر ہے
مبادا کہ یہ وقت فوت ہو جائے اور معلوم نہین کہ انجام اسکا کیا ہو ولیکن مین بہرحال اپنی جان خدا اور رسول کے
واسطے نثار کرتا ہون چنانچہ مین اپنے برادران عمزاد سے ایک سو مرد کو لیجا کر کسی گوشے مین فلاحین (نام باب ۱۲) کے بطور کمین اتار دیتا ہون
اور اپنی عورتون اور اولاد کو مقام لقربین چھوڑتا ہون اور مین باشندگان فلاحین مین جا ملتا ہون اس تدبیر سے اگر
بشمول اُن باشندونکے اس قلعہ مین میرا گذر ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ تسخیر قلعہ کرتے ہین عیاض نے کہا اے عبد اللہ
تیرا امر اور تیری حیلہ گری سارے نصرانیون مین مشہور ہے مین ڈرتا ہون کہ تو اسطرح وہان جا کر اپنے تئین اور اپنے ہمراہیون کو
مہلکے مین ڈالیگا کہ وہ تم سب کو گرفتار کر لیوینگے اور حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یعنے اپنے تئین از خود
ہلاکت مین نہ ڈالو تب یوقنا نے کہا پھر اگر یہ منظور نہین ہی تو مجکو اذن دیجیے کہ ان کے بلاد پر بطریق تاخت و تاراج
کے جاؤن عیاض نے کہا ہان اجازت ہے اسوقت یوقنا اپنے ہمراہیون کو ساتھ لیکر نکلا اور وہ سب ہزار مرد اُسکی
قوم سے تھے اور ان سبھون نے شہرہاے ارزن و سرد و سعرد و بابسا و حیزان و معدن پر عزم بالجزم کیا واقدی رحمہ
کہتا ناگاہ قضا و قدر الٰہی سے ایسا ہوا کہ مالک شہرہاے سعرد و حیزان و معدن و تمہر و وطراجرد سلوا اس کو جس کا
نام حرسلوا تھا ساتھ بطالقون کے عناد تھی اور درمیان اُن دونون کے جنگ رہا کرتی تھی اور ایک دوسرے کے
درپے تخریب رہتا تھا پھر جب خبر آمد صحابہ رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم منتشر ہوئی اور یہ سب صحابہ میافارقین مین تھے
اسوقت باشندگان بلاد مذکورہ کے صاحب سعرد کو مشورہ بجربہ دینے لگے مگر اسنے اپنے میں طاقت محاربہ ساتھ عرب کے نہ پائی
تو وہ ہدایاے نفیسہ ہمراہ لیکر خود پاس بطالقون کے چلا تاکہ اُس سے بعد مصالحہ فیمابین کے صلاح و مشورت کرے
کہ قتال مسلمین پر یکدست و یکدل ہو جاوین چنانچہ اُس عرصہ مین کہ وہ ہدایا اپنے ہمراہ لیے ہوے جاتا تھا کہ ایک
قریہ مین جس کا نام ارغیر تھا جا اترا اور گھوڑون کو واسطے رفع ماندگی اور چرنے کے چھوڑ دیا اور وہان انتظار مین وانکی
پر آمادہ بیٹھا تھا اتفاقاً اسی حوالی مین یوقنا بھی گھات اور تاک مین لگے تھے کہ ناگاہ اُنھون نے اس قریہ کو گھیر لیا
اور جو لوگ اسمین موجود تھے ان کو گرفتار کر لیا چنانچہ بشمول ان لوگون کے وہ بطریق حرسلوا والی سعرد بھی مع ہمراہیان
اپنے اسیر ہو گیا پس وہ شب تو دار و گیر مین گذری جب صبح ہوئی اور قیدی پیش کیے گئے تو یوقنا نے اُن سے
خطاب کیا کہ دیکھو حق تعالیٰ نے کیسا ہمکو تمپر منصور و مظفر کیا اور آگاہ ہو کہ مین بھی ملوک روم سے ہون کہ مالک بلاد
تھا اور لشکرکشی اور فرمانروائی کرتا تھا اور صلیب پرستی بھی کی اور قربان گاہ سے تقرب رکھتا تھا پھر جب

حق تعالیٰ نے اس قوم کو یہان بھیجا تو مین نے اِنکے حالات کی بزدہش و آزمایش کی اور اُنکے کامون پر نظر کی تو مجکو خوب
ثابت ہوا کہ حق بجانب اِن کے ہو تب مین نے اِنکے قول و فعل کی پیروی کی و حالانکہ ہم ملک شام مین ایسی قدرت رکھتے
تھے کہ سائر ملوک عجم خصوص کسریٰ بن ہرمز اور سائر ترک و دیلم ہم سے عاجز و ہراسان تھے اور تمام مزرعات روے زمین
ہمارے لیے تھی اور ہم کچھ پرواے عرب نہ کرتے تھے یہانتک کہ باین ہمہ مکنت و قدرت کے جب عربنے ہمپر خروج کیا تو اُن کے رعب
وصولت سے ذایقہ ہمارا تلخ ہو گیا اور ساری شجاعت و جسارت ہماری جاتی رہی تا آنکہ وہ ہمارے تمام قلعون اور
حصنونکے مالک ہو گئے اور ہماری جملہ املاک پر قابض و متصرف ہوے اور پروردگار نے اُنکو ہمپر نصرت بخشی اسلیے کہ خدا
و توحید خداوند مجید کا ارشاد اُنھین کی طرف کیا جاتا ہو یعنی خلق اللہ مین اُنھین لوگون کی طرف اشارہ ہو کہ یہی
لوگ موحدین خاص ہین الحاصل اگر تم لوگ بھی خداے واحد پر ایمان لاؤ تو دنیا مین و آخرت مین تمھارے لیے آسایش و
فراخی حاصل ہو اور مین تم کو مطلق العنان کر دون اور اگر تم انکار کروگے تو مین تم سب کو قتل کرونگا یہ سُنکے اُن لوگون نے
کہا آج کے روز و شب ہم کو مہلت دو کہ ہم بجاے خود ہا فکر و تدبیر کرین تب یوقنا نے اُن سب کو مہلت دی اور
حرسلو البطریق کے تئین تخلیہ مین بلا کر پوشیدہ اُس سے باتین کین اور اُس سے کہا تو اس بات پر عمل کر جس کے سبب جہنم سے
تیری گلو خلاصی ہو اور اسلام قبول کر اور تو اپنے تئین موذی و آمادہ کر یہان تک کہ جو باتین ہم نے سنی ہین کہ وہ
درمیان اور صاحب اس قلعہ یعنے یطالقون کے واقع ہو تجکو اُسپر دسترس ہو جاے تب اُس البطریق یعنے حرسلو نے
کہا تم سچ کہتے ہو مگر تم کو اس راز در پردہ کی کسنے خبر دی یوقنا نے کہا مجھے خدا و رسول نے اس امر پر مطلع کیا مگر تو یہ بیان کر
کہ باعث عداوت درمیان تیرے اور اُسکے کیا ہو حرسلو نے کہا سبب عداوت یہ ہو کہ یطالقون نے اپنا عقد تزویج
کے لیے خواستگاری میری دختر سے کی تھی اور میرے پاس ہدایا اور پیام بھیجا تھا مین نے پھیر دیا اور انکار کیا تھا یہ وجہ
میرے اور اُسکے عداوت کی ہوئی ہو یہانتک کہ وہ میرے بلاد پر تاخت و تاراج لاتا ہو اور مین اُسکے شہر و نیز غارتگری
کرتا ہون اور مین اُسکے پاس ہدیہ و نذر لیکر ملنے جاتا تھا تا کہ ہم اور وہ یکدست و یکدل ہو جاوین ناگاہ تم آپڑے اور مجھے گرفتار
کرلیا یوقنا نے جواب دیا کہ جو امر خیر مین اپنے لیے چاہتا ہون وہی تیرے حق مین بھی ارادہ رکھتا ہون اور مین تجھپر جبر و زبردستی
بھی نہین کرتا ہون کہ تو اپنا دین چھوڑ دے ولیکن مجھ سے معاہدہ کر اس امر پر کہ تو ہم سے خلاف و انحراف نہ کرے اور مین
تجھے رہا کرتا ہون چاہیے کہ تو والی قلعہ کے پاس جا کر اُسکے سامنے انکساری اور فروتنی ظاہر کر اور اظہار اپنی ندامت
و پشیمانی کا کر کہ مین دربارۂ تزویج اپنی دختر کے تمھارے پیام کو رد کرکے بہت شرمسار ہوا ہون آخر اب مین نے
اُس کو اپنے ہمراہ لیا اور بزینت و آرایش تمام آراستہ کیا اور مال کثیر بطریق جہیز اُسکے ساتھ کیا اس ارادے سے کہ مین
اُس کو تمھارے لیے ہدیہ پیشکش کرون پھر جب مین اُس کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ جس وقت فلان قریہ مین
پہونچا تو یکایک قوم عرب برجستہ مجھپر آپڑی اور تمام مال و اسباب ہمارا لوٹ لیا اور ہمارے آدمیون کو گرفتار کرلیا

اور مین اُنسے اپنے تئین بچاکر تمھارے پاس بھاگ آیا ہون تاکہ تم میری دستگیری کرو اور میری دختر کو قید عرب سے چھوڑا دو غرضکہ جب وہ یہ بیان سینگا تو طمع اُس کو دامنگیر ہوگی اور شوق دلی کی کشش سے وہ ہماری طرف نکل پڑے گا اُسوقت امید ہی کہ حق تعالی ہم کو فیروزمند و فتحیاب کرے گا پھر انشاء اللہ تعالی جب ہم اِس قلعہ پر متسلط و مالک ہونگے تو البتہ تو اپنے بلاد پر بدستور باقی رہیگا اور امان و اطمینان سے گذران کرے گا اور تو خوب جان لے کہ فعل میرا بھی فعل عرب ہے جو کچھ مین کرونگا اُس کو تمام عرب پذیرا اور امضا کرینگے اور برابر جاری رکھینگے چنانچہ جب اس بطریق نے یہ کلام یوقنا کا سنا تو کہنے لگا مین یون ہی کرون گا ولیکن مین ڈرتا ہون کہ مسیح کا مجھپر غضب ہوگا اس بات سے کہ مین اپنے اہل دین پر غدر و خدع کرون یوقنا نے کہا کہ اگر تیرے زعم مین یہ گناہ ہو تو یہ تیرا بار مین اپنے اوپر لیتا ہون یعنے تیرا گناہ میرے ذمہ ہو تو مجھپر چھوڑ دے کہ عیسی بن مریم روز قیامت مجھ سے اِس کا مطالبہ و مواخذہ کرین بطریق نے کہا اگر ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو مین اس کام کو کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک کوئی امر دشوار نہین ہو ولیکن مجکو یہ اندیشہ ہو کہ جو کچھ تم کہتے ہو ہرگاہ اُسکو مین بجالایا اور شاید کہ وہ اپنے قلعہ سے نہ نکلا بلکہ اُسنے اپنے اصحاب مین سے کسی کو باجمعیت میری اعانت و نصرت کیلیے میرے ساتھ کردیا تو تمھارے دشمن سے تم کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا تب یوقنا نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہیے حرسلوا بطریق نے کہا میری رائے مین اسکے سوا دوسری صورت ہے یوقنا نے پوچھا وہ کیا ہو اُسنے کہا تم اپنے اصحاب اسپان سوار کو ہمراہ لیکر چلو اور مین بھی تمھارے ہمرکاب ہون اور صبح نہ ہونے پاوے کہ قلعہ تک جا پہونچین پھر جب وہ مشرف نظر آجاوے تو میرا گھوڑا اور میرا ہتھیار مجکو دو کہ مین گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا بہت جلد وہان پہونچون اور جس وقت یطالقون کو ہمراہ اُسکے ارباب دولت کے دیکھون اور میری اُسکی چار آنکھین ہون تو مین اپنے سر پر خاک ڈالکر شور و فریاد کرون کہ اے ملک عربون نے میرے اصحاب اور میرے غلامون کو پکڑ لیا اور جو کچھ آپکے لیے ہدیہ و نذر میرے ہمراہ تھا لوٹ لیا پھر جب وہ کہیگا کہ عرب کہان ہین تو مین کہون گا قلعہ سے ایک فرسخ پر نازل ہین پھر جس وقت وہ یہ بات سنے گا تو ممکن نہین کہ وہ میری نصرت سے تاخیر کرے اور سوا اسکے کچھ چارا نہ ہوگا کہ فورًا تمھاری طرف عزم کرے اور حال یہ ہی کہ اکثر لشکر اُس کا متفرق ہی کہ جابجا اُن کو قلعون پر تعینات کر دیا ہے اور اسکے پاس ہوگی اتنی ہزار سوار یا کچھ کم ہونگے پھر جب کہ یوقنا نے یہ کلام حرسلوا کا سُنا تو اُسکی بات پر یقین اور وثوق ہوا اور اپنے پاس سے اسیرون کو پاس عیاض بن غنم کے بھیجدیا چنانچہ وہ اسیر جب عیاض کے پاس پہونچے تو اُن قیدیون نے فرمایا ہم تم کو رہا کرتے ہین اِس شرط پر کہ تم لوگون مین جاکر ہمارے احسانات بیان کرو اُنھون نے کہا ہان البتہ ہم آپ کا ذکر خیر مشتہر کرینگے اور کیونکر نہ کرینگے کہ ہماری جان بخشی اور رہائی کرتے ہین تب عیاض نے اُن بندیون کو چھوڑ دیا جب وہ لوگ ہر طرف منتشر ہوے اور باشندگان بلاد نے حسن سیرت وطیب عدالت امیر اسلام کی سنی تو اطاعت و فرمانبرداری مین سب حاضر ہوے اور ادھر یوقنا اُسی رات کو اپنی جمعیت لے کر طرف قلعہ

یطالقون کے روانہ ہوئے ہنوز سپیدۂ فجر نمودار نہ ہوا تھا کہ سامنے قلعے کے جا پہونچے اسوقت یوقنا نے حرسلو بطریق کو رخصت کیا اور اُس سے عہد واثق لیا اور اُسکا گھوڑا اور سلاح دے دیا اور وہ اُنکے پاس سے یون چلا جیسے کوئی اپنے تئین کسی سے چھڑا کر بھاگتا ہو اور وہ چند قدم جانب قار گیا تھا کہ اُسنے ملک یطالقون کو سامنے طرف قلعہ معرد کے جاتے دیکھا اور اُسکے ساتھ ہزار سوار اور ہزار پیادے تھے اور اُسوقت سبب اُسکے خروج کا یہ ہوا تھا کہ کچھ لوگ اُسکے اصحاب مین سے جو کنیسہ قدیم مین رہتے تھے اُنھون نے آکر جو کچھ ہمراہیان یوقنا کے ہاتھ سے اذیت پائی تھی وہ بطریق یطالقون سے بطریق استغاثہ بیان کیا تھا بس یہ اسی ارادے سے چلا تھا کہ ان ستغیثون کو دست یوقنا سے نجات دے تا آن کہ اسی ہنگام مین جس وقت بطریق حرسلو اُدھر و یطالقون کے پہونچا تو پیدل ہو کر بالحاح وزاری پیش آیا اور حال اپنا بیان کر کے اسکو نرم دل کیا اور اُسنے پوچھا آخر تو نے کیونکر مخلصی پائی اُسنے کہا مین اپنے ہاتھ بندھے ہوئے چھوڑا کر اس گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا پھر جب اُنھون نے مجھے بھاگتے دیکھا تو وہ بھی اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور میرا تعاقب کیا اور میرے پیچھے لگے ہوئے یہین قریب آگئے ہین جب یطالقون نے یہ احوال سنا تو اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سوار ہو چنانچہ اسی وقت بطلب یوقنا روانہ ہوا اور کہنے لگا یہ وہی شخص ہو جس کا ارادہ کر کے مین چلا تھا سو خدا نے خود اُسی کو ہم تک پہونچا دیا تو چاہیے کہ انپر یورش کرو اور جو کوئی اُنمین ہو بچنے نہ پاوے یہان تک کہ اُن کو تیرون سے چھید لو اور یوقنا نے بحلم و تحمل تمام تامل کیا اور ہر طرف سے شور مچایا اور رنج و بلا نے ہاتھ پھیلایا اور اُسوقت یوقنا اور اُسکے اصحاب خداوند عزوجل سے طالب اعانت کرتے تھے چنانچہ اُسیوقت کہ یہ لوگ قریب بہلاکت تھے ناگاہ ایک جانب بلندی سے کنوتیان گھوڑون کی دور سے نظر آنے لگین اور گویا کہ وہ بطریق تساقط ٹوٹے پڑتے مین آخر جب وہ اور قریب ہوا اور یوقنا نے اُن کو بنظر غور دیکھا تو اتفاقاً وہ سب اصحاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور وہ سب تین ہزار سوار تھے اور افسر اُن کا خالد بن الولید تھا اور باعث اس لشکر کے آنیکا یہ ہوا کہ جب یوقنا اپنے بنی اعمام کو لیکر عیاض سے رخصت ہو کر بقصد قلعہ لغوب روانہ ہوا تھا تو عیاض نے اُسکے حق مین اندیشہ کر کے لشکر سوارون کا بسر کردگی خالد رض کے روانہ کر دیا تھا چنانچہ خالد کو جس وقت اس نواحی مین احوال قتال یوقنا معلوم ہوا تو گھوڑون کی باگین چھوڑ دین اور یک ٹٹ آ پہونچے اور پکار کر کہا ای اہل ایمان ای حاملان قرآن گھیر لو ان صلیب پرستون کو اور ذکر اللہ مین اپنی آوازون کو بلند کرو راوی نے کہا جب یوقنا نے یہ دیکھا کہ نصرت خدا آ پہونچی تو شان اپنی عظیم سمجھکر صاحب قلعہ سے مقابل ہوئے اور اُسکی شان عظمت سے اُسکو پہچانا اور اُس سے تیغزنی و نیزہ بازی ہونے لگی آخر یوقنا نے نیزہ مار کر زمین پر اسکو گرا دیا اور خالد نے اور اُسکے اصحاب نے لشکر یطالقون کے ساتھ وہ کام کیے جو آگ لکڑی سے کرتی ہو آخر جب یوقنا نے صاحب قلعہ یعنی یطالقون کو قتل کیا تو اُسکا سر کاٹکر نیزے پر بلند کیا اور اُسکے لشکر سے پکار کر کہا کہ تم کس کیلیے قتال کرتے ہو ہم نے تو تمھارے صاحب و مالک کو قتل کر ڈالا پھر جب اُنھون نے سر یطالقون بالاے سنان دیکھا تو منہ موڑا اور پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اُنمین سے اکثر چھپ گئے اور باقی پہاڑ پر چڑھ گئے اور اُن قلعون مین جو یطالقون

سے متعلق تھے غل پڑگیا کہ بیطالقون مارا گیا آخر وہان کے لوگ نکل بھاگے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ بیطالقون کی ایک زوجہ بڑی عاقل و زیرک اور پر فکر و تدبیر تھی جب اُسنے اپنے شوہر کا حال ایسا کچھ دیکھا اور معلوم کیا کہ اہل قلعہ و اہل بلد اکثر مارے گئے اور باقی منتشر و متفرق ہوگئے تو اس کو یقین ہوگیا کہ اب اسکے ملک کو زوال آیا اور اسکا خانہ خراب اور خانمان تباہ ہوگیا تب اسنے اپنے ارکان دولت کے اکابر و مشائخ کو طلب کیا اور کہنے لگی اے گروہ آگاہ ہو کہ ہر آئینہ صاحب تمہارا مارا گیا اور جو جمعیت اسکے ہمراہ تھی پریشان ہوگئی اور عربون کے ہاتھون سے تم پر ایسی بلائین گذرین اور ملوک دین نصرانیہ پر کیسی کیسی مصیبتین پڑین اور دیکھو وہ لوگ کسطرح مالک ملک شام ہوگئے اور سرزمین ربیعہ اور دیار بکر اور بلاد مصر پر کیونکر مسلط ہوگئے صالح امور اُن سے قریب ہین شریعت اُن کی جاری ہی اور ذکر اُنکی بہادری کا مشہور ہی اکثر ملوک و بطارقہ امرائے نصاریٰ انکے دین مین داخل ہوگئے اور وہ لوگ جس قلعہ پر جاتے ہین فتح کرتے ہین اور جس لشکر سے مقابل ہوتے ہین اُس کو شکست دیتے ہین یہانتک کہ وہ تمہاری سرزمین مین وارد ہوے اور تمہارے گھرون مین نازل ہوگئے اب تم اپنی راے رشید سے کیا مشورہ دیتے ہو اُن لوگون نے جواب دیا کہ اے ملکہ جو کچھ آپنے کلام کیا ہی ہم خوب جانتے ہین مگر یہ امر آپکے اوپر موقوف ہی اور آپکی راے عالی سے متعلق ہی ملکہ نے کہا صوابدید یہ ہی کہ تم سب اپنا خون بچاؤ اور اپنے خانمان اور اپنے مال و متاع کی حفاظت کرو اور جسطرح اور اہل بلاد نے معاملہ کیا ہی وہی تم بھی کرو کہ اگر اُنسے مصالحہ کروگے تو جان و مال ننگ و ناموس سے امن و مطمئن رہوگے اور اُنکے سایہ بنیاد مین زندگانی بخوشی بسر کروگے یہ سُنکے اُن لوگون نے جواب دیا کہ تجویز آپ کی عین صواب ہے ملکہ نے کہا پھر تم مین سے کچھ لوگ اُن عربون کے پاس جاوین اور ہمارے لیے اُنسے التماس صلح کرین **راوی** کہتا ہی پھر بعد شورہ کے وہ سب ملکہ کے پاس سے رخصت ہوے پھر اُنمین سے تیس آدمی جو بڑے احبار و ابرار قوم تھے نہر قلعے سے عبور کر کے جانب لشکر خالد روانہ ہوے جس وقت خالد اور جملہ مسلمانون نے اُن کو اپنی طرف آتے دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ سب ساکنان قلعہ ہین تو مسلمانون نے اُن کا استقبال اور اُنپر سلام کیا اور اُن کو مرحبا کہا اور اُنکے ہمراہ ہو کر خیمۂ خالد پر لیگئے اُسوقت خالد فرش خاک پر یعنے زمین بے فرش پر بیٹھے تھے اور خواص اصحاب اُنکے گرد تھے اور وہ سب ہمہ تن بحضور دل و جان ذکر اللہ مین مشغول تھے اور اُنکے پاس نہ کوئی پردہ دار تھا نہ کوئی دربان چنانچہ اُن لوگون نے جا کر خالد اور اصحاب پر سلام کیا تب خالد نے اپنی جماعت سے خطاب کیا کہ جواب سلام بمزید تحیت منوی کرو اور یہ آیت پڑھی وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا یعنے جب کوئی تمہارے تئین کوئی ہدیہ سلام و دعا اور کوئی عطیہ بذل و عطا سے پیشکش کرے تو تم بہتر اس سے پیش کرو مثلاً جواب سلام علیکم کا علیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہو یا بمثل اسکے ادا کرو مثلاً سلام علیکم کا جواب و علیکم السلام دو پس اس قوم مین جو اکابر تھے اور اُنکے دین کے علما تھے وہ آگے بڑھکر کہنے لگے تم مین کون امیر ہے جس سے کچھ خطاب و کلام کرین اُن مسلمانون نے جواب دیا کہ ہم مین نہ تو کوئی امیر ہے اور نہ کوئی ایسا ہی کہ اپنے برادر ایمانی کو بچشم حقارت دیکھے کیونکہ اسلام نے ہم سب کو برابر و یکسان کر لیا اور دین نے ہمارے وضیع شریف کو ایک حال پر جمع کر دیا ہم سب عباد اللہ ہین پھر جب اُس قوم نے یہ باتین سنین تو وہ سب کہنے لگے

واللہ تم لوگون کو حق تعالیٰ نے ہمپر نصرت نہین دی مگر اسلیے کہ تم اپنے نبی کی اتباع و پیروی مین صادق ہو اور قول تمھارا اپنے دین مین بحق ناطق ہی درین صورت ہم تم سے یہ درخواست کرتے ہین کہ تم اپنے ایک قول پر ہمارا بھی تحمل و قرار کرو اور جسطور پر تم نے سائر اہالی بلاد کا معاملہ کیا ہی ہم کو بھی اس مین شریک کر لو تب خالد نے کہا آخر تم لوگ ہمارے لیے کسقدر بذل مال کروگے یعنے کتنا جزیہ و محصول دوگے اُنھون نے کہا جسقدر تم ارادہ رکھتے ہو ہم قبول کرینگے مسلمانون نے کہا ہم نہین چاہتے ہین مگر اسیقدر جسپر مردم ذمی شہر والے راضی ہون تاکہ وہ خوشدل رہین اور حال یہ ہی کہ جو شخص رحم نہین رکھتا ہی اُسپر بھی کوئی رحم نہین کرتا ہی و بہ تحقیق کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ شقی کے قلب سے رحمت نکال لیجاتی ہے راوی نے کہا پھر جسوقت اس قوم نے یہ کلمات سنے تو چہرے اُنکے فرط شادمانی سے روشن ہو گئے کہنے لگے بہ تحقیق کہ حقتعالے نے تم کو بسبب حق نصرت دی ہی (یعنے تم کو نصرت دینی حق تھا ہی کیونکہ تم مستحق نصرت ہو) اور ہم تمھارے دین مین سواے حق کے اور کچھ نہین دیکھتے ہین بآخر وہ سب کے سب اسلام لائے اور اپنی قوم کی طرف پھر آئے اور اُن سب کو اُن کے کنیسون مین جابجا مجتمع کر کے جو جو حُسن سیرت و مکارم اخلاق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھا اور جو کچھ اُن کے کلمات طیبات سے سنا تھا بیان کیا یہ سنکے اہل شہر نے جوابدیا ہم ایسے نہین کہ تم سے بذات خود کنارہ کشی کرین اور تمھارے کہنے سے باہر ہون کیونکہ تم اہل دانش مین ہو پس لابد ہی کہ جس امر مین تم اپنے لیے راضی ہو اُسی مین ہماری بھی رضا ہی چنانچہ اکثر وہ اسلام لائے مگر بعضے اُنمین محروم رہے و اما ملکہ نے جسوقت یہ باتین سنین تو دل اُس کا کشادہ و شادمان ہوا اور سامان ضیافت و ہدایا پاس خالد کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ اپنی جانب سے نہر اُترکر ہمارے قلعہ مین آؤ پھر اُنکے لیے نہر پر پل بندھوا دیا کہ خالد مع اپنے ہمراہیونکے اس پل سے عبور کر کے بیعہ[1] مین آ اُترے اور اس جا پر ملکہ اپنے محل سے مشرف و نگران تھی اور اُنکی طرف نظر رکھتی تھی آخر اُسنے یہ دیکھا اور معلوم کیا کہ یہ قوم محض تارک دنیا و طالب آخرت ہین رضی اللہ عنہم اور اُسپر خوب ثابت ہوا کہ یہ لوگ غارتگری مین نہین ہین اور یہ لوگ سفیہ و بیعقل نہین ہین اور اُن مین کوئی مخالف اپنے برادر ایمانی کا نہین ہی اور یہ سب مشتغل بذکر اور مستقل بصبر ہین بالآخر جب ملکہ اُن کے محاسن عبادات کو خوب دیکھ چکی تو اپنے قصر سے اُترکر اُن لوگون کے پاس آئی اور مشرف باسلام ہوئی اُسوقت خالد نے کہا حق تعالیٰ تیرے اسلام کو تجھ سے قبول کرے اور تجھ سے راضی ہو اب تو اپنے قلعہ مین جا اور اپنے محل مین آباد ہو تجھپر کسی کے لیے سبیل دست برد نہین ہی وبعد ازان نظر یوقنا کی ملکہ پر پڑی اور وہ اُنکے تئین بہت خوش آئی اور زوجیت اُسکی منظور ہوئی تو خالد کو براے مشورت ملکہ کے پاس بھیجا اُسنے قبول کیا تب خالد نے اس بابت کو عیاض بن غنم کے پاس کہلا بھیجا اور اُنسے استشارہ و استجارہ کیا اُنھون نے جواب بھیجا کہ عقد نکاح یوقنا کا ملکہ سے کر دو اور جتنے بلاد اس قلعہ سے متعلق ہین اُنمین جو بلد اور جو مکان ملکہ کو منظور ہو وہان اقامت کرے

[1] بیعہ بمعنی معبد ترسایان ۱۲

ذکر فتح طنز و مہر و سغرد

راوی نے کہا کہ بعد ازان خالد نے عزم جانب سغرد و مہرد کے کیا تو وہان یکایک اہالی قلعۂ طنز پاس خالد کے حاضر آئے

اور صلح کی درخواست کی اسطور پر کہ مطیع اسلام رہین تو خالد نے جواب دیا کہ جو کوئی تم مین سے اسلام لاویگا تو اسلام اسکا ہم قبول کرینگے درینصورت جو ہمارے لیے حلال ہی اسکے لیے بھی حلال ہوگا اور جو کچھ ہمپر حرام ہی اسپر بھی حرام ہوگا اور جو کوئی اپنے دین پر باقی رہیگا تو سال آیندہ سے اسپر جزیہ یعنی محصول مقرر ہوگا چنانچہ اس حکم کو اہل طرز نے قبول کیا پھر انکے لیے ایک عہدنامہ لکھا گیا بعد ازان طرف ہیر د سود و معدن ودارزن کے کوچ ہوا بالآخر وہان والون سے بھی صلح قرار پائی اور وہ سب بھی اُسی حکم پر راضی ہوے کہ جو چاہے اسلام لاوے تو حال اسکا حال اہل اسلام سے ہی اور جو چاہے کہ اپنے دین پر رہے تو اُسپر جزیہ ہی و بعد ازان سب کہ [illegible] ت ملکہ قلعہ کے تمام ہوے جز وجہ ملک یطالقون کی تھی اور نام اسکا جانوسہ تھا اس وقت زفنا نے اس سے عقد تزویج کیا و بعد ازان خالد نے وہان سے کوچ کر کے بمقام سوفار یا عیاض بن غنم سے ملاقات کی اور سوفار یا شہر جالوت کا تھا پھر جب خالد مع اصحاب عیاض سے ملے اور فیمابین مسلمین کے طرفین سے سلام و کلام بشوق تمام موئی ہوے تو وہان پانچ شبانہ روز مقام کرکے عزم طرف یدلیس و اخلاط کے کیا ناگاہ یہ خبر پہونچی کہ طاریون ملک زادی زوجہ یرغون کی وہ یرغون جسنے فتح کفر توتا کیا تھا اور اس ملکہ کا احوال مذکور ہو چکا ہی سو وہ اپنے باپ پاس بھاگ گئی اور اپنے دین نصرانیت پر پھر گئی پس یہ بات مسلمین پر بہت شاق ہوئی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی محمد بن یونس نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی ہی اسمٰعیل نے قیس سے اُنھون نے کہا کہ بتحقیق کہ طاریون نے ہرگز نصرانیت نہین اختیار کی اور نہ دین اسلام سے منحرف ہوئی بلکہ وہ اپنے باپ پاس جو چلی گئی تو محض اسلیے تا اُسپر کوئی حیلہ تدبیر کرے اور بلد و قلعہ اپنے باپ کا مسلمانون کو دلوا دیوے اسواسطے اُسنے یہ ارادہ کیا کہ جس طرح یرغون اُسکے شوہر نے کفر توتا مین کیا تھا اسیطرح وہ خود بھی اپنے باپ کے قلعہ سے کرے اور اس باب مین راے اسکی اور اُسکے شوہر کی متفق ہوئی مگر یرغون نے کہا مین تیرے ہمراہ نہ جاؤنگا کیونکہ البتہ مجکو تیرے باپ سے اندیشہ ہی کہ وہ مجھے گرفتار کریگا طاریون نے کہا اگر ایسا اندیشہ ہی تو اپنی جا پر استقامت رکھ بعد ازان طاریون ساز و رخت حرب مردانہ وار اپنے تن پر آراستہ کرکے آمادہ روانگی اور چلنے پر تیار ہوئی اور اسوقت اپنے غلمان و خدام کو محلسرا خلوت مین طلب کر کے اُنسے کہنے لگی تم آگاہ ہو کہ مین نے ایک امر پر عزم کیا ہی چاہتی ہون کہ اُسکو بجا لاؤن اور اس بات کو تم سے بھی ظاہر کر دون اُن لوگون نے جواب دیا ای ملکہ غلامون کو سواے اطاعت آقا کے کوئی عذر نہین ہی تیرے امر کی پیروی کرینگے تب طاریون نے انسے بیان کیا کہ یقین کرو بے شبہہ میرے تئین اقامت درمیان ان عربونکے بہت ناگوار ہی اور مجکو اشتیاق اپنے وطن کا بہت ہے چنانچہ مین نے تجویز کیا ہی کہ از روے حیلہ کے تمکو ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف شکار کو نکلون پھر جب رات ہو تو اپنے ملک کی راہ لون یہ کلام اسکا سنکر وہ غلمان و خدام بہت خوش ہوے اور کہنے لگے اے ملکہ یہ راے بہت خوب مناسب ہے پھر طاریون نے کہا مگر مین تم مین سے کسی پر جبر و زبردستی نہین کرتی ہون بلکہ جس شخص کا دل چاہتا ہو کہ وہ یہان رہجاوے اور وہ اسی دین پر مائل ہو تو وہ ٹھہر جاوے اسکی نسبت کچھ ملامت نہین ہی اور جو کوئی ارادہ وطن کا رکھتا ہو تو وہ میرے ساتھ عزم کرے کہ بالضرور مین آجکی شب جانیوالی ہون اور قسم ہی مجکو اس سر کی جو مین نے ظاہر کیا ہی اگر مجھے خبر پہونچی کہ تم مین سے کسی نے یرغون میرے شوہر خواہ اور

لوگون مین کسی سے میرا راز فاش کیا تو بالیقین مین اس کی گردن مارون گی غرضکہ جس کسی کو میرے ہمراہ چلنا منظور ہو وہ میرے ساتھ روانہ ہو چنانچہ اُن لوگون نے اس امر کو قبول و منظور کیا پھر جب شب تاریک ہوئی تو طاریون پرغون اپنے شوہر سے رخصت ہوکر روانہ ہوئی اور اُسکے ہمراہ ایسے بارہ نفر نکلے تھے جو اسلام سے ارادت نہ رکھتے تھے اور طاریون کے اور بھی بارہ غلام کفر تو تابین ایسے تھے جنکے دلو نمین اعتقاد اسلام راسخ تھا وہ سب مسلمین سے محبت رکھتے تھے بالآخر طاریون نے پہاڑ کا رُخ کیا اور جاتے جاتے اُس مقام تک پہونچی کہ قلعہ ارزن کو اپنے پس پشت چھوڑ کر شہر یدلیس پر مشرف ہوئی اسوقت صاحب و مالک یدلیس اُسکی پیشوائی کو آیا اور اسکے لیے مہمانی و ضیافت بھجوائی اور طاریون اُسدن بقیہ روز وہین مقیم رہی

ذکر فتوح یدلیس و ارزن و مضافات

راوی نے کہا کہ باقتضاے قضا و قدر ایسے اسباب بہم پہونچے اور ایسا موقع ہوا کہ جب عیاض بن غنم سوفاریا پر نازل ہوے اور خالد مع اپنے اصحاب آکر اُنکے شریک و لاحق ہوے اور یوقنا بھی وہین آملے اُسوقت اہل اسلام اپنے احوال سلامت پر بہت شادمان ہوے اور یوقنا اور خالدؓ نے اپنی اپنی سرگذشت اور فیروزی مندی بیان کی اور عیاض سجدات شکر نعمت پروردگار بجالاے بعد ازان عیاض نے یوقنا کو پاس والی یدلیس کے ایلچی بھیجا اور یدلیس و ارزن اور وقف دارنظر وغیرہ یہ سب قلعے ایک بطریق کے تھے جس کا نام سروند بن بولص تھا اور ملکہ طاریون بھی وہین اُتری تھی اور اُسوقت سروند ملکہ طاریون ہی کے پاس موجود تھا ناگاہ جسوقت سروند کو خبر ورود و آمد یوقنا کی معلوم ہوئی تو وہ اُن کی پیشوائی کیلیے سوار ہوا اور اُن کو اپنا مہمان کیا و بعد ازان طاریون نے یوقنا کیساتھ تخلیہ کیا اور کہا اے میرے عم تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ مین بھاگ آئی ہون اور روم کی طالب ہون بلکہ مین نے ارادہ کیا ہے کہ خالصاً لوجہ اللہ کچھ تو خیر خواہی رسول خدا اور مسلمانون کی کرون اور مین چاہتی ہون کہ اپنے باپ کو بطریق حیلہ و غدر کے قتل کر کے اسکا قلعہ تسلیم اہل اسلام کرون ولیکن اے میرے عم تم مجھکو مشورہ اور تدبیر بتاؤ کہ کسطور پر اس کام کو کرون اور تم خوب جانتے ہو کہ یہ بلد یدلیس اور اخلاط جسپر قلعہ وقف دانظر واقع ہے اس قسم کے مقامات مشکلہ ہین کہ جب عرب یہان ارادہ عبور کرینگے تو قادر نہ ہوسکین گے اس باب مین جو راے تمھاری ہو اور مجکو بڑا اندیشہ یہ ہے کہ جب مین اپنے باپ پاس پہونچونگی تو پھر مجکو قدرت واپسی طرف اپنے شوہر اور بجانب اہل اسلام کے ممکن نہ ہوگی یوقنا نے کہا خوب یقین کر کہ ہرگاہ تو اس نیت خالص سے عزم کریگی تو حق تعالی بالضرور تجھپر دروازے خیر و برکات کے کھولیگا پس تو اپنے اُسی ارادے پر روانہ ہو اور مین بھی لامحالہ رسالت امیر عیاضؓ کی لیکر تیرے باپ پاس آتا ہون اور عنقریب پیام پہونچاتا ہون اور مین صبح مجکو کوچ کرون گا پھر جسوقت وہان پہونچونگا تو جو کچھ مشیت و تقدیر الٰہی ہوگی ویسی تدبیر عمل مین آوے گی اور جس امر کا ہم ارادہ رکھتے ہین انشاء اللہ تو بھی اُس تک پہونچے گی بعد ازان جو جو اُسکو کرنا چاہیے وہ سب اُسے تعلیم کردیا پھر طاریون یوقنا کو وداع کر کے اُسکے پاس سے اپنے فرودگاہ کو چلی اور اپنے باپ کی نسبت کہنے لگی کہ یہ بیعقل مجھپر بڑی سختی کریگا تاکہ جس امر پر میرا اعتقاد تھا بجہت اُس سے مجکو طرف دین مسیح کے پھیرے کاش مجکو یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ اُسکے اصحاب اور صاحب اس قلعہ

کا اُسکی اعانت مین ہمپر یورش کرینگے تو ضرور مین اُسکو گرفتار کر لیتی بعد ازان وہ سوار ہوئی اور قطع مسافت مین شتاب روی کرتی تھی اور اثنائے راہ سے اُسنے اپنے غلمان مین سے بعضون کو اپنے باپکے پاس روانہ کیا اور مژدہ اپنے آنیکا کہلا بھیجا پھر جسوقت وہ بشیر پیشگاہ ملک جا پہونچا اُسوقت اُسنے شہر کو آراستہ کرایا اور واسطے پیشوائی کے سوار ہوا اور امراء اور ندماکو اور اکابر و رؤساء شہر کو ہمرکاب لیا اور قریب جضر یا کے پہونچکر طاریون سے ملاقات ہوئی پھر جس وقت ملکہ نے باپ کو دیکھا تو سواری سے اُتر پڑی اور پاپیادہ باپ کی طرف دوڑی اور ملک بھی پیدل ہوا اور سارے لشکری گھوڑون سے اُتر پڑے اور بحضور ملکہ تواضع سے سرنگون ہوے اور ملک نے طاریون کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور استفسار حال کیا کہ اے بیٹی تیرا امر کیونکر ہوا اور تجھپر کیا واقعہ گذرا اُسنے کہا یرغوث نے مجھکو پکڑ لیا تھا اور لشکر مسلمین کیطرف لیگیا اور وہ مسلمان ہوا اور مجھکو بھی اُسکی اطاعت و پیروی سے بہ خوف مسلمانون کے کچھ چارہ نہ ہوا یہان تک کہ اب جو وہ لوگ داخل دیار بکر ہوے تو مین اُنسے چھپکر آپ پاس بھاگ آئی ہون یہ سنکے ملک حیرت و افسوس سے انگشت بدہان ہوا اور بعد ازان اُسکی سلامتی کی تہنیت و مبارکبادی دی پھر ملک و ملکہ سوار ہو کر شہر کو چلے اور تمام لشکر گرد و پیش جلو مین حاضر تھے تا آنکہ ملکہ دار الامارۃ مین داخل ہوئی اُسوقت تمام خدم و حشم و زنان ہمسایہ و ہمپایہ و غلمان و کنیزان ملک بشوق دیدار حاضر ہوے اور بڑے ذوق و شوق اور کمال جوش و خروش سے پیش آئے اور خوب سا روئے اور ملکہ بھی روئی اور سبھون نے علی قدر اپنی اپنی مقدرت کی نذرین گذرانین اور صدقہ اُتارے اور بیعہ مین نذر و نیازین چڑھائین و بعد ازان ملکہ مجلس خاص مین بحضور ملک سارا ماجرا اپنا اور ذکر ملک شہر ریاض کا اور کیفیت سلب قلعہ راس العین بیان کرنے لگی تب اُسکے باپنے پوچھا اے میری بیٹی تونے انکے دین مین اُنکی کیا سیرت دیکھی اُسنے کہا اے ملک حال اس قوم کا یہ ہے کہ وہ لوگ محض دین کے لیے لڑتے ہین اور دین ہی کے طالب ہین اور عدالت کو دوست رکھتے ہین یہان تک کہ خلائق اُنکی جانب رجوع کرتے ہین مگر باینہمہ واللہ کوئی دین افضل دین مسیح سے نہین ہے اور مین نے نذر معین کی تھی کہ جب مین قوم عرب کے ہاتھ سے مخلصی پاؤن گی تو بیعہ یوحنا مین دو مہینے کامل عبادت کرون گی اور جب تک یہ دونون مہینے پورے نہ ہونگے تو اس مدت مین نہ کسی فراش[1] کے قریب جاؤن گی اور نہ شراب پیون گی اور نہ گوشت خوک کھاؤن گی یعنی ترک لذات کرونگی اور نہ آب معمودیہ[2] سے انغماس کرونگی یعنی اُس مدت عبادت تک طریقہ تنصر کو بھی ملتوی رکھون گی پھر جب مین اُنکے دین کے لوث سے طاہر و پاک ہولونگی اُسوقت قربانگاہ کے قریب ہون گی اور صلیب و صلبان کو مس کرون گی یہ بات سُنکر اُس کا باپ خوش ہوا جب صبح ہوئی تو ملکہ طاریون بیعہ یوحنا مین گئی اور اسکے اندر ایک گوشہ مین تخلیہ کرکے بیٹھ رہی اور فقرا اور مساکین پر تصدق جاری کیا اور اپنا شعاء دین اور طریقہ عبادت خوب ظاہر کیا اور یوقنا نے جو اُس سے وعدہ اپنے آنے اور پیام عیاض کا اُسکے باپکے پاس پہونچانے کا کیا تھا تو وہ اُسکے انتظار مین اقامت پذیر تھی **واقدیؒ** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ابو محمد نے اُسنے کہا مجھ سے روایت کی ایک مرد ثقہ نے جسپر مجکو وثوق ہے اور اُسنے نقل کی ہے قیس بن ہبیرہ سے چنانچہ قیس نے کہا جب یوقنا برسم رسالت طرف بلد بدلیس کے گئے تھے اور طاریون سے باتین ہوئی تھین اور صاحب بدلیس نے اپنا سفیر پاس یوقنا کے بھیجا تھا اور وہ

[1] یعنی جیسا کہ معمول ہے کہ حیض سے جب اور جنابت وغیرہ سے کہ عورتین بعد نہانے کے پاس شوہر کے جاتی ہین اور یہی نہان ہی اور ... ۱۲

[2] معمودیہ ایک پانی ہے جسمین نصرانی بچے پیدا ہونے کے بعد اُس پانی مین غوطہ دلاتے ہین اور غوطہ لگانا ۱۲

خود خبر ورود یوقنا سنکر اپنے حصن پر چڑھ گیا تھا اور وہین یوقنا کو بھی طلب کیا اسوقت مین بھی یوقنا کے ہمراہ تھا پھر جب ہم لوگ داخل قلعہ ہوے اور بیت الامارۃ مین پہونچے تو صاحب حصن یعنی سروند اپنے تخت مملکت پر جلوس رکھتا تھا ہم لوگون نے اُسکو دیکھا اور یوقنا نے پیام دیا کہ امیر جیوش سلمین یعنی افسر اس لشکر اسلام کا جو سرزمین ربیعہ مین نازل ہو وہ عیاض بن غنم ہو اُسنے میرے تئین تمھاری طرف اسلیے بھیجا ہو کہ مین تم کو بطرف توحید خداے یکتا اور بسوے نبوت سردار انبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوت طلب کرون یعنی تم خدا کو واحد جانو کسی کو اُسکی ذات وصفات مین شریک نہ سمجھو اور آنحضرت علیہ السلام کو نبی مطلق وبرحق یقین مانو اور جو کچھ ہمارے لیے حلال ہو تم بھی اپنے لیے حلال جانو اور جو چیزین ہمپر حرام ہین تم بھی اُسکو حرام سمجھو وبملاحظہ احوال ملوک گذشتگان نامدار ومالکان معاقل ودیار کے عبرت پذیر ہو کہ وہ کیونکر اور کس خرابی سے ہلاک ہوگئے اور تم مجکو اس پیام کا جواب دو تا کہ مین پیش امیر جاکر عرض کرون سروند نے جواب دیا اے میرے سردار مین خود ارادہ رکھتا تھا کہ اپنا ایلچی تمھارے امیر کی خدمت مین بالتماس صلح روانہ کرون اور کچھ خراج اُن کو دیا کرون اس شرط پر کہ مین بدستور اپنے دین پر باقی رہون اور ہمارے شہر کے باشندون مین سے جو کوئی تمھارے دین کی طرف رجوع کرے تو مین اسکا مانع ومزاحم نہ ہونگا یوقنا نے کہا آخر تم نے کیا مقدار خراج کی اپنے دل مین تجویز کی ہو کہ بعد صلح کے بابت ہر ایک یدلیس وارزن وغیرہ بلاد محروسہ ومقبوضہ اپنے کے کس قدر منظور ہو تا کہ مین جب پیغام صلح پاس امیر لشکر کے لیجاون تو انکو اور عرب کو رضی کرون تب سروند نے کہا اے سردار مین اُن کو سو ہزار دینار یعنے لاکھ دینار دونگا اور پانسو زرہین اور ہزار کمانین پیشکش کرونگا مگر باین شرط کہ تا حین حیات میری کوئی دوسرا شخص متولی وحاکم مقرر نہ کیا جاوے اور تمھاری جانب سے میرے پاس زیادہ ایک دو آدمی سے بود وباش نہ کرین اور وہ ایک شخص کا یہان رہنا بھی محض اس غرض سے ہو تا اُن کو معلوم ہو کہ شریعت اسلام پر کون ایمان لاتا ہو ومنجملہ شرائط کے یہ بھی شرط ہے کہ میری مملکت مین میرا ہی امر نافذ ہے اور جو کوئی اسلام لاوے البتہ معاملہ اُسکا اس شخص سے متعلق رہیگا جو کوئی کہ تمھاری جانب سے ہمارے یہان مقیم رہیگا اور ہم اُن مسلمانون پر کچھ حکم نہ کرینگے یوقنا نے جواب دیا کہ ہم نے ان شروط پر تمھاری صلح کو پذیرا اور منظور کیا اور ہم نے تمھارا عہد پورا کیا کہ جو شرطین تم نے ذکر کین ہم اُسپر منجانب خدا ورسول عہد کرتے ہین **راوی** نے کہا پھر یوقنا نے اس کو عہد وضمان خدا ورسول کا دیا اور مراسم ہدایا فیما بین اپنے اور اُسکے اُسطور پر جاری کیا جسطرح رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیما بین ہرقل سلطان روم کے کیا تھا چنانچہ یوقنا نے بھی اُسیطرح سروند سے ہدیہ قبول کیا اور اپنا ہدیہ بھی اس کو عطا کیا اور جمیع مسلمین کی طرف سے اُسکے ساتھ حلف کیا اور قیس کو پاس عیاض بن غنم کے روانہ کیا تا کہ جو کچھ فیما بین یوقنا وسروند کے قرار پایا تھا اُس سے اُسکو مطلع کرین پھر جب کہ نامہ یوقنا اس مضمون کا پاس عیاض کے پہونچا تو وہ اس مقام سے کوچ کر کے یدلیس مین آئے اُس وقت سروند نے صلحنامہ یوقنا کا پیش کیا پھر جب عیاض اسکی ملاقات کو گئے تو اسنے بہترین ہدایا اور مال کثیر پیشکش کیا اور اپنے یہان مہمان کیا اور عیاض نے بھی ایک عہدنامہ لکھدیا **راوی** نے کہا کہ ناگاہ مسلمانان اہل یمن اور بدویان عرب نے وہان کی لڑکیون کا حسن وجمال جو دیکھا تو اُنکے دل اُنکی طرف بشدت مائل وفریفتہ ہوے یہانتک کہ اُن لوگون نے

اُن جاریات سے مباشرت کی جب عیاض کو آگاہی ہوئی تو یہ امر اُنپر سخت ناگوار گذرا تب حکم کیا کہ جنھوں نے ایسا فعل کیا ہو وہ حاضر کیے جاوین چنانچہ ان لوگوں پر اقامہ حد کی گئی اور انسے حق اللہ یعنی دیت لی گئی اور حد جاری ہوئی اور عیاض نے اُن سے خطاب کیا کہ تم نے بعد ایمان کے کفر کیا بھلا کیا تم ایسے کردار کے لیے مامور ہو (جرمانہ ۱۲) اور کیا ایسے ہی کاموں کے لیے تم خلق ہوئے ہو اور کیا تم نے نہین سُنا ہو کہ حق تعالی نے اپنے امر کن سے فیما بین حرف کاف و نون کے کیا ارشاد کیا ہو چنانچہ یہ کلمات سُنکے سارے مسلمانوں کو ہیبت اور عبرت ہوئی راوی نے کہا پھر جب رات ہوئی تو یوقنا پاس عیاض کے حاضر ہوے اور تخلیہ مین باتین ملکہ طاریونکی بیان کین اور کہا بہ تحقیق کہ اُسنے خدا کی راہ مین اپنی جان فدا کی ہو اور وہ اِس فکر و تدبیر مین گئی ہو کہ کسی حکمت عملی سے وہ ملک و بلد مسلمین کے ہاتھ لگے اور مین نے اس سے وعدہ کیا ہو کہ مین بھی اسکے پاس پہونچکر اس امر مین اسکی اعانت کرون یہ سُنکے عیاض نے فرمایا ہرگاہ اسکو ایسا امر درپیش ہو تو ہمپر واجب ہے کہ اسکی مدد کے لیے خالد بن الولید کو باجمعیت اُسکے اصحاب کے روانہ کرین یوقنا نے کہا اس باب مین جو کچھ آپکے نزدیک صوابدید ہو کرنا چاہیے تب عیاض نے کسی کو پاس خالد اور معاذ و قیس و مسیب بن نجبیہ و عمرو بن معدیکرب و عبدالرحمن بن ابی بکر کے بھیجا اور ان سب کو بلوا کر وہ باتین جو یوقنا نے کہی تھین اُن سے بیان کین اور کہا تم لوگونکی اس امر مین کیا صلاح ہے

ذکر فتح ارمینیہ و اخلاط و قفت و انظر

چنانچہ کلام عیاض رضی سُنکے خالد نے جواب دیا حق تعالی امیر کے اُمور کو صالح و بخیر انجام کرے ہرگاہ اس طرح کا امر پیش نہاد ہے تو آپ یوقنا کو برسم رسالت و سفارت کے روانہ کیجیے اور ہم لوگ بھی اُنکے ہمراہ جاوین پھر جب وہان پہونچینگے تو جو کچھ ارادہ و مشیت آلہی مین ہو وہی ہوگا مثل معروف ہو الحاضر یری ما لا یری الغائب یعنی حاضر وقت جو کچھ دیکھتا ہو غائب وہ نہین دیکھتا ہو پس حق تعالی جو ہر حال مین حاضر و ناظر ہو تو وہی ہر شے پر قادر ہو ہم غائب اُسپر ماہر نہین ہوسکتے پس جب ہم وہان جاوینگے جو کچھ واقع ہوگا مشاہدہ کرینگے عیاض نے کہا بسم اللہ برکات خدا پر تکیہ و توکل کرکے روانہ ہو آخر خالد رضی اور وہ سب مستعد و آمادہ ہوکر روانہ ہوے چنانچہ ہمراہ یوقنا کے صحابہ مین پینتیس (۳۵) آدمی تھے اور بیس آدمی اصحاب یوقنا سے تھے آخر جب یہ سب اخلاط پر وارد ہوے اور اہل روم و ارمن نے سطح قلعہ سے مسلمانوں کو دیکھا تو انکو یقین ہوا کہ یہ سب رسول و ایلچی ہین تب اُن لوگون نے یہ خبر ملک سے بیان کی کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب کے ایلچی ہین یہ خبر سُنکے ملک نے حکم اُنکے حضار کا کیا تا آنکہ یساول جانب رومی دروازہ یدلیس سے مسلمانوں کے پاس آیا اور دیکھا کہ وہ گھوڑونپر سوار ہین تب چوبدار نے کہا چلو تم کو ملک نے طلب کیا ہے پھر وہ ان کو ہمراہ لیکر دارالامارۃ تک پہونچا اُس وقت ملازمون نے ملک کو خبر کی کہ وہ سب حاضر ہین اور نام اس ملک کا بوسطیوس تھا اُسنے سب کو اپنے حضور مین طلب کیا پھر جب یہ لوگ ڈیوڑی مین داخل ہوے تو غلمان و خدام نے انسے ہتھیار رکھوا لینے کا ارادہ کیا تب خالد رضی نے کہا ہم وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارین غیرونکے حوالے نہین کرتے

کیونکہ حق تعالی نے ہمارے نبی کو بسیف مبعوث کیا اور تیغ بکف بھیجا اور ہم لوگ اُسی کے مقلد اور پیرو ہین درینصورت جو چیز خدا و رسول نے ہمارے لیے مخصوص کی ہی وہ ہم اپنے سے جدا نہ کرینگے آخر خدام نے کلمات خالد سے ملک کو مطلع کیا یہ سنکے ملک نے حکم کیا کہ اُن سے کچھ تعرض نہ کرو جسطرح وہ چاہین آنے دو تا اُن کو یہ گمان نہ ہو کہ ہم سے خوف رکھتے ہین اور یہ بات خلاف شان و ننگ ملوک ہی چنانچہ خدام اسیطرح اُنکو اندر لیگیے جب ملک نے اُن کیطرف نگاہ کی تو اُن سب نے سلام کیا اور زمین پر بے تکلف بیٹھ گئے جسطرح شیر درندہ بیٹھتے ہین اور اُن سب نے دست بقبضۂ شمشیر ہو کر جو کچھ دعوت دین و ترک دنیا سے اُنپر واجب تھا ملک پر تبلیغ کیا اور یوقنا نے اپنے اصحاب کو وعظ کیا کہ تم لوگ ان لوگون کو مامور اس امر کا نہ کرو یعنے اُنسے طالب اس بات کے نہ ہو کہ وہ ہمارے لیے سر نگون ہون اور نہ تم اُنکے آگے گردنین جھکاؤ کیونکہ صحابہ اس فعل کو پسند نہین کرتے تھے غرضکہ جب اُس جلسہ مین صحابہ کے جلوس کو فی الجملہ استقرار ہوا تو ترجمان نے جو مکالمہ جانبین مین ہوا تھا صحابہ سے خطاب کیا کہ اے عرب والو کس باب مین تم لوگ ہمارے یہان آئے ہو یوقنا نے جواب دیا کہ امیر جیوش مسلمین نے جو سرزمین یدلیس مین نازل ہی ہم کو تمھارے پاس برسم رسالت و سفارت کے اسلیے بھیجا ہی تا ہم تم کو دعوت و طلب کرین اس امر پر کہ تم وحدانیت خداوند وحدہ لاشریک کا اعتقاد اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار کرو اور یا تم اُس حکم مین داخل ہو جس مین اور لوگ داخل ہوے ہین کہ تم لوگ مانند ذلیلون کے اپنے ہاتھون سے جزیہ نذر گذرانو پس ترجمان نے کلام یوقنا کا بیان کیا **راوی** نے قدامہ سے **روایت** کی ہی کہ درمیان صحابہ اور ملک بوسطیوس کے کوئی ترجمان نہ تھا بلکہ یوقنا زبان رومیہ مین جو اُس قوم کی بولی تھی خود تکلم کرتے تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی اُس شخص نے جو میرے نزدیک ثقہ ہے اُسنے کہا کہ درمیان صحابہ اور ملک کے لامحالہ ایک ترجمان تھا کیونکہ ملک ارمنی تھا وہ سوا زبان ارمن کے نہین سمجھتا تھا اور یوقنا رومی تھے وہ زبان ارمن نہین جانتے تھے الغرض جب ترجمان نے کلام یوقنا سے ملک کو آگاہ کیا تو وہ غضبناک ہو کر کہنے لگا قسم ہی مجکو حق مسیح اور کتاب انجیل کی مین ہرگز ان کو جزیہ نہ دونگا اور نہ انکے دین مین داخل ہونگا یہان تک کہ ہم سب مرجاوین اور یہ لوگ زنہار اپنے دل مین گمان نہ کرین کہ ہم بھی مثل لشکر رومیو نکے ہین جن کو اُنھون نے شکست دی ہی حالانکہ ہم صاحب شجاعت و صولت و خداوند فرو قوت ہین اور ہم اپنی کمانون سے وہ تیر چلاتے ہین جو نامزد بہ نشاب ہین اور عرب اُسکو قاطع اسباب کہتے ہین اور مین اپنے ایلچیون کو طرف والی خوئی و سلواس کے بطلب کمک بھیجتا ہون اور اسلاغورس والی مرج سے بھی التماس نصرت کرتا ہون اور اُن کو پس پشت اُنکے بھگاتا ہون کہ وہ اُلٹے پاؤن پھرتے ہین اور انسے جملہ بلاد کو چھوڑوا تا ہون اور سوا اُسکے ہمارے پاس اور کچھ جواب نہین ہی چنانچہ ترجمان نے یہ کلام بوسطیوس کا مسلمانون سے بیان کیا یوقنا نے کہا ہم کو اذن واپسی دو اور رخصت کرو تا کہ ہم لوگ جا کر اپنے مالک کو یہ جواب پہونچادین تب ملک بوسطیوس نے کہا آجکی شب ہمارے یہان مقام کرکے کل صبحکو کوچ کرنا بعد ازان اپنے ملازمون کو حکم کیا کہ ان لوگون کو فلان مکان

مین اُتار دو تب یہ لوگ اُس مکان مین جس کا حکم ہوا تھا جا اُترے اور منتظر ہوے کہ دیکھیے ملکہ طاریون کی جانب سے کیا ظہور مین آتا ہو راوی نے کہا جب صحابہ نے وہان سے برخاست کی اسیوقت ملک سوار ہو کر بیعہ یوحنا کو گیا اور طاریون اپنی دختر سے ملاقات کر کے ذکر عربون کا کیا کہ یہ لوگ ایلچی ہین اپنے امیر کے فرستادہ میرے پاس آئے ہین اور اُنکے ساتھ ایک جماعت ہے یعنے یہ لوگ ایک جماعت ہین اور ایسا ایسا پیغام کرتے ہین اور مین نے اُن کو یہ جوابدیے ہین آخر اس امر مین تیری کیا راے ہو طاریون نے کہا اے ملک وہ لوگ کہان ہین اُسنے کہا امشب مین نے اُنکو روک رکھا ہو تا کہ تجھ سے اُنکے باب مین مشورہ کرون طاریون نے کہا مین چاہتی ہون اُن کو دیکھون کہ وہ کون ہین کیونکہ احوال اُنکا مجھ سے مخفی نہین ہے اگر یہ لوگ اکابر و عمائد سے ہونگے تو البتہ اُنکے امور کو ہم پذیرا کرینگے اور آپ مجکو اجازت دیجیے کہ مین ان لوگون سے گفتگو کرون اور آپ کے مژدہ مصالحہ سے اُنکے دلون کو شادمان کرون اور اس بات کی اُن کو طمع دون پھر جب اس امر مین وہ مطمئن ہو جاوین تو برطبق میرے اشارے کے آپ اُن لوگون کو گرفتار کر لیجیے اور اپنے یہان قید رکھیے پھر اُن کو مخلصی نہ دیجیے اور جس وقت اُنکو گرفتار کر لیجیے تو اُنکے صاحب و امیر سے کہلا بھیجیے کہ اگر تم ہماری طرف ایک قدم آگے بڑھو گے تو ہم اِن لوگون کا سر تمھارے پاس بھیجین گے درینصورت جب امیر اُنکا اس بات سے مطلع ہو گا تو ہرگز ادھر نہ بڑھیگا آخر اس وقت صلح اِس بات پر ٹھہرے گی تو اُنکے اصحاب کی رہائی کی جاوے گی غرضکہ اس صورت مین مسیح آپکی نصرت او طول عمر کرے گا اور آپکی قدر و منزلت کو بلند کرے گا بالآخر لشکر مسلمانون کا آپکے مُلک و دیار سے چلا جائے گا بس میرے نزدیک اِس راے سے کوئی راے فائق تر نہین ہو یہ سنکے ملک نے کہا اے میری پیاری بیٹی مسیحؑ تیری عمر دراز اور تجکو از روے قدر کے سرفراز کرے تو ہمارے لیے اُنکی طرف جا کر اقامت اِس امر کا کر اس بیعہ ویرانہ کو چھوڑ کر ہمارے محلسرا کے بیعہ مین قیام کر کیونکہ اگر تو یہان اقامت کرے گی تو مجکو خوف ہو یعنی یہان کے تیرے رہنے مین مجھے اندیشہ ہو و ہر گاہ مقصود تیرا عبادت ہو تو جس مکان مین تو رہے گی وہی عبادت گاہ ہو جب طاریون نے کلام ملک اپنے والد کا سُنا تو کہنے لگی مین یہان سے حرکت نہ کرونگی جب تک ویرانی پادری یہان کی رخصت نہ دیوے چنانچہ ملک نے پادری کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو ملک اُسکی تعظیم کو اُٹھا اور بہت سا اُسکا اکرام کیا اور اسکو اپنے پہلو مین بٹھایا اور قصہ اپنی دختر کا اس سے بیان کیا تب پادری نے طاریون سے کہا مین تجکو اجازت دیتا ہون کہ جس جگہ تیرا جی چاہے وہین عبادت کر مین نے مسیحؑ سے تیرے گناہون کیلیے طلب آمرزش کی اُسنے تیری خطا بخشدی پس طاریون نے بشگفتہ روئی و کشادہ پیشانی اظہار شادمانی کا کیا اور اپنے والد کی سواریون مین سے ایک سواری پر سوار ہو کر اُس مکان مین گئی جس مین اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مقیم تھے اور اُس مکان مین سوائے طاریون اور اُسکے باپ کے کوئی اندر نہین گیا چنانچہ یوقنا نے طاریون کو دیکھا تو شادمان و فرحان ہوا تب طاریون نے یوقنا سے کلام شروع کیا کہ اے سردار قوم آہرنینہ والد ہمارے تم لوگون کے حالات سے ناواقف ہین اور تمھاری باتین نہین سمجھتے ہین مگر مین اُن کو تمھارے احوال سے آگاہ

کرتی ہون اور قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ مین نے اپنے حق مین تم لوگون سے سوائے خیر و احسان کے نہین دیکھا اور
قریب ہے کہ مین تم کو اس کی جزا دون گی اگر مجکو جوش محبت اپنے اہل اور اہل وطن کا نہ ہوتا تو قسم ہے دین مسیح
کی مین تمھارے دیار اور تمھارے پاس سے ہرگز مفارقت نہ کرتی یہ باتین کرکے طاریون اور پدر اسکا دونون وہانسے
نکلکر اپنے قصر مین آئے اسوقت طاریون اپنے باپ سے کہنے لگی کہ اب آپ اپنی آسانی امور پر مسرور ہوجیے یہ لوگ جو
آئے ہین مین ان کو پہچانتی ہون کہ یہ سب اکابر و عمائد قوم ہین اور وہ شخص جس کی شان و حیثیت کذائی رومیون کی سی
ہے وہی یوقنا ہی جو بطریق و رئیس حلب کا اور راندہٗ درگاہ مسیح ہی میرے نزدیک مصلحت یہ ہی کہ ہم ان لوگون کو اپنے نزدیک
اس مجلس مین طلب کرین اور فوراً انکو گرفتار کرلیوین اور کوئی ہمارے اسرار پر مطلع نہ ہوگا غرضکہ یہ باتین طاریون
کی سنکر اس کا باپ بہت خوش ہوا اور ایلچی اپنا ان صحابہ کے پاس بھیجکر بلوایا تب وہ اُن جملہ اصحاب کو اپنے ہمراہ لایا اور
ایک گوشۂ قصر مین اُن کو ٹھہرایا اور **واقدی** رح نے کہا کہ اُس وقت اہل خدمات اُس سرکار کے جو رئیسان بلد و افسران
فوج تھے اور جابجا قلعون پر مامور و تعینات تھے حضور مین ملکہ کے بتقریب تہنیت آئے اور طاریون کے آنیکی اور دین
مسیح مین پھر اسکے رجوع کرنے کی مبارکبادی دیتے تھے اور طاریون نے اپنے باپ سے کہا میری راے مین مصلحت یہ ہی کہ ہم اور آپ
ان عربونکے پاس چلین اور پاس اُنکے نشست کرین اور اُنکے ساتھ کھانا کھاوین تاکہ یہ لوگ ہم سے مطمئن و امین ہوجاوین اور ہم اُنسے
ظاہر کرین اس بات کو کہ ہم اپنے اہل بلد اور اہل ارباب دولت سے مشورہ کرتے ہین و بعد مشورہ اگر ہم تم سے مصالحہ کرینگے تو لامحالہ
جزیہ دیوینگے یا مقابلہ کرینگے و بعد ازان ان لوگون کو کھانا جو بھیجین تو وہ بنگ ملا ہوا ہو اور جب وہ کھاوین اور بنگ انمین اپنا
عمل کرے اور وہ نشہ مین مبہوت ہوجاوین اُسوقت ان سب کو قید کرلیوین پھر جو چاہین اُنکے ساتھ کرین غرض جب رات ہوئی تو ملکہ
طاریون اور ملک یہ دونون صحابہ کے پاس گئے اور چند ساعت اُنسے باتین کرکے پھر آئے پھر جب صبح ہوئی اور ملک نے اپنی مسند
پر جلوس کیا اور طاریون کو معلوم ہوا کہ اب وہ اپنے امور مین مشتغل ہی اس وقت صحابہ کے پاس پہونچی اور اُنسے کہا جسوقت
رات کو مین اور میرا باپ دونون تمھارے پاس آوین تو فوراً اس کو پکڑلو اور ایکدم کی تاخیر نہ کرو کیونکہ رات ملک کی ایسی ایسی باتون پر
متفق ہوئی ہی یعنی تم لوگونکی گرفتاری پر آمادہ ہی یہ سنکے صحابہ نے طاریون کی بڑی شکرگذاری کی اور اسکی فطانت کے مشکور ہوئے
اور طاریون یہ بات صحابہ سے کہکے فوراً واپس گئی پھر جسوقت شب ہوئی تو طاریون مع اپنے والد کے صحابہ کے پاس آئی اور اپنے باپ کے
آگے آگے حاجب و نقیب کی طرح آتی تھی اسوقت طاریون نے صحابہ کیطرف اشارہ کیا کہ ابھی جلدی نہ کرو اور چندے توقف رکھو تب وہ
صحابہ قصد مقررہ سے باز رہے چند ساعت فیمابین باتین رہین پھر ملک اُنسے رخصت ہوکر مع طاریون اپنے محلسرا مین آیا اور تخلیہ مین اپنی
دختر سے کہنے لگا کہ دربارۂ اہل عرب جو تیرا ارادہ گرفتاری کا ہی تو یہ مناسب معلوم نہین ہوتا بلکہ میرا ارادہ یون ہی کہ مین اپنے رئیسان بلد
اور والیان قلعجات کو طلب کرکے تیرے لیے اُن سے عہد لیتا ہون کہ تجھپر کبھی زیادتی نہ کرین اور تیرے مطیع رہین اور خزانہ ذخیرہ اپنا اور
جن چیزونکا اندیشہ ہی وہ سب قلعہ پر قبوس مین بھیجے دیتا ہون کیونکہ وہ اِس سرزمین کے تمام قلعون مین محکم و بلند تر ہی **واقدی** رح نے کہا یہ وہ قلعہ ہے

جس کا ذکر ہمنے کیا ہو کہ وہ وسط بحیرۂ ارجیس مین ہو وہان کسی کو مجال گذار نہین ہو چنانچہ ملک نے طاریون سے کہا کہ جسوقت
مین تجکو والی قلعہ یرقبوس کا کردون تو اس وقت توان عربون کو رخصت کردے کیونکہ مجھ سے آگے کبھی کسی نے افراد ملوک
سے ایلچیون کو گرفتار نہین کیا ہو ونیز اس صورت مین لوگ ہمارے تئین کہینگے کہ عربون سے ڈر گئے کہ اُنکے ایلچیون کو فریب سے
پکڑ لیا ہو وحالانکہ مین اُنسے ارادہ جنگ کا رکھتا ہون پس اگر میری فتح ہوئی فہو المراد اور اگر ہمپر وہ غالب آئے تو مجکو تقلید پڑی
ہو گی اپنے امثال کی ملوک گذشتہ مین سے یعنے جو حال اُنکا ہوا وہی ہمارا بھی حال ہوگا اور حال یہ ہو کہ ہمنے ایلچی اپنا پاس ملک
درفشیل صاحب ارزن الروم کے روانہ کیا ہو کہ ملک موصوف اپنی فوج وجمعیت لے کر ہماری اعانت کو خود یہان آوے
اور مین نے اسکو وعدہ اس امر کا لکھا ہو کہ عقد تزویج اُسکا تیری خواہر فارونہ سے کردون اسمین تیری رائے کیا ہو یہ سن کے
طاریون نے کہا اے ملک ہرگاہ آپنے ایسا قصد کیا ہو تو جب تک آپکے پاس اجتماع لشکرون کا نہو جاوے اور ملک درفشیل
بھی اپنی فوج لیکر آجاوے اور کوئی آپ سے جدا نہ رہجائے اُسوقت تک ان عربونکو چھوڑنا چاہیے اور جب یہ لوگ اپنے صاحب
کی جماعت کیطرف روانہ ہون تو آپ بھی اپنی فوج لیکر انکے پیچھے پیچھے چلے جائیے اور اُنکے لشکر کو قابو مین کر لیجیے اُسنے کہا اے
بیٹی خلاف رائے ہی کہ ہم اُن کو اپنے قبضہ سے نکال دوین بلکہ مصلحت یہ ہی کہ اُنکے صاحب پاس اپنا ہم ایلچی بھیجین کہ صحابہ
تمھارے فرستادہ سب ہمارے پاس باکرام تمام مقیم ہین اور ہماری رائے یہ ہی کہ ہم اپنے عید کے روز باتفاق عقلا کے اپنے
امر مین فکر کرینگے بعد ازان یا تو ہم باداے جزیہ مصالحہ کرینگے خواہ مستعد بقتال ہونگے اُسوقت حقتعالی جس کو چاہیگا نصرت
بخشیگا اور ہم اُنکے لشکر کو میدان لطان مین اُتارینگے کہ وہ میدان وسیع لایق مقابلہ لشکرونکے ہو اسی میدان مین ہمارا انکا مقابلہ
واقع ہوگا اور ہم اُنسے سارے بلاد چھین لیونگے اور دروب یعنے درے دنا کے اُنپر بند کر دیوینگے یہانتک کہ پھر کوئی انمین سے ہمسے
نہ بچیگا و بعد ازان دیار بکر پر قابض ہونگے اور ارض ربیعہ سر کرینگے پھر ان بلاد مین سواے ہمارے کوئی بادشاہ نہ ہوگا یہ سنکے
طاریون نے جواب دیا جو آپکے نزدیک مناسب ہے وہی کیجیے ہم آپکے تابع فرمان ہین بعد ازان طاریون اپنے محل مین داخل ہوئی
پھر جسوقت طاریون کو معلوم ہوا کہ دروازے قصر شاہی کے بند ہو گئے تو وہ خفیہ صحابہ کے پاس گئی اور اُنسے ساری کیفیت
گذشتہ بیان کی اور جو کچھ اُسکے باپ نے کہا اور ارادہ کیا ہو وہ ظاہر کیا یہ سنکے خالد نے دعا کی اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ لَنَا الْاَمْرَ مِنْ غَیْرِ تَعَبٍ
یعنے اے میرے پروردگار ہمارے امر کو آسان کر بدون سختی ودشواری کے بعد ازان کہنے لگے جب حقتعالی کسی امر کا ارادہ
کرتا ہو تو اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہے تب یوقنا نے کہا اے صاحب رسول اللہ آخر اسکی کیا صورت ہو خالد نے کہا بحمد اللہ ہمارے
امور منوط بنصر ومقرون بفتح ہین کیونکہ اس شخص نے اپنے ایلچی واسطے جمع کرنے ملوک وجیوش کے روانہ کیے ہین اور اُنکو
ہم سے قتال کرنے پر آمادہ واغوا کرتا ہی بہر کیف بہتر یہ ہے کہ ہم صبر رکھین یہانتک کہ ملوک وجیوش مجتمع ہون طاریون
نے کہا اے صاحب رسول اللہ یہ قول آپ کا بالصواب ہے حق تعالی آپ کو توفیق بخشیگا اور امید ہو کہ انشاء اللہ تعالی
جمہور ملوک وجیوش تمھارے قابو مین آجاوین کیونکہ میرے باپ کو سواے اسکے چارہ نہ ہوگا کہ ہنگام درپیش ہونے کا زار کے

ف قولہ عقد تزویج
مراد اس کلام سے جو کہ بیان راوی
مین اس مقام پر واقع ہوا بلکہ مراد
عقد تزویج خواہر طاریون
کا پسر والی ارزن سے ہے
جیسا کہ وزیران کا مختصر سبب
آتا ہے ۱۲ *

وہ مجکو بیعہ کا والی کرے گا اور والیان قلعجات کو میرے پاس تعینات کرے گا اور اُنسے میری حفاظت و حمایت پر عہد و
ضمان لیگا اور جب وہ ایسا کر چکین تو اُسوقت تم اُنپر حملہ کر کے غلبہ کر سکتے ہو انشاء اللہ تعالیٰ و نیز یقین ہو کہ اس امر مین
صاحب ارزن بھی موجود ہوگا تو اُس حالت مین عبد صالح یوقنا کو بحیثیت و ہیئت کذائی صاحب ارزن مین بھیجدین
کہ وہ اس پیرایہ مین مالک و قابض ارزن کے ہوجاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس صورت مین ہم اپنے مقصود پر فائز ہونگے
یہ باتین کر کے صحابہ کے پاس سے رخصت ہوئی **واقدی** رح نے کہا مجھ سے **روایت** کی ہو صالح بن عمران نے عبدالرحمان
بن الحسن سے اُنھون نے اس سے جسنے اُنسے بیان کیا غرض ان سب نے روایت کی ہو کہ جب رائے ملک صاحب اخلاط کی
متفق ہوئی اس امر پر جس کا ذکر ہمنے ابھی کیا ہو آخر بادشاہ نے صبحکو اپنے ایلچیون کے تئین اپنی عملداری کے حمال اور
والیان قلعجات کے پاس روانہ کیا تا اُن کو بحضور بادشاہ حاضر کرین چنانچہ وہ اُن سب کو حاضر لائے اور کوئی اُنمین سے
باقی نہ رہا یہانتک کہ درفشیل صاحب ارزن بھی آیا اور اسکے ہمراہ اسکا لشکر تھا اور اجتماع اُن سبھون کا اُس شب
کو ہوا جسکی صبح کو انکی بڑی عید تھی کہ بیعہ کو خوب آراستہ کیا اور وہان بڑے بڑے قسیس و رہبان یعنے پادریان نصاریٰ و
یہود ہر دیہ و دیار سے آئے تھے اور اس بیعہ مین داخل ہو کر نمازین پڑھین اور قربانیان کی تھین پھر جب وہ سب اپنی اپنی
نمازون اور قربانیون سے فراغت پا چکے تو بادشاہ اپنے تخت پر جالس ہوا اور دختر اُسکی طاریون اسکی سمت راست قائم
تھی اسوقت ملک نے سائر ملوک و رؤساسے خطاب کیا کہ آگاہ ہو مین نے تم سب کو اسلیے جمع کیا ہو کہ ایک امر عظیم درپیش تمھارے
کرتا ہون جس مین درستی تمھارے جملہ امور کی اور پائداری تمھارے ملک و دین کی ہو وہ یہ ہو جو مین نے ارادہ کیا ہو کہ ولایت
و تصرف تمھارے امور کا صرف ملکہ طاریون کے تفویض کرون یعنے مین نے اپنا ولیعہد اُسکو مقرر کیا کیونکہ تم لوگ خوب جانتے
ہو کہ وہ بڑی زیرک و دانشمند ہو اور تدابیر حرب و شجاعت مین بہت ہوشیار ہو اگر مدت عمر و ایام زندگانی ہمارے آخر
ہوجاوین تو یہ ملکہ مالک تمھارے امر کی ہوگی تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو چنانچہ وہ سب بالاتفاق مودب
کھڑے ہو کر اور سر تسلیم خم کر کے عرض کرنے لگے کہ ای بادشاہ یہ بات جو آپنے تجویز کی ہو کیا خوب رائے ہو آپ اسکو جاری و امضا
کیجیے یہ کلام ان لوگون کا بمجرد سننے کے ملک برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے سر سے تاج اُتار کر ملکہ طاریون کے سر پر رکھدیا
اور اُسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے تخت پر بٹھا دیا اور خود مثل حاجب کے داہنی جانب کھڑا ہوا اور صاحب ارزن ملکہ کے
بائین طرف کھڑا تھا اور سارے ملوک از روے داب آداب کے سر بخم تھے اور ملکہ سے بیعت کی اور پادریون نے پیش ہو کر
ان ملوک و امرا سے واسطے ملکہ کے عہد و میثاق لیا اور ان لوگون نے بگوش جان سنا و بسر و چشم قبول کیا و بعد ازان
خواہر طاریون کا عقد تزویج صاحب ارزن کے پسر سے منعقد کر دیا اور وہ سب بیعہ سے نکلکر ہمرکاب طاریون
کے قصر ملک تک آئے پھر اُن سب نے خوان شاہی پر طعام ضیافت تناول کیا اور ملکہ نے اُن کو خلعت
عطا کیے اور حکم تیاری و آرایش شہر کا دیا اور خیمہ ان ملوک و امرا کے حوالی شہر مین برپا کرائے اور قتال مسلین پر اُنکو

مامور کیا **واقدی** رحمہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اسرائیل بن اسحاق نے ابی الاحوص سے کہ جب عیاض بن غنم
نے خالد کو ہمراہ جماعت کے طرف ملک ارمینیہ یعنے اخلاط کے روانہ کیا تھا اور عرصہ سے اُن لوگونکی کچھ خبر معلوم نہ ہوئی
تو عیاض کو اُنکے حق مین بدگمانی اس بات کی ہوئی کہ شاید وہ لوگ کام آئے چنانچہ عیاض نے یدلیس سے طرف سرزمین
ارزن کے کوچ کیا اور اُسکے نواح مین بر سبیل محاصرہ جا اُترے اور جاسوسون کو بلد اخلاط مین روانہ کیا چنانچہ وہ
جاسوس یکچند غائب و مفقود رہکر بعد دریافت احوال واپس و حاضر آئے اور بیان کیا کہ ملک ارمینیہ وغیرہ نے
طاریون اپنی دختر کو اپنی سلطنت مین بحیثیت اپنے اپنا جانشین و قائم مقام کیا اور اپنا تاج اسکے سر پر رکھا اور
سائر ملوک و والیان قلعجات نے ملکہ کی بیعت کی اور اسی خوشی مین شہر بزیب و زینت تمام آراستہ ہوا اور والی
ارزن بھی آیا ہو اور اپنے بیٹے کا عقد تزویج ملکہ کی خواہر سے کردیا ہو اور ساری وہ قوم تمہارے قتال پر مستعد و آمادہ
ہے جب عیاض نے یہ خبر سنی تو بولے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے قدرت و توانائی خدا ہی کے لیے ہو
ہمارے اصحاب بے شبہہ مبتلائے آفات و بلا ہوے یہ کلام عیاض سنکے مسلمانون نے کہا ای صاحب رسول اللہ یہ آپ نے
کیا کہا عیاض نے کہا ہر آئینہ ہمارے اصحاب واسطے ایک امر کے گئے تھے مگر مفسدے مین پھنس گئے مسلمین نے کہا
خدا سے امید واثق رکھیے اور اُسی پر توکل و تکیہ کیجیے اور عیاض نے اس مرج میدان مین دس روز تک مقام کیا
اور ان صحابہ کے رنج و فکر مین بیمار ہوگئے تو لوگ اُن کی عیادت کو آنے لگے تب عیاض نے کہا جب حق تعالی اپنے بندے کے
حق مین کسی امر خیر کا ارادہ کرتا ہو تو نشانی اسکی یہ ہو کہ لوگ اسکی زیارت و ملاقات کو آتے ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا
کہ جب عیاض کو صحت حاصل ہوئی تو اسی عرصہ مین ایک روز اکابر اصحاب کے ہمراہ تفریحًا سوار ہوے تو اور سب
تو مشغول سیر و شی تھے اور عیاض رنج و قلق مین خالد اور اصحاب خالد کے مشغوف تھے ناگاہ سعید بن زید دوڑتا
اور پکارتا ہوا آیا کہ جلد جلد چلو یہ سنکے عیاض فورًا اُسکے پاس گئے اور کہا ای ابن زید کیا خبر ہو خدا تجھپر رحم کرے سعید نے کہا
خالد اور اصحاب خالد کی مدد کو جلد پہونچو کہ وہ سب دریائے مصیبت مین پڑگئے ہین اور اُنکے بیچ مین خالد بھی قریب
بہلاکت ہے عیاض نے پوچھا کہ آخر یہ ماجرا کیا ہو سعید نے کہا کہ طاریون کو اُسکے باپ نے اپنے حین حیات مالک ملک اور اپنا
جانشین کیا اور اُسکے لیے سائر ملوک و والیان قلاع سے عہد لیا آخر ملکہ جب مالک مملکت ہوئی تو اپنے باپ پر قابو و قدرت
پاکر اُس کو قتل کیا اور اپنے باپ کی زبانی اور اُسیطرف سے سائر ملوک اور والیان قلاع کو بلوا بھیجا جب وہ
لوگ ملکہ کے پاس حاضر ہوے تو اُسنے اُن سب کو بھی قتل کیا چنانچہ ملکہ کے بعض خدام مین سے اس راز پر مطلع ہوکر
پاس بعضے رئیسان نصاری و والیان قلعجات کے جو باقی بچے تھے گئے اور جو کچھ ملکہ طاریون نے کیا تھا ظاہر کیا یہ سنکے
ان لوگون نے ہتھیار لگائے اور قتال پر مستعد ہو بیٹھے اور جب دوسرا روز ہوا تو ملکہ سوار ہوکر اپنے باپ کے لشکر مین
طرف میدان کے نکلی اور ہم لوگ بھی اسکے ہمرکاب سوار ہوے چنانچہ ہم کو کچھ خبر نہ ہوئی کہ دفعۃً وہ ساری قوم ہمپر

ٹوٹ پڑی اور گھیر لیا اور ہم سے خطاب کر کے کہنے لگی کہ کیا تمکو یہ گمان تھا کہ مسیح تمہارے امر سے غافل ہے اور کیا وہ
تمہارے گناہوں کا تم سے مواخذہ نہ کرے گا درحال آنکہ اب تم صلیب کے قابو مین آئے یہ کہکے اُنھون نے قصد کیا کہ ہم کو پکڑ لیوین اُسوقت
ہمارے اور اُنکے درمیان مین ایسی قتال شدید واقع ہوئی کہ کسی نے مثل اسکے نہ دیکھا ہوگا نہ سنا ہوگا اور ہم نے بھی اُنکی
لاشون سے زمین پاٹ دی آخر جب رات ہوئی تو جنگ ملتوی رہی اور سازِ حرب تن سے کھولا اور سارا لشکر ہمراہ صاحب
ارزن الروم کے ہو گیا اور ملکہ کے ساتھ ہگی چند نفر اسکے خدام اور اُسکے باپ کے غلمان مین سے باقی رہ گئے چنانچہ ملکہ نے ان خادمون
اور غلامون کو بعطاے خلعت و انعام خوشدل کر کے طرف قوم ارمن کے بھیجا اور اُنسے کہلا بھیجا کہ جو کچھ مین نے کیا ہے محض
از روے خوف و اندیشے کے تمہارے حق مین و بنا بر حفاظت تمہارے خاندان کے کیا ہے اسلیے کہ یہ سب رؤساے نصرانیہ و روالیان
قلعجات بالاتفاق قصد گرفتار کر لینے اور قتل کرنے ان عربون کا رکھتے تھے درحالانکہ اگر یہ سب ایسا کرتے تو اصحاب ان عربون کے
ہرگز تم مین سے کسی کو روے زمین پر باقی نہ چھوڑتے آخر جب یہ خبر ارمن کو پہونچی تو اُنکے دانشمندون نے کہا واللہ ملکہ نے ہمارے
حق مین سراسر خیر و احسان کیا پھر قوم ارمن سے پانچ ہزار مردم نے ملکہ کی اطاعت کی اور مین جنگ بپا چھوڑ کر آپکے پاس بسرعت
تمام دوڑا ہوا آیا ہون غرضکہ جب عیاض نے کلام سعید کا سنا تو فوراً حکم کوچ لشکر کا دیا اور بہت جلد روانہ ہوے اور قطع مسافت
مین نہایت شتابی کی یہانتک کہ محاذی اس قوم کے جا پہونچے تو دیکھا کہ جنگ برپا ہے تب عیاض نے اور سب نے بصداے بلند
تکبیر کہی کہ اُن کی آوازین اُس سرزمین اور پہاڑ مین گونج گئین اور اس روز حال قتال خالد و اصحاب خالد کا یہ تھا
کہ اُنھون نے اپنی کمال جانفشانی و جان نثاری سے جناب اقدس آلہی کو راضی کیا اور ایسی قتال شدید ان سے سرزد ہوئی کہ
روے زمین پر مثل اُسکے کم ہوئی ہوگی اور اسیطرح برابر جنگ بپا رہی یہان تک کہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ کون کون قتل
ہوا و بعد ازان کہ غبار صاف ہوا اور گرد برطرف ہوئی تو دریافت ہوا کہ اعراب صحرائیون مین سے ایکسو بیس آدمی قتل ہوے
اور معاذ بن جبل کا بیٹا اُسی ہنگامے مین گم ہو گیا ہرچند تلاش ہوئی پر نہ ملا پھر جب رات ہوئی تو معاذ باچند اشخاص طرف
مقام معرکے کے گئے وہان اپنے لڑکے کو پایا اس حالت مین کہ وہ دم توڑ رہا تھا کہ ہر آئینہ اسے زخم بہت کاری لگے تھے تب
اُسکو اپنے مقام پر اُٹھا لائے اور اُسکی بالین پر معاذ بیٹھے روتے تھے اور عبدالرحمن بن غنم برادر عیاض نے کہا کہ جب مین نے
اس لڑکے کو دم توڑتے دیکھا تو مین رونے لگا یہان تک کہ رونے مین میری آواز بلند ہوئی تب وہ لڑکا بولا چپ رہو
یہ غزوہ مجکو بہت محبوب ہے اور مجھے زیادہ تر خوش آیا ان غزوات سے جو ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین نے غزوہ کیا
تھا اسوقت معاذ نے کہا اے فرزند اس صلہ مین تو ملاقات اپنے پروردگار کی کرے گا آخر جسوقت اذان ظہر کی ہوئی تو
وہ مر گیا اور ہنوز مردم لشکر اپنی نماز سے فارغ نہ ہوے تھے کہ معاذ اُس کو اسکے پیراہن مین کفنا چکے اور وہ سراپا اپنے خون مین
تر تھا پھر جب لوگ نماز سے فراغت پا کر آئے تو اسکو مدفون پایا تب سبھون نے معاذ سے کہا حق تعالی تجھپر رحم کرے تو نے انتظار کیون
نہ کیا کہ ہم بھی اسکے جنازے پر حاضر ہوتے معاذ نے جوابدیا یہ بات خلاف سنت ہے بلکہ یہ فعل جاہلیت کا ہے کیونکہ ہم لوگ اُس زمانہ مین

بخواہش تمام اپنے اموات کے دفن مین تاخیر کرتے تھے تا آنکہ ہم درباره دفن موتا کے مامور تعجیل ہوے غرضکہ جب معاذ نے دفن پسر سے فرصت
پائی تو اپنے مقام پر پھر آئے اور اپنا سر اور ریش دھو کر سرمہ لگایا اور اپنا لباس پہنکر عیاض کے خیمہ مین حاضر ہوے اور لبونپر
اظہار تبسم اور زبان پر اکثار تکبیر تھا اور یہ اسلیے کہ اِس سے وہ اپنے تئین تسکین و تسلی دیتے تھے اور کہتے تھے ھَنِیئًا
لَكَ یَا وَلَدِیْ یعنے اے میرے فرزند یہ شہادت تجکو مبارک ہو یہ سنکے عبد الرحمن نے کہا یہ تمھاری کیا باتین ہین معاذ نے
کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہی وہ فرماتے تھے کہ جس شخص کا فرزند مر جائے تو اُس حالت مین
کہ والد اُسپر حریص ہو اور وہ اُسکو نہایت عزیز ہو اور مرنا اُسکا اُسپر شاق عظیم ہو تو درینصورت غزوہ اُسکا بہترین
غزوات ہوگا اور اجر وصلہ اُسکا قضاے آلہی مین واسطے اُسکے اور میت کے کوئی شے خوبتر مغفرت سے نہین ہی اور بدلا
اُسکے دار دنیا کا خوشترین دار آخرت ہوگا اور اُسکے اہل سے نیکوترین اہل ملینگے اور حق تعالی اُسکی زوجیت مین
حور العین عطا کریگا جو نہایت سرخ و سفید ہونگی اَلْقِصہ جب روز روشن ہوا تو لشکر اسلام بطلب جہاد سوار ہوا ناگاہ
ایک پرا گھوڑون کا نمودار ہوا اور اُسپر لوگ جو سوار تھے وہ سب بے ہتھیار تھے پھر جب جانبین سے دوچار ہوے تو وہ سب
اسوار پیدل ہو کے بقصد ملاقات سپہ سالار لشکر اسلام کے آگے بڑھے مگر یوقنا نے پیشقدمی کر کے اُن کو للکارا کہ تم لوگ
کون ہو اور کہان سے آتے ہو اُنھونے کہا ہم اہل ارزن الروم ہین اور یہ شخص ہمارا مقدم و پیشوا ہی اور یہ اشارہ اپنی
جماعت مین سے طرف ایک شخص کے کیا کہ وہ نیک پیر مرد تھا تب یوقنا نے اُس سے درشت کلامی کی پس اُسنے کہا حقتعالے
نے تمھاری طرف میری رہبری کی اسطرح پر کہ مین جو امشب بہ نیت قتال فردا کے سویا تھا تو رویا مین مین نے مسیح کو دیکھا
انھون نے براے اتباع شریعت محمدؐ کے مجکو امر کیا اور فرمایا کہ ہر آئینہ کہ نبی ان عربون کا وہی ہی جسکی بشارت خدا نے مجکو دی
ہی پھر اس شخص سے جو رو گردانی کرے گا وہ ہم مین سے نہین ہی جب یوقنا نے اسکا یہ کلام سُنا تو وہ خود بھی مع اصحاب اپنے
گھوڑون سے اُتر کر پیادہ ان لوگون کے ہمراہ ہو کر پاس عیاض کے گئے اور سارا ماجرا اُن سے بیان کیا یہ سنکے عیاض بہ تعظیم شیخ درفشیل
اٹھ کھڑے ہوے اور اُس سے مصافحہ کیا پھر جب مسلمانون نے شیخ سے اور ہمرہان شیخ سے مصافحہ کیا تو شیخ یعنے درفشیل نے
جو باتین اپنے رویاے صادقہ کی یوقنا سے کہی تھین وہ تمام عیاض سے بیان کین بعد ازان شیخ اور اُسکے جملہ اصحاب مشرف باسلام
ہوے اس بات سے ملکہ طاریون بہت خوش ہوئی اپنی خواہر فارونہ کو شیخ کے سپرد کر دیا کہ وہ اسکو لیکر ارزن الروم کو گیا اور
عیاض امیر نے اُسکے ہمراہ دس مسلمانون کو کر دیا تا کہ اہل ارزن کو واسطے اسلام کے دعوت و طلب کرین اور ان کو شرایع
سکھلا دین **واقدی**رح نے کہا وہ دسون آدمی جو جماعت درفشیل کے ہمراہ بھیجے گئے انکے نام یہ ہین رَاحۃ بن عبد اللہ و سلامۃ
بن عدی و مرقال بن الاکوع و ابن خویلد و جریر بن صاعد و عبد اللہ بن صبرۃ و سہل بن سعد و مصعب ابن ثابت و حازم
بن معمر و ابو نمیری بن بشار **راوی** نے کہا کہ درفشیل نے بعد قبول اسلام اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وداع کیا اور انسے
رخصت ہو کر کوچ کیا اور وہ دسون اصحاب ہمراہی بھی اُسکے ساتھ تھے تا آنکہ ارزن الروم مین پہونچا اہل شہر نے خیریت درفشیل اور اُسکے

اسلام لانا یہ شخص یعنی درفشیل حاکم ارزن الروم کا

اصحاب سے بہت شادمانی کی اور پیشوائی کو نکلے و بعد ازان جب ملک درفشیل نے اپنی مجلس مین جلوس کیا تو اکابر و عمائد قوم
کو طلب کیا اور اُنسے تمام سرگذشت چشمدید اپنی بیان کی اور اُنپر اسلام کو عرض کیا آخر اُن مین سے اکثر مشرف باسلام
ہوے اور دسون اصحاب نے نومسلمون کو احکام اسلام بتائے اور قرآن مجید پڑھایا بعد ازان درفشیل نے تمام اُن قلعون
اور گڑھیون کو جو متعلق بلد اخلاط سے تھے مسلمانون کے حوالے کردیا پھر وہانکے باشندونمین سے کچھ لوگ تو اسلام لائے اور کچھ لوگ ادا ے
جزیہ پر سال آیندہ سے مقرر ہوے و بعد ازان عیاض نے اصحاب کو طرف خوے سلواس و بجانب دیگر مضافات اُس سرزمین کے برا ے
دعوت اسلام روانہ کیا آخر وہ سب اسلام لائے مگر بعضے محروم رہے اور کچھ لوگ اصحاب مین سے اُن مسلمانونکی تعلیم کیلیے بھیجے گئے کہ انھون نے
ان کو احکام شرع بتائے اور قرآن سکھلایا و بعد ازان عیاض نے ملکہ طاریون کو ولایت ممالک اخلاط پر مستقر کیا

ذکر فتح ارزن و سعرد و جبل مارون

واقدی رح نے کہا جب بعد فتح ارض ربیعہ کے دیار بکر و ارمینیہ کے تئین جس کو اخلاط بھی کہتے ہین حقتعالی نے
واسطے مسلمین کے ہاتھ پر عیاض بن غنم کے فتح کردیا تو عیاض نے ایلچی پاس بریغون کے کفر توتا مین بھیجا کہ اسنے وہان جاکر
حسب الحکم ولایت ارمینیہ یعنے ممالک کی اخلاط کی حکومت پر بریغون اور اسکی زوجہ طاریون کو مستقر و مستقل کیا اور
ان دونون سے عہد و میثاق خدا کا اس امر پر لیا کہ درمیان خلایق کے معاملہ بعدل کیا کرین اور پیروی شریعت کی
رکھین اور موافق حکم خدا کے حکم جاری کیا کرین چنانچہ ان دونون نے اس عہد کو قبول کیا و بعد ازان عیاض نے افلح مولے
رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بسرکردگی جمعیت ایک سو آدمی کے طرف بلاد عراق کے روانہ کیا تاکہ وہ مردمان عراق کو دعوت
اسلام کرین اور وعدہ کیا کہ ہم بھی وہین آملتے ہین چنانچہ اسطرف تو روانگی افلح کی برسم رسالت ہوئی اور خود سرزمین ارمینیہ
سے کوچ کرکے اس راستہ پر چلے جدھر سے وارد ارزن ہوے تھے پھر ارزن سے نکلکر بطرف سعرد و جبل ماردن کے گئے اور
واقدی رح نے کہا جس شخص نے بنیاد بلد سعرد کی ڈالی تھی وہ سمول بن ماریا تھا اور پہلے یہ شخص زمین ابلق مین تھا جو حدود
بتما سے ہی پھر جس وقت وزیر کسریٰ کا وہان اسکی گرفتاری کے ارادے سے آیا تو وہ بھاگ کر اس سرزمین پر آیا اور اپنے
لیے یہان یہ شہر آباد ان کیا غرض جب عیاض یہان آئے اور لوگونکو بدعوت اسلام طلب کیا تو اُنمین جو لوگ عاقل تھے اُنھون نے
اسلام قبول کیا اور جنھون نے انکار کیا اُنپر جزیہ مقرر کیا گیا اور اُنکے لیے عہد نامہ لکھا گیا بعد ازان عیاض نے وہان سے
کوچ کیا اور شہر شمطاط اور اساوج مین آئے پس یہان والون نے بھی قبول اسلام کیا اور اُس زمانہ تک شہر جزیرہ حدیث
نہ ہوا تھا بلکہ بنا اُسکی جس شخص نے ڈالی وہ ایک شخص تھا اہل برقعید سے اُسکا نام عبد العزیز بن عمر تھا اور نہر دجلہ اُسکے
پیشتر سے ہی چنانچہ عیاض جب جزیرہ مین وارد ہوے اور اُنھون نے باتفاق اپنے ہمراہیونکے زیارت کوہ جودی اور
مقام سفینے کی کی اور گرد اُس مقام کے دلدل بہت رہتی تھی تو مردم اُن بلاد کے اُسکو کھینچ ڈالتے تھے اور مالک اس جزیرے کا

ایک شخص جزیری تھا اُسکا نام صالح تھا تو اُسنے عیاض سے صلح کی اور قبول اسلام مین لا طاعت کی اور شہر عادیہ مین وہ سکونت پذیر تھا اور اُسکے تحت حکومت کراس و زعفران و قیفر و دربیس اور انکے سوائے اور بہت سے مقامات تھے چنانچہ جسوقت پیغام عیاض کا اس کو پہونچا تو بے تامل اُسنے اسلام قبول کیا اور صلح و اطاعت کی اور عیاض کی خدمت مین حاضر ہوکر اسلام لایا اور زا سکے اہل بلد کے حق مین عہد نامہ لکھا گیا کہ جو شخص انکو دعوت اسلام کرتا تھا تو نفاذ ان عنو مکتوبہ کا کرتا تھا

ذکر فتوح اسماعیلیات

راوی رحہ نے کہا بعد فراغ جزیرہ کے پھر عیاض نے طرف ممالک غربی کے کوچ کیا اور وارد ہوے اُس بلد مین جسمین بدیع قبطی رہتا تھا آخر اُسنے مصالحہ کیا اور جو کچھ اُسپر جزیہ مقرر کیا گیا وہ اُسنے قبول کیا بعد ازان عیاض نے وہان سے کوچ کرکے اسماعیلیات[1] کا قصد کیا وہان پہونچکر عمر بن جندب کے تئین بسر کردگی ایک جماعت کے واسطے تاخت و تاراج اوپر موصل اور اسکے مضافات کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ گئے اور تاراج کرکے غنائم کثیر قبضہ مین لائے بسات پر بعضون نے صدائے شور و فریاد بلند کی یہ غل سُنکے باشندگان موصل اور ساکنان نواحی نکل پڑے اور خوب مقاتلہ کیا یہانتک کہ جندب سے ساری غنیمت چھین لی اور جندب کو بھی شہید کیا پس اصحاب نے جندب کو بجانب غربی دفن کیا پھر جب عیاض کو یہ خبر پہونچی تو اسماعیلیات سے کوچ کرکے موصل پر نازل ہوے اُسوقت اہل موصل بسلاح و سامان جنگ طرف عیاض کے نکلے تب خالد نے بالشکر جنگ اور اہل موصل پر حملہ کیا آخر اُن کو شکستہ بال و خستہ حال کردیا اور اُسوقت اس شہر مین شہر پناہ نہ تھا جو مانع تاخت ہوتا چنانچہ موصل کو خالد نے بزور شمشیر لیا اور جانب نینوی کے نظر کی کہ وہ ایک شہر ہے جو شامل ہی زمین و پہاڑ سے تب خالد نے وہان والون سے پوچھا کہ یہ کونسا شہر ہی لوگون نے کہا کہ یہ نینوی ہی خالدؓ نے کہا عجب نہین ہے کہ یہ شہر یونس بن متی علیہ السلام کا ہو اور واقدیؒ نے کہا کہ اس عرصہ مین مالک نینوی کا ملک انطاق تھا سو عیاض نے اُسکو نامہ لکھا اُسنے اطاعت سے انحراف کیا تب صالح جزیری کو اُسکے پاس بھیجا صالح نے اسکو فہمایش کی کہ یہ اہل اسلام جس امر کا ارادہ رکھتے ہین یعنی اجابت اسلام چاہتے ہین اگر تو اُنکی اطاعت سے سرتابی کرے گا تو مین تجکو ضرر پہونچاؤنگا اور تجکو زندہ نہ چھوڑونگا آخر اُسنے درجواب نامہ عیاض کے یہ مضمون لکھا کہ مین چھ مہینے کا مصالحہ کرتا ہون اسلیے کہ اس مدت تک مین انتظار کرونگا امر کسریٰ کا اور اگر اہل اسلام اُسکے بلاد کو فتح کرلینگے تو مین بھی اُنکی اطاعت مین داخل ہونگا اور یہ عذر اسکا اس وجہ سے تھا کہ وہ تابع حکومت کسریٰ[2] کا تھا چنانچہ یہ بات کو مسلمانون نے منظور کیا اور اسی شرط پر اُس سے مصالحہ کرلیا بعد ازان عیاض نے خدمت مین امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا کہ وہ مشتمل تھا ان اخبار فتح و ظفر پر جو حق تعالیٰ نے اُن کو فیروزی بخشی تھی نامہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عِیَاضِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِیِّ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ وَبَرَکَاتُہٗ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

[1] اسماعیلیات ایک مقام ہی بین الموصل (margin note)
[2] بن یزدجرد یا پرویز (interlinear note)

فالحمد للہ الذی ایّد الاسلام بنصرہٖ ومحّص الشرک بقہرہٖ فللہ الحمد علی ما اولی ومنح فاذال وکشف ودفع و
صرف من عظائم واخذ من غنائم حمداً ایزید الامال انفساحا والصدر انشراحا وقد لانت الشدّۃ بعد
صلابتہا ورقّت الایّام بعد قساوتہا ویسّر اللہ تعالی امرنا وقد اودت الاعداء موارد المہالک وضیّقت
علیہم المسالک فادتبکوا فی زقاقہم واشترکوا فی وثاقہم ولم یجدوا فی الارض ولا فی السماء مرتقا وتشتّت بہم
الفرق فازعجہم القلق وانّہم احالوا وخائلوا وداہنوا وداسلوا واظہروا القصد من الایّام والدخول
فی الاسلام والتودّد بہ من الظلم والجنوح الی السّلم فاقررناہم علی ذالک بعد ان اشرفوا علی
المہالک فمنہم من اسلم وبایع ومنہم من اقام تحت الذمّۃ وتابع وقد نشر اللہ اعلامنا واعزّ دیننا
وقہر عدوّنا وشدّ سیوفنا واعلا کلمتنا واظہر شریعتنا وقد صرف اللہ صولتہم واخمد نوذہم
واذال نصرتہم وکفی البلاد والعباد مؤنتہم والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیّدنا محمدٍ و
علی الہ وصحبہ وسلّم والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے بنام خداوند

یہ نامہ ہو عیاض بن غنم الاشعری کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے کہ بعد حمد خدا وصلوۃ مصطفیٰ کے سلام خدا ورحمت وبرکات اُسکی آپ پر نازل ہو مین حمد وشکر کرتا ہون اُس خدا کا کہ اسکے سوا کوئی معبود نہین ہو اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اُسکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ستایش ہو اُس خدا کیلیے جسنے اپنی نصرت سے دین اسلام کی ترقی کی اور اپنے غضب سے شرک وکفر کو ذلت دی اور منت وسپاس ہو خدا کیلیے اس بات پر کہ اُسنے نعمتین بخشین اور احسان کیا پس اُسنے اپنی عطایاے عظیمہ سے ہمارے دشمنون کو ہم سے دور کردیا اور اُسنے ہم سے کشف اندوہ وملال وصرفت[ف] احوال کیا اور غنائم وافرہ سے جو اُسنے ہمارے تئین عنایت کین اُسکے بدلے ہمسے محض حمد وشکر اپنے لیے پسند کیا اور وہ حمد وشکر ہمارے ہی حق مین موجب مزید کشایش کار وباعث رشد خاطر بیقرار کا ہو اور حال یہ ہو کہ اوقات شدائد بعد صعوبات کے ہمارے لیے سہل ہوگئے اور ایام نافرجام بعد سختیون کے ہم پر نرم ہوے یعنے دن سختیون کے نکل گئے اب حق تعالی ہمارے اُمور کو آسان کرے گا اور بہ تحقیق کہ دشمن ہمارے معرض ہلاکت مین پڑگئے اور راہین اُنپر تنگ وبند ہوگئین اور اپنی تنگی وخواری مین شامل اور باہم معاہدہ کرنے مین شریک ہوے اور نہ اُنکو زمین مین کہین نکاسی ملی نہ آسمان پر چڑھنے کا اُنھون نے راستہ وزینہ پایا اور اُنمین سخت تفرقہ پڑا اور بیقراری نے انکو ازجا وازخود رفتہ کردیا اور اُنھون نے بڑے بڑے حیلے کیے اور بہت بہت باہم نگہداری وپاسداری کی اور نہایت چرب زبانی سے لاف زنی کرتے رہے اور آپس مین مکاتبات ومراسلات بکثرت جاری کیے یعنے بہت کاغذ کے گھوڑے دوڑائے اور اکثر ایام گذاری کی اور اظہار داخل ہونے اسلام کا کیا یعنے حیلہ سازی سے وعدہ واقرار اسلام لانے کا کیا اور تاریکی جہل سے قبول اسلام مین متردد رہے اور بشیر میل بصلح لکھتے ہین آخر ہم نے اسی مصالحہ پر اُنسے اقرار کیا چنانچہ بعد ازانکہ وہ مشرف وقریب بہلاکت ہوے تو بعضے اُنمین

ف صرف احوال یعنے سوء احوال سے تعبیر خوشحالی کیا ہے ۱۲

سے اسلام لائے اور بیعت کی اور بعضے انمین زیر ذمہ ہے یعنی ذمی ہوئے اور متابعت کی وتحقیق کہ حق تعالی اسنے ہمارے عالمونکو ہر جا بلند کیا اور ہر طرف اُسکے پھر ہروان کو کھلا رکھا اور ہمارے دین کو غالب اور ہمارے دشمنونکو مغلوب کیا اور ہر کہین ہماری تلوار کو تیز وحملہ آور اور ہمیشہ ہمارے کلمات کو بالا رکھا اور ہماری شریعت کو غلبہ دیا اور اُنکی صورتون کو بدل ڈالا اور اُنکے چہرے کی روشنی کو پژمردہ کردیا اور نصرت کو اُنسے دور کیا اور اُنکو ایک دوسرے کی مدد سے باز رکھا اور حق تعالی بلاد اسلام اور عباد مسلمین کی مؤنت وکفالت کیلیے کافی ہو اور حمد ہو واسطے خدا ے واحد ویکتا کے اور صلوۃ وسلام خدا نازل ہو اوپر سید ومپشوا ہمارے محمد مصطفےٰ اور اُنکی آل اصفیا اور اصحاب باصفا پر اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا اوپر آپ سبکے اور اس نامہ کے ساتھ خمس محاصل دیار بکر کا بھی بتفویض شرحبیل بن حسنہ کے جو کاتب وحی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ دو سو سوار بھی کردیے اور نامہ اُنکے سپرد کرکے حکم جلد روانگی کا دیا چنانچہ وہ روانہ ہوے اور بعد چند روز اُنکے جانیکے عامر بن مزینہ فرستادہ سعد بن ابی وقاص کا عراق سے پاس عیاض بن غنم کے پہونچا اور درخواست مدد وکمک واسطے لڑائی کسری کی سو عیاض نے اُن کی امداد کیلیے ایک جماعت مردان شجاعت کی بھیجدی پس حق تعالی نے ملک عراق کو سعد کے ہاتھ پر فتح کردیا اور ماجرا اُسکے حرب کا اور واقعات وہانکے جو کچھ کہ سعد سے گذرے ہم ذکر کرتے ہین واللہ الموفق

ذکر فتوح العراق

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی اُس شخص نے جسکے وثوق واعتماد پر مجھے بڑا اعتقاد ہے وہ کہتا ہے جب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص کو بسرکردگی لشکر کا طرف عراق کے بھیجا تو وہ روانہ ہوے اور برابر چلے گئے یہانتک کہ سرزمین رحبہ مین پہونچے اور خبر اس لشکر کی عمرو بن مسیرۃ العیسی کو علی الاتصال پہونچین اور وہ اُس زمانہ مین بعد ایاس بن قبیصہ کے والی عرب تھا اور نعمان بن المنذر بھی جانب کسری بن یزدشیر سے اسی نواحی مین والی ملک تھا چنانچہ اُن دونون نے کسری کو نامہ لکھا اور اس خبر کو مندرج کیا کہ لشکر مسلمانون کا مدینہ سے بھیجا ہوا عمر بن الخطاب کا بقصد سر کرنے اور لے لینے ملک عراق کے آپہونچا ہے پس اے بادشاہ خواب غفلت سے بیدار ہو اور بیخبری سے ہوشیار ہو اور اپنے مصالح امور دولت وسلطنت مین فکر وتدبیر کیجیے اور آگاہ ہو اس بات سے کہ یہ وہ زمانہ ہے جس کو ہم سنا کرتے تھے اور اسکی تصدیق نہین کرتے تھے بلکہ تکذیب کرکے اُسکو واہیات نہین جانتے تھے اور ہم گمان اس بات کا نہ رکھتے تھے کہ کوئی پیغمبر جسارت وجرات کرے گا اور نہ کوئی ہماری طرف لشکر بھیج سکیگا سو وہ وقت یقین آگیا کہ والی مدینہ کا عمر ہوا ہے اور وہ صاحب فتوح کثیرہ کا اور وہ بہت سے ملوک کو شہر بشہر ہلاک کرچکا پس ضرور ہے کہ اپنے قدم ہمت سے کھڑے ہو اور اپنے دشمنونکے مقابلہ کیلیے روانہ ہو کر پیشقدمی کرو اور ہم نے آپ کو خبر دی تاکہ اپنے کام پر ہوشیار وخبردار ہو اور اپنے دل سے دور رکھو کہ اس بات کو سہل سمجھکر طرح دو کیونکہ اکثر امر خفیف ثقیل ہوجاتے

ہین اور بشیر کا کار آسان دشوار ہوجاتے ہین اور حال یہ ہو کہ شروع جنگ ایک چنگاری معلوم ہوتی ہو و بالآخر اُس سے
آگ بھڑک جاتی ہو زیادہ و السلام راوی نے کہا پھر وہ نامہ جب ایلچیونکے ہاتھ پاس کسریٰ کے پہونچا اور پڑھا گیا تو اُسکے
بدن مین ہیجان غضب سے رعشہ و لرزہ پڑ گیا اور اپنے تخت پر غیظ و غلیان سے ہلنے اور کانپنے لگا اور قابل ساورہ و مرآوزہ
کو اور رافواہم و دیلم و سہارجہ کو طلب کر کے اُس نامہ کو اُنکے سامنے پڑھوا کر سنوایا اور اُنسے کہا کہ یہ امر ہمپر واقع ہوا اور ہم اپنے زمانے
مین اسپر مشرف و مطلع ہوے یعنی اسکو بچشم خود دیکھا تو اسمین تم لوگونکی کیا راے ہو اور تمھارا کیا مشورہ ہو اور تم خوب جان لو
کہ یہ عرب اس کوشش مین ہین اور نظر و فکر اس باب مین رکھتے ہین کہ اپنے لیے مواضع سکونت ٹھہرا کر اُسمین مقام و منزل کرین اور حال
یہ ہو کہ ان لوگون نے روم کیساتھ بڑا شر کیا اور اُن کو بہت ضرر پہونچایا اور اُنکے شہرون پر متسلط ہوگئے اور اُنکے خزانون پر قبضہ
کر لیا و حالانکہ اہل روم جمعیت عظیم مجتمع ہوے تھے اور اُنمین سے کوئی باقی نہ تھا جو شام مین نہ پہونچا ہو اور ایسا کوئی نہ تھا
جو تمام یرموک شریک حرب نہ ہوا ہو اور یہ عرب تو جماعت قلیل ہین جو تمھارے بلاد مین در آئے ہین اور عازم و آمادہ ہین
اِس بات پر کہ ملک تمھارا تمھارے ہاتھون سے چھین لیوین اور تمھارے لیے اب کچھ اور سودمند نہین ہو سواے اسکے
کہ عزم بالجزم کرو اور شتاب روی پر بکمال حزم کاربند رہو اور دشمنون کو اپنے اہل و عیال و اموال اور اپنے خانمان
و اولاد و بلاد سے دفع کرو اور خوب سمجھ لو کہ عرب کے تئین بڑی آرزو ہو اور اُنکے دلونمین یہ بات سمائی ہو کہ تمھارے شہرون
اور قلعون پر متسلط کرین اور ہرگاہ وہ تم کو اپنی جنگ سے خوف زدہ اور اپنے مقابلے سے بازماندہ دیکھینگے تو وہ ہمپر ایسے جھپک
پڑینگے جیسے شیر اپنے شکار و پر ٹوٹ پڑتے ہین غرضکہ موذن و نقیب اُنکے اول روز سے علی الاتصال پکارتے رہے اور غیرت و غضب
دلایا کیے چنانچہ مروی ہے مَن نَظَرَ فِي العَوَاقِبِ أَمِنَ غَائِلَةَ النَّوَائِبِ یعنے جو کوئی انجام کار پر نظر رکھتا ہو وہ اتفاقات زمانہ
بد سے امن مین رہتا ہے القصہ کسرے نے دروازے خزانے اور خلعت خانے کے کھلوا دیے بعد ازان کسریٰ ترتیب
فوج مین مصروف ہوا چنانچہ ہرمزان کو خلعت دیکر پچاس ہزار پیادہ و سوار کا افسر کیا اور عطار بن مہرود کو خلعت
دیکر بیس ہزار جمعیت کا سردار کیا اور نعمان بن ہمان کو بھی خلعت پہنا کر بیس ہزار لشکر کا سپہ سالار کیا اور سب افسرون کو
حکم کیا کہ سرزمین زریدان مین جا کر اپنی اپنی جمعیت کے خیمہ کرین چنانچہ وہ سب حسب الحکم کاربند ہوے و بعد ازان کسریٰ
نے ایک نامہ طرف والی خراسان و مالک ماوراء النہر کے روانہ کیا اور اُسمین بعد ذکر حالات کے مضمون ذیل بھی
مندرج کیا کہ وہ لوگ مع اپنی اپنی فوج کے قتال اصحاب رسول خدا صلعم پر بہت جلد پہونچین پھر جسوقت نامے اُسکے ان
لوگون کے پاس صادر ہوے تو بالفور وہ متوجہ بروانگی ہوے اور طرف عراق کے دوان و شتابان مانند ٹڈیہاے پران
کے روان ہوے منجملہ قوم کے یہ چند رئیس بھی موجود تھے شہریان بن کباد و فرجان الاہوازی و ہذیل بن جسوم و
جابر الہمدانی اور اسکے ساتھ چالیس ہاتھی مست تھے واقدی رحمہ اللہ نے کہا پھر جب یہ سب فوجین مجتمع ہوگئین تو
کسریٰ نے کوچ کیا اور سب کو سرگرم کر کے سرزمین شہر طاق و فراشتہ کیطرف لیگیا اور اسکے لشکر خاص کا سالار بہمن تھا

پھر وہان جائزہ و شمار جیوش کا ہوا تو ایک لاکھ پچاس ہزار سوار پیادہ مرد کارزار تھے سوائے اتباع و بھیڑ کے اور شمار جیوش
جیوش کے قوم دیلم اور اہل عجم تھے اور ان سب کے آگے آگے وہ سائے فیل تھے اور اُن ہاتھیون کی پشت پر ایک ایک گدی
دیباج کی کسی تھی اور ہر ایک گدی پر چالیس چالیس مرد مقاتل سوار تھے اور چنگ ڈھل بجاتے تھے اور ہر ایک ہاتھی کی
سونڈ مین ایک ایک تلوار تھی تاکہ آدمیون کو اُس سے قتل کرین اور ان ہاتھیون مین ایک فیل ابیض تھا کہ برابر کوہ کے مانند
کوہ کے بلند تھا اور وہ سب ہاتھیون سے مقدم تھا یعنے سب کے آگے چلتا تھا اور وہ جب چلتا تھا تو وہ سب ہاتھی اُسکے پیچھے
پیچھے ہوتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور اُن ہاتھیون کے پیچھے گاڑیان بیلونکا بندھا تھا اُنپر ہتھیار سلاح
و خزانہ لدا تھا غرض کہ جب ساز و سامان سے روانگی پر آمادہ ہوئے اسوقت آردشیر بادشاہ نے اعادہ اپنے کلام سابق کا کہ پہلے
ذکر وہ مقدمونکا کیا کہ اے اہل فارس تم لوگ ہمیشہ ملوک رہے اور ہیبت تمہاری دلون مین اقوام ترک و دیلم اور روم جرامقہ کے
قرار رہی اور اسیطرح حق مین رعایا کے معادل ہو یعنے اُنکی اصلاح و رفاہ ملحوظ خاطر رکھتے تھے تو چاہیے کہ اس قوم یعنے عرب کے
بزور مال دفع کر دینے اگر یہ لوگ طالب طامع مال ہون تو اُن کو مال کافی دیکر یہان سے نکال دو اور اگر اس سے انکار کرین اور
خواہان ملک ہون تو اُنسے جنگ کر و چنانچہ آردشیر بادشاہ نے یہ کہکر ان لشکر کو رخصت کیا اور وہ سب روانہ ہوئے

ذکر فتوح خورنق و قتل نعمان بن المنذر و فتح حیرہ و وقائع

واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی حسن بن اسحاق نے اور کہا مجھے خبر دی ہے سلیمان بن عامر نے
اور سلیمان نے کہا مجکو روایت پہونچی ہے کہ سعد بن ابی وقاص تیس ہزار سوار سے عراق کو روانہ ہوئے اور راہ سے
بجیلہ و نخع و شیبان و ربیعہ و اخلاط کے چلے جو داخل ہو چکے اور لشکر سعد مین ایسا کوئی عراق کو نہین گیا جسکے اہل
دادا اُسکے ہمسفر نہ ہون اور ملوک فارس مین سے ایسا کوئی نہین گیا جسکے ہمراہ اُسکا کل مال نہو تاکہ بجد و عزم تمام
مقابلہ کرین اور ملک کسرےٰ نے اسی امر کی خاطر اُنکو وصیت و فہمایش کر دی تھی چنانچہ راوی کہتا ہے کہ سعد نے شراف
رجبہ سے طرف حیرۃ البیضا کے کوچ کیا اور وہین لشکر نعمان بن المنذر کے جو اہل ۔۔۔ تھے اور اسی کے میدان مین ۔۔۔
استادہ تھے اور جمیع عرب باشندگان عراق بھی کہ وہ سب اسّی ہزار تھے غرض کہ لشکر نعمان ۔۔۔ اور نعمان ۔۔۔
انعام و خلعت سے مستفیض کیا تھا اور ملک کسریٰ کی طرف سے اُنکو وعدہ کل ۔۔۔ تھا یعنے ۔۔۔
اور اُن سے کہتا تھا کہ یہ لوگ جو آئے ہین عرب ہین اور تم بھی عرب ہو اور ہلاکت ہمیشہ کی اُنہی کے ہاتھ ۔۔۔ اور
یہ عرب بھی مثل ہمارے ہین کچھ اُنکو ہم پر فضیلت نہین ہے بلکہ فضیلت ہم مین ہے کیونکہ درمیان ہماری قوم کے ملوک ہین کہ اس قوم
نے ہم اکاسرہ و ملوک کو مقدم و سر آمد اپنی دولت و جمعیت کا کیا ہے تاآنکہ ہم اُنکے لیے رکن ہین اور اُنکے دشمنون پر
اُنکے مددگار ہین اور اصحاب محمد کے لیے کوئی امر فخر کا نہین ہے جو وہ ہم پر فخر کرین بلکہ ہمارے لیے اُنپر فخر ہے کیونکہ ہم ۔۔۔

اُنکے گمان مین حق تعالیٰ نے اُنہین سے نبی مبعوث کیا اور اُنپر اپنی کتاب نازل کی ہو جسکو وہ قرآن کہتے ہین تو ہمارے واسطے انجیل ہے اور ہم مین عیسیٰ بن مریم اور جمیع حوارئین ہین اور ہمارے لیے مذبح یعنے قربانگاہ ہوا اور ہم مین قسیسین و رہبان و بوشناسہ ہین اور ہمارے لیے ناقوس ہو وبہر حال دین ہمارا عتیق و قدیم ہو اور اُنکا دین نو ایجاد و جدید ہو پس لازم ہے کہ ہنگام وغا کے ثابت قدم رہو اور جیسا کہ ملک کسرے کو تمہارے ساتھ حسن ظن ہو چاہیے کہ تم اُسکے مطابق رہو راوی کہتا ہے کہ اُسی درمیان مین کہ نعمان یہ باتین قوم سے کر رہا تھا کہ ناگاہ عم اسکا الیاس صاحب حرس یعنے سردار نگہبانون اور پاسبانون کا اُسکے پاس آیا اور کہنے لگا اے ملک اس وقت ہمارے دشمنون نے ہماری طرف ایلچی بھیجا ہے یہ سنکے نعمان نے کہا اس ایلچی کو میرے پاس لاؤ اُسنے اُسکو حاضر کیا اور وہ ایلچی سعد بن ابی عبید القاری تھا پھر جب وہ روبرو نعمان کے اُسکو حاضر لایا اور جس وقت سعد روبرو نعمان کے کھڑا ہوا تو اسوقت حجاب و خدام نے اُسپر زجر و قہر سے شور کیا کہ تمام یہ سرزمین ہمارے بادشاہ کی ہو (مترجم کہتا ہے کہ اس خطاب سے غرض ان لوگون کی یہ تھی کہ سعد نے مراسم تعظیم شاہی کو ترک کیا اور آداب ملوک ادا نہ کیا تھا) مگر سعد نے اُنکی بات پر کچھ التفات نہ کی بلکہ بطرف نعمان خطاب کرکے یہ کلام کیا کہ حق تعالیٰ نے ہم کو مامور اس امر کا کیا کہ ہم ایک دوسرے کو سجدہ نہ کرین کیونکہ یہ رسم و عادت قبل بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایام جاہلیت مین جاری تھی مگر جب سے حق تعالیٰ نے آنحضرت علیہ السلام کو مبعوث کیا تو اُنکے لیے ہدیہ و تحفہ سلام کا مقرر کیا اور فرمایا اور اُنکے پیشتر انبیا مین بھی یہی طریقہ نافذ تھا کیونکہ سلام ایک نام ہو اسمائے خداے عزوجل سے مگر یہ تحیت جو تمھاری ہو وہ شیوہ جبابرہ اور متکبرین ملوک کا ہو یہ سُنکے نعمان نے جواب دیا کہ ہم جبابرہ مین سے نہین ہین بلکہ جلالت و عظمت ہماری تم سے عظیم تر ہو اسلیے کہ تم اپنے دین مین موحد ہوا اور حق تعالیٰ کو واحد جانتے ہو اور پسر خدا عیسیٰ بن مریم سے انکار کرتے ہو تب سعد نے کہا تو مجھے بتا کہ عیسیٰ بن مریم مین جو قدرت حاصل تھی وہ حالت عبودیت تھی یا شان ربوبیت تھی غرضکہ درمیان ان دونوں کے پیشتر اس قسم کا مکالمہ سرگرم رہا یہانتک کہ کلام سعد سے نعمان بہت عجب مین آیا اور نہایت متحیر ہوا پھر سعد سے کہنے لگا افسوس ہو تیری قوم پر کیا چیز تجھے یہان لائی ہو اور تو کسلیے آیا ہو سعد بن ابی عبید نے کہا ہمارے امیر سردار سعد بن ابی وقاص نے مجکو تمھارے پاس اسلیے بھیجا ہے کہ تو بھی عرب ہے ہمیں حیف ہے کہ کوئی امر موجب تیرے زیان و منقصت کا ہوا و رتجکو اُسکا ضرر پہونچے اور یہ قوم علوج و گبر ہین کہ کوئی دین نہین رکھتے ہین نہ اِنکے لیے کوئی شریعت ہے کہ اُسکو بجالاوین اور نہ اِنکے واسطے کوئی فریضہ ہو کہ اسکی پیروی کرین اور اسکو ادا کرین اور ہم تم کو دعوت و طلب کرتے ہین بطرف شہادت کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے یعنے تم گواہی دو اور اقرار کرو کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق بندگی کے نہین ہوا اور محمد فرستادہ اُسی خداے واحد یکتا کا ہے اور چاہیے کہ جو کچھ ہمارے لیے حلال ہو وہی تمہارے لیے بھی حلال ہو اور جو شی ہمپر حرام ہو تمپر بھی حرام ہو اور اگر تم اس امر سے انکار کرو تو پھر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی انحراف کرو تو خبردار رہو حرب خدا اور رسول سے

چنانچہ نعمان نے جب کلام سعد سُنا تو اُسکی باتونپر استہزا اور خندہ زنی کی راہ سے ہنسا اور کہنے لگا تمھارے نفوس تمسے بطالت
کی باتین کرتے ہین یعنے تمھارے دلونمین یہ خیال خام سمایا ہی کیا بھلا جو تم نے رزم پر باندھا ہی اور اُنسے جزیہ مقرر کیا ہی مثل
اُنکے ہمکو سمجھتے ہو اور ویسا ہی ہم سے بھی چاہتے ہو قسم ہی مسیح کی ایسا نہ ہوگا بلکہ ہمارے لوگ بڑے ثابت قدم اور بہت
مضبوط دل اور نیزہ بازی مین نہایت سخت بازو ہین اور تیغ زنی مین کیا ہی مرد میدان ہین بھلا کس نے تمھارے
دلون مین یہ باتین ڈالی ہین اور کس نے تمھارے کانون مین پھونکا ہے اور کس نے تمھین اسکی بو سنگھائی ہی کہ تمھاری خاطر مین
صورت حال اس امید کی پسند آئی ہی یہانتک کہ تم قحط بلاد سے آئے ہو یعنے جن بلاد مین قحط رہتا ہی وہان سے بھاگ آئے ہو اور
قصد ملک قوم اساورہ کا رکھتے ہو اور ارادہ اخذ بلاد اکاسرہ و ملوک کا کرتے ہو حالانکہ یہان ساز و سامان حرب مہیا
ہے اور حرارت جنگ سرگرم ہی اور آتش نبرد مشتعل ہی اور حال یہ ہی کہ آردشیر بادشاہ نے اپنی فوجین بھیجی ہین و بکثرت
تمام لشکر کشی کی ہی پس گویا کہ تم اُنکے پنجون مین ہو کیونکہ وہ لوگ آپہونچے ہین تو تمسے اپنے مقصود کو پہونچین گے یعنے تم کو
قتل و اسیر کرینگے اور تمھارے دلون مین جو باتین بھری ہین اُسکو تمھارے دل سے دور کرینگے تب سعد بن ابی عبیدؓ نے کہا
کہ اے نعمان تو تعلی کرتا ہی ساتھ باطل کے اور زبانپر لاتا ہی کلام غیر عاقل کیا تو نہین جانتا ہی کہ انجام بخیر واسطے پرہیزگارون
کے ہی اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے اپنے فضل و کرم سے یاس و ہراس کو ہم سے اُٹھا لیا اور جمہور ناس پر ہمکو مظفر و منصور
کیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی ستفتح علی امتی کنوز کسراے و قیصر یعنے قریب ہے کہ خزانہ کسراے و قیصر
کے میری امت پر کھلجاوین یعنے عنقریب مال و ملک کسراے عجم و قیصر روم مسلمانونکے ہاتھ لگے گا چنانچہ گنجہاے قیصر تو حق تعالے
نے ہمپر مفتوح کر دیے اب گنج کسراے تیرے صاحب کا باقی ہی سو حق تعالی بموجب وعدہ اپنے نبی کے وہ بھی وفا و عطا
کرے گا یہ کلام سعد کا نعمان نے سنکر جواب دیا کہ بھلا کہان سے تیرے صاحب یعنی تیرے نبی کو اس بات کا علم ہوا اور
کہان سے وہ اس علم کا وارث ہوا و حال آنکہ مین نے سُنا ہی کہ وہ پڑھا لکھا نہ تھا تب سعد نے کہا کہ حقتعالی نے ہمارے
نبی علیہ السلام کو بصیرت علم کی عالم ازل و قدم سے عنایت فرمائی تھی اور جو کچھ ازل سے تا ابد قلم قدرت نے لوح محفوظ مین لکھا
ہے وہ سب اُن کو بتایا اور سکھلایا پس وہ عالم کان ما یکون کے تھے پھر جب نعمان نے یہ بیان سعد کا سنا تو کہنے لگا حیف ہے
تیری قوم پر تو یہان سے اپنی قوم کی طرف چلا جا کہ ہمارے پاس سوائے سیف کے اور کچھ تیرا جواب نہین ہی یہ سنکے سعد بن ابی
وقاص سوار ہوے اپنے لشکر کی جانب اور معاودت کی تو دیکھا کہ لشکر نزدیک آپہونچا ہی چنانچہ سعد بن ابی عبیدؓ نے امیر سعد
بن ابی وقاص سے سارا ماجرا النعمان بن المنذر کا اور جو کچھ اُسنے جواب دیا تھا بیان کیا تب امیر نے یہ شعر پڑھے ؎ سَاَحْمِلُ بَیْنَہُمْ
حَمْلَۃً عَرَبِیَّۃً وَلَا اُنْثَنِیْ وَاللّٰہِ عَنْہُمْ بِعَسْکَرٍ * فَاِمَّا تَرَی النُّعْمَانَ فِی الْقَیْدِ مُوْثَقًا * وَاِمَّا طَرِیْحًا فِی الدِّمَاءِ مُعَفَّرٍ * قریب ہے
کہ مین اُنکے درمیان حملہ کرون حملہ کرنا شجاعان عرب کا اور واللہ اُنسے میرے تئین نامرد و بودا نہ کرے گا لشکر پھر مین
یا تو نعمان کو قید و بند مین بندھا دیکھونگا یا اُسکو خون مین غلطان دلبسر افتادہ دیکھونگا بعد ازان سعد بن ابی وقاص

نے لوگون کو حکم کوچ کا دیا تو وہ سب روانہ ہوے یہانتک کہ لشکر نعمان پر جا پہونچے پھر جسوقت وہ لوگ جیش سعد کے مقابل ہوے تب نعمان نے اپنے لوگون کو سوار اور تیار ہونے کا حکم کیا آخر وہ عرب عراقی اُسکے لشکر والے اپنے گھوڑون کی طرف دوڑے اور سوار ہوے اور کچھ گھوڑون کو کوتل[1] کرلیا اور دف وغیرہ باجے جنگی بجانے لگے کہ دلاورون کی دلیری زیادہ ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے پھر جسوقت سعد رضی اللہ عنہ اس قوم سے مقابل ہوے کہ وہ لوگ اپنے ساز و سامان سے چست و درست تھے تو اُنھون نے بھی اپنی فوج کی ترتیب کی کہ صفون کو آراستہ کیا اور بایکدیگر ربط دیا چنانچہ میمنہ لشکر پر سعد بن عبید القاری کو مقرر کیا اور میسرہ پر سعد العشیرہ کو مامور کیا اور قلب لشکر کے جناح ایمن پر سعد بن نجبہ کو قائم کیا اور الیسر سعد بن الاقیس الہلالی کو نصب کیا اور قلب لشکر مین خود امیر سعد بن ابی وقاص نے قیام کیا اور اُنکے ساتھ ابو محجن الثقفی و زہیرہ بن الحویہ و شرجبیل بن کعب تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے روایت بیان کی احمد بن عامر نے اُسنے کہا مجھے خبر دی علی بن مسہر نے ابان سے اُسنے حسن سے اُنھون نے کہا جب صفین برابر آراستہ ہو چکین اور بہ تکمیل تمام مرتب ہوئین اُسوقت امیر سعد درمیان صفون کے گشت کرتے ہوے جو لوگ انمین عرب سے تھے مثل قبیلہ نخیلہ و طے و بنی ہلال و نخع وغیرہم کے اُنکو وعظ و پند کرتے تھے کہ آج وہ دن ہے کہ مثل اُسکے پھر نہ دیکھین گے کیا تم نے نہین سنا ہے کہ تمھارے بھائیون نے سواد شام مین جب اُنپر فوج شام نے ہجوم کیا تو اُنھون نے کیا کیا کام کیے تھے چنانچہ یہ کلام سعد سنکے تمام مسلمین چونک پڑے اور جھاگ اُٹھے اور کہنے لگے دیکھو ہم اُنپر بقصد شدید حملہ کرتے ہین کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ ہمکو نصرت و فیروزی بخشے یہ کہہ کے بہادرون نے اپنے گھوڑون کو ڈپٹ کر اُڑایا پھر وہ گھوڑے مانند آندھی کے چل نکلے اور ہوا ہو گئے اور وہ مردان کارزار برابر سرگرم قتال شدید رہے یہانتک کہ آفتاب قبہ فلک کا کلس ہوا یعنی دوپہر دن آیا اور اسوقت تک اصحاب نعمان مقابل ہوا دون اور نیزون کے ٹھہرے تھے تا آنکہ قعقاع[2] بن عمرو التمیمی یا کہ بشیر بن ربیعہ التمیمی ان دونون مین سے کوئی نعمان سے ملاقی ہوا اور اُسکے سر پر جا پہونچا اور اُسوقت وہ اپنے سوارون کے غول مین تھا آخر قعقاع خواہ بشیر نے اُس غول پر حملہ کرکے اُسکو متفرق کر دیا پھر لشکر پر جا پڑا تو اُسکو پراگندہ کیا اور جوانمردی چالاکی سے نعمان کے سینے مین ایسا بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے پار ہو کر بجلی سی چمکی پھر جب حیرۃ البیضا والے لشکر نے حال نعمان کا ایسا حال تباہ دیکھا تو اپنے پس پشت منھ پھیر کر بھاگے ویرانہ قادس کی طرف جیش فارس کے گیا اور درمیان مسلمانون نے اُنکے اسباب و مال کو غنیمت مین لیا اور اس رات کو براحت و آرام تمام بسر کی بعد ازان جن لوگون کو مسلمین نے گم کیا یعنی جو لوگ شہید ہوے اُن کا شمار کیا تو وہ سب پانسوبیس مرد تھے جو کام آئے اور اکثر اہل نخع تھے کہ حق تعالیٰ نے اُن کا خاتمہ شہادت کیا **راوی** نے کہا کہ مسلمانون نے وہانکی غنیمت کا سارا مال و اسباب جمع کیا اور سعد بن ابی وقاص نے قصر خورنق اور تخت شاہی پر قدرت پائی پھر جو کچھ اسباب غنیمت سے وہان ہاتھ آیا تھا وہ سب مقام حیرہ مین چھوڑ دیا اور اُسپر سلمان بن سروق کو محافظ رکھا اور اُسکے پاس ہمدرد اور لاکھ مہاجرین و انصار [illegible] راوی نے کہا کہ دلاور لوگ جو

[1] کوتل گھوڑا ایسا جس پر سواری نہیں کی جاتی بجائے تو دوسرا ابدال کرنے ۱۲

[2] [illegible] ۱۲

لشکر نعمان بن المنذر سے گریز کر کے قادسیہ کو گئے تھے اور قادسیہ میں جنود فرس ہمراہ رستم زاد بن اسفندیار کے مقیم تھے اور رستم زاد کے ساتھ بیشتر امرا و ملوک تھے مثل شہریار بن کنارا و قرمیل بن جسوم و خسرو شنوم الہمدانی و جانوس بن ہیتا کو شتا بہر بن جسیوسا پھر جب ان لشکریوں نے جیش نعمان کے فراریوں کو دیکھا تو انسے انکا حال پوچھا انھوں نے سارا ماجرا بیان کیا کہ مسلمانوں نے نعمان بن المنذر کو قتل کیا اور حیرہ پر تسلط کیا اور قصر الخورنق اور تخت شاہی اور تمام جو کچھ وہاں تھا سب لے لیا یہ خبر سنکے لشکر فرس میں کھلبلی پڑ گئی اور دلوں میں ہیبت سما گئی اور رنگ چہرہ کا اڑ گیا اور بدنوں پر لرزہ پڑ گیا مگر رستم زاد نے سائر اساورہ و امرا اور ملوک دیلم کو اپنے خیمہ میں طلب کر کے جمع کیا اپنے تخت پر کھڑا ہو کر خطبہ شروع کیا اور کہا اے قوم آگاہ ہو کہ قوام دولت و سلطنت سیاست سے ہے اور ناموس ملک ریاست سے ہے اور اب تم لوگ عرب کے مقابلہ پر ہو کہ وہ لوگ تم پر آ پڑے ہیں تو لازم ہے کہ تم بھی نکل پڑو اور مقابلہ کو آمادہ ہو اور انکی طرف بڑھ چلو پس وہ سب امرا و ملوک رستم زاد کے پاس سے رخصت ہو کر اپنے اپنے مقام پر جا کر سامان ترتیب درست کرنے لگے ناگاہ اس عرصہ میں کہ وہ سب تیاری لشکر میں مصروف تھے دفعتہ لشکر سعد ابی وقاص انکے سامنے سے نمودار ہوا اور وہ لوگ عربی گھوڑوں پر تھے اور وہ گھوڑے باریک کمر اور سبک سیر تھے اور اکثر شہسواران اسلامیہ دلیران محمدیہ سوار تھے یہ دیکھتے ہی رستم نے فوراً صف آرائی کی کہ پارس و روم کو اپنے سمت راست اور ملوک دیلم کو جانب چپ قائم کیا اور خود رستم زاد قلب لشکر میں مستقر ہوا اور اسکے گرد بگرد امرا ملوک نے حلقہ و ہالہ باندھا اسوقت یکایک ابو موسیٰ اشعری سفیر و فرستادہ امیر سعد کا طرف رستم کے آیا اور قلب لشکر میں جہاں رستم تھا قصد جانیکا کیا جب حجاب خدام نے ابو موسیٰ کو اسطرف آتے دیکھا تو اسکے آگے بڑھے اور انکے ساتھ ترجمان تھا تب انھوں نے ابو موسیٰ سے کلام کیا کہ اے عربی تو کس ارادے پر یہاں آیا ہے ابو موسیٰ نے کہا میں رسول و ایلچی امیر لشکر اسلام کا ہوں چنانچہ ان حجاب نے جو کچھ ابو موسیٰ نے کہا تھا وہ رستم زاد سے جا کر بیان کیا رستم نے حجاب کو تعلیم کیا کہ تم اس فرستادہ سے جا کر یہ کہو کہ ہمارے مقدم جیش کے پاس جانے سے تیری کیا غرض ہے لیکن جو کچھ تیرا ارادہ ہو ہمسے بیان کر ہم اسکا جواب تجکو لا دیتے ہیں چنانچہ ترجمان نے پاس ابو موسیٰ کے جا کر جو کچھ رستم نے کہا تھا بیان کیا یہ سنکے ابو موسیٰ نے اس ترجمان سے کہا کہ تو جا کے رستم زاد اور اسکے اصحاب سے کہدے کہ ہم تم کو دعوت اور طلب کرتے ہیں طرف شہادت خدا و رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگر تم کو اسلام کا انکار ہو تو جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ دینے سے بھی منکر ہو تو سیف بتار … ہے … درمیان میں تلوار ہے کہ وہ صدق شہادت ادا کرے گی و بتحقیق کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب مجید میں فرمایا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ یعنے نصرت و امداد مومنوں کی ہمپر واجب و لازم ہے چنانچہ ترجمان نے یہ کلام ابو موسیٰ کا رستم زاد اور اسکے اصحاب کے پاس پہونچایا اور ابو موسیٰ نے طرف امیر سعد کے مراجعت کی پھر جسوقت رات ہوئی تو لشکر رستم سے ایک جماعت نے فرار کر کے لشکر مسلمین میں آکر پناہ لی جب صبح ہوئی تو رستم کو خبر ہوئی کہ ایک گروہ اسکے لشکر سے طرف عسکر مسلمین کے بھاگ گئے تب ملک رستم نے اپنا ایلچی امیر سعد کے پاس بھیجا اور استدعا کی کہ گروہ اساورہ مرازبہ

سے جو لوگ تمھاری طرف بھاگ گئے ہین اُن کو ہمارے یہان پھیر بھیجو یہ پیغام سنکے امیر سعد نے اس ایلچی کو جواب دیا کہ ہم وہ قوم ہین کہ نہ اپنا ذمہ توڑتے ہین اور نہ عہد شکنی کرتے ہین وحالانکہ وہ لوگ ہمارے پاس مقر اسلام آئے ہین اور ہماری صحبت سے رغبت رکھتے ہین تو ہمپر واجب ہے کہ ہم اُنسے دفاع ضرر کرین اور اُنپر تم مین سے کسی کو قدرت نہ دیوین یہ جواب پاکر ایلچی واپس آیا اور رستم زاد سے جواب بیان کیا وہ یہ کلام سنکر غضب مین آیا اور لشکر کو حکم مقابلہ وحملہ کرنے کا دیا راوی نے کہا جو لوگ لشکر رستم سے عسکر سعد مین بھاگ آئے تھے وہ شاور بن سنجم وسلیک بن اکثم وضرار بن ماہال ورانکے ساتھ والے تھے پھر جب ان لوگون نے افواج رستم زاد کو دیکھا کہ وہ بقصد مسلمین کے آگے بڑھتے آتے ہین تو گروہ قعقاع نے کہا اے امیر ہمارے دشمن ہمارے آپہونچے اور ہاتھیونکا اُنکے آگے آگے ہی جب گھوڑے عرب کے اُنکو دیکھینگے تو ہرگز اُنکے سامنے ٹھہر نہ سکینگے اور ہاتھیونکی چنگھاڑ سنکر تاب نہ لا سکینگے تب امیر سعد نے کہا کہ تم لوگ اپنی نیتونکو خدا کے ساتھ خالص وبیغش رکھو اور رضاے خالق ارض وسما کے واسطے کوشش کرو اور تیر بہیا اور پیکان فیلونکے چہرونپر مارو اور تلوارون سے اُنکی سونڈونکو کاٹ ڈالو راوی کہتا ہے کہ اُن ہاتھیون کے آگے آگے ایک فیل عظیم ہیکل کوہ تمثال چلا کرتا تھا اور جب وہ چلتا تھا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے پیچھے چلتے تھے اور جب وہ ٹھہرتا تھا تو سب ٹھہر جاتے تھے اور جدھر وہ پھرتا تھا سب ہاتھی اُسکے ساتھ ہی پھرتے تھے غرض کہ جب طرفین سے لشکرون نے حملہ کیا اور جانبین سے مبارزان فوج جنبش وجالش مین آئے ناگاہ حلقہ ہاتھیونکا آگے آیا گویا کہ پہاڑ حائل ہوگیا اور اُنپر بڑے شجاعان عجم سوار تھے پھر وہ سب فیل جو سیعت بحر طوم تھے یعنے سونڈون مین تلوارین پکڑے تھے آگے بڑھکر لشکر مسلمین قتل کرینگے اور گھوڑے سواران مسلمین کے اُنکے آگے ٹھہرے اس عالم مین سعد بن ابی وقاص نے اپنے دو ہاتھ پھیلائے اور خلوص خاطر سے بخشوع وخضوع تمام پیش پروردگار ارض وسما مشغول بمناجات ودعا ہوئے اور کہنے لگے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ کہ اے ہمارے پروردگار ہمپر صبر ڈال یعنے ہمارے دلونکو اثبات وقرار دے اور ہمارے قدمون کو ثابت وبرجا رکھ اور ہمکو قوم کفار پر فتح وفیروزی بخش اور انپر ہمکو نصرت ومظفر کر زہیر بن الحویہ کہتا ہے مین سعد کو دُعا کرتے دیکھتا تھا مگر نگاہ میری ہاتھیونپر تھی ناگاہ ایک فیل احول چشم پھر پڑا اور اُسنے مدائن کی راہ لی ہرچند سارے ہاتھی اور تمام آدمی کد کرتے تھے اور زور مارتے تھے کہ اُس فیل برگشتہ کو پھیر لاوین مگر کچھ قابو نہ چلا آخر وہ فیل کہ اپنے سامنے چلا گیا اور اسکے پیچھے سب ہوے وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ یعنے بسبب الفیلۃ اور حق تعالی نے مومنون کے حق مین قتال کیلیے کفایت کی ہاتھیون سے یعنے حق تعالی دینداروں کے حق مین ایسا کافی ہوا کہ قتال کفار کو خود انھین کے ہاتھی کفایت کر گئے بالآخر جب وہ سب ہاتھی پھر گئے تو رستم غضب مین آکر آگے بڑھا اور اسکے ہاتھ مین جو سونے کی سانگ تھی اُسسے اُن ہاتھیونکے منھ پر مارنے لگا اور اپنی فارسی مین کلمات زجر وقہر زبان پر لاتا تھا اور اپنی قوم کو قتال پر اُبھارتا تھا وجبر آمادہ کرتا تھا تو لوگ اسکے خوف سے حملہ ومقابلہ کرتے تھے اور وہ خود اُن لوگونکو بلا رہا تھا جو اُسکے لشکر سے بھاگے جاتے تھے اور سوار بھی اُسکے سامنے سے ہزیمت پاکے ہوے گھوڑے بھگائے جاتے

تھے مگر اہل اسلام اُن مغروروں بھگوڑوں کا پیچھا نہ کرتے تھے بلکہ اپنے موقف و مقام پر بپاے استقلال قائم تھے اور دل اُنکے معاملہ آلہی مین مطمئن تھے اور دشمنون کے سینون مین نیزے مارتے تھے اور امر حق اُنکے دلونپر ناظر تھا کہ اُنکی خاطر مین سوا حق کے کچھ اور نہ تھا چنانچہ حسد م امیر سعد مسلمانون کو ترغیب قتال کر رہے تھے کہ ناگاہ اسود العبسی سے آکر اُنسے ملاقات کی مگر وہ اُسوقت بدحواس تھا اور عقل اُسکی زائل تھی سو اُس سے امیر سعد نے پوچھا ای ابو قبیس تیرے پیچھے والونکی کیا خبر ہے اُسنے کہا اے امیر اس صف سے دور رہو اِسکے اندر گزر نہ کرو اسلیے کہ اسمین سامنا موت سخت کا ہی اور اُسکے اندر ایک شیر زبردست ہے کہ وہ جنود فارس و روم مین سے ایک بڑا مرد جبار ہی اُسنے مسلمانون مین سے چار مرد مبارز کو قتل کر ڈالا ہی اور مین نے جو اُس سے مقابلہ کیا تو قریب تھا کہ وہ مجھپر آپڑے اگر اسوقت منجانب اللہ میری مدد پر خالد بن جعفر بن قرطہ نہ آجاتا تو اُسنے مجھے مار ہی ڈالا ہوتا اسلیے کہ اُسمین کمال شجاعت و شہامت ہے تب سعد نے اُس سے کہا اے مرد مسکین امر مقدور سے جو تقدیرات آلہی ہی بشر کو مفر کہان ہی کیا تونے قول ملک الجبار کا نہین سُنا اَیْنَمَا تَکُوْنُوا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ یعنے تم جہان کہین رہوگے موت تم کو پکڑلے گی اگرچہ تم برجہاے محکم مین مخفی ہوگے آخر کو جس صف کا ذکر اسود نے کیا تھا امیر سعد اُسمین در آئے وہان خالد بن جعفر سے ملاقات ہوئی اور اِن کا رنگ متغیر دیکھکر پوچھا اے ابن جعفر تیرے پیچھے کیا خبر ہے اُسنے کہا یہان ایک اژدہاے سیاہ و شیر غران ہی اے امیر اس شہسوار سے کنارے رہو کہ وہ دشمن دین سخت سرکش ہے اُسکے ہاتھ مین ایک عمود طلائی یعنے سونے کی سانگ ہے کہ اُس سے وہ اپنے خصم کو مورث ہلاکت کرتا ہی اور وہ اکثر اپنے ہمسرون اور بہت شجاعون کو قتل کر چکا ہی پس قریب تھا کہ وہ میرا کام تمام کرے اگر سعد العشیرہ میری امداد کو نہ پہونچتا تو اُسنے مجھے ہلاک کر ڈالا ہوتا پھر جس وقت امیر سعد نے کلام ابن جعفر کا سُنا تو اُسپر یہ امر شاق عظیم گذرا اور جس جگہ وہ مرد خونخوار تھا وہان کا قصد کیا تاکہ مسلمین کے بدلے اپنے تئین فدا کرے اور راہ خدا مین جان نثار ہوئے تا آن کہ امیر سعد صفین چیرتے ہوے آگے بڑھے تو یکایک سعد العشیرہ سے ملاقات ہوگئی اُس سے امیر نے پوچھا اے ابن لوی کیا خبر ہے اُسنے کہا میرے پیچھے ایک مرد جبار خونخوار ہی کہ کوئی اُسکا مقابلہ نہین کر سکتا اور وہ ایک مرد دلیر ہے کہ اُسپر کسی کا وار نہین چلتا اگر بشر بن ربیعہ میری مدد کو پہونچ نہ جاتا تو وہ اپنے حربہ دستی سے مجھے قدح مرگ ضرور پلاتا پھر سعد نے اُسکی زبانی بھی یہ خبر سُنکے قصد طرف اُس مرد مرید کے کیا تو آگے چلکے بشر ملا تو اُسکا رنگ زرد دیکھا اُس سے پوچھا اے ابن ربیعہ کیا حال ہی اُسنے کہا اے امیر اُسکے مقابلہ مین قعقاع نے کچھ کوتاہی اور کمی نہین کی اگر وہ نہ ہوتا تو مین ہول سے اپنے سر کے بل گر پڑتا غرضکہ جس سمت سے بشر آیا تھا اُسی راستے پر امیر سعد وہان سے آگے بڑھے اور توکل خدا پر اپنی توفیق کی راہ چلے بناگاہ قعقاع سے ملاقات ہوئی کہ اُسوقت وہ مردونکو پریشان اور لشکرون کو پراگندہ کر رہا تھا یہ شجاعت اُسکی دیکھکر امیر سعد نے کہا حق تعالی تجھے اس امر عظیم کا نیک بدلا اور خیر [illegible] ابن عمر وہ رومی سوار کدھر ہے اور تیرے ہاتھ سے وہ کیونکر بچگیا اسنے کہا اے امیر اگر وہ درمیان صفون کے گھس نہ جاتا تو مین

اُس کو کاسئہ مرگ پلا چکا ہوتا آخر الامر امیر سعد سوارون کے پرے مین دھنس پڑے مگر اسکا پتا نہ پایا **واقدی** رحمہ اللہ
نے کہا پھر برابر درمیان مسلمین و کفار کے معرکہ قتال سرگرم رہا یہانتک کہ مابین فریقین کے شب فاروق و حائل
ہوئی آخر ہر جماعت نے اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف بازگشت کی اور جسوقت رستم اپنے خیمہ گاہ کو پھرا تو اُسنے اپنے خدام کو
پاس افسران فوج کے بھیجکر بلوایا جب وہ سب حاضر ہوئے تو اُنسے کہنے لگا کہ ہر آئینہ تم لوگ ذلیل و خوار ہوئے اور تمپر جہنم سے
آگ برسی ہی آخر تم کو کس چیز نے مخذول و معذور کیا کہ تم غیر حاضر رہے اور کس شے نے تمکو مشغول و مقہور رکھا کہ تم باز رہے اور دیکھو
یہ بلاے ناگہانی تمپر نازل ہوئی و حال آنکہ تم لوگ بڑے سخت گیر و سخت کار ہو اور یہ لوگ وہ قوم ہین کہ کبھی تم ان کو خیال
مین نہ لاتے تھے اور کسی بات مین یہ تمھاری خاطر مین نہ آتے تھے مگر باینہمہ ان لوگون نے تمھارے شہسوارون اور یکہ تازون کو
کیا خوار و رسوا کیا اور مورد ہلاکت مین ڈالا اور تمھاری صنادید و رؤسا کو قتل کیا پس تم کسوجہ سے مدائن کو پھرے جاتے
ہوا ور روبرو بادشاہ یزدجرد شہریار کے کیا منھ دکھاؤگے اور کیا بات بناؤگے اور مین دیکھتا ہون کہ دولت و سلطنت تمھاری منقطع ہوگئی
اور ایام عشرت تمھارے منقضی ہوگئے یہ کلام رستم سنکر سرداران لشکر نے جواب دیا اے آقا ہمارے ہم لوگ ایسی قوم کیساتھ مقابل
و مبتلا ہوے کہ وہ نہ موت سے ڈرتے ہین نہ مصیبت مین فریاد و فغان کرتے ہین اور جس وقت ہم نے اُنکے سینون مین
سنان ماری تو اُنھون نے اپنے سینے پیش کر دیے اور جب ہم نے اُنکی جمعیت گھٹا دی تو اُن کو کچھ صدمہ نہ ہوا یعنے اُسکی
بھی کچھ پروا نہ کی تب رستم نے کہا اب میری راے مین سوائے اِسکے اور کوئی بات نہین آتی کہ نصف شب اُنپر شبخون
مارین تو کیا عجب ہے کہ ہم اُنپر ظفر پاوین اور بادشاہ کے نزدیک منھ ہمارا روشن ہو اور اُسکے روبرو ہم سرخرو ہون پس اُن سبنے
اس راے کو پسند کیا اور ایک دوسرے سے جدا و رخصت ہو کر اپنے صلاح حال و درستی امور مین مصروف ہوے **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** کی عامر بن سوید نے اور کہا کہ جب ہم لوگ قتال عدا سے طرف خیمہ امیر سعد کے پھرے
تو ہم نے سعد کو دیکھا کہ وہ فرش خاک پر اندوہناک بیٹھے تھے پھر جسدم اُنھون نے ہم لوگون کو دیکھا تو بولے مَرحَبًا
لِقَومٍ هَجَرُوا الدُّنيَا وَطَلَبُوا العُقبٰے یعنے خوشا حال اس قوم کا جو تارک دنیا و طالب عقبیٰ ہین اور کہا آج کا دن تمھارا
کیونکر گذرا ہم لوگون نے کہا ہمنے اپنے دلون کو تشفی و تسلی دی قتل اعدا سے اور ہم نے اپنے نبی کی شرع کی نصرت و حمایت
کی و بہ تحقیق کہ ہم مین سے مردم کثیر کام آئے ہاتھون سے مسلسلہ و نشابہ کے یعنے ناوک افگنون و تیراندازون کی جفاکاری
سے ہمارے بہت لوگ مارے گئے تب یہ شکایت سنکر امیر سعد نے کہا تمام لشکر جمع ہو اور خدام کو حکم کیا کہ شیح و قیصوم جو ایک
قسم کی کاہ ہوتی ہے فراہم کرو کہ اُس سے مجھے ایک کام ہے امید ہے کہ اسکے سبب تمھارے لیے منجانب اللہ نجات حاصل
ہو قوم نے کہا بہت خوب پھر جب لوگ تعمیل حکم کر چکے تو سعد نے فرمایا کہ اب یہ کام کرو کہ جو کچھ کہ تم قسم شیح و قیصوم سے خس و
خاشاک لائے ہو وہ سب اونٹون کی پیٹھ پر لاد دو اور اُن کو بطرف پرہ تیراندازون کے ہانکدو پھر جب تم اُن سے
قریب ہو تو اُس گھانس مین جو اونٹون کی پیٹھ پر لدی ہے آگ لگا دو اور نیزون کی نوک سے اُونٹون کو کونچ دو تاکہ

اونٹ جب بیتاب ہوکر بھاگین تو اُن کو کچل اور روند ڈالین گے اور ہم لشکر لیے ہوے تیغ بکف تمھارے پیچھے پیچھے رہین گے چنانچہ یہ سب کام یون ہی ہوا پھر جب رات آئی تو اونٹون کو لشکر کے آگے کیا اور ساربانو نکو اونٹونکے پیچھے کرکے روانہ ہوے جب وہ صفوف تیرانداز ونکے قریب پہونچے تو دفعۃً لشت شتران پر اونٹ کتارون پشتارخارونمین آگ جلادی اور نوک سنان سے اُنکو کچا مارا پھر جب اونٹون نے اپنے اوپر آگ جلتی ہوئی دیکھی اور بھالونکی انی اُن کے بدنونمین چبھی تو وہ گھبراکے بھاگے اور سلسلہ کے پرون کو ایسا روند ڈالا جیسے کھیت کاٹا ہوا کھلیان مین روندتے ہین اور اُنکو خستہ حال شکستہ بال خاک پر بچھادیا اُسوقت امیر سعد مع لشکر گھوڑونپر سوار ہوکر اس سلسلہ کو جبکہ چلنے سے باقی بچے تھے قتل کرنے لگے اسی ہنگامے مین یکبارگی فوجین فارس و روم کی آپہونچین اُسوقت بڑی دھوم پڑگئی اور بانگ مہیب بلند ہوئی اسی وجہ سے اُس رات کا نام لیلۃ الہدیر ہوا اور قتال صبح تک علی الاتصال سرگرم رہا چنانچہ عامر بن سوید **راوی** کہتا ہے کہ مین نے اُس ہنگامے مین یہ آواز سنی کہ کفینا کھُم یعنے ہم تمھارے لیے ان کافرون کو کافی ہین مین نے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے کہ ہم قبیلۂ خزیمۃ النخع سے ہین آخر وہ معرکہ کارزار بدستور و برابر بپا رہا یہان تک کہ واللہ اُن لشکرونمین کوئی باقی نہ بچا بلکہ اُنکی نسل و بنیاد مین کوئی باقی نہ رہا **راوی** کہتا ہے کہ پھر جب صبح ہوئی آفتاب نکلا تو رستم بن اسفندیار سوار ہوا اور اُسکا سارا لشکر اُسکے ہمراہ ہوا اور سب یکبارگی پھر پڑے تب مسلمانون نے آگے بڑھکر اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکو روکا اور امیر سعد درمیان صفون کے پھرتے ہوے لوگونکو وعظ دیندار افسرون کو وصیت و نصیحت کرتے تھے اور جب رات ہوئی تو لشکر مین گشت کرنے لگے اُسوقت ابومحجن الثقفی کو دیکھا کہ وہ شراب پی رہا تھا تو سعد نے اُس سے کہا ای دشمن خویشتن بہ تحقیق کہ تو نے اپنے اجر جہاد کو برباد اور ثواب عبادت کو مٹا ڈالا واللہ کہ ضرور مین تجھ سے حق اللہ یعنی واجب خدا لونگا آخر اُس کو مقید کیا اور اُسپر حد شرب خمر جاری کی کہ اسکے اوپر کوڑون کی مار پڑی **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھے خبر دی یوسف بن عمر نے اُسے طلحہ و محمد نے کہ اُن دونون راویون نے کہا کہ پھر شروع جنگ اولاً خود رستم نے کی اور اُسکی جانب سے پہلے مبارزطلبی ہوئی تو ابن نجیبہ اُسکے مقابلے مین لڑنے کو نکلا مگر رستم نے اُسکو شہید کیا بعد ازان زہیر بن جویبر نکلکر اُس سے مقاتلہ کیا آخر رستم نے اُسکو بھی شہید کیا بعد ازان جسوقت قعقاع نے ارادہ کیا کہ پرے سے برآمد ہوکر اُس سے مقابلہ کرے تو دفعۃً ایک شہسوار یکہ تاز میدان پیکار مانند تند باد رستم پر آپڑا اور اُسکو اُس ڈانٹ سے للکارا کہ وہ سہم گیا پھر اُسکے پہلو مین ایک بھالا ایسا مارا کہ دوسرے پہلو سے انی نکل گئی پھر امیر سعد نے جو دیکھا تو وہی ابومحجن ہے جسپر حد شرب خمر جاری ہوئی تھی اور وہ مقید تھا چنانچہ جب سعد نے ابومحجن کو دیکھا کہ اُسنے ایسا کار نمایان کیا تو باوجود اسکے اُس کے محافظ سے جسکی وہ قید مین تھا یہ کہا کہ مین تجکو بقسم خدا حکم دیتا ہون کہ اسکو قید سے نہ چھوڑ لیعنے بدستور محبوس رکھ **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی یوسف بن الاعلا نے اسنے کہا مجھ سے روایت کی عمر بن ابراہیم نے عبداللہ بن المبارک سے اُسنے بیان کیا کہ جب سعد بن ابی وقاص قادسیہ پر گئے تھے اور عساکر فارس و روم سے مقاتلہ کیا تھا اور حلقہ

ہاتھیونکا مدائن کی طرف بھاگ نکلا تھا اور امیر سعد رضی اللہ عنہ بہ تبدیل لباس و ہیئت یعنی بھیس بدلکر لشکر مین پھرا کرتے تھے چنانچہ ایک رات طرف مردم بنی ثقیف کے گذر جو کیا تو ابا محجن کو شراب پیتے اور اشعار مدح خمر گاتے ہوے پایا دیکھکر غیظ و غضب مین آئے اور اُس سے کہنے لگے ہر آئینہ تیرا اجر جاتا رہا اور تیری قدر ضائع ہوئی کہ تو بعد جہاد کے باعث غضب رب العباد کا ہوا آیا تو اِسبات پر راضی نہین ہو کہ تجھپر حد جاری کی جائے بعد ازان اُسپر حد شرب خمر جاری کر کے اُسکو محبوس رکھا اور کسی کی حراست مین اُسکے تئین سپرد کیا پھر جب وہ روز ہوا جسدن یہ جنگ واقع ہوئی اور یہ شہسوار عجم میدان مین آکر مبارز طلب ہوا اور ابو محجن نے وہ بہادری کی جو ہمنے ابھی ذکر کیا مگر باینہمہ سعد نے پھر اُسکو محبوس رکھا **راوی** کہتا ہو کہ جب محجن نے رستم کو بہ مشاہدہ مجمع عام کے قتل کیا اور باوصف اسکے سعد نے پھر بھی اُسکو مقید کر دیا تو ایک روز سعد خود محجن کے پاس آئے تا اُسکی حقیقت حال کو معلوم کرین پس اُسکو قید مین دیکھکر کہنے لگے ای ابو محجن البتہ تو صاحب فضیلت ہے اُسنے کہا ہر آئینہ فضل مخصوص خدا و رسول کیلیے ہو آخر سعد نے اُسے قسم دیکر استفسار حال کیا تب اُسنے اپنی کیفیت بیان کی اسوقت سعد نے کہا ہر گاہ تجھ سے ایسا امر عظیم ظہور مین آیا تو جا تو کہ مین نے تجھے عفو کیا اور جو کوئی پھر ایسا فعل کرے گا حق تعالی اُس سے انتقام لیگا بالآخر ابو محجن نے توبہ کی اور وہ کہتا تھا کہ واللہ پھر مینے کبھی اعادہ میخواری کا نہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے **روایت** بیان کی زاہد نے اپنے جد مروان بن ابی اوس سے اُسنے کہا کہ جب مین قادسیہ مین تھا اور وہان سخت لڑائی پڑی اور فتح اُس کی دشوار ہوگئی آخر جس وقت رستم اور عجب شیر بٹا اُسکا دونون قتل ہوے تو اہل فرس اپنے پس پشت بھاگ نکلے اور ہنگام گریز کوئی اُنمین سے اپنے پیچھے پھر کر نہ اپنے مال و اسباب کی طرف دیکھتا تھا نہ اپنے یگانہ و اصحاب کی طرف التفات کرتا تھا اور اُسوقت سوا اِسکے مقصود اُنکا نہ تھا کہ اپنی جان بسلامت لیجاوین پھر جب وہ سب چلے گئے تو زنان مسلمین مقتل مین آئین اور اُنکے ساتھ پانی تھا اور وہ درمیان مقتولون اور مجروحون کے پھرنے لگین پس مسلمین سے جس کو اُنھون نے دیکھا کہ اُسمین کچھ بھی رمق جان باقی ہو تو اُسکو پانی پلاتی تھین اور اُسکے مُنھ پر چھڑکتی تھین اور عربون سے جس مقتول کی نعش پاتی تھین اُٹھوا لیجاتی تھین اور فارسیون کو پڑا رہنے دیتی تھین اور **واقدی** رحمہ اللہ نے مجھ سے نقل **روایت** کی سلیمان بن بشیر نے ام کثیر زوجہ ہمام بن الحارث سے اسنے کہا مین ہمراہ سعد کے قادسیہ مین حاضر تھی جس وقت فتح ہوئی اور اہل فرس شکست پاکر بھاگ گئے تو ہمنے اپنی چادرونکو اپنے بدنون پر چست باندھکر مشکیزے اور دشربے پانی بھرے ہوے اُٹھا لیے اور بطلب و تلاش اپنے یہان کے مقتولونکے پھرنا شروع کیا تو جسکی نعش ہم پاتے تھے اُٹھوا لیجاتے تھے اور زخمیونکو جو پاتے تھے تو اُنکو پانی پلاتے تھے اور کافرون مین سے جسکا لاشہ دیکھتے تھے اُسکا رخت و سلاح لے لیتے تھے اور حارثہ **راوی** کہتا ہو کہ زنان قبائل عرب کثرت مین زنان قبائل بجیلہ و نخع سے زیادہ نہ تھی بلکہ ان دونون قبیلونکی عورتین شمار مین ستر۷۰۰ سو تھین اور **راوی** نے کہا وہان کی غنیمت مین مسلمانون کو وہ رخت و سلاح ہاتھ آیا کہ دیکھنے والون نے کبھی مثل اُن کے نہ دیکھا تھا اور مسلمین مین سے جو

کام آئے وہ یہ لوگ تھے سعد بن عبید و سفیان بن سلیم و مہلب بن غزوان و قادح بن عنبسہ و نعمان بن نعیم اور چالیس مرد مہاجرین وانصار سے اور عنقریب ہم ذکر کرینگے جو قاریان قرآن مین سے شہید ہوئے کہ جب وہ سب تلاوت قرآن کرتے تھے تو اُن کی آوازین باہم ملکر راتون کو مانند صدائے مجموع نخل و مگس کے مسموع ہوتی تھین یا جس طرح چڑیان وقت بسیرہ لینے کے بولتی ہین اور **راوی** نے کہا اور مسلمانون نے مال و متاع سے ایسی ایسی قماش کی چیزین پائین کہ ویسی کبھی نہ دیکھی تھین اور **راوی** نے کہا کہ فتح کے ایک روز بعد ایک جماعت کمکی فرستادہ عیاض بن غنم کی سرزمین موصل سے یہان پہونچی تھی اور انمین وہ لوگ آئے تھے جو حروب و فتوح شام مین حاضر و شریک ساتھ عامر بن الجراح کے تھے اور جتنے یہ لوگ آئے تھے وہ سب سات سو مرد تھے اور جب یہ لوگ بمقام عین التمر پہونچے تو عامر نے نصرت کیلیے عجلت کی آخر لشکر کو وہین چھوڑ کر شتر سوار سے آگے بڑھ آیا تھا اور باقی سب اُسکے بعد پہونچے اور اُسکے ہمراہ جو پیشتر آگئے تھے قیس بن یغوث و قیس بن ابی حازم و سعید ابن نذار و مالک اشتر النخعی تھے اور ان ستر مین بھی ہاشم و قیس کو تقدم یعنے پیشقدمی تھی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا بواسطۂ ابراہیم بن بشار و محمد بن علی کے سلیمان بن ارقم سے روایت کی ہے کہ شمار اُن قتیلونکا جو قادسیہ مین شہید ہوے نواسی مرد تھے اور انمین مشہور قیس و عطا و ہشام و مدعور و مقرب بن الاسود و عمرو بن قیس و نعمان تھے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے بواسطہ ایک مرد تمیمی کے ایک زن تمیمہ سے روایت کی اُسنے کہا مین قادسیہ مین حاضر تھی کہ عورتون کو حصہ جو دیا گیا تو ہر ایک عورت کو سی و سہ مثقال عنبر ملا اسیقدر مشک حصہ ملا باقی رہا کافور سو ہم لوگ کسی کو اُسکے دینے کی پروانہ کرتے تھے مگر اُس شخص کو جو اُسکی قدر جانتا تھا بلکہ حال عرب یہ تھا کہ تھے وہ اہل بازار سے پوچھتے تھے کہ تم کو حاجت ملح خوشبودار کی ہے اگر وہ خواہش کرتا تھا تو اُسکو قدرشناس سمجھکر ایک پیمانہ اُس کافور کا برابر بعوض یک پیمانہ ملح دیتے تھے چنانچہ لشکریون میسے ایک شخص نے آرد خمیر کیا یعنے آٹا گوندھا اُسمین بجاے نمک وہی کافور ملایا اور روٹی پکاکر کھانے لگا اور کہتا تھا یہ کیسا نمک خوشبودار ہے کہ خمیر مین کچھ مزہ نہین دیتا ہے تب ایک اور مرد عرب جو اس ملح کے حال سے واقف تھا اُس سے کہنے لگا مین تجکو ایک تھیلہ نمک کا دیتا ہون جو خوب مزہ نمک کا دے گا اُسنے اور اُسکے یارون نے ایک شخص سے تھیلہ نمک کا لیا اور اسکو اسی کافور سے بھر دیا **راوی** کہتا ہے کہ جب حق تعالے نے امیر سعد کے دشمنون کو شکست دی اور وہ پسپا ہوگئے اور تمام مال و اسباب یار عجم کا امیر کے قبضہ مین آیا اور سلیمان بن ربیعہ سارے اموال پر قابض و متعین تھا اور ممالک عراق پر تسلط تمام ہوچکا اُسوقت سعد نے خدمت مین امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے نامہ لکھا **نامہ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ عَامِلِهِ بِالْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَاِنِّي اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّي عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّا وَصَلْنَا اِلَى الْعِرَاقِ وَالتَّوْفِيقُ يَقْدُمُنَا وَالنَّصْرُ يُؤَيِّدُنَا وَقَدْ اَطْلَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِنَا وَنَحْنُ خَفِيُّ السِّرِّ اَدْنَا فَمَا وَجَدْنَا فِيهِمَا سِوَاهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ فَوَفَّقَ لَنَا بِوَعْدِهٖ اِذْ وَفَيْنَا اِيمَانَهٗ بِعَهْدِهٖ فَلَقِينَا الْعَدُوَّ

وَهُوَ شَاكٌ فِى السِّلَاحِ وَغَيرُ رَاجِعٍ عَنِ الطِّمَاحِ وَقَدْ شَمَّرَ عَلَيْنَا عَنْ سَاقِ الْجِدِّ فَلَنْ اَدَّتْ لَنَا عَلَيهِمُ الدَّوَائِرُ فَهَزَمْنَا كَتَائِبَهُمْ وَاسْتَاصَلْنَا سَاقَتَهُمْ وَقَتَلْنَا مُقَدَّمَهُمْ فَجَرىٰ بِذَالِكَ سَابِقُ الْقَدَرِ وَاَخَذْنَا اَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ وَمَلَكْنَا الْحِيرَةَ وَالْقَادِسِيَّةَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ بِاَعْدَائِنَا الرَّزِيَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ قَدِمَ الْمِرْقَالُ وَهِشَامٌ وَسَبْعُونَ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَبَعْدَهُ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدِمَ سَبْعُمِائَةٍ مِنَ الشَّامِ مِنْ جُنْدِ اَبِى عُبَيْدَةَ وَلَمْ اُسَلِّمْ لِاَحَدٍ شَيْئًا مِنَ الْغَنِيمَةِ وَنَحْنُ مُنْتَظِرُ اَمْرِكَ فِى ذَالِكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَعَلىٰ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ ط یعنے یہ نامہ ہی آپکے عامل عراق سعد ابن ابی وقاص کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضؓ کے کہ بعد حمد خدائے عزوجل وصلوۃ او پر ختم رسل کے سلام و رحمت خدا آپ پر اور مین حمد وثنا کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوائے کوئی معبود حق نہین ہی اور مین ہدیہ درود بھیجتا ہون اُسکے نبی پر جو محمد مصطفےٰ علیہ السلام ہین اور حال یہ ہی کہ ہم ملک عراق مین جو پہونچے تو توفیق آلہی ہمارے پیش پیش اور نصرت اُسکی ہماری موید تھی و بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ ہمارے قلوب وضمائر پر مطلع و آگاہ تھا اور ہمارے اسرار باطنی و رازدرونی کو آزمالیا تھا کہ ہم اپنے دلونمین سوائے اُسکے یعنے بجز معرفت اُسکے اور کچھ نہین پاتے اور غیر اُسکے ہم کسی کی عبادت نہین کرتے چنانچہ اُسنے ہمارے لیے ایفا اپنے وعدہ کا کیا اسواسطے کہ ہم نے اپنا صدق عہد ازلی وفا کیا سو جسوقت ہمنے مقابلہ عدو کا کیا کہ وہ اپنے ساز و سلاح مین مستعد تھے اور اپنی سرکشی وتمردی سے غیر مستبعد اور باز آنیوالے نہ تھے اور ہمپر دامن گردان اور بکمال جد وجہد آمادہ وخرامان تھے تو ہمارے لیے منجانب اللہ اُنپر ہزیمت و ہلاکی دائرہ و نازل ہوئی آخر ہمنے اُن کی جماعتون کو شکست دی اور بھگا دیا اور بہتون کی اصل و بنیاد کا استیصال کیا اور اُنکے بڑے بڑے مقدم اور سردارون کو قتل کر ڈالا کیونکہ قضا و قدر آلہی اور ارادہ سابقہ ازلی ساتھ اس بات کے جاری ہوئی اور ہمنے اُنپر گرفت وسخت گیری کی گرفت غالب قدرت والونکی اور ہم مالک ہوے بلاد حیرہ اور قادسیہ کے اور حقتعالیٰ نے ہمارے اعدا پر رزیت اور مصیبت نازل کی پھر جب بعد فتح دوسرا دن ہوا تو مرقال اور ہشام با دیگر ہفتاد مرد صحابہ ہمارے پاس آئے اور اُنکے تین دن بعد سات سو نفر لشکر ابو عبیدہ کے سمت شام سے یہان پہونچے اور مین نے ابھی کسی کو مال غنیمت سے کچھ حصہ نہین دیا کیونکہ اس امر مین آپکے حکم کا منتظر ہون اور سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اور سائر مسلمین پر چنانچہ سعد نے یہ نامہ سپرد زید بن عمر کیا پس وہ اپنے اسپ تیز رفتار پر سوار ہو کر مدینے کو روانہ ہوا راوی نے کہا مجھے خبر دی احمد بن عمرو سے اور اُسنے نقل کی سابق بن مسلم سے کہ عمر ابن الخطاب ہر روز اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عراق کے راستے پر جایا کرتے تھے اور قریب ظہر تک بانتظار تمام چشم براہ رہتے تھے چنانچہ ایک روز موافق عادت کے سوار جو ہوے تو راہ مین ایک مژدہ رسان سے ملاقات ہوئی کہ وہ نوفل تھا پھر جب نوفل نے سواری امیر المومنین کی دیکھی تو اپنے ناقہ کو بٹھا کر سامنے آیا اور سلام کر کے یہ مژدہ سنایا کہ آپ کو جمیع خیر و برکات کی بشارت ہو بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے اعدا کو ہزیمت دی اور مسلمین کو نصرت بخشی کہ بلاد حیرہ و قادسیہ کے مالک ہوے یہ خوشخبری سنکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہان سے پھرے اور نوفل ہمراہ رکاب تھا اور ماجرائے

قد شمر علینا ساق الجمل یعنی پر دامن برزد و دن شمر عن ساقہ ای جد فیہ
سبب او وجوان ۱۲
ودامان آمادہ شدن ۱۲
عمرو نوفل یک سوار ... ۱۲

جنگ قادسیہ وغیرہ بیان کرتا جاتا تھا یہان تک کہ داخل مسجد ہوے اور لوگ ہر طرف سے دوڑ پڑے کہ انبوہ سے تمام مسجد بھر گئی
اُسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر گئے اور نامہ سعد کا سب کو سُنایا اور کہا تمھارے بھائیون مسلمانون نے تمکو سلام لکھا ہے
و بہ تحقیق کہ اُن لوگون نے کتاب و سنت کی اتباع کی اور طریقہ بدعت سے باز رہے اور شرایع ہدایت پر قائم ہوے اور دربابِ
ان لوگون کے جو بعد جنگ کے وہان پہونچے ہین طلب مشورہ کیا ہے پس جواب اس بات کا یہ ہے کہ غنیمت اُس شخص کیلیے ہے جو
حاضر جنگ رہا ہوا اور جو کوئی جنگ کے تین دن بعد اُنسے لاحق ہوا اُسکے واسطے مواسات و مدارات ہے یہ بیان کر کے
منبر سے اُتر آئے اور سعد بن ابی وقاص کے نامہ کا جواب لکھا **نامہ** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامٌ عَلَیْكَ
فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَصَلَنِیْ کِتَابُكَ فَحَمِدْتُ اللّٰہَ کَثِیْرًا
بِمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلٰی اَیْدِیْکُمْ وَاِنِّیْ قَدْ اُبْلِیْتُ بِکُمْ وَاُبْلِیْتُمْ بِیْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اُحْصِیْ شَیْئًا مِّنْ اُمُوْرِکُمْ کُلِّہٖ فَاَمَّا اِذَا جُتِمِعَ صُلِحَ
وَاِذَا اُشْفِقَ الْوَالِیُّ وَنُصِحَتِ الرَّعِیَّۃُ فَعَلَی الْوَالِی الْعَدْلُ وَالْاِحْسَانُ وَعَلَی الرَّعِیَّۃِ الصَّبْرُ وَالشُّکْرُ وَاَمَّا
الْغَنِیْمَۃُ فَلِمَنْ شَھِدَ الْوَقْعَۃَ وَالْمُوَاسَاتُ لِمَنْ لَحِقَ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ وَمَنْ شَھِدَ حَرْبَکُمْ مِّنْ مَّمْلُوْكٍ وَّعَتِیْقٍ بَعْدَ
ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَاشْرِکُوْہُ فَھُوَ الْاِحْسَانُ فِیْمَا فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے تجہیز سلام و بہ تحقیق کہ مین ستایش
کرتا ہون اُس خدا کی جس کے سواے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین اور مین درود بھیجتا ہون اُسکے نبی علیہ السلام
پر تمھارا نامہ مجھے پہونچا مین نے خدا کا بہت شکر کیا اِس بات پر کہ اُسنے تمھارے ہاتھون پر فتح بخشی اور حال یہ ہے
کہ مین تمھارے لیے مبتلاے رنج و قلق رہا اور تم میرے لیے مبتلاے رنج و قلق رہے اور مین تمھارے جمیع امور خیر سے
ایک شمہ بھی شمار نہین کر سکتا غرضکہ جب لوگ مجتمع ہون تو اُنکے ساتھ نیکی کیجاوے اور جب نسبت کسی والی ولایت
کے شفقت و عطوفت کی جاوے تو اُسکی شکر گذاری مین اُسپر عدل و احسان لازم ہے اور جب حق مین رعیت کے نصیحت
و رفاہیت کی جاوے بالعوض اسکے اُنپر صبر و شکر واجب ہے و اما حصہ غنیمت مخصوص اُسکے لیے ہے جو شریک جنگ رہا ہو اور
جو لوگ بعد تین روز کے حاضر و شامل ہوے تو اُن کی خاطر مواسات مُدارات ہے اور جو کہ جنس بندگان و آزاد کردگان مین سے
تمھاری حرب مین بعد تین دن کے بھی حاضر ہوے ہون تو اُنکو اپنے شریک کر لو کیونکہ یہ احسان ہے اِس احسان کے شکر مین
کہ حق تعالیٰ نے تم کو فتحیاب کیا ہے چنانچہ بعد اختتام کے نامہ سر بمہر ہو کر حوالہ نامہ بر ہوا وہ لیکر برسبیل استعجال گرم سیر ہوا
تا آنکہ پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچکر پیش کیا پھر جب سعد نے اُس کو پڑھا اور اُسیوقت درجواب اسکے دوسرا نامہ لکھا
اور بسم اللہ کے بعد جو امور کہ تازہ مضمون و جدید مظنون تھے درج کیے اما بعد یا امیر المومنین ہر آئینہ مین نے مثل قعقاع بن
عمرو التیمی کے شہسوار مرد میدان کارزار نہین دیکھا کہ اُسنے ایک ہی روز لشکر اعدا پر تیس حملے کیے اور ہر حملہ مین ایک سوار
قتل کرتا تھا اور حارث الہندی سا بھی سوار جرار نہین دیکھا کہ وہ بار بار جماعتون پر یورش و جالش کر کے اُنکی جمعیت کو توڑ دیتا تھا
غرضکہ یہ نامہ ثانی بھی روانہ کیا اور اُسکے ساتھ خمس بھی ارسال کیا راوی نے کہا کہ فوج فارس جب منہزم و گریزان ہو کر مدائن

مین پہونچی اور ایوان شاہی مین داخل ہوئی تو سارا ماجرا اور احوال قتل رستم اور اُسکے پسر کا حضور مین کسرٰی کے بیان کیا چنانچہ کسرے اس خبر کے سننے سے نہایت مغموم و محزون ہوا اور دلمین یقین ہوگیا کہ اب دولت و سلطنت پارس کی منقطع و منقرض ہوگئی بالآخر کسرے تین شبانہ روز گوشہ گیر رہا گھر سے باہر برآمد نہ ہوا اور چوتھے روز مرگیا اسلیے کہ اُسنے اپنے دلپر صدمہ و قلق شدید اُٹھایا اور بعد اُسکے اُسکا بیٹا یزدجرد تخت نشین ہوا کیونکہ اُسکے سواے اور کوئی اولاد آردشیر کی نہ تھی اور **راوی** کہتا ہے مجھ سے **روایت** کی عبداللہ بن مروان نے اُس سے نقل کی ابونعیم نے اپنے جد سے کہ جد اسکا تمام آدمیون اور جملہ رواۃ مین واقعات جنگ و حالات فتوح سے واقف و ماہر تر تھا سو اُسنے بیان کیا قال لما وجہ کسرٰی بن آردشیر رستم الی قتال سعد الفذ معہ نصف بیت مالہ وھی ستمائۃ الف الف مرتین الی المصاف فلما صفت الصفوف وضعھا امام الجیش وقال کل من قتل فارسا کان لہ کذا وکذا ومن قتل راجلا کان لہ کذا وکذا یعنے جب کسری بن آردشیر نے رستم کو واسطے قتال سعد بن وقاص کے بطرف رزمگاہ کے بھیجا تھا تو نصف خزانہ اپنا اُسکے ساتھ کردیا کہ وہ شصت کرور درہم تھے (مترجم کہتا ہے کہ الف الف یعنے ایک ہزار کو ہزار مین ضرب دینے سے دس لاکھ ہوتا ہے اور دس لاکھ کو چھ سو سے ضرب دینے سے شصت کرور ہوتا ہے اور متن مین جو الف الف مرتین مذکور ہے تو مرتین کی قید اسلیے ہے کہ کوئی اسکو غلطی کاتب سے لفظ مکرر نہ سمجھے فافہم) پھر جس وقت صفین آراستہ ہوئین تو رستم نے وہ سارا مال و خزانہ صفوف لشکر کے سامنے رکھدیا اور کہنے لگا کہ جو کوئی سوار کو قتل کرے گا اُسکو اسقدر جائزہ ملیگا اور جو شخص پیدل کو قتل کرے گا تو اُسکو اتنا صلہ ملیگا آخر جب وہ کل مال و خزانہ مسلمانون کے ہاتھ لگا تو سعد نے پچاس کرور درم اور دو کرور دینار ارسال مدینہ کیا پھر یہ سارا مال جب خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو آپ روئے اور فرمانیلگے تف ہے اُس شخص پر جو دنیا سے تقرب چاہتا ہے اور اسکی طرف مائل ہوتا ہے بعد ازان یہ آیت تلاوت کی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِمَنِ اتَّقَىٰ یعنے متاع دنیا بس قلیل و ذلیل ہے اور نعماے آخرۃ خیر و بہتر ہین واسطے پرہیزگارونکے **راوی** نے کہا قسم ہے خدا کی کہ اس مال کثیر اور زر خطیر مین سے تھوڑا بہت اپنے لیے کچھ نہ لیا اور ایک بھی درہم و دینار کو ہاتھ نہ لگایا تب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے امیر المومنین کاش آپ اپنے نفس کو راحت و آسایش دیتے کہ اپنے معمولی طعام سے کچھ طعام لذیذ تناول کرتے اور اپنے روزمرہ کے لباس سے کوئی پوشاک نفیس زیب بدن کرتے تو کیا خوب ہوتا کیونکہ اب تو حق تعالی نے آپ کیلیے فتحین بخشین اور آپکے پاس زر وافر آیا یہ کلام حفصہ رضی اللہ عنہا کا سنکر عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ سے چہرہ متغیر ہوگیا اور کہا مین تجکو قسم خدا کی دیتا ہون تو مجھ سے بیان کر کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کیا کیا بہترین چیزین بیت المال مسلمین مین سے اپنے لیے ذخیرہ کی تھین اُنھون نے کہا آنحضرت علیہ السلام کے پاس ہمگی دو کپڑے لباس تھے کہ بس وہی دونون روزمہانی پہنتے تھے اور اُنھین دونون کو روز جمعہ و عیدین پہنا کرتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اونکا کھانا تمہی بیوینکے یہان کیا کیا اور کیسا نوش فرماتے تھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا نان جوین اور ہمارے پاس ایک ظرف مسکہ تھا اُسکی تہ مین اگر کچھ روغن لگا رہجاتا تھا اور اُسمین ہم

کھانا دیتے تھے اور اس کا مزہ کھانے مین کچھ آجاتا تھا تو فرماتے تھے کہ تم لوگون نے روغن زیادہ کر دیا ہی تب عمر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا کہ بھلا حضرت کا بستر کیا تھا جو تم بیبیونکے یہان اُنکے لیے فرش ہوتا تھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم لوگون کے پاس ایک کملی تھی کہ ایام گرما مین اُسکو اپنے نیچے بچھاتے تھے اور سرما مین آدھی بچھاتے تھے اور آدھی اُوڑھتے تھے بعد ازان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے حفصہ مثل میری اور میرے دونون صاحبونکی گویا مثل اُن تین آدمیونکی ہی کہ وہ تینون ایک ہی راستہ پر چلے چنانچہ پہلا جو آگے چلا گیا اُسکے ساتھ زاد راہ تھی وہ تو جا پہونچا پھر پیچھے اُسکے دوسرا چلا اور اُسی کی راہ پر گیا تو وہ بھی اُسی کے پاس پہونچگیا بعد ازان وہ تیسرا چلا پس یہ ان دونون کی راہ پر لگ لیا اور انھین دونون کے توشے پر قناعت کی تو اُن کے ساتھ رہا اور اگر اُن دونونکے راستے سے بے راہ ہوگیا تو اُنکے ساتھ نہ پہونچیگا

ذکر فتح نہمشیر

واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہلا بھیجا کہ تم مدائن کو جاؤ اور زنان و اطفال کو بلد جبرہ مین چھوڑ جاؤ اور لشکر سے ایک جماعت اُنکے پاس تعینات کر جاؤ اور اُنکو ہر اک مال غنیمت مین شریک کرو اور شامل رکھو اور ایسا ہوا کہ بعد فتح کے مقام سعد کا دو مہینے قادسیہ مین تھا جب تیسرے مہینے کا ہلال نمایان ہوا تو آپنے پہلے سے زہیر ابن الحویریہ کو روانہ کیا اور اُسکے عقب عبد اللہ و شرحبیل بن الشمط اور اُنکے پیچھے لگے ہوے ہاشم بن عتب اور خالد بن عرفجہ حاکم ساقہ کو پیاپے روانہ کیا اور اُن لوگونکے ساتھ فوج تقسیم کر دی اور جو کچھ نقد و جنس و سلاح افواج فرس سے غنیمت مین ہاتھ آیا تھا وہ بھی اُن کو بانٹ دیا اور کوچ اُن لوگون کا قادسیہ سے اوائل شہر شوال مین ہوا تھا اور جب زہیر مع اپنے ہمراہیونکے منازل کولہ ہوے تو عبد اللہ اور شرحبیل اور اُنکے ہمراہی بھی زہیر سے وہین آملے اور ساری فوج وہین جا پہونچی پھر زہیر نے وہان سے باتفاق کل جمعیت کے بسمت بالس کوچ کیا جب وہان وارد ہوے تو کچھ لوگ زمرۂ زنگیون مین سے زہیر کے پاس امان مانگنے حاضر ہوے تب زہیر نے اُنکو امان دیکر اُنسے استفسار کیا کہ تم کو خبر عدو کی کچھ معلوم ہی وہ بولے اے امیر جامۂ حفظ و امن کو اُوڑھ لو اور دروازون سے ہوشیار و خبردار رہو اور خوب یقین کر لو کہ ایک شخص قبیلہ مزاربہ مین سے پیشگاہ کسری بمقابلے قتال و ہزیمت کا ضامن ہوا ہی اور اُسکے ہمراہ لشکر جرار ہی زہیر نے کہا حق تعالی اُسکے شر کو دور کرے گا اور اُسکے کید و مکر کو اسی کے لیے وبال کرے گا یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ یکایک اُنکے سامنے وہ قوم نمودار ہوئی اور اُنکی بیرقین چمکین یہ دیکھتے ہی زہیر اُنکے مقابلے پر سوار ہوے اور اپنے اصحاب کو جنگ پر آمادہ و تیار کرنے لگے اور کہتے تھے کہ ہر آئینہ حق تعالی تمھاری نصرت کریگا پھر کوئی تم پر غالب نہوگا اور

واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب لشکر اعدا مقابل آیا تو زبان مسلمین پر ذکر اللہ کا غلغلہ ہوا و بسرعت تمام اُن کی طرف عزم کیا اور اُنکو میدان دیا کہ اُنکے مردان دلیر آگے بڑھے اور مردم بزدل پیچھے رہ گئے اور حال یہ تھا کہ مسلمان بصداے بلند تکبیر

۵۷

کرتے ہوئے سینے اور حلقوم دشمنونکے بھالون سے چھید رہے تھے اسی اثنا مین نگاہ زہیر کی اُنمین اسی شہسوار[1] سرکش اور لڑا
شدید پر جا پڑی تو بدون ارادہ کسی غیر کے خاصۃً اسی کا قصد کیا پھر دونون نے باہمدگر خوب نیزہ بازی و تیغزنی کی اور
آپسمین تا دیر آویزش و کاوش رہی بعد ازان زہیر نے بچستی تمام اُسکے سینہ مین بھالا مارا کہ اُسکی پشت سے انی نکلگئی
اور وہ تیورا کر زمین پر گرا پھر جب اُسکی جماعت نے اُسکو کشتہ دیکھا تو اپنے پس پشت بھاگ کر اپنی قرارگاہ مین جا کر پناہ پکڑی اور
اُنکے درمیان مین اُنکے اکابرمین سے ایک شخص عقلمند و زیرک تھا جب اُسنے اپنی قوم کا حال ایسا تباہ دیکھا تو پاس زہیر کے
بالحاح و انکسار تمام حاضر ہوا اور اُنسے درخواست صلح کی آخر زہیر نے اُسکو امان دی اور اُس سے خبر لشکر کسریٰ کی دریافت
کی اُسنے کہا اے سردار قوم بتحقیق کہ اکابر اس قوم کے جو قادسیہ سے بھاگے تھے اب وہ سب پاس بہرجان و مہراق الداری
و ہرمزان کے مجتمع ہوے اُس وقت قیران نے اُن لوگوں سے کہا تم لوگ بادشاہ کسریٰ سے کدھر پھرے جاتے ہو و
حال آنکہ اُسنے تمکو بہت کچھ وظیفہ و عطیہ بخشا اور تمکو ولایت و حکومت دی تو لازم ہے کہ تم یہین قیام کرو کہ یا تو ہم تم
سب روبرو بادشاہ کے سرخرو ہونگے یا سب کے سب یہین مارے جاوینگے چنانچہ یہ خبر سنکے زہیر و عبد اللہ و
شرحبیل و ہاشم و خالد منتظر سعد کے ہوے جب وہ آئے تو اُن سے خبر مذکور بیان کی سعد نے کہا بہر حال خدا ہی سے
استعانت کرو اُسی پر توکل رکھو اور حال یہ تھا کہ اہل اسلام مالک قادرجسر پر ہو ہی چلے تھے تو اُسکے پار اُتر کر آگے بڑھے
یہانتک کہ جمعیت اُس قوم کی سامنے ہوئی اُسوقت افواج فرس مین زلزلہ و لرزہ پڑگیا اور اُنکے دلون مین خوف سما گیا
اور جس وقت ہرمزان و قیروان نے اپنے اپنے لشکر کا معائنہ کیا اور دونون نے اپنی اپنی صفین آراستہ کین تو ہر دو لشکر
مین باہمدیگر نفاق و کینہ ظاہر ہوا آخر ہر ایک ہرمزان و قیران کو یقین ہوگیا کہ اب اُنکے درمیان خیر نہین ہے اور
اس بات کو تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ ساری اُن کی جمعیت پریشان اور جماعت پراگندہ ہوگئی اور اپنے سامنے
رُخ کیے ہوے چلے گئے چنانچہ ہرمزان تو اہواز کی طرف گیا اور بالاسکوہ اہواز جو خزانہ کسریٰ کا تھا اور ایک شخص نہاوند
نام اُسپر محافظ تھا جب اُسنے خبر ہزیمت لشکر پاکر بھاگنا اُن کا سنا تو اُسنے وہ خزانہ خود لوٹ لیا اور بہرجان و مہراق یہ
دونون عازم مدائن ہوے تھے اور نہر شیر کے پار جس کو مدینۃ الذنب کہتے ہین اُتر گئے تھے جب جسر کے اسطرف منتہا پر پہونچے
یعنے پل طے کر چکے تو قصد قصر شاہی کا کیا اور اندرون قصر بادشاہ یزدجرد موجود تھا تب یہ لوگ سامنے حاضر ہوے اور ماجرا
اپنا جو کچھ عرب کے ساتھ گذرا تھا بیان کیا جب یزدجرد نے یہ واقعہ سُنا تو اُس کو زوال مملکت کا یقین ہوگیا اور جسوقت
رات ہوئی تو اپنا خزینہ و ذخیرہ پاس نہاوند[2] کے بھیجدیا اور خود تیاری جنگ مین مصروف ہوا اور یہان لشکر اسلام مین
حال زہیر کا یہ ہوا کہ جب وہ اُس قوم کے پیچھے چلے یعنے تعاقب کیا اور موضع سوار سے گذر کر مقام کیا اور بعد اُنکے ہشام
و مرقال بھی مع ہمراہیان اپنے وہین زہیر کے پاس آ اُترے یہانتک کہ پورا لشکر ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی آ پہونچے
پھر وہان سے سب نے ایک ساتھ طرف کوثاریا کے کوچ کیا جب اُسکے محاذی جا پہونچے اور اہل فرس نے لشکر اسلام دیکھا

کہ اُنکے مقابل آگیا تب اُنھون نے بھی اپنا ساز و سلاح سنبھالا اور مستعد ہوے اور مقدم و سالار اُنکا شہرباز تھا پھر
جسوقت زہیر اُس سے دوچار ہوے اور نگاہ شہرباز کی اُنپر پڑی اور آنکھ زہیر کی اُس سے لڑی تو وہ رعب مین آگیا اور اُسکے
اصحاب پر غلبہ ہیبت کا ہوا اور وہ لوگ باہمدیگر ایسے مضطرب و ہراسان ہوے کہ اگر اُن کو خوف شہرباز کا نہ ہوتا تو وہ لوگ
اپنے پیچھے بھاگ جاتے چنانچہ زہیر نے جب اپنے اصحاب کی ترتیب و صف آرائی کی اور صفین برابر ہو چکین تب شہرباز لڑنیکو
پرے سے باہر نکلا اور اُسوقت شان اُسکی ملوکانہ تھی اور اُسکے بر مین کسریون کا خلعت خسروانہ تھا اور از روے رجز
کہنے لگا مین شہرباز ہون مجھ سے لڑنے کو نکلتا ہی آیا ایک سوار سے ایک سوار لڑنیکو نکلیگا یا ایک سے چار لڑینگے یا ایک کے مقابلہ
مین دس آوینگے یعنے مین ایک تنہا دس سوار کو کافی ہون پھر جب زہیر نے اُسکی یہ لاف زنی سنی تو جواب دیا کہ مجھے تیری جنگ
کیلیے یہ آرزو ہی کہ تجھ سے لڑنے کو نہ نکلے مگر کوئی غلام کیونکہ اگر تو اُسکو قتل بھی کرے گا تو ایک غلام کو قتل کرے گا اور اگر وہ تجھے
قتل کرے گا تو یہی ہماری مُراد ہی بعد ازان زہیر نے ابو نباتہ الاعوجی اپنے غلام آزاد کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ تو اس بیدین سے
قتال کر اور اسپر حق تعالیٰ سے نصرت و امداد طلب کر چنانچہ ابو نباتہ اُس سے لڑنے کو نکلا پھر جب اُسکے مقابل ہوا اور شہرباز نے
ابو نباتہ کو دیکھا تو اُسکی نگاہ مین وہ حقیر نظر آیا کیونکہ شہرباز اپنی تنومندی اور قد بالا مین مثل شتر کے تھا آخر شہرباز تلوار کھینچے
ہوے اُسپر آپڑا پھر جس وقت ابو نباتہ نے اُس کو دیکھا کہ وہ آپہونچا تو اُسنے برجاے خود پاے صبر و استقلال کو نظر بخدا محکم
و استوار کیا اور مانند شیر کے ہو گیا اُسوقت اُن دونون مین تلوارین چلنے لگین یہانتک کہ تلوارین دونون کی ٹوٹ
گئین تو دونون نے پھینکدین پھر باہم آویزش ہونے لگی یہان تک کہ دونون زمین پر گرے اور شہرباز اُسکے اوپر
گیا اور ابو نباتہ اُس سے پیچ کشتی کے کرتا تھا ناگاہ انگشت ابہام یعنے انگوٹھا شہرباز کا ابو نباتہ کے منھ مین پڑ گیا تو
اُسنے اس انگشت نر کو دانت سے کاٹ لیا تا آن کہ شہرباز کے اعضا سُست پڑ گئے تب ابو نباتہ نے اس کو اُلٹ دیا اور اُسپر
چڑھ بیٹھا اور بہ چالاکی تمام خنجر اپنا کھینچکر اُسکے حلقوم مین مارا اور کام اُسکا تمام کیا اور اُسکے سر سے تاج اُتار لیا اور اُسکے
دونون ہاتھ کا دستیارہ یعنے جوڑی کڑے جڑاؤ کی لیلی اور اُسکا ساز و سلاح و رخت و خلعت سب کھینچ لیا اور لشکر
اسلام مین آملا اور جب لشکر کفار نے حال شہرباز کا ایسا کچھ دیکھا تو وہ سب پسپا ہوے اور زہیر نے صبح تک اسی مقام
پر قیام کیا یہانتک کہ بقیہ لشکر مسلمین بھی وہین آپہونچا تب زہیر نے سارا ماجرا وہان کا اور احوال شہرباز کا اور اپنے غلام
آزاد کا بیان کیا اور کیفیت جنود فرس کی گذارش کی یہ سنکے سعد بن ابی وقاص نہایت مسرور ہوے اور حکم کیا کہ ابو نباتہ
کو میرے سامنے لاؤ چنانچہ زہیر نے اُسکو روبرو سعد کے حاضر کیا تو اُس سے کہا مین تیرے لیے یہ ارادہ کرتا ہون کہ وہ دونون
کڑے شہرباز کے اور اُسکی زرہ تو ہی پہن اور اُسکا تاج اپنے سر پر رکھ اور اُسکے گھوڑے پر سوار ہو پھر جب ابو نباتہ یہ حکم بجا لایا تو سعد
نے وہ سب اسباب اُسی کو عطا کیا اور کہا فیروزی و رستگاری تیرے لیے ہی اور مسلمانون مین اول جو شخص کہ عراق مین دست برنجن
یعنے کڑے پہنایا گیا وہ ابو نباتہ تھا **واقدی** نے بواسطہ نوفل بن عدی کے وائل بن غانم الیشکری سے نقل **روایت** کی ہی

کہ جب سعد نے کوثریہ کو کوچ کیا تو اُسی مقام مین جہان ابراہیم خلیل علیہ السلام محبوس ہوے تھے مقام کیا اور وہان نماز پڑھی اور حمد وثناے پروردگار بجالائے اور رسولخدا علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا اور یہ آیت پڑھی تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ الآیۃ یعنے یہی انقلاب ایام ہین کہ انھین کو ہم درمیان آدمیونکے گردش[ف] دیتے ہین راوی نے کہا بعدازان سعد بن ابی وقاص نے باآنہمہ حشم وجمع کے مقام کوثریہ کے چند روز قیام کیا پھر لوگون کو اپنے پاس طلب کرکے اُن سے کہنے لگے اے مسلمانو آگاہ ہو کہ ہرآئینہ حق سبحانہ وتعالی نے تمھارے تئین اکثر مقامات مین نصرت بخشی اور فیروزمند کیا اور تمکو دکھادیا اور وفا کیا جو کچھ کہ تمسے تمھارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدہ کیا تھا کہ فرمایا تھا سَتَفْتَحُ عَلَى اُمَّتِي كُنُوزَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ یعنے قریب ہے کہ دربارے گنج کسرے فارس قیصر روم کے میری امت پر مفتوح ہوجائینگے سو خزائن کسری سے کچھ تمھارے قبضہ مین آگیا اب اتمام وکمال اسکا حقتعالی پر ہے وبہ تحقیق کہ مین نے عزم عبور کیا ہے طرف مدائن کے بجانب غربی جو ممالک مغربی سے ہے یہ کلام سُنکے تمام حضار مجلس نے متفق اللفظ جواب دیا کہ اے امیر ہم مین سے کوئی ایسا نہین ہے جو آپکے حکم سے خلاف وانحراف کرے اور کون ایسا ہے جو خدا اور رسول سے اپنی جان کو بخل کرے گا پس آپ بے تامل عزم بالجزم کیجیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ یعنے ہمکو قوت وتوانائی نہین ہے مگر بہ توفیق آلہی پھر جب سعد نے یہ جواب لوگون کا سُنا تو کوچ کی تیاری کی اور پیشتر اپنے زہیر کو اپنا علم دیکر باجمعیت جیش روانہ کیا اور حکم کیا کہ طے مراحل مین سریع السیر ہون چنانچہ زہیر بارہ ہزار سوار سے گرم سیر ہوے پھر جب کچھ دور کئی منزل جاچکے تو ناگاہ سامنے سے ایک غول گھوڑونکا نمودار ہوا اور اُنپر سوار نظر آئے یہ دیکھ کر مسلمانون نے اپنے ہتھیار سنبھالے پھر جب سامنے سے گرد برطرف ہوئی تو جمعیت دو سوارون کی نمایان ہوئی اور اُن لوگون نے اپنی جماعت سے ایک سوار کو پاس مسلمین کے بھیجکر کہلا بھیجا کہ ہم لوگ اہل ساباط ہین اور سردار ہمارا سرزاد ہے وہ اپنے اہل بلد کے لیے تم سے صلح وعہد چاہتا ہے یہ خبر سُنکے زہیر نے اُس سے کہا کہ تو اُن لوگون کو ہمارے پاس بلالا پھر جب وہ جاکر اُن لوگون کو بلالایا اور جب وہ قریب آئے تو سب گھوڑون سے اُترکر پیدل ہولیے واز راہ انقیاد وفرمانبرداری حاضر ہوے اور کشادہ پیشانی وشادمانی سے آکر ملاقات کی اور فتح وفیروزی سے مژدہ ومبارکبادی دی تب زہیر نے اُن سے کہا تم لوگ کون ہو وہ بولے ہم لوگ اہل ساباط ہین اور یہ شخص یعنے سرزاد ہمارا سردار ہے اور ہم لوگ تم سے مصالحہ طلب کرنے آئے ہین زہیر نے کہا جو کوئی ہمارے یہان آتا ہے ہم اُس کو قبول کرتے ہین اور جو ہم سے صلح چاہتا ہے ہم اُس سے صلح کرتے ہین اور ہم وہ قوم نہین ہین کہ زمین مین ارادہ فساد رکھتے ہین بعد ازان اُن سے مصالحہ ہوا جیسا کچھ درمیان اُنکے موقع وقت اور اتفاق پڑا چنانچہ سرزاد بسبب صلح کے شادان وفرحان اپنی جماعت کو ہمراہ لیکر اپنی قوم کی طرف چلا گیا وبعدازان زہیر جب بمقام ساباط مین وارد ہوے تو وہان لشکر فرس کا دیکھا کہ اُن کا سالار موسوم بفیروز تھا اور وہ اپنی قوم پر بڑا شہسوار بہادر تھا اور اُسکے ہمراہ فوج کسری کی تھی اور وہ فوج وہ تھی جسپہ کسری کو وقت مشکل ومہم سخت کے بڑا اعتماد تھا چنانچہ زہیر کے پاس بھی عساکر مُسلمین مجتمع

[ف] مراد گردش ایام سے یہ ہے کہ دوران ملوک وسلاطین ومشرکین پیری ہوا اور دور مسلمین مین آیا ۱۲

ہوگیا اور سعد بن ابی وقاص بھی وہین پہونچگئے پھر وہ سب ساز وسلاح سے آراستہ ہوکر آمادہ و مستعد قتال ہوگئے **واقدی**
رحمہ اللہ نے کہا پھر جس وقت صفین طرفین سے مرتب و آراستہ ہوگئین تو اول جو شخص میدان مین نکلا اور اپنا نام و نشان
و حسب و نسب ظاہر کیا اور فخر و مباہات کرتا تھا وہ فیروزند تھا اور وہ بزبان فارسی لاف زنی و سخت گوئی کرنیلگا
کہ اے قوم عرب شما خویشتن را بہ طمع زدید و بخیر یکہ تبرس شما نباشد عزم آوردید و بدست گمان شما باطل است زعم شما کہ
شما مالک ملک عراق شوید و آنرا از دست کسرائیان عجم در گیرید و زینہار ہم چو نتواند شد چہ ما ہمہ جیش کسرائیم کہ صاحبان بطش و
شدت و ذی قوت و ہیبت ایم مارا پیشگاہ شان پائگاہ و تقربی ہست و بحضور آنہا خوش عزتی داریم و فراتر بار میباشیم"
یعنے ای عرب والو تمھارا خیال خام ہی کہ تم مالک عراق ہوگے اور اس ملک کو ملوک عجم سے چھین لوگے ہرگز ایسا نہ ہوگا
کیونکہ ہم لشکر کسرے مین ہم بڑے سخت گیر و زور آور ہین اور ہمارا رعب غالب ہے اور بادشاہون کے سامنے ہماری بڑی
عزت و منزلت ہے اور اُن سے ہم کو بہت قربت او خصوصیت ہے پس چاہیے کہ جو کوئی تمھارا افسر و سردار ہو وہ میرے سامنے
میدان پکڑے اور جیسا مین نے کیا ہی کہ اپنی قوم مین سے آگے نکل آیا ہون وہ بھی اپنے پرے سے باہر نکلے **راوی** نے کہا
ہنوز یہ کلام اُسکا تمام نہ ہوا تھا کہ لشکر اسلام سے ہاشم بن امرقال نے اُسکی طرف عزم کیا اور اپنا بھالا ہلاتے ہوے اُسپر
حملہ کیا پھر درمیان اُن دونو نکے ایسی جنگ واقع ہوئی کہ اُسکے دیکھنے سے لڑکا بوڑھا ہو جاتا بعد ازان ہاشم نے اُسکے سینہ
مین ایک ایسا نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سے پار ہو گئی آخر ہاشم نے اُسکو قتل کرکے مسلمین کیجانب مراجعت کی اُسوقت سعد بن ابی
وقاص نے ہاشم کی پیشانی پر بوسہ دیا و برسم اکرام و تکریم گھوڑے سے اُتر پڑے اور آیت پڑھی جو نسبت مشرکین کے نازل ہی اَوَلَمْ
تَکُونُوا اَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَکُمْ مِنْ زَوَالٍ یعنے کیا تمنے پیشتر سے اپنے حق مین قسم نہ کھائی تھی کہ تمھارے لیے زوال نہین ہے و
حالانکہ کیسا زوال آیا **راوی** نے کہا پھر جب وہ فوج جو ہمراہ فیروزکے تھی بعد قتل فیروز کے ہزیمت کھاکر پسپا ہوگئی تو لشکر
اسلام نے بھی اُنکے متعاقب کوچ کیا یہان تک کہ وہ فوج قلعۂ نہمشیر مین داخل ہوگئی و بعد ازان جماعت مسلمین کی بھی
وہان تکبیر کرتی ہوئی جا پہونچی اور وہین جا اُتری یہانتک کہ اُس قلعہ کو ہر جانب سے گھیر لیا اور وہ قوم بھی اپنے سامان
و سلاح و آلات فلاخن وغیرہ سے تیار و درست ہوگئی اور دیوار ہاے شہر پناہ پر مورچہ بندی کی **واقدی** رح
نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص نے دو مہینے قلعہ نہمشیر کا محاصرہ کیا اور اپنے سوارون کو بطریق تاخت و تاراج طرف
نسط فرات و دجلہ کے مقرر کرکے منتشر کردیا کہ وہ لوگ جا کر او پر ایک جماعت مزارعین کے جو بہ جمعیت ہزار آدمی
ہمراہ سرزاد رئیس ساباط کے تھے متسلط ہوگئے چنانچہ ان کے باب مین سعد نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ کے عریضہ لکھا اور تا ورود جواب اُنکے حق مین حکم کرنے سے تامل و توقف کیا اور وہ لوگ اپنے اپنے
نام پر پھر گئے اور سعد نے بعد بسم اللہ کے یہ مضمون درج کیا کہ اما بعد حمد و صلوۃ کے آپکی خدمت مین ہمارا اسلام
و رحمت و برکات خدا آپ پر نازل ہو و بہ تحقیق کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس پروردگار کی جسکے سوا کوئی معبود حق نہین ہے

اور مین درود وسلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حال یہ ہی کہ ہم بلد نہمشیر پر وارد ہین اور قبل اسکے
درمیان قادسیہ و ناحیہ نہمشیر کے ہمسے مقابلہ ہوا ایک لشکر کا جو ہمراہ قرط بن فیروز کے تھا چنانچہ اُسپر اور اسکے لشکر
پر حق تعالی نے ہم کو فیروزمند کیا کہ فیروز کو تو ہاشم نے قتل کیا اور باقی اُسکے ہمراہی پسپا ہو گئے اور بعد اسکے ہم نہمشیر
پر نازل ہوے اور یہان ہم نے لشکر ہر طرف بطریق تاخت کے ہر سمت مامور کر دیا تو وہ قوم فلاحین یعنی مردم کشاورز
پر متسلط ہوے اور وہ ایک ہزار نفر ہین پس اُنکے بارے مین آپ کی کیا راے ہی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درجواب
اسکے جو حکم نامہ لکھا کہ جو مردم کشادہ تمھارے پاس آوین اگر وہ تمھارے عہد پر قائم رہنے والے اور حکم بردار ہون اور تمھارے
اوپر تمھارے دشمنونکے مددگار نہ ہون تو اُن کو امان دو اور جو لوگ تمھارے پاس ایسے آوین کہ وہ بعد جنگ کے تم سے
ہارب ہوے پھر وہ تمھارے ہاتھ آئے ہون تو اُنکے بارے مین اختیار ہی جو چاہو اُنکے حق مین کرو پھر جب یہ نوشتہ
پاس سعد بن ابی وقاص کے پہونچا تو اُنھون نے جماعت مزارعین کو جو ہمراہ سرزاد کے آئے تھے واگذار کیا و بعد ازان
عوام دہقان کو طلب کر کے حکم کیا کہ اسلام لاوین خواہ جزیہ دیوین چنانچہ وہ اداے جزیہ پر راضی ہوے ولیکن
اہل نہمشیر آمادہ جنگ ہو کر لشکر مسلمین پر تیر اور پتھر مارنے لگے اور فلاخن اندازی کرنے لگے آخر سعد نے جب یہ حال
دیکھا تو سرزاد کو بلا کر کہا کہ دیکھو شہر والون نے صلح کی جگہ نہ رکھی اب مین چاہتا ہون کہ تم بھی مجانیق بناؤ آخر
سرزاد نے عمل منجنیق کا سامان کیا کہ بہت سے فلاخن بنائے یعنے چوبہاے آلات فلاخن نصب کیے اور یہ سب
کام اُسنے تین روز مین درست و تیار کیا چنانچہ بیس منجنیق سے زیادہ شہر نہمشیر پر استادہ کیے گئے آخر وہ
لوگ فلاخن کی مار و بوچھار سے عاجز ہو کر قتال مسلمین سے باز رہے اور ہٹ گئے پس اس تدبیر سے
عرب بہت خوش ہوے پھر جب محاصرہ بلد کا طول ہوا تو اہل شہر گھبرا کر لڑنے کو باہر نکلے اور مسلمین سے مقابلہ
کرنے لگے اور صبر و استقامت پر باخود ہا معاہدہ کیا اُسوقت اہل اسلام نے بھی بکمال مقاومت اور
استقلال ہنگامہ قتال شدید گرم کیا چنانچہ اہل فرس جو کہ نشاب ایک قسم کا تیر مارتے تھے تو اہل عرب بھی
بنال ایک نوع کا تیر چلاتے تھے یعنے وہ بھی خدنگ اندازی مین سرگرم تھے تو یہ بھی ناوک افگنی مین تیز دست تھے
اور اسوقت زہیر بن الحویہ نے وہ قتال شدید برپا کی تھی جو موجب رضاے خدا و رسول ہو بعد ازان زہیر نے
سعد سے کہا اب مجھے چھوڑ دو اور جانے دو کہ مین آگے بڑھون اور تیر اندازی و تیغ زنی کرون یہ کہکے آگے بڑھے اور
دشمنون مین گھس گئے اُسوقت ایک بڑے شہسوار سے دوچار ہوے کہ اُسکا نام شہریار تھا اُسپر حملہ کر کے ایک ایسا
بھالا مارا کہ اوجھ کے ساتھ اُسکی آنتین انتڑیان نکل آئین پھر اُس کو قتل کیا تب اُنپر عجمون نے ہجوم و نرغہ کر کے شہید کیا اور
بعد قتل اُنکے وہ سب بھاگ کر اندرون شہر پنہان ہو گئے اور پھاٹک و دروازے شہر کے بند کر لیے اور شہر پناہ
کی دیوارون پر چڑھ گئے اور اُن مین سے ایک شخص سامنے آکر مسلمانون سے کہنے لگا کہ بادشاہ ہمارا تم سے فرماتا

کہ آیا تم ہم سے اِس بات پر صلح کرو گے کہ درمیان جلہ سے اِدھر ہمارا اور اُدھر تمہارا یہ سنکے ابومقرۃ الاسود ابن قطینہ آگے بڑھا اور اُسکی زبان پر حق تعالی نے وہ بات جاری کی جسے وہ خود نہین جانتا تھا کہ مین کیا کہتا ہون پس درجواب اس پیام کے وہ بزبان فارسی گویا ہوا مگر اپنے کلام سے آپ کچھ نہ سمجھا اور نہ اُسکو پسند کیا تب یہ جواب سنکر وہ پیامی آور طرف بادشاہ کے پھر گیا اور **راوی** نے کہا تب ہم لوگون نے ابومقرہ سے پوچھا کہ تونے اُس شخص سے کیا کہا اُسنے کہا قسم ہو اُس خدا کی جس نے محمد کو بحق مبعوث کیا مین خود نہین جانتا ہون کہ مین نے اُس سے کیا کہا مگر یہ کہ حق تعالی نے میری زبان کو کسی بات پر کچھ گویائی دی تھی اور امید ہو کہ جو کچھ میری زبان سے سرزد ہو وہ حق مین مسلمین کے خیر و بہتر ہو چنانچہ ہر کوئی اُس سے پوچھتا تھا اور وہ یہی کہتا تھا کہ مین خود نہین جانتا کہ مین نے کیا کہا یہان تک کہ خود سعد بن ابی وقاص نے پوچھا تو اُس نے عرض کی اے امیر واللہ مین اپنے کلام کو آپ نہین سمجھا اس بات سے سعد کو سخت تعجب ہوا بالآخر سعد نے حکم جنگ کیا اور کہا تیر چلاؤ مگر شہر والون مین سے کوئی سامنے نظر نہین آتا تھا اسوقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ کیا عجب ہے ان شہریون نے کوئی مکر و حیلہ کیا ہو پھر جب ہمارے تئین دوسرا روز ہوا تو یکایک ایک شخص ہمارے پاس الامان الامان پکارتا ہوا آیا ہم نے اُس کو امان دی اور اُسکو پاس امیر سعد کے لائے تب سعد نے اُس سے پوچھا کیا خبر ہے اُسنے کہا شہر والے شہر مین نہین ہین وہ ساری قوم بھاگ گئی سعد نے کہا وہ لوگ کیونکر بھاگ گئے اُسنے کہا بادشاہ نے تمہارے پاس اپنا ایلچی بھیجا تھا کہ وہ تم پر عرض صلح کرے سو تم نے اُس کو جواب دیا تھا کہ درمیان ہمارے تمہارے کبھی صلح نہ ہو گی حَتّٰی اَکُلَ عَسَلَ اَفرِیزِیَا بِوُخَم کُونَا یعنے یہان تک کہ ہم شہد افریزیا کا کھاوین جس کو نوح کونا کہتے ہین (افریزیا نام مقام نوح کونا قسم شہد) پھر جس وقت یہ کلمات تمہارے جواب کے بادشاہ کو پہونچے تو بادشاہ نے کہا واویلا لو بڑا غضب ہوا کہ اُن کی زبان پر اور اُنکے منھ سے فرشتے بولتے ہین کہ وہ ہم پر وارد ہوا چاہتے ہین اور عرب کی جانب سے وہ ہم کو جواب دیتے ہین اور واللہ اگر یہ بات نہین ہو تو مگر بالضرور وہ ایسے کلمات ہین کہ عالم غیب سے اس کہنے والے کے فہم و ذہن مین ڈالے گئے ہین اور اُسکی زبان پر جاری کیے گئے ہین پس نکل چلو یہان سے طرف شہر قصوانے یعنی اس پار دجلہ کے بالآخر وہ سب شہر سے نکل گئے اور تمام مال و متاع چھوڑ گئے اور جو لوگ پیادہ تھے کہ اُنکے پاس گھوڑے نہ تھے وہ عاجز رہگئے وہ لوگ یہی غنیمت سمجھے کہ اپنی جانین بچا لیگئے **راوی** نے کہا جب سعد بن ابی وقاص نے یہ مژدہ اِس مخبر سے سُنا شکر خدا کیا اور لشکر اسلام کو حکم کیا کہ اندرون شہر داخل ہو مگر سازو سلاح سے چاق و چوبند رہو کیونکہ خوف کمینگاہ رکھتے تھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سعد سوار ہوئے اور آگے آگے مجاہدون کا غول غول اپنے سامان جنگی سے چست و درست روانہ ہو کر داخل شہر ہوے اور شہر مین ہر سمت پھیل گئے مگر تمہ شہر مین سوار و نمین سے کسی کا نشان نہ پایا مگر سارا مال و منال جو دیکھا تو بجنسہ بجائے خود موجود تھا تا آن کہ اُسپر ضبط و قبضہ کیا

دبعد ازان سعد وہان تین روز مقام کرکے طرف شط فراط وساحل دجلہ کے کوچ کر گئے اور چاہتے تھے کہ لوگونکو پار اُتار لیجاوین اور اسطرف شہر اسبانیر مین پہونچین مگر کوئی کشتی بہم نہ پہونچی ناچار کچھ دنون وہان رہنا پڑا اور وہ ماہ صفر تھا اور حال یہ تھا کہ اکثر لوگ سعد کو پیر کر پار اُترنے کے لیے ترغیب دیتے تھے اور اصرار و تقاضا کرتے تھے مگر وہ مسلمانونپر شفقت کرکے تامل کرتے تھے اسی عرصہ مین ایک آدمی گروہ گبر سے سعد کے پاس آیا اور ایسے گھاٹ کیطرف رہبری کرنے لگا جدھر پانی کی تھاہ تھی مگر سعد نے انکار کیا

ذکر فتح ایوان کسریٰ اور درآنا مسلمانون کا درون دجلہ اور فتح کرنا شہر اسبانیر کا جو اُس پار دجلہ کے واقع تھا

پھر جس وقت اُس گبر نے ایک گذارے کا راستہ بتایا کہ اُدھر سے اُترنے کی تھاہ ہی اور سعد نے منظور نہ کیا اور کہا دریا عمیق ہی مین مسلمانون کو اس فریب اور دھوکے مین نہ ڈالون گا حق تعالیٰ اُنکے لیے کچھ اور ہی سامان کردیگا پس وہ اسی فکر و اندیشہ مین تھے کہ ناگاہ ایک اور کوئی گبر سامنے نمودار ہوا کہ اُسکے کپڑے تر بتر تھے اور پانی ٹپکتا تھا تب سعد نے اُسکا حال پوچھا اُسنے کہا مین اپنا احوال کیا کہون ہمارے بادشاہ نے اپنے خواب مین دیکھا ہی کہ اہل اسلام گویا دریا اُتر کر اُسکے پاس جا پہونچے ہین اور اُسکے تئین یقین و آگاہی زوال ملک اپنے کا ہوگیا ہی تو وہ یہان سے بھی قصد گریز رکھتا ہی اور اس بند و بست مین ہی کہ اپنا مال و منال لیکر خراسان کی راہ لیوے یہ خوشخبری سُنکے سعد نے مسلمانون کو جمع کرکے بعد حمد و ثنای خداوند ارض و سما کے خطاب کیا کہ اے مسلمانو دیکھو دشمن تمہارا بیچ کشتی تمہاری پناہ کی کشتی مین تمہارے پاس اُتر آیا اور حال یہ ہی کہ کسریٰ قصد فرار رکھتا ہی اور مع مال و اسباب اور خدم و حشم اپنے کے خراسان کو جایا چاہتا ہی درینصورت مین ارادۂ عبور دریا رکھتا ہون یعنی پیر کر انشاء اللہ تعالیٰ پار جاتا ہون اور تم خوب جان لو کہ اب تمہارے پیچھے کوئی ایسا باقی نہین رہا جس کا تم کو خوف ہو اسلیے کہ حق تعالیٰ نے تمہارے تئین تمام قلعون اور شہرون کا مالک کردیا حالا میری رائے مین یہ آتا ہی کہ پیشناوری دریا اُس پار پر جا پہونچین اس بارہ مین تم لوگ کیا کہتے ہو یہ سُنکے سب اصحاب نے جواب دیا حق تعالیٰ آپ کے عزم کو اس علو ہمت پر قوت بخشے بسم اللہ آپ کیجیے جو کچھ موافق ارادہ آلہی کے ہی اُسوقت سعد نے کہا حق تعالیٰ تمپر رحم اور تمھاری نصرت کرے تم مین کون پہلے ابتداء العبور کرتا ہی اور کون مقدم پیشناوری ہوتا ہی کہ وہ ہم لوگون کیلیے پانی کی تھاہ لیوے کہ کدھر سے پایاب ہی اور وہ اُسی نشانپر اُس پار جاکر لب دریا کھڑا ہووے تا کہ لوگ اُسی خط پہ گذر کر اُس سے جا ملین چنانچہ بمجرد استماع اس کلام کے عاصم بن عمرو دریا مین درآئے اور اُنکے پیچھے پیچھے ایسے چھ سو آدمی اہل نخعات [نام قبیلہ ۱۲] مین سے ساتھ ہولیے جو مشاہیر سے تھے اور فخر اُن کا معروف اور اُنکی بہادری کا شہرہ تھا اور اس قبیلہ کے عوام بھی آکر کنارہ دریا کھڑے ہوے اور ایک

گروہ فرسا، جو معروف بقعقاع بن عمرو تھے وہ بھی ساتھ عاصم بن عمر کے دریا مین گھس پڑے **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہا مجھ سے **روایت** بیان کی یوسف بن عبد الاعلیٰ نے یوسف بن عمرو سے کہ پہلے جو لوگ دریا مین کود پڑے وہ
عاصم اور شرجبیل اور ابو مقرن و عجل و مالک بن کعب لہمدانی اور مثل اُنکے دیگرا کابر قوم تھے اور گھوڑ و نپر سوار
تھے ان سب نے دریا مین گھوڑے ڈالدیے تو بعد انکے پیچھے پیچھے چھ سو ساٹھ آدمی دجلہ مین دھنس پڑے اور سب سے پہلے جو
دریا مین اُترے وہ عاصم بن و لاد و ابو مقرن و شرجبیل و مالک بن کعب تھے اور ایک لڑکا بنی الحارث سے تھا
پھر جس وقت عجمون نے ان لوگون کو دیکھا کہ قریب تر آپہونچے تو اُنھون نے بھی ایک ایسی جماعت سوارونکی تیار کی
جو ان مین مقدم و سر برآوردہ تھے پس اُن سوارون نے بھی اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے پھر لشکر سعد مین سے اول جس
شخص نے اُن سے مقابلہ کیا وہ عاصم بن عمرو تھے اور جسدم عاصم نے دریا مین اُن سوارون کا مواجہہ کیا تو اپنے
اصحاب سے پکار کر کہا کہ ان گبر بیدینون کو بھالے مارو اور تاک کے اُن کی آنکھون مین انی مارو پھر جسوقت عجمون نے
یہ کلام عاصم کا سُنا کہ دشمنون کی آنکھین تاک کر نیزے لگاؤ اور ان کو جام مرگ پلاؤ اور اہل فارس نے یہ بھی دیکھا
کہ لباس عرب کی تری مین ایسے ہین جیسے خشکی مین وقت نیزہ بازی و تیغ زنی کے حسب دلخواہ زحمت ہوتے ہین یعنی ہنگام جنگ
اُلجھتے نہین ہین تو یہ احوال سنکر اور دیکھکر پس پشت بھاگے اور مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا اور اپنے آگے دھر لیا
یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور جسقدر وہ لوگ دریا کے کنارے تھے اُنمین سے بہت تھوڑے بھاگ بچے بالآخر جہات فارس سے بجانب
ساحل دریا اہل اسلام متسلط ہوے اور باقی جماعات مسلمانون کی دریا کے اُس پار یکجا جمع تھی چنانچہ جب سعد کو حال اُنکا
کا معلوم ہوا کہ اہل اسلام غالب آئے اور اعدا مغلوب ہوے تو مسلمانون کو اذن عام دیا کہ اب تم بھی دریا ہل چلو اور حق تعالےٰ
سے اعانت طلب کرو آخر وہ تمام لشکر دجلہ مین پھاند پڑا اور اُسوقت دجلہ نہایت موجزن اور بڑے زور و نپر تھا مگر
اہل اسلام اپنے عزم مین کمال کوشش کر رہے تھے اور تموج و تلاطم گرداب سے کچھ باک و پروا نہ کرتے تھے بلکہ وہ گویا زمین پر
چلے جاتے تھے اور اہل فارس پر یون جا کر نازل ہوے کہ انکو کچھ شمار مین اور خاطر مین نہ لاتے تھے یہانتک کہ تقبال شدید
اُن سے مقاتلہ کیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی ایسے شخص نے جسپر مجکو بڑا وثوق و اعتماد ہے
کہ لشکر سعد مین سے اول جنھون نے دجلہ سے عبور کیا تھا وہ ساٹھ آدمی تھے کہ گروہ گروہ نکلے تھے از انجملہ اول زمرہ تو نو آدمیونکا
تھا اور ان مین اول و مقدم عاصم تھے اور دوسرے زمرہ مین دس تن تھے اور تیسرے غول مین تینتیس ۳۳ نفر تھے اور عاصم
کہتے تھے کہ ہم نے دجلہ کو سوارون اور پیادون اور چوپاؤن سے ایسا ڈھانپ لیا تھا کہ جب ہم اُترتے تھے تو کثرت مردم و دواب سے
دریا کا پانی نظر نہ آتا تھا اور گھوڑے ہمارے پانی سے نکلکر اپنی دم و یال جھاڑتے تھے اور لب دریا ہنہنایا کرتے تھے یعنی ہنہناتے
تھے اور بولنا اُن گھوڑو کا از روے الہام تھا منجانب ملک العلام **راوی** نے کہا پھر جب ملک کسریٰ نے
دیکھا کہ گروہ مسلمانون کا اس جانب آگیا ہے تب شہریار بن سادر کو جو بڑا شہسوار اور سردار تھا حکم کیا کہ مسلمانون سے

مبارز طلبی اور اُن کا مقابلہ کرے اور اُن کو روکے رہے اور خود کسریٰ تدبیر فرار مین مصروف ہوا کہ جملہ اموال و نقد اور درو
جواہر و یاقوت وغیرہ سے جسقدر اُٹھوا سکا لدوا لیا راوی کہتا ہی کہ سعد جب دریا ہیلتے تھے تو یہ آیہ پڑھتے تھے ذَالِكَ
تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ یعنے یہ اندازہ کیا ہوا خدا ے غالب بڑے علم والیکا ہی چنانچہ اُن اُترنے والون مین سے کوئی ایک تنفس بھی
غرق نہین ہوا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے **کہا** مجھ سے نعمان بن عامایا نصیبی نے اپنے باپ عثمان سے سنکر بیان کیا
کہ وہ لوگ دریا پار اُترنے والے اول سے آخر تک سب مع الخیر سالم رہے اور ایک شخص قبیلہ بارق سے جسکا نام عرقدہ تھا
وہ دریا مین پشت زین سے پھسلکر گھوڑے سے جدا ہوگیا اور وہ گھوڑا اسرخہ تھا اور فش اور دم اُسکی سرُخ تھی اور گویا مین
دیکھ رہا ہون کہ وہ گھوڑا اور سوار اُسکا دونون ڈوب رہے اسوقت اُسکے پاس قعقاع بن عمرو اپنا گھوڑا پیراتے ہوے
جا پہونچے اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا یہانتک کہ وہ پار ہوگیا چنانچہ لوگ کہتے تھے کہ اے قعقاع عَجَزَتِ الْاِخْوَانُ اَنْ
تَلِدْنَ مِثْلَكَ یہ کلام مدح و آفرین ہی یعنے برادران امثال و اقران عاجز ہین کہ اُن سے کوئی مولود مثل تیرے وجود مین آوے
اور یہ بھی ایک امر عجیب ہے کہ اُس پانی مین کسی کی کوئی چیز نہین گری اور نہ تلف ہوئی ہان مگر ایک شخص کا کاسہ چوبی کہ اُسکا
تسمہ یا ڈورا کہنہ و فرسودہ تھا تو وہ ٹوٹ کر پانی مین جا تا رہا اور موج اُسکو بہالے گئی تب صاحب کاسہ نے کہا واللہ
مین اسکے ضایع ہونے سے رنج و تکلیف اُٹھاؤنگا و حال آنکہ ایسا نہ ہوگا کہ حق تعالی تمام لشکر مین سے میرا ہی جام مجھ سے
چھین لیوے آخر سب پار اُتر گئے تو مسلمانون مین سے ایک شخص بنابر حاجت غسل دریا پر آیا ناگاہ موج نے وہی قدح اُس شخص کیطرف
اُچھالدیا اُسنے اُٹھا لیا اور اُسکو لشکر مین لایا تو مالک نے اپنا پیالہ پہچانا اور لیلیا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **کہا**
مجھ سے **روایت** کی عمرو بن تمیم نے اُسنے کہا مجھے یہ روایت پہونچی ہی کہ جب مسلمانون نے عبور دریا کیا تو اہل
فارس نے دریا ہی پر برلب آب ہنگامۂ قتال عظیم گرم کیا اور بہت سخت لڑائی لڑے اور اپنی جانون کو تعب و صعب
مین ڈالا اور آمادہ اس امر پر رہے کہ یہانتک مقاتلہ کرین تا لڑکر مرجاوین اور یہ سب خواص ملک کسریٰ تھے اور اصحاب ایوان کسریٰ
تھے اور صاحبان حصن و قلعہ تھے اور سالار و سرکردہ اُن کا شہریار بن ساور تھا چنانچہ خالد بن نہیر نے شہریار کی آنکھ تاک کے
نیزہ مارا کہ انی اُسکی گدی توڑ کر پار ہوگئی اور وہ اوندھا گرا پھر دوبارہ اُسپر ایک ضربت تلوار کی ماری کہ وہ قتل ہوگیا و بناگاہ
اسوقت ایک جماعت سوار و نکی جانب ایوان کسریٰ سے وہان آپڑی اُنھون نے اُس گروہ سے جنکا سالار شہریار تھا یہ کہا
کہ اب تم کسکے لیے لڑتے ہو ملک کسریٰ تو فرار کرگیا اور اپنا مال و اہل و عیال و اپنا خدم و حشم ساتھ لیگیا آخر ان لوگون نے
جسدم یہ خبر سنی تو وہ بھی پسپا بھاگے اور مدائن مین کوئی بات اعجوبہ زیادہ تر پایاب ہونے دریا اور عبور کرنے مسلمین سے نہتی
اور مسلمانون نے دجلہ سے اپنے روز عبور کا نام یوم الجراثیم رکھا تھا (جراثیم جمع جرثومہ) اور جراثیم کیا تھے کہ خرمونکی تھلونکے
مٹھے بندھے ہوے بطور خرمن یعنے جسطرح گٹھے بندھے تھے کہ منجانب اللہ ظاہر ہوے اور جدھر پانی پایاب تھا اُسیطرف
وہ بہتے تھے چنانچہ لوگ عبور کرتے اُسی کی سیدھ پر ساتھ ساتھ چلے جاتے تھے اور جرثومہ یعنے دیدان جو مانند مورچگان کے

تھے زخم تنگ سپاہ سے پیدا ہوئے تھے اور قیس بن ابی حازم نے اسطرح روایت کی ہو کہ جب ہم لوگون نے اپنے تئین دجلہ مین ڈالدیا ہو تو اسوقت دجلہ بڑے جوش وخروش پر تھا اور بہت زور شور کرتا تھا پھر جس وقت ہم بیچ دھارے مین پہونچے تو ایسا ہوا کہ پانی کی چھاپ فقط گھوڑونکے تنگ مین لگتی تھی (مترجم کہتا ہو کہ یہان روایت قیس اور روایات سابقہ کے جنمین طغیانی دجلہ مذکور ہے کچھ منافات نہین ہو اسلیے کہ جدھر سے قیس کے گروہ نے عبور کیا اُدھر اسیقدر پانی کم ہوگا کہ صرف تنگ بھیگتے تھے) پھر قیس کہتا ہو کہ جب اہل فارس نے یہ حال دیکھا کہ اہل اسلام بے مشقت وبے تکلف دریا اُترتے اور ہلتے چلے آتے ہین تو وہ لوگ اپنی فارسی زبانمین کہنے لگے ایشان کہ ہم چنبے یرد امی آیند مگر جن وآسیب بوده باشند یعنے یہ لوگ جو دریا مین اسطرح بیباکی وبے خطر چلے آتے ہین گویا جن ہین اور کہتے تھے کہ بخدا تم لوگ آدمیون سے نہین لڑتے ہو بلکہ جنون سے ارادہ لڑنیکا رکھتے ہو یہ باتین کہکے وہ لوگ تو بھاگ گئے اور مسلمانون نے ارادہ کیا کہ ایوان کسری مین درآوین مگر سعد نے انکو اس ارادہ سے منع کیا اور کہا کام مین عجلت کرنے سے باز رہو کیونکہ جلد بازی مورث ندامت وپریشانی ہو اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ فرار کرنا عجمیونکا شاید اُنکے بعض مکائد ومکاریون سے ہو یہ سنکے پھر کوئی داخل ایوان نہ ہوا اور راوی کہتا ہو کہ سلام المحازی ایک لڑکا تھا وہ سعد کے پاس حاضر ہو کے کہنے لگا اے امیر واللہ مین نے آج خدا ورسول کو رضامند کیا کہ مین نے ہی عجمیونکے سپہ سالار یعنے شہریار کو قتل کیا القصہ ان اُن ساٹھ آدمیون سے جو باقی رہگئے تھے اُن سے اپنی بات پر یعنے قتل شہریار پر گواہی چاہی مگر اُنمین سے کسی نے اُسکی گواہی نہ دی تب سعد نے اُس جوان محازی سے کہا کہ شہریار کو تو نے قتل نہین کیا ہو یہ سُنکے اُس لڑکے نے سر نہوڑالیا اور ارادہ کیا کہ اس جگہ سے چلا جاوے ناگاہ اُسی اثنا مین ایک شخص صحابیون مین سے کہ اُسکا نام ہاشم بن قبسہ تھا بول اُٹھا اے امیر مین نے بچشم خود دیکھا کہ مقدم وسردار اہل فرس کو اِسنے قتل کیا ہو پس سعد نے قول صحابی کی تصدیق کی اور اس لڑکے کو خلعت دیا اور رخت مقتول بھی اسی کو حوالہ کیا اور واقدی رحمہ اللہ نے بواسطہ عبداللہ بن بشر وسلیمان بن عامر کے نقل روایت کی ہو کہ جس روز اہل اسلام دجلہ مین در آئے اور پار اُترتے تھے تو اُسوقت ملک یزدجرد بالاے ایوان اپنے چڑھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ اہل اسلام دریا ہلتے چلے آتے ہین اور اُنکے گھوڑے پیچھے مڑتے ہین نہ سوار کچھ گھبراتے ہین اور صحابہ آپسمین باتین کرتے آتے ہین گویا کہ زمین پر چلتے پھرتے ہین یہ دیکھکر ملک یزدجرد کو زوال ملک اپنے کا یقین ہوگیا اور اپنی عزت وسلطنت کے جانے کا باور آگیا اُسوقت بادیدہ گریان وبادل بریان بام ایوان سے نیچے اُترکر بیت المال سے خزانہ وجواہر لیا اور توشکخانہ سے خلعتہاے گران بہا اور کوٹھون سے ظروف قیمتی اور کچھ اور چیزین بے بہا ہمراہ لیکر باقی جو کچھ اُسکے یہان آلات وسامان حصار سے یا جو کچھ اسباب سد وغلہ وغیرہ قسم کھانے پینے سے جمع تھا اور جس قدر کے گلہ دواب جنس بقر وغنم وغیرہ سے موجود تھا سب وہین چھوڑدیا اور اپنے اہل وخواص اصحاب کو لیکر نکل گیا وبعدازان اندرون شہر قصوی اول جو شخص داخل ہوا وہ یعقوب الہذلی تھے اور ہمراہ انکے جماعت فرسان تھی جو جماعت قعقاع بن عمرو کہلاتے تھے اور شہر قصوی وہ تھا جو منتہاے بلاد مدائن وغیرہ کے واقع تھا اسکو بستانہ کہتے تھے اور وہی تختگاہ ومسکن بادشاہ کسری کا تھا چنانچہ شہر کے کوچون اور تنگ گلیون مین گھس گئے پھر کہین کسی دشمن سے

ملاقات نہ ہوئی وبعد ازان سعد نے عزم کیا کہ شہر قصوی مین داخل ہون جیسا کہ سابق مین زہیر بن جویریہ کو حکم کیا تھا
کہ اپنا لشکر لیکر وہان جائین غرضکہ سعد اندرون شہر داخل ہوکر شہر مین کو تلاش کرنیلگے اور ایکطرف ایک دوسرا
غول ہمراہ مرقال کے گشت کرتا تھا ناگاہ ایک شخص مرقال کے تئین ملا کہ وہ حاجب و مصاحب کسریٰ کا تھا مرقال
اُسکی فارسی زبانمین اُس سے باتین کرنیلگے تب وہ بولا کہ عرب بعبور دریا ہماری طرف درآئے ہین وہ یہ کہتا تھا مگر مرقال کو
نہین جانتا تھا کہ یہ بھی عرب ہی چنانچہ مرقال نے بھالا مارکر اُس کو قتل کر ڈالا اور اُسکے غلامون کو اسیر کرکے سعد کے
پاس حاضر کیا اور بعضی روایات مین مذکور ہی کہ مرزبانان کسریٰ سے ایک بڑا زمیندار تھا اور شہر مین روز داخلہ عرب کے
وہ بھی داخل تھا مگر عربون سے اسکو کچھ بیم و ہراس نہ تھا اور وہ اُس روز اپنے گھر سے کسی کام کو نکلکر اپنے گھر کو پھر اجاتا تھا کہ
اُسنے دیکھا کہ غلمان وغیرہ اُسکے گھر والے بعجلت تمام نکل رہے ہین اور مال و اسباب نکال رہے ہین تب اُس مرزبان نے پوچھا
تمھارا کیا حال ہی وہ بولے کہ زنابیر یعنے بھڑون نے ہمارے گھر و نپر غلبہ کیا اور ہم کو زبردستی نکالدیا یعنے عربونکے خوف کے مارے
سے ہم بھاگے جاتے ہین پھر اُسنے اہل شہر سے شدت شور و بکا اور اُن کا نالہ و واویلا سُنا اور وہ سب اپنا منھ پیٹتے تھے یہ
دیکھکر اُس دہقان نے اپنا ساز حرب نکالا اور زرہ پہنی ہتھیار لگائے اور اپنا گھوڑا طلب کرکے اسپر زین کسا تین بار مضبوط
کرکے باندھا تینون دفعہ رکاب دوال ٹوٹ گئی اسی اثنا مین ایک سوار عرب آیا اور اُسکو نیزہ مارکر بولا لے اس وار کو کہ مین
ابن المخارق ہون پھر وہ سوار اُسکو مارکر چلا گیا اور اُسکی رخت و سلاح پر کچھ التفات نہ کی اور جس وقت سعد داخل شہر
ہوے تو ایوان کسریٰ کو تلاش کرنیلگے پھر جب ایوان مین بھی داخل ہوئے تو یہ آیہ پڑھنے لگے وَاَورَثنَاھَا قَومًا اٰخَرِینَ یعنے
بعد ہلاک قوم کفار کے درباب مکانات و باغات اُنکے و درباره تنعمات و ضیاعات کے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اور ہمنے
اُن کی سب چیزون کا وارث اور قوم کو کیا اور جس وقت سعد داخل ایوان ہوے تو گھوڑے سے اتر کر پیدل ہوے اور
اُسمین نماز شکرانۂ فتح آٹھ رکعتین ادا کین کہ درمیان رکعات کے فصل نہین کی یعنے آٹھون رکعتین ایک سلام سے پڑھین
اور ایوان کو مسجد قرار دیا اور **راوی** کہتا ہی کہ اس ایوان مین پیکر تصویر خضر علیہ السلام نصب تھی اُسکو اسی حال پر
چھوڑ دیا یعنے نہ مٹایا نہ خارج کیا اور جس روز سے ایوان مین داخل ہوے تو بسبب قصد قیام چند روز کے وہان
اتمام نماز کیا یعنے قصر سفر موقوف کرکے نماز حضر تمام و پوری پڑھی اور وہان نماز کو جمع کیا یعنے ظہر و عصر ایکساتھ اور
مغرب و عشا کو ایک ساتھ جمع کرکے پڑھا اور وہ روز داخلۂ ایوان کا روز جمعہ تھا تو اول نماز جمعہ جو ملک عراق مین
پڑھی گئی وہ یہی جمعہ تھا کہ مدائن مین پڑھا گیا یعنے جب سے وارد ملک ہوے تھے تو برابر سفر رہا اور نماز قصری پڑھتے رہے
کسی مقام پر قیام نہ ہوا تھا کہ اتمام نماز کرتے یا نماز جمعہ پڑھتے مگر مدائن مین بعد فتح جو بہ نیت قیام مقام کیا تو اتمام نماز و نماز
جمعہ دونون کو ادا کیا بعد ازان سعد ایوان سے بعد تین روز کے نقل و حرکت کرکے قصر ابیض مین آئے اور عمرو بن مقرن
کو اموال غنائم پر داروغہ مقرر کرکے حکم کیا کہ جسقدر مال و اسباب خزینہ و قصرہای کسریٰ مین اور جو کچھ اسکے محلات و ایوان

ودیگر مکانات یا بازارون مین ہو سب جمع و فراہم کرو اور اسکا شمار کرکے فہرست وتعلیقہ کرلو اور جب اہل مدائن نے دیکھا
کہ تمام عرب اُس سرزمین مین یکجا مجتمع ہوگئے تو وہ سب بھاگ نکلے اور جسقدر مال و اسباب بنا اُٹھا سکے لے بھاگے مگر جو
کوئی اُنمین سے جو کچھ لے بھاگا وہ سب مسلمانون نے اُن سے چھین لیا اور سعد کے پاس حاضر لائے اور سعد نے اُس سبکو
سپرد عمرو بن مقرن کیا کہ اُسنے شامل اس مال کے کر دیا جو بیت المال مین جمع ہوا تھا اور اول شہر جو جمع کی گئی وہ یہی
مال و اسباب ہے جو قصر ابیض و منازل کسریٰ اور سائر امکنہ مدائن مین فراہم کیا گیا یعنے قبل اسکے جو کچھ مال غنیمت کہین ہاتھ
آتا تھا وہ مسلمانون مین تقسیم ہو جاتا تھا مگر اِس مرتبہ بیت المال مین جمع کیا گیا اور جہد بن سبار نے بیان کیا
کہ جب ہم مدائن مین پہونچے تو ایک انبار کی طرف ہمارا گذر ہوا اُسپر سر پوش برنجی ڈھکا تھا ہم کو یقین جانا کہ کچھ کھانا ہی پھر
جب اُس سرپوش کو اُٹھایا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک ظرف کلان سونے چاندی کا ہے اُسمین بہت سا کافور تھا سو ہم نے جانا
کہ وہ نمک ہے اور راوی نے کہا کہ اسی عرصہ مین زہیر تبلاش وطلب منہزمین کے برآمد ہوئے جب جسر نہروان پر پہونچے
تو کیا دیکھتے ہین کہ اس پل پر بہت سے اہل فارس بتمام ساز و سامان اپنے و بکمال زینت و آرایش مجتمع ہین اور بالائے جسر
ایک اژدہام ہو اسلیے کہ ایک بغل ان کا پانی مین گر پڑا تھا تو وہ سب ہجوم کرکے اُس کو نکال رہے تھے و بایکدیگر شور و غوغا
کرتے تھے اتفاقاً اُسی ہنگامے مین ایک اور استر پانی مین گر گیا تو وہ لوگ بڑے ہرج مرج مین تھے پھر جب مسلمانون نے یہ
حال مشاہدہ کیا اُسوقت زہیر نے کہا اس استر کیلیے کوئی امر عظیم ہی اسلیے یہ سب اُسکے درپے ہین پس اُسوقت اُنپر حملہ کرو اور
تلوارین مارو تب ہم لوگون نے اُنپر حملہ شدید کیا اور اُن مین بہتون کو قتل کیا اور باقی بھاگ گئے اور ہمنے اُس استر کو جو نکال
لیا تو دیکھا کہ اُسپر حلہ کسریٰ اور خلعت پر زر تھا اور اُسکی ایک زرہ گران قیمت تھی اور ایک حمیل تھی جس مین جواہر جڑے تھے کہ
اُسکو پہنکر مباحات سے جلوس کرتا تھا آخر وہ سب ہم لے آئے اور سہل بن سابق نے کہا کہ ہم نے استر لیا اور اسکو حوالہ صاحب
اقباض یعنے سپرد دارو غہ بیت المال کے کیا مگر ہم نہ جانتے تھے کہ اُسپر کیا ہی اور یعقوب نے اپنے جد سے نقل کی وہ کہتے
تھے جو لوگ بطلب منہزمین نکلے تھے مین بھی اُنکے ساتھ تھا ناگاہ ہم نے دو استر دیکھے اور اُنکے ساتھ دو ہی آدمی بھی تھے
پھر جو کوئی اُنکے قریب جاتا تھا تو اُس کو تیر مارتے تھے چنانچہ کسی کو اُن کے نزدیک جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی مگر مین نے
عزم بالجزم کرکے اُن دونو نپر حملہ کیا بالآخر دونون کو قتل کیا اور دونون استرون کو پاس صاحب اقباض کے لے آئے
کیونکہ سائر اعراق سے جو کچھ عرب لاتے تھے وہ لکھتا جاتا تھا پھر جس وقت اسکے پاس دونون بغلون کو مین لایا تو اُسنے مجھ سے کہا
ذرا ٹھہر جا تا مین دیکھلون تیرے ساتھ کیا چیز ہے پھر مین نے اُسپر سے پوشش جو ہٹائی اور خود ہی کھولی تو ایک بغل پر تو
تاج کسریٰ اور با اقسام جواہر تھے اور دوسری بغل پر خلعت و پوشاک کسریٰ تھی اور وہ سب پر زر اور اسمین لعل و
گہر ٹکے تھے اور محمد بن طلحہ و مہلب سے روایت ہی کہ قعقاع جس وقت بطلب و تلاش منہزمان کے روانہ ہوے تو
ایک سوار سواران فارس سے ملاقات ہوئی تو وہ مسلمانو نپر حملہ کرنے لگا اور یہ لوگ اُس سے پریشان ہوے اور بہت گھبرائے

اور کوئی ایسا نہ تھا جو اُسکے نزدیک جا سکتا اسوقت قعقاع نے اپنے عزم بالجزم اور شدت صولت سے اسپر قصد کیا اور
اُس سے کہا ہوشیار ہو جا اے سگ پلید قتال سے مرد ذی باس شدید کے یہ کہکر اُسکو بھالا مارا پھر قتل کیا اور اُس کے
اسباب ہمراہی مین سے دو صندوق مقفل ہاتھ لگے ایک کو جو کھولا تو اُسمین پانچ تلوارین تھین مطلا بذہب و زر کوفت
اور زرہین کسرٰی کی اور مغفر و منطقہ اُسکا یعنے خود و کمر پٹکا اور دوسرے کو جو کھولا تو اُسمین زرہ ہرقل بادشاہ روم تھی
اور زرہ ملک مایان ترک اور اور زرہین طائفہ ملوک کی تھین جو بہنگام ستیز قبل از گریز ہمراہ کسرٰی موجود تھے اور اُن
تلوارون مین ایک تلوار تو کسرے کی کمر کی تھی اور ایک ہرقل کی اور ایک ایک محمود و خاقان و نعمان بن المنذر کی تھی چنانچہ
جسدم سعد بن ابی وقاص نے اُن سب اشیاء کا ملاحظہ کیا اور بولے ای قعقاع ان تلوارون مین جونسی تجھے پسند ہو
تو اُٹھا لے اور اس سے اعدائے دین کے ساتھ جہاد کر تب قعقاع نے شمشیر ہرقل اُٹھالی پھر سعد نے اُسکو بہرام گور کی زرہ
بھی دی اور باقی اسباب کتبتہ الخرساء یعنے جماعت قعقاع کے تئین عطا کیا مگر تیغ کسرٰی و تیغ نعمان دونون کو برلے نذر
امیر المومنین رکھ لیا اسلیے کہ شمائل خمس کے مع تاج مرصع کا رو پوشاک زرتار بھیجینگے اور صحابہ مین سے ایک شخص ناقل
تھا کہ ہنگام تعاقب فراریان لشکر کسرے کے مین بھی غازیون کے ہمراہ تھا اُسی ہنگامہ دار و گیر مین کہ مین ایک راستے
پر چلا جاتا تھا ناگاہ اثناے راہ مین ایک شخص مجکو ملا اور وہ اپنے حمار پر سوار تھا مگر مجھے دیکھکر وہ پشت خر سے اُترکر
پیدل ہو گیا اور اس کو جلد جلد ہنکا لیچلا یہان تک کہ نہر پر جا پہونچا اور گذر گھاٹ تلاش کرنیلگا لیکن اسکو پار اُترنا
ممکن نہ ہوا تب مین اُسکے نزدیک گیا اور وہ مجھپر تیر چھوڑنے لگا اُسوقت مین اُسکے تیر سے اندیشہ ناک ہوا بالآخر مین بھی
اُس کا تیر کاٹکر اور زد بچاکر اُسپر حملہ آور ہوا اور پہلے وار مین اسکو قتل کیا اور اُسکا خچر لیلیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ اُسکا ساتھی
ایک آدمی اور بھی ہے اور اُسکے پاس بھی ایک خچر ہے مگر وہ اپنے رفیق کو کشتہ دیکھکر اپنا خر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین اُن دونون
خچرون کو لے آیا اور صاحب اقباض یعنے مہتمم بیت المال کے تئین سپرد کر دیا اُسوقت اُن دونون خر کی پشت زین سے
پاکر و پوشش جو اُٹھاکر دیکھا تو یہ تماشا دیکھا کہ ایک خچر پر تو ایک گھوڑا از زر و نقرہ سے بنا ہوا تھا اور اُسپر زر و جواہر قسم
قسم کے جڑے ہوے تھے اور اسیطرح کی اُسکی لگام بھی اور ایسا ہی اُسکا زین بھی تھا اور دوسرے خچر پر ایک اونٹنی
سونے چاندی کی بنی ہوئی اور اُسپر پالان سونے کا جڑاؤ اور اُسکی مہار بھی سونے کی اُسمین تمام نگینہ ہاے یاقوت
بٹھائے ہوے اور اسپر ایک مرد ناقہ سوار بھی سیمتن زرین پیراہن محلی بجواہر فرد و مرصع بلاجورد تھا چنانچہ کسرٰی کبھی
وہ فرس معرکہ اور کبھی وہ ناقہ بتمغہ اپنے تاج مین لگاتا تھا اور اُس سے سائر ملوک روے زمین پر تفاخر و مباحات
کرتا تھا اور ابو عبیدۃ الھبری نے بیان کیا کہ جب ہبوط و نزول مسلمانون کا مدائن مین ہوا اور مہتمم بیت المال
غنیمت جمع کیا جاتا تھا اور سائر مردم جو کچھ لاتے جاتے تھے وہ سب اُسی دارو غہ کو سپرد کرتے جاتے تھے پھر جس وقت یہ
دونون حمار اُسکے حوالہ ہوے تو اُسنے کہا واللہ مین نے کبھی ایسی چیزین نہین دیکھین بعد از ان اُنہون نے اُس شخص سے جو دونون

حمار کو لایا تھا قسم خدا کی دیکر پوچھا کہ اُسکے سوا تو نے کچھ اور بھی راکب حمار سے لیا ہی یا ان اِن چیزون مین سے کچھ تو نے بھی نکال لیا ہی وہ بولا واللہ اگر خدا نہ ہوتا یعنے مین اگر خدا کو حاضر و ناظر نہ جانتا تو یہ دونون حمار تمھارے پاس نہ لاتا تب اُس مہتمم نے کہا خیر مجھے تو یہ بتا کہ تو کون شخص ہی اُسنے کہا واللہ مین تجکو اپنا نام و نشان نہ بتاؤنگا اسلیے کہ تو میری مدح و ستایش کرے و لیکن مین حمد خداوند عز و جل کرتا ہون اور اسکے عطاے ثواب بیحساب پر راضی اور اُسکے جزاے خیر کا امیدوار ہون یہ کلام کرکے وہ وہان سے روانہ ہوا مگر ایک آدمی دار وغہ کے خدام مین سے اُس شخص کے پیچھے ہو لیا اور کچھ آگے جاکر لوگون سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہی لوگون نے بتا دیا کہ یہ عامر بن عبد القیس ہی **راوی** کہتا ہی کہ پھر خبر اس گفت و شنید کی جو درمیان عامر و مہتمم بیت المال کے ہوئی تھی سعد بن ابی وقاص کو پہونچی تو اُنھون نے کہا مین قسم کھاتا ہون اُس خدا کی جس کا کوئی شریک و ہمسر نہین کہ اصحاب جیش قادسیہ مین سے یعنی ہمارے اس لشکر مین سے مین کسی کو ایسا نہین جانتا ہون کہ وہ طالب جاہ و جلال دنیا ہو چنانچہ ہمارے نزدیک تین شخص متہم بلوث ہوے تھے تو ہم نے ایک شخص کو واسطے تفحص احوال کے اُنکے پیچھے لگا دیا تھا سو ہم اُن کے اوصاف امانت و زہد و دیانت سے عاجز رہے اور تینون مین سے ایک تو طلحہ بن خویلد جو بعد ختم المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مدعی نبوت ہوا تھا اور دوسرا عمرو بن معدیکرب اور تیسرا قیس بن ہبیرہ اور **راوی نے کہا مجھ سے روایت کی** ہی اُن اشخاص نے جو حاضر فتح مدائن تھے کہ جب ہمنے بعد فتح قصر ابیض کے وہان سے کوچ کیا تو کچھ مردمان زمان وہان آکر داخل ہوے اور اُسکو قلعہ پکڑا

زمیندار ۱۲

اور وہ سب اہل فارس مین اشد رزم و قوی عزم تھے اور اُنھون نے آپس مین عہد و حلف کر لیا تھا کہ ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کرینگے پھر جو لوگ مسلمانون مین سے وہان پھر آئے اور متولی و متعہد اُنکے محاصرے کے ہوے وہ قعقاع تھے اور ہم بھی اُنکے ہمراہ تھے پھر جب ہمنے اُن زمینداروں کو دیکھا کہ وہ آمادہ مرگ و جان بکف ہین تو ہم لوگ اُنکے تیر و تاب زر فلاخن کی زد سے ہٹے ہوے محاصرہ کیے رہے آخر جب طول کھینچا کہ نہ ہم کو اُنپر موقع ملا اور نہ وہان سے نکلنے پائے تب ہم لوگ سعد سے شکایت کرنے لگے کہ ہم لوگ اِن گبر بدینون کا محاصرہ کرنے مین اور کہین کے جہاد سے محروم ہین تب سعد نے سلمان فارسی سے کہا کہ تم لوگ ان لوگون کی طرف جاؤ اور براے مصالح امور مسلمین کے کوئی تدبیر اور کچھ فکر کرو یہ سنکے سلمان فارسی اُن کی جانب آگے بڑھے اور فارسی زبان مین اُنسے کلام کرنے لگے تو وہ لوگ تیر چلانے اور پتھر برسانے سے رک رہے اور ٹھہر گئے اور سلمان سے بولے تو کون ہی اُنھون نے جواب دیا مین فرستادہ مسلمین کا ہون اور تم خوب جان لو اس بات کو جو شخص اپنی جان یا مال خواہ اولاد کیلیے مقابلہ کرتا ہی تو اُسوقت ایسا کرتا ہی جب امید مخلصی و رستگاری کی رکھتا ہی و حال آنکہ مین تمھارے واسطے کوئی صورت خلاصی کی نہین دیکھتا ہون کیونکہ یہ تمھارا بادشاہ تو بھاگ گیا اور ہمنے اُسکا ملک و خزانہ لیلیا اب مدائن مین تمھارے سوا اور کوئی مخالف باقی نہین رہا پس تم خدا سے ڈرو مفت اپنی جانون کو ہلاک نہ کرو اور اس قلعہ کو خالی کردو اور ہمارے سپرد کرو کہ اسی مین تمھارے لیے خیر ہی اور تم کو امان ہی جو جہان چاہے چلا جاوے کوئی ہم مین کا تم سے

تعرض نہ کریگا غرض جب اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو جواب دیا کہ جب تک ہم سب لڑکر مر نہ جاوینگے ہرگز یہ قلعہ خالی نہ کردینگے بعد ازان ان لوگون نے سلمان کو تیر مارنا شروع کیا اُسوقت سلمان نے اُنکے حسب حال یہ آیت پڑھی وَرَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِہِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَکَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا یعنے جن لوگون نے کفر کیا تو حقتعالے نے بسبب اُنکے غیظ و بغض کے اُن کو مردود کیا اور باز رکھا کہ وہ امور خیر کو نہ پہونچے اور برکات سے محروم رہے اور حق سبحانہ تعالی مومنون کے حق مین قتال کیلیے کافی و کافل ہوا کہ وہ تعالی شانہ بڑا توانا اور بڑا غالب ہے چنانچہ ایسا ہوا سلمان رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ سے طرف تیرونکے اشارہ کرتے جاتے تھے تو وہ تمام تیر داہنے بائین نکل جاتے تھے یہانتک تیرون مین سے ایک بھی اُنکے جسم پر نہ لگا یہ دیکھکر وہ سب کہنے لگے زینہار زینہار تجکو قسم ہے اپنے اس شخص کی جو تیرا مشارالیہ ہے اور جسکی طرف تو مائل ہے سچ بتا تو کون ہے سلمان نے جوابدیا کہ مین روزبہ یعنے وہ دیرینہ سال ہون کہ ہر آئینہ سن میرا چارسو برس کا ہوا اور آخر ایام مین بخدمت عیسی بن مریم علیہ السلام کے پہونچا یہانتک کہ اس اُمت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین بھی فائز ہوا چنانچہ جب مین اسکی جناب مین حاضر ہوا تو اُسنے میرا اکرام کیا اور جب مین نے اُسکی خدمت گذاری کی تو اُسنے مجھے عظمت بخشی یہانتک کہ مجھے اپنے اہلبیت مین محسوب کیا جیسا کہ فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَہْلَ الْبَیْتِ و بنا بر روایت دیگر سَلْمَانُ مِنَّا اَہْلَ الْبَیْتِ یعنی سلمان ہم اہلبیت یا ہمارے اہلبیت مین سے ہے پھر جسوقت اُن لوگون نے کلام سلمان سُنا تو معرفت سلمان کی اُنکو ثابت و متحقق ہوئی اور خوب یقین ہوا کہ یہ شخص اکابر و ابرار اہل دین اسلام سے ہے اور سامنے سلمان کے اُنھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور بہ آشتی و دوستی پیش آئے اور کہنے لگے واللہ کہ ہم اپنے امر اور اپنے راز کو تم سے کچھ مخفی نہ کرینگے چنانچہ سبب ہمارے قتال کا یہ ہے کہ ہم مال و متاع کیلیے تو لڑتے نہین بلکہ بادشاہ ہمارا کسریٰ جو چلا گیا اور ارادہ شہر نہاوند کا کیا ہے اور اپنی دختر بیمار کو ہمرکاب اپنے ساتھ لیجانے سے متعذر رہا تو اُسکو ہمارے سپرد کر گیا لہذا ہمنے امر اُس شاہزادی کا اپنے اوپر واجب لازم کیا ہے اگر تم ہم کو اُسکے باب مین امان دو تو ہم بنت کسریٰ کے تئین تمھارے سپرد کرین آخر جب سلمان نے اُنکا یہ بیان سنا تو کہا خیر تم ابھی اپنے اس امر کو ملتوی رکھو یہانتک کہ مین جاکر امیر سے مشورہ کرتا ہون تب سلمان وہان سے اپنے لشکر مین پھر آئے اور جو کچھ اُن لوگون کا کلام سنا تھا وہ سب سعد سے ذکر کیا سعد نے کہا ای عبداللہ سلمان بتحقیق کہ مُسلمین تمام عراق مین متفرق ہین مجکو اندیشہ ہے ایسا نہو کہ کوئی اُنمین سے اُنپر آپڑے اور اُنکو اُنکے حال پر باقی نہ چھوڑے اسلیے اُنسے کہدو کہ اگر تم ہماری حمایت مین آجاؤ تو ہمپر تمھاری اعانت واجب لازم ہوجاوے پھر اُسوقت جدھر تمھارا ارادہ ہووے تا مل چلے جاؤ کہ بعد اسکے جو کچھ تمپر وارد ہو البتہ ہم اُسکے ضامن ہین یہ سُنکے سلمان رضی اللہ عنہ پھر اُن زمیندارونکے پاس گئے اور جو سعد نے کہا تھا اُنسے ظاہر کیا چنانچہ اُنمین سے جو لوگ دانشمند تھے وہ کہنے لگے واللہ اگر عرب حق پر نہ ہوتے تو ہم پر یعنے فارس اور روم پر کبھی فیروزمند نہ ہوتے لہذا مقتضائے عقل یہ ہے کہ اب ہم بھی بدین اِن عربون کے رجوع کرین اور اُنکے

سایہ دولت مین بامن وآسایش زندگانی بسر کرین اسلیے کہ یہ قوم محض ارادہ ملک و مملکت نہین رکھتے ہین اور تم اس شخص یعنی سلمان کی عظمت کو دیکھتے ہو اور جو کچھ اسکی کرامت تمھارے روبرو ظاہر ہوئی وہ بھی تم مشاہدہ کرتے ہو غرضکہ بعد اس مکالمہ کے وہ لوگ باب التسر یعنے خفیہ دروازہ جدھر سے پوشیدہ آمد شد وراہ گریز ہوتی ہو کھول کر طرف لشکر اسلام کے چلے پہلے سلمان کے پاس آئے تو وہ اُن سب کو اپنے ہمراہ لیکر امیر سعد کے پاس گئے تا آنکہ وہ سب اُنکے ہاتھ پر اسلام لائے پھر جب یہ امر ہو چکا تو سعد رونیلگے اور کہا اَللّٰھُمَّ اُنْصُرِ الْاِسْلَامَ اے پروردگار اسیطرح تو اسلام کی نصرت کر اور یہ آیہ پڑھا وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنی یہ گردش ایام و انقلاب زمانہ ہو کہ ہم اُسکو درمیان آدمیون کے ہاتھون ہاتھ پھراتے ہین اعنی ملک دنیا یون ہی ہمیشہ دست بدست دورہ کرتا چلا آتا ہو اور چلا جائیگا الغرض سعد نے مہتمم بیت المال سے کہلا بھیجا تو اُسنے جو کچھ مال و خزانہ ملک کسریٰ کا قصر ابیض مین تھا وہ سب تعلیقہ کرلیا پھر جس وقت اموال غنائم مسلمین پر تقسیم ہوا تو اُن زمینداروں کو بھی جو اسلام لائے تھے سارے مسلمانون کے برابر حصہ دیا گیا و بعدازان ہر ایک انمین سے اپنے اپنے مسکن مین آباد ان ہوا پھر جب اور لوگون نے سعد کی یہ عدالت دیکھی اور جو کچھ اُنھون نے نسبت مردم دہقان کے نوازش کی تھی کافہ خلائق نے سنی تو انوقت مرزبان باقتدائے قوم مرزبان داخل دین اسلام ہوے یعنی ہزارون آدمی اُن کی دیکھی دیکھا اسلام لائے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہو موسیٰ بن عبداللہ سے اُسنے عمرو سے اُسنے اپنے جد یحییٰ سے اُنھون نے کہا کہ سوائے روایت مذکورہ بالا کے مجھے روایت دیگر بھی پہونچی ہو وہ یہ ہو کہ جب مردمان لشکر ملک کسریٰ پسپا ہوے اور ہاشم بن عتبہ نے انکا پیچھا کیا تو نوبت اُسکے ترک و تازکی حوالی حلوان تک پہونچی وہان ایک جماعت اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست تھے اور اُنکے ہمراہ بہت سے ہودج و محمل تھے اور اُنپر عماریان تھین اسمین زنانی سواریان تھین اور بہت سے خدام اور کنیز و غلام تھے اور وہ سب ایک محافے کے گرد تھے اور وہ محافہ چوب رطب سے بنا تھا اور اُسپر پوشش رنگ برنگ کی رنگین تھی اور تار تار اُسکا زرین تھا اور بیل بوٹے اُسکے طلائی و مرصع بجواہر بے بہا تھے کہ تلالا اُسکی بینائی زائل وغیرہ کرتی تھی غرض کہ ہاشم نے جب یہ کیفیت دیکھی تو باتفاق اپنے اصحاب کے اُس گروہ پر حملہ کیا اور اُنھون نے بھی اُنپر حملہ کیا و بحال خود صابر و ثابت رہے اور اُس محافے کے لیے بقتال شدید جانفشانی کی کیونکہ وہ محافہ شاہزان دختر ملک یزدجرد بن کسریٰ کا تھا (مترجم کہتا ہو یعنے حضرت شہربانو زوجہ حسین بن علی علیہم السلام) اور اس شاہزادی کو جو شخص اپنے اہتمام مین لیے جاتا تھا وہ ساقر بن ہرمز تھا چنانچہ ساقر کو ہشام نے قتل کیا اور اصحاب ہاشم نے ہمراہیان ساقر سے بہتون کو قتل کیا اور باقی پس پشت پسپا ہوے اور ہشام اس محافہ کو اور اُن خادمون اور کنیزون غلامون کو جو گرد و پیش محافہ جلو مین تھے اپنے قابو اور اپنی سپردگی مین کرکے ان سب کو پاس سعد کے حاضر لائے اور اُن کو خبر دی اس بات کی کہ ان سب کے ساتھ اس محافہ مین بنت کسریٰ ہو یہ سنکے سعد نے یہ آیت پڑھی

شاہزان

اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ یعنے اے پروردگار مالک ملک لازوال توہی ملک وبادشاہت دیتاہی جسکو چاہتاہی اور توہی انتزاع ملک وسلب سلطنت کرلیتاہی جس سے چاہتاہی اور توہی جس کو چاہتاہی عزت وغلبہ عطا کرتاہی اور جسے چاہتاہی ذلیل ومغلوب کردیتاہی بعد ازان سعد نے ملاحظہ خزانون کا کیا بناگاہ اُسمین بڑے بڑے دو صندوق نظر آئے کہ وہ اندر باہر تمام دیباج زربفت سے منڈھے تھے اور اُس مین بساط کسرےٰ یعنی اُسکی مسند رکھی تھی اور یہ مسند وہ تھی جسکے سبب سے وہ سائر ملوک وسلاطین روے زمین پر تفاخر ومباحات کرتا تھا اور وہ سارا پرمتن تھا کہ زرتار اور ریشم بانے سے بنا تھا اور اُسپر دُر ویاقوت ہر رنگ کے اور الماس وزمرد ودیگر اقسام جواہر گران بہا لگے تھے اور طول اسکا یعنے طول مع عرض شصت ذراع تھا اور وہ سارا ایک پاٹ یعنی ایک ٹکڑا بے جوڑ تھا اور اسکا چارون دور چار باغ اور چار گلزار تھا ہر طرف ہر طرح کی بہار تھی ایک جانب تصویرین بنی تھین ایک طرف بوٹے رکھائے تھے اور کلیان لگی تھین ایک سمت کشتہاے فصل ربیع کی بہار اور ایک کنارے میدان سبزہ زار اور یہ سب حریر رنگا رنگ اور جواہر بوقلمون اور طلاے احمر اور نقرۂ خالص سے بنائے گئے تھے اور بادشاہ اس بساط کو ایام سرما مین اپنے ایوان کے اندر بچھواتا تھا جب واسطے عیش ونشاط مے نوشی کے بیٹھتا تھا اور اس بساط کے تئین بساط نزہت وبساط مسرت کہتے تھے اور اُس کو گلشن شاداب جانتے تھے پھر جب عربون نے اسکو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو چادر بازینت وپرقبا ہے **راوی** نے کہا اور جب سعد نے لوگون پر غنیمت تقسیم کی تو ہر ایک سوار کو بارہ بارہ ہزار دینار حصہ پہونچا اور وہ سبھی سوار تھے ان مین پیدل نہ تھے اور جو لوگ وہان حاضر نہ تھے بلکہ شہر حیرہ مین عورتون اور بچون کے ہمراہ تعینات تھے اُن کا سہم بھی نکالا گیا پھر وہان کے مکانات بھی لوگون کے درمیان تقسیم کیے اور متولی فیض یعنے خزانہ دار تو عمرو بن عمر المدائن تھے اور مہتمم تقسیم کے سلیمان ربیعہ ہوے تھے اور فتح مدائن ماہ صفر مین ہوئی تھی اور خمس واسطے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے نکالا گیا تھا اور جب ارادہ تقسیم بساط کا کیا تو کسی کے ذہن مین نہ آیا کہ اُسکی قسمت کسطرح کی جاوے تب سعد نے کہا اے گروہ مجاہدین میری راے مین آتا ہی کہ اس بساط کو ہم بخدمت عمر رضی اللہ عنہ کے بجنسہ بھیجدیوین اُنکو اختیار ہی وہ جو چاہینگے کرینگے یہ سُنکے سب کے سب ایک زبان ہوکر بولے جو آپ کی راے ہی بہت خوب اور انسب ہے آخر اس بساط کو پھر اُسی صندوق مین رکھدیا اور مال خمسہ پر اُسکو اضافہ کیا اور یہ نامہ لکھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِلَى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ عَامِلِهِ عَلَى الْعِرَاقِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَمَّا بَعْدُ فَسَلَامٌ عَلَيْكَ وَإِنِّي أَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأُصَلِّي عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا مَنَحَنَا بِالظَّفَرِ عَلَى الْعَدُوِّ الَّذِي أَطَاعَ شَيْطَانَهُ وَأَرْخَى فِي مَيْدَانِ الْغَيِّ عِنَانَهُ وَقَدْ أَعَزَّنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيْلِ الْعِبَادَةِ وَلَقَدْ أَخَذْنَا الْمُلْكَ مِنْ يَزْدَجَرْدَ بْنِ شَهْرِيَارَ فِي كَثْرَةِ أَطْرَادِهِ وَاخْتِرَازِ دَوْسِ أَجْنَادِهِ الَّذِي جَاءَتْ الْهَيْبَةُ دِيَارَهُمْ وَضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ وُجُوْهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَأَنَّ الْكَافِرِيْنَ

لَامَوْلَی لَهُمْ وَقَدْ اَنْهَزَمَ عَدُوُّ اللّٰهِ بَعْدَ مَا قَتَلْنَا جُنْدَهٗ وَاَخَذْنَا اِبْنَتَهٗ وَاِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ اَمْرَكَ
فِيْمَا يَكُوْنُ بَعْدَ هٰذَا وَنَحْنُ مُقِيْمُوْنَ عَلَی الْمَدَائِنِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَكَاتُهٗ یعنے ابتدا کی جاتی ہے اس نامہ کی باسم خدا وند رحمان ورحیم کے اور روانہ کیا جاتا ہے
بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے منجانب اُن کے عامل سعد بن ابی وقاص کے جو ملک
عراق پر مامور و مقرر ہی کہ بعد حمد خدا اور درود سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے آپ پر ہمارا اسلام
اور مین سپاس اُس خدا کی کرتا ہون جسکے سوا کوئی دوسرا مستوجب و شایان پرستاری نہین ہی اور درود بھیجتا
ہون اسکے نبی مختار پر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر کہ اُسنے ہمارے ساتھ لطف و احسان کیا ہی بسبب ظفریاب کرنے
کے ایسے دشمن پر جو اپنے شیطان کا مطیع ہی اور اُسنے میدان گمراہی مین اپنی باگ ڈھیل دی ہی اور حال یہ ہی کہ حقتعالے
نے ہم کو خوبی عبودیت پر جرأت و استطاعت بخشی ہی تو اس رو سے ہمنے تمام ملک ملک کسریٰ کا تسخیر کرلیا ہی و حال آنکہ
اُسنے بکثرت حملے کیے اور بارہا جنگ آوری کی باوجود کمال تندی و سرکشی اُسکے سرن لشکر کے جن کی ہیبت و رعب
کی اُنکے دیار مین بڑی دھاک تھی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ملائکہ رو و پشت پر مارتے تھے یہ اسلیے کہ اللہ مومنون کا مولیٰ
و ناصر ہی اور کافرونکا کوئی حامی و مددگار نہین غرض بعد ازان کہ ہم نے لشکر مخالف کو تہ تیغ کیا تو وہ دشمن خدا یعنے
یزدجرد بھاگ گیا اور ہمنے اُسکی دختر کو لیلیا اور اب ہم منتظر حکم آپکے ہین اس بات مین کہ بعد اسکے کیا کیا جاوے اور
بالفعل ہم مدائن مین مقیم ہین اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت و برکات خدا سب پر نازل ہو فقط
چنانچہ یہ عریضہ مع مال بشیر کو تفویض کیا اور پانسو سوار ہمراہ کردیے اور بنت کسریٰ کو بھی اسکے محافے مین سوار اور اُسکے
خدم و پرستاران کو ساتھ کرکے سپرد بشیر کیا بعد ازان رائے مین سعد کی یہ امر گذرا کہ ایک بشیر نقیب بشارت دہندہ
فتح مدائن کا بھی ساتھ جانا چاہیے اور آگے آگے اموال خمس کے رہے اور جیسا کچھ حق تعالیٰ نے مسلمین پر فضل و انعام کیا ہی وہ
سب بیان کرتا چلے تاکہ ہیبت و رعب فتوح دلون مین زیادہ ہو پس اس کام کیلیے حبیش بن ناجد الاسدی یا والسد اثم
ابن ہلال کو بھیجدیا وہ اپنے ناقہ پر سوار ہوکر بقصد مدینہ نکلا اور طی منازل و قطع مراحل مین تعجیل کرتا تھا اور دستور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ نماز صبح بقراۃ سورہ کوچک و مختصر پڑھکر اپنے ناقہ پر سوار ہوکر سمت طریق عراق متوجہ
ہوتے تھے و منترقب و متفحص رہتے تھے کہ اخبار مسلمین سے دیکھیے کیا کیا بات سنائی دیتی ہی چنانچہ ایک روز حسب معمول اُسی جانب
سوار چلے جاتے تھے ناگاہ کیا دیکھتے ہین کہ حبیش اپنے ناقہ پر سوار سامنے سے نمودار ہو اپھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اُسکو دیکھا تو اسکی طرف قصد کیا اور پاس جاکر اُس سے استفسار حال کیا کہ بندۂ خدا تو کہان اور کدھر سے آتا ہی اُسنے
عرض کی یا امیر المومنین مین مدائن سے آتا ہون تب پوچھا تیرے پاس و ہان کی کیا خبر ہی خدا تیری آنکھین ٹھنڈی رکھے اور
تیری مغفرت کرے اُسنے کہا یا امیر المومنین مژدہ باد بفتح تام و بسعادت تمام کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ نے لشکر مشرکین کو شکست دی

وَدَابِرُ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ یعنی حق تعالیٰ نے پیچھا قوم منکرین کا کاٹ دیا کہ اُنکے پیچھے والا کوئی باقی نہ رہا تا اُنکی حمایت و پشت پناہی کرے اور کنایہ استیصال اور قطع نسل سے بھی ہی اور اسنے اُنکے دیر و دیار خالی اور ویرانہ ہوگئے اور اُنکے آثار و نشان مٹ گیے اور ہر ایک اُنکے یعنے سارے اسپ و شتر تلف ہوگئے اور تمام فوج و جماعت اُنکی اُلٹ گیٔی اور تمام جمعیت اُنکی پراگندہ ہوگیٔی اور اُنکے محلات و عمارات خراب ہوگئے اور مدتہاے زندگانی اور عمرین اُنکی کوتاہ ہوگیٔین اور احوال اُنکے پریشان ہوگئے اور مسکن اُنکے بیچراغ اور وطن اُنکے ویران ہوگئے چنانچہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مقال نوید اشتمال سنا تو حمد و ثناے خداوند متعال بجالائے اور بولے کہ وہ اپنے مامن و مادی سے آوارہ و خوار ہوگئے بعد ازان وہان سے اپنے دولتسرا کو پھرے اور جیش ساتھ ساتھ فتح مدائن کا ذکر اور وہان کی باتین کرتا چلا یہانتک کہ مسجد مین پہونچے اور لوگ یہ خبر بہجت اثر سنکر جوق جوق غول غول ہر طرف سے آنیلگے کہ مسجد تمام اژدہام انام سے پُر ہوگیٔی اور کشمکش ہونے لگی اور جیش سامنے کھڑا ہوا اُن سب سے بیان حالات کرتا تھا اور مردم حضار حمد و ثناے کثیر سے ستایش خدا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے تھے و بعد ازان بشیر بھی مع مال خمس وغیرہ کے آپہونچا کہ علاوہ اس مال کے اُسکے ہمراہ شاہزادی بنت کسریٰ بھی تھی اور اُسکے ساتھ کسریٰ کی پوشاک اور تاج و سلاح اُسکا اور اُسکی بساط تھی پھر جب عمر رضی اللہ نے یہ سب چیزین ملاحظہ کین تو کہنے لگے یہ شخص جسنے ہمارے لیے یہ سب اشیاء ہدیہ بھیجا ہی بڑا امین ہی یعنے سعد بن ابی وقاص اُسوقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اب تم غنی و تونگر ہوے چاہیے کہ بذل رعایا کرو یہ سنکے عمر رضی اللہ نے بعد ادلے حمد و ثناے خدای عز و جل کے مال خمس سے حصہ اُن مسلمین کا بھی نکالا جو غائب وقت تھے اور باقی خمس بموضع خود بجاہاے مناسب تقسیم کیا بعد ازان صحابہ سے کہا مجھے مشورہ دو کہ در بارۂ اس قطیفہ کے جو گلیم ہے یعنے بساط کیا عمل کرون لوگون نے کہا ہم سے آپکی راے بلند و برتر ہی مگر علی رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ مَدَّخِلْ عَلَیْکَ جَهْلٌ وَلَا تَقْبَلْ شَکًّا وَاِنَّهٗ لَیْسَ لَکَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ فَاَمْضَیْتَ وَلَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ وَاَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ یعنے تو اپنے اوپر جہل و نادانی کو راہ نہ دے اور شک مین نہ پڑ اسلیے کہ مال دنیا سے تیرے لیے کچھ نہین ہی یعنے ساتھ نہ جائے گا مگر جو کچھ کسی کو تو نے عطا کیا پس وہ تو البتہ تو نے امضا و اجرا کیا یعنے وہ جاری رہا اور جو تو نے پہنا وہ بوسیدہ کر ڈالا اور جو تو نے کھایا وہ کھو دیا تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوالحسن یہ سب راست و درست ہے بعد ازان اُس بساط کو ٹکڑے ٹکڑے کروا کر درمیان مردم تقسیم کردیا چنانچہ اُنمین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک ٹکڑا ملا پھر جب جسنے اُس کو بیچا تو معاوضہ اُس کا بیس ہزار دینار پایا پھر جس وقت توزیع و تقسیم قطعات بساط سے فارغ ہوے تب محکم بن رواحہ بلایا گیا اور یہ شخص اہل مدینہ مین سب سے بڑا جسیم و تنا ور تھا و نیز بڑا کج خلق اور بدمزاج تھا اور جب وہ آیا تو اسکو خلعت کسریٰ کا پہنایا اور اسکی حمیل مجلی بجواہر اسکے گلے مین ڈالی اور اُسکا تاج اُسکے سر پر رکھا اور اُسکے دونون سوار یعنی دستانے اسکے دونون ہاتھون مین پہنائے اور منطقہ پٹکا اُسکا اُسکی کمر مین باندھا غرضکہ جب سب راحلہ و حلیۂ کسریٰ بن رواحہ کے تن پر سجا

اور تمام پوشاک اُسکی اسکو پہنائی اور اسکا ہتھیار لگایا اور زرہ و خود وغیرہ ساز حرب سے اُسکو آراستہ کیا اُسوقت لوگون نے
جو اُسکی طرف نگاہ کی تو شان کسریٰ جو اُسکی بادشاہی مین تھی نظر آئی (مترجم کہتا ہو کہ ابن رواحہ کو موافق زی کسریٰ
کے آراستہ کرنا اور اُسکے تئین شبیہ اُسکی بنانا از برائے عبرۃ الناظرین کے تھا و بس) چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے
شبیہ کسریٰ دیکھکر لوگون سے خطاب کیا کہ عبرت کرو دُنیا سے اور دیکھو اُسکے انقلابات کو نسبت اہل دُنیا کے کہ مصائب
و مہلکات اُسکے کیسے کیسے نظر آتے ہین یہی کسریٰ تھا کہ باعث کثرت اپنے مال و خزانہ و ذخائر و جواہر کے اور بسبب علو
عزت و وفور جنود کے سائر ملوک دُنیا پہ ہمیشہ تفاخر و تکبر کیا کرتا تھا ولیکن اُسنے باوصف اینہمہ مقدرت کے کچھ اپنی ذات
خاص کیلیے نہ کیا نہ بیش خدا اس سے منتفع ہوتا مگر یہ کہ اُمید کاذب نے اُس کو مغرور کر دیا یعنے خیال باطل نے اُسکو
دام فریب مین ڈالا آخر حق تعالی نے اُسکو پکڑا اور اُسکی جائے پناہ سے اُسکو باہر نکالکر آوارہ خانمان کر دیا یہانتک کہ
جو کچھ اُسنے اپنے دین و دُنیا مین اکتساب کیا ہو اُسی مین مرتہن و مبتلا رہیگا بعد ازان پھر لوگون سے بیان کیا کہ
اے گروہ مردمان دیکھو یہ بادشاہ مدائن کا تھا کہ اپنے اصحاب سے جدا اور اپنے ارباب اقربا سے تنہا رہگیا اب وہ حشمت
و سلطنت کہان ہے اور وہ تمام لشکر و مددگار کدھر ہین اور کہان گئے وہ غلمان و خدام اور کیا ہوئین وہ کنیزین وہ
کیا ہوے وہ غلام کہان وہ تاج و کلاہ اور کہان وہ جیش ہوا خواہ کدھر وہ فرس و فیل اور کدھر وہ دوست خلیل بعد ازان
یہ آیت پڑھی قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ یعنے اے نبی تو لوگون سے کہدے کہ مال و متاع دُنیا نہایت قلیل و ہیچ ہو یعنی کچھ مال نہین
بعد ازان لوگون سے مخاطب ہوے کہ اے جماعت اصحاب مَنْ کَانَ مِنْکُمْ یَدٌ سَابِقٌ یعنی تم مین سے جس کا ہاتھ سبقت رکھتا ہو
یہ کنایہ ہو اسبات سے کہ جس کا کچھ حق و استحقاق سابق ہو چاہیئے کہ وہ اُٹھکر سامنے آوے یعنی بیان کرے تب
عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوے اور بیان کرنے لگے یا امیر المومنین مین پسر ہون صاحب و خلیل رسول خدا
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اور پسر ہون اُس شخص کا جو پہلے سب سے ایمان لایا اور جسنے رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی پشت
پر اُٹھایا اور آنحضرت علیہ السلام کی تصدیق کی اور نصرت کی اور مال اپنا راہ خدا مین بذل و تصدق کیا اور اُنکے ساتھ داخل
غار ہوکر یار غار ہوا اور اُنکے سامنے کافرون سے جہاد کیا اور جھگڑے والون سے جھگڑا اور ان لوگون سے با قتضا مجادلہ پیش آیا آنکہ
اُسی کے بارہ مین حقتعالی نے یہ آیہ نازل کیا لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قَاتَلَ یعنی کوئی تم مین سے برابری نہین
کر سکتا اُس شخص کی جس نے اپنا بذل مال کیا پہلے فتح مکہ سے اور مقاتلہ کیا راہ خدا مین یہ سُنکے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ
تو اپنے بیان دعوی مین سچا ہو اور تو نے بہت کم فضیلت اپنے پدر کی بیان کی بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن کو
خلعت اور دس ہزار درہم عطا کیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب سے خطاب کیا کہ اب تم مین سے کون شخص بنا بر
اظہار اپنی حقیقت کے میرے سامنے کھڑا ہوا چاہتا ہو تب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوے اور بیان کرنے لگے کہ مین
وہ ہون جسنے ہنگام عسرت کے سامان جیش کا مہیا کر دیا تھا اور مین بیر رومہ پر حاضر ہوا اور مین نے قرآن کو تالیف و جمع کیا اور

مین نے دو رکعت مین قرآن ختم پڑھا ہی اور مین نے دو دختروں سے عقد تزویج کیا یعنے زینب و کلثوم دختران نبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے اور مین نے دو قبلہ کی جانب نماز پڑھی ہی اور مین نے محبت خدا و رسول مین اپنا مال بذل کیا ہی اور
مین وہ ہون جسکے حق مین حق تعالی نے نازل کیا ہی اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ
رَبِّهٖ یعنے کیا وہ جو فرمانبردار اور نماز گذار ہی اوقات شبون مین جبکہ وہ سجدہ اور قیام کرنیوالا ہی اور وہ خوف خدا رکھتا ہی
اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہی پس ایسے شخص سے برابر نہین ہو سکتا وہ شخص جو ایسا عمل نہین کرتا ہی تب عمر
رضی اللہ عنہ نے کہا احسنت یا ابا الیقظان یعنی ای ابو یقظان تونے کیا خوب کہا مثل تیرے کون ہی کہ کذب سے دور اور باز رہا ہو پھر انکے لیے
بھی دس ہزار درہم کا حکم کیا ثُمَّ اِنَّهٗ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ الزَّاهِدَيْنِ وَالْغُصْنَيْنِ النَّضِرَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
وَرَيْحَانَتَيْ نَبِيِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ لَهُمَا يَا حَبِيْبَيَّ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا مِنْ مِثْلِكُمَا مَنْ يَّفْتَخِرُ وَقَالَ اَلَيْسَ اَنْتُمَا سِبْطَيِ
الرَّسُوْلِ اَلَيْسَ اُمُّكُمَا فَاطِمَةَ الْبَتُوْلُ اَلَيْسَ اَبُوْكُمَا سَيْفُ اللّٰهِ الْمَسْلُوْلُ اَلَيْسَ فِيْ بَيْتِكُمَا نَزَلَ التَّاوِيْلُ
اَلَيْسَ كَانَ سَادِسُكُمَا تَحْتَ الْعَبَا جِبْرَئِيْلُ اَلَيْسَ فِيْكُمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِجَلِيْلِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ
فَاِنِ افْتَخَرْتُمَا فَلَكُمَا الْفَخْرُ الْبَلِيْغُ یعنے بعد از عطا و بخشش عبد الرحمن و عثمان رضی اللہ عنہما کے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طرف دو برادر صاحبان زہد و ورع کے نظر کی اور وہ دونون شاخین سرسبز
اور دونون سردار جوانان اہل جنت اور دونون دو گل ریحان نبی اس امت کے تھے یعنی حسن و حسین علیہما السلام
تب اُن دونون سے کہا اے میرے حبیبو کہو تم دونون کو کونسی حاجت لائی ہی مثل و ہمسر تم دونون کا کون ہی جو فخر
و مباہات کرے اور کہا کیا تم دونون نواسے رسول مقبول کے نہین ہو کیا مادر تم دونونکی فاطمہ بتول نہین ہی کیا پدر
تمہارا خدا کا سیف مسلول یعنی برہنہ شمشیر نہین ہی کیا درمیان تمھارے تاویل قرآن نازل نہین ہوئی ہی کیا تم مین
زیر عبا چھٹا شخص جبرئیل نہ تھا یعنے تم پنجتن اہل کسا مین ششم جبرئیل بھی داخل تھا کہ اسکو بھی سادس آل عبا ہونیکا فخر
و ناز تھا اور کیا حق سبحانہ و تعالی نے تم مین یہ حکم نازل نہین کیا ہی کہ نیکوکار و نیز کوئی سبیل مداخلت و دست اندازی
نہین ہی غرضکہ اگر تم دونون فخر کرو تو تمھارے لیے بہت بڑا فخر ہی و بعد ازان ہر ایک ان دونونکے لیے بیس بیس ہزار
درہم دینے کا حکم کیا اسوقت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر لِلّٰهِ دَرُّكَ یعنی حق تعالی تم کو اجر نیک و جزاے خیر عطا کرے
کہ مثل تمھارے کون شخص ایسا کلام کرتا ہی اور کون اسطرح مدح اہلبیت نشر کرتا ہی اور کون ہی جو ایسی ثناخوانی اور اس
اہلبیت سے ذکر خیر اور اس قسم کی شکرگذاری و پاسداری کرے و بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ نے پھر لوگون کی طرف خطاب کیا
اب وہ شخص جسکا باپ امور خیر مین سابق و فائق ہو اٹھکر میرے سامنے آوے یہ سنکر عبد اللہ بن عمر روبرو آکھڑے ہوے
اور عرض کی اے پدر بزرگوار کیا مین آپ کا پسر نہین ہون اور کیا آپ اس امت مین شایان فضائل و حمد و افتخار نہین
ہین اور کیا آپکے لیے فصاحت و لطافت اور وقعت و وقار حاصل نہین ہی کہ آپنے اسلام و مسلمین کی نصرت کی اور آپنے

سنت وسیرت سید المرسلین صلعم کی تبعیت کی اور آپکے حق مین حق تعالی نے یہ فضیلت نازل فرمائی ہی یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ
حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی اے نبی تیری امداد کیلیے حقتعالی کافی ہی اور مومنین مین سے جسنے تیری اتباع
و پیروی کی نصرت کو کفایت کرتا ہی اور آپنے اسلام کو ایسا غلبہ دیا کہ عبادت خدا جو باخفا کی جاتی تھی وہ باعلان
بجالاتے ہین تب عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے فرزند شقی وہ ہی جو دنیاے ساحرہ یعنی اس فسون گر شعبدہ باز کے فریب
مین آوے اور سعید وہ ہی جو عاقبت و آخرت کیلئے امور خیر عمل مین لاوے اور پھر یہ آیت پڑھی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
فَلِنَفْسِہٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہی وہ اسکی ذات خاص کیلیے ہی اور جو کوئی مرتکب کار بد کا ہوتا ہی ضرر
اُسکا اُسی کی ذات پر واقع ہوتا ہی یہ کہکے عبد اللہ اپنے بیٹے کے واسطے ایکہزار درہم کا حکم دیا اسوقت عبد اللہ نے
اظہار اپنی حقیت کا کیا اور کہا اے والد بزرگوار مین نے ہجرت کی ہی یعنی مین مہاجرین مین سے ہون اور مین نے
بذل مال کیا اور دین کی نصرت کی اور مین نے جماعات روم کو پراگندہ کیا اور ان کے جیش کو جنبش مین لایا اور کسی
کسی نہج کی تقصیر و کوتاہی نہین کی مگر باینہمہ آپ میرے لیے خدا کے مال کثیر سے امر قلیل کرتے ہین یعنی میرے حق مین
آپ بہت کمی کرتے ہین و حالانکہ آپنے ان لوگون کو یعنے حسنین کو اسقدر دیا ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے فرزند
راہ انصاف پر قدم رکھ اور پیروی اسراف کی نہ کر مین تجھ سے یہ کہتا ہون کہ مثل جد امجد ان دونو کے اگر تیرا بھی جد ہوتا
تو اسی مقدار مین تجکو بھی دیتا یا جیسی اِن دونون کی والدہ ماجدہ ہی تیری بھی ویسی مان ہوتی تو تجکو بھی انکے برابر پورا
دیتا اور اگر تیرا پدر بھی انکے پدر کے برابر ہوتا تو مین تجکو بھی اسیقدر پر رضامند کرتا ولیکن اے فرزند روز قیامت جتنے نسب
اور جتنی قرابتین ہین وہ سب منقطع و مخفی ہو جائینگی مگر نسب بتول زہرا کا ثابت و روشن رہیگا راوی کہتا ہی کہ جب عمر
رضی اللہ عنہ ان باتون سے فارغ ہوے تو دربارہ بنت کسری حکم کیا کہ اسکو سامنے لاؤ چنانچہ وہ شاہزادی روبرو جو آئی
تو اُسکے تن پر پوشاک نفیس اور زیور و جواہر سے بہت کچھ تھا تب ایک شخص کو حکم کیا کہ متاع زیور وغیرہ اُسکے بدن سے
اُتارلے تا اُسکی قیمت مین لوگون کیلیے اضافہ کیا جاوے آخر وہ شخص شاہزادی کی طرف آگے بڑھا تا کہ وہ سب اسباب اُتار لیوے مگر
شاہزادی نے اُسکو منع کیا اور اسکے سینہ پر دو ہتڑ مارا کہ وہ باز رہا یہ دیکھکر عمر رضی اللہ عنہ غیظ و غضب مین آئے اور
لوگ اُس ملکہ مکرمہ پر تازیانہ بلند کیے ہوے منتظر حکم کے تھے اور وہ رو رہی تھی اسوقت علی رضی اللہ عنہ بولے اے امیر المومنین
مَھْلًا یعنے غصہ نہ کرو اور افروختہ خاطر نہ ہو بتحقیق کہ مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ وہ فرماتے تھے اِرْحَمُوْا عَزِیْزَ قَوْمٍ
ذَلَّ وَغَنِیَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ یعنی جو عزیز و رئیس قوم کہ ذلیل و خوار ہو جاے اور جو غنی و تونگر کسی قوم کا محتاج و نادار ہو جاوے تو
انپر رحم کرو یہ کلام سنکر طیش عمر رضی اللہ عنہ کا فرو ہو گیا اور پھر جو اس شاہزادی کی طرف نگاہ کی تو دیکھا وَھِیَ تُحَدِّقُ بِالنَّظَرِ
اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یعنے وہ شہزادی گوشۂ چشم سے یا نظر تیز سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ رہی ہی
اُسوقت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے اِتَّقُوْا فِرَاسَۃَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّہٗ

ینظر بنور اللہ یعنے فراست و فطانت مومن سے ڈرتے رہو اور ملحوظ خاطر رکھو کہ وہ بقوۂ نور خدا مشاہدہ کرتا ہی چنانچہ مین جو دیکھتا ہون تو یہ لڑکی حسین ابن علی رض کو بچشم التفات اور تیز نگاہ سے تکتی ہی سو مجھپر یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ دختر سائر مردم مین سے طرف حسین رض کے ارادت و عقیدت رکھتی ہی اسلیے کہ ہم لوگون مین از روے صباحت و وجاہت کے حسین سے کوئی بہتر نہین ہی بعد ازان کہا اے ابا عبد اللہ اس لڑکی کو لو کہ یہ میری طرف سے تمھارے لیے ہدیہ و تحفہ ہی چنانچہ علی رضی اللہ عنہ اور جو لوگ مسلمین مین سے حاضر وقت تھے وہ سب اس امر مین شکر گذار و منت پذیر عمر رضی اللہ عنہ کے ہوے عمر بن محمد الواقدی علیہ الرحمہ نے انس بن عبد الاعلیٰ سے نقل کی ہی اُنھون نے کہا ماہ ربیع الاول ۲۹۰ھ دو صد نود ہجری مین درمیان مسجد اقصے کے میرے سامنے یہ روایت پڑھی گئی جس کو عدنان بن ماجد الغنوی نے مجھ سے روایت کی ہی جسوقت اہل فارس مدائن سے شکست پاکر مفرور ہوے تو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدائن پر مستولی و متسلط ہوے اور دیگر حالات اُنکے وہ تھے جن کو ہم نے ابھی ذکر کیا پس وہ اپنی جاے قرار پر یعنے قصر ابیض مین مستقر و متمکن ہوے اور اسپر اسی شان سے جلوس کیا جسطرح شاہان کسریٰ اجلاس کرتے تھے مگر یہ کہ لباس عبودیت و خشوع کا زیب تن کرتے تھے اور پیراہن خضوع کا در بر رکھتے تھے کیونکہ دنیا کو وہ اضغاث احلام یعنے خوابہاے پریشان سمجھتے تھے اور آخرت کو دار القرار و سلامت جاودان جانتے تھے اور جس وقت آثار ملوک عجم اور اُنکی مملکت کیطرف نظر کرتے تھے تو دین و یقین اُن کا زیادہ ہوتا تھا

ذکر فتح شہر نشاور کہ یہ اخیر فتوح عجم و عراق ہی

ابو عبد اللہ محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا و بعد از ان قضا و قدر کردگار سے ایسا ہوا کہ ابن کسریٰ جب مدائن سے منہزم ہو کر حلوان کی طرف گیا اور تمام وہ لوگ جو اقوام مرزبان و دیلم سے بھاگے تھے وہ سب ملک کسریٰ کے پاس حلوان مین جا پہونچے اُسوقت ملک کسریٰ اُنکے درمیان کھڑا ہو کر خطبہ بیان کرنیلگا اور زوال اپنی مملکت اور اسیری اپنی دختر کی اور غارت و تاراج اپنے خزائن و اموال کا ذکر کر کے بہت رویا اور اُسکے ارکان دولت بھی زار زار روے بعد ازان بادشاہ نے کہا اے اہل فارس دنیا بدخصال و سریع الزوال و روان دوان و جلد گزران ہی و ہر آئینہ یہ ملک تمھارا ضایع ہوا اور مرتبہ تمھارا پست ہو گیا اور تمھارے دیار مین اغیار آبسے اور تمھارے قلعہ چھین گئے اور تمھاری گڑھیان کھد گئین اور مال تمھارے لٹ گئے اور لڑکیان تمھاری بندی ہو گئین اور اہل عرب تمام عراق پر متسلط ہو گئے اور لابد ہی کہ وہ تمھارا پیچھا کرینگے اور تم اُنسے امین نہین ہو اور قریب ہے کہ گھوڑے اُنکے تمکو نظر آوینگے اور حال یہ ہی کہ عرب نے ملک خراسان اور رے اور ہمدان کو تسخیر کر لیا اور تمھارے لیے کوئی سمت ایسی باقی نہین ہی کہ اُسطرف تم رخ کروگے مگر یہان بلاد تمھارے آبا و اجداد کے البتہ باقی رہے سو اب بھی تم ہوشیار و خبردار ہو اور فرصت وقت کو غنیمت جانو اور اپنے مابقی ایام کو تو لو یعنے جو گذر گئے وہ تو گئے گذرے اب جو بقیہ ایام ہین اسی کو انتہا کرو کہ اپنے پس پشت نہ پھرو اور ہر آئینہ مین نے سنا ہے کہ

کہ دوانوس الہاری بن ہر بن کیفاو بن یزدجرد نے اوراسکندر بن الفیقس الرومی دونون نے باہمدیگر مقابلہ کیا اور ہمیشہ وہ دونون باہم قتال ومقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک اُن دونون مین سے قتل ہوا پس تم بھی اپنے دامان جان جہد اپنی کمر و نپر مضبوط باندھو اور اس مرتبہ تم اُس قوم سے بھڑ جاؤ کہ یا تو فتح تمھاری اُنپر ہو یا اُنکی فتح تمپر ہوگی اور کیا عجب ہے کہ نارؔ ونور تمھاری مدد کرین بعد ازان بادشاہ نے جو کچھ اپنے پاس موجود رکھتا تھا اپنے ہمراہیو نمین صرف کیا اور اُنھون نے اُس صرفے کو بدلے اپنی جان کے اختیار و قبول کیا اور واسطے قتال کے مستعد ہوگئے اور خیام اپنے نواحی حلوان مین ایستادہ کیے پھر وہان اُن کے دین کے صنادید یعنے مغان آتش پرستان حاضر ہوے اور آگ روشن کرکے اُسکے نزدیک جانورون کی قربانیان کین یعنی قربانیون سے تقرب بآتش کرکے لوگون سے عہد و حلف اس امر پر لیا کہ پسپا نہ ہون اگرچہ سب کے سب مرجاوین بعد ازان اُنکی عورتین اور اُنکے ملوک کی لڑکیان وہان آنکر حاضر ہوئین ہوائین اُن نامور جنگ آورون کی جو قتل ہوے تھے باللباسہاے خون آلودہ آکر مجتمع ہوئین اور جیوش و جنود جو بلاد عجم وغیرہ سے آکر جمع ہوے تھے اُن کو ہشکانے اور تحریک جنگ کرنے لگین چنانچہ مردم قصربان و خاصان مرزبانان و دیگر مبارزان عجم باہم ہم عہد و سوگند ہوے اس امر پر کہ فرار و گریز نہ کرین اور ہنگام پیکار و ستیز یکسر مرجاوین واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ جسوقت مسلمانون نے کوفہ فتح کرلیا تھا تو محمد بن عاصم مجھ سے کوفہ مین یہ روایت بیان کرتے تھے کہ بعد فتح مدائن کے جب اہل اسلام مدائن مین متوطن ہوے تو اُن لوگون کا یہ معمول تھا کہ وہ اکثر مکانات فارسیون کے کھودتے تھے اور اُسمین سے دفینے اور مال برآمد کرتے تھے چنانچہ عبد اللہ بن محبنہ نقل کرتے تھے کہ جسوقت مین اُن عربون کے پاس گیا تو اُس زمانہ مین مقابل قصر ابیض کے جو ایک محصنہ یعنی ایک محل بطور حصن استوار کے بنایا ہوا ملوک فارس کا تھا اُسمین سے عربون نے ایک تمثال طلاے احمر یعنے پیکر زر کھود کر نکالا تھا اور وہ بصفت سوار کے تھا یعنے اسوار مع گھوڑا تھا اُسپر اُن لوگون نے جسقدر پانی ڈالا تھا وہ سب اُسمین جذب ہوگیا اور وہ پیکر زرین ایسا متاع گران بہا تھا جسکے سبب ملوک فرس کو سائر ملوک پر فخر و ناز تھا واللہ اگر وہ قبیلہ بکر بن وائل پر تقسیم کیا جاتا تو وہ باوصف اُنکی کثرت کے اُن سب کے تئین کافی ووافی ہوتا الغرض جب جاسوسان و سُراغ رسانان مسلمین پاس سعد بن ابی وقاص کے حاضر ہوے تو جو بندوبست اور سامان قوم فرس نے کیا تھا بیان کیا اور کہا کہ وہ لوگ نواحی حلوان مین لاکھ آدمی سوار و پیادہ کی جمعیت سے مجتمع ہوئے اور اُنھون نے اپنے بھاری اسباب اور جو چیزین اُن کو عزیز ہین یعنی جن اشیاء کا تلف ہونا اُن کو شاق تھا وہ سب بالاے کوہ پہونچادیا اور وہ سب جریدہ ہوکر تم سے مقابلے اور مقاتلے کے طلبگار ہین یہ خبر سُنکے سائر مسلمین ایوان کسریٰ مین جمع ہوے اور سعد سے کہنے لگے کہ اے امیر ہر آئینہ دشمن ہمارے دشت حلوان مین مجتمع ہین اور سب باہم معاہد ہین کہ اس مرتبہ مقابلے سے منہ نہ پھیرین اور پسپا نہ ہون بلکہ سب ملکر مثل تن واحد کے مرجاوین اور ایک خونریزی کا دریا اور اسی سے وہ ارادہ مدائن کا رکھتے ہین یہ سُنکے سعد بن ابی وقاص نے بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے خطہ

عریضہ مشتمل اس خبر پر رقیم کیا یَقُوْلُ لَہٗ فِیْہِ اَنَّ اَھْلَ الْمُوْصَلِ قَدْ مَاتَ مَلِکُھُمُ الْاَنْطَاقُ وَقَدْ تَوَلّٰی عَلَیْھِمُ الشَّکَّانُ بْنُ قَالُوْصَ وَارْتَدُّوْا عَنْ صُلْحِنَا وَعَوَّلَ مَلِکُھُمْ بِاَنْ یَّکُوْنَ عَوْنًا لِاَھْلِ الْفَارِسِ عَلَیْنَا وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنے اُس نامہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ مضمون لکھا کہ انطاق بادشاہ اہل موصل کا تو مر گیا اور اب والی وملک انپر شکان بن قالوص ہو چنانچہ مردمان موصل تو ہمارے ساتھ مصالحہ کرنیسے منحرف ہوے اور بادشاہ اُن کا آمادہ اس بات پر ہے کہ وہ ہمپر اہل فارس کی امداد وکمک کرے اور سلام ہمارا آپ پر اور جمیع مسلمین پر اور رحمت وبرکات خدا نازل ہو آپ سبھو نپر چنانچہ جب یہ نامہ خدمت مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو اُسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ یَا سَعْدُ اِعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ مُنْجِزٌ وَعْدَہٗ یعنے اے سعد تو خوب یقین رکھ اس بات کا کہ ہر آئینہ حق تعالیٰ اپنے وعدہ کا وفا کرنے والا ہو (یعنے وعدۂ فتح جو کیا ہو تو لامحالہ اُس کا ایفا کریگا) وبعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاشم بن عتبہ کو بارہ ہزار سوار سے سعد بن ابی وقاص کے پاس روانہ کیا اور منجملہ اُن سوارونکے مہاجرین وانصار سے دو ہزار سوار تھے اور باقی عرب تھے اور یہان ملک ابن کسریٰ جب اپنے اہل وعیال اور خزینہ ومال کا اہتمام واستحکام ملاذ جبل پر بخوبی کر چکا تو سپہ سالار اپنے لشکر کا مہران الداری کو کیا اور اس کو وصیت وفہمائش امور مہمہ کی کر دی اور اُس کو مع لشکر روانہ کیا اور ابن کسرے خود بھی سوار ہو کر ہمراہ مہران کے ایک میل تک گیا اور اسکو وداع کر کے حلوان کی طرف مراجعت کی اور اسکے پاس مدد وکمک سائر بلاد عجم سے پہونچنے لگی اور مہران جب شہر نشاور مین پہونچا تو دار الولایت یعنی دار الامارۃ مکان حاکم نشین مین جا اُترا اور اُسمین قیام پذیر ہوا پھر جب صبح ہوئی تو اپنے سرداران قوم اور افسران لشکر کو ہمراہ لیکر سوار ہوا اور باتفاق اپنے رفقا کے اوپر اسوار یعنے دیوارہاے شہر پناہ پر اور شہر کے ناکونپر اور پھاٹکونپر گشت کرنیلگے اور حکم کیا کہ شہر پناہ کی فصیلون پر خوب استحکام وبند وبست رکھین اور اُسکے اوپر سارا سامان حصار کا عرادات ومجانیق سے مہیا کرایا (عرادات فلاخنہاے کوچک ومجانیق فلاخنہاے کلان) اور بیرون شہر پناہ کے خندقہاے عمیق کھد وادین اور خارہاے آہنی یعنے لوہے کے گوکھرو تمام گرداگرد شہر اور خندق کے بچھوا دیے اور اہل شہر مین سے کوئی صغیر وکبیر باقی نہ بچا کہ اسکو معروف ومامور فصیلون اور خندقون پر نہ کیا ہو اور رسد غلہ وغیرہ آدمیونکے لیے اور دانہ گھاس گھوڑون اور خچرونکے واسطے اور جو چیزین ضروریات حصار کی تھین سب فراہم کرایا اور تمام اہل شہر چہ خرد چہ بزرگ سب سے عہد واثق اور رہائن لیا یعنے ہر گھر پیچھے ایک ایک آدمی اول لیا تا کہ کوئی کبھی بھاگ نہ سکے پھر جس وقت مہران یہ سارا سامان درست کر چکا تو آمد مسلمین کا انتظار کرنے لگا چنانچہ ہاشم بن عتبہ جن کو خلیفہ رضی اللہ عنہ نے واسطے امداد سعد کے بھیجا تھا وہ بارہ ہزار پیادہ وسوار سے مقابل شہر نشاور کے آ پہونچے تو دیکھا کہ حصن وحصاران کا بجمیع سازو اسباب حرب مرتب ہو کہ اسلحہ کثیرہ سے برجون کو بخوبی آراستہ کیا ہو وآلات جنگ سے زرہین وخود وغیرہ بہت جمع ہین اور منجنیق بڑے بڑے اور فلاخن

چھوٹے چھوٹے بکثرت تمام تیار ہین اور بہت سی بیرقین اور رایات متعدد نصب ہین اور ار کان شہر کے نامی مکانون مین
اور برجون پر مجامر آہنی یعنے بڑی بڑی انگیٹھیان لوہے کی آگ سے روشن ہین اور اُسکی پرستش مین سرگرم ہین اور اسکے آگے
سجدے کرتے ہین اور اس سے طلب نصرت و ظفر عرب پر کرتے ہین چنانچہ لشکر ہاشم بن عتبہ جس وقت اُنکے مقابل پہونچا تو
وہ سب بکلمات کفر جو بطریق مدح و تعبد شان مین بتون کی کہا کرتے ہین بصداے بلند کہنے لگے اور اشارہ بہ طرف
آفتاب و آتش کے کرتے تھے یعنے اُن کی استمداد و استعانت سے فتح و نصرت کی دعا مانگتے تھے اور آگ و سورج کے
سامنے سجدے کرتے تھے اور حال یہ تھا کہ ان کی شامت اعمال سے زمین اُنکے تلے تھرائی تھی اور آسمان اُنکے اوپر کڑکتا تھا
اور عالم کائنات اُنکے افعال بد استرجاع اور اُنکی ہلاکت کے واسطے صیحہ کرتا تھا پس ایسی حالت مین بزبان حال
پیشگاہ ذو الجلال سے اُنکے حق مین ندا ہوئی کہ ٹھہر جاؤ اپنے اضطراب سے یعنے کیون گھبراتے ہو ہر آئینہ مین ایسا حلیم و بردبار
ہون کہ جو میری نافرمانی کرتے ہین اُن کی سزادہی مین مین جلدی نہین کرتا ہون اور جو لوگ مجھ سے طلبگار ہین انکو مین
محروم و مایوس نہین رکھتا ہون اور مین وہ کردگار ہون کہ تمام طبقات آسمان اور جو کوئی اُنمین اور جو کچھ اُس کے
درمیان ہے اور سارے اطباق زمین اور جو کوئی و جو کچھ اُسکے جہات و نواحیات مین ہے وہ سب میری ہی تسبیح و تحمید مین
مشغول ہین اور میرے علم مین گذر چکا ہے کہ مین ان نجاسات سے اس ملک کو پاک کرونگا اور اُسکی صورت حال بدل دونگا اُن لوگون
کے لیے جن کے حق مین مینے یہ کہا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی تم لوگ بہترین امت ہو کہ اور لوگون
کے لیے بر آوردہ و منتخب کیے گئے ہو اور مین وہ پروردگار ہون کہ مہلت دیتا ہون اور اہمال و بے قیدی نہین چھوڑتا
ہون قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلالت کی کہ البتہ اس سرزمین کو ان کافرون ملحدون اور گروہ بے دینون سے پاک
کرونگا اور آتشخانون کو مسجدون سے بدل دونگا کہ اُن مساجد مین باوقات شبہا و صباح و مسا میری ہی ذکر
ہوا کریگا اور اس سرزمین مین وہ لوگ آباد ہونگے جو مجھ سے حسن ظن رکھتے ہین اور جنکا اُنکا ذکر اپنی کتاب مکنون و محفوظ مین
کیا ہے وَلَقَدْ کَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّکْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ یعنی کتاب زبور مین بعد ذکر اللہ
و ذکر عباد صالحین کے ہم نے یہ لکھا ہے کہ وارث و مالک روے زمین کے ہمارے بندگان صالح ہونگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے
بواسطہ عمرو بن ربیعۃ الشیبانی کے حمد الطویل سے روایت کی ہے کہ جب ہاشم بن عتبہ مع غازیون کے شہر لشاذ پر
نازل ہوے تو اُس وقت اس قوم نے کچھ التفات اور پروانہ کی اور جنگ آوری مین شدت سے تیز دستی و جنگبازی
کرنے لگے اور ایسا کیا کہ وراے حصار سے دست اندازی و دست درازی کرتے تھے مگر باہر نکلکر سامنا نہ کرتے تھے
چنانچہ یہ امر مسلمانون پر بہت شاق تھا اور حصار والون کو یزدجرد بن کسریٰ کے نزدیک سے مدد و کمک بہم پہونچتی
جاتی تھی اس وجہ سے اُن دشمنان خدا کے دل سخت و قوی تھے آخر وہ سب اپنے اس زعم مین مہران الداری
اپنے سردار سے کہنے لگے اے ہمارے صاحب آپکو ہم سے کس امر کا انتظار ہے اور پس دیوار بیٹھے رہنے اور قیام رکھنے ہمارے سے

آپکے تئین کیا منظور ہی وحال آنکہ ہم لوگ کمال مشتاق قتال ہین لہذا ہم کو اجازت دیجیے کہ ہم اِن قوم کی طرف باہر نکلین کیونکہ اس محاصرے مین ہمارے سینے تنگ ہو گئے اور شہر بھی ہم سے تنگ ہے یعنے ہماری کثرت سے اُس مین تنگی ہو اور امید ہو کہ یہ مہر درخشان اور یہ نار و نور افشان بالضرور ہماری نصرت کرینگے اور ہمکو ہمارے دشمنوں پر فیروزمندی بخشینگے پھر جب مہران نے ان لوگون کو ایسا آمادۂ جنگ دیکھا تب اُنکو باہر نکلنے کا حکم کیا اور خیل سوارونپر جوازان بن جہران کو افسر مقرر کرکے حکم کیا کہ لشکر کو باہر نکالے پھر جبوقت پھاٹک شہر کا کھلا اور فوج فارسیونکی بیرون حصار نکل پڑی تو یہ دیکھکر اہل اسلام بہت خوش ہوے اور اُنکی طرف دوڑ پڑے اور بغایت صفائی و فراخی ہمت سے عزم رزم مین اصلا تنگدل و ملول خاطر نہ ہوے بلکہ مرضات کردگار مین شہادت کے طلبگار رہتے اور نفوس نفیسہ اُنکا اِس امر سے مسرور و شادمان اور حوصلے اُنکے جنگاہ کی طرف شتابان شتابان لیے جاتے تھے اور حال یہ تھا کہ اُن کو سکونت دار القرار سے یاس تھی اور استقرار دار الصور و معانقہ حور کے مشتاق و خواستگار تھے اور کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ہمتو اس دینا پائدار سے سیر و مایوس ہین اور اشتیاق دار القرار اور تمنائے قرب حضور ی احمد مختار کی رکھتے ہین لہذا ہم امیدوار ہین کہ جو ہمارے لیئے وعدہ کیا ہو وہ وفا کیجیے اور جبدم ہمین وفات دیجیے تو ہمارے لیے آسانی کیجیے اور عذاب نار سے ہمین رستگار کیجیے اور ہمارا حشر ہو اُن ابرار کرام کے ساتھ جن کے حق مین آپنے فرمایا ہو وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے ملائکہ ہر دروازے سے اُن ابرار پر داخل ہوکر کہینگے تم پر سلام ہی کیا خوب تمنے راہ خدا مین صبر و استقلال کیا یعنے سلامتی ہو تم پر بسبب تمھارے صبر و استقامت کے اسکے صلہ مین تمھارے لیے مقام و معادن آخرت کا کیا خوب مرغوب ہی راوی کہتا ہو جب اہل سلام سوار ہوے اور سرخیل مقدم الجیش طلحہ بن خویلد تھے اُس وقت ہاشم درمیان لشکر کے وعظ کرنیلگے کہ اے مُسلمانو بدون حُسن عمل کے فائز بجنت نہ ہوگے لازم ہی کہ اپنے دلون کو خواہش دینائے بازیچہ سرائے و جاے پرخطر و ہولناک سے دور رکھو اور جہد و جہاد کرو تا داخل جنت ہو وہ جنت جسکے وصف مین حق سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد کیا ہی عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ یعنے وسعت و فسحت اُسکی برابر آسمانون اور تمام دائرہ زمین کے ہی اور دیکھو کہ وہ آتش جنگ بھڑک رہی ہی اور لپٹ اُسکی آرہی ہی اور دھوان اُسکا اُٹھ رہا ہی چاہیے کہ سوار ہو اور اُسکو گھوڑون کی ٹاپون سے بجھا ڈالو اور دیکھو کہ بحر حرب کس تلاطم سے موجین مار رہا ہے اور کیا جوش و خروش کر رہا ہی اور کیسے زورون پر چڑھا ہے تو لازم ہے کہ اُس مین سوار سفینۂ نجات ہوکر پار اُتر جاؤ اور جاکر صدق و صفا کے نشانون کو وہان نصب کردو اور راوی کہتا ہی کہ پھر جب جنود عجم صف آرائی و پرابندی کر چکے اور ہر طرف سے قرنونکی صدا بلند ہوئی اور نشانون کے پھریرے اُڑنے لگے اور وہ اِنھین کامون مین مشغول تھے کہ ناگاہ ملک ملک لے بارہ ہزار سوار سے اُنکی طرف آپہونچا اور ہاشم نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگے اے جوانان عرب زینہار اُنکی کثرت اور اپنی قلت پر نظر نہ کرو بلکہ خیال کرو کہ روز بدر مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو تیرہ آدمی سے مشرکین کو ہزیمت دی وحال آنکہ کثرت جمعیت اُنکی کس مرتبہ تھی اور سلاح وساز حرب
اُنکے پاس کس سامان سے فراہم ومہیا تھے مگر حق تعالی نے اپنے نبی کو کیسی فتح ونصرت بخشی چنانچہ ایسے ہی موقع مین خداوند
عزوجل نے ارشاد کیا ہے کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ تھوڑی جماعت والے بتائید خدا بڑی جماعت والون پر غالب آتے ہین اسلیے کہ حق تعالی صابرون ثابت قدمون
کیساتھ ہے یعنے اُن کا مددگار رہے چنانچہ دفعتہً ملک رے نے اپنا لشکر لیکر مسلمانون پر حملہ کیا اور مانند سیل وسیلاب
کے آپڑا اسوقت ہاشم نے کہا اے مسلمانو اپنی نیتون کو خالص کرو یعنے بخلوص نیت وخالصًا لوجہ اللہ جہاد کرو
اور پشت نہ پھیرو اور خوب جان لو کہ خداوند جبار ان لوگون کو تمھارے اوپر پھیر لایا ہے یعنے اُنکو تمھارے سامنے کردیا ہے
راوی کہتا ہے کہ بالآخر لوگ طرفین سے آپس مین بھڑ گئے اور ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا اور درمیان کشادگی وتنگی کے
گھس گئے اور جانبین سے ازدحام وہجوم ہوگیا اور بایکدیگر زرغہ ویورش ہونیلگا اور جنگ برپا ہوئی دونو طرف سے
تلوار چلنے لگی اسوقت دلاوران عجم بشدت تمام سرگرم ومقاتلہ تھے اور برابر جواب ضربات دیتے تھے اور بڑی چالاکی سے
ناوک افگنی وخدنگ اندازی کررہے تھے زمین رزمگاہ گرد سے تمام تیرہ وتاریک تھی اور غبار مانند ابر آفاق پر چھایا ہوا
تھا اور عجم بشمشیر تیغزنی مین بہت مصروف تھے اور عرب نیزہ بازی مین زیادہ تر مشغول تھے اور عربین والے
تیراندازی بڑی تیزدستی سے کررہے تھے اور اہل عجم اُسوقت تحمل مالایطاق کا کرتے تھے اور اہل عرب اُنکو سنان رماح سے
کاسۂ الفراق وجام الوداع پلاتے تھے اور ہر دوجانب اسی طرح برابر سرگرم کارزار رہے یہانتک کہ دن جاتا رہا رات
آئی اور راوی کہتا ہے کہ اُسی روز جب وقت آخر روز تھا اور روشنی اخیر تھی تو دفعتہً قعقاع بن عمر دوبارہ ہزار سوار سے
آپڑے اُسوقت اس لشکر موحدین کے آنے سے مسلمانونکے دلونکو بڑی تقویت وتوانائی آگئی کہ اعلان کلمۂ توحید کا کرنے لگے
اور صدائین انکے نعرونکی ایسی بلند ہوئین کہ پہاڑون اور ٹیلون اور ریگ تودون پر گونج گئین اور پتھر اور درختون
اور نالون مین آخر جب اُن دشمنان نے یہ آوازین سنین اور اُنکے کلمات کانون پڑے تو رگین گردنونکی پھول اُٹھین اور
رونگٹے بدنکے کھڑے ہوگئے چنانچہ لشکر اسلام نے نیت صافی وہمت وافی سے یکبارگی حملہ کرکے اُن کے تئین تلوارون
اور بھالونکے آگے دھر لیا اور باعلان ذکر کلمۂ حق کرتے ہوے یعنے تکبیر وتہلیل کہتے ہوے اور سرور کائنات پر صلوۃ ودرود
پڑھتے ہوے دشمنونمین خوب تیغ آزمائی کی اور تلوار کے گھاٹ سے آب مرگ اُنکو خوب سیراب وٹھنڈا کیا وہ گروہ اہل اسلام
اس عزم عظیم سے طرف اعدا کے اور اُنسے جہاد کرنے مین عقیدت صدق وصفات طلبگار جنت تھے کہ اپنے مقصود پر فائز
ہوے اور دنیا کو طلاق بائن دیکر اُس سے متباین وکنارہ کش ہوے اور خوب جان گئے کہ آخر ایک روز مر جادینگے
اور خوب سمجھ لیا کہ بعد نظم وامتزاج اربعہ عناصر کے پھر نشر وفراق ہے الغرض لشکر عجم مین ہزیمت پڑی اور جمعیت اُنکی
منتشر ہوگئی اور مسلمانون نے انکا تعاقب کیا یہان تک کہ حق تعالی نے اُنکو منہزم وپسپا کردیا چنانچہ وہ دیر آپڑے وہ بارگاہ

اور جو ہاتھ لگے وہ اسیر ہوے اور باقی جو بھاگ نکلے وہ بچگئے اور مسلمانون نے شہر نشاور پر تسلط و قبضہ کرلیا اور جو کچھ اس مین مال و متاع تھا اس سب کو غنیمت مین لیا اور وہ سب مال بیحصر و بیحساب تھا اور اس شہر مین اقامت کیکے ہوکر مسجد جامع بنا کی جس مین حق سبحانہ تعالی کا ذکر کثیر ہونیلگا غرضکہ حق سبحانہ تعالی نے مسلمانونکے لیے ملک عراق مین فتح کامل و فیروزی تمام عطا کی اُسوقت مژدہ فتحیابی کا بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھکر احوال فتوح سے اطلاع دی اور فتحنامہ کیساتھ خمس بھی ارسال کیا جبوقت نامہ مع خمس پاس خلیفہ رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو نہایت مسرور ہوے اور مسرت عظیم حاصل ہوئی اور حمد کثیر و شکر وافر بجناب قدس آلہی بجا لائے اور سارے مسلمانون کو خوشی فتح عراق کی زیادہ تر فتح بلاد کسری اور اُسکے مضافات سے حاصل ہوئی جو ہاتھ پر سعد بن ابی وقاص کے یہ سب فتح ہوے تھے و بالآخر اُن غازیون نے اُنھین بلاد عراق مین اپنا وطن کیا رضی اللہ عنہم اجمعین

ذکر فتوح بلاد بھنسا و ابناس اور اُس کے اعمال و مضافات کا اور فضائل اُسکے جنابات یعنے صحرا و عرصات کے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِعۡلَمۡ وَفَّقَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی یعنے بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ شہر بھنسا وہ مقام ہو جس کا ذکر مفسرین نے کیا ہے کہ ہر آئینہ حق تعالی نے اپنی کتاب عزیز مین دربارہ عیسی علیہ السلام اُس شہر کو اسطرح مذکور فرمایا وَجَعَلۡنَا ابۡنَ مَرۡیَمَ وَاُمَّہٗۤ اٰیَۃً وَّاٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیۡنٍ یعنے ہم نے ابن مریم عیسی اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی اور دلیل مقرر کی اور اُن دونون کو اس ٹیلہ پر متمکن کیا جو جاے قرار مردم و جاے قرار آب شیرین کی ہے چنانچہ مفسرین کہتے ہین کہ وہ ربوہ وہی سرزمین بھنسا ہو جیسا امر عیسی علیہ السلام سے جو کچھ وہان واقع ہوے عنقریب ہم اُس کو ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور حال یہ ہے کہ اُس سرزمین مین تقریبًا پانچہزار اصحاب نبی صلعم سے شہید ہوے ہین اُن مین اعیان و امرا قریب چار سو کے تھے اور اُنکے ساتھ جم غفیر اشراف و اصحاب سے تھے مثل علی بن عقیل بن ابی طالب و حسن بن صالح بن الحسین بن ابی طالب جنھون نے مسجد جامع اُس شہر مین بنا کی تھی اور اُنکے حالات سے عنقریب ہم ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالی اور مثل زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور فضل بن العباس عم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قریب ہو کہ درضمن ذکر فتوح اُس شہر کے جو لوگ اعیان اصحاب سے اور اُن کی جماعت کثیرہ وہان شہید ہوے ہین ہم اُن سب کا بھی ذکر عنقریب کرینگے انشاء اللہ تعالی اور واضح ہو کہ زمرہ ابرار و اخیار سے ایک جماعت نے ذکر کیا ہو کہ جو شخص زیارت کرتا ہے جبانہ بھنسا

یعنے اُسکے عرصہ وصحرا مین وہ جب تک وہان سے معاودت کرتا ہی رحمت کردگار مین داخل رہتا ہی اور کہا جو کوئی اُس
دشت مین زیارت کو جاتا ہی وہ اپنے گناہون سے ایسا صاف وپاک نکل آتا ہی جیسا شکم مادر سے اور جو کوئی مغموم
ومحزون زیارت وہان کی کرتا ہی اُس کا ہم وحزن رفع ہوجاتا ہی اور ایسا کوئی غمزدہ وہان زیارت نہین کرتا مگر
یہ کہ غم اُس کا دفع کرتا ہے اور کوئی حاجتمند ایسا نہین ہوتا کہ وہانکی زیارت سے حاجت اسکی روا نہ ہو اور جو مقامات
وہان کے جسمین دُعائین مستجاب ہوتی ہین اُن مین سے قریب بحر الحصا ہی یعنی جاے سنگلاخ ومقطع السیل یعنے
جہان سیلاب گرتا ہی کیونکہ وہان مدفن خلق کثیر کا ہی شہدا سے اور مشہد ہی حسن بن الصباح بن الحسین بن علی بن ابی طالب
کا اور اسیطرح اجابت دعا ہوتی ہی نزدیک قبر زیاد بن ابی سفیان الحارث اور نزدیک قبر عبد الرزاق کے وہ مقام
جو اندرون باب داخل ہی اور قریب عبادتگاہ عیسی بن مریم علیہما السلام کے جو وہان واقع ہی اور قریب قبور دیگر
شہدا کے جو قبرین سفحہ یعنے سطح جبل پر واقع ہین چنانچہ در پیش وبجانب اسی جبانہ کے ایک مقام معروف بہ مرافعہ
ہی وہ سفحہ جبل یعنی دامن کوہ ہی وہین قبرین شہیدون کی ہین اور مروی ہی کہ ایک جماعت صالحین نے جبانہ مذکورہ
کی مجاورت کی اور وہ باشندگان سرزمین مشرق کے تھے منتہاے عراق سے اور ایک اور جماعت ابرار کی تھی ساکنان
زمین مغرب منتہاے اندلس سے اور یہ لوگ مسافر تھے کہ گذر ان کا جبانہ مین ہوا تھا اور باعث ان کی مجاورت کا یہ
ہوا کہ انھون نے ایسے فضائل وہان کے دیکھے اور ان لوگونکیلیے کرامات وانوار اُس مقام کے ظاہر ہوے کہ
انھون نے یہ سب کچھ بچشم خود ہا مشاہدہ کیا اور اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ زمین مصر جو ملک بحیرہ سے ہی وہ شہیدونکے
مشہد ہونے مین زیادہ تر زمین بہنسا سے نہ تھی اور مجری الحصا جو نزدیک مقطع سیل کے ہی وہ جہات غربیہ سے ہی
وہین مدفن خلائق کثیر کا ہی کہ خاص اُس مقام پر چارسو اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین شہید ہوے ہین اور قریب ہے کہ ہم ذکر
اس کا ضمن فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالی واما فضائل بحر یوسفی یہ ہی کہ اُسکے ساحل پر ایک جانب یہ شہر بہنسا آبادان
ہے اور اکثر عجائب ظہور مین آتے ہین از انجملہ وہ کثیر البرکت اور چشمۂ فیض ہی کہ اس حوالی مین اہل قریات واہل
بلدان اپنے کھیتون مین اُس سے پانی سینچتے ہین باوجودیکہ دریاے نیل مین پانی بہت ہی مگر اس سے اس قدر
نفع نہین ہی جسقدر اُس نہر سے لوگ منتفع ہوتے ہین اور اُسکے عجائب سے ایک یہ ہی کہ جب رود نیل مین پانی کی کچھ
زیادتی ہوتی ہی تو اس نہر مین وفور آب ہوتا ہی اور منجملہ عجائب یہ ہی کہ جب آمد آب رود نیل سے منقطع ہوجاتی ہی تو
بحر یوسفی سے سوتہ پھوٹ کر نہر جاری ہوجاتی ہی اور یہ بات کسی اور نہر مین کبھی پائی نہین جاتی ہی اور بعض عجائب
سے یہ ہی کہ اُس مین سے ایک چشمہ زمین فیوم پر بھی گیا ہی اور فیوم بتشدید یا ایک حصہ زمین مصر کا ہی کہ وہ بلند ہی تو
وہان والے اس چشمہ سے آبپاشی زراعات وباغات کی کرتے ہین اور اُسکے برکات سے ایک یہ ہی کہ اُس مین
یوسف صدیق علیہ السلام کی قبر ہے اس سبب سے اُس کی برکت زیادہ تھی اور وہ نہر زمانہ موسیٰ علیہ السلام

ذکر بحر یوسفی

ملک بدستور جاری رہی اور اُس کی بعض کرامات سے یہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے بامر خداوند عزوجل کے اپنے بال
و بازو کی حرکت سے اُس نہر کو یوسف علیہ السلام کیلیے شق کیا تھا اور اس بات پر عمالقہ کو حسد ہوئی تھی اور عمالقہ
و عمالیق ایک قوم و قبیلہ ہی اور حکایت اسکی اسطرح ہی جیسا کہ راویون نے ذکر کیا ہی کہ بعد چند سال کے جب یوسفؑ
کے پاس اجتماع بنی اسرائیل کا ہوا تو عمالقہ نے حسد و رشک سے ذکر اس بات کا ملک مصر سے کیا تب درمیان
ملک مصر اور یوسف علیہ السلام کے کلام ہوا اُسنے کہا اے یوسفؑ ہمارا ملک ہمکو پھیر دو اسوقت رائے طرفین کی اوپر
فرقت و قسمت کے مجتمع ہوئی یعنے رائے اعیان جانبین اس امر پر متفق ہوئی کہ ملک مصر و یوسف علیہ السلام جدا جدا ہو جاوین اور
زمین مصر تقسیم ہو جاوے چنانچہ زمین مصر از روے قسمت کے جانب غربی سے حصے مین یوسف علیہ السلام کے آئی اور وہ
زمین ایک دشت بے آب و گیاہ تھی اور سارا ریگستان تھا اور اسکے عرصات مین ٹیلے اور تودے بہت سے واقع تھے
تب حضرت یوسف علیہ السلام کو منظور ہوا کہ رود نیل سے نہر لاوین اور اس سرزمین مین جاری کرین چنانچہ اس کام
کیلیے ایک لاکھ آدمی جمع کیے اور بیل و کلند وغیرہ آلات حفر اُنکو حوالہ کرکے حکم کیا کہ جانب بلندی پشت رویہ نیل سے نہر کھودنا
شروع کرین تا آنکہ تین سال تک اُنھون نے نہر کھودی اور اُنکی مزدوری خزانہ سے برابر ملتی رہی پھر جسوقت نیل کا موجہ آیا تو
اُسکی بہیا اور طغیانی سے جسقدر کھودا تھا سب بند ہو گیا تب جانب شرقی سے کھودنا شروع کرایا یہانتک کہ سات برس گذر گئے
اور نہر نہ کھدی آخر اس کام سے تھک کر عاجز ہو گئے تب اس بات سے حضرت یوسف علیہ السلام کو صدمہ و قلق
عظیم ہوا اسوقت حق تعالی نے وحی کی کہ اے یوسفؑ تو نے اس کام مین اپنے مال و مردم سے استعانت کی اور ہم سے
استمداد نہ کی اور قسم ہی مجکو اپنے عزت و جلال کی اگر اس امر مین تو مجھ سے مدد چاہتا تو ہم تیرے لیے چشم زدن مین چشمہ کھود دیتے
یہ ندا سُنکر یوسفؑ سجدے مین گر پڑے اور کہنے لگے سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ شَانَكَ وَاَعَزَّ سُلْطَانَكَ یعنے اے پروردگار
تیری شان کیا بزرگ و برتر ہی اور تیری سلطنت غالب تر ہی بعد ازان یوسف علیہ السلام نے سجدے سے سر اُٹھایا
پھر اپنا ملبوس اُتار کر پانی سے دھویا اور کپڑے تر پہنے ہوے ربوہ یعنی کر یوہ کی طرف نکلے اور وہان جا کر سجدے مین گرے
اور بدرگاہ جناب اقدس الہی تضرع و زاری کرنے لگے اُسوقت اُن کو وحی ہوئی کہ اے یوسف اپنا سر اُٹھا ہمنے تیری
حاجت روا کی پھر حق سبحانہ تعالی نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم کیا کہ اُنھون نے اپنے بازو کی حرکت سے زمین کو شق
کیا اور بعض روایت مین یون ہی کہ اپنے ایک پر بال کو ایک حرکت دی کہ سر زمین فیوم کے سرے سے آخر تک ایک
طرفۃ العین مین بقدرت کردگار شگافتہ ہو گیا اور نہر جاری ہوئی تب یوسف علیہ السلام نے اس نہر پر پُل بنوایا اور شہر
فیوم کی بنا کی اور اُس کو بسایا اور اُس ساری زمین کو درمیان اپنے اور اپنے بھائیون اور بیٹون کے تقسیم کر دیا
چنانچہ زمین بھبنسا حصہ مین افریثم بن یوسفؑ کے آئی کہ اُسنے اُس سرزمین پر تعمیر شہر بھبنسا شروع کی اور پتھر
تر شوا کر دیوار شہر پناہ اور فصیلین اور بُرج بنوائے اور وہ نہر وسط شہر مین بلندی زمین کی طرف سے جاری تھی

بعد ازان بحریہ کی طرف نکلکر جاری ہوئی اور زمان اسلام تک اسی طرح سے روان تھی اور قریب ہے کہ ہم اسکا ذکر ضمن
بیان فتح مین کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ اور راوی نے کہا کہ افرثیم بن یوسف نے بھبنسا مین ایسے برج بنوائے اور ایسی
بازارین تیار کرائین جو وصف سے بالاتر ہین اور اُسمین قبائلِ بنی اسرائیل کو آباد کیا چنانچہ ان لوگون نے اُسمین
مکانات و محلات بنائے اور یہ سب کچھ مصر سے بسمت غربی واقع تھا کیونکہ زمین بھبنسا جہت غربیہ سے آخر صعید [نام مقام ۱۲] تک
تھی اور مالک اس تمام حدود کے مختص بنی اسرائیل تھے کسی قوم غیر کی اُسمین شرکت نہ تھی اور یوسف علیہ السلام نے
اُن تمام عبید کو جو نہر کھودنے مین مجتمع ہوے تھے زمین بھبنسا کے دقیوم کے حوالی ہین کشاورز و کاشتکار مقرر کر دیے
اور اُن سے عمارتین بنوائین اور بحر یوسفی کے دو رویہ غرباً و شرقاً اشجار باردار نصب کرائے چنانچہ عورتین ادھر سے جو
نکلتی تھین اور اُنکے سرونپر ٹوکرے ہوتے تھے تو وہ تمام میوون سے بھر جاتے تھے وحال آنکہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک پھل
بھی نہ توڑتی تھین پھر جب بنی اسرائیل نے عصیان و نافرمانی شروع کی اور کفران نعمت پروردگار کرنیلگے اور افعال
معصیت کے مرتکب ہونیلگے تو حق تعالیٰ نے اِن نعمتون کو اُنکے ہاتھ سے چھین لیا اور غیرون کو عطا کین کہ اُنھون نے
آکر اُنکے ملک و مال پر قبضہ کر لیا اور ملک مصر کو انپر متسلط کر دیا اسلیے کہ یہ بنی اسرائیل ملحد و گمراہ ہو کر انکار نعمت
پروردگار کا کرنیلگے تھے اور انبیا کو قتل کرتے تھے اس بات پر کہ وہ واجبات کا حکم کرتے تھے اور محرمات سے منع
کرتے تھے آخر بعد ازان کہ یہ لوگ سادات و اشراف قوم تھے سو مصریون نے اُن کو ذلیل و خوار کیا کہ اُنسے خدمات عبیدہ
اور جواری لینے لگے اور اُن کو کارہاے رذیل پر مقرر کیا چنانچہ اُنسے کام معماری و مزدوری اور سنگتراشی و گاذری کا
کراتے تھے اور اُنکے مردون اور عورتون اور لڑکون کو اپنی خدمتون مین رکھتے تھے غرضکہ وہ تمام بنی اسرائیل ہمیشہ تنگ
زندگانی اور بڑی مصیبت و حیرانی مین رہے اور نہایت سختیون اور درشتیون سے بسر کرتے تھے اور ایسے تکالیف و آفات
مین مبتلا تھے کہ تاب تحمل نہ رکھتے تھے یہان تک کہ موسیٰ علیہ السلام اُنکے لیے مبعوث ہوے اور یہ کتاب ہرگاہ مختص بذکر
ایسے حالات کے نہین ہی لہذا بقیہ احوال اُن کا فروگذاشت کیا گیا تا آن کہ پھر وہی بنی اسرائیل بعد مبعث موسیٰ
علیہ السلام کے تمام مدائن مین ساری زراعات و باغات پر قابض و متصرف ہوے

ذکر نکلنا عیسیٰ علیہ السلام کا مصر سے اور اقامت پذیر ہونا زمین بھبنسا مین

قَالَ اللہ تَعَالیٰ وَاجَعَلْنَا ابْنَ مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ اٰیَۃً وَّاٰوَیْنٰھُمَا اِلیٰ رُبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ یعنے حق سبحانہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم اور اُسکی مادر مریم کو اپنی قدرت کی نشانی مقرر کی اور اُن دونون کو ہمنے متمکن و مستقر
کیا بجانب اُس کریوہ یعنے زمین بلند کے جو جاے بود و باش مردم و جاے قرار آب صاف و شیرین کی ہی و سابق
ازین مذکور ہو چکا کہ وہ ربوہ زمین بھبنسا ہی اسمین اختلاف مفسرین کا ہی چنانچہ اصحاب تواریخ مثل مسعودی

وابوجعفر طبرانی وواقدی وابن اسحاق وابن ہشام واربابِ سیر واہل تفسیر مثل سعید بن جبیر وسعید بن المسیب وابن عباس اور وہ لوگ جنھون نے اِس کتاب عجیب مین کلام کیا ہو کہ اگر آب زر لکھی جاتی تو یہ بھی اقل مرتبہ تھا کیونکہ اِس مین کتابین کثیر اور تواریخ وتفاسیر وفتوحات وغیرہ سب کچھ جمع ہین پس ان سب مؤرخین ومفسرین نے کہا ہو کہ لوعیسے علیہ السلام کا وہ زمانہ تھا جب ملوک اُس سرزمین کی سلطنت کو بیالیس برس گذرے تھے اور ریاست مُلک شام اور اُسکی حکومت پر اُس وقت قیصر ملک روم ہرقل متمکن تھا یعنے ملک روم ہرقل ملقب بقیصر تھا وہی ملک شام وغیرہ کی ریاست پر قائم تھا جیسا کہ فتوح شام مین مذکور ہوا اور سرزمین بھنسا مین ریاست قنطاریوس کی تھی چنانچہ جب ملک ہیرودس نے خبر ولادت مسیح علیہ السلام کی سنی تو اُسنے قصد قتل مسیح کا کیا اور یہ امر اس طرح ہوا کہ اُنھون نے جب ایک کوکب کو طالع دیکھا تو اُسکے حساب سے میلاد مسیح اور فساد اپنے احوال کا معلوم کیا اُس وقت حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ پاس یوسف نجار کے بھیجا اُسنے ارادہٗ ہیرودس بادشاہ سے یوسف نجار کو خبر دی اُسنے مریم علیہا السلام کو آگاہ کیا اور کہا طرف سرزمین مصر کے نکل چلو کیون کہ اگر ہیرودس تیرے فرزند کو پاویگا تو لامحالہ قتل کرے گا پھر جب ہیرودس مرجاویگا تو پھر اپنے شہر کو پھر آئیو غرضکہ یوسف مریم اور مسیح علیہما السلام کو اپنے حمار پر سوار کرکے وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ داخل ملک مصر ہو کر زمین بھنسا پر وارد ہوے اور وہی وہ ربوہ ہی جس کا ذکر حق تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (ترجمہ اِس کا ابھی ہو چکا ہی) اور وہان ایک عبادتگاہ تھی اُس مین ایک کنوان تھا اُسکے پانی سے مردم مریض طلب شفا کرتے تھے اور وہ کنوان وہ تھا جس کے پانی سے مریم ومسیح علیہ السلام وضو برائے نماز کیا کرتے تھے اور وہان تہ زمین ایک سُرنگ تھی یعنی تہخانہ تھا اُس مین یہ لوگ رہا کرتے تھے اور بعضون نے روایت کی کہ جب مریم علیہا السلام مسیحؑ اپنے فرزند کو لے کر زمین بھنسا پر وارد ہوئین تو وہان ایک کنوان تھا مگر نہ رسّی تھی نہ ڈول تھا اور اُسوقت مسیح بہت پیاسے تھے پانی مانگتے ہوے رونیلگے اور اُن کے رونے سے مریم کو بہت قلق ہوا تب قعر چاہ سے پانی اُبل کر لب پر آیا یہانتک کہ مسیحؑ نے اُس سے پانی پیا پھر اُسی روز سے اُسمین پانی زیادہ ہوا چنانچہ زیادتی نیل کی بھی اُسی سے مشہور رہی اور نصاریٰ اب تک اُسی کی عید کرتے ہین اور وہان ایک دیر بنا ہی اور زراعت بھی بہت ہوتی ہے وبعد ازان جب مریم علیہا السلام شہر بھنسا مین داخل ہوئین تو وہان بارہ برس مقیم رہین اُس مدت مین سُوت کاتا کرتی تھین اور کھیت کاٹنے والون کے ساتھ بالیان چنتی تھین اور اِسی طرح بسر کرتی تھین یہان تک کہ مدت قیام منقضی ہوئی اور محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ شہر بھنسا مین آئے ہین تو اُس وقت طفل دو ماہہ تھے ولیکن وہ گویا کہ پسر دو سالہ تھے پھر جب پورے نو مہینے کے ہوے تو حضرت مریم علیہا السلام ان کو لیکر شہر بھنسا مین معلم کے پاس گئین تب معلم نے مسیح کو اپنے روبرو بٹھلا کر کہا پڑھو بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہیرس نے عیسیٰ علیہ السلام کا قصد

عیسیٰؑ نے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر اخوند نے کہا کہو ابجد تب عیسیٰؑ نے اسکی طرف دیکھکر کہا تم جانتے ہو کہ ابجد کیا چیز
ہی اخوند نے مارنے کیلیے کوڑا اُٹھایا تب مسیح نے کہا اخوند صاحب مجھے کیون مارتے ہو اگر تم نہین جانتے ہو تو مجھسے پوچھو
مین تم کو بتاؤن گا موٴدب نے کہا اچھا بیان کرو مسیح نے کہا تم اپنے بالانشین سے نیچے اتر آؤ تو مین بیان کرون یہ سُنکے
موٴدب اُس مقام سے نیچے آیا اور مسیح اُسکی پائگاہ بلند پر جا بیٹھے اور فرمایا اَلْاَلِفُ آلَاءُ اللّٰہِ وَالْبَاءُ بَھَاءُ اللّٰہِ
وَالْجِیْمُ جَلَالُ اللّٰہِ وَالدَّالُ دِیْنُ اللّٰہِ وَالْھَاءُ ھُوْتُ جَھَنَّمَ وَھُوَ الْھَاوِیَۃِ وَالْوَاوُ وَیْلٌ لِاَھْلِھَا وَالزَّاءُ
زَفِیْرُ جَھَنَّمَ وَالْحَاءُ حَطَّتِ الْخَطَایَا عَنِ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ وَالْکَافُ کَلَامُ اللّٰہِ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ وَالصَّادُ صَاعٌ
بِصَاعٍ وَالْقَافُ تَقَرَّبَ مِنْھَا حَیَّاتُ جَھَنَّمَ یعنے الف آلاء اللہ کا الف ہی بمعنی نعمتین و برکتین خدا کی اور با بہاء اللہ
کی با ہی یعنے نور عظمت الٰہی اور جیم سے مراد جلالت الٰہی اور دال جو دین اللہ ہی بمعنے طاعت و انقیاد ہی اور ھا جو کہ
ہوت جہنم ہی و قعر غار دوزخ ہی جس کو ہاویہ کہتے ہین اور واؤ سے ویل وہاں کی ہی برلے اہل دوزخ کے اور زا سے
زفیر دوزخ ہی یعنے صداے مہیب و سمع خراش اور زفیر آواز خر جو باریک ہوتی ہی اور شہیق جو بانگ سخت
ہوتی ہی اور حا سے حط ذنوب و سقوط گناہون کا ہی توبہ و استغفار کرنے والون سے اور کاف سے مراد کلام
مالک العلام ہی جسکے کلام کو تغیر و تبدل نہین ہی اور صاد سے اشارہ ہی طرف صاع بصاع یعنے وزن برابر
وزن کے اِس سے مُراد یہ ہی کہ جو چیزین مثل گندم و جو و زبیب و تمر و زر و سیم جس وزن سے جسکو قرض دو اُسیقدر اُس سے لو نہ
زیادہ نہ کم کہ محسوب بسود ہو جائیگا اور قاف سے مراد ہی کہ صلع کے قریب مار ہاے دوزخ ہین یعنے درصورت
کم دینے اور زیادہ لینے کے پھر جس وقت مسیح علیہ السلام یہان تک بیان کر چکے تو اُستاد ادیب نے حضرت مریمؑ سے کہا
کہ بس اب تو اپنے لڑکے کو لیجا اِس کو حاجت استاد کی نہین ہی بلکہ حق تعالیٰ نے خود اِس کو تعلیم کیا ہی مصنف کتاب کہتا ہی
مجھسے روایت بیان کی حسین اور محمد بن الحسین المقری نے حکیم سے اُنھون نے محمد بن احمد حمدون سے اُسنے
حکیم بن نافع سے اُسنے اسمٰعیل سے اُسنے ملیکہ سے اُسنے عطیہ سے اُسنے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انھون نے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کو اُنکی والدہ نے واسطے تعلیم کے مکتب مین بھیجا
تو معلم نے کہا کہو بسم اللہ الرحمن الرحیم تب عیسیٰ علیہ السلام نے کہا بسم اللہ کیا چیز ہی معلم نے کہا مین نہین جانتا ہون
تب مسیح نے بیان کیا اَلْبَاءُ بَھَاءُ اللّٰہِ یعنے عظمت پروردگار وَالسِّیْنُ سَنَاءُ اللّٰہِ یعنے نور خداے کردگار
وَالْمِیْمُ مَمْلَکَۃُ اللّٰہِ یعنی فرشتہ جو آیات اور معجزات لایا ہی یعنی وہ آیات و معجزات جو مسیح علیہ السلام کیلیے زمین پہ بستا مین ظاہر
ہوے اور وہب راوی نے کہا اول آیت و معجزہ جس کو عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے صغر سن مین درمیان شہر بہنسا
کے لوگونکے تئین دکھلایا وہ یہ ہی کہ اُن کی مادر مکرمہ درمیان بہنسا کے جو زمین مصر سے ہی گھر مین ایک دہقانی
یعنے زمیندار کے مقیم تھین کیونکہ یوسف نجار جب مسیح و مریمؑ کو حدود شام سے مصر مین لایا تھا تو اُسنے اُن دونون کو بھی

زمیندار کے مکان مین لا اُتارا تھا اسلیے کہ خانۂ زمیندار مذکور مامن مساکین و مسافرین تھا چنانچہ کسی اور دہقانی نے مال قیمتی اُس زمیندار کے خزانہ سے چرایا اور وہ زمیندار خاصگان بادشاہ بھبنا سے تھا مگر اُسنے اُن مساکین مین سے جو اُسکی مہمانسرا مین تھے کسی مسکین کو متہم نہ کیا دلیکن حضرت مریم کو اُس دہقان میزبان کے نقصان سے سخت ملال ہوا پھر جب مسیح نے قلق اپنی والدہ شریفہ کا دیکھا تو فرمایا ای مادر معظمہ کیا آپ چاہتی ہین کہ مین وہ مال جہان رکھا ہے آپ کو بتادون مریمؑ نے کہا ہان لے فرزند مین یہی چاہتی ہون مسیحؑ نے کہا آپ اس زمیندار سے کہدیجیے کہ وہ سب مساکین کو جو اُسکے مکانون مین رہتے ہین جمع کرے تب مریمؑ نے اس دہقان زمیندار سے یہ پیام بیان کیا اُسنے اُن سب کو جو وہان رہتے تھے جمع کیا جب مسیح نے دیکھا کہ سب مجتمع ہوے تو مسیحؑ اُن لوگون مین سے دو آدمی کے پاس گئے کہ ایک اندھا تھا اور ایک لنگڑا تب حضرت کے معجزے سے اُس لنگڑے نے اندھے کو اپنے شانہ پر اُٹھایا اور کہنے لگا میرے شانہ پر کھڑا ہو اندھے نے کہا مین ناتوان ہون لنگڑے نے کہا اس رات کو تیرے تئین اس بات کی یعنے شانہ پر کھڑے ہونے کی قوت کیونکر ہوئی تھی جب لوگون نے یہ بات سنی تو اندھے کو مارنے لگے آخر وہ کھڑا ہوا جب سیدھا ہوا اور لنگڑا اسکو اُٹھاے تھا یہانتک کہ اُسکو روزن خزانہ تک پہونچایا اُسوقت مسیحؑ علیہ السلام نے دہقان زمیندار سے فرمایا دیکھ تیرا مال اُس شب کو دونون نے یونہی لیا ہو اسلیے کہ اندھے نے اُس لنگڑے کی قوت سے استعانت کی اور لنگڑے نے اس کی اعانت کی یہ سُنکے اُس اندھے اور لنگڑے نے اقرار کیا اور کلام مسیح کی تصدیق کی پھر اُن دونون نے مال دہقان کا مسترد کردیا اور دہقان نے اپنے خزانہ مین داخل کیا اور مریم علیہا السلام سے کہنے لگا کہ نصف اِس مال بازیافتہ سے تو لے حضرت مریم نے جواب دیا مین اسواسطے پیدا نہین ہوئی ہون تب اُس زمیندار نے کہا خیر اگر تو نہین لیتی ہے تو اپنے بیٹے کو دے مریم نے فرمایا مجھ سے اُسکی شان عظیم تر ہے و بعد ازان اُس زمیندار نے سامان ضیافت کا مسیح کی خاطر مہیا کیا اور اس تقریب مین تمام اہل شہر کو جمع کیا اور دو مہینے تک طعام داری کی و بعد ازان اکابر شہر کے اور ملوک اُس نواحی کے مسیح کی زیارت کو آئے مگر کچھ طعام و شراب قسم خمر سے اور نان و خورش مسیحؑ کے پاس موجود نہ تھا پھر جسوقت سب مجتمع ہوے تو عیسٰی علیہ السلام نے کہا خمہاے شراب جو خالی ہین اُن مین پانی بھر دو جب وہ سب پانی سے بھرے گئے تو دہانِ خم پر اپنا ہاتھ رکھا دفعتہ وہ سب خم پُر از شراب ہو گئے اور اُسوقت سن شریف دوازدہ سالہ تھا یہ دیکھکر اعتقادات اہل بھبنا اور مردم حوالی مدائن و اہل قریات اور باشندگان سواد مصر کے بہت زیادہ ہوے اور یہ معجزہ ثانی تھا سرزمین بھبنا مین اور سُدّی راوی نے کہا کہ عیسٰی علیہ السلام مکتب مین لڑکون سے باتین جو کرتے تھے جو کچھ انکے باپ مان اور ان کے گھر والے اپنے گھر وںمین کلام کرتے تھے وہ اُن لڑکون سے بیان کرتے تھے اور بعض لڑکون سے کہتے تھے تم اپنے گھر جاکر دیکھو کہ تمھارے گھر والے فلان فلان چیزین کھاتے ہین تو وہ لڑکے اپنے گھر جاکر اپنے اہل سے وہ چیزین طلب کرتے تھے یہان تک کہ وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی کچھ دیتے ۱۸۰

تھے اور کہتے تھے یہ تم کو کس نے بتایا ہی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰؑ نے خبر دی ہی آخر اہل شہر نے اپنے لڑکونکو عیسیٰؑ کے پاس آنے جانے سے روک دیا اور اُنکو یہ سمجھا دیا کہ اِس جادوگر لڑکے کیساتھ نہ کھیلو اور اُن لوگون نے لڑکونکو ایک مکانکے اندر بطریق قید و بند کے جمع کیا اور عیسیٰ علیہ السلام وہان خود آئے اور اُن لڑکونکو بلانیلگے تب والیان اطفال نے حضرت سے کہا یہان تو کوئی نہین ہی حضرت نے کہا اس مکان کے اندر کون ہی لوگون نے کہا کہ اسکے اندر ہمارے خنازیر خوک بند ہین حضرت نے فرمایا ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پھر جب لوگون نے دروازہ اس مکان کا کھولا تو دیکھا کہ وہ سب خوک تھے آخر جب یہ امر لوگون مین فاش ہوا تو سب ہیبت زدہ و خوفناک ہوے اور سدی راوی نے کہا جب عیسیٰ علیہ السلام ہمراہ اپنی مادر مکرمہ مع اپنے ہمراہیونکے سرزمین بھنسا مین وارد ہوے اور اُسکے قریات سے ایک قریہ مین ایک شخص کے مکانپر وہ سب اُترے اُسنے سب کو اپنا مہمان کیا اور وہ بادشاہ کا نان بز تھا چنانچہ ایک روز وہ شخص باہر سے اپنے گھر مین جو آیا تو بہت غمگین تھا اور اُسوقت مریم علیہا السلام اُس شخص کی زوجہ کے پاس بیٹھی تھین اسکا حال پریشان دیکھکر زن نان پز سے کہنے لگین آج تیرے شوہر کا کیا حال ہی کہ مین اس کو مغموم دیکھتی ہون اُس عورت نے کہا یہ حال مجھ سے کچھ نہ پوچھو حضرت نے کہا آخر مجھے بھی اس کیفیت سے آگاہ کر امید ہی کہ حق تعالیٰ تجکو اِس غم سے رستگاری بخشے تب اُس عورت نے بیان کیا کہ بادشاہ بھنسا کا جب اپنے شہر سے واسطے سیر و نگرانی اپنے ممالک محروسہ کے نکلتا ہی تو ہر ایک قریہ مین مقام کرتا ہی اور یہ دستور مقرر کیا ہی کہ اُس قریہ کا مقدم ایک روز ضیافت بادشاہ کی طعام و شراب سے کرتا ہی اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ مبتلاے عتاب و عذاب ہوتا ہی اور وہ بادشاہ آج ہمارے قریہ مین ہمارے یہان وارد ہونیوالا ہی اور ہم کو کچھ مقدرت اسکی ضیافت کی نہین ہی یہ سُنکے حضرت مریم نے اُس عورت سے فرمایا تو اپنے شوہر سے کہدے کہ وہ کچھ غم نہ کرے مین اپنے فرزند سے کہتی ہون کہ وہ اِسکے لیے حق تعالیٰ سے دعا کرے گا وہ اپنی رحمت سے اس امر کو کفایت کرے گا بعد ازان مریمؑ نے ذکر اس بات کا عیسیٰ علیہ السلام سے کیا حضرت نے فرمایا اگر مین ایسا کرونگا تو کچھ زحمت واقع ہوگی حضرت مریمؑ نے کہا کچھ پروا نہین کیونکہ اُس شخص نے ہمارے ساتھ احسان و اکرام کیا ہی تب مسیح علیہ السلام نے کہا آپ اُس سے کہدیجیے کہ جس وقت بادشاہ قریب پہونچے تو وہ اپنی دیگون اور خمون کو پانی سے بھر دیوے اور مجھے خبر کرے چنانچہ اُس شخص نے یون ہی کیا کہ ناگاہ وہ ملک آپہونچا اور صداے دہل و نقارون اور شور قرنا و چنگون سے زمین ہلنے لگی اور اسکا سارا لشکر بھی پہونچگیا اُسوقت اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو خبر دی حضرت نے جناب اقدس آلہی مین دعا کی اُسیدم وہ تمام دیگین جو پانی سے بھری تھین پُر از قورمہ و مملو با قسام طعام ہوگئین اور وہ سارے خم بھی شراب سے لبالب ہوگئے اور وہ ایسے قسم کے کھانے تھے اور اس قسم کی شراب تھی کہ کسی بشر نے کبھی نہ دیسا کھانا کھایا نہ ویسی شراب چکھی تھی آخر جس وقت بادشاہ نے وہ طعام لذیذ تناول اور اُس مَے خوشگوار کو نوش کیا تو میزبان سے پوچھا کہ ایسی شراب کہان سے تیرے ہاتھ آئی اُسنے کہا

شہر قوم سے مینے منگوائی ہی بادشاہ نے اس بات کو ہیچ نہ مانا اور کہا ہمارے لیے وہین سے شراب آتی ہی بلکہ انگور وہان کا آتا ہے اور ہمارے یہان اُسی کی شراب کھینچی جاتی ہے مگر اِس شراب کی مساوی نہین ہوتی ہی اُسنے کہا یہ اور سرزمین سے آتی ہی پھر جب کلام مین خلط و اضطراب واقع ہوا تو بادشاہ نے اسکی کوئی بات نہ مانی آخر اُس شخص نے کہا خیر اب مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ میرے یہان ایک ایسا لڑکا آیا ہی کہ جو کچھ حق تعالیٰ سے سوال کرتا ہی وہ اُسکو عطا کرتا ہی سو اُسی نے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا کی کہ خم آب تمام خم شراب ہوگئے اور حال یہ تھا کہ اس ملک کا ایک پسر تھا وہ اسکو اپنا ولیعہد و جانشین کیا چاہتا تھا ناگاہ وہ لڑکا قبل اس سے مر چکا تھا اور بادشاہ کو وہ لڑکا محبوب ترین خلائق تھا چنانچہ بادشاہ نے کہا اگر تیرا کلام سچ ہی تو وہ لڑکا جس کی توصفت کرتا ہی وہ اپنے پروردگار سے میرے لڑکے کے لیے دعا کرے تا وہ زندہ ہو جاوے تب اُس شخص نے مسیح علیہ السلام کو بادشاہ کے سامنے بلوایا اور مکالمہ فیمابین سے آگاہ کر کے التماس دعا کی حضرت نے فرمایا مین دعا تو کرتا ہون ولیکن اگر وہ زندہ ہوگا تو ملک پر بلاے عظیم نازل ہوگی ملک نے کہا بعد ازانکہ مین اسکو زندہ دیکھ لون پھر جو آفت آویگی مجکو اُسکی کچھ پروا نہین مسیح نے کہا بھلا اگر مین دعا کرون اور تمھارا پسر زندہ ہو اُس وقت تم مجکو اور میری مادر کو چھوڑ دوگے اور جانے دوگے کہ جہان ہم چاہتے ہین چلے جاوین اور تم لوگ ہمارے درپے نہ ہو اور مجکو نہ گھیرو بادشاہ نے کہا نہین پھر ہم تمکو زحمت نہ دینگے آخر مسیح نے درگاہ حی القیوم مین دعا کی تو پسر ملک زندہ ہوا پھر جس وقت اہل مملکت نے دیکھا کہ وہ لڑکا زندہ ہوگیا تو وہ ہتھیار لیکر دوڑے اور کہنے لگے کہ ملک نے ظلم و زبردستی سے ہمارا تمام مال کھا لیا اور ہم نادار ہوگئے اور اب جو وہ مرنے کے کنارے ہو اتو چاہتا ہی کہ اپنے پسر کو اپنا خلیفہ کر کے ہمپر متسلط کرے تا وہ بھی مثل اپنے پدر کے ہمارا مال کھا جاوے اور ہم کو تباہ کرے یہ کہکے اُن لوگون نے ایسا نرغہ کیا کہ پدر و پسر یعنے ملک و ملک زادہ دونوںکو قتل کر ڈالا اور مسیح و مریم علیہا السلام وہانسے روانہ ہوے اسی طرح معجزات حضرت مسیح کے بہت سے ہین ذکر ان سب کا طول مقام ہی چنانچہ ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی کتاب عرائس مین اُن کرامات کو بشرح و بسط ذکر کیا ہے

ذکر فتح بھنسا اور اُس کے فضائل کا اور بیان ہی اُن واقعات کا جو وہان صحابہ رضی اللہ عنہم کی نسبت پیش آئے

اکثر رواۃ نے بطرق اپنی اپنی اسانید صحیحہ کے اُن لوگون سے روایت بیان کی ہی جو اُس فتح مین شریک تھے اور وہ ورد و انزہ اصحاب السیر و ارباب تواریخ مین مثل واقدی و ابن جعفر الطبرانی کے اور ابن خلکان نے اپنی تاریخ بدایہ و نہایہ مین لکھا ہی اور جملہ مورخین ہو صوفین کے ابن اسحاق و ابن ہشام مین اور انمین ہر ایک کی وقت

دوسرے کی روایت مین داخل ہو اسیلیے کہ اُس مین اختلاف اُن روایات کا ہی جو حاضر فتوحات و موجود وقت تھے
اور وہ سب صحابہ ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور اکثر ان مین اعاظم و اکابر صحابہ ہین مثل عبداللہ بن عمرو بن العاص جو
امیر جیوش تھے مصر پر اور اُنکے برادر محمد بن عمرو اور خالد بن الولید اور اُن کا پسر سلیمان اور قیس بن ہبیر المرادی
و مقداد بن الاسود الکندی و میسرۃ بن المسروق العبسی و زبیر بن العوام الاسدی اور اُن کا بیٹا عبداللہ و
ضرار بن الازور اور عمزادگان رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مثل فضل بن العباس و جعفر بن عقیل و مسلم بن عقیل و عبداللہ بن جعفر
و پسران خلفا رضی اللہ عنہم مثل عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ابان بن عثمان اور باقی اسمائے
ہم نے اختصار کیا باعث اندیشہ طول کلام کے پس ان صحابہ نے جو کچھ اُن فتحون مین بچشم خود دیکھا اور جو کچھ اُن واقعون
مین مشاہدہ کیا وہ سب بیان کیا اور اُنسے ان کے ابناء و اخلاف نے روایت کی اور ہم نے اُنسے اخذ کرکے اِن
فتوح کو اوپر قاعدہ صدق و سداد کے ضبط و ثبت کیا اور مقصود اِس سے اثبات فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فضیلت
صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہی کیونکہ اگر یہ لوگ ایسا نہ کرتے تو مسلمین مالک بلاد نہ ہوتے اور نشر اعلام اس دین کا نہ ہوتا یعنے نشانہاے
دین اسلام نصب و قائم نہ ہوتے چنانچہ لشکر کفار اطراف زمین مین شرقاً و غرباً آوارہ ہوگئے اور وہ سب دشمن پسپا ہو کر بھاگ گئے
اور مسلمانون نے خاطر خواہ زمین مین اُنکے خون بہاے اور نہب و تاراج اُنکے مال کا اپنے لیے مباح و حلال کیا اور حال یہ
تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کا رعب و خوف اُنکے دشمنون کے دلونمین ڈالدیا تھا غرضکہ وہ لوگ یعنی صحابہ اور مجاہدین نجوم ہدایت
و اہل ولایت تھے کہ اجراے شرائع اور تلاوت قرآن مین جہد بلیغ کرتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اُنکے حق مین از روے اُنکی
فضیلت و بزرگی کے فرمایا ہی فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا یعنے بعضے اُنمین وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی مدت
زندگانی تمام کی یعنی شہید ہوے اور بعضے منتظر شہادت ہین اور اُنھون نے اپنے عزم و عہد کے تئین کچھ نہین بدلا
راوی کہتا ہے مجھ سے ابو عبداللہ محمد بن محدث المصری نے بیان کیا کہ مین نے فتوح کثیرہ کا مطالعہ کیا تو مین نے
از روے بیان کے اکثر زیادہ و کم پایا اور اسیطرح تواریخ منقولہ مین بھی کمی و بیشی دیکھی پھر مین شہر بھنسا مین از راہ
زیارت اُسکے جبانہ یعنے صحراے مزار شہداء کے گیا اسیلیے کہ مین نے اُسکے بڑے بڑے فضائل و اجر اور خیر و ثواب
دیکھے تھے کہ زیارت وہان کی گناہون کو مٹاتی ہی اور غمون کو غلط اور سختیون کو دور کرتی ہی اور وہان کی زیارت
سے حسن اخلاق و ازدیاد رزق ہوتا ہی اور وہ زیارت مورث نصرت ہوتی ہی اعدا پر اور کفایت کرتی ہی شدائد
روزگار کو کیونکہ اُس مین اُن اکابر شہداء کے مزار ہین جنھون نے خدا کے واسطے جانبازی کی اور رضاے خدا کیلیے راہ
خدا مین قتل ہوے اور وہ لوگ ہین جنکے حق مین حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اشۡتَرٰى مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ
وَاَمۡوَالَهُمۡ بِاَنَّ لَهُمُ الۡجَـنَّةَ یعنے بہ تحقیق کہ حق تعالیٰ نے مومنون سے مول لیا ہی اُنکی جانون اور اُنکے مالونکو اس بدلے مین
کہ اُنکے لیے جنت ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار کی حضوری مین زندہ موجود ہین اور روزی پاتے ہین چنانچہ ہمنے زیارت

اُس جبانہ کی اوقات سحر مین کی یعنی قبل از فجر کے اور ہمنے اُس سے انوار ساطعہ مشاہدہ کیے اور ہم بسبب زیارت
مزار اُن بزرگوار اخیار کے اپنے پروردگار سے امیدوار ہین کہ ہمکو ہمارے بار گناہون سے رستگار کرے غرضکہ جب ہم
زیارت سے فارغ ہوئے تو درپے تفحص اخبار اُن بزرگوار کے ہوکر اُنکے حالات صبر و قرار سے جسقدر کہ اُنھون نے معرکہ
غزوات و کارزار مین تحمل کیا ہم کو آگاہی ہوئی اور ہمارے بعض اصحاب نے ماجرا ے فتح شہر بھنسا کا مجھ سے سوال کیا
اور اُن کو منظور واقعہ شہادت تھا تب میری خاطر نے مجکو تحریک کی اور اِس امر کیلیے میری نظر و فکر بیدار ہوئی آنکہ
مین نے مطالعہ تواریخ و فتوحات کا کیا پھر مین نے مزاحات و زوائد سے اجتناب کرکے اِس کتاب کو انتخاب کیا تو وہ مانند
اس دریکتا کے ہی جسکی قیمت کوئی نہین کر سکتا ہی اور اُسکی سماعت سے دلون کو تازگی ہوتی ہی اور رنج و الم دور
ہوتے ہین اور جہاد پر شجاعت و جرأت بڑھتی ہی اور ممالک و بلاد مین اقامت عدل و داد کی اعانت کرتی ہی اور مقصود
تدوین اِس کتاب سے طلب رضاے خداوند کریم اور خواہش ثواب نعیم ہی اور وہ یہ ہی کہ بعد حمد خداے عالم اور درود
او پر سید خاتم کے مین ابتداے بسم اللہ الرحمن الرحیم کرتا ہون **راوی** نے کہا مجھ سے روایت بیان کی اُس
شخص نے جسپر میرے تئین زیادہ اعتماد ہی منجملہ رواۃ مذکورین کے اُسنے کہا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ملک مصر اور اسکندریہ اور بحیرہ اور جہات بحری وغیرہ تمام و کمال فتح کر چکے اور اسوقت حدود ممالک صعید مین
شہر ہاے نوبہ و بربر و دیلم و صقالیہ و روم و قبط آباد ان تھے اور آبادی مین سب سے زیادہ روم کو غلبہ تھا کہ وہ بڑا
شہر اور بہت آباد تھا چنانچہ عمرو بن العاص نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے آیا لشکر کو سمت
شرق سے لیچلین یا جانب غرب اور کیا کیا چاہیے یہ سُنکے اصحاب نے مشورہ دیا کہ اس باب مین بخدمت امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مکاتبہ لکھا جاوے تو موافق حکم اُنکے عمل مین آوے تا آنکہ یہ نامہ لکھا گیا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ عَامِلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مِصْرَ وَ نَوَاحِيْهَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ وَ اُثْنِيْ عَلَيْهِ
وَ اُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ السَّلَامُ عَلٰى مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ فُتِحَتْ لَنَا مِصْرُ وَ الْوَجْهُ الْبَحْرِيُّ وَ اِسْكَنْدَرِيَّةُ وَ دِمْيَاطُ وَ لَمْ يَبْقَ فِي الْوَجْهِ الْبَحْرِيِّ مَدِيْنَةٌ اِلَّا
وَ قَدْ فُتِحَتْ وَ لَا قَرْيَةٌ وَ اَذَلَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ وَ اَعْلٰى كَلِمَةَ الدِّيْنِ وَ قَدِ اجْتَمَعَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنَ السَّادَاتِ وَ الْاُمَرَاءِ وَ الْاَخْيَارِ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ يَطْلُبُوْنَ الْاِذْنَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
هَلْ يَسِيْرُوْنَ اِلَى الصَّعِيْدِ وَ اِلَى الْغَرْبِ فَالْاَمْرُ اَمْرُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّهُمْ عَلَى الْجِهَادِ فَلَقَدْ بَاعُوْا
نُفُوْسَهُمْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ عریضہ ہی جانب سے بندہ خدا عمرو بن العاص کے جو امیر المومنین کا عامل ہی اور مصر

اور اُسکی نواحی پر اور لکھا جاتا ہی بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سلام ہمارا اور رحمت و برکات خدا آپ پر اما بعد حمد و صلوٰۃ کے مین حمد و ثنا ے کردگار کرتا ہون اور درود و سلام بھیجتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارا سلام اُن لوگون پر جو مدینہ طیبہ مین ہین جملہ مہاجرین و انصار سے اور شکر ہی اُس پروردگار کا جسنے ہم کو فتح بخشی ملک مصر اور تمام سواحل بحر یعنی ترائی دریا پر اور اسکندریہ و دمیاط پر اور جہات بحری مین کوئی شہر و دیہ ایسا باقی نہین رہا جو فتح نہین ہوگیا اور حق تعالیٰ نے مشرکین کو ذلیل و خوار کیا اور ذکر دین کا بلند کیا اور اب جملہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو اکابر و امراء و اخیار ہین مہاجرین و انصار سے مجتمع ہین اور راے اُنکی اس بات پر متفق ہی کہ امیر المومنین سے طلب اذن کرتے ہین کہ آیا بطرف ملک صعید اور بجانب عرب کے روانہ ہون یعنی اگر آپ کا حکم ہو تو ہم ان سمتون کا عزم کرین سو یا امیر المومنین اس بات مین حکم آپ کا کیا ہوا اور حال یہ ہی کہ سائر مسلمین جہاد کرنے پر بیچین و بیقرار ہین یعنی مستعد و آمادہ ہین اور اُنھون نے اپنی جانون کو خدا کیلیے بیچ ڈالا ہی یعنی راہ خدا مین اپنی جان کو فدا کر چکے ہین اور درود و سلام خدا کا اوپر سید و آقا ہمارے محمد خاتم الانبیا کے اور اُنکی آل و اصحاب پر واقدی رحمہ اللہ نے کہا جب عمرو بن عاص تحریر نامہ سے فارغ ہوے تو اصحاب کو سُنایا اور مہر کر کے ملفوف و مختوم کیا اور ایک شخص پیک کو جس کا نام سالم بن نجیبہ الکندی تھا بُلا کر نامہ سپرد کیا اور اُس کو ایک ناقہ دیا کہ وہ اُسپر سوار ہو کر چلا اور مدینہ کی راہ لی اور یہ اشعار پڑھتا جاتا

أَسِيرُ إِلَى الْمَدِينَةِ فِي أَمَانٍ	فَأَرْجُو الْفَوْزَ فِي غُرَفِ الْجِنَانِ	فَأَرْجُو أَنْ تُقَرِّبَ لِي اجْتِمَاعِي
وَأُعْطَى مَا أُرِيدُ مِنَ الْأَمَانِي	أَلَا يَا نَاقُ جِدِّي وَاسْرِعِي	إِلَى نَحْوِ النَّبِيِّ بِلَا امْتِهَانِ
وَأَقْرَبُهُ السَّلَامُ وَأُنْشِدُ بِهِ	كَلَامًا صَادِقًا حَسَنَ الْبَيَانِ	أَلَا يَا أَشْرَفَ الثَّقَلَيْنِ يَا مَنْ
بِهِ شَرُفَ الْمَدِينَةُ وَالْمَكَانِ	فَكُنْ لِي فِي الْمَعَادِ غَدًا شَفِيعًا	إِذَا مَا قِيلَ هٰذَا عَبْدُ عَانِي

یعنی مین مدینہ کو جاتا ہون امان خدا مین امیدوار ہون کہ غرفات جنت مین فائز ہون اور آرزو رکھتا ہون کہ میرے اجتماع یعنی جمعیت میرے اقربا و احباب کی مجھ سے قریب ہون اور میری ملاقات کرین اور جو کچھ اپنی آرزو دل سے چاہتے ہون مجھے حاصل ہون اے میرے ناقہ کوشش کر اور جلد چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بلا اہانت قریب کرون اُسکے تئین سلام کو یعنی اُس سے اقرب بسلام حاصل کرون اور کلام صادق پڑھون یعنی درود اور حُسن بیان کرون یعنی مدح و ثنا آگاہ ہو اے اشرف گروہ جن و انس و اے وہ شخص جس سے شرف ہو مدینہ اور کل مکان کو چاہیے کہ کل کے روز معاد شفیع میرا شفیع ہو جس وقت کہ لوگ مجھکو کہینگے کہ یہ بندہ خوار اور بندی گناہون کا یعنے گناہگار ہو واقدی رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ چنانچہ وہ پیک شبانہ روز برابر قطع مسافت کرتا ہوا مدینہ طیبہ مین بعد نماز عصر جا پہونچا اور باب مسجد پر اپنے ناقہ کو بٹھا کر اور فاضل زمام یعنی مہار کے دوسرے سرے سے باندھ چھاند کر مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور قبر اقدس پر سلام زیارت کر کے مابین روضہ و منبر کے دو رکعت نماز بجا لایا بعد ازان آگے بڑھا تو حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ کی خدمت مین فائز ہوا اور بعد عرض سلام مصافحہ سے مشرف ہوا پھر سالم کہتا ہی کہ جب امیر المومنین نے مجھے دیکھا کہ مین اُنکے روبرو شادان و فرحان بڑھا آتا ہون تو فرمایا مرحبا سالم کو کہ بالضرور مصر سے خط لایا ہے اور مین نے دیکھا کہ اُنکے جانب راست علی بن ابی طالب ہین اور بطرف چپ عثمان بن عفان ہین اور سائر مہاجرین و انصار اُنکے گرد ہین مثل عباس بن عبد المطلب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن زید و طلحہ بن عبد اللہ اور باقی صحابہ حلقہ باندھے بیٹھے تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب مین نے بعد سلام وہ نامہ پیش کیا اُنھون نے فرمایا کیا خبر ہے اے سالم تو سالم ہو دُنیا و آخرت مین انشاء اللہ تعالی مین نے عرض کی یا امیر المومنین خبر خوش ہی اور مژدہ و من ہی جب نامہ پڑھا تو نہایت مسرور و شادمان ہوے اور مال غنیمت قبل از ورود سالم کئی روز پیشتر پہونچکر درمیان صحابہ قسمت پذیر ہو چکا تھا تا آنکہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حاضرین صحابہ سے مشورہ کیا (یعنے دربارہ لشکر کشی سمت ممالک مغربی وغیرہ جیسا کہ عمرو بن العاص نے لکھا تھا) تب علی رض ابن ابی طالب نے یہ مشورہ دیا کہ عمرو بن العاص خود ہمراہ لشکر نہ جاوے تا کہ اُس کی ہیبت دشمنونکے دلون مین باقی رہے اور پہلے ایک لشکر دس ہزار سوار کی جمعیت کا تیار کرکے روانہ کرے اور اُسپر خالد بن الولید کو افسر کرے کیونکہ وہ سیف اللہ یعنی شمشیر خدا ہی عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپنے راست و درست کہا بتحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی خَالِدٌ سَیْفٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰہِ یعنے خالد البتہ خدا کی شمشیرون مین سے ایک شمشیر ہے اور دوسری روایت مین یون ہی اِنَّ خَالِدًا سَیْفٌ لَا یُغْمَدُ عَنْ اَعْدَائِہٖ یعنے خالد ہر آئینہ وہ برہنہ شمشیر ہے کہ اُسکے دشمنون کے سامنے میان مین نہین رہتی غرض کہ اُس شب کو تو سالم نے شب باشی کی جب صبح ہوئی اور مسجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین نماز فجر ادا کی تب حضور مین خلیفہ رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکر جواب خط کا طالب ہوا اُسوقت حضرت رضی اللہ عنہ نے قلم دوات و کاغذ طلب کرکے جواب لکھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی عَامِلِہٖ عَلٰی مِصْرَ وَنَوَاحِیْہَا عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَلَامٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَمَّا بَعْدُ الخ ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ جواب خط ہی جانب سے بندہ خدا عمر بن الخطاب کے اپنے عامل کی طرف جو اوپر مصر اور اُسکے نواح کے مامور ہی کہ وہ عمرو بن العاص ہے ہمارا سلام اور رحمت و برکات خدا کی تم پر نازل ہو اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ مین حمد و ثنا کرتا ہون اُس خدا کی جسکے سوا کوئی دوسرا خدا نہین ہی اور درود و سلام بھیجتا ہون اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر بعد ازان سلام ہمارا تمپر اور اُن لوگونپر جو تمھارے ہمراہ ہین مہاجرین و انصار سے اور رحمت و برکات خدا تم سب پر تمھارا خط ہم نے پڑھا اُسکی کیفیت مندرجہ سے مین مطلع ہوا سو جس وقت یہ خط ہمارا تمھارے مطالعہ مین در آوے تو جماعت جدا جدا کرکے امرا کو طرف بلاد کے روانہ کرو اس طور سے کہ ہر ایک بلد کے لیے ایک ایک امیر مقرر کرکے اُسکے ہمراہ جمعیت مناسب تعینات کردو اور ہر ایک کو خوب فہمایش کردو کہ وہ اپنی اپنی جاے متعلقہ پر پہونچکر شرائع دین کو قائم کرین اور

احکام اسلام لوگون کو تعلیم کرین وبعد ازان زمرۂ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس ہزار آدمی کی جماعت ترتیب دو اور انپر خالد بن الولید کو امیر مقرر کرو اور اُنکے ساتھ زبیر بن العوام اور فضل بن العباس اور مقداد بن الاسود وغانم بن عیاض الاشعری ومالک الاشتر و دیگر جمیع امراے لشکر واصحاب رایات کو جو صاحبان نشان سالاری ہین اِن کو مامور کرو اور کہدو کہ حدود مدائن پر نازل ہو اور داخل ہوکر لوگون کو طرف اسلام کے دعوت وطلب کرین پھر جو لوگ قبول کرین فَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا یعنے اُس ہر ایک کے لیے وہی واجب ہے جو ہمارے لیے واجب ہے کہ حُرمت اُسکے مال وخون کی مثل ہمارے ہو اور جو کچھ ہمپر حرام ہو محرمات شرعیہ سے وہی اُسپر بھی حرام ہو اور جو کوئی دعوت اسلام سے اعراض وانکار کرے تو حکم کرو کہ اُس سے جزیہ ومحصول لیا جاوے اور جو لوگ نافرمانی وسرتابی کرین اُنسے حرب وقتال ہو اور جملہ سران وسرداران لشکر کو حکم کردو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کرین تو اُسکے سواد پر شبخون اور دوڑ مار کر پراگندہ کر دین (یعنے تا وہ لوگ مجتمع ہوکر محصوران کی مدد کو نہ آسکین) اور مجکو خبر پہونچی ہو کہ حدود صعید مین دو شہر بہت بڑے ہین ایک اہناس وہ قریب مصر واقع ہو اور دوسرا بہنسا کہ اُس کا قلعہ بہت بلند ومحکم ہے اور مین نے سُنا ہو کہ اُس شہر کا مالک ایک بطریق یعنے رئیس نصرانی ہو وہ بڑا سرکش وخونریز ہو اُس کا نام بطلوس ہے اور وہ جملہ بطارقہ مصر یعنے مصر کے روساے نصاری مین بزرگتر ہو اور مجھے خبر پہونچی ہو کہ وہ مالک ہے واحات کا لہذا آپکو لازم ہو کہ ابھی تم قصد ملک صعید کا نہ کرو جب تک کہ اُن دونون قلعون کو فتح نکرلو اور تمپر اور اُنپر جو تمھارے ساتھ مین تقویٰ وپرہیزگاری سرًّا وعلانیۃً لازم ہو اور مظلومون کا انصاف کرو ظالم سے یعنے ظالم سے مظلوم کی داد فریادرسی کرو اور واجبات کا حکم اور محرمات سے منع کرتے رہو اور حق کمزور وناتوان کا زور آور وناتوان سے دلادو اور نہ چاہیے کہ خدا کے احکام اور کام مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمکو مزاحمت کرے اور چاہیے کہ تم خود تو مصر مین مقیم رہو اور لشکرون کو جہان بھیجنا ہو بھیجدو اور جسوقت احتیاج مدد ہو تو مجھے لکھ بھیجو کہ مین فوراً اُنکے پاس کمک روانہ کرون ودرحقیقت اعانت منجانب اللہ عزوجل ہو تو لازم ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ سے سوال واستمداد کرو کہ وہ تمھارے لیے نصرت ومعونت عطا کریگا اور تمکو فتح دیگا والحمد للہ رب العالمین بعد ازان نامہ کو لفافہ کیا اور بخاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرمہر کرکے حوالہ سالم کیا اور سالم وہ نامہ لیکر مستعجل بسرعت رخصت ہوا قبر مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وداع ہوا اور بعد از وضو دو رکعت نماز تہیۂ سفر پڑھکر روانہ ہوا اور روانہ چلا گیا یہانتک کہ مصر مین پہونچا تو یہ دیکھا کہ عمرو بن العاص اور سائر صحابہ زینت پر آراستہ ہین اور فصل ربیع کی ہو اور عمرو اپنے خیمہ مین بیٹھے ہین اور اصحاب بھی پاس موجود ہین اور خیمہ ملک قبط کا تھا اور حریر نیلگون اور سُرخ و زرد سے [illegible] اُسکی [illegible] بیس ذراع کی تھی یعنے پندرہ گز طول وپندرہ گز عرض تھا اور اُسمین فرش بچھا تھا جیسا [illegible] آراستہ ہوتا ہو اور عمرو اُسپر بیٹھے ہوے مقداد وخالد وفضل وغانم وغیرہ امرا سے حسنا گفتگو سے باتین کرتے تھے اور وہ خود بھی مشغول

اُن سب کے ایک اُنھین مین سے تھے یعنے کچھ تشخص و تکلف مانند دیس و عروس کے نہ تھا سالم کہتا ہی کہ آخر مین نے وہان پہونچکر اپنا ناقہ بٹھایا اور اُترا اس وقت مین نے عمرو کی آواز سنی اور مین پس خیمہ تھا وہ کہتے تھے کہ سالم نے بہت دیر لگائی یعنے مدینہ سے جواب لانے مین اس کو درنگ ہوئی خالد نے کہا کہ وہ عنقریب پہونچتا ہی یہ کہکے خالد منتظر و متوجہ ہوے اور مین پس خیمہ مائل تھا گویا کہ وہ اندرون خیمہ سے مجھے دیکھتے تھے وحالانکہ اُنھون نے مجھکو بچشم خود نہین دیکھا اور نہ کسی اور شخص نے دیکھا نہ کسی کو میرے آنے کی خبر تھی تب خالد نے کہا کیا سالم ہی مین نے کہا لبیک یا ابا سلیمان یعنی ابو سلیمان ہان مین حاضر ہوا خالد نے کہا مرحبا شاد باش ای سالم تو خوب آیا خدا تجھے زندہ و درست رکھے پھر مین آگے بڑھا اور اوپر عمرو اور خالد کے اور سالے امرا و اکابر پر سلام کیا اور نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ عمرو بن عاص کے کیا اُنھون نے وہ نامہ تا آخر پڑھکر اور اُسکے مضمون سے مستشعر ہوکر سب کو سنایا تو جمیع امرا بوفور سرور و خرم و مسرور ہوے بعد ازان عمرو نے اس امر مین اُن سب امرا و اکابر سے استشارہ و استصواب کیا کیونکہ اُن اصحاب کا معمول ہر امر مین ہمیشہ شورہ تھا کہ وہ جملہ امور مین بدون مشورہ باہمدیگر کوئی کام نہ کرتے تھے اسی وجہ سے حق تعالی نے اپنی کتاب مجید مین اُنکی مدح فرمائی ہی بقولہ تعالی وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ یعنے امر اُن کا اور دستور العمل اُن کا شورہ باہم و با تھا چنانچہ اُن سب نے عمرو کو مشورہ دیا کہ اول اُن امرا کو جو ہر ایک بلد مین امیر مقرر ہوے ہین اُنکے ہمراہ لشکر مناسب مامور کرکے شرقا و غربا متفرق بھیجنا چاہیے بعد ازان ترتیب افواج قاہرہ کی جاوے کہ وہ خدا کے توکل پر قصد ملک صعید کا کرین (یعنے جیسا کہ خلیفہ رضی اللہ عنہ نے مندرج نامہ کیا ہی) اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا کہ جب فتح مصر اور وجہ بحری یعنی جہات بحری وغیرہ ہو چکی تو صحابہ متفرق ہوگئے تھے کہ بعض اسکندریہ و ماسوس مین مقیم تھے اور بعضے دمیاط و رشید و بلبیس مین سکونت پذیر تھے اور اکثر وسط دیار بحیرہ مین درمیان اُس مکان کے قیام گزین تھے جو معروف بمنزلہ ہی اور یہ لوگ مثل قعقاع بن عمرو التیمی و ہاشم بن المرقال و مسیرہ بن مسروق العبسی و مسیب بن نجبۃ الفزاری کے تھے اُسوقت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقام نجابہ و سعادہ سے عمرو بن امیۃ الضمری وغیرہ امرا کو طلب کیا اور دیگر امراء بلاد کو نامے لکھے تو اُن سبھون نے حاضر ہونیکو قبول کیا اسلیے کہ وہ سب رضی اللہ عنہم قتال کے بڑے شائق تھے گویا تشنگی مین آب سرد و شیرین کے مشتاق تھے چنانچہ اُنھون نے بلاد و مدائن مین اپنے اپنے بلد مین اپنے معتمدین موثقین سے ایسون کو اپنا قائم مقام کیا جو حراست و حفاظت مملکت کی بخوبی کرسکین کیونکہ خوف اندیشہ اعداسے امین نہ تھے اور بعد اس انتظام کے وہ لوگ بہت جلد مصر کیطرف راہی ہوے جب وہ ہر جانب سے حوالی مصر مین آپہونچے اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اُنکے آنیکی خبر پہونچی تو خود وہ داخل دار الامارۃ یعنے مکان بارگاہ عالم مین جو قریب مسجد جامع عمری کے واقع تھا داخل ہوے پھر وہ سب امرا بھی وہان حاضر ہوے اور عمرو کو سلام کیا اور وہ روز چہارشنبہ ہم شہر ربیع الاول سال بست و یکم ہجری سے تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ سنہ بست و دوم تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن عبد اللہ عبیدہ بن رافع

وغیرہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو کہ جب وہ سب امرا بلا وجو
زمرۂ صحابہ اخیار رضی اللہ عنہم سے تھے ہر دیار سے مصر میں آ پہونچے تو تین روز یعنے یوم چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو دن
وہان قیام کیا یہان تک کہ ہر سمت سے جملہ اشخاص فراہم و مجتمع ہوے تب عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سب کے مجمع میں
خطبہ پڑھا یعنے بعد حمد و صلوٰۃ کے وعظ و پند بیان کیا و بعد از فراغ خطبہ حکم کیا کہ لوگ متفرق نہ ہون سب جمع رہین
یہانتک کہ اُنکے سامنے نامہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پڑھا جاوے چنانچہ وہ نامہ پڑھا گیا جب اُسکے
مطالعہ سے فارغ ہوے تو برجستہ وہ سب خوشی سے اُچھل پڑے جسطرح شیر حملہ ور باشتیاق تمام شکار کیطرف
چھلانگ مارتا ہو اور سب یکبارگی بول اُٹھے کہ سمعنا و اطعنا یعنے سمعاً و طاعۃً ہمنے اپنی جانونکو راہ خدا مین غزا و
صرف کیا اور نقد جہاد کو طلب کیا اور جنس ثواب کی خواہش کی اور جنت کے مشتاق ہوے اُسوقت اس بات سے
عمرو خوش ہوے اور کہنے لگے کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم کیا ہو کہ مین تمپر خالد بن الولید کو امیر و افسر مقرر
کرون کہ وہ سیف اللہ اور قہر خدا ہے دشمنان خدا پر اور مرد قتال شدید و بہادر صنادید ہو اور راوی کہتا ہو کہ خالد
بن الولید ایام جاہلیت سے عمرو بن العاص کا بڑا دوستدار اور اُسکی طرف بہت مائل تھا چنانچہ ایک ہی روز باتفاق عمرو
کے وہ بھی اسلام لایا تھا غرض کہ عمرو نے طرف خالد کے التفات کر کے کہا کہ اے ابو سلیمان میرے پاس آ جب وہ
نزدیک آئے تو عمرو نے کہا اے گروہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سب کے لیے فضیلت و عظمت ہو اور مین تجسے
کچھ افضل و بہتر نہین ہون اور بتحقیق لوگون مین بعض بعض وہ شخص ہی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے علاقہ قرابت و
نسب رکھتا ہو اور تم سب کا برادر امرا ہو اور مین بھی ایک تم مین سے ہون اور تم خوب جانتے ہو کہ حق تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر
جسقدر فتح بلاد کی ہو اور میرے ہی ہاتھون سے لشکرونکو برباد کر دیا ہو راوی کہتا ہو یہ کلام عمرو کا سُنکر فضل بن عباس رضی اللہ
عنہ برجستہ سامنے اُٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے ای امیر ہمنے اپنی جانون کو راہ خدا مین فدا کیا ہو اور اس سے ہم کو سوائے نعمت
بہشت خدا کے اور کوئی غرض متعلق نہین ہو اور حال یہ ہو کہ خالد تو بھلا ہمارے اخیار مین سے ہو اگر تم ہمپر کسی غلام حبشی کو
افسر کرتے تو بفرمان خدائے عزوجل مین بالضرور ہم اسکا امتثال امر کرتے پس ہم تم سے طلبگار خالد کے ہین کہ وہ
سادات و صنادید قریش سے ہے اور وہ ہمارے نزدیک جاہلیت مین بھی عزیز و گرامی تھے اور اب اسلام مین بھی وہ
ہم مین معزز و موقر ہین یہ کلام فضل کا سنکر فرط و سرور نشاط سے منھ خالد و عمرو کا روشن ہو گیا بعد ازان عمرو نے
سبھون کو حکم کیا کہ زمین جبیرہ مین قریب اہرام شرقی کے قیام کرین تب وہ سب اُسطرف متوجہ ہوے اور وہان
قیام کیا یہانتک کہ جتنے آنے والے تھے وہ سب بھی آ پہونچے اور جو جہان جہان کے لشکر تھے ہر ایک تمام و کمال
پہونچ گئے اور راوی نے اپنی سند طرف واقدی و اسحاق بن ہشام کے کر کے روایت کی ہو کہ جب سائر جنود
و عساکر کامل ہو گئے اور وہ ربیع الآخر سنہ مذکور دھا تو عمرو بن العاص اپنے اصحاب کو نماز صبح کی پڑھا کر

اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوے اور اِس جگہ سے پیادہ پا چلے اور گرد اُنکے جماعت مسلمین ہمراہ تھی اور اُنکے ساتھ خالد
بن الولید و مقداد بن الاسود الکندی و زبیر بن العوام الاسدی و فضل بن العباس الہاشمی و عبدالرحمٰن بن ابی بکر
صدیق و عبداللہ بن عمر بن الخطاب و ہاشم بن المرقال و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و عباس بن مرداس و اولاد عبدالمطلب
اور بقیہ اکابر و ابرار یہ سب تھے تا آنکہ بالاے رابیہ یعنے ایک پشتے پر چڑھ گئے پھر اِس ٹیلے کے اوپر سے لشکرون
کیطرف نگاہ کی جب اُنکی کثرت و جمعیت دیکھی تو مسرت عظیم حاصل ہوئی بعد ازان حکم عرض جیش کا دیا یعنے ہر ایک سپہدار
اپنے اپنے لشکر کا جائزہ پیش کرے تب جمیع امرا و صاحب رایات یعنے صاحبان نوبت و نشان تھے وہ آگے بڑھے
اور اُن مین سے ہر ایک امیر با توقیر اپنی فوج ہمراہی اور اپنے برادران عمزادگان یعنے اپنے بھائی بندون کا
جائزہ روبروے عمرو بن العاص کے دینے لگا آخر اُن سب کا شمار قلمبند جو ہوا تو سولہ ہزار کی جمعیت محسوب ہوئی
پھر اُن مین سے جو انتخاب کیے گئے تو آزمودہ کار و مرد میدان کارزار دس ہزار چیدہ برآمد ہوے کہ وہ سب شیر ژیان
و شیر غران تھے اور اُنکے تن پر زرہین داؤدی سجی ہوئین اور گلون مین تلوارین ہندی حمائل پڑی ہوئین اور
ہاتھون مین نیزے خطیہ تولے ہوے اور وہ سب اسپان عربیہ پر سوار تھے اور وہ تمام خیار امت خیر الانام تھے اُسوقت
عمرو نے اِن سبھون سے خطاب کرکے کہا یا معاشر امراے صاحبان رایات و اخیار سادات ہر آئینہ خالد بن الولید تمھارا
سردار اور تمپر امیر ہے اُسکی سنو اور اُسکی اطاعت کرو اور تم سب مثل کلمہ واحد کے یکدل و یک زبان ہو اور عزم مدائن
کرو اور اسکے قلعون پر نازل ہو اور اُسکے سواد پر تاخت و تاراج دوڑ مارو اور کسی قوم کے ساتھ پہلے جنگ نہ کرو جبتک
کہ اُنکو بطرف شہادت وحدت خدا اور رسالت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت و طلب کرو اور اگر وہ انکار کرین تو
جزیہ دلیوین اور اگر وہ اداے جزیہ سے بھی انحراف کرین تو اُسوقت درمیان تمھارے اور اُنکے قتال ہو تا وقتیکہ
حق تعالی کچھ حکم کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور ایسا کرنا کہ براے نگہبانی و دیدبانی کے طلایہ بھیجنا تا وہ خوب
دورگشت کرتے رہین اور چاہیے کہ طلایہ مین صرف سوار آزمودہ پیکار ہون یعنے ہر ایک طلیعہ سوارون
جنگ آورون کا ہو اور تم کو لازم ہے کہ تم اپنے نفوس کو ثابت و مستقل رکھو اور کثرت اعدا سے فریب کھاؤ
اور لغزش مین نہ آؤ ایسلیے کہ بہر حال غالب تمھین رہوگے جیسا کہ حق تعالی نے اپنی کتاب مبین مین فرمایا ہے
کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنی اکثر تھوڑی جمعیت بتائید خدا بھاری جماعت
پر غالب آئی ہے اور حال یہ ہے کہ حق تعالی صابرون ثابت قدمون کے ساتھ مددگار ہے درینصورت تم کو چاہیے
کہ اپنی نیتون کو بحسن ظن خالص رکھو اور اپنے عزم کو بالجزم و محکم کرو کہ تمھین غالب ہوگے کیونکہ پروردگار تمھارے
ساتھ مددگار رہے اور تم لوگ سب اہل فضل اور منقبت کنندگان مین ... اور تم وہ اصحاب رسول خدا ہو کہ
روبروے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تم نے معرکہ جہاد مین بڑی بڑی سخت آزمائی کی ہے اور تم لوگ میری

وصیت ونصیحت کے محتاج نہین ہو یعنے تمھارے تئین کچھ حاجت فہمایش کی نہین ہو حق تعالی تم مین برکت نازل کرے راوی کہتا ہو کہ بعد ازان عمرو بن عاص نے اُن سرداران ذیشان کو بلایا جو شایان منصب نشان کے تھے چنانچہ بعد خالد کے اوّل جس نے پیش قدمی کی وہ زبیر بن العوام تھے اور وہ اپنے چچکلیان گھوڑے پر سوار تھے ساز وسلاح مین آراستہ تھے تب عمر رضی اللہ عنہ نے اُن کو عَلَم سالاری کا دیکر پانسو سوار کا سردار کیا پھر جب وہ اپنا لشکر ہمراہ لے کر اپنے نشان کو تکان دیتے ہوے اور ہلاتے ہوے چلے تو یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے

أَنَا الزُّبَيْرُ وَابنُ العَوَّامِ	لَيْثٌ شُجَاعٌ فَارِسُ الإِسلَامِ	قَرْمٌ هُمَامٌ فَارِسٌ هَمَّامِ
أُقْتُلُ كُلَّ فَارِسٍ ضِرْغَامِ	وَإِنَّنِي يَوْمَ الوَغَا صُدَّمُ	وَأنَا نَاصِرُ فِي حَائِطِ الإِسلَامِ

یعنے مین زبیر ہون اور پسر عوام ہون شیر جنگ آور ہون شہسوار اسلام ہون مرد بزرگ ہمت ہون سوار ہجوم آور وحملہ ہون قتل کرتا ہون سوار شیر غرین کو دہر آئینہ مین روز جنگ کے سرکوب ہون اور مدد ونصرت کرتا ہون اسلام کی بوقت اُسکی وغا کے وبعد ازان عمرو بن عاص نے فضل بن عباس کو بلایا اور اُن کو بھی پانسو سوار کا جو وہ سب اصحاب رسول خدا صلعم تھے سپہ سالار کیا اور ایک علم سرداری اُنکے بھی ہاتھ مین دیا وہ بھی یہ اشعار پڑھتے چلے اِنّی أَنَا الفَضْلُ وَابنُ العَبَّاس

وَفَارِسُ مَنَازِلِ حَوَاسٍ	وَمَعِي حِسَامٌ قَاطِعٌ لِلرَّاسِ	وَفَالِقُ أَهَامَاتِ وَالأَضْرَاسِ
أُفْنِي بِهِ الأَعْدَا بَنِي سَاسٍ	وَمَا عَلَيَّ مِنْ أَمرِهِم مِنْ بَاسٍ	یعنے مین فضل ہون اور پسر عباس

ہون اور شہسوار ہون اُن مقامون کا جہان اژدہام مردمان ہو اور میرے پاس وہ تلوار ہی جو سر کاٹنے والی اور کھوپڑی توڑنے والی اور دانتون کی گرادینے والی ہی وبعد ازان زیاد ابن سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بلائے گئے اور اُن کو بھی ایک علم سرداری کا ملا اور یہ بڑے شہسوار بہادر ومرد دلاور تھے پس وہ علم دوش پر رکھے ہوے اور یہ ابیات جوش مین پڑھتے چلے

انا الفارس المشہور یوم الوفاء	بجل حسام فی الاعادی قاطع	ودمحی علی الاعداء ماذال طلل
اذا احتکم الاعداء لفسد قامع	وعزمی فی الہیجاء ماذال ماضیا	برلے سل ید للمحاسن جامع
اصول علی الاعداء صولۃ قادر	واشبعہم ضربا ببیض لوامع	امام الوغی من آل ذروۃ ہاشم
حماۃ الدین ایا کالید ود الطلائم	انا ابن ابی سفیان من نسل حارث	تموت العدا منی اذ اجئت فارع

یعنے مین وہ شہسوار ہون کہ روز وقائع کارزار کے مشہور روزگار ہون اس بات مین کہ تیزی میری تیغ کی دشمنون کے پرزے کرنے والی ہی اور نیزہ میرا دشمنو پر ہمیشہ دست دراز ہی کہ جس وقت وہ حملہ کرتے ہین جنلانے کا یعنے جب وہ مخالفت کرتے ہین تو اُن کو خوار وہلاک کرتا ہی اور اولو العزمی میری دربارۂ جنگ ہمیشہ جاری ہی موافق میری راے استوار کے جو جامع خوبیون کی ہی مین دشمنو پر وہ حملہ کرتا ہون جیسا مرد قادر وغالب حملہ کرتا ہی اور مین اُن کو سیر کرتا ہون ضرب شمشیر آبدار تابدار سے مین پیشگاہ جنگ ہون آل بزرگ ہاشم سے جو حامی خلائق ہے

له همام مرد نقیع کمر
مہمتشر ے را آنگر امی دارند
ونیاز سازند و نیران بار
له ضرار عراس
نسند ۱۲ ...
در سفینن مرد م ۱۲

اور مانند ماہپارے کامل کے تابان و درخشان تھے مین پسر ہون ابوسفیان کا نسل حارث سے جب مین سامنے آتا ہون
تو دشمن مجھ سے خوف زدہ ہوکر مرجاتے ہین و بعد ازان عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما بلائے گئے اور وہ
بھی پانسو سوار کے افسر ہوے اور علم سروری اُنکو بھی حاصل ہوا تو وہ یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے أَسِيرُ إِلَى الأَعَادِي بِاهْتِمَامِ

بِقَلْبٍ صَادِقٍ حَسَنِ الزِّمَامِ
أُبِيدُ بِهِمْ عِدَاةَ اللِّئَامِ جَمْعًا
أَصُولُ بِهِ وَفِي أَيْدِي حُسَامٌ

بِأَبْطَالٍ جَحَاجِحَةٍ أُسُودَ
وَلَا أَخْشَى مِنَ القَوْمِ اللِّئَامِ

سَرَاةٍ فِي الوَغَا قَوْمٍ كِرَامٍ
إِذَا مَا جَاءَتْ فِي الهَيْجَا يُرْمِي

یعنے مین طرف دشمنون کے عازم ہوتا ہون اپنی ہمت سے بصدق دل و
خوش عنان اور جاتا ہون باتفاق اُن دلیرون کے جنکی صولت و حملہ آوری شیرون کی سی ہے اور وہ جوانمردان وغا اور قوم
کرام ہین اور مین ہلاک کرون گا سارے دشمنون کو اور مین قوم لئام سے ڈرتا نہین ہون جس وقت مین جلوہ گر و نمودار ہوتا ہون
میدان نبرد مین اپنا نیزہ تول کر اور اپنی سنان تان کر تو اُس سے حملہ کرتا ہون اور مین تیغ بکف ہوتا ہون و بعد ازان عمرو
ابن عاص نے عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اُنکو بھی سپہ سالار پانسو سوار کا کیا اور علم سرداری کا اُن کو بھی دیا تو
وہ بھی اپنا رسالہ لیے ہوے یہ اشعار پڑھتے چلے

فَلَا أَثْنِي عَنْ لِقَاءِ الأَعْدَاءِ وَلَوْ جَمَعْنَا
فَوْقَ الثَّرَى حَشْدًا عُدُوشِيَّةِ الحُشُودِ
نَحْنُ الكِرَامُ الَّذِينَ الَّذِينَ رَسُولُنَا

وَحَقِّ مَنْ أَنْزَلَ الآيَاتِ وَالسُّوَرَ
حُمَاةً أَبْطَالُهُمْ يَوْمَ الوَغَا زُمَرٌ
بِكُلِّ قَوْمٍ هُمَامٍ مَاجِدٍ بَجِدٍ
إِمَامُ الوَرَى غَيْثُ النَّدَى عُمَرُ

فَأَرْسَلَ المُصْطَفَى المَبْعُوثَ مِنْ مُضَرَ
حَتَّى بَيْنَهُمْ ضَرْبًا وَأَتْرُكُهُمْ
إِلَى الوَقَائِعِ يَوْمَ الحَرْبِ مُبْتَدِدِ

یعنے قسم ہے اُس کردگار کی جسنے آیتین
اور سورتین نازل کین اور بھیجا مصطفٰی کو جو مبعوث ہوے ابتداءً قبیلہ مضر سے مین روگردانی نہ کرونگا ملاقات و مقابلہ
اعداء سے اگرچہ جمع ہون اُنکے حامیان دلاور روز نبرد کے گروہ گروہ یعنی اُنکے مددگاران دلاور روز جنگ فوج فوج جمع ہون
یہانتک کہ مین اُن کو مار مار کر ہلاک کرون گا اور اُن کو اوپر خاک نمناک یعنی زمین جو خون سے تر ہوگی اُسپر اُن کو
ڈالون گا اس حالت مین کہ وہ جگر خراش و سینہ چاک ہونگے اور یہ باتفاق اُن سب کے جو مردان بزرگ ہمت اور ذوالمجد و
کرامت ہین اور وقائع کارزار سے مطلع و آزمودہ کار ہین اور پیکار کے حملہ آور و کرار ہین اور ہم لوگ وہ گرامی قدر ہین کہ واسطے
حمایت دین کے ہمارے تئین بھیجا ہے امام خلق اور باران شدید بارش عمر رضی اللہ عنہ نے و بعد ازان عمرو امیر نے جعفر
بن عقیل کو بلایا اور اُن کو بھی پانسو سوار کا امیر کر کے اور علم ریاست دیکر رخصت کیا تو وہ بھی یہ ابیات پڑھتے ہوے چلے

أَنَا ابْنُ عَقِيلٍ مِنْ لُؤَيٍّ وَغَالِبِ
إِلَى الجُودِ يُمْنًا نَاتَجِيَنَ الوَكَائِبِ
عَلَا مَجْدُنَا فَوْقَ الثَّنَا وَالثَّنَائِهَا
فَوَا أَدْسَافِيهِمْ بِحَدِّ القَوَاضِبِ

هُمَامٌ شُجَاعٌ لِلْأَعَادِي غَالِبُ
وَلَا يُعْرَفُ المَعْرُوفُ إِلَّا يَعْرِفُنَا
فَيَا وَيْلَ أَهْلِ البَغْيِ مِنَّا إِذَا التَقَتْ

حُمَاةُ الوَغَا أَهْلُ الوَفَا مُنْذُ بِالصَّفَا
وَلَا الجُودُ إِلَّا جُودُنَا وَالمَوَاهِبُ
عَلَا شَرَفًا مِنْ فَوْقِ كُلِّ كِتَابِ

یعنے مین پسر عقیل ہون نسل لوی و غالب سے کہ وہ بلند ہمت و اہل شجاعت تھے اور

دشمنون کے لیے غالب و قاہر تھے حامی و غاتھے کہ دادنبرد دیتے تھے اہل وفا تھے کہ جو کہتے تھے پورا کرتے تھے اور کان صدق وصفا تھے وقت جود بابرکات کے اور ہنگام سوار ہونے واسطے مصافات کے اور معروف ہین احکام شرائع پہچانے نہین جاتے الا ہمارے تئین پہچاننے اور ہمارے پہچنوانے سے اور جہان مین کسی کے جود کو وجود نہین مگر ہمارا ہی جود ہے اور ہمارے ہی مواہب ہین اور ہمارے مجد و کرامت فوق وصف و ثنا سے بالاتر ہی اور ثنا ہماری مواہب سخاوت کی بلندتر ہی از روے شرف و شرافت کے مراتب کل کتاب و جنود سے پس ہلاکی ہو اُن باغیون کے لیے جو ہم سے بغاوت رکھتے ہین اور یہ اُس وقت کہ جب شہسوار ہمارا بہ تیغہاے تیز اُسمین حملہ و غلبہ کرتے ہین و بعد ازان برادر جعفر بن عقیل کو بلایا اُنکو بھی پانسو سوار پر افسر کرکے علم افسری کا اُنکو بھی دیا تو وہ بھی رخصت ہوکر اشعار پڑھتے ہوے چلے

اِنّی اَنَا الفَضلُ وَابنُ عَقِیلِ
وَبِہٖ اُبِیدُ المُکَافِرُ مَجہُولِ

اَسِیرُ اِلَی الحَربِ بِلَا تَمہِیلِ / بِحَدِّ سَیفٍ قَاطِعٍ فَصِیلِ
فَابنُ عَمِّی اَحمَدُ الرَّسُولُ / اَلمُبَجَّلُ بِصَلوٰۃِ المَلِکِ الجَلِیلِ

یعنے کچھ شک نہین کہ مین فضل ہون اور پسر عقیل ہون واسطے حرب کے جاتا ہون بلا تامل و بے تامل اور جو جاتا ہون تو با تیغ تیز و بران صیقل شدہ کہ اُسی سے ہلاک کرون گا تیرہ درونان و زنگ خوردہ دلان جہالت کو اور حال یہ ہی کہ پسر میرے عم کا یعنے میرا برادر عم زاد احمد ہی جو رسول ہی خدا کا اور وہ برگزیدہ اور بزرگی یافتہ ہی بصلوٰۃ و رحمت خداوند جلیل کے و بعد ازان مقداد بن الاسود الکندی کو بلاکر اُن کو بھی پانسو سوار کا سپہدار مقرر کیا اور اُنکو بھی نشان ناموری کا دیکر رخصت کیا تو وہ بھی اپنے رجز مین یہ اشعار پڑھتے ہوے چلے

اَنَا المِقدَادُ فِی یَومِ النِّزَالِ / اُبِیدُ الضِّلَّ بِمَا بِسُمرِ العَوَالِی / وَسَیفِی فِی الوَغَا اَبَدًا صَقِیلٌ
طَلِیقُ الحَدِّ فِی اَهلِ الضَّلَالِ / مَعِی مِن اٰلِ کِندَۃَ کُلُّ قَرمٍ / یُجِیدُ الطَّعنَ فِی یَومِ النِّزَالِ
فَیَا وَیلُ المَعَدُّ اَو الرُّومُ مِنَّا / اِذَا البَحمُ الفَوَارِسِ فِی القِتَالِ / تَترُکُهُم صَرعًا کَاَعجَازِ نَخلٍ
تَقطَعُهَا الفَوَارِسُ بِالنِّصَالِ

یعنے مین مقداد ہون کہ بروز جنگ ہلاک کرتا ہون مخالف صنادید کفار کو بہ سخت ترین بلاے کشندہ یعنے بہ تیغ برندہ کے اور میری تلوار معرکہ جنگ مین ہمیشہ صاف و صیقل کردہ رہتی ہی اور وہ ہمیشہ برہنہ کھچی ہوئی اور تیز باڑھ دھری ہوئی گمراہون کے حق مین رہتی ہی اور میرے ہمراہ آل کندہ سے تمام جوانمرد ہین جنکے طعن سنان روز جنگ بہت کاری ہی پس ہماری طرف سے واسطے اعدا و اہل روم کے ویل و ہلاکی ہی اُسوقت کہ کشتی و آویزش کرتے ہین دلیران مبارز میدان قتال مین سو اُن کو ہم زمین پر پڑا ہوا چھوڑتے ہین مانند نخل خالی و خشک کے کہ دلاوران ہمارے اُنکے تئین تلوارون سے چور رنگ اور ٹکڑے کرتے ہین اور بعد ازان عمار بن یاسر کو طلب کرکے اُن کو بھی سرکردہ پانسو سوار کا کیا اور لواے سرداری اُن کو بھی دیکر وداع کیا تو وہ ان اشعار سے رجز خوانی کرتے ہوے چلے

اَنَا الہُمَامُ فَارِسُ الکَرَّارُ / اُفنِی بِسَیفِی عُصبَۃَ الکُفَّارِ / اِن جَالَتِ الخَیلُ بِلَا اَفکَارِ
وَکَامَ سُوقَی الحَربِ اَنَا عَمَّارُ / اُحمِی الدِّینَ المُصطَفَی المُختَارِ / صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ الوَاحِدِ القَهَّارُ

وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الْأَخْيَارِ	مَا بَانَ لَيْلٌ وَأَضَاءَ نَهَارٌ	یعنی بزرگ ہمت شہسوار بار بار حملہ آور

ہون اور مین نیست و نابود اور قطع کرتا ہون نسل کفار کو وہ ہر آئینہ جولانی کرتے ہین گھوڑے بلا فکر و اندیشہ اور بازار کارزار گرم ہو اور مین عمارہ ہون کہ حمایت کرتا ہون دین مصطفٰے کی جو برگزیدہ و پسندیدہ خداوند کردگار ہو صلوٰۃ و رحمت خدا اُسپر اور اُسکی آل اطہار اور اُسکے اصحاب اخیار پر جبتک کہ شب ظلمت فگن اور روز روشن ہو وبعدازان عباس بن مرداس کو طلب کر کے اُن کو بھی پانسو سوار کا مقدم کیا اور رایات ایالت بھی اُنکو دے کر روانہ کیا تو وہ ان ابیات سے

رجز خوانی کرتے ہوئے چلے	أَنَا الْعَبَّاسُ دَاعِي مُسْتَقِيمٌ	مَعِي سَادَاتُ بَنِي سَلِيمٍ
أُذِلُّ بِهِمْ حُمَاةَ الْبَغْيِ كَمَا	لَدَى الْهَيْجَاءِ كَاللَّيْلِ الْبَهِيمِ	وَسَيْفِي مَاضِي الْحَدَّيْنِ أَضْحَى
لِأَهْلِ الشِّرْكِ كَالْمَوْتِ الْعَمِيمِ	بِهِ أُفْنِي الطُّغَاةَ بِكُلِّ أَرْضٍ	فَأَقْتُلُ كُلَّ أَفَّاكٍ عَظِيمٍ
وَنَحْنُ بَنِي سَلِيمٍ خِيَارُ قَوْمٍ	هُدِينَا لِلصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ	یعنی مین عباس ہون میری رائے راست

و استوار اور میرا عزم مصمم ہو میرے ساتھ بزرگواران بنی سلیم کہ باتفاق اُنکے مین ذلیل و خوار کرون گا حامیان بغی و جور و جفا کو جسوقت ہم دیکھین گے ہنگامۂ جنگ کو کہ مانند شب کے یکرنگ و ہمرنگ ہے اور میری تلوار گذرنے والی دو دھاری ہے یعنے میری تیغ تیزی مین دودم ہو اور مثل اول روز کے روشن ہو تو واسطے اہل شرک کے موت عام ہو کہ اسی سے مین اہل طغیان اور سرکشون کو ہر ایک سرزمین پر فنا و ہلاک کرون گا اور اسی سے ہر ایک کاذب و عاصی کو قتل کرونگا اور ہم اولاد سلیم ہین کہ وہ بہترین قوم ہین اور ہم ہدایت کئے گئے ہین براہ صراط مستقیم یعنی راہ راست و استوار پر ہین و بعدازان ابودجانہ انصاری کو بلوا کر اُن کو بھی رایت سالاری دیکر رخص کیا تو وہ بھی ان اشعار سے اپنا افتخار

کرتے ہوئے روانہ ہوئے	أَسِيرُ بِاسْمِ اللهِ الْوَاحِدِ الْمَنَّانِ	جَهْراً لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
أُذِيقُهُمْ ضَرْباً عَلَى الْأَبْدَانِ	بِكُلِّ هِنْدِيٍّ مُبِيدِ الْجَانِي	أَنْصُرُ دِينَ الْمُصْطَفَى الْعَدْنَانِي
صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ	وَآلِهِ وَالصَّحْبِ وَالْإِخْوَانِ	مَا نَاحَ قُمْرِيٌّ عَلَى الْأَغْصَانِ

یعنی بنام خدائے واحد منان کے مین جاتا ہون آشکارا برائے اہل کفر و طغیان کے کہ مین اُنکے بدنون پر ضربات مار کر اُن کو اس کا ذائقہ چکھاؤن گا اور وہ ضربات ہر ایک تلوار ہندی کے ہونگے جو ہلاک کرنے والی نافرمانون کی ہین اور مین نصرت کرتا ہون دین مصطفٰے کی جو نسل عدنان سے ہین صلوٰۃ و رحمت مُلک دیان کی اُنپر نازل ہو اور اُنکی آل اور اُن کے اصحاب و برادران پر جب تک کہ قمریان شاخون پر نشیمن گزین اور دستان سرا ہین اور بعد اُنکے پھر غانم بن عیاض اشعری بلائے گئے اور اُن کو بھی لوائے افسری ملا تو وہ بھی مرخص ہو کر ابیات فخریہ پڑھتے ہوئے نکلے۔

إِنِّي إِذَا انْتَسَبَ الْفَوَارِسُ أَشْعَرِيُّ	قَرْمٌ هُمَامٌ فِي الْمَعَامِعِ عَنْتَرِيُّ	حُمَاةُ أَبْطَالِ الْأَعَادِي حَوْدِيُّ
وَبِرَاحَتِي مِنَ الْقَوَاضِيبِ أَبْتَرُ	يَوْمَ التَّلَاطُمِ الْفَوَارِسِ مُسْكِراً	أَخْرُمُ حُرُمَاتِ الْقُرَّادِ الْجُوذِيِّ

ہما

فلا تکن فوادسا وعوابسا | واذیقھم منی العذاب الاکبری | یعنے جس وقت جماعت شہسوارونکی نبت
دی جاتی ہو اشعری سے وہ اشعری جو بزرگ ہمت ہین ہنگامہ شدائد وسختی گرمی مین تو اُس وقت مین مثل خیبر کے دلیر
انبوہ مبارزان دشمن مین ملاقات کرنے والا ہون اُس حالت مین کہ میرے ہاتھ مین تیغ قاطع نسل ہو اور روز جوشش
جنگ کے جنگ آورون کیلیے سرمست ہون اور مین تعاقب کرتا ہون گروہ مغروران کا جو مانند گوزن و آہوان رمیدہ
کے ہین اور ضرور ضرور قتل کرون گا اُنکے دلیرون اور شیرون کو اور مین اپنی جانب سے یعنے اپنے ہاتھ سے اُن کو عذاب اکبر
عقاب شدید چکھاؤن گا وبعد ازان ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بلائے گئے اور پانسو سوار پر امیر مامور ہوے اور
اُن کو علم امارت دیا گیا تو وہ بھی یہ اشعار بطریق رجز انشاد کرتے ہوے متوجہ قتال ہوے

سامضی للعداة بلا اکتئاب

وقلبی للبقاء والحرب صابی | ولی عزم اذل بہ الاعادی | وارجو الفوز فیہم والثواب

وان صالوا الجمیع بیوم حرب | اکان الکل عندی کالکلاب | اذلہم بابیض جوہری

طلیق الحد فیہم غیر آب

یعنے مین جاتا ہون واسطے قتال دشمنون کے بلا تکلف اور حال یہ ہو کہ دل میرا
برائے مقابلہ وحرب دشمن کے بیتاب ہے اور میرے لیے عزم بالجزم ہو کہ اُس سے مین دشمنونکو ذلیل وخوار کرونگا اور مجھے امید
ہے کہ اُنکے باب مین یعنی دربارہ تذلیل وتخریب اُن کافرون کے مین فائز بہ ثواب ہون گا اور اگر روز جنگ وہ
سب کے سب ایک ساتھ فراہم ہو جاوین تو بھی وہ سب میرے نزدیک مانند کتون کے خوار ہین کہ مین اُنکو ذلیل
کرون گا تیغ جوہر دار سے جو اُنکے حق مین نہایت ہو جس کی کچھ پناہ نہین اور راوی نے کہا کہ بعد ازان پھر عمرو
بن العاص نے قعقاع بن عمرو التمیمی اور مغیرہ بن شعبة الثقفی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور مالک اشتر نخعی
و ذوالکلاع الحمیری و ولید وعقبة بن عامر الجہنی وجابر بن عبد اللہ الانصاری و ربیعة بن زہیر المجازی وعدی بن حاتم
الطائی اور مثل ان بزرگوار اخیار کے سب کو بلایا اور ہم نے اِن بزرگون کے اشعار کو بخوف طوالت اختصار کیا چنانچہ
ان سبھونکو اعلام سرداری کے دیے اور ہر ایک کو پانچ پانچ سو سوار کا سپہ سالار کیا پھر جسوقت اِن سبکی تکمیل اور ترتیب
لشکر کی ہو چکی تب عمرو بن عاص باتفاق اپنے اصحاب کے اپنے خیمہ سے برآمد ہوے اور اِن سب امرا کو وداع کیا تا آنکہ
جملہ کتائب وعساکر روانہ ہوے اور ہر ایک لشکر آگے پیچھے ہوے اور اُنکے پیچھے بھیڑ اُنکے اطفال وصبیان کی تھی یہانتک
کہ سرزمین مین پہونچکر ایک مقام پر جا اُترے جو معروف بمرج تھا یعنے وہ میدان وسیع تھا اور وہ قریب اُن دواقع تھا
اور اُسکے قریات وبازار وہان سے نزدیک تھا پھر اس مقام سے طلایہ یعنی غول غول سوارونکے واسطے حراست وتجسس
اخبار کے مامور ہو کر گشت کرنے لگے اور وہان سے نزدیک دہشوار ایک شہر تھا اُسمین ایک بطریق عظیم یعنے نصاریٰ
کا ایک بڑا رئیس رہتا تھا اور وہ بیشگاہ مارنوس والی اہناس سے وہان کا مالک حاکم تھا اور وہ بڑا شہسوار و
ذی الاقتدار ودبنگ نابکار راندۂ روزگار تھا اور وہ اپنے زعم مین اپنے تئین ولایت وحکومت مین نظیر وہمسر بطلوس کا سمجھتا تھا وحالانکہ

بطلوس والی بھنسا تھا اور وہ سیاست مین بڑا سخت و درشت اور ریاست مین چست و درست تھا اور عدد لشکر مین اکثر اور قوم
مین قوی تر اور دست بلاد مین بالاتر تھا چنانچہ اُس بطریق مالک ہشوار نے دربارۂ آمد لشکر اسلام کے والی بھنسا کو نامہ
لکھا اور روسال حاکم اشمونین کو لکھ بھیجا اور قراقیس صاحب فقط کو بھی لکھا اور وہ اخمیم پر بھی حاکم تھا اور کیلاج کو
بھی نامہ لکھا کہ حکومت اُسکی عدن سے لیکر تا بدریاے شور اور تا بلاد بجاۃ و توجہ اور حد سواد یعنے حدود حبش تک
تھی اور تمام عوام الناس کو ورود عرب کا طرف صعید کے اطلاع و آگاہی دی اور جب ملوک و ممالک اِس خبر سے
مستشعر ہوے تو ہر ایک نے دوسرے کو بذریعہ تحریر مطلع کیا اور بلد صعید نے تنگی و اضطرابی کی اپنے اہل کے ساتھ حد
داجاد تک (یعنی بسبب نزول عرب کے) اور وہان والون کے دلون مین رعب غالب ہوا اِس وقت مکسیح ملک
بجاوت اور علیف ملک سے نوبہ یہ دونون بادشاہ مع اپنی اپنی جمعیت کے آپہونچے اور اُنھون نے گرد نواح سرزمین (نام مقام ۱۲)
نوبہ و بربر و بجاوت سے لوگون کو جمع کر کے طرف اسوان کے آئے اور ملک بجاوت کے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل
تھے اُنپر حربی عماریان کسی تھین اور اُنمین فولاد کی کمانیان جڑی تھین اور ایک عمارت مین دس دس حبشی
طویل القامت عریان تن سوار تھے اور اُنکے شانون پر شیر وغیرہ کی کھالین تھین اور اُنکے پاس ڈھالین اور بھالے
قرابینین اور فلاخنین اور گرزہاے آہنی اور تلوارین اور تیر کمانین یہ سب حربے تھے اور وہ سب زنگی شمار مین
بیس ہزار تھے اور جب وے سب اس سامان سے قریب اسوان پہونچے تو وہان والے اُنکی ملاقات کو اُنکے لشکر مین آئے
اور اپنے احوال سے اُن کو آگاہی دی اور اُنکی تالیف خاطر کیلیے شیر و نان شعیر و آب شیرین اور ہر قسم کے گوشت مثل
دسو سمار وغیرہ ساتھ لائے اور اُن کو اپنے یہان اُتارا اور تین روز تک اپنا مہمان رکھا بعد ازان بطریق اسوان کا اُن
لوگون کے ہمراہ ہوا مع اپنی جمعیت کے اور یہ سب طرف ملک فقط کے گئے اور وہ ایک قریہ ہے قریب قوص کے تو اُسنے
بھی اُن لوگون سے وہی معاملہ ضیافت و میزبانی کا کیا جیسا اسوان والون نے کیا تھا اور اُسنے ان لوگون کے ساتھ
ایک اپنا لشکر کمکی مقرر کر دیا یہان تک کہ یہ لوگ الصنا مین پہونچے اور وہان ایک بڑا البطریق بادری تھا اور دلاوری
و تنا وری مین مشہور تھا اور منجم بھی تھا تو بقوت اُسکے اُس نواح مین شرقاً و غرباً حکومت کرتا تھا اور اسکا شہر بہت بڑا
لب دریا واقع تھا اور اسمین فوج کثیر تھی اور اُس شہر مین بڑے بڑے عجائب و طلسمات تھے اور اُس شہر کا قلعہ بھی عظیم الشان
سنگی بنا ہوا تھا اور اُسکی بلندی تیس درعہ کی تھی اُسکے اندر محلات و مکانات بنے تھے اور پرستش گاہین بنی تھین اور
یہ سب ستونہاے سنگی پر قائم تھے پھر جس وقت یہ لشکر الصنا مین پہونچا تو بطریق وہان کا جرجیس بن قابوس اُن سب کی
ملاقات کو نکلا اور اُسنے اپنے برادر عمزاد مسمی قبطارس کو جو بڑا بہادر تھا بسر کردگی چار ہزار سوار کے بطریق کمک
شریک و ہمراہ اُس لشکر کے کر دیا اور وہ سب جاتے جاتے وادی بھنسا مین پہونچے اور اُس وادی کے
بطریق کے یہان جا کر اُترے اُس کا نام قلوصا تھا اور وہ ملک بطلوس کے امرا مین سے تھا پھر جس وقت

خبر ورود لشکر کی بطلوس نے سنی تو اُن کی ملاقات کیلیے اپنا لشکر عظیم لیکر نکلا اور یہ علاوہ اُسکے لشکر عام کے اُس کا لشکر خاص پچاسہزار نصرانیون سے تھا اور وہ سب زرہ پوش تھے اور زرہین طلا کار تھین اور قبائین اُنکی دیباج زرنگار کی تھین اور اُنکے سرونپر تاج مُکلل بجواہر شاہوار تھے اور وہ سب گھوڑونپر سوار تھے اُنپر زین زرین کسے تھے اور اُنکے ساتھ جو گھوڑے کوتل تھے اُنپر پاکھرین حریر رنگ برنگ زردوزی کی پڑی تھین اور غاشیے تمامی کے مرصع بسیم و زر تھے اور اُنکے ساتھ پچاس صلیب طلائی تھے یعنے نشانہاے ترسول اور طول ہر صلیب کا چار چار بالشت تھا اور ہر ایک صلیب کی نوک پر زبانہ طلائی و طغرائی یعنے سونے کے لٹو نقش کھدے ہوے جڑے تھے اور زیر ہر صلیب کے یعنی ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے اور وہ عظیم الشان اور عجیب سامان سے تھے اور اُنکے ساتھ بہت سے باجے تھے مثل نقارے و طنبور و بگول و نرسنگے و ڈھول کہ جب سب وہ بجتے تھے تو زمین ہلتی تھی اور اُنکے ساتھ اونٹ و خچر اور بھینسے و بیل بہت سے تھے غرضکہ جس وقت اُن لشکرون سے جو وارد تھے بطلوس والی بھنسا کی ملاقات ہوئی تو سارے ملوک و رؤسا نصارے گھوڑون سے اُترکر پیادہ پا ہو گئے اور فیما بین اُنکے بعد سلام کے بمقدمہ اقدام عرب کے کلام ہوا تب اُن لوگون سے بطلوس ملک نے کہا ہوشیار و خبردار رہو کہ اہل عرب تم مین اور تمھارے بلاد مین طمع و حوصلہ نکرین کیونکہ مثل عرب کی مثل مکھیون کے ہو کہ اگر اُن کو نہ اُڑاؤ تو سب کھالیوین اور اگر ہنکاؤ تو چھوڑ بھاگین پس چاہیے کہ ثابت قدم اور صادق ہمم رہو و بتحقیق کہ مین نے تمھارے لیے سحاریب ملک برقہ کو اور ملک واحات وغیرہ کو نامجات لکھے ہین وہ گویا کہ تمھارے پاس موجود ہین اور حال یہ ہو کہ عرب تمھارے یہان آ گئے ہین اگر مجکو خوف اس بات کا نہ ہوتا کہ عرب ہمارے بلاد مین آجاوینگے تو وہ نہ سنتے یعنے اُن کو خبر بھی نہ ہوتی کہ یکا یک مین اُنپر جا پڑتا لیکن جس طرح یک بیک اُنپر جا پڑون تو اُنکی ایک جماعت تو ہم سے تمسے مقاتلہ کرے اور ایک جماعت اُنکی ہمارے بلاد مین دھنس پڑے اور اپنا تسلط کرلیوین تو وہان ایسا کوئی نہین ہو کہ اُن کو اُن کے بلاد سے زور کرے و ہرگاہ مین تمھارے ساتھ خروج کرون تو البتہ تمھاری خدمت مین رہونگا و حالانکہ مین نے قدیم کتابون مین لکھا دیکھا ہو کہ جب اہل عرب بلاد بھنسا اور اُسکے مضافات پر مالک و قابض ہونگے تو اہل صعید یعنے ملک مصر مین سے کوئی اُنسے مقاومت نہ کر سکے گا یہ سُنکے کرماس رومی بول اُٹھا اور یہ وہ شخص ہے جو بعد اس واقعہ کے اسلام لایا اور حاضر ہو کر وہانکی سرگذشت بیان کی چنانچہ اُسنے اُسوقت کہا اے معاشر ملوک و امرا مین نے بھی پُرانی کتابون مین سیر کی ہو تو فے الواقعی اُن مین یہی لکھا ہے کہ جب اہل عرب بلد بھنسا اور اُسکے نواحی پر مسلط ہونگے تو بعد اسکے اہل صعید کے لیے کوئی اُنسے مقابلہ نہ کرے گا پھر جس وقت ملوک و اُمرا نے یہ بات سنی تو آگے بطلوس ملک کے اپنے سرونکو جھکا لیا تب بطلوس نے اپنے لشکر مین سے ایسے دسہزار آدمی انتخاب کیے جن کی شجاعت و قوت اور بہادری و دلاوری معروف تھی اور جماعت پر صاحب و مالک کفور کو افسر مامور کیا اور وہ ملک فرطانی تھا اور اُس کا نام بریص تھا اور اُسکو ایک سونے کا صلیب دیا اور ایک اور

نشان زر دحریر کا دیا اور اُسکے پھریرے پہ زرتار سے صورت شمس مرتسم تھی اور جو چیزین اُنکے لیے ضروری تھین وہ سب کچھ مہیا کرادیا مثل خیمہ ہاے دیباج رنگ برنگ کے اور شامیانے وسراپردے اور گھوڑے کوتل وخچر وغیرہ براے بار تل اور اِن گھوڑونپر پاکھرین حریر زنگار نگ کی پڑی ہوئین اور خچرونپر ظروف طلائی ونقرئی اور خیمہ وغیرہ لدے ہوئے وہ صندوقہاے کلان وکوچک سونے چاندی کے پتر جڑے ہوے (یعنے اُنمین پوشاک وخلعت فاخرہ وجواہر بھرے ہوے ساتھ کردیے) پھر جب کہ یہ لشکر بریص کا روانہ ہوا تو وہ سارے ملوک مع اپنی اپنی فوج کے پیہم یکے بعد دیگرے راہی ہوے یہانتک کہ ایک شہر بیا الکبری سے قریب ہوے تو بطریق اُسکا یعنے پادری ورئیس وہان کا جسکا نام صندراس تھا ان لشکرون کی ملاقات کو نکلا اور جیسا بطلوس نے لشکرون کی میزبانی ومدابات کی تھی اُسی طرح صندراس نے بھی سبھون کی مہمانداری ومددگاری کی اور اپنا ایک لشکر دس ہزار سوار کا صنادید نصرانیہ سے تیار کرکے اُنکے ساتھ کردیا اور اپنے لشکر پر ایک بطریق کو جس کا نام دادریس تھا افسر کردیا اور یہ شخص بھی شجاعت وقوت اور بہادری وولاوری مین بطریق مالک کفور کا نظیر وہمسر تھا پھر یہ سب لشکر باہم متفق ہوکر روانہ ہوے تاآنکہ شہر زرتشت کے نزدیک پہنچے تب وہان کا بطریق رئیس بھی اُن لشکر والون کی ملاقات کو آیا اور یہ بطریق رئیس اعظم اور راس وہمسر جملہ بطارقہ حملہ آور کا تھا چنانچہ یہ سب اِسطرح جا بجا سے جمع ومجتمع ہوتے ہوے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اُس سرزمین مین شرقاً وغرباً یہ لوگ مملو ہوگئے یعنے وہ ساری زمین حد شرقی سے حد غربی تک اُن لوگون سے پُر ہوگئی پس یہ ماجرا اُن لوگون کا تھا راوی نے کہا اور احوال اصحاب نبی علیہ السلام کا یہ تھا جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا کہ جب اہل اسلام قریب قلعہ بلد دہشور کے نازل ہوے اور وہانپر عیون وجاسوسان مسلمین بھی بنی طے وقبیلہ مرحج سے فروکش تھے اور وہ اپنی وضع وہیئت اُن عربون کی سی بنائے تھے جنھون نے تنصر ونصرانیت قبول کی تھی سووہ اس لباس مین تروہش اخبار وتفحص احوال کیا کرتے تھے اور اُنکے لشکرون مین مختلط ہوگئے تھے اور بڑے زیرک ودانشمند تھے کہ از حد پُر متفرق رہتے تھے پھر جسوقت اُن مخبرون نے اسقدر کثرت عساکر کفار کی دیکھی تو اُنکے تئین رنج ومحن دامنگیر ہوا راوی کہتا ہو مجھ سے روایت کی سنان بن قیس الرابعی نے طارق بن مکسوح الفرادی سے اُنھون نے زید بن غانم التغلبی سے اور وہ اُن لوگون مین سے ہین جو اِن فتوح مین حاضر تھے اور اس واقعہ مین شریک لشکر خالد بن الولید کے تھے تو وہ بیان کرتے ہین کہ ہم لوگ جس وقت نزدیک دہشور پہونچکر مرج یعنے حوالی میدان مین بیٹھے ہوے اصلاح اپنے احوال کی یعنے صلاح ومشورہ اپنے امور مین کر رہے تھے اور ہنوز رخت سفر بدن سے اُتارے نہ تھے بناگاہ مردم مخبر وجاسوس آپہونچے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو خبر دی کہ دشمنون کے لشکر جوق جوق داخل ہوگئے ہین خالد نے اُنسے پوچھا کہ کچھ تم نے اُنکے لشکرون کا اندازہ کیا ہے کہ تخمیناً کسقدر ہونگے وہ بولے ہان ہمکو معلوم ہو کہ وہ دولاکھ سوار و پچاس ہزار پیادے ہین اور یہ سب بلاد نوبہ وبربر وریحات سے ہین اور اکثر اُن مین مردمان کاشتکار ودیگر قبائل مختلف

دیار کے ہین اور سب اپنے بڑے ساز و سامان سے ہین اور اُنکے ساتھ ایک ہزار تین سو فیل جنگی ہین اُنپر مردان کارزار
سوار ہین جسطرح روز واقعہ عراق کے واقع تھا پھر جسوقت امرا نے یہ خبر سُنی تو مضطرب ہوے اور جو لوگ صابر تھے وہ بدستور
ثابت قدم رہے اور یہ آیہ پڑھنے لگے قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا یعنے اے نبی تو کہدے کہ ہمکو کوئی ضرر نہ پہونچائیگا
مگر جس وقت کہ حق تعالی نے ہمارے لیے مقرر و مقدر کیا ہو اور خالد نے یہ سنکر کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
یعنے ہم کو توانائی و قوت حاصل نہین ہو مگر بتائید اُس خدا کے جو برتر و عظیم تر ہو و بعد ازان یہ آیہ تلاوت کیا
اَلَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
یعنے وہ ایسے لوگ ہین کہ لوگون نے اُن سے جو کہا یعنے اُن کو ڈرایا کہ ہر آئینہ دشمن تمھارے لیے جمع ہین تو
اُن سے تم ڈرتے رہو سو یہ سُنکے اُن کے ایمان کو اور زیادہ ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ حق تعالی ہمارے تئین بس ہے
اور وہ کیا خوب مددگار ہے بعد ازان یہ آیت پڑھی كَم مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ یعنے اکثر چھوٹی جماعت والے بڑی جماعت والون پر بتائید خداے عزوجل غالب آئے ہین
اور حق تعالی صابرون کے ساتھ معین و معاون ہو و بعد ازان خالد نے اپنے اصحابہ سے کہا کہ یارو اپنے تئین پست
ہمت و از پا افتادہ نہ کرو اور صبر و استقامت رکھو کہ حق تعالی فرماتا ہو وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ (یعنے
تمھین غالب رہوگے کہ اللہ تعالی تمھارے ساتھ مددگار موجود ہو) اور یہ جمعیت زیادہ تر جمعیت یرموک سے نہین ہے اور نہ
یہ کثرت زیادہ تر کثرت جنادین سے ہو (یعنے جیسی جمعیتین و کثرتین مُلک عراق مین ہوئی تھین سو اُن سے یہان کا ہجوم
و اژدہام زیادہ نہین ہو) و باوصف اِسکے تم مالک مُلک مصر بھی ہو چکے وہ مصر جو اِن کافرون کے عز و غرور کا
سرتاج تھا اور اسکے سوا تم مالک وجہ البحری کے بھی ہوے ہو اور اُن کے مُلوک بطارقہ یعنے امرا سے سو مردون
کو قتل بھی کر چکے ہو و با اینہمہ مُلک شام و یمن و عراق و حجاز یہ سب تمھارے قبضہ مین آگئے ہین اور تمام بلاد تمھارے
تحت و تصرف مین ہین اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہو وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمُ اللَّهُ وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا یعنے پہلے تم تھوڑے تھے پھر حق تعالی نے تم کو بہت کر دیا یعنے تمھاری جمعیت کو بڑھا دیا اور تھے
تم اوپر کنارے غار نار کے یعنے قعر جہنم کے کنارے تھے پھر حق تعالی نے تم کو اِس سے نکال لیا اور تمھین وہ لوگ ہو کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک ہوکر تمنے قتال و جہاد کیا اور فرشتون سے تم کو نصرت ملی اور حقتعالی نے زبان نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر تم سے وعدہ فرمایا ہو اِس امر کا کہ يَسْتَخْلِفُكُمْ فِي الْأَرْضِ یعنی حق تعالی تم کو خلیفہ و مالک کریگا زمین
مین اور دوسری جگہ فرمایا ہو لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ یعنے ضرور ضرور ہم اُنکو
خلیفہ روے زمین کا کرینگے جیسا اُن لوگون کو کیا تھا جو اِن سے پیشتر تھے یعنے اہل دین اور علاوہ ان سب باتونکے
بڑی بات یہ ہو کہ تم مین سے جو راہ خدا مین قتل ہوگا لامحالہ اُسکے لیے بہشت ہے کہ روح اُسکی نقل کرے گی اُسکے

بدن سے طرف روح ریحان یعنی بجانب آسایش ونسیم خوشبو و رحمت کردگار کے اور مستوجب رضاے پروردگار ہونگے
چنانچہ جب یہ کلام خالد کا لوگون نے سنا تو وفور فرح و سرور سے سب کے منھ روشن ہوگئے اور سب یک زبان ہوکر
بولے اے خالد ہم لوگ سب تمھارے روبرو حاضر ہین اور ہم نے اپنی جانون کو بطلب رضاے خدا کے ہبہ و فدا
کیا ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ بعد ازان خالد نے یزید بن معرج التنوخی کو پاس عمرو بن عاص کے
بہت جلد روانہ کیا اور احوال یہان کا کہلا بھیجا تب عمرو نے بمجرد سننے اِس خبر کے اپنے برادر عمزاد خارجہ کو مصر مین بجاے
خود مقرر کیا کہ خارجہ مرد صالح تھا اور سوائے اسکے اور بھی چالیس شہسوار اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مصر
خاص مین مامور کردیے اور خود وہان سے مع چار ہزار سوار کے روانہ ہوے پھر جب عمرو بن عاص لشکر اسلام
مین خالد کے پاس پہونچے تو مسلمین اِنکے پاس مجتمع ہوے اور بعد سلام کے کہنے لگے اے امیر ہم تو آپ کی جانب
سے یعنے بجاے آپ کے کافی تھے (مراد اِس کلام سے یہ ہو کہ آپنے کیون تکلیف کی اور کس لیے قدم رنجہ فرمایا)
تب عمرو نے جواب دیا کہ ہان تم کو ایسا ہی جانتا ہون ولیکن اسوقت سکونت ہماری بلاد دشمن مین ہے مجھے
سزاوار نہ تھا کہ مین ایسی خبرین یہان کی سنکر تم سے تقاعد کرکے بیٹھ رہتا اس کلام سے سائر مسلمین مسرور و شادان
ہوے اور براے مقابلہ ومقاتلہ دشمنون کے مستعد و آمادہ ہوگئے چنانچہ ہر روز طلائع سوارونکا غول غول ہوکر
براے پژوہش اخبار نکلتے تھے آخر اُسی عرصہ مین ایک روز ایسا ہوا کہ فضل بن عباس بن عبد المطلب اور اُن کا
برادر حقیقی عبد اللہ بن عباس اور جعفر بن عقیل و برادران جعفر مثل علی و مُسلم و عبد اللہ بن زبیر و سلیمان بن خالد
بن الولید و محمد بن فرجہ بن عبد اللہ و عبد اللہ بن مقداد و عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عبد اللہ بن عمرو بن
العاص و عمرو بن سعد بن ابی وقاص و محمد بن مسلمہ و عبد اللہ بن ابی بکر الصدیق و زیاد بن مغیرہ بن شعبہ
ان سب نے جنگ کی تیاری کردی اور باتباع اُن لوگون کے دیگر بزرگوار تقریبًا چارسو ابرار اولاد صحابہ و امراے
ذی اقتدار و اولاد صاحبان رایات ذی شان سے اور ایک ہزار چھ سو مختلط و مختلف عرب مہاجرین و انصار سے
آمادہ پیکار ہوگئے چنانچہ اپنی زرہین اپنے تن پر سجے ہوے اور جبے بنے ہوے تلوارین پرتلون مین لٹکائے
ہوے نیزون کو زیر ران دبائے ہوے سپرین دوش پر لگائے ہوے اِس شوکت سے روانہ ہوے تا آنکہ قریب
ایک دیر کے پہونچے جو وہان لب جبل واقع تھا اور وہ معروف بدیر مسیح تھا تب اِس مقام سے استکشاف احوال و تفحص
اخبار کرنے لگے پھر وہ اسی حال مین مصروف تھے کہ ناگاہ ایک غبار منعقد مثل گبولہ سمت افق آسمان کے نظر
آیا اسوقت اِن اصحاب مین سے ایک نے دوسرے کو دیکھا بعض نے کہا غبار وحشیان صحرا کا ہو اور بعض نے
کہا اگر ایسا ہوتا تو آخر یہ غبار پھٹ کر منتشر ہو جاتا بلکہ یہ گرد لشکر کی ہے اس واسطے کہ جب گھوڑے دوڑتے
ہین تو اُن کی ٹاپون سے اس طرح کا غبار تتق بستہ اُڑتا ہو اور **راوی** نے بواسطہ ابو الزناد و عبد اللہ

وابومالک الخولانی وطارق بن شہاب البجلی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس عرصہ مین کہ ہم لوگ فضل بن عباس کے ساتھ اُس معرکہ مین باتین کررہے تھے کہ ناگاہ وہ غبار ہمارے قریب آیا اور اُس سے دس ہزار سوار نمودار ہوے اُنکے ساتھ بہت سے نشان اور صلیبین تھے پھر جس وقت اُن لوگون نے ہم کو دیکھا تو اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور بعد ازان بلا تامل و بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوے راوی کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اتفاقاً ضرار بن الازور ہم لوگون سے جدا چلے تھے اور اُنکے ہمراہ دو سو آدمی اہل نجدہ و اشجع تھے اور وہ سب اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ لوگ شاہراہ چھوڑ کر پہاڑ کے راستے سے آتے تھے تو چلتے چلتے ناگاہ ایک ایسا غبار اُٹھا کہ ہمارے اُنکے درمیان حائل ہوگیا یہان تک کہ وہ ہم تک پہونچنے سے عاجز رہے پھر جب ضرار وغیرہ نے اُس غبار مین ایک لشکر جرار دیکھا تو اُن کو اپنے اصحاب و اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اُسوقت ضرار برجستہ روبرو نکل آئے اور کہنے لگے کہ لَا فِرَارَ مِنَ الْمَوْتِ یعنی موت سے گریز نہین ہے پس اُن اعدا نے ضرار وغیرہ کو مہلت نہ دی اور چارون طرف سے گھیر لیا پھر جب اُن جانبازون نے دیکھا کہ جنگ ناگزیر ہے تو باہم یکدیگر ملتفت ہوکر سب نے باستقلال و استقامت تمام صبر جمیل و ثبات کریم اختیار کیا تا آنکہ روم لئام نے اُن کو ہمگی اطراف و جوانب سے محاصرہ کر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ ضِرَارًا یعنے حق تعالی ضرار کو جزاے خیر دیوے کہ البتہ اُنھون نے مقاتلہ شدید سے مقابلہ کیا اور تھوڑی دیر مین اصحاب ضرار سے ایک جماعت شہید ہوئی ناگاہ گھوڑا ضرار کا زخمی ہوکر گر گیا تو اعدا نے اُس کو اسیر کر لیا اور اُنکے بقیہ اصحاب سے بھی ایک جماعت کو قید کر لیا اور اِن بطارقہ نصرانیون کا سردار جسنے مقاتلہ کیا تھا صاحب بیا الکبری کا تھا آخر اُن دشمنون نے ضرار اور اُنکے اصحاب کی مشکین کسکر اپنے گھوڑون کی فتراک سے باندھ لیا اور اُن کو اپنے لشکر اعظم کی طرف روانہ کیا اتفاقاً اُن بندیون مین سے ایک شخص ہولی موالی عبدالرحمن بن ابی بکر سے یعنے اُنکا غلام آزاد کردہ جس کا نام سالم تھا چھڑا بھاگا اور دوڑتا ہوا بشتابی تمام خدمت مین خالد اور عمرو کے پہونچا اُسوقت مسیب بن نجبۃ الفزاری و رافع بن عمیرۃ الطائی برجستہ اُٹھ کھڑے ہوے اور دونون نے زمرۂ صحابہ سے چنگ ہزار صحابی اپنے ہمراہ لیے اور ایک شخص اہل جیرہ مین سے جو اسلام لائے تھے اُنکے ساتھ ہو لیا تا کہ غیر شاہراہ کے اُن کو کسی اور راستہ سے لیجاوے چنانچہ وہ لوگ وہان ایک دیر کے قریب جاکر کمینگاہ مین پوشیدہ ہوکر بیٹھ رہے تا آنکہ وہ بطریق جس نے ضرار و اصحاب ضرار کو اسیر کیا تھا نزدیک کمینگاہ سے مع اپنی جماعت کے آپہونچا اور اس کو اِن کمین نشینونکی کچھ خبر نہ تھی اور نہ کچھ اِن کا اثر و نشان پایا جاتا تھا اُسوقت اس رہبر نے مسلمانون سے کہا مجھے یقین ہے کہ تم اس قوم پر سبقت پاؤگے ابھی تم یہین گھات مین چھپے چپکے بیٹھے رہو (یعنے جب تک کہ وہ تمھاری گھات پر پہونچین) اور جس قدر لوگ ہمراہ ضرار وغیرہ قیدیون کے گئے تھے وہ سب پانسو سوار تھے راوی نے کہا اور ایسا ہوا تھا کہ جب خبر اسیری ضرار وغیرہ کی خالد و عمرو کو پہونچی تھی اور مسیب و رافع آمادہ تاخت ہوے تھے اُسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی

بہت اندوہگین تھی اور اسیری اپنے بھائی کی اُسپر نہایت شاق تھی پھر جس وقت مسیب ورافع جماعت صحابہ ہمراہ لیکر بطلب ضرار روانہ ہونے لگے تو وفور سرور سے اُس کا منھ روشن ہوگیا اور وہ بھی مردانہ وار اپنے ہتھیار لگاکر خالد کے پاس آئی اور اُسوقت قوم روانہ ہوتی تھی تو کہنے لگی ای امیر مین تم سے بواسطہ طاہر و مطہر یعنے خدا کی قسم دیکر سوال کرتی ہون کہ مجھے ان جانیوالون کے ساتھ جانے دو قریب ہے کہ مین اُنکے مشاہدہ و مشاہد مین حاضر و شریک ہون تب خالد نے مسیب ورافع سے کہا تم لوگ اس لڑکی کی شجاعت و براٗت یعنی اسکی بہادری کو خوب جانتے ہو اُس کو بھی اپنے ہمراہ لے لو اُنھون نے کہا سمعۃً وطاعۃً یعنے ارشاد آپ کا ہم نے بگوش دل سُنا اور بجالائے آخر وہ بھی ہمراہ گئی غرضکہ یہ لوگ اُس مقام مین جس کا ہم نے ابھی ذکر کیا اُسوقت تک کمین نشین تھے ناگاہ ایک گرد نمودار ہوئی تب رافع نے کہا یارو ہوشیار ہو جاؤ یہ سنکے قوم فوراً ابیدار ہمت ہوگئی اور قوم فجار کو جالیا اور وہ لوگ بنجیر ضرار وغیرہ اسیرون کو گھیرے ہوے چلے آتے تھے اور ضرار اسوقت اپنے بازوے بستہ سے بہت متالم اور اندوہگین تھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے

اَلَا اَبْلَغَا قَوْمِي وَخَوْلَـةَ اِبْنَتِي	اَسِيْرٌ دَهِيْنٌ مُوَثَّقَ الْيَدِ بِالْقَيْدِ	وَحَوْلِي عُلُوْجُ الرُّوْمِ مِنْ كُلِّ كَافِرٍ
وَصُبِّحْتُ مَعَهُمْ لَا اُعِيْدُ وَلَا اُبْدِيْ	فَلَوْ اَنَّنِي فَوْقَ الْجَوَادِ رَاكِبًا	وَقَائِمُ حَدِّ الْعَضْبِ قَدْ مَلَكَتْ يَدِي
اُذِلُّ بِهِ الرُّوْمَ اَذْكُلَّ نِقْمَةٍ	لَاسْقِيْهِمُوْ اَوْسَطَ الْوَغَا اَعْظَمَ الرَّدِي	فَيَا قَلْبُ مُتْ هَمًّا وَحُزْنًا وَحَسْرَةً
وَبَا دَمْعُ عَيْنِي كُنْ مُعِيْنًا عَلَى خَدِّي	فَلَوْ اَنَّ اَقْوَامِي وَخَوْلَـةُ عِنْدَنَا	وَاَلْزَمُ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ الْعَهْدِي

(مترجم کہتا ہے کہ قولہ الا ابلغا معمول شعراے عرب ہے کہ اکثر صیغہ مخاطب مین بزیادۃ الف بنا بر وزن شعر علی نہج تثنیہ استعمال کرتے ہین) یعنے اے مخاطب تو میری قوم اور خولہ میری دختر کو یہ خبر پہونچا دے کہ مین اسیر و بندی ہون اور دست بستہ قید محکم ہون اور میرے گرد بیدینان روم ہین کہ وہ سب کے سب کافر ہین اور مین اُنکے ساتھ صبح کیا کرتا ہون یعنے اُنکے ساتھ ہون اسطرح کہ نہ عود کر سکتا ہون نہ مدد پا سکتا ہون اور کاش کہ مین اوپر گھوڑے کے سوار ہوتا اور تیز حد سیف پر دسترس رکھتا یعنے شمشیر بران پر قادر ہوتا تو ہاتھ میرے مالک ہوتے اُس حالت مین البتہ میرے تئین غلبہ و استیلا ہوتا کہ مین ذلیل و خوار کرتا روم کو از روے ذلت کینہ کشی و سختی کے اور مین پلاتا اُنکو عین وغا مین جام درد و اندوہ شدید کا پس اے دل تو مردہ ہو جا غم و رنج و حسرت مین اور اے اشک میری چشم کے تو چشمہ جاری ہو میرے عارض پر اور کاش ایسا ہوتا کہ میری قوم اور میری دختر خولہ میرے پاس ہوتی تو لازم کرتا مین اپنے لیے اُس امر کو جسپر ہم لوگ عہد ہے یعنے حمایت دین و شہادت واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہ اشعار ضرار کے سنکر خولہ اپنی کمینگاہ سے بیساختہ بول اُٹھی کہ اے پدر بزرگوار ہر آئینہ حقتعالی نے آپکی دعا قبول کی اور آپکی تضرع و زاری و مناجات و انکساری پذیرا فرمائی مین حاضر ہون بعد ازان خولہ نے باواز بلند تکبیر کہکر دفعۃً حملہ کیا اور اُسی دم مسیب و رافع بھی تکبیر کرتے ہوے حملہ آور ہوے اور جبیر بن سالم بیان کرتے تھے جب ہم لوگ ہنگام وغا تکبیر کہتے تھے ہمارے گھوڑے بھی الہام الٰہی سے

صدائے تکبیر پر تہلیل و شور کرتے تھے پھر اُس وقت ہم لوگون نے خولہ ورافع ومسیب کے ہمراہ ملکر نعرہ و یورش کر دیا تو ایک ساعت سے زیادہ نہ گذری تھی کہ تمام اُن دشمنون کو قتل کر ڈالا اور حق تعالی نے ضرار اور اُنکے اصحاب کو اُس قید و بند سے خلاصی بخشی پھر ہم نے گھوڑے اُس قوم کے اور رخت و سلاح اُنکے لے لیے اور یہ پہلی اُنکی غنیمت حاصل ہوئی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ ہنگام نماز جس وقت ضرار مع اپنے اصحاب کے اُنسے خلاص ہوے تو فوراً ایک گھوڑے ننگی پیٹھ پر سوار ہوے اور ایک نیزہ جو پڑا ہوا تھا اُس کو اُٹھا کر قوم پر حملہ کیا اور یہ اشعار اُنکی زبان پر جاری تھے

لَكَ الْحَمْدُ يَا مَوْلَايَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ | مُفَرِّجُ أَحْزَانِي وَهَمِّي وَكُرْبَتِي | فَقَدْ نِلْتُ مَا أَرْجُوهُ مِنْ كُلِّ أَحِلِ

وَجَمَعْتَ شَمْلِي ثُمَّ أَشْفَيْتَ عِلَّتِي | فَيَا وَيْلُ كَلْبِ الرُّومِ إِنْ ظَفِرَتْ يَدِي | سَوْفَ أَعْلُوهُ بِالْحُسَامِ وَنِقْمَتِي

وَأَتْرُكُهُمْ جَمْعًا صَرْعَى عَلَى الثَّرَى | كَرَمَّةٍ فَوْقَ الْأَرْضِ مِنْ عُظْمِ ضَرْبَتِي

یعنے تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے اے میرے مالک ہر حال و ہر ساعت مین کہ تو ہی کھولنے والا اور دور کرنے والا میرے رنج و غم و سختی کا ہے و بتحقیق کہ مین اُس مُراد کو پہونچا جس کی مین آرزو رکھتا تھا ہر امر راحت و آرام سے کیونکہ تو نے میرے اُمور پراگندہ اور میری خاطر پریشان کو جمع کر دیا اور میرے آزار کو تو نے شفا دی پس ویل و ہلاکی ہے سگان روم کیلیے اگر مجھے اُنپر دسترس ہوئے اور یہ قریب ہے کہ مین شمشیر اپنے غضب آلود کینہ کشی کی اُنپر بلند کرون گا اور مین اِن سب کو یکسر روے زمین پر افتادہ چھوڑونگا اپنی ضربت شدید سے جسطرح شکار تیر خوردہ زمین پر تڑپتا ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا پھر جب ضرار انشاء شعر سے فارغ ہوے تو ناگاہ ایک جماعت سوارون کی شکست یافتہ آملی اور سبب اُسکا یہ ہے کہ جسوقت رومیون نے فضل بن عباس پر حملہ کیا تو اُسوقت اُنھون نے اور اُنکے بنی اعمام نے ملکر اُنپر ایک نعرہ مارا اور اُن کو للکار لیا اور اُنکی کثرت عدد سے کچھ باک نہ کرتے تھے اور اُنھون نے صبر کیا تھا صبر دلیران گرامی قدر کا اور اُسوقت زحمت شدید تھی اور حصول مرام دشوار تھا اور سیل خون روان تھا اور آسمان تیرہ و تاریک تھا (یعنے گرد و غبار جنگاہ سے) اور اسلام تنور رزم گرم تھا اور مردم دلاور صرف ہمت مین مصروف تھے اور ہنگامہ قتال بڑے زور و نیر تھا اور جنگ عظیم برپا تھی اور اُس آن کوئی کسی کا انیس و غمخوار نہ تھا چکی لڑائی کی بڑے زور و شور سے چل رہی تھی طعن سنان و ضرب شمشیر کی بڑی شدت تھی مردم مبارز سرگرم چالش تھے اور جوانان قتال سخت کد کرتے تھے گردنین مارگئی تھین آنکھین نکل پڑی تھین انجام کار دشوار ہو گیا تھا چاند و سورج تیرہ و تار ہو گئے تھے اُسوقت حال مسلمین کا یہ تھا کہ باعث کثرت مشرکین کے اُنکے درمیان مین معلوم نہ ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو نہین پہچانتے تھے مگر بصدائے تہلیل و تکبیر یا باواز صلوۃ و درود اوپر بشیر و نذیر کے صلے اللہ علیہ وسلم اور حال یہ تھا کہ اُس آن فضل نے صبر جوانمردان گرامی قدر کا کیا فَلِلّٰهِ دُرُّ الْفَضْلِ یعنے حق تعالی فضل کو جزائے خیر دیوے اور اُنکی نیکوئی زیادہ کرے کہ وقت شدت حرب کے بنفس نفیس اپنے کیا خوب چالاکی و چابکی کرتے تھے کہ کبھی صفین میمنہ کی میسرہ پر الٹ دیتے تھے یعنے اُدھر سے اودھر بھگاتے تھے اور

کبھی پرے میسرہ کے میمنہ پر ہٹا دیتے تھے اور وقت جنگ کے اُنکے ہاتھ مین نشان تھا باع۔ وشان دِلِلّٰہِ دَرُّ مُسلِمُ اُبنِ عَقِیلٍ وَاِخوَتِہٖ یعنے حق تعالیٰ جزائے خیر اور نیکوئی مسلم اور اُنکے بھائیون کی زیادہ کرے کہ اُنھون نے اُس شد و مد سے قتال کی کہ بسبب قطع اکباد الابل کے یعنے اُس سبب سے کہ اُنھون نے بڑے بڑے دلاورونکے کلیجے پھاڑ ڈالے اور جگر اُنکے چیر ڈالے تھے تو زبین اُنکی تمام خونچکان تھین وَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیمَانُ بُنُ خَالِدٍ یعنے حق تعالیٰ جزائے خیر و نیکوئی سلیمان بن خالد کی زیادہ کرے کہ وہ واقعہ دیر یعنے جنگ دیر مین قریب حدود طرائی درمیان ایک قریہ موسوم بہ دیر وط کے شہید ہوے اور اُنکے ساتھ عبد اللہ بن مقداد اور ایک گروہ بھی شہید ہوے اور قریب ہی کہ اِس کا ذکر آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ محمد بن مسلمہ انصاری نے بیان کیا کہ ہمنے یہ مقاتلہ قتال تو کیا تھا کہ ہم کو یقین ہوا کہ محشر اسی مقام سے ہوا اور جس وقت سے آفتاب بر آمد ہوا برابر تا غروب قتال کرتے رہے اور ہمنے رومیون کے مقدار عظیم سے جماعت کثیر کو قتل کیا چنانچہ فضل بن عباس ایک بطریق پادری عظیم کی طرف بڑھے اور وہ سوار تھا گویا کہ ایک برج سونے کا نظر آتا تھا یعنے وہ بلند قامت و مغرق بزر تھا) تا آنکہ فضل نے اُسکے سینے مین بھالا مارا کہ انی پشت سے پار ہوگئی جب یہ حال رومیون نے دیکھا تو اُنکے دلون مین طیش آیا پھر درمیان ہمارے اور اُنکے ہنگامہ قتال گرم ہوا اور اُسوقت مسلمین سے چالیس مرد شہید ہوے اور مشرکین مین سے تین سو آدمی مارے گئے اور ہم مین کوئی مقتول نہ ہوتا تھا جب تک کہ اُنمین سے ایک جماعت کو قتل نہ کرلیتا تھا پھر جس وقت ہم اِس معرکہ مین مشغول تھے اور ہمکو یقین تھا کہ ہماری موت اِسی موقف مین ہی اور ہم اِس جنگ پر خوب جان لڑاے ہوے تھے کہ ناگہان ایک غبار نمودار ہوا اور ایک سوار اُٹھا و بعد ازانکہ غبار رایت اسلامیہ و جماعت محمدیہ بر طرف ہوا تو ز اندازہ دو ہزار سوار نظر پڑے اور پہلے شہسواران بزرگوار سرداران ابرار نمایان ہوے کہ ایک تو مقداد با ہزار سوار تھے اور دوسرے زیاد بھی ہزار سوار سے تھے پھر اِن سے پیچھے قعقاع بن عمرو و شرحبیل بن حسنہ اور دونونکے ساتھ بھی ہزار سوار تھے تب مقداد نے کچھ درنگ نہ کی کہ حملہ کیا اور فوج دشمن مین گھس گئے اور یہ اشعار زبان پر جاری کیے

أَلَا اِنَّنِي المِقدَادُ فِي الحَربِ صَائِلٌ ۔ وَسَيفِي عَلَى الاَعدَاءِ عِمَادُ الطَّائِلِ ۔ اِذَا اشتَدَّ الاَهوَالُ كُنتُ اِمَامَهَا
وَاَضرِبُ بِالسُّمرِ الطَّوِيلِ اُلذَّوَائِلِ ۔ وَلِي هِمَّةٌ بَينَ الوَرَى العِدَا ۔ لِمَا تَشهَدُ الاَبطَالُ بَينَ القَبَائِلِ
فَلَيسَ بِسَيفِي فِي الاَنَامِ مُبَارِزٌ ۔ وَلَيسَ بِشَخصِي فِي الاَنَامِ مَنَازِلُ ۔ یعنے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ مین مقداد ہون

اور حرب مین حملہ آور ہون میری تلوار ہمیشہ دشمنون پر دراز ہی یعنی مین اعدا پر مدام شمشیر علم ہون اور جس وقت ہنگامہ ہولناک ہوتا ہی تو مین اُسکے آگے آگے ہوتا ہون اور تلوار لمبی پتلے والی سے قتل کرتا ہون اور میری ہمت بلند درمیان خلائق اعدا یعنے جمہور دشمنان مین مشہور ہی یہانتک کہ اُنکے مردم دلاور گواہی میری ہمت کی بیان قبائل کے دیتے ہین اور جہان مین کوئی مبارز مقابل میری سیف کا نہین ہی اور نہ میرے کالبد عظیم کیلیے دنیا مین کوئی جا گذاشت ہی

یعنے عالم مین میرے مرتبہ کی گنجایش نہین ہی یہ اشعار رجز پڑھکر مقداد درمیان جنگاہ کے گھس گئے اور بعد اُنکے زیاد بن ابی سفیان نے حملہ کیا اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے **اشعار**

اَنَا زِیَادُ بْنُ اَبِی سُفْیَانِ
مَعِی حُسَامٌ ثُمَّ رُمْحٌ ثَانِی
جَدِّی بُرِیٌّ مِنْ اَشْرَفِ الْعُرْبَانِ
وَابْنُ عَمِّی اَحْمَدُ الْعَدْنَانِ
اَطْعَنُ فِی کُلِّ کَافِرٍ جَبَانِ
وَکُلِّ قَلْبٍ نَاقِصِ الْاِیْمَانِ

یعنے مین زیاد بن ابی سفیان ہون میرا جد شرف عرب مشہور تھا اور پسر عم میرا یعنے میرا برادر عمزاد احمدؐ ہی نسل عدنان سے میرے پاس شمشیر بران ہے اور نیزہ ہے اُسی شمشیر کا ثانی وہ ہزار سو مین تلوار و نیزہ مارتا ہون ہر کافر نامرد کو اور اُن سب کو جنکے قلب ناقص الایمان ہین یہ رجز پڑھکر پھر زیاد بھی دشمنونکے پرے مین گھس پڑے اور میمنہ والون کی صفین میسرہ پر اور میسرہ والونکی صف کو میمنہ پر اُلٹ دیا پھر قلب لشکر مین دھنس پڑے اور رومی اُنکے سامنے سے بھاگے جاتے تھے اور اُنکے درمیان تلوارین لڑتے ہوے طولاً و عرضاً یعنے سامنے و چپ و راست ترکتازی کرتے تھے اور بعد اُنکے پھر قعقاع بن عمرو التمیمی نے نکلکر حملہ کیا اور وہ اپنے رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَعِی حُسَامٌ یُبْرِی الْاَوْجَاعَ
مَتَی اِذَا طَالَ فِی الْحَرْبِ بَاعِ
اَنَا الْهُمَامُ الْفَارِسُ الْقَعْقَاعُ
لَیْثٌ هُمَامٌ ضَیْغَمٌ مِطْعَاعُ
وَیَقْطَعُ الْهَامَاتِ وَالْاَضْلَاعُ
یَا وَیْلَ اَهْلِ الشِّرْکِ وَالنِّزَاعِ

یعنے مین بزرگ ہمت شہسوار قعقاع ہون شیر ہمت ہون اور وہ شیر زبردست ہون جسکے سب زیردست ہین میرے پاس وہ شمشیر ہے جو دزدون کو دور کرتی ہی اسطرح کہ سرونکو کاٹ ڈالتی ہی اور پہلوون کو پھاڑ ڈالتی ہی اور پسلیون کی توڑ ڈالتی ہی ویل اور ولے تمہارے اہل شرک و اہل نزاع کرنیوالو جب کہ حرب مین طول ہوا اور لڑائی بڑھ گئی تو پھر رحم و کرم کہان ہی راوی کہتا ہی کہ پھر اُنکے بعد شرحبیل بن حسنہ نے حملہ کیا اور رجز مین یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری تھے

اَلَا یَا عُصْبَةَ الْاِسْلَامِ صُوْلُوْا
بِبِیْضِ الْمَشْرَفِیِّ وَالرُّمْحِ الطَّوِیْلِ
وَمُوْتُوْا فِی الْوَغَا قَوْمًا کِرَامًا
وَعَنْهُمْ فِی الْمَعَامِعِ لَا تَزُوْلُوْا

یعنے اے پہلوانان و جوانمردان اسلام حملہ کرو دشمنونپر تیغ تیز صیقل کردہ سے اور چھکاؤ اُن کو حوض موت سے یعنے اُنکو جام ہاے مرگ پلاؤ آشکارا اُس سے مُراد یہ ہی کہ اُن کو قتل کرو للکار کر ضرب نیزہ دستی اور طعن سنان دراز سے اور مرجاؤ تم جنگ مین اُس حالت مین کہ تم قوم گرامی ہو اور سختیون مین اُنسے تم اپنے پاؤن پیچھے نہ ہٹاؤ اور قدمونکو لغزش نہ دو راوی کہتا ہی کہ بعد ازان سواران مذکور (یعنے وہ دو ہزار جو مقداد و زیاد کے ہمراہ تھے اور وہ ہزار سوار جو قعقاع و شرحبیل کیساتھ تھے) پیہم آگے پیچھے آپڑے اور اُس وقت زیاد اُس قوم مین گھسے ہوے تھے جیسا ہم نے ابھی ذکر کیا ہی چنانچہ اُنھون نے قصد اُس بطریق اعظم کا کیا جو مالک بہا الکبری تھا اور اُسکے داہنے شانہ پر تلوار ماری کہ بائین شانے سے اُسکی نوک چمکتی نظر آتی تھی تب اُسوقت مسلمانون مین یکبارگی ایسا شور تکبیر کا بلند ہوا اور صداے کوہ سے آواز تکبیر آنیلگی اور صدمۂ سم اسپان یعنے گھوڑون کی ٹاپون سے زمین ہلنے لگی اور ہر ایک امیر لشکر نے ہر ایک بطریق پر حملہ کیکے اُنکو قتل کیا

پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ ساری فوج دشمن کی پسپا ہو کر بھاگ نکلی اور فرار سے پناہ لی کوئی ایک دوسرے کو مڑ کر نہ دیکھتا تھا اور مسلمانون نے اُن کا تعاقب کیا اور قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یعنے بعضونکو مار لیتے تھے اور بعضون کو بندی کر لیتے تھے یہان تک کہ وہ فوج ہزیمت خوردہ گریزان گریزان حوزۂ ویمہ [نام مقام ۱۲] روم مین پہونچی راوی کہتا ہی کہ جس وقت ضرار اور اُنکے اصحاب آگے بڑھتے ہوے لڑ رہے تھے کہ ناگاہ [نام مقام ۱۲] روم بھاگ نکلے [نام مقام ۱۲] جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا ہی اور مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا تو کتنون کو قتل کیا اور کتنون کو گرفتار و قید کر لیا اور اِن مسلمانونکو حال ضرار اور اُنکے رفقا کا کچھ معلوم نہ تھا پھر جس وقت اُن لوگون نے ضرار اور اُنکے رفیقون کو دیکھا تو بعد سلام کے اُنکو مبارکباد سلامتی کی دی اور اُنسے ماجراے ستیز و گریز دشمنون کا اور قتل و قید کر لینا اپنا بیان کیا بعدازان پاس مسیب اور اُنکے اصحاب کے سب مجتمع ہوے اور اُن کو جاے معرکہ اور جاے مقتولون کی دکھائی یعنے رزمگاہ اور قتلگاہ سے اُن کو نشان بتایا تب وہ سب بھی نہایت خرم و شادمان ہوے اور راوی کہتا ہو جسوقت فضل مع اپنے اصحاب کے بعزم طلیعہ یعنے گشت و نگرانی کے برآمد ہو کر خالد و عمرو سے ملاقات کرتے ہوے روانہ ہو گئے تو خالد نے عمرو سے کہا یا اباعبداللہ ہر آئینہ فضل اور اصحاب خاص اُسکے عزیز و مکرم تر ہین بہ نسبت عامہ مسلمین کے جو اُسکے ہمراہ ہین اور مجکو اندیشہ ہو اس بات کا کہ شاید طلیعہ رومیونکا نکلا ہو تو ہمارے اصحاب کو ضرر پہونچا دینگے یہ سُنکے عمرو نے کہا اے ابوسلیمان میری خاطر مین بھی یہی خطور ہوا تھا آخر اس باب مین تمھاری کیا راے ہی خالد نے کہا میرے نزدیک راے یہ ہی کہ اُنکے پیچھے ایک دوسرا طلیعہ پیدا کرو تب عمرو نے کہا یہ راے بہتر ہی بعدازان عمرو نے زبیر بن العوام اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما کو طلب کر کے اس مشورہ سے مطلع کیا پھر جب وہ دونون آمادۂ روانگی ہوے تو خالد نے بھی ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ روانہ ہو جاوین مگر زبیر نے اُنکو منع کیا اور قسم کھائی کہ مین ہرگز نہ جاؤن گا تم کو نہ جانے دون گا پھر زبیر اپنے ہمراہی کے لیے سوارون کو انتخاب کر کے روانہ ہوے تا آنکہ قریب رزمگاہ پہونچے اور جماعت مسلمین سے جو ہمراہ فضل بن عباس کے تھے ملاقات ہوئی تو وہ اُسوقت روم کو شکست دے چکے تھے جیسا کہ ہمنے ابھی ذکر کیا ہی بعدازان مسلمانون نے تمام اسباب سلاح و گھوڑے وغیرہ جمع کیے پھر وہان سے خوشی بخوشی اور اپنے اعدا پر ظفر یابی سے بامسرت و خرمی طرف اپنے اصحاب کے اور اپنے لشکرگاہ کو پھرے راوی نے کہا جب غازیان جرار سالماً و غانماً اپنے لشکر مین پھر آئے اور اُنکے ساتھ چھ سو اسیران روم تھے تو بروقت پہونچنے کے مجاہدون نے بآواز بلند ذکر تہلیل و تکبیر کا اور اوپر بشیر و نذیر کے درود و سلام کا اعلان کیا پھر سائر مسلمانان لشکر ان کلمات طیبات مین شریک و ہمزبان ہوے اور جب اُن لوگون نے اُنکے ہمراہ اسباب غنیمت معاینہ کیا اور بندی روم کے دیکھے تو اُنکو اُسکی بڑی خوشی ہوئی پھر آپس مین سلام علیکم ہونے لگی پھر عمرو بن عاص اور خالد بن الولید اور سائر امراے کبار سے ملاقات ہوئی اور سب نے اِس نصرت و فیروزی سے تفاؤل کی اور اسکو شگون نیک سمجھے پھر قیدیون کو پیشگاہ عمرو خالد کے حاضر لائے اور جب

شب ہوئی تو اُس میدان مین آگ کی روشنی کی اور ساری رات تلاوت قرآن مین بسر ہوئی اور خداوند منان کی جناب
مین تضرع والحاح کرتے رہے اور کوئی اُنمین خالی اِس سے نہ تھا کہ وہ رکوع وسجود مین نہ تھا اور راوی کہتا ہو کہ یہ ماجرا تو
مجاہدان فیروزمند کا ہوا اما منہزمان روم سو وہ اپنے یادریون اور ملوک کے پاس جا پہونچے اور اُن کو خبر اپنی سرگذشت
کی سنائی تو اُن کو اپنے مقتولون کا بڑا صدمہ ہوا اور اپنے لوگونکی اسیری بہت شاق ہوئی تب اُنھونے تیاری جنگ کی کردی
کہ اپنے ساز وحرب سے اپنے تئین آراستہ کیا اور اپنے گھوڑونپر اور اونٹون اور ہاتھیون پر سوار ہوے اور کوچ کیا
اور قطع مسافت مین شتابی وتیز روی کرتے تھے اور بڑی دھوم سے طبل ونرسنگے وچنگ وغیرہ باجے جنگی
بجاتے جاتے تھے اور قیس بن حارس نے بیان کیا کہ مسلمانون نے بعد اِس واقعہ کے ایک روز وہان مقام کیا اور
حال یہ تھا کہ امرایان تہورشان ودلاوران جانفشان ہرروز سوار ہو کر ہر سمت واسطے استکشاف اخبار کے
دور دور نکل جاتے تھے چنانچہ جس روز ہمارا وہان مقام تھا تو اُسکے دوسرے روز ہم لوگ بیٹھے ہوے تھے اور طلیحہ
اُن بہادرون کا گشت کے لیے گیا ہوا تھا اور وہ ہر طرف نظر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا ہوا دیکھا پھر جب افق آسمان
کی طرف مرتفع ہوا تو انبوہ آدمیون کا اور ہجوم گھوڑون کا نظر آیا کہ وہ مانند ملخ کے پران اور مثل سیل کے روان چلے آتے تھے
اور ازدحام اسپان سخت لجام سے اور اُنکی ٹاپون سے زمین ہلتی تھی یہ دیکھکر وہ لوگ جو گشت کو نکلے تھے پھر پڑے اور
صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس حال سے خبر دی اُسوقت لشکر مین منادی نے یون ندا دی اَلنَّفِيْرُ النَّفِيْرُ يَا خَيْلَ اللّٰهِ
ارْكَبُوْا وَفِي الْجَنَّةِ ارْغَبُوْا وَفِي الثَّوَابِ اطْلُبُوْا یعنے کوچ ہی کوچ ہو ای لشکر خدا سوار ہو اور خواہش جنت مین شتاب
روی اور طلب ثواب مین جلدی کرو یہ سنتے ہی جملہ مسلمان اپنے ہتھیارونکی طرف دوڑ پڑے اور اپنی زرہین پہننے لگے
اور اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور نشان بلند کیے اور اُنکے پھریرے کھولدیے اور زینت سازہاے حرب سے آراستہ
ہو گئے اور اپنے دلون کو آلودگیہاے تعلقات سے پاک کیا اور اپنی جانون کو خدا کے لیے بیچڈالا اور تھوڑی دیر نہ گذری
کہ سب تمام تر مستعد ہو گئے اور خالد وعمرو یہ دونون کھڑے ہوے تعبیہ وترتیب لشکر کرتے تھے کہ نیزہ بازون بھالے
والون کو قلب لشکر مین کیا مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادران عم زادسات بنی ہاشم سے کہ وہ جعفر ومسلم و
علی۵؎ اولاد عقیل بن ابی طالب تھے اور زیاد بن ابی سفیان بن الحارث اور مثل اُنکے دیگر دلاوران تہمتن ورستم
نژاد تھے اور جناح ایمن یعنے لشکر کے داہنے بازو پر زبیر بن العوام اور مقداد بن اسود الکندی اور مسیب بن نجبیۃ
الفزاری کو مقرر کیا اور جناح ایسر یعنے لشکر کے بائین بازو پر قعقاع عمرو التیمی وہاشم بن مرقال وغانم بن عیاض الاشعری
وابوذر غفاری وجابر بن عبد اللہ انصاری وغیرہ کو مامور کیا اور خالد وعمرو قلب لشکر مین قائم رہے اور اُن دونون
کے ساتھ عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق وعبد اللہ بن عمر بن الخطاب تھے ونیز عقبہ بن عامر الجہنی وبقیہ امراو
صحابہ صاحبان اعلام جو کہ ہمرکاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے معرکہ غزوات مین حاضر تھے اور عبد اللہ

۵؎ علی یعنی ابن عقیل ۱۲

بن زید نے ابو امامہ سے جو صاحبان رایات مین سے تھے **روایت** کی کہ وہ کہتے تھے جسوقت ہم لوگ مصروف بترتیب لشکر تھے بناگاہ ہم نے دیکھا کہ لشکر مسلمین کے نشان کھلے اور نیزے اُنکے ظاہر ہوے اور اُن کی زینت ازرق برق کی نظر آئی اور اُنکے صلیب بلند ہوے اور اُن کلمات کفر کی آوازین آنیلگین او رجن الفاظ سے وہ استمداد بغیر خدا کرتے تھے گوش زد ہونے لگے اور اُنکے فیلان جنگی آگے بڑھے اور سوار و پیادے اُنکے قتال کے لیے پیشقدمی کرنے لگے پھر جب مسلمانون نے یہ حال مشاہدہ کیا تو اپنی نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ خالص کیا اور کچھ اُنھون نے ساز و سامان لشکر عدو کا دیکھا اُس سے اُن کو مطلق ہول وہراس نہ ہوا اور اپنے خالق سے تضرع و دعا کرتے تھے اور اپنے مالک سے استغاثہ واستعانت مین مشغول تھے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجتے تھے اور اِسی شان سے چلے جاتے تھے یہان تک کہ قوم مشرکین سے قریب ہوے اور اُنکو اپنی پیش نگاہ معائنہ کیا پھر جب مشرکین سے سامنا ہوا اور دونون طرف سے دیکھا دیکھی ہوئی تو یکبارگی مشرکین نے اپنے گھوڑون کی باگین روک لین اور ہاتھیون کی زنجیرین تھام لین اسلیے کہ حق تعالی نے اُنکے دلون مین ہیبت ڈالدی کہ وہ رعب مین آگئے وبعد ازان ایک بطریق عظماے بطارقہ سے یعنے ایک رئیس اُنکے بڑے رئیسون مین سے باہر نکلا اور وہ تناوری مین گویا کہ ایک برج استوار تھا اور زینت وآرایش مین مغرق بزرتار تھا اِسطرح کہ اُسکے بدن سے سوائے گرداگرد حلقۂ چشم کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اور اُسکی ہمراہی مین عرب متنصر تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار کیا تھا پھر وہ بطریق اپنا سر اونچا کرکے پکارنے لگا اے معاشر عرب تم کسی کو اپنے مین سے براے گفتگو ہمارے بادشاہ کے پاس بھیجو تب یہ سنکر مسلمانون نے خالد اور عمرو کو اِس بات کی خبر دی تب خالد نے چاہا کہ وہ آپ جاوین مگر امرانے اُن کو اس ارادے سے منع کیا اُسوقت مقداد بن اسود اُٹھ کھڑے ہوے اور قسم کھائی کہ سوائے میرے اور کوئی نہ جائے تب خالد نے اور عمرو نے کہا اے ابا عبداللہ جاؤ دیکھو اِن بیدینون کو کیا کہتے ہین اور تم اُن کو دعوت وطلب کرو طرف اُس کلمۂ اخلاص کے جو رستگاری دینے والا ہی روز قصاص کے یعنے اُن کو تم شہادت وحدانیت خدا اور رسالت مصطفے کی طرف بلاؤ کہ موجب نجات روز قیامت ہے پس اگر وہ قبول اسلام سے انکار کرین تو وہ کمترین فرمانبردارون کی طرح اپنے ہاتھون سے جزیہ گذرانین یعنی بطریق نذر پیش کرین اور اگر وہ اس امر سے سرتابی کرین تو ہم اُن سے قتال ومقاتلہ کرینگے یہان تک کہ حق تعالی درمیان ہمارے اور اُنکے حکم کرے کہ وہ برترین حکم کنندگان ہی غرضکہ مقداد اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر روانہ ہوے یہانتک کہ اُس بطریق کے پاس پہونچے اور اُسکا نام بولص اور وہ مالک شہر کفور تھا اور وہ طاغی بطلیوس بادشاہ کے خاصگان مین سے تھا اور اذن بادشاہی اور اجازت رئیسون سے آیا تھا پھر جس وقت اُسنے مقداد کو دیکھا تو بزبان عربی کلام کرنیلگا اور کہنےلگا ای بدوی یعنے اے مرد صحرائی تو ہی اپنی قوم کا امیر ہی مقداد نے کہا نہین مین امیر نہین ہون تو اُس بطریق نے کہا

پھر مین طلب نہین کرتا ہون مگر امیر قوم کو تا کہ جو کچھ میرے تئین اُس سے پوچھنا ہی دریافت کرون مگر امید ہی کہ تو ہی درمیان ہمارے اور اُنکے مصلح ہو یہ سنکے مقداد نے کہا تجھے جو کچھ پوچھنا ہی مجھ سے پوچھ لے اور جو تیرا ارادہ ہو مجھ سے ظاہر کر کیونکہ ہم وہ قوم ہین کہ جب ہم مین سے کوئی شخص کوئی امر کرتا ہی اور اُسمین خیرخواہی دین کی اور اصلاح مسلمین کی ہوتی ہی تو کوئی مسلمانون مین سے اُسکا انکار نہین کرتا ہی اور اس امر کو جس کا وہ قول کرتا ہی امیر بھی اُسکو پذیرا و اختیار کرتا ہی سو چاہیے کہ تو اپنے امر اور ارادے سے مجھے مطلع کر اُسنے کہا مجھ سے کوئی شخص کلام نہ کرے سوائے امیر کے اور اگر وہ مجھ سے خوف کرتا ہو تو مین اپنے ہتھیار رکھدون تب مقداد اُسکی ایسی باتون سے ہنس پڑے اور کہنے لگے ای دشمن خدا اگر تو اور تجھ ایسے بہت سے لوگ ہتھیار بند ہون تو ہم کو اُنسے فکر و اندیشہ نہین ہی کیونکہ اگر ہم مین کا ایک بھی تمھارے ہزار مین ہو تو وہ بیباکانہ اپنے تئین تم مین ڈالدے گا اور اس کو اسبات کی کچھ خطر و پروا نہ ہوگی اسلیے کہ موت منجانب اللہ ہی اور حال یہ ہی کہ ہم لوگ موت پر جان لڑائے ہین اور مرنے پر دل رکھتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ یہ دنیا فانی ہی اور وجہ اللہ یعنی جہت خداشناسی و رضامندی اُسکی ہمیشہ باقی ہی بس تجھ کو جو کچھ کہنا منظور ہو بیان کر اُسنے جواب دیا کہ سوائے امیر قوم کے اور کسی سے مین کلام نہ کرون گا یعنے اپنا مکنون و مرکوز خاطر دوسرے سے بیان نہ کرون گا زیادہ برین طول کلامی و فضول گوئی سے درگذر تب مقداد نے کہا ای شخص ہمارے یہان دو امیر ہین ایک متولی الامر یعنے مالک امور ہی اور دوسرا سردار فوج کش یعنی مقدم الجیوش ہی تو اِن دونون مین کس کی نسبت ارادہ کرتا ہے اُسنے کہا تم اِن دونون کے نام مجھے بتاؤ مقداد نے کہا اما وہ شخص جو مالک امور ہی اُس کا نام تو عمرو بن العاص ہی اور سالار فوج کا نام خالد بن الولید ہی اُسنے کہا کہ مین خالد کا طلبگار ہون کیونکہ مین نے اُسکے اکثر امور خیر سُنے ہین اور برادران زمانہ اہل روم اُسکے عجائب کثیرہ بیان کرتے ہین اور راوی کہتا ہی کہ اُس لعین نے ذکر خالد کا سُنا تھا کہ وہ سردار ہی تو وہ اپنے دل مین یہ آرزو رکھتا تھا کہ مین خالد کو بحیلہ طلب کر کے اُس سے عہد شکنی کرون تو کیا عجب کہ مین اُس کو قتل کرون اور اسمین دو فائدے ہین ایک تو میرے لیے تمام روم پر فخر ہوگا دوسرے عرب کا غرہ ٹوٹ جائے گا اور جمعیت اُن کی پریشان ہو جائے گی اور اگر مجکو اِس امر پر قدرت نہ ہوئی تو اُسکا خطاب سنون گا کہ وہ کیا کہتا ہی اور کیا چاہتا ہی آخر کار مقداد نے وہان سے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور خالد کی طرف پھرے اُسوقت خالد نے صحابہ سے کہا دیکھو آخر مقداد پھرے آتے ہین کیونکہ اُس دشمن خدا کا کسی کی نسبت خیال نہین ہی مگر مجھ سے اور وہ جو مجھی کو طلب کرتا ہے تو مین اُسکے پاس جاتا ہون اگر مین اُس سے غدر و فریب دیکھون گا تو مین اُسکی روح اُسکے بین کتفین سے نکالون گا یعنے اُس کی جان لون گا اور اِس امر پر مین استعانت بخداے عزوجل کرتا ہون چنانچہ جسوقت خالد یہ باتین کہہ رہے تھے ناگاہ مقداد آپہونچے اور خالد و عمرو سے جو امر گذرا تھا بیان کیا تب اُسی وقت خالد بسرعت تمام اُٹھ کھڑے ہوے اور نکل پڑے اور اسدم وہ زرہ حربی پہنے ہوے تھے آخر اُنکے اصحاب مین سے جو بزرگوار تھے وہ دامنگیر ہوے مگر

ذکر بھیجنے وزیران و دانایان بطریق کے تحقیق حال اہل اسلام

خالد نے قسم کھائی کہ جانا میرا اسکے پاس لابد و ناگزیر ہو یہ کہکے بشتابی تمام ترروانہ ہوگئے تاآن کہ اُسکے روبرو اور مقابل جا پہونچے پھر جب اُسنے خالد کو دیکھا کہ وہ اُسکے سر پر جا پہونچے تو اولاً اُسنے اپنی جان کی نگہداری کی یعنی اپنے بچاؤ کی فکر کی بعد ازان اُسنے ارادہ کیا کہ کچھ کید و مکر کرکے خالد پر حملہ کرے چنانچہ خالد نے اُس سے خطاب کیا کہ اے بطریق مین خالد موجود ہون تو اپنی حاجت اور جو تو غرض لایا ہو بیان کر اور زنہار خیال خدع و غدر کا اپنے دل سے دور رکھ کیونکہ ہم خداع کے اصل تجربہ کار ہین یہ سُنکے بطریق نے کہا ای خالد جو کچھ تیرے ارادے مین ہو ظاہر کر اور درمیان ہمارے اور اپنے نزدیکی کر یعنے اصلاح کر اور آدمیون کی خونریزی سے پرہیز رکھ اور خوب جان لے کہ تو اس بات سے سوال کیا جائیگا یعنے اِس خونریزی کی بازپرس ہوگی۔ اور فردائے قیامت پیش خدائے عزوجل تو کھڑا کیا جائے گا پس اگر تو مال دُنیا سے خواہش رکھتا ہو تو ہم کو اُس سے تجھپر بخل نہین ہو کہ ہم صدقہ و خیرات اپنا اور اپنے اصحاب کا تجکو البتہ دیوینگے اسلیے کہ ہمارے نزدیک خوب ثابت ہو کہ جہان مین کوئی گروہ خلائق تم سے زیادہ تر عاجز و خستہ حال نہین ہے اور ہم کو خوب معلوم ہو کہ تم اپنے بلاد مین قبل اِس سے کہ تم نے فتح بلاد کی ہو قحط مین مبتلا تھے اور بھوکون مرتے تھے اور لاغری سے دم توڑتے تھے اَب کہ تم مالک بلاد ہوے اور گوشت کھاتے کھاتے تمھارے پیٹ بھر گئے موٹے ہوے اور تم سوار ہوے اُن گھوڑون پر جو زین زرین سے آراستہ ہین اور تلوارین جواہردار پر تلون مین لٹکائین اور بعد فقر و فاقہ کے سیر و آسودہ ہوگئے سو اگر تم ہم سے کچھ مانگتے ہو تو ہم تم کو بخوشی خاطر دیتے ہین بشرطیکہ تم ہمارے بلاد مین کچھ طمع نہ کرو جیسا کہ تم نے دیگر بلاد مین طمع کی ہو پس اگر ہم سے کیسقدر پر قناعت کرو تو کہو چنانچہ جس وقت خالد نے اُسکے مقالات سے ایسی باتین شوخی وبیہودہ گوئی کی سُنین تو طیش مین آکر کہنے لگے کہ او سگ نصرانی نجس ترین اُن لوگون سے جو ماء معمودیہ یعنے جو آب پاشیدہ سے غوطہ دیے اور تر کیے جاتے ہین ۔ یہ کنایہ ہے عمل نصاریٰ سے کہ جب کسی کو نصرانی بناتے تھے تو اُس پر پانی چھڑک کر تر کرتے تھے اور اِس عمل کو قرہ بتپسما کہتے ہین آگاہ ہو کہ ہر آئینہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمارے لیے اپنی نبیؐ کو بھیجا اُسنے ہم کو ہماری گمراہی سے رہنمائی کی اور ہم کو جہالت سے نکالکر خداشناسی بتائی اور ہم کو حق تعالیٰ نے اُسقدر دسترس بخشی ہے اور ہمارے تئین ایسا غنی کر دیا ہو کہ ہم تمہارے صدقات سے مستغنی ہین بلکہ ہمارے لیے تمھارا سارا مال و منال اور تمھاری نان اور تمھارے فرزندان کو حلال و مباح کر دیا ہو ہم کو تم سے کچھ حاجت نہین ہو مگر یہ کہ تم کہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنے سوائے اُس ایک خدا کے کوئی دوسرا خدا نہین ہو اور محمد رسول اور فرستادہ اُسی خدا کا ہو غرضکہ تم لوگ وحدانیت خدا کا اقرار کرو اور رسالت مُصطفےٰ کا اعتراف کرو تو تمھارے حق مین از روے دنیا و دین کے بہتر ہے اگر تم لوگ تبال اِس امر سے انکار کرو تو پھر تم اپنے ہاتھوں سے کمترین کی طرح جزیہ پیش کرو اور اگر جزیہ سے سرتابی کرو تو پھر ہمارے تمھارے درمیان نہین ہے مگر تلوار حکم قاطع ہو تا وقتیکہ حق تعالیٰ کوئی حکم نازل کرے کہ وہ بہترین حکم کنندگان ہے اور حکم

اُس کا یہ ہی کہ وہ جس کو چاہے فتح ونصرت عطا کرے اور حال یہ ہی کہ ہم کو تو حرب وقتال محبوب تر ہے اور صلح سے زیادہ تر ہم کو جنگ وجہاد مرغوب ہے اور یہ جو تیرا گمان فاسد ہی کہ کوئی گروہ خلائق تیرے نزدیک ہم سے زیادہ عاجز وخستہ حال نہین ہے تو ہمارے نزدیک تو اور تیرے اصحاب بمنزلہ سگان ذلیل وخوار کے ہین اِس وجہ سے کہ دیکھو ہم مین سے ایک تن تنہا تم ہزار تن سے مقابلہ ومقاتلہ کرتا ہی اور یہ طرز کلام تیرا اور یہ طریقہ خطاب جو تو کرتا ہی شایان اُس شخص کے نہین ہی جو طلبگار صلح کا ہو یعنے طالب صلح کی ایسی گفتگو نہین ہوتی ہی اور اگر تیری یہ آرزو تھی کہ جس حالت مین اپنے اصحاب سے مین جدا وتنہا ہون اُس وقت تو میری ملاقات کرے تو یہ طمع تجھ سے بعید ہی یعنے اگر میری تنہائی سے تیرا ارادہ میری گرفتاری کا ہی تو یہ خیال تیرا خام ہی اور یہ تمنا تیری تجھ سے بہت دور ہی اور یا اگر میری تنہائی مین تیرے تئین مجھ سے ارادہ قتال ہی تو یہ ابھی تیرے نزدیک ہے یعنے مین تیرے پاس یکہ وتنہا موجود ہون اور حال یہ ہے کہ مین اکیلا تیرے لیے اور تیرے اصحاب کو کافی ہون انشاءاللہ تعالیٰ بالآخر جس وقت بولص نے یہ کلام خالد کا سُنا تو غصہ سے زین پر اپنے سُرین سے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا میرے پاس تیرا جواب سوا اس تیغ کے نہین ہی یہ کہا اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر خالد پر آیا اور تیز دستی سے اپنا ہاتھ خالد کے دامن زرہ اور اُن کے کمر پٹکے مین ڈال دیا اور اُسکے ہمراہیون مین سے بھی بعضون نے دامن اور پٹکہ مضبوط تھام لیا پھر وہ بہ طریق استغاثہ واستعانت کے اپنے اصحاب کو پکارنے لگا کہ جلد دوڑو اور لو اِس کو کہ صلیب نے ہم کو اِس امیر حرب پر قدرت دی ہی یہ فریاد وصدا سُنکر بطارقہ اُسکے اصحاب ہر جانب سے دوڑ پڑے اور ایک گروہ عظیم انبوہ جو دو سو سوار سے زیادہ تھے نکل آئے پھر وہ سب تلوارین گھسیٹ کر خالد پر لوٹ پڑے اور جب خالد نے اُن سب کو آتے دیکھا تو دفعتًہ اپنے گھوڑے کو ڈپٹ کر اور شیرون کی طرح جھپٹ کر ایسی جست ماری کہ اپنے تئین اُس بطریق کے قبضہ سے چھڑا لیا پھر اُسکے بعد روم نے آکر ہر طرف سے گھیرا اور ایک ورغول آپہونچا تو اُس عالم مین خالد تیغ زنی چپ و راست کر رہے تھے اور وہ دشمن بولص اپنے لوگون کو للکار رہا تھا کہ دلاے ہو تم اس کو جلد پکڑ لو پیش از ان کہ وہ تمھارے ہاتھ سے جاتا رہے اور قبل اس سے کہ وہ تم کو ہلاک کرے اور راوی کہتا ہی جس وقت خالد سرگرم قتال تھے تو اُسدم ضرار وفضل بن عباس وعلی بن عقیل وعبداللہ بن جعفر وعبداللہ بن عمرو بن العاص وعبداللہ بن طلحہ وعبداللہ بن المقداد وسلیمان بن خالد رضی اللہ عنہم یہ سب امرا وامرا زادگان الگ ایک تودہ یعنے ایک ٹیلے پر قریب لشکر روم کھڑے تھے جب اُنھون نے رومیون کو دیکھا کہ اُنکے ہاتھون مین تلوارین ہین اور خالد کو گھیرے ہوے ہین تو گھوڑون کو مہمیز کرتے اور تیز دوڑاتے ہوے آپہونچے اور اول جو شخص گھوڑا سرپٹ پھینکتا ہوا پہونچکر سرگرم وغا ہوا وہ ضرار بن الازور تھے اور اُسوقت یہ اشعار رجائیہ پڑھتے جاتے تھے

عَلَيكَ رَبِّي فِي الاُمُورِ مُتَّكَلِ
وَامنَعْ عَنِّي سَيِّدِي كُلَّ الزَّلَلِ

اغفِرْ ذُنُوبِي اِنَّ دَنَى مِنِّي الاَجَلِ
اَنَا ضِرَارُ الفَارِسُ القَرْمُ البَطَلِ

رَبِّ وَفِّقنِي اِلَى خَيْرِ العَمَلِ
بَاعِي عَلَى الاَعدَاءِ اضحَى مُتَّصِلِ

اُقَمِّعُ بِسَیْفِی الرُّوْمَ حَتّٰی یَضْمَحِلُّوْ | مَالِی سِوَاكَ فِی الْاُمُوْرِ مِنْ اَمَلِ | یعنے اے میرے پروردگار تجھی پر مین

اعتماد و تکیہ کرنے والا ہون میرے گناہون کو بخشدے کہ ہر آئینہ اجل مجھ سے قریب ہے اور اے میرے کردگار مجھے عمل نیک کی توفیق دے اور اے میرے سید و مالک میری لغزش قدم یعنی گناہون کو مجھ سے درگذر کر اور مٹا دے مین ضرار شہسوار و عظیم دلیر کارزار ہون جست مارنے والا ہون اعدا پر اور طامع متصل ہون یعنی بار بار مقابلہ پر آنیوالا ہون مین اپنی تلوار سے روم کا استیصال کرون یہان تک کہ وہ مضمحل و عاجز ہو جائین (مترجم کہتا ہو کہ یہ تین مصرعہ بر سبیل رجز ہین چنانچہ مصرعہ چہارم مین پھر رجوع بدعا ہو) الٰہی میرے تئین سوائے تیرے کسی سے کچھ امید نہین ہو اور **واقدی** رحمۃ اللہ نے بواسطہ طریق اپنے رواۃ کے نافع بن علقمۃ الرابعی سے **روایت** بیان کی وہ کہتے ہین کہ جس روز جنگ روم درمیان میدان ہشو کے لشکر عمرو بن العاص مین حاضر تھا تو جس وقت ہماری نگاہ روم کے لشکر و نیز تھی ناگاہ ہم نے دیکھا کہ تلوارین ستی ہین اور خالد کو رومی گھیرے ہین تو دفعۃً مردمان شجاعان میمنہ والون مین سے ہم ایک گروہ اُنکی طرف دوڑ پڑے اور جا ملے اتفاقاً اُسوقت وہ شخص جس کا ذکر ہم ابھی کر چکے ہین یعنی ضرار بن الازور اُس گروہ غدار پر سبقت کر چکے تھے پس اول جس شخص نے روم پر اقدام کیا وہ ضرار تھے اور وہ تیغ بکف و عریان تن یعنی زرہ مثل شیر کے نعرہ کرتے تھے پھر جب قوم اُنکے پیچھے جا پہونچی اور وہ آگے آگے تھے اور اپنے گھوڑے پر شیر کی طرح جھومتے اور جھپٹتے ہوے چلے جاتے تھے اور تلوار تولے ہوے بولص پر حملہ آور ہوے اُسوقت خوف کے مارے بولص کی رگ گردن اُبھر آئی اور پھول گئی تو وہ گھبرا کر خالد سے فریاد کرنے لگا کہ اے خالد اس شیطان سے مجھے بچاؤ اور بہتر ہے کہ تو ہی مجکو قتل کر پر اِسکو نہ چھوڑ کہ وہ مجھے قتل کرے یعنے اس کو مجھ سے باز رکھ کہ مین اُسکی صورت دیکھنے سے پریشان حال ہوتا ہون تب خالد نے کہا کہ لامحالہ وہی تیرا قاتل ہو یہ ہلاک کرنے والا اپنے ہمسرون کا اور قتل کرنے والا مردان ملک ترکمان کا ہو اور نیست و نابود کرنے والا صلیب پرستون اور کافرون کا ہو یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعۃً ضرار آگے بڑھ آئے اور تلوار کو تکان دیکر نعرہ مارا کہ او دشمن خدا تیرے خداع و مکر نے تجکو کچھ نہ بچایا کہ تو نے صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کی یعنے حیلہ سے بلوا کر دغا کی بعد ازان ضرار چاہتے تھے کہ اسپر تلوار کا وار کرین بنا گاہ خالد نے پکار کر کہا اے ضرار اند کے تامل کرو یہانتک کہ مین اُسکے قتل کا تم کو حکم کرون اور اسی عرصہ مین دیگر غول صحابہ کا آپہونچا اور سب اُسکے قتل پر جھک پڑے تو خالد نے ان کو منع کیا اور کہا کہ ابھی ٹھہر جاؤ **راوی** کہتا ہو اور بولص نے دیکھا اور اُسکو یقین ہوگیا کہ اُسپر بلا نازل ہوگئی چنانچہ ضرار نے اُسکو قربوس یعنی زین کے ہرنے سے جکڑ کر باندہ لیا پھر اُسکو اُٹھا کر زمین پر دے مارا کہ اُس پر غشی طاری ہوگئی پھر اُسنے اپنے ہاتھون کے اشارے سے امان مانگی کہ الامان الامان تب خالد نے کہا اے سگ نصرانی امان نہین ہوتی مگر واسطے اہل ایمان کے اور تو وہ شخص ہے کہ تو نے غدر و مکر کیا آخر جب ضرار نے خالد سے یہ کلام سُنا تو بید رنگ اُسکے داہنے شانہ پر ایک ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانہ سے نکلکر نوک تلوار چمکنے لگی پھر

وہ دشمن خدا زمین پر گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور آخر کار خدا نے بہت جلد اُسکی روح کو واصل جہنم کیا پھر اُسکے اصحاب کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا شروع کیا اور روم نے جب اپنے اوپر یہ بلا نازل دیکھی تو اُن سب نے ملکر حملہ کیا اور اصحاب الفیل آگے بڑھے اور اُن ہاتھیون پر بہت سے لوگ سوار تھے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور دونون فریق لڑ گئے قتال شدید برپا ہوئی جنگ عظیم واقع ہوئی صفین جم گئین ہزارون گم گئے قیل و قال موقوف - جانین تلف ہوئین سر کٹنے لگے لوگ قتل ہونے لگے دلاورون کے جھرمٹ قتال کی شدت ہوئی بلائین عظیم واقع ہوئین غبار بلند ہو آسمان تاریک ہو گیا گھوڑون کی ٹاپون سے شرارے اُڑنے لگے گروہ حبشیون کے بکلمات کفر غل مچاتے تھے اور کافر گبرونکی چیخ تھی ایک طرف ترسایون کا خروش تھا اور اُسوقت اصحاب فیل قتال شدید کر رہے تھے اور فیل والون کے چار غول ہو گئے تھے ایک گروہ میمنہ والون کے متصل تھا اور ایک گروہ میسرہ والون سے قریب تھا اور ایک فرقہ قلب کے نزدیک تھا اور ایک جماعت جمعیت لشکر کی شریک تھی اور اہل نوبہ و بجات و روم باہم دیگر صیحہ و نعرہ زنی کرتے تھے فَلِلّٰہِ دُرُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْد یعنے حقتعالی خالد کے تئین جزائے خیر عطا کرے کہ اُسوقت عجیب اسلوب سے قتال شدید کر رہے تھے کہ کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر جا پڑے اور کبھی قلب لشکر پر جا گرے اور یہی حال امیر عمرو بن العاص کا تھا کہ وہ بھی ادھر سے اُدھر مارتے چلے جاتے تھے اور ادھر سے ادھر نکل آتے تھے لیکن فضل بن العباس الہاشمی و قعقاع بن تمیمی و غانم بن عیاض الاشعری یہ لوگ اسوقت ساق لشکر یعنے بائین پر واسطے حراست و حفاظت نسوان و صبیان اور ذراری و جواری کے مامور تھے و اما عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن عمرو و ہاشم بن مرقال یہ لوگ اپنے لشکر سے منقطع و جدا ہو کر ایک گروہ روم و حبش سے جنگ کرتے تھے اور وہ غول تقریبًا ہزار سوار کا تھا چنانچہ یہ سب بہادر اُنکے درمیان گھس گئے تو اس جگہ ایک بطریق بڑا حملہ آور تھا اور اُس کا نام غربان بن منجائیل تھا جب اُسنے اپنے تئین اور اپنے اصحاب کو مبتلا اس بلا کا دیکھا تو وہ دوڑ کر اپنی صلیب کے قریب گیا تاکہ اُسکو بوسہ دے اور اُسکی زیارت کرے بعد ازان اُسنے رومیون کی زبانین شور و غوغا کیا تو اُنھون نے صحابہ کو گھیر لیا اور ارادہ کیا کہ اُن کو گرفتار کر لیوین ناگاہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے بشتابی و چالاکی تمام اُس بطریق پر حملہ کیا اور اسوقت اُس بطریق پر خلعت دیبائے زرد رنگ بالائے زرہ آراستہ تھا اور اُسکے سر پر خود درخشان گویا کوکب تابان تھا اور کمر مین پٹکا جواہر نگار رہا تھا پھر اُن دونون مین کچھ دیر معرکہ رہا اور دونون باہم دیگر چالش و کاوش کرتے رہے آخر عبد الرحمن نے اسکو ایک تلوار ایسی ماری کہ سر اُسکا دھڑ سے جدا جا پڑا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اُن سب نے یکبارگی عبد الرحمن اور اُن کے اصحاب پر حملہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُن کے حملہ پر صبر و تحمل کیا و بر جائے خود مستقل اور ہر ایک اپنے صاحب دیار کی نصرت و مدد پر مشتغل رہے اور ہلاک ہونے پر یقین رکھتے تھے چنانچہ عبد الرحمن کے دست راست پر جراحت شدید پہونچی کہ اُس سے خون اُن کی زرہ پر بہتا تھا تب اُنھون نے تلوار کو دست چپ مین لیا اور قتال کرنے لگے اور ہاشم بن مرقال کے دست و عارض پر گیارہ زخم لگے تھے اور وہ بار بار اپنا خون

پہونچتے ہوے لڑتے جاتے تھے وامافضل بن عباس اور اُنکے برادران عمزادیہ سب بھی لڑتے ہوے کبھی میمنہ پر جاپہونچتے تھے اور کبھی میسرہ پر نکل جاتے تھے پھر سامنے والون سے مقاتلہ کرتے کرتے اُس غول پر جاپڑے جسمین عبدالرحمٰن و عبداللہ بن عمرو ہاشم بن مرقال تھے اور افضل وغیرہ نے دیکھا کہ عبدالرحمٰن کو رومی اپنے نرغہ مین گھیرے ہین اور اُنکے گھوڑیکو اُنکے زیر ران پے کیا ہی اور اُنکے اصحاب دشمنون کو اُنسے ہنکاتے ہین اور عبداللہ بن عمر کبھی تو بزور شمشیر مشرکون کو اُنسے ہٹاتے ہین اور کبھی نیزے سے دفع کرتے ہین اور اُنکے زخمون سے بھی خون جاری ہی اور عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پر چھ زخم کاری لگے تھے پھر جب کہ فضل نے یہ حال دیکھا تو اُنھون نے اور اُنکے اصحاب نے کہ یہ سب بیس سوار تھے سب نے یکبارگی حملہ و غلبہ کردیا اور اُنکی صفون کو چیر کر اندر گھس گئے اور اُن لوگون مین سے جو عبدالرحمٰن کو گھیرے تھے ایک سوار کے سر پر ایک تلوار ایسی ماری کہ خود کا ٹکرا اُسکے دندان و زنخدان تک اُتر آئی آخر وہ تیورا کر زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا پھر حق تعالیٰ نے بہت جلد اُسکی روح کو جہنم مین پہونچا دیا اور جب وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا تو عبدالرحمٰن جھپٹ کر اپنے گھوڑے پر سوار ہو بیٹھے اور یہ سب بالاتفاق مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ دشمنون کو متفرق اور اپنے صحاب سے دور کردیا اور اُنکے جناح الیسر یعنے اُنکے لشکر کے بازوے چپ جو جماعت قبیلۂ اوس اور ہمدان سے تھی سو ایک گروہ روم وحبش نے ان دونون قومونکی طرف باگ پھیردی تو وہ دونون قوم اپنی جائگاہ سے ہٹ گئے اور اپنی پائگاہ کو چھوڑکر اپنے سامنے بھاگے تب ابوہریرہ اور اُنکے پسر عبداللہ اور مالک اشتر نے اُن سب کو للکارا کہ اے قوم منہ نہ پھیرو پیٹھ نہ دو موت سے نہ بھاگو کیا تم چاہتے ہو کہ عار عرب اور ننگ عرب ہوگے اور پیش رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تم کیا عذر کروگے کیا تم نے قول اللہ عزوجل نہین سُنا ہی فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ الآیہ یعنے کافرون سے اپنی پُشت نہ پھیرو اور جو کوئی آج اُن سے اپنا پیچھا پھیرے گا سواے پیچھا پھیرنا بقصد بھڑ پڑنے کے یا واسطے ملجانے دوسری جماعت اسلامیہ سے تو وہ مستوجب غضب خداوند اور عذاب جہنم ہی اللہ اللہ جنت تو زیر سایۂ شمشیر ہے اور مژدہ جنت و موعد شفاعت نزدیک قبر مصطفےٰ ہی **راوی** کہتا ہی آخر اُن فراریون نے اُن لوگون کے کہنے پر کچھ التفات نہ کی اور اُن کا کلام اصلا نہ سنا پھر یہ سب فراری نزدیک غانم بن عیاض الاشعری اور اُنکے اصحاب و نسوان و صبیان کے پہونچے تو عورتین اُنپر شور کرنے لگین اور اُنکے مُنہ پر تُھڑی وپھٹکار کرتی تھین اور اُن مفرورون نے ایسا ہی کچھ روز معرکہ یرموک کے بھی کیا تھا اور اصحاب نے اُنکے گھوڑون کے منہ پر چھڑیان مارین اور اُسوقت خولہ بنت ازور خواہر ضرار کی کفار سے قتال شدید کر رہی تھی پھر جب غانم نے ان لوگون کا بھاگ آنا اور خولہ کا لڑنا دیکھا اور غانم کے ہمراہ قیس الحارث و رفاعہ بن زہیر المخزومی بھی تھے اور اہل نجدہ سے آزمودہ کار پانسو سوار تھے تب غانم نے اہل نجدہ کو آواز دی کہ اے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھو بصدق نیت و ثبات قدم سب ملکر یکبارگی کفار پر حملہ کرو آخر جب کافرون نے ایسا دیکھا تو منہزم ہوے **راوی** نے کہا اور اسیطرح اول صبح سے عصر تک علی الاتصال میان فریقین تیغ زنی ہوتی رہی بالآخر

حقتعالی نے صحابہ پر نصرت نازل کی اور حال یہ ہوا کہ جس وقت اصحاب الفیل اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تیراندازی کر رہے تھے تو مفرج بن عینیۃ الفزاری اُس فیل کی طرف بڑھے جو چار سو فیل پر مقدم تھا اور آگے آگے رہتا تھا اور اُس کی ایک آنکھ مین بھالا مارا تو بھالے کی انی اُسکی آنکھ مین ایسی پیوست ہوگئی کہ اُسکو وہ کھینچ نہ سکے تب وہ ہاتھی چنگھاڑتا ہوا بھاگا اور جو لوگ اُسپر سوار تھے اُن کو اپنی پشت سے زمین پر گرا کر پاؤن سے کچل ڈالا اور جب وہ ہاتھی بھاگا تو سب ہاتھی اُسکے پیچھے بھاگے اور اپنے اوپر کے سوارون کو زمین پر گرا کر پیرون سے روند ڈالا اور مفرج نے اپنی قوم اور اپنے اصحاب سے پکار کر کہا کہ اِن ہاتھیون کے نفخون اور دانتون کو اور اُن کی سونڈون کو کاٹ ڈالو کہ یہی اِنکے ہتھیار ہین تب بنی فرازہ و بنی فرازہ و بنو عبس ہاتھیون پر جھپٹے اور اُن کی سونڈو نپر تلوارین مار کر ہلاک کر ڈالا یہان تک کہ ایک سو ساٹھ ہاتھی مار ڈالے اور جو لوگ اُنپر سوار تھے اُن کو بھی قتل کیا پھر اسی طرح قوم مین علی الاتصال قتال شدید برپا رہی اور حملہ پہ حملہ برابر ہوتے رہے یہانتک کہ رات ہوگئی اور تاریکی شب درمیان فریقین حائل ہوئی اور رومی و حبشی اپنے اپنے لشکرگاہ کی طرف پھر گئے پھر مسلمانون نے اپنے مقتولون کا تفحص کیا تو وہ دوسو چالیس مرد تھے کہ حق تعالی نے اُن کے تئین شہادت نصیب کی اور مشرکون نے جو اپنے یہان کے کشتون کا شمار کیا تو وہ پانچہزار آدمی تھے اہل نوبہ و بجات اور روم سے چنانچہ اہل اسلام اپنے مقام پر شب باش ہوکر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور قرآن خوانی مین مشغول رہے اور راتون رات شہیدون کو دفن کیا پھر جب صبح ہوئی تو اُٹھے اور اپنی تیاری کرنے لگے ناگہان رومی اور زنگی اپنے ساز و سامان سے آگے بڑھے اور اپنی زرق برق پوشاکین ظاہر کرنے لگے اور اُنھون نے اپنی جمعیت کی پانچ صفین کین اور ہر ایک صف چالیس چالیس ہزار سوار کی تھی اور پیدل پچاس ہزار آدمی تھے قیس بن علقمہ کہتے تھے کہ مین معرکہ عراق مین شریک تھا اور مین نے جنود کسری اور جرمق اور یرموک اور اجنادین کو معائنہ کیا اور جنگ مصر و قبط بھی دیکھی اور فتح اسکندریہ و دمیاط مین حاضر تھا مگر کثرت و ہائے لشکرون کی ایسی نہ تھی جیسی کہ دیار دہشور مین وفور فوجون کی تھی غرضکہ جب ہم نے فوج رومیون کی آتے دیکھی تو اُسوقت خالد درمیان صفون کے پھر کر لوگون سے خطاب کرتے تھے کہ مثل آج کے دیار مصر و صعید مین پھر کبھی ایسی کثرت فوجون کی نہ دیکھوگے اگر ان کو تم توڑ دو اور شکست دیدو تو پھر کبھی کوئی یہان تمھاری مقاومت کیلیے کھڑا نہ ہوگا پس چاہیے کہ اپنی نیتون کو جہاد مین خالص کرو اور صبر و استقلال کو اپنے اوپر لازم کرلو اور زینہار نہ پشت پھیرو کہ مستوجب نار جہنم ہوگے اور شانون سے شانے ملائے رہو یعنے صف باندھے رہو اور متفرق نہ ہو اور حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو جبتک کہ مین تم کو حکم دون **راوی** نے کہا پھر جب بطریقون نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ آمادہ جنگ ہین تو ہر ایک دوسرے کو اغوائے شجاعت و دلاوری کرنے لگا چنانچہ بولص مقتول کا بھائی بطرس اُن بطارقہ سے کہنے لگا تم خوب جان لو کہ اگر تم اس مرتبہ جمعیت مسلمانون کی توڑ دوگے تو بعد اِسکے کبھی کوئی تم سے مقاومت کیلیے قائم نہ ہوگا اور اگر اسوقت تم ایسا نہ کروگے تو یہ سب تمھارے بلاد کے مالک ہوجائینگے اور تمھارے مردون کو قتل کرینگے اور تمھاری عورتون کو اور

تمہارے لڑکون کو بندی بناوینگے لاجرم تم کو صبر و استقامت لازم ہو اورچاہیے کہ حملہ تمھارا یکبارگی ہو اور تم پراگندہ نہو جاؤ
اور فیلان جنگی کو آگے کرلو اور پیدلون کو اپنی پشت پر رکھو اور صلیب سے استعانت و استمداد کرو کہ وہ تمھاری نصرت و مدد کریگا
راوی نے کہا کہ اسوقت عمرو بن عاص اور خالد بن الولید کہنے لگے ہم دیکھتے ہین کہ ہماری قوم مین سے کون ہمارے سامنے
آتا ہو کہ دشمنونکے مقابلہ پر جاوے یہ سنتے ہی فضل بن عباس آگے آئے اور کہنے لگے مین جاتا ہون یہ کہکے وہ چلے یہانتک کہ
اُس قوم سے قریب ہوے اور اُنکے سازو سامان کو دیکھا کہ شعاعین تلوارون اور نیزون کی آنکھونکو خیرہ کرتی تھین اور نشانون کے
پھریرے گویا کہ کرگس پر و بال کھولے ہوے تھے پھر جب اُن لوگون نے فضل کو دیکھا تو بولے کہ یہ سوار مسلمانون مین سے جو آیا ہی تو
شک نہین کہ وہ طلیعہ و دیدبان ہو پس تم مین سے کون اسکی طرف مبادرت کرتا ہو اور اسکو پکڑ لاتا ہو یہ سنکر تین سوار
دوڑ پڑے اور فضل نے جب اُن کو اپنی طرف آتے دیکھا تو پھر پڑے گویا بھاگے جاتے تھے اور تھوڑی دور گھوڑا بھگا لے
گئے یہان تک کہ کچھ بعید ہو گیا تو قدم قدم چلے جب وہ لوگ نزدیک آئے تو یکبارگی اپنے گھوڑے کی باگ پھیری اور پہلا
سوار جو مقدم تھا اُس کو قتل کر کے تیسرے سوار کو بھی مار لیا تب اُن لوگون کے دلون مین اس طرز کی جنگ سے فضل
کا خوف و رعب سما گیا اور بھاگے تب اُنھون نے اُن کا پیچھا کیا تو پھر تو سوار پر سوار مارتے گراتے چلے جاتے تھے تا آنکہ
اُنمین سے بیس سوار قتل کیے اور باقی دس سوار جب اپنے لشکر کے نزدیک پہونچے تو فضل وہان سے پھر کر اپنے لشکر
مین آئے اور مسلمانون کو اس کیفیت سے خبر دی تب سب نے کہا کہ ای پسر عم رسول اللہ تم نے اپنے تئین بڑے مہلکے و معاصہ
مین ڈالدیا تھا اُنھون نے کہا جب قوم نے مجھپر قصد کیا تو مین نے خوف اس بات کا کیا کہ مبادا خدا میرے تئین پیرا
بھاگنا دکھاوے تو مین نے بخلوص نیت و باخلاص درست جہاد کیا تو آخر حقتعالی نے مجکو اُنپر فتح و نصرت دی اور یقین
جانو کہ وہ لوگ ہمارے لیے غنیمت اور ہمارے حصہ مین ہین انشاء اللہ تعالی اور راوی کہتا ہو کہ بعد ازان خالد و عمرو
ترتیب لشکر مین متوجہ ہوے اور میمنہ اور میسرہ و جناحین سے آراستہ کیا جیسا کہ حال صف آرائی روز اول کا ابھی آگے بیان
ہو چکا و بعد ازان عمرو نے زیاد ابن ابی سفیان بن ابی الحارث کو پائین لشکر مین گرداگرد نسوان و صبیان و مال و اسباب کے
ازبراے حراست و حفاظت مقرر و مامور کردیا اور اُن کے ساتھ ہزار سوار تعینات کردیے اور اُن مستورات مین وہ عورتین
بھی تھین جن کا ذکر سابق بذکر جنگ اجنادین اور یرموک کے ہو چکا ہو اور وہ یہ تھین مثل عفیرہ بنت عفار و ام ابان بنت عتبہ
اخت ہند و خولہ دختر ازور و مزروعہ دختر عملوق و سلمہ دختر زراع و لبنا دختر سوار و سلمی دختر نعمان و ہند بنت عمرو و زینب
انصاریہ اور یہ سب وہ عورتین ہین جو شجاعت مین معروف تھین تب اُنسے خالد نے کہا کہ ای دختران عرب البتہ تم نے
وہ کام کیے ہین کہ خدا اور رسول و مسلمانون کو رضامند کیا ہو اور البتہ ذکر تمھارے باقی و یادگار رہین گے کہ دختران ترک
و روم حیناً بعد حین و وقتاً فوقتاً تمھارا چرچا کرینگی اور یہ دیکھو کہ دروازے جنان کیلیے تمھارے لیے کھلے ہین اور
دربارے جہنم تمھارے اعدا کے واسطے کھلے ہین اور مین تم کو اسبات پر تاکید کرتا ہون کہ جب وہ زنگی تمھاری طرف آوین

توتم اپنی جانب سے ایسی قتال کرو جیسی تم نے روز معرکۂ اجنادین و روز ہنگامہ یرموک کے جنگ کی تھی اور کسی کو تم اپنے یہان سے بھاگتے دیکھو تو اُسکے تئین چھریان مارو اور اُسکے فرزند کو اُسکے سامنے پیش کرو اور اُس سے کہو کہ تو اپنے اہل و اطفال کو چھوڑکر کہان جاتا ہی اور سائر مسلمانون کو اپنے کلمات سے جنگ پر آمادہ و برانگیختہ کرو یہ سُنکر اُن عورتون نے جواب دیا کہ اے امیر ہماری خوشی نہین ہی مگر اسوقت کہ ہم تمھارے سامنے مرین ای ابو سُلیمان ضرور ضرور ہم رومیون اور زنگیون کو یہانتک مارینگے پھر ہمارے لیے کوئی عذر باقی نہ رہجاوے یہ سُنکے خالد اُنکے مشکور ہوے اور پھر صفوف مسلمانون مین آئے اور اپنے گھوڑے پر سوار اُن کے درمیان پھر نیلگے اور لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے کہ ای یارو تم اپنی قوم کی نصرت کرو اور دشمنون کو قتل کرو اور راہ خدا مین اپنے تئین قائم بر جا و مستقل رکھو اور دشمنان خدا کی قتال پر صبر و استقامت کرو اور اپنے ننگ و ناموس کی طرف سے جنگ کرو اور جب تک مین تم کو حکم کرون تم حملہ کرنے مین سبقت نہ کرو اور چاہیے کہ تیر تمھاری کمان واحد سے نکلین یعنی سبھونکے تیر ایک ساتھ چلین کیونکہ جب تیر مجتمع ہوکر چلینگے تو اس سے خالی نہین ہے کہ اُسمین اکثر سہم صائب ضرور ہونگے یعنے اس صورت مین کوئی تو نشانے اور زد پر پہونچا کرے گا اور چاہیے کہ تم صابر و ثابت رہو اور اورون کو بھی امر بصبر و استقلال کرو اور باخود ہا ربط و اتفاق رکھو تا فلاح پاؤ اور خوب جان لو کہ کبھی تم نے اپنے سامنے مثل اس جماعت کے مقابلہ و مقاتلہ نہین کیا ہی کیونکہ یہ سب اپنی قوم کے سردار و امرا و ملوک ہین یہ سُنکر لوگون نے جواب دیا سمعًا وطاعةً یعنے ہم نے ارشاد آپ کا بگوش جان سُنا اور بسر و چشم بجالائے و بعدازان خالد آگے بڑھے اور جماعت قلب لشکر مین جہان عمرو بن عاص تھے وہین جاکر ٹھہرے اور عمرو بن عاص کے پاس یہ لوگ مجتمع تھے مثل عبد الرحمٰن بن ابی بکر و قیس بن ہبیرہ و رافع بن عمیرۃ الطائی و مسیب بن نجبتہ الفزاری و ذوالکلاع الحمیری و ربیعہ بن عباس و مالک اشتر و عباس بن مرداس السلمی و مثل اُنکے بقیہ امرا موجود تھے بعدازان یہ بسبب اطمانیت خاطر و بزوقار باوقار آگے بڑھے پھر جب رومیون اور زنگیون نے دیکھا کہ عرب بڑھے آتے ہین تو وہ بھی چلے اور حال یہ تھا کہ اُنکی کثرت سے وہ سرزمین طولًا و عرضًا تمام پُر تھی پھر جب دونون گروہ باہم دوچار ہوے اور دونون جماعتین بھڑ گئین اور رومیون نے آرایش اپنے صلیبون اور نمایش اپنے نشانون کی ظاہر کی اور آوازین اپنی بکلمات کفر و شرک بلند کین اُسوقت ایک راہب کبیر یعنے ایک بڑا دیرانی جبۂ سیاہ پہنے ہوے اور کلاہ کلان بر سر و زنار در بر سامنے نکلا اور بزبان عربی گویا ہوا کہ اَیُّکُمْ اَمِیْرُ الْقَوْمِ فَیُخَاطِبُنِیْ یعنے تم مین سردار قوم کون ہی کہ وہ مجھ سے کلام کرے یہ سُنکے خالد اُسکے روبرو آئے تو اُسنے کہا اَنْتَ اَمِیْرُ الْقَوْمِ یعنے کیا تو ہی رئیس قوم ہی خالد نے کہا کَذَالِكَ یَزْعُمُوْنَ مَا دُمْتُ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ کہ ہان یون ہی لوگ گمان کرتے ہین اسوقت تک کہ مین طاعت خدا و سنت نبی پر قائم ہون پھر جس وقت مین اس سے بدل جاؤن اور سنت رسول کو بدل ڈالون تو پھر اُنپر میری اطاعت و سرداری نہین ہی یہ سُنکے راہب نے کہا مین خوب جانتا ہون کہ تم اکثر بلاد پر مالک و متصرف ہوے اور اب تم نے عزم کیا ہی اُن بلاد کی طرف جنپر کسی ملک نے ملوک مین سے

کبھی جرأت وجسارت نہیں کی ہی کہ ان دیار مین معارضہ و مداخلت کرے اور اکثر ملوک نے ارادہ اس دیار کا کیا مگر محروم
ونامراد پھر گئے اور اپنی جانین انھین بلاد مین کھپا گئے اور ایسا نہین ہی کہ ہمیشہ تمھارے ہی لیے نصرت ہو سو یہان کے
ملوک نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی کہ اگر تم تامل کرو تو ہم تمھارے لیے کچھ مال جمع کرین اور تم مین سے ہر ایک کو ایک ایک چادر اور
عمامہ اور ایک ایک دینار دینگے اور خاص تیرے لیے سو چادر وعمامہ اور سو دینار دیوینگے اور ہر ایک کے لیے ایک ایک
بار شتر گندم وجو کا اور خاص تیرے لیے دس دس بار گندم وجو سے اور تمھارے صاحب مالک عمر کے واسطے دس ہزار دینار
اور اسیقدر عمامے اور کپڑے اور بارہاے شتر پر از گندم وجو پھر یہ سب کچھ تم ہم سے لو اور یہان سے چلے جاؤ اور اپنی جانون کو
بچاؤ کیونکہ ہم لوگ مثل شمار ٹڈی کے ہین اور تم ہم کو مثل اُن لوگون کے نہ سمجھو جن کا تم نے مقابلہ کیا ہے اہل فرس وروم اور
اہل شام وقبط سے کیونکہ اس لشکر مین اہل نوبہ اور بجاوۃ اور روم وحبش سے موجود ہین اور بڑے بڑے بطارقہ [جمع بطریق ۱۲] یعنی
روساے نصاریٰ اور بڑے بڑے اساقفہ [جمع اسقف ۱۲] یعنی پیشوایان ترسا شریک ہین اور ہم بلاد روم وحبش سے اس کثرت سے
فراہم کرینگے جن کی تاب نہ لاسکوگے اور تم بالفعل انھین چند بجہ جو الٰہ مردون سے دوچار ہوے ہو جو سر دست ہمارے
پاس وارد ہوے ہین اور حال آن کہ بقیۂ روم ابھی تمھارے لیے نہین آئے ہین صرف اسیقدر لوگ بھیجے گئے ہین جو تم سے
جنگ کرنے کو کفایت کرتے ہین یہ سُنکے خالد نے جواب دیا کہ واللہ ہم تمھارے یہان سے نہ پھر جاوینگے مگر تین صورتون مین
ایک صورت سے کہ یا تو تم ہمارے دین مین داخل ہو یا جزیہ دو یا لڑو اور جو کہ تو نے ذکر اپنے لشکر کا بشمار ملخ کیا ہے تو
حال یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے ہم سے وعدۂ فتح کیا ہی زبان سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنی کتاب مجید مین بھی وعدہ
ظفر ہمارے لیے ارشاد فرمایا ہی اور جو کہ تو نے لباس وعمامہ وغیرہ دینے کا ذکر کیا تو عنقریب ہی کہ ہم خود تمھارے لباس و
عمامے لینگے اور تمھارے تمام بلاد کے مالک ہونگے جیسا کہ ہم مالک ملک شام ومصر وعراق ویمن وحجاز وروم کے
ہوے ہین یہ سُنکے راہب نے کہا مین پھر کر جاتا ہون اور اپنے اصحاب کو اس کلام کی خبر کرتا ہون کیونکہ مین پیشگاہ بطلیوس
والی بھنسا سے بھیجا ہوا پاس والی اہناس کے آیا تھا سو یہان جملہ ملوک وبطریقون نے مجھے تمھاری طرف بھیجا ہے
اب مین اُن کے پاس جاکر تمھارا جواب اُن سے بیان کرتا ہون بعد ازان وہ راہب جہان سے آیا تھا وہان چلا گیا
پھر جب اُسنے جاکر بطریقون سے جواب خالد بیان کیا تو اُنھون نے اپنے ملوک کو لکھ بھیجا اور جواب خالد مشتمل بر قتال
مندرج کیا پھر جس وقت یہ جواب پاس اُن ملوک کے پہونچا تب لشکر روم وحبش روانہ ہوے اور قطار ہاتھیون کی اپنے سامنے
مقدم کی اور ہاتھیون کے آگے آگے پرا پیدلون کا کیا اُنکے ہاتھون مین تلوارین اور تیر وکمان اور بھالے وبرچھے
تھے اُسوقت فضل بن عباس ورفاعہ بن زبیر المحاربی وقعقاع بن عمرو التیمی وشرحبیل بن حسنہ ومقداد بن
اسود الکندی ومعاذ بن جبل وغیرہ نے پکار کر مسلمین سے خطاب کیا کہ اے مسلمانو یقین رکھو اس بات پر کہ
دروازے جنت کے کھلے ہین اور ملائکہ تمھارا لڑنا دیکھ رہے ہین اور حورین بازینت وآرایش غرفات جنت سے

جھانکتی ہین بعد ازان یہ آیت پڑھنے لگے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ
بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یعنے حق تعالیٰ نے اہل ایمان سے اُن کی جانون اور اُنکے مالون کو مول لیا ہے اِس بدلہ
مین کہ اُن کے لیے جنت ہو یعنی اُن کی جان اور اُن کے مال کے بدلے مین بہشت اُنکے لیے مقرر کی ہے بعد ازان
اُن لوگون نے صفین آراستہ کین اور خالد نے پیش صفوف کھڑے ہو کر کہا کہ ہر ایک جماعت باہم مگر ملے
رہو اور مستقل و ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جمعیت اعدا تم سے دہ چند بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے تو چاہیے
کہ جنگ کو اتنا طول دو کہ وقت عصر آجاوے اسلیے کہ وہ ساعت نصر ہو اعدا پر اور خبردار کہ پشت پھیر و اور
روگردانی کرو اور برکات و اعانت خدا پر تکیہ کر کے سبقت کرو **راوی** نے کہا پھر ادھر سے زنگیون اور بربری اور نوبیون
اور اہل بجاوت نے ہجوم و نرغہ کیا یہان تک کہ جب دونون طرف کی جماعتین بایکدیگر نزدیک ہوگئین تو اصحاب
فیل نے تیر اندازی شروع کر دی اور اِس کثرت سے تیر چلے گویا ٹڈیون کا دل آتا ہو یہانتک کہ اکثر مردان کارکام آئے
اور بہت سے جوانمرد زخمی ہو گئے اور اُسوقت حال خالد کا یہ تھا کہ وہ تیغزنی کرتے ہوے کبھی تو میمنہ اعدا پر جاتے
تھے اور کبھی میسرہ پر آتے تھے اور اصحاب الفیل مین سے ایک گروہ زنگیون اور بربریون کا ایسا تھا کہ وہ ایکجا
ساکن و مقیم رہتے تھے اُن کو قواد کہتے تھے اُنکے اوپر کے لبون مین سوراخ ہوتا تھا اُسمین حلقے مسی و برنجی پڑے
ہوتے تھے اور شروع جنگ مین وہ قواد اپنی جا سے حرکت نہ کرتے تھے مگر جب کہ ہنگامۂ حرب گرم ہوتا تھا اور شدت
رزم ہوتی تھی تب وہ نکلتے تھے اور وہ زنگی جنگی بڑے لنبے قد والے تھے کہ ہر ایک اُن مین کا بلندی قامت مین
دس گز کا تھا پھر جس وقت مستعد جنگ ہوتے تھے تو اُنکے حلقون مین زنجیر ڈالی جاتی تھی اور زنجیر کے دونون سرے
الگ الگ بربری کے ہاتھ مین ہوتے تھے اگر درمیان فریقین کے صلح ہو گئی تو خیر نہین تو وہ بربری زنجیرون سے
زنگیون کی کھینچتے ہوے رزمگاہ مین لیجا کر چھوڑ دیتے تھے اور اُنکے ہاتھون مین لمبے لمبے گرز آہنی دیدیتے تھے
تو وہ سوار کو مع گھوڑا ایک ضربت مین قتل کر ڈالتے تھے اور اُنھین حبشیون مین وہ حبشی تھے جو فیل سوار تھے
اور اُسی کے اوپر سے قتال کرتے تھے پھر جس وقت دونون جماعتین طرفین سے مقابل ہوئین تو وہ قواد لائے گئے
اور اُنکے بدن پر شانے سے تا بسینہ شیر کی کھال مضبوط بندش سے لپیٹی تھی اور اُسیطرح اُنکی کمرین بھی رسیون اور
زنجیرون سے محکم بندھی تھین اور باقی جسم اُن کا برہنہ اور سر اُنکے ننگے تھے اور اُنکے پاتھین گرز تھے اور بربری اُنکی
زنجیرین پکڑے ہوے کھینچتے ہوے میدان مین لائے اور لشکر منتظر تھے کہ کب اُن کو حکم حملہ کرنے کا ہوتا ہو پھر جب
مسلمانون نے یہ حال اُن قواد اور فیل سوارون کا دیکھا تو مردان جانباز ثابت قدم اور قوی دل رہے اور
مسلمانون مین سے بعضے خوف مین آئے اور گھبرا گئے ناگاہ لشکر مخالف سے ایک بطریق جس کا نام بنطارس تھا جو
برادر بولص مقتول کا میدان مین نکلا اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُس گھوڑے پر ہاتھی کی کھال کی پاکھر تھی

تھی سو اس حال سے بطرس سرگرم قتال ہوا **راوی** نے کہا مجھ سے **روایت** بیان کی خالد بن اسلم نے طریف
بن طارق الازدی سے اُسنے کہا کہ جب اُس بطریق نے ایسا کیا تو قبیلۂ ازد اُسکے سامنے سے بھاگ نکلے اُسوقت
ایک سوار لشکر اسلام سے نکلکر گھوڑا دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ برہنہ تن تھا یعنے زرہ پوش نہ تھا جب قوم مخالف سے
قریب ہوا تو یہ اشعار رجز پڑھنے لگا **اشعار**

لَقَد مَلَکَت یَدَیِ سِنَانًا وَّمَادِمًا | اُذِلُّ عِدَاۃَ السُّوءِ اِن جِئتُ قَادِمًا
وَاَترُکُھُم شِبہَ الرُّخَامِ اِذَا مَشِی | عَلَیہِ شُجَاعُ المِصرِ فِی القُتَا عَمَا | وَلَا کَاغنَامٍ مُضِیئِینَ بِقَفرَۃٍ
وَاَصبَحَ مَولَاھَا عَنِ السَّعیِ نَاعِمًا | وَقَد مَلَکَ اللَّیثُ الغَضَنفَرُ حَمِیھَا | وَاَصبَحَ فِیھَا بِالخَالِبِ حَاطِمًا

یعنے مین مالک ہون سنان و شمشیر کا ذلیل و خوار کرتا ہون دشمنون کو جسوقت میدان مین سامنے آتا ہون اور اُنکو مانند
سنگ گستردہ یعنے بچھے ہوے پتھر کیطرح زمین پر اُفتادہ چھوڑتا ہون جسطرح کہ اُسپر مردان شجاع روندتے چلتے ہین
اور مرد شجاع وہ جو فریادرس و آزاد و بزرگ منش ہین اور نہ اُن بھیڑون کی طرح ہون جن کا گذر دشت و بیابان مین ہو
اور اِن کا مالک اُن کی سعی و حراست سے خواب غفلت مین ہو اور اُسوقت اُن بھیڑون پر شیر حملہ اور قابو پاکر اُن مین جا گھسا
اور اُن کو ناخن کے پنجون سے پھاڑ ڈالا مترجم کہتا ہی دونون شعر اخیر کے مضمون سے غرض اُس سوار رجز خوان کی یہ ہی کہ
اگرچہ مین اُس میدان مین تنہا ہون مگر امیر ہمارا اور ہمارے مددگار ہم سے غافل نہین ہین **راوی** کہتا ہے کہ پھر
اُس سوار نے یہ اشعار پڑھکر ایک نعرہ مارا کہ مین ضرار بن ازور ہون قاتل ملوک شام ہون مین ناصر دین اسلام ہون
اور مین تسلط و غلبہ کرنے والا اُن لوگون پر ہون جو خدا کے ساتھ کفر و شرک کرتے ہین اور مین قاتل ہون بولص
کا جو سگِ ذو طغیان تھا پھر جس وقت رومیون نے کلام ضرار کا سُنا تو جو لوگ مقابلہ پر تھے وہ اپنے پیچھے
ہٹے اُسوقت ضرار کو اُنپر طمع فیروزی ہوئی کہ ناگاہ اُنھون نے حملہ کیا یہ دیکھکر بطرس بولا یہ کون ہی جو برابر لڑ رہا ہی
اور برہنہ تن ہی یعنے زرہ وغیرہ سے اور کبھی تیغ زنی کرتا ہی اور کبھی نیزہ بازی کرتا ہی اُسکے لوگون نے کہا یہ ضرار
بن ازور ہی یہ سُنکر وہ لعین متحیر ہوا اور کہنے لگا یہی شخص میرے بھائی بولص کا قاتل ہی مین خواہش رکھتا ہون کہ
اِس سے اپنے بھائی کے خون کا بدلہ لون پھر جب اُسنے قصد خروج کیا تو ایک اور بطریق نے جو بطریقون کا سردار
اور اُس کا نام بھی بولص تھا بطرس پر سبقت کر کے کہنے لگا مین تیرے بھائی کے خون کا عوض لون گا یہ کہکر
اُسنے ضرار پر حملہ کیا پھر تھوڑی دیر اُن دونون مین آویزش و کاوش رہی اور دونون آپس مین ڈپٹ جھپٹ
کرتے رہے پھر ایک ساعت سے زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ضرار نے اُسکے سینے مین ایک نیزہ مارا کہ اُس کی
زرہ توڑ کر نوک سنان پشت سے باہر نکل آئی اور کشتہ اُس کا زمین پر گرا اور واصل جہنم ہوا یہ دیکھکر بطرس کہنے لگا
یہ شخص مگر جن ہی اور لازم نہین ہی انسان کو کہ جن سے مقابلہ کرے بعد ازان اُسنے اپنی زرہ حربی پہنی اور اپنے
سر کو سر پیچ سے مضبوط باندھا اور بالاے زرہ حربی کے زرہ دیبا یشی پہنکر بقصد ضرار برآمد ہوا اُسوقت اُن بطریقان

جرار مین سے ایک اور بطریق نے جس کا نام شدم اورس تھا بطرس پر سبقت کرکے قسم کھائی کہ میرے سوائے کوئی غیر اِس سوار سے لڑنے نہ جاوے یہ کہکر اُس نے ضرار پر حملہ کیا اور بولا دونک والقتال یعنی قریب آ اور لے اس قتال کو راوی کہتا ہو کہ ضرار نے یہ کلام اُس کا نہین سمجھا کہ وہ کیا کہتا ہو پھر اُس بطریق نے حملہ کیا اور حملہ کرتے ہوئے ایک صلیب طلائی جو اپنے گلے مین لٹکائے تھا اُس کو نکالا اور اُس سے استمداد کی تب ضرار ہنسنے لگے اور بولے تو اس صلیب سے استعانت کرتا ہے اور ہم ملک دیان رب الانس و جان سے استعانت کرتے ہین بعد ازان اُن دونون نے فنون اپنے اپنے سپاہگری کے دکھلائے جسے دیکھکر آدمی ڈر جائے اُسوقت خالد اور دیگر امرا نے پکارکر آواز دی ای ضرار اسقدر سُستی اور تاخیر کیون ہو کہ تیرے لیے در جنت مفتوح ہو اور تیرے دشمن کے واسطے دروازہ جہنم وا ہو یہ سنکر ضرار ہوشیار ہوگئے اور اُس بطریق پر حملہ کیا اور اُدھر سے روم نے اپنے صاحب کو آواز دی پھر اُنمین حرب عظیم واقع ہوئی اور آفتاب نے اُنپر تابش ڈالی اور جنگ برابر برپا رہی یہانتک کہ اُن دونون کے باز وشل ہوگئے اور زیر ران اُن دونون کے گھوڑے پسینے پسینے ہوگئے تب بطریق نے ضرار سے اشارہ کیا کہ پیدل ہوجاؤ اور خود بھی اپنے گھوڑے سے اتر پڑا اِسلیے کہ اُس کو دونون گھوڑون پر ترس و رحم آیا ناگاہ بطارقون کے رئیس نے ایک گھوڑا جسپر جل و پاکھر حریر کی پڑی تھی اُس بطریق کی سواری کے لیے بھیجا یعنے اُس کا گھوڑا بدل دیا پھر جب ضرار نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے کو ڈانٹ کر کہا اے گھوڑے اِس وقت میرے ساتھ ثابت قدمی کر نہین تو مین تیری شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرونگا تب گھوڑے کی آنکھون سے اشک روان ہوئے اور ہمہمہ کرنے لگا پھر اُسنے اپنی معتاد کی رفتار سے بہت زیادہ تیز روی کی اور ضرار نے اُس بطریق پر حملہ کیا آخر کار اسکو نیزہ مار کر زمین پر گرا دیا اور اُس کا گھوڑا لیلیا اور ارادہ اُسکے قتل کا کیا ناگاہ رومیون کا ایک غول نکلا اور اُنکے ساتھ اُن کا ایک بزرگ سگ تھا اُسکا نام شاؤل اور وہ زمرہ بطارقان شمونین سے ایک بطریق تھا پھر اُن سب نے آخر ضرار کو گھیر لیا اور شاؤل کے سر پر سونے کا تاج تھا پھر جب صحابہ نے اس گروہ کو دیکھا کہ ضرار کے اوپر نکلا ہو اور شاؤل کے سر پر تاج چمک رہا ہے تو وہ سب خالد سے کہنے لگے کیا سبب ہو جو ہم اپنے اصحاب کی نصرت سے تقاعد و تہاون کرتے ہین وحالانکہ رومیون نے اُس کو گھیر لیا ہو یہ سُنکے خالد نکل پڑے اور دس مرد خیار قوم سے چن کر اپنے ہمراہ لیے کہ وہ فضل بن عباس بن عبد المطلب تھے اور اُنکے بھائی اور عبد اللہ بن جعفر اور مُسلِم و علی اولاد عقیل اور عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و عبد الرحمن بن ابی بکر اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن المقداد پھر اِن دلاورون نے اپنے بھالے سنبھالے اور گھوڑون کی لگامین چھوڑ دین یعنی باگین لین اور ضرار ضرغم کے مقابل بصبر و ثبات قائم رہے یہان تک کہ خالد مع احرار موصوفین کے اُن تک پہونچے اور آواز دی کہ ای ضرار نصرت و فتح تیرے پاس آپہونچی اور خوف و ہراس تجھ سے دور ہوا سو اب تو اُن کافرون سے اندیشہ نہ کر اور حق تعالیٰ سے استعانت کر ضرار نے کہا مین منجانب اللہ

کشایش و رستگاری سے کیا ہی قریب تر ہوا ہون چنانچہ یہ لوگ اُن لوگون سے باہم ملاقی و مقابل ہوے اور ضرار اُسوقت دشمنون کے ساتھ مشغول تھے اور خالد بہ طلب و تالاش صاحب تاج و دستار کے مصروف ہوے اور شاؤل نے جو دیکھا کہ گروہ مسلمانون نے ضرار کو حلقہ مین کر لیا اور اپنی جماعت کو مبتلاے بلا دیکھا اُسوقت شاؤل مدہوش ہو گیا اور اُسکے بدن مین رعشہ پڑ گیا اور ضرار اپنے خصم کے ساتھ مشتغل بجنگ تھے آخر اُسنے ارادہ گریز کا کیا تب ضرار نے اپنے گھوڑے سے اُترکر اُسکا پیچھا کیا یہان تک کہ اُس سے لاحق ہو گئے پھر نیزہ اپنے ہاتھ سے ڈالدیا اور لپٹ گئے اور دونون نے ایک دوسرے کا بازو پکڑ لیا اور باہم کشتی ہوئی اور دشمن خدا جسامت مین گویا ایک پارہ کوہ تھا اور ضرار لاغر جسم مگر یہ کہ حق تعالیٰ نے اُن کو توانائی اور قوت عطا کی تھی پھر جب اُن دونون مین آویزش تادیر رہی آخر ضرار نے اپنا ہاتھ اُس کی کمر مین ڈال کر اُٹھا لیا اور زمین پر دے مارا اُسوقت وہ لعین اپنے بطارقون کو پکارنے لگا اور مدد کو بلاتا تھا یہ دیکھکر رومیون اور زنگیون مین شور و غوغا پڑ گیا اور صحابہ مین واہ واہ کی دھوم ہوئی اور اِس حالت مین ضرار نے اُس کو مہلت نہ دی کہ اُسپر چڑھ بیٹھے اور وہ نیچے سے اُونٹ کی طرح بلبلاتا تھا اُسوقت ضرار نے اپنی تلوار کھینچی اور موقع پاکر اسکو نحر کیا یعنے اُسکے سینہ مین بھونکدی او قتل کیا اُسنے ہنگام نحر ایسی چیخ ماری تھی کہ لشکرون نے سُنی تب رومیون اور زنگیون نے دھاوا کیا اور جب ضرار نے یہ دیکھا تو فوراً اُس کا سر کاٹ کر اُسکے سینہ سے اُتر آئے اور اُس سَرِ بُریدہ سے خون ٹپکتا تھا اور مسلمانون مین صداے تکبیر بلند تھی پھر دونون فریق باہم متقابل ہوے اور زد و آورد مین کشاکشی ہونے لگی جنگ عظیم برپا ہوئی قتال نے زور پکڑا بدنون سے عرق بہنے لگے تپلیان آنکھون کی پھر گئین آنکھین ڈگڈگاتی تھین مصیبتین عظیم نازل ہوئین جہان تاریک ہو گیا چکی اس لڑائی کی بڑے زور سے چل رہی تھی نیزہ بازی و تیغ زنی کو بڑی قوت ہوئی سینے تنگ تھے شدائد امور سے لوگ دنگ تھے راہین بند تھین شانہ کٹے پڑے تھے تنون کے پُرزے پُرزے بند بند جدا تھے اور سوا اِسکے اور کچھ نظر نہین آتا تھا کہ فوارے خونکے اُڑتے تھے یا وار کرنے پر ہاتھ کھلے تھے یا گھوڑے دوڑ رہے تھے غرضکہ زنگیون اور زنجیر والون نے کہ وہ بڑے سرکش اور شدید الکفر تھے یکبارگی نرغہ کیا اور گرز آہنی مارنے لگے اور وہ بہت سخت تھا کہ اہل شجاعت کو یاس تھی اور اہل جبن گریزان تھے اور باقی مردم حیران تھے اور اُدھر لشکر اسلام مین عمرو بن العاص لوگون کو قتال پر ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے ای اصحاب ای حاملان قرآن یاد کرو غرفت جنان کو اہل ایمان اُن کا یہ کلام سنکر خوش ہوتے تھے اور باہم اظہار نشاط و سرور کرتے تھے اور حال زنگیون کا یہ تھا کہ وہ گرز گران سے سوارون اور گھوڑون کو یکبارگی قتل کرتے تھے اور اسیطرح فیل سوار تیر و نیزے مارتے تھے کہ وقت عصر داخل ہوا اور اسوقت تک فریقین سے خلق کثیر قتل ہو چکی تھی پھر اُسوقت خالد نے اپنے خصم شاؤل پر قابو پاکر نیزہ اُسکے سینہ مین مارا کہ نوک سنان اُسکی پشت سے پار ہو کر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور داصل جہنم ہوا اور

راوی نے کہا جس وقت بلاے عظیم وقتال شدید برپا تھی تو رفاعۃ المحاربی نے پانسو مرد میدان قبیلہ بنی محارب و لبید و مالک سے انتخاب کر کے قصد فیلون کا کیا پھر اُن سب دلیرون سے کہنے لگا اے بہادران عرب تم قریب قریب ہاتھیون کے جا کر اُن کو دیکھ لیتا ہون یہ کہکر رفاعہ قریب فیل ابیض کے گئے کہ وہ قائد و رہبر سب ہاتھیون کا تھا اور وہ سب ہاتھی پانسو تھے چنانچہ رفاعہ تیغ بکف اُس سفید ہاتھی کی طرف بڑھے اور یہ اشعار پڑھتے تھے اشعار یَالَکَ مِنْ حَیَّۃٍ کَبِیْرَۃٍ کَفَیْتَ کُلَّ کَبِیْرَۃٍ خَطِیْرَۃٍ + اَلْیَوْمَ قَدْ ضَاقَتْ بِکَ الْحَضِیْرَۃُ + حَتّٰی تَرٰی مُلْقٰی عَلَی الْحَفِیْرَۃِ **ترجمہ** (یا حرف ندا و منادی محذوف کہ مراد بشخطہ وخطاب بنفسہ ہو یعنے شاعر اپنے تئین کہتا ہے) اے شخص تیرے لیے آمد بزرگ ہو یعنے تیری بڑی آمد ہو کہ تو نے بڑے بڑے معرکون مین اور بڑون بڑون سے مقابلہ و مقاتلہ کیا ہو آج کے روز تجھ سے رزمگاہ تنگ ہو یہان تک کہ تو لوگون کو لب گور اور کنارے غار کے پڑے ہوے دیکھتا ہے **راوی** کہتا ہو کہ بعد ازان رفاعہ نے اُس سفید ہاتھی کو ایسی تلوار ماری کہ وہ بھاگ نکلا اور پھر تیورا کر بیٹھ گیا اور اُسپر عماری حرمی مین جو چند زنگی سوار تھے سو جس وقت وہ ہاتھی زمین پر گرا تو ایک ملحد اُن مین سے پشت فیل سے کود کر سامنے آیا اور اُسکے ہاتھ مین گرز تھا اُس نے اُس سے رفاعہ کو مارا اتفاقًا وہ گرز خالی گیا تب رفاعہ نے اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ جھلک تلوار کی بائین شانے سے نظر آئی اور وہ دشمن خدا زمین پر گر کر خون مین لوٹنے لگا اور فے الفور واصل جہنم ہوا بعد از آن صحابہ دوڑ کر اصحاب فیل سے بھڑ گئے اور ہاتھیون کی آنکھون مین بھالون کی انی مارنے لگے جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا ہے آخر وہ ہاتھی بھاگے وبعد ازان خالد اور مقداد و امراے جودت نہاد نے قصد اُن قواد کا کیا جن کا ابھی مذکور ہو چکا ہو (یعنے زنگی زنجیرون والے) اور نصرت و ثبات حق تعالیٰ سے طلب کرتے تھے اور اسلوب جنگ کا یہ طور کیا کہ چند سوار داہنی طرف سے اور کچھ سوار بائین جانب سے آنکلے اور اُن بربرون کو جو زنگیون کی زنجیرون کے دونون سرے پکڑے تھے قتل کرنا شروع کیا اور زنجیرون کے سرے خود تھام لیے اور باگ و مہار کی طرح کھینچے ہوے تھے اور وہ زنگی مانند شتران شارد و رمیدہ کے قابو مین ہو گئے پھر مسلمانون نے اُنکے ہاتھون سے گرز چھین کر سخت ترین طور سے قتل کرنے لگے اور یون درمیان فریقین کے قتال و جدال برابر ہوتی رہی یہان تک کہ رات آئی اور درمیان فریق کے حائل ہوئی اور دونون طرف سے خلق کثیر قتل ہوئی تھی چنانچہ مسلمانون نے بارہ ہزار جماعت ملوک و بطارقہ روم سے قتل کیا اور پندرہ ہزار جمعیت ملوک و بطریقان حبش وغیرہ سے تہ تیغ کیا اور مسلمانون نے وہان شب گذاری کی اسطرح کہ ساری رات حراست و نگہبانی مین رہے اور **راوی** کہتا ہے اور ایسا ہوا کہ اُس روز اکثر مسلمانون کو زخمون نے بہت سست و سخت رنجور کر دیا تھا پھر جب رات ہوئی تو ایک جماعت مسلمانون کی واسطے دو[illegible]

مجروحون کے مقرر ہوئی اور ایک گروہ اُن کا واسطے دفن شہیدون کے مامور ہوا اور کچھ لوگ تمام شب تلاوت قرآن
مین مشغول رہے اور کچھ لوگ نمازون مین مصروف تھے اور کتنے باعث کثرت تعب کشی کے سو یا کیے اور خالد بن الولید
وزبیر بن العوام ومقداد بن الاسود اور عبدالرحمان بن ابی بکر یہ سب رات بھر گرداگرد لشکر دورہ و گردش کرتے رہے پھر جب صبح نمود
ہوئی تو موذن نے اذان دی اور عمرو بن العاص نے سورہ فتح کیساتھ لوگون کو نماز پڑھائی اور جناب اقدس آلٰہی مین دُعا
کی کہ حق تعالیٰ نصر و ظفر روزی کرے بعد ازان اپنے گھوڑون پاس گئے اور اُنپر سوار ہوا اپنے لشکر کی صف آرائی کی
جسطرح ہم نے دیروز گذشتہ کی صف بندی و ترتیب جیوش کا ذکر کیا ہی پھر جب تعبیہ عساکر سے فارغ ہوے تو افسرن
فوج اپنی اپنی جماعت کے آگے بڑھ بڑھ کے لوگون کو قتال پر آمادہ و برانگیختہ کرتے تھے اور موخر لشکر رافع بن
عمیرۃ الطائی وحارث بن قیس ورفاعۃ بن زہیر وغیرہم مقرر ہوے اور اُن کے ساتھ پانسو سوار تعینات ہوے
راوی نے کہا کہ عبادۃ بن رافع نے سالم بن مالک سے **روایت** کی اور اُنھون نے عبداللہ بن
ہلال سے روایت کی کہ یہ عبداللہ جماعت رافع مین تھے سو اُنھون نے بیان کہ جب صفین مرتب ہوگئین اور دونون
فریق طرفین سے مقابل ہوے اور قتال کی شدت ہوئی اور ہر اک بذات خود مشتغل تھا تو مین اُس وقت عورتون
اور بچون سے دشمنون کو دور کرتا تھا اور وہ عورتین جنکا حال سابقًا مذکور ہوا ہے بڑی شدت سے قتال کرتی تھین کہ ناگاہ
ایک گروہ عظیم بطارقون اور زنگیون اور اہل بجاوت کا آپہونچا اور اُن کے ساتھ چھ سو ہاتھی سے زائد تھے
اور ہم کو اپنی طرف سے اُنھون نے غافل پایا اسلیے کہ ہم لوگ اور سمت مشغول بقتال تھے پس اُنھون نے آکر اُس
بڑی جماعت کو گھیر لیا جس مین تمام گلہ اونٹون کا تھا اور اُسمین ساری عورتین تھین اور سب لڑکے تھے اور بہت سے
مرد بھی تھے اور اونٹ دو ہزار سے زیادہ تھے اور دو سو عورتین تھین اور اُنھین مین زاہد بن رباح البکری وعباد بن عاصم
الغنوی بھی تھے اور اِن دونون کے ساتھ دو سوار بھی تھے تو اُنھون نے اسوقت قتال موت کی قتال کی یہان تک
کہ وہ سب کثرت وشدت زخمون سے سُست ومضمحل ہوگئے اور اِس ہنگامے مین عورتون نے بہ کمال جرأت مردانہ وار
گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے خوب مقاتلہ کیا فَلِلّٰهِ دَرُّ غُفَيْرَةَ بِنْتِ غِفَارٍ وَسُلْمٰى بنت زَاهِرٍ وَنَظَائِرِهِنَّ یعنے
حق تعالیٰ جزاے نیکوئی غُفیرہ دختر غفار سلمٰی دختر زاہر کی اور جو اُنکے مثل مین تھین اُن سب کی نیکیان خدا زیادہ کرے
کہ البتہ اِن سب نے خوب قتال کی یہان تک کہ دشمنون نے اُنکے سر پر تلوارین مارین خون اُنکے منھ پر بہتا تھا
اور وہ آپس مین کہتی تھین کہ اے زنان عرب خوب مقاتلہ کرو اپنے لشکر اور اپنی ذات خاص کے لیے والا
ہاتھ سے اُن حبشیون وغیرہ بیدینون لعینون کے ماری جاوگی چنانچہ اُن سب نے قتال موت کی قتال
کی اور اُن مین سے پندرہ مسلمان کام آئے جنکے واسطے حق تعالیٰ نے درجہ شہادت نصیب کیا تھا و بعد ازان
وہ دشمن خدا ان عورتون اور لڑکون کو ہانک لے گئے پھر ایک سوار نے اُنکے ساتھ سے پھر کر پاس خالد بن الولید اور عمرو بن

عاص کے پہونچکر اس حال سے خبر دی اور وہ لوگ اور طرف اسوقت قتال شدید مین مصروف تھے یہ سُنکر مسلمانون نے
بہت شور و غوغا کیا اور ایک گروہ امیرون افسرون کا درمیان معرکہ سے نکل آیا اور وہ فضل بن عباس و عبداللہ
بن عمر بن الخطاب و عبدالرحمن بن ابی بکر و زیاد بن ابی سفیان و عبداللہ بن ابی طلحہ و ضرار بن الازور تھے اور مثل
اُنکے دیگر امرا اور اتباع اُن کے چھ سو سوار عرب کہ یہ سب صنادید عرب و اشرف القوم تھے آخر یہ سب دوڑ پڑے اور اُنکو
جا لیا نزدیک اوا جبل یعنے قریب دامن کوہ کے اور وہ لوگ ارادہ لیجانے بندیون کا طرف روم کے رکھتے تھے
چنانچہ اُسوقت فضل بن عباس نے بصداے مہیب آواز دی کہ اے دشمنان خدا کہان جاتے ہو یہ سنکر وہ لوگ
رومی و زنگی اوپر مسلمانون کے پھر پڑے و بقتال شدید مقاتلہ کرنے لگے اور اسی حال مین ضرار نے بڑھکر زنگیونکے افسر کے
سینہ مین برچھا مارا کہ اُسکی انی پشت سے چمکنے لگی اور اسیطرح فضل بن عباس نے کیا کہ ایک بطریق عظیم کی طرف
بڑھے اور اُسکے جگر پر نیزہ مارا کہ انی اُسکی پشت سر سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خون مین لوٹنے اور دم توڑنے لگا
آخر واصل جہنم ہوا راوی کہتا ہے پھر اسیطرح برابر بڑی شدت سے مقاتلہ کرتے رہے یہان تک کہ ایک مقتل عظیم
قتل کیا پھر جب دشمنون نے اس طرز کی جنگ سخت دیکھی کہ اُسکے تحمل سے عاجز تھے تو جو کچھ مال غنیمت سے اُن کے
قبضہ مین تھا وہ سب اُنھون نے ڈالدیا اور پھر چلے اور اہل اسلام اپنے اسیرون کو مع اُن کے زر و زیور کے
پھیر لائے اور ایسا ہوا کہ اُن عورتون نے مردون کی بڑی مساعدت کی کہ گرزون اور تلوارون اور خنجرون سے
حربہ کرتی تھین اور دشمنون کے گھوڑون کے مُنھ پر ایسا گرز مارتی تھین کہ وہ گر پڑتے تھے تب اُن سوارون کو لپٹکر
زمین پر دے مارتی تھین پھر خنجر سے اُسکو قتل کر ڈالتی تھین یہان تک کہ اُنھون نے ایک جماعت کو رومیون اور
زنگیون اور اہل تجارت وغیرہ سے قتل کیا آخر جب اُن لوگون نے یہ حال دیکھا تو سامنے سے بھاگ نکلے تب
مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا کہ تلوارون کے آگے اُن کو دھر لیا پھر بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا یہانتک
کہ ایک مقتل عظیم قتل کیا اور قریب چھ سو رومیون اور زنگیون سے اسیر کیا اور اُنکے اسباب اور گھوڑے غنیمت مین
لیے راوی نے کہا یہ ماجرا تو یہان کا تھا اور اما حال لشکر کا یہ ہوا کہ وہ لوگ بدستور قتال شدید و صدمہ عظیم و تیغ زنی و
نیزہ بازی و قتل مردم و مقاتلۂ زور آوران و مقابلۂ شہسواران مین مشغول تھے اور حرب و جنگ برابر قائم و برپا رہی کہ
لڑ زمین ماری جاتی تھین اور مردمان شجاع حملہ کر رہے تھے اور بودے بھاگے جاتے تھے اور جنگ کی چکی چل رہی تھی
اور ضرب شمشیر و سنان کی شدت تھی رفقا کٹ گئے جمعیتین پریشان ہوگئین طیور اجل سر و نیز گرم پرواز تھے مصیبتون
پر مصیبتین نازل تھین و زحمتہاے عظیم و مہم اہم واقع تھین سینے تنگ تھے و کار ہاے دشوار سے لوگ دنگ تھے
گرد و غبار کی کثرت تھی صبر و ثبات کی قلت تھی اور امرا اپنی رایات سے جنگ کر رہے تھے اور زنگی اپنی لغات
مین شور کرتے تھے اور رومی غل مچاتے تھے اور نرسنگے بجاتے تھے اور نیزے مارتے تھے تیر چلاتے تھے فکرین گم تھین یہ عبارت

کم تھی گرد و غبار کی وہ شدت تھی کہ دن تاریک تھا اور شعار[1] مسلمین کا یہ تھا یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ یعنی اے نصرت خدا نازل
ہو اور اُسوقت صبر مسلمانون کا صبر کرام و جوانمردون کا تھا فَلِلّٰہِ دَرُّ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَالْفَضْلِ بْنِ
الْعَبَّاسِ وَعُقْبَۃِ عَامِرٍ وَالْمُسَیِّبِ بْنِ نَجِیَّۃَ الْفَزَارِیِ وَنَظَائِرُھُمْ مِنَ الْاَمَاجِدِ یعنی حق تعالیٰ زبیر و فضل و عقبہ
و مسیب وغیرہ امرا کو جزائے نیک زیادہ کرے کہ یہ لوگ قتال شدید مین ثابت قدم تھے اور بلائے حسنہ و معرکۂ ممتحنہ مین
کار آزمارہے اور جوانمردون کا سا صبر و استقلال کیا واما خالد و عمرو و قعقاع بن عمرو و سعید بن زید النون نے قتال
موت کی قتال کی کہ ہاتھیون کو اور اُس گروہ کو جو اُنپر سوار تھے ہلاک کیا اور رومیون اور اُنکے بہادرون کو اور زنگیون اور
اُنکے فیلبانون کو قتل کیا اور حال ہاتھیون کا یہ تھا کہ وہ عربونکے گھوڑونپر جھکے پڑتے تھے اور اُنپر جو سوار تھے وہ تیرونکی بوچھار
کرتے تھے کہ اُن تیرون کا ہجوم مانند ٹڈی دل کے آتا تھا یہانتک کہ اُس روز بہتون کی آنکھین نکل پڑین اور ہر سمت
یہی آواز آتی تھی وَا عَیْنَاہُ یعنی ہائے ری آنکھین اور کوئی کہتا تھا وَا اَیْدَاہُ یعنی وائے رے میرے ہاتھ اور
اُس حالت مین ہاتھیون کا یورش تھا اور دلاورنپر زنگیونکے تیرون کی مار تھی ناگاہ رفاعہ بن زہیر المحاربی بشتاب روی تمام
پاس خالد و عمرو کے آئے اور کہنے لگے اے امیر اگر یہ امر یونہی برپا رہیگا تو ہم سب ہلاک ہو جاوینگے یہ سُن کے دونون
امیرون نے کہا پھر اس امر مین کیا رائے ہو رفاعہ نے کہا میری رائے یہ ہو کہ ہم ہر وم جمع کرین اور اُس کو روغن زیت
سے چرب کرین اور نیزون کی نوکونپر باندھین اور آگ سے روشن کرین اور قیصوم یعنے تخس[12 نام گیاہ] و خاشاک فراہم کرین اور اُسکا
پشتارہ بناکر اونٹون کی پشت برہنہ پر لادین اور دشمنون کو قتال مین مشغول کرین بعد ازان ہمارے سوار پیچھے
سے اونٹون کو ہنکاوین اور اُن بھالون سے پشتارون مین آگ لگاوین جب آگ بھڑکے گی تو اونٹ آگے
بھاگینگے اور لوگون کو روند ڈالینگے اُس صورت مین وہ لوگ تاب نہ لاسکینگے یہ تدبیر ہے اور خداوند قدیر کی
جانب سے معونت و امداد ہو چنانچہ سبھون نے اس رائے کو پسند کیا اور کچھ لوگون کو اس کام پر مامور کیا اور
باقی لوگون نے دشمنون کو قتال پر لگایا پس تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ وہ سب سامان مکیدہ و خداع کا جمع ہو گیا اور
ہزار سوارون نے ملکر ہر وم جمع کر کے روغن زیت وغیرہ سے اُسکو تر کیا اور نیزون کی نوکونپر مٹھہ باندھا اور قیصوم اقسام
خس و خاشاک کو غرارون تھیلون مین بھرکر اونٹون کی پیٹھون پر رکھا اور نیزون کے مٹھون کو مشتعل کر کے
اُن پشتارون مین آگ لگادی جب آگ بھڑکی اور اونٹون کی پیٹھون کو سوزش پہونچی تو وہ رومیون اور زنگیونپر دوڑ
پڑے پھر جب ہاتھیون نے وہ شعلے اور اُونٹون کے دلوے دیکھے تو اپنے لنگر اور اپنی زنجیرین توڑ اکر بھاگے اور
اپنے فیلبانون کو زمین پر گرا کر روند ڈالا اور جو مردم جنگی اُنپر سوار تھے اُن کو نیچے ڈال کر پامال کیا اور جو سامنے پڑا
کچل ڈالا اور روم کے گھوڑے اور خچر بھی منھ پھرا کر بھاگے اور سوارون اور پیادون کے دل ہل گئے اور ادھر سواران
اسلام نے دشمنون کو اپنی تلوارون کے آگے دھر لیا اور نیزون اور تیرون سے چھیدنے لگے اور مسیب بن نجیبہ کہتے تھے

[1] شعار وہ کلمہ علامتی ہے کہ وقت اختلاط مردم و رات کے شناخت باہم دیگر بولتے ہیں ۱۲ منہ

ہم نے طائرون کو دیکھا کہ وہ ہمپر سایہ کیے ہوے تھے اور ہم نے کچھ طائر ایسے دیکھے کہ وہ کافرون کے سرونپر رفرف
کرتے تھے یعنے پر مارتے اور اُڑتے تھے بعد ازان اپنے دونون پنجون سے اُن کی آنکھین نکال کر زمین پر پھینکدیتے تھے
اور اس بات کو بعد نماز عصر کے تھوڑی بھی دیر نہ گذری تھی کہ رومی پشت پھیر کر رو بفرار ہوے اور اہل سلام اُن کا تعاقب
کیے ہوے اُن کو قتل و اسیر کرتے جاتے تھے یہان تک کہ دن تاریک ہوا اور رات ہو گئی اور وہ لوگ بھاگتے بھاگتے کچھ تو
اُس قریہ مین پہونچے جو دیر مشہور تھا اور کچھ لوگ لاہون مین اور کچھ اہناس و میدوم مین داخل ہوے اور لشکر اسلام
تمام رات صبح تک اُن کا پیچھا کیے چلے گئے آخر اُن کی جماعت متفرق اور جمعیت پریشان ہو گئی اور اُنمین سے انبوہ کثیر
قریب پانچہزار کے اسیر ہوے اور قتل اسقدر ہوے جن کا شمار نہ تھا راقع بن آزاد الجہنی نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ
تعاقب منہزمین سے طرف مقام معرکہ کے پھرے تو وہ ہم نے ساری زمین کشتگان روم و زنگ و بجارۃ وغیرہ سے پر دیکھی اور
اکثر قتیلان مسلمین اُنمین مختلط تھے خصوص جنکے تن پر سر نہ تھے تو وہ پہچانے نہ جاتے تھے مگر اسقدر اُن کی شناخت تھی کہ
رومیون وغیرہ کے ہاتھ مین صلیب تھی اور مسلمان اس سے خالی تھے چنانچہ ہم نے اُنکی تمیز اسطرح کی تھی بعد ازان ہم نے
جو بہائے نخل اور درختون کی شاخین جمع کین اور اسی مقام معرکہ مین ایک لکڑی ہر ایک نعش پر رکھدی بعد ازان اُن
سب لکڑیونکو جمع کر کے شمار جو کیا تو کشتگان کفار نو د ہزار تھے اور جو پہاڑون مین اور راستون مین مارے گئے اُن کا اُسمین شمار
نہین یعنے وہ نوے ہزار سے علاوہ تھے اور قتیلان مسلمین کا جو شمار ہوا تو وہ پانسو تین مرد تھے بعد ازان مسلمانون نے
اموال غنائم فراہم کیا اور تقسیم کیا گیا اور عمرو بن عاص نے اُسمین سے خمس نکالا اور ایک نامہ مشتملبر فتح و ظفر تحریر کیا اور
اسمین فہرست خمس کی مندرج کی اور امیر ہاشم بن مرقال کو بلوا کر نامہ و مال خمس اُنکے سپرد کیا اور تین سوا خیار لشکر سے
اُن کے ہمراہ کر دیے اور اُن کو حکم روانگی مدینہ کا دیا اور بعد اس جنگ کے مسلمانون نے پانچ روز اُسی صحرائے رزمگاہ مین مقام
کیا یہان تک کہ وہان استراحت کی اور جو لوگ پیچھے منفردون کے گئے تھے وہ بھی اسی عرصہ مین واپس آئے بعد ازان
وہ سارے اہل اسلام پاس عمرو بن عاص کے مجتمع ہوے اور درخواست کوچ اور استدعا آگے جانے کی کرنے لگے
تب عمرو نے اُن کو اجازت دی اور وداع کیا اور اُنکے لیے دعائے خیر کی اور کہا تم لوگونکا فراق مجھپر بہت شاق ہو
اگر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے میرے تئین حکم کوچ کرانے کا نہ کیا ہوتا تو ہرگز مین تم سے مفارقت نہ کرتا غرضکہ عمرو بن
عاص کے ساتھ تین ہزار ایکسو بیس آدمی نے مراجعت کی اور وہ سب جو اس معرکہ مین کام آئے آٹھ سو اسی مرد تھے جنکے
لیے حق تعالی نے شہادت نصیب کی تھی اور بعضون نے کہا کہ وہ لوگ ایکہزار تھے اور بعض کہتے ہین کہ نو سو چالیس
تھے بنا بر اختلاف رواۃ کے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہو کہ مین نے اس کتاب مین وہی روایتین لکھی ہین جو
موافق قاعدۂ صدق کے ہین اور اُسمین استعانت حق تعالی سے کی ہو پھر کہتا ہو کہ اہل اسلام جو کہ مالک اُن بلاد
کے ہوے اور ذلت و خواری واسطے اہل شرک و فساد کے ہوئی تو محض بمحنت و برکت صحابہ سے رضی اللہ عنہم اجمعین کہ

وہ مردان دلاور و بزرگان اخیار جملہ مہاجرین و انصار اصحاب محمد مختار تھے اور وہ ایسے بہادر جان نثار تھے جنھون نے بزور تلوار کیسے کیسے امصار و دیار فتح کیے اور کفار کو ذلیل و خوار کیا اور اپنے آمرزگار کو رضامند کیا اور اپنی جان کو راہ کردگار مین نثار کیا اور مستوجب جنات[1] ذات انہار کے ہوے اور راوی نے کہا جب منہزمین روم اپنی اپنی طرف کو پھر گئے اور ملوک و بطریقون کے پاس پہونچکر اپنی خرابی احوال سے خبر دی تو اُن کے دلون مین عب بیٹھا اور از خود رفتہ و خاطر گم گشتہ ہوے اور کچھ نہ جانا کہ کیا تدبیر کرین اور کچھ نہ سوجھی کہ اب کیا فکر کرین آخر بطریق اہناس پر اور والی بھنسا پر امر دشوار ہوا اور جو کچھ اُن کے بطریقو نپر گذرا بہت شاق ہوا تب وہ اپنے قلعہ و حصار پر متوجہ ہوے اور آلات حرب جمع کرنیلگے اور رسد غلہ وغیرہ مایحتاج فراہم کرتے تھے اور اُن کو یقین ہوگیا کہ لابد اس ملک کو عرب لیوینگے اور یہی بات اُنکے دلونمین گڑ گئی اور اسیطرح بطریقان ملک صعید اور وہان کے ملوک کو بھی باور ہوگیا اور جو تباہی کہ اُنپر آئی اُس سے اُنکے دل بہت تنگ ہوے راوی نے کہا پھر جب عریضہ عمرو بن عاص کا خدمت مین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پہونچا تو وہ نہایت شاد و خرسند ہوے اور خط کو روبروے علی بن ابی طالب و عثمان بن عفان و عبدالرحمان بن عوف و عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کے پڑھا اور سنایا تو وہ سب بھی بہت مسرور و خرم ہوے بعد ازان مال غنیمت اہل مدینہ پر تقسیم ہوا اور برابر ہر ایک کے اُنمین سے خود بھی حصہ لیا اور جواب خط لکھکر ہاشم کو حوالہ کیا اور زبانی بھی یہ پیام دیا کہ عمرو سے کہدینا تا وہ صحابہ کو فتح صعید پر آمادہ و برانگیختہ کرین اور راوی نے کہا واما عمرو بن عاص نے قبل از روانگی جانب مصر کے تمام مال غنیمت کو درمیان صحابہ کے تقسیم کیا اور صاحبان[2] نشان اور اہل سابقہ کو بہ نسبت اور ونکے زیادہ دیا اور راوی نے کہا جب عمرو بن عاص نے خالد وغیرہ امراے لشکر سے مفارقت کی اور کوچ کر گئے تو لوگون نے باہم مشورہ کیا کہ اب کسطرف قصد کرنا چاہیے تب اُن سب کی راے اس بات پر متفق ہوئی کہ ہزار سوار بر سبیل طلیعہ یعنے براے دیدبانی کے روانہ ہون اور اخبار و آثار دشمنون سے مطلع ہون اور اُن سوارونپر قیس بن الحارث کو افسر مقرر کیا اور اُنکے ہمراہ ایک گروہ امرا کا مامور ہوا کہ از انجملہ رفاعہ بن زہیر المحاربی و قعقاع بن عمرو التمیمی و عقبہ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری تھے اور تجویز یہ ہوئی کہ یہ لوگ درمیان شہرون کے جاوین اور باقی لشکر اُن سے قریب رہے پھر جو لوگ اہل بلاد مین سے اطاعت قبول کرین اور امان مانگین تو اُن کو امان دیوین اور اُن سے مصالحہ کرین اور جزیہ مقرر کرین اور جو لوگ انکار کرین اُن سے مقاتلہ کرین اور جو اسلام لادین اُن کو چھوڑ دین غرضکہ خالد مع بقیہ لشکر بلاد اہناس کے روانہ ہوے کہ دیار مدائن مین وہ بہت بڑا شہر و قلعہ تھا اور وہ استحکام مین جمیع سامان خیل و آلات وغیرہ سے مشہور و نامزد تھا چنانچہ بطریق والی اہناس آمد صحابہ سے مطلع ہوا تو اُسنے بطریقون رئیسون کو جمع کرنا شروع کیا و حال آن کہ باعث ہزیمت اُن کے لشکرون کی جمعیت اُن کی پریشان ہوچکی تھی اور فوجین اُن کی ٹوٹ گئی تھین اور اُن کی آگ بڑے بول کی ٹھنڈی ہوگئی تھی آخر اُسنے لوگون سے مشورہ کیا اور کہا اپنے سازو

[1] یعنی جنتین نہرون والی ۱۲

[2] صاحبان نشان وہ تھے جن کو نشان بڑا دیا گیا تھا اور اہل سابقہ وہ تھے جنھون نے اسلام لانے مین سبقت کی تھی جن کی مدح مین حق تعالی نے فرمایا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار ۱۲

سلاح سنبھالو اور اپنے ننگ و ناموس اور مال و ملک کے لیے لڑو اور نہیں تو عربوں کی بندی مین جاؤ اور اُن کے عبید و غلام ہو جاؤ کہ وہ جیسا چاہین تمھارے ساتھ کرین اور اگر تم چاہتے ہو تو ہم اُن سے صلح کرلین یہانتک کہ ہم معلوم کرین کہ بطریقون سے کچھ نہیں ہو سکتا ہی یہ سُنکے اُن لوگون نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم اپنے بلاد کو ہاتھ سے نہ دینگے اور جب تک ہم بالکل مغلوب و عاجز نہ ہو جادینگے اُن کے حوالے نہ کرینگے اور ہم سب سامان اپنا اور مال و اسباب اپنا اِس شہر مین جو قلعہ محکم ہی جمع کر کے بیرون حصار اُن سے مقاتلہ کرینگے پھر جب ہم دیکھینگے کہ وہ لوگ ہم پر غالب ہوتے ہین تو بالاے حصار چڑھ جاوینگے غرضکہ راے اُن سب کی اسی بات پر متفق ہوئی پھر جنھون نے اُنمین سے اِس امر کو منظور کیا وہ اپنی جان و مال سے آمادہ و حاضر ہو گئے اور جنھون نے اس بات کو قبول نہ کیا وہ بجاے خود مقیم رہے اور اسیطرح بطریقان بھنسا نے بھی کیا کہ بعضے اُن مین اپنی جان و اولاد اور اپنے مال سے وہان حاضر ہوے اور بعضے اُن مین سے اپنی جا پر قائم رہے اور مدائن والون مین سے بھی وہ تھے جو واسطہ اقامۂ جنگ کے حاضر حصار ہوے **راوی** کہتا ہی پھر جب خالد اپنا لشکر لیکر چلے اور آگے آگے اُن سے کچھ فاصلہ پر طلایہ اور امرا کا غول جاتا تھا اور یہ لوگ قریات و بلاد اور کنارہ ہاے دریا پر تاخت و تاراج کرتے جاتے تھے پھر جو لوگ اپنے اماکن سے بطلب صلح نکلتے تھے اور پیام صلح کرتے تھے تو اہل اسلام اُن سے صلح پذیرا کرتے تھے اور علوفہ و ضیافت سے اُن کی استمالت کرتے تھے اور جو لوگ ایسا نہیں کرتے تھے اُن کو اسلام کی طرف دعوت و طلب کرتے تھے اگر وہ اِس سے انکار کرتے تھے تو اُن سے جزیہ لیتے تھے اور اگر وہ جزیہ دینے سے سرتابی کرتے تھے تو اُن کو غارت و تاراج کرتے تھے یہانتک کہ متصل اہناس کے پہونچے اور والی اہناس کو یہ خبر پہونچی تو اُس کو باور ہوا کہ لابدان سے مقاتلہ و مقابلہ ہوگا اور منتظر ہوا کہ دیکھیے اُن لوگون کی جانب سے کیا امر ظہور مین آتا ہی چنانچہ وہ بیرون شہر برآمد ہوا اور شہر پناہ سے قریب ٹھہرا اور وہان سے دور نہ گیا اور اُسکے جو چار پھاٹک تھے تو تین دروازے بند کرادیے اور ایک باب شرقی جدھر وہ آپ تھا کھلا رکھا اور اُدھر سے خیام و سراپردے اور اکثر ساز و سامان باہر نکلوایا اور مشورہ کیا کہ اگر قبل از قتال و نبرد و جنگ شہر کے اندر جادین تو عرب کو ہماری جانب طمع ہو گی یعنے ہم کو خائف سمجھکر اُن کو حوصلہ داخلہ شہر کا ہوگا بعد ازان اُسنے یہ تدبیر کی کہ بطریقون کو متفرق کر دیا اور لشکر کو پھیلا دیا تاکہ کثرت اُن کی زیادہ نظر آوے اور تعداد اُسکے فوج کی پچاس ہزار تھی بعد ازان وہ اپنے لشکریون سے کہنے لگا کہ خبردار ثابت قدم رہو اور اپنے ناموس کے لیے قتال کرو اور لشکر خوار و بد اطوار نہ ہو جاؤ کہ گرفتار ہو جاؤ چنانچہ ان لوگون نے قبول کیا اور اپنے ساز و سلاح سے چست ہو کر مستعد لقتال ہوے اور انتظار آمد صحابہ کرنے لگے اور **واقدی** رح نے کہا و اما خالد جسوقت اہناس سے قریب ہوے تو زبیر بن العوام کو طلب کیا اور اُنکے ہمراہ ہزار سوار مقرر کر دیے کہ اُنمین اکثر امرا تھے اور اُن کو حکم کیا کہ آگے بڑھو بعد ازان فضل بن عباس کو بلایا اور ہزار سوار اُنکے بھی ساتھ مامور کیے تو وہ پہونچے

روانہ ہوے بعد ازان میسرۃ بن المسروق بلائے گئے اُنکے ہمراہ بھی ہزار سوار دیے اور عقب فضل کے چلے و بعد ازان زیاد بن ابی سفیان طلب ہوے اور اُن کیساتھ بھی ہزار سوار کے اور میسرہ کے پیچھے ہوے و بعد ازان مالک اشتر کو یاد کیا اُن کو بھی ہزار سوار دیکر بعد زیاد رخصت کیا اور سب کے عقب پر خود خالد مع بقیہ لشکر پشت پناہ ہوے اور عون بن سعید نے بواسطہ ہاشم بن نافع کے رافع بن مالک العلوی سے روایت کی وہ کہتے تھے مین گروہ زبیر بن عوام مین تھا پھر جب ہم درمیان بلاد پہونچے اور ہر ایک شہر کے باشندون سے تعرض کرتے تھے اور سواد و نواح پر دوڑ مارتے تھے تو وہان ایک عرصہ دشت مین ایک گلہ بھیڑون کا دیکھا اُسکے ساتھ چوپان تھے جب اُن چرواہون نے ہم کو دیکھا تو بھیڑون کو چھوڑ بھاگے تب ہم اُن بھیڑون کو ہانک لے چلے جب وہان سے تھوڑی دور چلے تھے کہ کچھ عورتین اور کچھ لڑکے اور ایک غول نصارے کا اہل قبط وغیرہ سے ایک ٹیکرے پر نظر آئے جب اُنھون نے ہمین دیکھا تو بھاگ گئے اُن کے ساتھ ایک طرف کو میں سوار بھی تھے اور وہ عرب متنصرہ تھے قبیلہ جذام سے اور اُنکے ساتھ ایک بطریق پادری بھی خلعت فاخرہ پہنے ہوے تھا آخر اُن کی بھی نگاہ ہم پر پڑی تو وہ بھی بھاگ گئے تب ہم نے انپر دوڑ ماری اور تھوڑے عرصہ مین ہم نے اُن کو پکڑ لیا اور قید کر لائے اور اُنسے ہم نے پوچھا کہ تم کون اور کہان کے اور کس قبیلے سے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ قریات مختلف کے مین اور معلوم ہوا کہ وہ لوگ ارادہ اہناس جانے کا رکھتے تھے تب ہم نے اُنکے تئین اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا ہم نے ارادہ اُنکے قتل کا کیا مگر زبیر نے ہم کو قتل سے منع کیا اور کہا کہ یہ قیدی پاس خالد کے حاضر کیے جاوین وہ جو چاہین کرین غرضکہ ہم لوگ جاتے جاتے متصل ہناس کے پہونچے اور ہم نے وہان خیمہ برپا اور سراپردے دیکھے یعنے قناتین کھنچی تھین اُسوقت زبیر نے باآواز بلند تکبیر و تہلیل کی اور مسلمانون نے بھی صدائین تکبیر کی اس زور شور سے بلند کین کہ زمین دہل گئی اور رومی اپنے خیمون سے باہر نکلکر ہم کو دیکھنے لگے اور وہ دشمن خدا مارنوس بن میخائیل والی اہناس بھی دیکھتا تھا اور اُسکے ساتھ ایک غول تھا کہ وہ سب حجاب و نواب یعنی اہل خدمات و اہل مہمات و ارباب دولت و سران مملکت تھے اور یہ سب اُسکے گرد بگرد داہنے بائین سے حلقہ باندھے تھے پھر جب ہم لوگ اُنکے سامنے بڑھے تو وہ آپس مین شور و غوغا کرنے لگے اور اپنی زبانین بول چال کرتے تھے و بالاعلان کلمات کفر سے استعانت بغیر خدا کرتے تھے اور اپنی نگاہون مین ہماری جماعت کو ابتر[۵۲] دیکھتے تھے چنانچہ جب زبیر[۵۳] اُنکے قریب گئے تو نَهَّدَ رَایَتَهُ یعنے اپنے علم کو نکان دیکر یہ اشعار پڑھنے لگے **اشعار**

یا اَهلَ اَهنَاسِ الطُّغَاةِ الکَوَافِرِ	وَیَا عُصبَةَ الشَّیطَانِ مِن کُلِّ غَادِرِ	اَتَتکُم لُیُوثُ الحَربِ سَادَاتُ قَومِهَا
عَلَی کُلِّ مَشکُولٍ مِن کُلِّ ضَامِرِ	فَاِن لَم تُجِیبُوا سَوفَ تَلقُونَ ذِلَّةً	وَتُقتَلُ مِنکُم کُلُّ فَاجِرِ

یعنے اے اہل ہناس اے سرکشو کافرو اور اے گروہ شیطان سب کے سب دغا باز آپہونچے ہین تمھارے پاس شیران جنگ جو اپنی قوم مین سردار ہین اور وہ سب اسپان مشکول[۵۴] ورنا تو نپر سوار ہین اگر تم قبول اطاعت نہ کروگے تو

ذلت وخواری مین پڑوگے اور تم مین کا ہر ایک سگ نابکار مارا جائیگا وبعد ازان **راوی** رافع بن مالک نے کہا کہ پھر ہم اور بھی قریب اِس قوم کے نازل ہوے تو فضل بن عباس آگے بڑھے اور بیرامون اُنکے سرداران بزرگوار تھے پھر جب اُنھوں نے تکبیر کی تو اُنکے ہمراہیون نے بھی صدائے تکبیر بلند کی اور فضل نے اپنا نشان ہلاکر یہ اشعار رجز پڑھنا شروع کیا اشعار

یَا اَهْلَ اَهْنَاسٍ اَلْكِلَابِ الطَّوَاغِيَا
وَاِلَّا تَرَوا اَمْرًا عَظِيْمًا هَدَانِيَا

اَتَتْكُمْ لُيُوْثُ الْحَرْبِ فَاصْغُوا مَقَالِيَا
وَ قِرُّوا بِاَنَّ اَرْسَلَ اَحْمَدَا

وَ قِرُّوا بِاَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرَهُ
نَبِيًّا كَرِيْمًا لِلْخَلَائِقِ هَادِيَا

یعنے اے اہل اہناس سگان سرکش تمھارے پاس شیران جنگ آپہونچے ہین تم قول ومقال اُنکے بگوش دل سنو اور اقرار اس بات کا کرو کہ ہر آئینہ اللہ وہ ہی جسکے سوا کوئی پروردگار دوسرا نہین ہی اور اگر اقرار اس امر کا نہ کروگے تو آفت عظیم عنقریب دیکھوگے اور اقرار اس امر کا کرو کہ حق تعالی نے احمد کو نبی صاحب کرم بھیجا ہی اور اُنکو خلایق کا ہادی کیا ہی یعنے یہ اقرار کرو کہ محمد رسول ونبی خدا کے ہین اور یہ ہنا ہر دو سرا کے ہین اور **راوی** نے کہا بعد ازان فضل اپنے اصحاب کے نزدیک آکر ٹھہرے اور کچھ دیر نہ گذری تھی کہ امیر میسرہ بن مسروق العبسی آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُنکے ساتھ والے مسلمانون نے اعلان تکبیر کا کیا اور باتفاق اُنکے دیگر مسلمانون نے بھی جواب تکبیر دیا یعنے وہ سب بھی تکبیر گویان ہوے پھر میسرہ اپنے نشان چمکاتے ہوے یہ اشعار رجز پڑھنے لگے - **اشعار**

اَتَيْنَا لِاَهْنَاسٍ مِنْ كُلِّ غَضَنْفَرٍ
وَاِلَّا اَبَدْنَاهُمْ بِكُلِّ مُهَنَّدٍ

عَلٰى كُلِّ صَهَّالٍ مِنَ الْخَيْلِ اَجْرَدٍ
وَنُخَرِّبُ اَهْنَاسًا وَنَقْتُلُ اَهْلَهَا

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْنَا شَكَرْنَا فِعَالَهُمْ
اِذَا خَالَفُوْا دِيْنَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

یعنے ہم اہناس کے لیے آئے ہین سب شیر نر کہ وہ اوپر صہیل شور کرنے والے کے یعنے ہنہناتے گھوڑون اجرد پر سوار (مترجم کہتا ہی اجرد وہ گھوڑا ہی جسکے چھوٹے چھوٹے بال اور روئین گھنے ہون تو وہ مطبوع وپسند عرب ہوتا ہی) پس اگر وہ اہل اہناس ہماری اطاعت کرینگے تو ہم اُنکے کردار سے مشکور ہونگے اور اُنکی قدردانی وشکرگزاری کرینگے ورنہ اگر وہ اطاعت سے انحراف کرینگے تو ہم اُن کو ہلاک کرینگے شمشیر ہندی سے (مترجم کہتا ہی مہندہ بمعنی سیف ہندی کہ ہندی آہن وولائتی ساخت ہو یعنی جس کا لوہا ہندی اور ساخت اُسکی ولائتی ہو) اور ہم خراب وویران کرینگے اہناس کو اور قتل کرینگے اُسکے باشندون کو جب کہ وہ مخالفت کرینگے دین نبی کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین **راوی** نے کہا پھر میسرہ بھی بعد رجز خوانی کے متصل فضل سے جاکر قیام پذیر ہوے اور بعد اُن کے قریب بغروب آفتاب کے زیاد بن ابی سفیان بھی مع اپنے اصحاب کے آگے بڑھے اور اُنھون نے اور اُن سب مسلمانون نے غل مچاکر تکبیر کہی اور زیاد نشان جنبان اِن اشعار سے رجز خوان ہوے

وَيَا عُصْبَةَ الْمُخْتَارِ نَسْلَ الْاَكَارِمِ
لَنَنْصُرُ دِيْنًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ

دُوْنَكُمْ ضَرْبَ السِّهَامِ بِشِدَّةٍ
نَبِيَّ الْهُدٰى الْمَبْعُوْثَ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ

هَلُمُّوْا اِلٰى اَهْنَاسٍ يَا اٰلَ هَاشِمٍ
قَطْعَ رُءُوْسٍ ثُمَّ فَلْقَ جَمَاجِمٍ

یعنے اے اولاد ہاشم طرف اہناس کے

عزم کرو اور اے قرابتداران احمد مختار نسل بزرگواران بزرگ نسل لو ضرب سہام یعنی مارنا تیر کا شروع کرو یکبارگی حملہ کرنے کے واسطے کاٹنے سرون اور پراگندہ کرنے جمعیتون کے اور البتہ ہم نصرت کرینگے دین نبیؐ کی وہ نبی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وہ محمدؐ جو نبی ہین ایسے نبی جو ہادی اور رہنما ہین اور وہ مبعوث و فرستادہ خدا ہین اور آل ہاشم سے ہین اور راوی نے کہا کہ بعد رجز خوانی زیاد کے جب کہ شام ہوگئی تو مسلمانون نے بجاے خود شب باشی کی اور رات کو تلاوت قرآن کرتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا کیے اور رات بھر تمام اپنے لشکر کی حراست بھی کی جب صبح ہوئی تو مقداد نے با اصحاب خود پیشقدمی کی اور وہ مع اپنے اصحاب کے سرگرم نعرۂ تکبیر ہوے پھر وہ آگے بڑھے علم لٹکاتے ہوے اور ان ابیات فخریہ کو زبان زد کیا۔ **اشعار**

أَنَا الْفَارِسُ الْمَشْكُورُ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ — نَفُوزُ مِنْ اَضْحٰى نَزِيلُ الْمُؤَيَّدِ

وَنَاصِرُ دِينًا لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ — وَنَقْتُلُ عُبَّادَ الصَّلِيبِ جَمِيعَهُمْ

لَعَلَّ نَنَالُ الْفَوْزَ عِنْدَ اِلٰهِنَا — بِاَسْمَرَ خَطِّيٍّ وَعَضْبٍ مُهَنَّدِ

یعنے مین شہسوار ہون کہ ممدوح ہون ہر مقام مین اور ناصر ہون دین نبی کا کہ وہ محمدؐ ہین سو کیا عجب ہی کہ ہم اپنے پروردگار کے نزدیک فیروزی و رستگاری کو پہونچین پس مین فیروزمندی کو پہونچون بہت جلد اور صبح صبح نازل ہونیوالا اور مدد پلانے والا ہم قتل کرین سب صلیب پرستون کو سیف[۵۱] خطی اور شمشیر ہندی[۵۲] سے اور راوی نے کہا کہ پھر مقداد بعد انشاد و اشعار کے بمحاذی و برابر فضل کے جاکر قیام گزین ہوے اور درمیان ان امراے متقدم الذکر کے مکالمہ ہونے لگا پھر جب دشمنون نے ہم کو دیکھا (کہ ہم چندین ہزار بہ نسبت اُنکے شمار کے کمتر تھے) تو اُن کو گمان ہوا کہ ہمارے پیچھے اور کچھ لوگ نہین ہین چنانچہ اُس روز تو ہم خاموش بیٹھے رہے نہ ہم نے کچھ کلام کیا نہ وہ کچھ بولے جب دوسرا روز ہوا تو نزدیک بطلوع آفتاب ناگاہ ایک گرد اُٹھی اور گھوڑون کی دوڑ سے غبار نمودار ہوا پھر دیکھا کہ اُن گھوڑون پر سواران حجازی اسوار تھے اور قریب آکر اُنھون نے بصداے تکبیر نعرہ کیا تو باتفاق اِن کے سب مسلمانون نے بھی پکار کر تکبیر کہی پھر رایات اسلامیہ و اعلام محمدیہ بلند ہوے اور ان صحابہ نے جو ہمراہ زبیر وغیرہ کے بطور طلیعہ آئے تھے صداہاے تکبیر پیہم سنین اور زبیر و فضل وغیرہ اِن کی ملاقات کو نکلے تو دیکھا کہ اوائل لشکر مین تو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہین اور اُن کے پہلو بہ پہلو غانم بن عیاض الاشعری اور ابو ذر غفاری و ابو ہریرۃ الدوسی کہ اُن کا نام عبد الرحمان تھا و دیگر امراے مہاجرین و انصار یہ سب ساتھ تھے پھر جس وقت روم نے یہ حال[نام قبیلہ ۱۲] نزدیک سے دیکھا تو رعب اُن کے دلو نپر غالب ہوا پھر لشکر اصحاب متصل اہناس کے جا اُترا اور ہر گروہ اپنے اپنے مرکز و زمرے مین فروکش ہوے اور اُس روز مقام کیا جب دوسرا دن ہوا تو سب امرا و صاحبان نشان پاس خالد رضی اللہ عنہ کے جمع ہوکر مشورہ کرنے لگے کہ والی اہناس کے پاس کسی کو بھیجنا چاہیے اور کون جاوے گا یہ سنکر

مقداد نے کہا مین جانے کو موجود ہون خالد نے کہا تمھین لایق اِس امر کے ہو بسم اللہ جاؤ اور جس کو چاہو
اپنے ساتھ لو تب مقداد نے ضرار بن الازور اور میسرۃ بن مسروق العبسی کو اپنے ہمراہ لیا اور بروقت اُنکی
روانگی کے خالد نے اُن سے فہمایش کی کہ تم جا کر پہلے اُس کو دعوت اسلام کرو جب نہ مانے تو اُس سے طلب جزیہ
کرو اگر اِس سے بھی انکار کرے تو پیام قتال دو اور چاہیے کہ اپنی جانون کو حراست اور حفاظت مین رکھو یعنے
اُسکے شر سے ہوشیار رہو **راوی** کہتا ہے کہ پھر یہ لوگ روانہ ہوے اور اُنکے لشکر کے قریب پہونچے اُسوقت سوار
اُن کی میخین گاڑ رہے تھے اور طنابین خیمون کی کھینچتے تھے اور قناتین لگاتے تھے تب مقداد وغیرہ کو اُنکے حجاب
ونگہبانون نے دیکھکر پکارا کہ تم لوگ کون ہو کدھر آتے ہو اُنھون نے جواب دیا کہ ہم ایلچی ہین یہ سنکے حجاب نے
اپنے بطریقون کو خبر دی اُسنے حکم احضار کا دیا جب یہ لوگ روبرو اُسکے حاضر ہوے تو اُسکے ملازمون نے ڈانٹ
کر کہا کہ دیکھو یہ ملک مالک مُلک ہے یعنے آداب شاہی کا لحاظ رکھو مگر اُن لوگون نے اس بات کی کچھ پروا نکی
اپنے گھوڑون سے نہ اُترے مگر عین دروازہ سراپردۂ شاہی پر اور دروازے پر ٹھہرے رہے یہان تک
کہ اُن کے تئین حکم اندر داخل ہونے کا ہوا تب یہ لوگ اندر داخل ہوے مگر اپنے گھوڑون کی لگام اپنے ہاتھون
مین تھامے رہے ہر چند غلامون نے چاہا لگامین گھوڑون کی پکڑ لیوین پر اُنھون نے نہ مانا اور اُن کے ہاتھون
مین باگین نہ دین آخر بطریق نے خدام کو اشارہ کیا کہ چھوڑ دو اِن کو یون ہی آنے دو پھر جسوقت یہ لوگ داخل
ہوے تو وہ بطریق اپنے تخت زرین پر جو مرصع بہ زر و جواہر تھا بیٹھا تھا اور اُسکے گرد اگرد تمام رئیس ونواب و
ارباب دولت و ارکان سلطنت بھی بیٹھے تھے اور اُن سب کے ہاتھون مین تلوارین اور گرز و تبر تھے پھر جب
ملک نے ایلچیون کو دیکھا تو اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور دہشت مین آگیا اور اُن کو اذن بیٹھنے کا دیا ان لوگون
نے کہا ہم ایسے فرشون پر نہین بیٹھتے ہین کہ یہ ہم پر حرام ہے آخر اُسنے حکم کیا تو وہ فرش اُٹھا کر فرش سوتی بچھایا گیا بعد ازان
اُسنے اشارہ کیا کہ اب بیٹھ جاؤ اُن لوگون نے کہا ہم نہ بیٹھینگے جب تک کہ تو اپنے تخت سے نیچے اتر آوے چنانچہ
اس بات پر مردم روم غوغا کرنے لگے تب ملک نے اُن کو اشارے سے منع کیا کہ وہ خاموش ہو رہے پھر لوگون
نے چاہا کہ اِن ایلچیون کے ہاتھ سے تلوارین وغیرہ چھین لیوین مگر بادشاہ نے اُن کو اس ارادے سے
بھی منع کیا آخر وہ لوگ ہر گونہ تعرض و مزاحمت سے باز رہے تب بادشاہ نے اُن سے قصد مکالمہ کیا اُنھون نے
اِنکار کیا کہ جب تک تو اپنے تخت سے نیچے نہ آوے گا ہم کچھ کلام نہ کرینگے بالآخر وہ تخت سے اُتر آیا اور عربی زبان مین
کلام کرنے لگا اور اُن کے احوال سے سوال کیا کہ تم لوگ یہان کس ارادے سے آئے ہو اُن لوگون نے جواب دیا
کہ ہم تم کو نہ چھوڑینگے اور اِس دیار سے نہ جاوینگے جب تک کہ تو اور تیری قوم اسلام لاوے خواہ جزیہ دیوے یا
قتال کرے یہ سُنکے ملک نے انکار کیا اور کہا فردا روز وعدۂ قتال ہے تب یہ لوگ اُسکے پاس سے باہر نکلے اور

جواب سے لیکر خالد کے پاس آئے اور اس امر سے خبر دی اسوقت سائر امرا نے تیاری جنگ کی کر دی جب صبح ہوئی تو خالد نے نماز صبح اصحاب کو پڑھائی اور بعزم رزم آگے بڑھے اور ندا دی اَلنَّفِيْرُ اَلنَّفِيْرُ يَا خَيْلَ اللّٰهِ اِرْكَبُوْا وَالْجَنَّةَ اُطْلُبُوْا یعنے نکلو اور چلو اے لشکر خدا سوار ہوا اور جنت کے طلبگار ہو یہ سنکے اہل اسلام اپنے گھوڑونپر سوار ہوے اور نشان کھولے اور پرے میمنہ[۱] و میسرہ کے ترتیب دیے اور قلب جیش اور جناحین کی صف آرائی کی اور خالد وسط لشکر مین تھے اور موخر لشکر یعنے پشت لشکر پر ہبیرہ بن مسروق العبسی و مالک اشتر تھے اُن کے ساتھ پانسو سوار تھے مہاجرین وانصار سے راوی نے کہا بعد ازان تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ روم سامنے نکل پڑے اور بنی صلیبون کو ... بر ... کیا اور راوی نے بواسطہ رافع بن مالک اور عباد بن مازن کے محمد بن مسلمۃ الانصاری سے روایت کی اُنھون نے بیان کیا جب نشان اِس قوم کے آگے بڑھائے گئے تو ہم نے اُن نشانون کا شمار کیا کہ وہ پچاس صلیب تھے اور زیر ہر صلیب ہزار سوار تھے چنانچہ پہلے جس نے اِن مین سے آغاز حرب کیا وہ ایک بطریق تھا اُسکا لباس دیباے سُرخ تھا اُسکے سر پر خود اور اسپر دستار پیچ زرتار جواہر نگار بندھا تھا پھر جس وقت اُسنے مبارز طلبی کی تو لشکر اسلام سے ایک سوار جرار قبیلہ خثعم سے جس کا نام زید بن ہلال تھا اُس سے لڑنے کو نکلا سو اس بطریق نے زید کو قتل کیا اور دوسرا مبارز طلب کیا تب اُسکے مقابلہ کو عبد اللہ بن عمر بن الخطاب بر آمد ہوے اور کچھ دیر نہوئی کہ اُسکے داہنے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اُسکے بائین شانے سے باہر نکل آئی اور وہ گر کر اپنے خون مین تڑپنے لگا اور اُسی دم واصل جہنم ہوا تب عبد اللہ نے دوسرا مبارز طلب کیا پھر ایک رومی سوار نکلا تو اُس کو بھی قتل کیا پھر ایک اور نکلا تو اس کو بھی مار لیا پھر عبد اللہ اُنکے میمنہ لشکر پر جا پڑے تو صفون کو اُلٹ دیا اور بڑے بڑے دلیرون کو تہ تیغ کیا پھر اپنے قلب لشکر مین پھر آئے پھر بعد اُنکے شرحبیل بن حسنہ نکلے اُنھون نے بھی مثل عبد اللہ کے قتل و قتال کی پھر ان کے بعد فضل بن عباس نے حملہ کیا اور بعد اُن کے عباس بن مرداس نے اور بعد اُنکے ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کل مسلمانون نے حملہ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے تئین اپنی جمعیت اور ساز و سامان سے چست کرکے زرہین پہنکر اور تلوارین پکڑکر نرغہ کر دیا اور ہنگامہ قتال علے الاتصال سرگرم رہا یہان تک کہ آفتاب وسط آسمان پر آیا اُس وقت خالد بن الولید نے حملہ کیا اور لشکر دشمن مین گھس گئے تو میمنہ کو میسرہ اور میسرہ کو میمنہ پر اُلٹ دیا اور مقاتلہ شدید کیا یہان تک کہ رات ہو گئی اور درمیان فریقین کے حائل ہوئی تب اہل اسلام شب باش ہو کر حراست و نگہبانی کرتے رہے اور اپنے قتیلون کا تفحص جو کیا تو اُن مین سے تیس اور دو مرد شہید ہوے تھے اُنمین شہیدان مین ربیعہ بن عامر الداودی و زید بن ربیعۃ المحاربی و غانم بن نوفل المحاربی و صفوان بن مرۃ الیربوعی و دیگر مردم

[۱] میمنہ و میسرہ جو قول کہ لشکر کے راست و چپ ... تھا صلہ ... تھا اور قلب یعنے ... اور جناحین ... دونون ... بازو ...

مختلط تھے اور لشکر عدو سے ایک ہزار و زائد از سہ صد مارے گئے اور اُن دشمنان خدا نے رات کو اپنے
اصحاب مین تخلیہ کیا تو جو کچھ اُنپر ہنگامہ حرب مین سختی گذری تھی باخود ہا تذکرہ کرنے لگے اور صعوبت جنگ
اُنپر دشوار ہوئی اور بطریقون کو عجز و انکسار ہوا اور بالآخر آمادہ ستیز ہوئے پھر جس وقت صبح ہوئی اور سپیدۂ
فجر نمودار ہوا تو مسلمانون نے نماز صبح پڑھی اور گھوڑون پر سوار ہو کر صف آرائی کی اور ادھر روم نے بھی
صفین باندھین اور بطریقون نے اپنی تیاری کی اُن مین سے ایک بطریق عظیم حاکم طلنسا کا میدان مین
نکلا اور زرہ حزنی پہنے تھا پھر اُسنے مبارز طلبی کی تب ادھر سے فضل بن عباس برآمد ہوئے اور
اُن دونون مین معارکہ و محاربہ ہونے لگا اور دونون کی وارین خالی گئین آخر کار فضل بن عباس کی
ضربت نے سبقت کی کہ اُس بطریق کے سر پر تلوار ماری تو اُسکے نیچے ڈاڑھ تک اُتر آئی وہ تیورا کر زمین
پر گرا اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اسی دم سے النار ہوا تب دوسرا بطریق نکلا اس کو بھی مار لیا اور اسی
طرح علے الاتصال قتال کرتے رہے یہانتک کہ انکے چار جرار کو قتل کیا پھر حملہ روم نے یکبارگی حملہ کردیا اور
ادھر مسلمانون نے یورش کی چنانچہ ضرار بن ازور اور مدعو بن غانم اشعری و فضل بن عباس و محمد
بن عقبۃ بن ابی معیط و مسلم و جعفر و علی پسران عقیل و عبد اللہ بن جعفر و سلیمان بن خالد و عبد الرحمن بن ابی
بکران سب نے حملۂ شدید کیا اور نیزہ بازی و بسخت تیغ زنی کی اور چالش مردم و کاوش اسپان سے
گرد و غبار تا باسمان بلند ہوا یہان تک کہ دن کی رات ہوگئی اور تیرون کی بوچھار نیزون کی مار ہونے
لگی جا ہائے پناہ منقطع ہوئین اور پرے پراگندہ ہوگئے اور سوائے گھوڑون کی دوڑ اور تلوار نیزے کی
دار فوارے خون و سیلان عرق کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور حال خالد کا یہ تھا کہ وہ مانند شیر کے جولانی
کرتے تھے اور گونج رہے تھے اُسوقت غانم بن عیاض نے آسمان کی طرف نظر کی اور دعا کرنے لگے
یَا عَظِیْمَ الْعُظَمَاءِ اَنْزِلْ عَلَیْنَا نَصْرَکَ کَمَا اَنْزَلْتَہٗ عَلَیْنَا فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَ انْصُرْنَا
عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ یعنے اے عظیم العظما ہمپر فتح و نصرت نازل کر جس طرح تونے اکثر معرکون مین
ہماری امداد کی ہے اور ہم کو غالب و ظفرمند کر قوم کفار پر پس تھوڑی دیر نہ گذری کہ ہم نے دیکھا اُن کفار مین سے
پشتہ پر کشتہ گرے جاتے ہین مگر ہم نہین جانتے تھے کہ یہ لوگ کیونکر مارے جاتے ہین پھر جب روم نے یہ حال
دیکھا تو دروازہ شہر کی طرف بھاگے اور مسلمانون نے تعاقب کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے پیچھا
کیے جاتے تھے اور شہر پناہ کی فصیل پر سے لوگ مسلمانون کو پتھر مارتے تھے مگر یہ لوگ اسکی کچھ پروا نہ کرتے
تھے اور باب شہر تک پہونچے اور وہ لعین والی اہناس اندر شہر کے داخل ہوگیا اور اُسکے تئین خالدؓ و دیگر
مرا ہمراہی وہانتک ہانک لائے تھے اور اس جگہ ایک جماعت روم بہ جمعیت پانچہزار سوار کے جو وہان

رہ گئی تھی اُسنے قریب پھاٹک شہر کے خوب تلوار چلی اور فصیل حصار سے پتھر چلتا تا آنکہ مسلمانون نے اُن مین سے
قریب تین ہزار کے قتل کیا اور باقی سب اندرون شہر داخل ہوگئے اور دروازہ مضبوط بند کرلیا اور فصیل شہر پناہ
پر چڑھ گئے اور تیر و پتھر مارنے لگے یہان تک کہ رات درمیان مین حائل ہوئی راوی نے کہا کہ آخر مسلمانون نے
حصار اہناس پر تین مہینے قیام کیا اور محاصرہ رکھا اور ہر روز پیہم اُنکے درپے جنگ رہتے تھے اور حال یہ تھا کہ
فصیلین بہت بلند تھین اور پھاٹک بہت محکم و استوار تھا اور اہل اسلام ہر روز اطراف شہرستانپر تاخت و تاراج
کرتے تھے راوی نے کہا بالآخر نوبت یہ پہونچی کہ اہل اہناس سے مردم توانا ناتوان ہوگئے اور ناتوان مرگئے
اور آمد و رفت اُنسے منقطع ہوگئی اور نفوس اُنکے تبنگ آئے اور صحابہ کو اُن مین بڑی آرزو تھی پس خالد نے
اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے کہ فتح باب نے تھکا دیا ہے اتفاقًا ہمراہ صحابہ کے ایک مرزبان تھا کہ
وہ مرزبانان کسریٰ سے تھا اور وہ اسلام لایا تھا اور جہاد کو نکلا تھا و بالآخر اُسنے اپنی جان راہ خدا مین فدا کی
کہ وہ جبنسا مین قریب بلد شرقی لب بحر یوسفی جنگ مین صاحب طلا کے جو نیستان زار ہے شہید ہوا اور ذکر اُس کا
عنقریب اپنے محل پر آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ غرضکہ اس مرزبان نے عند المشورہ کے خالد سے کہا کہ ہم جب بلاد
فارس مین کسی شہر کا محاصرہ کرتے تھے اور اُسکی فتح پر قدرت نپاتے تھے اور عاجز ہوجاتے تھے تو ہم لوگ
روغن زیت اور گوگرد جمع کرکے لکڑی کے صندوقون یعنے پیپون مین بھر دیتے تھے اور اُنمین کڑے اور
دستے لگے ہوتے تھے تا لوگ اُٹھائے رہین اور اُس سے نیچے رہین اور وہ اُن پیپون کو دروازے
سے ملا دیتے تھے اور اُن مین آگ لگا دیتے تھے اور اُس کا رُخ پھیر دیتے تھے تا آنکہ روغن اُسکا دروازے
سے چسپیدہ اور شعلہ اُسکا درگرفتہ ہوکر لوہے کو گداختہ کردیتا تھا اور لکڑیون کو جلا دیتا تھا اور پتھر چٹخنے لگتے تھے
پس دروازہ منہدم ہوکر کھل جاتا تھا یہ سنکے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم بھی یون ہی کرتے ہین انشاء اللہ
تعالیٰ پھر جب صبح ہوئی تو ایسا ہی کیا کہ روغن زیت و گوگرد کو جمع کیا اور پیپون مین بھرا اور ان مین لمبے لمبے دستے
اور حلقے لگا دیے اور اُس کو لوگون نے اُٹھا لیا اور اُنکے پیچھے پیچھے پرا سوارون کا قتال کرتا ہوا چلا اور وہ مرزبان
آگے آگے تھا تا حاملان پیپون کو تدبیر بتا دے کہ اسکو کیونکر عمل مین لانا چاہیے اور وہ لوگ اپنی سپرون مین اور زرہونکے
نقابون مین چھپے تھے کیونکہ بالائے فصیل سے اُنپر پتھرون اور تیرون کی بوچھار تھی یہان تک کہ دروازہ ہائے
شہر کے اول دروازے پر پہونچے اور وہ دروازہ شرقی تھا اور بڑا پھاٹک یعنے صدر دروازہ تھا پھر جب
اس پھاٹک سے ملحق ہوے تو پیپون کو بلند کیا اور اُن مین آگ ڈالدی دفعتًہ زیت و گوگرد مشتعل ہوئی
پھر اُس کا رخ پھاٹک کی طرف پھیر دیا اور دروازے سے لگا دیا کہ ایک لحظہ مین آگ دروازے کو لگ
گئی پتھر چٹخنے لگے لکڑیان جلنے لگین لوہے پگھل گئے شعلون کی بھڑک فصیل تک پہونچی برج مین

پہنچ

آگ لگ گئی تو برج گر پڑا لوگ رومی جو اسپر تھے دب کر مر گئے اور جماعت کثیر اُن مین سے ہلاک ہو گئی اور
مسلمانون نے دروازے پر قبضہ و دخل کر لیا اور مشکون مین پانی بھر بھر کر آگ بجھائی اور داخل شہر ہوئے
اور قصد قصر شاہی کا کیا اور وہ قصر بھی ایک حصن مستحکم سنگہائے تراشیدہ کے ستونون پر قائم تھا اور دربانون نے
اسکا دروازہ بھی مضبوط بند کر لیا تھا چنانچہ مسلمانون نے وہان بھی وہی عمل کیا جیسا دروازہ شہر پر کیا کہ آہن
زیت و کبریت سے آگ لگا کر ہدم کر دیا آخر جب اس لعین والی اہناس نے یہ حال دیکھا تو اسکو یارائے صبر و قرار باقی
نہ رہا دیگر دروازے بھی کھلوا دیے اور خود مع اپنی جماعت خدم و حشم و باتفاق اپنے بطریقون کے الامان الامان
پکارنے لگا اُسوقت مسلمانون نے دعوت اسلام پیش کی اُنھون نے انکار کیا تب خالد نے حکم انکے قتل کا کیا پھر جسنے
اسلام قبول کر لیا اسکو امان دی اور جسنے انحراف کیا اسکو قتل کیا بعد ازان بالاریون اور رعیتون نے استغاثہ
کرنا شروع کیا کہ ہم لوگ زیر دست و مغلوب ہین چنانچہ اُن مین سے جو اسلام لایا اُسکو چھوڑ دیا اور جو اپنے
دین پر باقی رہا اسپر جزیہ محصول مقرر کیا و بعد ازان وہان کے محلات و مکانات کھدوا کر ٹیلہ کر دیا اور مسلمانون
نے وہان سے اموال غنائم سے علاوہ نقد کے ظروف طلائی و نقرئی و خلعتہای فاخرہ و فرشہائے مکلف وغیرہ
بہت کچھ حاصل کیا اور اُس شہر پر عبادہ بن قیس کو حاکم مقرر کیا کہ وہ وہین مقیم رہے اور اُنکے ساتھ تین سو جوان
تعینات کر دیے و بعد ازان لشکر اسلام نے بیرون شہر نکلکر صحرا مین خیمے کیے اور باشندگان شہر مین سے کوئی
باقی نہ رہا مگر وہ لوگ جو اسلام لائے یا وہ جنھون پر جزیہ مقرر ہوا اور وہان ایک مسجد بنائی اور خالد بن الولید جب
امور انتظام سے فارغ ہوئے تو جمیع غنائم سے خمس نکالکر پاس عمرو بن العاص کے بھیجدیا تاکہ وہ اُسکو
بخدمت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے بطرف مدینہ روانہ کرین اور حصہ عمرو بن العاص کا بھی
اور ان لوگون کا جو مصر مین اور نواحی مصر مین مقیم تھے روانہ کیا اور بعد اُسکے خالد نے باتفاق جماعت اُمرا کے
اہناس مین چالیس مقام کیے اور بعد ازان خالد نے عدی بن حاتم الطائی کو اپنے پاس بلایا اور انکے ساتھ میمون
بن مہران کو شریک کیا اور ہزار سوار اُنکے ہمراہ کر دیے اور ان کو حکم کر دیا کہ اے لوگ جب بلاد مین بطلیوس کے نازل
ہو اور باشندگان شہر شہرستان بھی وہین پہونچین اور جسوقت وہان تم ملاقات قیس بن الحارث کی کرو تو اُسکو بھی
حکم روانگی کا طرف بھنسا کے پہونچاؤ اور تم سب کے لیے یہ حکم ہے کہ جو تم سے مقابلہ کرے تم بھی اُسکے ساتھ مقابلہ
کرو اور جو کوئی تم سے آشتی کرے تم بھی اُس سے آشتی کرو اور جو تم سے صلح رکھے تم بھی اُسکے ساتھ صلح رکھو یہانتک
کہ تمھارے پاس ہمارے نزدیک سے مدد پہونچے چنانچہ عدی بن حاتم گئے پھر خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُنکے پیچھے غانم
بن عیاض اشعری کو بسرکردگی ہزار سوار کے رخصت کیا اور اُنھین کے ساتھ فضل بن عباس و مسیب بن نجبتہ الفزاری
و ابوذر غفاری و مرزبان فارسی و جعفر و مسلم و علی پسران عقیل و عبد اللہ بن المقداد و سلیمان بن خالد و محمد بن طلحہ و عمر بن

عہ لطیفہ جو اہناس کا ہو گیا ۱۲
عہ قیس بن الحارث جو ہزار سوار اور ... کے ساتھ جب مدائن و بھنسا بھیجے گئے تھے ۱۲

ومحمد بن طلحہ وعمرو بن سعد بن ابی وقاص وشرجبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کاتب وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور خالدؓ نے ان سب سے کہدیا کہ تم لوگ روانہ ہو چلے جاؤ یہانتک کہ شہر بھنسا کو پہونچو اور ہم بھی تمہارے پیچھے
آتے ہین بشرطیکہ مجھے اور میرے اصحاب کو کوئی امر مانع نہ ہوا اور تم لوگ وہان جا کر قوم کو اسلام کیطرف دعوت و
طلب کرو اگر وہ لوگ قبول کرین تو جو امور ہمارے لیے واجب ہین وہی اُنکے لیے بھی واجب ہین اور جو ہمپر حرام ہین
وہی اُنپر بھی حرام ہونگے اور جو اسلام سے انکار کرین اُنپر جزیہ ہو اور جو جزیہ دینے سے انحراف کرین اُنسے حرب
قتال ہے اور جب حدود مدائن مین پہونچو تو جملہ جماعات کو قریب قریب رکھنا اور کوچ نہ کرنا مگر ایک ساتھ اور ہر
ایک جماعت کو جدا جدا رکھنا یعنے چھٹکی اور پھیلے رہنا مگر نزدیک نزدیک نہ دور دور اسلیے کہ اگر کسی جماعت پر کوئی
ایسی واردات پڑے جسکی وہ متحمل نہ ہو تو دوسری جماعت اسکی کمک کو بہت جلد پہونچ سکے اور چاہیے کہ ثابت ہمت
وثابت قدم رہو اور نیتون کو خالصًا لوجہ اللہ اور عزم کو بالجزم رکھو پھر جس وقت تم لوگ خاص بھنسا تک پہونچو کہ وہ اُس قوم
کی دار السلطنت ومحل ولایت ہے تو وہان کے بادشاہ کے پاس اپنے ایلچی بھیجو اور اسکو پیام دو بطلب و دعوت
اسلام کے اگر وہ قبول کرے تو اُسکو بدستور اُسکے ملک مین چھوڑ دو یعنے اُس سے اور اسکے ملک سے کچھ تعرض
وغرض نہین ہے اور اگر وہ انکار کرین تو مثل کمترین مردم کے اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرین اور اگر ادائے
جزیہ سے سرتابی کرین تو حکم بسیف ہو اور میرے تئین خبر پہونچی ہے کہ وہ بہت بڑا شہر ہے اور وہانکے باشندے
بکثرت ہین اور اسمین خیل کثیر ہے یعنے جمعیت سوارون کی بہت ہے اور اسکی حوالی ومضافات مین بہت
سے شہر وقصبات وبازار وقریات ہین پھر جو لوگ تم سے آشتی ومصالحہ چاہین تو تم انسے صلح کرو اور جو
تم سے مقاتلہ کرین تو تم بھی اُنسے قتال کرو اور تم کو استواری وہوشیاری اپنے امور کی لازم ہے اور خلوص نیت
وصدق عزیمت ضرور ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اپنی کتاب محفوظ مین فرمایا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا
وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ط یعنے اے مومنو صبر وقرار پکڑو اور آپس مین امر بصبر کرو اور
باخود ہا ارتباط واتفاق رکھو اور خدا سے ڈرتے رہو تو کیا عجب ہے کہ رستگار ہو اور بعد روانگی عدی بن حاتم وغیرہ
امرا کے خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرۃ بن شعبہ کو بلوایا اور اُنکے ساتھ زیاد اکبر ابو المغیرہ جد زیاد بھی رہتے تھے
اور وہ قریہ دیرلوط مین قریب طلبندی کے تھے اور قریب ہے کہ ذکر زیاد بن مغیرہ اور ان کے اصحاب کا
یہین جنگ دیرہ مین آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ وبعد ازان سعید بن زید کو بلوایا اور یہ ایک عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم مین سے ہین اور نیز ابان بن عثمان کو بلایا اور ان لوگون سے بھی تجدید وصیت کر کے وداع کیا۔
راوی نے کہا کہ عدی بن حاتم طائی ومیمون جو روانہ ہوے اور چلتے چلتے حدود دمیدوم مین جب
پہونچے تو وہان قیس بن حارث سے ملاقات ہوئی اتفاقًا وہ وہان باشندگان اُس دیار سے مصالحہ کر چکے

تھے اور صلحنامہ لکھ چکے تھے اور اُن سے جزیہ مقرر کرا لیا تھا جس قدر کہ جماعت نے تجویز کیا تھا اور اہل برقلت سے
بھی بعد قتل اُنکے بطریق رئیس کے وہی معاملہ کیا گیا اور اسی طرح اس طرف سائر بلاد کے باشندگان سے
شہر و ہشور تک یہی معاملہ یعنے مصالحہ ہوا اور جزیہ مقرر کیا گیا اور اس اقلیم مین ندائے امان دی گئی اور
وہان والون نے صلح کی تقریب مین علاوہ جزیہ کے اموال کثیر پیشکش کیا و بعد ازان اہل اسلام نے
ایک جماعت مسلمین کی مرتب کر کے طرف برشرقی کے روانہ کیا اور یہ وہ لوگ تھے مثل رفاعہ بن زہیر المحاربی
و عقبۃ بن عامر الجہنی و ذوالکلاع الحمیری و دیگر ایک ہزار صحابہ کے تھے پھر ان سبھون نے حدود عقبہ مین جو
متصل حلوان ہے جا کر اُن قریون اور بلاد کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا اور جنھون نے مسلمانون سے
مصالحہ چاہا تو اُنھون نے بھی اُنسے صلح کر لی اور جسنے انکار کیا اُس سے قتال کی و بعد ازان جب یہ
لوگ طرف شہر اسفیج و سرشیل کے پہونچے وہان ایک بطریق تھا اور وہ معروف بنام صول تھا چنانچہ وہان
کے باشندے بھی صلح پر حاضر ہوئے اور جزیہ قبول کیا و بعد ازان مسلمانون نے وہان سے تیاری کوچ کی
کر دی پھر عدی بن حاتم وہان سے چلے تو قیس بن الحارث سے قریب اس قریہ کے ملاقات ہو گئی
جو معروف بقمن تھا اور میمون جا کر اُس قریہ مین اترے جو وہ بھی معروف بمیمون تھا تب قیس بن الحارث
نے میمون سے کہا کہ تم یہان مقام نہ کرو جب تک اُس نواح کے بلاد ہمارے لیے فتح نہ ہو جاوین یا تاوقتیکہ
امیر خالد کے پاس سے کچھ خبر نہ آوے خواہ اس زمانہ تک کہ وہ اپنے ارادے کے موافق ہم کو کچھ اجازت دیوین
اور عدی مع اپنی اولاد کے اس قریہ مین اترے جو معروف بہ بنی عدی ہے و بعد ازان عدی نے اپنے
پسر حاتم اور اپنے بھائیون کو وہین چھوڑ کر کوچ کیا اور حاتم وغیرہ اس قریہ کو گھیرے رہے اور قیس بن الحارث
جو مع اپنے اصحاب کے چلے تو اس قریہ پر وارد ہوئے جو معروف بنام موس ہے اور اُس شہر مین پہونچے
جو معروف بدلاص ہے تب وہان کے باشندے بعد قتل ہو جانے اپنے بطریق کے حاضر ہوئے اور
مصالحہ ہوا و بعد ازان درمیان حدود بلا اور ترائیون مین دریا کی جا پہونچے پھر رفتہ رفتہ شہر ببا الکبری نازل
ہوئے اور اُنکے عقب پر غنم بن عیاض بھی مع اپنے اصحاب کے روان تھے اور اُس شہر مین ایک
بہت بڑا دیر معروف بدیرانی جرجا تھا وہان ایک بڑی عید ہوتی تھی کہ مردم سائر بلاد اُس عید کو وہان
مجتمع ہوتے تھے اتفاقاً پہونچنا صحابہ کا وہان قریب اُنکی عید کے ہوا چنانچہ ایک شخص ذمیون مین سے
صحابہ پاس آیا اور اُسنے اجتماع مردم روز عید سے خبر دی یہ سنکے قیس بن الحارث مع پانسو اپنے
اصحاب کے فوراً تیار ہو گئے اور رفاعہ بن زہیر المحاربی اُنپر افسر تھے تا آنکہ اس دیر پر دوڑ ماری اور حال یہ
تھا کہ ایک جماعت رئیسان شہرستان روم و قبط کی اور ایک جمعیت سواران مسلح و زرہ پوشون کی

گرد اس دیر کے حراست وحفاظت کرتے تھے اور وہ ساری خلائق اُس روز اپنے خورد و نوش خرید و فروخت و زینت و آرایش مین مشغول تھی سو اُنھون نے اپنے اشغال پر کچھ خیال نہ کیا مگر یہ کہ خیل مسلمانون کا اُنکے سر پر جا پہونچا اور تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی کہ مردمان بیرون دیر بھاگ نکلے پھر صحابہ نے تمام جو کچھ بازار مین مال و اسباب تھا لوٹ لیا اور جانور اُن کے اونٹ گھوڑے بیل بھیڑے سب ہانک لے گئے اور دیر کو گھیرے رہے اور مردمان دیر بالاے دیر سے قتال کرنے لگے تب مسلمانون نے زنجیرین اور قفل دروازے کا توڑ ڈالا اور ایک جماعت دیر پر چڑھکر اندرون دیر داخل ہو گئی اور وہان سے مال و متاع اور ظروف طلائی و نقرئی بہت کچھ لیا اور سو آدمی گرفتار کر لیے اور کچھ قتل ہوے اور باقی بھاگ گئے و بعد ازان اندرون شہر داخل ہوے اور شہر بیا الکبری سے نزدیک اور بحر یوسفی سے قریب قریب بہت سے قریات و قصبات تھے اور درمیان اُن دیہات کے ایک شہر تھا معروف بہ سحاق اُسمین ایک بطریق عظیم رہتا تھا اور وہ بطلوس بادشاہ کے عمائدین سے تھا جب اسکو خبر ورود صحابہ کی معلوم ہوئی تو اُسنے لشکرون کو جا بجا سے شہر ہاے افقس و سمسطا و بیلقون و نشابہ وغیرہ مین جمع کیا اور خیل روم کو زمینداران و نصارئ سے چھ ہزار فراہم کیا اور ان سب کو لیکر صحابہ کے مقابلہ مین نکلا اور ایسا ہوا کہ اہل بیا الکبری اور وہان کے گرد و نواح والے اور اسی طرح اہل ہوریت یہ سب پاس قیس بن الحارث کے حاضر ہو کر صلح کر چکے تھے اور بعد ازان یہ سب لشکر مسلمانون کا روانہ ہوا جب قریب ایک قریہ کے پہونچے جو معروف بہ بنی صالح تھا اور چلے جاتے تھے ناگہان ایک غبار بلند ہوا پھر جب وہ ہٹا تو چھ صلیب نظر آئے اور ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے آخر جب مسلمانون نے انکے تئین دیکھا تو اُن کو اتنا وقفہ اور اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اُنپر حملہ آوری مین سبقت کرین تا آنکہ قتال شدید برپا ہوئی اور گرد رزمگاہ کی افق پر گئی اور سم اسپان فولاد نعل سے شرارے اُڑتے تھے اور دونون طرف کی جماعتین دوچار ہوئین اور دو فریق مین ہنگامہ ستیز گرم ہوا۔ فَلِلّٰهِ دَرُّ رَفَاعَةَ بْنِ زُهَيْرِ الْمُحَارِبِي وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِي وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرِ الْعَبَسِي وَمَيْسَرَةَ بْنِ مَسْرُوقِ الْعَبَسِي يعنى حق تعالى جزاے نیک عطا کرے رفاعہ کو و عقبہ و عمار و میسرہ کو کہ اِن سبنے کیا داد مردانگی دی اور بڑی بہادری کی **راوی** نے کہا پھر صحابہ نے اُس قتال شدید مین صبر مبر جوان مردون کا کیا اور وہ بطریق عدو اللہ جس کا نام لاوی بن ارمیا تھا اور وہ حاکم شہر سیرا اور بڑا شہسوار و مرد میدان کارزار تھا جنگ گاہ مین آکر مبارز طلب ہوا اور جالش و حملہ کرنے لگا اور مردمان متعدد اُسنے قتل کیے اسوقت لشکر اسلام سے سنان بن نوفل الادسی اسکے مقابلہ مین آئے مگر اُسنے سنان کو شہید کیا تب اُس سے لڑنے کو عمار بن یاسر العبسی برآمد ہوے پھر دونون نے باہم جالش گری

ومعرکہ آرائی وتیغ زنی ونیزہ بازی کی اور اُن دونون مین از روے ضربت کے عمار سابق وچابکدست تھے آخر
انھون نے اسکے سینے مین ایک ایسا بھالا مارا کہ اسکی انی پشت سے پار نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر خاک خونین
لوٹنے لگا اور اُسیدم مرگیا یہ حال دیکھکر روم طیش مین آے اور اپنے صاحب کے مارے جانے سے غضبناک
ہوکر انمین سے سوارون کی ایک جماعت نے عمار پر حملہ کیا اور اُنکے گھوڑے کو پے کیا اور سب نے ہجوم کرکے انکو شہید[91] کیا
رحمہ اللہ تعالی چنانچہ مسلمین مین سے پندرہ آدمی شہید ہوے اور راوی نے بواسطہ سنان بن نوفل و
مالک کے غانم الیربوعی سے کہ وہ خیل مین رفاعۃ بن زہیر المحاربی کے تھے روایت کی ہے انھون نے کہا
جب ہم لوگ مشغول قتال تھے اور جنگ شدید بپا تھی اور ہم اپنے دلونکو مرگ پر آمادہ کیے تھے اسوقت رفاعہ مسلمانونکو حرب و
ضرب پر برانگیختہ کرتے تھے اور یہ اشعار انشا کرتے تھے

اَيَا مَعْشَرَ النَّاسِ فِى السَّادَاتِ وَالهِمَمِ	فَيَا اَهْلَ الصَّفَا يَا مَعْدِنَ الكَرَمِ	وَاَصِلُوا قَوَا العَزْمَ لَا تَبْغُوا بِهِ فَشَلَا
وَمَكِّنُوا الضَّرْبَ فِى الهَامَاتِ وَالقِمَمِ	وَاتْرُكُوا القَوْمَ فِى البَيْدَاءِ مَطْرُوحَةً	عَلَى الثَّرَى خَمْشًا بِالذُّلِّ وَالنِّقَمِ

یعنی اے گروہ مردم ای جماعت بزرگوار اور اے اہل ہمت اور اے
اہل صدق وصفا اور اے معدن کرم چاہیے کہ اپنے عزم کو بہت ہی استوار کرو اور اسکو فاسد کرو بودے ہونے
سے اور قوت پکڑو وضرب لگاؤ انکی سرون مین اور اُنکے بدنو پر یعنے اُنکے سر کاٹنے مین چستی وچابکدستی کرو اور قوم کو ہلاکی مین
چھوڑو کہ وہ زمین پر خراشیدہ وزخمی ہوکر بذلت وخواری تمام پڑے ہون اور واقدی نے کہا چنانچہ رفاعہ لوگونکو
آمادہ وبرانگیختہ کرتے تھے اور کہتے تھے یا معشر السادات والاقبال یعنی اے سردارو وپیشقدمی کرنے والو تم کو مژدہ ہو کہ اب دیون
سے کوئی کبھی کوئی تم سے مقاومت نہ کرے گا اور خوشی کرو صحبت حوران اور خدمت غلمان سے غرفات جنتہاے و
ہر آینہ جنت تمھاری تلوارونکے سایہ مین ہے رفاعہ نے کہا پھر جب عرصہ مین کہ ہم سرگرم اشد قتال تھے ایک غبار
نمایان ہوا اور پھیل گیا پھر جب وہ غبار ہٹا تو ایک ہزار سوار غرق باآہن نظر آے کہ انکے زرہین داؤدیہ زیب تن تھین اور
اُن کے سرون پر خودہاے عادیہ[92] درخشان تھے اور نیزہ خطی اُنکے زیر ران دبے تھے اور عربی گھوڑون پر وہ سوار
تھے آخر ہم نے جو غور سے انکو دیکھا تو ناگاہ وہ سلیمان بن خالد وعبد اللہ بن مقداد وعبد اللہ بن طلحہ اور اُنکے
بھائی محمد اور زیاد بن المغیرہ اور ولید ومحمد بن عتبہ ومحمد بن ابی ہریرہ تھے اور باقی دیگر صحابہ وامرا تھے رضی
اللہ عنہم اور یہ وہ لوگ تھے کہ غانم بن عیاض نے اپنے آگے آگے اُن کو بطور طلیعہ کے روانہ کیا تھا غرض اس جماعت نے
جب ہم لوگون کو دیکھا تو باآواز بلند تکبیر کی پھر ہمنے بھی اُنکی تکبیر سنکر تکبیر کہی تا آنکہ وہ لوگ ہم مین آکر شامل ہوگئے اور ان لوگون
مین سے ہر ایک نے بطریقون سے مبارز طلبی کی پھر جو سامنے آیا اُس کو قتل کیا بالآخر جب روم نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوکر
بھاگے اور فرار کی طرف قرار پکڑا اور صحابہ نے ان کا تعاقب کیا کہ لوٹتے مارتے قید کرتے ہوے حوالی حدود شہر
یسلقون تک پہونچے اور فراریون مین سے قریب پانسو آدمی کے اسیر کیے اور قریب تین ہزار کے انمین سے قتل ہوے

[91] روایت شہادت عمار بن یاسر کی جنگ مین یعنی اخبار رشیدہ سے شہادت عمار بن یاسر کی جنگ معاویہ بن ابی سفیان مین واقع ہوئی ۱۲

[92] عادیہ منسوب بقوم عاد کہ وہ بانی خود صناع ۱۲

اور باقی طرف قریات و بلاد کے بھاگ گئے اور بعد قتل بطریق سنزا کے باشندے وہانکے قوم نصاریٰ اور اہل بازار سے
مسلمانون کے پاس گئے اور انسے استحکام صلح کا کیا اور ادا ے جزیہ پر سب متفق ہوے اور اسیطرح وہ لوگ جو اُس
شہر کے گرد و نواح کی بستیون مین بستے تھے حاضر ہوے اور ادا ے جزیہ پر صلح پذیر ہوے اور عمرو بن الزبیر باجماعت
مسلمین وہان مقیم رہے اور قیس بن الحارث آگے آگے اس قوم ذمی کے روانہ ہوکر قریب شہر طبندی و شہر اسنا کے جا اترے
اور انہمین ایک بطریق رہتا تھا اسکا نام بولیاص بن بطرس تھا اور وہ بڑا سرکش تھا چنانچہ وہ مع جماعت مسلمانون کی
ملاقات کو نکلا اور اُسکے ہمراہ سامان ضیافت تھا پھر اُسنے مسلمانون سے عقد صلح محکم کیا اور ادا ے جزیہ اپنے شہر کیطرف اور
جانب اسنا سے قبول کیا کیونکہ اسنا بھی اُسکے تحت حکومت تھا و بعد ازان قیس بن الحارث نے مع اپنے اصحاب کے کوچ کیا اور
زیاد بن المغیرہ وہین متوقف رہے آخر قیس روانہ ہوکر قریہ وریوط مین وارد ہوے اور وہان کے باشندونسے عقد مصالحہ
مستحکم کیا اور سلیمان بن خالد اور عبداللہ بن مقداد مع اپنی جماعت کے قریب شہر اسنا مقیم تھے اور انمین سے بعضے قریہ طینیہ
مین اُترے تھے کہ ایک جماعت راتون کو شہر مین جاکر پھر آتے تھے اسلیے کہ بولیاص کی کید سے اندیشہ رکھتے تھے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جو لوگ لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے وہ پانسو سوار تھے سو وہ دریا کے کنارے
کنارے چلے آتے تھے اور اہل سواد نواح پر تاخت و تاراج کرتے تھے پھر جو لوگ طلبگار صلح ہوتے تھے اُنسے مصالحہ
کرتے تھے اور جو اسلام لاتے تھے اُن کو چھوڑ دیتے تھے و بعد ازان قیس بن الحارث نے کوچ کیا اور اُس شہر مین وارد ہوے
جو اب معروف بنام قیس ہے اور وہ اسیلیے قیس کے نام سے قیس مشہور ہوا اُس شہر مین ایک بطریق تھا اور وہ بطلیوس بادشاہ
کے امرا مین سے اور اُسکے بنی اعمام سے تھا اور اُسکا نام شکور بن میخائیل تھا تا آنکہ تمام اہل سواد و نواح اُسکے
پاس درمیان شہر کے مجتمع ہوے اور قیس نے دو مہینہ تک اُسکا محاصرہ رکھا و بعد ازان دروازہ جلاکر کھول لیا اور اُسکے
اندر داخل ہوے اور اس سے پہلے ایک لڑائی درمیان اُنکے اور مسلمانونکے بمقام کوم الانصار ہو چکی تھی کہ وہان شکست
پاکر حصار قیس مین آکر متحصن ہوے تھے کہ بالآخر مسلمانون نے بعد محاصرے کے اس شہر کو فتح کیا اور اسکے بطریق کو
قتل کیا اور مال اسکا لوٹ لیا اور جو کچھ اُس شہر مین تھا وہ سب لے لیا بعد ازان لوگون کو طرف اسلام کے دعوت طلب
کیا مگر وہ لوگ اس سے باز رہے تو انپر جزیہ مقرر ہوا و بعد ازان حوالی و اطراف مین شہر قیس کے جو بلاد آباد تھے اور اُسی
نواحی مین شہر ماطی بھی واقع تھا تو اُن سب پر تاخت و تاراج کرتے تھے بعد ازان طرف شہر کفور کے دوڑ ماری تو وہانسے
ایک بطریق نکلا اور وہ برادر عمزاد والی وہ مشور کا تھا جو مقتول ہوا اور اس کا بھائی بطرس تھا آخر اُس بطریق نے
آکر مسلمانون سے مصالحہ کیا اور ادا ے جزیہ پر راضی ہوا پھر اہل عرب وہان سے چلکر قریب شہر دیر سماط اور اُسکے
گرد نواح کے قریات مین وارد ہوے اور زبیر مع ایک جماعت عرب بمقام زہرہ اترے ہوے تھے اور باقی اہل
سواد جو بھنسا کی حوالی شرقی و غربی مین رہتے تھے جب اُنھون نے آمد عرب سنی تو وہ اپنا مال و اسباب اور اپنی عورتون اور

اولاد کولیکر شہر بہبنسا مین داخل ہوگئے اور اپنے شہرون کو خالی چھوڑ دیا اور بطلیوس بادشاہ نے اپنے بطریقونکو بھیجا تو اُنھون نے اُن لوگون کو جو بہبنسا مین گرد و نواح سے بھاگ آئے تھے حصار مین مقرر کیا اور مایحتاج حصار جو تا مدت محاصرہ کفایت کرے جمع کردیا **واقدی** علیہ الرحمتہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو یہان بہبنسا والون کا تھا واما بولیاس صاحب طنبدی نے جسنے کید سے صلح کی تھی سواد سے بطلیوس کو یہ لکھ بھیجا کہ مین نے عربون سے بکید و مکر مصالحہ کیا ہی اور ارادہ میرا اُنسے غدر و عہد شکنی کا ہے چاہیے کہ تم میرے لیے ایک لشکر بطریقون کا تیار و مہیا کرو شاید کہ مین جماعت دلیران مسلمین پر ظفریاب ہون اور عنقریب تمھارے مقتولون کے خون کا عوض لون اور حال یہ تھا کہ اس دشمن خدا کے پاس ہر روز خبرین منجانب عربان متنصرہ کے پہونچتی تھین یعنی جن عربون نے تنصر اختیار کیا تھا وہ خبرین پہونچاتے تھے اور سوائے اُنکے اہل بلاد و سواد سے اخبار فیروزمندی عرب اور خبرین مقتولان بطارقہ کی آتی تھین اور ماجرا فتح بلاد و نہب اموال کا سنکر اُسکے تئین ہم و غم عظیم ہوتا تھا اور یہ احوال اپنے بطریقون مین سے کسی پر ظاہر نہ کرتا تھا بلکہ اُنکے دلون کو یہ کہکر خوش کرتا تھا کہ ہمارا قلعہ بہت مستحکم ہے اگر عرب ہم سے لڑینگے تو ہم بھی اُن سے خوب لڑینگے اگر وہ ہمپر غالب ہونیلگین گے تو ہم اپنے قلعہ کے اندر ہوجاوینگے اُسوقت اگر تمام اہل حجاز جمع ہوکر ہمپر آوینگے تو ہرگز ہم تک نہ پہونچین گے اگر بیس برس تک یہان پڑے رہینگے تو بھی دخل نہ پاوینگے حالانکہ وہ اس بات سے غافل تھا کہ حق تعالیٰ اپنے امر پر غالب ہے اور وہ ناصر دین اسلام ہی اور ذلیل وخوار کرنے والا کفار لئام کا ہی چنانچہ جسوقت مکاتبہ بولیاس کا پاس بطلیوس کے پہونچا تو اسکو پڑھکر شاد ہوا اور اپنے بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام روماس تھا بلواکر پانچہزار سوار روم و نصاریٰ وغیرہ اہل قریات سے اُسکے ہمراہ کیا اور اُنکو حکم کیا کہ تاریکی شب مین روانہ ہون پھر جسوقت آدھی رات ہوئی تو یہ لوگ کمکی شہر طنبدی مین پہونچے اور پاس بولیاص کے حاضر ہوے وہ ان لوگون کے آنے سے بہت خوش ہوا اور لڑائی کا عزم و یورش کیا اور ادھر اہل اسلام نماز صبح ادا کرچکے تھے کہ دفعتہ خیل بولیاص کا سامنے نمودار ہوا اُسوقت مسلمانون مین ندا ہوئی کہ النفیر النفیر کوچ کرو یعنے تیار و ہوشیار ہوجاؤ دیکھو کہ دشمنون نے ہمپر ہجوم کیا اور عہد شکنی و دغا کی تب صحابہ اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور آگے بڑھے اور جسوقت قریب دیر پہونچے تو دیکھا کہ فوج روم دس ہزار سوار سامنے ہی اور یہ دشمنان خدا ایک کمینگاہ سے نکل پڑے تھے کہ وہین قریب پلونکی آڑ مین چھپے بیٹھے تھے اور وہان ایک نہر عمیق رود نیل سے اُس زمانہ مین دیر سے مغرب رویہ قریب شہر جاری تھی پھر جسوقت مسلمانون نے تابش سنان اور خود ون کی دیکھی اور جنبش علمون کی اور چمک صلیبون چاندی سونے کی نظر آئی تو فوراً اپنے گھوڑونکی طرف دوڑکر سوار ہوے و بالاعلان تہلیل و تکبیر کرنیلگے اور درود و سلام بشیر و نذیر پر بھیجتے تھے اور شتاب روی سے اُن کی طرف آگے بڑھے اور کثرت سے کچھ اندیشہ و اضطراب نہ کرتے تھے اور ہر ایک دوسرے کو قتال پر برانگیختہ کرتا تھا اور پہلے اُن غدارون نے یہ کام کیا کہ ایک چھوٹی جماعت پر جو تھوڑے سے مسلمان قریب دیر اترے تھے جا پڑے اور اُنپر وار تلوارونکے

شبخون کردن بولیاص و شہادت سلیمان بن خالد رضی اللہ عنہ و عبد اللہ بن مقداد

کرنے لگے اور ادِھر تو اُن کو سب طرف سے گھیر لیا اور ادھر قریب دیوداتک جوانی کرتے ہوے تمام پھیل گئے اُسوقت سلیمان
بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عامر بن عقبۃ بن عامر و شداد بن اوس اور ایک گروہ صحابہ کا اپنے لشکر سے مقابلہ پر نکلے اور
قتال شدید و جنگ عظیم ہونے لگی آنکھوں مین اندھیرا چھا گیا گھوڑے جو طرارے بھرتے تھے اُنکی ٹاپوں سے شرارے اُڑتے تھے
ہر سمت سنانون کی چمک تھی باگین گھوڑون کی ٹوٹ گئین ہاتھون سے لگامین چھوٹ گئی تھین دہشت سے دیکھنے والے
مبہوت تھے فکرین گم تھین ہوش باختہ تھے بالآخر اُن نابکارون نے ہر جانب سے صحابہ کو گھیر لیا فَلِلّٰہِ دَرُّ سُلَیْمَانَ
بنِ خَالِدٍ وَعَبْدُ اللّٰہِ بنِ الْمِقْدَادِ یعنے حق تعالیٰ جزاے خیر دے نیکیان سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد کی زیادہ
کرے کہ ان دونون نے بکمال شدت قتال کی و مردان میدان امتحان ہوے اور اسیطرح زیاد بن المغیرہ بھی جنگ عظیم کر رہے تھے
کہ کبھی اُنکے میمنہ پر جا پڑتے تھے اور کبھی مارتے ہوے میسرہ پر آپڑتے تھے گاہے قلب لشکر مین گھس جاتے تھے اور دشمنون
نے ان مردون کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا تھا جس طرح داغ سفید یا سفید گل کھالیا بدن مین شتران سیاہ کے یا جیسے تلوار
صاف میان سیاہ مین اُسوقت مسلمانون نے صبر و قرار پکڑا تھا صبر و قرار جوانمردون کا اور اکثر اہل اسلام کثرت زخمون سے سست
ہوگئے تھے اور کفار سخت تھے یعنی سختی و درشتی پر تھے اور مسلمانون نے اُنکے دلیرون کو ہٹا کر اُنکے پس پشت کر دیا تھا اور قتال
شدید کر رہے تھے اور موت پر جان لڑا رہے تھے اور ایک دوسرے کو شجاعت پر لاتا تھا اور اُسوقت سلیمان بن خالد کہتے تھے اے
مسلمانو اللہ اللہ جنت تلوارون کے سایہ مین ہے اور وعدہ گاہ نزدیک حوض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے یہ کہہ کے بڑے زورون کی
لڑائی لڑے یہانتک کہ زخمہای کاری سے سست ہوگئے اور اُس روز لشکر اسلام سے قریب دوسو بیس مردون کے
متصل ایک ٹیلے کے جو بجانب غرب شہر دیوداسے ہے شہید ہوے اور مسلمانون مین سے کوئی اُسوقت تک قتل نہ ہوا
جب تک اُنھون نے دشمنون مین خلق کثیر کو قتل نہ کر لیا اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا جب مسلمانون نے اور سلیمان بن خالد
نے دیکھا کہ اپنے اصحاب پر کیا گذری تو سلیمان کبھی حملہ کرتے ہوے میسرہ پر جاتے تھے اور کبھی حملہ کرتے ہو میمنہ پر آتے تھے
اور عبداللہ بن مقداد و بقیہ صحابہ حملہ کرنے مین اُنکی اعانت کرتے تھے ثُمَّ تَقَدَّمَ سُلَیْمَانُ بنُ خَالِدٍ وَطَعَنَ بِطْرِیْقَ
اَسْنَا طَعْنَۃً صَادِقَۃً اَرْدَاہُ عَنْ جَوَادِہٖ وَغَاصَ فِی الْقَلْبِ یعنی بعد اذان سلیمان آگے بڑھے اور بطریق اسنا کو کہ
وہی بولیاص تھا نیزہ کاری مارکر اسکو گھوڑے سے نیچے گرا دیا اور اُنکے قلب لشکر مین گھس گئے **ترجمہ دیگر** کہ سلیمان آگے بڑھے تو
بطریق اسنا یعنے بولیاص نے نیزہ کاری مارکر ان کو نیچے گرا دیا اور خود اندر اپنے قلب لشکر کے گھس گیا **مترجم** کہتا ہے کہ ترجمہ
ثانی بنابر سیاق خبر کے صادق آتا ہے چنانچہ **راوی** نے بواسطہ اوس بن شداد و علقمہ بن ناجیہ کے زید بن رافع سے روایت
کی ہے اُنھون نے کہا مین خیل مین اصحاب سلیمان بن خالد کے موجود تھا کہ ہم نے مشرکون کو اپنے سے باز رکھا اور
دور کر دیا تھا مگر پھر وہ ہمارے سامنے اُلٹے پھرے اور ہم کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ ہماری گھات تاک مین پوشیدہ بیٹھے تھے
دفعۃً وہ اپنی کمینگاہ سے ہم پر نکل پڑے آخر ہم نے اُنسے مقابلہ تو کیا یعنی موت کی لڑائی لڑے اور اُنمین سے ایک جماعت قریب دو ہزار آدمی

سکے قتل ہوئی اور سلیمان بن خالد نے اُن کو بڑے بڑے سرداران باوقار اور اُنکے بطریقان اخیار کو قریب تیس شہسوار
کے قتل کیا اور اسیطرح عبداللہ بن مقداد نے بھی انبوہ کثیر اُنکے دلیران کارزار سے قتل کیا ناگاہ ایک گروہ دشمنوں کا
جو قریب دو ہزار سوار کے تھا سلیمان بن خالد کو گھیر لیا اور اُنکے گھوڑے کو جو انکی سواری مین تھا پَے کیا اور سلیمان پر تلوارین
مارین یہانتک کہ اُن کا دست راست قطع ہو گیا تو اُنھون نے تلوار اپنے دست چپ مین لی آخر اُس ہاتھ پر بھی ایک
ہاتھ تلوار کا پڑا کہ بایان ہاتھ بھی کٹ گیا تب دشمنون نے اُن کو ہر طرف سے گھیر لیا پھر جب اُن کو اپنے قتل ہونیکا یقین
ہو گیا تو اپنے والد کو تصور کر کے اس مقال سے گویا ہوے کہ يَعِزُّ عَلَيْكَ يَا خَالِدُ مَا حَلَّ بِوَلَدِكَ وَلٰكِنْ هٰذَا فِي رِضَاءِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ یعنی اے خالد والد ماجد آپ پر سخت دشوار گزریگا وہ واقعہ جو آپکے فرزند پر گزرا ہو ولیکن یہ سانحہ عین جناب خدا ے عزوجل
مین واقع ہوا ہی اور حال یہ تھا کہ اُن کے سینے مین قریب بیس زخم سنان کے لگے تھے یہانتک کہ اُن کی قوت نے بہت
کمی کی آخر زمین پر گر پڑے اور بعد ازان ہنسنے لگے اور کہتے تھے اسوقت ہم ملاقات اپنے احبا شہدا کی کرتے ہین
اور جسوقت عبداللہ بن مقداد نے اُن کو اس حال سے قتلگاہ مین پڑا ہوا دیکھا تو آہ مار کر بولے لَا حَيَاةَ بَعْدَكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ
اَلْمُلْتَقٰى فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ یعنی اے محمد پیش آنے والے جنت عدن کے بعد تمھارے لطف زندگی نہین ہی یہ کہکر
لشکر اعدا مین گھسکر مقاتلہ کرنے لگے ناگاہ دشمنون نے اُن کو اسوقت گھیر کر بھالون کی انی سے چھید لیا اور اُنکے منھ پر
بہت سے زخم لگے اور وہ نیزون کو توڑ ڈالتے تھے اور اپنے چہرے سے لہو پونچھتے تھے تاآنکہ گھوڑے نے اُن کو زمین
پر گرا دیا یعنے وہ اپنے گھوڑے سے زمین پر گرے اور آواز دی وَا شَوْقَاهُ اِلَيْكَ يَا بْنَ مِقْدَادٍ یعنی اے ابن مقداد
مین اسوقت تمھارا بکمال مشتاق ہون بعد ازان ہنسے اور کہا مرحبا اور مر گئے رحمہ اللہ تعالی پھر یہ حال دیکھکر ہم کو یقین
ہوا کہ ہم سب لامحالہ موت کی ملاقات کرینگے اور یہین قیامت بپا ہوگی بعد ازان یکایک غبار نمودار ہوا جب وہ
ہٹا تو نشان ہاے لشکر اسلام نظر آئے اور جماعت مسلمانون کی ظاہر ہوئی اور آگے آگے اُس قوم کے قعقاع بن عمرو
التیمی ہراول تھے اور اُنکے ہمراہ مسیب بن نجبة الفزاری و سمرة بن جندب و فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان
با دیگر اولاد ہاشم و اولاد عبد المطلب و دیگر سرداران قبیلہ اوس و خزرج و نیز غانم بن عیاض اشعری مع اپنے ہمراہیان
امرا و اکابر کے موجود تھے چنانچہ ان لوگون نے دشمنون کو ذری مہلت نہ دی اور آتے ہی فوراً انپر یکبارگی حملہ کر دیا یہانتک
کہ انپر غالب آئے اور بولیاص مارا گیا اور بہت سے بطریقان بطلیوس جو بولیاص کے ہمراہ تھے وہ سب مارے
گئے اور روم بھاگ نکلے اور مسلمانون نے ان کا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے جاتے
تھے یہان تک کہ وہ اہل ہزیمت لب بحر یوسفی پہونچے تو اُنھون نے اپنے تئین مضطربانہ دریا مین ڈالدیا کہ مردمان
کثیر اُنمین سے ڈوب گئے اور اس معرکہ مین وہ لوگ تقریباً چار ہزار آدمی قتل ہوے اور قریب بارہ سو کے گرفتار
ہوے اور باقی بطلیوس کی طرف بھاگے رات کو توجابجا چھپے رہے پھر بطلیوس کے پاس پہونچے اور اسکو اس شکست و تباہی کی

خبر دی یہ سنکر زمانہ اُسپر تنگ ہوگیا اور اسکے سینے نے تنگی کی اور اپنے امر مین متفکر ہوکر تیاری و فراہم آوری سامان
جنگ کا کرنے لگا **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا یہ ماجرا تو یہان ان لوگون کا تھا اور وہان اہل طبندی و اہل اسنا
کہ ہنوز اُنھون نے نہ خروج کیا تھا اور نہ قتال کی تھی اسلیے کہ ان کو وہ ساری خبرین پہونچی تھین اور اُنکے ساتھ اکثر بطارقہ و امرا
تھے تو وہ سب اپنے بطریق رئیس سے سوال قتال کرتے تھے اور وہ رئیس نصرانی تعاومی تھا اور اُس کا نام لوص تھا اور اسی کا وہ شہر
تھا جسمین وہ رہتا تھا چنانچہ اُسنے قتال سے انکار کیا پھر جس وقت اسکو خبر اہل ہزیمت کی پہونچی تو لوص اپنے شہر سے
نکلا اور اُسکے ساتھ اہل شہر سے ایک جماعت تھی پھر لوص مع اپنے ہمراہیونکے پاس مسلمانونکے آیا اور صلح کی درخواست
کی تب مسلمانون نے صلح منظور کی و بعد ازان باشندگان شہر اسنا کے جتنے لوگ بازاری و رعایا تھے وہ سب اپنے عیال و اطفال کو
لیکر نکلے اور مسلمانونکے پاس آکر اُنکے آگے زار و نالہ کرنیلگے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ قوم رعیت ہین اور اپنے امور مین مغلوب و
زبردست ہین پس اب ہم تمھارے ذمی اور تمھاری رعیت ہین مسلمانون نے کہا ہم تم کو امان دیتے ہین بشرطیکہ تم اُن لوگون کو
بتادو جو تمھارے یہان بھاگے ہوے چھپے رہے یعنے ہمراہیان بولیاص معرکہ قتل سلیمان بن خالد مین شریک تھے تب ان رعایا
طبندی و اسنا نے اس شرط کو قبول کیا اور اہل اسلام اُن لوگونکی گرفتاری کو شہر طبندی و اسنا مین گئے آخر اُن رعایا نے
گھرون مین گھس گھس کر رومیون کو پکڑ کے مسلمانونکے حوالہ کیا پھر اسیطرح ہر ایک نصرانی رومی کو پکڑ پکڑ کے مسلمانون کے
سپرد کرتے تھے یہان تک کہ تہ خانون اور غارون سے جہان مسلمان قیدیون کو وہ لوگ بند رکھتے تھے اور دیگر مکانات سے
وہ سب قریب پندرہ سو آدمی کے گرفتار ہوے پھر جسوقت یہ سب قیدی روم کے نصرانی فراہم کیے گئے اُسوقت غانم بن عیاض
نے حکم انکے قتل کا کیا اُس ٹیلے پر جو وہان معروف بکوم تھا بعد ازان مسلمانون نے قتلگاہ کی طرف مراجعت کی پھر وہان جب
سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد و عبید بن الدار کی نعشون کو دیکھا تو بہت روے اور وہ امرا جو اُنکے ساتھ مین شہید ہوے
تھے اُنکے لاشے بھی دیکھکر بہت محزون و مغموم ہوے چنانچہ عمر بن یاسر نے تعزیت مین سلیمان بن خالد و عبداللہ بن مقداد رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کی اور اُنکے ہمراہیون کی سوگواری مین ان اشعار سے مرثیہ پڑھا شعر

ثُمَّ اِنْدَبِی یا عین فقد الحبیب
وَابْکِی سُلَیْمَانَ بَلَا تَنَفِّی
اِنْ سل مِنْ غمدِ القضیبِ
فیا حمامُ الایکِ نوحی اِذا
لعلّ ان تبلی بدمعٍ صبیبِ
واندبی الامراءَ من بعدهم
اجنادہ الاندن ال اھل الصلیبِ

وَابْکِ المقتولَ غداً فی الفلا
فامرہ واللہ امرٌ عجیبُ
وتختشی الاعداءُ من باسِہ
علی فتیً قد کان غصناً رطیبُ
واخبری المقدادِ من بعدہ
وکلّ قرمٍ فی المعامع مصیبُ
قد کنتُ النا جیُّنا عامدًا

اَیا عینُ جودی بالدّ ماءِ الصبیبِ
فجندلا وسط الفیافی غریبِ
قد کان لا یکفر بکلّ العدا
لوانّھم اعداد دملِ الکثیبِ
واعلی خالداً بما قد جری
بانّ عبدَ اللہ اضحی سلیبِ
لا التقی البطلُ خیراً ولا
یومَ الوغا من کلّ کلبٍ مریبِ

وَحَقِّ مَنْ اُعْطٰی لَنَا النَّصْرَ جَهْرًا وَمَنْ لُطْفِهٖ اَحْرَقْنَا اللَّهِيْبْ	فِیْ کُلِّ وَادٍ ثُمَّ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ۔ لَنَاخُذُ الثَّارَ مِنْ جَمْعِهِمْ
	ای آنکھ بارش کر اشک خون نابہ کی اور نوحہ کر اے آنکھ گرم ہونے یعنے مرجانے

حبیب کا اور ماتم داری و ماتم پرسی کر ان مقتولون کی جو کل کے روز یعنے کل سے صحرا مین پڑے ہوے ہین میان میدان کے بیوطن اور بکا کر سلیمان بن خالد پر اور دو رنہ ہو یعنی کمی و کوتاہی نہ کر گریہ کرنے مین کیونکہ واقعہ اسکا عجیب ہے وہ ایسا تھا کہ اندیشہ نہ کرتا تھا سارے دشمنون سے اگر کھینچ لیتا تھا اپنے نیام سے اپنی تلوار کو اور ہیبت مین آجاتے تھے تمام اُسکے رعب سے اگرچہ وہ لوگ شمار ریگ تودہ کے ہوتے تھے ای طائران شاخ اب نوحہ کرو اس جوان پر جو شاخ تازہ تھا اور اے حمام ای کبوتر خالد کو خبر کر اس سرگذشت کی شاید کہ وہ بکا کرے اشک خون چکان سے و بعد ازان خبر دے مقداد کو اس بات سے کہ عبداللہ مسلوب و بیجان ہوگیا اور ای آنکھ بعد اُنکے نوحہ کر ان امرا کیلیے کہ وہ سائر بزرگوار سختیون مین مبتلاے مصیبت ہوے نہ ملاقات کرے گا یعنے نہ پہونچے گا بطلوس خیر کو اور نہ اُسکی فوجین فرمایہ جو اہل صلیب ہین کمینگاہ مین پوشیدہ رکھا لشکر کو بعہد روز دغا کے کہ وہ سب سگان بشک در افتادہ تھے اور قسم ہو اس خدا کی جس نے ہمین نصرت عطا کی ہے ہر ایک وادی اور ہر ایک مواقع مین اور فتح قریب و نزدیک والی بخشی ہے البتہ ہم ان سب سے اپنا کینہ اور عوض خون کا آشکارا لیوینگے اور حرارت آتش سوزان کو بجھا دینگے یعنے اپنے دل کی آگ بھڑکی ہوئی کو ٹھنڈھا کرینگے اور **واقدی** علیہ الرحمۃ نے کہا کہ غانم رضی اللہ عنہ نے اس قتلگاہ مین لاشین شہدا کی جمع کرا کے انھین کے لباسہاے خون آغشتہ اور لہو بھری زرہون مین دفن کردین اور کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ وہ شہدا جو راہ خدا یعنے جہاد مین مارے گئے ہین وہ روز حشر اسطرح محشور ہونگے کہ اُنکے زخمون سے خون ٹپکتا ہوگا اور رنگ مثل رنگ خون تازہ کے ہوگا اور بُو اسکی بوے مُشک ہوگی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ پھر غانم بن عیاض بعد دفن شہدا کے نزدیک ایک ٹیکرے کے قیام پذیر ہوے اور امراے لشکر دریا کے کنارے کنارے ترائی کی بستیون پر تاخت و تاراج کرتے تھے اور عدی بن جابر بن عبداللہ الانصاری و ابو ایوب و مسیب بن نجبتہ الفزاری نے باجمعیت ہزار سوار کے اہل شروند پر دوڑ ماری اُسوقت انکی طرف ایک بطریق راس الجاہل کا اور ایک بطریق اہریت کا پانچہزار سوار سے نکلے اور نزدیک دامن کوہ کے قتال شدید برپا ہوئی اور یہ خبر غانم بن عیاض کو پہونچی تو انھون نے ایک دوسری جماعت ہزار سوار کی ہمراہ ابن المنذر اور فضل بن عباس اور مرزبان کے اُن کی طرف روانہ کیا پھر جب روم نے یہ حال دیکھا تو اُنکے دلون پر رعب غالب ہوا کیونکہ اُنکے درمیان یعنے ان لوگون سے حرب عظیم ہو چکی تھی بعد ازان فضل بن عباس نے قصد بطریق جاہل کا کیا آخر ایک ضربت ہاشمیہ اُسکے سر پر ایسی ماری کہ اُسکے خود سر تک کاٹ گئی اور گلے تک اُتر آئی کہ خشخشہ شمشیر یعنے کرکرانا تلوار کا اُسکے دانتون سے سنائی دیتا تھا اسوقت فضل نے تکبیر کی اور اُنکی تکبیر سنکر سب مسلمانون نے آواز تکبیر بلند کی اور وہ بطریق زمین پر گر کر خاک و خون مین تڑپنے لگا اور

مرگیا و فضل بن عباس کہ شہسوار بہادر و جوانمرد دلاور تھے تو درمیان گروہ مشرکون کے گھس گیے اور انھون بڑی دلیری سے مقاتلہ کیا اور مرزبان نے بطریق شردنہ پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور ابن المنذر[1] اور بطریق اہریت کے حملہ آور ہوے تا آن کہ اسکو تہ تیغ کیا آخر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو اپنے پس پشت پسپا ہوے اور فرار پکڑا اور مسلمانون نے اُن کا پیچھا کیا کہ قتل کرتے ہوے اور اسیر کرتے ہوے اور لوٹتے ہوے مقام دیرا ور اہریت تک چلے گئے اور اُنمین سے اکثر دریا مین گر کر ڈوب گئے اور ایک ہزار پانسو سوار مارے گئے اور پندرہ سو گرفتار ہوے اور ایک جماعت رومیون لی ورنصرانیونکی شہر جابل مین پناہ گزین ہوئی اور اس شہر کا حصار بہت ہموار تھا تا آنکہ مسلمانون نے سات روز تک اُسکا محاصرہ کیا و بعد ازان پھاٹک اسکا جلا دیا اور اندرون شہر داخل ہوے اور دیوار ونکو گرا کر مکانون کے اندر سے لوگون کو نکالا اور اس شہر کو کھود کر مسمار کردیا کہ ابتک وہ ویرانہ ہی و بعد ازان نصاری اہل شہر شردنہ و ہرایت اپنے گھرون سے نکلکر مسلمانون کے پاس آئے اور صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کیا اور مرۃ الکلبی کو مع اُنکے دوسو اصحاب کے اپنے یہان اُتارا اور ابن ابی عمرو بن العاص نے مع دوسو سوار کے بمقام پر قیام کیا جو بنام مزد بنا سے خالد معروف ہی اور اکثر مسلمانون نے دریا کی طرف گذر کیا اور عامر مع دوسو سوار کے بہ مقام عبرتب مین فروکش ہوے جو قریب طبندی اور اسنا کے اور نزدیک ببا القریہ یعنے قریہ ببا سے نزدیک ہے اور غانم بن عیاض رضی اللہ عنہ نے مابقیہ لشکر وہان سے کوچ کیا اور **راوی** نے کہا پھر جسوقت جمعیت مسلمانونکی کامل ہوئی تو غانم نے اپنے سامنے آگے آگے مسیب بن نجیبۃ الفزاری و عباس بن مرداس السلمی و فضل بن عباس الہاشمی و عامر بن عقبۃ الجہنی و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث کو بجماعت پندرہ سو سوار کے روانہ کیا چنانچہ یہ لوگ چلتے جاتے اُس مقام تک پہونچے جو بنام جرنوش معروف ہی اور وہان ایک قلعہ و دشت بطلوس کا تھا اور یہ معمول تھا کہ زمانہ ربیع یعنی موسم بہار مین وہان گرد اس قلعہ کے خیمہ ڈیرے بطلوس کے بپا ہوا کرتے تھے اور وہین اسکے پاس بطارقہ و روساے بلاد مجتمع ہوتے تھے اور وہین چند ماہ مقیم رہتے تھے پھر وہان سے اپنے اقلیم قلمرو مین دورہ کرتے ہوے طرف بیت الخلافت بجنسا کے مراجعت کرتے تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ لوص نے اپنا ایلچی پاس بطلوس بادشاہ کے بھیجکر مدد لشکر بسر کردگی ایک بطریق کے طلب کی یعنی حبیب مسیب وغیرہ مع جیش بمقام جرنوس وارد ہوے تھے اسی زمانہ مین لوص نے بطلوس سے درخواست فوج کمکی کی تھی اور یہ لوص وہ ہی جس کا ذکر ابھی اوپر مذکور ہو چکا ہی کہ اُسنے مسلمانون سے مصالحہ کرلیا تھا غرضکہ بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام شلقم تھا مع لشکر پاس لوص کے روانہ کیا اور اسی شلقم کے نام سے ایک شہر بھی اسی کا بسایا ہوا قریب بجنسا کے واقع ہی کہ وہ وہین کا بطریق و مالک تھا اور یہ فوج جو اُسکے ہمراہ ہوئی تو دس ہزار سوار کی جمعیت تھی **راوی** کہتا ہی مجھ سے روایت کی مسلم بن سالم الیربوعی نے بواسطہ شداد بن مازن کے طارق بن ہلال سے اور طارق شریک خیل عباس بن

[1] ابن المنذر یعنے نعمان بن المنذر ۱۲

مرداس السلمی تھے تو اُنھون نے کہا جس عرصے مین ہم لوگ قریب جرنوس چلے جاتے تھے یکایک ہم نے ایک گرد اُڑتے دیکھی اور اُسوقت پہر دن چڑھا تھا آخر ہمنے تامل وغور جو کیا تو دس نشان لشکر کے اور دس صلیبین نیچے نظر آئے اور ہر ایک صلیب مانند تارے کے چمکتا تھا اُسوقت ہم لوگون نے بقصد حملہ اپنے ہتھیار سنبھالے اور وُہ لوگ بھی ہمارے مقابلہ پر مستعد ہوگئے اور بیدرنگ ہمپر حملہ آور ہوئے پھر ہمنے بھی اُنپر حملہ کیا اور اُن لوگون نے ہمین گھیر لیا کیونکہ وہ دس ہزار تھے اور ہم ہمگی پندرہ سو تھے چنانچہ رومیون نے قتال شدید برپا کی اور اپنی زبان مین غوغا کرنے لگے اور اپنے کلمات کفر کا اعلان کرتے تھے اُسوقت ہمنے صبر جوانمردانہ کیا اور اُس ہنگامہ مین ہمنے قتال مرگ کا مقاتلہ کیا یعنے موت کا سامنا کیا فَلِلّٰہِ دَرُّ غَانِمِ بْنِ عُقْبَةَ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ نَجِیَةِ الْفَزَارِیِّ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَزِیَادِ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانِ یعنے حق تعالے حسنات اُن کے زیادہ کرے کہ اُنھون نے اس معرکہ مین بڑی شدت و زورآوری کی قتال کی اور فضل اپنے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ سرخ باندھے تھے اور اسی طرح کی دستار زیاد بن ابی سفیان بن الحارث بھی باندھے تھے جس طرح اُن دونون کے عم بزرگوار حمزہ باندھا کرتے تھے پھر اُن دونون نے اُس روز قتال موت کی قتال کی اور دونون مرگ سے دوچار ہوئے اور ایک ساعت نہ گزری تھی کہ عین شدت گرمی وہنگامۂ حرب مین غانم بن عیاض الاشعری مع جیش ہمراہی کے ہمارے بر سر وقت آپہونچے اُسدم ہمارے دل قوی ہوگئے تب ہم تکبیر کہنے لگے اور اُنھون نے بھی ہماری تکبیر کے جواب مین تہلیل وتکبیر کی اُس آن فضل بن عباس بطریق شلقم کی طرف آگے بڑھے اور شلقم بڑا شہسوار و سخت حملہ آور تھا اور اُسوقت اُسکے تن پر خلعت دیباج زربافتہ کا اور کمر پر منطقہ زرین مرصع بجواہر بندھا تھا اور اُسکے سر پر عصابہ یعنے سرپیچ جواہرنگار لپٹا تھا اور اُسکے ہاتھ مین سونے کی سانگ تھی کہ وہ تیس (۳۰) بالشت سے درازتر تھی اور وہ کبھی تو تلوار کا وار کرتا اور کبھی اُس برچھی سے حرب کرتا تھا پھر جب فضل نے اُسکی ایسی چالاکی دیکھی اور اُن کو گمان ہوا کہ مجھپر حملہ کیا چاہتا ہی تو اُنھون نے اپنی چابکدستی سے خود اُسپر بحملہ سبقت کی اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے

ومن اتی بجیشنا معادیا
کان لہ الرب العظیم واقیا

ابشر لقد وافاک اسد ضائر
من کل کلب کافر طاغیا

یا ایھا الکلب اللعین الطاغیا
یجل سیف فی عداتہ ماضیا

یعنے اے سگ لعین سرکش اور اے وہ شخص جسنے ہمارے لشکر مین مکرر عود کیا ہی یا یہ کہ وہ کون ایسا شخص ہی جو ہمارے لشکر مین دوبارہ عود کرنیوالا ہی خوش ہو کہ تجھپر مشرف ہوا ہی شیر ژیان بکمال تیزی شمشیر کے اپنی عداوت گزشتہ مین اُس شیر کا ایک پروردگار عظیم الشان نگہبان ہی ہر ایک سگ کافر نافرمان سے اور راوی کہتا ہی کہ ابیات فضل کے تئین شلقم کچھ نہین سمجھا اور حملہ کیا پھر وہ دونون باہم آویزش وچالش کرنے لگے پھر اُسنے جو ضرب لگایا

فضل اُسکو بچا گئے اور جو وار کیا خالی دیا آخر فضل نے مُڑ کر اُسکے ہاتھ سے نیزہ چھین لیا اور اُسپر ایک ایسا وار قرشیہ کیا اور ایسی ضربت ہاشمیہ ماری کہ سر دھڑ سے جدا جا پڑا اور اُسکو جو دیکھا تو وہ گھوڑے سے نہ گرا تھا تب اُسکے قریب پھر آکر دیکھا تو تن بے سر تھا اُس گھڑی ایک اور سوار مسلمانون مین سے جسکا نام زہیر تھا اُسکے پاس آکر دیکھنے لگا فَجَدَاهُ مُکَلّباً بکَلَالِیْبَ فِی سَرْجِہٖ یعنے زہیر کو معلوم ہوا کہ میخین آہنی یعنے کیلین بشکل پنجہ جو زین مین جڑی تھین تو وہ جثہ بے سر مکلب و مکبل یعنے مربوط اور بندھا تھا پھر جب زہیر نے اُن کلالیب یعنے کیلون کو کھینچ لیا تو فوراً جسد بے سر مانند ریگ کے زمین پر گر پڑا اور تاج زرین و منطقہ لاجوردی اُسکا جو خون آلودہ پڑا تھا تو فضل نے زہیر سے کہا کہ سلب و رخت مقتول کا جو میرے لیے ہے وہ تو لے لے اُسنے کہا لا اعدمنا اللہ مکارِمکم یا بَنِی ھَاشِم یعنے مین آپکی عطا کو واپس نہین کرتا ہون اے اولاد ہاشم تمھاری نیکوئیان و کریم بخشیان خدا ہی کے لیے ہین بعد ازان فضل نے اوس پر باگ پھیری تو اُسکو بھی قتل کیا اور اسی طرح ہر ایک افسر لشکر اسلام نے ایک ایک بطریق جنود کفر کو قتل کیا اور جملہ مسلمانون نے یکبارگی حملہ کر کے جمعیت اعدا کو پراگندہ کر دیا آخر وہ سامنے سے بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا کہ قتل و اسیر و غارت کرتے ہوئے بحر یوسفی تک پہونچے اور اُنکو اُس مقام مین جا ڈالا جو قریہ شاتولہ سے قریب تھا اور ایک جماعت اُن مین سے اندرون ایک قلعے کے جا گھسی جو وہان دشت مین واقع تھا اور مسلمانون نے اُسکا محاصرہ کیا اور بالآخر پھاٹک جلا کر اندر داخل ہوئے اور مکانون کی دیوارین گرا کر جو کچھ مال و اسباب تھا نکال لیا اور رومیون سے ایک جم غفیر قتل ہوئے جو قریب تین ہزار کے تھے اور تقریباً ایک ہزار آدمی اسیر ہوئے اور مسلمانون مین سے ہشتاد و ہشت مرد شہید ہوئے اور اُن اکابر شہدا مین سے ہر ایک اپنی فرودگاہون مین متصل شہر طنبدی حوالی مین شہر ربوط کے فروکش تھے اور یہ زیادہ بڑے دوستدار سلیمان بن خالد بن الولید رحمہ اللہ کے تھے تو اُنھون نے خالد بن الولید کو برسم تعزیت سلیمان اُنکے فرزند کے ایک نامہ لکھا اس مین ان ابیات کو مندرج کیا

اشعار

یا خالد ان هذا الدهر فجعنا

فی سید کان یوم الحرب مقداما	مجندل الفرس فی الھیجا اذا اجتمعت	والصنادید یوم الحرب ضاما
یا طول ما ھدم الاعداء بصارمہ	ونالھم منہ تنکیسا وارغاما	لا یملك الصند من ابطالنا املا
ان حاز ما علی القصاص من صمصامها	کانہ اللیث وسط الغاب اذ وردت	لہ العاد علی الاشبال قد حاما
یا عین جودی بفیض الدمع منك دیما	واندبی فارسا قد کان ضرغاما	والسید اللبیب عبد اللہ قد حکمت
بہ المنایا وحکم اللہ قد داما	بجل الفتی المقداد خیر فتی	قد کان فی ملتقی الاعداء ھجاما

یعنے اے خالد ہر آئینہ اُس زمانے نے ہمکو دردمند کیا مصیبت مین اُس سید و سردار کے جو روز معرکہ مقدم الجیش تھا غلبہ و حملہ کرنے والا نوع فارس روم کا جنگ مین جسوقت وہ سب مجتمع ہون اور اُنکے صنادید و سردارون کے لیے روز حرب حقام جنگ آور تھا اور غالب زبردست کیا ہی ہلاک کیا دشمنون کو اپنی تلوار سے کہ پہونچی انکو اس سے

سر اسر نگونساری و فرسودگی بنی ہتا کہ کوئی سردار جو ان مرد ہمارے دلاوروں میں سے کسی اپنی امید پر بالکل قادر نہو گا اگرچہ اپنے بازو کو قصاص میں تلوار سے روکیگا اور وہ گویا کہ شیر تھا درمیان بیشہ ہنر کے جسوقت وارد ہوتی تھی اُسکے پاس جماعت دشمنوں کی اور بچوں و یتیموں پر حمایت و مہربانی کرنیوالا تھا اے آنکھ خونباری کر اپنے چشمہ ہائے اشک سے اور نوحہ کر اُس شہسوار پر جو شیر جبار تھا اور وای آنکھ گریہ کر سردار دانشمند عبداللہ کے بیٹے پر جسکو مرگ نے اپنے تحت حکم کر لیا اور حال یہ ہی کہ حکم الٰہی ہمیشہ جاری ہی اور برترین جوانمردوں کا مقدار ہی کہ جسکا پسر بہترین نوجوان تھا وہ مقابلہ دشمن میں ان پر ہجوم و زنعہ لانیوالا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ جسوقت نامہ زیاد بن المغیرہ کا پاس خالد بن الولید کے پہونچا تھا تو اُسوقت وہ اسیروں کو رہا کر رہے تھے اور اہل بلاد اُنکے پاس حاضر آئے تھے اور جنتھوں رسالی وغیرہ پر اُنھوں نے مصالحہ کیا تھا وہ سب حاضر لائے تھے اور تیاری روانگی عبدالرحمٰن بن ابی بکر و عبداللہ بن عمر و بن الخطاب و عقبہ بن نافع الفہری و زبیر وغیرہ کی ہزار سوار سے کرتے تھے بارادۂ سرزمین مصر کے جو بنام فرد قیوم کے معروف ہی اور ذکر اُسکا اپنے محل پر تمام پر آویگا انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ جسوقت وہ نامہ خالد کے مطالعہ میں آیا تو وہ بیہوش ہو کر بے اختیار زمین پر گر پڑے اور غش کر گئے پھر جب ہوش میں آئے تو استرجاع کیا یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ کلمات زبان پر جاری کیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَحْتَسِبُ سُلَيْمَانَ إِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا وَّذُخْرًا وَّأَعْقِبْنِيْ عَلَيْهِ صَبْرًا وَّأَعْظِمْ لِيْ بِذٰلِكَ أَجْرًا وَّلَا تَحْرِمْنِيْ الثَّوَابَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - ترجمہ یعنے توانائی و قوت طاعت و تقویٰ کی حاصل نہیں ہوتی مگر بتوفیق خدائے برتر و عظیم الشان کے اور ہم خدا ہی کے عبد و مملوک ہیں یعنے اُسی کے ہیں اُسی کی طرف رجوع و بازگشت کرینگے اے ہمارے پروردگار میں چشمداشت اجر و ثواب کی باعث سلیمان کے تیری طرف رکھتا ہوں اور اے ہمارے پروردگار اُسکو ہمارے لیے اجر و ذخیرہ آگے بھیجا ہوا مقرر کر اور مجھے اُسکے پیچھے اُسپر صبر کرنیوالا رکھ اور میرے لیے اس امر میں اجر عظیم عطا کر اور مجکو ثواب سے محروم نہ رکھ بسبب اپنی رحمت کے اے بڑے رحم کرنیوالے زیادہ تر جمیع رحم کرنیوالوں سے اور خالد نے اُس جوش غم میں یہ کہا کہ میں اسکے بارے میں یعنی سلیمان کے عوض خون میں صناوید کفار سے ہزار سردار کے ساتھ مواخذہ و مکافات کرونگا اور اُنکے نام آوروں اور شہسواروں کو قتل کرونگا اور میں حق تعالیٰ سے امیدوار ہوں کہ بدلہ اس خون کا لوں انشاء اللہ تعالیٰ اور بطلوس کو میں ضرور ضرور قتل کر دونگا بدترین کشتنی یعنے بُرے طور کے قتل سے تو اس صورت میں شاید میں اپنے سینۂ سوزان کو تسکین دوں اور حرارت جگر کو بجھاؤں اور کیا عجب ہی کہ میرے ہاتھ سے اُسکا دیار دیار خراب و ویران ہو اور اُسکے لشکروں کو شکست ہو اور اُسکی مملکت کو زوال ہو اور اُسکے اشک سوزان گرم تر آخر گرسے اُسکے عارض پر پیاپے رواں ہوں بعد ازاں استرجاع کرینگے اور یہ ابیات اُنکی زبان پر جاری ہوئے اشعار

جدی مدمعی فوق المحاجر منهل	وحر فؤادی من جوی البین یشتعل
[illegible]	

فلیت بشیر البین لاکان قد وصل
لقد کان بدر زائد الحسن طالعا
ذا قام سوق الحرب لا یعرف البدل
وعیشک تلقاهم صراغی علی الثری
یا بیض ماضی الحد فی الحرب مستطل
لاقتل منهم فی الوغا الف سید

سابکی علیه کل ما امسی ملسا
فاصبح بعد العز و الزهر قد افل
احاطت به خیل اللئام باسرهم
علیهم یسوق الطیر و الوحش محتفل
وحق الذی حجت قریش ببیته
ذا اسلم الرحمن واتسع الاجل

وما اتبسم الصبح المنیر وما اتهل
وکان کریم العم و الخال سیدا
وقد مکنوا منه مهند والاسل
واسقالوا اننی کنت حاضرا
وارسل طه المصطفی غیابة الامل

ترجمہ قولہ مدمع منهل اشک روان یعنے جاری ہوئے میرے اشک روان اوپر رخسارون کے اور حرارت میرے جگر کی سوزش غم جدائی سے مشتعل ہو اور دل میرا سرگشتہ ہی جبسے مین نے اُسکی خبر مرگ سنی ہی کاش کہ خبر دینے والا میرے پاس نہ پہونچتا اور قریب ہی کہ مین ہمیشہ اُسپر رویا کرونگا جسوقت شام ہوگی اور جب شگفتہ ہوگی صبح تابان اور جب خندان ہوگی یا جب وقت اُسکا عا وزاری کا ہوتا ہی وبتحقیق کہ وہ بدر منیر زائد حسن وجمال طالع تھا سو وہ بعد تابندگی ودرخشندگی کے غروب ہوگیا اور وہ کریم العم تھا یعنے جسکا عم بزرگ ہو اور وہ کریم الخال تھا جسکا خال یعنے برادر مادر جسکا بزرگ تھا اور وہ خود سردار تھا اور جسوقت شدت جنگ بپا ہوتی تھی تو وہ ہراسان نہوتا تھا اور جبکہ گھیر لیا اُسکو خیل لئام نے سب ملکر تو بعد قتل اُسکے مالک ہوئے اُسکی شمشیر وسنان کے یعنے اُسوقت حوصلہ تیغ زنی کا ہوا اور ای مخاطب قسم ہی تیری زندگانی کی کہ اُسنے دشمنون کے کشتے کے پشتے زمین پر ڈال دیے تھے تو اُنپر ہجوم کرتے تھے طائران ہوا پرے کے پرے اور وحشیان صحرا قطار قطار ہاے افسوس کاش مین وہان موجود ہوتا تو مین دست دراز ہوتا یعنے مین اُنکا قاتل ہوتا بشمشیر بران جو حد تیزی سے گزرجانیوالی ہی جز مین اور قسم ہی اُس خدا کی جسکے خانۂ کعبہ کا قریش حج وطواف کرتے ہین اور جسنے بھیجا ہی طہ کو یعنے مصطفےٰ کو جو نہایت مرام ہی یا یہ کہ جسنے طہ بھیجی ہی مصطفےٰ کو جو تمہارے مقاصد ہی البتہ مین قتل کرونگا ان دشمنون سے ہزار ہزار کو اگر خدا مجھے زندہ و سالم رکھیگا اور اجل مجکو مہلت دیگی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ پھر امراء واکابر پاس خالد کے آئے یعنے بعد روز نامۂ زیاد کے اعیان مسلمین اُنکے پاس آتے تھے اور پرسا سلیمان کا دیتے تھے اور اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے یہ کلمات تعزیت کہتے تھے اعظم الله لك اجرا واعقبك علیه صبرا وجعله لك غدا فی المعاد ذخرا یعنی حقتعالے تمہارے اجر کو عظیم اور زیادہ کرے اور اُسکے پیچھے تمکو اُسپر صبر کرنیوالا رکھے اور اُسکو تمہارے لیے فردا ے قیامت کو روز حشر ذخیرہ حسنات کا کرے اور پھر کہنے لگے کہ ہمسے وہ قوم معدوم مفقود ہوگئی ہین جنکے باعث ہمارے دل ہماری وحشت سے رمیدہ اور جراحت سے رسیدہ ہین اور ہم اُنکے قتل ہونیسے نعزان خاطر پریشان ہین اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور اسی طرح لوگ پاس مقداد کے گئے اور اُنکے فرزند عبد الله کی تعزیت کی اور یہ خبر مصر مین عمرو بن عاص کو بھی پہونچی کہ وہ وہین مقیم تھے تو اُنھون نے خالد اور مقداد کو ماتم پرسی کے خطوط لکھے اور خبر شہادت سلیمان وعبد الله کی مدینے مین پیشگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ کے بھی گئی تو اُنھون نے

اور سائر اصحاب مثل علیؓ بن ابیطالبؓ و عثمانؓ بن عفان و طلحہ بن عبداللہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم جو مدینے مین حاضر و موجود تھے ان سبنے استرجاع کی یعنے عالم حزن والم مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے تھے اور صحابہ نے بھی خطوط ماتم پرسی کے خالد و مقداد کو لکھے تو جو کچھ اُنمین کلمات بصبر لکھے تھے اور جو ثواب و اجر اُنکے حق مین مرقوم تھے اُس سے خالد و مقداد کے دل کو طمانینت و تسکین حاصل ہوئی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ یہان ماجرا اہل سلام کا تو یہ تھا اور اُدھر بطلوس کو جب خبر آمد عرب کی طرف مدینہ بھنسا کے تحقق ہوئی تو اُسنے دروازہ خزانے کا کھلوا دیا اور زر و خلعت و ساز و سلاح و زرہ و خود وغیرہ دینا و بانٹنا شروع کیا اور بطریقون وغیرہ امرا پر تقسیم و تفریق جماعات عساکر کی کرنے لگا یعنے ہر ایک بطریق و رئیس کو افسر و سالار ایک ایک جماعت کا مقرر کیا اور وہان پر ایک مکان مقفول تھا اُسمین کتبے تھے جنمین صفات و اسماے عرب لکھے تھے سو بطلوس نے دروازہ کھولے جانیکا حکم کیا کیونکہ اُسکو گمان تھا کہ اندر اس مکان کے ذخیرۂ مال ہے مگر اُسکے کھولنے سے قسیسین و رہبان یعنے علماے نصاریٰ و یہود نے بادشاہ کو منع کیا مگر اُسنے امتناع پر التفات نہ کی اور اُسکو کھلوایا تو اُسمین سواے صفت و اسماے عرب کے اور کچھ نہ پایا جیسا ہمنے اوائل کتاب مین ذکر کیا ہی و بعد ازان بطلوس کنیسہ مین گیا اور اپنے تخت پر جلوس کیا اور گرد بگرد اُسکے جماعت بطریقون کی حاضر تھی تب اُسنے اپنے امر مین مشورہ اور استفسارہ کیا اُسوقت اُن مین سے ایک شیخ بزرگ راہب اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ اُن لوگون مین مطاع و مسموع الکلام تھا یعنے وہ سب اُسکی اطاعت کرتے تھے اور اُسکا کہنا مانتے تھے اور وہ بزرگ سن تھا کہ عمر اُسکی ایک سو بیس برس کی تھی اور اُسوقت وہ جبہ سیاہ پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان گوشہ دار اور ہاتھ مین عصاے آبنوس مکلل بعاج و زر یعنے جسمین ہاتھی دانت اور سونا جڑا تھا اس زی و زینت سے وہ قریب ہیکل کے آیا (ہیکل بناے بلند عبادتگاہ ترسایان) اور ایسے الفاظ سے کچھ کلمات اپنی زبان پر لایا جو مفہوم نہوتا تھا و بعد ازان وہ کہنے لگا کہ ای اہل دین نصرانیہ اور ای بنی ماء المعمودیہ یعنے اولاد قوم آب پاشیدہ و آب ترشدہ (یہ کنایہ ہی عمل نصاریٰ سے کہ جب جبکو کرشتین بناتے ہین تو اُسپر عمل آبپاشی کا کرتے ہین اور اس عمل کو وہ بپتسما کہتے ہین) پھر یہ خطاب کرکے اُسنے کہا کہ دولت و سلطنت تمھاری اس زمانے تک قائم تھی اور کلمہ کلام تمھارا عنداللہ و عندالناس مسموع و پذیرا رہا جبتک کہ تم نیک کامون کا حکم کرتے رہے اور بُرے کامون سے منع کرتے تھے اور رعیت مین رعایت عدالت رکھتے تھے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتے تھے اور اُس سے اُسکی داد دلاتے تھے اور درمیان ناتوان و توانا کے انصاف کرتے تھے اور نادار و بینواؤن سے انس و مواسات رکھتے تھے اور مال مردم پر دست درازی نہ کرتے تھے اور زناکاری سے خوف و پرہیزگاری رکھتے تھے تو اُسوقت تک دولت و حکومت تمھارے لیے تھی اور قلوب رعایا کے تمھاری طرف مائل تھے اور وہ تمھارے حق مین دعاگو تھے کہ بادشاہت تم مین تھی اور اب تم نیک کامون کا حکم نہین کرتے اور بُرے کامون سے باز نہین رکھتے اور نہ خود باز رہتے ہو اور رعیت پر ظلم اور احکام مین تعدی اور حکم

برخلاف حق کے کرتے ہو اور حق ضعیف و عاجز کا قوی زورآور سے نہین دلاتے ہو اور اموال رعایا پر دست اندازی کرتے ہو اور فسق و فجور تم مین فاش و بالاعلان ہوگیا ان وجوہ سے دل رعایا کے تم سے پھر گئے اور اُنھون نے دست بدعا و زاری تمپر پیش خدا دراز کیا اور حال یہ ہی کہ دعا مظلوم کی مستجاب ہوتی ہی اور کثرت ظلم کی خراب کرتی ہی پس قریب ہی کہ یہ نعمتین تمھارے ہاتھون سے چھین جاوینگی اور غیرون کے ہاتھ لگین گی اور بسبب کثرت تمھارے گناہون کے اور باعث شامت تمھاری نافرمانیون کے اور مظلومون کی بد دعا سے یہ لوگ عرب کے تمپر مسلط ہوئے اور تمھارے بلاد کے مالک ہوگئے اور تمھارے لوگون کو قتل کیا اور تمھارا مال لوٹ لیا اور تمھارے گھرون مین نازل ہوئے اور تمھاری جاے پناہ پر قابض ہوئے ناچرم تمکو لازم ہی کہ اپنی غفلت سے اب بھی ہوشیار ہوا ور اپنے خانمان اور مال و ملک سے ان لوگون کو دفع کرو اور اُنکو اپنی جانب مجال دخل نہ دو یہ میرا قول و کلام تم سب کے حق مین بہبودی ہی آخر جب بطلوس نے کلام و بیان اُس راہب کا سُنا تو بطرف اپنے بطریقون اور جماعت و بجانب ارکان و اعیان دولت کے متوجہ ہوکر کہنے لگا تمنے سُنا ہی کہ تمھارے باپ یعنے تمھارے بزرگوار نے کیا کہا وہ سب بولے ہان ہمنے خوب سُنا تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہی اور تمھارے نزدیک کیا مصلحت ہی اُنھون نے جواب دیا کہ ہم آپ کے ساتھ اور حضور مین حاضر ہین اور ہم عرب سے مقاتلہ کرنے کو مستعد ہین اور ہم اپنے درمیان اُنکو مداخلت نہ دینگے جیسا کہ اُنھون نے اور لوگون مین دخل کیا ہی اگر وہ ہمپر غالب آنے لگین گے تو ہم اپنے حصار قلعہ پر چڑھ جاوینگے کیونکہ ہمارے پاس رسد غلہ وغیرہ اسقدر ہی کہ ہمارے تئین دس برس تک بلکہ مزید برآن کفایت کریگی اور ہمارا یہ شہر بھی بہت مستحکم ہی اور ہم اپنے تئین اُنکے اختیار مین نہ دین گے اور پیش ملوک یہ ننگ و عار ہم اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ جواب سُنکر بطلوس بہت مسرور اور اُنکا کمال مشکور ہوا اور اُسوقت ایک دوسرا راہب جو معرفت امور مین اس پہلے راہب کا نظیر و ہمسر تھا برجستہ اُٹھ کھڑا ہوا فاستخرج کتابا معلقا عنده فی صندوق من الآبنوس مقفولا باقفال من الفولاد یعنے پھر اُسنے ایک صندوقچہ آبنوسی مقفل بقفل فولادی سے جو اُسکے گلے مین لٹکا تھا ایک کتاب نکالی اور کہنے لگا اے دین نصرانیہ و بنی المعمودیہ یعنے اے اولاد قوم آب پاشیدہ و بآب ترشدہ سُنو مجھ سے جو کچھ تمھارے حق مین علماے ماضیین و حکماے سابقین نے کہا ہی کہ ہر آئینہ آخر زمانے مین ایک نبی مبعوث ہوگا جسکا نام محمدؐ بن عبداللہ اور بنی عدنان سے مبعوث ہوگا اور اُسکے باپ مان مرگئے ہون گے تو اُسکے جد و عم پرورش و کفالت اُسکی کرینگے تاآنکہ حقتعالی اُسکو جمیع خلائق کافۂ انام پر نبی مبعوث کریگا اور مولد اُسکا مکہ اور مقام اُسکی ہجرت کا مدینہ ہوگا اور وہ چندروز قائم بحیات رہکر پھر جب حقتعالی اُسکو فائز بوفات کریگا تو مالک و متولی امر خلافت کا ایک شخص بنام ابوبکرؓ ہوگا اور عرب بسبب اُسکے بہت فخر و مباہات کرینگے اور وہ فوجین تیار و آراستہ کریگا اور حدود شام مین بھیجے گا اور وہ بہت تھوڑے زمانے تک قائم رہیگا پھر جب حقتعالی اُسکو موت دیگا تو بعد اُسکے متولی اس امر کا ایک شخص اصلع ہوگا جسکے موے پیش ہر ریختہ ہونگے واحور یعنے سخت سیاہ چشم

ہوگا اُسکا نام عمرؓ ہوگا اور صاحب فتوحات اور صبح کرنیوالا دشمنون کا بشامت ترین حالات کے ہوگا اُسکے ہاتھ
پر بہت سے امصار و دیار فتح ہونگے اور وہ اپنے لشکرون کو سائر اقطار مین بھیجے گا اور کتب قدیمہ مین پاتا ہون کہ فتح اس
شہر کی ہاتھ پر ایک شخص کے ہوگی جو گندم رنگ شیر شجاع شہسوار حملہ آور سردار دلاور مسمے بخالد بن الولید رضہ ہوگا
کہ اگر تم میرا کلام سنو اور میری بات مانو تو عربون کے ساتھ صلح کر لو اسلیے کہ آج اُنکا اقبال ہے اور دولت بکام اُنکے ہے
اور دین اُنکا حق ہے اگر تمام اہل مشرق و اہل مغرب اُنسے مقاتلہ کرینگے تو برکات خدا اور اپنے نبیؐ کی برکت سے وہی غالب
رہین گے پھر جب بطریقون نے اُسکا یہ کلام سُنا تو برہم و برآشفتہ خاطر ہوکر ارادہ اُسکے قتل کا کیا مگر بطلوس بادشاہ
نے اُنکو اس بات سے منع کیا اور باز رکھا اور اس راہب سے کہا مگر تو عرب کی تلوار سے ڈر گیا اور مین خوب جانتا
ہون کہ رہبان و قسیس دلیر نہین ہوتے اور کچھ جان نہین رکھتے اسلیے کہ اُن کی خورش سواے عدس
اور تیل زیت اور لیمون وغیرہ اشیاء ردیہ کے کوئی چیز مقویات سے نہین ہوتی ہے اور وہ گوشت سے
واقف نہین ہین اس سبب سے اُنکے دل بودے ہوتے ہین اگر تیری قدر و منزلت قدیم الایام سے نہوتی اور تو
قدما و ملوک کی رویت و صحبت سے فائز نہوا ہوتا تو مین تیرے ساتھ بدرشتی پیش آتا اور اگر تو پھر اپنے اس کلام
کو اعادہ کریگا تو مین تجکو بے شبہہ قتل کرونگا بُرے طور کے قتل سے یہ سُنکے وہ راہب خاموش ہو رہا اور بطلوس
وہان سے اُسی وقت چلا گیا اور اپنے قصر رفیع مین جاکر بیٹھا اور بطریقون کو بلوا کر اُن کو خلعت و نشان دیا اور رتبہ کا اُنکو
ایک صلیب بھی عطا کیا پھر اپنی فوجون کا جائزہ لیا اور ملاحظہ فہرست طبلق کا کیا تو ہشتاد ہزار کی جمعیت
تھی سواے کثرت پیادون اور بھیڑ بازاری کے پس اس سامان سے وہ بہنایت محظوظ و خوشوقت ہوا اور بعد ازان
اُن بطریقون مین سے ایک بطریق کو جسکا نام قابیل تھا طلب کیا اور وہ منجملہ اُن ہم جلیسون کے تھا جو پایۂ تخت کے
بیٹھنے والے تھے اور بغیر اُسکے نفاذ کسی امر کا نہ کرتا تھا چنانچہ اُسکو خلعت دیا اور تیس ہزار سوار اُسکے حوالہ کرکے
حکم دیا کہ جاکر عرب سے مقابلہ کرے و بعد ازان اُسنے اپنے خواص و اعیان سلطنت سے استشارہ کیا کہ
خود بنفسہ اندرون شہر اقامت گزین رہے یا بیرون شہر برآمد ہو یہ سُنکے بطریقون مین سے جو ذی ہوش و
دانشمند تھے وہ کہنے لگے اے بادشاہ ہرگاہ آپ اندرون شہر قیام رکھین گے تو لوگ ہماری راے کو ضعیف
اور ہمارے امر کو خفیف سمجھین گے اور جبکہ آپ بھی شہر کے باہر ایک جانب متمکن رہین گے تو عرب ہماری طرف
نہین پہونچ سکتے ہین اور شہر کو ہم اپنی پشت پر رکھین گے اور بیرون باب سے ہم مقابلہ کرین گے اور جو لوگ شہر پناہ
کی فصیلون اور برجون پر ہون گے وہ ہمارے مساعد و پشت پناہ رہین گے پھر جسوقت امر ہمارا دشوار ہوجاویگا
تو ہر چہ بادا باد اور جبتک ایسا امر عظیم نہوگا تو ہم اندرون شہر داخل نہون گے چنانچہ بادشاہ نے اُن کی راے کو پسند پذیرا
کیا بعد ازان فراشون کو حکم ہوا کہ خیمے و سراپردے اور شامیانے و قناتین بیرون شہر لیجاکر بپا کرین تب اُن لوگون نے

شادروان خاص خیمہ شاہی وقبۂ عظیم بارگاہی جسکی وسعت ورفعت ہفتاد ذراع کی تھی باہر لیجاکر جو بہاے نقرئی وطلاکار
پر ایستادہ کردیے اور وہ سائر خیام حریر دیباے رنگ برنگ کے تھے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی سرخ کوئی سبز کوئی زرد کوئی نیلگون تھے
اور اُسکے اکثر ایستادے سیم وزر سے مرصع بدر وجواہر تھے اور ان خیمون کے داخل مین تصویرین انسان کی لگی تھین اور
خارج مین پیکر وحوش وطیور اور شبیہ کواکب کی بنی تھی اور اُسمین فرش دیباے بوقلمون وبساط حریر گوناگون بچھے تھے
اور اُسپر زیر انداز وقالین پڑے تھے اور مسندین لگی اور گاؤ تکیے لگے تھے اور اُسکی طنابین ریشمی رنگین جو میخہاے
عاج وآبنوس سے سونے چاندی کی کھڑاؤن مین کھینچی تھین تو اُن طنابون مین زنجیرین زرین وسیمین لٹکتی ہوئی اُن مین
قندیلین لاجوردی آویزان تھین اور بالاے فرش تخت سلطانی چوب ساج وصندل کا مذہب مفضض اوپر قوائم یعنے پایہاے
مبنت مذہب وفضہ کے آراستہ رکھا تھا اور طول وعرض اُسکا سات سات ذرع تھا اور ارتفاع بھی مثل اسی کے تھی اور
زینہ اُسکا چوبی سونے چاندی کا پتر جڑا ہوا اور اُسکے گرد ہشتاد کرسیان آبنوسی جڑاؤ برابر بچی ہوئی تھین اُنپر ارباب دولت
واصحاب صولت بیٹھتے تھے اور گرد اس شادروان کے جسمین تخت تھا بہت سے خیمے وسراپردے بآرائش وزیبائش تمام
جسکا وصف نہین ہوسکتا پلتے تھے **راوی** کہتا ہی مجھے روایت پہونچی ہی ایک جماعت صحابہ سے جو حاضر فتح
اور دیکھنے والے ان خیام کے تھے اُنھون نے بیان کیا کہ جب بطلوس بھاگا اور داخل شہر ہوا تھا تو ہمنے دیکھا
وہ تمام خیام وسراپردات مقابل باب البحری جو بنام باب القندوس معروف تھا بدستور نصب تھے اور اُسنے
ایک بطریق کو بطریقون مین سے جسکا نام سمعان تھا حکم کیا تھا کہ وہ اپنا خیمہ جو اُسکو ملا تھا نزدیک باب توما
کے نصب کرے اور وہ سامنے کا دروازہ تھا اور ایک بطریق کو جسکا نام اصطافین تھا حکم دیا تھا کہ وہ مع
اپنے لشکر کے بجانب شرقی قریب پل کے اُترے اور وہ پل نہر ساباط پر سنگی ستونون کے اوپر قائم تھا سو وہ وہین
گرد قلعہ کے دس ہزار سوار سے اُترا تھا چنانچہ ہبار بن ابی سفیان وسلمۃ بن ہاشم المخزومی نے بیان کیا کہ ہم مدائن کے
شہرون مین سے کسی ایسے شہر مین وارد نہین ہوئے اور ہم نے نہین دیکھا جو بہنسا سے ساز وسامان مین فزون تر ہو
اور وہان والون سے کہین اور جگہ آدمی بھی زیادہ تر قوی دل وتہمتن نہ تھے اور اُنھون نے صلیب بکثرت قائم کیے
تھے اور بہت سے سراپردات وخیام برپا کیے تھے اور بہت سے منجنیق یعنے فلاخن شہر پناہ کی دیوارون پر اور بہت سے
قبے جلد فیل کے فولادی پتر جڑے ہوے فصیلون پر نصب تھے اور گروہ سنگ اندازون اور فلاخن اندازون کا
اور غول نیزہ دارون اور تیر اندازون کا باہتمام تمام ترتیب دیا تھا **راوی** نے کہا کہ یہ ماجرا تو اُن قومون کا تھا اور
یہان امیر غانم بن عیاض جب قریب بہنسا پہونچے تو اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور وہ اصحاب مثل ان اکابر کے
تھے جیسے ابوذر غفاری اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم دوسی ومعاذ بن جبل وسلمۃ بن ہاشم المخزومی و
مالک اشتر النخعی وذو الکلاع الحمیری وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور سب اُنکے اصحاب دو ہزار تھے

چنانچہ امیر غانم نے ان سب کو حکم کیا کہ شرقی جانب کو اُترو اور اگر وہ قتل کرین تو تم بھی مقاتلہ کرو اور اس قلعہ پر نازل ہو کر ایسی جنگ کرو کہ قلعہ لیلو اور یہ کہکر خود امیر غانم جہۃ بحریہ کی دوسری جانب گئے اور اُنکے ہمراہ اصحاب رایات و امراء سادات تھے اور اُنکے آگے آگے طلیعہ تھا یعنے جماعت مقدم کہ جسمین بڑے بڑے ابرار تھے مثل فضل بن عباس اور اُنکے برادر عبد اللہ بن عباس اور شقران و صہیب اور مسلم و جعفر پسران عقیل بن ابی طالب اور عبد اللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے عقب پر دیگر امراء ذیشان و صاحبان نشان پشت پناہ تھے مثل نعیم بن ہاشم بن العاص رضہ و ہبار بن ابی سفیان و عبد اللہ بن عمرو الدوسی و سعید بن زبیر الدوسی و حسان بن النصر الطائی و جریر رضہ بن نعیم الحمیری و سالم رضہ بن فرقد الیربوعی و سیف بن رضہ اسلم الطائی و معمر بن خویلد السبکی و سنان رضہ بن اوس الانصاری و مخلد بن عون الکندی و ابن زید الخیل اور مانند اُنکے دیگر اکابر رضی اللہ عنہم اجمعین اور اُنکے پیچھے دیگر جماعتین یکے بعد دیگرے بجانب غربی چلے جاتے تھے ناگاہ وہ دشمن خدا قابیل جسکا ذکر مقدم ہو چکا ہے مع اپنی جماعت بطریقون کے سامنے آیا چنانچہ جسوقت جماعت فریقین نزدیک دامن کوہ کے مقابل ہوئین تو قابیل نے اپنے لشکر کو آگے جانے سے روک لیا اور کہا یہین ٹھہر جاؤ اور خود بطرف ایک نشان عالیشان کے بڑھکر ایک شخص متنصر یعنے عرب نصرانی کو جو اُس نشان کے پہلو مین کھڑا تھا حکم کیا کہ مسلمانون کی طرف باواز بلند پکار کر کہدے تا وہ اپنے زمرہ سے کسی مرد زیرک کو جو وہ خود بھی اپنے مغز سخن سے ماہر ہو پاس بطریق کے بھیجدین چنانچہ جب اُسنے یہ ندا دی تو فورًا جریر الحمیری پاس غانم کے آکر کہنے لگے اے امیر مجکو اذن دیجیے تا مین اس سے کلام کرون اُنھون نے کہا اچھا اگر وہ طالب صلح و خواہان رفع قتال ہون تو ہم اُنسے مصالحہ کرینگے اُس زمانے تک کہ امیر خالد بن الولید تشریف لادین اور وہ اپنا حکم جاری کرین و اِلّا اگر ان لوگون کا ارادہ قتال ہو تو ہم اُنسے مقاتلہ کرینگے اور حق تعالے سے انپر استعانت و استمداد کرینگے کہ وہ ہمارے لیے کافی اور بہترین مددگار ہے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اُسوقت جریر رضہ یہ حکم سُنکر روانہ ہوئے تا آنکہ بطریق قابیل کے سامنے جاکھڑے ہوئے اور اُس سے کہا تیری کیا حاجت ہی بیان کر اُسنے کہا کیا امیر قوم تو ہی ہے جریر نے کہا نہین بلکہ مین امیر کی جانب سے مجاز سوال جواب کا ہون تب قابیل کہنے لگا کہ بلاد شام اور وہان کے نعمہاے عظام کو چھوڑ کر تم لوگ اِن بلاد مین کیون آئے ہو اور حال یہ ہے کہ تم لوگ بلاد حجاز مین مارے بھوکون کے لاغر اندام و کوزہ پشت تھے اور از افلاس سے برہنہ تن رہتے تھے و بعد ازان تمنے فواکہ شام کے اور پھر میوے حجاز کے چکھے اور خیرات یمن کی کھائی تو کیا یہ تمکو کافی نہوا یہانتک کہ تم ملک مصر مین آئے اور اہل قبط کو مقہور کیا پھر تم بلاد فارس و روم پر آئے تو وہان کے ملوک پر مسلط ہوئے مگر یہ بھی تمکو کافی نہوا یہانتک کہ اب تم ہمارے بلاد مین ہمپر ہجوم کرکے آئے اور ہمارے ابطال یعنے جوانمردون کو قتل کیا اور ہمارے اموال لوٹ لئے اور ہم لوگ تمھاری طرف سے غافل تھے اور اپنے

مکالمۂ قابیل بطریق وجریر کلامی ۱۲

امور مین ہم اہمال کرتے رہے حتی غلظت شوکتکم یعنے آخر خار تمھارا سخت ہوگیا یعنے تم زور پکڑ گئے اور شوکت وسطوت تمھاری بڑھ گئی کہ تمنے ہمارے شہر پر عزم کیا اور تم ہمارے اُس بلد کے طالب ہوے ہو جو ہمارا دار المملکت وبیت السلطنت ومحل ولایت وحکومت ہی وحال آنکہ یہ وہ بلد ہے کہ تمسے پیشتر اکثر فراعنہ مصر وجبابرہ قبط وسلاطین روم وملوک عجم وگروہ جرامقہ موصل نے اس بلد پر ہر چند قصد کیا مگر خائب وخاسر پھر پھر کر گئے اور اب تمنے ہمپر ہجوم کیا ہے اور ہمارے بہت سے لوگون کو قتل کر چکے ہو پس اب تم ہمسے بیان کرو کہ ہماری طرف تمھاری کیا غرض ہے اگر تم مال چاہتے ہو کہ لیکر یہان سے پھر جاؤ تو مین اپنے بادشاہ کیطرف سے اس امر کا مجاز ہون کہ تمکو دون بشرطیکہ تم ہمارے یہانسے چلے جاؤ اور جتنے شہر ہمارے تمنے لئے وہ مسترد کردو اور حال یہ ہی کہ بادشاہ میرے اقرارداد سے مخالفت نہ کریگا سو تم مجھے بتاؤ کہ تمھاری کیا مراد ہی اور تم کیا مانگتے ہو یہ سنکے جریر رضؓ نے جواب دیا کہ اب تو اپنے کلام سے فارغ ہوا یا نہین اُسنے کہا ہان مین کہہ چکا تب جریر رضؓ نے کہا کہ اب تو اپنا جواب لے اما قول تیرا کہ ہم لوگ خستہ حال وتنگ مجال تھے سو یہ بات یون ہی ہی جیسے تو نے کہی ولیکن حق تعالےٰ نے ہمپر بسبب اسلام کے فضل وانعام کیا کہ ہمارے لیے اول نعمت ہے وبعد ازان حق سبحانہ تعالیٰ نے ہمکو مامور بجہاد کیا مال مشرکین کا جبتک وہ حرب کرنیوالے ہین ہمارے لئے مباح کیا ہے (یعنے تا وقتیکہ کفار حربی ہین مال اُنکا حلال ہے اور جب وہ ذمی ہو جاوین تو تا نقض عہد مال اُنکا حلال نہین ہوتا) پھر کہا جریر رضؓ نے کہ اور حق تعالیٰ نے ہمکو تجھ سے جہاد کرنیکا حکم کیا ہی جبتک کہ تم یا تو اسلام لاؤ یا مردم ذلیل کیطرح اپنے ہاتھون سے جزیہ پیش کرو اور نہین تو مقاتلہ کرو یہانتک کہ حکم خدا احکم الحاکمین کا جاری ہو یعنے جسکو چاہے نصرت یا شکست دے اور وہ جو تو نے مال کا ذکر کیا تو ہمکو مال دنیا سے کچھ غرض نہین اور نہ متاع فانی پر ہماری خواہش ہی بلکہ خود بلاد تمھارے عنقریب ہمارے ہو جائین گے (یعنے بنا بر خبر مخبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اور مال تمھارے ہمارے لیے غنیمت مین ہاتھ آوینگے کہ ہم اُسکو درمیان اپنے تقسیم کرلین گے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جسوقت بطریق قابیل نے یہ کلام سُنا تو سخت غضبناک ہو کر بولا کہ اب بدون اذن بادشاہ کے مین بے شبہہ تمکو کفایت کرتا ہون یہ کہا اور اپنے ہمراہیون کو حکم دیا کہ جریر پر حملہ کرین چنانچہ جریر رضؓ کہتے ہین کہ ہنوز مین نے اپنے گھوڑے کی باگ نہ پھیری تھی کہ ایک گروہ سوارون کا مجھپر آپڑا اُسوقت دفعتہً ایک غول مسلمانون کا برجستہ پھاند پڑا اور قتال شدید برپا کی اُسدم عجب عالم تھا کہ چالش مردمان ونعرۂ دار وگیر وشدت ناوک افگنی وکثرت خدنگ وزنی وضربت تیغ وسنان وصولت مبارزان اور دونون جماعت کا باہم بھڑ جانا اور دونون فریق کا بایکدیگر لڑ جانا اور گرمی معرکۂ ستیز وہنگامۂ پرہول رستخیز (یعنے یہ سب اُس جوش وخروش پر واقع تھا کہ بیان مین نہین آتا) فَلِلّٰہِ دَرُّ المغیرۃ بن شعبۃ وعون بن ساعدۃ وعبادۃ بن تمیم والفضل بن عباس رضی اللہ عنہم یعنے حق تعالیٰ اُنکی نیکیان وحسنات زیادہ کرے کہ ان لوگون نے بڑی جنگ آوری کی مردمیدان

امتحان ہوئے اور من ابتداے ارتفاع آفتاب تا غروب یون ہی برابر گرم قتال شدید رہے ناگاہ عبداللہ بن جعفر نے قابیل پر حملہ کرکے ایک ضربت تلوار جو ماری تو وار خالی گیا مگر وہ اپنی جماعت کی طرف بھاگ گیا اور وہ جماعت تین سو سوار کی تھی پھر درمیان فریقین شدت قتال علی الاتصال برپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اور دونون جماعت فریقین ازیکدیگر جدا ہوئین چنانچہ مسلمانون مین سے قریب پچاس مرد کے شہید ہوئے اور رومیون مین سے قریب دو ہزار نفر کے مقتول ہوئے اور بقیہ لشکر روم پاس قابیل کے جمع ہوکر سب کے سب بھاگ گئے تاآنکہ بطلوس کے پاس پہونچے پھر جب بطلوس نے ان مغرورون مقہورون کو دیکھا تو اُنکو بہت سی سرزنش وملامت کی اور کہا کیا وجہ ہے کہ تم لوگ عرب سے اسطرح بھاگتے ہو اور اُنکے سامنے ٹھہر نہین سکتے ہو اور تم اسقدر بودے ہوگئے اور گھبرا گئے کہ وہ ہم پر غالب آئے قابیل نے جواب دیا کہ ای بادشاہ خبر اور معائنہ مین اور سننے اور دیکھنے مین بڑا فرق ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ حال یہ ہے کہ یہ لوگ انسان نہین ہین بلکہ جن ہین اور جنگ مین جنون کے برابر ہین اگر اجل حصین واستوار نہوتی یعنے اگر مدت حیات ہماری باقی نہوتی تو ہم پھر آپ کے پاس نہ آتے یہ سنکے بادشاہ غیظ وغضب مین آکر بولا خاموش ہو تحقیق کہ رعب عرب کا تیرے دلپر غالب ہوگیا اور عنقریب تو دیکھ لیگا کہ انجام کار اُنکا کیا ہوتا ہے غرضکہ بطلوس نے سخت قلق واندوہ مین شب بسر کی جب صبح ہوئی تو اُسنے اپنی قوم کو حکم تیار ہونیکا اور فوج کو اذن سوار ہونیکا نہ دیا اور کہا ابھی توقف کرو اور دیکھو کہ انکا امر کیونکر ہوتا ہے یعنے انتظار کرو کہ اب وہ کیا کرتے ہین

ذکر فتوح قلعۂ بہنسا اور اسیر نزول صحابہؓ کا اور قتل کرنا بطریق کو

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ جب صبح ہوئی تو جماعت مسلمانون کی نماز صبح پڑھکر اپنے گھوڑون کیطرف متوجہ ہوئی اور زین باندھکر سوار ہوئے مگر دشمنون کا اُسوقت کچھ پتہ ونشان نہ ملا تو یقین ہوا کہ وہ لوگ بھاگ گئے اور اپنے شہر کے اندر جا پہونچے تب اہل اسلام آگے بڑھے یہانتک کہ بہنسا سے قریب ہوئے اور خیمے وشامیانے اور رایات نظر آنے لگے راوی نے کہا مجھ سے روایت بیان کی قبیس بن منہال نے بواسطۂ عامر بن ہلال کے ابن زید الخیل سے اُنھون نے کہا جب ہم شہر بہنسا کے سامنے پہونچے اور خیام نظر آئے اُسوقت غانم بن عیاض بدین کلمات گویا ہوئے اَللّٰهُمَّ اخْذُلْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ احْصُرْهُمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَخِذْهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنے ای پروردگار ان کافرون کو خوار کر اور ہمکو انپر فتح ونصرت دے اور اُنکی جمعیت کو گھیر لے اور اُنکو پراگندہ کرکے ہلاک کر اور اُنمین سے کسی کو باقی نہ رکھ اور اُنکو اپنے غضب مین گرفتار کر وامن المسلمون علی دعائہ اور اہل اسلام اُنکی دعا پر آمین کہتے تھے پھر جب ہم شہر بہنسا پر جا پہونچے اور ہم لوگ آواز بلند تکبیر وتہلیل کرتے تھے اُسوقت وہ لوگ اپنے خیمون سے باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین تلوارین اور کمانین تھین اور تیر ونیزے تھے اور ہمنے دیکھا کہ مردم کثیر برجون اور فصیلون پر چڑھے ہین اُسدم ایک جماعت عرب نے انپر حملہ کرنیکا ارادہ کیا امیر غانم اور سائر امرا نے اُنکو اس ارادے سے منع کیا اور کہا لاحملۃ الابعد الانذار یعنے حملہ کرنا نہ چاہیے مگر بعد انذار وحجت

استوار کے چنانچہ وہ ہماری طرف نہ بڑھے اور نہ قتال پر دست درازی کی اور یہلوگ اُنکی نگاہون مین قلیل نظر آئے اور
واقدی نے کہا کہ پھر مسلمانون نے بجانب کوہ سمت شہر عبور کیا اور نزدیک ایک تل کوکل قریب دامن نشیب کے نازل ہوئے
یہ احوال توان مسلمانون کا تھا واما ابو ذر غفاری وابو ہریرۃ الدوسی ومعاذ بن جبل وسلمۃ بن ہاشم ومالک الاشتر و ذوالکلاع الحمیری
یہ لوگ جاتے جاتے قریب قوم کے مع جماعت پہونچ گئے اور وہ شب اس جگہ بسر کی جب صبح ہوئی تو لشکر عدو اُنکے مقابلے پر
آمادہ ہوا اُسوقت مالک اشتر نے کہا اے قوم دیکھو کہ دشمنان خدا تمسے لڑنے نکلے ہین سو تم ان لوگون کو تو مشغول بقتال رکھو
اور ایک جماعت کو بھیجکر جسر پر یعنے ساباط کے پل پر قبضہ کرلو اور حق تعالی سے استعانت واستمداد کرو چنانچہ وہ شخص
مرزبان مع سو سوار کے روا رو پل پر جا پہونچا اور اُسکو اپنے دخل مین کرلیا اور حال یہ تھا کہ اُس گھڑی انپر بالاے برج
وحصار سے پتھرون کی بوچھار اور تیرون کی مار تھی مگر یہ لوگ اُس پل پر مستقل ومستقر ہوگئے اور اس جگہ جہان جہان جاے
محفوظ تھی وہان حارسون اور دیدبانون نے تیغ بکف آڑ پکڑی اور اُدھر مسلمانون اور مشرکون مین قتال شدید برپا تھی اور
اسی طرح سات روز گذر گئے اور جب وہ لوگ کسی جاے امن کیطرف جاتے تھے تو وہان مسلمانون سے گھرا ہوا پاتے تھے
اور ایسا ہوا کہ ہر شب ایک ایک جماعت رومیون کی بھاگ جاتی تھی اور فرماندگی ونامردی اُنکے چہرون پر
چھائی تھی چنانچہ وہ مفرور جس رات کو اندھیرے مین بارادۂ بلد صعید کے چلے جاتے تھے ناگاہ نزدیک بلد ارقار کے رافع بن عمیرۃ
الطائی سے ملاقات ہوگئی اور اُنکے ہمراہ ایک جماعت تھی اصحاب قیس بن الحارث سے اور یہ لوگ حوالی بحر یوسفی مین
اُسکے سواحل پر تاخت وتاراج کرتے تھے اس عرصہ مین کہ وہ چلے جاتے تھے اور وہ چھ سو سوار تھے یکایک صداے سم
اسپان سُنکر جماعت رافع نے جانا کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہے یہ سمجھکر اُنسے کلام کیا تو اُنھون نے کچھ جواب نہ دیا تب مسلمانون نے
انپر حملہ کیا اور وہ لوگ سامنے سے بھاگے چنانچہ انمین سے قریب دو سو آدمی کے مارے گئے اور باقی نکل گئے اور ان
مسلمانون مین سے تین شخص کام آئے اور وہ رومی جو بھاگ نکلے تھے وہ ایک غار پر آب کیطرف جو گئے تو انمین سے
سو آدمی ڈوب گئے اور دو سو رومی اسیر ہوئے اور باقی فرار ہو گئے اور اُن اسیرون سے جو سبب اُنکے نکل آنیکا پوچھا
تو اُنھون نے بیان کیا کہ ہم بطلب آب وعلف کے نکلے تھے آخر اُنکی مشکین باندھین اور چند نفر مسلمانون نے اُنکو اُس طرح
باندھے ہوئے غانم بن عیاض کے پاس پہونچایا اُسوقت سارے مسلمانون نے اعلان تہلیل وتکبیر کا کیا اور بشیر ونذیر پر
درود وسلام بھیجا اور اُن قیدیون کے پاس آئے اور دیکھکر بہت خوش ہوئے پھر یہ سب قیدی روبروے امیر غانم ودیگر امراء کے
پیش کئے گئے اُنھون نے اُنکے سامنے اسلام پیش کیا اُنھون نے انکار کیا تب اُنکی گردنین ماری گئین اور لشکریان روم
یہ حال اپنے لشکر کا بالاے حصار سے دیکھ رہے تھے بعد ازان اُنمین صلیب بلند ہوئے اور معرکۂ شدید وہنگامۂ ضرب گرم ہوا اور
طلوع آفتاب سے تا وقت عصر بڑے زور شور سے زد وضرب ہوئی اور رومیون مین قتل فاش تھی پھر رومیون نے جب
یہ حال دیکھا تو پشت پھیر کر پسپا ہوئے اور قلعہ پر چڑھ گئے اور پھاٹک بند کرلیا اور بالاے حصار مستعد رہے اور ساز وسامان

معرکۂ دوم جسر ساباط ۱۲

ف مرزبان ایک زمیندار بجملہ زمینداران کسرے جسکا ذکر سابق گذر چکا ۱۲ ستہ

معرکۂ سوم بامفروران ۱۲

معرکۂ چہارم حصار

ف گردنین ماری گئین اسلیے کہ ہرگاہ اُنھون نے اسلام قبول نہکیا تو گویا بہ قصاص مقتولان مسلمان جو انکے ہاتھ سے مارے گئے وہ مارے گئے ۱۲

جنگ کا مہیا کیا راوی نے کہا یہ ماجرا تو رومیون کا تھا واما صحابہ رضی اللہ عنہم جاکر دامن کوہ کے ایسے وادی وسیع ودشت فراخ مین اُترے جوجہتہ بحریہ وجہتہ مغربیہ مین واقع تھا پھر جب رات آئی تو جا بجا آگ روشن کی اور ہر ایک قوم وقبیلہ نے اپنے اپنے بنی اعمام کو مجتمع کرکے قرآن پڑھنا اور محمد الشرف اولاد عدنان پر درود بھیجنا شروع کیا اور کوئی انمین ایسا نہ تھا مگر یہ کہ یا وہ رکوع وسجود مین یا بدرگاہ خداوند عزوجل مصروف دعا تھا بامید آنکہ حقتعالیٰ اُنکو دشمنون پر فتحیاب کرے اور حال روم یہ تھا کہ اُن لوگون نے اندرون شہر وبالای حصار تمام رات شرابخواری اور اعلان کلمات کفر مین بسر کی یہانتک کہ سرزمین بہنسا نے پیش پروردگار فریاد وفغان کی اُسوقت زبان قدرت سے اُسکو ندا آئی کہ اے بہنسا سکوت کر اور سکون رکھ قسم ہے مجکو اپنی عزت وجلالت کی ضرور ضرور مین ان قومون کو ہلاک کرنیوالا ہون اور تجکو آباد کرونگا اُن قومون سے جو میری توحید کرینگے اور وہ میرے برگزیدگان خلق سے ہونگے اور بالضرور ان بیع یعنے عبادتگاہ ترسا کو واسطے جماعت نماز کے مساجد مقرر کرونگا پھر جب اُس زمین نے یہ مژدہ خطاب پیشگاہ رب الارباب سے سُنا تو بفرح وطرب تمام مستبشر ہوئی اور منتظر وعدۂ کردگار اور اپنے دفع کرب کے لیے امیدوار رہی آخر تھوڑا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ حقتعالیٰ نے اہل کفر وطغیان اور پرستندگان اصنام واوثان کو دفع کردیا اور اُس سرزمین کو بہترین امت برگزیدہ مہاجرین وانصار اور اصحاب محمد مختار سے آبادان کیا کہ وہ لوگ باوقات شبہا واوائل واواخر روزہا نمازین پڑھا کرتے تھے اور وہانکے دشت نواحی کو مقابر شہدا اکابر کا کیا اور اُس سرزمین کو بعد ظلمت کے منور کردیا اور اُسکی زیارت سے خطا وگناہون کو دور کیا **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو اہل اسلام نماز صبح پڑھکر اس انتظار مین بیٹھے کہ امور مخالفین سے کیا ظہور مین آتا ہے ناگاہ ایک قس یعنے پادری عالم نصاریٰ اشتر پر سوار سامنے آیا اور وہ پیراہن اونی پہنے تھا اور اُسکے سر پر کلاہ کلان اور اُسکے کمر مین زنار بندھا تھا تا آنکہ وہ قریب لشکر اسلام آکر بزبان عربی گویا ہوا یامسلمین اُرید امیر العرب کہ اے مسلمانون مین سردار عرب کی ملاقات چاہتا ہون راوی نے کہا مجھ سے نقل روایت کی قیس بن شماس نے بواسطہ کعب بن ہمام کے شداد بن اوس سے کہ وہ اصحاب رایات مین سے تھے اُنھون نے کہا جسوقت ہم لوگ بیٹھے ہوئے امیر غانم سے باتین کررہے تھے کہ یک بیک عبد اللہ بن عاصم روبرو آیا اور حال قس کا بیان کیا تو امیر غانم نے اُسکے حاضر ہونے کی پروانگی دی چنانچہ جب وہ داخل ہوا تو اُسنے امیر کو دیکھا جالسًا علی فراش ادم وحشوہ من لیف کہ وہ فرش زمین پر جسپر پوست شاخ خرما بچھا تھا بیٹھے تھے ونیز ادم جمع ادیم یعنے کھال کا فرش تھا جسکے اندر چھال بھری تھی یا اُسپر چھال بچھی تھی اور فرشہاے مکلف جو مشرکون کی غنیمت مین ملے تھے وہ ایک جانب لپٹے ہوے رکھے تھے اور گرد امیر کے دیگر امرا وسائر اکابر صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ وہ بھی گویا ایک انھین مین سے مثل اُنکے تھے اور تلوارین اُنکے زانوؤن پر دھری تھین اور اُنپر شان فر ووقار کی عیان تھی پھر جب وہ قس روبرو آیا تو ڈر گیا اور رعب مین آکر داہنے بائین دیکھنے لگا اور بولا اے قوم تم مین امیر کون ہے تا مین اُس سے کلام کرون کیونکہ مین دیکھتا ہون تو تم سب اکابر وامرا یکسان ہو اور تم سب پر نشان

ہیبت وسطوت برابر ہی تب لوگون نے اشارہ بطرف امیر غانم کے کیا تب وہ اُنکی جانب متوجہ ہوکر کہنے لگا ای
جوان تو ہی امیر قوم ہی اُنھون نے کہا ہان لوگ یون ہی گمان رکھتے ہین جبتک کہ مین خدای عزوجل کی طاعت
وفرمانبرداری پر قایم ہون تب اُس راہب نے کہا کہ بادشاہ بطلوس نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہی اور اُسنے تم مین سے ایک
مرد زیرک ودانشمند کو طلب کیا ہی تاکہ اُس سے تمھارے امر کا سوال کرے اِس صورت مین کیا عجب ہی کہ درمیان
اُنکے اور تمھارے انسداد خونریزی کا ہو یہ سنکر امیر نے اصحاب کیطرف التفات کی اور کہا کہ یہ راہب جو پیام
تمھارے پاس لایا ہی اور جو کچھ بیان کرتا ہی اِس امر مین تم لوگ کیا کہتے ہو اور تم مین سے اسکے ساتھ کون جائیگا کہ بادشاہ سے
ہمکلام ہو اور پھر کر ہمسے ظاہر کرے یہ سنتے ہی مغیرہ رضی بن شعبہ برجستہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور بولے مین اُسکے پاس جاتا ہون اور
چاہتا ہون کہ منجملہ امراء کے دس مرد آزمودہ کار و رعب دار میرے ہمراہ چلین امیر نے کہا تم خود جس جس کو چاہو
انتخاب کر لو حقتعالی تجکو توفیق دے اور تیری تسدید وتقویت کرے یعنے تیرا دل قوی رکھے اور تجکو مع تیرے ہمراہیون کے
ہمارے پاس سالمًا وغانمًا پہونچا دے تب مغیرہ پس پشت دیکھکر کہنے لگے کہ سعید بن عبدالقادر اور ابوایوب رض
الانصاری کہان ہین اور خالد بن زید الانصاری وزید بن ثابت الانصاری کہان ہین اور ابن مسعود رض البدری
وجریر بن مطعم وابو یزید العقیلی ومعاویہ بن الحکم الثقفی وعمار بن حصین وزید رض بن ارقم یہ سب کہان ہین چنانچہ ان سب نے
جواب دیا کہ ہم حاضر ہین مغیرہ ع نے کہا اپنے ساز وسلاح اُٹھالو اور میرے ساتھ چلو اور عون وبرکت خدا پر نظر رکھو
یہ سنتے ہی اُن سب امراء اکابر نے بمبادرت تمام اپنے خیمون مین جاکر اپنی زرہین پہنین اور سپرین لگائین اور تلوارین لٹکائے ہوئے
گھوڑون پر سوار اپنے نیزے رانون تلے دابے ہوئے موجود ہوئے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اور اسی وقت مغیرہ نے بھی
اپنے خیمے مین جاکر اپنی زرہ پہنی اور اُسپر کمر پٹکہ کسکر باندھا اور اس پٹکے مین دو خنجر داہنے بائین گھرسے تھے اور اپنی شمشیر پر جوہر لگے ہین
لٹکائی اور مشکی گھوڑی پر سوار اور برچھا زیر ران دابے ہوئے تیار ہوئے اور ہر ایک نے ایک ایک اپنے خادم وغلام کو خچرون پر
سوار کرکے اُنکو مطلق العنان کیا اور اُسوقت امیر غانم بجانب مغیرہ متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ عرفت یا اباشعبۃ ماتکلم بہ ھذا الملعون
یعنے اے ابوشعبہ خوب سمجھ بوجھ لو کہ وہ لعین کیا کہتا ہی اور مین تجکو مفلح وموضع الحجۃ جانتا ہون بس پہلے تو اُسکو اسلام کیطرف
دعوت کر اور اُن امور پر طلب کر جو فرض ہین مثل نماز و زکوٰۃ و روزہ وحج وجہاد کے اور جو چیزین حلال ہین اُنکو مباح اور جو حرام
ہین اُنھین حرام جانین پھر اگر وہ لوگ اُن امور سے انکار کرین تو ہر سال جزیہ ادا کرین اور اگر اس سے بھی انحراف ہو تو ہماری
تیغ سے جنگ کرین اور مین فضل خداوند ذی الاکرام سے بجاہ محمد خیر الانام کے امیدوار فتح ونصر کا ہون تب مغیرہ نے کہا
مجکو اعانت وعنایت خدا سے دہاب سے امید ہے کہ بجواب باصواب پھر ونگا غرضکہ وہ سب امراء روانہ ہوئے اور وہ راہب
اشتر سوار آگے آگے چلا اور وہ خادم وغلام پیچھے پیچھے خچرون پر سوار تھے اور ہر ایک خادم وغلام زرہ حربی پہنے تھے اور یہ سب تہلیل و
تکبیر بالاعلان کہتے ہوئے اور صلوٰۃ وسلام اور تشبیہ وتہدیہ کے بآواز بلند پڑھتے جاتے تھے زیاد بن ثابت کہتے ہین کہ

ف ذکر روانگی مغیرہ بن شعبہ برای مکالمہ ملک بطلوس ۱۲

جسوقت یہ لوگ سامنے امیر غانم کے آکر رخصت ہوئے اُسوقت مین نے امیر کی طرف دیکھا تو اُنکی آنکھون سے اشک جاری تھے
یہانتک کہ قطرات سرشک اُنکی ریش سے ٹپکنے لگے اور وہ تلاوت قرآن کرتے تھے یہ دیکھکر مین نے کہا اے امیر یہ بکا کسلیے ہے اُنھون نے
کہا اے ابن ثابت یہ لوگ واللہ انصار دین اللہ ہین اگر کوئی اُنمین سے آفت رسیدہ ہوا تو پیش خدا میرے لیے کیا عذر ہوگا غرضکہ مغیرہ رض
اور اُنکے اصحاب روانہ ہوئے یہانتک کہ لشکر عدو کے محاذی پہونچے تو دیکھا کہ اُنکی کثرت سے وہ ساری زمین پرانبوہ ہے اور وہ سب
گرداگرد شہر بہنسا کے اُترے ہین اسوقت مغیرہ اور اُنکے اصحاب بآواز بلند کہنے لگے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ یہ کہہ رہے تھے ناگاہ بطریقون مین سے ایک بطریق آگے بڑھا اور اُسکے ہم پہلو ایک عرب متنصر یعنے عرب نصرانی بھی
سوار تھا اور قریب سو سوار کے بھی ہمراہ تھے آخر یہ لوگ مغیرہ وغیرہ اصحاب سے بطریق استقبال آکر ملے اور اُنکے آگے آگے
ہوکر چلے جب قریب شادروان شاہی کے پہونچے اور بطلوس سامنے سے اپنے تخت پر بیٹھا ہوا نظر آیا تو اُسوقت حجاب
ویساول وندما ونواب دارباب دولت وصولت سامنے آکر کہنے لگے کہ اب تم لوگ سراپردہ سلطانی کے قریب
آپہونچے ہو چاہیے کہ اپنے گھوڑون سے اُتر پڑو اور اپنے ہتھیارونکو رکھ دو یہ سنکر مغیرہ نے جواب دیا کہ اچھا ہم
گھوڑون سے تو اُتر پڑینگے مگر اپنے ہتھیار نہ رکھین گے اسلیے کہ یہی ہتھیار تو ہمارے لیے عزت وزینت ہے اور ہم ایسی چیز کو
نہ اُتار رکھین گے جس سے ہم اپنے اہل زمانہ پر غالب ہین یہ سنکے حجاب نے بادشاہ کو اس بات کی خبر دی اُسنے کہا اُنکو
چھوڑ دو کہ وہ اپنے ہتھیارون سے داخل ہون تب خادمون نے ندا دی کہ آؤ مع ہتھیارونکے چلے آؤ راوی کہتا ہے
کہ آخر مغیرہ رض وغیرہ اصحاب پیدل ہوئے اور گھوڑے اپنے خادمون کو تھمادیے اور اپنی وقار وتبختر کی چال سے آگے بڑھے
اور پرتلون مین اُنکی تلوارین گھسٹتی جاتی تھین اور کافرون کی صفین چیرتے چلے جاتے تھے اور اُنسے کچھ بیم وباک
نہ کرتے تھے یہانتک کہ برابر پایۂ تخت کے پہونچے منتہا یہ کہ لب فرش دیباج مسند سے قریب ہوئے اور بادشاہ
بدستور تخت نشین تھا پھر جسدم مسلمانون نے یہ سامان دیکھا تو عظمت خداوند ذوالجلال کو یاد کیا اور تکبیر وتہلیل اُس
بانگ مہیب سے کرنے لگے کہ تختگاہ ہلنے لگا اور اس قوم کے رنگ متغیر اور ہیبت سے دنگ ہوگئے اُسوقت اُن
اصحاب سے خطاب کرکے حجاب پکارے الارض للملك کہ روی زمین بادشاہ کا ہے یعنے مالک ملک کا مالک ہے
(اس کلمے سے مراد اُنکی بجاآوری سجدۂ تعظیمی تھی) یہ سنکے اصحاب نے کچھ التفات نہ کی اور مغیرہ نے جواب دیا لا ینبغی
السجود الا للملك المعبود ولعمری کانت هذه تحیتنا قبل فلما بعث الله تعالی محمدا صلی الله علیه
وسلم نهانا عن ذلك فلا یسجد بعضنا بعضا یعنے سجدہ کرنا سوائے ملک معبود کے سزاوار نہین ہے اور قسم ہے اپنی
زندگانی کی یہ رسم سجدہ کرنے کی قبل از اسلام ہمارا شیوۂ تعظیم تھا پھر جبکہ حق تعالی نے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا
تو اُنھون نے ہمکو اس فعل سے منع کیا کہ بعض ہمارا بعض کو یعنے کوئی مخلوق کسی مخلوق کو سجدہ نہ کرے یہ کلام مغیرہ رض کا
سُنکر وہ سب خاموش ہو رہے اور بموجب حکم ملک کے اُن لوگون کے لیے کرسیان سونے چاندی کی لگائی گئین مگر یہ لوگ اُسپر

نہ بیٹھے اور جسوقت سے داخل بارگاہ ہوئے تھے تو اپنے بعض خادم کو حکم کردیا تھا کہ وہ اُنکے قدمون کے تلے سے
بساط راہ کو سمیٹتا جاتا تھا یہانتک کہ جب لب فرش دیباج پہونچے ہین تو اُسکو پانون سے ایک طرف اُلٹ دیا تب
بطریقون نے کہا کہ تمنے ہمسے سوءادب و بے ادبی کی کہ اول تو بادشاہ کو سجدہ نہ کیا پھر ہمارے فرش کو لپیٹ ڈالا
مغیرہ رضؓ نے جواب دیا کہ ادب کرنا خدای تعالی سے افضل و برتر ہے تمھارے ساتھ ادب کرنے سے اور زمین خدا تمھارے فرشون سے
پاکیزہ تر ہے اسلیئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جعلت لی الارض مسجدا وطھورا یعنے ساری زمین
ہمارے لیے سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی مقرر کیگئی ہے اور حقتعالی نے فرمایا ہے مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ
وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى یعنے اسی زمین اور خاک سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور پھر اُسمین تمکو ملاوینگے
اور اسی سے دوسری بار پھر تمکو نکالینگے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ درمیان صحابہ اور بطلوس بادشاہ
کے کوئی ترجمان نہ تھا کیونکہ وہ اپنے اہل زمانہ سے زیادہ تر زبان عرب کا ماہر تھا چنانچہ اُسنے صحابہ رضؓ کو
حکم بیٹھنے کا کیا تب مغیرہ نے کہا اگر تم بھی اپنے تخت سے اُترکر ہمارے ساتھ زمین پر آبیٹھو تو ہم بیٹھین یا اذن
دو تو ہمین اس تخت پر تمھارے برابر جا بیٹھین اسلیئے کہ حق تعالےٰ نے ہمکو شرف اسلام سے مشرف و مکرم
کیا ہے آخر بطلوس نے ان لوگون کو اپنے تخت پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر بعد ازانکہ فرش دیبا اُنکے نیچے سے
اُٹھوا ڈالا تھا تب مغیرہ وغیرہ صحابہ اُسکے ایک جانب کو جا بیٹھے اُسوقت بطلوس نے انسے خطاب کیا کہ تم مین سے
کون اپنے صاحب یعنے امیر کیطرف سے کلام کرنیوالا ہے اصحاب نے اشارہ طرف مغیرہ کے کیا اور یہ سب اصحاب دست
بقبضہ بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ بطلوس نے بطرف مغیرہ مخاطب ہوکر پوچھا تمھارا کیا نام ہے وہ بولے میرا نام عبداللہ مغیرہ رضؓ ہے
تب کہا اے مغیرہ مجھے ناپسند ہے کہ مین تمسے ابتداے کلام کرون مغیرہ نے کہا تم جوکچھ چاہو کلام کرو کہ ہر آئینہ میرے
پاس تمھارے جملہ مقالات کے لیے ایک ہی جواب ہے بعد ازان بطلوس کہ وہ اپنے کلام مین بڑا فصیح تھا
گویا ہوا کہ الحمد للہ الذی جعل سیدنا المسیح افضل الانبیاء وملکنا افضل الملوك ونحن
خیر السادات یعنے جمیع حمد ہے اُس خدا کے لیے جس نے ہمارے خداوند مسیح کو افضل انبیا کیا اور ہمکو
افضل و ملک الملوک کیا اور ہم بہترین صنادید ہین فقطع علیه المغیرة یعنے یہانتک بطلوس کا کلام پہونچا
تھا کہ مغیرہ نے اُسکا قطع کلام کیا (مراد قطع کلام سے یہ تھی کہ بدون اظہار فضیلت کے اور جوکچھ کہنا ہو
بیان کرے) اسوقت حجاب و نواب شاہی نے مغیرہ سے کہا کہ یا اخا العرب اے برادر عرب تونے بادشاہ
کے ساتھ بے ادبی کی مگر مغیرہ نے اُنکے کہنے پر سکوت نہ کیا اور کہنے لگے کہ الحمد للہ الذی ھدانا للاسلام
وخصنا بین الامم ببعثۃ محمد علیه افضل الصلوۃ والسلام فھدانا به من الضلالة
وانقذنا به من الجهالة وهدانا الی الصراط المستقیم فنحن خیر امة اخرجت للناس نؤمن بنبینا ما

ف ترجمان مفسر از زبان ۱۲

ونبیکم وبجمیع الانبیاء وجعل امیرنا الذی یتولی علینا کاحد نالوزعم انه ملک وجار
عزلنا عنا السنانری ان له فضلا علینا الا بالتقوی وقد جعلنا الله نامر بالمعروف وننھی عن
المنکر ونقر بالذنب ونستغفر منه ونعبد الله وحدہ لاشریک له ولو اذنب الرجل منا ذنوبا
تبلغ مثل الجبال فتاب منها قبلت توبته وان مات مسلما فله الجنة یعنے جمیع حمد و ثنا ثابت ہین
اُس پروردگار کے لیے جسنے ہمکو اسلام کی ہدایت کی اور میان امت اولین و آخرین سے ہمکو مخصوص
کرلیا ہے بسبب مبعوث کرنے محمد صلعم کے اُنپر بہترین درود و سلام پھر حق تعالی اُسکے باعث ہمکو راہ راست
پر لایا گمراہی سے اور بطفیل اُسکے ہمکو جہالت سے نکالا اور ہمارے تئین راہ راست و استوار کی طرف ہدایت
و رہنمائی کی سو ہم بقول خداوند عزوجل کے بہترین امت ہین جو واسطے رہبری لوگون کے انتخاب کیے
گئے ہین اور ہم وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اقرار کرتے ہین اپنے نبی اور تمھارے نبی اور تمام انبیا کا اور
حق تعالی نے ہمارے امیر کو مثل ہمارے مقرر کیا یعنے گویا کہ وہ بھی ایک ہم مین سے ہے حالانکہ وہ ہمیر
متولی اور والی ہمارے امور کا ہے اگر وہ اپنے زعم مین اپنے تئین بادشاہ سمجھکر جور و تعدی کرے تو ہم اُسکو
اپنی تولیت سے معزول و خارج کرین کیونکہ ہم اُسکے لیے کچھ فضیلت اپنے اوپر نہین دیکھتے ہین
ہان مگر بسبب تقوی کے (یعنے ہم مین کسی کو کسی پر فضیلت نہین ہے اگر ہے تو جسمین تقوی و پرہیزگاری
زیادہ تر ہو وہی افضل ہوتا ہو وبس) اور حق سبحانہ تعالی نے ہمکو مقرر کیا ہے کہ ہم نیک افعال کا حکم
کرین اور کردار بد سے مانع ہون اور ہم ہمیشہ خدا اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین اور آمرزگار کی
جناب مین اُن گناہون سے استغفار و طلب مغفرت کرتے ہین اور ہم اُس معبود کی عبادت کرتے ہین
جسکا کوئی شریک و ہمسر نہین ہے اور اگر کوئی ہم مین سے اسقدر گناہ کرے کہ گناہ اُسکے برابر پہاڑ کے ہون پھر گناہگار
اُس سے توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی حالت اسلام مین مرتا ہو اُسکے لیے بہشت ہے راوی کہتا ہے
کہ یہ کلمات مغیرہ کے سنکر رنگ بطلوس کا متغیر ہوگیا اور تھوڑی دیر سکوت کرکے کہنے لگا الحمد لله الذی ابتلانا
باحسن البلاء واغنانا من الفقر ونصرنا علی الامم الماضیة یعنے جمیع حمد و ثنا لائق ہین اُس خدا کے لیے
جسنے بہترین آزمائش مین ہمکو آزمایا (یعنے ہمارے دین حق مین ہمارا امتحان کیا) اور ہمکو فقر و محتاجگی سے غنی و مستغنی کیا
(مترجم کہتا ہے یہ رمز و طنز ہے نسبت توانگری اہل عرب کے بعد ناداری کے) اور ہمکو فیروزمند کیا ہے اُسی خدا نے
سائر امتون گذشتہ پر وبعد ازان بطلوس یہ کلمات زبان پر لایا کہ پیش ازین تحقیق مین ہے جماعت عرب ہمارے بلاد
مین آتی تھی اور وہ لوگ ہمارے یہان سے خوشہ ہاے گندم و جو وغیرہ چُن لیجاتے تھے اور ہم اُنسے باحسان پیش
آتے تھے اور اس بات سے وہ ہماری شکرگذاری کرتے تھے اور بخلاف اُسکے تم لوگ جو ہمارے یہان آئے

تقریر بطلوس بجواب ابن عرب

تو ہمارے لوگون کو قتل کرتے ہو اور ہمارے یہان کی عورتون کو بندی مین لیتے ہو اور ہمارے مال کو مال غنیمت جانتے ہو اور ہمارے شہرون اور گڑہیون اور قلعون مین لوٹ مچاتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہمارے تئین ہمارے بلاد و ولایت سے خارج کرو وحالانکہ تم لوگ وہ ہو کہ ساری امتون مین سے کوئی امت تمسے زیادہ عاجز و خستہ حال نہین ہی کیونکہ تم لوگ اہل شعیر و دخن ہو یعنی جو اور کودون کے کھانیوالے (مترجم کہتا ہے کہ شاید بجاے دخن عوض خا معجمہ کے حن بجا حطی ہو بمعنی کلان شکم و دجن بواؤ و جیم جامہ شوئی و اہل ذجن یعنے گاذر) و بعدازان ہمارے بلاد مین آکر اب تم نان گندم کھانے لگے اور ہمارا مال چکھتے ہو وحالانکہ ہمارے یہان افواج کثیرہ ہے اور ہماری شوکت شدیدہ ہے اور ہماری جمعیت عظیمہ ہی اور ہمارا مدینہ حصینہ ہے اور تمہاری جرأت ہمپر اسوجہ سے ہی کہ تم لوگ ملک شام و عراق و یمن و حجاز کے مالک ہو گئے ہو اور اب تم کوچ کر کے ہمارے بلاد مین آئے اور تمام فساد تمنے برپا کیا اور تمنے شہرون کو خراب کیا اور قلعون کو منہدم کر ڈالا اور تمنے اپنے بدنون پر لباسہاے فاخرہ سجے اور تمنے دختران ملوک و امرا سے تعرض کیا کہ اُنکو اپنی خادمہ و کنیزین بنائین اور تم اب وہ طعامہاے طیب و لذیذ کھانے لگے جس سے کبھی واقف نہ تھے اور تمنے اپنے ہاتھون کو سونے چاندی و متاع فاخرہ در و جواہر سے بھر لیا یعنے تمھارے کیسے ان چیزون سے پر ہو گئے اور تمھارے پاس وہ متاع ہماری اور وہ ہمارا مال ہی جو آن ہماری قوم اور ہمارے اہل دین سے ہی اور ہم یہ سب کچھ تمھارے تئین چھوڑتے ہین اور ہم اُسپر تمسے کچھ نزاع نہین کرتے ہین اور جو افعال تمسے ہمارے لوگون کے قتل کرنے اور ہمارے اموال لوٹنے مین پیشتر سرزد ہوئے ہم اُسکا بھی مواخذہ تمسے نہین کرتے ہین ولیکن اب تم ہمارے یہانسے کوچ کر جاؤ اور ہمارے بلاد سے نکل جاؤ اور اگر اور کچھ چاہتے ہو تو ہم اپنا خزانہ کھولدیتے ہین اور حکم کرتے ہین کہ تم لوگون مین سے ہر ایک متنفس کیواسطے سو سو دینار اور ایک ایک جوڑہ جامۂ حریر و عمامہ مطرز مذہب یعنے طلاکار دیا جائے اور تمھارے اِس امیر یعنے افسر لشکر کے لیے ہزار دینار اور دس جوڑے لباس اور دس عمامے زرتار دیے جاوینگے اور اسی طرح تم مین سے ہر ایک سردار کے لیے ہوگا اور جو تمپر خلیفہ ہی اُسکے لیے دس ہزار دینار اور سو خلعت فاخر اور سو عمامے زرنگار ہین مگر یہ سب کچھ بعد اُس توثیق کے ہے کہ ہم تمسے بحلف مضبوطی اس بات کی کرلین گے تاپھر تم ہمارے بلاد پر بغارتگری عود نہ کرو یہ ہماری ساری شرطین ہین غرضکہ جبتک بطلوس حرف زن رہا مغیرہ رض خاموش سُنا کیے پھر جب وہ اپنی لاف زنی سے فارغ ہوا تب مغیرہ رض نے جوابدیا کہ ہمنے تمھارا سارا کلام سنا اب تم ہمارا کلام سُنو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَہَّارِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے جمیع حمد و ثنا سزاوار ہین اُس کردگار کے لیے جو یکتا و غالب و تنہا و بے نیاز ہے اور وہ ایسا ہی کہ نہ کسی کا والد ہے اور نہ کسی کا مولود ہی اور نہ اُسکا کوئی شریک و ہمسر ہے یہ سنکر بطلوس نے کہا اے بدوی تو نے کیا خوب کہا پھر مغیرہ نے کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الْمُرْتَضٰی وَنَبِیُّہُ الْمُجْتَبٰی یعنے مین اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی

جواب مغیرہ رضہ بہ بطلوس

او۔ اللہ نہین ہی اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول پسندیدہ و نبی برگزیدہ ہے تب
بطلوس بولا کہ مین محمد صلعم کو رسول اللہ نہین جانتا ہون بلکہ شاید وہ ایسا شخص ہو جیسا کہا گیا ہے حبب الرجل
دینہ یعنے یہ وہ شخص ہی جسنے اپنا دین اچھا بنایا اور اپنے مذہب کو محبوب رکھتا ہی وبعد ازان مغیرہ کی طرف مخاطب
ہوکر سوال کیا کہ یا عربی ماھی افضل الساعات یعنے کونسی ساعت بہترین ساعات ہی مغیرہ نے جواب دیا کہ یہ
وہ ساعت ہے جسمین خدا کی نافرمانی نہ کیجاوے اُسنے کہا اے اخا العرب تمنے راست و درست کہا البتہ رجحان
عقل وجودت طبع تمہاری تو مجھپر ثابت ہوئی بھلا کوئی اور بھی تمہاری قوم مین ایسا ہے جسکی راے ودانش مثل تمہاری
راے کے ہو اور حزم و آگاہی اُسکی تمہاری سی ہو مغیرہ نے کہا ہان ہماری قوم اور ہمارے لشکرون مین اکثر زیادہ تر
ہزار آدمی سے ایسے ہین جنکی راے ومشورت سے بے پروائی و بے اعتنائی نہین کیجاتی ہے یعنے اُنمین ہزارون
ایسے ہین جنکی راے ومشورت پر لوگون کا اعتبار و اعتماد ہی اور ہمارے پیچھے بھی اسی طرح کے لوگ ہین جو عنقریب
ہمارے پاس آنے والے ہین یہ سنکے بطلوس نے کہا ہم اس بات کا یقین نہین کرتے ہین کہ تم مین سے ایسے لوگ ہون
کیونکہ ہمکو تمہارے یہان کی خبر پہونچی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی جماعت ہو جنکو عقل سے کچھ بہرہ نہین ہی مغیرہ رض نے
اُسکے جواب مین کہا ہان ہم لوگ ایسے ہی تھے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہم مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا
تو اُسنے ہمکو ہدایت کی اور ہمارے تئین ارشاد و روبراہ کیا تب بطلوس نے کہا لقد اعجبنی کلامك فہل لی فی صحبتی
یعنے تیرا کلام مجکو بہت خوش آیا بھلا تجکو منظور ہے کہ ہمارے ساتھ مصاحبت مین رہے مغیرہ نے کہا یسرّنی
ذلك اذا فعلت ما اقول لك کہ یہ بات میری عین خوشی کی ہے بشرطیکہ جو مین کہون تو اُسکو بجا لاوے اُسنے کہا
وہ کیا بات ہے مغیرہ رض نے کہا تشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ ورسولہ کہ تو اقرار کر اس امر کا
کہ سواے اللہ کے کوئی لائق الوہیت نہین ہی و ہر آئینہ محمد اُسی اللہ کا بندہ اور اُسی کا رسول فرستادہ ہے
بطلوس نے جوابدیا کہ اس امر کی کوئی سبیل نہین ہی یعنے یہ نہین ہوسکتا ولیکن مین نے یہ ارادہ کیا کہ درمیان
اپنے اور تمہارے اصلاح امور کرون مغیرہ نے کہا ہر امر باختیار خدا ہے واما قول تمہارا ہمارے حق مین کہ ہملوگ محتاج و
مفلس و عاجز تھے تو سچ ہی کہ ہم یون ہی تھے اور ہم اہل جاہلیت تھے اور کوئی ہم مین سے ملکیت کسی چیز کی نہ رکھتا تھا
سواے اپنے گھوڑے اور تیر وکمان اور اونٹون کے اور سواے ماہہاے حرام کے اور کسی شے کی عظمت و احترام
نہین کرتے تھے یہانتک کہ حقتعالیٰ نے اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے پاس بھیجا اور ہم اُسکی اصل ونسل
اطہر کو خوب پہچانتے ہین اور خوب جانتے ہین کہ وہ صادق اور امین اور ہر عیب و معصیت سے پاک اور امام ورسول
تھا اُسنے اسلام کو ظاہر کیا اور غلبہ دیا اور بتون کو توڑا اور نبیون کا اُسپر خاتمہ ہوا یعنے وہ خاتم الانبیا تھا اور اُسنے ہمکو عبودیت
وعبادت رب العالمین کی معرفت دی پس ہم خدا کی پرستش کرتے ہین اور کسی غیر کو نہین پوجتے ہین اور سواے

ماہہاے حرام یعنے چار مہینے جنمین جنگ حرام تھی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم و رجب ۱۲

اُسکے ہم کسی اور کو اپنا والی و ناصر نہیں ٹھہراتے ہین اور ہم بجز اُس خدا کے جسکا کوئی ہمتا و ہمسر نہین ہی کسی اور کو
سجدہ نہین کرتے ہین اور ہم اقرار نبوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہین اور ہم مامور بجہاد ہین اُن لوگون سے جو کفر بخدا کرتے ہین
اور بتون کو ساتھ خدا کے شریک کرتے ہین وحالانکہ وہ ہمارا پروردگار برتر و بالاتر ہے اور وہ واحد و تنہا ہی نہ اُسکو کبھی غفلت
و اونگھ ہی نہ اُسکو کبھی نیند سے خواب آتا ہے چنانچہ جو کوئی ہماری پیروی کرے وہ ہمارے بھائیون مین سے ہے
اور جو کچھ ہمارے لیے ہی واجبات و مباحات سو وہی اُسکے لیے ہے اور جو کچھ ہمپر ممنوع ہی محرمات و منہیات سے
وہی اُسپر بھی منع ہے اور جو کوئی اسلام سے انکار کرے تو اُسپر جزیہ ہے کہ اُسکو اپنے ہاتھون سے ذلیلون اور کمترین
قومون کیطرح ہمارے روبرو پیشکش کرے پھر جو کوئی جزیہ ادا کریگا تو حق تعالے نے اُسکا خون بہانے اور اُسکا مال لوٹنے
سے باز رکھا ہے اور جو کوئی اسلام لانے اور جزیہ دینے سے انحراف و سرتابی کرے تو درمیان ہمارے اور اُسکے
شمشیر حکم ہی اور وہ جزیہ یہ ہے کہ ہر ایک محتلم یعنے ہر متنفس بالغ پر فی سال یعنے ہر سال ایک دینار مقرر ہے اور نابالغ
پر جزیہ نہین ہی اور نہ نسوان پر اور نہ راہب دیرانی پر جو قطع تعلقات کر کے صومعہ نشین ہے یہ بیان سُنکے بطلوس نے کہا
کہ کلام تمھارا اور بارۂ اسلام کے وہ تو مین نے سمجھا فما قولك عن الجزية عن يد وانتم صاغرون کیا مراد
ہے تمھارے اس قول کی درباب دینے جزیہ کے ہاتھون سے اس حالت مین کہ تم یعنے ہم محاقرین مین سے
ہون یعنے ذلیلون اور کمترین قومون کیطرح سے پس مین نہین جانتا ہون کہ مردم صغار تمھارے نزدیک کون ہین
تب مغیرہ رضی نے کہا وہ تو ہی جبکہ قائم بجنگ ہو اور تلوار تیرے سر پہ کھنچی ہو پھر جسوقت بطلوس نے یہ کلام مغیرہ کا سنا تو
بغضب شدید طیش مین آیا اور دفعۃً اُٹھکر قایم بجنگ ہوا (جیسا ابھی مغیرہ نے کہا تھا کہ جبکہ تو قائم بجنگ ہو اور تلوار
تیرے سر پہ ہو) چنانچہ مغیرہ رضی نے بھی برجستہ اپنے مقام سے اُٹھکر تلوار میان سے کھینچ لی اور اسیطرح جملہ اصحاب رضی نے
مثل مغیرہ رضی کے کیا اور اُنکی زبان پر برابر کلمہ طیبہ جاری تھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور واقدی رحمۃ اللہ علیہ
نے بواسطہ مسلم بن عبد الحمید و طارق بن حلال کے عبد اللہ بن رافع سے نقل روایت کی ہے اُنھون نے کہا
ہم بھی مغیرہ رضی کے ساتھ تھے اور تلوار گھسیٹکر دفعۃً اُس قوم پر دست افراز ہوئے اور غیرت اسلام ہماری دامنگیر تھی کہ
اُسوقت فرط جوش سے جوشِ بطلوس ہماری نگاہون مین کوئی چیز نہ تھے اور ہمکو یقین ہو گیا کہ بس محشر اسی مقام سے
برپا ہوا چاہتا ہے پھر جب بطلوس نے ہمسے یہ حال دیکھا اور اُسکو ہماری شمشیر سے یقین اپنی موت کا ہو گیا اُسوقت بطلوس
نے ندا دی مہلا یا مغیرة لا تعجل فتهلك وانا اعلم انك رسول والرسول لا يقتل وانما
تكلمت بما تكلمت لاختبركم وانظر ما عندكم والان لا نواخذكم فاغمدوا سيوفكم
کہ اے مغیرہ رضی تامل کر جلدی نہ کر نہین تو ہلاک ہو جاے گا اور مین خوب جانتا ہون کہ تو ایلچی ہے
وحال آنکہ ایلچی مارا نہین جاتا ہے اور تو نے کلام نہین کیا مگر ساتھ اُن کلمات کے جو تجھ سے کہا گیا تھا

ذکر کیفیت جزیہ و مقدار جزیہ ۱۲

ذکر عجز و پریشانی بطلوس بعد تندی و تیزی کے ۱۲

یعنے تو نے وہی کلام کیا جسکی تبلیغ کا تو مامور تھا اور مین تو ہر آئینہ تمکو آزماتا تھا اور مین دیکھتا تھا کہ تمھارے پاس کیا ہے (یعنے جرأت وجسارت سے) اور اب ہم تمسے کچھ مواخذہ نہ کرینگے تم اپنی تلوار میان مین کرو ابن رافع راوی کہتا ہے اُنکے پھر ہمنے اپنی تلوارین میان مین کین وبعد ازان مغیرہ رضؓ آگے بڑھے اور بطلوس سے قریب ہوکر چلے تو بطلوس اُنکو آخر پایۂ تخت پر اُتار لایا (یعنے ہاتھ پکڑے ہوئے) اسلئے کہ مغیرہ رضؓ مرد جسیم وتناور تھے تو اُسپر تکیہ کیے ہوئے اور سہارا دیے زیر سریر آئے اور قریب تھا کہ جدا ہون ناگاہ بطلوس نے اپنی جگہ پر تھام رکھا اور مغیرہ رضؓ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کہ دربارۂ مسیحؑ بن مریم کے تمھارا قول کیا ہے مغیرہ رضؓ نے کہا عبدہ ورسولہ یعنے وہ بندۂ خدا اور رسول مقبول اُسکا ہے بطلوس نے کہا پھر سابق کون ہے جسنے اُسکو پیدا کیا مغیرہ نے کہا حق تعالیٰ نے اُسکو پیدا کیا خاک سے کہ اُس سے فرمایا ہوجا یعنے عدم سے کون وہستی مین آجا تو وہ آگیا اور اُسپر قرآن عظیم دلیل ہے بقولہ تعالیٰ
اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یعنے مثل ومثال عیسیٰ بن مریم کی پیش خداوند عالم مثل ومثال آدم علیہ السلام کی ہے کہ اُسکو خاک سے پیدا کیا بنایا پھر اُس سے کہا ہوجا یعنے ہستی مین آ تو وہ آگیا پھر اُسنے کہا بھلا کیا دلیل ہے اس بات پر کہ خدا واحد یکتا ہے مغیرہ رضؓ نے کہا دلیل عمدہ قرآن مجید ہے کہ خدا نے قول اپنا زبان نبیؐ سے ارشاد فرمایا ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنے وہ اللہ ایک ہی ہے اللہ سب نیاز ہے نہ کسی کا والد ہو نہ کسی کا مولود ہے نہ اُسکے لیئے کوئی شریک وہمسر ہے بطلوس نے کہا اے مرد اعور یعنے یک چشم ہر آئینہ مین نے تیری سی حذاقت نہین دیکھی اور تیرا سا جواب نہین سنا اور حال یہ تھا کہ مغیرہ کی ایک آنکھ مین روز جنگ یرموک کچھ صدمہ پہونچا تھا (اسوجہ سے بطلوس نے اعور کہکر خطاب کیا) مغیرہ رضؓ نے کہا یہ گزند چشم مجکو عیب دار نہین کرتا ہے کہ ہر آئینہ میری آنکھ نے جہاد فی سبیل اللہ مین ایک تجھ ایسے سگ سے صدمہ اُٹھایا ہے مگر جسنے میرے ساتھ یہ کام کیا مین نے بھی اُس سے اپنا بدلہ لیا کہ مین نے اُسکو قتل کر ڈالا اور ایک جماعت کو بھی اُنہین سے قتل کیا اور اس صدمۂ چشم سے ثواب اللہ عزوجل بہت عظیم ہے بطلوس نے کہا کیا ہی تیرا حاذق جواب ہے بھلا تیری قوم مین ایسا اور بھی کوئی ہے مغیرہ رضؓ نے کہا مین تجھ سے پیشتر کہہ چکا کہ ہم مین ایسے اہل علم واہل رائے ہین کہ مین اُنکے علم وعقل کی کچھ بھی برابری نہین کرسکتا اور مین تو ایک مرد بدوی ہون ناور اگر تو علی بن ابی طالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المختار وقاتل الکفار بین الفجار اللیث الکرار والبطل المغوار یعنے کاش تو علی بن ابی طالبؓ کو دیکھتا جو برادر عم زاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور مختار وبرگزیدہ وسید ابرار کے ہین اور قاتل کفار اور ہلاک کرنے والے فاجران نابکار کے ہین اور شیر حملہ آور اور جوانمرد دلاور ہین بطلوس نے کہا کیا وہ ہمارے لشکر مین تمھارے ساتھ ہین وتحقیق کہ مین نے

اُنکی شجاعت وبہادری بہت سنی ہی تومین چاہتا ہون کہ اُنکو دیکھون تب مغیرہؓ نے کہا تحقیق کہ علی کرم اللہ وجہہ
امام ہین قدر اُنکی برتر اور مرتبہ اُنکا بزرگتر اس سے ہے کہ وہ بنفس نفیس خود چلکر پاس ایک سگ تجھ ایسے کے
آوین پھر بطلوس نے کہا بھلا اُنکے سوا اور بھی کوئی ویسا ہے مغیرہؓ نے کہا ہان مثل امیرالمومنین عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ
جو ہمارا خلیفہ ہے ونیز عثمانؓ بن عفان وعبدالرحمن وسعید وسعد وابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اور وہ امراء
جو جابجا متفرق ہین حجاز مین اور یمن وشام وعراق ومصر مین اور وہ ہر ایک امیر شجاعت وبراعت وفضائل
وغیرہ مین تجھ ایسے ہزار کے برابر ہین واما سیف اللہ خالد بن الولید جو ہمارے امیر جیش ہین اور اُنکے ساتھ ایک
جماعت امراء کی ہی اور وہ لوگ گویا کہ تمھارے پاس ہین (یعنے عنقریب آپہونچتے ہین) اور وہ ہماری مدد کو چل چکے
ہین چنانچہ وہ سب مردان دلیر وسخت گیر وسادات ابرار وامراء کبار ہین وبعد ازان بطلوس نے کہا مین چاہتا ہون
کہ درمیان اپنے اور تمھارے اصلاح امر یعنے مصالحہ کرون اور منظور یہ ہی کہ پیش از جنگ اُس جماعت کو
بھی دیکھون جنکا تمنے ابھی ذکر کیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس حیلے سے ارادہ اُس دشمن خدا کا یہ ہوا
کہ اصحاب کے ساتھ غدر وعہد شکنی کرے اور اُسکی ان باتون کو مغیرہ سمجھ گئے اور کہا غداۃ غدا اتیك
منهم رجال تنظر الیهم کہ کل کے کل کو یعنے پرسون وہ لوگ تمھارے پاس آوین کے تو اُنکو دیکھ لیجیو
یہ سنکر وہ دشمن خدا خوش ہوا اور وہ اپنے دل مین غدر ومکر نسبت اصحاب کے پوشیدہ رکھتا تھا وحالانکہ
حق تعالی نے اُسکے کید کو اُسی کے مکر وشر کیطرف پھیر دیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد ازان وہان سے
مغیرہؓ نے برخاست کی اور بطلوس کے پاس سے باہر نکلے اور اُسکے گزند سے نجات پائی تا آنکہ اپنے گھوڑے پر
سوار ہوئے اور بطلوس نے اپنے حجاب ونواب کو حکم کیا کہ ہمراہ اصحاب کے قریب اُنکے لشکر تک پہونچانے جاوین
چنانچہ مغیرہؓ نے مع اپنے اصحاب کے پیش امیر غانم بن عیاض اشعری پہونچکر سارا ماجرا جو کچھ بطلوس کے یہان
گذرا تھا اُنسے بیان کیا غانم نے کہا قسم ہے صاحب روضہ ومنبر یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اُسنے تمھین نہین چھوڑا
مگر خوف سے تمھاری تلوار کے اور یہ شخص مرد حکیم وعقیل ہے الا یہ کہ شیطان نے اُسکی عقل کو مغلوب ومسلوب
کرلیا ہے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس شب کو سب صحابہ نہین سوئے مگر یہ کہ اپنا ساز وسلاح حرب لیے رہے
اور مستعد وآمادہ تھے جب صبح ہوئی اور مؤذن نے لشکر اسلام مین اذان دی تب مسلمان بعد اسباغ وضو
نماز صبح اداکرکے اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور خوب جانتے تھے کہ عدو اُنکے منتظر ہین اور صبح اُنسے جنگ
کرنے والے ہین کہ وہ لوگ صفین اپنے لشکر کی تعبیہ کرچکے تھے اور جاسوسان عرب نصرانی اُنکے لشکر مین
جاکر اخبار گذرانتے تھے اور یہان جاسوسان امیر غانم کے حاضر ہوکر وہان کی خبرین دیتے تھے اور اُدھر
روم ثابت ومستعد قتال تھے اور ادھر امیر غانم نے میمنہ ومیسرہ اپنے لشکر کا مرتب کیا چنانچہ میمنہ پر فضل بن عباس کو مقرر

کیا اور میسرہ پر ابو ایوب انصاری کو اور قعقاع بن عمرو التیمی کو قلب لشکر پر مامور کیا اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطۂ قیس بن عبد اللہ و مالک بن رفاعہ کے سعید بن عمرو الغنوی سے نقل روایت کی اُنھون نے کہا کہ سرزمین
بہنسا مین ایسے دس ہزار اعیان حاضر ہوئے تھے جو دیکھنے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے اُن سب نے
آنحضرت صلعم کو دیکھا تھا اور اُنمین ہفتاد مرد بدری تھے اور امرا صاحبان نشان قریب چودہ سو کے تھے و منجملہ
صحابہ رض و سادات کے تقریبًا پانچہزار زمین بہنسا مین دفن ہوئے اور ذکر اُسکا عنقریب آویگا انشاء اللہ تعالی راوی
نے کہا اور جماعت پیدل پر معاذ بن جبل افسر تھے اور ساقہ یعنے مؤخر لشکر پر جسکو بھیڑ کہتے ہین اور نسوان و صبیان پر
سعد بن عبد القادر و ضحاک بن قیس مامور ہوئے اور امیر غانم صفون کے درمیان یہ کہتے ہوئے گشت کرتے
پھرتے تھے کہ اللہ اللہ جنت تمھاری تلوارون کے زیر سایہ ہے یعنے تلوارون کے سایے مین ہونا جنت کا کنایہ ہے
کہ سایہ تلوارون کا جفت ہے اور سایہ ہونا اُسکا تیر عین داخل ہونا تمھارا جنت مین ہے اے مسلمانو خوب جان لو
کہ صبر و ثبات مقرون بفرج و کشایش کار ہے اور حق تعالی صابرون کے ساتھ مددگار ہے اور صبر کرنیوالے وہی
غالب رہتے ہین اور فشل و نامردی سبب ہے اسباب خذلان و نامردی سے اور جو کوئی تیزی شمشیر پر صبر و استقامت
کرتا ہے وہ جسوقت پیش خدا جائیگا تو وہ اُسکی منزلت و پایگاہ کی بزرگی اور اُسکی سعی و جانفشانی کی قدر افزائی کریگا اور
حق تعالی صابرون کو محبوب رکھتا ہے اور یہی کلمات اصحاب رایات یعنے صاحبان منصب نشان سے بھی کہتے تھے
اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امیر غانم ہنوز تعبیہ و ترتیب صفوف سے فارغ ہوئے تھے ناگاہ فوجین بطلوس
و روم کی آگے بڑھین اور وہ سب نصارئ و فلاح یعنے مردم دہقان اور عرب متنصرہ تھے یعنے وہ عرب جنھون نے تنصر اختیار
کیا تھا اور اُنکے آگے آگے صلیب طلائی تھے کہ ہر ایک صلیب کا سونا بوزن پانچ دینار کے تھا اور ہر ایک مین
چارون طرف چار چار جواہر جڑے تھے اور وہ مانند تارون کے تابان تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے
روایت بیان کی سنان بن الحارث الہذانی نے شداد بن اوس سے اور شداد اُن لوگون مین سے ہین جو ان فتوح مین
حاضر تھے سو اُنھون نے کہا جب صلیبون کی آمد ہوئی اُسوقت ہم صلیب بصلیب شمار کرنے لگے یہانتک کہ ہشتاد صلیب شمار کیے
اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار کا غول تھا اور اُنکے ہمراہ قسیسین و رہبانان یعنے علماے نصاری
و یہود موجود تھے اور وہ تلاوت انجیل کرتے تھے اور اُن لوگون نے اپنے لشکرون مین نیزے نشانون کے بکثرت بلند کیے تھے
فبینما الناس کذلك یعنے اُسی ہنگام مین کہ مردم فریقین مشغول باہتمام تھے یک بیک ایک بطریق زرہ[1] زرین
اور اُسپر زرہ حربی پہنے ہوئے پرے سے آگے بڑھا اور اُسنے اپنی زبان مین لاف زنی کر کے مبارز طلبی کی
تب اُس سے لڑنے کو قعقاع قلب عسکر سے برآمد ہوئے پھر دونون باہم وار کرنے لگے آخر قعقاع نے اُسکے سینے پر ایسی
سنان ماری کہ اُسکی پشت کے پار چمک آئی تھی بعد اُسکے ایک دوسرا الملخ نکلا اور اپنے یار کے قتل ہونے سے غضب مین سرشار تھا اور

معرکۂ بہنسہ با ملک بطلوس

[1] زرہ زرین بر ائے زینت و زرہ حربی یعنے زرہ آہنی برائے جنگ ۱۲

وہ ملک کا ہمنشین اور اُسکے ساتھ تخت نشین تھا پھر میدان مین آکر مبارز طلب ہوا تب ایک شخص قبیلہ ازد سے اُسکے مقابلے کو نکلا مگر اُسکو امیر غانم نے منع کیا اور کہا اپنی جگہ پر چلا جا کیونکہ تو اُسکا ہمسر نہین ہے یعنے وہ تجھسے قوی و توانا تر ہے تا آنکہ مسیب بن نخبتہ الفزاری اُسکے سامنے آئے اور ایک ضربت شمشیر جو اُسپر ماری تو اُسنے اُسکو اپنے سپر پر روکا اور وہ تلوار مسیب کے ہاتھ سے ٹوٹ پڑی تب اُس ملعون نے مسیب پر تلوار کا وار کیا اُنھون نے اُسکو خالی دیا اور منتظر ہوئے کہ کوئی شخص اُنکو تلوار دے مگر جب تلوار ہاتھ نہ آئی تو اُس جگہ سے ارادہ پھرنے کا کیا کہ ناگاہ قعقاع بن عمرو سے کہ وہ آگے بڑھ آئے تھے ملاقات ہوئی آخر اُنکے ہاتھ مین جو تلوار تھی وہ مسیب کو دیدی تو مسیب پھر جنگاہ کی طرف پھر گئے اور جاتے ہی اُس بطریق کے داہنے شانے پر وہ ضربت لگائی کہ تلوار اُسکے بائین شانے سے نکل آئی اور وہ زمین پر گر کر اپنے خون مین لوٹنے لگا اور اُسی وقت واصل جہنم ہوا پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی سب نے مسلمانون پر حملہ کیا اُسوقت جنگ عظیم و قتال شدید واقع ہوئی اور اُس گھڑی وہ دشمن خدا بطلوس اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور گھوڑا وہ تھا جسکو والی ممالک صقیلہ اور بربر نے اُسکے لیے ہدیہ بھیجا تھا اور وہ گھوڑا پانسو دینار کا خریدا تھا اور وہ گھوڑا روز جنگ حصار کے جست مار کے فصیل تک چڑھا لیجاتا تھا اور اُسکا سوار اہل سور یعنے دیبانان شہر پناہ کی دیوار پر بھالا مارتا تھا اور قریب اُسکا ذکر اپنے محل پر انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اور بطلوس زرہ زرین پہنے تھا اور اُسکی کمر مین پٹکہ جواہر نگار بندھا تھا اور اُسکے سر پہ تاج مرصع تھا کہ جواہر جو اُسمین ٹکے تھے وہ مانند ستارون کے درخشان تھے اور اُسکے سر پر چلیپیان فشان سایہ فکن و شقہ افشان تھے اور اس ہنگام مین ایک غول رومیون کا میمنۂ مسلمین پر حملہ آور ہوا مگر مسلمانون نے اُنکے مقابلے مین صبر و استقلال جوانمردانہ کیا بعد ازان رومیون کے دوسرے گروہ نے حملہ کیا حق تعالیٰ جزاے خیر و اجر حسنات زیادہ کرے واسطے فضل رض بن عباس اور واسطے اُنکے پسر عم فضل اور اُنکے بھائی عبداللہ کے وازبراے اولاد عقیل و عبداللہ بن جعفر و دیگر سادات بنی ہاشم کے کہ ان صاحبون نے قتال شدید مین بڑی مردانگی و بہادری کی اور بلایاے حسنہ مین مرد میدان امتحان ہوئے چنانچہ فضل رض نے بڑھکر ایک حامل صلیب پر حملہ کیا اور اُسکے سینے پر نیزہ مارا کہ اُسکی نی پشت سے پار نکل آئی اور وہ اوندھا گرا اور صلیب بھی زمین پر جا پڑا یہ حال جب بطلوس نے دیکھا تو اُسکو یقین ہلاکت و زوال کا ہوا پھر اُسنے قصد اُٹھا لینے صلیب کا کیا مگر اُسکی کوئی سبیل نہوئی کیونکہ مسلمانون نے اُس صلیب کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا اور فضل رض وغیرہ اکابر بنی ہاشم اُن لوگون کو جو اُسطرف اور گرد و پیش آتے تھے دفع کرتے تھے آخر رومی اُس صلیب سے مایوس ہو کر پھر گئے اور جسوقت فضل نے اُس صلیب کے لیے ہجوم نصارے و روم کا دیکھا تو اُنپر حملہ فاش کیا اور اُنکے بنی عم و دیگر امرا نے حملہ کرنے مین اُنکی ساز داری کی آخر رومی مقہور و مفرور ہوئے اور اُنمین سے ایک جماعت مقتول ہوئی پھر مسلمانون نے اُس صلیب پر ازدحام کیا اور ارادہ اُسکے لینے کا رکھتے تھے تب فضل رض نے کہا یہ مخصوص میرے لیے ہے بدون شرکت تمھارے چنانچہ فضل نے گھوڑے کی باگ پھیری

اور رکاب پر جھک کر اُس صلیب کو اُٹھالیا اور لشکر کی طرف پھرے اور صلیب سپرد عبد اللہ اپنے غلام کے کیا اور وہ مسلمانون کے ساتھ گھوڑے پر سوار تھا اور فضل کی جانب خود پیشقدمی کر کے چلا آتا تھا آخر اُسنے اُس صلیب کو فضل سے لیکر اُنکے خیمے مین پہونچایا اور فضل بن عباس نے پھر مکرر حملہ کیا اور دیگر امرا بھی حملہ آور ہوئے یہانتک کہ ہنگامۂ کارزار شربار و معرکۂ پیکار روبکار رہا اور زمین پر سیلاب خون جاری ہوا اور بدنون سے سیلان عرق روان ہوئے آنکھون مین حلقے پڑ گئے پتلیان پھر گئین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب اُس دشمن خدا بطلوس نے یہ حال دیکھا تو مسلمانون پر حملہ آور ہوا اور اُسوقت اُس حملے مین اُسکے ہمراہ جمعیت بطارقون کی قریب پانچہزار کے تھی اور یہ جماعت جانب یسار لشکر کے تھی چنانچہ اس ہنگامہ مین مسلمانون مین ایک جماعت قتل ہوئی اور ایک جماعت زخمی ہوئی و باانیمہ اُن دلاورون نے بڑا استقلال اور صبر جوانمردانہ کیا اور اُس آن مردانگی فضل بن عباس کی یہ تھی کہ کبھی وہ میمنہ دشمن پر حملہ کرتے تھے کبھی اُنکے میسرہ پر مارتے چلے جاتے تھے اسی طرح دیگر امرا لشکر اسلام نے بھی بڑے بڑے حملے کیے خصوصًا تعقاع بن عمرو التیمی و مسیب بن نجبۃ الفزاری و براء بن عازب و معاذ بن جبل و زید الخیل کہ خدا انکے حسنات زیادہ کرے اُنھون نے یورش شدید برپا کی کہ اُنکی زرہون پر خون کے تھکلے ایسے جمے تھے گویا لختے کلیجے اونٹون کے تھے اور ایک غول مسلمانون کا دشمنون کی اُس جماعت مین گھس گیا جو ساتھ ایک بطریق کے تھی اور وہ عظیم الخلقت و بزرگ جسامت اور تنومندی مین گویا ایک برج تھا تو اُسپر سفینہ موے و غلام آزاد کردہ رسول خدا علیہ السلام نے حملہ کیا اور دوڑ کر یہ چاہتے تھے کہ اُسکو تلوار مارین دفعۃً اُس بطریق کے عقب سے ایک وار نیزے کا ایسا آیا کہ گھوڑے سے اُسکو نیچے گرا دیا اور انی نیزے کی اُسکی پسلی مین پیوستہ تھی اور اُسکے استخوان پشت صدمہ ضرب سے چور چور ہو گئے تھے پھر جب نیزہ کھینچا تو وہ اوندھا زمین پر پڑا اتفاقات کچھ لوگون نے اُترکر اُسکا رخت و ساز بدن سے اُتار لیا راوی رحمۃ اللہ علیہ یعنے شداد بن اوس نے کہا کہ پھر ہمنے تامل و تفحص جو کیا کہ اُس بطریق کو کسنے قتل کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیاد بن ابی سفیان تھے پھر جب رومیون نے یہ حال دیکھا تو یکبارگی حملہ فاش یعنے سخت حملہ کیا تا آنکہ حرب برپا ہوئی گردنین کٹنے لگین آنکھین چڑھ گئین تلوارون کے وار نیزون کی مار تیرون کی بوچھار کی شدت ہوئی رومیون کا اپنی زبانین طمطمہ و غلغلہ او معرکۂ نزال و قتال برابر سرگرم رہا یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا اُسوقت دونون لشکر از ہمدیگر جدا ہوئے چنانچہ مسلمانون مین سے تقریبًا دوسو پچاس مرد کام آئے اور درجۂ شہادت و سعادت پر فائز ہوئے اور دونون فریق اپنے اپنے لشکرگاہ مین شب باش ہوئے اور حراست و نگہبانی مین شب بیدار رہے اور اہل اسلام تلاوت قرآن مین اور درود و سلام مین اوپر خیر الانام کے مشغول تھے اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ مسلمانون کا روشنی کر کے قتلگاہ مین آئے اور شہدا کی لاشون کو چُنکر ایک جا جمع کیا اور امرا نے اپنے اصحاب اور اُنکی اولاد کے حال پر بہت بکا کی اور کہتے تھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یعنے ہمکو استطاعت دیدار اے عمل خیر نہین ہے مگر بتوفیق خداوند برتر و بزرگ شان کے اور

راوی علیہ الرحمہ نے کہا کہ لشکر مشرکین سے بتعداد دو ہزار پچاس نفر کے مارے گئے انمین سے اُنکے اکابر و عظما بیٹس آدمی تھے اور یہ سب ارباب دولت وارکان سلطنت واصحاب سریر یعنے تخت نشین اور بادشاہ کے ساتھ ہمنشین تھے آخر جب بطلوس نے یہ ماجرا مشاہدہ کیا تو اُسپر سخت وشوار وشاق گذرا تا آنکہ جب وہ اپنے خیمے مین بیٹھا تھا اور گرد اُسکے تمام اکابر مملکت ونواب عزت حاضر تھے اُسوقت اُسکے لیے خاصہ طعام وجام شراب آیا مگر اُسنے ان چیزون کیطرف التفات نہ کی اور بطریقون سردارون کی طرف متوجہ ہوکر بزجر و قہر تمام توبیخ کرنے لگا اور کہا تم ایسون کو صلاحیت ولیاقت خدمات ملوک کی نہین ہے یہ کیسی ہیبت ونامردی تم لوگون کے دل مین سما گئی اور پھر تم چاہتے ہو کہ اپنے ایسے کردار سے پیش ملوک کے غیرت دار باقی رہو یہ سُنکے ان لوگون نے جواب دیا ان کان هذا الیوم ما اخذ نا فیہ اهبتنا یعنے ہر آینہ آج کے دن ایسا ہوا کہ اُس مین ہم نے اپنا پورا ساز وسامان جنگ کا نہین دیکھا یا یہ کہ اگر ہم اس دن کو ایسا جانتے تو آج ہم اپنی تیاری جنگ کی نہ کرتے کیونکہ ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ عرب شجاع ہین اور اُن مین ایسی شجاعت ہے تب بطلوس نے کہا پھر تمھاری کیا راے ہے کیا تم ننگ وعار گوارا اور ذلت ورسوائی کو پسند کرتے ہو خصوص اُس حالت مین کہ صلیب تمھارے ہاتھون سے چھن گیا اور تمنے اُسکو خوار کیا اُنھون نے کہا ای بادشاہ عنقریب ہے کہ آپ ہمسے ایسا امر ملاحظہ فرماوینگے جو آپکو خوش آویگا اور وہ یہ ہے کہ کل صبح کو ہم مین سے کچھ لوگ کمینگاہ مین پوشیدہ بیٹھین گے اور باقی ہم اُنکے مقابلے مین مقاتلہ کرینگے اور اُسی ہنگامہ مین ہم کمینگاہ سے نکل پڑینگے اور ایک جماعت تیر اندازونکو مامور رکھین گے کہ وہ اپنے تئین تیر اندازی مین مستعد رکھین اور یہ موافق عادت روم کے ہے کہ سب یوہین کرتے ہین غرضکہ ہم اُن سے برابر قتال کرینگے اور ہرگز ہم اُنکو اپنے بلد پر دخل وتسلط نہ دینگے یہانتک کہ ہم سب مارے نہ جاوین یہ سُنکے بادشاہ نے اُنسے عہد واقرار واثق کیا وبعد ازان ایک نامہ لکھکر شباشب پاس بطریق طما کے بھیجا کہ وہ ایک قلعہ ذات الابراج تھا یعنے بہت برجون والا اور اُس نامے مین فوج کُمکی طلب کی تھی اور اُسکے زیر حکومت بہت سے بطریق شداد وسخت رو تھے اور اُن ہر ایک بطریق کے تابع ہزار ہزار مردان کارزار مسلح وآمادۂ پیکار تھے پھر جب اُن بطریقون کے پاس نامہ پہونچا تو اُنھون نے تیاری لشکر کی کردی اور اُنکا ساز وسلاح درست کیا اور قریب ہے کہ ذکر اُسکا آگے آوے گا انشاء اللہ تعالی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر جب صبح ہوئی تو مسلمان نماز صبح کی پڑھکر اپنے گھوڑون پر سوار ہوئے اور صف آرائی وترتیب مواقف مین مصروف ہوئے اور امیر غانم لوگون کو بوعظ وپند آمادہ جنگ کرتے تھے پھر اپنی جگہ پر مغیرۃ بن شعبہ کو واسطے ترغیب وتحریص (رجاے وخوف دیلیم ۱۲) مردم کے مقرر کرکے خود متوجہ بجانب اصحاب رایات ہوئے اور اونکو فہمایش کرنے لگے کہ اپنے گھوڑون کی باگین چھوڑ دینے گھوڑے دوڑاتے ہوئے دشمنون پر جا پڑو اور بھالون کو سنبھالو اور جبکہ تم مقابل دشمن جا پہونچو تو یکبارگی حملہ کر دو اور کچھ خوف وہراس کو اپنے دل مین راہ نہ دو چنانچہ امرائے لشکر مثل روز اول کے ترتیب وتعبیۂ لشکر مین مشغول ہوئے اور قبل از سوار ہونے کے شہید ونکو اُنکے

لباس پرخون مین دفن کر چکے تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد دفن نعشون کے جس گھڑی ہم لوگ مصروف صف بندی و لشکر آرائی تھے کہ ہمکو آگاہی نہوئی کہ ناگاہ رومی ہمپر ٹوٹ پڑے اور اپنی زبان مین ہمپر طمطمہ و غلغلہ کرتے تھے اور اُن مین سے پانچہزار سوار آگے بڑھکر اپنے گھوڑون سے اُتر پڑے اور اپنے خدام اور غلامون کو گھوڑے تھما دیے اور وہ خود اپنے درمیان مین خندقین کھودنے لگے اور لب غار تیراندازون کی آڑ کے لیے صندوقون سے سد بنا دی بنالی اور باہم مسیح کی قسم کھائی اور قسم دی کہ وہان سے نہ ہٹین اگرچہ سب کے سب مارے جاوین اور اُنکی تین صفین تھین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اُسی عرصہ مین کہ ہم لوگ ہتھیار لگا کر آمادہ حملہ تھے کہ ناگاہ رومیون نے ہمپر یکبارگی حملہ کر دیا اُسوقت ہمارے میمنہ والون نے بھی حملہ کیا اور ہمارے قلب لشکر اُنکے قلب لشکر سے بھڑ گئے اور اُن کے تیراندازون کے تیر چلتے تھے اور دس ہزار تیر ایک ساتھ گویا ایک کمان سے نکلتے تھے اور مانند بلیّات پران و سیلاب روان کے آتے تھے اُس سے بہت مردان کارزار زخمی ہوئے اور بہت دلیران شجاعت شعار کام آئے اور گھوڑے عرب کے بھاگ گئے اور امرا و اکابر لشکر اسلام سب ثابت قدم و بپاے استقلال قائم رہے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے بھائی و دیگر اکابر بنی ہاشم نے بڑے زورون سے حملہ کیا اور اسی طرح زیاد بن ابی سفیان و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن نجیبۃ الفزاری و جمیع امرا لشکر نے بڑی یورش کی اور لشکر فریقین مین قتال شدید ہونے لگی اور مسلمانون مین قتل فاش ہوئی اور وہ لوگ اُسوقت بمقابلہ عرب ثابت و قائم برجا رہے اور وہ دشمن خدا بطلاوس مع اپنی جماعت ہمراہی کے کبھی میمنہ مسلمین پر جا پڑتا تھا کبھی میسرہ پر مارتا ہوا آتا تھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اُسوقت صبر ہمارا صبر جوانمردون کا تھا اور مرنے پر دل رکھے تھے اور امیران لشکر علی الاتصال مسلمانون کو ترغیب و تحریص قتال کی کرتے تھے اور فریقین سے طائفہ کثیر قتل ہوئے مگر یہ کہ درمیان مشرکین کے بباعث اُن کی کثرت کے شمار و اکثار اُنکے مقتولون کا ظاہر نہوتا تھا اور ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ وہ لوگ کمینگاہ مین مخفی ہین ناگاہ وہ سب کمینگاہ سے ہمارے پیچھے نکل پڑے اور اُنکے آگے آگے ہمارے سامنے غول تیراندازون کا تھا پھر اُنھون نے ہمکو گھیر لیا اور ہم درمیان اُنکے اس طرح ہو گئے جیسے سفید بکریان بیچ مین گلہ شتران سیاہ کے ہوتی ہین اور اس ہنگامہ مین ایک گروہ امرا و سرداران لشکر اسلام شہید ہوئے و نیز اکثر مردم مختلط مسلمانون مین سے کام آئے اُسوقت سادات بنی ہاشم و ابان بن عثمان بن عفان نے کیا کیا مردانگی کی اور اصحاب رایات نے اپنے نشانون کے نیزون سے کیا ہی قتال کی اور جب وہ عدو اللہ بطلاوس قلب لشکر مین جنگ کر رہا تھا اور اکثر مسلمانون کو زخمی کیا تھا اور اُسی حالت مین اُسنے اور اُسکی جماعت ہمراہی نے بہت سے مردان جانباز کو قتل کیا اور بہت سے دلیران سرباز کو زمین پر ڈالا اور جسوقت کوئی شہسوار لشکر اسلام سے مبارز طلب ہو کر اُسکی طلب مین نکلتا تھا اُسکو نہ پاتا تھا اسلیے کہ وہ روم کے غول مین روپوش ہو جاتا تھا پھر جبکہ یہ حال ہوا تو اُسوقت قعقاع و مسیب آگے بڑھے اور کہنے لگے اے بہادران عرب دشمنون کو آگے کرو

یہ سُنکر لوگون نے تمام گلہ اونٹون کا اپنے سامنے سمت آمد تیرون کے ہانک دیا اور اُنکی آڑ سے گھوڑے اُڑا کر غرہ کر دیا
کہ وہ لوگ اونٹون کی ٹلیون اور گھوڑون کی ٹاپون سے کچل گئے اور اُسی موقع مین گروہ پیدلون اور غول تیر اندازون کے
آگے بڑھکر مشرکون کو قتل کرنے لگے یہانتک کہ اُن مین سے ایک مقتل عظیم قتل کیا پس یہ ماجرا تو یون تھا اور روم بھی
اپنے اُسی حال مین مصروف تھے آخر جب اُس دشمن خدا نے دیکھا کہ مسلمانون کے ہاتھ سے اُسکی قوم پر کیا گذرا تو اُسکی
طغیانی و سرکشی زیادہ بڑھگئی غرضکہ یہ شورش و سرگرمی طرفین سے برابر بپا رہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوا بعد ازان
حق تعالیٰ نے نصرت اپنی مسلمانون پر نازل فرمائی کہ اُسوقت اُنھون نے مشرکون پر چڑھائی کر دی اور جعفر بن
عقیل بطرف ایک غول رومیون کے بڑھے اور اُنکے درمیان مین گھُس گئے اور اُس بطریق کو جو اُس غول کا افسر تھا
نیزہ مار کر قتل کیا تب رومیون نے اُنپر ہجوم کر کے اُنکو شہید کیا رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اُنکے بھائی علی بن عقیل نے
بھی کیا کہ اُنکی ایک جماعت کو قتل کیا آخر رومیون نے نرغہ کر کے اُنکو بھی شہید کیا اور اسیطرح زید بن زیاد بھی بعد قتل
ایک جماعت کے شہید ہوئے رحمۃ اللہ علیہ اور اُسوقت ہنگامۂ جدال و قتال بڑی شدت پر تھا اور مسلمانون نے
رومیون کو پیچھے ہٹا دیا تھا پھر جب امرا اور سادات بنی ہاشم نے اپنا حال دیکھا کہ اُنپر کیا کیا واقع ہوا تو دفعۃً مثل
شیر ژیان کے روم پر حملہ کیا اور اُنکو باب قلعہ تک ہٹا لیگئے اور قریب باب جبل و باب البحری کے سخت لڑائی لڑے
اور رات ہو گئی تھی تو بھی باہم اپنے لوگون کو بھی نہ پہچانتے تھے مگر بااینہمہ اُنھون نے جمعیت مشرکین سے ہزارون کو قتل کیا
اور ایک جماعت زائد پانسو سے قریب شہر کے ماری گئی و بعد ازان مسلمانون نے اُنپر دھاوا کیا یہانتک کہ دیوار شہر تک
ہٹا لیگئے پھر وہان بھی بڑی لڑائی پڑی اور بطلوس اپنے اصحاب کو حمیت و غیرت دلاتا تھا تو وہ بھی بڑے زور کی قتال
کر رہے تھے اور اُس شب کو شعار مسلمین یعنے کلمہ شناخت اُنکا یہ تھا کہ وہ باہم ندا کرتے تھے یا محمد یا محمد یا نصر اللہ
انزل یعنے اے نصرت خدا نازل ہو اور ایک جماعت مسلمانون کی متصل دروازون شہر کے قتل ہوئی اور اُس
نگوڑی بھی اس زور کی لڑائی ہوئی کہ تلوارین جو ڈھالون پر پڑتی تھین تو وہ جیسے صدائے رعد سُنائی دیتی تھی اور
تلوارون کی چمک جسطرح بجلی کوندتی تھی اور سنان نیزون کی جھلک گویا تارے چمکتے تھے آخر اُسوقت مسلمانون نے
رومیون کو گھیر لیا تھا اور بطلوس اپنی قوم کو طیش و تیہہ دلاتا تھا اور کبھی وہ باب فندوس کے نزدیک جاتا تھا اور کبھی باب
توما پر اپنی قوم کی جماعت پاس پہونچتا تھا یہانتک کہ وہ سب رومی اندرون شہر داخل ہو گئے اور باہر کوئی باقی نہین رہا
مگر جو کوئی اُسوقت اپنی جماعت سے متفرق ہو گیا یا وہ جسکو اُسکے گھوڑے نے گرا دیا اور ساری رات مطلع فجر تک
یہی نوبت رہی آخر وہ لوگ شہر پناہ کی دیوارون اور فصیلون پر ناقوس و قرنے بجانے اور نرسنگے پھونکنے لگے اور پھاٹک
مضبوطی سے بند کر دیے اور قفل لگا دیے پھر جسوقت صبح ہو گئی تو مسلمانون نے پہلے نماز صبح ادا کی پھر جا معرکہ پر آکر تفحص کیا
کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے ہین آخر پانسو بیس نعشین شہیدون کی شمار مین آئین رحمۃ اللہ علیہم راوی رحمۃ اللہ علیہ کہتا

شہادت جعفر بن عقیل و علی بن عقیل و زید بن زیاد رضی اللہ عنہم ۱۲

شعار وہ کلمہ ہے جو وقت جنگ کے قوم اپنے درمیان قرار دیتے ہین تاکہ اس سے اپنے اور غیر کی شناخت کرین ۱۲

پھر جس گھڑی مسلمانون نے یہ حال دیکھا بہت شدت سے بکا کرنے لگے اور امیر غانم سب سے زیادہ ترمخزون ومغموم تھے خصوص اُن لوگون کے لیے جو اُنکے زیر علم شہید ہوئے اور شہیدون مین اکثر اعیان قریش واولاد ہاشم واولاد مطلب اور اشراف بنی نوفل وبنی عبد الشمس تھے اور جسوقت مسلم بن عقیل نے جعفر اور علی اپنے بھائیون کا حال دیکھا اور عبد اللہ بن جعفر نے اپنے پدر بزرگوار کو اور فضل بن عباس ودیگر اکابر بنی ہاشم نے اپنے عمزادون کو دیکھا تو اپنے گھوڑون سے اُتر کر اپنی اپنی آغوش مین لپٹا کر خوب روئے اور اُنکے مصائب پر استرجاع کیا یعنے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اُسوقت حمام بن جریر نے یہ اشعار پڑھے شعر

یَا عَیْنُ اَبْکِیْ لَا تَمَلِّیْ مِنَ الْبُکَاءِ	وَاَبْکِیْ عَلَی السَّادَاتِ مِنْ نَسْلِ هَاشِمٍ	وَدَرَّتْ دُمُوْعًا مِثْلَ سُحْبِ الْغَمَامِ
وَمِنْ عُصْبَةِ الْمُخْتَارِ خَیْرِ الْاَنَامِ	هُوَ جَعْفَرُ الْمَشْکُوْرُ لَیْثُ هُمَامٍ	وَاَبْکِیْ عَلٰی لَیْثٍ هُمَامٍ بْنِ عَمٍّ لَهٗ
وَاَبْکِیْ عَلَی الشُّهَدَاءِ لَا تَغْفُلِیْ	فَلَا لَقِیَ الْبَطْلُوْسُ خَیْرًا وَّلَا	مَا لَاحَ بَرْقٌ اَوْ تَرَنَّمَ حَمَامُ
اَجْنَادُهٗ اَهْلُ الصَّلِیْبِ اللِّئَامِ	بِطَعْنِ خَطِّیٍّ وَجَدِّ حُسَامٍ	لَنَاخُذَنَّ الثَّارَ یَا قَوْمَنَا

یعنے ای آنکھ گریہ کر اور تاخیر نہ کر گریہ کرنے مین اور اشکباری کر مثل ترشح ابر کے اور گریہ کر اُن سادات پر جو نسل ہاشم اور نسب احمد مختار خیر الانام صلعم سے تھے اور بکا کر اوپر اس شیر بزرگ کے جو پسر عم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وہ جعفر ہے جس کی سعی مشکور ہے پیش خدا کہ وہی شیر بزرگ ہے اور ای آنکھ بکا کر شہیدون پر اور اُس مین غفلت نہ کر اور رویا کر جب تک برق تابان ہوا اور فاختہ وکبوتر شاخ نشیمن پر ترنم گویان ہین خیر وفلاح سے ملاقات نصیب نہو بطلوس کو اور اُسکے لشکریان صلیب پرست اور لئیم کو ای قوم ہماری یعنے ای غازیو ای شہیدو ہم ضرور ضرور عوض خون کا لینگے بضربات سنان خطی اور تیزی تیغ یعنے تیغ تیز سے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بعد ازان مسلمانون نے شہیدون کو دفن کیا رحمہم اللہ وبعد ازان امیر غانم نے سائر امراد کو ہر ایک باب پر متفرق کر دیا چنانچہ امیر غانم مع سادات بنی ہاشم وغیرہ مثل زیاد بن ابی سفیان وولید اور اُنکا بھائی محمدؐ اور اسامہ بن زید مع ابو ایوب الانصاری وفضالہ بن عبید واوس بن حذیفہ وعمرو بن حصین ورافع بن خدیج وابو دجانہ وجابر بن عبد اللہ اور دیگر امرا مقابلے مین نازل رہے اور قعقاع بن عمرو التیمی ومسیب بن نجیبۃ الفزاری وغیرہ دیگر امرا مع دو ہزار سوار کے باب الجبل پر اترے اور مغیرہؓ بن شعبہ وابو لبابہ ومہلب الطائی ومثل انکے دیگر اکابر با دو ہزار سوار باب توما پر ٹھہرے اور اُدھر اُس قوم نے آلات حرب بالاے حصار تعبیہ کیا اور ساز وسامان جنگی کو فصیلون پر ترتیب دیا اور مدت قریب یکماہ طرفین سے جنگ مین توقف رہا کہ نہ وہ انسے لڑتے تھے نہ یہ اُنکو چھیڑتے تھے مگر بطلوس ہر روز اُس گھوڑے پر جسکا ذکر سابق گذرا ہے سوار ہو کر اور زرہ حربی پہنکر اُس گھوڑے کو بالاے سور یعنے فصیل پر بڑھا لیجاتا تھا اور پھرا کرتا تھا اور اُسکے گرد آگے پیچھے جماعت پیادون کی ہوتی تھی اور اُن سب کے ہاتھون مین شمشیر بران

خط نام شہر کہ نیزۂ خطی معروف ہی ۱۲ ف اوس بن حذیفہ ۱۲ سلہ وہ گھوڑا جسکا ذکر سابق گذرا وہ ہی جسکو والی صقلیہ بر برنے ہدیہ بھیجا تھا

وحربہ سنان وگرز گران اور تیر وتبر وکمان رہا کرتے تھے اور فصیل کی چوڑائی اتنی تھی کہ اُسپر دو گھوڑے اور دو ہرے سوار
برابر برابر باساز کامل چلے جاوین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو اس قوم کا تھا اور وہان خالد بن الولید نے
جو عبد الرحمٰن بن ابی بکر وعبد اللہ بن عمر کو طرف حدود قیوم کے بھیجا تھا جسکا ذکر سابق ہو چکا ہے چنانچہ درمیان
اہل اسلام اور اہل قیوم کے جو واقعات وحروب واقع ہوے ہمنے اُسکے ذکر کو یہان بخیال طول مقال مختصر کر دیا اسلیے
کہ وہ مقصود جسپر مدار اس کتاب یعنے اس بات کا ہے وہ ذکر فتح بہنسا اور اُسکے واقعات ہین چنانچہ بعد ہزیمت اہل حدود
قیوم کے جب عبد الرحمٰن بن ابی بکر وعبد اللہ بن عمر مع لشکر شہر قیوم پر پہونچے تو وہان کمتر ایام محاصرہ کیا یہانتک
کہ وہ کمتر از یک ماہ فتح ہو گیا تب وہان سے اموال وغنائم لے کر خالد کے پاس واپس آئے اور وہ تو رہیہ
مین مقیم تھے جیسا سابقا ہم ذکر کر چکے ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ ماجرا تو عبد الرحمٰن وعبد اللہ کا تھا
نسبت اہل قیوم کے واما ابو ذر غفاری وابو ہریرۃ الدوسی وذو الکلاع الحمیری ومالک اشتر النخعی پس اُنھون نے
جب ایک قوم کی گردنین مارین جیسا ہمنے ذکر کیا ہے وبعد ازان انسے قتال شدید واقع ہوئی اور بیس دن سے
محاصرہ قلعہ کا کیے ہوے ہین جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی قیس بن مالک نے
بواسطہ منصور بن رافع کے ابو منہال سے جو اصحاب مالک اشتر مین سے تھے اُنھون نے کہا جس عرصہ مین کہ ہم
قلعہ بہنسا کا محاصرہ کیے ہوئے تھے اور بیشیر وہ لوگ ہمپر چڑھائی کر چکے تھے ناگاہ ایک شب چہاردہ کو کہ چاندنی کھلی تھی
وقت سحر ایک غبار نظر آیا پھر گھوڑے نے دکھائی دیے اور باگون کی جھنکار سنائی دی تو فوراً ہم بھی اپنے گھوڑون پر زین باندھکر
سوار ہوئے تب تک صبح روشن ہوئی اُس وقت بیس صلیب نظر پڑے اور زیر ہر صلیب یعنے ہر صلیب کے ساتھ ہزار ہزار سوار تھے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ بطریق طلحا ذات الاعمدہ یعنے حصار ستونون والا وبطریق قلعہ ذات الابراج یعنے قلعہ بہت
برجون والا جب اُنکے پاس نامہ بطلوس کا پہونچا تو اون لوگون نے بذات خود واسطے امداد وکمک کے تیاری کی اور
اپنا اپنا لشکر آراستہ کیا اور اپنے اپنے گرد ونواح کے لوگون کو اصناف روم ونصاری سے جمع کرکے اول شب سے
روانہ ہوئے اسلیے کہ عرب کا اندیشہ رکھتے تھے چنانچہ ہنوز صبح روشن نہوئی تھی کہ متحاذی قلعہ آپہونچے مگر دریا نیل حائل تھا
اور وہ اول زیادتی وطغیانی پر تھا یعنے شروع چڑھاؤ اور پہلی باڑھ پر تھا اور یہ حال تھا کہ مسلمانون نے گھاٹ روک
لیے تھے اور پلون پر بھی جو نہر یوسفی پر تھے قبضہ کر لیا تھا مگر وہ لوگ اُنکو قطع کرکے اُتر آئے یہانتک کہ قلعہ پر پہونچے اور
مسلمانون کو کچھ خبر اُنکی نہ تھی بلکہ یہ کہ اُن لوگون نے بہونچکر انپر ہجوم کیا اور طرف باب باب شرقی کے جو آئے تو وہان امیر زیاد اور
اُنکے اصحاب کو پایا اُسوقت مالک اشتر نے کہا اے بہادران عرب دریا کو اپنے پس پشت کرکے دشمنون سے مقاتلہ کرو اور اپنے
خالق سے استعانت واستمداد کرو یہ حال تو مسلمانون کا تھا اور اُدھر رومیون نے للکارنا شروع کیا اور اپنی زبانین طعنہ غلط اور
بد زبانی کے بکنے لگے تھے اور اہل قلعہ طبل ودہل بجانے تھے اور ناقوس وقرنے پھونکتے تھے اور برابر اسی طرح مسلمانون کے مقابلے پر

شہادت امیر زیاد

آمادہ تھے ناگاہ وہ غول رومیون کا جسکا ہمنے ابھی ذکر کیا جانب بحر سے آیا اور وہ قریب تین ہزار کے تھے اور امیر زیاد بتعداد قریب دو سو اصحاب کے تھے آخر اُنھون نے آن کر انپر نرغہ کیا اور اُنھون نے اُسوقت صبر جوانمردانہ کیا آخر امیر زیاد اس معرکہ مین شہید ہوئے رحمہ اللہ اور اُنکے ساتھ ایک جماعت مسلمانون کی بھی درجہ شہادت پر فائز ہوئی اور باقیون نے بقتال شدید صبر و استقلال مردون کا کیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر یہ حال اُن مسلمانون نے سُنا جو حوالی شہر مین محاصرہ کیے ہوئے تھے تو وہ جانب شرقی کے آپہونچے اور یہان آکر یہ دیکھا کہ تلوارین کھنچی ہین اور نیزے نشان بلند ہین اور ایک جماعت مسلمانون کی قتل کی ہوئی لب بحر پڑی ہی اور وہ چالیس لاشین ہین اور اُسوقت مسلمانون نے ایک نعرہ مارا اور بقیہ اصحاب زیاد کو پکارا تو اُن لوگون نے کنارہ بحر جانب شرقی سے کہ وہین گھرے ہوئے تھے جواب دیا کہ تم نہین جانتے ہمارے ساتھ ان دشمنون نے کیا کیا ہی اُسوقت قعقاع نے اپنا گھوڑا بحر مین ڈالدیا اور یہ کلمات زبان پر جاری تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّنَا اَفْضَلُ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَائِيْلَ عِنْدَكَ وَقَدْ فَرَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ یعنے مین ابتداے امر کرتا ہون بنام خدا اور اوپر برکت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اى پروردگار تو بہتر جانتا ہی کہ ہم لوگ تیرے نزدیک بنی اسرائیل سے افضل ہین درحال آنکہ تو نے اُنکے لیے دریا کو پھاڑ دیا یعنے اُسمین راہین بناوین یہ کہکر اُنھون نے اپنے گھوڑے کو دریا مین بہایا تو اُسکے سم بھی تر نہوے اور طرف قلعے کے اُتر گئے اور وہ قلعہ دریا سے متصل تھا پھر اُنکے پیچھے دو ہزار سوار نے اپنے گھوڑے دریا مین ڈالدیے یہانتک کہ بر شرقی یعنے مشرق طرف خشکی مین جاکر قتال شدید برپا کی اور ہم جسوقت اسی شدت قتال مین مشغول تھے کہ ناگاہ ایک غبار اُٹھا اور ہزار سوار نظر آئے اور افسر اُنکے رفاعۃ بن زہیر المحاربی تھے اور یہ سب اصحاب قیس بن الحارث سے تھے اور یہ لوگ اُس بلد مین تھے جسکا نام بردوہ تھا اور وہان کے باشندون سے مصالحہ تھا تب اُنھین معاہدین مین سے ایک شخص نے آکر ان اصحاب کو خبر دی تھی کہ اہل طلحا ذات الاعمدہ و صاحب قلعۂ ذات الابراج ازبراے قتال مسلمین روانہ ہوئے ہین اور یہ بھی خبر دی کہ درمیان انکے اور تمھارے اصحاب کے فقط دریا بیچ ہی یہ سُنکے یہ اصحاب پاس امیر قیس بن الحارث کے آئے اور بعد عرض حال رخصت ہوکر براے امداد روانہ ہوئے یہانتک کہ عین ہنگامۂ جنگ مین جسوقت قعقاع قتال کر رہے تھے آپہونچے جیسا ہمنے ابھی ذکر کیا جب ان لوگون نے اپنی قوم کو دیکھا تو تکبیر کہی اور اُنھون نے بھی بصدا ے تہلیل و تکبیر و بنداے درود و سلام اوپر بشیر و نذیر کے جواب دیا بعد ازان سب نے ملکر دشمنون پر حملہ کیا اُسوقت مقاتلۂ عظیم برپا ہوا اور اُس گھڑی فضل بن عباس و زیاد بن ابی سفیان و مسلم بن عقیل اُن لوگون کے ساتھ تھے جنھون نے جانب دشت شرقی کے دوڑ ماری تھی چنانچہ قعقاع نے اوپر بطریق قلعۂ ذات الابراج کے یورش کرکے اُسکو قتل کیا اور فضل بن عباس نے بطریق طلحا ذات الاعمدہ پر حملہ کرکے تہ تیغ کیا اور زیاد بن ابی سفیان نے بھی ایک بطریق عظیم کو دوڑ کر مار لیا پھر جسوقت رومیون نے یہ حال دیکھا تو پسپا ہوے اور فرار برقرار پکڑا چنانچہ اُنکی ایک جماعت کثیر جو بھاگی و مسلمان نے پیچھا

کیا کہ اُنکو دریا تک بھگا لیگئے تو اُن مین سے مردم کثیر ڈوب گئے اور قریب تین ہزار آدمی کے گرفتار ہوئے پھر اُنکو طرف سور شہر پناہ قریب فصیل کے لاکر اُنکی گردنین مارین اور اُنکا مارا جانا بطلوس اور اُسکے اصحاب دیکھ رہے تھے اور وہین امیر زیاد بھی جانب بحر زیر دیوار قلعہ دفن ہوئے وبعد ازان اہل اسلام وہان سے پھرے اور ایک جسر چوبی یعنے کاٹھ کا پل اُس نہر پہ قائم کیا اور اُسوقت بالاے حصار سے اُنکے سرون پر پتھرون کی مار تھی مگر وہ کچھ پروا نہ کرتے تھے یہانتک کہ یہ سب مسلمان غربی دو ڈ پڑے مگر حصار استوار تھا کہ اُسکے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کسی طرف سے رہگذر نہ تھی تب مسلمانون نے شہر بہنسا کے گرد قیام کیا یہانتک کہ نو مہینے اُسکا محاصرہ رکھا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور اُس شہر کا ایک باب السر یعنے ایک خفیہ دروازہ تھا اور وہ ایک ایسی راہ تھی زمین کے نیچے نیچے زیر باب الجبل ایک پل کے تلے سے بطور سرنگ کے نکلی تھی جو کوئی اُسکو دیکھتا تھا تو یہ جانتا تھا کہ وہ ایک غار ہے یا پہاڑی کی کوئی گھاٹی یا کسی ندی کی کھاڑی ہے اور اُسی راہ سے جاسوس نکلا کرتے تھے اور اُسی طرف سے لوگ رسد غلہ وغیرہ پوشیدہ تاریکی شب مین لاتے تھے اور وہ راستہ اتنا کشادہ تھا کہ سوار اپنے گھوڑے سے اُتر کر باگ پکڑے ہوئے سرنگ سے باہر نکل آتا تھا اور اُسی کے سبب اہل حصار محاصرے سے عاجز نہ تھے کیونکہ جب اُنکو کسی مہم کی احتیاج ہوتی تھی تو وہ شخص جسپر اُنکا وثوق واعتماد ہوتا تھا اُسی درہ سے نکلتا تھا اور اُسمین راتون کو فانوسین اور شمعین روشن رہتی تھین اور جو شخص اسکا مختار تھا وہ ادھر سے نکلا کرتا تھا اور ملوک پیشین نے اس درے کو مخصوص براے زمانہ حصار یعنے واسطے ہنگام محاصرے کے بنایا تھا کہ اسی راہ سے آمد و شد جاسوسون کی رہتی تھی اور خبرین لاتے تھے اور ایسا ہوا کہ جب سے خالد بن الولید رضؓ نے ارض قیوم پر فتح پائی تو وہان سے غلہ وغیرہ اقسام انگور و عسل اور مثل اُسکے صحابہ کے لیے آیا کرتا تھا اور اسی طرح وجہ البحری سے بھی یہ سب چیزین آتی تھین کیونکہ خالد رضؓ نے یہان لشکر اسلام مین خبر فتح قیوم و وجہ البحری کی کہلا بھیجی تھی تو اہل اسلام بعد رفع خطر کے لوگون کو بھیجکر حد و د قیوم وغیرہ سے جن چیزون کی ضرورت ہوتی تھی منگوایا کرتے تھے چنانچہ امیر غانم نے مقام محاصرہ سے امیر میاس بن حازم کو مامور رسد رسانی کا کیا اور دو سو سوار شتران اور شتران باربردار واسطے غلہ ذخیرہ لانے کے ہمراہ اُنکے کرکے روانہ کیا یہانتک کہ یہ لوگ قیوم مین پہونچے اور وہان منجانب امیر خالد کے مسمی عرفجہ و برای گفتگوی خرید و فروخت مقرر تھا پھر جب میاس مع اپنے ہمراہیون کے وہان داخل ہوگے تو اونٹون اور خچرون کا بوجھ لد واکر ارادہ مراجعت کا طرف ارض بہنسا کے کیا یعنے اپنے محاصرہ کیطرف پھرے یہانتک کہ قریب اُس دیر کے پہونچے جو بدامن کوہ واقع تھا پس یہ ماجرا توان لوگون کا تھا اور اُدھر بطلوس کے پاس جاسوسون نے یہ خبر گذرانی کہ اس تقریب سے گروہ مسلمانون کا قریب ویر وارد ہے یہ سنتے ہی بطلوس نے ایک بطریق کو جو منجملہ اصحاب السریر کے یعنے برابر تخت پر اُسکا ہمنشین تھا اور اُسکا نام میخائیل بن بطرس تھا اور وہ شجاعت جرأت مین مشہور تھا اُسکو طلب کر حکم کیا کہ ہزار سوار اپنے ہمراہ لیکر قیوم کے راستے پر جاوے اور دیر مین مسلمانون کی گھات پر کمین نشین رہے وبعد ازان

دقت موقع کمینگاہ سے نکلکر اُنپر چھاپہ مارے غرضکہ میخائیل اُسی سرنگ سے تاریکی شب مین باہر نکلا اور اُسکے
ہمراہی بھی ایک ایک کے آگے پیچھے ہوکر نکل آئے اور راہی ہوئے یہانتک کہ اُس دیہ تک پہونچے اور وہان کمینگاہ مین
پوشیدہ بیٹھ رہے پھر جب مسلمانون کو دیکھا تو یکبارگی اُنپر نکل پڑے تا آنکہ دونون جماعتین بھڑ گئین اور فریقین
مین تلوارین چلنے لگین اُسوقت مسلمانون نے بڑی شدت سے قتال کی راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل
روایت کی ابو محمد بدری نے بواسطۂ ابو العلاء الحاربی کے شداد بن اوس سے کہ وہ ہمراہ میاس کے موجود تھے
سو اُنھون نے کہا کہ جب دونون جماعت مقابل ہوئین اور دشمنون نے ہمین گھیر لیا اور ہمکو یقین ہوا کہ
یہان محشر بپا ہوا چاہتا ہے اور ہمنے اپنے تئین آمادہ مرگ کیا تو اُسوقت امیر میاس نے اپنا علم اپنے فرزند مبلع کو
سپرد کرکے خود سرگرم قتال ہوئے یہانتک کہ شہید ہوئے اور بعد اُسکے نازن نے قتال کی وہ بھی شہید ہوگئے
پھر تھوڑی دیر مین مسلمانون مین سے قریب ستر سوار کے کام آئے اور باقی ہم سب اسیر ہوگئے اتفاقاً درمیان
ہم لوگون کے عبد اللہ بن قیس الجہنی بھی تھے اور وہ منجملہ سعاۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یعنے پیکون مین سے
تھے سو اُنھون نے جسوقت ایسا حال دیکھا تو اُس ہنگامہ مین وہ نکلے اور مانند باد تند کے وہان سے اُڑے
اور باعث اُنکی تیزی اور سرعت سیر کا یہ تھا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین اور عمرو بن امیۃ نصری کے
لیے دعاے برکت وقوت رفتار کی تھی چنانچہ یہ دونون تیز گامی اور شتاب روی مین ایسے چالاک تھے کہ
اسپان تیز پرواز و تازیان صبا انباز ان دونون کی چال کو نہ پہونچتے تھے الغرض عبد اللہ بن قیس فوراً
وہانسے چلے اور جلد تر لشکر پر وارد ہوئے اور صیحہ و فریاد پکار کر کہا النفیر النفیر ادرکوا یا مسلمین یعنے اے مسلمانو کوچ
کرو کوچ کرو سوار ہو یہ سنتے ہی سوارون نے جھپٹ کر اُس سے استفسار حال کیا تو اُسنے سارا ماجرا بیان کیا
اُسوقت فوراً مسلمان اپنے گھوڑون پر زین باندھکر سوار ہو بیٹھے اور ہر ایک یہی کہتا تھا کہ پہلے مین ہی جاتا ہون
اُسوقت میر غانم نے عبد اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب کو بُلایا اور ہزار سوار صحابۂ جرار سے اُنکے ہمراہ کرکے
روانہ کیا اور یہ لوگ اول شب سے چلے اور ایک شخص معاہدین یعنے ذمیون مین سے راہبری کیلئے اُنکے ہمراہ تھا تا آنکہ
یہ لوگ قریب ایک قریہ کے پہونچے جو کنارے کوہ کے واقع تھا تو وہان یہ سب کمینگاہ مین بیٹھے پھر جسوقت پہر رات گذری تو
یکایک صداے سم اسپان گوشزد ہوئی یہ سنتے ہی گھوڑونپر سوار ہوئے اور اُسی دم گروہ رومیون کا بھی سامنے نمودار ہوا
اور اُنکے ساتھ وہ سب قیدی بھی رسیون سے جکڑے ہوئے گھوڑون کے پٹھون سے بندھے تھے اور چاندنی رات تھی
اُسوقت مسلمانون نے صداے تہلیل وتکبیر و نداے صلوٰۃ و سلام اوپر بشیرؑ و نذیرؐ کے بلند کی اور قتال شدید برپا کی اُسدم عبد اللہ
بن جعفر رضی اللہ عنہ نے پکار کر کہا اے مسلمانو کیا ہر ایک تم مین اپنے خصم سے عاجز ہے یہ سنتے ہی سائر امراد اکابر
دل توڑ کر سرگرم وغا ہوئے یہانتک کہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا اور عبد اللہ بن جعفرؓ اُس بطریق مقدم الجیش یعنے

میخال پر حملہ آور ہوئے اور وہ زرہ پوش وخود بسر تھا آخر اُسکے سینہ پر نیزۂ عظمی سے ایک ایسی ضرب قرشیہ ہاشمیہ لگائی کہ سنان اُسکے پشت سے نمایان ہوئی اور فوراً روح اُسکی جہنم کو روان ہوئی پھر جب باقی رومیون نے یہ حال دیکھا تو گریزان ہوئے اور اہل اسلام اُنکے تعاقب مین گرم عنان اور اُنکو قتل و اسیر اور غارت کرتے ہوئے تشتان تھے تا آنکہ صبح ہوتے ہوئے تقریبًا پانسو رومیون کو قتل کر ڈالا اور باقیون کو گرفتار کیا او مسلمان قیدیون کو چھوڑا لیا اور رومیون کا مال اور اُنکے گھوڑے اور رخت و سلاح غنیمت مین لیا و بعد ازان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے رومی قیدیون کو بحراست پانسو سوار صحابہ کے وہین قریب ایک قریہ کے چھوڑ کر حکم کیا کہ تم لوگ یہانسے حرکت نہ کرو جبتک کہ مین تمھارے پاس واپس آؤن اور اُوس جماعت پر عبداللہ بن مغفل کو افسر کیا اور خود وہانسے مع ایک جماعت روانہ ہوکر اُس قتل گاہ مین آئے جہان امیر عیاس اور اُنکے اصحاب شہید ہوئے تھے اور نعشین شہیدون کی دیکھین کہ اُنکے گرد نصاری ذمیون مین سے مجتمع اور روتے ہین اور تقسیم بیان کرتے ہین کہ ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی تب عبداللہ رضؓ بن جعفر مع اپنے اصحاب کے گھوڑون سے اُترے اور لاشہاے شہداء کو دفن کیا بعد ازان اپنا زاد و توشہ نکالکر ناشتہ کیا اور وہان سے پھر اپنے اصحاب کے پاس پہونچے تب عبداللہ رضؓ بن جعفر نے سر میخائیل کا اور اُسکے ہمراہی کے مقتولون کے سر کٹوا کر نیزون پر اپنے آگے آگے کیئے اور اُنکے گھوڑے کو تل کر لیئے اور غلہؓ و علوفہ و اقسام عسل و روغنہاے زیت و کنجد لد والیا اور قیدیون کو ہمراہ لیکر وہان سے روانہ ہوئے یہانتک کہ اپنے لشکر مین آملے اور نعرۂ تہلیل و تکبیر کا اور غلغلہ درود و سلام کا اوپر خیر الانام کے بلند کیا او مسلمانان لشکر نے بھی جواب مین انھین کلمات طیبات کا اعلان کیا تا آنکہ جلد تر لشکر آپہونچا اور رومی بالاے حصار سے دیکھتے تھے کہ کیا ماجرا ہے پھر جب اُنھون نے سرون کو نیزون کے سرون پر دیکھا اور سر میخائیل کا آگے آگے تھا تو اُنپر نہایت شاق و دشوار گذرا کہ اُن سب نے طمانچون سے اپنے منھ پیٹ لیئے اور بطلوس کے پاس جاکر اُس سانحے کی خبر دی اُسکو کمال صدمہ و قلق ہوا پھر وہ اپنا گھوڑا طلب کرکے سوار ہوا اور فصیل پر چڑھا لیگیا اور مسلمانون پر مشرف ہوا آخر جب یہ حال نظر آیا تو سخت غمگین و حزین ہوکر کہنے لگا کہ یہ بلا کے لوگ ہین انسان نہین بلکہ جن ہین اور جب مسلمانون نے بطلوس کو سامنے دیکھا تو امیر غانم سے جاکر خبر دی وہ مع امراء سوار ہوگئے اور وہان جو ایک ٹیکرہ بلند مقابل باب فندوس کے واقع تھا اُسپر چڑھ گئے اور قیدیون کو بلوا کر اُنپر عرض اسلام کیا پھر جب اُنھون نے انکار کیا تو حکم اُنکی گردن زنی کا ہوا اور رومی یہ حال سامنے سے دیکھ رہے تھے اُسوقت بطلوس شدت سے غیظ و غضب مین آیا اور سخت مغموم و محزون ہوا و بعد ازان بطلوس نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اس باب مین جو اہل اسلام کر رہے ہین اب کیا کرنا چاہیئے اور خود اُسنے ارادہ کیا کہ بنفسہ خروج کرکے مسلمانون پر حملہ کرے اُسوقت اُسکے پاس ایک بطریق آیا اُسکا نام کراکر اور وہ بڑا شہسوار تھا اُسنے کہا ای بادشاہ مین آپ کے بدلے اس مہم کو کافی ہون اور مین ان لوگون پر حملہ کرونگا اور اُنکو خاک مین ملاؤن گا

اور کیا عجب ہی کہ مین اس مقصد کو پہونچون اور مین اپنے ساتھ ایک جماعت دلاورون کی چاہتا ہون بطلوس نے کہا
جو کچھ اور جسکو تو چاہے ساتھ لے تب اُسنے دس بطریقون کو انتخاب کرلیا کہ ہر بطریق کے زیر حکم ہزار ہزار سوار تھے پھر
وہ سب بطریق اپنے کنیسہ عبادتگاہ مین گئے اور وہانسے انجیل کو اپنے سامنے کھولے ہوئے باب قلعہ تک آئے
اور بطلوس سب کو تحریص و تاکید کرتا تھا کہ جس حالمین کہ وہ غافل ہین تم اُنپر یورش و نرغہ کرکے جا پڑو و بعد ازان
اُسنے نگہبانون اور دربانون کو حکم دیا کہ پھاٹک کھولدو اور وہ دروازۂ فندوس تھا اور اُسپر ہزار آدمی چوکی کو
مقرر تھے اور اُس باب کے تین برج تھے اور درمیان دو برجون کے ایک ایک پھاٹک تھا اور منتظرہ
جھانکیان بنی تھین چنانچہ یہ لوگ مستعد ہوکر باہر نکلے اور اہل اسلام غفلت مین تھے اور جو کچھ اُس قوم نے
تدبیر کی تھی اُس سے غافل تھے اور نہین جانتے تھے کہ دشمنون کا کیا ارادہ ہے اور اُس شب کو مسلمانون کی
حراست پر جانب باب فندوس کے زید بن ثابت تھے اور عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن مغفل و برا بن
عازب و مالک اشتر و ذوالکلاع الحمیری تھے راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھ سے نقل روایت کی عوف بن سعد نے
بواسطۂ سعد بن طارق الثقفی و ابو یزید کے مالک اُشتر سے اُنھون نے کہا ایک رات جسوقت ہم بیدار تھے
اور اکثر مردم اپنے بسترون اور خوابگاہون مین شدت سرما سے جامہ پیچیدہ اوڑھے لیٹے غافل سو رہے تھے اور
ہتھیار انکے کھولے ہوئے رکھے تھے اور مسلمانون مین سے بعضے اپنا درود وظیفہ پڑھ رہے تھے اور بعضے نماز مین مشغول تھے
ناگاہ ہمنے دیکھا کہ دفعتہً دروازہ کھلا اور اندر سے مردم قدآور وتناور باہر نکلے اور اُنکے ہاتھون مین شمعین و فانوسین
روشن تھین اور اُنھون نے لشکر پر حملہ کیا اُسوقت ہمکو جو یہ حال معلوم ہوا تو ہمنے شور کرنا اور چیخ مارنا شروع کیا کہ
اے مسلمانو بیدار وہوشیار ہو دیکھو دشمنون نے غدر و نرغہ کیا ہے جب مسلمانون نے ہمارا غل سُنا تو خواب سے چونک پڑے
اور اپنے بسترون سے اُٹھ دوڑے اور شیرون کیطرح جست کرکے کوئی تو اپنی تلوار اُٹھانے لگا کوئی اپنا بھالا سنبھالنے لگا
کوئی برہنہ تھا اُسکو کپڑا پہننا مشکل پڑگیا کوئی کمر چادر سے باندھتا تھا اور کوئی فقط ایک پیراہن پہنے ہوئے دوڑا غرضکہ
یہ لوگ دشمنون مین اسی حالت سے گھس گئے اور باقی اہل اسلام جو ہنوز سوئے تھے اُنپر وہ بطریق کراکرا ایک غول لیکر مسلط
ہوگیا اور وہ سب تلوار مارنے لگے پھر جو مسلمان جاگا اُسنے اپنے سر پر تلوار دیکھی اور کسی کا ہاتھ اُڑگیا کسی کے بازو کٹ گئے
کسی کے سینے مین برچھی لگی کسی کا سر جدا ہوگیا اُسوقت بڑا شور و غل مچا اور بلائے عظیم کا سامنا ہوا اور کثرت سے لوگ
قتل ہوئے اور اُس آن وہ دشمن خدا کراکر پیراہن سُرخ زرین زربافتہ پہنے تھا کہ وہ بالاے زرہ سے چمکتا ہوا نظر آتا تھا
اور اُس کے سر پر خود تھا اُسمین جواہر جڑے تھے کہ مانند تارون کے چمکتے تھے اور وہ اونٹ کیطرح بلبلاتا اور اپنی
زبان مین لاف زنی کرتا تھا اور اُسکے پیچھے ایک جماعت تھی اور جو لوگ فصیلون پر تھے وہ اوپر سے اپنی زبان اور اپنے شعار[۱] مین
شور و غل مچاتے تھے اور طبل و دہل بجاتے تھے اور قرنے و نرسنگھے پھونکتے تھے اور بالاے سور یعنے فصیلونپر اتنی مشعلین روشن

[۱] شعار کلمات شناخت جو ہر قوم اپنے درمیان بطور اصطلاح قرار دیتے ہین اور وقت اختلاط مردم اسکو زبان پر جاری کرتے ہین جس سے تعارف معلوم کی ہوتی ہے ۱۲

کی تھین کہ رات کا دن ہوگیا تھا یہ سامان تو دشمنون کا تھا اور اُدھر امراء صاحبان صولت و شجاعت تیار و آمادہ ہوگئے
اور شمشیر علم کئے ہوئے اپنے گھوڑون پر سوار ہو بیٹھے مگر حال یہ تھا کہ بعضے تو گھوڑون کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے اور بعضے
زین پر بے لگام سوار ہوئے اور بعضے پاپیادہ دوڑ پڑے اُسوقت فضل بن عباس اور اُنکے پسر عم فضل بن ابی لیث
و عبداللہ بن جعفر و زیاد بن ابی سفیان و قعقاع بن عمرو التمیمی و مسیب بن نجیبۃ الفزاری اور مغیرہ و مسلم و ابوذر غفاری
و ابودجانہ و ابوامامہ و غفار بن عقبہ و ابو زید العقیلی اور مثل ان ابرار بزرگوار کے حق تعالیٰ اسکے حسنات کو
شیر مادر کرے انھون نے بڑی جانفشانی و عرقریزی سے سخت معرکہ آرائی کی اور مبتلاے بلاے عظیم ہوئے اور
ایک جماعت مسلمانون کی کام آئی اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ لوگ جنھون نے مسلمانون پر شروع جنگ مین
ہجوم و نرغہ کیا تھا اُنمین سے ایک جماعت دو صد ہشتاد آدمی مارے گئے اور ہنگامۂ قتال شدید گرم تھا اُسوقت
فضل بن عباس رض نے اُس بطریق کراکر کیطرف بڑھکر ایسی ضرب سیف اسکے داہنے شانے پر ماری کہ نوک تلوار کی
بائین شانے سے چمکتی نظر آئی تب وہ زمین پر گرا اور اپنے خون مین لوٹنے لگا اور واصل جہنم ہوا اور بعد فضل بن عباس
اُنکے پسر عم عبداللہ بن جعفر نے ایک اور بطریق پر حملہ کرکے اُسکو قتل کیا اور اس ہنگامے کو تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ ناگاہ
دیگر امراء جرار جو دیگر دروازون پر محاصرہ رکھتے تھے بجاے خود اپنے اپنے معتمد کو مامور کرکے اپنی اپنی جماعت سے
آپہونچے اور مشرکون پر حملہ سنکر منہ غرفاش کرکے ایک مقتل عظیم قتل کیا جو وہ سب تین ہزار رومی و نصرانی شمار مین
آئے تھے پھر جب رومیون نے یہ حال تباہ دیکھا تو بجانب باب پسپا ہوے اور مسلمانون نے حتی الباب اُنکا
تعاقب کیا اُسوقت ایک اور جم غفیر رومیون کا براے حمایت فراریون کے اندر سے نکلے اور بچا لیگئے
اُن مفرورون مین سے مسلمانون نے ایک ہزار دو سو پچاس رومی اسیر کرلیئے تھے آخر وہان سے جاے معرکہ
واپس آئے اور تفحص کرنے لگے کہ ہم مین سے کون کون اور کتنے کام آئے چنانچہ شمار کیا تو چہار صد و ہشتاد و پنج مرد شہید
ہوئے تھے پھر جب مسلمانون نے یہ سانحہ دیکھا تو اُنپر نہایت شاق و گران گذرا اور شاباش تعجیل کرکے نعشہاے
شہدا کو جمع کیا اور اُنکے لباسہاے پرخون مین اُس جگہ دفن کردیا جو بنام طحا معروف تھا اور وہ نزدیک سنگستان
و مغاک سیلان کے واقع تھا اور ایک ایک قبر مین دو دو تین تین اور کسی مین چار چار پانچ پانچ دفن کیا اور اُن شہداء
مین جو اہل سابقہ و حفاظ قرآن تھے اُنکے تئین مدفن مین مقدم کیا اور وہ مقام وہان معروف مقابر شہدا ہے
اور اُس جگہ دعا مستجاب ہوتی ہے امر مجرب ہے کہ اسکو لوگون نے بارہا آزمایا ہے اور جو کوئی وہان بہت دعائین
اور کثرت سے نفلین پڑھتا ہے اور اکثار استغفار کرتا ہے وہ اپنے گناہون سے رستگار ہوجاتا ہے راوی
مصنف کتاب علیہ الرحمہ نے کہا کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق و موثوق کے ہے
اور مین نے اُنھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو امر واقع مین واقع ہوئے اور بسند منقول ہین ارباب تواریخ

اور اُن محدثون سے جو اصحاب سیر ہین اور اُنسے سماع کلام بہ سبیل دور کے کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک واثق مین منسلک ہین اور یہ سماعت وقرارت اسکے لائق نہین ہو مگر برائے صاحب بصیرت وعلما وملوک وسلاطین کے کہ اُنھین لوگون کے لیے شایان ومخصوص ہو اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہو اور پیشتر اس سے کسی نے اہل تواریخ وسیر مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہو کیونکہ اسمین بہت سے امثال وآثار ہین اور بہت سے عجائب واخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اسمین لذت فرحت ہو واسطے مستمعین کے بعد اس بیان کے رجوع کیجاتی ہو طرف سیاق روایات وبقیۂ حکایات کے

راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہو عبد اللہ بن عبد الواحد قاری نے بواسطۂ ابن سراقہ بن نوفل الخزرجی کے ابو لبابہ بن المنذر سے جو منجملہ اصحاب رایات یعنے وہ صاحبان نشان مین سے ہین سو اُنھون نے کہا جب ہم شہدا کو دفن کر چکے اور اپنے لشکرگاہ اور خیمون کیطرف پھرے ہین تو اُسوقت بطلوس نے دروازے قلعے کے بند کروائے تھے اور قفل ڈلوادیے تھے اور لوگ اُسکے تمام اسوار قلعہ یعنے فصیلون پر چڑھے تھے آخر جب مردم ہزیمت یافتہ پھر کر بطلوس کے پاس گئے تو اُسپر سخت گران وناگوار گذرا اور اُسکی آنکھون مین جہان تاریک ہوگیا اور جو لوگ اُسکے بطریقون اور جماعتون مین سے قتل ہوئے اُنکے مارے جانے سے اُسکو اندوہ وقلق عظیم ہوا اور جو مصائب ونوائب مسلمین پر واقع ہوئے تھے اُسکو سُنکر اپنے دل کو شاد کیا یہ ماجرا تو اُس قوم کا تھا اور اُدھر حال صحابہ رضی کا یہ ہوا کہ وہ سب پاس امیر غانم کے مجتمع ہوئے اور جو کچھ منجانب بطلوس نسبت مسلمانون کے گذرا باہم اُسکا تذکرہ ہوا وعند المشورہ رائے صحابہ اس بات پر متفق ہوئی کہ یہ حال امیر خالد بن الولید کے پاس لکھا جاوے اور اُنسے استدعا کیجاوے کہ اب بنفس نفیس آپ خود آوین اور اپنی جماعت کو ساتھ لاوین چنانچہ یہ نامہ لکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ غانم بن عیاض الی الامیر خالد بن الولید اعلم ایھا الامیر انا فتحنا الشام والعراق والیمن والحجاز ولم نجد فی الترک والروم والفرس والدیلم العن من ھذا الملعون بطریق البھنسا البطلوس ولا اکثر منہ خدعا ومکرا ولا حیلۃ وانھا مدینۃ اھلۃ بالخیل حصینۃ بالرجال وقد خدعوا امرارا وقد قتلوا منا رجالا فانجدنا بنفسک وبمن معک من المسلمین والسلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم یعنے بعد بسم اللہ کے یہ نامہ ہو بندۂ خدا غانم بن عیاض کا بخدمت امیر خالد بن الولید کے واضح ہو کہ ای امیر ہملوگون نے ملک شام فتح کیا ونیز عراق ویمن وحجاز ان سبکو فتح کیا مگر ہمنے تمام روم وترک وعجم ودیلم مین اس بطریق بہنسا بطلوس سے زیادہ تر لعین کسی کو نہ پایا اور نہ اس سے زیادہ کسی کو فریب وحیلہ سازی مین دیکھا اور یہ ایک ایسا شہر ہو جو استوار ہو باعث کثرت گھوڑون اور سوار کے اور مستحکم ہو بسبب

اژدھام مردم کے اور اُن لوگون نے ہمسے بارہا مکر کیا اور ہم مین سے کتنون کو قتل کیا لہذا التماس ہو کہ آپ بذات خاص خود اور اپنے ہمراہی مسلمانون سے ہماری مدد و کمک کیجیے زیادہ والسلام اور رحمت و برکات خدا آپ سب پر اور جب یہ نامہ لکھا گیا تو لفافہ کرکے حوالہ عبداللہ بن المنذر کے ہوا وہ اُسکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک کہ پاس امیر خالدؓ کے پہونچے اور وہ بمقام نوریہ اُترے تھے چنانچہ ابن منذر نے جاکر سلام کیا اور وہ لفافہ پیش کیا پھر جب خالدؓ نے اُسکو پڑھا اور اُسکے مندرجات سے مطلع ہوئے تو استرجاع کیا کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعدازان طرف عبداللہ کے متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ جاکر امیر غانم سے کہدے کہ امیر خالد مع جماعت عنقریب تمھارے پاس پہونچتا ہی اور سلام تمپر اور اُنپر جو تمھارے پیرو ہین مسلمین مہاجرین وانصار سے چنانچہ عبداللہ دوسرے روز طرف بہنسا کے پھر آیا اور نامہ امیر خالدؓ کا امیر غانم کو دیا اور ایسا ہوا کہ بعد روانگی عبداللہ کے امیر خالدؓ نے عبداللہ بن زبیر کو طلب کرکے تین سو سوار اُنکے ہمراہ کیے اور حکم کیا کہ سرزمین بہنسا پر جاؤ اور جب تم وہان پہونچو تو پکارکر تہلیل وتکبیر کہو اور اوپر بشیر و نذیر کے درود پڑھنے کا اعلان کرو پھر جب زبیر روانہ ہوئے اور دور نکل گئے تب امیر خالدؓ نے مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور کو بلایا اور دو سو سوار دونون کے ساتھ کرکے حکم کیا کہ تم لوگ زبیر کے پیچھے پیچھے چلے جانا اور جبتک وہ وہان داخل ہنون تم داخل ہنونا و بعدازان عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور دو سو سوار اُن دونون کے بھی ساتھ کیے اور حکم کیا کہ روانہ ہو مگر مقداد سے پیچھے پیچھے جانا و بعدازان سعید بن زیاد بن عمرو بن فضل کو جو خالو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اور عقبہ بن عامر الفہری کو بلاکر اُن دونون کے بھی ہمراہ دو سو سوار کرکے اُسیطرح حکم روانگی کا دیا اور امیر خالدؓ اُس شب کو وہین مقیم رہے اور جب صبح ہوئی تو نماز صبح اداکرکے روانہ ہوئے اور بقیہ امراء مہاجرین وانصار اُنکے ہمرکاب چلے **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیرؓ مع اپنے ہمراہیون کے جاتے جاتے شہر بہنسا کے محاذی پہونچے تو باواز بلند تکبیر کی اور اُنکے ساتھ سب مسلمانون نے تکبیر کی

ف خالدؓ کا امرا کو یکے بعد دیگرے روانہ کرنا باجمعیت لشکر ۱۲

بعدازان زبیرؓ نے یہ اشعار پڑھے شعر	اَتَيْنَاكُمْ عَلٰى خَيْلٍ عِتَاقٍ	شَبِيْهِ الرِّوْحِ يَوْمَ الْاِسْتِبَاقِ
عَلَيْهَا كُلُّ صِنْدِيْدٍ هُمَامٍ	شَدِيْدِ الْبَاسِ يَوْمَ الْحَرْبِ وَاقٍ	نُذِلُّ حُمَاتَكُمْ بِالسُّمْرِ لَمَّا
يَجُوْلُ بِهَا مَعَ الْبِيْضِ الرِّقَاقِ	وَنَقْتُلُ كُلَّ كَلْبٍ كَانَ بَاغٍ	عَلَى الْاَمْلَامِ مِنْ اَهْلِ النِّفَاقِ
وَنَحْنُ حُمَاةُ دِيْنِ اللّٰهِ حَقًّا	نُقِرُّ بِاَنَّ رَبَّ الْعَرْشِ بَاقٍ	وَاَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْبَرَايَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلْعُلْيَاءِ رَاقٍ		

یعنے اے قوم ہم تمھارے یہان آئے ہین اسپان تیز رو پر سوار ہوکر مانند باد کے روز نبرد کے یعنے روز جنگ ہم ہوا کیطرح آئے ہین اور اُن گھوڑون پر ہر ایک سردار بزرگ سوار ہو کہ وہ سخت تیز ہین اور روز حرب پشت پناہ ہین ہم ذلیل وخوار کرینگے تمھارے حامیون کو تلوار سے جبکہ ہم اُن حامیون کے ساتھ جولانی کرینگے یعنے جب اُنپر ہم حملہ کرینگے ساتھ تلوار باریک وتیز دھار کے اور ہم قتل کرینگے ہر ایک سگ کو جو باغی ہو منجملہ اہل نفاق کے

اور یہ دعوت اِسلام کے یعنے حمایت اِسلام پر ہم اُس سگ باغی منافق کو قتل کرینگے اور ہم حامی ہین دین خدا کے کہ وہ دین حق ہی اور ہم اقرار کرتے ہین یعنے ہم اقرار کرنیوالے اور ایمان لانیوالے ہین اِس امر پر کہ خداوند عرش کا ہمیشہ باقی ہی وہر آئینہ محمدؐ بہترین خلائق ہی اور وہ محمدؐ رسول ہی خدا کا اور برتر دن کا برتر ہی **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جب زبیر مع اپنی جماعت کے وہان پہونچکر بعد تکبیر کے اشعار پڑھتے تھے اُسوقت رومی فصیل پر چڑھے ہوئے اِن لوگون کو دیکھتے تھے پھر تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ دفعۃً عبد الرحمان بن ابی بکرؓ و عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آپہونچے اور اُنھون نے تکبیر کی تو سارے مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد الرحمان بن ابی بکرؓ نے یہ اشعار پڑھے شعر

انا الفارس المشہور فی لوغا	اذل بسیفی کل باغ و معتد	واحمل فی الابطال حملۃ مولہ
الی الغایۃ القصوی اعظم مقتصد	انا ابن ابی بکر الذی شاع ذکرہ	خلیفۃ خیر المرسلین محمد
فیاویل من عارض حسامی عنقہ	ویاویل من عاجلتہ لمہند[له]	یعنے مین وہ شہسوار ہون جسکی جنگ مشہور ہی

ہنگام وغا کے مین ذلیل و خوار کرونگا ہر ایک باغی اور حد سے گذرنیوالے طاغی کو اور مین حملہ کرونگا اُنکے دلاورون مین حملہ کرنا ایسے شخص کا قصد بزرگ ہی منتہائے غایہ تک مین پسر ابی بکر ہون وہ ایسا تھا جسکا ذکر شہرۂ آفاق ہی کہ وہ خلیفہ ہی خیر المسلمین محمدؐ کا ویل وہلاکی ہی اُس شخص کے لیے جسکی گردن میری تلوار کاٹنے والی ہی اور ولے ہی اُسپر جسکو میری تیغ ہندی ہلاک کریگی اور **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ بعد عبد الرحمان بن ابی بکر کے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم مع اپنی جماعت کے آئے اور تکبیر کی اور سب مسلمانون نے تکبیر کہی پھر عبد اللہ بن عمر نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے شعر

اَتَیْنَا عَلٰی خَیْلٍ عِتَاقٍ وَضُمَّرٍ	بِکُلِّ یَمَانِیٍّ صَقِیْلٍ وَ اَسْمَرٍ	بِبِیْنِ کُمَیْتٍ[عه] بَاعَ لِلّٰہِ نَفْسَہٗ
یَرَی الْمَوْتَ فِی الْہَیْجَاءِ اَفْخَرَ مَفْخَرٍ	نُذِلُّکُمْ بِالسَّیْفِ فِی الْحَرْبِ وَالْقَنَاءِ	وَنَقْتُلُ مِنْکُمْ کُلَّ بَاغٍ وَمُفْتَرٍ

یعنے ہم آئے ہین اسپان تیز گام و باریک اندام پر یا ناقہ سبکسار پر بتمام شمشیر یمانی صاف و آبدار و سنان تابدار کے (مترجم کہتا ہی کہ میرے نزدیک تیسرے مصرع مین بجائے کمیت کے کمی درست ہی بمعنی مرد دلیر کہ مراد شاعر کی نفس خود ہی یا کماۃ ہی جمع کمی) یعنے وہ شمشیر و سنان ہاتھ مین اُس مرد دلیر یا اُن مردان دلاور کے ہی کہ وہ یا ہر ایک اُنمین کا راہ خدا مین جانباز ہی وہ موت کو ہنگامۂ جنگ مین دیکھکر بڑا فخر کرنیوالا ہی فخر کرنیوالون کا مین تمکو ذلیل و خوار کرونگا معرکۂ جنگ مین اپنی تلوار اور سنان سے اور مین قتل کرونگا تم مین سے ہر ایک باغی عربدہ جو دفرومایہ کو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا پھر اسیطرح ہر ایک امیر و افسر یکے بعد دیگرے اپنے اپنے گروہ سے آکر نازل ہوئے یہانتک کہ جتنی جماعتین امیر خالد نے آگے پیچھے بھیجی تھین سب پوری ہوگئین اور امیر خالد با بقیۂ امراء ہنوز متاخر تھے تا آنکہ رات ہوئی جمیع صحابہ شب باش رہے پھر جسوقت صبح ہوئی تو ضرار بن الازور و دیگر امراء نے امیر غانم سے کہا ہم گمان کرتے ہین کہ تم تو اِس قلعے کا محاصرہ کیے ہوئے ہو در حال آنکہ دشمن تمھارے اپنے خور و نوش مین مشغول ہین یعنے بطمئن

[له] تیغ ہندی یعنی ہندی تلوار ... عرب مین جو تلوار ... ہندی کی ... عرب مین ... ہین ۱۲

[عه] کماۃ جمع کمی بمعنی دلاور ... ضمر الف ب ... و ناقہ باریک اندام ۱۲

دائین ہین پس یہ کیسی تقاعد وسُستی ہے بعد ازان سائر صحابہ نے باتمام جماعات طرف ابواب قلعہ کے رجوع کی اُسوقت

ضرار یہ ابیات پڑھنے لگے **شعر** سَاَضْرِبُ فِی الْعُلُوْجِ بِکُلِّ عَضْبٍ شَدِیْدِ الْبَاسِ ذُوْحَدٍّ صَقِیْلِ

وَاَضْرِمُ فِیْ عُلُوِّ الْبَابِ نَارًا وَاَرْمِی الْقَوْمَ فِی الْحَطَبِ الْجَلِیْلِ وَاَتْرُکُ وَاَرٰهُمْ مِنْهُمْ خَرَابًا

وَلَمْ اَتْرُکْ لَهُمْ اَبَدًا کَفِیْلُ فَوَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ ثُمَّ وَیْلٌ لَهُمْ مِنِّیْ اِذَا اشْتَدَّ الْعَوِیْلِ

سَاَقْتُلُ کُلَّ بَاغٍ کَانَ مِنْهُمْ بِحَدِّ السَّیْفِ وَالْبَاعِ الطَّوِیْلِ

یعنے قریب ہے کہ مین بیدینون کو قتل کرونگا بتمام شمشیر کہ وہ سخت حرب ہے اور تیز وصاف تر ہے اور روشن کرونگا مین بالاے ابواب آگ کے تئین اور مین ڈالونگا اُس قوم کو ہیزم ہاے کلان مین بعضے بڑے کندون مین اور مین اُنکے گھرون کو چھوڑ ونگا اُنسے ویران وخراب افتادہ اور نہ چھوڑ ونگا اُنکے لیے کبھی کسی کفیل ومددگار کو پھر ویل ہوا نپر اور ہلاکی اور واے ہے اُنکے لیے میری جانب سے جسوقت کہ آواز گریہ وزاری اُنکی بلند ہوا ور قریب ہے کہ اُنمین سے ہر ایک باغی کو مین قتل کرونگا بتیغ تیز ونیزہ دراز کے **راوی** رحمہ نے کہا پھر اِسی طرح وہ امرا ان ابیات واشعار سے ترنم سرا ورجز خوان رہے اور برابر تیر مارتے تھے اور فلاخن اندازی کرتے تھے اور قتال شدید مین مشغول رہے اُسوقت حمیت رومیون کی جوش مین آئی تب بطلوس نے بطارقان شدید الحرب کو جمع کیا اور وہ خود بھی بڑا شہسوار و مرد کارزار تھا جیسا کہ حال اُسکا سابقًا مذکور ہوا غرضکہ اُسنے باب الجبل کا پھاٹک کھلوایا اور اُسی دروازہ سے وہ مع جماعت کثیر کے نکلا اور وہ شدت طیش مین گھوڑے کی پشت پر آگ کا شعلہ سا نظر آتا تھا اور تیر اندازون کا پرا اُسکے آگے آگے تھا کہ وہ تیر مارتے چلے آتے تھے اور جو لوگ برجون پر مامور تھے وہ اوپر سے فلاخن اندازی کرتے تھے چنانچہ اُس ہنگامۂ شدید مین بہت سے اہل اِسلام مجروح ہوئے اور ایک مقتل عظیم ہوا اور بقیہ امرا جو ابواب متفرقہ پر تعینات تھے اُنکو اِس حال سے اطلاع نہ تھی یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون مین سے کام آئی تھی اُسوقت امرا وصاحبان نشان آگئے اور ایک بیدین بطریق عظیم بطلب مبارز آگے بڑھا تب اُس سے لڑنے کو مغیرۃ بن شعبہ اپنے پرے سے باہر آئے اُس بطریق نے اُنپر حملہ کیا پھر اُن دونون مین قتال شدید ہونے لگی اور مغیرہ نے جو اُسکو ایک ہاتھ زور سے مارا تو اُنکی تلوار ٹوٹ کر ہاتھ سے گر پڑی اور وہ بطریق اُنکی طرف دوڑا اور چاہا کہ وار کرے دفعتًا ایک سوار پیش آیا اُسکے ہاتھ مین تلوار کھنچی ہوئی تھی اُسنے وہ تلوار مغیرہ کیطرف چمکائی اور بڑھائی سو وہ عبد الرحمن بن ابی بکر تھے تب مغیرہ نے وہ تلوار اُنکے ہاتھ سے لی اور اُس بطریق کو ماری مگر وار خالی گیا اور وہ مغیرہ سے بھڑ گیا پھر دونون باہم جمٹ گئے ہر چند مغیرہ نے چاہا کہ اُسپر مسلط ہون مگر وہ اُنکے دانون بیچ کو اپنے اوپر سے دفع کرتا تھا اور بچا جاتا تھا جب ضرار بن الازور نے یہ حال دیکھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر صفون کے درمیان سے پیدل دوڑتے ہوئے بطریق کے قریب آپہونچے اور ایک ضرب تلوار کا مارا کہ اُسکی ناک کٹ گئی اور وہ مغیرہ کو پکڑے ہوئے زمین پر گرا اُسوقت رومیون نے ضرار ومغیرہ پر

ہجوم کرکے چاہا کہ دونون کو قتل کرین ہناگاہ تین سوار صفین چیرتے ہوئے آپڑے ایک تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر تھے اور دوسرے عبداللہ بن عمر اور تیسرے مقداد بن الاسود تھے رضی اللہ عنہم اجمعین تب ان لوگون نے ان اشقیا کو اُنکے مرکز و مقام سے ہٹا دیا اور اُن رومیون مین سے تین نفر کو قتل کیا اور اُنکے لشکر کو پراگندہ کردیا پھر اُسوقت ضرار نے اُس بطریق کو قتل کیا تب اُس جگہ سے عبدالرحمٰن بن ابی بکر اپنے لشکر کیطرف پھرے اور ضرار بھی اُن تینون مقتول کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر پھر آئے اور مقتولون کا رخت و سلاح بھی لے آئے چنانچہ انکا تو یہ ماجرا تھا اور اُدھر وہ دشمن خدا بطلوس کبھی تو میمنہ لشکر اسلام پر حملہ آور ہوتا تھا کبھی مارتا ہوا میسرہ پر جاتا تھا آخر سامنے آکر مبارز طلب ہوا تب اُس سے لڑنیکو مقداد بن اسود الکندی نکلے اُسوقت دونون مین خوب معرکہ آرائی ہوئی اور دونون نے باہم خوب جولانی و نیزہ بازی کی چنانچہ مقداد کہتے تھے کہ مین نے بہت سے ملوک سے مقاتلہ کیا اور اکثر قلعے فتح کیے اور حروب کثیرہ مین شریک رہا چہ بایام جاہلیت و چہ بزمان اسلام مگر بطلوس سے زیادہ تر خداع و شجاع مین نے کسی کو نہین دیکھا اور نہ ویسا کسی کو سخت حرب و سخت گیر پایا غرضکہ اُن دونون نے اُس زور شور سے اور اسقدر مقاتلہ کیا کہ دونون کے گھوڑے شل ہوگئے مقداد کہتے ہین کہ اُسوقت وہ لعین مجھ سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ تو اس گھوڑے پر کیونکر قتال کرتا ہے حالانکہ وہ تین ٹانگ کا ہے تب مین نے باعث اپنی شفقت کے اپنے گھوڑے پر یعنی مجھے اپنے گھوڑے پر بڑی شفقت تھی تو مین نے سر جھکا لیا تاکہ گھوڑے کے پاؤن کو دیکھون ناگاہ اُسنے ایک ضربت تلوار کی بڑے زور سے لگائی کہ میرا خود و سر پنجہ کاٹ کر میرے سر تک اثر زخم کا پہونچا اور اُسنے جانا کہ مین قتل کرچکا تب اُسنے اپنے گھوڑے کی باگ پھیری تاآنکہ مقداد ہوشیار ہوئے اور اُسکا پیچھا نہ کیا اور اپنے اسی گھوڑے کو جسکا ذکر متقدم ہوا تیز کرکے چلے اور اُنکے اصحاب نے اُنکو اپنے حلقہ مین کرلیا راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور جسوقت مردم فریقین اس قتال شدید مین مشغول تھے کہ ناگاہ امیر خالد بن الولید مع اپنے امراء ہمراہی کے داخل ہوئے اسوقت ندائے تہلیل و تکبیر کا نعرہ و شور پڑگیا اور صلوٰۃ و سلام کا اوپر خیر الانام کے اعلان ہوا اور قوم کے آگے آگے امیر خالد بن الولید یہ اشعار رجز مین پڑھتے آتے تھے۔ شعر

وَمَنْ بَاعَ لِلّٰہِ الْمُھَیْمِنِ نَفْسَہٗ
اِذَا اشْتَدَّ الْھَیْجَاءُ وَالْحَرْبُ یَرْفَعُ
فَاِنْ قَدَّرَ الْمَوْلٰی سَاَخْرِبُ دَارَہٗ
نَحْنُ لَہٗ کُلُّ الْعِدَاۃِ وَتَخْضَعُ

رَعَی اللّٰہُ صَبًّا لِّلْقَاجَاءِ یُسْرِعُ
وَکَانَ اِلَی الْھَیْجَاءِ بِالْاَمْرِ اَطْوَعُ
فَلَا رَحِمَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ کَافِرًا
وَاَنْزَلَھَا مِنْ بَعْدِہٖ وَھِیَ تَدْمَعُ

وَصَبَّ عَلَی الْفُرْسَانِ بِالْخَطِّ یَقْرَعُ
فَوَیْلَکَ یَا بَطْلُوْسُ مِنْ سَیْفِ خَالِدٍ
وَالْعَنَہٗ مِنْ کُلِّ قَوْرٍ وَمَجْمَعُ
بِعَدِیْمَاتٍ اِذَا مَا جَدَّ بَتَّہٗ

یعنی چرایا ہے خدا نے ان گھوڑون کو آب و علف پرورش کی ہے اس گروہ کو برائے حرب کہ وہ سریع السیر و گرم رو ہین اور عطا پاشی کی ہے خدا نے ان شہسوارون پر کہ وہ بہرہ وری و زور مندی نیک فال مین پایہ کہ عطا پاشی کی ہے ان شہسوارون پر بہرہ مندی و زور آوری سے کہ وہ بفال نیک حال و بعطاے

مقاتلہ با بطلوس

قولہ جسکا ذکر متقدم ہوا یعنی وہ گھوڑا جسکا وال صیقلہ نے ہدیہ بھیجا تھا ۱۲ ۱۲

بہتیرین مال قرعہ ڈالتے ہین اور دشمن افگنی و تیغ زنی کرتے ہین اور جو شخص اپنی جان نثار کرتا ہو یعنے جانبازی کرتا ہو
واسطے رضاے خداے مہیمن سلہ کے تو وہ جنگ کیطرف جانے اور آمادہ جنگ ہونے مین بڑا مطیع امر ہوتا ہی بس اے
بطلوس تیری بلا کی ہی سیف خالد سے جسوقت کہ ہنگامۂ جنگ گرم اور معرکہ حرب برپا ہو اور خدا رحم نہ کرے
بطلوس کا فریاد رس ہر ایک قوم و ہر جماعت کیجانب سے اسکو لعنت کرے یعنے لعنت کرے اُسے پھر اگر خدا نے
مجکو مقدور دیا اور اُسپر قدرت دی تو عنقریب اُسکو خانہ خراب کرونگا بعدازان اُسکے خانمان کو ایسا چھوڑونگا کہ
وہ کوردیہ اور ویرانہ پڑا رہے گا اور باعث تیزی تیغ یمانی کے جب مین اُسکو میان سے کھینچونگا تو اُسکے سامنے
نالہ و فریاد کرینگے سب دشمن اور الحاح و زاری کرینگے **راوی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ بعدازان خالد نے اور
اُنکے اصحاب نے بحملۂ شدید مقاتلہ کیا اور بطلوس نے بھی سخت قتال کی کہ اُسنے اور اُسکے اصحاب نے بہت سے
لوگون کو قتل کیا اور بہت مردان کارکو زمین پر ڈالا پھر اُسوقت امراء لشکر اسلام اور اصحاب رایات حملہ آور
ہوے اور رابین باب وجبل قریب تل احمر کے جنگ عظیم برپا کی تا آنکہ امیر خالد دفعۃً بطلوس پر بھڑ پڑے اور
اُسپر حملہ کیا اور جب وہ میسرہ کیطرف جاتا تھا تو خالد اُدھر دوڑ مارتے تھے اور میسرہ سے میمنہ پر اُسکو بھگا لیجاتے تھے
پھر اُسی دار و گیر مین درمیان صفون کے اُسکو گھیر کر اسیر وار کیا مگر وہ چالاکی کرکے درمیان سے نکل بھاگا اور اپنے قلب
لشکر مین گھس گیا کہ اُسکے اصحاب نے اپنے حلقے مین کر لیا اُسوقت امراء لشکر اسلام بھڑ پڑے تو اُس قوم مین تلوار چلنے
لگی اور خالد نے بطلوس کا تعاقب کیا تب اُسنے اپنا گھوڑا طرف باب قلعہ کے بھگایا اور اندر گھس گیا اور اُسکی قوم بھی اُسی کے
پیچھے بھاگی جاتی تھی یہانتک کہ وہ بھی سب دروازہ تک جا پہونچے اور مسلمانون نے بھی پیچھا کیا اور پھاٹک پر بڑی
لڑائی ہوئی کہ رومیون مین سے تقریبًا چار ہزار آدمی کے قتل ہوئے اور باقی اندرون قلعہ گھس گئے اور پھاٹک مضبوط
بند کر لیا اور قفل لگا دیا اور بالاے اسوار یعنے فصیلون پر چڑھ گئے تب اہل اسلام وہان سے پھرے اور رومیان مغرور
سے پانسو نفر گرفتار کر لائے اور اُنکو سامنے امیر خالد کے پیش کیا اور اُنمین بڑے بڑے بطریق تھے آخرالامر عرض اسلام کیا گیا
یعنے اُنکو اسلام کیطرف دعوت طلب کیا مگر جب اُنھون نے انکار کیا تو اُنکی گردنین ماری گئین وبعدازان مسلمانون نے
اپنے قتلی کا تفحص جو کیا تو وہ سب دو صد و ہشتاد مرد شہید ہوے تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ احوال
تو اہل اسلام کا تھا اور اُدھر بطلوس سخت ہم و غم مین مبتلا ہوا اور اسقدر اُسکو قلق و صدمہ ہوا کہ شرح بیان سے باہر ہی
آخر اُسنے دربارہ جمع کرنے بطریقون کے حکم کیا پھر جب وہ سب مجتمع ہوئے تو اُسنے اُنکے سامنے امر عرب اور اُنکے
معرکہ حرب کی شکایت پیش کی اور کہا اب تمھارے نزدیک راے صواب کیا ہی اُن لوگون نے جواب دیا کہ ہم سب آپکے
حضور مین حاضر ہین جسوقت آپ ہمکو حکم کرین تو ہم بالاے فصیل سے اُنکے ساتھ قتال کرین اُسنے کہا اب مین تم کو
ایک امر کی تدبیر بتاتا ہون اور وہ تدبیر آزمودہ کاران و عارفان حرب کی ہی بعدازان اُسنے براے اجتماع مردم خاص

سلہ مہیمن اسماء الٰہی سے ایک اسم ہے بمعنی شاہد و نگہبان اور امن دینے والا خوف و حدثان سے ۱۲

وعام کے حکم دیا تاآنکہ اعلیٰ وادنیٰ سب حاضر آئے سوا سے اُن لوگون کے جو ابواب قلعہ پر تعینات تھے پھر جب یہ سب
مجتمع ہوئے تو اُسنے کہا میرا عزم یہ ہی کہ آج ہی شب کو ہم سب ملکر اُس قوم پر ہجوم و نرغہ کردیوین اور اُنکے مکانون مین ان کو
چھپا لیوین کیونکہ رات مہوب ہوتی ہی یعنے اُسوقت اُنکو معلوم بھی نہوگا کہ یہ کیا ہوا اور کون کدھر ہی اور تم اپنی راہین بلد کی
غیرون سے زیادہ تر جانتے ہو درین صورت تم مین سے کوئی باقی نہ رہے مگر یہ کہ وہ اپنے اپنے سلاح و ساز حرب سے چست ہو کر
اپنے اپنے طرف کے باب سے میرے ساتھ ایک ہی دفعہ نکل پڑے تاہم سب یکبارگی اُنپر چھاپہ مارین اور مین بنفس خود مع
اپنے اصحاب خاص کے باب توما سے نکلونگا اس صورت مین مجھے اُمید ہی کہ مین اپنی غایت مراد کو پہونچونگا اور حسرت و
ارمان مین نہ مرونگا اور جب اول اول ہم اُنکو ہلاک کر ڈالینگے اور بھگا دینگے تو کیا عجب ہی کہ ہم اُنکے امیر تک جا پہونچین
اور اُسکو اسیر کرکے اپنے مقصد پر فائز ہون اُن لوگون نے جواب دیا کہ حبا و کرامتہ یعنے ہم اس امر کو دوست رکھتے ہین اور
بدل و جان قبول کرتے ہین تب بطلوس نے ایک گروہ کو طرف جبل کے بھیجا اور ایک غول کو طرف باب فندوس کے
اور ایک جماعت کو باب الشرقی کی طرف بھیجدیا اور اپنے اکابر قوم سے اور اُن لوگون مین سے جو معروف بشجاعت تھے اپنے
ہمراہی کے لیے انتخاب کرکے اپنے ساتھ لیا اور ایسا ہوا کہ قبل روانگی گروہون کے سب سے کہدیا کہ مین ناقوس والون سے حکم
کرتا ہون مین جسوقت باب سے نکلون وہ سب یکبارگی بگل بجاوین تو تم اپنے اپنے باب سے سب یکساتھ ایک دفعہ
نکل پڑنا اور خبردار جس امر کا مین تمکو حکم کرتا ہون اسکی بجاآوری مین فرق نہ کرنا غرضکہ وہ لوگ اپنے اپنے مقام پر جاکر منتظر اور
گوش بر آواز رہے اور اُسنے ناقوس والون کو فصیلون اور برجون پر چڑھا دیا کہ وہ بانتظار اشارہ بادشاہ کے مستعد رہے
تاآنکہ قوم نے خروج کیا یعنے قلعے سے باہر آئے اور بطلوس بھی بست ہزار شہسوار شجاعت شعار سے در توما سے برآمد ہوا سب
کے تئین تاکید کی کہ تم اپنی روانی و رفتار مین تعجیل کرو اور جب اُس قوم تک جا پہونچو تو یکبارگی اُنپر نرغہ کردو اور اُنکی گردنون پر
تلوارون اور خنجرون کو رکھدو اور جو کوئی اُنمین سے برائے امان فریاد و فغان کرے تو تم ہرگز نہ سنو اور کسی کو باقی نہ چھوڑو الا یہ
کہ امیر قوم ہو تو اُسکو زندہ اسیر کرلو اور تم مین سے جس کسی کو وہ صلیب نظر آوے جو اُنھون نے ہمسے سلب کرلیا تھا تو وہ لیلیوے
اور جو کوئی اُس صلیب کو میرے پاس لاویگا مین اُسکے ساتھ بہت بخشش کرونگا بعدازان بطلوس نے سارے
ناقوس والون کو حکم کیا کہ سب ملکر ایکساتھ بگل بجاوین جب اُنھون نے بجایا اور جملہ ابواب پر صدا پہونچی تو دربانون نے
دروازے کھولدیئے اور وہ سپاہ جو ہرایک باب پر تعینات تھی اور وہ جماعت قوم جسکو بطلوس نے ہرایک باب پر
بھیجدیا تھا وہ سب آواز ناقوس سُنکر اپنی اپنی طرف سے نکل پڑے اور بطلوس اپنی طرف سے چلا اور ادھر مسلمانون نے جب صدائے
ناقوس سُنی تو فوراً اپنی اپنی جا اور لیٹے اپنے بسترون سے اُٹھ اُٹھکر میدان پکڑلیا اور بیدار و ہوشیار ہو رہے اور مانند شیران مست
کے باشتیاق شکار انتظار مین بیٹھے اور ہنوز وہ اشقیا نہ پہونچے تھے کہ یہ لوگ اپنے ساز و سلاح سے چست و درست
ہوگئے مگر یہ کہ اُسوقت ترتیب صفوف نہوئی تھی تاآنکہ وہ قوم تاریکی شب مین آگے بڑھی اور امیر خالد نے جسوقت وہ صدا

سُنی تھی اور ایسا امر دشوار دیکھا تو بجناب قدس الٰہی فریاد کرنے لگے کہ وَاغَوْثَاهُ وَامُحَمَّدَاهُ وَاسْلَامَاهُ اِلَیْنَا قَوْمِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اَللّٰهُمَّ انْظُرْ اِلَیْهِمْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّهِمْ وَلَا تُسَلِّمْهُمْ اِلٰی اَشَرِّ خَلْقِكَ یعنے ای پروردگار فریاد ہی ای محمدؐ فریاد ہی ای اسلام فریاد ہی قسم ہی رب کعبہ کی میری قوم مبتلاے کید و فتنۂ کفار ہی اے پروردگار تو انکی طرف یعنے مسلمانون کی طرف اپنی اُس چشم بیدار سے نظر کر جسکو کبھی خواب نہین اور اُن کے تئین اُنکے دشمنون پر منصور و مظفر کر اور اُنکو اپنی خلق مین بدترین خلق کے حوالے نہ کر بعدازان خالد نے اپنی جا سے حرکت کی اور برہنہ سر تھے کہ نہ اپنا خود پہنے تھے اور نہ شدت اضطراب سے ہتھیار لگائے تھے اور اسی حال سے اپنی قوم کے پاس آئے اور یہ اشعار پڑھنے لگے **شعر**

وَضَاقَ صَدْرِیْ وَتَوَانِیْ شَجَنِیْ
بِالنَّبِیِّ الْهَاشِمِیِّ الْعَدَنِیْ
رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ مِنْ نُزُوْلِ الْمِحَنِ
اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ طٰهٰ الْمَدَنِیْ
فَاضَ دَمْعِیْ وَاعْتَرَنِیْ حُزْنِیْ
وَالنَّصْرُ لِلْاِسْلَامِ یَا ذَا الْمِنَنِ[1]

یعنے اشک میرے روان ہین اور مجھے میرے حزن نے گھیر لیا ہی اور میرے سینے نے تنگی کی ہی اور سر شکستگی و سختی میرے تئین پیش آئی ہی اور ای میرے پروردگار بچاؤ نزول اندوہ و بلا سے ہمکو بچاؤ اور ای ذوالمنن نصرت اسلام کر بطفیل و برکت بنی ہاشمی و عدنی کے جو احمد مختار و طہٰ اور مدنی ہین **راوی** رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ بعدازان امیر خالد پیش از دخلۂ اعدا مع اپنی جماعت پانسو شہسوار ابطال آزمودہ کارزار کے باب تو ماتک پہونچے انمین مثل اُن لوگون کے تھے یعنے فضل بن عباس و فضل بن ابی لہیف و زیاد بن ابی سفیان بن الحارث و عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب و مقداد بن الاسود و زید بن ثابت و عبداللہ بن زید و مسلم بن عقیل و ابوذر الغفاری و عبادہ بن الصامت و بجیرہ بن مسلم و عقبہ بن نافع و مغیرہ بن شعبہ و مسیب بن نجیبہ الفزاری رضی اللہ عنہم اجمعین اور جب وہان پہونچے تو مسلمانون نے نعرۂ تہلیل و تکبیر بلند کیا اور وہ قوم جو بالاے اسوار یعنے فصیلون پر چڑھے تھے اور اپنی زبان مین مطمۂ لاف زنی کر رہے تھے اور وہ لوگ شور و غل مچاتے تھے اور اسوقت کافہ مسلمانان بکمال ہوشیاری و جراری مستعد و آمادہ تھے چنانچہ خالد نے اُس قوم پر جو قلعہ سے باہر آئی تھی حملہ کیا اور ندا دی کہ اے مسلمانو تمہارے پروردگار کیجانب سے مددگار تمہارے پاس آپہونچا ہی اور وہ شہسوار جرار اور جوانمرد کرار مین خالد بن الولید ہون یہ کہکر درمیان جماعت رومیون کے مع اپنے اصحاب کے گھس گئے مگر باوصف اسکے مشتغل شورش قلب تھے نسبت امیر غانم اور براے بقیہ امراء کے جو ابواب پر مامور تھے اور خالد اُن سب کا غل و شورش سن رہے تھے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ابن عبداللہ بن عون نے بواسطہ جابر بن سنان کے عقبہ بن عامر سے اُنھون نے کہا یہ حال تھا کہ رومی و نصاری بالاے حصار سے پتھر مارتے تھے اور تیر چلاتے تھے چنانچہ مسلمانون نے اُس دشمن خدا بطلوس سے ایسے صدمات عظیم اُٹھائے کہ مثل اسکے پہلے اس سے کبھی نہ دیکھا تھا اور اول جو شخص مع اصحاب خاص کے مسلمانون پر حملہ آور ہوا وہ بطلوس تھا اُسوقت مسلمانون نے وہ صبر کیا ہی جو صبر جوانمردون کا ہی یعنی اُس گھڑی

[1] ذوالمنن صاحب منت و ہاشمی و عدنی یعنی ہاشم و اولاد عدنان مختار برگزیدہ و پسندیدہ و لقب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

انکا استقلال و استقرار بڑے جوانمردون کا استقلال تھا پھر بطلوس بڑی سخت لڑائی لڑا اور اُسی ہنگامہ مین یہ کہنے لگا کہ مجھے اس شخص کے تئین دکھادو اور بتادو جسنے کل کے روز ہمارا صلیب لیا ہی یہ ادا اُسکی جب فضل بن عباس نے سُنی تو اُسکی طرف گئے اور اُسکے مقابلے پر آکر کہنے لگے ہان وہ مین ہون مین نے ہی اُسکو لیا ہی اور مین ہی تیرا غریم یعنی مدیون و مدعا علیہ ہون اور مین تم سب کو ہلاک کرنے والا اور تمھارے صلیبون کو چھین لینے والا ہون مین پسر عم رسول اللہ ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سنتے ہی بطلوس نے اُنپر حملہ کیا جس طرح شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہی اور کہا مین تیرے ہی تو تلاش مین تھا وبعد ازان اُسنے تنہا اُنپر وار کیا پھر اُن دونون مین ایسی تلوار چلی کہ لوگون نے اس طول ایام مین اُس شب کی سی ماران دونون کی کبھی نہ دیکھی تھی اور فضل نے بھی اُس سے ایسا کچھ دیکھا کہ انہی تمام عمر مین نہ دیکھا تھا غرضکہ وہ دونون اسی معرکہ آرائی و زور آزمائی مین یہانتک مشتغل رہے کہ نصف شب گذر گئی اور اسیطرح سائر اکابر اسلام اُسکی قوم وجماعت کے ساتھ بیچ کر وفر یعنے حملہ کرنے و بھگا دینے مین اور ضرب در دینے مارنے اور وار خالی دینے مین مشغول تھے اور اُسوقت استقلال فضل کا استقلال جوانمردون کا تھا آخر فضل نے اُس دشمن خدا کو ایک ضربت بڑے زور کی ماری مگر اُسنے اپنے سپر پر لی اور تلوار فضل کی ٹوٹ گئی اُسوقت بطلوس کی آرزو برآئی اُسنے جانا کہ مین انکو گرفتار کرونگا ناگاہ دو سوار جرار آگے بڑھ آئے اور اُن دونون کے پیچھے ایک غول سوارون کا تھا پھر ان لوگون نے آکر رومیون پر ہجوم کیا اتفاقاً ان سوارون کے غول مین خولہ دختر ازور خواہر ضرار بن الازور بھی تھین اُنھون نے روم کے دو سوارون پر حملہ کیا اور انکو زخمی کرکے زمین پر ڈالدیا اور اُسنے اُن کے بڑے بڑے دلاورون اور شہسوارون کو مجروح کیا آخر اُسکو رومیون نے گھیر لیا اُسوقت وہی دونون شہسواران اسلام جنکے پیچھے غول سوارون کا تھا خولہ کے پاس آپہونچے وہ عبد الرحمن بن ابی بکر و عبد اللہ بن جعفر تھے رضی اللہ عنہم اور اُنکے پیچھے ابان بن عثمان بن عفان بھی تھے رضی اللہ عنہ تب انھین تینون نے ام ابان یعنے خولہ کو اُس نرغے سے چھڑایا پھر ان لوگون نے بطلوس کی طرف باگ پھیری مگر وہ اپنے پیچھے مڑکر رومیون کے غول مین ہو رہا اور بنسا کی طرف پھرا یہانتک کہ اندرون شہر داخل ہوگیا اور رومی بالاے اسوار یعنی فصیل حصار سے سرگرم کارزار تھے اور حال امیر خالد کا یہ تھا کہ وہ کبھی تو حملہ کرتے اور مارتے ہوئے باب جبل پر جاتے تھے اور کبھی باب توما پر اور کبھی باب فندوس پر پہونچتے تھے اور اسوقت غانم بن عیاض الاشعری باب جبل پر تھے کہ اپنے ہتھیار لگا کر اُس قوم کے مقابلے پر گئے اور اُنکے ساتھ دیگر امرا بھی تھے مثل مقداد بن الاسود و ضرار بن الازور و شرجیل و مسلم بن عقیل و زہاد و عبد اللہ بن العباس و عمر بن ابی ذیب و عبد الرحمن بن ابی ہریرہ و سیب و حارث بن مسلم و زید بن الحارث و ابوذر الغفاری و محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم پھر یہ سب اُسی باب کی طرف جدھر معرکہ تھا پھر پڑے اور آگے امیر اور پیچھے قوم بصداے تکبیر نعرہ کرتے تھے اُسدم ایک بطریق عظیم جسکا نام یوحنا تھا دس ہزار سوار سے نکل آیا اور اُسنے قتال شدید برپا کی

وناگاہ رومیون نے عبداللہ بن عبادۃ بن الصامت پر نرغہ کیا اُس گھڑی عبداللہ نے بڑے زور کی جنگ آزمائی کی
قضارا بالاے باب سے کسی نے ایک ایسا پتھر گرایا کہ عبداللہ بن عبادۃ اُس گھڑی شہید ہوئے رحمہ اللہ علیہ اور اُس
باب کی لڑائی مین ہمراہیان امیر غانم سے تقریباً دوسو امرا و سوار کام آئے رحمہم اللہ اور رومیون مین ہزار آدمی مارے گئے
اور جسوقت امیر غانم و دیگر امرا اُس قوم پر حملہ آور ہوے تو اُنپر بالاے حصار سے پتھرون کی بڑی مار اور تیرون کی بوچھار
ہورہی تھی مگر یہ بہادر اُنسے منھ نہ پھیرتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ اُنکو مارتے ہوئے باب تک ہٹا لیگئے اور اُنمین مختلط ہوگئے
اور اُنسے بھڑ گئے اُسوقت حصار والے رومیون کو اندیشہ ہوا کہ ہمارے پتھرون اور تیرون سے ہمارے لوگ ہلاک ہوجاوینگے
تب اُنھون نے اپنے ہاتھ روک لیے اور دروازے والے رومیون مین سے ایک مقتل عظیم مارے گئے اور اسیطرح ادھر خالد
باتفاق اپنے اصحاب کے سرگرم قتال تھے اُسی عرصہ مین ضرار بن الازور آگے بڑھے اور حال اُنکا یہ تھا کہ وہ خون مین ڈوبے تھے
اور لہو کے لختے جیسے اونٹ کی کلیجی اُنکے رخت بدن پر جمے تھے یہ حال دیکھکر خالد نے کہا اے ضرار تمھارے پیچھے کیا خبر ہے اُنھون نے
کہا اے ابو سلیمان مین تمکو خبر دیتا ہون اس بات کی کہ آجکی شب مین نے ایک سو ساٹھ دشمن کو قتل کیا ہے اور میری قوم سے
جسقدر کام آئے ہین اُنکا شمار معلوم نہین ہے اور مین نے اُن دشمنون کو ایسا روک دیا ہے کہ اب وہ باب جبل سے
نکلنے نہین پاتے ہین اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ رات اُس آفت کی تھی کہ لوگون نے ایسی رات کبھی نہ دیکھی
اور ایسا ہوا کہ امیر غانم باتفاق اپنے اصحاب کے نرغہ کرکے داخلۂ باب مین داخل ہوگئے اور لوگ اسکے تہ تلے ہوگئے
وہان بڑے دھوم کی لڑائی پڑی اور اُس باب سے آگے ایک اور دروازہ تھا سو درمیان دونون دروازون کے دشمنون کو
بند کرکے ایک جماعت رومیون کی اُسی کے اندر قتل کی پھر اُس باب کے برج پر چڑھ گئے اُسپر پانسو دنی تھے اُنکو بھی
قتل کیا غرضکہ اُسی رات کو وہان ہزار آدمی رومی مارے گئے اور اُدھر باب فندوس پر زبیر بن العوام و عقبۃ بن عامر و عبداللہ
بن ابی لہب و مغیرۃ بن شعبۃ وغیرہ دیگر امرا تھے ان لوگون نے اُس باب پر حملہ کیا اور بڑی لڑائی لڑے اُس جگہ ایک سو بیس
مرد سواے سردارون کے کام آئے اور باب توما پر امیر خالد تھے اور اُدھر بطلوس اپنی فوج کثیر سے نکلا تھا اور فریقین مین قتال
شدید ہوئی کہ مسلمانون مین سے دو دو دہ ہشتاد مردم کام آئے اور وہ مقام مشہد معروف ہوا اغنہ ہے پھر وہ اشقیا اندرون
قلعہ گھس گئے اور دروازے بند کرکے حصار پر مستعد پیکار رہے یہ اول فتح بہنسا تھی اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے
بواسطۂ سلسلہ رواۃ کے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ خالد نے بعد اس جنگ و فتح اول کے چار مہینے وہان اقامت کی
کہ نہ قتال کرتے تھے نہ اُنکو کچھ چھیڑتے تھے پھر جب اہل اسلام طول مکث و درنگ سے تنگ ہوئے اور گھبرائے تو سب
خالد کے پاس آئے اور دربارۂ جنگ مشورہ کیا آخر خالد نے اُنکو اذن وغا دیا اور اس قتال ابواب مین جملہ چھ سو سوار
شہید ہوئے اور راوی رحمہ اللہ علیہ نے کہا کہ پھر جسوقت صحابہ نے خالد رض سے رخصت جنگ طلب کی تو وہ منع نہ
کر سکے پھر صبح کو اُنھون نے وہ سخت مقاتلہ کیا کہ ایسا کبھی سننے مین نہین آیا بالآخر اہل بہنسا پر حصار دشوار ہوگیا تب

اُن لوگون نے بطلوس بادشاہ سے کہا کہ ابتو ہمکو نہ تاب پیکار ہی نہ تحمل تعب حصار ہی یہ سُنکے بطلوس نے اُنکو فہمائش کی
اور تسلی دی کہ صبر و استقامت رکھو کیا عجب ہی کہ مین کسی حیلے سے عرب کے ساتھ کوئی کید و مکر کرون و نیز ایسا ہوا کہ
باشندگان بہنسا پر حصار و محاصرہ بہت دشوار گذرا تو مردمان بازاری و عوام نصاری اُس بطریق کے پاس گئے جو مالک
باب توما کا تھا اور اُس بطریق کا نام بھی توما تھا پھر ان سب نے اُس سے بیان کیا کہ ابتو یہ حصار ہمپر بہت شاق و دشوار ہوگیا ہی
سو ہم اپنا سارا مال تمکو دیتے ہین تم ہمارے لیے دروازہ کھولدو کہ ہم نکل جاوین اور عرب سے امان مانگین چنانچہ توما بطریق نے
اُنسے اس باتکو قبول کیا اور راتکو اُنکے لیے باب السّر کھولکر باہر کردیا اور وہ سب دو سو تجار بلد تھے آخر یہ لوگ باب السّر یعنی
اُس خفیہ راہ سے نکلے جو بطور مغارہ سرنگ کے بجانب جبل نکلی تھی اور خدمت مین امیر خالد کی حاضر ہوکر اس بات پر مصالحہ
کیا کہ ہم تمھارے لیے دروازہ قلعہ کا کھول دینگے اور اس امر کو اُنھون نے مسلمانون کے واسطے عوض امان کی مزد ٹھہرائی
اور اس معاوضہ پر باہم معاہدہ کیا اور مسلمانون نے ان لوگون کے نام لکھ لیے تب وہ سب وہان سے شہر کو پھرے اتفاقاً جسوقت
یہ لوگ بطریق توما سے ساز کر کے نکلے تھے اُسوقت اُس جگہ پسر عم توما کا جسکا نام درمیا تھا وہ بھی حاضر تھا اُسنے یہ حال دیکھکر
بطلوس بادشاہ سے جاکر خبر کی تب بطلوس نے ایک بطریق کو جسکا نام صرفیائیل تھا ہزار بطریق ہمراہ کرکے اس باب پر جسکے
کھولدینے کا وعدہ تھا بھیجدیا کہ کمینگاہ مین چھپے بیٹھے رہو اور اُن لوگون کی حیلہ سازی کی خبر میرے پاس لاؤ چنانچہ یہ اشقیا
قریب باب توما آئے اور متفرق ہوکر ٹہلتے رہے بناگاہ جب یہ سب مردم ذمی مسلمانون کے پاس سے پھر کر قریب دروازہ آئے
تو بطریقون نے انکو پہچان کر دروازہ کھولدیا جب یہ اندر داخل ہوئے تو اُن سب نے جھپٹ کر پکڑ لیا اور قید کیا اور کھینچتے
ہوئے بطلوس بادشاہ کے پاس لیگئے پھر جب اُسنے اُنکو دیکھا تو بڑے زجر و قہر سے پیش آیا اور اُسنے تازیانے کوڑے
منگائے اور اندو یعنے عمود و ستونہاے آہنی زمین پر گڑوائے اور اُسمین اُن سبکو بندھوا کر بڑی سختی سے پٹوایا اور اُنکا تمام مال و
اسباب جلوادیا بعد ازان بنابر اخضار بطریق توما کے حکم کیا جب وہ حاضر لایا گیا تو اُسکو اور اُسکے اعوان و اصحاب کو بالاے حصار چڑھوایا
اور وہان سولی گڑوائی اور بعد ایک شبانہ روز کے اُن سب کو دار پر کھنچوادیا اور اُن سب کے سر دار پر آویزان مسلمانون کو
دکھلائے اُسوقت امیر غانم نے امیر خالدؓ سے کہا دیکھو یہ لوگ ہمارے ذمی ہین جنکو بطلوس نے قتل کیا ہی **راوی** رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا دادا خلیفہ بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو ہر گاہ مسلمانون کے لیے قلق عظیم و صدمہ شدید تھا تب اُنھون نے عمرو
بن عاص حاکم مصر کو نامہ لکھا اُسمین یہ درج کیا مَا سَبَبُ انْقِطَاعِ كُتُبِكَ عَنِّي وَاَنَا فِي قَلَقٍ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَى خَالِدٍ
وَمَنْ مَعَهٗ وَاعْلَمْ اَنَّكَ لَا تُرْسِلُ اِلَيَّ اِلَّا بِالْفَتْحِ وَالْغَنَائِمِ فَاِنِ احْتَاجَ خَالِدٌ اِلَى النَّجْدَةِ
فَاَرْسِلْ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَدْ كَاتَبْتُهٗ بِاَنْ يُرْسِلَ لَهٗ جُنُوْدًا مِنَ الشَّامِ وَالسَّلَامُ یعنے کیا
سبب ہی کہ تمھارے خطوط ہماری طرف سے منقطع ہین وحال آنکہ مین واسطے جمیع مسلمین اور خالد و اصحاب خالد کے
بہت قلق و اندوہ مین ہون اور تمکو واضح ہو کہ تم ہمیشہ میرے لیے فتوح و غنائم بھیجا کرتے ہو سو اگر خالد کو احتیاج

کمک لشکر کی ہو تو تم ابو عبیدہ کو لکھو کیونکہ مین نے بھی اُنکو لکھ بھیجا ہی کہ وہ شام سے فوجون کو خالد کے لیے روانہ کرین زیادہ والسلام غرضکہ یہ جب نوشتہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو اُنھون نے اُسکو خالد کی طرف روانہ کیا پھر جب خالد نے وہ نامہ پڑھا تو کہنے لگے مین کمک و مدد سوائے حق تعالیٰ کے اور کسی سے طلب نہین کرتا ہون بعد ازان جب خالد پر امر دشوار ہوا اور محاصرہ حصار بہت گران و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ وہ ہر روز گرد شہر پھر کر مقاتلہ کیا کرتے تھے اور مسلمانون مین سے ایک گروہ کثیر اوپر کے پتھر اور تیر سے کام آئے اور اس عرصے مین بطلوس نے بھی بارہا مسلمانون پر یورش کی تب امیر خالدؓ نے امیر غانم اور مسلمانون سے کہا کہ بلا شک ہمارے اصحاب کے لیے یعنے اصحاب مین دشمنون کی طرف سے جاسوس و خبر رسان ہو گئے یہ کہکے خالدؓ سوار ہوئے اور اُنکے ہمراہ فضل بن عباس و مقداد و زیاد بن ابی سفیان و غانم بن عیاض بھی تھے اور یہ لوگ اپنے لشکر کے گرد پھرنے لگے ناگاہ دیکھا کہ ایک عرب متنفرہ لشکر سے باہر ایک گلیم پر بیٹھا ہوا ہی تب خالد نے اُسکو اجنبی و انجان جان کر اُس سے پوچھا تو کن عربون مین سے ہی اُسنے کچھ جواب نہ دیا پھر امیر غانم نے اُس سے کہا کہ سچ بتا ایہر اہل و قرابتدار مین سے یہان کون ہی اسپر بھی وہ چپ رہا پھر اُسکو حکم کیا پانی سے وضو کر اُسنے پانی لیا مگر وضو درست نہ کیا آخر اُس سے کہا نماز پڑھ مگر اُسنے نماز صحیح ادا نہ کی تب لوگ اُسکو مارنے لگے تو اُسکے اقرار سے معلوم ہوا کہ تین سو مردم جاسوس باب السر یعنے خفیہ دروازہ سے جو راہ نہفتہ سرنگ کی تھی نکلے تھے اور سب تو بھر گئے یہ تنہا انمین کا باقی رہگیا تھا آخر اُسکی گردن ماری گئی تا آنکہ جاسوسون کا سلسلہ قطع ہو گیا بعد ازان محاربہ بدستور برپا رہا اور ایکروز ایسا ہوا کہ خالد کے خیمے مین ایک غلام تھا اُسکا نام فلاح تھا وہ ہر روز دو روٹیان جو کی پکایا کرتا تھا ایک خالد کے لیے ایک اپنے لیے چنانچہ اُسی عرصے مین خالد تین روز کھانے کو جو بیٹھے تو دسترخوان خالی پایا مگر غلام سے کچھ نہ کہا اور اُنکے پاس کچھ خرمے تھے کہ اُس سے قوت کر لیتے تھے جب تیسرے روز خرمے بھی ہو چکے تو غلام سے کہنے لگے ای فرزند ہر آئینہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ یعنے ہمنے جسد بنی آدم کا ایسا نہین بنایا ہی کہ وہ کھانا نہ کھاوین یعنے قوام جسم حیوان بدون غذا غیر ممکن اور تجھے تین دن ہوئے کہ تو نے وہ ہماری نان جوین نہین پکائی اور دسترخوان مین نہین رکھی اُسنے کہا ای میرے آقا مین نے کسی روز بھی ناغہ نہین کیا مین تو ہر روز آپکے لیے روٹی پکا کر دسترخوان مین لپیٹ کر طبق خیمہ یعنے خیمے کے ٹپ مین لٹکا دیتا ہون اور پھر کچھ دسترخوان مین نہین پاتا ہون یعنی آپ بدستور نوش کر لیتے ہین مین دسترخوان خالی پاتا ہون یہ سنکے خالدؓ نے کہا اس مین کچھ اسرار اور کوئی امر عظیم ہی تب غلام سے کہا تو بیس خیمہ ٹھہر کر اپنے تئین نہان رکھ اور دیکھ تو کون شخص ایسا کام کرتا ہی بعد ازان جب صبح ہوئی تو امیر خالد سوار ہو کر ازبرائے قتال برآمد ہوئے اور غلام نے وہ دونون روٹیان تیار کین ایک آپ کھائی اور دوسری روٹی اپنے آقا کی اُسی معتاد سے اُٹھا رکھی و بدستور تہ خیمہ لٹکا دی ناگاہ ایک بڑا کالا کتا شہر کی طرف سے آیا اور خیمے کے اندر جا کر اور منھ مین روٹی دابکر چلا اور اُسکے پیچھے پیچھے فلاح غلام بھی ہو لیا یہانتک کہ وہ قریب ایک نالی کے بدررو کے پہونچا پھر اسمین وہ گھس گیا اور اِس نالی سے پانی نکلتا تھا اور وہ پانی باب البحر کیطرف نیچے زمین کے تلے تلے زیر دیوار شہر پناہ ہو کر جانب قبلہ سے اندرون قلعہ جاتا تھا اور وہ پانی

حکایت جاسوس

حکایت غلام خالد رضی اللہ عنہ

جہتہ بحریہ خارج سے آتا تھا جب فلاح نے یہ حال دیکھا تو وہانسے پھر آیا اور خالد سے بیان کیا یہ سنکے خالد خود اُسکے ساتھ گئے اور
اُس مقام کو دیکھکر نہایت مسرور ہوئے بعدازان امراء لشکر اسلام کے پاس جاکر اُنسے یہ ماجرا بیان کیا اور کہا مین تم مین سے
سو مرد ایسے چاہتا ہون جو راہ خدا مین سرباز و جان نثار ہون وہ میرے ہمراہ چلین اور ایک گروہ دلاور سخت حرب مقابل
باب مستعد رہین کہ جسوقت ہم پھاٹک کھولدین تو فوراً ہمارے پاس پہونچ جاوین یہ سنتے ہی سو مرد اخیار و ابرار قوم سے
آمادہ ہوگئے انمین عبداللہ بن عمر و عبدالرحمن بن ابی بکر و زید بن ثابت و عقبہ بن عامر و مسلم بن عقیل و زیاد بن ابی سفیان
اور اُنکا بھائی ہبار و مسیب بن نجیبہ اور اُنکا بھائی اور مقداد بن اسود و رافع و ابوذر بن العقیلی اور مثل اِن اکابر کے جنکے
ذکر اسما مین بہ اندیشہ طول مقال کے اقتصار کیا اور خالد نے ترتیب صف جنگ مین عبداللہ بن جعفر و زبیر بن العوام اور
اُنکے بیٹے عبداللہ کو اور فضل بن عباس و فضل بن ابی لہب و ضرار بن الازور وغیرہ مثل اُنکے دیگر امراء کو محاذی باب
کے مامور کیا اور خالد مع اُن سو بہادرون کے تا غروب آفتاب بجائے خود ٹھہرے رہے اور بعد غروب اُس نہر بے
سرنگ تک پہونچے اور اُس بدررو کے اندر پانی مین گھسے اور اُن ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک چادر اور ایک
ایک اپنی سپر تلوار تھی وبس اور آگے آگے امیر خالد رضی تھے اور جو کوئی اس موہری سے پار نکل جاتا تھا دوسرا اُدھر سے
اپنی تلوار اور سپر اپنے ہمراہی کو تھمادیتا تھا جب آپ نکل جاتا تھا تو پھر اُس سے اپنی سپر تلوار لے لیتا تھا یہانتک کہ اسّی
مرد اُسی راستے سے پار اندر دار نکل گئے اور بیست نفر انمین سے باز رہے اسلیے کہ اُس موہری مین اُنکی گنجایش
نہوئی اور اُسکی راہ اُنکے بدن پر تنگ ہوگئی تب بحالت حسرت و افسوس کے پھر آئے کہ شہادت و فتح سے
محروم رہے اور وہان وہ سب امراء جب تھوڑی سی رات گئی تو زیر دیوار چھپ رہے اور پھاٹک سے جا لپٹے اور زور
کرنے لگے مگر اُسکو اندر سے مستحکم پایا تب قلابہ و قفل توڑکر اندرونی پھاٹک کھول کر دہلیز والے رومیون کو کہ وہ سب اسی
آدمی وہان تعینات تھے اور وہ سب اُسوقت مخمور و متوالے تھے اُن سب کو ذبح کیا و بالائے سور یعنی دیوارون و فصیلون پر
چڑھ گئے اور ایک جماعت نے کنجیان لیکر بیرونی پھاٹک بھی کھولدیا پھر سب نے رومیون پر یورش کیا اور ایک جماعت کو
بالائے برج مع بطریق برج کے قتل کیا اور نعرہ تہلیل و تکبیر کا اور اعلان صلوٰۃ و سلام کا اوپر بشیر و نذیر کے ہونے لگا
اُدھر باہر والے مسلمان اُسی طرح جواب تہلیل و تکبیر کا دیتے ہوئے اندرون باب داخل ہوئے اور بازار تک مارتے
چلے گئے اور ایک جماعت دلیران شجاعت دثار بطرف قصر شاہی کے دوڑے پھر جسوقت بطلوس نے یہ احوال دیکھا کہ
مسلمانون نے اُسپر فتح پائی اور ابواب قلعہ پر تسلط کرلیا تو رومال اپنے گلے مین باندھکر محل سے نکلا اور الامان الامان پکارتا تھا
اور اسی طرح ایک طائفہ بطریقون کا بھی الغیاث الغیاث چلاتے تھے مگر خالد رضی نے انکار کیا اور ان لوگون کی نسبت آمادۂ
قتل ہوئے اور بطلوس کو اسیر کرلیا اور اُس سے کہا اے عدو اللہ تیرے لیے میرے پاس امان نہین ہے ہان مگر اُس
صورت مین کہ تو اسلام لاوے و بعدازان بطریقون مین سے جو جو بڑے سرکش تھے اُنکے سر تن سے اُتارے اور

انتخاب جانبازان

فتح عظیم و ظفر بر بطلوس

جملہ سپاہ رومی سے اس معرکہ مین تقریباً تین ہزار آدمی مارے گئے اور مسلمانون مین سے اس شب کو اندرون شہر قریب بازار اور دروازون پر اور نزدیک قصر کے سب ملاکر یکصد وہشتاد وچہار مردم کام آئے اور اُسوقت امیر غانم بن عیاض و دیگر امراء جو آگئے تو اُنکے آگے رعایاے بلد حاضر ہوکر بالحاح وزاری امان مانگنے لگی آخر امیر غانم نے اُنپر نرمی و رحم دلی کی اور اُسی عالم مین بطلوس بھی درپیش امراء بتملق ولجاجت تمام پیش آیا تو راے امراء دربارۂ امان دہی کے راے امیر خالد پر غالب ہوئی یہانتک کہ اُسنے شرائط ذیل پر مصالحہ کیا اور وہ شروط یہ ہین کہ ایک لاکھ مثقال ذہب احمر یعنے زر سُرخ اور ایک لاکھ اوقیہ فضہ بیضا یعنے نقرۂ سفید اور دس ہزار وسق[1] گندم وجو پس یہ جملہ اشیا ر سال آیندہ سے جزیہ سالانہ مقرر کیا[2] ولیکن امیر خالد ان چیزون کی نسبت کسی بات مین راضی نہوئے اور چھوڑنا بطلوس کا منظور نہ تھا مگر یہ کہ امراء کی راے نے اُنکی راے پر غلبہ کیا کہ وہ سب امیر خالد کے پاس آئے اور کہنے لگے مَاذَاکَ اِلَّا اَشْفَقَ مِنَّا عَلَیْنَا یعنے ہم دیکھتے ہین کہ آپ ہمسے زیادہ تر ہمپر شفیق ہین اور ہمسے زیادہ آپ ہمپر خائف ہین مگر ہماری راے یہ ہے کہ ہملوگ اسی شہر مین خیام برپا رکھین اور یہین قیام کرین اور آپ یہ حال بخدمت خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لکھ بھیجیے اور اِس سگ کو اور اُسکی جماعت کو تا ورود جواب وصدور حکم مقید بحراست رکھیے چنانچہ خالد نے نامہ لکھا اور اُسمین سارا ماجرا مندرج کیا پھر جب یہ نامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچا تو اُنھون نے اُسکا جواب اس مضمون سے لکھا کہ تم اُس سے عہد واثق لیلو اور بقول وقسم اُس سے اپنا امر مستحکم کرلو اور جن اشیا پر وہ مصالحہ کرتا ہے اُسکو قبول کرو اور اُسکو چھوڑدو اور جو جو لوگ الغیاث الغیاث پکارتے ہون اُنکو بھی پناہ دو اور اگر تم ایسا نہ کروگے تو اہل صعید[3] تمسے نفرت وگریز کرینگے چنانچہ جب یہ جواب آیا تو خالد نے موافق حکم کے عمل تو کیا مگر دل اُنکا بطلوس کی طرف سے مطمئن وایمن نہ تھا آخر بعد لکھوا لینے اقرار نامہ وتوثیق مراتب شرائط کے اُسکو اور اُسکے بطریقون کو چھوڑدیا اور حکم کیا کہ مسلمانون مین سے سواے قابض مال یعنے سواے محصل وتحصیلدار مال جزیہ کے اور کوئی اُنمین بود وباش نہ کرے غرضکہ بعد انعقاد ان شروط کے اہل اسلام سب بیرون شہر نکل گئے اور اُسکے پاس یہ اشخاص باقی رہگئے مثل فضالۃ بن زید السلمی وعون بن ساعدی الکندی ومقسوم بن سعید الجہنی اور دو سو سوار صحابہ جرار سے اور بطلوس نے اپنا یہ معمول کیا کہ ہر روز سوار ہوکر لشکر اسلام مین ہر ایک امیر کے پاس آمد ورفت کرتا تھا اور اُنکو بطور ہدیہ کچھ پیشکش دیا کرتا تھا یہانتک کہ لشکر اسلام مین کوئی ایسا امیر باقی نہ رہا کہ جسکو اُسنے اپنے تحف وہدایا سے شاد وخوشدل نہ کیا ہو مگر خالد وفضل بن عباس ومقداد وعبد الرحمن بن ابی بکر وزبیر بن العوام یہ لوگ اُسکی طرف سے اطمینان نہ رکھتے تھے پھر اسی طرح یہ لوگ ہان دو مہینے مقیم رہے اور اُس عرصے مین بطلوس نے رسد وخزانہ وغیرہ مایحتاج اپنا جمع کرلیا بعد ازان اُسنے اپنے اکابر قوم سے جس جس پر زیادہ تر وثوق واعتماد رکھتا تھا بلواکر دربارۂ قتل مسلمین وبراے عہد شکنی باصحابہ سیامین کے مشورہ کیا جب رات ہوئی تو اُسنے ہنگام غفلت یعنے جب وہ امراء صحابہ

[1] وسق شصت صاع یک صاع بوزن بجا مدینہ یعنی نیم آثار اور بعضون سے لکھا ہے کہ ایک وسق بوزن دو سو پچیس آثار ہوتا ہے ۱۲ المحقق

[2] دینار ۱۲ / وزن چہل درم ۱۲ / درم ۱۲

[3] ملک مصر وارض نائی

جو حوالی شہر مین مقیم تھے سونے لگے تو ہزار بطریق سے جاکر اُنپر ہجوم کیا اور اُنکی مشکین باندھلین اور اُنکے مُنھ مین ڈھاٹا باندھ دیا اور رڈاٹ لگادی کہ غل نہ کرسکین اور اُنکو سوتے ہوے خبر نہوئی تھی مگر جبکہ اس حال سے اُنکے سینون پر تلوار دھری گئی پھر اُنکو بیچ شہر مین لیجاکر قتل کرنے لگے اُسوقت واقعہ عظیم برپا ہوا اور خالد مع اپنے اصحاب کے وہان سے بعد پہنچے اور زبیر جو سوتے تھے تو صدا اُسکی بیدار ہوے اور کہنے لگے وَهِيْنَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنے برب کعبہ کہ ہم مبتلاے مصیبت ہوئے پھر دفعۃً وہ سوار ہوے اور اُنکی زوجہ بھی مع دیگر نسوان سوار ہوئین اور ان عورتون نے قتال شدید کی اور وہ دشمن خدا بطلوس داہنے بائین مارتا ہوا حملہ کر رہا تھا اور لوگ بکثرت قتل ہو رہے تھے اور رات بہت تاریک تھی اور خالد کہتے تھے اے قوم کیا مین تمسے نہ کہتا تھا مگر تمنے خالد کی نہ سُنی یعنے بطلوس کے چھوڑنے مین تمنے میری بات نہ مانی اور اُسوقت زیاد بن ابی سفیان نے اور اُنکے بھائی ہبار و میسرۃ بن مسروق و فضالۃ بن عبد شمس و عتیب بن لقیوبہ عبادہ بن تمیم و جندبۃ الکلابی وغیرہ نے جو وہان ایک ٹیکرے پر جاکر پناہ لی تھی جب دیکھا کہ طائفہ روم نے مسلمانون کو ہر جگہ گھیر لیا اور بقتال شدید قتل کر رہے ہین تو زیاد اُس ٹیلے سے نیچے اُترے اور اُنکے پیچھے اُن کے اصحاب تھے ناگاہ ان سبھون کو بھی رومیون نے گھیر لیا اور اُنکے گرد اس طرح احاطہ کر لیا جیسے کسی جگہ کو دیوار سے گھیرتے ہین اور زیاد وغیرہ اصحاب کو شہید کیا رحمہم اللہ اور اُسوقت نسیبۃ الانصاریہ و ام ابان و اسماء بنت ابی بکر و نعمانہ بنت المنذر اور مثل انکے دیگر نسوان شجاعت توامان نے مردانہ وار قتال شدید برپا کی اور اس ہنگامہ مین ایک جماعت مسلمانون کی قتل ہوئی اور اُس آن امیر خالد اُن اشقیا پر ایسا حملہ کر رہے تھے کہ صف میمنہ کو میسرہ پر اور میسرہ کو میمنہ پر اُکسٹ رہے تھے یہانتک کہ وہ اور دیگر امراء لشکر اسلام دشمنون پر غالب آئے اور اُنکو باب قلعہ تک بھگا لیگئے اور اُنمین سے ایک مقتلہ عظیمہ قتل ہوئے اور وہ دشمن خدا بطلوس مع اپنے اصحاب کے بھاگ کر قلعہ مین گھس گیا اور دروازے بند کر لیے اور جب صبح ہوئی اُسنے لوگون کو براے احضار اُن ماسورین کے حکم کیا جو اندرون سور حصار محصور تھے یعنے فضالہ بن زید وغیرہ دو سو سوار جو درمیان شہر مقیم تھے اُنکو طلب کر کے برج پر چڑھوا دیا اور سطح برج پر اُنکی گردنین مارین کہ وہ سب شہید ہوئے رحمہم اللہ یہ حال دیکھکر مسلمانون پر نہایت شاق ہوا اور جو کچھ اُس دشمن خدا نے صحابہ کے ساتھ کیا سخت دشوار گذرا بعد ازان خالد و بقیہ امراء و اصحاب جاے معرکہ پر آئے اور شہیدون کی لاشین وہان پڑی ہوئی دیکھین اور زیاد بن ابی سفیان رحمہ اللہ کو جو پایا تو اُنکے بدن مین بیس زخم سنان اور چالیس ضربت شمشیر کی دیکھکر خالد اور امراء و اصحاب زار زار روئے اور اسی طرح اُنکے بھائی ہبار کی نعش دیکھی تو اُنکے سر مین بیس ضربت شمشیر کی نظر آئی اور ایک ضربت جو کہ ان پر پڑی تھی توران کٹگئی تھی اور اُسوقت خالد از براے زیاد خصوصاً و براے سائر شہداء عموماً ان ابیات سے مرثیہ خوانی کرتے تھے شعر

مَهَامِي دُمُوعِي كَالسَّحَابِ تَهمَعُ
وَكَادَ فُؤَادِي بِالجَوىٰ يَتَقَطَّعُ

وَقَلْبِي مِنْ فَقْدِ الْاَحِبَّةِ يَفْزَعُ
لِفَقْدِ زِيَادٍ اَحْرَقَ الْبَيْنُ مُهْجَتِي

وَاَظْلَمَتِ الدُّنْيَا عَلَى لفَرْطِ عَبْرَتِي
وَغَابَ هَوَائِي حِيْنَ عَايَنْتُ مَصْرَعِي

لَقَدْ کَانَ فِیْ بَحْرِ الْمَهَامِعِ صَائِلًا
بِکُلِّ مَکَانٍ بِلَا عَادِیْ مَقْحِمٌ
اَیَا سَیِّدًا مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ لَمْ یَزَلْ
وَرَاْسُكَ مِنْ فَوْقِ الْجَنَادِلِ تَشْفَعُ
اَلَا لَعَنَ الرَّحْمٰنُ بَطْلُوْسَ وَقَوْمَهٗ
نُجُوْمٌ وَاَقْمَارٌ عَلَی النَّاسِ تَطْلَعُ

یُزَلْزِلُ اَرْکَانَ الْعِدَا وَیُخَضْعِضُ
لَحَی اللّٰهُ یَوْمًا فَنَظَرَتْهُ مُقْلَتِیْ
لَهٗ رُتْبَةٌ بِالْمَجْدِ وَالْجُوْدِ تَرْفَعُ
بِجَانِبِكَ الْهَبَّارُ اَضْحٰی مُسِیْرًا
اَلْعَنُهٗ مَعَ کُلِّ قَوْمٍ تَجَمَّعُ

وَقَدْ کَانَ مِقْدَامَ الْفَوَارِسِ کُلِّهَا
وَاَجْفَانُهَا مِنْ اَعْیُنِ الدَّمْعِ تَدْمَعُ
یَعِزُّ عَلَیْنَا اَنْ نَرَاكَ مُعَفَّرًا
طَرِیْحًا عَلَی رَاْسِ الثَّرٰی وَهُوَ مَطْیَعُ
لَقَدْ غَدَرَ السَّادَاتُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ

یعنے میرے ہموم و غموم نے اشک میرے مانند ابر کے برسائے اور روان کیے اور قلب میرا مرگ احبا سے فزع و زاری کرتا ہی میرے اشک کے توران و ہیجان نے مجھپر عالم سیاہ کردیا اور قریب تھا کہ دل میرا اندوہ غم سے پارہ پارہ ہوجائے باعث مرگ زیاد کے اندوہ جدائی نے میرا کلیجہ جلادیا اور میری عقل صواب اندیش جاتی رہی جب مین نے مصرع و مقتل شہدار کا مشاہدہ و معاینہ کیا ہر آئینہ وہ زیاد ؛ دریاے موجزن مین غوطہ زن تھا یعنے معرکۂ عظیم مین حملہ آور تھا اور ارکان بنیان اعدا کو زلزلہ مین لاتا تھا یعنے دشمنونکی جمعیت کو پریشان کردیتا تھا اور وہ سارے شہسوارونکا ہراول و مقدم الجیش تھا اور ہر جگہ مین دشمنون کا خانہ برانداز تھا ہلاک کرے حق تعالی اُس دن کے تئین کہ جسدن کو مقلہ یعنے میری آنکھون کا پھر دیکھا اور پلکہاے چشم چشمۂ سرشک سے اشک فشان ہوان ای وہ سردار آل ہاشم کے کہ ہمیشہ رتبہ اُسکا مجد و جود سے برتری پر ہی شاق و دشوار ہی دیکھنا ہمارا تیرے تئین خاک و خون مین آلودہ پڑا ہوا اُس حالت مین کہ سر تیرا بالاے سنگستان خستہ ہی اور تیرے پہلو مین تیرا بھائی ہبار درخشان و تابان ہی بالاے زمین پڑا ہوا ہی اور وہ آغشتہ بخون و نقش زمین ہی خدا لعنت کرے بطلوس پر اور اُسکی قوم پر اور مین لعنت کرتا ہون اُسپر و نگا ہر قوم کے ساتھہ جہان کہین وہ جمع ہونگے کہ ہر آئینہ اُس شقی نے عہد شکنی کی اکابر اولاد ہاشم سے جو ستارے اور آفتاب و مہتاب ہین کہ کافہ خلق پر طالع و لامع ہین راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے اُن قتیلون پر جو امراء لشکر و جوانمردان دلاور سے شہید ہوئے تھے ماتم اور شیون تمام بکا و گریہ کیا اور نعشہاے شہداء کو جمع کرکے اُنپر نماز جنازہ پڑھی اور بجانب تل مذکور کے قبرون مین اُنکو دفن کردیا اور وہ سب ہشتاد امراء اور سہ صد ہفتاد مرد صحابہ وغیرہ تھے اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا و بعد ازان مسلمانون نے وہان تین برس قیام کیا اور اُس نواح و سواحل پر تاخت و تاراج کرتے رہے اور اسی عرصے مین قعقاع بن عمرو و ہاشم و ابو ایوب و عقبۃ بن نافع الفہری با دو ہزار سوار بطرف حدود برقہ کے گئے اور بعد تاراج کے واپس آئے یہ ایک منجملہ آثار فتح مغرب کے تھا و بعد ازان جبکہ زمانہ حصار و محاصرہ کا اہل بہنسا پر طول کھنچ ہوا تب سارے اہل اسلام امیر خالد کے پاس مجتمع ہوئے اور اُنسے مشورہ کیا کہ اب اس باب مین کیا کیا چاہیے اور آپکی کیا راے ہی یہ سنتے ہی دفعۃً عبد الرزاق الانصاری و عبد اللہ بن مازن الداری و کعب بن مالک السلمی و ابو مسعود البدری و ابو سعید البیاضی اُٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ای قوم ہمنے راہ خدا مین اپنی جانون کو ہبہ و فدا کیا اور کیا عجب ہی کہ اسلام کے لیے کشایش کار ہو بس

ہماری راے یہ ہی کہ ہم منجنیق بنادین (مترجم کہتا ہی کہ منجنیق جو فلاخن کو چک ہوتا ہی اُس سے سنگ اندازی ہوتی ہی اور جو کلان ہوتا ہی وہ آلہ جر ثقیل ہوتا ہی کہ اُس سے کوئی بھاری چیز بالاے حصار پہونچا سکتے ہین) اور تھیلے بنوائے جاوین اور اُنمین پنبہ بھرا جاوے اور ہر ایک اپنی اپنی تلوار سپر لیکر ایک ایک روئی کے تھیلے مین گھس رہے اور جب رات کو دربان و نگہبان سو جاوین اُسوقت یہ تھیلے بوسیلہ منجنیق کے ایک ایک کرکے بالاے حصار ڈالدیے جاوین پھر براے فتح باب معونہ منجانب اللہ اُمیدوار ہو اور اسیطرح سے تم قصر شمع کے تئین بلک معر مین اور دیر نخاس کو فتح کر چکے ہو اور یونہی تمنے ہمراہی مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا چنانچہ یہ تدبیر سُنکے سارے مسلمین نے پسند کیا پھر جب صبح ہوئی تو لکڑیان کاٹین اور منجنیق بنائی اور اُسکے رسن دراز تیار کیا اور تھیلے مہیا کرکے پنبہ سے پر کیا اور ہر ایک تھیلے مین ایک ایک مرد لاور مع تلوار و سپر گھس رہا اور رات ہونے تک متوقف رہے و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد از کشش منجنیق کے ایک ایک گوشہ مین پنہان ہو رہے اور جب اُن تھیلیون کو ایک ایک کرکے پھینکنا شروع کیا تو وہ سب بالاے سور و فصیل و سطح برج پر جا گرے اور اُن تھیلون مین ابو مسعود البدری سے تھے اور عبد الرزاق اور اُنکے اصحاب تھے پھر جب یہ لوگ دیوار قلعہ پر پہونچگئے تو برج کے نیچے اُترنے لگے ناگاہ اُسکا دروازہ بند تھا اور مردم نگہبان سب سوتے تھے تب یہ لوگ دہلیز مین درمیان دو دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی مضبوط بند تھے اور وہ لوگ جو پڑے سوتے تھے اُن سبکو یکسر قتل کیا اور اُنکا جو سردار تھا اُسکے زیر بالین سے کنجیان دستیاب ہوائین اُنکو لیکر فوراً دروازے کھولنے لگے اتفاقاً دوسرا دروازہ جسکی راہ منتہی طرف قصر کے تھی وہ پتھرون سے مسدود یعنے تیغہ کیا ہوا تھا تب مسلمانون نے چارہ گری پتھر اُکھیڑنے کی کرکے ایک ایک پتھر اُکھاڑ پھینکا اور وہ دروازہ بھی کھولدیا اور یہ سب کام معونت خداوند عزوجل سے بکمتر از ایک ساعت سرانجام ہوگئے و بعد ازان برج پر چڑھے اُسکو بھی کھول دیا اور ایک جماعت کو قتل کیا اور ایک جماعت جو بیدار و ہوشیار ہوگئی تو اُنکو روکے رہے اور خائف ہوئے کہ مبادا دروازہ ہمسے چھین لیوین اور درمیان ہمارے اور دروازہ کے حائل ہو جاوین اور وہ دروازہ شہر پناہ کا یعنے بیرونی دروازہ تھا اُسوقت رومیون نے غل و شور مچایا یہ صدا اُسنکر بطلوس بھی بیدار و ہوشیار ہوکر اور ہتھیار لگا کر فوراً اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اُدھر صحابہ بھی فی الفور گھوڑون پر سوار ہوکر داخل باب ہوئے اور بطلوس مع بطریقون کے اپنے قصر سے نکلا اور رومیون نے باب کی طرف نرغہ کیا اُس روز جو اول مسلمانون مین شہید ہوئے وہ عبد الرزاق و عثمان بن مازن و کعب بن مائل السلمی تھے کہ یہ لوگ اندرون باب شہید ہوئے راوی رحمۃ اللہ نے کہا مجھسے نقل روایت کی ہی قیس بن مازن الحمیری نے بواسطہ عبادہ بن سالم السکاسکی کے ابو مسعود البدری سے کہ وہ اول اُن لوگون مین ہین جنھون نے دروازہ کھولا تھا اور یہ احوال اس صفت سے نہین ہی اور راوی رحمۃ اللہ نے کہا مجھے خبر دی سالم بن حامد نے بواسطہ

ابی عبداللہ وابی معمر الانصاری کے عبداللہ بدری سے اُنھون نے کہا کہ ابو محمد الحسنی اُسن واقع فتوح کو جامع الفری العمری مین شیخ ابی عبداللہ کے روبرو عرض کرتے تھے جب پہونچے اُس مقام تک کہ ذکر فتوح اور فتح باب کا کیا اور یہ بیان کیا کہ لوگ تھیلون مین داخل کیے گئے تو شیخ نے کہا اے فرزند یہ امر یون نہین ہی بلکہ جو ابن مسعود سے مروی ہو وہی صحیح ہی اسلیے کہ وہ ایک اُن لوگون مین سے ہی جنھون نے دروازہ کھولا تھا اسطرح پر کہ جب ان لوگون نے لکڑیان کاٹ کر زینہ واسطے چڑھنے بالاے سور کے طیار کیا آخر وہ دیوار شہر پر چڑھ گئے اور رات ہونے تک متوقف رہے پھر جسوقت رات ہوئی تو اُس نردبان کو دیوار سے لگا دیا اور چالیس مرد چڑھ گئے اُنہین سے یہی ساتون شخص ہین جنکا ابھی مذکور ہوا اور انھین لوگون نے دروازہ کھول دیا تھا جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے تب اسوقت بیدار ہو کر بعد کھلنے دروازے کے مسلمانون کی طرف حملہ آور ہوئے اور مسلمانون مین پہلے جسنے اُنکی طرف سبقت کی وہ عبد الرزاق تھے آخر رومیون نے اُنکو قتل کیا پھر بعد اُنکے وہ لوگ قتل ہوئے جنکا ہم نے پہلے ذکر کیا ہی رحمہم اللہ اور لشکر اسلام نے جب طرف باب کے دھاوا کیا تو اول جو شخص کہ اندرون دروازہ داخل ہوا وہ ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ تھے اور وہ بنالہ وفغان یہ ابیات پڑھتے تھے

اَلْجِنُّ تَفْزَعُ يَوْمَ الْحَرْبِ مِنْ فَزَعِيْ
وَنَحْنُ حَرْبٌ تَوْأَمَنَّهُ الْاَنْعَامُ وَالْخُنَعُ
يَاوَيْلُ كَلْبٍ لَعِيْنِ الْبَطْرِيْوْنَ وَقَعْتُ
وَاَفْلَقُ الرَّاْسَ مِنْهُ وَهُوْمٌ تَدَعُ

اِذَا اَتَيْتُ اِلَى الْهَيْجَا بِلَا جَزَعٍ
لَا اَرْتَضِيْنَ الْهُوِيْ فِيْ جِهَادِ هِمْ
عَلَيَّ عَلَيْهِ فَاَرْدِيْهِ اِلَى الْمَنْزِعِ

يَاوَيْلُ مَنْ قَنَعَ الْاِرْصَادَ نَحْدُ عِنَا
وَقَتْلُ اَرْبَابِهِ الْهَدِّ بِاللّٰهِ رَبِّيْ وَالدَّرْعِ
عَيْبٌ عَلَيَّ اِذَا مَا اَتَّقِيْهِ هُنَا

یعنے طائفہ جن فریاد وفغان کرتے تھے روز حرب بیم و ہراس سے جسوقت مین آیا طرف جنگ گاہ کے بغیر اسکے کہ جزع و ناشکیبائی کرتا ہون لیس ہلاکی ہے اُنکے لیے جنھون نے رصد بنایا ہمسے خدع کرنے کے لیے (رصد کارو ٹٹی صیاد و کمینگاہ) اور ہم لوگ اصل تجربہ کار مکر و خدع کے ہین ضرور ضرور ہم اُنکی رضی کرینگے اپنے پروردگار کو اُنسے جہاد کرنے مین اور قتل کرنے مین اُنکے دلیرون کو باوجودیکہ وہ باسپر و زرہ پوش مین ہلاکی ہو واسطے بطلوس سگ دشمن کے اگر پڑے نگاہ میری اُس پر تو بھگاے جاؤن مین اُسکو طرف ہلاکی کے مجھ پر عیب ہی یعنی میرے لیے عیب وعار ہی جب تک کہ مین اُسکو زمین پر نہ ڈالون یہان اور نہ پھاڑون سر اُس کا اس حالت مین کہ وہ ایستادہ تیر بہدف[۱۵] ہوا اور بعد اُن کے امیر خالد بن الولید آئے اور یہ اشعار عالم حسرت وافسوس مین زبان پر لائے

يَاوَيْلُ بَطْلُوْسَ كَلْبِ بَهْنَسَاءَ اِذَا
فَلَا سَلِمْتُ وَلَا بَلَغْتُ مِنْ اَمَلِ

اَلْيَوْمَ يَوْمُ الْوَغَا وَالطَّعْنِ بِالْاَسَلِ
لَاقَيْتُهُ بِطَلِيْقِ الْحَدِّ مُنْعَدِلِ

وَالضَّرْبِ بِالْقَضْبِ فِي الْهَامَاتِ وَالْقُلَلِ
اِذْ لَمْ اُذِقْهُ بِكَاسَاتِ الْمَنُوْنِ بِهٖ

یعنے آج کا روز زور وغا اور نیزہ بازی کا ہی اور روز تیغزنی کا یعنے دن تلوار مارنے کا ہی سینون ہن اور کاسہ سر مین ہلاکی ہی بطلوس سگ بہنسا کی جبکہ مین اُس سے مقابلہ و مقاتلہ کرونگا بشمشیر خمدار

[۱۵] اور دوسرے معنے اس شعر کے دو ہین یعنی مجبور عیب و عار ہو جسوقت مین یہان اُسکی ملاقات کرون یعنی اُسکے پاس [illegible]

ہرگاہ نہ چکھاؤنگا مین اُسکو جام ہاے مرگ اُس شمشیر سے یعنے اگر مین اُسکو آب دم شمشیر نہ پلاؤنگا تو مین زندہ نہ رہون یعنی میری زیست اُسدن کو نہو اور اپنی آرزو کو نہ پہونچون وبعدازان ذوالکلاع الحمیری آے اُنھون نے بھی اشعار فخریہ پڑھے

إِنِّي لَمِنْ حِمْيَرِ الْعَالُونَ فِي النَّسَبِ ۔ أَهْلُ الثَّنَا وَالْوَفَا وَالْجُودِ وَالْحَسَبِ ۔ أُسْدٌ غَضَا فَوسُوا الحجا الحجة
تردى الكماتِ غداً في الحرب بالقضبِ ۔ الحربُ عادتنا والطعنُ همتنا ۔ وَذُو الْكَلَاعِ أَنَا عَالٍ عَلَى الرُّتَبِ
تَبَّتْ يَدَا الرُّومِ مَا عَمِلُوا بِأَنَّ لَنَا ۔ صَوَارِمٌ مَا تَبْرِي الْأَعْضَاءَ وَالْعَصَبِ

یعنی ہر آئینہ مین قبیلہ حمیر سے ہون جو عالی نسب ہین اور اہل ثنا یعنے سزاوار ستائش ہین اور اہل وفا و سخا اور صاحب حسب ہین شیران غضنفر ہین ہم دارا غالب و برتر ہین ہم بھگا دینگے بڑے دلیرون کو کل کے روز جنگ مین اپنی تلوا سے جنگ ہماری سرشت ہی اور تیغ زنی اور نیزہ بازی ہماری ہمت ہی اور مین ذوالکلاع ہون عالی رتبہ ہون قطع ہون ہاتھ روم کے یعنے وہ ہلاک ہون اُنھون نے نہ جانا کہ ہمارے لیے یعنے ہماری وہ تیغ ہی جو کاٹتی ہی اعضا اور اعصاب کو وبعدازان زبیر بن عوام پہونچے تو وہ بھی یہ ابیات پر شکایات پڑھنے لگے

أَتَتْكَ حُمَاةُ دِينِ اللهِ حَقًّا ۔ يَا بَطْلُوسُ يَا كَلْبًا لَعِينًا ۔ وَيَا نَسْلَ الطُّغَاةِ الْأَرْذَلِينَ
كِرَامًا فِي الْأَعَادِي قَاطِعِينَا ۔ وَأَوْلَادَ الْجِيَادِ الْخَيِّرِينَا ۔ خِيَارُ النَّاسِ نَسْلُ بَنِي نِزَارٍ
وَلَا مِنْهُمْ جَبَانٌ قَطُّ لَا بُهُوتٌ ۔ إِذَا حَتَبْكَ الْعَجَاجُ بِهِمْ تَرَاهُمْ ۔ يَجُولُكَ كَالسِّبَاعِ الضَّارِيِينَ
أَنَارَ الْحَرْبِ صِنْدِيدًا أَمِينًا ۔ وَلَا نَذَلٌ فَتَلْقَاهُ حَزِينًا ۔ وَلَيْسَ تَرَى سِوَى مِقْدَامِ قَوْمٍ

یعنی ای بطلوس ای سگ لعین او ای نسل طاغیان ارذال وذلیل بنیان تیرے پاس آیا ہی وہ شخص جو حمایت کنندہ دین حق کا ہی یعنے مراد نفس خود اور وہ اولاد خود نیک نہاد و اولاد نیکو نژاد نژادان برگزیدگان ہی جو بہترین مردم نسل بنی نزار ہین از روے کرامت و شرافت کے درمیان دشمنان جنگ اندازکے جسوقت گرد اُڑیگی اُنکے چلنے کے ساتھ تو اُنکو تو دیکھیگا کہ وہ سب گرد تیرے مانند درندگان دوڑنے والون کے ہونگے اور اُنمین کوئی بودا اور نامرد ہرگز نہین ہی اور نہ بدحواس اور نہ اُنمین کوئی ذلیل و خوار ہی کہ تو اُنکو حزین و عاجز کرکے زمین پر ڈالیگا اور نہین ممکن ہی کہ تو اُنکو سواے پیشواے قوم کے دیکھے یعنے تو سواے اسکے نہ دیکھیگا کہ وہ مقدم قوم ہین مستعد جنگ ہین اور صنادید و سادات امین ہین بعد اُنکے عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوکر یہ شعار رجز پڑھنے لگے

أَتَيْنَا الْبَهْنَسَاءَ بِكُلِّ قَوْمٍ ۔ شَدِيدِ الْعَزْمِ فِي يَوْمِ النِّزَالِ ۔ وَجَيْشٌ فَاقَ فِي الْآفَاقِ عُلْيَا
عَلَى الْأَعْدَا بِطُولِ اللهِ حَالًا

یعنے ہم بہنسا مین آئے بہ جمعیت تمام اکابر کے کہ وہ سب شدید العزم و سخت زم ہین روز معرکہ کے اور یہ وہ لشکر ہی کہ فائق ہی آفاق مین از روے غلبہ کے دشمنو نپر تا طول ہر اور جولانی کرنیوالے ہین وبعدازان عبداللہ ابن جعفر بھی داخل ہوے اور یہ اشعار رجز پڑھنے لگے اَلْيَوْمَ طَابَ الطَّعْنُ فِي اللِّئَامِ ۔ والضرب فی الاعناق بالحسام ۔ و نصر الاسلام باهتمام ۔ ولا ازال عن سادة احامی ۔ انا شجاع الفارس الهمام ۔ و مودی الاعداء فی الحمام

یعنی آج کے روز بعینون مین ہمارے نیزے دراز ہین اور دشمنون کی گردنون پر ہماری تلوارون کی مار ہے مین نصرت
کرتا ہون اسلام کی باہتمام وہمت تمام اور ہمیشہ اکابر قوم کی حمایت کرتا رہونگا مین شجاع وشہسوار وبلند ہمت ہون اور
ہکانیوالا دشمنونکا ہون طرف مرگ کے اور بعد انکے فضل بن عباس پہونچے اور یہ اشعار فخریہ پڑھنے لگے اَلَا اِنَّنَا السَّادَاتُ
مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ ✦ لُیُوْثٌ کِرَامٌ مَاضِیِیْنَ الْعَزَائِمِ ✦ لَنَا شَهِدَ الْاَبْطَالُ فِیْ کُلِّ مَعْرَکٍ ✦ وَنُذْکَرُ عِنْدَ کُلِّ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ اِذَا
اشْتَدَّتِ الْاَهْوَالُ وَاشْتَبَکَ الْقِتَالُ ✦ فَیَلْقیٰ لَنَا فِیْ ذٰلِکَ فِعْلُ الْقَرَاعِمِ یعنی خبردار ہو کہ البتہ ہم اکابر بنی ہاشم سے ہین جو شیران
بزرگ محکم عزم تھے مردان دلاور ہر ایک معرکہ مین ہماری گواہی دیتے ہین اور ہم ہر ایک موسم یعنی مجمع حج مین ذکر کیے جاتے ہین
جب شدت اہوال یعنی سختی جنگ کی اور گرمی ہنگامۂ قتال کی ہوتی ہے اور ہوگی تو یاد ہوگا تو اُس معرکہ مین ہمارا کام شیرون کا
وبعد ازان فضل بن ابی لہب آئے اور یہ ابیات مباہات اُنکی زبان پر جاری تھے یَنُوْلُکَ یَا بَطْلُوْسُ عَزْمِیْ قَدْ طَلَبَ بِجِدِّ
حِسَامٍ کَالشِّهَابِ ذَا انْتَدَبَ ✦ یُطِیْرُ شَرَارَ النَّارِ مِنْ لَمَعَانِهٖ ✦ بِیَدِ شُجَاعِ الْخَیْلِ بْنِ اَبِیْ لَهَبٍ یعنی اے بطلوس میرا عزم بالجزم تیری
طرف متوجہ ہے بشمشیر مثل شہاب کے جب وہ تیری طرف سے دوڑتا ہوا اُٹھتے ہین شرارے آتش کے تابش اُس حسام سے
ہاتھ مین شجاع لشکر کے کہ وہ ابن ابی لہب ہے یعنی مین کہ پسر ابی لہب ہون اُنکے بعد داخل ہوئے غانم بن عیاض اور
وہ ان اشعار سے رجز خوان تھے لَاُقْسِمُ بِخَالِقِ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ✦ وَمَا فِیْهِمَا مَعْنَاهَا الْبَدِیْعِ ✦ وَمَا یَصْنَعُ لَا اَنْثَنِیْ یَوْمَ الْهِیَاجِ
عَنِ الْعِدَا ✦ بِهِنْدِیٍّ مُصْمِصِمٍ اِلَّا اَنْ قَطَعَ ✦ فَالْوَیْلُ لِلْبَطْلُوْسِ مِنْ سَطْوَتِنَا ✦ لَاُفَرِّقَنَّ بِحَدِّ سَیْفِیْ مَا اَقْلَعَ ✦
یعنی مین قسم کھاتا ہون خالق زمین وآسمان کی اور اُن چیزون کی جو اُن دونون کے درمیان ہین کہ معنے اُسکے بدائع وصنائع
الٰہی ہین کہ روز جنگ دشمنون سے مین نہ ہٹونگا مگر یہ کہ میری شمشیر ہندی فولاد سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہونگے اور بلا کی ہے بطلوس
کے لیے ہماری سطوت سے البتہ مین اُسکو پراگندہ کرونگا اپنی شمشیر تیز سے یہانتک کہ از ہم جدا پریشان ہوجاوینگے اور بعد اُسکے
مقداد بن اسود الکندی آئے اور اشعار رجز پڑھتے اَنَا الْکِنْدِیُّ وَلَیْثُ الشُّجَاعِ ✦ وَاِنَّمَا فِی الْعِدَا اَقْتَطَّالُ بَاعِیْ ✦
وَتَشْهَدُ لِیْ الرِّجَالُ بِکُلِّ حَرْبٍ ✦ وَلِلْهَیْجَاءِ اَنْطَبَعَ الطِّبَاعُ ✦ فَوَاثَارَاتُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِیْ ✦ عَلَیْهِ بَاکِیًا
جِیْرَانُ نَاعِیْ یعنی مین قبیلۂ کندہ سے ہون اور شیر شجاع ہون ولیکن دشمنون مین میرے دونون بازو کشادہ دراز
ہین وحال آنکہ سائر مردم سارے جنگ مین میری گواہی دیتے ہین کہ واسطے جنگ کے سرشت میری طبیعت کی ہوئی ہے
فریاد ہے اے طالبان عوض خون عبد اللہ میرے فرزند کے جسپر مردم جیران گریہ وزاری کرتے ہین وبعد ازان ابان
بن عثمان آئے اور یہ اشعار رجز پڑھتے تھے وَنَحْنُ اللُّیُوْثُ ذَوُو الْمَعْرُوْفِ وَالْکَرَمِ ✦ وَفِی الْمَعَامِعِ یَوْمَ الْحَرْبِ
ذُوْ هِمَمٍ ✦ مُجَنْدِلُوْنَ الْعِدَا فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ ✦ وَقَاهِرُوْنَ لَهُمْ فِیْ کُلِّ مُصْطَدَمٍ ✦ لَا یُعْجِبَنَّکَ یَا بَطْلُوْسُ جَیْشُکَ فِیْ
هٰذَا الْمَقَامِ فَمَعْنَا الْکُلُّ کَالرَّخَمِ یعنی ہم لوگ شیر ہین صاحبان نیکوکار اہل کرم ہین اور سختیون مین روز جنگ صابر ہین
دشمنون کے ڈالنے والے ہین بیچ ہر گرفتگاہ کے یعنی ہر معرکہ مین اور قہر کرنے والے ہین اور نیز بیچ ہر جنگ گاہ کے

ای بطلوس تجکو عجب وکبر مین ڈالا ہے لشکر تیرا ہیچ اس مقام کے کیونکہ ہمارے ساتھ تمام انبوہ کثیر ہے ذوا ضح ہو کہ تیسرے بیت کے مصرعۂ ثانی کا آخر رکن زحم جو بمعنی انبوہ مردم ہی تو بجاے اُسکے رخم یعنے کرگس مردار خوار بھی درست ہی در ین صورت معنی مصرعا سطرح ہی پس ہمارے نزدیک وہ ساری جماعت تیری مانند کرگس مردار خوار کے ہی یعنی ذلیل و خوار ہین) وبعدازان مسلم بن عقیل یہ اشعار رجز یہ پڑھتے ہوئے داخل ہوئے شعر

واقلقنی التسهّد والعویل	لوا ثارات جعفر مع علی	ضنانی الحرب والسهر الطویل
ساقتل بالمهند کل کلب	عسی فی الحرب ان تشفی علیل	کثارات المعبد بنی عقیل

یعنی رنجور کیا ہی مجھکو جنگ نے اور بیخوابی طویل نے اور مجھے قلق مین ڈالا ہی شب بیداری نے اور صداے گریہ مردم نے اپنی قتلکے سبب فریاد ہے ای طالبان قصاص جعفر وعلی کے اور مثل اُن بزرگ طالبان خون اولاد عقیل کے بالضرور مین قتل کرونگا اپنی تیغ ہندی سے ہر سگ کافر کو اور عنقریب ہے کہ مین حرب مین اپنے جوش خاطر کو تشفی دونگا اور اپنے دلکی پیاس بجھاؤنگا اور بعد اُنکے داخل ہوے شرحبیل بن حسنہ وبعد اُنکے قعقاع بن عمرو التمیمی اور بعد اُنکے مالک اشتر اور بعد اُنکے عبادۃ بن الصامت اور بعد اُنکے ابوذر الغفاری اور بعد اُنکے ابوہریرۃ الدوسی اور اُنکے بیٹے عبدالرحمن بعدازان معاذ بن جبل وبعدازان شداد بن اوس وبعدازان قیس بن سعد وبعدازان عقبۃ بن عامر وبعدازان ابودجانۃ الانصاری بعدازان جابر بن عبداللہ بعدازان براء بن عازب بعدازان النعمان بن البشیر وبعدازان سعید بن زید جو ایک عشرۂ کرام سے تھے یعنے منجملہ عشرۂ مبشرہ کے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین اور ان بزرگوار ان کے پیچھے لگے ہوئے انصار بھی آئے بعدازان رومی نکلے اور قتال شدید برپا کی اُسوقت ایک گروہ اہل لشکر اسلام سے مثل زبیر بن العوام اور پسر عبداللہ اور عبدالرحمن بن ابی بکر وغیرہ کے بجانب باب الجرتاخت آور ہوئے اور بہت سخت لڑائی لڑے اُسی ہنگامے مین عبدالرحمن اور زبیر اُسی باب کیطرف آگے بڑھ گئے اور رومی بالاے سور وفصیل حاضر تھے اور زبیر نے اپنے گھوڑے سے اتر کر دو رکعت نماز پڑھی اور اوپر سے پتھروں کی اونپر بوچھار تھی مگر وہ جگہ سے نہ ہٹتے تھے یہانتک کہ رات ہوگئی وبعدازان زبیر بن فضل وعبدالرحمن کے زیر باب جا پہونچے اور رسیان کنگرون مین ڈال کر برج پر چڑھ گئے اور دربانون کو قتل کیا کنگرے گرا کر دروازہ کھول دیا اور اسی وقت شرحبیل بن حسنہ وفضل بن عباس و ابوذر الغفاری وابوایوب الانصاری باب قندس کیطرف حملہ آور ہوئے اور مسیب بن نجیبۃ الفزاری وقعقاع بن عمرو وامیر غانم بن عیاض باب جبل کیطرف تاخت آور ہوئے اُن سب نے دروازے کھولدیے اور جنگ عظیم برپا کی اور رومیون نے بھی خوب جانبازی کی دو ساعت کی لڑائی لڑتے یہانتک کہ آفتاب نکلا اور دن چڑھا اور بطلوس بھی سخت لڑائی لڑا اور بہت سے مردان کار کو قتل کیا اور بسیار دلاوران کارزار کو زمین پر ڈالا اور اُسوقت ہر ایک کوچہ وبازار اور شارع عام مین اور درمیان ہر ایک در وبام کے لڑائی پڑی تھی اُسوقت خالد بن الولید نے بڑھکر ایک نعرہ مارا اور کہا وا ثارات سلیمان یعنی فریاد ہے ای طالبان خون سلیمان کے یہ کہکر ایک ایسی برچھی کاری بطلوس کے سینے مین ماری کہ انی اُسکی پشت سے پار ہوکر چمکنے لگی اور وہ زمین پر گرا اپنے خون مین

لوٹنے لگا اور تڑپ تڑپ کر واصل جہنم ہوا یہ احوال دیکھکر رومی پسپا ہوئے اور جدھر موقع ملا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے انکا پیچھا کیا چنانچہ بہتون کو قتل کیا اور کتنون کو اسیر کر لیا اور تمام مال و اسباب انکا لوٹ لیا اُس روز رومیون سے تین ہزار آدمی اندرون شہر مارے گئے اور رئیس بطریق نامی قید ہوئے اور اُس روز خالد ابن الولید یہ ابیات مشتمل بر واقعات انشاد کرتے تھے

وبالبهنسا الغرا بدت جيوشنا
وكل همام من ثمانين يرجح
ولما رأى في ارض الصليب كمثلها
لان بها البطلوس مبجح
وكنا غلبناهم ثمانين مرة
وترتد للكفر الدميم وتخنح
ثلاثين الفا قد افنها سيوفنا
وقد شبعت اسد الفلا وترنح
فمنهم من قضى ثم منهم من طغى
وقد كان مقدام الجيوش مرجح
وعاجلته في الراس مني بضربة
ثم به كل الحوادث تفلح
وقد كان في بحر الهياج مقلقلا
كفوق على جيش عظيم ويرجح
اقمنا بارض البهنسا بعد فتحها
بعشر شهور بعد هايس تلمح
وبلغ فتحنا الهند والسند كله
يقيمون دين الحق والحق يوضح
فما مثله في مجمع الحرب سيد
نبي له كل البرية تجنح
واصحابه والال والعترة التي
ثلاث سنين بابهايس يفتح
فما فتحت الا وقد صار جيشنا
ولا جيشها لما على السور يسرح
وكان له جيش وعدة جيشه
يحادعنا البطلوس عنهم فتصفح
وقد تعب الهندي يوم فتوحها
واكبادنا من حرها النار تقدح
وولت ثلاثون الفا سواره
ومنهم اقوام للموالين رزح
فبادرته في الحال حتى تركته
فاضحى بها شطرين ملقى ومطرح
ولما قتل بطلوسهم سار جمعهم
تولى سواياتو منا منه مرح
وقد فرحت اكبادنا وترنمت
ثلاثين يوما للمساجد يصلح
وعندي الثلاثون شاعر ذكرهم
واسيافنا في الغمد تسبح
وهذا كلام ابن الوليد جراى
ولا مثله في جوهر النظم افصح
عليه سلام الله ما لاح بارق
اقاموا الدين الله واعشرك رجح
ثمان الاف كان عد جيوشنا
ثلاثة الاف جدد استحسح
ولا مر بي يوم لمثل حروبها
ثمانون الفا بالحديد يوشح
ثلاث مرار نحن نفتح بابها
وكلت ايادينا ونحن في الرهم ننبح
الى ان ملانا البر والبحر منهم
وعشرون الفا منهم قد تجرح
وبطلوسهم ذاك النهار قتلته
صريعا عليه الغانيات تنوح
وعاد بسيف ابن الوليد مجندلا
كما شبه اغنام وغاب المسرح
فلله ما اعداه قد كان فارسا
لعمرك ولا كباد بالنصر تفرح
من البهنسا الاسوان جمعا فتحها
وكل فتى يا صاح بالالف يرجح
وفي كل ارض عسكر قد كبسته
تكن سامعا معنى الذي لك شرح
ومن بعد ذا صلوا على اشرف الورى
وما غرد القمري اذا الصبح لوح

بہنسا ے عزا و روشن ہین ہمارے

لشکر ہلاک ہوئے یا یہ کہ بہنسا مین ہمارے لیے عزا و مصیبت ہوئی کہ ہمارے بہت سے لشکر تباہ ہوئے تین سال تک کم

دروازہ اُسکا نہین کھلا یعنے تین سال تک فتح نہین ہوئی آٹھ ہزار ہمارے لشکر کا شمار تھا اور اُنمین سے ہر ایک جوانمرد ہشتاد مرد پر ترجیح و غلبہ رکھتا تھا چنانچہ فتح نہوئی مگر یہ کہ فوج ہماری ہمگین تین ہزار شمار مین باقی رہگئی کہ وہ بالاے زمین روان یعنی زندہ ہین ہمنے سرزمین صلیب یعنے ملک مصر ممالک نصاری مین مثل بلد و قلعۂ بہنسا کے اور کوئی ایسی جگہ نہین دیکھی اور نہ یہان کا سا لشکر دیکھا جبکہ وہ دیوار ہاے شہر پناہ یعنے فصیلون پر چھوٹے ہوئے دوا دوش کرتے تھے اور ہمپر کوئی روز مثل جنگ بہنسا کے نہین گذرا کیونکہ یہان بطلوس سا شیر وسط لشکرون مین گھس جانیوالا تھا اور اُسکے پاس لشکر اسقدر تھا کہ شمار اُسکے لشکر کا ہشتاد ہزار تھا کہ وہ سب آراستہ بسلاح تھے اور ہمنے اُنپر ہشتاد بار غلبہ و حملہ کیا اور ہر بار وہ اُنکی طرف سے ہمسے خدع کرتا تھا اور دھوکھا دیتا تھا یعنے ہمکو غافل کرکے ہمپر لشکر کشی کرتا تھا فیصفح پس و کنارہ کرجاتا تھا اور نکل جاتا تھا یا فیصفح یعنے ہم اُسکو دفع کردیتے تھے اور تین مرتبہ ہمنے باب بہنسا کو فتح کرلیا اور ہر مرتبہ اہل بہنسا کفر مذموم کی طرف پھر جاتے تھے اور پہلوتہی کر جاتے تھے ہماری تیغ ہندی آہن نے ایسی بازی گری کی روز فتح بہنسا کے کہ ہمارے ہاتھ تھک گئے کیونکہ ہم روم کو ذبح و قتل کرتے تھے اُنکی تیس ہزار کو ہماری تلوارون نے فنا کیا اور کلیجے ہمارے حرارت شمشیر یا حرارت جنگ سے ایسے آگ ہوگئے تھے کہ اُس سے اور آگ سلگائی جاوے یہانتک کہ ہمنے اُنکے کشتون سے دشت پاٹ دیے اور دریا بھر دیئے تھے کہ درندگان صحرا اُنکے گوشت کھاتے کھاتے سیر آسودہ ہوکر مستی سے ڈکارتے تھے اور اُنکے تیس ہزار باقی ماندہ پسپا ہوکر متفرق و پراگندہ ہوگئے اور بیس ہزار اُنمین سے مجروح ہوگئے تھے پھر اُنمین سے بعض مرگئے اور بعضے طاغی و سرتاب ہوئے اور ہمین سے ایک قوم واسطے موالی و اصحاب کے موجب راحت و آسائش ہوئی یعنے اُنکی خدمتگزاری مین آئی اور اُنکے بطلوس بادشاہ کو ہمنے اُسی روز قتل کیا دہر آئینہ وہ اُس لشکر کا مقدم الجیش اور سب سے غالب تھا چنانچہ مین نے نیزہ اُسپر چلایا بلکہ سبتی تمام حملہ کیا یہانتک کہ اُسکو زمین پر ڈالا اور وہ پڑا ہوا تھا کہ اُسپر گانے والیان نوحہ کرتی تھین اور عجلت کی مین نے اپنی جانب سے اُسکا سر کاٹنے مین بیک ضربت کہ وہ اُس ضربت سے دو ٹکڑے ہوگیا زمین پر پڑا ہوا اور خون مین لوٹتا ہوا اور ہوگیا وہ ضربت شمشیر ابن الولید سے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر اُفتادہ مثل سنگریزہ کے کہ اُسپر تمام حوادث گذرگئے اور وہ مغز سر سے باہر نکلا ہوا پڑا تھا اور جبکہ بطلوس بادشاہ اُنکا مارا گیا تو وہ سب مانند اُس گلۂ غنم و گوسپند کے ہوگئے جسکا شبان جدا ہا غائب ہوجاتا ہی یعنی بطلوس کے مارے جانے سے جمعیت اُنکی پریشان و پراگندہ ہوگئی اور حال یہ تھا کہ بطلوس بحر مواج حرب مین مغلغل یعنے تشنۂ جنگ یا مغلغل یعنے شور انداز تھا چنانچہ سراپا جماعات ہماری قوم کی اُس سے مرح و تبختر کرتے ہوئے پھرے پس کیا ہی دشمن تھا خدا کا اور تھا وہ ایسا شہسوار کہ فائق تھا لشکر عظیم پر اور غالب تھا اور حال یہ ہی کہ اُسکے مارے جانے سے دل ہمارے فرحناک ترنم سرا ہوئے اور قسم ہی زندگانی کی کہ سب کے دل اِس فتح و ظفر سے فرحت اندوز ہین چنانچہ بہنسا مین بعد اُسکی فتح کے ہمنے ایک مہینا قیام کیا بنا بر بنا و تعمیر مساجد کے و بعد ازان طرف سرزمین صعید کے ہم بہت جلد روانہ ہوئے بجمعیت دو ہزار سواران صحابہ نیزہ دار کے بہنسا سے اسوان تک تمام ہمنے اسکو فتح کرلیا اس مہینے مین بعد ازان

وہ ناپدید ہوگیا یعنے مسمار ہوگیا اور ہمارے ساتھ تیس مرد ایسے ہین جنکا ذکر مشہور ہی اور ہر ایک جوانمرد ای صاحب ہزار مرد سے غالب ہی (یا صلح منادی مرخم ہی یعنی ای صاحب) اور ہماری خبر فتح تمام ہند و سند تک پہونچی ہی اور تلوارین ہماری بنام تسبیح خدا کی کرتی ہین اور ہر ایک سرزمین پر جہان کہین فتح ہوئی ہمنے ایک ایک لشکر چھوڑ دیا یعنے تعینات کردیا ہی تو وہ لوگ دین حق قائم کرین وحالانکہ حق خود واضح تر ہی اور یہ سب کلام ابن الولید کا ہی جو جاری ہوا تو سامع ہو اس معنی کا جو مین نے تجھسے شرح کی سوا اس معرکہ جنگ مین کوئی مثل اُسکا سردار نہین ہی (مراد بنفس خود) اور نہ مثل اُسکے جوہر نظم مین کوئی فصیح تر ہی وبعد ازان درود وسلام بھیجتا ہون بہترین خلق پر کہ وہ ایسے ہین کہ تمام خلق اُنکے لیے مائل ہین اُنکی طرف میل و اُمید رکھتے ہین اُنپر سلام خدا کا جبتک برق درخشان ہی یعنی ہمیشہ اور جبتک قمریان ہنگام ظہور صبح کے آواز کو گلو مین حرکت دیتی ہین حق سرہ بولتی ہین اور درود اُنکے اصحاب اور آل عام وعترہ خاص پر جنھون نے دین خدا کو قائم کیا اور اہل شرک کو دفع و دور کیا راوی نے کہا وبعد ازان اہل اسلام مکانون پر چڑھ گئے اور اندر گھسکر روم وغیرہ کو اُنکے گھرون سے نکال کر قتل کرنے لگے یہانتک کہ ذبح کرتے کرتے اُنکے بازو شل ہوگئے اور تمام کوچون اور نالیون مین خون بہتا تھا اور راستون پر اور بازارون مین تمام لاشین پڑی تھین اُسوقت قوم نصاری وقبط گھرون سے باہر نکلے اور رو رو کہتے تھے کہ ہم تو تمھارے ذمی ہین اور ہم مردم عوام اور تجارت پیشہ اور بازاری لوگ ہین اور ہم سب اپنے امور مین مغلوب و عاجز ہین ہمارے اکابر تمھاری تلوارون سے قتل ہوئے اب تم ہماری دلداری اور ہمپر رحم کرو خدا تمپر رحم کریگا چنانچہ خالد نے ارادہ کیا کہ اُنکے ساتھ ایسا ہی کرین جیسا اُنکے بڑون کے ساتھ کیا گیا یعنی انکے سردارون کی طرح اُنکو بھی قتل کرین مگر یہ کہ امیر غانم و دیگر امرا خالد کو اس امر سے مانع ہوے اور کہنے لگے یہ لوگ اب ہماری رعایا ہوگئے اور اُنمین کوئی توانا و زوردار باقی نہین رہا ہی آخر اُن سب کو چھوڑ دیا اس شرط پر کہ جو لوگ رومیون مین سے بھاگ کر غارون مین یا خمون اور خیمون مین چھپے ہون اُنھین ڈھونڈھکر بتا دیوین اور جو کوئی باب شرقی سے یا نہر مین تیر کر نکل گیا ہو اُن سب کو گرفتار کرادین چنانچہ اُس روز اسی طرح تلاش کر کے بہتون کو قتل کیا جب دوسرا دن ہوا تو نجارون کو بلوا کر عرابے یعنے چھکڑے بنوانے لگے تا کہ اُسپر لاشین مسلمانون کی اُٹھوائی جاوین اور حوالی شہر سے بیل وغیرہ دواب گاڑی کھینچنے والے منگوا کر زمینداروں کاشتکارون کو لاشین اُٹھوانے اور لدوانے پر مامور کیا تب قبرین کھدوا کر ایک ایک قبر مین چھ چھ آٹھ آٹھ دس دس لاشین رکھنے لگے اور اُنکو اُنھین کے خون مین و خون آلودہ لباس مین رکھتے تھے رحمہم اللہ اُنپر ریگ ڈالنے لگے یہانتک کہ وہ سب ایک تودہ سا ہوگیا پھر اُسپر گورستان پر قبرون کے آثار ظاہر کردیے اور پتھر کی تختیون پر اُنکے نام کندہ کر کے اُنکی قبرون مین ڈالدیے وبعد ازان متوجہ ہوے طرف مقتولین اہل بلد کے تا آنکہ اُنکے اہل و اقارب کو مامور کردیا کہ اُنھون نے اپنے قتیلے کو دفن کردیا اور اُس روز اس معرکہ مین جملہ اہل اسلام جو شہید ہوئے چار سو مرد تھے سواے اعیان و اکابر کے جو مشاہیر مین سے تھے مثل ضاغر بن فرقد وعبداللہ بن سعید وعبداللہ بن حرملہ وعبداللہ بن النعمان وعبدالرزاق الانصاری و

وعبدالرحیم اللخمی وابوحذیفۃ الیمانی وابوسلمۃ الثقفی وابوزیادالیربوعی وابوسلیمان الدارمی وابن ابی ذجانۃ الانصاری و
ابوالعلاء الحضرمی وابوکلثوم الخزاعی وابن مسعود الثقفی وہاشم بن نوفل القرشی وعمارۃ بن عبدالدار الزہری ومالک
بن الحارث وابوسراقۃ الجہنی اور باقی سب مردم مختلط تھے اور تمارون کے بازار مین بیس مرد جو شہید ہوئے وہ
وہین دفن کیے گئے اور صابون بازار مین جماعت کثیر کا مشہد و مدفن ہے اور قریب بازار عطارون کے ایک
جانب مین چالیس قبرین نبی ہین اور قریب بحر یوسفی متصل دیوار شہر پناہ کے ایک انبوہ کثیر دفن ہوئے رضی اللہ
عنہم اجمعین اور راوی نے کہا کہ جسوقت اہل اسلام اپنے شہیدون کے دفن سے فارغ ہوے تو قصرہاے
بطلوس پر چڑھ گئے ومکانات بطارقہ ومحلات ارباب دولت وخانہاے نواب سلطنت مین درآئے تو انمین ظروف
طلائی ونقرئی اسقدر پائے جو تعداد شمار سے باہر ہے اور متاع زیور وخلعت زرتار وردہاے شاہوار وجوہر آبدار وفانہاے
پشمینہ وبساطہاے حریر ومسندہاے دیبا ووسادہاے قاقم وسنجاب بحساب دستیاب ہوئی اور بہت سے آدمی
جو اشترون پر سوار قریب باب السر یعنے خفیہ دروازہ پر لڑتے تھے تو اُن خچرون پر خورجیون مین مال بھی لدا تھا
اور اہل اسلام نے اُن رومیون پر غالب آکر استران محمولہ مال چھین لیا تھا اتفاقاً ایک خورجی مین دو جانب دو
صندوقچے تھے اُن دونون مین سنگریزہاے معدن یعنے اقسام جواہر بھرے تھے چنانچہ مسلمانون مین سے ایک
شخص نے دونون صندوقچون جواہر کو بیت المال سے چھ ہزار دینار پر خرید لیا اور اُسکو اپنی خاطر خواہ لاکھ دینار پر
فروخت کیا اور بساط یعنے مسند بطلوس جو غنیمت مین لی تھی اور وہ مثل بساط کسریٰ کے تھی کہ تار پود اُسکا
حریر وزرتار سے تھا اور اُسکے دو دامن مین در والماس ٹکے تھے تو اُسکو شامل مال الخمس کر کے روانہ مدینہ کیا چنانچہ وہ
بساط حصہ علی بن ابی طالب علیہ السلام مین بمعاوضہ بست ہزار دینار کے آئی یعنے جس سے اُنکو اسقدر قیمت
ملی اور غازیان لشکر ومجاہدان مظفر غنائم کثیرہ اصناف ظروف طلائی ونقرئی ودیگر اشیاے بیش بہا سے متمتع ہوے
اور راوی نے بواسطہ عون بن عبیدہ کے عبدالحمید بن ابی امیہ سے روایت کی ہے انھون نے کہا کہ بعد فتح
بہنسا جب مسلمانون نے قصرہاے بارگاہ وکنیسہاے عبادتگاہ کو منہدم کر ڈالا اور کوٹھی کھول کر خزانہ بطلوس کا
اور جو کچھ اُن مین سونا چاندی وغیرہ اشیاے گران بہا موجود تھا سب نکال لیا اور اُس مین کوئی شے کسی کے لیے
نہ چھوڑی وبعد ازان خالد نے اموال غنیمت درمیان مسلمانون کے تقسیم کرنا شروع کیا چنانچہ سوارون کے
حصے مین دس دس ہزار مثقال سونا اور ہزار ہزار اوقیہ چاندی اور قسم لباس وپوشاک وغیرہ سے اس قدر دیا کہ
بیان سے فزون ہے اور جب امیر خالد رضی اللہ عنہ کنیسہ کلان مین داخل ہوے اور اُس مین تصویرین اور قندیلین
سونے چاندی کی اور پردے حریر زر بافتہ اور وسادے زرینہ اور ایسی بہت سی چیزین دیکھین تو سب
تعجب وحیرت مین آئے اور خالد نے یہ آیت پڑھی مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ لا یعنے حق تعالیٰ نے کسی کو اپنا

ولدیت مین نہین لیا کوئی اُسکا پسر نہین ہی کسی کو بیٹا نہین کیا پھر خالد نے یہ کلمہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
سب مسلمانون نے صداے تہلیل و تکبیر بلند کی اور بشیر و نذیر پر اعلان درود و سلام کا کیا اور امیر غانم نے اُسوقت یہ آیت تلاوت کی
کَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ وَّزُرُوعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ وَّنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ
یعنے وہ لوگ کسقدر اور بہت کچھ چھوڑ گئے باغات اور نہرین اور مزرعات اور مقامات بزرگ یعنی آرامگاہ و عشرتکدہ اور
نعمتہاے فراخ کہ جسمین خوش عیشی و خوشی منشی کرتے تھے سو اسی طرح ہمنے اور قوم کو اُن سب چیزونکا وارث و مالک
کر دیا و بعد ازان مسلمانون نے اُس کنیسہ کو ہدم کر کے بجاے اُسکے مسجد سنگی ستونون پر قائم کی اور چھت اُسکی دھنیون سے پاٹی اور وہی
جامع اول ہی بیشتر بناے حسن بن صالح سے یعنی حسن نے بعد اندراس کے اُسکو بطور دیگر بنایا کہ یہ جامع ابتک قائم ہی اور چوب و
سنگ ہی قدیم باقی ہین اور سواے اسکے اور بھی مسجدین اور رباطات یعنی سوارون کی چھاؤنیان بنائین اور راوی نے
بواسطہ عبد الحمید و قیس بن ہران کے ابوجعدہ سے روایت کی ہی اُنھون نے کہا شہر بہنسا مین چالیس رباط یعنے چھاؤنی تھی
اور اُنکی مسجدین یعنے کنیسے بیشمار تھے سو صحابہ نے اُن سب کو مسمار کر کے اُنکے آثار مٹا دیے اور وہان اپنی بود و باش کے
لائق احاطے کھینچکر مکان بناۓ اور اُسکے کشادہ راستے رکھے اور امیر خالدؓ اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے یکماہ کامل شہر بہنسا مین مقام
کیا اور معالم و آثار کفار کے قسم ابنیہ و عمارات سے مسمار کر کے مساجد و رباطات کی تعمیر و درستی مین مصروف رہے اور اُسی عرصہ
مین مال خمس کے واسطے عمرو بن العاص اور اُنکے اصحاب کے بقدر رسدی کے مع نامہ بھیجدیا اور وہ مصر مین مقیم تھے اور عین الخمس
تفویض ابو نعیم الانصاری و فضل بن فضالہ و ابی دجانہ کے مع عریضہ بخدمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے مدینہ کو
ارسال کیا جب انھین لوگون کے ہاتھ نامہ پاس عمرو بن عاص کے پہونچا تو وہ نہایت شادکام ہوئے پھر عمرو نے بھی عمرؓ کو
ایک نامہ مشتمل بر تہنیت لکھکر حوالہ ابو نعیم کے کیا کہ اُسکو بھی ہمراہ نامہ خالد کے پہونچا دین غرضکہ ابو نعیم وہان سے رخصت ہوکر
روانہ ہوئے اور اُنکے ساتھ اور تیس مرد صحابی تھے تا آنکہ یہ لوگ مدینہ مین پہونچکر بخدمت خلیفہ رضی اللہ عنہ کے فائز ہوئے
اور اُسوقت جلسہ صحبت مین گروہ صحابہ حاضر تھے اُنکے لیے کاسہاے ثرید[۱] کی تقسیم ہو رہی تھی کہ اسی عالم شغل مین قاصد
جا پہونچے چنانچہ ابو نعیم کہتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہمکو دیکھا تو اپنے گلے سے ہمین لگا لیا اور روے پر نور فرط
مسرت و سرور سے شگفتہ ہوگیا اور ہم لوگ بیٹھے اور تناول ثرید مین شریک ہوئے اور وہ خود بنفس نفیس عصاے رسول خدا پر
تکیہ دیے ہوئے ہمارے بالاے سر کھڑے تھے پھر جب ہم کھانے پینے سے فارغ ہوے تو دونون مکتوب نکال کر پیش کئے
تب اُن دونون نامون کو پڑھکر بکمال شادمانی مسرور و خوشدل ہوے اور منادی کو حکم کیا اُسنے درمیان قوم کے
ندا دی الصلوٰۃ جامعۃ نماز جماعت کے لیے جامع مسجد مین حاضر ہو جب لوگ مجتمع ہوے تو بالاے منبر خطبہ پڑھا بعد حمد و
ثناے خداوند عز و جل و صلوٰۃ و سلام اوپر ختم الرسل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان دونون نامون کو پڑھکر قوم کے
تئین سُنایا و بعد ازان جملہ صحابہ کو بلوا کر اور سب کو جمع کر کے تمام مال غنیمت اُنمین تقسیم کر دیا اور اپنے اہل و عیال کیلئے

[۱] ثرید ایک کھانا ہے روٹی کے ٹکڑے شوربے یا دودھ وغیرہ مین بھگو کر بناتے ہین ۱۲

ایک درہم وایک دینار بھی باقی نہ رکھا اور نہ کسی چیز کو قسم لباس وغیرہ سے رکھ چھوڑا اور مجھے ہمراہ لیے ہوئے دولتسرا مین تشریف لیگئے اور وہ خانہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما تھا پھر مجھے اپنے پاس بلا لیا مین نے دیکھا کہ اُس گھر مین ایک فرش ادیم یعنی کھال کا جسمین لیف یعنے چھال خرمے کی بھری تھی بچھا تھا اور تکیۂ کلان صوف بھرا ہوا لگا تھا اور ایک کمل اوڑھنے کا رکھا تھا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے ام کلثوم سے فرمایا تیرے یہان تمر وغیرہ کھانے کی چیز سے کچھ ہے اُنھون نے کہا اور تو کچھ نہین مگر لبن جامض موجود ہے یعنے دودھ پھاڑا ہوا پنیر کا یا دوغ ترش تب کہا یہ میرے لیے ہے مگر میرے پاس مہمان آیا ہے چنانچہ ام کلثوم نے ایک کاسہ مسکہ اور کچھ شہد اور روٹیان فطیری غیر خمیری ایک کنیز سے منگوا کر بھیجدیا اور مین نے اُس مین سے کچھ کھایا اور باقی اپنے ہمراہیون کے لیے بھیجا پھر مین نے بطلوس کا احوال بیان کرنا شروع کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ یہ ماجرا سنتے ہوئے کبھی قتل مسلمین اور امراے لشکر پر روتے تھے اور کبھی بطلوس کے حال شکست و ہزیمت پر ہنستے تھے وبعد ازان ہم مسجد مین آئے تو مردم با نبوہ کثیر ہمارے پاس دوڑتے ہوئے پہونچے اور اپنے اپنے اہالی واقارب کا احوال پوچھنے لگے ہمنے اُن لوگون کا جو قتل ہوے تھے بیان کرنا شروع کیا اور وہ سب بشور وشیون تمام روتے تھے اور مدینے مین ہر محلہ سے آواز بکا وفغان کی بلند تھی اور لوگ پاس علی عقیل و بنی ہاشم کے جاکر اُنکے قتلے کا پرسا دیتے تھے اور ہم لوگ مدینے مین سات روز مقیم رہے وبعد ازان ہم نامہ عمر رضی اللہ عنہ کا بنام خالد رضہ کے لیکر مصر کیطرف روانہ ہوئے اور اُس نامہ مین خالد کو حکم کیا تھا کہ اب تم بلد صعید پر عزم کرو **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ماجرا تو ان لوگون کا اور یہان کا یون تھا اور اُدھر خالد رضی اللہ عنہ نے فتح سے بعد یک ماہ جمیع قبائل سے ایک جماعت صحابہ کی سرزمین بہنسا مین چھوڑکر خود بارہ ہزار سوار لیکر سرحد صعید کیطرف عازم ہوئے اور وہ صحابہ جو بہنسا مین چھوڑے گئے تھے وہ ان قبائل سے تھے بنی ہاشم و بنی عبد المطلب و بنی مخزوم و بنی عبد الدار و بنی زہرا و بنی نزارہ و بنی جہنیہ و بنی غریبہ و بنی غفار و قبیلہ اوس و قبیلہ خزرج و قبیلہ مذحج و قبیلہ فہر و قبیلہ طی و قبیلہ خزاعہ اور ان لوگون پر اور شہر بہنسا اور اُسکے حدود پر مسلم بن عقیل امیر مقرر ہوئے تھے اور ان سب مسلمانون نے اپنے مکانون کے لیے احاطہ گھیر لیا تھا اور شہر مین بازار مین اور سڑکین بنائی تھین اور اکثر صحابہ بجانب بحر یوسفی کے سکونت پذیر تھے اور بحر سے بطرف غربی ایک راستہ علیحدہ چھوڑ دیا تھا تاکہ دواب اُنکے اُدھر سے بحر کو آیا جایا کرین چنانچہ مسلم بن عقیل وہان کے والی ممالک رہے تا زمانہ خلافت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پھر اسی زمانہ مین بعد اُنکے والی وہان کے محمد بن جعفر بن ابی طالب ہوئے اور مسلم وہان سے چلے آئے اور اپنی بعض اولاد و برادران سے وہین چھوڑ آئے تھے اور خود ہمیشہ مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ وہ بعہد خلافت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے کوفے مین شہید ہوئے اور محمد بن جعفر تا زمان خلافت علی علیہ السلام وہان قائم تھے اور بعد اُنکے حاکم وہان کے علی بن عبد اللہ بن العباس ہوئے اور تا زمان معاویہ رضہ وہین قائم رہے اور بعد اُنکے بزمان عبد العزیز مروان الاموی کے طاہر بن عبد اللہ وہان کے حاکم ہوئے اور شہر بہنسا مین قریش واشراف جہۃ غربیہ مین رہتے تھے اُسکو حارۃ الاشراف کہتے تھے یعنے محلے اشراف

اور اسیطرح ہر ایک قبیلہ کا جارہ تھا اور جب بہنسا فتح ہوا تھا تو معروف بجنت یعنے تازہ باغ کہ اُس مین اہل بازار و
غلامان تمار یعنے تمر فروش باشندگان شہر سے چالیس ہزار مجتمع تھے اور **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھسے حدیث
کی حامد بن الحزیمہ نے واسطے ابی صالح کے ابن نوفل المرادی سے اُسنے کہا کہ شہر بہنسا مین بایام فتح چار سو آدمی اُس قسم
کے تھے کہ حرفت ترکاری وغیرہ بیچا کرتے تھے کیونکہ شہر بہت بڑا تھا پھر جسوقت درمیان بنی اُمیہ و بنی ہاشم کے نزاع واقع
ہوئی تو اُنمین سے ایک گروہ شہر سے نکل گئے اور کچھ اُنمین سے جو مستثنی ہو کر بعہد و سوگند باہم و با مردم شہر کے رہگئے تو اُنمین
ایک اور جماعت عربون کی جا ملی کہ انسے سلسلہ عربون کا وہان جاری رہا یہانتک کہ زمانہ خلافت بنی العباس مین حسن
بن صالح مع اپنے دیگر برادران کے بہنسا مین جا کر مقیم ہوئے اور جامع مسجد قدیم کی از سر نو بنا کی اور بہت سے حجرے
اور مسافر خانے بنائے اور وہین مقیم رہے یہانتک کہ وہین مرے رحمہ اللہ **راوی** رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اب ہم رجوع
کرتے ہین طرف سیاق روایت کے کہ جب خالد رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے بحدود بلد صعید پہونچے تو شہر بشہر
یکے بعد دیگرے تا آخر صعید منتہاے عدن تک فتحیاب فیروز ہوئے انتہی فضائل شہر بہنسا باعتبار اکابر شہدا اور
راوی رحمہ نے کہا کہ اس کتاب مین مقصد ہمارا سواے ذکر فتوح بہنسا کے نہ تھا خاصکر اس لیے کہ اُنھین فتحون پر دار و مدار
فضائل اکابر شہدا کا ہے و علی الخصوص اس لیے کہ خاص بہنسا مین پانچ ہزار صحابی مدفون ہین اور فتح بہنسا مین اصحاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہفتاد مرد بدری تھے یعنے وہ اصحاب تھے جو معرکہ بدر مین ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حاضر تھے چنانچہ اُنکی زیارت مین جماعت علما ہوئی اور زہاد کی زیارت کو عراق سے ایک طائفہ ابرار مثل بشر الحافی و سری السقطی و مالک
بن دینار وغیرہ گئے تھے اور اقصاے مغرب سے ابو مدین شعیب و ابو الحجاج و ابو عبد اللہ وغیرہم آئے تھے اور فضیل بن
عیاض نے اُنکی زیارت کی ہے اور مروی ہے کہ اقلیم بہنسا ساری زمینون سے برکت مین زیادہ تر ہے اور عمرو بن
العاص کہا کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بعد مکہ و مدینہ و ارض مقدس و جبل طور کے
کوئی سرزمین مبارک سواے زمین مصر کے نہین ہے اور جاے برکت وہ ہے جو مصر سے بجانب غربی ہے اور عمر رضہ نے
کہا کہ مراد جانب غربی سے شاید کہ بہنسا ہو اور علی بن الحسن نے کہا کہ سرزمین مصر مین بالوجہ القبلی یعنی بجانب
غربی کوئی زمین مبارک و کثیر البرکات زیادہ تر زمین بہنسا سے نہین ہے اور معمول علی النودی کا یہ تھا کہ جب
وہ وارد زمین بہنسا ہو کر جبانہ یعنے زمین مقابر شہدا پر گذر کرتے تھے تو اپنے کپڑے بدن سے اُتار کر برہنہ تن ہو کر
ریگ پر لوٹتے تھے اور کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ کس قدر تیرے ہی گرد و خاک راہ خدا مین اُٹھی ہے اور ابو علی الدقاق
جب گذر کرتے تھے زمین مقابر بہنسا مین تو کہتے تھے تو وہ زمین ہے کہ تجھ مین اعضاے مردان خدا
ملے اور کس قدر لوگون کے عارض سے عرق محنت راہ خدا مین تجھپر ٹپکے ہین اور کس قدر لوگ فی سبیل و رضاے
خداے مین مارے گئے اور لوگون نے حسن ابن صالح سے پوچھا کہ تمنے اس شہر بہنسا کو اور شہرون پر کس وجہ سے

اختیار و پسند کیا اُنھون نے جواب دیا مین کیونکہ جا گزین و قیام پذیر نہون ایسے مقام مین جہان روح اللہ و کلمۃ اللہ یعنی
عیسیٰ علیہ السلام جاے گیر ہوئے تھے اور اُسکی صحراے گورستان پہر ہر روز ہزار رحمت کردگار نازل ہوتی ہی اور جب
عبداللہ بن ظاہر حاکم مصر مقرر ہوئے تو پہلے شہر بہنسا مین آئے اور جسوقت قریب جبانہ پہونچے تو اپنے گھوڑے سے
اُترکر پیادہ پا چلے اور جو لوگ اُنکے ہمراہ تھے وہ سب پیدل ہوئے اور اُس زمانے مین حاکم بہنسا عبداللہ بن الحسین
الجعفری تھے چنانچہ وہ بھی پا پیادہ ازبراے ملاقات و پیشوائی عبداللہ بن ظاہر کی نکلے اور عندہ المواجہ عبداللہ بن
الحسین اُنپر سلام کرکے ہمراہ چلے اور جسوقت عبداللہ بن ظاہر وارد جبانہ ہوئے تو کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَحِبَّاءَ اللّٰهِ الدَّارَيْنِ وَ
خَيْرُ الْفَرِيْقَيْنِ یعنے سلام تمپر اے محبوبان ہر دو جہان و برگزیدگان طائفہ جن و انسان و بعد ازان اپنے اصحاب کیطرف
متوجہ ہوکر کہنے لگے کہ ہر آئینہ یہ وہ جبانہ ہی یعنے یہ ایسا دشت مزار ہی کہ ہر روز اُسپر سو رحمت نازل ہوتی ہی اور یہ زمین اپنے
اہل کو جنت کی طرف پہونچاتی ہی اور جو کوئی یہانکی زیارت کرتا ہی اُسکے گناہ یون جھڑتے ہین جیسے پتے روز تند باد و درختون
سے گرتے ہین و بعد ازان عبداللہ بن الحسین جب تک زندہ رہے ہر روز پا برہنہ مقابر مین زیارت کو جایا کرتے تھے
یہانتک کہ وے مرے رحمہ اللہ اور راوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایک شخص تھا اہل خیر و صلاح اہل بہنسا مین سے
اُسکا نام عبدالرحمن بن زہیر تھا اُسنے مجھسے بیان کیا کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا اور وہ بڑا خطا کار و زیان کار تھا وہ مرگیا
تو بجانب غربی جوار شہدا مین دفن ہوا چنانچہ ایک رات مین سوتا تھا ناگاہ مین اپنے رویا مین اُسکو دیکھا کہ وہ لباس
دیباے سبز پہنے ہی اور سر پہ تاج مرصع بجواہر دھرے ہی اور اندر ایک قبۂ نور یعنے بیچ خیمۂ نورانی کے جلوہ گر ہی
اور اُسکے گرد ایک جماعت ہی کہ ایسے حسن و جمال کے لوگ اور ویسے خوش لباس مین نے کبھی نہین دیکھے تھے اور وہ سب
اپنی تلوارین لٹکائے تھے اور وہ شخص اُن لوگون کے بیچ مین ہی تب مین نے اُن لوگون پہ سلام کیا اور اُس آشنا
سے مین نے خطاب کیا کہ اے شخص مجھے بہت خوش آیا کہ مین نے تجھے اس نیک حال سے دیکھا اُسنے کہا اے فلان
مین اُس قوم کے جوار مین آیا اور ایسون کا مہمان ہوا ہون جو دنیا مین بمقتضاے ننگ و عار کی اپنے مہمانونکی حمایت
کرتے تھے تو کیسا وہ آخرت مین نار جہنم سے حمایت نہ کرتے لہٰذا اُنھون نے آمرزگار سے میرے لیے استغفار و طلب
آمرزش کی کہ عزیز الغفار نے جنات ذات الانہار مین جسمین نہرین جاری ہین مجھے جگہ دی اور ذوالنون مصری نے کہا
مین ہر سال بہنسا مین آکر زیارت جبانہ کی کیا کرتا ہون اسلیے کہ مین نے اُسکے فضائل اجر و ثواب کے بہت
دیکھے ہین چنانچہ ایک سال میرے تئین ایک ایسا امر عارض درپیش ہوا کہ مین وہان کی زیارت کو جانے سے
محروم رہا ناگاہ مین شب کو جو سویا تو رویا مین کیا دیکھتا ہون کہ کچھ لوگ میرے سامنے آئے ہین کہ اُنسے بہتر حسن الوجہ
و خوبصورت و نفیس لباس آدمیون مین نے کبھی کسی کو نہین دیکھا تھا اور وہ اشہب گھوڑون پر سوار اور اُنکے ہاتھون مین
سبز علم تھے اور اُنکے چہرے نورانی اور عارض اُنکے درخشان تھے پھر اُنھون نے مجھپر سلام کیا اور کہا

اے ذوالنون تو نے ہمکو امسال وحشت واندوہ مین رکھا اور تو ہماری زیارت کو نہ آیا تو ہم تیری زیارت کو آئے ہین تب مین نے اُنسے پوچھا آخر تم سب صاحب کون ہو اُنھون نے کہا ہملوگ شہداء اصحاب احمد مختار ہین جو بہنسا مین شہید ہوئے اور ہم لوگ وہ ہین جو سرزمین روم مین مسلمانون کی نصرت اُنکے دشمنان دین پر کیا کرتے تھے سو ہم تیری زیارت وملاقات کو آئے ہین تا تجھپر سلام کرین اور دریافت کرین کہ کیا سبب ہم سے باز رہنے کا تجھکو درپیش ہوا ہی پھر مین نے اُنسے پوچھا کہ آپ سب حضرات کس سرزمین پر تشریف رکھتے ہین اُنھون نے کہا ہم ساکنان جبانہ بہنسا کے ہین اور ہمپر تیرے حقوق زیارات ہین اور تو منجملہ اہل بشارات کے ہی یعنے تو درمیان مردم مشار الیہم ومشاہیر مین سے ہی تب مین نے کہا اے میرے سادات بزرگوار مین عود کرتا ہون یعنی مین حاضر ہوتا ہون کیونکہ سلسلۂ وصال فیمابین دراز ہی اور مین نہ جانتا تھا کہ جو کوئی تمھاری زیارت کو آتا ہی تو تم اُسکو جانتے ہو اور میرے دل مین یہ گمان نہ تھا کہ تمھارے نزدیک میری اسقدر قدر ہی اُنھون نے کہا اے ذوالنون کیا تو نہین جانتا ہے کہ شہیدان راہ خدا پیش خدا ہمیشہ زندہ وروزی خورندہ یعنے متمتع یا بندہ ہین اور یہی منطوق کتاب مکنون ہی وبعد ازان وہ مجھے چھوڑ کر اپنی راہ چلے گئے پھر جسوقت مین بیدار ہوا تو میرے دل مین شعلہ آگ کا بھڑکتا تھا الغرض مژدہ ہی اُس شخص کے لیے جوان بزرگوار ابرار کی زیارت کرے اور مین نے اس کتاب مین تمام نادرات عجیبہ وحکایات غریبہ مندرج کیئے ہین اور یہ کتاب معانی بیان کو شامل اور عظیم قدر وشان مین کامل ہی اور اُسکو فہم مین نہ لاوینگے مگر ذوی الافہام واولوالالباب اور ادراک نہ کرینگے مگر صاحبان بصائر وخطاب اور اُسکو نہ پڑھین گے مگر اہل ذوق وعرفان اور یہ واسطے گلچین کے گل تازہ وشگوفہ ہین گلستان ہین حق سبحانہ تعالے اس سے منتفع کرے اُسکے مالک وکاتب کو اور اُسکے پڑھنے والے اور سننے والے کو

والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین وصحبہ المخلصین

خاتمۂ کتاب از جانب فاضل بیعدیل قدوۂ فضلا ماہر فنون وعلوم عمدہ علماے زمان مولوی بشارت علی خان صاحب مترجم

مترجم اس کتاب معظم کا خدمت مین سخنوران بلیغ بیان وخوشگویان فصیح زبان کے بعد استیفاے اپنے ذہن کلام وحسن مقال سے التماس کرتا ہی کہ ہرگاہ اصل مین کتاب باعث دقت متانت کے بادی النظر مین دشوار فہم تھا تو ترجمہ اُسکا بدون ترجمہ لفظی بمحاورۂ اہل زبان ومکالمۂ خاص اعیان مین بطور فہم عام کے کیا گیا تا جمیع خاص وعوام اسکے فوائد وموائد سے متمتع ہون اسلیئے کہ یہ مستطاب خوشترین سیر وبہترین تواریخ ہی سیر اسکی جملہ اخبار وآثار ماضیہ وآیندہ سے مستغنی کرتی ہی اور والیان ولایت وادنیا سے مملکت کے لیے براسے تدبیر صف آرائی ومعرکہ آزمائی کے رہنمائی ہی اور عمدہ تر اوصاف سے یہ ہی کہ یہ کوئی قصہ کہانی نہین یا سراسر ہی بندش داستانی نہین

اور اسمین کوئی لغو بیانی وغلو زبانی نہین ہی بلکہ اسکے تمام واقعات صحاح روایات وثقات رواۃ سے باسناد واستناد مقبول منقول ہین اور ملت اسلام مین لائق اعتماد وقابل قبول ہین چنانچہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مسند کتاب کی جنگ بہنسا مین بعد معرکۂ نہم کے ذکر کی ہی کہ مین نے اس کتاب مین بیان نہین کیا مگر جو کچھ بقاعدۂ صدق وموثق کے تھا اور مین نے انھین امور کا ذکر کیا اور کرتا ہون جو واقع مین واقع ہوئے ہین اور وہ بسند منقول ہین ارباب تواریخ اور ان محدثون سے جو ارباب سیر ہین اور ان سے سماع کلام بر سبیل دور کی ہی کہ ایک دوسرے سے مسلسل سماعت کرتا آیا اور وہ مثل عقد جواہر نفیسہ کے ہین جو سلک وثائق مین منسلک ہین اور سماعت وقرأت اسکی لائق نہین ہی مگر برائے صاحب بصیرت وعلما وملوک وسلاطین کے کہ انھین لوگون کے لیے شایان ومخصوص ہی اور اس سے تازگی نظر اور کشادگی خاطر ہی اور بیشتر اس سے کسی نے اہل سیر وتواریخ مین سے ایسی کتاب تالیف نہین کی ہی کیونکہ اس مین بہت سے امثال وآثار ہین اور بہت سے عجائب اخبار ہین جو بصحت تمام منقول ہین ثقاۃ محدثین مورخین سے اور اس مین لذت وفرحت ہی واسطے مستمعین کے انتہیٰ اور واضح ہو کہ قبل اس سے کتاب مغازی الرسول کا ترجمہ مغازی الصادقہ ہو چکا ہی اور اس نام مین سال تاریخ ہی چنانچہ اسی اصل کتاب مغازی کے اجزا مین سے کتاب **فتوح عجم** ہے جس کا یہ ترجمہ بنام غزوۂ عرب مشتمل بر تاریخ سال ۱۲۹۰ھ ہجری قدسی کے اختتام پذیر ہوا ہی افاد اللہ بہ الکاتبین والقارئین والسامعین ونفع بہ الطالبین والتابعین والمشترین وصلی اللہ علی محمد سید النبیین وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد والمنۃ کہ یہ مجموعۂ واقدی کامل اردو جسکا حصۂ اول **مغازی الصادقہ** موسوم بہ ترجمۂ اردو **مغازی الرسول** ہی اور حصۂ دوم **فتوح الشام** وحصہ سوم **فتوح المصر** وحصۂ چہارم **غزوۂ عرب** ترجمۂ **فتوح عجم** ہی بکمال خوشخطی بصد خوش اسلوبی بمطبع منشی نول کشور واقع لکھنو حسب ایمائے عالیجناب منشی بشن نراین صاحب بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع ہذا بار ششم بماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۹۱۷ء مین طبع ہو کر مطبوع طبائع خاص وعام ہوا

قطعۂ تاریخ طبع سابق از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کانپور

چھپا ہی نام واقدی کا خوب عجب	کہ جسمین مفصل ثبت ہین غزوات پیغمبر	اگر ہی فکر تاریخ مسیحی کی تجھے عاقل	تو لکھ فی الفور لوح اول تاریخ عجائب نمبر ۱۸۹۷ع

بزید ثواب نفعنا اللہ بہ وسائر الاحباب وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ الی اطیب الطیب

نام کتاب	قیمت
جامع التواریخ۔ مؤلفہ جناب عالم علوم غریبہ مولوی فقیر محمد صاحب۔	عہر پ

کتب تاریخ اسلامیہ اُردو

نام کتاب	قیمت
روضۃ الاصفیا۔ ترجمہ قصص الانبیا از مولوی محمد طاہر	۶ر ۹ پا
ایضاً مطبوعہ مطبع شعلۂ طور۔	۵ر ۹ پا
عجائب القصص۔ حالات انبیا و اولیا از آدم تا خاتم الانبیا صلعم مرتبۂ مولوی فخر الدین۔	۱۲ر ۱۲ر پ
تاریخ حبیب آلہ۔ مدینہ منورہ از مفتی عنایت احمد۔	۶ر ۹ پا
ترجمہ فوائد سعدیہ۔ حالات اولیا از مولانا ابوالحسن کاغذ دو قسم۔	۶ر ۹ پا
(۱) کاغذ سفید گندہ۔	۱۱ر پ
(۲) کاغذ سفید رسمی۔	۱۰ر پ
مرآۃ الکونین۔ مصنفہ مولوی غلام نبی۔	عہ ر پ
تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا۔ جدید تاریخ مقبول تمام از ابتداے آدم علیہ السلام تا ائمہ شہدا علیہم السلام بصحت احادیث و آثار مؤلفہ مولانا ابوالحسن حسین کاکوروی کامل در دو جلد۔	صہ ر پ
البدر مشاہیر۔ شہداے بدر کی پاک زندگی کا فوٹو تاریخ عرب و جغرافیہ ملک عرب کا سچا حال و سوانح عمری حضرت خلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم مرتبۂ مولوی ظہیر احمد شاہ۔	عہ ر پ
سیر المدار۔ معروف بہ ظہیر الابرار جس مین بلاد عرب و عجم و ہندوستان کے سفرون کا بیان ومراتب قطبیت و ولایت کی تشریح و مدار کے	

نام کتاب	قیمت
معنی وغیرہ کا تذکرہ ہی مرتبۂ مولانا شاہ ظہیر احمد صاحب مصنف البدر و ظہیر الاسلام۔	عہر پ
عین الولایت۔ حالات اولیاء اللہ خاندان چشتیہ مصنفہ عزیز اللہ شاہ صاحب المعروف بہ منشی ولایت علی۔	۱۲ر پ
قصص الانبیا۔ کامل کتاب مستطاب حاوی جملہ حالات انبیاے سلف سے تا حضرت سید المرسلین صلعم جس مین منجانب مطبع علماے مطبع ہذا سے اس مرتبہ دیگر کتب تواریخ مستندہ سے حالات اضافہ کرائے گئے ہین سابقہ کتب مطبوعہ مطبع ہذا و دیگر مطابع مختصر تھین اب یہ مکمل ہوگئی۔	عہر پ
صمصام الاسلام یعنی منظوم فتوح الشام مؤلفہ منشی حافظ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی۔	۱۲ر ۴ر پ
قمقام الاسلام۔ مؤلفہ سید محمد عبد الرزاق صاحب بریلوی۔	۴ر پ
حدیقۃ الاولیا۔ از مفتی غلام سرور لاہوری۔	۵ر ۹ پا
تاریخ مدینۂ منورہ۔ اُردو ترجمہ جذب القلوب۔	۹ر
منہاج النبوہ۔ اُردو ترجمہ مدارج النبوہ از خواجہ عبد المجید خان۔	۳ے ر
ترجمہ سیر الاقطاب۔ از سید محمد علی مرادآبادی	۶ر
تاریخ مکۂ معظمہ۔ مرتبۂ حاجی محمد فخر الدین خان	۲ر
تذکرۂ علماے حال۔ حالات مقدس علماے حال مؤلفہ مولوی محمد ادریس صاحب نگرامی۔	۴ر پ

کتب فقہ عربی

نام کتاب	قیمت
کنز الدقائق۔ عربی کلان۔	۱۱ر عہ پ

نام کتاب	قیمت
ابوالمکارم - شرح مختصر وقایہ از عبد اللہ بن محمد معروف -	عہ/ پ
مبادی الاصول - مصنفہ مولانا ابی المنصور الحسن بن یوسف -	ار
برجندی - شرح مختصر وقایہ از مولانا عبد العلی نہایت معتبر شرح ہی -	عہ/۸ پ
جامع الرموز - شرح مختصر وقایہ از مولانا شمس محمد قہستانی متداول -	عہ/۴ پ
فتح القدیر - بقلم جلی ہدایہ اور بقلم مناسب حاشیہ فتح القدیر از امام کمال الدین بن الہمام نہایت مستند وباعظمت شرح مشہور ومعروف اور آخر مین تکملۂ زین الدین آفندی کامل چار مجلد ضخیم بتفصیل ذیل -	
کاغذ سفید -	عہ [illegible]
ایضاً کاغذ حنائی -	عہ/
ہدایہ - حاشیہ جدید نہایت عمدہ زوائد و فوائد بتحشی مولانا محمد حسن سنبھلی مرحوم ہر چہار جلد کامل دو مجلدات مین بشرح ذیل -	عہ/ پ
۱ - جلدین اولین عبادات -	صہ/ پ
۲ - جلدین آخرین معاملات -	صعہ/ پ
فتاوۓ عالمگیری - ہر چہار جلد کامل درسہ جلد کاغذ خنائی وسفید -	عہ/ پ [illegible]
ہدایہ مع شرح الکفایۃ - از سید جلال الدین کرلانی بہت معروف و مستند متداول چار جلد	

نام کتاب	قیمت
مین اس شرح ہدایہ پر حاشیہ بہت مستند لکھے گئے ہین کاغذ سفید کامل بتفصیل ذیل -	۴/عہ پ
ایضاً جلد اول وثانی تا آخر نکاح -	ے/ پ ۱۱/
ایضاً جلد سوم وچہارم تا آخر کتاب -	ے/ پ ۱۲/
فتاوۓ قاضیخان مع سراجیہ - از امام قاضی حسن بن منصور قاضی خان مستند معتمد معروف متداول دو مجلد کامل -	صہ/ پ
شرح وقایہ - از امام صدر الشریعہ جلی قلم مع کامل حاشیۂ ذخیرة العقبی از یوسف ابن جنید چلپی اخل درس تقطیع کلان خوشخط وصحیح کاغذ سفید -	عہ/ پ ۱۱/
ایضاً کاغذ حنائی -	عہ/ پ ۱۰/
شرح وقایہ خرد - مع دائرہ ہندیہ متوسط قلم -	۸/ ۹
ذخیرة العقبی - حاشیہ شرح وقایہ از یوسف بن جنید چلپی متداول معروف -	عہ/ پ ۴/
اشباہ والنظائر مع شرح حموی معروف مستند متداول	ے/ پ
ملا مسکین - از بیوع تا وصایا بتحشی جدید -	عہ/ پ
کنز الدقائق - محشی متداول درسی کتاب خرد -	۸/
مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق مشہور متداول -	عہ/
عینی شرح کنز الدقائق - محشی ہر چہار جلد مستند معروف متداول دو مجلد مین -	سعہ/
۱ - جلدین اولین عبادات مین -	عہ/ پ ۸/
۲ - جلدین آخرین معاملات مین -	عہ/ پ ۱۰/
مختصر وقایہ محشی - از امام صدر الشریعہ درسی متداول	۹/